مجموعۂ کامل

ترجمہ تاریخ واقدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

مشتمل بہ

حصہ اول ترجمہ مغازی الرسول

جسکا نام تاریخی مغازی الصادقہ ہی یعنی کیفیات غزوات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حصہ دوم فتوح الشام والمصر

جو بباعث فرمایش خواستگاری مومنین و طلبگاری طالبین کتب ترجمہ جسکا پہلے شائع ہوا

حصہ سوم ترجمہ فتوحات عجم

جسمین حالات محاربات ممالک عجم و عراق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بالتفصیل بیان ہیں

اطلاع - جلد اول ترجمہ مغازی الصادقہ و جلد دوم ترجمہ فتوح الشام والمصر و جلد سوم فتوحات عجم علیحدہ علیحدہ بھی مطبع سے خریداروں کو ملسکتی ہے

ماہ اگست سنہ ۱۸۹۷ء

مطبع عالی گہرامی منشی نولکشور میں بمقام لکھنؤ چھپا

ترجمہ اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و سپاس خداوند جہان جوہر تیغ زبان و فشان دم سیف بیان بہ نعت و ثنای سرور انبیا و سپہر غازیان راہ خدا
و مظفر سربازان طریق رضا صحبت اہل بیت رسالت موجب فوز بمرتبہ شہادت و صحبت اصحاب باصفا باعث حصول شرف جہاد و
سلام اللہ و رضوانہ علیہ و علیہم اجمعین اما بعد پس بندہ ہیچمدان اشارت علیخان ابن علی مردان خان ابن ... خان
اسکنہما اللہ بالجنان خدمات عالیات میں ناطقان زبان دان کی عرض کرتا ہے کہ کتاب مغازی سلطان حجازی صلی اللہ
علیہ و آلہ مرویہ شیخ الاجل امام العدل محمد ابن عمر الواقدی علیہ الرحمہ جو بہترین کتب تواریخ ہے چنانچہ بعض علمای عظام نے ترجمہ لفظی
اوسکا مثل ترجمہ تحت اللفظ کے لکھا ہے اور اسیطرح اکثر مترجمات ہیں جو کتب عربیہ مثل معانی لغویہ کے زبان فارسی یا اردو
میں منتقل کیے گئے لیکن فہم مطالب اوس سے بہ نسبت اصل متن کے بھی مشکل ہے لہذا اقرب بہ صواب نو آفرایش
سر ابداقران امائل و سرگروہ سادات و عادل جناب منشی نولکشور صاحب بہ اشارت حشمت کے ترجمہ اصل کتاب
بطریق نقل با معنی حسب محاورہ اہل زبان و روزمرہ اعیان ذیشان کے صفحہ تحریر کیا تاکہ سب لوگ پڑھا جاوے اور بلا دقت
سمجھ میں آوے اور اسکا نام سروش غیبی سے مغازی الصادق الامام ہوا جسکے اعداد حروف مکتوبی کہ
تاریخ تالیف سنہ ۱۲۸۹ ہجری ہویدا ہے اور واضح ہو کہ کتاب مغازی بمدۃ الستر ہے حسینی سیر تم خیر یا وہم ثواب ہے
یعنی اگلی ورق کو صفحہ باہم ملا لی اور اہل شوق کو لطف تواریخ کا حاصل ہو امید ہے اہل [illegible] سے کہ [illegible] الالطاف و عطا
[illegible] فرماوین اور غلط و خطا سے درگذر کرین اب شروع کرتا ہون ترجمہ اصل متن سے توفیق خداوند و دو الممنن سے

ماه رمضان ہی سنہ ہشتم مین بت مناة کو سعد بن زید الاشہلی نے ہدم کیا بعد ازان ماه شوال سنہ ہشتم مین
خالد بن الولید نے غزوہ بنی جذیمہ کا کیا بعد ازان ماه شوال سنہ ہشتم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کا کیا
بعد ازان ماه شوال سنہ ہشتم مین رسول خدا صلعم نے جہاد طائف کا کیا اور اوسی سال یعنے سنہ ہشتم مین لوگون نے
حج خانہ کعبہ کیا اور **واقدی** نے کہا کہ بعد ازان رسول خدا صلعم نے جہاد تبوک کیا اور یہ آخر غزوات تھا
اور ابو اسحاق نے کہا کہ اول غزوہ حضرت صلعم کا غزوہ ابوا ہے بعد ازان غزوہ بواط بعد ازان غزوہ عشیرہ ہے
اور عبید اللہ بن محمد نے کہا مجھے خبر دی وہب نے اونکو شعبہ نے ابو اسحاق سے اونہون نے کہا مین زید بن ارقم
کے پہلو مین موجود تھا کہ کسی نے اونسے تعداد غزوات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھی اونہون نے کہا اونیس غزوے کیے
لوگون نے کہا تو کتنے غزوون مین حضرت کے ہمراہ رہا ہے اونہون نے جواب دیا سترہ جہاد مین شریک رہا ہون
ابو اسحاق نے کہا مین نے پوچھا جملہ غزوات مین سے پہلا غزوہ کونسا تھا اونہون کہا غزوہ عشیرہ اور عسیرہ
روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائے تھے تو اول سریہ یعنے لشکر مختصر جو رسول
صلعم نے مدینہ سے روانہ کیا تھا وہ تھا کہ حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ تیس سوار انصار کے لیکر گئے تھے
چنانچہ ان لوگون نے ابوجہل کو جا لیا کہ وہ تین سو سوارون سے سرزمین جہینہ مین قریب سیف البحر کے پڑا تھا
ناگاہ مجدی بن عمرو الجہنی درمیان فریقین کے آگیا اسواسطے کہ وہ میان جہینہ اور انصار کے واسطے تھا یعنی
اونکی طرفداری سے ہم عہد و ہم سوگند تھا بالآخر اہل اسلام بلا جنگ و قتال واپس آئے بعد ازان رسول خدا صلعم نے
خروج فرمایا اور راہ رضوی سے جو واقع سرزمین بنی کنانہ ہے مقام بواط مین پہونچے پھر وہان ضمرہ بنی
سے مصالحہ کیا اس شرط پر کہ نہ وہ لوگ حضرت کی اعانت کرین اور نہ حضرت پر کسی اور کی مدد کرین بعد ازان
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شصت رہط یعنے چھ قوم کے آدمیون سے ایک لشکر مختصر بنا کر روانہ کیا اور اونپر
عبیدہ بن الحارث بن عبد المطلب کو سالار کیا اور اونکے لیے ایک نشان آراستہ کیا پھر جب عبیدہ حضرت
وداع و رخصت کے لیے گئے تو حضرت کے بیچ مفارقت اپنی اونکی آنکھین بھر آئین تب حضرت نے اونکو بٹھا لیا
یعنے روانگی اونکی موقوف رکھی اور بجای اونکے عبد اللہ بن جحش الاسدی کو مقرر کیا اور عبد اللہ کو ایک نوشتہ لکھ دیا
اور اونکو حکم کیا کہ اس نوشتہ کو ابھی نہ پڑھنا مگر بعد دو شبون کے پڑھنا پھر جب عبد اللہ مع لشکر روانہ ہوے
تو بعد دو شبون کے اوس حکمنامہ کو پڑھا ناگاہ اوسمین یہ لکھا تھا کہ خدا کے نام و برکات سے تو طرف مقام
نخلہ کے جا اور اپنے اصحاب مین سے کسی پر اپنے ہمراہی کے لیے جبر و زیادتی نہ کیجیو اور واسطے امتثال امر
میرے تابع کر واسطے میرے کام کے تو چلا جائیو اور اون مین سے جو کوئی خوشی سے تیری اطاعت کرین اونکو ہمراہ لے
یہان تک کہ جب درمیان نخلہ کے تو پہونچے تو وہان قریش کی قافلون کا انتظار کیجیو الغرض جب عبد اللہ نے

وہ حکمنامہ پڑھا تو استرجاع کیا یعنے کہا انا للہ وانا الیہ راجعون (یعنے استرجاع باعتبار تحمل امر اہم کی کیا) اور پیچھے
لایا اپنے استرجاع کے کلمہ سمعًا وطاعةً للہ وللرسول کو یعنے استرجاع کے ساتھ ہی کلمہ سمع وطاعت کہا کہ میں نے
بگوش قبول سنا اور طاعت خدا اور رسول بجا لایا بعد ازاں اپنے اصحاب سے کہا کہ تم میں سے جو کوئی میری ہمراہی
چاہے تو چلے اور جسکو لوٹ جانا منظور ہو وہ چلا جاوے اور میں تو ہر آئینہ بنابر تعمیل حکم رسول خدا صلعم کے
جانیوالا ہوں یہ سنکے قوم میں سے دو آدمی پھر پڑے ایک سعد بن ابی وقاص الزہری اور دوسرا عتبہ بن غزوان
جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور بنی زہرہ قبیلہ بنی مازن بن منصور سے تھے یا یہ کہ وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا یا نسب
بنی مازن بن منصور سے آخر یہ دونوں طرف بحران کے گئے جو حد و بنی سلیم سے ہے پھر وہ دونوں پیچھے ان
سے تھے رہے اور عبد اللہ بن جحش مع اپنے ہمراہیوں کے آگے چلے جب درمیان نخلہ کے پہنچے تو وہاں ملاقات ہوئی
یعنے مقابلہ ہوا عمرو بن الحضرمی اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ اور نوفل بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان سے
چنانچہ عمرو بن الحضرمی تو مارا گیا اور قاتل اوسکا واقد بن عبد اللہ التمیمی تھا جو بنی ثعلبہ بن یربوع سے تھا اور
عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان یہ دونوں اسیر ہوئے مگر نوفل بن عبد اللہ اپنے گھوڑے پر درمیان سے
بھاگ نکلا اور دوسرے روز مکہ میں جا پہنچا اور یہ واقعہ اس روز ہوا کہ ماہ رجب کا دیکھا گیا چنانچہ نوفل نے وہ ماجرا جو اوپر
بار دون پر گذرا تھا اہل مکہ سے بیان کیا لیکن ان لوگوں کو استطاعت طلب و تلاش قوم کی نہ تھی یعنے تلاش کرنا
انکے امکان سے باہر تھا اور وہاں سے اصحاب تھا مع اپنی غنیمت اور اسیروں کو روانہ ہوئے
تا آنکہ حضور نبی اللہ صلعم فائز ہوئے اور واقعات اہل نخلہ بیان کیا پھر ان اصحاب باوفا نے عرض کی یا رسول اللہ
ہم لوگ صبح کو اوس قوم پر ظفریاب ہوئے اور شام کو ہلال رجب نظر آیا پس ہم نہیں جانتے ہیں کہ لڑنا اور قتل
ہمارا داخل رجب ہوگا یا آخر روز جمادی الآخر میں شامل ہے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ اس باب میں
کوئی نزول آیت کا عذر نہیں آیا تاہم اور کہا راویوں نے کہ قریش نے دربارہ فدا اپنے اصحاب کے یعنے واسطے
سر بہا دینے اور چھوڑا لینے عثمان بن عبد اللہ اور حکم بن کیسان کی حضور میں رسول خدا صلعم کے آدمی بھیجے
حضرت نے جواب دیا جب تک ہمارے دونوں صحابی یعنے سعد بن ابی وقاص و عتبہ بن غزوان ہمارے پاس پہونچ کر
ہم فدا دونوں قیدیوں کا نہ لیوینگے یعنے ان دونوں کو چھوڑینگے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھ سے حدیث
بیان کی ابوبکر بن اسمعیل بن محمد نے اپنے باپ اسمعیل سے اور انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص ذکر کرتے تھے
کہ ہم نے عبد اللہ بن جحش کے ساتھ مدینہ سے کوچ کیا یہاں تک کہ جا پہونچے بحران میں (اور بحران ایک گوشہ ہے
معدن یعنے مسکن بنی سلیم کا) پھر ہمنے وہاں سے اباعرنا کو روانہ کیا (یعنے آگے بھیجا) اور ہم لوگ بارہ مرد تھے
اور دو دو آدمی ایک ایک اونٹ پر ہم گے پیچھے سوار تھے اور میں عتبہ کے اونٹ پر اوسکا زمیل و ردیف تھا

یعنی پیچھے پیچھے والا تھا ناگاہ وہاں ہمارا اونٹ گم ہو گیا تو ہمنے وہاں دو روز اونٹ کی تلاش میں قیام کیا
اور اصحاب ہمارے چلے گئے تھے پھر ہم بھی اونکے نشان پر پیچھے پیچھے چلے مگر اونکی راہ ہمنے خطا کی اور وہ لوگ مدینہ میں ہم سے کئی روز
پیشتر داخل ہو گئے اور ہم لوگ بمقام نخلہ حاضر ہوئے تھے آخر ہم لوگ خدمت میں رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے اور یہاں سب گمان
کرتے تھے کہ ہم لوگ مارے گئے (وقد اصابنا) اور ہم لوگوں نے اس سفر میں تھی بھوک کی بہت اوٹھائی تھی جب کہ ہم پہونچے
اور درمیان مکہ اور مدینہ کے فاصلہ شش برد کا ہے (اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور درمیان مکہ اور معدن کے
ایک شب کی راہ ہے اور چند روز معدن بنی سلیم اور مدینہ کی مسافت ہو راوی نے کہا غرض ہم لوگ مکہ سے باری
باری سواری پر نکلے اور ہمارے ساتھ کچھ کھانا تھا یہاں تک کہ مدینہ میں پہونچے راوی نے کہا ایک شخص نے
پوچھا اے ابو اسحاق مکہ اور مدینہ میں کتنی مسافت ہوگی اونہوں نے کہا تین روز کی راہ ہے اور جب ہم میں سے
کوئی بھوکا ہوتا تھا تو درخت طباق کھاتا تھا اور دوسرا پانی پی لیتا تھا یہاں تک کہ جب ہم لوگ مدینہ میں
پہونچے تو دیکھا چند آدمیوں کو قریش میں سے کہ وہ اپنے صاحب کا فدیہ دینے آئے تھے اور رسول خدا
صلعم نے انکار کیا تھا (یعنی اونکا فدیہ لینے سے) اور فرمایا مجھکو اندیشہ ہے اپنے دونوں صحابی کا کہ کیا
ہم سب جا پہونچے) راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اونسے فرماتے تھے کہ اگر تمنے میرے اون دونوں
صحابی کو قتل کیا ہوگا تو میں بھی تمہارے ان دونوں اصحاب کو قتل کرونگا اور فدا اون دونوں کا ہر ایک کی
عوض چالیس اوقیہ چاندی مقرر تھی اور اوقیہ چالیس درہم ہوتا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عمر بن عثمان الجحشی نے انکے باپ سے اونہوں نے محمد بن عبد اللہ بن جحش سے اونہوں نے کہا
کہ عبد اللہ کا نام جاہلیت میں بریع تھا پھر جب کہ عبد اللہ بن جحش نخلہ سے پھرے تو مال غنیمت سے خمس نکالا
اور باقی اپنے اصحاب کے درمیان تقسیم کر دیا اور یہ پہلا اسلام میں خمس نکالا گیا تو اول خمس وہ تھا جسکو عبد اللہ نے
نکالا تھا انکے بعد اونکے یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ یعنی
آگاہ ہو تم اس بات سے جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو تو خمس اوسکا خدا اور رسول کے لیے ہے اور واقدی نے
کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد ابن یحییٰ بن سہل نے محمد بن سہل بن ابی حثمہ سے اونہوں نے رافع بن خدیج سے
اونہوں نے ابی بردہ بن نیار سے اونہوں نے بیان کیا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنائم اہل نخلہ کو ملتوی رکھا یعنی اونکو
تقسیم نہیں کیا اور طرف بدر کے تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ جب بدر سے مراجعت فرمائی اوسوقت وہ غنیمت
مع غنائم بدر تقسیم کی اور ہر قوم کو حق اونکا عطا کیا اور راوی کہتے ہیں کہ نازل ہوا قرآن یعنی یہ آیت
يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ یعنی لوگ سوال کرتے ہیں تجھسے حال شہر حرام کا پس حق تعالیٰ
اپنی کتاب میں اونسے بیان فرمایا کہ قتال شہر حرام میں حرام ہے جسطرح سابق سے تھا اور جو لوگ مسلمانوں

قتال شہر حرام کو حلال جانتے ہین تو یہ گناہ بہت زیادہ ہے ان لوگون کے گناہ سے جو مومنین کو راہ خدا سے
روکتے ہین یعنے قریش (اصل مین بجای عن سبیل اللہ کے عن رسول اللہ ہے یعنے روکتے ہین تا از رسول اللہ
سے تاکہ لوگ رسول اللہ کی طرف نجاوین) یہان تک کہ وہ سختی کرتے ہین اور قید رکھتے ہین لوگون کو ہجرت کرنے سے
طرف رسول اللہ علیہ السلام کی اور بھی وہ گناہ بہت زیادہ ہے قریش کے کفر کرنے سے ساتھ خدا کے اور اونکے
روکنے سے مسلمانون کو مسجد حرام سے دربارہ حج وعمرہ کے اور فتنہ وگمراہی مین ڈالتے ہین اونکو ارادہ سے
دین سے وحال آنکہ حق تعالے فرماتا ہے وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ یعنے لوگون کو فتنے مین ڈالنا گناہ
سخت تر ہے قتل کرنے سے راوی نے کہا مراد فتنہ سے اساف ونایلہ دونون بت ہین یعنی شرک
ان بتون کا ساتھ خدا ے عزوجل کے۔ اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر وزہری کے عروہ سے
روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے قبل نزول سورہ براۃ کے دیت عمرو بن الحضرمی کی اپنے پاس سے دی تھی
اور شہر حرام کو حرام رکھا تھا جیسا کہ قریش پہلے سے اوسکو حرام جانتے تھے یہان تک کہ حق تعالی نے سورہ براۃ
نازل فرمائی۔ اور دوسری روایت مین واقدی نے ابو بکر بن ابی سبرہ اور عبد المجید بن سہیل [illegible]
کے سبب سے روایت کی ہے کہ اونہون نے کہا مین نے ابن عباسؓ سے استفسار کیا کہ آیا رسول خدا صلعم
نے دیت ابن الحضرمی کی دی تھی اونہون نے کہا ایسا نہین ہے پس ابن واقد نے کہا ہمارے نزدیک مجتمع علیہ
یعنے جس بات پر لوگون کا اجتماع ہے وہ یہ ہے کہ آن حضرت صلعم نے دیت اوسکی نہین دی تھی اور
اسی لشکر مین جو نخلہ کو بھیجا گیا تھا عبد اللہ بن جحش موسوم با میر المومنین ہوئی تھی اس بات کو سبب ابو معشر نے
بیان کیا نام اون لوگون کا جو عبد اللہ بن جحش کے لشکر مین ہمراہ اونکے گئے تھے وہ آٹھ آدمی تھے
عبد اللہ بن جحش ۱ و ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ ۲ و عامر بن ربیعہ ۳ و واقد بن عبد اللہ التمیمی ۴ و عکاشہ بن محصن ۵
و خالد بن ابی البکیر ۶ و سعد بن ابی وقاص ۷ و عتبہ بن غزوان ۸ اور عتبہ جنگ نخلہ مین حاضر نہین تھا اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ سب بارہ آدمی تھے اور بعض نے کہا تیرہ آدمی تھے اور ہمارے نزدیک آٹھ آدمی کا ثبت ہے

بدر القتال یعنے جنگ بدر

راوی کہتے ہین جس وقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو معلوم ہوا کہ قافلہ قریش کا شام سے پھر آتا ہے
تو حضرت علیہ السلام نے بقصد دریافت قافلہ کے اپنے اصحاب کو بھیج کیا اور دس روز پیشتر اپنے خروج کے
مدینہ سے ایسا کیا کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعید بن زید کو واسطے تجسس وتفحص حال قافلہ کے روانہ کیا تا آنکہ
یہ دونون [illegible] کشتی کے موضع [illegible] مین جو [illegible] (اور [illegible]
ذی المروہ کنارے دریا کے ہے) چنانچہ کشد نے ان دونون کو اجازت دی کہ اپنے یہان ٹھہرا

اوتارا اور یہ دونون اوسکے پاس ایک گوشۂ خفیہ مین برابر مقیم رہے یہان تک کہ وہان گذر قافلے کا ہوا تب
طلحہ اور سعید دونون ایک ٹیلے پر چڑہ گئے اور قوم کی طرف نظر کی اور جو کچھ اونٹون پر بار تھا دیکھتے تھے
اور اون اونٹون کے مالک یعنے اہل قافلہ کہنے لگے اسے کشد تو نے محمد کے جاسوسون مین سے کسیکو دیکھا
کشد نے کہا اعوذ باللہ محمد کے جاسوس نخبار مین کہان سے آئے پھر جب وہان سے قافلہ چلا گیا تو وہ دونون رات کو
وہین رہ گئے اور صبح کو دونون روانہ ہوئے اور کشد بھی نگہبانی و رہنمائی کے واسطے اونکے ہمراہ چلا یہانتک کہ
دونون کو ذوالمروہ مین جا اوتارا اور قافلے والے دریا کے کنارے کنارے چلے اور جلدی کرتے تھے
اور رات و دن چلے جاتے تھے اس خوف سے کہ کوئی اونکو طلب و تلاش مین آتا ہو پس طلحہ بن عبید اللہ اور سعید
دونون مدینہ مین اوس روز پہونچے کہ آنحضرت صلعم قریش سے بدر مین ملاقات کر چکے تھے پھر جب ان دونون نے حضرت کو مدینہ مین نپایا
تو مدینہ سے نکلے اور تربان مین پہونچکر حضرت سے ملاقات کی (اور تربان درمیان ملل اور سیالہ کے سر راہ واقع ہے اور وہ منزل
مسکن اذینہ شاعر کا ہے اور لیہ باسکے) جب کشد حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضر ہوا تو سعید اور طلحہ نے حال کشد سے حضرت کو
مطلع کیا کہ اوسنے ہم دونون کو پناہ دی اور مدد کی پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو مقرب کیا اور اوسکا اکرام کیا اور فرمایا کہ آیا تو
چاہتا ہے کہ موضع ینبع کو تیرے لیے جاگیر کردون کشد نے عرض کی مین بڈہا ہون میری عمر آخر ہو چکی و لیکن
اوسکو میرے برادر زادہ کے نام سے کر دیجیے چنانچہ حضرت علیہ السلام نے ینبع کو اوسکے برادر زادے کے لیے
جاگیر کر دی **راوی** کہتے ہین کہ آنحضرت علیہ السلام نے مسلمین کو طلب کیا اور فرمایا یہ قافلہ قریش کا
چلا آتا ہے اوس مین اونکا مال کثیر ہے کیا عجب ہے کہ حق تعالی اوسکو تمہارے تئین غنیمت مین عطا کرے پس سبکے
ہر شخص خروج مین تعجیل کرنے لگا اور باپ بیٹے مین واسطے خروج کے قرعہ ڈالا جاتا تھا چنانچہ قرعہ ڈالنے والون مین
سعد اور اونکے باپ خیثمہ تھے کہ ان دونون باپ بیٹے نے بابت خروج طرف بدر کے عمل قرعہ کا کیا تب سعد نے
اپنے باپ سے کہا اگر یہ خروج سوای جنت کے اور کسی نفع کے واسطے ہوتا تو وہ مین آپکے لیے گوارا کرتا مگر مین
اپنے اس طرف کے جانے مین امیدوار شہادت کا ہون خیثمہ نے کہا اے فرزند تو مجھی کو جانے دے اور تو
اپنی عورات مین انکی حفاظت کے لیے توقف کر مگر سعد نے انکار کیا تب خیثمہ نے کہا ہر اینہ ہم مین سے ایکو
مقیم رہنا عورتون کے پاس ناگزیر ہے پس دونون نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا آخر سعد ہمراہ گئے اور
بدر مین شہید ہوئے اور اکثر مردم حضرت کی ہمراہی سے باز رہے اور وہ اون لوگون مین سے تھے جو حضرت کے
خروج کو طرف بدر کے ناپسند کرتے تھے اور اس باب مین کلام کثیر اور اختلاف بسیار ہے اور جو کوئی جانے سے باز رہا
وہ ملامت نہین کیا گیا اسلیے کہ اوسکے زعم مین لوگ قتال و جہاد کے لیے نہین نکلے تھے بلکہ واسطے تاراج قافلہ
کے نکلے تھے چنانچہ اوس قوم تک نے تخلف کیا جو اہل نیات اور صاحب بصیرت تھے کیونکہ اگر وہ اونکو اس امر کا

نہ معلوم ہوتا کہ یہ قتال ہے تو وہ تخلف نہ کرتے اور تخلف کرنے والوں میں سے ایک اُسید بن حضیر تھے چنانچہ
جب آں حضرت صلعم بدر سے پھر کر مدینے میں تشریف لائے تو اُسید نے عرض کی حمد ہے اوس خدا کی
جسنے آپ کو مسرور کیا اور آپ کو دشمنوں پر مظفر و منصور کیا قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے آپ کو حق
سے مبعوث کیا میں نے اپنی جان کو آپ کی جان سے عزیز رکھ کے آپ کی ہمراہی سے تخلف نہیں کیا اور نہ مجھکو یہ گمان تھا
کہ آپ اعدا سے ملاقات و مقابلہ کرینگے بلکہ مجھکو مظنہ سوا اسکے نہ تھا کہ یہ خروج واسطے قافلے کے ہے تب
حضرت علیہ السلام نے اوسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور غزوہ بدر اول غزوہ تھا کہ اسمیں حق تعالیٰ نے
اسلام کو عزیز و غالب کیا اور اہل شرک کو ذلیل مغلوب کیا غرض کہ رسول خدا صلعم مع اپنے ہمراہیوں کے مدینے کی
طرف بدر کے روانہ ہوئے جب نقب یعنی درہ بنی دینار پر پہونچے تو بقیع میں اوترے اور بقیع بیوت و بستی
سقیا کی ہے (نقب یعنی درہ بنی دینار ہے مدینے میں اور سقیا متصل ہے آبادی مدینہ سے) اور روز
خروج یکشنبہ تھا بارہویں تاریخ ماہ رمضان کی۔ اور اوسی مقام پر خیمہ گاہ لشکر کا ہوا اور وہیں جائزہ و ملاحظہ
مبارزوں جنگ آوروں کا ہوا اور جو لوگ ملاحظہ عالی میں پیش کیے گئے ازانجملہ عبداللہ بن عمر و تھے اور اسامہ
ابن زید و رافع بن خدیج و براء ابن عازب و اُسید ابن ظہیر و زید بن ارقم و زید بن ثابت یہ سب تھے مگر آنحضرت
صلعم نے ان سب کو پھیر دیا اور اونکو اجازت ساتھ چلنے اور جنگ کرنے کی نہ دی **واقدی** علیہ الرحمہ نے
حدیث بیان کی بواسطہ ابوبکر اور اونکے باپ اسمٰعیل کے اور عامر اور اونکے باپ کے واسطے سے اونہوں نے کہا
قبل اسکے کہ ہم لوگ ملاحظہ میں رسول خدا صلعم کے پیش کیے گئے تھے میں نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ
لشکر میں چھپا رہتا تھا یعنی سامنے حضرت کے نہیں آتا تھا میں نے پوچھا اے برادر تجھکو کیا ہوا کہ تو سامنا حضرت کا
نہیں کرتا اونہوں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ رسول خدا صلعم مجھے دیکھکر چھوٹا سمجھیں گے تو مجھکو ہمراہی سے واپس کر دینگے
وحالانکہ میں ساتھ چلنا چاہتا ہوں کیا عجب ہے کہ حق تعالیٰ مجھکو شہادت نصیب کرے **راوی** نے کہا پھر جب
عمیر ملاحظہ حضرت میں پیش کیے گئے آخر وہی ہوا کہ آپ نے کم عمر دیکھکر فرمایا تو پھر جا تب عمیر رونے لگے پھر حضرت علیہ السلام
نے اونکو اجازت دی چنانچہ سعد کہتے تھے کہ بباعث کم سنی عمیر کے پرتلا اوسکی تلوار کا میں نے خود باندہ دیا تھا اور بالآخر
وہ بدر میں شہید ہوا اور اوس وقت عمر عمیر سولہ برس کی تھی اور **واقدی** نے واسطے سے ابوبکر بن عبداللہ
عیاش بن عبدالرحمان اشجعی کے حدیث بیان کی کہ جناب رسول خدا صلعم نے اوس دن اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ اونکے
کنوؤں سے پانی پیویں اور آپ نے بھی اونہیں کنوؤں سے پانی پیا اور دوسری روایت میں **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالعزیز بن محمد کے عمرو بن ابی عمرو سے روایت بیان کی کہ اوس روز اول جس شخص نے
اونکے کنوئیں کا پانی پیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبدالعزیز ... اور

ہشام اور اونکے باپ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت ذکر کی کہ لعبد اوس روز کے کہ حضرت نے
اونکے کنوئن کا پانی نوش فرمایا پھر حضرت کے لیے آب شیرین بیوت سقیا سے منگایا جاتا تھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابن ابی ذیب نے مقبری سے اونہون نے عبداللہ بن ابی قتادہ
اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ نے قریب بیوت السقیا کے نماز پڑھی
اور اوس روز اہل مدینہ کے حق مین دعاء خیر فرمائی کہ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَبْدُکَ وَخَلِیْلُکَ
وَنَبِیُّکَ دَعَاکَ لِاَھْلِ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ مُحَمَّدٌ عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ اَدْعُوْکَ
لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ تُبَارِکَ لَھُمْ فِیْ صَاعِھِمْ وَمُدِّھِمْ وَثِمَارِھِمْ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا
الْمَدِیْنَۃَ وَاجْعَلْ مَا بِھَا مِنَ الْوَبَاءِ بِخُمٍّ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ حَرَّمْتُ
مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ خَلِیْلُکَ مَکَّۃَ

یعنے اے میرے پروردگار تحقیق کہ ابراہیم تیرے بندے تیرے خلیل تیرے نبی نے اہل مکہ کے حق مین تجھسے
دعاے برکت کی تھی و ہر آئینہ مین محمد بندہ تیرا اور نبی تیرا اہل مدینہ کے حق مین تجھسے دعاے خیر کرتا ہون کہ تو اونکو
برکت عطا کر اونکے وزن صاع مین اور وزن مد مین اور اونکے میوون اور دانون مین اے میرے پروردگار مدینہ کو
ہمارا محبوب و مرغوب کر اور دور کر جو کچھ اوسمین قسم وبا سے ہو طرف خم کی (اور خم جحفہ سے دو میل پر واقع ہے) اور اے میرے پروردگار درمیان
دونون سنگستان مدینہ کے مین نے حرم مقرر کیا (یعنے درمیان اون دونون کے خونریزی وغیرہ حرام ہے) جس طرح ابراہیم تیرے
خلیل نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا (یعنے امن) **راوی** کہتے ہین کہ عدی بن ابی الزغبا و بسبس بن عمرو نے بیوت السقیا ہی مین حضور سرور عالم صلعم سے
اونکو یہ بھی کہا کہ ادی وزعب بن عمرو بن حزام کبھی خدمت شریف مین حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ حضور کا اوس مقام پر
فرمانا آپکا اس جگہ اور ملاحظہ کرنا آپکا یہان جائزہ اپنے اصحاب کا مجھکو نہایت خوش آیا اور مین نے اوس سے فال نیک لیا
تفاؤل کی ہے کیونکہ یہ مقام ہم بنی سلمہ کا منزل مادی ہے یہین درمیان ہمارے اور اہل حسیکہ کے ہوا تھا جو کچھ
ہوا تھا (حسیکۃ الذباب و ذباب ایک پہاڑ ہے ناحیہ مدینہ مین کہ یہود اوسکو خار ریز کرتے تھے واسطے انسداد
اپنے دشمنون کے یا اوسکو خارستان مغیلان کا کیا تھا اور وہین اونکی بڑی بستی تھی) پس اسی مقام مین مینے
اپنے اصحاب کا جائزہ حاضری لیا تھا اور جو لوگ طاقت سلاح رکھتے تھے یعنے لائق جنگ تھے اونکو اجازت رزمگاہ کی
دی تھی اور جو لوگ تحمل سلاح سے عاجز یعنے قابل ہتھیار باندھنے کے نتھے اونکو یہین سے پھیر دیا تھا بعد ازان
ہم لوگ طرف یہود حسیکہ کے روانہ ہوے اور اون دنون یہود حسیکہ سب یہود سے غالب تر تھے چنانچہ ہمنے جسطرح
چاہا اونکو قتل کیا پس آج جنگ ساری قوم یہود سے زیر و مغلوب ہے ہماری امید ہے یا رسول اللہ ہمکو امید ہے کہ جب
کہ جب ہم لوگ اور قریش طرفین سے مقابل ہونگے تو اوس وقت حق تعالی آپکی آنکھون کو اون سے ٹھنڈا کریگا

اور خلاد بن عمرو بن الجموح کہتے تھے کہ بعد اوس شب کے جب دن ہوا تو مین خربا مین اپنے اہل کی طرف
گیا تب عمرو بن الجموح اونکے باپ نے اونسے کہا کہ مین نے تمکو طلب نہین کیا یعنے مجکو تمہاری طلب نتھی
اسلیے کہ تم جا چکے خلاد نے کہا کہ رسول خدا صلعم بقع مین لوگون کا جائزہ حاضری لیتے تھے تب عمرو نے
کہا کہ کیا نیک فال ہے واللہ مین امید رکھتا ہون کہ تم غنیمت حاصل کروگے اور مشرکین قریش پر ظفریاب
ہوگے کہ سرآئنہ یہ وہ ہی ہماری منزل ہے جس روز ہم طرف حُسیکہ کے گئے تھے اور رسول خدا صلعم نے
نام حُسیکہ کا بدل کر سُقیا نام رکھا تھا خلاد کہتے ہین میرے دل مین خیال تھا کہ مین سقیا کو خرید لونگا یہان تک
کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو بعوض دو اونٹون کے خرید لیا اور بقول بعضے سات اوقیہ سے خرید لیا
چنانچہ حضور مین حضرت صلعم کے ذکر کیا گیا کہ سعد نے سقیا کو خرید لیا ہے فرمایا یہ بیع نفع کرے گی راوی
کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے اخیر روز یکشنبہ تاریخ بارہوین رمضان کو بیوت السقیا سے کوچ کیا اور لشکر
مسلمین ہمراہ حضرت کے روانہ ہوا اور وہ تین سو پانچ آدمی تھے اور آٹھ آدمی پیچھے رہ گئے تھے مگر اونکو بھی
غنیمت سے حصہ واجب دیا گیا اور لشکر مین ہمگی چالیس اونٹ تھے کہ ایک ایک پر دو دو اور تین تین اور چار چار
آدمی آگے پیچھے اوترتے چڑھتے جاتے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اور
مرثد یا بجاے مرثد کے زید بن حارثہ ایک اونٹ پر سوار ہوتے تھے اور حمزہ بن عبد المطلب و زید بن حارثہ
و ابو کبشہ و انسہ موالی النبی یہ چارون ایک اونٹ پر تھے اور عبیدہ بن الحارث اور طفیل و حصین دونون بیٹے
حارث کے اور مسطح بن اثاثہ یہ سب ایک اونٹ پر تھے اور یہ اونٹ عبیدہ بن الحارث کا تھا اور وہ آبکش تھا
کہ اوسکو ابن ابی داؤد المازنی سے خرید کیا تھا اور معاذ و عوف و معوذ پسران عفرا اور اونکے مولا ابو الحمراء یہ سب ایک
اونٹ پر تھے اور ابی بن کعب و عمارہ بن حزم و حارثہ بن النعمان یہ سب ایک اونٹ پر اور خراش بن الصمہ و قطبہ بن
عامر بن حدیدہ و عبد اللہ بن عمرو بن حرام ایک اونٹ پر و عتبہ بن غزوان و طلیب بن عمیر ایک اونٹ پر
کہ وہ اونٹ عتبہ بن غزوان کا تھا اور اوسکا نام عبس تھا اور مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ و مسعود
بن ربیع ایک اونٹ پر کہ وہ اونٹ مصعب کا تھا اور عمار یاسر و ابن مسعود ایک اونٹ پر و عبد اللہ بن
کعب و ابو داؤد المازنی و سلیط بن قیس ایک اونٹ پر اور اونٹ عبد اللہ کا تھا اور عثمان و قدامہ و عبد اللہ
پسران مظعون اور سائب بن عثمان ایک اونٹ پر آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور ابو بکر و
عمر و عبد الرحمان بن عوف ایک اونٹ پر اور سعد بن معاذ اور بھائی و بھتیجا اونکا حارث بن اوس اور حارث
بن انس ایک اونٹ پر کہ اونٹ سعد بن معاذ کا آبکش تھا اوسکا نام ذیال تھا اور سعد بن زید و سلمہ بن سلامہ
و عباد بن بشر و رافع بن یزید و حارثہ بن خزمہ یہ سب ایک اونٹ پر جو آبکش سعد بن زید کا تھا اور زاد راہ

سواے ایک صاع تمر کے تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبید بن یحیی نے معاذ
بن رفاعہ سے اونھون نے اپنے باپ سے اونھون نے کہا کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کی طرف بدر کی نکلا اور تین
تین آدمی ایک ایک اونٹ پر چڑھتے اوترتے چلے جاتے تھے چنانچہ مین اور میرا بھائی خلاد بن رافع اپنے
ایک اونٹ پر سوار تھے اور ہمارے ساتھ عبید بن یزید بن عامر بھی تھے اور ہم لوگ آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے
یہان تک کہ جب ہم روحا مین پہونچے یکبارگی ہمارا اونٹ ہمکو لیکر گر پڑا اور بیٹھ گیا اور وہ بہت تھک گیا تھا اوس وقت
میرے بھائی نے کہا اے میرے پروردگار تیرے لیے مجھپر نذر واجب ہے کہ اگر تو ہمکو پھر مدینے کی طرف پھر لاوے
تو مین اوسکو قربانی کرونگا رفاعہ کہتے ہین کہ اوس حالت مین گذر رسول خدا صلعم کا ہمپر ہوا ہم لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ ہمارا اونٹ بیٹھ گیا ہے تب حضرت نے پانی طلب کیا اور ایک ظرف مین وضو کیا اور اوسمین کلیان
کین اور فرمایا اس اونٹ کا منہ کھولو تو ہمنے اوسکا منہ کھولا چنانچہ حضرت نے وہ پانی اوسکے منہ مین ڈالا
بعد ازان اوسکے سر پر اور اوسکی گردن پر اور اوسکے شانون اور کوہان پر بعد ازان اوسکے استخوان پشت پر
و دم تک چھڑکا بعد ازان فرمایا تم دونون سوار ہو جاؤ اور آن حضرت علیہ السلام روانہ ہو گئے پھر ہم حضرت سے
جا ملے مقام منصرف کے نشیب مین اور وہ اونٹ ہمارا ہمکو لے بھاگا بالآخر جب ہم بدر سے پھر کر مصلی مین پہونچے
تو وہ اونٹ ہمارا پھر بیٹھ گیا تب ہمارے بھائی نے اوسکی قربانی کی اور گوشت اوسکا تقسیم کیا اور للہ دیا اور
محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یحیی بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے
باپ سے اونھون نے کہا کہ سعد بن عبادہ براہ بدر مین بیس اونٹون پر باری باری سوار کراتے گئے تھے اور
محمد بن عمر واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو بکر بن اسمعیل نے اپنے باپ سے اونھون نے سعد بن ابی وقاص
سے اونھون نے کہا ہم لوگ جب ہمراہ رسول خدا صلعم کے بدر کو چلے تو ہمارے ساتھ ستر شتر تھے اور لوگ اونمین
ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار آگے پیچھے اوترتے چڑھتے چلے جاتے تھے اور اصحاب نبی صلعم
مین سب سے زیادہ مین بڑی مصیبت مین مبتلا تھا کہ پیادہ پا چلتا تھا اور تیر چلاتا تھا یہان تک کہ جانے اور آنے مین
ایک قدم بھی سوار نہین ہوا اور رسول خدا صلعم جسوقت جدا ہوئے بیوت السقیا سے تو دعا کرتے تھے
اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ وَعُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ وَجِيَاعٌ فَاَشْبِعْهُمْ وَعَالَةٌ فَاَغْنِهِمْ مِنْ فَضْلِكَ
یعنے اے میرے پروردگار یہ لوگ یعنے مسلمان پاپیادہ ہین انکو سوار کر دے یعنے انکو سواری عطا کر اور
یہ لوگ برہنہ ہین انکو لباس پنہا اور یہ گرسنہ ہین انکو سیر کر اور یہ محتاج ہین انکو اپنے فضل سے غنی کر راوی
نے کہا بالآخر اونمین سے کوئی خالی نہ پھرا مگر یہ کہ جو کوئی سواری چاہتا تھا اوسنے سواری پائی کہ ہر شخص کو
ایک ایک اور دو دو شتر دستیاب ہوئے اور جو لوگ برہنہ تھے وہ صاحب لباس ہوئے اور جو گرسنہ تھے

اونہون نے زاد مشرکین سے طعام وافر حاصل کیا اور جو نادار تھے وہ فدیون کے سبب پانے سے مالدار
ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے قیس بن ابی صعصعہ کو پیادون پر افسر کیا تھا اور نام ابی صعصعہ کا عمرو بن
زید بن عوف بن مبذول تھا اور حضرت نے وقت کوچ کے بیوت السقیا سے قیس کو حکم کیا تھا کہ مسلمین ہمراہی کا
شمار کرلیوین لہذا قیس نے سب کو لب چاہ ابی عنبہ ٹھہرا کر اونکا شمار کیا بعد ازان خدمت جناب مین تعداد مردم عرض کی اور ایسا ہوا
کہ آنحضرت علیہ السلام بیوت السقیا سے کوچ کرکے بطن العقیق مین گئے بعد ازان تکثمن کی راہ چلے یہانتک کہ بطحا ابن ازہر پر جا نکلے اور وہان
زیر درخت نزول اجلال فرمایا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے اور وسطی چشمے اور فراہم کرنے پتھر کی پھر نیچے اوسی درخت کے
ایک مسجد بنائی یعنے پتھرون سے ایک جا مسجد کی گھیردی پھر اوسمین رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی اور دوشنبہ کی صبح
حضرت وہین تشریف رکھتے تھے اور دوسری صبح کو وادی ملل مین سے گئے (اور تربان درمیان حفیرہ اور ملل کے
واقع ہے) اور سعد بن ابی وقاص نے کہا جب ہم لوگ تربان مین تھے اوسوقت آن حضرت صلعم نے مجھسے
فرمایا ای سعد ہرن آ رہا ہے اوسکو دیکھو سعد نے کہا پھر مین نے تیر کمان سے جوڑا اور حضرت نے اوٹھکر سر مبارک
درمیان میرے شانہ اور کان کے رکھا اور فرمایا مار تیر اور دعا کی اَللّٰھُمَّ اَسْدِدْ رَمْیَتَہٗ یعنے یا اللہ اسکی تیر کو
نشانے پر لگا دے سعد نے کہا پس اوس دعا سے میرے تیر نے گردن آہو سے خطا نکی اوسوقت حضرت نے
تبسم فرمایا اور مین اوس ہرن کی طرف دوڑا اور اوسکو جیتا پایا کہ اوسمین رمق جان باقی تھی تب مین اوسکو
ذبح کرکے اوٹھا لایا اور سامنے حضرت کے رکھا چنانچہ آپ نے حکم کیا کہ وہ درمیان اصحاب کے تقسیم کیا گیا
اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ محمد بن بجاد کے سعد سے روایت کی کہ لشکر مسلمین مین دو
گھوڑے تھے ایک گھوڑا مرثد بن ابی مرثد غنوی کا اور ایک گھوڑا مقداد بن عمرو البھرانی کا جو حلیف بنی زہرہ
کے تھے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ گھوڑا زبیر کا تھا و حال آنکہ دو ہی گھوڑے تھے اور ہمارے نزدیک بلا اختلاف
دو گھوڑون مین ایک گھوڑا مقداد کا تھا چنانچہ دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ چند رواۃ کے
مقداد بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مقداد نے کہا روز بدر میرے پاس ایک گھوڑا تھا اوسکا نام سبحہ تھا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی سعد بن مالک الغنوی نے اپنے اباء سے کہ مرثد بن ابی مرثد
الغنوی روز بدر اپنے گھوڑے پر سوار تھے اوسکا نام سبل تھا۔ الغرض رواۃ کثیر بیان کرتے ہین کہ پس گروہ
قریش شام مین اپنے قافلے سے جا ملے اور وہ قافلہ ہزار شتر کا تھا اور اوسپر متاع گران بہا بار تھا کیونکہ مکے
مین کوئی قرشی ایسا باقی نتھا اور نہ کوئی قرشیہ کہ جسکا مال بمقدار مثقال یا زائد از مثقال کا ہو مگر یہ کہ اوس نے اپنا
وہ مال ہمراہ قافلے کے بھیجا تھا یہانتک کہ ایک عورت نے ایک شئی یعنے نافہ مجہول مال بھیجا تھا چنانچہ کہتے ہین
کہ اوس قافلے مین البتہ پچاس ہزار دینار نقد تھا اور بعضون نے کچھ کم کہا ہے اور کہتے ہین کہ اوس قافلہ مین

اکثر مال ابی احیحہ آل سعید بن العاص کا تھا اور وہ مال یا تو ازآن خاص اون آل کا ہو یا اور قوم سے بطریق
قرضہ جمع کر کے نصف منافع پر دیا تھا بہرکیف اکثر قافلہ آل سعید بن العاص کا تھا یا یہ کہ اکثر مال اوس قافلے مین اونہین کا تھا
اور کہتے ہین کہ اوس قافلے مین بنی مخزوم کے دو سو شتر اور پانچ یا چار ہزار مثقال سونا تھا اور ہزار مثقال سونا حارث
بن عامر بن نوفل کا تھا اور دو ہزار مثقال امیہ بن خلف کا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے ہشام بن عمارہ
بن ابی الحویرث سے نقل حدیث کی ہے کہ اوس قافلے مین دس ہزار مثقال سونا بنی عبد مناف کا تھا اور تجارتگاہ
اونکی طرف غزہ کے تھی جو زمین شام سے ہے اور اوس قافلے مین بہت سے عیرات یعنے کاروان شتران
عوام قریش کی تھی اور محمد بن عمر **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ عبد اللہ بن جعفر و ابو عون مولی المسور کے
مخرمہ بن نوفل سے روایت کی ہے اونہون نے کہا جب ہم شام مین پہونچے (یعنے ہمراہ قافلہ قریش
کے) تو قبیلہ جذام سے ہمکو ایک شخص ملا اوسنے ہمسے خبر کی کہ محمد بقصد ہمارے قافلے کے ہماری گذرگاہ پر
پیش آئی ہین اور منتظر ہماری مراجعت کے ہین اور باشندگان میانہ راہ سے حلف لیا ہے اور اونسے مصالحہ
کر لیا ہے مخرمہ نے کہا کہ تب ہم وہان سے ڈرتے ہوئے نکلے اور خوف کمینگاہ کا رکھتے تھے پس جب شام
سے روانہ ہوئے تو ضمضم بن عمرو کو واسطے خبر کے آگے بھیجا یا یہ کہ واسطے اطلاع قریش کے روانہ کیا اور عمرو
بن عاص بیان کرتا تھا کہ جب ہم زرقا مین تھے (اور زرقا ملک شام مین معان کے کنارے اور عمان سے
دو منزل پر واقع ہے) تو ہم لوگ نیچے نیچے مکے کے راہ چلے جاتے تھے ناگاہ ایک شخص قبیلہ جذام سے ہمکو ملا اور اوسنے کہا
کہ محمد نے قصد تمہارا کر کے تمہاری گذرگاہ پر مع جمعیت اپنے اصحاب کے پیش آئے ہین ہمنے کہا ہمکو معلوم نہین ہے
اوسنے کہا ہان ایسا ہوا کہ محمد ایک مہینا مقیم رہکر یثرب کو پھر گئے تھے اگر وہ تمہارے مقابل آتے تو اوس
عرصہ مین تم لوگ سبکسار و سبکبار تھے اور اب وہ ضرور تمسے پیش آوینگے کہ وہ تمہاری مراجعت کے انتظار مین
اور تمہارے دنونکو شمار کر رہے ہین پس تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور تم اپنی رائے مین فکر کرو واللہ مین نہین
دیکھتا ہون کہ تمہارے ساز و رخت اور گھوڑے اونٹ اور جمعیت مردم سے کچھ باقی بچے پس لازم ہے کہ اپنے
امر کو درست کرو اور لوگون کو جمع کر دیو پس سکے اہل قافلہ نے ضمضم کو جو ہمراہ قافلہ تھا طرف مکے کے روانہ کیا اور
یہ وہ شخص ہے کہ کنارے دریا کے رہا تھا اور قریش اسکو ہمراہ لیتے آئے تھے اور اوسکے پاس دو اونٹ بھی تھے
چنانچہ قافلے والون نے اجرت اوسکی بیس مثقال طلا مقرر کی اور ابوسفیان نے اوسکو حکم کیا کہ تو جا کر قریش
کو خبر کر کہ محمد ہمارے قافلہ پر آئے ہین اور اوسکو امر کیا کہ جب تو مکے مین داخل ہو تو اپنے اونٹ کا کان
کاٹ ڈالیو اور کاٹھی اوسکی کسنا اور پیش و پس سے اپنا پیراہن چاک کر ڈالیو و بعد اسکے بلند الغوث الغوث
یعنے فریاد ہے فریاد شور کیجیو (مترجم کہتا ہے ایام جاہلیت مین یہ دستور عرب تھا کہ حالت اضطراب

و استغاثہ مین ایسا کیا کرتے تھے اور بعضے برہنہ ہوجاتے تھے اونکو عُریان نامتیر یعنے برہنہ ڈرانے والے کہتے تھے) اور بعضون نے کہا کہ ضمضم کو تبوک سے بھیجا تھا اور اوس قافلے مین قوم قریش سے ۳۰ تیس آدمی تھے اونمین عمرو بن العاص و مخرمہ بن نوفل تھا ❊

ذکر خواب دیکھنے عاتکہ بنت عبد المطلب کا شکست لشکر قریش کی اور مجادلہ کرنا ابو جہل کا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے

راوی نے کہا کہ قبل پہونچنے ضمضم کے مکے مین عاتکہ بنت عبد المطلب نے ایک ایسا خواب دیکھا کہ اونکو اوس خواب نے گھبرا دیا اور اونکے دل کو صدمہ عظیم ہوا تب اپنے بھائی عباس بن عبد المطلب کو بلا بھیجا اور کہنے لگین اے میرے بھائی واللہ مین نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہے کہ مین اوسکو بہت برا جانتی ہون اور مین خوف کرتی ہون کہ تمہاری قوم کو اوس سے مبادا ضرر و مصیبت پہونچے پس جو کچھ مین بیان کرون تم اوسکو مخفی رکھو مین نے ایک شتر سوار کو دیکھا کہ وہ آیا ہے ابطح یعنے بطحا مین ٹھہرا ہے و بصدای بلند شور کرکے کہتا ہے اے آل غدر یعنے ای قوم بیوفا تم اپنی قتل گاہ کیطرف روانہ ہو تین روز کی مدت مین اور اس بات کو تین بار پکارا تب مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوسکے پاس جمع ہوئے بعد ازان وہ شتر سوار مسجد کعبہ مین داخل ہوا اور لوگ اوسکے پیچھے تھے ناگاہ اوسنے اپنے شتر کو پس کعبہ ٹھہرایا اور اوسیطرح تین بار پکارا بعد ازان وہ اونٹ اوسکو بالائے کوہ ابو قبیس چڑھا لیگیا تو وہان بھی اوسنے تین بار اوسیطرح شور سے پکارا بعد ازان اوسنے ابو قبیس سے ایک بھاری پتھر اوٹھا کر لڑھکایا کہ وہ لڑھکتے ہوے جب زیر کوہ پہونچا تو پاش پاش ہوگیا پس باقی نرہا کوئی بیت بیوت مکہ سے اور نہ کوئی وار دُور مکہ سے یعنے کوئی گھر مکے کے گھرون مین باقی نہ بچا کہ اوس پتھر کا ایک ٹکڑہ وہان نہ پہونچا ہو چنانچہ عمرو بن العاص فخر کرتے تھے (یعنے بعد اسلام کے) کہ مین نے یہ سب کچھ بچشم خود دیکھا مین نے ایک ٹکڑا اوس صخرہ ابو قبیس کا جوگر کر پارہ پارہ ہوگیا تھا اپنے گھر مین بھی دیکھا اور یہ واقعہ بڑی عبرت کا تھا ولیکن ارادہ الٰہی مین اوس روز اسلام لانا مجکو نصیب نتھا پس اسلام میرا تا ارادہ باری تعالے مؤخر و ملتوی رہا راوی کہتے ہین کہ محلات و مکانات بنی ہاشم و بنی زہرہ کے کسی گھر میں اوس صخرہ سے ایک ریزہ نہین گرا اور کہا راویون نے کہ عباس رضی اللہ عنہ یہ خواب سنکر عاتکہ سے کہنے لگے کہ اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْيَا یہ ایک خواب رُویاے صادقہ سے ہے (مترجم کہتا ہے کہ اس جملہ سے یہ معنی بھی محتمل ہے کہ یہ ایک خواب ہے خواب خیال چنانچہ یہ کہنا اونکا سہل انکاری سے بنا بر رفع اضطراب عاتکہ کے تھا) پس عباس وہان سے مغموم چلے اثناے راہ مین ولید بن عتبہ بن ربیعہ سے کہ اونکا یار و دوست تھا ملاقات ہوئی اوس سے ذکر اس خواب کا کیا اور تاکید کتمان کی کردی مگر یہ بات لوگون مین فاش ہوگئی چنانچہ

عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ صبح کو مین واسطے طواف خانۂ کعبہ کے گیا وہان مردم قریش بیٹھے ہوے
ذکر خواب عاتکہ کر رہے تھے اور اونمین ابوجہل بھی تھا وہ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ عاتکہ نے یہ کیا خواب دیکھا ہے
مین نے کہا وہ کیونکر ہے اوسنے کہا اے اولاد عبد المطلب کیا تم ابھی راضی نہین ہوے کہ تمہارے مرد تو نبی بنکے
اور اخبار غیب بیان کرتے ہین یہان تک کہ اب تمہاری عورتین بھی نبی بنتی ہین اور خبرین غیب کی بیان
کرنے لگین عاتکہ گمان کرتی ہے کہ اوسنے خواب مین ایسا کچھ دیکھا ہے پس جو کچھ اوسنے دیکھا ہے ہم تین روز تک
تمہارا انتظار کرتے ہین اگر کہنا اوسکا حق ہوگا تو قریب ہی کہ اس عرصے مین واقع ہوگا اور اگر تین روز گذر گئے
اور کچھ وقوع مین نہ آیا تو تمپر لکھا جائیگا یعنے ثابت و مشتہر کیا جائیگا کہ عرب مین تم لوگ اہل خاندان کذب و فریب ہو
تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اے مصفر استہ یعنے اے گوز مارنے والے تو ہی سزاوار کذب
و ملامت ہے اے ابوجہل کہ جب درمیان ہماری تمہارے دربارہ مجد و شرف کے معارضہ ہوا تو تمنے کہا ہمارے یہان
خدمت سقائی ہے ہمنے کہا کہ ہم کچھ پروا اعتراض نہین کرتے کہ تم حاجیون کو پانی پلاتے ہو پھر تمنے کہا
ہم مین خدمت دربانی کی ہے تو ہمنے کہا کیا جاے اعتراض ہی کہ تم دربانی خانہ کعبہ کی کرتے ہو پھر تمنے کہا
کہ ہم میزبانی اور دعوت طعام کرتے ہین تو ہمنے کہا ہم اس بات پر بھی کچھ اعتراض نہین کرتے کہ تم طعام داری
کرتے ہو اور لوگون کو کھانا کھلاتے ہو بعد ازان تمنے کہا کہ ہم مین جود و سخاوت ہی تو ہمنے کہا تھا کہ ہم کچھ باک
نہین کرتے کہ تم جمع و مہیا رکھتے ہو اپنے پاس اوسقدر کہ اوس سے ضعفا کو دیتے ہو پس ہر گاہ ہم بھی لوگون کو
کھانا کھلاتے تھے اور تم بھی کھلاتے تھے اور لوگ جمع تھے اور ہم تم مجد و شرف مین مسابقت کرتے تھے
پس ہم تم مثل اون دو گھوڑون کے تھے جو باہی مین برابر دوڑتے ہین اوسوقت تمنے کہا ہم مین نبی ہے
اور اب تم کہتے ہو کہ ہم مین ایک عورت بھی نبی ہے (یعنے غیب کی خبر دینے والی مراد عاتکہ سے ہے) قسم ہے
لات و عزے کی ایسا کبھی نہین ہوسکتا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ واللہ یہ باعث میری غیرت کا
نہ تھا مگر یہ کہ مین نے اس بات سے تجاہل و انکار کیا کہ عاتکہ نے کچھ خواب دیکھا ہے آخر جب شام ہوئی تو نہ باقی
رہی کوئی ایسی عورت جسکو علاقہ ہوا ولاد ہونے مین عبد المطلب کے مگر یہ کہ وہ سب آئین اور جمع ہوئین
اور کہتی تھین کیا تم لوگ اس فاسق خبیث یعنے ابوجہل کی باتون کو گوارا کرتے ہو کہ یہ تمہارے مردون کی
توہین تو کرتا ہی تھا بعد ازان اب تمہاری عورتون تک نوبت پہونچائی اور تو اے عباس سنتا ہے اور تجھکو
اس بات کی غیرت نہین آتی یہ سنکے عباس نے کہا مین خاموش نہین رہا مگر اسلیے کہ شر نہو مگر قسم ہے
خدا کی صبح کو مین پھر اوسکے پاس جاؤنگا اگر پھر اوسنے اعادہ تمہاری توہین کا کیا تو مین تمہارا بدلہ اوس سے
لونگا پھر جب صبح ہوئی بعد اوس دن کے جسکی شب کو عاتکہ نے خواب دیکھا تھا تو ابوجہل بولا آج ایک فقرہ ہوا

یعنے پہلا دن ہوا بعد ازان جب دوسری صبح ہوئی تو کہا آج دو دن ہوے پھر جب تیسری صبح ہوئی تو کہنے لگا آج تین دن
پورے ہوے اب کوئی دن باقی نہین ہے حضرت عباس کہتے ہین جب تیسری صبح ہوئی تو مین گھر سے نکلا اور مین سخت غضبناک تھا کیونکہ
مجھے خیال تھا کہ اوس سے میرا امر فوت ہو گیا تھا تو مین چاہتا تھا کہ اوسکا تدارک کرون اور مجکو یاد تھا غیرت لانا عورتون کا اونکی باتون
سے جو کچھ مجھسے کہتی تھین چنانچہ مین ابوجہل کیطرف متوجہ ہوا اور وہ مرد لاغر اندام ترش رو تیز زبان شوخ چشم تھا مین ناگاہ وہ مجھے دیکھکر
بشتابی سے طرف باب بنی سہم کے نکل گیا مین نے کہا اسکو کیا ہوا خدا اوسپر لعنت کرے کیا عاجز ہو کر اس خوف سے ٹل گیا کہ
مین اوسکو شتم و شماتت کرونگا پس اوسی حال مین یکایک آواز ضمضم بن عمرو کی سنی کہ وہ کہتا تھا اے گروہ
قریش اے آل لوی بن غالب لطیمہ یعنے مالہاے محمولہ شتران کو بچاؤ کہ محمد اور اوسکے تاراج کو آئے ہین فریاد
فریاد کو پہونچو واللہ مین نہین دیکھتا ہون کہ تم اونکو سلامت پاؤ گے چنانچہ ضمضم درمیان وادی کے اسطرح استغاثہ
کر رہا تھا اور اپنے شتر کے دونون کان کاٹ ڈالے تھے اور اپنے پیراہن کو پیش و پس سے چاک کر ڈالا تھا اور
اولٹی کاٹھی اونٹ پر کسی تھی اور ضمضم نے اوسی حالت استغاثہ مین یہ بھی بیان کیا کہ قبل داخل ہونے مکے کے مین نے
اپنے اسی ناقے پر سوتے ہوے خواب مین دیکھا گویا کہ وادی مکہ مین سیلاب خون کا پستی سے بلندی کو بہتا ہے
پس مین گھبرا کر ڈرا ہوا چونک پڑا اور جاگ اوٹھا اور قریش کے حق مین مجکو یہ معلوم ہوا اور میرے دل مین تاویل
آئی کہ یہ خواب قریش کی جانون پر مصیبت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ جس شخص نے اوس دن صداے استغاثہ
بلند کی تھی وہ ابلیس تھا کہ بصورت سراقہ بن جعشم قبل ضمضم کے آواز دیکر قریش کو اونکے قافلے کیطرف آمادہ روانگی
کیا تھا پھر بعد اسکے ضمضم آیا اور فریاد کی اور عمیر بن وہب کا قول تھا کہ ضمضم کے امر عجیب سے کوئی امر عجیب تر ہمنے
کبھی نہین دیکھا اور اوسکی زبان سے شور و فریاد نہین کیا مگر شیطان نے کہ ہمکو ہمارے امور مین کچھ چارہ نہوا یہانتک
کہ ہم لوگ بہر کیف حالت شرارت و رنج مین اپنے قافلے کی مدد کو نکل پڑے اور حکیم بن حزام کا یہ قول ہے کہ
جو شخص ہمارے پاس آیا تھا اور فریاد لایا تھا وہ انسان نہ تھا بلکہ وہ شیطان تھا کہ ناگہ ہمارے تئین قافلے
کی مدد کے لیے لیگیا لوگون نے پوچھا اے ابو خالد یہ امر کیونکر واقع ہوا اوسنے کہا مین خود اوس سے نہایت
متعجب ہون کہ سوا اسکے کوچ کرنے کے ہمکو اپنے امور مین کچھ چارہ نہوا اور راوی کہتے ہین کہ پھر قریش تہیہ
سامان کوچ مین مصروف ہوے اور ایک دوسرے سے بےپروا تھا یعنے کوئی کسی پر پابند نہ تھا ہر ایک بجاے خود
تیاری سفر مین مشغول ہوا اور جانے والون مین دو طرح کے لوگ تھے کہ یا خود بنفسہ چلنے پر مستعد تھے یا اپنے
بدلے دوسرے کو مقرر کیا اور حال قریش یہ تھا کہ خواب عاتکہ سے ڈر گئے تھے اور بنو ہاشم اوس خواب سے
خوش تھے اور بعضے کہنے والے کہتے تھے ہرگز یہ بات نہین ہے کہ تم کو جھوٹا جانتے ہو اور خواب عاتکہ کا
سچ سمجھتے ہو غرضکہ قریش تین روز و بقول بعض کے دو روز تیاری کرتے رہے اور اپنے اپنے ہتھیار نکالے

اور مزبیے پران خریدے کیے اور اونکے مقدور والون نے عاجزون کی اعانت کی اور سہیل بن عمرو درمیان مردمان
قریش کھڑا ہوکر کہنے لگا اے گروہ قریش دیکھو یہ محمدؐ اور چند مردم بیدین جو تمہارے ہی جوانون مین سے اونکے
ہمراہ ہین اور اہل یثرب یہ سب واسطے تعرض تمہارے کاروان شتران اور بقصد تاراج لطیمہ قریش کے آئے ہین
(لطیمہ یعنی تجارت یعنے مال تجارت بقول ابن ابی الزناد کے لطیمہ وہ سب مال ہے جو واسطے تجارت کے
اونٹون پر لادا جاتا ہے وبقول بعضون کے لطیمہ خاص عطر کو کہتے ہین) پس جسکو سواری درکار ہو تو سواری
میرے پاس موجود ہے اور جسکو حاجت خرچ کی ہو وہ مجھسے خرچ لیوے اور اسیطرح زمعہ بن الاسود کھڑا ہوا
اور کہنے لگا قسم ہے لات وعزّی کی اس سے زیادہ تر کوئی امر عظیم تمپر کبھی نازل نہوا ہوگا کہ محمدؐ اور اہل یثرب
قصد تاراج تمہارے عیر کا کرین اور اوسمین تم سب کا مال ہے تو چاہیے کہ تم سب جمع ہوکر چلو اور تم مین سے ایک بھی
تخلف نکرے اور جسکے پاس خرچ نہو مجھسے لے واللہ اگر محمدؐ اوس عیر کو لوٹ لینگے تو پھر ہرگز اونکو خوف تمہارا
نرہیگا مگر یہ کہان تمپر قصد کرینگے اور اسیطرح طعیمہ بن عدی نے کلام کیا کہ اے گروہ قریش اسکوئی
امر عظیم تر اس سے تمپر نازل نہوا ہوگا کہ کاروان تمہارا اور لطیمہ قریش کا یون تاراج کیا جاوے اور اوسمین
تم سب کا بہت سا مال ومتاع گران بہا ہے واللہ مین کسی مرد یا عورت کو بنی عبد مناف مین سے ایسا نہین
جانتا ہون جسکا مال بوزن نش کے نہو یا زیادہ مگر یہ کہ وہ سب اسی قافلے مین ہے پس جسکے پاس زاد نہو
تو ہمارے پاس زاد موجود ہے ہم اوسکو سواری اور زاد دینگے چنانچہ اوسنے لوگون کو بیس اونٹ سواری کے
دیے اور اونکو خرچ دیا اور اونکے پیچھے اونکے اہل وعیال مین ماہوار معاش وخرچ کی مقرر کردی وبعد ازان حنظلہ
وعمرو دونون پسران ابی سفیان کھڑے ہوے اور لوگون کو واسطے خروج کے برانگیختہ کرنے لگے ولیکن
کسی سے وعدہ خرچ وسواری کا نہین کرتے تھے تب لوگون نے کہا تم دونون بھی وعدہ خرچ وسواری کا کیون
نہین کرتے جیسا کہ سہیل وغیرہ تمہاری قوم نے دعوت قوم طرف خروج کے خرچ وسواری سے کی ہے
اون دونون نے کہا بخدا کہ ہمارے پاس کچھ مال نہین ہے اور جو کچھ مال ہے تو ابو سفیان کا ہے اور نوفل
بن معاویۃ الدیلی پاس قریش اہل دول کے گیا در بارہ مدد خرچ وسواری واسطے خروج کرنے والون کے
کلام کرنے لگا چنانچہ اس باب مین عبد اللہ بن ربیعہ سے کلام کیا اوسنے کہا یہ پانسو دینار حاضر ہے اسکو
خرچ کر جسطرح تیری رائے مین آوے پھر اسیطرح نوفل نے کلام کیا حویطب بن عبد العزّی سے چنانچہ
اوس سے بھی دوسو یا تین سو دینار لیے پھر یہ سب خرید سلاح وسواری مین خرچ کیے راوی کہتے ہین
کہ قریش مین سے کوئی پیچھے نہین رہا مگر یہ کہ بعضون نے بجاے اپنے کسی اورکو اجرت پر مقرر کرکے بھیجدیا
بعد ازان قریش پاس ابو لہب کے گئے اور کہنے لگے کہ ہر آئینہ صنادید قریش مین سے تو ایک سردار ہے اگر تو ہمراہی

نش بوزن بیست درم نصف اوقیہ

گروہ سے باز رہیگا تو اور لوگ تیرے اعتبار پر عدم خروج سے ستد پیش کرینگے پس تو خود خروج کر خواہ اپنی عوض کسی
اور شخص کو مقرر کرکے ہمراہ کر دے یہ سنکے ابولہب نے جواب دیا قسم لات و عزی کی نہ مین خود جاؤنگا نہ بدلے
اپنے کسیکو بھیجونگا تب پاس ابولہب کے ابوجہل آیا اور کہنے لگا اے ابوعتبہ واللہ ہم لوگ خروج نہین کرتے ہین
مگر از روے قہر و غضب کے کہ یہ واسطے حمایت دین تیرے اور تیرے بزرگون کے ہے اور اندیشہ ہوا ابوجہل کو
کہ شاید ابولہب مسلمان ہوجاوے پس ابولہب کلام ابوجہل سنکر خاموش ہو رہا مگر نہ خود گیا نہ کسیکو اپنی طرف سے
بھیجا اور ابولہب کو خروج سے کوئی امر مانع نہ تھا مگر یہ کہ وہ خواب عاتکہ سے خوف زدہ تھا کیونکہ وہ کہتا تھا
کہ خواب عاتکہ کا ہاتھ پکڑنے والا ہے یعنے یقینی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسنے بجاے خود عاص بن ہشام
بن المغیرہ کو بھیجا تھا کیونکہ عاص اوسکا قرضدار تھا لہذا ابولہب نے اوس سے کہدیا کہ تو میری طرف سے جا کہ زر قرضہ
میرا تیرے لیے معاوضہ ہے چنانچہ عاص اوسکی طرف سے روانہ ہوا **راوی** کہتے ہین اور عتبہ و شیبہ
نے اپنی زرہ وغیرہ ساز حرب کو باہر نکالا تو اون دونون کی طرف عداس نے دیکھا کہ وہ دونون درستی
اپنی زرہون اور تیاری آلات حرب کی کرتے تھے تو پوچھا کہ تم دونون کا کیا ارادہ ہے اونھون نے کہا
کیا تو نے اوس شخص کو نہین دیکھا یعنے اوسکو نہین جانتا جسکی طرف ہمنے تجھکو انگور اپنی زمین طائف کا دیکر بھیجا تھا
عداس نے کہا ہان مین اونکو جانتا ہون تب وہ دونون بولے کہ ہم خروج کرتے ہین تا اوس سے مقاتلہ
کرین یہ سنکے عداس رونے لگا اور کہنے لگا کہ تم دونون بچاؤ کہ بچاؤ وہ البتہ رسول خدا ہے مگر اون دونون نے
نمانا اور خروج کیا اور عداس بھی اون دونون کی ہمراہ گیا اور اونھین کے ساتھ بدر مین مارا گیا ؛

ذکر قرعہ قریش کا واسطے خروج بدر کے و برآنا منع و عمل بخلاف کا

راوی کہتے ہین کہ قریش جمع ہو کر پیش ہبل بت کے گئے اور واسطے خروج کے تفاؤل بالازلام
کرنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ استقسام بالازلام عمل تیرون کا ہوتا ہے کہ اوسپر کچھ نقش کرکے اوس سے
بطور قرعہ و استخارہ کے تفاؤل کرتے ہین) چنانچہ امیہ بن خلف نے یہی عمل لطلب حکم یا منع کے کیا تو
تیر منع خروج کا برآمد ہوا تب سب نے قیام و اقامت پر اجماع و اتفاق کیا مگر ابوجہل نے باصرار تمام اونکو
آمادہ خروج کیا اور کہا نہ ہم تفاؤل کرینگے اور نہ اپنے قافلے سے تخلف کرینگے اور جب زمعہ بن الاسود
مکے سے نکلکر روانہ ہوا اور ذی طوی مین پہونچا تو اپنا تیر ترکش سے کھینچکر اوس سے تفاؤل کیا تو
تیر مانع خروج کا نکلا تب غیظ و غصے مین آکر دوسری بار اعادہ اوس فال کا کیا پس مثل اول کے نکلا اوس وقت
زمعہ نے اوس تیر کو توڑ ڈالا اور کہنے لگا مثل آج کے مین نے ایسا تیر کاذب نہین دیکھا اور وہ اسی حالت مین تھا
کہ اوسکے پاس سہیل بن عمرو کا گذر ہوا تو کہنے لگا اے ابو حکیمہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ مین تجھکو خشمناک پاتا ہون

تب زمعہ نے سہیل سے وہ ماجرا بیان کیا تب سہیل نے کہا اے شخص تو اپنے ارادے پر روانہ ہو کہ ان
تیرون سے کوئی چیز زیادہ جھوٹھی نہین ہے اور عمیر بن وہب نے بھی مجھسے جو کیفیت ان تیرون کی بیان کی
وہ مثل اسکی ہے جیسا کہ تو کہتا ہے کہ اوسنے بھی ایسا ہی کچھ دیکھا تھا بعد ازان قریش اپنے ارادے پر روانہ ہوے
اور ایک روایت مین **واقدی** نے سعید سے **روایت** کی ہے کہ ابو سفیان بن حرب نے ضمضم سے
کہدیا تھا کہ جب تو قریش کے پاس پہونچے تو اونسے کہدینا کہ استقسام بالازلام یعنے عمل فال تیرونکا نکرین
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے ابی بکر
بن سلیمان بن ابی حثمہ سے اونہون بیان کیا کہ مین نے حکیم بن حزام سے سنا وہ کہتا تھا کہ مین نے کبھی
ایسا کسی سفر کا قصد نہین کیا کہ وہ مجھے اس سفر بدر سے زیادہ ناگوار ہوا ہو اور کسی سمت کی جانے مین کبھی
مجھے ایسا اضطراب پیدا نہین ہوا جیسا بدر کے جانے مین قبل از خروج میرے تئین انکسار ظاہر ہوا بعد ازان
وہ کہتا ہے کہ پھر ضمضم آیا اور پیش رو صیحہ و فریاد کرنے لگا تب مین نے تفاؤل تیرون کا کیا تو ہر بار وہی
نکلتا تھا جو مجھکو ناگوار تھا بعد ازان مین اپنے ارادے پر نکلا یہان تک کہ جب ہم لوگ مر الظہران تک پہونچے
تو وہان ابن الحنظلیہ نے چند اونٹون کو نحر کیا ناگاہ اونمین سے ایک اونٹ نحر کیا ہوا بھاگا اوسمین جان بھی
یعنے ہنوز وہ ذبح نہین ہوا تھا پس وہ تمام لشکر مین بھاگتا پھرا یہان تک کہ لشکر کے خیمون مین سے ایسا
کوئی خیمہ باقی نہ بچا جسمین اوسکا خون نہ پہونچا ہو چنانچہ یہ میری فال کی بدشگونی ظاہر ہوئی بعد ازان
مین نے قصد باز رہنے اور پھر آنیکا کیا بعد ازان مین ابن الحنظلیہ کی شامت و بدبختی کو یاد کرتا تھا اور یاد دلاتا تھا
مگر وہ مجھے نہین چھوڑتا تھا آخر مین اپنے سامنے چلا پس حکیم کہتا تھا کہ جسوقت ہم ثنیۃ البیضا مین پہونچے
(اور ثنیۃ البیضا یعنے بیضا کا ٹیلہ کہ مدینے سے آتے ہوسے فتح کو جاتے ملتا ہے) ناگاہ مین نے دیکھا
کہ عداس اوس ثنیہ پر بیٹھا ہوا تھا اور لوگ چلے جاتے تھے دونون بیٹے ربیعہ کے یعنے عتبہ و شیبہ پاس
عداس کے پہونچے (اور وہ دونون اوسکے آقازادے تھے) چنانچہ عداس نے دوڑکر اون دونون کی
پاؤن رکاب مین پکڑ لیے یعنے اونکی رکابین پکڑ لین اور کہنے لگا میرے باپ ماں تم دونون پر فدا ہون
واللہ وہ بیشبہ رسول اللہ ہے تم دونون نہین جاتے ہو مگر یہ کہ جاتے ہو طرف اپنی قتل گاہون کے اور وہ
یہ کہتا تھا اور اوسکی دونون آنکھون سے اشک رخسارون پر جاری تھا حکیم کہتا ہے کہ مین نے وہان بھی ارادہ کیا
کہ پھر آؤن مگر پھر ناچار آگے چلا اور جسوقت عتبہ و شیبہ چلے گئے اور عداس اوسی ٹیلے پر بیٹھا تھا تو اوسکے پاس
گذر عاص بن منبہ بن الحجاج کا ہوا اوسنے وہان توقف کرکے عداس سے پوچھا تو کیون روتا ہے اوسنے کہا مین
روتا ہون اسلیے کہ میرے دونون آقا اور سردار اہل وادی یعنے سردار اہل دیار کے اپنی قتل گاہون کی طرف

نکلے ہین کہ مقابلہ کرینگے رسول اللہ سے تب عاص نے کہا کیا محمد رسول اللہ ہین یہ سنتے عداس شدت غشی کا اونپر لگا اور اوسکے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے پھر وہ رونے لگا اور کہا ہان واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ ہین کہ مبعوث ہوے ہین طرف کافہ خلائق کے حکیم کہتا ہے کہ پھر اوسیوقت عاص بن شیبہ اسلام لایا وبعد ازان آگے چلا لیکن شک مین تھا یہان تک کہ اوسی شک وشبہہ پر مشرکین کے ہمراہ مارا گیا اور کہتے ہین کہ عداس پھر آیا اور بدر کو نہین گیا اور بعضے کہتے ہین کہ حاضر بدر ہوا اور اوسی روز قتل ہوا راوی کہتا ہے ہمارے نزدیک قول اول ثابت تر ہے راوی نے کہا اور سعد بن معاذ قبل واقعہ بدر کے مکے تو گئے اور امیہ بن خلف کے پاس اوترے ناگاہ اوسکے پاس ابو جہل آیا اور سعد کو دیکھ کر امیہ سے کہنے لگا تو نے اسکو اپنے یہان اوتارا کہ یہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے محمد کو اپنے یہان جگہ دی اور ہمسے آمادۂ حرب ہین یہ سنکے سعد بن معاذ نے کہا جو چاہو سو کہو کیا تمہارے قافلے کی آمد ورفت ہماری طرف سے نہین ہے (یعنے ہم بھی اوسوقت تجھے لیوینگے) امیہ نے کہا ایسی بات ابو الحکم یعنے ابو جہل کو نہ کہو کہ وہ سردار اہل دیار کا ہے تب سعد نے کہا اے امیہ تو تو یہ کہتا ہے اور مین نے واللہ محمد سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مین امیہ بن خلف کو ضرور قتل کرونگا امیہ نے کہا کیا تو نے یہ بات محمد سے خود سنی ہے اونہون نے کہا ہان مین نے خود سنا ہے اوسوقت سے امیہ کے دل مین ہراس غالب ہوا پھر جب لوگ جانے والے امیہ کے لیجانے کو آئے تو اوسنے اونکے ہمراہ چلنے سے طرف بدر کے انکار کیا تا آنکہ امیہ کے پاس عقبہ بن ابی معیط اور ابو جہل دونون ملکر آئے اور عقبہ کے ہاتھ عود سوز اور مین بخور تھا یعنے بخوردان تھا اور مین خوشبو کی چیزین سلگاتی تھے اور ابو جہل کی پاس سرمہ دانی اور سلائی تھی چنانچہ عقبہ نے وہ بخوردان امیہ کے پاس رکھدیا اور کہا اسکی خوشبو سونگھ کہ تو عورت ہے اور ابو جہل نے سرمہ دانی اور سلائی پیش کی کہ سرمہ لگا کیونکہ تو زن ہے اس سے زینت کر اوسوقت امیہ کو غیرت آئی کہنے لگا کہ میرے لیئے ایک شتر تیز رو خرید کرو تب لوگون نے شتران بنی قشیر سے اوسکے لیے ایک اونٹ بقیمت تین سو درہم کے خرید کردیا چنانچہ اوس اونٹ کو مسلمانون نے روز بدر غنیمت مین پایا تھا اور خبیب بن یساف کے حصے مین آیا تھا راویون نے کہا اور اون جانیوالون کے قافلے مین کوئی شخص بڑا اکرہ جانیوالا جانے کو زیادہ حارث بن عامر سے نتھا اور وہ کہتا تھا کاشکے قریش عدم خروج پر عزم بالجزم کرتے اگرچہ مال میرا اور سارا مال بنی عبد مناف کا بھی اوس عیر مین تلف وضائع ہوجاتا کیونکہ تو ہوجاوے لوگ کہتے تھے کہ تو اعیان قریش مین سردار قوم ہے کیا تو قریش کو جانے سے روکتا ہے اوسنے کہا مین قریش کو خروج پر عازم جازم دیکھتا ہون اور مین کسیکو نہین دیکھتا ہون کہ اوسکو کوئی چارۂ تخلف بغیر کسی مذر مانع کے اور قریش کی خلاف کرنے مین بھی بد جانتا ہون بلکہ جو باتین مین نے اوسوقت کہی ہین نہین چاہتا ہون کہ وہ اوسکو معلوم کرین وبا اینہمہ بدفالی وبدشگونی ابن حنظلیہ کی قوم مین مشہور ہے وحال آنکہ

مین خوب جانتا ہون کہ وہ اپنی قوم کو اس شر سے بچاتا ہے پس یہ کہکر اوسنے اپنا سارا مال درمیان اپنی اولاد کے
تقسیم کر دیا اور اوسکے دل مین یقین ہو گیا کہ اب کے مین پھر آنیکا نہو نگا بعد اوسکے ان پاس حارث بن عامر کے ضمضم آیا
اور وہ حارث کا ممنون احسان بہت تھا پس اوسنے کہا اے ابا عامر مین نے ایک خواب دیکھا ہے کہ اوسکو بہت برا جانتا ہون
کہ مین اپنے ناقے پر ایسا سو گیا تھا گویا کہ مین جاگتا تھا تو مین نے دیکھا کہ گویا تمہارے اس میدان مین سیل خون
پستی سے بلندی کو رواں ہے حارث نے کہا کوئی کبھی کسیطرف ایسا ناخوش نہین نکلا کہ اوسکو مجھسے زیادہ اوسطرف کا
جانا ناگوار گذرا ہے پھر ضمضم نے اوس سے کہا میری راے یہ ہے کہ تو بیٹھ رہ اور ان لوگون کی ہمراہ نجا حارث نے کہا
اگر قبل از خروج مین تجھسے یہ بات سنتا تو ایک قدم آگے نرکھتا پس اب اس بات کو تو مخفی رکھ تا وہ نجانین کیونکہ
جو کوئی اونکی ساتھ چلنے سے باز رہیگا تو وہ میری طرف اتہام کرینگے اور مجکو اوسکا باعث جانین گے اور ضمضم نے
بطن یاجیج مین اس بات کو حارث سے ذکر کیا تھا راوی کہتے ہین کہ قریش مین جو اہل راے و اہل شوری تھے
وہ بدر کے جانے سے کارہ و ناخوش تھے چنانچہ شام کو بعضے بعض کے پاس مشورہ کرنیکو گئے اور جو لوگ بدر کے
جانے مین تراخی و تاخیر کرتے تھے اونمین سے حارث بن عامر تھا اور اُمیہ بن خلف اور عتبہ و شیبہ دونون بیٹے
ربیعہ کے اور حکیم بن حزام و ابو البختری و علی بن امیہ بن خلف و عاص بن منبہ یہ سب سستی کرتے تھے یہانتک کہ
ابو جہل ونکو طعن و تشنیع جبن و نامردی کرتا تھا اور عقبہ بن ابی معیط و نضر بن الحارث بن کلدہ وغیرہ دربارۂ خروج
کے تائید کلام ابو جہل کی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کام عورتون کا ہے یعنے تکاسل و تماہل کرنا عادات نسوان سے ہے
آخر سب نے چلنے پر اتفاق کیا اور قریش آپسمین کہتے تھے کہ اپنے دشمنون مین سے کسیکو اپنے پیچھے نچھوڑو یعنے
مسلمانون مین سے کوئی یہان خفیہ نرہنے پاوے اور راوی کہتے ہین کہ جو بات کہ حارث و عتبہ و شیبہ کے
کراہت خروج پر دلالت کرتی ہے وہ یہ تھی کہ انہین سے کسی نے کسیکو نہ سواری دی نہ کسیکی مدد خرچ کی اور
نہ کسیکو اپنے ساتھ سوار کر لیگئے بلکہ اگر کوئی شخص حلیف اونکا یا عدید یعنی شریک حلیف اونکے پاس آتا تھا اور اونسے
سواری وغیرہ طلب کرتا تھا تو وہ جواب دیتے تھے کہ اگر تیرے پاس کچھ مال ہو اور جانا بدر کا تو چاہتا ہو تو جا اور
نہین تو رہجا یہانتک کہ یہ قول اونکا جملہ قریش جانتے تھے پھر جب کہ قریش نے خروج پر اتفاق کیا تو اوسوقت قریش
نے عداوت بنی بکر کو جو درمیان انکے اور اونکے تھی یاد کیا اور جنکو چھوڑے جاتے تھے اونکی نسبت بنی بکر سے
خوف و اندیشہ کرنے لگے اور سب سے زیادہ تر خوف زدہ عتبہ بن ربیعہ تھا کہ وہ بار بار کہتا تھا اے معشر قریش جب
شخص پر تم قصد رکھتے ہو اگر تمنے اوسپر ظفر پائی تو کیا حاصل کیونکہ جو لوگ پیچھے چھوڑے جاتے ہین اونپر
مین ایمن اور مطمئن نہین ہون اسلیے کہ پیچھے نہین رہجاتے ہین مگر عورتین اور بچے اور مردم نادار پس تم لوگ
اپنی اپنی راے سے فکر کرو اوسوقت ابلیس از روے تلبیس سراقہ بن جعشم المدلجی کی صورت بنکر قریش کی پاس آیا

اور کہنے لگا اے گروہ قریش تم لوگ میرا اشرف و مرتبہ میری قوم میں خوب جانتے ہو پس ہر آئینہ میں تمہارا حامی
وضامن ہوں اس بات کا کہ قبیلہ کنانہ تمہارے یہاں کوئی برائی لاوین یہ سنکے عتبہ خوش و مطمئن ہوا اور ابو جہل
نے عتبہ سے کہا اب تو کیا چاہتا ہے کہ یہ شخص یعنی سراقہ سردار کنانہ کا ہے لیکن وہ اون لوگوں کی نسبت جنکو
ہم پیچھے چھوڑے جاتے ہیں ہمارا پشت پناہ ہے تب عتبہ نے کہا اب کچھ باک و اندیشہ نہیں میں چلتا ہوں
اور جو خصومت کہ درمیان بنی کنانہ اور قریش کی تھی اوس بات میں تھی جسکو یزید بن فراس اللیثی نے شریک
بن ابی نمر سے اور اوسنے عطاء بن یزید اللیثی سے سنکر بیان کیا ہے کہ ہر آئینہ ایک لڑکا حفص بن الاخیف کا جو
ازجملہ بنی معیص بن عامر بن لؤی کے تھا تلاش ناقہ گم شدہ اپنے گھر سے نکلا اور اوس لڑکے کے سر پر گیسو تھے
یعنی کاکلیں اور وہ اچھی پوشاک پہنے اور خوبصورت تھا چنانچہ موضع ضجنان میں گذرا اوسکا پاس عامر بن یزید
بن عامر بن الملوح بن یعمر کے ہوا پس عامر نے اوس سے پوچھا اے لڑکے تو کون اور کسکا اور کس قبیلے سے ہے
اوسنے بتلایا میں حفص بن الاخیف کا بیٹا ہوں تب عامر طرف بنی بکر کے مخاطب ہوکر بولا اے بنی بکر کیا تم لوگوں
کسیکا خون اوپر قریش کی ہے اونہوں نے کہا ہاں تب عامر بولا کیا ایسا کوئی شخص نہیں ہے کہ اسکو عوض اپنے
آدمی کے قتل کرے کہ معاوضہ برابر اور پورا ہو جاوے یہ سنکے بنی بکر میں ایک شخص اوس لڑکے کے پیچھے دوڑا
اور بدلے اوس خون کی جو قریش پر تھا اوس لڑکے کو قتل کیا چنانچہ اس بات میں قریش نے بہت کچھ کلام کیا عامر
نے کہا البتہ ہمارے یہاں کا خون درمیان تمہارے باقی تھا سو ہم عوض لے چکے پس اب تم کیا چاہتے ہو کیونکہ اگر
تم معاوضہ چاہتے ہو تو حال یہ ہے کہ جو خون ہمارے یہاں کا سابق تمہارے یہاں ہوا وہ تم برابر سمجھو اور جو تمہارے
یہاں کا تھا وہ ہم برابر سمجھیں سو ایسا ہو چکا اور اگر چاہو یہ سمجھو کہ یہ خون بدلہ ایک آدمی کا ایک آدمی تھا تو یہ بھی
ہو چکا اور اگر چاہو کہ کچھ پیشتر ہمنے کہا اب تم ہمسے درگذر کرو اور جو کچھ سابق تمنے کیا اب ہم تمسے درگذر کریں
تو ایسا کرو پھر کیفیت خون اس جوان سے قریش پہ تخفیف و سبک واری کی یعنی عوض معاوضہ ہو گیا کہ بالآخر
قریش نے اوسکے خون سے درگذر کیا اور کہنے لگے کہ عامر سچ کہتا ہے البتہ ہمارا آدمی اونکا آدمی کی عوض مارا گیا پس
اوسکے طلب خون سے باز رہے پس اوسی عرصے میں اوس جوان کا بھائی مکرز بن حفص کہ مر الظہران میں تھا
ناگاہ اوسنے عامر بن یزید کو دیکھا کہ وہ اپنے ناقے پر سوار تھا اور وہ سردار بنی بکر کا تھا پھر جب مکرز نے اوسکو
دیکھا تو اپنے دل میں کہنے لگا کہ اب عوض اپنا کیوں لوں بعد عین کے یعنی بعد معاینہ کرنے کے چنانچہ مکرز نے
اوسکا ناقہ بٹھا دیا اور وہ تلوار اپنی لپیٹے تھا تو مکرز نے اوسکی تلوار کھینچ لی اور اوسکو قتل کیا بعد ازاں وقت شب مکہ آیا
اور تلوار عامر کی جسمیں سے اوسکو قتل کیا تھا کعبے کے پردہ سے لٹکا دی جب صبح ہوئی تو قریش نے تلوار عامر کی
پہچانی اور معلوم کیا کہ مکرز نے اوسکو قتل کیا ہے اور قبل از قتل عامر کے بھی مکرز کی باتیں اس بارہ میں سنی جاتی تھیں

کہ وہ اس فکر میں ہیں چنانچہ بنو بکر نے مارے جانے سے عامر اپنے سردار کے بہت جزع فزع کی اور باہم آمادہ ہوئے
اس بات پر کہ اعیان قریش سے دو یا تین سرداروں کو بدلے عامر کے قتل کریں چنانچہ چند آدمی اونکے اسی امر پر
آمادہ ہو کر آئے تھے اور اسی فکر میں رہتے تھے کہ ناگاہ اسی اثنا میں قریش کو خروج طرف بدر پیش آیا پس خوف
اون لوگوں کا نسبت زنان و فرزندان کے جنکو مکے میں چھوڑے جاتے تھے قریش پر غالب ہوا پھر جب کہ
سراقہ نے بزبان ابلیس کہا جو کچھ کہا (مترجم کہتا ہے بلکہ جو کچھ ابلیس نے کہا بزبان سراقہ کے کہا) تب لوگ مطمئن ہوئے
اور قریش نے بشتابی تمام کوچ کیا اور کنیزیں گانے والیاں و دف بجانے والیاں ہمراہ لیں کہ منجملہ اون گانیوں کے
سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام بن عبد المطلب کی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی اور کنیز امیہ بن خلف کی تھی کہ سب جس
مقام ہوتا تھا گاتی بجاتی تھیں اور قریش وہاں کھانے کے اونٹوں کو نحر و ذبح کرتے تھے اور اونکی ہمراہ حبشی غلام تھے کہ وہ پیشاپیش
لشکر نیزہ بازی و سپر بازی کرتے چلتے تھے اور قریش نو سو پچاس مرد مقاتل و مبارز سے نکلے تھے اور سو گھوڑے
اونکی ہمراہ تھے کہ اتراتے اور نمود داری کرتے جاتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے مذمت بطر و ریا کی قرآن
میں فرمائی ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ
یعنی مثل اون لوگوں کے تم نہ ہو جو اپنے گھروں سے اتراتے اور نمود داری کرتے نکلے تھے اور ابو جہل کہتا تھا
کیا محمد اور اونکے اصحاب کو یہ گمان ہے کہ جسطرح وہ اہل نخلہ پر غالب آئے تھے ہمپر بھی ظفریاب ہونگے عنقریب
اونکو معلوم ہو جائیگا کہ ہم اپنے قافلے کی حمایت کر سکتے ہیں یا نہیں اور قریش میں جو اہل دول تھے اونکے
پاس گھوڑے تھے چنانچہ اونمیں سے بنی مخزوم کے پاس تیس گھوڑے تھے اور اون لشکر میں سات سو اونٹ
سواری کے تھے اور جتنے اسپ سوار تھے وہ سب زرہ پوش تھے اور سپاہ نو سو تھے اور سو آدمی اونکے پیادوں میں بھی
اکثر زرہ پوش تھے راوی کہتے ہیں کہ ابو سفیان قافلہ لیکر روانہ ہوا جب قافلہ مدینے سے قریب ہوا تو خوف
اوسپر غالب ہوا تب لوگوں نے ضمضم کو بیس مثقال پر روانہ کیا (یعنی اسلیے کہ اہل مکہ کو خبر کرے پھر جب وہ رات آئی
جسکی صبح کو بدر پہونچینگے تو عیر یعنی اونٹوں نے طرف چشمہ بدر کے رخ کیا اور آخر شب تھی کہ عقب بدر سے اہل عیر
آگئے تھے اور ارادہ رکھتے تھے کہ اگر کوئی متعرض نہوا تو صبح کو بدر پہونچیں گے پس عیر یعنی اونٹوں نے اہل عیر کو
قرار و آرام لینے نہ دیا کیونکہ وہ چھوٹے ہوے چشمہ بدر پر دوڑے سے چلے جاتے تھے آخر اون اونٹوں کو عقال کیا یعنی
چھانند دیا اور بعضوں کو دوہری عقال سے باندھ دیا کہ وہ حنین کی راہ پر چلے جاتے تھے تاکہ چشمہ بدر پر وارد ہوں
حالانکہ اون اونٹوں کو پانی کی خواہش نہ تھی کیونکہ کل روز گذشتہ پانی پلائے گئے تھے اور اہل کاروان کہتے تھے
کہ جب سے ہم نکلے ہیں ایسی عجیب کبھی صحبت نہ ہوئی یعنی ایسا ماجرا اونٹوں کا کبھی نہ دیکھا تھا کہ اوس رات کو ہمپر
ایسی تاریکی طاری ہوئی کہ ہمکو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اور بسبس بن عمرو اور عدی بن ابی الزغبا جو دونوں پاس

بھیجا تھا کہ بدر مین واسطے تفحص خبر کے گئے جب چشمۂ بدر پر نازل ہوئے تو اپنے اونٹون کو قریب پانی کے بٹھایا
پھر اون دونون نے اپنی مشکون مین پانی بھرا اور پیا اور اونٹون کو پلایا اوس وقت ان دونون نے دو چھوکریون
کی باتین سنین اور وہ دونون چھوکریان جواری قبیلۂ جہینہ سے تھین اور انمین سے ایک کا نام برزہ تھا
اور وہ اپنی دوسری ساتھی سے بابت چند درمون کے جو اوسپر قرض تھے تقاضا کرتی تھی اور وہ دوسری
اوس سے وعدہ کرتی تھی کہ کل یا پرسون قافلہ کاروان جو روحاء مین اوترا ہے یہان پہونچیگا یعنے بروقت
آنے اوس قافلے کے مین قرضہ ادا کرونگی اور مجدی بن عمرو اوس لڑکی کی بات سنکر بولا تو سچ کہتی ہے پھر جب
بسبس و عدی نے یہ باتین سنین تو وہان سے روانہ ہوے اور پھر کر حاضر خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہوے
اور مقام عرق الظبیہ مین دونون نے حضرت سے ملاقات کرکے کیفیت بگزارش کی اور واقدی رحمہ اللہ نے
کہا مجھے خبر دی رواۃ کثیرہ نے عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی سے اونہون نے اپنے باپ دادا سے اور عبد اللہ
ایک جملہ پاکیزہ کہتے تھے یعنے رقت قلب سے بہت بکا کرتے تھے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ موسی نبی علیہ السلام
ہمراہ ستر ہزار بنی اسرائیل کے وادی روحاء کے نالون مین جاتے تھے اور مسجد مین جو درمیان عرق الظبیہ کی
واقع ہے نماز پڑھتے تھے (اور عرق الظبیہ روحاء سے جانب مدینہ دو منزل پر واقع ہے اور مدینہ روحاء کو
جاتے ہوے بائین طرف پڑتا ہے) غرض کہ ابو سفیان اوس شب کی صبح کو بدر مین پہونچا اور وہان
قافلہ کاروان بھی آیا ہوا تھا تو وہ کمینگاہ سے خوف زدہ ہوکر مجدی سے دریافت کرنے گیا کہ تو علم اسکے
کسیکو جانتا ہے جو وہ جاسوسی کو آیا ہو اور قسم ہے کہ مکہ مین کوئی مرد و عورت وہ نہین جسکے پاس ایک نش مال
یا زیادہ اوس سے ہمارے ساتھ نہ آیا ہو (نش نصف اوقیہ بیس درہم کا وزن ہوتا ہے) اور اگر تو حال
ہمارے دشمنون کا ہمسے چھپا دیگا تو قریش مین سے کبھی کوئی آدمی تجھسے صلح نکریگا جب تک کہ دریا مین تری
بقدر تر ہونے صوف کے باقی رہیگی یعنے ایسا کبھی نہوگا تب مجدی نے کہا بخدا مین نے کسیکو ایسا یہان
نہین دیکھا جسکو مین نہ پہچانتا ہون یا یہان سے درمیان یثرب اور شہر کے کوئی دشمن نہین ہے اور اگر یہان سے
شہر تک کوئی دشمن ہوتا تو مجھسے کوئی مخفی نہ رہتا اور ایسا نہین ہے کہ مین تجھسے اوسکو پوشیدہ رکھتا مگر
ہان مین نے دو سوارون کو البتہ دیکھا تھا کہ وہ اس جگہ وارد ہوے اور اشارہ کیا اسے اونٹ بٹھانے کی جسجگہ
کہ کیا کہ اون دونون نے اس جگہ اونٹ بٹھائے تھے اور مشکین پانی سے بھر لیا تھا بعد ازان یہان سے
پھر گئے پس ابو سفیان مناخ پر یعنے جس جگہ اون دونون نے اونٹ بٹھائے تھے آیا اور اون دونون کے اونٹون
کی مینگنیان اوٹھا کر توڑنے لگا ناگاہ اوسمین سے گٹھلی کھجور کی نکلی تو ابو سفیان بولا واللہ اہل یثرب کے اونٹون کا
یہی چارہ ہے یہ لوگ محمد و اصحاب محمد کے جاسوس تھے مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ بہت قریب ہین پھر وہان

اپنے قافلے کاروان کو پھیر کر رستہ کنارہ دریا کا لیا اور بدر کو بائین ہاتہ چھوڑ دیا اور جلدی جلدی چلو جاتی تھے
اور قریش جو مکے سے چلے تھے وہ ہر چشمہ سار پر اوترتے تھے اور وہان کھانا کھاتے کھلاتے تھے اور اونٹون کو
نحر و ذبح کرتے تھے چنانچہ وہ لوگ اسی طریق سے سرگرم سیر تھے یعنے چلے جاتے تھے ناگاہ عتبہ و شیبہ یہ دونون
پیچھے رہ گئے اور وہ دونون باہم باتین کرتے تھے پس ایک نے دوسرے سے کہا کیا تجکو رویاے عاتکہ
یاد نہین ہے ہر آئنہ مین تو اوس سے ڈرتا ہون اور دوسرا کہتا تھا ہان مجکو بھی یاد ہے اس حال مین ابوجہل
اونکے پاس جا پہونچا اور پوچھا تم دونون کیا باتین کرتے ہو اونہون نے کہا ہم خواب عاتکہ کا ذکر کرتے ہین ابوجہل
نے کہا کیا تعجب کی باتین ہین بنی عبد المطلب سے کہ وہ اکتفا نہین کرتے ہین اس بات پر کہ اونکے مرد پیغمبری
بنائے جاوین یہانتک کہ اونکی عورتین بھی پیغمبری بنائی جاتی ہین یعنے اب اونکی عورتین بھی نبوت کرنے لگین
اور خبرین غیب کی بیان کرتی ہین آگاہ ہو واللہ جسوقت ہم مکے مین پھر آوینگے تو البتہ بنی عبد المطلب کے ساتھ کرینگے
جو کچھ کرینگے تب عتبہ نے کہا کہ ہر آئنہ ہمارے اونکی صلہ رحم اور قرابت قریبہ ہے پھر اون دونون یعنے عتبہ و شیبہ
مین سے ایک نے دوسرے سے کہا آیا تیرا ارادہ ہے کہ ہم پھر چلین تب ابوجہل بولا کیا تم دونون بعد خروج کے
پھر لوٹ جاؤگے اور کیا تم اپنی قوم کو رسوا اور اوس سے قطع کروگے وحال آنکہ تم بدلہ لینا اپنا اپنی آنکھون سے
دیکھتے ہو کہ عنقریب ہے اور کیا تم دونون گمان اس بات کا کرتے ہو کہ محمد اور اونکے اصحاب ہمسے مقابلہ کرینگے اور
غالب آوینگے ہرگز واللہ ایسا نہوگا آگاہ ہو بتحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے ایک سو اسی آدمی ہین جو خاص میرے
گھر والے ہین جس جا مین مقام کرتا ہون وہ بھی وہین مقام کرتے ہین اور جب مین کوچ کرتا ہون تب وہ بھی
کوچ کرتے ہین اگر تم دونون پھر جانا چاہتے ہو تو چلے جاؤ تب اون دونون نے کہا واللہ تو نے اپنی قوم کو
مفت ہلاک کیا بعد ازان عتبہ نے شیبہ اپنے بھائی سے کہا یہ شخص یعنے ابوجہل شامت زدہ ہے اور قرابت محمد سے
اسکو وہ علاقہ نہین ہے جو ہمکو اوس سے تعلق ہے وباوجود اسکے ہمارا بیٹا بھی اونکی ہمراہ ہے پس تو ہماری ساتھ
لوٹ چل اور اسکی باتون کو چھوڑ دے پس شیبہ نے کہا اے ابوالولید گھر سے بعد چل نکلنے کے اگر اب ہم پھر جاوینگے
تو واللہ ہمپر گالیان پڑینگی آخر وہ دونون ہمراہ قافلہ چلے گئے بعد ازان وہ شام کو بمقام جحفہ پہونچے ناگہ
جہیم بن الصلت بن مخرمہ بن المطلب بن عبد مناف وہان سو یا اور بعد بیداری کے کہنے لگا کہ مین نے ایک خواب
دیکھا ہے اور مین اوس حالت مین کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا وہ اپنے گھوڑے پے
سوار آیا ہے اور اوسکے ساتھ ایک شتر بھی ہے اور وہ میرے قریب کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ عتبہ و شیبہ دونون پسران
ربیعہ مارے گئے اور زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف و ابوالبختری و ابوالحکم و نوفل بن خویلد مع دیگر مردم اشراف
قریش سے کہ اونکے بھی نام لیے یہ لوگ قتل ہوئے اور سہیل بن عمرو اسیر ہوا اور حارث بن ہشام اپنے بھائی کو چھوڑ کر بھاگا

اور کوئی کہنے والا کہتا تھا واللہ مین یقین کرتا ہون کہ تم لوگ اپنے مقتل کی طرف خود نکلے ہو بعد ازان مین نے
اوس سوار کو دیکھا کہ اوسنے اپنے اوس شتر کے جو اوسکے ہمراہ تھا سینے مین سنان ماری اور اوسکو لشکر مین
چھوڑ دیا پس خیام لشکر سے کوئی خیمہ ایسا نہ بچا جسمین کچھ خون اوسکا نہ پہونچا ہو چنانچہ ذکر اس خواب کا ابوجہل سے
کیا گیا اور لشکر مین بھی اس خواب کی شہرت ہوئی تب ابوجہل نے کہا یہ دوسرا نبی ہے اولاد مطلب سے قریب ہے
کہ کل حال کھل جائیگا کہ کون مقتول اور مغلوب ہے ہم ہین یا محمد اور اصحاب اونکے اور قریش نے جہیم سے کہا کہ تیرے
خواب مین شیطان تجھسے کھیلتا ہے قریب ہے کہ جو تو نے دیکھا ہے خلاف اوسکے کل تو دیکھ لیگا کہ اکابر اصحاب
محمد قتل کیے جاوینگے اور اسیر ہونگے بعد ازان عتبہ شیبہ اپنے بھائی کو علحدہ لیجا کر کہنے لگا آیا پھر چلنے مین
تیری کیا رائے ہے کیونکہ یہ خواب جہیم کا بھی مثل رویاے عاتکہ اور بموافق قول عداس کے ہے واللہ عداس نے مجھسے
جھوٹھ نہین کہا ہے اور قسم ہے اپنی زندگانی کی اگر محمد کاذب ہونگے تو ہمارے سوا عرب بہت ہین بجای ہمارے
اونکو کافی ہونگے اور اگر وہ اپنے دعوی مین صادق ہین تو ہم یہان سے جدا ہو جانے پر البتہ اوسکے
نزدیک بہترین عرب ہونگے اسلیے کہ ہم اونکے یگانہ ہین تب شیبہ نے کہا جو کچھ تو کہتا ہے یون ہی ہے لیکن
ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اہل لشکر کے سامنے سے پھر کر چلے جاوین ناگاہ جس وقت وہ دونون باہم باتین کر رہے تھے
کہ ابوجہل آیا اور پوچھنے لگا تم دونون کیا ارادہ کرتے ہو اونہون نے کہا پھر جانے کا مشورہ کرتے ہین کیا تو
خیال نہین کرتا کہ خواب عاتکہ اور رویای جہیم بن الصلت دونون موافق قول عداس ہین تب ابوجہل نے کہا
واللہ تم اپنی قوم کو رسوا اور اونسے قطع کرتے ہو اونہون نے جواب دیا اے اسمر تو خود بھی ہلاک ہوا اور اپنی
قوم کو بھی ہلاک کیا آخر دونون اسی بات پر ساتھ رہے پھر جب ابوسفیان اپنی کاروان کو قریش سے بچا کر
نکال لیگیا اور اونکے محفوظ رہنے سے مطمئن ہوا تو قیس بن امرء القیس جو اہل کاروان کے ہمراہ مکے سے
آیا تھا اور ساتھ تھا اوسکو ابوسفیان نے طرف قریش کو جو مکے سے آنکے لیے چلے تھے روانہ کیا تا اون لوگون کو
پھیر لیجاوے اور اونسے کہدیوے کہ کاروان تمہارا بالسلامت محفوظ رہا اب تم اپنے تئین اہل یثرب کی فاقون مین
یعنی اپنی جانون کو اونکے ہاتھون مین نہ دو کیونکہ سواے اسکے تمہاری حاجت نہ تھی بلکہ تم واسطے حمایت و حفاظت
اپنے عیر و مال کے نکلے تھے سو حق تعالی نے اوسکو نجات دی پس اگر وہ لوگ پھر جانے سے انکار کرین تو چاہیے
کہ ایک خصلت یعنی اس ایک بات سے تو انکار نکرین قینون کو اپنے ساتھ سے پھیر دیوین اسلیے کہ جنگ مین
گرانی و آسانی اور کسر و انکسار دونون واقع ہوتے ہین پس قیس نے جاکر قریش کو پیغام پہونچایا اور اونکو پھر جانے کی ترغیب دی
مگر اونہون نے پھر جانے سے انکار کیا اور کہنے لگے کہ البتہ قینون کو ہم پھیر دیتے ہین آخر اونھون نے جحفہ سے قینون کو
سے پھیر دیا اور قیس قاصد پھر کر مقام ہدہ مین ابوسفیان کو مل گیا (اور ہدہ سات میل پر ہے عقبہ عسفان

اور اڑتالیس میل ہے لگے ہے) پھر اوسنے ابو سفیان کو عدم مراجعت اور کوچ قریش سے خبر دی اوسنے کہا واقوماہ یعنے افسوس ہی حال قوم پر یہ کام عمرو بن ہشام کا ہے کہ پھر جانا اوسکو ناگوار ہوگا پس سرآئندہ اونہی لوگون کی سرکشی اور غرور سرکشی کی کہ یہ سراسر منقصت و شامت ہی کیونکہ اگر اصحاب محمدؐ اس گروہ کو پا جاوینگے تو سکے تک ہمارا پیچھا کرینگے اور راوی کہتے ہین کہ وہ گانیین جو لشکر ابوجہل کی ہمراہ آئین تھین ایک سارہ تھی کنیز عمرو بن ہشام اور کنیز امیہ بن خلف تھی اور عزہ کنیز اسود بن المطلب کی تھی اور ابوجہل کہتا تھا کہ واللہ ہم ہرگز نہ پھر جائینگے جب تک داخل بدر نہونگے اور اون دنون بدر مین موسمہای جاہلیت سی موسم یعنے مجمع تھا کہ عرب وہان جمع ہوتے تھے اور وہان بازار لگتا تھا لہذا ابوجہل نے چاہا کہ پہونچنا ہمارا وہان تک عرب سنین یعنے ہمارے ارادے اور اولو العزمی کو جانین اور ہم بدر مین تین روز مقام کرین اور وہان اونٹون کو ذبح کرین اور لوگون کو کھانے کھلاوین اور شرابین پیین اور گانیون کا گانا سنین تاکہ عرب یہ حشمت و شوکت ہماری دیکھکر ہمیشہ ہماری بہادری و مردانگی سے ہیبت کرینگے اور ایسا ہوا کہ جسوقت قریش مکہ سے روانہ ہوے تھے تو فرات بن الحیان العجلی کو طرف ابی سفیان بن حرب کے روانہ کیا تا اوسکو اونکے کوچ و مردانگی او جمعیت لشکر کی خبر کرے چنانچہ فرات خلاف راستہ ہو گیا ابو سفیان سے اسلیے کہ ابو سفیان دریا کی ترائی گیا اور فرات شارع عام پر چلا پھر لشکر مشرکین ہی جحفہ مین آکر ملگیا اور وہان کلام ابوجہل کا سنا وہ کہتا تھا ہم ہرگز نہ پھرینگے تب فرات نے اپنے دل مین خیال کیا کہ اونکو یعنے ابو سفیان وغیرہ کو تیری کچھ پروا نہین ہی پس جو شخص بدلہ پاتا عنقریب دیکھکر بلا عوض لینے کے پھر جاویگا البتہ وہ کمزور و ناتوان ہی آخر فرات نے ابو سفیان کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہمراہ قریش ہولیا چنانچہ وہی فرات روز بدر بہت زخمی ہوکر پیادہ بھاگا اور کہتا جاتا تھا کہ آجکے دن سے زیادہ کوئی امر سخت مین نے نہین دیکھا بے شبہ فال حنظلیہ کی نحوست و نامبارک ہی اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن جعفر نے ام بکر بنت المسور سی اوسنے اپنے باپ سی اونہون نے کہا اخنس بن شریق ایک مرد اعرابی تھا اور وہ حلیف بنی زہرہ کا تھا اوسنے کہا اے بنی زہرہ خدا نے تمہارے کاروان کو بچا لیا اور تمہارا مال باسن تمام پہونچا دیا اور مخرمہ بن نوفل تمہارے سردار کو سلامت رکھا و حال آنکہ تم اسیواسطے نکلا ہو کہ مخرمہ اور اوسکے مال کی حفاظت کرو سو خدا نے اوسکو محفوظ رکھا اب سوا اسکے نہین ہی کہ محمدؐ ایک شخص ہے تم مین سے اور وہ تمہارا خواہر زادہ ہی اگر وہ نبی ہے تو تم لوگ اوسکے سبب بڑی سعید بختی پکار ہوگے اور اگر وہ کاذب ہی تو اوسکے قتل کے لیے متولی ہونا تمہارے قاتلی کا بہتر ہے اس سے کہ تم اپنے خواہر زادے کے قتل پر متولی ہو پس لازم ہے کہ تم پھر جاؤ اور الزام نامردی کا میرے ذمے رکھو تمکو کیا ضرورت ہے کہ بغیر کسی وجہ کے صرف اس شخص کے کہنے سے خروج کرو

اور یہ شخص تو اپنی قوم کو ہلاک کرنے والا ہے اور بہت جلد اونکو فساد مین ڈالنے والا ہی آخر بنی زہرہ نے اوسکی
اطاعت کی اور اوسکا کہنا مانا کیونکہ وہ اونمین مطاع و معزز تھا اور وہ سب اوسکو مؤتمن و معتمد جانتے تھے
تب اون لوگون نے کہا پھر ہم کیا حیلہ کرین کیونکہ یہان سے چلے جاوین اخنس نے کہا کہ ہم تم سب ہمراہ قوم کے
چلتے ہین جب شام ہوگی تو مین اپنے اونٹ سے گر پڑونگا تو اوسوقت تم یہ کہنا کہ اخنس کو سانپ نے کاٹا ہے پھر
جب قوم چلنے کو کہین تو تم کہیو کہ ہم اپنے صاحب سے کیونکر مفارقت کرین تا آنکہ ہمکو معلوم ہو کہ وہ زندہ ہے یا اگر مر جاوے
تو اوسکو دفن کرین پس جب وہ لوگ چلے جاوینگے تو ہم تم پھر چلین گے الغرض بنو زہرہ نے یون ہی کیا (پھر
جب ان لوگون کو پھرتے ہوے بمقام ابوا صبح ہوئی اوسوقت لوگون کو ظاہر ہوا کہ بنو زہرہ لوٹ گئے) پس
بنی زہرہ مین سے ایک بھی ہمراہ قوم حاضر نتھا راوی لکھتا ہے کہ یہ سب بنی زہرہ سو آدمی تھے یا سو سے
کم ہون ہمارے نزدیک یہی ثابت تر ہے کہ کم از سو تھے + اور بعض کہنے والے نے کہا تین سو تھے اور واقدی
علیہ الرحمہ نے بالواسطہ روایت کی ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اونہون نے کہا کہ ہمراہ گروہ قریش کے
بنو عدی بھی نکلے تھے یہانتک کہ وہ لوگ ثنیہ لفت یعنی لفت کی چڑھائی پر پہونچے پھر جب آخر شب وقت سحر ہوا
تو بنو عدی دریا کے کنارے کی طرف پھر چلے ناگاہ ابوسفیان اونکو ملا کہا اوسنے کہا اے بنو عدی
تم لوگ کیونکر پھرے جاتے ہو نہ ہمراہ کاروان کے ہو نہ لشکر کے ساتھ ہو یہ کیا ماجرا ہے اونہون نے کہا تو ہی نے
قریش سے کہلا بھیجا کہ لوٹ جاؤ پس جسکو پھرنا منظور تھا وہ پھر گیا اور جسکو ہمراہ لشکر جانا منظور تھا وہ ساتھ چلا گیا
چنانچہ بنو عدی مین سے کوئی ہمراہ لشکر بدر مین حاضر نہین ہوا + اور بعضون نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے بنی عدی
بمقام مر الظہران کے ملاقات کی تھی اور وہین یہ باتین کہی تھین اور واقدی نے کہا کہ بنو زہرہ جحفہ سے
پھر گئے تھے مگر بنو عدی راستے ہی سے لوٹ گئے تھے اور بعض نے کہا مر الظہران سے اور یہان رسول خدا صلعم تاریخ
چوتھوین رمضان وقت صبح بمقام عرق الظبیہ روانہ ہوے تھے اور وہان ایک اعرابی جانب تہامہ یعنے پستی و ترائی
کی طرف سے آیا اوس سے اصحاب رسول خدا صلعم نے پوچھا تجھے کچھ حال ابوسفیان بن حرب کا معلوم ہے اوسنے کہا
مجھے ابوسفیان کا حال کچھ معلوم نہین ہے تب اصحاب نے کہا آؤ خدمت رسول اللہ مین حاضر ہو کر سلام کر اوسنے کہا
کیا تمہارے درمیان مین اللہ کا کوئی رسول ہے اونہون نے کہا ہان اوسنے کہا تم مین کون شخص رسول اللہ ہے
لوگون نے اشارہ کیا کہ یہ رسول اللہ ہین اوسنے کہا اگر تو صادق ہے تو اس میرے ناقہ کے پیٹ مین کیا ہے
اوسوقت سلمہ بن سلامہ بن وقش بول اوٹھے کہ تو نے اس اونٹنی سے مجامعت کی ہے تو وہ تجھسے حاملہ ہے چنانچہ آنحضرت
صلعم کو یہ کلمہ سلمہ کا ناگوار گذرا کہ اوس سے منہ پھیر لیا پھر حضرت وہان سے روانہ ہوے اور شب چارشنبہ نیمہ شہر رمضان کو
روحا مین تشریف لائے اور بیر روحا کے قریب نماز پڑھی (یعنے نماز شب) واقدی علیہ الرحمہ نے کہا

مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبد العزیز نے ابان بن صالح سے اونہون سعید بن المسیب سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے وتر مین رکوع سے سر اوٹھایا تو عند القنوت کا فرون پر لعن کی کہ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ اَبَا جَهْلٍ فِرْعَوْنَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ زَمْعَةَ بْنَ الْاَسْوَدِ اَللّٰهُمَّ وَاسْخِنْ عَيْنَ اَبِيْ زَمْعَةَ بِنْ مَعَةٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْمِ بَصَرَ اَبِيْ زَمْعَةَ اَللّٰهُمَّ لَا تُفْلِتَنَّ سُهَيْلَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے اے میرے پروردگار تو ابو جہل کو نچھوڑ کہ وہ فرعون اس امت کا ہے اے پروردگار تو زمعہ بن الاسود کو بھی نچھوڑ اے پروردگار تو ابو زمعہ کی آنکھون کو رولا زمعہ کے مارے جانے سے ای پروردگار ابو زمعہ کی آنکھین اندھی کر اے پروردگار مخلصی نہ دے سہیل کو اور اے پروردگار نجات دے سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور مسلمانان سست عقیدت کو یعنے ضعفون اور عاجزون کو اور حضرت علیہ السلام نے ولید بن الولید کے لیے اوسدن تو دعا کی تا آنکہ وہ بدر مین اسیر ہوا لیکن جب وہ بعد واقعہ بدر کے مکے کو چلا تب اسلام لایا پھر ارادہ کیا کہ مدینے کو جاوے گرفتار کیا گیا اوسوقت حضرت علیہ السلام نے اوسکے حق مین دعا فرمائی اور سعد بن المسیب **راوی** نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے مقام روحا مین فرمایا کہ یہ روحا سجاج ہے یعنے یہ وادی روحا تمام وادیون عرب سے افضل ہے اور **راوی** کہتے ہین کہ خبیب بن یساف ایک مرد شجاع تھا اور اسلام سے انکار کرتا تھا پھر جسوقت آنحضرت صلعم نے بدر کیطرف خروج کیا تو خبیب اور قیس بن محرث یہ دونون بھی ہمراہ نکلے اور وہ دونون اپنی قوم کے دین پر تھے پھر یہ دونون مقام عقیق مین حضرت سے جا ملے اور خبیب اوسوقت زرہ وغیرہ ساز حرب مین سر اپا مقنع یعنے چھپا ہوا تھا تو حضرت نے اوسکو زیر خود سے یعنے خود کی جھالر مین سے پہچانا اور طرف سعد بن معاذ کے کہ وہ پہلو مین چلے جاتے تھے ملتفت ہوے اور فرمایا کیا یہ خبیب بن یساف نہین ہے اونہون نے عرض کی ہان یا رسول اللہ یہ وہی ہے تب خبیب نے آگے بڑھکر رکاب ناقہ نبی صلعم کی تھامی حضرت نے اوس سے اور قیس بن المحرث سے کہ لوگ اوسکو قیس بن الحارث بھی کہتے تھے فرمایا کہ تم دونون ہمارے ساتھ کیون آئے اون دونون نے کہا تم ہمارے خواہرزادے اور ہمسایہ ہو تو ہم اپنی قوم کے ساتھ واسطے مال غنیمت کے نکلے ہین فرمایا جو شخص ہمارے دین مین نہین ہے وہ ہرگز ہمارے ساتھ نکلے تب خبیب نے کہا تحقیق کہ میری قوم مجکو خوب جانتے ہین کہ مین جنگ مین سخت جفا کش اور بڑا دشمن کش ہون پس مین آپ کے ساتھ ہوکر واسطے حصول غنیمت کے جنگ کرونگا مگر اسلام نہ لاونگا حضرت نے فرمایا ایسا نہین ہو سکتا مگر یہ کہ تو اسلام قبول کر تب قتال کر بعد ازان پھر جب مقام روحا مین حاضر حضور ہوا تو عرض کی کہ اب مین اللہ رب العالمین کا

اسلام لایا یعنی خالصاً للہ دین اسلام قبول کیا اور مین گواہی دیتا ہون کہ تم بیشبہہ رسول اللہ ہو پس آنحضرت
علیہ السلام مسرور ہوے اور فرمایا اب تو ہمراہ چل چنانچہ اوسنے جنگ بدر وغیرہ مین بڑی بہادری و مردانگی کی
اور قیس بن الحرث نے اسلام لانے سے انکار کیا اور مدینے کو پھر گیا پھر جب آنحضرت علیہ السلام نے بدر سے
مراجعت فرمائی اوس وقت قیس بھی اسلام لایا بعد ازان حاضر احد ہو کر شہید ہوا اور راوی کہتے ہین کہ جب
آنحضرت علیہ السلام رمضان مین بعزم بدر روانہ ہوے تو ایک دو دن روزہ رکھکر افطار کیا اور لوگون کو
بھی سفر مین روزہ رکھنے سے منع کیا مگر لوگون نے افطار نکیا بعد ازان پھر حضرت کے حکم سے منادی نے ندا کی
کہ اے گروہ نافرمان مین نے افطار کیا ہے تم بھی افطار کرو ۔

ذکر آمدن لشکر قریش و مشورت رسول خدا صلعم با اصحاب باوفا و آمادگی غازیان جان فدا و بشارت فتح و غنیمت حسب تمنا

واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم مدینے سے روانہ ہوکر
اور قریب بدر پہونچے تو حضرت کے پاس خبر روانگی قریش کی پہونچی اور آپ نے اصحاب سے بیان کیا اور لوگون سے
مشورت چاہی تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اوٹھ کھڑے ہوے اور کلام پسندیدہ کیا بعد ازان عمر رضی اللہ عنہ
اوٹھے اونہون نے بھی پسندیدہ کلام کیا اور کہا یا رسول اللہ یہ قریش ہین بخدا کہ یہ بڑے مغرور ہین چنانچہ
جب سے انکی عزت اور انکا غلبہ ہے کبھی ذلیل و مغلوب نہین ہوے اور بخدا کہ جب سے یہ لوگ کافر ہین کبھی ایمان نہین لائے
اور واللہ ایسے مغرور لوگ کبھی اسلام نلاوینگے اور ضرور آپ سے مقابلہ کرینگے پس آپ بھی انکے سامان مین مستعد
ہو جیے اور اپنی تیاری کیجیے بعد ازان مقداد بن عمرو نے کھڑے ہوکر عرض کی یا رسول اللہ آپ واسطے امتثال
امر خدا کے تشریف لیچلیے ہم بھی آپکے ہمراہ ہین واللہ ہم آپ سے وہ باتین نہ کہینگے جو بنی اسرائیل نے اپنے
نبی سے کہی تہین اِذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا یعنی موسے علیہ السلام سے بنی اسرائیل نے کہا کہ تو جا اور تیرا
رب یعنی ہارون جاوے پھر تم دونون مل کر مقابلہ کرو اور ہم بھی تمہارے ساتھ مقابلہ کرنیوالے ہین اور قسم ہے
اوس خدا کی جسنے آپکو حق مبعوث کیا اگر آپ ہمکو طرف برک الغماد کے لیجاوین تو ہمراہ آپکے ہم چلے جاوینگے
(اور برک الغماد نام مقام ہے عقب مکہ سے پانچ منزل ہے اور وہ درمیان ساحل یعنی اوس ترائی کے ہے
جو دریا سے ملی ہے اور مکے سے آٹھ منزل جانب یمن کے واقع ہے) یہ کلام مقداد کا سنکر حضرت نے
فرمایا تو خیر ہے اور انکو دعاے خیر فرمائی کہ جزاک اللہ خیرا بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ مجھے
مشورہ دو اور اس گروہ سے مراد انصار تھی اور حضرت علیہ السلام کو گمان تھا کہ انصار [illegible]

بیرون مدینہ نصرت کرنے کو نجاوینگے اسلیے کہ اونہون نے حضرت سے شرط کرلی تھی کہ جس چیز سی یا جن سے ہم اپنی جان اور اولاد کی حراست وحمایت کرتے ہین اوسیطرح آپ سے بھی دفاع دشمن کرینگے (اور حال یہ تھا کہ وہ لوگ ہمیشہ حصن مدینہ سے لڑتے تھے باہر نہین جاتے تھے) اسلیے حضرت نے اونکی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مجکو مشورہ دو اوسوقت سعد بن معاذ اوٹھ کھڑے ہوے اور عرض کی کہ مین انصار کیجانب سی جواب دیتا ہون کہ یا رسول اللہ گویا کہ آپ کے ارادے مین یہ خطاب ہماری طرف ہے فرمایا سچ ہے تب معاذ نے کہا اگر آپ ایسے امر کے لیے خروج کرین کہ شاید اوسمین وحی آپ کو نہ آئے یعنے اگر آپ بغیر حکم وحی کے بھی خروج کرین تب بھی ہم ہمراہ آپ کے حاضر ہین اسواسطے کہ ہم آپ کے ساتھ ایمان لائے ہین اور ہمنے آپ کی تصدیق کی اور ہمنے گواہی دی ہے اس بات کی کہ جو کچھ آپ لائے ہین وہ سب حق ہے اور ہمنے آپ کو قول وقرار دیا ہے اور سمع وطاعت پر عہد کیا ہے یعنے فرمان آپکا بگوش جان سنینگے اور بسر وچشم بجالاوینگے پس آپ چلیے جہان آپکا ارادہ ہو قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ کو حق مبعوث کیا اگر پیش آوے یہ بحر یعنے دریاے سمندر اور آپ اوسمین درآوین تو ہم بھی اوسمین آپ کے ساتھ گھس جاوین اور ہم مین سے کوئی باقی نہ رہ جاویگا پس آپ جس سے چاہیے مواصلت کیجیے اور جس سے چاہیے مباینت کیجیے یعنے جسکو
الفداق - اشتائی ۱۲ ۔ قطع وجدائی ۱۲
چاہیے نزدیک کیجیے جسکو چاہیے دور کیجیے اور ہمارے مال مین سے جسقدر اور جو چاہیے لیجیے اور جو کچھ آپ لیوینگے وہ ہمارے نزدیک اوس مال سے بہتر ہوگا جو کچھ آپ نہ لیوینگے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے مین اس رستے پر کبھی نہین گیا اور نہ مجھے کچھ حال اس جنگ کا معلوم ہے اور ہمکو اوسکا خوف بھی نہین ہے اگر کل کے روز دشمن سے مقابلہ کرینگے تو ہم لوگ ہنگام جنگ بڑے صابر ہین اور وقت مقابلہ کے بڑے ثابت قدم ہین کیا بعید ہے کہ حق تعالے ہمسے کوئی ایسا کام آپ کو دکھلاوے جس سے آپ کی آنکھین ٹھنڈی ہون اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے محمود بن لبید سے کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی قوم سے اپنے پیچھے مدینے مین ایسے لوگ چھوڑ آئے ہین کہ ہم آپ کی محبت مین اونسے زیادہ نہون گے اور آپ کی اطاعت کرنے والے اونسے زیادہ نہونگے یعنے وہ لوگ ہمسے زیادہ آپکے محب اور مطیع ہین اور جہاد مین اونکو بڑی رغبت ہے اور نیت اونکی خالص ہے (یعنے جہاد اونکی بطمع غنیمت نہین ہے) پس اگر اونکو گمان اس بات کا ہوتا کہ آپ ضرور مقابلہ دشمنون کا کرینگے تو وہ آپ سے پیچھے نہ رہ جاتے ولیکن اونکو گمان ہوا کہ یہ خروج واسطے تاراج کاروان کے ہے سو اب ہم آپ کے لیے ایک شامیانہ یہان ایستادہ کر دیتے ہین اور آپ کی سواریان یعنے اسپ وناقہ بھی اسی جگہ تیار ومہیا کر دیتے ہین بعد ازان ہم لوگ دشمن کے مقابلے کو آگے بڑھتے ہین اگر حق سبحانہ تعالے نے ہمکو دشمنون پر غالب وفیروزمند کیا تو یہ عین

ہماری تمنا ہی جیسا ہم چاہتے ہین اور اگر مبادا امر دیگر گون ہوا تو آپ ان سواریون پر فوراً سوار ہو کر اون لوگون سے جا ملیے جو پیچھے رہ گئے ہین (یعنے وہ آپ کی اطاعت و امانت مین ہمسے زیادہ جہد و کوشش کرینگے) حضرت نے یہ کلام سعد سے سنکے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور فرمایا اے سعد حق تعالے جو چاہیگا تو انہین بہتری کریگا (یعنے جو کچھ تم کہتے ہو ضرورت اوسکی نہوگی) **راوی** کہتے ہین کہ جب سعد اپنے کلام سے فارغ ہوے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ برکات خدا کی توقع اور توکل پر روانہ ہو کہ ہر آئنہ حق تعالے نے دونون گروہون مین سے ایک کا مجھسے وعدہ کیا ہے (یعنے یا ظفر لشکر ابوجہل پر یا تاراج کاروان ابوسفیان) اور فرمایا واللہ گویا کہ مین قتل گاہ قوم کو دیکھتا ہون اور سعد نے کہا حضرت نے ہمکو اوس روز اونکی قتل گاہون کو دکھلایا کہ یہ مقتل فلان کا ہے اور یہ قتل گاہ فلان کی ہے اور سوا اسکے ہر ایک کی قتل گاہ کو بتادیا سعد نے کہا پس قوم کو یقین حاصل ہوا کہ بالضرور قتال ہوگی اور پھر یعنے کاروان ابوسفیان کا چھوٹ جاویگا کہ جب ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبکو امید فتح حاصل تھی اور

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی اسمٰعیل بن عبد اللہ بن عطیہ بن عبد اللہ بن انیس نے اپنے باپ سے سنکر کہ اوسی روز سے یعنے جس روز خبر لشکر مشرکین پہونچی رسول خدا صلعم نے حکم تیاری لشکر اسلام کا کیا اور وہ تیار تھے اور ہتیارون کو نکلوایا اور درست کرایا اور جب مدینے سے چلے تھے تو کوئی علم منعقد یعنے تیار نتھا پھر حضرت نے روحا سے کوچ کیا اور مضیق تنگ راستہ یعنے درہ کو دے سے چلے اور درمیان خیف تین کے پہونچے اور یہان دونون موضع خیف کے نام ہین اور بعد ازان داہنی طرف روانہ ہوے پھر بائین طرف وادی کا راستہ لیا جب نصیف الصفرہ پر پہونچے تو وہان سے ثنیۃ الصفرہ مین داخل ہوے یہان تک کہ دقان تک پہونچے اور وہان سفیان ضمری حاضر ہوا اور رسول خدا صلعم بہت جلد جاتے تھے اور قتادہ بن نعمان ظفری ہمراہ تھے اور بعض نے کہا عبد اللہ بن کعب مازنی تھے اور بعض نے کہا معاذ بن جبل تھے چنانچہ جب سفیان ضمری مقام دقان پر ملا تو حضرت نے فرمایا تو کون ہے تب ضمری نے کہا بلکہ تم کہو کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا تو ہمکو بتا تو ہم تجکو بتادین ضمری نے کہا کیا یہ بات اس بات پر موقوف ہے یعنے کیا یہی شرط ہے کہ مین بتاؤن تو تم بتاؤ گے فرمایا ہان تب ضمری نے کہا پوچھو کیا پوچھتے ہو حضرت نے فرمایا حال قریش ہمسے بیان کر ضمری نے کہا مجھے خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ لوگ فلان روز و فلان تاریخ مکے سے روانہ ہوے ہین پس جسنے مجھے خبر دی ہے اگر وہ سچا ہے تو وہ اب اسی وادی کے قریب ایک جانب مین ہونگے تب حضرت نے پھر پوچھا آپنے خبر محمد اور اونکے اصحاب کی بیان کر اوسنے کہا مین نے خبر پائی ہے کہ یہ لوگ بھی فلان روز یثرب سے چلے ہین اگر خبر سچی ہے تو یہ لوگ بھی اب اسی وادی مین کسی جانب ہونگے پھر ضمری نے پوچھا پس تم کون ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہم اس چشمہ سے آئے ہین اور ہاتھ سے اشارہ طرف عراق کے کیا تو ضمری اس اشارہ سے باشندہ عراق سمجھا

بعد ازان حضرت علیہ السلام اپنے اصحاب کی جانب تشریف فرما ہوئے اور دونون فریق مین سے کوئی یعنے
فرقہ مسلمین و فرقہ مشرکین مین سے ایک دوسرے فریق کی منزل و مقام سے مطلع نتھا اسلیے کہ اونکے درمیان
ٹیلے بڑے بڑے تودے اور ٹیلے ریگ بیابان کے تھے اور آن حضرت صلعم نے مقام دبہ مین نماز پڑھی بعد ازان سیر مین
جا کر نماز پڑھی پھر ذات اجدال مین نماز پڑھی بعد ازان خیف عین العلا مین پھر صخیرات مین نماز پڑھی بعد ازان
وہان دو پہاڑون کو دیکھا تو پوچھا ان دونون پہاڑون کا کیا نام ہے لوگون نے کہا مسلح و مخری نام ہے
فرمایا ان دونون پر کون رہتے ہین لوگون نے کہا بنو النار و بنو حراق تب حضرت صخیرات کے قریب سے پھر گئے
اور روانہ ہوئے یہان تک کہ مقام ذفران کو طے کیا اور اوسکو بائین طرف چھوڑتے ہوئے معترضہ مین پہونچے
وہان پر بسبس و عدی بن ابی الزغبا خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوئے اور یہ دونون جو کہ بنا بر استخبار بھیجے گئے تھے
تو دونون نے آکر حضرت سے خبر بیان کی اور آن حضرت علیہ السلام نے قریب بدر وقت عشا شب جمعہ کو مقام
کیا اور تاریخ سترہوین رمضان کی تھی چنانچہ آن حضرت صلعم نے وہان سے علی و زبیر و سعد بن ابی وقاص و
بسبس بن عمرو کو واسطے تفحص حال کے اوپر چشمہ آب کے روانہ کیا اور ان لوگون سے اشارہ کیا کہ طرف ظریب
کے جاؤ امید ہے کہ نزدیک اس قلیب کے جو ظریب سے ملا ہوا ہے وہان خبر پاؤ گے اور قلیب چاہ ہے نیز ظریب
اور ظریب پہاڑی ہے پس یہ لوگ جانب ظریب کے گئے چنانچہ ان لوگون نے اوس چاہ پر جسکا پتہ رسول خدا صلعم
نے بتایا تھا قریش کے شتران آبکش کو پایا اور انکے ساتھ قریش کے سقے تھے پس بعض نے بعض سقون سے
ملاقات کی تو اکثر اونمین سے بھاگ گئے اور اون بھاگنے والون مین سے ایک وہ جو پہچانا گیا عجیر تھا کہ پہلے
اوسی نے قریش کو خبر رسول خدا صلعم اور اصحاب کی پہونچائی اور آکر پکارا اے آل غالب یہ ابن کبشہ یعنی محمد صلعم
اور اصحاب اونکے آگئے ہین اور تمہارے سقون کو گرفتار کر لیا ہے یہ خبر سنکر تمام لشکر گھبرا گیا اور ہلچل پڑ گئی
حکیم بن حزام نے بیان کیا کہ ہم اپنے خیمے مین گوشت شتر کا کباب بریان کر رہے تھے کہ ناگاہ ہمنے یہ خبر سنی تو کھانا
ہم سے چھوٹ رہا اور بعضے ہم مین سے بعض کے پاس دوڑے اور عتبہ بن ربیعہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا
اے ابو خالد مین کسیکو نہین جانتا کہ وہ اپنے آنے مین ایسا حیران ہو جیسا مین اپنے آنے مین حیران
ہون و ہراسندہ کاروان ہمارا تو بچ گیا اور ہم اس قوم کی طرف انکے ملک مین انہین پر سرکشی کرتے ہوئے آئے ہین
پھر اوسنے کہا خیر یہ ایک امر تقدیری تھا مگر میرے نزدیک جو کوئی اس شوم ابن الحنظلیہ کی اطاعت پیروی
کرتا ہے وہ بے عقل ہے اے ابو خالد آیا تجکو بھی اندیشہ اس بات کا ہے کہ یہ قوم ہم پر شب خون مارینگے مین نے
کہا البتہ مین بھی اس سے ایمن نہین ہون اوسنے کہا اے ابو خالد پھر تیری کیا رائے ہے مین نے کہا ہم لوگ تمام شب
حراست و بیداری کرتے ہین تمہاری جو رائے ہو عتبہ نے کہا یہ رائے بہت خوب ہے حکیم نے کہا پس ہم

تا صبح نگہبانی کی ابوجہل نے کہا یہ کیا تھا یہ کام عتبہ کا ہے کہ وہ قتال کرنا محمدؐ اور اونکے اصحاب سے بدجانتا ہے
یہ بات نہایت تعجب کی ہی کیا تم لوگون کو یہ گمان ہے کہ محمد اور اونکے اصحاب تمہارے لشکر سے مقابلہ کرینگے بلکہ
مین اپنی قوم کو علیحدہ ایک طرف لیجاتا ہون پھر تم مین سے کوئی ہماری نگہبانی نکرے آخر ابوجہل یکطرف ہوگیا
اور اوسوقت ترشح بارش کی ہو رہی تھی اور عتبہ کہنے لگا کہ یہ شخص نہایت ناکارہ اور شوم ہے اور عقل اسکی زائل ہے
وحال آنکہ اصحاب محمد نے تمہارے سقون تک کو گرفتار کر لیے ہین غرض اوس شب کو جو کیسار غلام عبید بن سعید
بن العاص اور اسلم غلام منبہ بن الحجاج و ابو رافع غلام امیہ بن خلف گرفتار ہوے تھے تو یہ سب پیش نبی صلعم حاضر
کیے گئے اور حضرت اوسوقت مصروف نماز تھے چنانچہ اون غلامون نے کہا ہم سقے ہین قریش کے اونہون نے
ہمکو پانی لانے کے لیے بھیجا تھا اور یہ بیان اونکا اصحاب کو ناپسند ہوا بلکہ وہ چاہتے تھے کہ وہ سچ سچ ظاہر کرین
کہ ہم غلام ابی سفیان کے ہین اور کاروان کے ہمراہیون مین تھے تا آنکہ اصحاب اونکو مارنے لگے پھر جب
اون غلامون کو ایذا مارکی پہونچی تو وہ کہنے لگے ہم غلام ابوسفیان کے ہین اور ہمراہ کاروان کے تھے اور وہ
کاروان ان ٹیلون کے تلے سے ہے آخر جب اون غلامون نے خوف سے ایسا کچھ بیان کیا تو اصحاب نے زدوکوب سے
ہاتھ روک لیا اس عرصہ مین رسول خدا صلعم نماز سے فارغ ہوے تو فرمایا کہ جب اون غلامون نے تمسے سچ کہا
تو تم اونکو مارنے لگے اور جب جھوٹھ کہا تو تم باز رہے تب اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ یہ غلام ہمسے بیان
کرتے ہین کہ قریش یہان آئے ہین حضرت نے فرمایا یہ سچ کہتے ہین درحقیقت قریش اپنی کاروان کے بچانے کو
آئے ہین کہ اوسکے لوٹے جانے کا تمسے اندیشہ رکھتے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام اون سقون کی طرف
متوجہ ہوے اور فرمایا قریش کہان ہین اونہون نے کہا ان تودون کے پیچھے ہین جسے آپ دیکھ رہے ہین
فرمایا وہ لوگ کتنے ہونگے اونہون نے کہا بہت کثرت سے ہین فرمایا شمار مین کسقدر ہونگے اونہون نے کہا
ہم شمار اونکا نہین جانتے فرمایا کتنے اونٹ روز نحر کرتے ہین اونہون نے کہا ایک روز دس اونٹ ذبح کرتے ہین
ایک روز نو اونٹ تب آنحضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ مابین ہزار اور نو سو کے ہین پھر آنحضرت صلعم نے سقون سے پوچھا کہ
مکے سے کون کون چلا ہے اونہون نے کہا جنکے پاس خرچ تھا اونمین سے کوئی باقی نہین رہا کہ نہ آیا ہو یہ سنکر
آنحضرت صلعم لوگون کی جانب متوجہ ہوے اور فرمایا هٰذِهِ مَكَّةُ أَلْقَتْ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا یعنے مکے نے
اپنے کلیجے کے ٹکڑون کو سامنے ڈال دیا ہے اس سے کنایہ ہے کہ جملہ اعزہ باشندہ مکے کے نکل پڑے ہین بعد ازان
پھر حضرت نے اون غلامون سے پوچھا کہ کوئی ان قریش مین سے لوٹ بھی گیا ہے وہ بولے ہان ابی بن
شریق بنی زہرہ کو پھیر لیگیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ابن شریق اونکا راہبر ہوا اور خود راہ پر نہ آیا اگرچہ یہ بات ہے
کہ مین اوسکو دشمن خدا اور دشمن کتاب اللہ نہین جانتا ہون پھر اون غلامون سے پوچھا کہ بھلا بنی زہرہ کے سوا

اور بھی کوئی پلٹ گیا ہے وہ بولے ہان بنو عدی بن کعب بھی چلے گئے ہین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ دربارۂ منزل و مقام یہانکے تمہارا کیا مشورہ ہے اوسوقت حباب بن المنذر نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ فرمایئے کہ اگر یہ منزل وہ مقام ہے کہ خدا نے آپکو یہان اوترنیکا حکم کیا ہے تو ہمکو سزاوار
نہین ہے کہ ہم یہان سے آگے بڑھین یا پیچھے ہٹین اور اگر یہ مشورہ راے سے ہے تو جنگ خدع و مکیدہ ہے یعنے
لڑائی مین چال کرنا اور دھوکا دینا ہے اس صورت مین یہ مقام اوترنے کا نہین ہے بلکہ آپ ہم سب کو قریب
چشمۂ قوم کے لیچلیے کہ مین وہان سے اور وہان کے کنوون سے واقف ہون وہان ایک کنوان ہے مین اوسکو
پہچانتا ہون کہ اوسکا پانی بہت شیرین ہے اور اوسمین بہت پانی ہے کہ وہ کم نہین ہوتا پس وہان ہم ایک
حوض بناکر بھر لینگے اور اوسمین شربی اور کٹورے چھوڑ دینگے پھر اوسمین سے پانی پیین گے اور لڑینگے اور
اوس کنوے کے سواے اور جو کنوے ہین اونہین بند کر دینگے اور **واقدی** نے بواسطہ راویون کے
بیان کیا کہ اوسوقت یعنے وقت مکالمہ حباب بن المنذر کے جبرئیل علیہ السلام پاس نبی صلعم کے نازل ہوے
اور کہا اے وہی ہے جسکا مشورہ حباب نے دیا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حباب تیرا مشورہ
موافق راے کے ہے پس حضرت نے وہان سے کوچ کیا اور جو جو کچھ حباب نے کہا تھا وہ سب کیا گیا اور
واقدی نے بواسطہ حبیب بن یحیی وغیرہ کے **روایت** کی کہ جب حضرت علیہ السلام نے اوس مقام سے
کوچ کیا تو حق تعالے نے پانی برسایا اور وہ میدان ریگستان تھا کہ تمام ریگ زمین پر جم گئی تو ہم لوگون کو
چلنا اوسپر بہت آسان ہوا اور قریش کیطرف تمام کیچڑ ہو گئی کہ اونکو چلنا دشوار ہو گیا اور درمیان فریقین
کے ٹیلہ ریگ کا حائل تھا **راوی** کہتے ہین کہ اور اوس شب کو مسلمین پر نیند غالب ہوئی یہان تک کہ وہ
خوب سوے اور بارش نے اونکو کچھ ایذا نہین پہونچائی زبیر بن العوام نے کہا اوس شب کو مجھپر ایسی نیند غالب
ہوئی کہ مین ہرچند اپنے تئین سخت و مضبوط کرتا تھا مگر زمین پر گر پڑتا تھا پھر تاب اوٹھنے کی نرکھتا تھا اور
یہی حال رسول خدا صلعم اور سارے اصحاب کا شدت نیند مین تھا اور سعد بن ابی وقاص نے کہا مین نے
اپنے تئین دیکھا یعنے اپنا ایسا حال دیکھتا تھا کہ اگر کوئی میرے سینے مین دھکا مارتا تو مجھے کچھ خبر نہوتی
یہانتک کہ مین گر پڑتا اور اسیطرح رفاعہ بن رافع بن مالک نے کہا کہ جب مجھپر نیند غالب ہوئی تو مجھکو احتلام
ہوا تا آنکہ مین نے آخر شب غسل کیا اور **راوی** کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم نے بعد گرفتاری سقون
کے اسطرف کو کوچ کیا تھا تو عمار بن یاسر اور ابن مسعود کو واسطے تفحص احوال مشرکین کے بھیجا تو یہ دونون
گرد لشکر مشرکین کے پھر کر خدمت نبی صلعم مین حاضر ہوے اور بیان کیا یا رسول اللہ قوم مشرکین بہت
مضطر اور خوف زدہ ہین اگر اونکے گھوڑے بولتے ہین تو اونکے منہ پر مارتے ہین کہ اونکے بولنے پر تاخت

مسلمین سے اندیشہ کرتے ہین اور باوجود اسکے آسمان او نپر شدت کی بارش برسا رہا ہے وبعد ازان جب صبح ہوئی تو نبیہ بن الحجاج کہ وہ نقش پا خوب پہچانتا تھا کہنے لگا کہ یہ نقش قدم ابن سمیہ اور ابن ام عبد اللہ کا ہین مجھے معلوم ہوا کہ محمد ہمارے بیان کے احمقون اور یثرب کے احمقون کو جمع کرکے لایا ہے شعر لم یترک الجوع لنا مبیتا ✦ لابد ان نموت او نمیت یعنے گرسنگی نے ہمکو ساری رات سونے نہ دیا ضرور ہے کہ ہم مرجاوین یا مارین یعنے سوائے جنگ کے چارہ نہین ہے ابو عبد اللہ نے کہا مین نے قول نبیہ بن الحجاج یعنے لم یترک الجوع لنا الخ محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ سے ذکر کیا اونسنے کہا قسم ہے زندگانی کی البتہ وہ لوگ بہت گرسنہ تھے کیونکہ مجھسے میرے باپ نے نوفل بن معویہ سے سنکر بیان کیا وہ کہتا تھا کہ ہمنے اوس شب کو دس اونٹ نحر کیے تھے اور ہم اپنے خیمون مین گوشت کوہان و کلیجی اور پسندے بریان کرتے تھے اور شب خون سے خوف زدہ تھے پس ہم رات بھر نگہبانی کرتے رہے یہانتک کہ صبح روشن ہوئی اوسوقت مین نے منبہ سے سنا کہ بعد پھیلنے روشنی کے وہ کہتا تھا یہ نشان قدم ابن سمیہ اور ابن مسعود کا ہے اور مین نے اوس سے یہ کہتے سنا لم یترک الخوف لنا مبیتا ✦ لابد ان نموت او نمیت یعنے ہمکو خوف نے نچھوڑا کہ ہم شب گذاری کرین ضرور ہے کہ ہم مرین یا مارین اور کہا اے گروہ قریش صبح کو وقت جنگ جب ہم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے مقابلہ کرین تو تم اپنے ان جوانون کو باقی رکھو اور اہل یثرب سے خوب مقاتلہ کرو کیونکہ اگر ہم اونکو یہان سے ہنکا کر لیجاوینگے تو وہ اپنی ضلالت پر مطلع ہوکر نادم ہونگے اور پھر کبھی اپنے دین آبائی سے نہ پھرینگے ✦ ✦

ذکر نزول لشکر اسلام قریب چاہ بدر و ترتیب صفوف آنلشکر دلیر

اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اونہون محمود بن لبید سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم چاہ بدر پر نازل ہوئے تو حضرت کے لیے ایک عریشہ سایبان شاخہائے خرما سے تیار کیا گیا اور اوسکے دروازہ پر سعد بن معاذ تلوار کھینچ کر کھڑے ہوئے اور اندر اوس عریشہ کے جناب رسالتمآب مقیم ہوئے اور حضرت کے پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ کے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے روایت کی اونہون نے کہا کہ قبل آنے قریش سے رسول خدا صلعم اور اصحاب ترتیب صفت کرتے تھے پس اوسوقت قریش آپہونچے اور رسول خدا صفوف اصحاب آراستہ کر رہے تھے اور اصحاب نے ایک حوض تیار کیا تھا اوسمین وقت سحر سے پانی بھر رہے تھے اور اوسمین آبخورے ڈال دیے تھے تا وقت تشنگی بلا زحمت اوس سے سیراب ہون اور رسول خدا صلعم نے علم لشکر مصعب بن عمیر کو عطا کیا تھا چنانچہ عمیر مصعب اوس علم کو لیکر آگے بڑھے اور جس جگہ رسول خدا نے بپا ہونا علم کا چاہا تھا اور بنایا تھا وہان لیجا کر نصب کیا اور یہان رسول خدا صلعم کھڑے ہوئے ملاحظہ صفوف کر رہے تھے

پس حضرت نے رخ صفوں کا سمت مغرب کیا اور آفتاب کو پس پشت رکھا اور مشرکین نے آفتاب کو اپنے سامنے کیا تھا اور نزول حضرت کا عدوۃ الشامیہ میں تھا اور مشرکین عدوۃ الیمانیہ میں اوترے تھے (نہر یا وادی کے دونوں طرف سے ہر طرف کو عدوہ کہتے ہیں چنانچہ حضرت جس طرف اوترے تھے وہ عدوہ وادی جانب شام تھا اور جدہر مشرکین تھے وہ عدوہ وادی جانب یمن تھا) اوسوقت اصحاب میں سے ایک صحابی نے عرض کی یا رسول اللہ اگر نزول آپکا اس مقام پر بموجب حکم الٰہی کے ہے تو آپ اوسکو بجا لائیے ورنہ میری راے یہ ہے کہ آپ بالاے وادی صعود کیجیے اسلیے کہ میں دیکھتا ہوں ایک آندھی بلندی وادی سے آتی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی نصرت کے لیے بھیجی گئی ہو تب حضرت نے فرمایا اب تو میں اپنی صفوں کو مرتب کر چکا اور علم لشکر قائم کر چکا اب اسکو میں نہ بدلونگا بعد ازاں حضرت نے اپنے پروردگار سے دعا نصرت کی اوسوقت پاس حضرت کے جبرئیل نازل ہوے اور یہ آیت لائے اِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے جب تم اپنے پروردگار سے استغاثہ کرتے تھے تو اوسنے تمہاری فریاد سن لی کہ ضرور میں تمہاری مدد کرونگا ہزار فرشتوں پیہم آنے والوں سے راوی نے کہا مراد مردفین سے بعض بعض کی بعض ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر سے روایت کی او نہوں نے کہا کہ اوس روز جب رسول خدا صلعم ترتیب و تعدیل صفوف کرتے تھے تو سواد بن غزیہ صف سے آگے بڑھا حضرت نے چوب دستی اوسکے پیٹ میں لگا کر اوسکو پیچھے ہٹا دیا اور فرمایا اے سود صف سے ملا سود نے کہا آپ نے میرے پیٹ میں مارا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو بحق مبعوث کیا مجکو اس ضرب کا عوض قصاص دیجیے حضرت علیہ السلام نے اپنا بطن اقدس کھول دیا اور فرمایا بدلہ لے اوسنے شکم مبارک سے اپنا سینہ لپٹا کر اوسپر بوسہ دیا حضرت نے فرمایا کہ یہ جو کچھ تو نے کیا باعث اسکا کیا تھا اوسنے کہا آپ دیکھتے ہیں کہ حکم خدا آچکا مجکو اپنے قتل کا اندیشہ ہوا لہذا میں نے چاہا کہ آخری ملاقات آپ سے ملوں اور آپ سے معانقہ کروں اور راوی کہتے ہیں كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي الصُّفُوفَ وَكَأَنَّمَا يُقَوِّمُ بِهَا الْقِدَاحَ یعنی اوس روز رسول خدا صلعم نے صفوں کو جو سیدہی برابر و ہموار کیا تھا گویا لوگ ایسے کھڑے تھے جیسے تیر گڑے تھے یا یہ کہ صفوں کو ایسا مستوی کیا تھا کہ اوس سے تیر راست کریں اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے ایک شخص بنی اود سے روایت کی اوسنے کہا میں نے علی علیہ السلام سے سنا کہ وہ درمیان مسجد کوفہ خطبے میں فرماتے تھے بینا انا امیح فی قلیب ببدر (ماتح بمعنی مستقی یعنے پانی بھرتا تھا و متح بمعنی ڈول نکالنا) یعنے ہنگام درپیش جنگ بدر کے میں چاہ بدر سے پانی کھینچ رہا تھا ناگاہ ایک ایسی آندھی آئی کہ میں نے ویسی شدت کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازاں وہ جاتی رہی پھر ایک اور آندھی آئی کہ ویسی بھی سوا پہلے کے اور کبھی نہ دیکھی تھی بعد ازاں ایک اور آندھی آئی کہ

ویسی بھی سوائے پہلی والی کے اور کبھی نہ دیکھی تھی پس صرصر اول تو جبرئیل علیہ السلام تھے کہ ہزار فرشتون سے ہمراہ
رسول خدا صلعم حاضر ہوئے اور صرصر ثانی میکائیل علیہ السلام با جماعت ہزار ملائک داہنے رسول خدا صلعم اور ابوبکر
رضی اللہ عنہ کے نازل تھی اور صرصر ثالثہ اسرافیل علیہ السلام با جمعیت ہزار ملک بائین طرف حضرت کے آئے اور مین بھی
بائین طرف موجود تھا پھر جسوقت حق تعالی نے مشرکین کو شکست دی رسول خدا صلعم نے مجکو اپنے گھوڑے پر سوار کیا
تو وہ میری سواری مین اڑگیا اور جب وہ دفعتہً چل نکلا تو مین اوسکی گردن پر آپڑا اوسوقت مین نے اپنے پروردگار سے
دعا کی تو اوسنے مجھے گرنے سے روک لیا تاآنکہ مین سیدھا ہو بیٹھا اور مجھے گھوڑون سے کیا کام تھا مین تو صاحب غنم تھا
یعنے بکریان چرانے والا تھا پھر مین جب سیدھا ہوا تو مین تیغ زنی کرنے لگا یہان تک کہ میرا ہاتھ یہان تک یعنے
تابغل خون مین رنگین ہوگیا **راوی** کہتے ہین کہ اوس روز میمنہ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور افسر سواران
مشرکین کا زمعہ بن الاسود تھا اور دوسری روایت مین ہے کہ خیل مشرکین پر حارث بن ہشام افسر تھا اور اونکے
لشکر میمنہ پر ہبیرہ بن ابی وہب سالار تھا اور سرگروہ لشکر میسرہ زمعہ بن الاسود تھا اور بعض نے کہا میمنہ پر
حارث بن عامر تھا اور میسرہ پر عمرو بن عبد تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے دوسرے طرق سے **روایت**
کی ہے کہ روز بدر لشکر نبی صلعم مین نہ میمنہ والے افسر کا نام معلوم ہوا نہ میسرہ والے کا اور یہی حال میمنہ و میسرہ لشکر
مشرکین کا تھا کہ ہمنے اونمین بھی کسی افسر کا نام نہین سنا اور ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن قدامہ نے عمر بن حسین سے اونہون نے کہا کہ روز بدر علم
لشکر نبی صلعم سب علمون سے بڑا وہ تھا جو درمیان مہاجرین کے مصعب بن عمیر کے ہاتھ مین تھا اور لوا قبیلہ
خزرج حباب بن المنذر کے پاس تھا اور نشان گروہ اوس کا سعد بن معاذ کے ساتھ تھا اور مشرکین کے یہان بھی تین
نشان تھے ایک نشان بردار تو ابو عزیز تھا اور دوسرے کا نشان بردار نضر بن الحارث تھا اور تیسرا نشان بردار
طلحہ بن ابی طلحہ تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ روز بدر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان کیا چنانچہ
بعد حمد و ثنا کے مسلمین کو حکم جہاد کرتے تھے اور اونکو آمادہ کرتے تھے اور اجر و ثواب جہاد سے ترغیب دیتے تھے
اور اوس خطبے مین ارشاد فرمایا کہ اما بعد حمد و ثنا کے مین تمکو اوس امر پر آمادہ کرتا ہون جس امر پر تمکو حق تعالی نے
آمادہ کیا ہے اور مین تمکو منع کرتا ہون اوس بات سے جس سے تمکو خدا نے منع کیا ہے پھر آنحضرت نے فرمایا شان خدائے
عزوجل بہت عظیم ہے وہ تمکو حکم حق کرتا ہے اور تمسے راستبازی چاہتا ہے اور اہل خیر کو جزائے خیر علے قدر مراتب
اونکی اپنے پاس سے عطا کرتا ہے اور وہ اہل خیر ایسے ہین کہ ہمیشہ اوسی کے ذکر خیر مین مشغول رہتے ہین اور اوسیمین وہ باہم ایک دوسرے پر
تفاضل و سبقت ڈھونڈھتے ہین اور تم لوگ ایسے مقام حق پر ہو کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا مگر اوس شخص سے
جو اوسکی خاص رضا اور لقاء اللہ لینے واسطے خوشنودی خدا کے ڈھونڈھتا ہو اور پھر آنحضرت نے فرمایا مقامات خوف و خطر مین صبر وہ شے ہے

کہ اوسیکے سبب خدا دفع رنج کرتا ہے اور بسبب اوسیکے غمون دنیا سے نجات دیتا ہے اور اوسی سے تم نجات آخرت
حاصل کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تمہارے درمیان نبی خدا کا موجود ہے کہ ڈراتا ہے تمکو غضب خدا سے اور
حکم کرتا ہے تمکو رضاے خدا کا پس لازم ہے کہ تم شرم دنیا کرو آج کے دن اس بات سے کہ حق تعالے تمہارے
ایسے کامون پر نگاہ کرے جس سے تم پر غضب نازل کرے یعنے تم شرم و لحاظ رکھو اون کام سے جسکے سبب تم پر غضب
نازل ہو چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنے
غضب خدا بہت بڑا ہے تمہارے غضب کرنے سے اپنی جانون پر اے قوم دیکھو اور فکر کرو کہ حق تعالی تمکو جس
کام کا حکم کرتا ہے اپنی کتاب مین اور جو نشانیان دکھلاتا ہے تمکو اپنی نشانیون سے اور عزت دیتا ہے تمکو بعد ذلت کے
پس چاہیے کہ اوس سے متمسک رہو یعنے اوسکو مضبوط تھامے رہو تو اوسکے سبب پروردگار تمہارا تمسے راضی رہیگا
اور ان مقامون مین تم اپنے پروردگار کے کامون کو پورا کرو اور امتحان مین پورے نکلو تاکہ تم مستوجب و مستحق
اوسکی رحمت و مغفرت کے ہو جسکا تمسے خدا نے وعدہ فرمایا ہے وہر آئنہ وعدہ خدا برحق ہے اور قول اوسکا
واقع ہے اور عذاب اوسکا سخت ہے اور سوا اسکے نہین ہے کہ ہم تم سب سامنے خدا ے حی القیوم کے حاضر ہین اور اوسیطرف
ہماری پشت پناہ ہے اور ساتھ اوسیکے اعتصام ہے یعنے ہم اوسیکے دست بداماں ہین اور اوسی پر ہم توکل رکھتے ہین
اور اوسیکیطرف پھر ہماری بازگشت ہے پس خدا ہتعالی ہماری اور سب مومنون کی مغفرت کرے اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عروہ بن الزبیر اور عاصم بن عمرو بن یزید بن رومان سے **روایت** کی کہ
اونھون نے کہا جب رسول خدا صلعم نے قریش کو جانب وادی سے آتے ہوے دیکھا اور پہلے جو شخص نظر آیا وہ زمعہ
بن الاسود تھا کہ اپنے گھوڑے پر سوار تھا اور پیچھے اوسکے اوسکا بیٹا آیا اور زمعہ اپنے گھوڑے کو کاوہ دینے لگا
اور اس سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ آگے قوم کے اپنے فخر و شکوہ کی نمود کرے اوسوقت رسول خدا صلعم نے یہ دعا کی کہ
اے میرے پروردگار تو نے مجھپر کتاب نازل فرمائی اور تو نے مجھے حکم کیا جہاد کا اور تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے ایک گروہ
دو گروہون مین سے یعنے غنیمت یا فتح پانا لشکر مشرکین پر و حال آنکہ وعدہ تیرا خلاف نہین ہوتا ہے اے
میرے پروردگا یہ قریش آئے ہین تکبر اور نخوت کرتے ہوے تجھسے لڑنے کو اور تکذیب کرتے ہین تیرے رسول کی
اے میرے پروردگار مین تجھسے نصرت مانگتا ہون جسکا تو نے مجھسے وعدہ کیا ہے اور اے میرے پروردگار تو اونکو
کل صبح کو شکست دے اور ہلاک کر اور اوسوقت عتبہ بن ربیعہ شتر سرخ پر سوار سامنے آیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ
اس قوم سے اگر کسی مین خیر ہے تو صاحب شتر سرخ مین ہے اگر قوم مشرکین اوسکا کہنا مانتے تو راستی پر رہتے
اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبید اللہ بن مالک سے **روایت** کی کہ جب لشکر قریش کا
طرف ابوا بن رحضہ کی ہوا تو اوسنے اپنے بیٹے کو دس جزائر یعنے کھانے کے اونٹ دیکر بطریق ہدیہ جناب

قریش کو روانہ کیا تھا اور کہلا بھیجا کہ اگر تمکو حاجت ہو تو مین تمہاری مدد کے لیے سلاح اور اپنے لوگون کو بھیجون کہ لوگ
تمہاری کومک کیواسطے مستعد ہین اور ہم اپنے اس کام کی آرزو مین ہین چنانچہ قریش نے جواب بھیجا کہ تو نے
صلہ رحم کیا یعنے قرابت کو قائم رکھا اور جو کچھ تجھپر لازم تھا وہ تو نے ادا کیا اور قسم ہے زندگانی کی اگر یہ لڑنا ہمارا
آدمیون سے ہے تو ہمکو اونسے کچھ ضعف و عجز نہین ہے یعنے ہم اونکو کافی ہین اور اگر یہ لڑائی ہماری حسب زعم محمد کے
خدا سے ہے تو مجال کسی کی خدا سے لڑنے کی نہین ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے خفاف
بن ایما بن رحضہ سے **روایت** کی ہے کہ خفاف نے کہا میرے باپ کو صلاح فیما بین مردم سے زیادہ کوئی
بات محبوب و مرغوب نہ تھی کہ وہ موکل و آمادہ اسی بات پر رہتے تھے پھر جب قریش بدر جاتے ہوئے ہماری طرف
گذرے تو میرے باپ نے مجھے دس اونٹ اونکے لیے ہدیہ دیکر بھیجا اور مین اونٹون کو ہانکتے آگے چلا اور میرے
پیچھے سے میرا باپ بھی چلا آخر مین نے وہ اونٹ حوالہ قریش کیا اونہون نے اونٹون کو ذبح کرکے سب قبیلون مین
تقسیم کر دیا بعد ازان میرا باپ عتبہ بن ربیعہ کے پاس گیا اور وہ اوس عرصہ مین لوگون کا سردار تھا چنانچہ
اوس سے پوچھا ای ابو الولید اس سفر کا کیا باعث ہوا عتبہ نے کہا مجکو معلوم نہین بخدا کہ مین اس آنی مین مجبور تھا
تب میرے باپ نے کہا تو سردار گروہ کا ہے کونسا امر تجکو مانع ہے کہ لوگون کو پھیر لیجاوے اور اپنے حلیفون کے
خون کا تحمل کر یعنے تیرے حلیف جو نخلہ مین مارے گئے تھے اونکے خون بہا کا تو بذات خود متحمل ہو اور اپنے پاس سے ہی
اور بدلہ اوس کاروان کا جو نخلہ مین مسلمان لوٹ لیگئے تھے تو اپنے ذمے تحمل کر اور اپنی قوم پر تقسیم کر دے بخدا کہ
ان لوگون کو محمد اور اونکے اصحاب سے سوا اس بات کی اور کچھ دعوی و طلب نہین ہے اور ای ابو الولید واسطے لڑائی
تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے نہین کرتے ہو مگر اپنی جانون سے یعنی اپنی جانون کو ہلاک کرتے ہو اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی الزناد
کے ابی الزناد سے **روایت** کی اونسے کہا ہمنے کسیکو ایسا نہین سنا کہ سوا عتبہ بن ربیعہ کے کوئی بغیر صرف زر سردار
قوم بنا ہو یعنے عتبہ محض اپنے حسن تدبیر اور دانائی سے بلا صرف مال کے سردار قوم ہوا تھا اور **واقدی** علیہ الرحمہ
بواسطہ موسی بن یعقوب و ابو الحویرث کے محمد بن جبیر بن مطعم سے **روایت** کی اونہون نے کہا جب قوم
بمقابل یکدیگر نازل ہوئی اوسوقت رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پاس قریش کے بھیجا یعنے
براے اتمام حجت تب عمر رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ تم لوگ یہان سے اپنے وطن کو پھر جاؤ اسلیے کہ مرتکب ہونا اس کا
یعنے جنگ کرنا غیرون کا ہمسے میرے نزدیک خوشتر ہے اس بات سے کہ تم لوگ جنگ کرو ہمسے اور اسطرح جنگ کرنا
ہمارا تمہارے غیر سے مجھے خوشتر ہے اس بات سے کہ ہم جنگ کرین تمسے یہ سنکر حکیم بن حزام نے کہا کہ اس شخص ذی انصاف
پیش کیا ہے چاہیے کہ اوسکو قبول کرو واللہ بعد عرض اس انصاف کے پھر اوسپر نصرت و ظفر نپاؤگے یعنے پھر ایسا موقع
اور ایسی بات منصفی کی ہاتھ نہ آویگی تب ابو جہل بولا واہ بعد ازان کہ خدا نے ہمکو اونپر قابو و دسترس دیا تو اب ہم

ہرگز یہان سے یون ہی نہ پھر جاوینگے کہ بعد مغابلہ اپنے غلبہ کے ہم اپنا عوض نہ لیوین اور **راوی** کہتے ہین
کہ پھر چند آدمی قریش سے آگے بڑھے یہانتک کہ وارد حوض مسلمین ہوے اور اون لوگون مین حکیم بن حزام بھی تھا
تب مسلمین نے قصد اونکے تخلیہ یعنے ارادہ اونکے دفاع کا کیا حضرت علیہ السلام نے فرمایا چھوڑ دو اونکو یعنے اونسے
مزاحم و متعرض نہو آخر وہ لوگ اوس چشمہ پر آئے اور اوسمین پانی پیا اور جس جس نے اوسمین سے پانی پیا وہ مارا گیا
سوا حکیم بن حزام کے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابو اسحاق وغیرہ کے سعید بن المسیب سے
روایت کی ہے اونہون نے کہا حکیم بن حزام نے دو مرتبہ ہلاک ہونے سے نجات پائی اسیلیے کہ ارادہ باریتعالے
مین اوسکے واسطے بہرہ مندی خیر سے تھی چنانچہ ایک اوسوقت جب رسول خدا صلعم بعزم ہجرت اپنے گھر سے
سامنے مردم چند قریش کے برآمد ہوے تھے اور وہ لوگ بقصد آن حضرت علیہ السلام تاک مین بیٹھے تھے تب حضرت نے
سورہ یس پڑھکر مشت خاک اونکے سرون پر پھینکی پس اون مین سوا حکیم بن حزام کے کوئی نہ بچا تھا اور دوسرے روز بدر
جب مشرک وارد حوض مسلمین ہوے پس جو جو اوس روز وارد حوض ہوا وہ قتل ہوا سوا حکیم کے اور جب قوم مشرکین کو
اطمینان فی الجملہ حاصل ہوئی تو اونہون نے عمیر بن وہب الجمحی کو جو مرد قداح اندازہ مین تھا بھیجا تا اندازہ و شمار لشکر
اسلام کا کرے چنانچہ اوسنے اپنے گھوڑے کو گرد لشکر جولان کیا اور زیر وادی اوترا اور بلندی پر چڑھا اسیلیے کہ
شاید مسلمانون کی کوئی مدد یعنے مردم دیدبان وجاے بلند دیدبانی یا کمینگاہ ہو بعد ازان واپس آیا اور بیان کیا
کہ مسلمانون کی یہان نہ مدد ہے نہ کمین اور جمعیت مردم کچھ زیادہ تین سو آدمی ہونگے اور اونکے ساتھ ستر شتر اور دو گھوڑے
ہین بعد ازان اوسنے کہا اے گروہ قریش سختیان انکی موت کی اوٹھانے والیان ہین اور شتران یثرب موت
آنیوالی کے اوٹھانے والے ہین یعنے انکے اونٹون پر بار موت لدا ہوا ہے اور یہ وہ قوم ہین کہ اپنی تلوارون کے
سوا کوئی جاے امان و پناہ نہین رکھتی کیا تم انکو نہین دیکھتے ہو کہ یہ لوگ خاموش رہتے ہین اور زبانین مانند زبان مار
کے لبون پر پھراتے ہین گویا ذوق شہادت مین موت چاہتے ہین و اللہ مین ایسا نہین دیکھتا کہ کوئی انمین مارا جاوے
جبتک وہ کسیکو مار نہ لیوے پھر جب کہ وہ بقدر اپنے عدد و شمار کے تم مین سے قتل کر لیوین گے یعنے جتنے وہ ہین
اوتنے ہی تم مین سے مارینگے تو پھر زندگی کا کیا مزہ ہے اور پھر زیست بخیر نہین ہے پس چاہیے کہ اس بارہ مین تم باہم
مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے
اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت عمیر بن وہب نے قریش سے یہ کلام کیے تو اون لوگون نے ابو اسامہ الجشمی کو
براے تفحص احوال روانہ کیا اور وہ سوار تھا پس گرد لشکر اسلام پھر کر واپس آیا قریش نے پوچھا تونے کیا دیکھا
اوسنے کہا وہان نہ مین نے جاہ دیکھا نہ عدہ نہ حلقہ نہ کراع یعنے نہ سامان سلاح وغیرہ ہے نہ کثرت نہ جمعیت تھی
ہین ولیکن واللہ مین نے اوس قوم کو ایسا دیکھا کہ وہ اپنے اہل کیطرف ارادہ پھر جانیکا نہین رکھتے ہین اور مین نے دیکھا

اوس قوم کو کہ وہ سب طالب موت ہین یعنے مرنے پر تیار ہین اور وہ اپنی تلوارون کے سوای اور کوئی جای پناہ نہین جانتے ہین وبعد ازان ابو اسامہ نے کہا مین ڈرتا ہون کہ اونکی کوئی کمینگاہ ہو یا اونکے دیدبان ہون کہ جابجا دیدبانی مین چھپے بیٹھے ہون پس وہ پستی وادی مین اوترا اور بلندی پر چڑھا اور پھر واپس آیا اور خبر دی کہ وہان نہ کمین ہی نہ دیدبان ہین اب جو تمہاری راے ہو مشورہ کرو اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے اونہون نے عروہ سے اور بیان کیا محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان سے پس یہ سب کہتے ہین کہ جب حکیم بن حزام نے کلام عمیر بن وہب کا سنا تو لوگون کے درمیان گیا اور عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابو خالد تو بزرگ قریش اور اونکا سردار ہے اور اونین تو مطاع ہے کہ وہ سب تیرا کہنا مانتے ہین آیا تجھسے کوئی ایسا امر خیر ہوسکتا ہے کہ وہ ہمیشہ آخر زمانہ تک یادگار رہے جیسا تونے روز عکاظہ کیا تھا (عکاظہ مقام بازار عرب تھا ایام جاہلیت مین کہ وہان باہم محاربہ واقع ہوا تھا اور اوس روز عتبہ سردار مردم تھا) پس عتبہ نے کہا ای ابو خالد وہ کون سا امر ہے حکیم نے کہا تو لوگون کو پھیر لیجا اور اپنے حلیفون کا خون بہا جو نخلہ مین مارے گئے اور بدلہ اوس مال کا جو محمد کے اصحاب کاروان نخلہ سے لوٹ لگئے ہین تو اپنے ذمہ کر لے اور اونکو پاس سے دے کیونکہ قریش سوای اس خون بہا اور عوض اوس لوٹ کے اور کچھ محمد سے دعوے وطلب نہین رکھتے ہین تب عتبہ نے کہا مین نے اس بات کو قبول کیا او تجکو اس بات کا گواہ کرتا ہون بعد ازان عتبہ اپنے ناقے پر سوار ہو کر درمیان مشرکین قریش کے گیا اور کہنے لگا ای قوم میرا کہنا مانو کہ محمد اور اصحاب محمد سے مقابلہ نکرو اور اس امر کو میرے سر باندھو یعنے خون بہا حلیفون کا اور لوٹ کاروان کی میرے ذمہ رکھو اور لوٹ جانے کی نامردی وبدنامی میرے نام لگاؤ کیونکہ اون لوگون مین یعنے وہ لوگ ہین جنکی قرابت ہمسے بہت قریب ہے اور علاوہ ہر شخص تم مین سے جو اپنے باپ بھائی کے قاتل کو دیکھیگا تو وہ صورت کینہ خواہی کا رہیگا اور ہمیشہ یہ خونریزی جاری رہیگی اور تم ان لوگون کے قتل پر قادر نہوگے یہانتک کہ وہ جتنے ہین لا اقل اوسقدر تو تم مین سے قتل کرینگے وعلاوہ مین ایمن نہین ہون اس بات سے کہ تمکو شکست وہزیمت ہوا اور تمکو اوسے دعوی وطلب نہین ہی بجز اسکے کہ تم عوض خون کا چاہتے ہو اور بدلہ اوس کاروان کا جسکو اونہون نے تاراج کیا ہے یعنے نخلہ مین اور مین ذمہ اسکی مکافات کا کرتا ہون وہ سب مجھپر ہے اے قوم اگر محمد کاذب ہین تو ذوبان عرب اونکو کافی ہونگے (ذوبان یعنے صعالیک عرب یعنے عوام وغارتگران) اور اگر وہ بادشاہ ہے تو تم لوگ اپنے خواہرزادے کی سلطنت مین فراخ روزی ہوگے اور اگر وہ نبی ہے تو تم اوسکے سبب بہترین مردم ہوگے اے قوم تم میری نصیحت کو رد نکرو اور میری راے کو بیوقوفی نہ سمجھو پھر جب ابو جہل نے کلام عتبہ کا سنا تو حسد سے کہنے لگا کہ اگر لوگ خطبہ عتبہ کا سنکر پھر جاینگے تو وہ سردار قوم کا ہوجاویگا اسلیے کہ عتبہ ساری قوم مین بڑا گویا اور وسیع البیان ہے اور وجاہت وسرداری مین

سب سے بہتر ہے پس عتبہ نے کہا اے قوم مین تمکو قسم دیتا ہون خدا کی دربارہ ان لوگون کے جنکے چہرے
شمع کی مانند روشن ہین تو اونکو تم مقابل کرتے ہو اونکے چہرون سے جنکی صورتین سانپون کی سی ہین یعنے ان شمع رو
کیون سامنے افعی شکلون کو کرتے ہو پھر جب عتبہ اپنے کلام سے فارغ ہوا تو ابوجہل قوم سے مخاطب ہوکر
کہنے لگا کہ عتبہ تم لوگون کو ایسی باتون کا مشورہ اسلیے دیتا ہے کہ اوسکا بیٹا محمدؐ کے ساتھ ہے اور محمدؐ اوسکا ابن عم ہے
وہ نہین چاہتا کہ اوسکا بیٹا اور اوسکے چچا کا بیٹا مارا جاوے پھر عتبہ سے مخاطب ہوکر بولا کہ واللہ تیرا جادو پھولگیا
اور جب دونون حلقے رکاب کے ملگئے یعنے دونون لشکر مقابل ہوگئے تو نامرد ہوگیا اور اب تو ہمارے درمیان سحر
باز رہا جاتا ہے اور ہم لوگون کو بھی پھیرتا ہے ایسا نہین ہوسکتا واللہ ہم ہرگز نہ پھرینگے جب تک کہ خدا درمیان
ہمارے اور محمدؐ کے کچھ حکم فیصلہ کرے یہ سنکے عتبہ غضبناک و خشمگین ہوکر بولا اے مصفر استہ یعنے اے
گوز مارنے والے عنقریب تجکو معلوم ہوگا کہ ہم مین اور تم مین کون بڑا نامرد اور کون بڑا اصلح ہے اور قریب ہے
کہ قریش نامرد اور مفسد قوم کو پہچان لینگے اور یہ میری رای تھی کہ مین نے امر کیا اور تو امّ عمرو کو لاولدی کی خوشخبری دیتا
بعد ازان ابوجہل پاس عامر بن الحضرمی کے جو برادر مقتول نخلہ کا تھا گیا اور کہا یہ تیرا حلیف یعنے عتبہ چاہتا ہے کہ
لوگون کو پھیر لیجاوے اور تو اپنا عوض خون اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے کہ سامنے اور عنقریب ہے اور یہ عتبہ
لوگون مین تفرقہ ڈالتا ہے اور اوسنے خون تیرے بھائی کا اپنے ذمے لیا یعنے اوسکے خون بہا کا تحمل خود کیا ہے
اور اوسکو گمان ہے کہ تو اپنے بھائیکا خون بہا لیکر راضی ہوجائیگا کیا تجکو شرم نہین آتی کہ تو اپنے بھائی کی دیت
لیگا اس حالت مین کہ اب تو اپنے بھائی کے قاتل پر قادر ہوچکا ہے اوٹھ کھڑا ہو اور لوگون کے سامنے
اپنی شرم اور عذر اپنا بیان کر آخر عامر بن الحضرمی مستعد ہوا اور ایسا کیا کہ اپنے چوتڑ کھول کے خاک ڈالی اور نام
اپنے بھائی مقتول کا لیکر فریاد کرنے لگا کہ واعمراہ اور ان حرکات سے ارادہ اوسکا یہ تھا کہ عتبہ کو شرمندہ کرے
کیونکہ درمیان قریش کے وہ اوسکا حلیف تھا آخر وہ راے لوگون کی جسپر اونکو عتبہ نے آمادہ کیا تھا فاسد
ہوگئی یعنے بدل گئی اور عامر نے حلف کیا کہ یہان سے نہ پھرونگا جب تک کہ اصحاب محمدؐ مین سے کسیکو قتل کرون
اور مشرکین نے عمیر بن وہب کو حکم کیا کہ تو ان لوگون کو متفرق و منتشر کردے تا آنکہ عمیر سوار ہوا اور مسلمین مین در آیا
تاکہ اونکی صف کو توڑ دیوے مگر مسلمین اپنی صفون مین ثابت قدم و قائم رہے اور وہان سے نہ ہٹے اور ابن الحضرمی
آگے بڑھا اور قوم پر حملہ کیا تا آنکہ جنگ شروع ہوگئی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے
روایت کی ہے اوسنے کہا جب ابوجہل نے لوگون کی راے کو برہم کردیا اور درمیان اونکے پہلے جو باعث
جنگ ہوا وہ عامر بن الحضرمی تھا پس جسدم وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر مقابلے پر آیا تو اول جو اوس سے لڑنے کو
لشکر اسلام سے نکلا وہ مہجع مولے عمر کے تھے چنانچہ عامر نے اونکو شہید کیا اور گروہ انصار مین سے جو شہید ہوے

تو اول قتیل حارثہ بن سراقہ تھے جنکو حبان بن العرقہ نے شہید کیا اور بعض نے کہا کہ اول قتیل انصار مین عمیر بن الحمام
تھے جنکو خالد بن الاعلم العقیلی نے شہید کیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا مین نے کسیون مین کسی سے
نہین سنا کہ وہ سوا ے حبان بن عرقہ کو کہتا ہو یعنے انصار مین سے جو اول قتیل ہے اوسکا قاتل سوا ے
حبان کے دوسرا تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعہد خلافت اپنی اپنی مجلس مین
عمیر بن وہب سے فرماتے تھے کہ اے عمیر تو ہی ہے کہ روز بدر اندازہ و شمار ہملوگون کا مشرکین کیجانب سے
کرتا تھا کہ بالاے وادی چڑھتا تھا اور وادیکی نشیب مین اوترتا تھا گویا مین تیرے گھوڑے کو دیکھتا تھا
کہ وہ گرد بگرد پھر رہا تھا اور تو مشرکین کو ہمارے یہان کی خبر دیتے رہا تھا کہ وہان نہ کمینگاہ ہے اور نہ دیدبان ہین
اوسنے کہا ہان واللہ یہ سچ ہے یا امیر المؤمنین اور مین شرمندہ و پشیمان ہوتا ہون اسلیے کہ واللہ مین ہی ہون
جو اوس روز اون لوگون مین سے باعث جنگ ہوا لیکن حق تعالے نے ہمکو اسلام عطا کیا اور ہدایت فرمائی
اور جو کچھ مجھمین شرک تھا وہ بہت زیادہ ہے اس سے جو مین نے کیا یعنے خبر دینا مشرکین کو احوال مسلمین سے
یہ سنکے حضرت عمر رض نے فرمایا تو نے سچ کہا اور **راوی** کہتے ہین کہ عتبہ نے حکیم بن حزام سے کلام کیا اور
یہ کہا کہ سوا ے ابن الحنظلیہ کے اور کسی کے نزدیک خلاف نہین ہے یعنی میری راے سے پس تو اوسکے
پاس جا اور میرا پیام پہونچا کہ سر آینہ عتبہ اپنے حلیف کا خون بہا خود اپنے ذمہ لیتا ہے اور اوسکا روان کا بھی
ضامن ہوتا ہے جو نخلہ مین تاراج ہوا چنانچہ حکیم کہتا ہے کہ مین ابوجہل کے پاس گیا تو اوسوقت اوسکے
سامنے اوسکی زرہ رکھی ہوئی تھی اور اوسمین وہ خوشبو ملتا تھا مین نے اوس سے کہا کہ عتبہ نے مجکو تیرے
پاس بھیجا ہے تو وہ مجھپر غصے سے متوجہ ہوا اور کہنے لگا کیا عتبہ کو سواے تیرے کوئی نہین ملا جو وہ اوسکو تیرے پاس
بھیجتا تب مین نے کہا آگاہ ہو واللہ اگر اوسکے سوا ے کوئی اور شخص مجکو بھیجتا تو مین اس کام کے لیے نہ آتا
لیکن مین آیا ہون واسطے اصلاح کرانے درمیان مردم کے اور ابو الولید سردار قوم کا ہے پس ابوجہل یہ سنکے
دوبارہ غضب مین آیا اور کہا تو بھی کہتا ہے کہ وہ سردار قوم ہے مین نے کہا مین اوسکو رئیس قوم کہتا ہون
بلکہ سارے قریش اوسکو رئیس کہتے ہین تب ابوجہل نے عامر کو حکم کیا کہ وہ اپنے بھائی کے قصاص کے لیے بہ پیش قوم
برہنہ ہو کر فریاد کرے اور خود کہنے لگا اسے قوم عتبہ کہتا ہے اسکو ستو پلاؤ یعنے شدت گرسنگی مین وہ
ایسی ایسی باتین کہتا ہے یہ سنکے سارے مشرکین کہنے لگے کہ عتبہ بجو کہا ہے اوسکو ستو پلاؤ پس یہ باتین
جو مشرکین عتبہ کے ساتھ کرتے تھے تو ابوجہل خوش ہوتا تھا یعنے اوسکی تفضیح و توہین سے مسرور ہوتا تھا حکیم
کہتا ہے تب مین منبہ بن الحجاج کے پاس گیا اور اوس سے بھی مین نے وہ کلام کیا جو ابوجہل سے کہا تھا
تو مین نے اوسکو ابوجہل سے بہتر پایا کہ اوسنے کہا جس بات کے لیے تو آیا ہے اور جس بات کا عتبہ طالب ہے

بہتر ہے حکیم نے کہا پس مین عتبہ کے پاس پھر گیا تو مین نے اوسکو کلمات قریش سے غیظ و غضب مین پایا اسلیے کہ وہ تمام لشکر مین پھر چکا تھا اور مشرکین کو فہمائش کرتا تھا کہ قتال سے باز رہین اور اون لوگون نے باز رہنے سے انکار کیا تھا لہذا عتبہ غصے مین تھا اور اپنے ناقے سے اوتر کر اپنی زرہ پہنی اور لوگون نے اوسکے لیے ایک خود باندازہ سر اوسکے تلاش کیا تو لشکر مین کہین ایسا خود نملا جو اوسکے سر پر درست آوے اسلیے کہ وہ بزرگ سر تھا پھر جب ایسا خود نملا تو اوسنے سر پیچ باندھا بعد ازان باہر نکلا اور اپنے بھائی شیبہ اور اپنے بیٹے ولید کے آگے آگے چلا ناگاہ ابو جہل مادہ اسپ پر سوار صف مین کھڑا تھا پھر جسوقت عتبہ کا سامنا ہوا تو عتبہ نے اپنی تلوار کھینچی لوگون نے کہا واللہ یہ ابو جہل کو قتل کریگا مگر اوسنے گھوڑی ابو جہل کے کوچون پر تلوار ماری کہ وہ گھوڑی تڑپکر گر پڑی مین نے کہا آج کا سا ماجرا مین نے نہین دیکھا پھر عتبہ نے ابو جہل سے کہا پیدل ہو کہ آج سوار رہنے کا دن نہین ہے اور ساری قوم تیری پیادہ ہے پس ابو جہل اوتر پڑا اور عتبہ نے کہا عنقریب تو جانیگا کہ ہم مین سے کون بدخواہ اپنی قوم کا ہے بعد ازان عتبہ نے مبارزطلبی کی اور یہان رسول خدا صلعم اپنے عریشہ مین تھے اور اصحاب اپنی صفون مین قائم تھے پس اوسوقت حضرت باعث غلبۂ نیند کے لیٹ گئے تھے اور حکم کیا تھا کہ جب تک مین تمکو اذن جہاد ندون تم لوگ قتال نکیجیو اور اگر مشرکین تمہارے قریب آوین تو اونکو تیر مار کر دفع کرنا مگر تلوار نکھینچنا جب تک کہ وہ تمکو گھیر لیوین چنانچہ جسوقت مشرکین مقابل ہوے اور عتبہ طالب مبارز ہوا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ قوم بہت قریب آ گئے اور ہمسے بھڑ گئے ہین اور جگایا رسول خدا صلعم کو اور اوسوقت حضرت خواب دیکھ رہے تھے کہ خدا نے حضرت کو جمعیت مشرکین کی خواب مین قلیل کر دکھلائی اور بعض اصحاب کی نگاہون مین بھی اونکو تھوڑا دکھلایا پس حضرت فوراً بیدار ہوے اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے اپنے پروردگار سے حسب وعدہ اوسکے دعای فتح کرتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اے پروردگار اگر جماعت مسلمین مغلوب ہو جاوینگے تو شرک غالب ہو جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اوسوقت عرض کرتے تھے کہ واللہ البتہ حق تعالے آپ کو فتح دیگا اور ضرور آپکا منہ روشن کریگا اور اوسوقت ابن رواحہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ کو مشورہ دیتا ہون وحال آنکہ رسول خدا صلعم امر الہی کو بہت جانتے ہین اور اعظم تر ہین اس بات سے کہ اونکو مشورہ دیا جاوے یعنے وہ مشورۂ مردم سے مستغنی ہین اور وہ مشورہ ابن رواحہ کا یہ تھا کہ حق تعالے بزرگ تر و برتر ہے اس بات سے کہ آپ اوسکو وعدہ یاد دلاوین حضرت نے جواب دیا اے ابن رواحہ کیا مین حق تعالے سے اوسکے وعدے کو طلب نکرون کہ وہ خلف وعدہ نہین ہے غرضکہ عتبہ بقصد قتال آگے بڑھا تب اوس سے حکیم بن حزام نے کہا اے ابو الولید جلدی نکر جا کہ تو جس امر سے اورون کو روکتا تھا وہ کام پہلے تو ہی کرتا ہے اور خفاف بن ایما نے بیان کیا کہ مین نے اصحاب

نبی صلعم کو دیکھا کہ رو بہ رو ٭ اپنی صفین آراستہ کیے ہوے باہم راجع یعنے ملے ہوے تھے پھر مین نے اونکو دیکھا
کہ وہ تلوارین نہین نکالتے تھے بلکہ اونکے ہاتھون مین کمانین کھینچی ہوئی یعنے تیر چلارہے تھے اور اپنی ہتھیلیون
قریب قریب اسطرح ملاہوے تھے کہ درمیان اون صفون کے کچھ شگاف نتھا اور دوسرون نے اوسوقت تلوار
میان سے نہ لی جب مشرکین بہت قریب آگئے تھے پس مجکو اس بات سے بہت تعجب ہوا آخر مین نے بعد اس
واقعہ کے مہاجرین مین ایک شخص سے باعث پوچھا اوسنے کہا ہم لوگون کو رسول خدا صلعم نے حکم کیا تھا کہ تم تلوار
نہ کھینچیو جب تک کہ مشرکین ہمپر آپڑین اور ہمکو گھیر لیوین اور راوی کہتے ہین کہ جب طرفین سے لوگ
مقابل ہوے اور اسود بن عبد الاسد مخزومی جسوقت حوض مسلمین کے قریب آیا تو کہنے لگا مین نے خدا سے
عہد کیا ہے کہ مین جاکر حوض مسلمین سے ضرور پانی پیونگا پھر اوسکو یا تو مین توڑ ڈالونگا یا قریب اوسکے مارا جاؤنگا
یعنے یا تو مارا ہی جاؤنگا یا اوسکو توڑ ہی ڈالونگا آخر اسود حملہ کرکے حوض سے قریب آیا تب اوسکے روکنے کو حضرت حمزہ
بن عبد المطلب آگے بڑھے اور اوسکو ایک ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ایک پانو کٹ گیا مگر وہ اوچھل کر حوض مین
جا ہی پڑا اور اپنے دوسرے پانو سے جو سالم تھا حوض کو بگاڑ دیا اور اوس سے پانی بھی پی لیا اور حضرت حمزہ بھی اوسکے
پیچھے لگے ہوے برجستہ جا پہونچے اور اوسی حوض کے اندر اوسکو قتل کیا اور سارے مشرکین اپنی صفون مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے اور خیال کرتے تھے کہ مسلمان غالب رہین گے بعد ازان لوگ گروہ ہا ایک دوسرے کے مقابل ہوئے

ذکر ممانعت فرمانا رسول خدا صلعم کا انصار کو قتال کرنے سے سب سے پہلے اور حکم کرنا مہاجرین کو واسطے مقابلے مشرکین کے اور غالب آنا علی و حمزہ وغیرہ کا رضی اللہ عنہم

پھر جب کہ عتبہ و شیبہ اور ولید یہ تینون اپنی صفون سے باہر نکلے اور مبارز طلب کیا تو اونکے مقابلے کو انصار
مین سے تین جوان برآمد ہوے کہ وہ معاذ و معوذ و عوف پسران عفرا بنی الحارث سے تھے اور بعضون نے کہا
اونمین تیسرا شخص عبد اللہ بن رواحہ تھا اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ وہ تینون پسران
عفرا تھے پس آنحضرت صلعم کو پسران عفرا کے نکلنے سے حیا آئی اور ناپسند ہوا کہ اول قتال مشرکین سے درمیان انصار
کے واقع ہو بلکہ منظور ہوا کہ یہ شوکت واسطے فرزندان عم اپنے اور واسطے اپنی قوم کے ہو لہذا پسران عفرا کو
حکم کیا کہ اپنی صفون مین پھر جاوین اور اونکے حق مین دعاے خیر فرمائی کہ جزاکم اللہ خیرا بعد ازان مشرکین کے
کسی منادی نے پکار کر کہا اے محمد ہمارے مقابلے کو ہماری قوم مین سے ہمارے ہمسرون کو بھیج یعنے قبائل قریش
مین سے جو تمہارے ساتھ ہین اونکو بھیج تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے بنو ہاشم اوٹھو اور قتال کرو اور
خیال کرو کہ ہر گاہ گروہ مشرکین واسطے باطل کے لڑنے آئے ہین اور چاہتے ہین کہ نور خدا کو بجھا دیوین تو
چاہیے کہ تم اوس حق پر قتال کرو جسکو نبی تمہارا تمہارے پاس لایا ہے یہ سنکے حضرت حمزہ بن عبد المطلب اور علی بن

ابی طالب اور عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبدمناف رضی اللہ عنہم اوٹھ کھڑے ہوئے اور بجانب میدان
متوجہ ہوئے اور ان لوگون کے سرون پر بیضے تھے یعنے خود بابسے جہالر دار کہ وہ انکو نہین پہچان سکتے تھے
تب عتبہ نے کہا کچہ تم لوگ کلام کرو تاکہ ہم تمکو پہچانین اسلیے کہ اگر تم ہمارے ہمسر ہوگے تو ہم تمسے مقابلہ کرینگے
یہ سنکے حضرت حمزہ نے جواب دیا کہ مین ہون شیر خدا اور شیر رسول کا تب عتبہ نے کہا ہان یہ ہمسر بزرگ ہے
اور بولا کہ مین بھی اپنے حلیفون کا شیر ہون اور یہ دونون تمہارے ساتہ کون ہین حمزہ نے کہا علی بن ابیطالب
اور عبیدہ بن الحارث وہ بولا یہ دونون بھی ہمسر ان بزرگ ہین چنانچہ ابن ابی الزناد نے اپنے باپ سے سنکر
نقل کیا کہ جنے عتبہ سے ایسا کلمہ حقیر کبھی نہین سنا تہا جو کہ اوسنے کہا انا اسد الحلفا یعنے حلفاء الاجمہ یعنی
مردم فریادی بعد ازان عتبہ اپنے بیٹے ولید سے بولا اوٹھ اے ولید پس ادھر ولید کھڑا ہوا اور ادھر
علی اوٹھے اور حضرت کوتاہ قد تھے پھر دونون نے باہم کچھ تیغ زنی کی آخر علی علیہ السلام نے ولید کو قتل کیا
بعد ازان ادھر سے عتبہ آیا اور ادھر سے حمزہ چلے اور دونون نے بایک دیگر وار تلوار کا کیا آخر حضرت حمزہ نے
عتبہ کو قتل کیا بعد ازان شیبہ کھڑا ہوا اور اوسکے مقابلہ پر عبیدہ بن الحارث اوٹھے اور وہ اوس عہد مین
درمیان اصحاب نبی صلعم کے بہت سن دار تھے تا آنکہ شیبہ نے نوک تلوار کی عبیدہ کی پنڈلی پر ماری کہ پیر کا گوشت
کٹ گیا تب حمزہ اور علی نے شیبہ پر حملہ کرکے اوسکو بھی قتل کیا اور دونون صاحب ملکر عبیدہ کو زخمی اوٹھا لائے
اور صف کے ایک کنارے اوتار دیا اونکی پنڈلی کا گودا خون کے ساتہ بہا جاتا تھا اوسوقت عبیدہ نے کہا
یا رسول اللہ کیا مین شہید نہین ہون فرمایا البتہ تو شہید ہے تب عبیدہ نے کہا واللہ اگر ابوطالب زندہ ہوتے
تو وہ خوب و بہتر جانتے کہ ہم اونکے قول کے زیادہ تر مستحق ہین جسوقت اونہون نے یہ اشعار پڑھے تھے
کَذَبْتُمْ وَبَیْتِ اللّٰہِ نُخْلِی مُحَمَّدًا + وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَہٗ وَنُنَاضِلُ + وَنُسْلِمُہٗ حَتّٰی نُصَرَّعَ حَوْلَہٗ
وَنَذْہَلَ عَنْ اَبْنَائِنَا وَالْحَلَائِلِ یعنے تم جھوٹے ہو قسم خانہ کعبہ کی کہ ہم محمد کو تنہا چھوڑ دینگے
وحال آنکہ ابھی ہمنے نہ نیزے مارے نہ تیر چلائے اور مصرعہ ثالث مین ونسلمہ بھی جواب قسم معطوف ہے
نخلی پر یعنے اور تم جھوٹے ہو قسم ہے بیت اللہ کی کہ ہم چھوڑ دینگے محمد کو یہان تک کہ ہم مارے جاوینگے
گرد اوسکے اور بھول جاوینگے ہم اپنے فرزندان اور زنان کو اور یہ آیت انہین دونون کے حق مین نازل ہوئی
ہٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِیْ رَبِّہِمْ یعنے یہ دونون اپنے پروردگار کے واسطے مخاصمہ و معارضہ
کرتے ہین اور حمزہ رضی اللہ عنہ عمر مین نبی صلعم سے چار برس زیادہ تھے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت
صلعم سے عمر مین تین برس بڑے تھے اور راوی کہتے ہین کہ جسوقت عتبہ بن ربیعہ نے میدان مین مبارز طلبی
کی تھی تو ابو حذیفہ بیٹے عتبہ کے اپنے باپ سے لڑنے کو اوٹھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکو روک لیا

فرمایا تو بیٹھ جا پھر جب اور لوگ عتبہ سے لڑنے کو گئے تو ابو حذیفہ نے اپنے باپ کے قتل پر اون لوگون کی اعانت کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہے کہ شیبہ اپنے بھائی عتبہ سے تین برس بڑا تھا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ معمر بن راشد اور زہری کے عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے روایت کی ہے کہ روز بدر جب ابو جہل دعائے فتح مانگتا تھا اور یہ کلمات کہتا تھا اَللّٰهُمَّ اَقْطَعُنَا لِلرَّحِمِ وَاٰتَانَا بِمَا لَا نَعْرِفُ فَاَحْنِهِ الْغَدَاةَ اے پروردگار جسنے ہم مین قطع رحم یعنے قرابت شکنی کی ہے اور ہمارے پاس وہ باتین لایا جو ہم نہین جانتے ہین تو اوسکو کل صبح کو ہلاک کر چنانچہ حق تعالیٰ نے اس باب مین یہ آیت نازل فرمائی اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ یعنے اگر تم حکم فیصل چاہتے ہو تو حکم فیصل تمکو آچکا اور اگر باز رہوگے تم اپنے شر سے تو یہ تمہارے حق مین بہتر ہوگا اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ عمر بن عقبہ کے شعبہ مولے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ شعبہ نے کہا مین نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے جب لوگ آمادہ جنگ ہوئے اوسوقت حضرت صلعم پر ایک بیہوشی طاری ہوئی یعنے وہ حالت جو وقت نزول وحی ہوا کرتی ہے پھر جب وہ حالت مرتفع ہوئی تو حضرت نے مومنین کو خوشخبری دی کہ جبرئیل مع لشکر لائک میمنہ لشکر پر حضرت کے آئے ہوئے ہین اور میکائیل بالشکر دیگر میسرہ پر نازل ہین اور سرافیل ساتھ اور ایک لشکر ہزار فرشتون کے وارد ہین اور اوس روز ابلیس صورت سراقہ بن جعشم مدلجی کی بنکر مشرکین کو اغوا سے جنگ کرتا تھا اور اونکو ورغلاتا تھا کہ اون لوگون مین کوئی تمپر غالب نہ آویگا مگر جسوقت اوس دشمن خدا یعنے ابلیس نے جنود ملائکہ معاینہ کیا تو اپنے پچھلے پاؤن ہٹا اور کہنے لگا مین تمسے بری و بیزار ہون کیونکہ جو کچھ مین دیکھتا ہون تم نہین دیکھ سکتے ہو پس جسوقت اوسکا یہ کلام حارث بن ہشام نے سنا تو اوسکو سراقہ سمجھکر اوس سے لپٹ گیا اور اوسنے حارث کے سینے پر دھکا مارا تو حارث گرپڑے اور ابلیس چلا گیا کہ وہ اپنے پیچھے پناہ نہین دیکھتا تھا یہان تک کہ وہ دریا مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ اے پروردگار تو نے اپنا وعدہ جو مجھسے کیا ہے پورا کر (یعنے وعدہ مہلت تا قیامت) اور ابو جہل نے اپنے اصحاب کی آگے آیا اور اونکو جنگ پر ابھارنے لگا اور اون سے کہنے لگا کہ تم دھوکے مین نہ آؤ اس بات سے کہ سراقہ بن جعشم تمسے باز رہا اور بھاگ گیا کیونکہ سوائے اسکے نہین ہے کہ وہ محمد اور اوسکے اصحاب کی میعاد و معاملہ پر تھا عنقریب اوسکو معلوم ہوگا کہ جب ہم پھرتے ہوئے مقام قدید مین جاوینگے تو دیکھو ہم اوسکی قوم کے ساتھ کیا کرتے ہین اور تم لوگ قتل ہونے عتبہ اور شیبہ اور ولید سے بھی ہول و خوف مین نہ پڑو اسلیے کہ اونھون نے تعجیل و شتابی مین آکر وقت جنگ بہت جلدی کی اور قسم ہے خدا کی کہ آج ہم نہ پھرینگے یہان تک کہ محمد اور اوسکے

اصحاب کو رستیون مین باندہ لاوینگے پس اوسوقت مین کسیکو تم مین ہرگز نپاؤن یعنے رخصت ندونگا کہ وہ اونمین سے کسیکو قتل کرے ولیکن اونکو قید وبند مین گرفتار رکھنا تاکہ ہم اونکو زچ کرین اور یاد دلاوین اون باتون کو جو اونہون نے کہا ہے کہ اونہون نے تمہارا دین چھوڑا اور جسکو تمہارے باپ دادا پوجتے تھے اوس سے منحرف ہوگئے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ ابن ابی حبیبہ وغیرہ رواۃ کے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے شعار مہاجرین کا یا بنی عبد الرحمن مقرر کیا تھا (یعنے جو کوئی یہ کلمہ کہکر آواز دیتا تھا تو معلوم کیا جاتا تھا کہ وہ مہاجرین مین سے ہے) اور شعار خزرج کا یا بنی عبد اللہ مقرر کیا تھا اور شعار قبیلہ اوس کا یا بنی عبد اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے زید بن علی سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر شعار رسول خدا کا یا منصور امت تھا اور **راوی** کہتے ہین کہ قریش مین سے سات نوجوان تھے کہ وہ اسلام لائے تھے اور اونکے باپون نے اونکو قید کر رکھا تھا چنانچہ وہ لوگ بھی اپنے پدر کے ہمراہ بدر مین آئے تھے اور وہ سب شک و شبہات مین تھے یعنے ہنوز اسلام اونکا کامل نتھا ازانجملہ قیس بن الولید بن المغیرہ تھا اور ابوقیس بن الفاکہ بن المغیرہ اور حارث بن زمعہ اور علی بن امیہ ابن خلف وعاص بن منبہ بن الحجاج اور دو اور تھے پھر جب یہ لوگ بدر مین آئے تو قلت اصحاب نبی صلعم دیکھکر کہنے لگے کہ انکے دین نے انکو مغرور کردیا ہے اور یہ لوگ اب مارے جاوینگے چنانچہ اسمقدمہ مین حق تعالی فرماتا ہے کہ اِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ غَرَّ هٰۤؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے مردم منافق اور جنکے دلون مین مرض ہے یعنے شرک و شک ہے وہ کہتے ہین کہ ان مسلمانون کو انکے دین نے مغرور و بے پروا کردیا ہے حالانکہ جو کوئی خدا ہی پر توکل و تکیہ رکھتا ہے تو حق تعالے غالب صاحب حکمت ہے بعد ازان حق تعالی نے حال کفار کا بدترین مذمت ذکر کیا اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ اَلَّذِیْنَ عٰهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا یَتَّقُوْنَ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِی الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ یَذَّكَّرُوْنَ یعنے قوم کفار پیش خدا بدترین جانورون مین ہین پس وہ ایمان نہ لاوینگے اور یہ وہ ہین جنسے تو نے عہد مقرر کیا بعد ازان اونہون نے عہد شکنی کی بار بار اور ڈرتے نہین ہین اگر تو اونکو ہنگام جنگ پاجاوے تو بھگا دے اونکے پیچھے والون کو شاید کہ وہ عبرت پذیر ہون اور **راوی** نے کہا کہ من خلفہم سے مراد یہ ہے کہ قبائل عرب سے جو پیچھے قریش کے ہین وہ سب قتل کیے جاوین وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اگر وہ واسطے صلح کے جھکین تو تو بھی اونکی طرف مائل ہو مگر توکل و تکیہ خدا ہی پر رکھ کہ وہ بڑا سننے جاننے والا ہے

راوی نے اس آیت کی تفسیر مین بیان کیا ہے یعنے اگر وہ لوگ زبانی بھی اقرار کرین کہ ہم مسلمان ہین تو
تو چاہیے کہ تو اونسے یہ اقرار بعض اونکا قبول کرے وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ
اللّٰهُ هُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ
مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ
اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنے اور اگر وہ اس اقرار مین ارادہ فریب دینے کا رکھتے ہون
تو حق تعالے تیری جانب سے اونکو کفایت کرتا ہے کہ وہ ایسا خدا ہے جسنے تیری مدد کی اپنی نصرت اور نصرت مومنین سے
اور مسلمین کے دلون کو باہم مولف و متفق کر دیا اگر تو مال تمام دنیا کا سارا خرچ کرتا تو بھی اسطرح تالیف قلوب اونکی
تو نکر سکتا لیکن حق تعالے نے درمیان اونکے ایسی الفت ڈالدی ہے کہ وہ غالب حکمت والا ہے راوی
نے تفسیر مین اس آیت کے کہا ہے یعنے الفت ڈالی ہے اونکے دلون مین قبول اسلام پر اور ہے واقدی علیہ الرحمہ
نے بواسطہ عبد الرحمان بن محمد بن ابی الرجال و عمرو بن عبد اللہ کے محمد بن کعب القرظی سے روایت
کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر حق تعالے نے مومنین کو ایسی قوت و توانائی عطا فرمائی تھی کہ اگر صبر و استقامت
کرین تو وہ بیس آدمی سو مشرکین پر غالب ہین اور روز بدر حق سبحانہ تعالے نے دو ہزار فرشتون سے اونکی تائید کی
پھر جبکہ حق سبحانہ تعالے نے بعلم ظہوری معلوم کیا کہ مسلمانون مین ناتوانی ہے تو اونسے تخفیف کی یعنے مقابلہ
دہ چند سے کم کرکے دو چند پر مقرر رکھا پھر جب کہ رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو حق مین اون لوگونکے
جو دعوی اسلام بشک کرتے تھے اور وہ بدر مین مارے گئے اور حق مین اون ساتون آدمیون کے جنکو ابتدائے
اسلام کے شک تھا اور اونکو اونکے باپ نے روک رکھا اور آخر کو وہ اوس روز مشرکین ساتھ مارے گئے
کہ اونہین ایک ولید بن عتبہ بن ربیعہ تھا کہ ذکر ان لوگون کا حدیث ابن ابی حبیبہ مین گذر چکا اور حق مین اون مسلمانون
جو مکے مین رہ گئے تھے اور استطاعت و توفیق ہجرت کی نہوئی تھی پس ان سب کی حق مین خدا عز و جل نے
یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِیْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا
كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَا الآیۃ
یعنے جو لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہین نافرمانی کرنے سے تو فرشتے جب اونکی روحین قبض کرتے ہین
اوسوقت کہتے ہین تم کس خیال و غفلت مین تھے وہ کہتے ہین ہم دنیا مین ناتوان اور بے بس تھے تو فرشتے
کہتے ہین کیا زمین خدا کی وسیع نہین ہے کہ تم اوسمین چلے جاتے اور راوی نے کہا جب مہاجرین نے
اون مسلمانون کو جو مکے مین رہ گئے تھے ہجرت کرنے کے لیے لکھ بھیجا تو جندب بن ضمرہ الجندعی نے
کہا کہ مکے مین میرے رہ جانے سے کوئی عذر و حیلہ میرا پیش خدا پیش رفت نہ پائیگا اور ہر چند وہ مریض تھا

اپنے عزیزون سے کہنے لگا مجکو یہان سے لیچلو کیا عجب ہے کہ مجھے صحت ہوجاوے لوگون نے کہا کس طرف
توجایا چاہتا ہے اوسنے کہا تنعیم کی طرف تب وہ اوسکو تنعیم مین لیگئے اور درمیان تنعیم و مکہ کے چار میل کا
فاصلہ ہے ہنوز رستے پر او سوقت جندب یہ کہتا تھا اَللّٰھُمَّ اِنِّی خَرَجْتُ اِلَیْکَ مُھَاجِرًا یعنے
اے پروردگار مین تیرے واسطے وطن چھوڑ کر نکلا ہون پس حق تعالی نے اوسکے باب مین یہ آیہ نازل کیا
وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ
عَلَی اللّٰہِ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے گھر سے بارادہ ہجرت و ترک وطن واسطے خدا و رسول کے نکلتا ہے
و بعد ازان اوسکو موت آجاتی ہے تو اجر و ثواب اوسکا بیشک خدا پر ثابت ہوجاتا ہے پھر جب کہ اون مسلمانون نے
جو مکے مین تھے یہ بات دیکھی اور سنی (یعنے پیام مہاجرین اور ہجرت جندب اور نزول آیت سے مطلع ہوے)
تو اونمین سے جو استطاعت خروج رکھتے تھے وہ نکل گئے اوسوقت ابوسفیان مشرکین مین سے کچھ لوگون کو ہمراہ
لیکر اون مسلمانون کی تلاش مین نکلا پھر اونکو گرفتار کرکے پھیر لیگیا اور اونکو قید کیا پس وہ لوگ آفت مین
مبتلا رہے پھر جو لوگ اس مصیبت و بلا مین گرفتار تھے اونکے حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل کیا
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ فَاِذَآ اُوْذِیَ فِی اللّٰہِ جَعَلَ فِتْنَۃَ النَّاسِ
کَعَذَابِ اللّٰہِ تا آخر آیۃ اور دو آیتین بعد والی یعنے لوگون مین بعضے ایسے ہین جو کہتے ہین کہ ہم
خدا کے ساتھ ایمان لاے ہین مگر جب اوسکو راہ خدا مین کچھ ایذا پہونچتی ہے تو وہ فتنہ مردم کو گویا عذاب
خدا کا سمجھتا ہے چنانچہ مہاجرین نے اس آیت کو پاس مسلمانان مکہ کے لکھ بھیجا پھر جب اونکو وہ نوشتہ پہونچا
اور جو کچھ اونکے حق مین نازل ہوا تھا اونکو معلوم ہوا تب اون لوگون نے کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیْنَا
اَنْ لَّا نَعْدِلَ بِکَ اَحَدًا یعنے اے پروردگار ہمارے ہم تیرے لیے اپنے اوپر نذر واجب کرتے ہین اس بات کی
کہ اگر تو یہان سے ہماری مخلصی کرے تو ہم تیرے ساتھ کسی کی برابری یعنے شرک نکرینگے آخر وہ لوگ باہر نکلے
اور یہ نکلنا اونکا دوسری بار تھا چنانچہ ابوسفیان اور مشرکون کو ہمراہ لیکر اونکی تلاش مین نکلا مگر یہ لوگ اونکے
پانے سے عاجز رہے کہ وہ بھاگ کر پہاڑون مین ہو رہے تب ابوسفیان وغیرہ مکے مین واپس آئے اور نہایت
سختی کرنے لگے اون مسلمانون پر جنکو پہلے پکڑ لیگئے تھے اور اونکو مار کی ایذا دینے لگے اور زبردستی کرتے تھے
ترک اسلام پر اور اوسی عرصے مین ابن ابی سرح مدینے مین چلا آیا اور قریش سے بیان کرنے لگا کہ محمد کے
پاس کوئی وحی نازل نہین ہوتی ہے مگر یہ کہ ابن قمطہ غلام نصرانی محمد کو جو کچھ تعلیم کرتا ہے مین اوسکو بحکم محمد
لکھا کرتا تھا اور جیسا چاہتا تھا لکھدیتا تھا پس حق تعالی نے اس بارہ مین یہ آیت نازل فرمائی وَلَقَدْ
نَعْلَمُ اَنَّھُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُہٗ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْہِ اَعْجَمِیٌّ وَّھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ

یعنے ہم خوب جانتے ہین جو وہ کہتے ہین کہ اوسکو ایک بشر تعلیم کرتا ہے وحالانکہ زبان اوس شخص کی
جسکی طرف پھیرتے ہین اور نسبت دیتے ہین وہ غیر عرب ہے اور یہ قرآن عربی خالص ہے اور جن
مسلمانون کو ابوسفیان اور اوسکے ہمراہی گرفتار کر لیے گئے تھے اور وہ مبتلائے مصیبت ہوے تھے اونکے
حق مین حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ پہلے
اس آیت مین وعید ہے واسطے کفار کے بعد ازان فرمایا مگر وہ لوگ جو مجبور کیے گئے یعنے کفر اونکا باجبار
ہے ولیکن قلب اونکا جازم ثابت ہے ایمان پر یعنے پس وہ مستثنے ہین کفار سے غرض کہ ابن ابی سرح
اون لوگون مین سے ہے جنکو شرح صدر ہے کفر سے یعنے وہ دل کشادہ ہین واسطے کفر کے بعد ازان
حق تعالے نے حق مین اون لوگون کے جو ابوسفیان کے پاس سے بھاگ کر حضور مین نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے حاضر ہوے جنہون نے صبر کیا عذاب پر بعد فتنہ کے یہ آیہ نازل فرمایا ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا الی آخر الآیہ یعنے
یہ وہ لوگ ہین جنہون نے صبر کیا ایذا اون پہ بعد فتنہ ابوسفیان کے بعد ازان رب تیرا واسطے
اون لوگون کے جنہون نے وطن چھوڑا بعد مصیبت پانے کے وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے
محمد بن عمر الواقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو اسحق بن محمد نے
اسحاق بن عبد اللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے کہا اوس روز نوفل بن خویلد بن العدویہ
نے پکار کر کہا اے گروہ قریش بہ تحقیق کہ یہ سراقہ وہ سراقہ نہین ہے یعنے اب وہ تمہارا دوست نہین ہے
اوسکی قوم کو تم خوب پہچانتے ہو اور اون لوگون کا تمسے باز رہنا ہر جگہ جانتے ہو پس چاہیے کہ اوس
قوم سے خوب لڑو اور مین جانتا ہون کہ پسران ربیعہ یعنے عتبہ وشیبہ نے جنگ کرنے مین بڑی جلدی
کی اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے رافع سے روایت کی ہے کہ اونہون نے
کہا ہر اینہ ہم لوگ اوس روز نہ کارنا ابلیس کا باعث ہزیمت کفار کے اور وانسے واویلا وسکی
سنتے تھے اور وہ صورت سراقہ بن جعشم کی بنکر ظاہر ہوا تھا یہانتک کہ وہ بھاگا یعنے جنود ملائکہ
دیکھکر گریزان ہوا اور سمندر مین گھس گیا اور اپنے دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنے لگا کہ یارب
مَا وَعَدْتَنِیْ یعنے اے پروردگار وفا کر جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت فرمایا ہے
بعد ازان جب قریش مکے مین آئے تو سراقہ کو ملامت وسرزنش کرتے تھے کہ تو نے
روز بدر ایسا ایسا کیا تھا اوسنے قسم کھائی کہ مین نے ہرگز ایسا نہین کیا اور
واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے شیخ عذک سے روایت

کی ہے اور مجھ اک صیاد ماہی گیر تھا قبیلہ حی سے اوس روز وہ کنار دریا پر تھا اور راوس سے نشیب پانی کی
طرف دیکھتا ہوا شکار ماہی مین مشغول تھا تو وہ کہتا ہے کہ مین نے ایک شور و واویلا و واحسرتا کا سنا کہ تمام
دشت و وادی صدا سے فغان سے پر تھا اوسوقت متحیر ہوکر مین ادھر ادھر دیکھنے لگا تو ناگاہ مجھ سراقہ
بن جعشم نظر آیا مین اوسکے قریب گیا اور مین نے اوس سے پوچھا کہ میرے باپ مان تجھپر فدا ہون یہ تیرا
کیا حال ہی اوسنے مجھے کچھ جواب نہ دیا بعد ازان مین نے اوسکو دیکھا کہ دریا مین کود پڑا اور اپنے دونون ہاتھ پھیلا
کہنے لگا اے پروردگار جو تو نے مجھسے وعدہ مہلت تا قیامت کیا ہے اوسکو وفا کر تب مین نے یہ حال دیکھکر
اپنے دل مین خیال کیا کہ قسم ہے خانہ کعبہ کی سراقہ مگر دیوانہ ہو گیا اور یہ حال ہو وقت غروب آفتاب کا روز بدر
ہنگام شکست مشرکین کے اور اوس روز علامت و نشانی ملائکہ کی یہ تھی کہ عمامے نور کے سبز و سرخ و زرد اونکے
سرون پر بندھے ہوے شملے اونکے شانون پر لٹکتے تھے اور اونکے گھوڑون کی پیشانیون پر پشمینہ کی چوٹیان
چھوٹی تھین اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے عمرو بن لبید سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا صلعم نے تحقیق کہ ملائکہ نشانیان یعنے وردیان باندھے آئے ہین چاہیے کہ تم بھی نشانیان
باندھو تب اصحاب نے اپنی مغفرون اور کلاہون مین پشمینہ باندھ لیا تھا اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث
نقل کی موسے بن محمد نے اپنے والد سے اونہون نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین سے چار شخص
نشانیان باندھے ہوے معرکہ جنگ مین نظر آتے تھے مثل حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کہ وہ روز بدر
پر شتر مرغ اپنے خود مین لگائے تھے اور علی علیہ السلام سر پر پشمینہ سفید باندھے تھے اور زبیر زرد رنگ
سر پر باندھے تھے اور زبیر کہتے تھے کہ روز بدر ملائکہ ابلق گھوڑون پر سوار نازل ہوے تھے اور اونکے
سرون پر عمامے زرد رنگ بندھے تھے اسلیے اوس روز زبیر نے زرد سرپیچ باندھا تھا اور ابودجانہ کا
سربند سرخ رنگ تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے موسے سہیل سے روایت کی ہے اونہون نے
کہا مین نے سہیل بن عمرو سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ مین نے روز بدر چند اشخاص سفید پوش کو
ابلق گھوڑون پر سوار نشانیان باندھے ہوے دیکھا کہ وہ مشرکین کو قتل اور اسیر کرتے ہین اور
ابواسید ساعدی بعد نابینا ہونے کے کہتے تھے کہ اس عرصہ مین اگر مین تمہارے ساتھ بدر مین
ہوتا اور میری آنکھین بھی بینا ہوتین تو مین تمکو شعب جبل بتاتا وہ درہ جسمین سے مین نے ملائکہ کو
نکلتے دیکھا تھا دکھاتا اور مین مجکو کچھ شک و شبہہ نہین ہوا اور وہ بیان ایک شخص کا بنی غفار مین سے نقل کرتے تھے
کہ اوسنے کہا روز بدر مین اور میرا ابن عم آگے بڑھا اور پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوسوقت ہم دونون مشرک تھے اور بدر کے
دونون ٹیلون مین سے جو تودۂ ریگ کا جانب شام واقع ہے ہم دونون اوسکے کنارے پر تھے اور منتظر جنگ کا

دیکھہ رہے تھے کہ جسکی طرف شکست ہو تو اوسکی لوٹ مین لوٹنے والون کی شریک ہوکر ہم بھی لوٹین ناگاہ ہمنے
ایک ٹکڑہ ابر دیکھا کہ وہ ہمسے بہت قریب آیا پھر اوسمین سے مین نے شور گھوڑون کا اور صدا ہتھیارون کی یعنے
ہنہنانا اور کھڑکھڑانا سنا اور یہ بھی مین نے سنا جیسے کوئی کہتا ہے اَقدِم حَیزُوم یعنے اے حیزوم آگی بڑہ
(حیزوم اسپ و نام اسپ) چنانچہ حال میری ابن عم کا یہ ہوا کہ ہیبت سی پردہ اوسکے دل کا پھٹ گیا وہ فوراً مرگیا
اور مین بھی قریب بہلاکت پہونچا اور بے حس و حرکت ہوگیا اور جب وہ ابر چلا تو مین اوسکو تکتا تھا تا آنکہ وہ پاس
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کی گیا اور مین بھی اوس جگہ سے چلا آیا پھر اوس ابر مین کچھ شور نتھا اور **واقدی**
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث **بیان** کی خارجہ نے بواسطہ اپنے والد ابراہیم بن محمد بن ثابت بن قیس بن
شماس کی اونہون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلعم نے جبرئیل سے پوچھا کہ روز بدر ملائکہ مین سے کون کہنے والا تھا کہ اقدم
یا حیزوم یعنے آگے بڑہ اے حیزوم گھوڑے جبرئیل نے کہا یا محمد مین آسمان کے ساری فرشتون کو نہین پہچانتا ہون اور
واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابی رہم سے **روایت** کی اونہون نے کہا مین اور میرے چچا کا بیٹا ہم دونون
چشمہ بدر پر تھے پھر ہمنے جب قلت اصحاب محمد اور کثرت احزاب قریش کی دیکھی تو ہمنے باخود یہ صلاح کی کہ جسوقت
دونون جماعت مقابل ہونگے تو ہم لشکر محمد مین ملجاوینگے آخر ہم لوگ حضرت کے باین والی جماعت کی طرف چلے
اور ہم کہ رہے تھے کہ یہ لوگ چوتھائی قریش سے ہین پس اسی عرصہ مین کہ ہم یہ کہتے ہوے میسرہ لشکر پر چلی جاتی تھی
ناگاہ ایک ابر آکر ہمپر چھا گیا ہمنے آنکھ اوٹھا کر جو دیکھا تو آواز آدمیون کی اور ہتھیارون کی سنی اور ایک کو سنا کہ
وہ اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اے حیزوم آگے بڑہ اور اوسی ہمنے یہ کہتے ہوے سنا رُوَیۡدَہٗ تَتَامَّ اُخۡرَاکُم
یعنے ٹھہرے چلو کہ تمہارے پیچھے والے آگے آجاوین پس یہ لوگ رسول خدا صلعم کے میمنہ پر نازل ہوے بعد ازان مثل
اوسکے ایک اور ابر آیا اور رسول خدا صلعم کے ساتھ شامل ہوا پھر اوسوقت جو ہمنے طرف رسول خدا صلعم اور اصحاب کے
نگاہ کی تو یہ لوگ قریش سے دو چند نظر آئے اور ہنگام مشاہدہ نزول ابر و استماع صداے مہیب میرے چچا کا بیٹا تو مارے
خوف سے مرگیا اور مین بے حس و حرکت ہوگیا آخر مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی اور اسلام قبول کیا
اور **راوی** کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سواے روز بدر کے شیطان کسی روز ایسا نہین دیکھا گیا کہ وہ
ذلیل وحقیر تر و پشیمان و پر خشم زیادہ یوم عرفہ سے ہوا ہو اسلیے کہ اوسنے نزول رحمت خدا و عفو گناہان عظیم بندون
معاینہ کیا تھا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ شیطان نے روز بدر کیا دیکھا تھا فرمایا کیا اوسنے نہین دیکھا تھا کہ
جبرئیل جنود ملائکہ لائے ہین اور **راویون** نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر فرمایا کہ دیکھو جبرئیل آندھی لیکر
آتے ہین اور گویا کہ وہ ہیئت و صورت مین دحیہ کلبی دکھائی دیتے ہین پس ہم منصور و فیروز مند ہوا صبا سے ہوے
ہین اور قوم عاد ہلاک ہوئی ہوا دبور سے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمن بن عوف سے

روایت کی کہ اونھون نے کہا مین نے روز بدر پاس رسول خدا صلعم کے دو مردون کو دیکھا کہ ایک اونکی داہنی
ہے اور ایک بائین اور دونون قتال شدید کر رہے تھے پھر ایک اور تیسرا آیا عقب پر حضرت صلعم کے بعد ازان ایک اور
چوتھا آیا آگے حضرت کے اور واقدی علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے سعد سے روایت کی ہے اونھون نے
کہا روز بدر مین نے دو مردون کو دیکھا کہ وہ حضرت کیطرف قتال کر رہے ہین ایک داہنی سے دوسرا بائین سے اور
مین حضرت علیہ السلام کو دیکھتا تھا کہ وہ کبھی اسکو دیکھتے تھے کبھی اسکو دیکھتے تھے اور فتح و ظفر الٰہی سے مسرور ہوتے تھے اور واقدی نے
بواسطہ رواۃ کے صہیب سے بھی روایت کی کہ اونھون نے کہا روز بدر مین نے بہت سے ہاتھ کٹے پڑے دیکھے
اور بہت سے جراحات اندرونی دیکھے کہ اون زخمون نے خون نہین دیا تھا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے
ابی بردہ بن نیار سے روایت کی ہے اونھون نے کہا کہ روز بدر مین تین سر کاٹ لایا اور روبروے جناب رسول خدا
صلعم کے رکھا اور عرض کی یا رسول اللہ انمین دو سرون کو تو مین نے کاٹا ہے مگر تیسرا سر سو مین نے ایک شخص ابیض یعنی
سفید پوش یا گورے رنگ دراز قد کو دیکھا کہ اوسنے اس سر والے کو قتل کیا اور سر اوسکا آگے پھینکدیا تو مین اوسکو اوٹھا لایا
یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہ فلان ملک تھا اور ابن عباس کہتے تھے کہ سواے روز بدر کے ملائکہ نے اور کہین
نہین قتال کی ہے اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اونھون نے
کہا کہ روز بدر فرشتے اون لوگون کی صورت بنا کر آئے جنکو تم پہچانتے تھے تا مسلمانون کے دلون کو مستقل و مطمئن
کرین چنانچہ مین اونکے پاس گیا تو مین نے سنا کہ وہ مسلمانون سے یہ کہہ رہے تھے اگر وہ مشرکین تمپر حملہ کرینگے
تو تمہارے سامنے ثابت و قائم نہ رہ سکینگے کیونکہ وہ کچھ مال نہین ہین اور اونکی کچھ حقیقت نہین ہے اور یہ بموجب ارشاد
حق تعالیٰ کے ہے اِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ اٰمَنُوا الی آخر الآیۃ
یعنی جب تیرے پروردگار نے فرشتون کو وحی کی کہ مین تمہارے ساتھ ہون تم مسلمانون کو تقویت اور
تسلی دو اور واقدی نے موسیٰ بن محمد سے روایت کی ہے کہ سائب بن ابی حبیش الاسدی بعہد حضرت
عمر رضی اللہ عنہ ذکر کرتے تھے کہ آدمیون مین سے مجھکو کسی نے اسیر نہین کیا لوگون نے کہا پھر کسنے تمکو اسیر کیا تھا
اوسنے کہا جبکہ قریش بھاگے تو مین بھی اونکے ساتھ بھاگا اوسوقت ایک شخص گورے رنگ دراز قد ابلق گھوڑے پر سوار
ہوا سے اوترا لیکن مین آسمان و زمین سے آیا اور مجھکو مضبوط باندھ دیا بعد ازان عبدالرحمان بن عوف میرے
پاس آیا اور مجھے بندھا ہوا پایا عبدالرحمن لشکر مین پکارنے لگا کہ اسکو کسنے اسیر کیا ہے مگر کوئی نہ بولا کہ مین نے
اسکو قید کیا ہے یہان تک کہ مجھے پیش رسول خدا صلعم لیگئے اور آنحضرت علیہ السلام نے مجھسے فرمایا اے ابن حبیش
تجھے کسنے قید کیا ہے مین نے کہا مین اوسے نہین پہچانتا ہون اور مجھے ناگوار ہوا کہ جسنے مجھے اسیر کیا ہے اوسکا
وہ حال بیان کرون جو مین نے بچشم خود دیکھا تھا مگر رسول خدا صلعم نے خود فرمایا کہ فرشتون مین سے ایک فرشتہ نے

بزرگ نے اسکو اسیر کیا ہی پھر فرمایا اے بہ عوف تو اپنے اس قیدی کو لیجا آخر عبد الرحمان مجکو لیگیا اور وہ کلمہ حضرت علیہ السلام کا ہمیشہ مجکو یاد رہا اور قبول اسلام مین تاخیر ہوئی یہانتک کہ مجھے اسلام نصیب ہوا اور واقدی نے بواسطہ رواۃ کے حکیم بن حزام سے روایت کی ہے اوسنے کہا روز بدر مین نے دیکھا کہ وادی خلص مین ایک کالا کمل سا نمودار ہوا اور سارا افق آسمان اوس سے ڈھک گیا (وادی خلص ایک گوشہ ہے مقام رویثہ کا) پھر کا وہ وادی چیونٹیون سے پر ہو گیا کہ وہ سب مانند سیل کے روان ہوئین اوسوقت میرے دل مین خیال آیا کہ یہ کوئی شے ہی جو واسطے تائید محمد کے آسمان سے نازل ہوئی ہی آخر معلوم ہوا کہ وہ فرشتے تھے پھر تھوڑی دیر نگذری تھی کہ شکست کفار ہوئی

ذکر امتناع قتل ابو البختری وغیرہ اور پھر قتل ہونا اونکا حالت لاعلمی مین

راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے قتل ابو البختری سے منع فرمایا اسوجہ سے کہ وہ ایک روز سب کے واسطے دفاع ایذاے رسول خدا کی ہتھیار لگا کر حمایت کو نکلا تھا اور کہتا تھا کہ آجکے دن جو کوئی محمد سے بد پیش آویگا مین اوسکو قتل کرونگا پس حضرت نے اس بات کی شکر گذاری اور احسان مندی مین روز بدر اوسکے منع قتل فرمایا تھا چنانچہ ابو داؤد مازنی نے بیان کیا مین نے ابو البختری سے ملاقات کر کے کہا کہ رسول خدا صلعم نے تیرے قتل کرنے سے منع کیا ہی بہتر ہے کہ تو ہاتھ اپنا دے (یعنے میرا ہوکے اسیری) اوسنے جواب دیا کہ تجھے کیا چاہئے یعنے اس کلام سی میرے ساتھ تیری کیا غرض ہے کیونکہ اگر محمد نے میرے قتل کرنے سے منع کیا ہی تو مین ازروے دفع بلاکی تھی ولیکن ہاتھ دینا میرا پس قسم ہے لات وعزی کی کہ مکے کی عورتین تک جانتی ہین اس بات کو مین ہرگز اپنا ہاتھ نہ دونگا اور مین جانتا ہون کہ تو مجھے باز نہ رہیگا تو کر گذر مجھسے جو تیرا ارادہ ہو آخر ابو داؤد نے اوسکو تیر مارا اور کہا اَللّٰھُمَّ سَھْمُکَ اے پروردگار یہ تیرا تیر ہے اور ابو البختری تیرا بندہ ہے یعنے قبضہ قدرت مین ہے پس اس تیر کو تو مقتل پہ پہونچا دے (مقتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی صدمہ و زخم سے آدمی مرجاتا ہی) اور حال یہ تھا کہ ابو البختری زرہ پوش تھا مگر تیر نے زرہ توڑ کر اوسکو قتل کیا اور بعضون نے کہا ہی کہ ابو البختری کو مجذر بن زیاد نے نادانستہ قتل کیا یعنے وہ اوسکو پہچانتا نتھا اور مجذر نے اس مضمون کا شعر کہا ہی جس سے قتل کرنا اوسکا ثابت ہوتا ہی اور اسیطرح حضرت رسول خدا صلعم نے قتل کرنے سے نسبت حارث بن عامر کے منع کیا اور فرمایا کہ اوسکو اسیر کرلو قتل نکرو اسلیے کہ وہ خروج بدر سے بہت کارہ تھا (یعنے قریش لیگئے) [illegible] خبیب بن یساف سے اوسکا مقابلہ ہو گیا اور وہ اوسکو پہچانتے نتھے پس لاعلمی مین اوسکو قتل کیا پھر جسوقت آنحضرت صلعم کو اوسکے قتل ہونیکی خبر معلوم ہوئی تو فرمایا اگر پہلے سے مین اوسکو پاتا کہ وہ اسیر ہوتا اور قتل نہ کیا جاتا تو مین اوسکو چھوڑ دیتا کہ وہ اپنے اہل و عیال مین چلا جاتا اور اسیطرح آنحضرت صلعم نے قتل زمعہ بن الاسود سے منع فرمایا تھا مگر ثابت بن الجذع نے ناشناسائی مین اوسکو قتل کیا

ذکر جنگ گرمی معرکۂ قتال و ظہور فتح و ظفر و نزول ملائک از پیش ملک متعال

اور راوی کہتے ہین جسوقت ہنگامہ جنگ شدید گرم تھا تو رسول خدا صلعم اپنے دونون ہاتھ اوٹھائے ہوے
حق سبحانہ تعالے سے نصرت اور وعدۂ ظفر طلب کر رہے تھے اور کہتے تھے خداوندا اگر گروہ مشرکین مجھپر غالب آوینگے
تو شرک پھیل جائیگا اور دین تیرا قائم نرہیگا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے واللہ یا رسول اللہ حق تعالے ضرور
آپکی نصرت کریگا اور روے مبارک روشن کریگا چنانچہ حق سبحانہ تعالے نے ہزار فرشتے بہم کفار پر نازل کئے
اوسوقت حضرت علیہ السلام ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے اے ابوبکر خوش ہو یہ جبرئیل عمامہ زرد باندھے ہوے
اپنے گھوڑے کی باگ اوٹھائے ہوے بابین آسمان و زمین یعنے ہوا سے نظر آئے ہین اور جبتک مین یہان تیرے
تو تھوڑی دیر مجھسے غائب رہے پھر حاضر آئے ہین اسطرح کہ اونکے سامنے کے دانت یعنے چہرہ اونکا گرد آلودہ ہے اور کہتے ہین
کہ فتح و نصرت خدا کی جسے تونے خدا سے طلب کی وہ تیرے لیے آپہونچی ہے اور راوی کہتے ہین کہ جناب
رسالت مآب صلعم بجانب پروردگار متوجہ ہوے کہ ایک مشت سنگریزے لیکر کفار پر پھینکا اور یہ دعا پڑھی شَاہَتِ
الوُجُوْہُ اَللّٰھُمَّ اَرْعِبْ قُلُوْبَھُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَھُمْ یعنے سنگریزے پھینکتے وقت فرمایا انکے منہ
بگڑ جاوین یعنے انکا کالا منہ ہوا سے پروردگار انکے دلون مین ہیبت ڈال اور انکے پاؤن کو ڈگا دے کہ بھاگ جاوین
بالآخر وہ دشمنان خدا ایسے بھاگے کہ کسی شے کو مڑکر نہ دیکھتے تھے اور اہل اسلام اونکو خاطر خواہ قتل کرتے تھے
یا اسیر کر لیتے تھے اور اون مشرکین مین سے کوئی ایک بھی ایسا باقی نہ بچا تھا جسکا منہ اور آنکھین اوس کی
کنکریون سے پر نہون اور وہ نہین جانتا تھا کہ آنکھون سے کدھر دیکھے یعنے اوسکی آنکھین کسیطرف کھلتی نہ تھین
اور اونکو ملائکہ و مومنین قتل کر رہے تھے اوس وقت عدی بن ابی الزغبا نے یہ شعر کہا اور پڑھا **شعر**
اَنَا عَدِیٌّ وَالسَّحَلُ * اَمْشِیْ بِہَا مَشْیَ الْفَحَلِ یعنے مین عدی ہون اور یہ میری زرہ ہے کہ مین اوسکو
پہنے ہوے چلتا ہون چال شیر نر کی راوی کہتا ہے مراد سحل سے زرہ ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
کہ درمیان جماعت کے عدی کونسا ہے تب ایک شخص نے قوم مین سے عرض کی یا رسول اللہ مین عدی ہون فرمایا
ابن فلان نے وہ کیا شعر پڑھا ہے اوسنے کہا مین وہ عدی نہین ہون جسنے شعر کہا ہے بعد ازان عدی بن الزغبا
نے کہا یا رسول اللہ وہ عدی مین ہون فرمایا تونے کیا شعر کہا ہے اوسنے کہا وَالسَّحَلُ اَمْشِیْ بِہَا مَشْیَ الْفَحَلِ
حضرت علیہ السلام نے پوچھا سحل کیا چیز ہے اوسنے عرض کی زرہ ہے (یعنے ہمارے یہان زرہ کو سحل کہتے ہین)
بعد ازان حضرت نے اوسکی مدح کی اور فرمایا کیا خوب آدمی ہے عدی جو عدی بن الزغبا ہے اور راوی
کہتے ہین کہ عقبہ بن ابی معیط جب مکہ مین تھا اور آن حضرت صلعم قبل ہجرت مکے مین تشریف لاتے تھے
تو عقبہ نے یہ اشعار کہے تھے **قطعہ** یَا رَاکِبَ النَّاقَۃِ الْقَصْوَاءِ ھَاجَرْنَا

عَمَّا قَلِيلٍ تَرَانِي رَاكِبَ الْفَرَسِ ✦ أُعِلُّ رُمْحِي فِيكُمْ ثُمَّ أُنْهِلُهُ ✦ وَالسَّيْفُ يَأْخُذُ مِنْكُمْ كُلَّ مُلْتَبِسٍ

یعنے اے سوار ناقۂ قصوا کے اب تمنے بھی مکہ سے ہجرت کی ہے عنقریب ہے کہ تو مجکو گھوڑے پر سوار دیکھیگا کہ میں اپنے نیزے کو تمہارے خون سے سیراب کرونگا اور پھر سیراب کرونگا یعنے بار بار نیزے مارونگا اور ہماری تلوار سارا ساز و رخت تمہارا سلب کریگی یعنے چھین لیگی **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا ان اشعار کو میرے سامنے ابن ابی الزناد نے پڑھا اور کہا جسوقت یہ اشعار حضرت رسول خدا صلعم کو پہونچے تو فرمایا اَللّٰهُمَّ اَكِبَّهُ لِمَنْخَرِهِ وَاَصْرَعْهُ یعنے اے پروردگار اوسکو سرنگون اوندھے منہ گرا اور ہلاک کر **راوی** نے کہا کہ روز بدر عقبہ کے گھوڑے نے شوخی کی اور اوسکو گرا دیا چنانچہ عبد اللہ بن سلمۃ العجلانی نے اوسکو پکڑ کر حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کیا حضرت نے عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کو حکم کیا تو اونہون نے اوسکی مشکین باندھ کر قتل کیا ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦ ✦

ذکر قتل امیہ و ابوجہل و غیرہ سرداران لشکر قریش و اسیری کفار و بہادری اصحاب کرام و ظہور بعض معجزات آنحضرت و غنیمت عظیمہ

مروی ہے عبد الرحمان بن عوف سے کہ روز بدر بعد گریز کفار کے میں زرہون کو جمع کرنے لگا اوسوقت امیہ بن خلف نے مجھسے ملاقات کی اور وہ ایام جاہلیت میں میرا دوست تھا اور اوس زمانے میں میرا نام عبد عمرو تھا اور بعد اسلام میرا نام عبد الرحمان ہوا اِس وقت ملاقات کی اوسنے مجھے پکارا ای عبد عمرو مین نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے کہا مین تجکو عبد الرحمان اسلیے نہین کہتا ہون کہ مُسَیلمہ یمامہ مین نام رحمان پکارا جاتا تھا لہذا مین تجکو اوس نام سے نہین پکارتا ہون آخر وہ مجکو بنام عبد الالٰہ پکارا کرتا تھا چنانچہ روز بدر جب مین نے اوسکو دیکھا تو وہ گویا کہ جمل اورق ہے یعنے شتر خاکستر گون اور اوسکے ہمراہ علی اوسکا بیٹا تھا پھر امیہ نے مجھے پکارا یا عبد عمرو مین نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے مجھی پکارا ای عبد الالٰہ تو مین نے جواب دیا اوسنے کہا اگر تمکو حاجت دودھ پینے کی یعنے احتیاج مال ہو تو مین تیرے لیے تیری ان زرہون سے بہتر ہون تب مین نے کہا آؤ تم دونون میرے ساتھ چلو پھر مین اون دونون کو اپنے آگے آگے لیچلا اوسوقت امیہ نے کسیقدر اپنے تئین امن مین دیکھا تو مجھسے پوچھنے لگا کہ آج مین نے ایک شخص کو تمہارے درمیان دیکھا تھا کہ اوسکے سینہ و سر پر بطور نشان سر سبد پر شتر مرغ بندھا تھا وہ کون شخص ہے مین نے کہا وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے وہ کہنے لگا یہی وہ شخص ہے جسنے میرے ساتھ بڑی بڑی سختیان کی ہین پھر اوسنے پوچھا وہ شخص جو داج قصیر یعنے بزرگ شکم کوتاہ قد جو نشان سر پہ سرخ باندھے تھا کون ہے مین نے کہا یہ ایک مرد ہے انصار میں سے اسکا نام سمال بن خرشہ ہے امیہ نے کہا اس سے بھی مین نے بہت ایذا پائی یا عبد الالٰہ آج کے روز ہم تمہارے لیے جزر ہوگئے یعنے شتران کشتنی و خوردنی ہوگئے عبد الرحمان نے کہا اسی اثنا میں کہ وہ میرے آگے آگے قدم اوٹھائے اور لمبے قدم چلا جاتا تھا اور اوسکا بیٹا بھی ہمراہ تھا ناگاہ بلال کی اوسپر نظر پڑی اور وہ اوسوقت اپنا آٹا گوندھ رہے تھے پھر اونہون نے گوندھنا چھوڑ دیا اور اٹھ

آیا زور زور ملکر چھوڑا سنے لگی اور پکارتے جاتے تھے اسے گروہ انصار امیہ بن خلف سرغنہ اہل کفر ہے اگر یہ بچ گیا
تو میں نہ بچونگا یہ سنکے لوگ امیہ کیطرف دوڑ پڑے جسطرح ناقہ نوزائیدہ بلبلاتی ہوئی اپنے بچے کیطرف دوڑتی ہے
یہانتک کہ امیہ گر پڑا اور مین بھی اوسکے بچانے کو اوسپر لوٹ گیا مگر حباب بن المنذر نے بڑھکر اپنی تلوار نیچے سے
ڈالی کہ ناک امیہ کی نوک کٹ گئی پھر جب وہ قطع بینی سے آگاہ ہوا تو کہا ایہ عنک یعنے ہمارے اور اونکے درمیان
سے تو جدا ہو جا عبد الرحمان نے کہا اوسوقت مجھے قول حسان کا یاد آیا اَوَعَنْ ذٰلِكَ الْاَنْفُ جَادِعٌ
یعنے کیا وہ اس بات سے ناک کاٹنے والا ہے بعد ازان خُبیب بن یساف اوسکی طرف بڑھا اور اوسکو قتل کیا
اور امیہ نے بھی خُبیب کو ایک ایسی ضرب تلوار ماری کہ ہاتھ اونکا شانے سے جدا ہو گیا مگر حضرت رسول خدا صلعم نے
اپنے دست مبارک سے اونکا ہاتھ شانے سے ملا یا کہ وہ وصل ہو گیا اور زخم بھر آیا اور برابر ہو گیا بعد ازان خُبیب بن
یساف نے بعد اس واقعہ کے دختر امیہ بن خلف سے عقد نکاح کیا ایک روز اوس زوجہ نے نشان اوس ضربہ کا
دیکھکر بولی لَا يَشُلُّ اللّٰهُ يَدَ رَجُلٍ فَعَلَ هٰذَا یعنے خدا شل نکرے ہاتھ اوس شخص کا جسنے یہ کام کیا یعنی خدا اوسے
یعنے اوسکے باپ سے درگذر کرے یا یہ معنی ہین کہ کیا شل نکرے خدا ہاتھ اوس شخص کے جسنے یہ کام کیا خُبیب نے
کہا مین نے بھی اوسکے شانے پر ایسی تلوار ماری کہ اوسکی پسلی تک اوتر آئی و حال آنکہ وہ زرہ پہنے ہوئے تھا
اور مین کہتا تھا لے اس کو کہ مین ابن یساف ہون اور مین نے اوسکے ہتھیار لیے اور اوسکی زرہ کٹی ہوئی بھی
لی بعد ازان علی بن امیہ میرے مقابل پر آیا تو اوسکا سامنا حباب نے کیا کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسنے
ایک ایسی چیخ ماری کہ مثل اوسکی کبھی کوئی شور نہین سنا گیا تھا پھر عمار بر سر وقت پہونچے اونہون نے ضربت شمشیر
سے کام اوسکا تمام کیا اور بعضے کہتے ہین کہ عمار قبل زخمی ہونے اوسکے آئے تھے پھر دونون نے باہم جنگ
کی اور بالکدیگر وار کیے آخر عمار نے اوسکو مار لیا اور پہلی روایت ثابت تر ہے کہ عمار نے اوسکو بعد قطع پاؤن کے
قتل کیا اور دربارۂ قتل امیہ کے ہمنے سوا اسکے اور روایت بھی سنی ہے **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے
رفاعہ بن رافع سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ روز بدر جب ہمنے امیہ بن خلف کو گھیر لیا اور وہ
قریش مین بڑا شان دار تھا اور میرے ہاتھ مین برچھا تھا اور اوسکے پاس بھی برچھا تھا پھر ہم دونون نے باہم
نیزہ بازی کی یہانتک کہ نوک دونون کے نیزون کی ٹوٹ گئی پھر ہم دونون نے تلوار لی کہ بالکدیگر خوب تیغ زنی
ہوئی تا آنکہ تلوارین بھی ٹوٹ گئین بعد ازان مین نے اوسکی بغل زرہ سے خالی دیکھی کہ اوس جگہ سے زرہ پھٹی تھی
تب مین نے نوک تلوار کی اوسکی بغل مین بھونک دی تو وہ قتل ہو گیا اور تلوار جو مین نے کھینچی تو وہ چربی آلودہ تھی
اور راوی نے کہا ہمنے دوسری روایت بھی اس بارہ مین سنی ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی
محمد بن قدامہ بن موسی نے اپنے باپ سے اونہون نے عائشہ بنت قدامہ سے عائشہ نے **بیان** کیا کہ صفوان

بن امیہ بن خلف نے قدامہ بن مظعون سے کہا یا قدام روز بدر میرے پدر کا ہاتھ تو نے قطع کیا قدامہ نے کہا
ایسا نہین ہوا واللہ مین نے یہ کام نہین کیا اگر مین ایسا کرتا بھی تو بھی قتل مشرک سے عذر خواہ نہوتا صفوان نے
کہا اے قدام پھر روز بدر کسنے میرے باپ کا ہاتھ قطع کیا اوسنے کہا مین نے چند جوانان انصاری کو دیکھا کہ وہ
امیہ کیطرف بڑھے اونمین معمر بن حبیب بن عبید بن الحارث بھی تھا اوسیکو مین نے تلوار اوٹھاتے اور مارتے
دیکھا صفوان نے کہا وہ ابو قرد ہے یعنے بندر کا باپ اور یہ اسلیے کہ معمر ایک شخص کریہ منظر تھا چنانچہ اس بات کو
حارث بن حاطب نے سنا وہ اوسپر غصہ ہوا اور مادر صفوان کی پاس گیا کہ وہ کریمہ بنت معمر بن حبیب تھی پھر بیان کیا
کہ صفوان ہمکو ایذا رسانی سے نہ ایام جاہلیت مین چھوڑتا تھا اور نہ اب اسلام مین چھوڑتا ہے کریمہ نے کہا
وہ کیا بات ہے حارث نے کہنا صفوان کا کہ معمر کو ابو قرد کہا تھا بیان کیا تب مادر صفوان نے غصہ ہوکر کہا اے صفوان
تو معمر بن حبیب کی مذمت کرتا ہے اور اوسکو بد کہتا ہے وحال آنکہ وہ اہل بدر سے ہے واللہ مین سال بھر تیری عزت
و توقیر نکرونگی صفوان نے کہا اے مادر واللہ پھر کبھی ایسا کلمہ نکہونگا اور مین نے تو یہ کلمہ بیساختہ کہا تھا میرے دل مین
کچھ اسکا خیال نتھا اور دوسری روایت مین واقدی نے بواسطہ محمد بن قدامہ اور قدامہ نے عائشہ بنت
قدامہ سے روایت کی ہے کہ جسوقت مادر صفوان بن امیہ نے حباب بن المنذر کو مکہ مین دیکھا تو لوگون نے
مادر صفوان سے کہا یہ وہی شخص ہے جسنے روز بدر علی بن امیہ کا پانو قطع کیا تھا مادر صفوان نے کہا مجھے معاف رکھو
ایسے شخص کے ذکر سے جو اوپر شرک وکفر کے مارا گیا حق تعالے نے علی بن امیہ کو حباب بن المنذر کے ہاتھ سے خوار و
ذلیل کیا اور حباب کو حق تعالے نے قتل علی بن امیہ سے مکرم کیا کیونکہ حباب جسوقت مکہ سے نکلا اسلام پر تھا پس
اوسنے اوسکو غیر اسلام پر قتل کیا اور راوی کہتے ہین زبیر بن عوام بیان کرتے تھے کہ روز بدر عبیدہ بن سعید
بن العاص مجھکو ملا اور وہ اپنے گھوڑے پر سوار اور زرہ کامل یعنے دامن دار تا بپا پہنے تھا اوسمین سے سوائے
اوسکی دونون آنکھون کے اور کوئی عضو دکھائی نہین دیتا تھا اور اوسکے پاس ایک چھوٹی لڑکی تھی اور وہ بیمار تھی
کہ آزار سے اوسکا پیٹ بڑا تھا چنانچہ عبیدہ اوس لڑکی کو گود مین اوٹھائے ہوئے لوگون سے پکار کر کہتا تھا انا
ابو ذات الکرش انا ابو ذات الکرش یعنے مین باپ ہون اطفال خردسال کا زبیر کہتے تھے اور اوسوقت میرے ہاتھ مین
برچھی تھی مین نے اوسکی آنکھ مین ماری تو انی برچھی کی اٹک گئی پھر مین نے اوسکے رخسارہ پر پانو رکھکر برچھی کھینچ کر کے
کھینچی کہ حلقہ آنکھ کا نکل آیا چنانچہ وہ برچھی رسول خدا صلعم نے لے لی اور وہ مثل نیزہ عنزہ کے پیش پیش رسول خدا
صلعم اوٹھایا جاتا تھا اور آنحضرت آگے آگے ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی رہا کرتا تھا اور کہا زبیر نے جسوقت
اہل اسلام پھر گئے اور باہم مختلط ہوگئے تو عاصم بن ابی عوف بن ضبیرہ السہمی مانند گرگ کے آگے بڑھا اور کہتا تھا
اے گروہ قریش پیغمبر لازم ہے کہ قاطع رحم و قرابت اور پراگندہ کنندہ جماعت اور غیر معروف باتین لائے اور اسے گرفتہ

مجھکو باقی نچھوڑو کہ اگر وہ بچ گیا تو پھر ہم نہ بچینگے اوسوقت ابو دجانہ اوسکے مقابلے پر آئے پھر دونون مین
خوب تلوار چلی آخر ابو دجانہ نے اوسکو قتل کیا اور ابو دجانہ وہان ٹھہر کر رخت وسلاح مقتول کا اوتارنے لگے
اس عرصہ مین کہ وہ رخت اوسکا کھینچ رہے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اوس طرف ہوا تو اونہون نے
سلب رخت سے اونکو منع کیا اور کہا اوسکا اسباب چھوڑ دے جبتک کہ دشمنون کو ہم دفع کرین اور مین
اس بات کا شاہد رہونگا کہ یہ اسباب تیرا ہے اور اوسیوقت معبد بن وہب نے بڑھکر ابو دجانہ کو ایسی ضربت
تلوار کی ماری کہ وہ بیٹھہ گئے جسطرح اونٹ بیٹھہ جاتا ہے بعد ازان پھر کھڑے ہوے اور آگے بڑھے اور
چند ضربات شمشیر معبد پر لگائین مگر تلوار اونکی کچھ اوسکو کارگر نہوئی یہانتک کہ معبد ایک غار مین جو اوسکے
سامنے تھا اور اوسکو دیکھا نتھا گر پڑا اور اوسکے اوپر ابو دجانہ بھی کود پڑے پھر اوسکو ذبح کرنے کے طور پر
ذبح کیا اور اوسکا اسباب اوتار لیا اور راوی کہتے ہین جب روز بدر ہوا اور بنی مخزوم نے قتل ہونا ہر ایک
مقتول کا دیکھا تو اونہون نے کہا نسبت ابو الحکم یعنے ابو جہل کے ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا نچھوڑو کیونکہ پسر ان
پسران ربیعہ جنگ مین جلدی کر گئے اور اپنی شجاعت پر نازان ہوے وحال آنکہ اونکی قوم نے اونکی کچھ
حمایت نہ کی پھر بنی مخزوم نے مجتمع ہوکر ابو جہل کو حلقہ مین کر لیا جسطرح قطر درمیان گلہ شتران کے پھر سب نے باہم
مشورہ کیا کہ زرہ ابو جہل کی کسی اور شخص کو اپنے لوگون مین سے پہناوین چنانچہ زرہ ابو جہل کی عبد اللہ بن المنذر
بن ابی رفاعہ کو پہنائی آخر علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کرکے قتل کیا اور وہ اوسکو ابو جہل سمجھے تھے اور وقت
قتل کے فرمایا لے اس ضربت کو کہ مین اولاد عبد المطلب ہون پھر بعد قتل اوس جگہ سے پھر آئے بعد ازان
بنی مخزوم نے وہ زرہ ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو پہنائی اوسکو حمزہ بن عبد المطلب نے ابو جہل جانکر حملہ کیا آخر
اوسکو قتل کیا اور کہا لے اس ضربت کو مین پسر عبد المطلب ہون بعد ازان وہ زرہ حرملہ بن عمرو کو پہنائی گئی تو اوسپر
علی علیہ السلام نے حملہ کرکے قتل کیا اور ابو جہل اپنی جماعت مین تھا بعد ازان لوگون نے ارادہ کیا کہ وہ زرہ خالد
بن الاعلم کو پہناوین مگر اوسنے اوسدن اوسکے پہننے سے انکار کیا چنانچہ معاذ بن عمرو بن الجموح نے کہا مین نے
ابو جہل کو دیکھا کہ وہ حلقہ مردم مین جسطرح درمیان گلہ شتران کے تھا اور وہ لوگ کہتے تھے کہ نسبت ابو جہل کے
ہمکو اندیشہ ہے اسکو تنہا نچھوڑو اوسوقت مین نے جانا کہ ابو جہل یہان ہے تب مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یا تو آج مین اوسکے پاس مرونگا یا اوسکو مارونگا پس مین قصد اوسکا کرکے چلا یہانتک کہ اوسکی نمود نے
یا اوسکی ناآزمودہ کاری نے مجھکو اوسپر قدرت دی کہ مین نے حملہ کیا اور ایک ایسی ضربت ماری کہ اوسکا پانو کٹ کر
جدا جا پڑا جسطرح خستہ خرما ریسنگ سے چھٹک اور اوچھل جاتا ہے بعد ازان اوسکا بیٹا مجھپر آیا اور میرے شانے پر
تلوار ماری کہ میرا ہاتھ شانے سے کٹ گیا مگر کچھ پوست باقی رہگیا کہ ہاتھ لٹکنے لگا اور مین اوس ہاتھ کو کہ پیچھے پوست مین

لگا تھا اوس معرکہ مین کھینچتا پھرا پھر جب مجکو اوس سے اذیت شدید ہوئی تو مین نے اپنا پانو اوس ہاتھ پر رکھکر کھینچا تا آنکہ مین نے اوسکو الگ کر دیا پھر مین عکرمہ کے پاس گیا تو مین نے اوسکو دیکھا کہ وہ جا ے امن و پناہ اپنے لیے ڈھونڈھتا تھا اگر اوسوقت میرا ہاتہ ہوتا تو مجکو امید تھی کہ اوس روز مین اوسکو بھی قتل کرتا راوی نے کہا کہ معاذ نے زمان عثمانؓ مین وفات پائی اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے جابر بن عبد اللہ سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مجھسے عبد الرحمٰن بن عوف نے حدیث بیان کی کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن عمرو بن الجموح کو تلوار ابی جہل کی عطا کی اور وہ آجتک آل معاذ بن عمرو مین موجود ہے کہ اوسمین کچہ رخنہ بھی ہے یعنے تھوڑی سی مڑی ہے اور عطا فرمائی تھی بعد اسکے کہ حضرت علیہ السلام نے عکرمہ بن ابی جہل سے پوچھا کہ تیرے باپ کو کسنے قتل کیا تھا اوسنے کہا میرے باپ کو اوس شخص نے قتل کیا ہے جسکا ہاتہ مین نے قطع کیا ہے تب حضرت صلعم معاذ کو تلوار ابوجہل کی مرحمت فرمائی کہ اونکا ہاتہ عکرمہ نے قطع کیا تھا اور **واقدی** نے ثابت بن قیس سے **روایت** کی کہ اونہون نے نافع بن مطعم سے سنا وہ کہتے تھے کہ اولاد مغیرہ کو اس بات مین کچہ شک تھا کہ تلوار ابوالحکم کی معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملی کہ اونہون نے روز بدر اوسکو قتل کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ ابو اسحاق کے یونس بن یوسف سے **روایت** کی اونہون نے کہا مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جس سے بیان کیا معاذ بن عمرو نے کہ رسول خدا صلعم نے معاذ کو واسطے لینے ساز و رخت ابی جہل کے حکم دیا معاذ کہتے ہین کہ مین نے اوسکی زرہ اور تلوار لی و بعد ازان اوس تلوار کو مین نے بیچا اور **واقدی** نے کہا کہ دربارہ قتل ابی جہل اور سلب رخت اوسکے اور طرح بھی روایت سنی ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے رات کو ہماری صفون کو آراستہ کیا کہ صبح تک ہم اپنی صف مین حاضر تھے ناگاہ مین نے دو نوجوان دیکھے کہ ہر ایک کے گلے مین تسمہ اوسکی تلوار کا لٹکا تھا پھر اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا اے چچا ان قریش مین ابوجہل کون ہے مین نے کہا اے میرے بھتیجے تو اوسکے ساتھ کیا کریگا اوسنے کہا مین نے سنا ہے کہ وہ رسول خدا صلعم کو گالیان دیتا ہے تو مین نے حلف کیا ہے کہ اگر مین اوسکو دیکھون تو قتل کرون یا اوسکے پاس مارا جاؤن تب مین نے اوسکو طرف ابوجہل کے اشارہ کیا بعد ازان اوس دوسرے لڑکے نے بھی مثل اوسی پہلے کے خطاب کیا تو اوسکو بھی مین نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا پھر مین نے اون دونون سے پوچھا تم دونون کون ہو اونہون نے کہا ہم دونون حارث کے پسر ہین پھر مین نے اون دونون کو دیکھا کہ وہ طرفۃ العین ابوجہل کی تاک سے غافل نتھے یہان تک کہ جب لڑائی شروع ہوئی تو وہ دونون نوجوان اوسکی طرف گئے اور قتل کیا پر اوسنے بھی اون دونون کو قتل کیا خدا رحم کرے اون دونون پر اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد الرحمان بن عوف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر مین نے اپنے داہنے

بائین اون دونون نوجوانون کو دیکھکر اپنے دل مین خیال کیا کاش ان دونون نوجوانون مین کوئی میری ہمراہ
ہوتا تو وہ خوب تائید کرتا پس تھوڑی دیر نگذری تھی کہ اونمین سے ایک میری طرف مخاطب ہوکر بولا ان قریش مین
ابوجہل کون ہے مین نے کہا وہ ہے جسے تو سامنے دیکھتا ہے یکایک وہ طرف ابوجہل کے ایسی شتابی سے نکلا جیسے
شیر جھپٹتا ہے پھر اوسکے پاس اوسکا بھائی بھی جا ملا اور مین اونمین تلوارون کی وارین دیکھ رہا تھا بعدازان
مین نے رسول خدا صلعم کو دیکھا کہ وہان پہونچکر لاشون مین پھر رہے ہین اور وہ دونون نوجوان بھی ساتھ ہین
اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی محمد بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ابی مالک نے اپنے والد سے سنا کہ دربارہ کم سنی
دونون پسران عفرا کے جو کچھ لوگ کہتے ہین میرے والد کو انکار تھا بلکہ وہ کہتے تھے کہ روز بدر اونمین جو چھوٹا تھا
وہ پینتیس ۳۵ برس کا تھا پس یہ جوان تسمہ اپنی تلوار کا اپنے گلے مین ڈالے تھا اور **واقدی** نے کہا کہ قول اول
ہمارے نزدیک ثابت تر ہے یعنے صغر سنی **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کثیرہ کے رُبیّع بنت معوذ سے
روایت کی ہے اوسنے کہا کہ بعہد عمر بن الخطاب مین ہمراہ زنان انصار کے پاس اسماء بنت مخربہ مادر
ابی جہل کے گئی اور اوسکا بیٹا عبد اللہ بن ابی ربیعہ یمن سے اوسکے پاس عطر بھیجا کرتا تھا اور وہ بیچتی تھی میری ماں
سوائے عطیہ کے جو بطریق تحفہ کے دیتی تھی چنانچہ ایکبار ہم عطر مول لے رہی تھی پھر جب اوسنے میری شیشی مین
عطر ڈالا تو اوسکا وزن کیا جیسا میرے ساتھیون کے عطر کو وزن کیا اور کہا تم اپنے نام سے میرا حق یعنے
قیمت مال لکھا دو مین نے کہا بہتر ہے تو اپنے پاس بنام ربیع بنت معوذ کے یعنے میرے نام سے لکھ لے
جب اسمانے نام معوذ کا سنا تو کہنے لگی اے سر مونڈی تو بیٹی ہے اوس شخص کی جو قاتل ہے اپنے آقا اور سردار
یعنے ابی جہل کا مین نے کہا نہین بلکہ مین بیٹی اوس شخص کی ہون جو قاتل تھا اپنے غلام کا تب اسمانے کہا
واللہ مین تیرے ہاتھ کبھی کچھ نہ بیچون گی مین نے کہا مین بھی واللہ کبھی کچھ تجھسے مول نہ لونگی کہ بخدا یہ عطر تیرا
نہ طیب ہے نہ عُرف یعنے خوب خوشبودار نہین اور نہ بدبو بعدازان ربیع اپنے بیٹے سے کہنے لگی اے فرزند
مین نے کبھی کوئی ایسا عطر نہین سونگھا جو اس سے زیادہ خوشبودار ہو لیکن اسے فرزند مجکو اوسکے کلام سے
غصہ آگیا اور **راویون** نے کہا ہے جب اوزار حرب اوتارے گئے یعنے جب خاتمہ جنگ ہوا تو رسول خدا صلعم
نے حکم کیا کہ ابوجہل تلاش کیا جائے ابن مسعود نے کہا مین تلاش مین گیا تو مین نے جو اوسکو پایا اوسوقت تک
اوسمین رمق جان باقی تھی جب مین نے اپنا پانون اوسکی گردن پر رکھکر شکر خدا کیا کہ الحمد للہ الذی
اخزاک یعنے حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھے ذلیل و خوار کیا اوسنے جواب دیا نہین خراب کیا خدا نے مگر
عبد ابن ام عبد کو یعنے اوس غلام کو جو بیٹا ہے مادر غلام کا تو چڑھا ہوا ہے ایسے مقام بلند پر ایسی سختی سے
اے بکریون کے چرانے والے بیان کر کہ آخر فتح کسکی ہوئی مین نے کہا فتح اللہ و رسول کی ہے پھر ابن مسعود

نے کہا کہ جانب تھا اوسکے سر سے خود سرک گیا تب مین نے کہا اے ابوجہل مین تیرا قاتل ہون اوسنے کہا تو بھلا وہ غلام نہین ہے جسنے اپنے آقا و سردار کو قتل کیا تو آگاہ ہو کہ جو کچھ مصیبت تیرے قتل کرنے سے میری ذات پر واقع ہوئی زیادہ اوس سے نہین ہے کہ شخص ناکس و ناہنجار میرے قتل پر متسلط ہو غرض کہ عبد اللہ نے اوسکو ایک ایسی ضربت ماری کہ سر اوسکا آگے آپڑا پھر اوسکو اوٹھا لیا اور اوسکے تن پر جو نظر کی تو اوسکے پہلو پر نشان کوڑے کے دیکھے پھر اوسکی زرہ و خود اور اوسکا ہتھیار اوتار لیا اور پیشگاہ رسول خدا صلعم کے لا کر حاضر کیا اور عرض کی یا نبی اللہ قتل ہونے سے دشمن خدا ابی جہل کے خوش ہو جیسے حضرت نے فرمایا کیا تو سچ کہتا ہے اے عبد اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے البتہ قتل ہونا اوسکا مجکو خوشتر آیا ہے پانی سے شتران سرخ کے عبد اللہ نے کہا پھر مین نے خدمت شریف مین ذکر اوس نشان کا کیا جو اوسکی پشت پر مین نے دیکھا تھا فرمایا یہ نشان تھا ملائک کے کوڑون کا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایک وقت ابن جدعان کے گھر ضیافت مہمانی تھی وہان ابوجہل کو زخم خراش پہونچا تھا اسطرح کہ مین نے اوسکو ایک دھکا دیا تھا تو زانو اوسکا چھل گیا تھا تم اوس خراش کو جاکر دیکھو اگر وہ مقتول ابوجہل ہے تو وہ نشان اوسمین پاؤ گے اور بعضون نے کہا ہے کہ وقت بیان ابن مسعود کے ابوسلمہ بن عبد الاسدی المخزومی حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھا اوسکے دل مین دعوی عبد اللہ پر نسبت قتل ابی جہل کے شک گذرا تو وہ ابن مسعود کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کیا تو نے ابوجہل کو قتل کیا ہے ابن مسعود نے کہا ہان اللہ نے اوسکو قتل کیا (یعنے میرے ہاتہ سے) پھر ابوسلمہ نے کہا تو ہی اوسکے قتل پر قادر ہوا ابن مسعود بولے ہان مین نے ہی اوسکو مارا وہ کہنے لگا اگر ابوجہل چاہتا تو تجکو اپنی آستین مین ڈال لیتا ابن مسعود نے کہا بخدا مین نے ہی اوسکو قتل کیا اور اوسکا رخت و ساز تن سے اوتار لیا ابوسلمہ نے پوچھا بھلا اوسمین کوئی علامت بھی تھی کہا ہان ایک داغ سیاہ اوسکے داہنی ران مین اندر طرف تھا تب ابوسلمہ نے بیان ابن مسعود کا راست جانا پھر ابوسلمہ نے کہا تو نے ابوجہل کو برہنہ کیا و حالآنکہ اوسکے سوا کوئی قرشی برہنہ نہین کیا گیا ابن مسعود نے جواب دیا کہ واللہ قریش اور حلیفان قریش مین ابوجہل سے زیادہ تر کوئی دشمن خدا و رسول نہ تھا اور مین کوئی عذر پذیرا نہین کرتا ہون اسلیے کہ تو اوسکی حمایت کرتا ہے پس ابوسلمہ چپ ہو رہا اور بعد ازان لوگون نے اوس سے سنا کہ وہ در بارۂ ابی جہل کے اپنے کلام سے استغفار بجا لاتا تھا اور رسول خدا صلعم قتل ابی جہل سے بہت مسرور تھے اور کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اَنْجَزْتَ مَا وَعَدْتَنِیْ فَتَمِّمْ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ اے پروردگار تو نے جو مجھسے وعدہ کیا تھا وہ وفا کیا پس اپنی نعمتون کو مجھپر تمام کر راوی نے کہا آل ابن مسعود کہتے تھے کہ سیف ابی جہل کی سیم کوفتہ یعنے چاندی لگی ہوئی یا چاندی چڑھی ہوئی جسکو عبد اللہ بن مسعود نے اوس روز غنیمت مین پائی تھی

ہمارے پاس ہے الغرض اجتماع اقوال ہمارے اصحاب کا یہ ہے کہ معاذ بن عمرو اور دونون پسران عفرا نے
ابو جہل کو گھیرا اور زخمی کیا اور آخر رمق مین عبد اللہ بن مسعود نے اوسکا سر کاٹا پس یہ سب اوسکے قتل مین
شریک تھے اور راویون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم اوپر مقتل پسران عفرا کے کھڑے ہوے فرماتے تھے
خداوندا دونون فرزندان عفرا پر رحم کر کہ اون دونون نے قتل مین فرعون اس امت اور سرغنہ پیشوایان کفر کی
شرکت کی ہے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اوسکے قتل مین اون دونون کے ساتھ اور کون شریک تھا فرمایا
ملائک شریک تھے اور آخر کو ابن مسعود نے اوسکو زخمی قتل کیا پس یہ بھی اوسکے قتل مین شریک ہوا اور واقدی
نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر نے زہری سے اونہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے اے پروردگار
تو کافی ہو میری جانب سے نوفل بن خویلد کو یعنے اوس سے انتقام کر اور اوس روز نوفل آگے نکلکر شور کرتا تھا
یعنے اپنی جماعت کو پکارتا تھا اور وہ خوف زدہ تھا اسلیے کہ اوسنے قتل ہونا اپنے اصحاب کا دیکھا تھا اور ایسا ہوا
کہ اوائل مین جسوقت مشرکین اور مسلمین مقابل ہوے تو وہ باواز بلند شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش یہ آجکا دن
روز بلندی اور نیکنامی کا ہے اور جب اوسنے دیکھا کہ قریش بھاگ نکلے تو انصار کو پکارنے لگا کہ ہمارے خون سے
تمہاری کیا غرض ہے کیا تم خیال نہین کرتے ہو کہ کسکو تم قتل کرتے ہو کیا تمکو دودہ پینے کی حاجت نہین ہے
یعنے کیا تمکو مجھسے متمتع ہونے کی احتیاج نہین ہے یہ سنکے جبار بن صخر نے نوفل کو اسیر کر لیا اور اوسکو اپنے
آگے آگے لیچلے اور نوفل جبار سے باتین کرتا جاتا تھا اوسوقت اوسنے علی کو اپنی سمت آتے دیکھکر پوچھنے لگا
اے برادر انصار یہ کون شخص ہے قسم ہے لات و عزے کی مین اس شخص کو دیکھتا ہون کہ وہ میرے قصد سے
میری جانب چلا آتا ہے جبار نے کہا یہ علی بن ابی طالب ہے تب نوفل نے کہا مین نے مثل آج کے کوئی ایسا
مرد تیز و چالاک اوسکی قوم بھر مین نہین دیکھا تا آنکہ علی علیہ السلام نے اوسپر حملہ کیا اور ایسی تلوار ماری کہ اوسکی
سپر مین در آئی پھر اوسکو سپر سے کھینچکر اوسکے دونون پائون پر ضرب لگائی کیونکہ دامن زرہ اوسکی کمر سے
لپٹی تھی یا زرہ نیمہ تھی یعنے کمر تک اونچی تھی پس حضرت نے اوسکے دونون پاؤن کاٹنے بعد ازان اوسکو قتل کیا
اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین کسکو حال قتل نوفل بن خویلد کا معلوم ہے علی علیہ السلام نے جواب دیا
یا رسول اللہ مین نے اوسکو قتل کیا یہ سنکے آنحضرت صلعم نے تکبیر کی اور فرمایا وہ خدا ایسا ہے جسنے میری دعا کو
اوسکے بارہ مین قبول فرمائی اور اوس روز عاص بن سعید آگے بڑھکر لوگون کو واسطے قتال کے اغوا کرتا تھا
اوسوقت درمیان اوسکے اور علی کے ملاقات ہوئی تو علی نے اوسکو قتل کیا چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
سعید ابن عاص کے بیٹے سے کہتے تھے کہ مین تجکو اپنی طرف کشیدہ خاطر دیکھتا ہون گویا تجکو گمان ہے کہ مین نے
تیرے باپ کو مارا ہے وحالانکہ مین قتل مشرک سے عذر خواہی نہین کرتا ہون و بلکہ مین نے عاص بن ہشام

بن المغیرہ اپنے خال کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے سعید نے جواب دیا اگر تو بھی اوسکو قتل کرتا تو قتل کرتا تیرا
البتہ باطل پر تھا یعنے اسلیے کہ وہ باطل پر تھا اور تو حق پر تھا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قریش بہترین مردم
ہین از روے عقل کے اور بہترین امانت مین کوئی شخص تلاش انکی برائی کی نکریگا مگر یہ کہ خدا اوسکو اوندھے منہ
گراویگا یعنے ذلیل کریگا اور علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ روز بدر جب دن چڑھا اور ہم لوگ اور مشرکین مقابلے
مین باہم بھڑ گئے اور صفین ہماری اور اونکی مل گئین تو مین پیچھے ایک شخص کے اونمین سے بقصد جنگ چلا
اوسوقت مین نے دیکھا کہ ایک اور شخص مشرکین مین سے اور سعد بن خثیمہ یہ دونون ایک تودہ ریگ پر باہم
جنگ کرتے تھے یہان تک کہ اوس مشرک نے سعد بن خثیمہ کو مار لیا اور وہ مشرک زرہ وغیرہ ساز حرب مین
ڈھکا ہوا تھا اور گھوڑے پر سوار تھا پھر وہ اپنے گھوڑے سے اوترا اور مجھے اوسنے پہچانا مگر مین نے
اوسکو نہین پہچانا کہ وہ وردی پہنے تھا پھر وہ مجھسے پکار کر کہنے لگا اے ابن ابی طالب لڑنے کو ادھر آ پھر مین
اوسکی طرف مڑا اور وہ آگے بڑھکر مجھپر آیا چونکہ مین کوتاہ قد تھا تو مین نیچے کو پیچھے ہٹا تاکہ وہ بلندی سے
میری طرف اوتر آوے کیونکہ مجھے ناگوار ہوا کہ وہ میرے اوپر آ پڑے اور مجھکو قابو مین کر لیوے تب وہ بولا
اے ابن ابی طالب تو بھاگ چلا پھر جب کہ دونون قدم میرے مل گئے (یعنے مین چلنے اور ہٹنے سے ٹھہرا)
اور قدم ایک جا جم گئے تو وہ میری طرف بڑھا اور قریب آ کر اوسنے مجھے تلوار ماری مین نے وار اوسکا
سپر پر روکا پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی مین نے فرصت پاکر اوسکے شانے پر کہ وہ زرہ پوش تھا تلوار ماری
تو وہ تھرا گیا اور میری تلوار نے اوسکی زرہ کاٹی مجھے گمان ہوا کہ میری تلوار عنقریب اوسکا کام تمام کریگی کہ
ناگاہ چمک تلوار کی اپنے پیچھے سے دیکھی تو مین نے اپنا سر نیچا کر لیا دفعتہً وہ تلوار اوسپر آ پڑی کہ کاسہ سر
اوسکا مع خود کاٹ گئی اور وہ صاحب شمشیر بولا کہ اس ضرب کو مین ابن عبد المطلب ہون اوسوقت
مین نے پیچھے پھر کر دیکھا تو وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکاشہ بن
محصن سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا روز بدر میری تلوار ٹوٹ گئی تو رسول خدا صلعم نے مجکو
ایک چھڑی عنایت فرمائی تو یکایک وہ ایک شمشیر دراز ہو گئی صاف وصیقل کی ہوئی کہ اوسی سے مین برابر
جنگ کرتا رہا یہانتک کہ مشرکین کی شکست ہوئی پھر ہمیشہ وہ تلوار تا مرگ اوسکے پاس رہی اور **واقدی**
نے بواسطہ اسامہ بن زید کے داؤد بن الحصین سے **روایت** کی کہ اونہون نے چند اشخاص بنی
عبد الاشہل سے سنکر بیان کیا کہ روز بدر تلوار سلمہ بن اسلم بن حریش کی ٹوٹ گئی پس وہ بیکار یعنے نہتی
رہگئی کہ اونکے پاس اور کوئی ہتھیار نہ تھا تب رسول خدا صلعم نے ایک شاخ خرما سے جو آپکے
ہاتھ مین تھی اوسکو عطا کی اور فرمایا اس سے جنگ کر چنانچہ وہ اوسکی بہترین تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اوسکے پاس رہی

یہان تک کہ وہ روز جنگ جسر ابی عبید کے شہید ہوے اور راوی نے کہا کہ اوسی عرصے مین حارث بن سراقہ لب حوض حاضر تھے ناگاہ ایک تیر آیا کہ وہ بہت تیز تھا حارث کے سینے پر لگا پس لوگون نے شام تک وہی پانی خون ملا ہوا پیا چنانچہ جب مدینے مین خبر قتل حارث کی اونکی مادر و خواہر نے سنی تو اونکی والدہ نے کہا واللہ جب تک رسول خدا صلعم تشریف نہ لاوینگے مین حارث کے غم مین نہ روونگی اسلیے کہ مین حضرت سے پوچھونگی اگر میرا بیٹا جنت مین ہے تو مین اوسکے لیے نہ روونگی اور اگر وہ دوزخ مین ہے تو روونگی لعمر اللہ فاعلمنہ اور قسم ہے خدا کی کہ پھر مین اوسکو چلا چلا کے روونگی یا بمعنی تحویل یعنے مین نے اس غم کو اپنے دل پر بار کر رکھا ہے یعنی موقوف رکھا ہے آخر جب رسول خدا صلعم نے بدر سے مراجعت فرمائی تو مادر حارث خدمت والا مین آئی اور عرض کی یا رسول اللہ صدمہ حارث کا جو میرے دل پر ہے آپ خوب جانتے ہین مین نے چاہا کہ اوسکی غم مین بکا کرون پھر مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ایسا نکرون گی تا وقتیکہ رسول خدا صلعم سے یہ بات پوچھ نہ لونگی کہ اگر حارث جنت مین ہے تو اوسپر بکا نکرون گی اور اگر جہنم مین گیا تو اوسکے ماتم مین گریہ و زاری بشور و شیون کرون گی یہ سنکے حضرت نے فرمایا ہبلت یعنے تو بے فرزند ہو یا تو اپنے فرزند کے غم مین روکے کیا جنت ایک ہی ہے بلکہ بہت سی جنتین ہین قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے البتہ حارث فردوس برین مین ہے اوسنے کہا تو پھر مین اب کبھی اوسکے لیے بکا نکرون گی اور رسول خدا صلعم نے ایک کاسہ پانی کا طلب کیا اوسمین دست اطہر دھویا اور اوسمین دہن اقدس سے کلی ڈالی پھر وہ کاسہ مادر حارث کو مرحمت کیا تب اوسنے وہ پانی پی لیا اور بقیہ اپنی دختر کو دیا کہ اوسنے بھی پیا بعد ازان دونون کو حکم کیا کہ کچھ پانی اپنے گریبانون کے اندر چھڑک لو اون دونون نے یون ہی کیا اور حضرت علیہ السلام کی حضور سے رخصت ہو کر اپنے گھر مین آئین چنانچہ مدینے مین کوئی عورت زیادہ ان دونون عورتون سے خنک چشم و دلشاد نتھی اور راوی کہتے ہین کہ ہبیرہ بن ابی وہب نے جب شکست قوم کی دیکھی تو اوندھے منہ گرا اور اوسکو کسی نے بے کیا کہ وہ قدرت اوٹھنے کی نرکھتا تھا اوسوقت اوسکے پاس ابو اسامہ الجشمی حلیف اوسکا آیا اوسنے اوسکی زرہ تن سے جدا کرکے اوسکو اوٹھا لیگیا اور بعضون نے کہا ہے کہ ہبیرہ کو ابو داود مازنی نے تلوار سے مارا کہ اوسکی زرہ تک کاٹ گئی اور وہ منہ کے بل گرا کہ پھر زمین سے جنبش نکرسکا اور ابو داود وہان سے چلے گئے تب یہ حال ہبیرہ کا دونون پسران زہیر جشمی یعنے ابو اسامہ اور مالک نے دیکھا اور یہ دونون جشمی اوسکے حلیف تھے چنانچہ ان دونون نے لوگون کو اوسکے پاس سے بزور تلوار ہٹایا اور اوسکو قاتلون کے ہاتھ سے بچایا پھر اوسکو ابو اسامہ اوٹھا کے بھاگا اور بچا لیگیا اور لوگون کو اوس سے دفع کرتا جاتا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اون دونون کتون نے جو حلیف تھے اوسکی حمایت کی مثل ابو اسامہ کے

کہ گویا وہ رَقل تھا یعنے نخلہ دراز اور **بعضون** نے کہا ہی کہ جس شخص نے اوسکو تلوار ماری تھی وہ مجذر ابن
ذیاد تھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن یعقوب نے اپنے عم سے اونہون نے
کہا مین نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے سنا اونسے کہا مین نے مروان بن الحکم سے سنا کہ اونسے
حکیم بن حزام سے حال بدر کا سوال کیا مگر شیخ بیان اس حال سے انکار کرتا تھا آخر اونسے اس بات مین
اصرار کیا تب حکیم نے کہا جب ہمارا مقابلہ ہوا تو ہمنے مقابلہ کیا اوسوقت مین نے ایک صدا سنی کہ کوئی چیز
آسمان سے زمین پر واقع ہوئی جیسے طشت مین پتھر گرتا ہے اوسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
مشت بھر کر اون لوگون پر پھینکی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعَیر
سے **روایت** کی ہے اونسے کہا مین نے نوفل بن معویۃ الدیلی سے سنا وہ کہتا تھا جب روز بدر ہم شکست
پاکر بھاگے ہین تو ہم اپنے آگے اور پیچھے ایک ایسی صدا سنتے تھے جیسے سنگریزے طشت مین گرتے ہین پس
اس آواز سے سخت ہیبت ہمپر طاری تھی اور حکیم بن حزام بیان کرتا تھا جب روز بدر ہم لوگ شکست پاکر بھاگے ہین
تو مین دوڑتا پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خدا ہلاک کرے ابن الحنظلیہ کو وہ کہتا ہے کہ دن تمام ہوا حالانکہ
ابھی دن اوسیقدر ہے جو تھا حکیم کہتا ہے غرض میری اس بات سے یہ تھی کہ مین چاہتا تھا کسیطرح رات
ہوجاوے تا قوم ہماری طلب وتلاش سے باز رہین اور ایسا ہوا کہ اوسوقت حکیم کو عبیداللہ اور عبدالرحمان
پسران عوام مل گئے کہ وہ دونون اپنے اونٹ پر سوار تھے چنانچہ عبدالرحمان نے اپنے بھائی سے کہا
آؤ ہم اوتر پڑین اور ابوخالد کو سوار کردین حالانکہ عبیداللہ لنگڑا تھا تب عبیداللہ نے کہا تو دیکھتا ہے
کہ میرے پاؤن نہین ہین مین کیونکر چلونگا عبدالرحمان بولا واللہ ایسے شخص کو سواری دینی اسوقت ضرور ہے
کہ اگر ہم مرجاوینگے تو ہمارے پیچھے ہمارے عیال کی وہ کفالت کریگا اور اگر زندہ رہے تو وہ ہم سب کو سوار کریگا
آخر عبدالرحمان اور اوسکا بھائی لنگڑا دونون اونٹ سے اوتر پڑے اور حکیم کو سوار کردیا اور خود دونون
پیچھے پیچھے اونٹ کے چلے جاتے تھے جب قریب مَرّ الظہران مین پہونچے تو حکیم کہنے لگا واللہ مین نے یہان
وہ امر دیکھا تھا کہ مثل اوسکے اگر کوئی عاقل دیکھتا تو ہرگز یہان سے آگے نجاتا کہ بدبخت ابن الحنظلیہ نے یہان
چند اونٹ ذبح کیے تھے تو کوئی خیمہ کسیکا باقی نبچا تھا جسپر خون اونٹون کا نہ پہونچا ہو یہ سنکے وہ دونون بھی
کہنے لگے البتہ ہم دونون نے بھی یہ ماجرا دیکھا تھا ولیکن ہمنے تمکو اور اپنی قوم کو جاتے دیکھا تو ہم بھی تمہارے
ہمراہ چلے گئے کیونکہ ہمکو تمہارے ساتھ مین کچھ اختیار نتھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے مخلد بن خفاف
سے **روایت** کی کہ اونسے اپنے والد سے سنکر بیان کیا کہ قریش کے ساتھ زرہین بہت سی تھین پھر جب
وہ شکست پاکر بھاگے تو اونہون نے زرہون کو پھینکنا شروع کیا اور مسلمین اونکا پیچھا کیے جاتے تھے اور جو کچھ

وہ ڈرا بے جاتے تھے یہ لوگ اوسے اوٹھاتے جاتے تھے پھر خفاف نے کہا مین بھی اوس روز تین زرہ
پڑی ہوئی اپنے اہل مین اوٹھا لایا اور بعد اس واقعہ کے وہ ہمارے یہان رہین چنانچہ ایک شخص قریش نے
اون زرہون مین سے ایک زرہ کو ہمارے پاس دیکھکر پہچانا اور بولا یہ زرہ حارث بن ہشام کی ہے اور
واقدی نے بواسطہ محمد بن ابی حمید کے عبداللہ بن عمرو بن امیہ سے **روایت** کی ہے اونہنے کہا
مین نے اپنے والد عمرو بن امیہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جو اوس روز بھاگ گئے والون مین
تھا یہ کہ مین اوس روز اپنے دل مین کہتا تھا مین نے ایسا امر کبھی نہین دیکھا کہ سب مرد عورتون کو چھوڑ کر
بھاگ گئے اور **راوی** کہتے ہین کہ ایک شخص قباث بن اشیم الکنانی کہتا تھا مین ہمراہ مشرکین کے بدر مین
حاضر ہوا اور مین اصحاب محمد کو جو دیکھتا تھا تو وہ میری نگاہ مین قلیل نظر آتے تھے اور جو آدمی اور گھوڑے
ہمارے ساتھ تھے وہ بکثرت معلوم ہوتے تھے مگر باینہمہ وہ سب جب بھاگے تو مین بھی اونکے ہمراہ بھاگا اور مین
دیکھتا تھا کہ مشرکین ہر طرف بھاگے جاتے ہین تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ مین نے مثل اسکی کبھی نہین دیکھا
کہ لوگ عورتون کو چھوڑ کر بھاگے جاتے ہین اوس وقت ایک اور شخص جو میرے ہمراہ تھا اور وہ بھی میرے ساتھ
بھاگا جاتا تھا ناگاہ ایک مرد ہمارے پیچھے پیچھے آملا مین نے اپنے ساتھی سے پوچھا یہ آدمی بھی تیرے ساتھ آتا ہے
اونسنے کہا نہین و اللہ یہ میرے ہمراہ نہین ہے تا آنکہ اوس شخص نے میرے ہمراہی کو زخمی کیا اور مین نکل گیا
اور موضع غیقہ مین قبل طلوع آفتاب پہونچا (موضع غیقہ مقام سُقیا سے جانب لیسار واقع ہے اور درمیان
غیقہ اور مقام فُرع کے ایک شب کی راہ ہے اور وہان سے مدینہ آٹھہ بُرد ہے اور ایک برد بارہ میل کا
ہوتا ہے) اور مین اپنے ہمراہیون کا راہبر تھا اور مین شارع عام پر نہین چلتا تھا اس خوف سے کہ پیچھے
کوئی بطلب و تلاش ہمارے آتا ہو سو مین نے رستہ بدل دیا اور راہ سے کج ہو کر چلا چنانچہ مقام غیقہ مین
ایک شخص میری قوم سے مجکو ملا اونسنے مجھسے پوچھا تیرے پیچھے کی کیا خبر ہے مین نے کہا کچھ نہین سوا اسکے
کہ ہم لوگ مارے گئے اور قید ہوے اور باقی بھاگ آئے آخر تیرے پاس کوئی سواری بھی ہے تب اونسنے
مجکو ایک اونٹ پر سوار کر دیا اور کچھ زاد راہ بھی دیدی تا آنکہ مین جحفہ مین پہونچکر راستے پر ہو لیا اور مکے مین پہونچا
اور مین نے حیسمان بن حابس الخزاعی کو مقام غمیم مین دیکھا تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ شخص آگے جاتا ہے تا کہ
مکے مین قریش سے خبر ہلاکی و تباہی قوم کی بیان کرے اگر اوس وقت مین چاہتا تو اوس سے پہلے مکے مین پہونچتا
مگر مین نے اوس سے رستہ اپنا کاٹ لیا تا آنکہ وہ مجھسے پہلے دن کو پہونچ گیا تھا پھر جس وقت مین مکے مین
پہونچا اور قریش کو خبر اونکے مقتولون کی پہونچ چکی تھی تو وہ لوگ خزاعی کو لعن کرتے تھے اور کہتے تھے کہ
یہ شخص خبر اچھی نہین لایا ہے بعد ازان مین مکے مین مقیم رہا پھر جب کہ جنگ خندق بھی ہو چکی تو مین نے

خیال کیا کہ اگر مین مدینے مین جاتا تو مین دیکھتا کہ محمد کیا کہتے ہین اور میرے دل مین اسلام مرتکز ہو چکا تھا
آخر مدینے کو مین گیا اور وہان لوگون سے رسول خدا صلعم کو استفسار کیا اونہون نے کہا وہ دیکھیو مسجد کی بنا یہ مین
اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہین تب مین اوس مجمع مین آیا اور اونمین سے حضرت علیہ السلام کو مین پہچانتا تھا
چنانچہ مین نے سلام علیکم کہا حضرت نے فرمایا یا قباث ابن اشیم روز بدر تو ہی کہتا تھا مَا رَاَیْتُ مِثْلَ هٰذَا الْاَمْرِ
فَرَّ مِنْهُ اِلَّا النِّسَاءُ یعنے مین نے مثل اس امر کے کبھی نہین دیکھا کہ لوگ بھاگ گئے سواے عورتون کے یعنے
عورتون کو چھوڑ کر مین نے کہا اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ تو رسول اللہ ہے
کیونکہ یہ بات مین نے کبھی کسی سے نہین کہی تھی اور زبان سے مین نے یہ کلمہ اصلا نہین نکالا تھا بلکہ مین
یہ بات صرف اپنے دل مین کہتا تھا پس اگر آپ نبی نہوتے تو حق تعالی آپ کو اس کلام پر مطلع نکرتا آپ مجھپر
توجہ فرمایئے کہ مین آپ سے بیعت کرتا ہون تب حضرت نے مجکو عقائد اسلام تعلیم کیے اور مین اسلام لایا اور راوی
کہتے ہین کہ جسوقت مسلمانون نے اور مشرکون نے اپنی صفین آراستہ کی تھین یعنے جب طرفین سے مقابلہ
پیش آئے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جو جسکو قتل کرے اوسکے لیے کذا وکذا یعنے ایسا ایسا امر ہے اور
جو کوئی اسیر کریگا کسیکو اوسکے واسطے یہ یہ اجر ہے پھر جسوقت مشرکین کی شکست ہوئی اور وہ گریزان ہوے
تو لشکر اسلام مین لوگ تین فرقہ ہوگئے ایک فرقہ تو گرد خیمہ رسول خدا صلعم کے حاضر باش رہے اور اوس خیمہ مین
ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر تھے اور ایک فرقہ غارت وتاراج پر جا پڑے اور ایک فرقہ درپے طلب دشمن تعاقب کرتے
چلے گئے آخر وہ لوگ اکثر دشمنون کو اسیر کر لائے اور مال غنیمت بھی لے پھرے چنانچہ سعد بن معاذ جو منجملہ حضار خیمہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونہون نے کلام کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو تعاقب وطلب دشمن سے اس بات نے نہین روکا
کہ ہم مال سے بے پروا ہین یا دشمنون کے مقابلے مین ہم نامرد ہین بلکہ ہمکو اس خوف نے منع کیا اور باز رکھا کہ
اگر ہم آپ کے مقام کو خالی چھوڑ دیوین تو مبادا کوئی غول سوار خواہ پیادہ مشرکین کا آپ پر آپڑے اور حال یہ ہے
کہ جو لوگ گرد خیمہ آپ کی نگہبانی کو رہ گئے وہ وجوہ الناس یعنے رو دار وممتاز ہین مہاجرین وانصار مین سے
کہ انمین سے ایک بھی آپکی خدمت سے جدا نہوا اور یا وراے اسکے کثرت مردم کی بہت ہے اگر مال غنیمت سارا
آپ ان سب کو دیدیوینگے تو آپکے اصحاب کے لیے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نرہیگا اور حال یہ ہے
کہ اسیر وقتیل تو بہت ہین اور مال غنیمت کم ہے (اور مترجم کہتا ہے کہ اخیر کلام سعد سے مراد یہ ہے کہ ہر گاہ
سرہنگ اسیرون کا اور رخت وساز مقتولون کا جو کہ کثیر التعداد ہے وہ ہی لوگ پاوینگے جو حکم مَنْ قَتَلَ قَتِیْلًا
وَمَنْ اَسَرَ اَسِیْرًا کے ہین یعنے جنہون نے جسکو قتل کیا یا اسیر کیا اور پھر غنیمت قلیلہ مین بھی وہ سہیم ہین تو واسطے
اون اصحاب کے جو رفاقت مین حاضر تھے کچھ باقی نبچیگا) چنانچہ اس باب مین درمیان مردم اختلاف پڑا

پس حق تعالے نے یہ آیت نازل فرمایا یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ
یعنے دربارہ مال غنیمت کے لوگ تجھسے سوال کرتے ہین تو اونسے کہدے کہ غنیمت مال خدا و رسول کا ہے آخر الامر
جب لوگ بدر سے چلے اور غنیمت سے اونکو کچھ وصول نہوا تو بعد اوسکے حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا
وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ وَلِلرَّسُوْلِ یعنے تم لوگ آگاہ ہو
اس حکم سے کہ جو کچھ تم غنیمت حاصل کرو اوسکا خمس خدا اور رسول کے واسطے ہوگا چنانچہ بعد نزول اس حکم کے رسول خدا
صلعم نے مال غنیمت درمیان مردم تقسیم کردیا اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے عبادہ بن الصامت
سے **روایت** کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم لوگون نے سارا انفال مال اسیطے خدا و رسول کے سپرد کردیا یہانتک
کہ اوس غنیمت بدر سے رسول خدا صلعم نے بھی خمس نہین لیا بعد ازان یہ آیت نازل ہوئی وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہٗ سو رسول خدا صلعم نے بعد بدر کے مسلمین سے طلب خمس کیا
اوس مال سے جو اول غنیمت مین حاصل ہوا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عکرمہ سے **روایت**
کی ہے اونسے کہا لوگون نے دربارہ غنیمت بدر کے باہم دیگر اختلاف کیا یعنے آپسمین جھگڑا ڈالا تب رسول خدا
صلعم نے حکم کیا کہ ساری غنیمت جو لوگون کے پاس ہے لیجاوینے اور بیت المال مین جمع رہے چنانچہ اوسمین
کسیکے پاس کچھ باقی نرہا مگر یہ کہ سب جمع ہوگیا اوسوقت اہل شجاعت یعنے لڑنے والون نے یہ جانا کہ یہ مال مخصوص
ہمین لوگ پاوینگے اور سواے ہمارے اورون کو جو اہل ضعف ہین یعنے جنکو یارا سے جنگ نتھا نملیگا بعد ازان
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اموال غنیمت درمیان مردم برابر تقسیم کیا جاوے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ
سواران قوم جنہون نے لوگون کی حمایت کی کیا اونکو آپ حصہ برابر اون لوگون کے دینگے جو ضعیف و عاجز
قابل جنگ نہین ہین حضرت نے فرمایا تیری مادر تیرے ماتم مین روے تم لوگ فیروزمند و ظفر یاب نہین ہوتے
مگر اپنے اونہین ضعفا کی دعا سے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے
اونہون نے کہا مین نے موسے بن سعد بن زید بن ثابت سے سوال کیا کہ روز بدر رسول خدا صلعم نے دربارہ
اسیران مشرکین اور رخت سلاح وغیرہ مقتولین کے اور درباب انفال غنیمت کے کسطرح حکم کیا تھا اونہون نے کہا
اوس روز نقیب بحکم حضرت علیہ السلام کے ندا دیتا تھا کہ جس کسی نے کسیکو قتل کیا ہو اوسکا رخت و ساز اوس
قاتل کے لیے ہے اور جسنے جسکو اسیر کیا ہو وہ اوسیکا بندی ہے یعنے اوس قیدی کا سر بہا اوسی شخص کے واسطے
پس ہر قاتل کو اوسکے مقتول کا اسباب دیا گیا اور جو کچھ تاراج لشکر مین دستیاب ہوا یا جو کچھ بغیر جنگ ہاتھ لگا وہ سب
درمیان مردم اوسی عرصہ مین تقسیم کیا گیا پھر مین نے عبد الحمید بن جعفر سے پوچھا کہ رخت و ساز ابی جہل کا
اونہون نے کہا ہمارے نزدیک اسمین اختلاف ہے چنانچہ بعض نے کہا کہ اوسکا اسباب معاذ بن عمرو بن الجموح کو ملا

اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابن مسعود کو دیا تب مین نے عبد الحمید سے کہا تجھے اس بات
کی کس نے خبر دی بیٹے تو نے کس سے سنا اونہون نے کہا جسنے مجھسے بیان کیا کہ وہ اسباب
حضرت نے معاذ بن عمرو کو دیا تو اسکی خبر مجکو خارجہ بن عبد اللہ بن کعب نے دی ہے اور
جس شخص نے پایا ابن مسعود کا نقل کیا تو اس روایت کو مجھسے سعد بن خالد القارظی نے ذکر کیا
اور راویون نے کہا ہے کہ زرہ ولید بن عتبہ کی اور خود و کلاہ اوسکا یہ سب علی علیہ السلام
نے لیا اور سلاح عتبہ کا حضرت حمزہ رضی اللہ نے پایا اور زرہ شیبہ بن ربیعہ کی عبیدہ بن الحارث کو
ملی یہان تک کہ اونکے ورثہ کے پاس باقی تھی اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے بواسطہ رواۃ کے
محمد بن سہل بن حثمہ سے **روایت** کی اونہون نے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ جملہ
قیدی اور تمام رخت و ساز مقتولون کا اور جو کچھ غنیمت سے جسکو دستیاب ہوا ہے سب اونہین کو
پھیر دیا جاوے بعد ازان جمع کیا گیا اور درمیان مردم دربارۂ اسیرون کے قرعہ ڈالا گیا اور
اسباب مقتولون کا مخصوص اون قاتلون کو تقسیم کیا گیا جنہون نے معرکہ مین قتل کیا تھا اور جو کچھ
غنیمت لشکر سے ہاتھ لگا تھا وہ سب درمیان مردم تقسیم کر دیا اور ہمارے نزدیک ثابت تر یہ بات ہے
کہ جو کچھ جنکے لیے حضرت علیہ السلام مقرر و تجویز کر چکے تھے وہ بدستور اونکو سپرد کیا اور باقی جو اوس مین
جو غیر مقرر تھا وہ درمیان مردم تقسیم کیا گیا اور جب مال غنیمت جمع کیا گیا تھا تو اوسپر جو شخص مہتمم
مقرر ہوا تھا وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو المازنی تھے اور **واقدی** نے دوسری روایت
مین بواسطہ رواۃ کے ابو حثمہ سے نقل کیا ہے کہ نبی صلعم نے مال غنائم کو بمقام سیر تقسیم کیا تھا
(اور سیر ایک گھاٹی ہے کوچہ صفرا مین) اور بعضون نے کہا ہے کہ رسول خدا صلعم نے مہتمم مال غنیمت کا
خباب بن الارت کو کیا تھا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے حارثہ انصاری سے روایت کی ہے
کہ جب مال غنیمت جمع ہوا تو مین اونٹ تھے اور جنس متاع اور قسم فرش اور لباس تھا تو ان سب کو درمیان لوگون کے
تقسیم کیا پس بعضون کو ایک ایک اونٹ مع اسباب اوسکا اور بعضون کو دو دو اونٹ اور بعض کو [illegible]
اور مال غنیمت کے [illegible] سو ستر [illegible] ہوئے تھے اور پیدل تین سو تیرہ تھے اور دو گھوڑون کے سوار دو حصے
چار حصے لگے [illegible] اور آٹھ آدمی جو غیر حاضر تھے اونکے حصے بھی رسول خدا صلعم نے عطا کیے کہ وہ
سب [illegible] اون مین سے تین شخص مہاجر [illegible]
بن عفان رضی اللہ عنہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو پاس دختر اپنی [illegible]
اونہون نے وفات پائی جس دن کہ [illegible]

بن زید بن عمرو بن نفیل تھے کہ ان دونون کو رسول خدا صلعم نے واسطے تجسس کاروان کے بھیجا تھا سو یہ دونون موضع حوراء تک پہونچے تھے (حوراء عقب ذی المروہ کنارہ دریا کے واقع ہے اور درمیان حوراء اور ذی المروہ کے دو شب کی راہ ہے اور درمیان ذی المروہ اور مدینے کے فاصلہ آٹھ برد کا یا کچھ کم ہوگا اور ایک برد بارہ میل کا ہوتا ہے) اور انصار مین سے ایک ابو لبابہ تھے کہ رسول خدا صلعم اونکو مدینے مین اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور دوسرے عاصم بن عدی تھے اونکو حضرت نے اہل قباء اور اہل عالیہ پر خلیفہ مقرر کیا تھا اور تیسرے حارث بن حاطب کہ اونکو درمیان بنی عمرو بن عوف کے کسی امر پر مامور کیا تھا چوتھے خوات بن جبیر پانچوین حارث بن الصمہ کہ یہ دونون مقام روحا مین چھوڑے گئے یا یہ کہ یہ دونون بیمار ہو گئے تھے پس یہ لوگ ہین کہ ہمارے نزدیک انکی غیر حاضری اور حصہ پانے مین کچھ اختلاف نہین اور مروی ہی کہ رسول خدا صلعم نے سعد بن عبادہ کو بھی سہم غنیمت عطا کیا حال آنکہ وہ بھی غیر حاضر تھے اور جسوقت قتال بدر سے فارغ ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ سعد بن عبادہ اگرچہ حاضر بدر نہین ہوا لیکن اوسکو سہمین غنیمت بہت تھی اور یہ اسطرح ہوا کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے مدینے مین لوگون کو بسبب جہاد کی ترغیب دی تھی تو سعد بن عبادہ محلہ انصار مین جا کر اونکو خروج پر تاکید کرتے تھے اور وہین کسی مقام مین اونکو سانپ نے کاٹا تھا سو جسبب سے وہ حاضری سے باز رہے تھے سو اونکو بھی حصہ ملا اور سعد بن مالک الساعدی کو بھی حصہ لگایا گیا اسلیے کہ وہ بدر جانیکی تیاری کر چکے تھے دفعۃً بیمار ہو گئے اور بعد روانگی حضرت کے وہ مر گئے اور اونہون نے خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین وصیت بھی کی تھی (یعنے دربارہ حصہ اپنے واسطے اہل و عیال اپنے) اور ایک مرد انصاری اور کسی دوسرے کو بھی حصہ ملا یہ سب چار آدمی ہین کہ انکی بارہ مین اجتماع اہل حدیث کا ویسا نہین ہے جیسا اون آٹھون پر اتفاق ہے اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے زید بن یعقوب سے **روایت** کی ہے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے چودہ مقتولون کا بھی سہم جو بدر مین شہید ہوے عطا کیا چنانچہ زید بن طلحہ نے ذکر کیا کہ مجھسے عبد اللہ بن سعد بن خیثمہ بیان کرتے تھے کہ جسوقت رسول خدا صلعم تقسیم غنائم کرتے تھے تو ہمنے اپنے والد کا سہم بھی پایا کہ اوسکو عویم بن ساعدہ ہمارے پاس لے آئے تھے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عبد اللہ بن مکنف سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا ہین نے سائب بن ابی لبابہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مبشر بن عبد المنذر کا بھی حصہ عنایت کیا کہ وہ حصہ ہمارے پاس معن بن عدی لے آئے تھے اور تعداد اون اونٹون کی جو روز بدر دستیاب ہوے ایک سو پچاس ونٹ تھے اونپر ادم یعنے اویم یا گندم وغیرہ غلہ واسطے تجارت کے لدا تھا وہ سب اوسدن مسلمانون کو ہاتھ لگا اور اوس اسباب غنیمت مین جو اوس روز حاصل ہوا تھا ایک چادر پچیدہ تھی سرخ رنگ وہ گم ہو گئی تھی تو بعض نے مسلمین میں سے یہ بات کہی کیا ہوا جو ہم اوس قطیفہ کو نہین دیکھتے ہین یعنے وہ نظر نہین آتا اور نہین ملتا شاید رسول خدا صلعم نے لیا ہے پس اس بات پر حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ الی آخرہ یعنے نبی کے لیے یہ بات سزاوار نہین ہے کہ وہ کچھ چھپا رکھے اور اوسوقت ایک شخص رسول خدا صلعم کی خدمت مین آیا اور عرض کی

یارسول اللہ فلان شخص نے وہ قطیفہ چرالیا ہے تب حضرت نے اوس آدمی سے پوچھا اوسنے انکار کیا
کہ مین نے ایسا نہین کیا پھر مخبر نے عرض کیا یارسول اللہ فلانی جگہ کھودی جاوے پس حضرت
علیہ السلام نے حکم کیا تو وہان کھودا گیا ناگاہ وہ چادر نکل آئی اوسوقت ایک شخص نے کہا یارسول اللہ
فلان شخص کے حق مین استغفار کیجیے اور اوس کہنے والے نے دو مرتبہ یا چند بار عرض کیا حضرت
علیہ السلام نے فرمایا دَعُونِی مِنْ اَبِی خَرٍّ یعنے فرمایا مجکو باز رکھو ابی خر سے یعنی اس شخص کے ذکر سے مجھے
معاف کرو اور لشکر اسلام مین دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا تو مقداد کا جسکا نام سبحہ تھا اور ایک گھوڑا زبیر کا اور
بعضے کہتے ہین وہ گھوڑا مرثد کا تھا اور مقداد کہتے تھے کہ رسول خدا صلعم نے روز بدر میرا حصہ غنیمت سے دیا اور
میرے گھوڑے کا بھی حصہ عطا کیا اور بعض نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اوس روز گھوڑے کا دوہرا حصہ لگایا
اور ایک حصہ اوسکے سوار کا بھی عنایت کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے ابو جعفر محمد بن سہل سے **روایت**
کی ہے اونہون کہا کہ روز بدر ابو بردہ بن نیار ایک گھوڑا لوٹ مین لائے اور وہ گھوڑا زمعہ بن الاسود کا تھا آخر
وہ اونہین کے سہم مین آیا اور اوس روز مسلمانون کو دس گھوڑیان لوٹ مین ہاتہ لگین اور بہت سے ہتھیار اور
سواریان ہاتہ آئین اور اوسمین ناقہ ابو جہل کا بھی تھا کہ اوسکو رسول خدا صلعم نے غنیمت مین سے خود لیا اور اکثر
اوسی پر سوار ہوکر جہاد کرتے تھے یہان تک کہ روز حدیبیہ اوسکو ہدی کعبہ کردیا و بعد ازان اون دنون مشرکین نے
اوس ناقہ کو بعوض سو ناقون کے درخواست کیا حضرت نے فرمایا اگر مین نے اوسکو نامزد ہدی کعبہ نکردیا ہوتا تو البتہ
مین بدل لیتا اور رسول خدا صلعم کے لیے مال غنیمت سے قبل از تقسیم کے حق صفی مقرر تھا اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے ابن عباس سے اور دوسرے طرق مین سعید بن المسیب سے **روایت** کی ہے کہ ان دونون نے کہا
کہ ذوالفقار تلوار کو رسول خدا صلعم نے بدر مین مال غنیمت سے لیا تھا کہ وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی اور جس تلوار سے
حضرت نے روز بدر جہاد کی اوسکا نام عضب تھا وہ سعد بن عبادہ کی تھی کہ اونہون نے وہ تلوار اور ایک زرہ جسکا
نام ذات الفضول تھا حضرت کی خدمت مین نذر کی تھی اور **واقدی** نے بواسطہ ابن ابی سبرہ کے صالح بن کیسان
سے **روایت** کی وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلعم نے جب بدر کو خروج کیا تو کوئی تلوار حضرت کے ہاتہ مین نہ تھی
اور اول تلوار جو حضرت نے باندہی تو وہ تلوار منبہ بن الحجاج کی تھی کہ روز بدر غنیمت سے ہاتہ آئی اور **واقدی** نے
بواسطہ رواۃ کے ابو اسید الساعدی سے **روایت** کی ہے کہ جب روبروے ابی اسید ذکر ارقم بن ابی ارقم کا
آجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ اوس سے مجکو وہ رنج و افسوس ہے جو کسی سے نہین لوگون نے پوچھا آخر باعث اسکا
کیا ہے اونہون نے بیان کیا جب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ مسلمین نے جو کچھ لوٹ مین پایا ہے وہ سب پھیر دوین
یعنے حاضر کرین تو مین نے بھی تلوار ابن عائذ المخزومی کی جو لوٹ مین پائی تھی داخل کردی اور اوسکا نام مرزبان تھا

اور اوسکی بڑی قدر و قیمت تھی اور مجھے آرزو تھی کہ وہ پھر مجھی کو ملے ناگاہ ارقم نے رسول خدا صلعم سے اوسکو مانگا اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جو کوئی کچھ مانگتا تھا تو انکار نہین کرتے تھے چنانچہ وہ تلوار اوسکو دیدی اور پھر ایسا ہوا کہ میرا بیٹا یعنی گھر سے باہر نکلا تو اوسکو غول بیابانی نے اوٹھا لیا اور اپنی پیٹھ پر لادکر اوٹھا لیگیا اور درمیان اس ذکر کے ایک شخص نے ابو اسید سے پوچھا کیا اوس زمانے مین غیلان بھی تھے اونہون نے کہا ہان اوس وقت تو تھے مگر اب ہلاک ہو گئے ناگاہ صحرا مین میرے بیٹے کو ابن ارقم ملا تو میرا بیٹا اوسکو دیکھکر خوش ہوا اور اوس سے رو کر استغاثہ کیا اونہون نے پوچھا تو کون ہے غول بولا اسکو مین نے اپنی گود مین پالا ہے اور وہ غول اوس سے بازی کرتا تھا اور لڑکا اوسکو جھوٹا کہتا تھا پس ارقم نے اوسپر کچھ التفات نکی اور پھر ایسا ہوا کہ میرے گھر سے گھوڑا میرا رسی توڑا کر نکل گیا اور مقام غابہ مین ارقم کو ملا اونہون نے اوسکو پکڑا اور اوسپر سوار ہو کر آتے تھے جب قریب مدینہ پہونچے تو گھوڑا اونسے چھوڑا کر بھاگ گیا تب وہ میرے پاس عذرخواہی کو آئے اور کہا وہ گھوڑا مجھسے چھوڑا کر بھاگ گیا پھر مین اوسکے پکڑنے پر قادر ہوا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے **روایت** کی ہے کہ روز بدر مین نے تلوار عاص بن منبہ کی رسول خدا صلعم سے مانگی حضرت نے مجھے عطا کی اور میرے ہی باب مین یہ آیہ نازل ہوا يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ اور **راوی** کہتے ہین کہ چند غلام مملوک بدر مین حاضر ہوے تھے اونکو حضرت علیہ السلام نے غنیمت سے حصہ نہین دیا وہ تین غلام تھے ایک غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا تھا اور غلام عبدالرحمان بن عوف کا اور غلام سعد بن معاذ کا اور رسول خدا صلعم نے شقران اپنے غلام کو اسیرون پر مہتمم مقرر کیا تھا سو اون تینون غلامون نے ہر ایک قیدی سے اسقدر مال پایا کہ اگر وہ آزاد ہوتے تو تقسیم غنیمت مین اتنا پاتے اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے سعد بن عامر سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا مین نے سہیل بن عمرو کو روز بدر تیر مارا تو اوسکی رگ عرق النسا کٹ گئی پھر مین نے اوسکا پیچھا کیا اوسکے نشان خون پر یہان تک کہ مین نے اوسکو پایا اوس حال مین کہ مالک ابن دخشم نے اوسکو پکڑ لیا تھا اور وہ اوسکے سر کے بال تھامے تھے تب مین نے کہا یہ میرا بندی ہے کہ مین نے اسکو تیر مارا اور مالک نے کہا یہ قیدی میرا ہے کہ مین نے اسکو گرفتار کیا ہے مگر رسول خدا صلعم نے اوسکو ان دونون سے خود لے لیا آخر مقام روحا مین مالک کی حراست سے سہیل نکل بھاگا تب مالک نے لوگون مین اوسکے بھاگ جانیکا شور کیا اور اوسکی تلاش مین نکلے اور رسول خدا صلعم نے حکم کیا جو شخص سہیل کو پاوے فوراً قتل کرے ناگاہ خود آن حضرت صلعم نے اوسکو پایا مگر قتل نہین کیا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے عاصم سے **روایت** کی ہے اونہون نے کہا کہ ابو بردہ بن نیار نے مشرکین مین سے ایک شخص کو گرفتار کیا اوسکا نام معبد بن وہب تھا اور وہ بنی سعد بن لیث سے تھا اور اوس عرصے مین عمر رضی اللہ نے ابی بردہ سے ملاقات کی اور اونکو دیکھا

قتل قیدی کی تاکید کرتے تھے بلکہ وہ جسکے پاس کسی اسیر کو دیکھتے تھے تو اوسکو حکم بقتل اسیر کرتے تھے اور یہ ماجرا
قبل متفرق ہونے لوگون کے تھا پھر سعد بن وہب اوسی حالت مین کہ وہ ابی بردہ کے پاس قید تھا حضرت عمر
رضی اللہ سے مخاطب ہوکر بولا اے عمر کیا تم لوگ جانتے ہو کہ تم ہمپر غالب ہو ہرگز نہین قسم ہے لات و عزیٰ کی
تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا البتہ بندگان خدا صلعم فرمان بردار ہین ہمیشہ غالب ہین مگر تو ایسا کلام
کرتا ہے وحال آنکہ تو ہمارے ہاتھ مین گرفتار ہے یہ کہکر اوسکو ابی بردہ سے لیلیا اور اوسکو قتل کیا اور بعضون نے
کہا کہ خود ابو بردہ نے اوسکو قتل کیا اور **واقدی** نے بواسطہ رواۃ کے عامر بن سعد سے **روایت**
کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلعم نے فرمایا سعد کو اونکے بھائی کے قتل ہونے کی خبر نکرو نہین تو سارے
اسیرون کو جو تمہارے پاس قید ہین مار ڈالیگا اور **واقدی** نے بواسطہ روات کے یحیی بن ابی کثیر سے **روایت**
کی ہے اونہون نے کہا رسول خدا صلعم فرماتے تھے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کے اسیر کو بزور چھین نہ لیوے
اسلیے کہ اوسکو قتل کرے اور جسوقت مردم مشرکین بندی مین آئے تو سعد بن معاذ کو ناگوار ہوا (یعنے بلکہ مارا جانا
اون قیدیون کا گوارا تھا) چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا اے ابو عمرو گویا کہ اسیر ہونا ان اسیرون کا تجھپر بہت شاق
گذرا عرض کی ہان یارسول اللہ یہ مجھکو شاق ہوا کیونکہ یہ اول جنگ تھی کہ ہمارا اور مشرکین کا مقابلہ ہوا الہذا مین
چاہا کہ خدا تعالے ان مشرکون کو ذلیل و خوار کرے کہ ہم انکو قتل کرکے خون بہاوین اور اوس روز نضر بن الحارث کو
مقداد نے اسیر کیا تھا پھر جسوقت رسول خدا صلعم بدر سے نکل کر مقام اثیل مین پہونچے تو وہان سارے قیدی
حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کیے گئے اوسوقت حضرت علیہ السلام نے نضر بن الحارث کی طرف نظر کی
اور دیر تک اوسکو دیکھتے رہے تب نضر بن الحارث نے ایک شخص سے جو اوسکے پہلو مین کھڑا تھا کہنے لگا
کہ واللہ محمد مجھکو قتل کرینگے کیونکہ میری طرف ایسی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ اونکی آنکھون مین مجھکو اپنی موت نظر آتی ہے
اوس شخص نے جواب دیا واللہ یہ بات نہین ہے مگر تجھپر رعب غالب ہے تب نضر نے مصعب بن عمیر سے کہا اے
مصعب منجملہ ان لوگون کے جو یہان موجود ہین تو مجھسے از روے صلہ رحم کے قریب تر ہے تو اپنے صاحب یعنے
محمد صلعم سے میرے بارہ مین کلام کر کہ میری قوم مین سے جو کچھ کیا گیا ہے اگر ویسا ہی سلوک میرے ساتھ بھی کرین اور
اگر تو میرے حق مین یہ کلام نکریگا تو واللہ وہ ضرور مجھے قتل کرینگے مصعب نے جواب دیا مین کیونکر تیری سفارش کرون
تو وہ ہے کہ در باب کتاب اللہ و در بارہ نبی اللہ ایسا ایسا یعنے بد و ناسزا کہتا تھا اوسنے کہا اے مصعب تو ایسا کچھ کر
کہ میری قوم مین سے جو امر جسکے لیے کیا جاے وہی میرے واسطے کیا جاے کہ اگر وہ سب قتل کیے جاوین تو مین بھی
قتل کیا جاؤن اور اگر وہ رہائی پاوین تو مین بھی رہائی پاؤن مصعب نے کہا تو تو ستاتا تھا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
اوسنے کہا آگاہ ہو اے مصعب اگر اسطرح مجھکو اسیر کرتے قریش تو میرے جیتے جی تو قتل نکیا جاتا مصعب نے کہا

واللہ ہر چند میں تجکو سچا نہیں جانتا ولیکن اگر تو یہ بات سچ بھی کہتا ہو تو بھی میں قتل تیرے نہیں ہون کہ تیری حمایت کرون کیونکہ اسلام نے قطع کر دیا عہود قرابت جاہلیت یا معاہدہ فیمابین کو بعد تمہارے خروج و نقض عہود کے تب مقداد نے کہا یہ میرا قیدی ہے آن حضرت صلعم نے مقداد کو حکم کیا کہ اسکو قتل کر اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَغْنِ الْمِقْدَادَ مِنْ فَضْلِكَ یعنے خداوندا مقداد کو غنی کر اپنے فضل سے پس علی بن ابی طالب علیہ السلام نے نضر بن حارث کو در حالیکہ وہ اسیر تھا قتل کیا تلوار سے بمقام اثیل اور جب اسیر ہوا سہیل بن عمرو تو کہا رضی اللہ عنہ نے شاید مراد راوی علی بن ابی طالب سے ہو کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ اسکے دندان پیشین کھنچوا ڈالیے تا زبان اسکی جو باہر نکلی رہیگی تو اسکو پھر قدرت باقی نرہیگی کہ آپ پر کبھی خطبہ توہین بیان کرسکے حضرت نے فرمایا کہ مین اوسکے تئین اس قسم کی عقوبت یعنے قطع اعضا نکرونگا تا نہو کہ حق تعالے میرے لیے ایسی عقوبت کرے اگرچہ نبی ہون و علاوہ کیا عجب ہے کہ وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو تجکو ناگوار نہوگا پس ایسا ہی ہوا کہ جب خبر وفات آن حضرت صلعم کی مکے مین پہونچی تو سہیل کھڑا ہوا پڑھتا ہوا وہ خطبہ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینے مین پڑھ رہے تھے گویا سہیل اوسکو سن رہا تھا پس جسوقت یہ خبر یعنے کیفیت کلام سہیل حضرت عمرؓ نے سنی تو کہا اَشْھَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ بے شک تو رسول خدا ہے مراد حضرت عمرؓ کی اس کلمہ سے یہ تھی جو کہ نبی صلعم نے حال سہیل سے خبر دی تھی کہ لَعَلَّهٗ يَقُوْمُ مَقَامًا لَا تَكْرَهُهٗ یعنے وہ کھڑا ہوگا اوس مقام پر جو ناگوار نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد وفات سرور کائنات وہ کھڑا ہوا مکہ مین پڑھتا ہوا خطبۂ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ اور علی علیہ السلام در بیان حدیث کہتے تھے کہ آئے جبرئیل روز جنگ بدر خدمت مین نبی صلعم کے اور منجانب حق تعالے حضرت صلعم کے لیے دربارۂ اسیران بدر اختیار دیا کہ اونکو قتل کرین خواہ اونسے سربہا لیوین تو اوتنے مسلمان یعنے جتنے اسیرون سے سربہا لیا جائیگا سال آئندہ شہید ہونگے تب حضرت صلعم نے اپنے سب اصحاب کو طلب کیا اور فرمایا ابھی جبرئیل آئے ہوے ہین اور دربارۂ اسیرون کے تمہین اختیار دیتے ہین کہ خواہ اونکی گردنین مارین خواہ اونسے بہاے سر لیوین تو دریںصورت شہید ہونگے سال آئندہ تم مین سے بعدد انہین اسیرون کے جنسے فدا لوگے لوگون نے کہا بلکہ ہم فدیہ لینا قبول کرتے ہین کہ اوس سے اعانت اپنی چاہتے ہین اور جو کہ شہید ہونگے ہم مین سے تو داخل ہونگے ہم جنت مین یعنے فدیہ لینے مین فائدہ دنیوی تو یہ ہے کہ توسع و رفاہ حال حاصل ہوگی اور شہید ہونے مین جزاے اخروی یہ ملیگی کہ فائز جنت ہونگے پس آن حضرت صلعم نے حسب خواہش اصحاب کے سربہا لینا اسیرون سے قبول کیا لیکن سال آئندہ یعنے جنگ احد مین اصحاب مین سے اوسقدر شہید ہوے جتنے باخذ فدیہ رہا ہوے تھے اور کہا راویان حدیث نے کہ جب اسیران بدر محبوس ہوے تھے تو اون بندیون کی حراست پر شقران موالی رسول خدا کے مقرر ہوے و چونکہ مسلمین اونپر کچھ رفق و نرمی کرنے لگے تھے تو اون لوگون کو کچھ بھروسا اپنی زندگی کا ہوا تب

اون قیدیون نے کہا کاش ہم جا پہنچ پاتے ابوبکر کے پاس تو اونکو پاس صلہ رحم ہما قریش کا ضرور ہوتا کیونکہ اوس سے
بہتر کوئی نزدیک محمد کے ہم سے نہین جانتے ہین راوی کہتے ہین کہ وہ قیدی ابوبکر کے نزدیک بھیجے گئے اور
ابوبکر اونکے پاس آئے تو اون لوگون نے کہا اے ابوبکر ہم مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچا کی اولاد ہین اور ہمارے
دور والے بھی جنسے اگلی پشتون مین قرابت تھی وہ بھی ہمارے قریب اور قرابتدار ہین تو ہماری سعی مین کلام کرو اپنے
صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ ہمپر احسان کرین اور ہمکو امان دیوین خواہ ہمسے سربہا لیوین ابوبکر نے کہا
اچھا انشاء اللہ تعالے بہتر مین کوتاہی نکرونگا پھر ابوبکر خدمت مین رسول خدا صلعم کے گئے لوگون نے کہا
ان قیدیون کو پاس عمر بن الخطاب کے بھیجو کیونکہ وہ ایسا ہی شخص ہے کہ ہر آئندہ تم لوگ بھی جانتے ہو پس ہمکو
باور نہین ہے کہ وہ تمپر فساد کریگا بلکہ عجب نہین کہ وہ تمسے بدفساد کرے پس بھیجے گئے قیدی نزدیک حضرت عمر کے اور
آئے وہ رضی اللہ عنہ اونکے پاس تب اون قیدیون نے وہی کلام اونسے کیا جو کچھ ابی بکر سے کیا تھا تب حضرت عمر نے
جواب دیا کہ مین کوتاہی نکرونگا شر کرنے سے تمہارے حق مین بعد ازان وہ بھی گئے خدمت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
تو دیکھا ابوبکر کو اور لوگون کو گرد آن حضرت صلعم کے اور ابوبکر تلاطم و نرم دل کر رہے ہین حضرت صلعم کو اور اونکی غضب کو
قیدیون سے فرو اور کم کرتے جاتے ہین اور کہتے ہین یا رسول خدا فدا ہون میرے باپ مان آپ پر یہ لوگ قریش آپکی
قوم ہین ان مین باپ بیٹے بھائی چچا اور چچازادے ہین اور اونکے دور والے بھی اورون کی نسبت آپ سے قریب ہین
انپر احسان کیجیے اور انکو امان دیجیے احسان و امان ہو خدا کا آپ پر یا فائدہ و فدا لیجیے انسے تا نجات دیوے انکو خدا بطفیل
آپکے آتش جہنم سے پس لیجیے انسے کہ جو کچھ لیجیے گا وہ آذوقہ ہوگا واسطے مسلمین کے تو کیا عجب ہے کہ حق تعالی متوجہ کردیوے
انکے دلون کو بعد ازان اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر اوس جگہ سے اور ایک کنارے ہو رہے اور رسول خدا صلعم خاموش تھے
کچھ جواب ابوبکر کو نہ دیا تھا کہ آئے عمر اور بیٹھے اوس جگہ جہان پہلے ابوبکر بیٹھے تھے پھر عرض کی یا رسول خدا یہ سارے آپکے
دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی آپکی اور مقاتلہ کیا آپ سے اور وطن سے نکالا آپکو قتل کیجیے انکو کہ یہ سب سرغنہ کفر اور پیشوا اہل
ضلالت ہین حق تعالے انکے مارے جانے سے اسلام کو بسیط کریگا اور اہل شرک کو خوار کریگا چنانچہ اسپر بھی سکوت کیا رسول خدا
صلعم نے کہ عمر کو بھی کچھ جواب نہ دیا پھر رجوع کی ابوبکر نے اپنے اول مقام پر اور عرض کی یا رسول اللہ فدا ہون آپ پر میرے
باپ مان یہ لوگ آپکی قوم ہین انہین آبا و ابناء و اعمام و بنو اعمام و اخوان ہین اور اونکے دور والے بھی جنسے اگلی قرابت تھی
آپسے قریب ہین پس احسان کیجیے انپر اور امان دیجیے انکو یا سربہا لیجیے انسے کہ آپکی اصل نگاہ آبائی اور آپکی قوم ہین
آپ انکے قاتلین نہ بنیے جیسے حق تعالے ان لوگون کو ہدایت کرے تو بہتر ہے اس سے کہ انکو ہلاک کرے چنانچہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بھی خاموش ہو رہے اور کچھ نفرمایا پس ابوبکر ایک کنارے اوٹھ گئے پھر اوٹھے عمر اور
بیٹھے ابی بکر جہان سے وہ اوٹھ گئے تھے آ بیٹھے اور عرض کرنے لگے یا رسول خدا آپ کیا انتظار کرتے ہین ان لوگون

بارہ میں انکو قتل کیجیے کہ حق تعالے اسکے باعث دیگا اسلام کو اور خوار کریگا مشرکین کو یہ لوگ دشمن خدا ہین کہ تکذیب کی اپکی اور ستایا انہوں نے آپکو اور جلا وطن کیا آپکو یا رسول خدا مومنون کو اونکے مارنے جانے سے خوشدل کیجیے اگر یہ لوگ فدیہ دیکر ہو گئے اسواسطے پہیر کبھی نہ کوتاہی وکمی کرتے ہمارے قتل مین پس آن حضرت صلعم نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا چنانچہ عمر وہان سے اوٹھ گئے اور کنارے جا بیٹھے پھر تیسری بار اعادہ کیا ابوبکر نے اور کلام کرنے لگے جیسا کہ پہلی اور دوسری دفعہ کہا تھا پہر حضرت صلعم نے کچھ جواب نہ دیا اور ابوبکر کنارے ہو رہے پہر اوٹھے عمر تیسری دفعہ اور کلام کیا مثل اپنے اگلے کلام کے اور حضرت صلعم نے بھی کچھ جواب نہ دیا بعد ازان برخاست کیا رسول خدا صلعم نے اور داخل ہوئے اپنے مکان مین اوسمین تھوڑی دیر توقف کرکے پہر برآمد ہوئے اور لوگ در بارہ قیدیون کے خوض وغور مین تھے کوئی تو کہتا تھا بات وہی درست ہے جو ابوبکر نے کہی اور اور لوگ کہتے تھے بات وہی ہے جو عمر کہتے ہین چنانچہ جب رسول خدا صلعم برآمد ہوئے تو فرمایا تم لوگ کیا کہتے ہو حق مین ان دونون صاحبون کے یعنے ابی بکر وعمر کے ان دونون کو تو بجائے خود چھوڑو کیونکہ ان دونون کے لیے مثل ہے مثل ابی بکر کی مثل میکال کی ہے کہ وہ جو نازل ہوا کرتے ہین پیش تو خوشنودی خدا و آمرزش واسطے بندون کے لیے ہوئے آتے ہین اور انبیا مین مثال ابی بکر کی مثل ہے ابراہیم کی کہ وہ اپنی قوم کے حق مین نہایت نرم دل وشیرین زبان تھے شہد سے زیادہ چنانچہ اونکی قوم نے جب اونکے لیے آگ کو مشتعل کیا اور اونکو اوسمین ڈالا تو زیادہ اس کلمہ سے اور کچھ نکہا کہ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ یعنے تفو تمپر اور اوسپر جسکو سوا خدا کے تم پوجتے ہو کیا تم بے عقل ہو اور اوس حال مین خدا سے رجوع کی تو بس یہ کہا کہ فَمَن تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی وہ مجھی میں سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور جسنے میری نافرمانی کی پس تو آمرزگار اور رحم کرنے والا ہے اور مثل ابی بکر کی مثل عیسی کی ہے کہ وہ اپنی امت کے حق مین خدا سے کہتا تھا کہ إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ یعنے اگر تو ان لوگون کو عذاب کریگا تو تیرے ہی تو بندے ہین اور اگر انکے لیے آمرزش کریگا تو ہر آئنہ تو بڑا حکیم ہے اور مثل عمر کی ملائک مین مثل جبرئیل کی کہ وہ نازل ہوتے ہین زمین پر غضب وقہر خدا لیے ہوئے اوپر دشمنان خدا کے اور انبیا مین مثل عمر کی مثل ہے نوح کی کہ وہ نہایت سخت تھے اپنی قوم پر زیادہ تر پتھر سے جب کہا اونہون نے رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا یعنے خدایا نچھوڑ روے زمین پر ان کافرون مین سے کسیکو بسنے والا پس نوح نے ایسی بد دعا کی اوس قوم پر کہ خدا نے ساری زمین کو غرق کر دیا اور مثل عمر کی جیسے مثل موسے کے جب کہا اونہون نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ یعنے اے پروردگار ہمارے مٹا ڈال انکے مالون کو جو باعث انکی سرکشی کا ہے اور سختی ڈال انکے دلون مین اسلیے کہ یہ ایمان نہ لاوینگے جب تک دیکھین نہ عذاب دردناک وبعد ذکر ان مثالون کے حضرت صلعم نے فرمایا کہ ہر آئنہ تمہارے یہان ناداری ومحتاجی ہے پس ہرگز

نہ چھوٹیگا تمسے کوئی شخص ان قیدیون مین سے مگر سر بہا دیئے یا قتل ہونے سے تب کہا عبد اللہ بن مسعود نے یا رسول خدا
سوا سہیل بن بیضا کے یعنے یہ شخص مستثنے کیا جاوے قیدیون مین سے (کہا واقدی نے وہ سہیل وہم ہے راوی کا کیونکہ
وہ مہاجرین حبشہ مین سے ہے حاضر بدر نہین ہوا بلکہ وہ بھائی ہے سہل کا جسکا ذکر ابن مسعود نے کیا اور کہا) کہ مین نے
اوسکو دیکھا تھا مکہ مین کہ اظہار اسلام کرتا تھا پس سکوت کیا رسول خدا صلعم نے کہا عبد اللہ نے کہ کبھی نہین گذری تھی مجھپر
کوئی ایسی گھڑی جو سخت تر ہو مجھپر اوس گھڑی سے چنانچہ مین دیکھنے لگا آسمان کی طرف خوف کھاتا ہوا اس بات سے کہ
مجھپر آسمان سے پتھر گرین اسواسطے کہ مین نے سبقت کی کلام کرنے مین بر سہیل پیش خدا و رسول پس رسول خدا صلعم نے
سر اپنا بلند کیا اور فرمایا الا سہیل بن بیضا یعنے آن حضرت صلعم نے بھی بقول عبد اللہ کے اوسکو مستثنے کیا تب عبد اللہ نے کہا
کہ کوئی ایسی ساعت خوشوقتی کی مجھپر نہین گذری کہ ٹھنڈھی ہوئی ہو آنکھ میری ساتھ اوس ساعت کے جبکہ فرمایا اس بات کو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے دربارہ استثناء سہیل بن بیضا بعد ازان فرمایا کہ حق تعالی البتہ سخت کرتا ہے دلون کو انکے بارہ مین یہان تک کہ وہ دل سنگ
سے بھی سخت تر ہو جاتا ہے اور حق سبحانہ نرم کرتا ہے دلون کو انکے امر مین یہان تک کہ وہ مسکہ سے بھی ملائم تر ہو جاتا ہے پھر قبول کیا رسول خدا
صلعم نے سر بہا اون قیدیون سے اور فرمایا اگر نازل ہوتا عذاب فدیہ پر تو نجات نپاتا کوئی اوس سے سوا ابن خطاب عمر کے اسلیے کہ وہ کہتے تھے قتل کرو
اسیرون کو اور سر بہا نہ لو اور سعد بن معاذ بھی یہی کہتے تھے کہ قتل کیجاوین قیدی اور عذاب نازل ہوتا تو بچتے اوسسے واقدی نے کہا مجھسے بیان کیا
پیغمبر نے اونکے قتل کی امیدی ہے اور محمد بن جبیر بن مطعم سے اوسنے سنی حدیث اپنی والدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے روز بدر کہ اگر مطعم
بن عدی زندہ ہوتا تو بیشک ہبہ کر دیتا مین اوسکو یہ قیدی اور واسطے مطعم بن عدی کے احسان تھی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت
پھر آیا تھا وہ طائف سے کہا راوی نے خبر دی مجھکو رواۃ کثیر نے سعید بن مسیب سے اونہون نے کہا کہ امان دی رسول خدا صلعم نے روز بدر ابی عزہ
ابا عزہ عمرو بن عبد اللہ بن عمیر الجمحی کو اور یہ مرد شاعر تھا پس آزاد و رہا کیا اوسکو حضرت صلعم نے ابا عزہ نے کہا
میری پانچ بیٹیان ہین اور انکے لیے میرے پاس کچھ نہین ہے پس کچھ اونکے واسطے مجھے دیجیے یا محمد چنانچہ
عطا کیا اوسکو رسول خدا صلعم نے تب کہا ابو عزہ نے کہ مین آپ سے عہد واثق کرتا ہون کہ مقاتلہ نکرونگا آپسے
اور جمع نکرونگا لوگون کو آپ پر کبھی پس رخصت کر دیا اوسکو رسول خدا صلعم نے چنانچہ جب خروج کیا قریش نے طرف احد کے
تو صفوان بن امیہ پاس ابی عزہ کے گیا اور کہا نکل ہمارے ساتھ اوسنے کہا مین نے محمد سے عہد و میثاق کیا ہے کہ مین
اون سے کبھی مقاتلہ نکرونگا اور نہ اوسپر لوگون کو جمع کرونگا کبھی کہ مجھپر اوسنے احسان کیا اور مجھکو امان دی اور سوا میرے
کسی کے ساتھ یہ سلوک نہین کیا یہان تک کہ یا اوسکو قتل کیا یا اوس سے سر بہا لیا تب صفوان بن امیہ نے اس بات کی
ضمانت کی کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو تیری بیٹیان میری بیٹیون کے ساتھ ہونگی اور اگر زندہ رہیگا تو اسقدر مال کثیر دونگا کہ
عیال تیرے نہ کھا سکینگے پس اس عہد پر ابو عزہ صفوان کے ساتھ نکلا اور عرب کو بلا کے جمع کرتا تھا بعد ازان جب
روز احد ابو عزہ ہمراہ جمعیت قریش کے نکلا تو اتفاقاً لشکر اسلام مین اسیر ہو گیا اور اوسکے سوا قریش مین سے کوئی اونمین نہوا

تب ابوعزہ نے کہا اے محمد میں نے بخوشی اپنے خروج نہیں کیا بلکہ مجھکو ہمراہ قریش آیا میری بیٹیاں ہین اونکا کوئی نہین
مجھپر احسان کیجیے مجکو امان دیجیے فرمایا رسول خدا صلعم نے اے ابوعزہ وہ عہد و میثاق جو تو نے ہمسے کیا تھا کہان گئے
واللہ اب ایسا نہوگا کہ تو مکے میں جاکر اپنے منھ پر ہاتھ پھیر کر لوگون سے یہ بات کہے کہ مین نے محمد کو دوبار فریب دیا
راوی نے کہا کہ فلان فلان روات کثیر نے مجکو خبر دی سعید بن المسیب سے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مومن ایک
پتھر سے دوبارہ گزند نہین اوٹھاتا یعنے ایک دغاباز سے دو دفعہ دھوکا نہین کھاتا اے عاصم بن ثابت اسکو
اور قتل کر پس عاصم آگے بڑھا اور قتل کیا اوسکو کہا راویون نے کہ حکم کیا رسول خدا صلعم نے غار یا کنوئیں عمیق یعنے
گڑھے گہرے کھودے جاوین بعد ازان حکم کیا حضرت صلعم نے کہ سارے مقتول اون غار مین ڈالے جاوین سوای
امیہ بن خلف کے کہ وہ فربہ اندام تھا بعد قتل اوسی روز پھول گیا تھا جب لوگون نے ارادہ کیا کہ اوسکو غار مین ڈالین
تو گوشت اوسکا کھنڈ گیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا اسکو چھوڑ دو یعنے یون ہی پڑا رہنے دو اور دیکھا رسول خدا صلعم
نے کہ مردہ عتبہ کا غار کیطرف کھینچا جاتا ہے اور یہ شخص فربہ تھا اوسکے چہرے پر چیچک کے داغ تھے پس اوسکے بیٹے ابی حذیفہ
کا چہرہ متغیر ہوگیا آن حضرت صلعم نے فرمایا اے ابو حذیفہ یہ حال اپنے باپ کا دیکھکر تجکو بہت ناگوار گذرا اونے کہا
واللہ ایسا نہین یا رسول اللہ ولیکن مین اپنے باپ مین چونکہ عقل و شرافت دیکھتا تھا تو مجکو امید تھی کہ وہ عقل اوسکو
بطرف اسلام ہدایت کریگی مگر جبکہ عقل نے اوسکو قبول اسلام سے غلطی مین ڈالا یعنے جس گاہ اونے اس امر مین خطا کی
اور مین نے اوسکو ایسی خواری مین دیکھا تو اوسکی خطا نے مجکو غیظ و غضب مین ڈالا جسکا نتیجہ ایسا کچھ ہوا ابوبکر رض نے کہا
یا رسول اللہ واللہ یہ شخص بڑا حیادار و حلیم تھا بہ نسبت غیر کے اپنی قوم مین اور کارہ تھا اس امر سے جو اوسکو پیش آیا
ولیکن ہمرگ سے ناچار ہوا فرمایا رسول خدا صلعم نے شکر خدا کہ اوسنے ابوجہل کا منہ خاک پر ڈالا اور اوسکو مٹی مین ملایا
اور ہمارے دلون کو چین و آرام دیا پھر جب وہ سب مقتول غار مین باہم اکٹھا ل گئے اور رسول خدا صلعم اون پر گشت
کرتے تھے یعنے گرد اونکے دیکھتے پھرتے تھے اور وہ لوگ خندق مین ڈالے جاتے تھے اور ابوبکر رض اون مقتولون مین سے
ایک ایک کو بتاتے جاتے تھے کہ یہ فلان وہ فلان ہے اور رسول اللہ حمد و شکر خدا کرتے تھے اور کہتے تھے حمد کرتا ہون اوس
خدا کا جسنے وفا کیا جو مجھسے وعدہ کیا تھا و ہر آئنہ اوسنے مجھسے وعدہ ایک گروہ کا دو گروہ مین سے کیا تھا قوله تعالى وإذ يعدكم الله
إحدى الطائفتين أنها لكم یعنے جسوقت خدا نے ہمسے دو طائفون مین سے ایک کا تمسے وعدہ کیا کہ وہ تمہارے لیے ہے
چنانچہ جب اصحاب کو خبر قافلہ ابی سفیان کی معلوم ہوئی کہ جمعیت قلیل ہے اور مال کثیر تب سبنے ارادہ مقابلہ اور
غارت مال کا کیا اوسی اثنا مین ابوجہل قافلہ قریش لیکر واسطے کومک ابی سفیان کے نکلا اوسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نے ارادہ مقابلہ ابی جہل کا کیا اور فرمایا حق تعالی نے مجھسے وعدہ ایک کا دونون طائفون مین کرتا ہے مگر نصرت پانا اوپر ابی جہل
بہتر ہے واسطے فتح شوکت کفار کے پھر سب نے موجب ارادہ نبی صلی اللہ علیہ و سلم پر ارادہ مقابلہ کیا ابوجہل سے تو شکر فراق

مارے گئے اور ستر اسیر ہوے واقعہ جنگ بدر مین راوی نے کہا کہ بعد ازان کھڑے ہوے رسول خدا صلعم اہل غار پر
اور اونمین سے ایک ایک کو پکارنے لگے کہ اے عتبہ بن ربیعہ و اے شیبہ بن ربیعہ اور اے امیہ بن خلف اور
اے ابوجہل بن ہشام آیا تمنے دیکھ لیا کہ جو کچھ تمپر وعید کی تھی خدا نے وہ سچ ہوئی اور ہر آئنہ ہمنے تو جو کچھ خدا نے سچا
وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا تم لوگ بری قوم اپنے نبی کے تھے کہ تمنے تو میری تکذیب کی اور لوگون نے میری تصدیق کی
اور تمنے مجھے وطن سے نکالا اور لوگون نے مجھے جگہ دی اور تم لوگون نے مجھسے مقاتلہ کیا اور لوگون نے میری
نصرت کی لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ جنکو ندا دیتے ہین وہ تو مر گئے حضرت صلعم نے فرمایا بتحقیق کہ اونکو معلوم ہوا
کہ جو کچھ اونسے خدا نے وعدہ وعید کیا تھا وہ سچ ہوا اور کہا راویون نے کہ جسوقت اوس قوم نے ہزیمت پائی اور
منہ پھیرا تو ہنگام زوال شمس تھا پس حضرت نے بدر مین قیام کیا اور حکم کیا عبد اللہ بن کعب کو کہ مال غنائم کو اپنے
قبضے اور حفاظت مین لے اور اوسکو اوٹھوا اور لدوا لے اور حضرت صلعم نے ایک اور شخص کو اوسکا معین مقرر کیا
پھر حضرت صلعم نے نماز عصر بدر مین پڑھی بعد ازان اوسوقت وہان سے روانہ ہوے اور اثیل مین پہونچے اثیل
ایک وادی ہے طول اوسکا تین میل اور درمیان اثیل اور بدر کے دو میل کا فاصلہ ہے پس گویا کہ حضرت صلعم بدر سے
چار میل پر جا کر قبل غروب آفتاب ٹھہرے اور وہان اوترے اور شب باش ہوے اور حضرت کے اصحاب کو خستگی تھی
نہایت خستگی تھی اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون شخص آجکی شب ہماری حفاظت یعنے نگہبانی
کریگا پس سب تو خاموش رہے مگر ایک شخص کھڑا ہوا حضرت نے فرمایا تو کون ہے یعنے تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا ذکوان
بن عبد قیس فرمایا تو بیٹھ جا پھر اعادہ کیا حضرت نے اپنے کلام کو یعنے کون نگہبانی شب کریگا پھر وہی شخص کھڑا ہوا
فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا ابن عبد قیس حضرت نے فرمایا تو بیٹھ پھر تھوڑی دیر ٹھہر کر ایک اور شخص کھڑا ہوا فرمایا
تو کون ہے اوسنے کہا ابو سبع پھر ایک ساعت کے بعد حضرت نے فرمایا تم تینون آدمی کھڑے ہو جاؤ تب تنہا ذکوان
بن عبد قیس کھڑا ہوا حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ہمراہی کہان ہین جو دوسری اور تیسری بار کھڑے ہوے تھے
اوسنے کہا یا رسول اللہ مین نے ہی رات کی نگہبانی قبول کی تھی حضرت صلعم نے فرمایا خدا تیری نگہبانی کرے پس اوس رات
اوسی شخص نے نگہبانی کی مسلمین کی یہان تک کہ جب آخر شب ہوئی تو کوچ ہوا اور راوی نے کہا بعض کا یہ بھی
قول ہے کہ جب حضرت صلعم نے نماز عصر ادا کی تھی اثیل مین تو جسوقت ایک رکعت حضرت نے پڑھی تبسم کیا اور
بعد فراغ سلام کے لوگون نے سبب تبسم سے سوال کیا فرمایا ابھی میرے پاس میکال آئے تھے اونکے شانون پر گرد تھی
اونہون نے تبسم کیا اور کہا کہ مین تلاش وگرد اوری قوم مین مصروف تھا اور کہا راوی نے کہ جسوقت قتال اہل بدر سے
فراغ ہوئی تو جبرئیل خدمت رسول خدا صلعم مین آئے اس حال سے کہ اسپ مادہ پیشانی کے بال کو باندھے ہوے تھے
اور وہ بادیان گرد و غبار آلودہ تھی اور کہا اے محمد حق تعالے نے مجھے آپ پاس بھیجا تھا اور حکم کیا تھا کہ تا رضا آپ کے

آپ سے جدا ہوں آیا آپ راضی ہوئے فرمایا ہاں میں راضی ہوں اور جب قیدی سامنے حضرت صلعم کے بمقام
عرق الظبیہ پیش کیے گئے تو حضرت صلعم نے عاصم بن ثابت بن ابی افلح کو حکم کیا کہ قتل کر عقبہ بن ابی معیط کو جن تین
جنکو اسیر کیا تھا عبداللہ بن سلمہ العجلانی نے پس عقبہ کہنے لگا واویلا اے گروہ قریش ان لوگوں میں جو یہاں
موجود ہیں میں کس بات پر مارا جاتا ہوں حضرت صلعم نے جواب دیا اسواسطے تو قتل کیا جاتا ہے کہ تو عداوت رکھتا تھا
خدا اور رسول سے اوسنے کہا اے محمد آپکا احسان بہت بڑا ہے میری قوم میں سے جو کچھ کیسی کے ساتھ کیا جاوے وہی
میرا بھی حال کیجیے اگر اونکو قتل کیجیے تو مجھے بھی قتل کیجیے اور اگر اونپر احسان کیجیے تو مجھپر بھی احسان کیجیے اور اونسے
سر بہا لیجیے تو میں بھی ایک اونہیں سے ہوں اے محمد میرے لڑکوں کا کفیل کون ہوگا فرمایا آتش جہنم پھر فرمایا اوے عاصم
اسکو قتل کر پس آگے بڑھا عاصم اور اوسکو قتل کیا پھر رسول خدا صلعم نے اوس مقتول کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ واللہ
تو برا بدذات آدمی تھا میں نہیں جانتا ہوں کسی کافر کو کہ ایسا منکر خدا اور رسول منکر کتاب خدا اور ایسا موذی نبی اللہ کا ہو
پس میں شکر کرتا ہوں اوس خدا کا جسنے تجکو قتل کیا اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کیا تیرے قتل سے اور جب لوگ فارغ
ہوئے بمقام صفرا پہنچے جو صفرا میں واقع ہے تو رسول خدا صلعم نے اوس مقام میں تقسیم غنائم کی درمیان اپنے
اصحاب کے راوی نے کہا کہ مجھے خبر دی رواۃ کثیر نے کہ جب زید بن حارثہ و عبداللہ بن رواحہ اثیل سے چلکر
خدمت میں رسول خدا صلعم کی حاضر ہوئے وہ روز یکشنبہ تھا کہ وقت ضحی کے پہر دن چڑھے پہونچے تھے اور دونوں
اپنی گروہ میں سے آگے تھے اور جدا ہوا عبداللہ زید سے مقام عقیق اور عبداللہ نے اپنے شتر پر چڑھے ہوئے
ندا کرنی شروع کی کہ اے گروہ انصار خوش ہو سلامتی پر رسول خدا صلعم کی اور قتل مشرکین اور اونکے اسیر ہونے پر
کہ مارے گئے دونوں بیٹے ربیعہ اور دونوں بیٹے حجاج کے اور مارا گیا ابوجہل اور قتل ہوئے زمعہ بن الاسود و امیہ
بن خلف اور منجملہ اسیروں کے سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا قید ہوا اور وجہ لقب یہ ہے کہ اوسکے دندان پیشین
دراز تھے مثل درندوں کے اور وہ زبان دراز دریدہ دہن بھی تھا عاصم بن عدی نے کہا کہ میں نے عبداللہ کے پاس
جاکر بطریق سرگوشی کے کہا کہ اے ابن رواحہ جو تو کہتا ہے کیا یہ سچ ہے اوسنے کہا ہاں واللہ سچ ہے اور کل صبح کو
انشاء اللہ تعالے رسول خدا صلعم تشریف لاوینگے اور اونکے ساتھ قیدی بھی بندھے ہوئے ہونگے بعد ازاں عبداللہ بن
بمقام عالیہ انصار کے مکانات پر گیا اور عالیہ وہ مقام ہے جہاں عمرو بن عوف و خطمہ و وائل نے اپنے منازل اونکو
پس اوسنے اونکے گھر گھر بشارت دی اور اطفال شور مچا کر کہتے تھے کہ ابوجہل فاسق مارا گیا یہاں تک کہ وہ لڑکے [illegible]
بنی امیہ بن زید تک گئے پھر زید بن حارثہ نے بھی اسواری قصوی ناقہ نبی صلعم کے پہونچکر اہل شہر کو بشارت دینی شروع کی
پس جب زید بمقام مصلے پر پہونچا تو اپنے شتر پر سے چلا کر کہا کہ مارا گیا عقبہ و شیبہ دونوں بیٹے ربیعہ اور دونوں بیٹے
حجاج کے اور ابوجہل و ابوالبختری و زمعہ بن الاسود و امیہ بن خلف یہ سب مارے گئے اور بہت سے اسیر ہوئے اونمین

سہیل بن عمرو جسکا لقب ذوالانیاب تھا اسیر ہوا پس لوگون نے نسبت زید کے تکذیب کرنی شروع کی اور کہنے لگے
کہ زید جو خبر پھیلاتا ہے وہ رخنہ اندازی اور فوج بھگانے کی باتین ہین یہان تک کہ لوگون کو اس بات نے اندیشہ مین ڈالا
کہ وہ خوف کرنے لگے اور آنا زید کا اوسوقت ہوا تھا جب رقیہ بنت رسول اللہ کو لوگ بقیع مین دفن کر چکے تھے تب
منافقین مین سے ایک شخص نے اسامہ بن زید سے کہا کہ صاحب تمہارا یعنے محمد اور اصحاب اوسکے سب قتل ہوئے
اور اونہین منافقین مین سے ایک اور شخص نے ابو لبابہ بن عبد المنذر سے کہا کہ تمہارے لوگ ایسے متفرق اور پریشان
ہو گئے کہ پھر کبھی جمع نہین ہو سکتے تحقیق کہ مارا گیا محمد مع اصحاب اپنے اور دلیل قتل ہونے محمد کی یہ ہے کہ یہ ناقہ اونکا ہے
ہم اسکو پہچانتے ہین اور یہ زید نہین جانتا ہے کہ وہ کیا کہتا ہے یعنے مجنون ہو گیا ہے اس سبب سے اسکو نہین معلوم کیا کہتا ہے
رعب سے یعنے خوف زدہ آیا ہے اور آیا ہے ڈرانے والا ابو لبابہ نے کہا تیری بات کو خدا جھوٹھا کریگا اور یہود کہتے تھے
کہ زید باتین بنا کر لایا ہے اسامہ بن زید نے کہا کہ مین اپنے باپ کے پاس خلوت مین گیا اور مین نے کہا اے ابا
جو آپ کہتے ہین کیا یہ سچ ہے اونہون نے کہا بیٹا واللہ یہ سچ ہے تب میرے دل کو قوت حاصل ہوئی اور مین اپنے
دل مین قوی ہو کر اوس منافق کے پاس گیا اور کہا تو بخبری رسول خدا صلعم سے مسلمانون کو لرزان و ترسان کرنیوالا ہے
تحقیق کہ وہ تیرے سامنے آتے ہین اور جب آوینگے تو بے شک تیری گردن مارینگے اوس نے کہا اے ابو محمد مین یہ بات
نہین کہتا ہون مگر مین نے لوگون سے سنی ہے کہ وہ لوگ ایسا کچھ کہتے ہین بعد ازان قیدی آپہونچے اور اونپر شقران
غلام رسول خدا کے نگہبان تھے اور وہ قیدی جو شمار کیے گئے تھے انچاس نفر تھے در اصل شمار قیدیونکی یہی ہے اجماع
جسمین کچھ شک نہین اور لوگ حضرت صلعم سے ملاقات کو آئے روحا مین مبارکبادی دیتے ہوئے ساتھ فتح خدا کے
پھر اسطرح ملاقات کی ان حضرت سے اشراف قبیلہ خزرج نے تب کہا سلمہ بن سلامہ بن وقش نے وہ کیا ہے جسکی
مبارکبادی تم مجھکو دیتے ہو واللہ ہمنے جو قتل کیا تو بڈھون کل سرون کو جنکے سر کے بال کہنگی سال سے گر گئے تھے
پس یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا اور فرمایا اے میرے برادر زادے وہ لوگ ایسے گروہ تھے کہ اگر تو اونکو
دیکھتا تو اونسے ہیبت کرتا اور اگر وہ تجھکو حکم کرتے تو اونکی تو اطاعت کرتا اور اگر تو اونکے کردار شایستہ کو ساتھ اپنے
کردار کے دیکھتا تو حقیر جانتا تو اپنے کردار کو اگر باوجود اسکے یہ لوگ برے تھے حق مین اپنے نبی کے سلمہ نے کہا مین
پناہ مانگتا ہون ساتھ خدا کے غضب خدا اور غضب رسول خدا سے بیشک یا رسول اللہ آپ ہمیشہ مجھسے درگذر کرتے
آئے ہین جبسے کہ مین روحا مین ابتدا سے سکونت کی ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مگر وہ بات جو کہ تو نے
اعرابی سے کہی تھی کہ تو واقع ہوا اپنے ناقہ پر یعنے جماع کیا کہ وہ ناقہ تجھسے حاملہ ہوئی ہے یہ کلمہ فحش زبان پر تو لایا اور
تو نے وہ بات کہی جسکی تجھے خبر نہین ولیکن جو کہ تو نے دربارہ اس قوم کے کہا کہ نہین قتل کیا ہمنے مگر بڈھون کو
پس بیشک تو نے قصد کیا کہ اس نعمت کا انعام خدا سے انکار کرے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اونکی معذرت کو

قبول کیا کہ وہ محتاج ترین اصحاب مین تھا اور کہا راوی نے کہ خبر دی مجکو رواۃ کثیرہ نے زہری سے کہ جب ابو ہند الحجام
موے قروہ بن عمرو نے آن حضرت صلعم سے آکر ملاقات کی اور اوسکے ساتھ ایک مشک مین حیس تھا یعنے خرما بریان
بروغن وپرورده باست تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ابو ہند ایک مرد انصار مین سے ہے اوسکو نکاح دو اور اوس سے
نکاح لو یعنے مناکحت فیما بین قبول کرو اور کہا راوی نے خبر دی مجکو فلان فلان رواۃ کثیر نے عبد اللہ بن ابی سفیان سے
اوسنے کہا اور ملاقات کو آیا اسید بن حضیر اور کہا یا رسول اللہ حمد ہے اوس خدا کی جسنے ظفریاب کیا آپکو اور ٹھنڈا کیا
آپ کی آنکھون کو واللہ یا رسول اللہ تخلف میرا بدر سے اس ظنہ پر تھا کہ آپ بمقابلہ عدو جاتے ہین بلکہ میرے خیال مین
یہ تھا کہ جدہر آپ جاتے ہین وہ پھیر لینے قافلہ ہے اور اگر مجکو ظن اس بات کا ہوتا کہ آپ واسطے مقابلہ دشمن کے جاتے ہین
تو ہرگز مین پیچھے نہ رہتا پس آن حضرت صلعم نے فرمایا تو سچ کہتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی فلان
وفلان راویان بسیار نے خبیب بن عبد الرحمان سے اوسنے کہا جب عبد اللہ بن انیس تربان مین حضرت صلعم
کی ملاقات کو آیا تو کہا یا رسول اللہ مین حمد خدا کرتا ہون آپکی سلامتی پر اور آپکی ظفر یابی پر یا رسول اللہ مین آنے کو
چاہتا تھا حالت تپ مین تپ اوسنے مجھے مفارقت نکی تھی کل تک کہ مین آپکے پاس حاضر ہوتا حضرت صلعم نے
فرمایا خدا تجکو اجر عطا کرے اور کہا راوی نے کہ سہیل بن عمرو جب تھا شقوقہ مین اور شقوقہ فیما بین سقیا وملل کے
واقع ہے تو تھا سہیل ساتھ مالک بن دخشم کے تب سہیل نے کہا مجھے جا ضرور کو جانے دے تب مالک بھی اوسکے
ہمراہ کھڑا ہوا سہیل نے کہا مجھے شرم آتی ہے تو ٹھہر جا تب اوسنے توقف کیا اور سہیل اوسکے ساتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر
سامنے چلا جب چلا گیا اور دیر ہوئی تو مالک آگے بڑھا اور لوگون مین شور وغوغا کیا تو لوگ اوسکی تلاش مین نکلے
اور رسول خدا صلعم بھی ایک طرف اوسکی تلاش مین چلے اور حکم دیا کہ جو شخص اوسکو گرفتار کرے وہی اوسکو قتل کرے
پس اتفاقاً خاص رسول اللہ صلعم نے اوسکو درمیان مقام سمرات کے پالیا تب حکم کیا کہ اوسکے دونون ہاتھ اوسکی
گردن سے باندھے گئے اور اوسکو اپنے ناقہ کے ساتھ لے لیا پس تھوڑی دور چلے تھے کہ مدینہ مین پہونچے اور
اسامہ بن زید ملاقات کو آئے راوی کہتا ہے کہ مجھے خبر دی راویان بسیار نے جابر بن عبد اللہ سے کہ جب
اسامہ بن زید واسطے ملاقات رسول خدا صلعم کے حاضر ہوئے اوسوقت حضرت صلعم قصوی اپنے ناقہ راحلہ
سوار تھے تو اسامہ کو اپنے آگے بٹھا لیا اور سہیل کے ہاتھ اوسکی گردن مین بندھے تھے پھر جب اسامہ نے سہیل کی طرف
دیکھا تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابو یزید ہے فرمایا ہان یہ وہی ہے جو مکہ مین روٹیان بانٹتا تھا اور کہا راوی نے
کہ خبر دی مجکو محمد بن یحیی نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھے حدیث بیان کی واقدی نے اوسنے کہا مجھے عبد الرحمان
بن عبد العزیز نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اوسنے یحیی بن عبد الرحمان بن سعد بن زرارہ سے اوسنے کہا داخل ہوئے
رسول خدا صلعم مدینہ مین اور جس وقت کہ لائے گئے قیدی تو سودہ بنت زمعہ آل عفراء کے یہان ماتم داری مین عوف ومعوذ

کے تھین اور یہ واقعہ قبل واجب ہونے حجاب کے تھا سودہ نے کہا جب ہم لوگ ماتم خانہ سے اپنے اپنے گھر کو آئے تو ہم لوگون نے سنا کہ قیدی لوگ آئے ہین تب مین نکلی اپنے گھر کے ایک طرف کو تو اوسی جا پر رسول خدا صلعم بھی آ پہونچے تھے اور دیکھا ایک یہ دیکھا کہ ابو یزید کے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین اور بہ گھر کے کنارے آگیا ہے واللہ جسوقت مین نے اوسکے ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا نہین قدرت رکھتی تھی یہ کہ کہتی اسے ابو یزید تمنے آپ ہاتھ بندھا لئے کیون اچھی موت نہ مرے یعنے لڑکر کیون نہ مر گئے کہ آرام ہوتا پس واللہ مجھے خوف مین نہین ڈالا مگر صدا سے رسول خدا صلعم نے جانب اوس بیت سے کہ اے سودہ علی اللہ وعلی رسول اللہ یعنے تو آمادہ حرب تھی ہم خدا اور رسول خدا پر مین نے کہا یا نبی اللہ قسم ہے اوسکی جسنے آپ کو بحق مبعوث کیا اگر مجھکو قدرت حاصل ہوتی جسوقت کہ مین نے ابو یزید کو ہاتھ بندھے ہوئے گردن مین دیکھا تھا تو وہی کہتی جو مین نے ابھی کہا **واقدی** نے کہا مجھسے حدیث بیان کی خالد بن الیاس نے اوسنے کہا مجھسے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم نے اوسنے کہا کہ خالد بن ہشام بن المغیرہ وامیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ یہ دونون منزل ام سلمہ مین آئے اور ام سلمہ بیچ مناحۃ آل عفرا کے تھین یعنے ماتم داری مین عوف ومعوذ کے اوسوقت کسی نے اون ماتم دارون سے کہا کہ قیدی لائے گئے پس نکلین ام سلمہ اور گئین قیدیون کے پاس مگر اونسے کچھ کلام نہین کیا یہان تک کہ وہان سے پھرین تلاش کرتی ہوئی رسول خدا صلعم کو کہ وہ اوسوقت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان مین تھے پس ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے عم زادے جو بنی مخزوم سے ہین آئے ہین چاہتے ہین داخل ہونا اپنا میرے پاس اسلیے کہ مین اونکی مہمانی کرون اور اونکی تیمارداری وسربراہی کرون اور پریشانیون سے اونکی خاطر جمع کرون وحالآنکہ مین نہین چاہتی کہ ایسا کرون یہان تک کہ آپ سے اجازت حاصل کرون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ ان سب باتون مین کوئی امر مجھکو ناگوار نہین ہے ان امور سے جو تجھے منظور ہو وہ کر **واقدی** نے کہا مجھسے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اوسنے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے استوصوا بالاسری خیرا یعنے قبول وصیت کرو اسیرون کے لیے امور خیر مین تب ابو العاص بن الربیع نے کہا کہ مین چند آدمیون کے ساتھ تھا اور وہ انصار مین سے تھے حق تعالے اونکو جزاے خیر عطا کرے کہ جب ہمارے تئین وقت طعام شام آتا تھا یا وقت طعام چاشت ہوتا تھا یعنے جب ہمارے شام کے کھانے کا وقت یا صبح کے کھانے کا وقت آتا تھا تو وہ لوگ مجھے تو روٹیان کھلاتے تھے اور وہ سب آپ تمر کھاتے تھے کیونکہ اونکے ساتھ روٹی کم تھی اور تمر اونکی زادراہ تھے یہان تک کہ اونمین اگر کسی کے ہاتھ مین کوئی روٹی کا ٹکڑا بطریق حصہ جاتا تھا تو وہ بھی مجھی کو دیدیتا تھا اور اسیطرح ولید بن الولید بن المغیرہ نے بھی مثل اوسکے بیان کیا اور زیادہ برآن یہ بھی کہا کہ وہ ہمین اونٹنیون پر سوار کرتے تھے اور آپ پیادہ چلتے تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اوس سے محمد بن عبد اللہ نے زہری سے کہ لائے گئے قیدی ایک روز پیشتر از قتل یعنے بیبی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور بعضے کہتے ہین کہ قیدی اوسی روز آخر وقت آئے تھے جس روز اول وقت رسول خدا صلعم داخل ہوئے تھے
یعنے جس روز پہلے آن حضرت صلعم پہونچے اوسیدن آخر روز قیدی آئے اور **راوی** کہتے ہین کہ جب قریش
بدر کی طرف متوجہ و عازم ہوئے تو کچھ لوگ جو اونسے پیچھے رہ گئے اونہین چند جوان افسانہ خوان تھے شبہائے ماہ مین
بمقام ذی طوی داستان گوئی کرتے تھے چنانچہ جب رات ہوتی تھی تب وہ سب آپسمین اشعار پڑھتے تھے اور
باتین کیا کرتے تھے اسی عرصہ مین اون لوگون نے اپنے قریب ایک آواز سُنی کہ کوئی شخص بآواز بلند اشعار مین
گاتا ہے اور وہ دکھلائی نہین دیتا ہے مضمون اشعار کا یہ ہے کہ حنیفیون یعنے مسلمانون نے بدر مین وہ مصیبتین
ڈالین اور دکھلائین کہ اوس سے ارکان و ایوان کسرے و قیصر قریب ہین کہ زلزلہ مین آوین فریاد مین آئے
اوس سے سخت جبال اور زاری کرتے ہین قبائل مابین وتیر اور خیبر کے اور اخشبان دونون پہاڑ مکے کے شور کرتے ہین
اور زنان حرہ بیوہ سر برہنہ ہوکر چھاتی پیٹتی ہین حسرت سے **راوی** کہتا ہے کہ ان اشعار کو میرے سامنے
عبد اللہ بن ابی عبیدہ ابن محمد بن عمار بن یاسر نے پڑھا پس اون جوانون نے جب آواز سُنی اور کسیکو نہ دیکھا تو وہ اپنے
اوسکی تلاش مین نکلے جب کسیکو نہ دیکھا تو پھر آگے چلے گھبرائے ہوئے یہان تک کہ مقام حجر کے مقابل ہوئے
وہان چند مشائخ کو پایا کہ اونمین سے چند بزرگ سمار تھے یعنے افسانہ خوان تب ان لوگون نے اونکو اوس خبر سے
مطلع کیا اونہون نے انسے کہا جو کچھ تم کہتے ہو حق ہے کہ بتحقیق محمد اور اصحاب اوسکے موسوم بحنیفیہ ہین اور
وہ لوگ اوس روز تک اسم حنیفیہ نہین جانتے تھے پس اون جوانون مین جو ذی طوی مین تھے کوئی ایسا
باقی نہ رہا جو یہ بات سُنکر مبتلائے شدت تپ نہوا ہو چنانچہ وہ لوگ وہان دو تین رات مقیم رہے تھے کہ حیسمان
بن حابس الخزاعی خبر اہل بدر اور اونکے مقتولین کی وہان لائے اور اون لوگون کو ماجرائے قتل عتبہ و شیبہ پسران
ربیعہ سے اور قتل پسران حجاج و ابی البختری و زمعہ پسر اسود کی خبر دینے لگے **راوی** نے کہا کہ صفوان بن امیہ
بمقام حجر بیٹھا کہتا تھا کہ یہ شخص یعنے حیسمان جو کلام کرتا ہے نہین جانتا ہے یعنے مخبوط ہے بھلا اوس سے
میرا حال تو پوچھو تب لوگون نے کہا اے حیسمان تجکو کچھ صفوان کا حال معلوم ہے اوسنے کہا ہان یہ شخص مقام حجر مین
ہے اور مین نے اوسکے باپ و بھائی کو بدر مین مقتول دیکھا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ سہیل بن عمرو اور نضر بن الحارث
اسیر ہوئے لوگون نے کہا یہ کیونکر تجکو معلوم ہوا کہ وہ دونون اسیر ہین اوسنے کہا مین نے اون دونون کو رسیون مین
بندھا ہوا دیکھا ہے اور **راوی** نے کہا کہ جب نجاشی کو مکے مین خبر مقتل قریش اور بشارت فتح پہونچی کہ حق تعالی
نے اپنے نبی کو مظفر و منصور کیا تو نجاشی دو سفید کپڑے پہنے ہوئے اپنے گھر سے نکلا اور زمین پر بیٹھ گیا
بعد ازان جعفر بن ابی طالب اور اونکے اصحاب کو بلوایا اور کہا تم مین سے کون جانتا ہے کہ بدر کدھر ہے اون لوگون نے
اوسکو اوس طرف کا نشان بتلایا تب نجاشی نے کہا مین بھی اوس سمت کو پہچانتا ہون اکثر مین نے اوسکے حوالی مین

بعضیں چھپائی ہین کہ وہ بعضی نہر کی ترائی مین ہے ولیکن مین نے پایا کہ تمسے تثبت وتحقق ہم پہونچاؤن بتحقیق کہ حق تعالی
نے اپنے رسول کو نصرت دی ہے بدر مین پس مین حمد خدا کرتا ہون اس بات پر تب سپاہیان ہمراہی سے کہا خدا اصلاح کرے
بادشاہ کی یعنے آپکی خیر ہو ہر آئینہ یہ امر عجیب ہے تو نے کبھی ایسا نہین کیا کہ دو کپڑے پہنکر زمین پر بیٹھا ہو اوسنے کہا مین
اوس قوم مین سے ہون کہ جب اونکے لیے حق تعالے کوئی نعمت مہیا کرتا ہے تو وہ تواضع وفروتنی زیادہ کرتے ہین وبنابر
بعض قول انکو اوسنے یہ کہا کہ جب عیسی بن مریم علیہ السلام کو کوئی نعمت حاصل ہوتی تھی تو وہ تواضع زیادہ کرتے تھے
اور جب قریش نے مکہ مین مراجعت کی تو ابوسفیان بن حرب اونمین کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اے گروہ قریش تم اپنے
مقتولون کے لیے بکا نکرو اور نہ کوئی زن نوحہ خوان اونپر نوحہ خوانی کرے اور نہ کوئی شاعر اونپر مرثیہ پڑھے کہ ظاہر کرینا
جزع وفزع کو پس ہر آئینہ تم جسوقت اونپر نوحہ کروگے اور اشعار پڑھکر روؤگی تو یہ بات تمہارے غیظ وغصہ کو زائل کردیگی
پس مین عداوت محمد اور عناد اوسکے اصحاب سے یہ کلام تمہارے ساتھ کرتا ہون وعلاوہ اگر محمد اور اوسکے اصحاب کو خبر
تمہارے نوحہ وبکا کی پہونچیگی تو وہ لوگ شماتت کرینگے پس طعنہ زنی اونکی بہت بڑی مصیبت ہوگی اور کیا عجب ہے تم بدلہ خون کا
لوگے پس سر کا تیل اور شانہ اور صحبت نسوان مجھپر حرام ہے جب تک کہ پھر محمد سے جنگ کرون پس خاموش رہے قریش
ایک مہینا کہ نہ بکا کیا کسی شاعر نے اور نہ نوحہ کیا اونپر کسی زن نوحہ خوان نے چنانچہ جب قافلہ قیدیون کا مدینہ مین پہونچا
تو خدا نے اس ذلت سے گردنین مشرکین ومنافقین اور یہود کی جھکا دین اور کوئی یہود ومنافق مدینہ مین ایسا باقی نرہا
جسکی گردن واقعہ بدر سے نہ جھکی ہو اور کہا عبد اللہ بن نبتل نے کاش ہم بھی نکلے ہوتے رسول خدا صلعم کے ساتھ تو مال
غنیمت پاتے اور صباح واقعہ بدر سے یعنے بعد اس واقعہ کے حق تعالی نے فرق کردیا درمیان کفر واسلام کے کہ لوگون کو
دونون امر مین تمیز حاصل ہوئی اور اسی درمیان مین یہود کہتے تھے کہ یہ وہ شخص ہے یعنے آن حضرت صلعم کہ ہم اوسکو
منعوت بعون اللہ پاتے ہین آج سے جو علم اوسکا اوٹھیگا وہ غالب ہوگا اور کعب بن اشرف نے کہا آج سے زیر زمین ہونا
بہتر ہے رہنے بالاے زمین سے یعنے اس زندگی سے مرنا بہتر ہے کیونکہ یہ قریش جو بزرگترین خلائق اور سرداران
مردم اور شاہان عرب اور صاحبان حرم اور اہل امن وامان تھے کہ مبتلاے مصائب ہوے وبعد ازان کعب مکے کو چلا گیا
اور ابی وداعہ بن ضبیرہ کے یہان اوترا اور وہان سے اشعار ہجو مسلمین کے اور مرثیے مقتولان قریش کے جو بدر مین مارے گئے
بھیجنا شروع کیا چنانچہ یہ ابیات بھیجے جسکا مضمون یہ ہے چکی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی اور ایسی ہی چلے
مثل بدر کے شور وشیون واشکباری ہے کہ سرداران مردم اگر قتل کیے گئے حوالی بدر مین تو بعید نہین کیونکہ اکثر بادشاہ
جنگ مین مارے جاتے ہین اور لوگ کہتے ہین کہ ہم ذلیل ہوے باعث غضب اونکی یعنی شماتت مسلمین سے کہ ہر آئینہ کعب بن
اشرف جزع کرتا ہے لوگ سچ کہتے ہین مگر کاشکے زمین جسوقت وہ لوگ مارے گئے تھے تو اپنے اہل کو یعنے کل اہل مین کو
خسف کر ڈالتی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی مجھے خبر ہوئی ہے کہ حارث بن ہشام لوگون مین مردوبا موخیر ہے اور لوگون کو

جمع کرتا ہے تاکہ زیارت و ملاقات کرے جمعیت کو ہمراہ لیکر یثرب والون سے اور سعی نہین کرتا ہے اوسپر وسعت و قدرت رکھکر
مگر بڑا دلیر **واقدی** نے کہا کہ ان ابیات کو عبد اللہ بن جعفر و محمد بن صالح و ابن ابی الزناد نے میرے پاس لکھ بھیجا تھا
کہا رواۃ نے کہ بعد پہونچنے ان ابیات کے رسول اللہ صلعم نے بلایا حسان بن ثابت کو جو بڑے شاعر تھے اور اوسکو
ابیات کعب اور اوسکے مقام سے خبر دی کہ وہ ابی وداعہ کے یہان مکے مین مقیم ہے پس حسان نے ہجو اوسکی اور اونکی
جو اوسکے پاس تھے کرنی شروع کی یہان تک کہ کعب مدینے کو پھر آیا اور جب کہ اوسنے اون ابیات کو مکے سے بھیجا تھا
تو اوسکو لوگون نے اوس سے لیکر بطریق مرثیہ خوانی پڑھتے تھے اور چھوکرون اور چھوکریون مین سے جو اون لوگون کے
پاس آئے اون ابیات کو مکے مین پڑھتے تھے بعد ازان لوگون نے اوسکا مرثیہ کیا پس قریش نے اپنے مقتولون پر
ایک مہینے نوحہ خوانی کی اور کوئی گھر مکے مین ایسا باقی نہین رہا جسمین ماتم برپا نہوا ہو اور عورتون نے اپنے سر کے
بال نوچ ڈالے اور ایسا ہوا کہ مقتولین قریش مین سے کسیکا ناقہ یا گھوڑا لایا جاتا تھا اور عزاداروں کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا
تو لوگ اوسکے گرد نوحہ خوانی کرتے تھے - اور حال عورتون کا یہ ہوا کہ کوچون مین اور تنگ گلیون مین نکل پڑین تو پردے
ڈال دیے اور راستے بند کردیے اور وہان نوحہ کرتی پھرتی تھین اور خواب عاتکہ و جہیم بن صلت کی تصدیق کرتی تھین
اور یہ ہوا کہ اسود بن عبد المطلب کی آنکھین اپنے بیٹون کے مارے جانے سے جاتی رہی تھین اور سخت اندوہ و قلق مین تھا
اور چاہتا تھا کہ اپنے بیٹون پر روے مگر قریش اوسکو رونے سے منع کرتے تھے تب اسود ایک دن درمیان مین اپنے
غلام سے کہا کرتا تھا کہ شیشہ شراب میری ہمراہ لے اور مجھے لیچل اوس وقت اور راہ پر جہان ابو حکیمہ یعنے اوسکا بیٹا گیا تھا
پس وہ غلام اوسکو اوس راستے پر نزدیک اوس ذرہ کے لاتا تھا اور وہ وہان بیٹھتا تھا اور غلام اوسکو شراب پلاتا تھا یہانتک
کہ نشے مین آکر ابی حکیمہ اور اوسکے بھائیون پر روتا تھا بعد ازان اپنے سر پر خاک اوڑاتا تھا اور کہتا تھا اپنے غلام سے
مخفی رکھیو میرے حال کو تا قریش معلوم نکرین کیونکہ ہر آئنہ مین دیکھتا ہون قریش کو نہین کہ وہ اپنے مقتولون پر رونے کو
جمع نہین ہوتے **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی مصعب بن ثابت نے عیسے بن معمر سے اونسے عبد اللہ
بن زبیر سے اونسے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا کہ جب قریش بعد قتل ہونے اہل بدر کے مکے کو پھرے تو کہتے تھے
کہ اپنے مقتولون پر بکا نکرو کہ یہ خبر محمد اور اونکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ تمکو شماتت کرینگے اور اون اسیرون کے پاس
جو تم مین سے محبوس ہین کسی کو وہان نبھیجو کہ وہ قوم تمسے حصول مطالب مین آگاہ ہو کہ باز رہو بکا سے اور کہا رضی اللہ عنہا نے
کہ اسود بن مطلب اپنے تین بیٹون کے غم و الم مین مبتلا ہوا ایک زمعہ دوسرا عقیل تیسرا حارث بن زمعہ پس چاہتا تھا
کہ ان مقتولون پر بکا کرے اسی خیال مین وہ تھا کہ یکایک رات کو اوسنے آواز ایک عورت نوحہ کرنے والی کی سنی چونکہ
اوسکی آنکھین جاتی رہی تھین تو اپنے غلام سے کہا آیا قریش اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین کاش کہ مین بھی ابی حکیمہ
یعنے زمعہ پر بکا کرون کیونکہ میرا سینہ و جگر میرا جل گیا ہے تب غلام دریافت کرنے کے لیے گیا اور پھر آکر جواب دیا کہ ایک عورت کا

جو روتی ہے اسواسطے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے پس اوسوقت اسود اشعار پڑھنے لگا جسکا مضمون یہ ہے کہ وہ عورت
روتی ہے اسلیے کہ اوسکا شتر گم ہوگیا ہے اور بیداری رات کی اوسکے تئین سونے سے منع کرتی ہے پس بکا نکر شتر پر
ولیکن بکا کر واقعہ بدر پر جسنے بڑے کلّی والون کو خوار کیا اگر بکا کرتی ہے تو بکا کر عقیل پر اور بکا کر حارث پر جو شیرون کے
شیر تھے اور بکا کر اونکے لیے کہ اونہین سے کسیکا نظیر و مثل نتھا اور نہ ابی حکیمہ کا کوئی مثل و نظیر تھا اور بکا کر اونکے لیے
جو بدر پر سردار تھے بنی حصیص و بنی مخزوم و گروہ ابی الولید آگاہ ہو کہ بعد اون لوگون کے بہت ایسے لوگ سردار ہوگئے
کہ اگر واقعہ روز بدر کا نہوتا تو وہ سردار نہوتے اور کہا راوی نے کہ زنان قریش گئین ہند بنت عتبہ کے یہان
اور کہنے لگین کہ تو بکا کیون نہین کرتی ہے اپنے باپ و بھائی و چچا اور اپنے گھر والون پر اوسنے کہا کہ [illegible]
آیا اونکے لیے مین بکا کرون کہ یہ خبر محمد اور اوسکے اصحاب کو پہونچیگی تو وہ لوگ تشنیع و طعن کرینگے ہمکو اور زنان
بنی خزرج کو واللہ ہرگز بکا نکرونگی جب تک بدلا قتل کا لیا جاوے محمد و اصحاب محمد سے اور اپنے سر مین تیل ڈالنا
مجکو حرام ہے جب تک غزوہ کیا جاوے محمد سے واللہ اگر مین جانتی کہ میرے دل سے غم جاتا رہیگا تو بکا کرتی
ولیکن بکا اس غم کو دور نکریگا مگر یہ کہ مین اپنی آنکھون سے بدلا قتل احبا کا دیکھون چنانچہ جس روز سے کہ اوسنے
حلف کیا تا واقعہ احد وہ اپنی اوسی حالت پر رہتی تھی کہ نہ استعمال روغن سر کیا نہ فرش ابی سفیان اپنے شوہر کو قریب گئی
اور جب نوفل بن معویۃ الدیلی کے پاس کہ وہ اپنے اہل مین تھا جنکے ساتھ حاضر موقع بدر ہوا تھا یہ خبر پہونچی کہ قریش
اپنے مقتولون پر بکا کرتے ہین تو وہان سے آیا اور کہا اے گروہ قریش تمہاری عقلین سبک ہوگئین اور تمہاری
راے نے خطا کی اور تم لوگون نے اپنی عورتون کی [illegible] کہ قریش تمہارے مقتولون کی بکا کیجاوے
یعنی ایسے بہادرون کو روئین جو اعظم تر ہین بکا سے باوجود اس بات کے غیظ تمہارا اعدا اوست محمد و اصحاب محمد سے
جاتا رہیگا پس لازم نہین ہے کہ غیظ و غصہ تمسے جاتا رہے تا وقتیکہ اپنے دشمن سے اپنا بدلا پاؤ چنانچہ ابو سفیان
بن حرب نے یہ کلام اوسکا سنا تو کہا اے ابو معاویہ آج تک ماتم داریان زنان بنی عبد الشمس کی اونکے مقتولون پر
منع کی گئی ہین اور بکا نہین کراتا ہے کوئی شاعر مگر اوسکو باز رکھتا ہون یہانتک کہ ہمارا بدلا محمد اور اصحاب سے لیا جاوے
اسواسطے کہ ہمنے عوض خون اپنے قتلے کا نہین پایا اور ہم کینہ خواہ ہین کہ ہمارا بیٹا حنظلہ مارا گیا اور ایسے سردار
اس وادی کے قتل کیے گئے جنکے گم جانے سے یہ وادی ویران ہے **واقدی** نے کہا مجسے روایت کی
معاذ بن محمد انصاری نے عاصم بن عمیر ابن قتادہ سے اوسنے کہا جب شکست کہین قریش بکو تو پہرے اور قتل ہوے کئی
بڑے بڑے بزرگوار اونکے تو عمیر بن وہب بن عمیر الجمحی مقام حجر مین پہونچا اور پاس صفوان بن امیہ کے آکر
بیٹھا صفوان نے کہا قَبَّحَ اللّٰهُ الْعَيْشَ بَعْدَ قَتْلَى الْبَدْرِ یعنی بعد مقتولین بدر کے خدا عیش کو منغص کرے عمیر بن وہب
نے کہا سچ ہے واللہ بعد اونکے زندگانی مین کچھ بہتری نہین اور اگر مجپر دین ایسا نہوتا کہ ادا کرتا اوسکا اور اسکا [illegible]

نہین پاتا اور نہوتے عیال کہ اونکے لیے کچھ چھوڑتا نہوتا البتہ طرف محمدؐ کے مین قصد کرتا تا اوسکو قتل کرون لیکن شبہ طلبکہ آنکھ بھر کے
اوسکو دیکھون یعنے بشبہ طلبکہ میری آنکھون کے سامنے پڑے کیونکہ مجھکو یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ وہ بازارون مین آمد و شد
رکھتا ہے پس میرے لیے اونکے نزدیک ایک باعث ہے کہ مین کہونگا اپنے بیٹے قیدی کے پاس آیا ہون چنانچہ
صفوان اوسکی ان باتون سے خوش ہوا اور کہا اے ابو امیہ آیا ہم تجکو ایسا کام کرنے والا دیکھینگے یعنے تو اس کام کو
انجام دیگا اوسنے کہا ہان قسم ہے رب کعبہ مین اس کام کو کرونگا تب صفوان نے کہا تو دین تیرا مجھپر ہے اور عیال
تیرے میرے عیال کے ساتھ ہین اور تو خوب جانتا ہے کہ مکے مین کوئی شخص توسع کرنے مین ساتھ عیال کے
مجھسے زیادہ نہین ہے عمیر نے کہا اے ابو وہب مین اس امر کو خوب جانتا ہون صفوان نے کہا تیرے عیال
میرے عیال کے ساتھ ہین مجھے وسعت نہو کسی شے کی درحالیکہ مین اونسے عاجز ہون یعنے اپنے حق مین دعا جو
کرتا ہے کہ اگر مین اونکی کفالت سے کوتاہی کرون تو مجھکو کچھ میسر ہووے اور دین تیرا مجھپر ہے پس عمیر کو صفوان نے
اپنے ناقہ پر سوار کیا اور اوسکو زاد راہ دیا اور صرف اوسکے عیال کا مثل مصارف اپنے عیال کے جاری کیا اور امر کیا
عمیر کو کہ اپنی تلوار کو تیز کرے اور زہر مین بجھا لیوے بعد ازان عمیر مدینہ کو چلا اور صفوان نے کہا کہ اس راز کو چند روز
مخفی رکھیو یہان تک کہ مین بھی مدینے مین پہونچون چنانچہ عمیر گیا اور صفوان نے کسی سے اوسکا ذکر نہین کیا تب
عمیر مدینے مین باب مسجد پر پہونچا اور اپنے ناقہ کو بٹھایا اور اپنی تلوار کو گلے مین لٹکا کر طرف رسول خدا صلعم کے
عازم ہوا پس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تو چند صحابہ مین بیٹھے ہوے باتین کر رہے تھے اور نعمت خدا کو جو بدر مین اونپر
متوجہ ہوئی تھی باہم یاد کر رہے تھے عمیر کو مسلح دیکھکر گھبرائے اور اپنے اصحاب سے کہا پکڑو اس کتے کو یہ وہی
دشمن خدا ہے جسنے روز جنگ بدر درمیان ہمارے فریب فساد برپا کیا تھا اور قوم کو حزن مین ڈالا تھا اور ہمارے
مقدمہ مین ایک بلندی پر چڑھا اور اوپر ہمارے احوال سے قریش کو خبر دیتا تھا کہ نہ انکے یہان عدد جمعیت ہے
نہ کمینگاہ ہے پس اصحاب نے آگے بڑھکر اوسکو گرفتار لیا **واقدی** نے کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خدمت
مین رسول خدا صلعم کے گئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ عمیر بن وہب مسجد مین تلوار باندھے داخل ہوا تھا اور یہ وہ
غدار خبیث ہے جس سے مجھے اصلا اطمینان نہین ہے حضرت صلعم نے فرمایا اوسکو میرے سامنے لاؤ پس عمرؓ
گئے اور اوسکی تلوار کا تسمہ پکڑکر ایک ہاتھ سے گرفت کر لیا اور دوسرے ہاتھ سے قبضہ پکڑ لیا اور حضرت صلعم کے حضور مین
اوسکو حاضر کیا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو فرمایا اے عمر تامل کر اور جب عمیر حضرت صلعم کے قریب آیا تو اوسنے کہا
انعموا اللہ صباحا یعنے خدا آپ کی صبح بخیر کرے حضرت نے فرمایا حق تعالے نے ہمکو تیری تحیت یعنے تیری دعاء خیر سے
مستغنی کیا ہے تحیت ہماری سلام ہے کہ یہ تحیت اہل جنت کی ہے اوسنے کہا یہ عہد آپکا جدید ہے حضرت نے فرمایا حق تعالے
نے اس تحیت کو ہمارے لیے خیر باد و اقرار دیا ہے پس اے عمیر تو یہان کیون آیا ہے اوسنے کہا مین اپنے

اسیرون پاس آیا ہون جو آپ کے یہان قید ہین کہ اونمین ہمسے قرابت رکھتے ہین اور یہ وہ ہماری اصل قوم ہین
حضرت صلعم نے فرمایا تیری تلوار کا کیا حال ہے اوسنے کہا خدا اس تلوار کو خوار کرے اور تلوارون سے کیا یہ ہمارے کچھ کام آئی
روز جنگ بدر کے مگر جب مین یہان آگرا اوترا تو بھول گیا کہ میرے گلے مین لٹکی رہ گئی اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی
کہ میرا قصد اور کچھ سوا اسکے جو آپکو گمان ہوا ہے تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سچ بیان کر کس ارادے سے
تو یہان آیا ہے اوسنے پھر کہا کہ مین اپنے اسیرون کے پاس آیا ہون فرمایا پھر کیا شرط تو نے کی تھی حجر مین صفوان ابن امیہ سے
پس گھبرا گیا عمیر اور کہنے لگا وہ کیا شرط ہے مین نے اوس سے کی تھی یعنے مین نے تو کچھ شرط نہین کی تھی فرمایا تو نے اوس سے
میرے قتل کی شرط کی ہے اس بات پر کہ وہ تیرے دین کو ادا کرے اور تیرے عیال کی کفالت کرے وحالانکہ
حق تعالے درمیان تیرے اور تیرے قصد کے حائل ہے عمیر نے کہا اشہد انک رسول اللہ یعنے مین گواہی دیتا ہون
کہ تو رسول خدا ہے اور بے شک تو سچا ہے واشہد ان لا الہ الا اللہ اور مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سوائے خدا کے
کوئی دوسرا معبود نہین یا رسول اللہ مین آپکے وحی کی جو آسمان سے نازل ہوتی ہے تکذیب کرتا تھا وحالانکہ یہ بات
جو درمیان میرے اور صفوان کے ہوئی تھی اور آپ نے اوسکی خبر دی تو سوائے میرے اور اوسکے اوسپر کسیکو اطلاع نہ تھی
اور اوسنے مجکو حکم کتمان کیا تھا ارادت کو مگر خدا نے آپکو اوسپر مطلع کر دیا پس مین ایمان لایا ساتھ خدا اور رسول اوسکے کے
اور مین نے گواہی دی کہ جو کچھ آپ لائے ہین یعنے جو کچھ آپ کہتے ہین وہ سب حق ہے حمد ہے اوس خدا کی جو مجھے اس راہ پر لایا
تب اہل اسلام اس بات سے خوش ہوئے کہ خدا نے اوسکو ہدایت کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب مین نے اسکو
دیکھا تھا تو میرے نزدیک خوک اس سے بہتر تھا اور اسوقت میرے نزدیک یہ شخص میری بعض اولاد سے محبوب تر ہے
حضرت صلعم نے حکم کیا کہ تم لوگ اس برادر کو قرآن تعلیم کرو اور اسکے قیدی کو اسکے لیے رہا کر دو عمیر نے کہا یا رسول اللہ مین
نور خدا کے بجھانے مین جہد کرنے والا تھا ولیکن حمد ہے خدا کی کہ اوسنے مجھے ہدایت کی پس مجکو اذن دیجیے کہ مین
قریش میں مکہ مین جاکر بلاؤن اور اونکو طرف خدا کے اور طرف اسلام کے طلب کرون کیا عجب ہے کہ حق تعالے اونکو
ہدایت کرے اور ہلاکت سے اونکو نکالے پس حضرت صلعم نے اوسکو اجازت دی تو وہ چلا اور مکہ مین پہونچا اور حال
صفوان کا یہ تھا کہ جو سوار مدینے کیطرف سے آتا تھا اوس سے عمیر کی خبر دریافت کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کوئی خبر
مدینے مین تمنے پائی ہے اور قریش مکہ سے کہا کرتا تھا کہ خوشی مناؤ تم لوگ ساتھ ایسے امر کے جس سے واقعہ بدر کا تمکو
بھول جائیگا پس ایک شخص مدینے سے آیا صفوان نے اوس سے حال عمیر کا دریافت کیا اوسنے کہا وہ اسلام لایا یہ سنکر
صفوان نے اور سب مشرکون نے اوسپر لعن کی اور کہا کہ عمیر بددین ہو گیا پس صفوان نے حلف کیا کہ عمیر سے کبھی
کلام نکریگا اور نہ اوسکو کچھ نفع دیگا اور اوسکے عیال کو چھوڑ دیا اسی حال مین عمیر اوسپر داخل ہوا اور لوگون کو طرف
اسلام کے دعوت کی اور صداقت رسول خدا سے اونکو خبر دی چنانچہ اوسکے ساتھ گروہ کثیر ایمان لائے راوی نے کہا

مجھے خبر دی فلان فلان سے رواۃ کثیر نے کہ جب عمیر بن وہب اپنے اہل مین پہونچا اور صفوان بن امیہ کے پاس نگیا
تب اظہار اسلام کا کیا اور لوگون کو طرف اسلام کے دعوت کی پس یہ خبر پہونچی صفوان کو اوسنے کہا مین تو اوسیوقت
سمجہا تہا جب وہ قبل داخل ہونے اپنے گہر کے اول میرے پاس نہین آیا یہ ایک شخص ہے کہ ہمارے پاس سے
اولٹا پہرا اور سطرف جہان سے مخلصی پائی تہی اور مین اوس سے کبہی اپنی جانب سے کلام نکرونگا اور نہ کبہی اوسکو
نفع دونگا اور نہ اوسکے عیال کو تب عمیر پاس صفوان کے حجر مین گیا اور خطاب کیا کہ اے ابو وہب مگر اوسنے
اوس سے منہ پہیر لیا پہر عمیر نے کہا تو منجملہ ہمارے سردارون کے سردار ہے تو ہمکو بتا کہ جس امر پہ ہملوگ تہے
کہ پتہر پوجتے تہے اور اوسکے لیے ذبح حیوان کرتے تہے آیا یہی دین ہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
یعنے مین گواہی دیتا ہون اوس خدا کی کہ سواے اوسکے کوئی خدا نہین ہے اور بے شک محمد بندہ اور رسول ہے
[illegible] پس صفوان نے کسی کلمہ سے اوسکو جواب نہ دیا المطعمون یعنے تقسیم کنندگان طعام جنکے ساتہ قافلہ قافلہ
کی روٹی مقرر تہی پس منجملہ مطعمون کے عبد مناف مین تو حارث بن عامر بن نوفل و شیبہ و عتبہ دونون بیٹے ربیعہ
کے تہے اور بنی اسد مین سے زمعہ بن اسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ تہے اور بنی مخزوم
مین سے ابوجہل تہا اور بنی جمح مین سے امیہ بن خلف تہا اور بنی سہم مین سے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج
کے تہے راوی نے کہا کہ سعید بن المسیب کہتے تہے کہ نہین روٹی دیتا تہا کوئی بدر مین مگر یہ کہ مقتول ہوا
یعنے ہر کوئی جو بدر مین قافلہ قافلہ کو اپنے ہمراہ روٹی کہلاتے تہے وہ سب مارے گئے راوی نے کہا کہ ان
لوگون کے باب مین ہمپر اختلاف واقع ہے اور یہ ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے اور لوگون نے اور چند
اشخاص کا ذکر کیا ہے کہ اونمین سے سہیل ہے و ابو البختری وغیرہ راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو
عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی واقدی نے اونہون نے کہا مجھسے روایت کی ہشام بن عمارہ نے عثمان بن
ابی سلیمان سے اوسنے نافع بن جبیر بن مطعم سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی
بوقت سرہا لیے جانے اسیرون سے مدینہ مین گیا پس مین بعد نماز عصر کے مسجد مین لیٹ رہا کیونکہ مجہکو ماندگی بہت
پہونچی تہی یہان تک کہ مین سو گیا تب نماز مغرب نے مجھے بیدار کیا کہ رسول خدا صلعم جسوقت نماز مغرب مین وَالطُّوْرِ
وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ پڑہنے لگے تو مین گہبرا کے اوٹھ کہڑا ہوا اور حضرت کی قرات خوب سنتا تہا یہان تک کہ مسجد
سے باہر نکلا پس وہ اول روز تہا کہ اسلام میرے قلب مین داخل ہوا اور راوی نے کہا کہ خبر دی مجھے فلان فلان
رواۃ کثیرہ نے کہ چودہ آدمی قریش مین سے بیچ فداے اصحاب اپنے کے آئے تہے یعنے واسطے سرہا دینے عوض رہائی
اپنے اصحاب کے اور کہا راوی نے بعد نقل اسناد رواۃ کثیرہ کے کہ بمقابلہ سرہاے اسیران ہشتاد آدمی [illegible] آئے
اونمین سے پہلے مطلب بن ابی وداعہ آیا پہر بعد اوسکے سب تین شبون مین آئے اور کہا راوی نے باسناد کثیرہ

کہ رسول خدا صلعم نے سر بہا بدر کا چار ہزار واسطے ہر شخص کے مقرر فرمایا اور کہا **راوی** نے کہ مجھے خبر دی فلان
و فلان رواۃ نے اسحاق بن یحیی سے اوسنے کہا مین نے پوچھا نافع بن جبیر سے کہ کسقدر سر بہا مقرر تھا اوسنے کہا
سر بہا اونکے واسطے درجہ کا چار ہزار تین ہزار تک دو ہزار تک ایکہزار تک یہان تک کہ جس قوم کے پاس کچھ مال نتھا
اوس پر رسول خدا صلعم نے احسان کیا اور حضرت صلعم نے بمقدمہ ابی وداعہ کے فرمایا کہ مکہ مین اسکا بیٹا بڑا دانشمند ہے
اوسکے پاس مال ہے اور وہ ناگزیر فدیہ اپنے باپ کا دینے والا ہے پس اوس سے چار ہزار فدیہ لو اور اسیرون مین سے
جس سے اول فدا لیا گیا ابو وداعہ تھا اور یہ اسواسطے کہ جب بیٹا اوسکا مطلب مکے سے اپنے باپ کیواسطے
مدینہ کو تیاری جانے کی کرنے لگا تو قریش نے اوسکو دیکھکر کہا کہ تو سب سے پہلے جلدی نکر ہم ڈرتے ہین کہ ہمارے اسیرون
کے باب مین تو ہمپر فساد ڈالیگا کیونکہ محمد کو ہماری ہلاکت منظور ہے تو وہ سر بہا ہے اسیران مین ہمپر غلو وگرانی کرینگے
پس اگر تجکو وسعت و مقدرت ہے تو تیری قوم کو وہ مقدرت نہین ہے جو تجکو ہے مطلب نے کہا مین نجاون گا
جبتک اور لوگ جاوینگے چنانچہ اوسنے اونسے فریب کیا کہ جب وہ غافل ہوے تو رات کو اپنے ناقہ پر سوار ہوکر نکلا
اور چار شب مین مدینہ کو پہونچا اور چار ہزار سر بہا اپنے باپ کا دیکر چھوڑا لایا پس قریش نے اوسکو اس بات پر
ملامت کی اوسنے کہا مین ایسا نتھا کہ اپنے باپ کو اوس قوم کے ہاتھ مین اسیر چھوڑون اور تم لوگ سو رہنے والے
اور باز رہنے والے ہو کام سے یعنے غافل و کاہل ہو ابو سفیان نے کہا یہ لڑکا نوجوان خود راے ہے ہمپر فساد ڈالیگا واللہ
واقعہ میرا یہ ہے کہ مین نہین ہوا ہون عمرو بن ابی سفیان یعنے اپنے بیٹے کا اگرچہ وہ سال بھر وہان پڑا رہے یا چھوڑ دیوین اوسکو محمد واللہ مین زیادہ
تر دارا نہین ہون لیکن مین مکروہ جانتا ہون اس بات کو کہ واقع کرو تم سر پر وہ امر جو شاق ہو تمپر حالانکہ عمرو بھی مثل اور اسیرون تمہارے کے ہے

نام اون لوگون کے جو بمقدمہ اسیرون کے آئے تھے

بنی عبد شمس سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط و عمرو بن الربیع برادر ابی العاص تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف سے جبیر بن مطعم
اور عبد الدار سے طلحہ بن ابی طلحہ اور بنی اسد سے عثمان بن ابی حبیش اور بنی مخزوم سے عبد اللہ بن ربیعہ و خالد بن الولید و ہشام بن الولید
بن المغیرہ و فروہ بن السائب و عکرمہ بن ابی جہل اور بنی جمح سے ابی بن خلف و عمیر بن وہب اور بنی سہم سے مطلب بن ابی وداعہ
و عمرو بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے مکرز بن حفص بن الاخیف **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان
رواۃ کثیرہ کے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب اہل مکہ نے بمقدمہ فدا سے دینے اسیرون کے لوگون کو روانہ
کیا تو زینب بنت رسول خدا صلعم نے بھی بمقدمہ سر بہا ابی العاص بن الربیع اپنے شوہر کے ایک شخص کو بھیجا
اور اسی مقدمہ مین ایک اپنا قلادہ واسطے حصول جو حضرت رضی اللہ عنہا کی تھی بطریق سر بہا بھیجا اور **راوی** کہتے ہین
کہ وہ قلادہ مہرہ یمانی کا تھا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے زینب کو جہیز ابو العاص کے پاس بھیجا تھا اور جب ابو العاص کا
ساتھ زینب بنت خدیجہ کے ہوا تھا چنانچہ جب حضرت صلعم نے اوس قلادہ کو دیکھا تو پہچانا اور دلگیر ہوے

لیسے دل بھر آیا اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کو یاد کیا اور اونپر رحمت بھیجی اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تمہاری
راے ہو یہ کہ رہا کردو اسیر زینب یعنے ابوالعاص کو اور پھیر دو زینب کو اوسکی متاع یعنے قلادہ تو ایسا کرو
تب اصحاب نے کہا بہت خوب یارسول اللہ پس چھوڑ دیا ابوالعاص کو اور پھیر دی زینب کو اوسکی متاع کے تئین
اور عہد لیا نبی صلعم نے ابی العاص سے اس بات کا کہ پہونچکر زینب کو یہاں رخصت کر دیوے اونسنے وعدہ کیا
اور بمقدمہ فداے ابی العاص کے بھائی اوسکا عمرو بن الربیع بھیجا ہوا زینب کا آیا تھا اور جس شخص نے
ابوالعاص کو اسیر کیا تھا وہ عبداللہ بن جبیر بن النعمان تھا جسکا بھائی خوات بن جبیر تھا ✽

ذکر سورۂ انفال

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ راوی نے کہا جب رسول خدا صلعم نے روز بدر غنیمت حاصل کی تو
لوگوں نے باخود ہا اختلاف کیا اسطور پر کہ ہر گروہ نے دعوے کیا کہ بابت اس غنیمت کے بڑے حقدار ہم ہیں
تب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی و دربارہ قولہ تعالے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ
وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا یعنے یقیناً
و دربارہ قولہ تعالے اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا یعنے یقیناً و دربارہ قولہ تعالے کَمَآ اَخْرَجَکَ
رَبُّکَ مِنْۢ بَیْتِکَ بِالْحَقِّ یعنے جب امر کیا تیرے پروردگار نے واسطے خروج کرنے طرف بدر کے
وہی حق تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان روات کثیرہ کے محمد بن عباد بن جعفر المخزومی
سے دربارہ قولہ تعالے مِنْۢ بَیْتِکَ راوی نے کہا یعنے مدینہ سے و دربارہ قولہ تعالے وَاِنَّ
فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَکٰرِھُوْنَ یُجَادِلُوْنَکَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَیَّنَ کَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَی الْمَوْتِ
وَھُمْ یَنْظُرُوْنَ یعنے اصحاب میں سے بعض قوم کے تئیں خروج و عزم رسول خدا صلعم کا طرف بدر کے
ناگوار معلوم ہوا اور کہتے تھے ہملوگ قلیل ہیں یہ خروج خلاف راے ہے چنانچہ اس باب میں لوگوں کے
درمیان اختلاف بسیار واقع ہوا و دربارہ قولہ تعالے وَاِذْ یَعِدُکُمُ اللّٰہُ اِحْدَی الطَّآئِفَتَیْنِ اَنَّھَا لَکُمْ
یعنے جسوقت رسول خدا صلعم قریب بدر کے تھے اور ارادہ قافلہ پر رکھتے تھے تو جبرئیل حضرت کے پاس آئے
اور خبر دی کہ لشکر قریش مکہ سے چلا ہے پس وعدہ کیا ہے خدا نے آپ سے کہ یا قافلہ پر جاؤ یا مقابلہ قریش کا
کرو کہ ہم تمکو اوس سے بہرہ مند کرینگے چنانچہ جب لشکر اسلام قریب بدر تھا تو لوگوں نے سقوں کو پکڑا اور اونسے
خبر قافلہ کی پوچھی وہ لوگ خبر لشکر قریش کی بیان کرنے لگے پس اصحاب اس بات کو مکروہ جانتے تھے یعنے اونکا
مقابلہ نہیں چاہتے تھے کہ اسمیں کھٹکا اور خطرہ ہے اسلیے قافلہ کو چاہتے تھے کہ وہ بے خلش ہے و دربارہ
قولہ تعالے وَیُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّحِقَّ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ یعنے خدا غالب کریگا دین کو اور استیصال کریگا کفار کا

یعنے وہ لوگ جو بدر مین مارے گئے لِيُحِقَّ الْحَقَّ یعنے تا غالب کرے حق کو اور خوار کرے باطل کو جو کفار لائے تھے سامان جنگ وغیرہ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ یعنے قریش إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ یعنے بعض ملائکہ بعد بعض کے یعنے پے در پے وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ ہے یعنے تعداد اون فرشتون کی خبر مسلمین کو دی گئی تھی اور تا کہ وہ لوگ یقین کرین کہ خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے إِذْ يُغَشِّيكُمُ النُّعَاسَ أَمَنَةً مِنْهُ یعنے اونگھ تمکو جب امن پاؤ گے دشمن سے آخر اوس امن کو خدا نے تمہارے دل مین ڈال دیا وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ جبکہ بعض اصحاب کو جنب ہوا تھا وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ یعنے وسوسہ شیطان کہ نماز پڑھتے تھے اور غسل جنابت نہین کرتے تھے وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ یعنے ساتھ طمانینت کے وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ کیونکہ مقام وہشت کا تھا پس محکم کیا قدم کو لغزش سے إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا پس ملک بصورت انسان متمثل ہو کر کہتے تھے ہم ثابت قدم ہین یعنے تم بھی ثابت رہو کہ قریش کوئی چیز نہین ہین سَأُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے ہاتھ اونکے کانپتے تھے اس واقعے اور ترسان ولرزان تھے حالت اضطراب مین مثل سنگریزون کے طشت مین فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ یعنے اعناق جمع عنق گردن وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ یعنے دست و پا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ یعنے جن لوگون نے ساتھ خدا کے کفر کیا اور رسول خدا کا انکار کیا و قولہ تعالےٰ فَذُوقُوهُ یعنے بدر مین قتل اور آخرت مین عذاب نار إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا الی قولہ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ یعنے روز بدر فلا تقتلوهم فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ یعنے بنا بر قول ایک شخص کے اصحاب نبی صلعم مین سے کہ مین نے فلان کو قتل کیا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے جسوقت نبی صلعم نے مشت خاک طرف کفار کے پھینکی تھی یہان تک کہ اونہون نے حضرت کو سامنے سے جاتے نہین دیکھا وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا یعنے نصرت خدا کی واسطے مومنین کے بروز بدر إِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ قول ابوجہل اللهم اقطعنا للرحم وأتانا بما لا نعرف فاحنه یعنے اے خدا جو ہم مین سے قطع رحم کرتا ہے اور وہ بات ہمارے پاس لایا ہے جو پہچانی نہین جاتی پس ہلاک کر اوسکو تین وَإِنْ تَنْتَهُوا یہ خطاب ہے اون لوگون سے جو باقی رہ گئے تھے قریش مین سے فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ یعنے اسلام قبول کرو وَإِنْ تَعُودُوا یعنے واسطے قتال کے نَعُدْ یعنے واسطے قتل تمہارے وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ فِئَتُكُمْ شَيْئًا یعنے قریش نے کہا تھا کہ ہماری کثیر جماعت ہے کہ خوب جنگ کرینگے محمد سے پس ہم فائز ہونگے اوس سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ یعنے بلانا حضرت کا

سو یہ نازل ہوا روز احد کہ عتاب کیا خدا نے لوگون کے تئین اوس بات پر لا تخونوا اللہ والرسول
وتخونوا اماناتکم یعنے باہم نفاق و خیانت نکرو اور جو چیز تمہارے سپرد ہو ادا کرو واعلموا انما
اموالکم واولادکم فتنۃ یعنے جب کسیکے پاس مال کثیر ہوتا ہے تو فساد اوسکا عظیم ہوتا ہے
اور جسکے لیے کثرت اولاد ہوتی ہے تو وہ اپنے تئین غالب و معزز سمجھتا ہے وقولہ تعالے یجعل لکم فرقانا
یعنے مخرج و رستگاری واذ یمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک یعنے یہ مکہ مین قبل ہجرت کے
جسوقت حضرت ارادہ خروج کا طرف مدینہ کے رکھتے تھے واذا تتلے علیہم ایاتنا قالوا قد سمعنا
لو نشاء لقلنا الی اخر الایۃ واذ قالوا اللہم ان کان ھذا ھو الحق من عندک فامطر علینا
حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس بات کا کہنے والا النضر بن الحارث تھا پس نازل کیا
حق تعالے نے اوسکے حق مین اس آیہ کو یعنے افبعذابنا یستعجلون فاذا نزل بساحتہم فساء
صباح المنذرین یعنے روز بدر وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم یعنے اہل مکہ وما کان اللہ معذبہم
وہم یستغفرون یعنے نماز بجا لاتے ہین بعد ازان اس بات سے اعراض کرکے فرمایا وما لہم ان لا یعذبہم اللہ
وہم یصدون عن المسجد الحرام یعنے ہم عذاب کرینگے اونپر عذاب ہزیمت و قتل بدر سے وقولہ تعالے
فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یعنے یوم بدر ان الذین کفروا ینفقون اموالہم
لیصدوا عن سبیل اللہ الی قولہ ثم یغلبون یعنے جسوقت وہ لوگ طرف بدر کے نکلے حسرت و ندامت
کرتے تھے واسطے اپنے قافلہ کے جسکے لوٹے جانیکا اندیشہ تھا تو فرمایا کہ مغلوب ہونگے یعنے مقتول ہونگے بدر مین
قل للذین کفروا ان ینتہوا یغفر لہم ما قد سلف یعنے اگر وہ لوگ ایمان لاوین گے
تو اعمال گذشتہ اونکے بخشے جاوینگے وان تعودوا تو تم دیکھ چکے ہو اون لوگون کو جو قتل کیے گئے بدر مین
وقاتلوہم حتی لا تکون فتنۃ یعنے باقی نرہے شرک ویکون الدین کلہ للہ کہ کھول جاوین
اسباب و نیا لیکو جو یہ دونون روبت ہین واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ وللرسول
ولذی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل یعنے جو چیز خدا کے لیے ہے وہی واسطے
رسول کے ہے اور جو چیز واسطے ذی القربی کے ہے وہ قرابت رسول اللہ کی ہے وما انزلنا علی
عبدنا یوم الفرقان یوم التقی الجمعان یعنے روز بدر فرق کیا گیا درمیان حق و باطل کے
اذ انتم بالعدوۃ الدنیا یعنے اصحاب نبی صاحب کہ نازل تھے بدر مین اور مشرکین قریش
بالعدوۃ القصوی یعنے کہ درمیان ان لوگون کے تو وہ رکب تھا والرکب قافلہ شتر سواران
ابو سفیان کا متصل تھا دریا سے ... ولو تواعدتم لاختلفتم فی المیعاد یعنے لا محالہ

ملے اور ... خدا اونکے ... آنکہ وہ لوگ ... مسجد حرام ... ۱۲ ملے ... کے سبب کفر انکے ۱۲ ملے ہر آئنہ کافر ... خرچ کرتے ہین مال اپنا واسطے ...

قافلے آگے قافلہ کے آتے یعنی قافلہ شتر سواران کے قبل از دو گھڑی کے آگے پیچھے نکل جاتے لیھلک من ھلک
عن بینۃ یعنی قتل کیا گیا وہ شخص جو قتل کیا گیا ہے عذر و حجت سے یعنی جو کشتہ حجت ہو ویحیی یعنی جو زندہ رہا
اونمین سے عذر و حجت پر اذ یریکھم اللہ فی منامک قلیلا یعنی اوس روز جب خواب فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے تو وہ لوگ قلیل نظر آئے حضرت کی نگاہ مین ولو اراکھم کثیرا لفشلتم یعنی رعب مین آجاتے تم
ولتنازعتم یعنی تم باہم اختلاف کرتے ولکن اللہ سلم یعنی اختلاف فیما بین انہ علیم بذات الصدور
یعنی تمہارے ضعف قلوب کو یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا
یعنی جمع ہو کر تم سب کو سب پس فرار نکرو بلکہ تکبیر خدا کرو ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم واصبروا یعنی سبب پر
فرماتا ہے کہ تکبیر کرو خدا کی اپنے دلون مین اور اظہار نکرو تکبیر کا کیونکہ اظہار تکبیر کا سبب مین جبن و بودہ پن سے
ولا تکونوا کالذین خرجوا من دیارھم بطرا ورئاء الناس ویصدون عن سبیل اللہ
یعنی مخرج قریش سے طرف بدر کے واذ زین لھم الشیطان اعمالھم وقال لا غالب لکم الیوم
من الناس وانی جار لکم یہ سارا کلام سراقہ بن جعشم کا تھا فرماتا ہے حق تعالے کہ جس امر مین کہ لوگ شورہ
کرتے تھے اوس روز ابلیس بصورت سراقہ ظاہر ہوا فلما تراءت الفئتان یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم و قریش
نکص یعنی ابلیس کیونکہ وہ دیکھتا تھا ملائکہ کو کہ قتل کرتے ہین اور اسیر کرتے ہین وقال انی بریء منکم انی اری
ما لا ترون کہ اوسنے دیکھا ملائکہ کو اذ یقول المنافقون والذین فی قلوبھم مرض غر ھؤلاء
دینھم یعنی کچھ لوگ تھے کہ اقرار کیا تھا اسلام کا پھر جب قلیل نظر آئے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اونکی
نگاہ مین تو ذلیل و حقیر سمجھا اونہون نے اور یہ کلام کیا پس مارے گئے اوسی حالت کفر پر یضربون وجوھھم
وادبارھم یعنی اونکے سرین کو کہ ادبار کنایہ ہے سرین سے راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان
وفلان رواۃ کثیر کے مجاہد و اسامہ بن زید سے اور اسامہ نے اپنے باپ سے روایت کی کداب آل فرعون
یعنی مثل کردار آل فرعون و دربارۂ قولہ تعالے ان شر الدواب عند اللہ الذین کفروا الی قولہ وھم
لا یتقون یعنی قینقاع و بنی النضیر و قریظہ کہ یہ تینون نام قبیلہ کا ہے فاما تثقفنھم فی الحرب فشرد
بھم یعنی قتل کرو انکو واما تخافن من قوم خیانۃ آخر آیت تک نازل ہوا دربارہ بنی قینقاع
کے تب رسول خدا صلعم اس آیہ کو اونکے پاس لیگئے واعدوا لھم ما استطعتم من قوۃ یعنی تیر اندازی و من
رباط الخیل یعنی باندھو گھوڑون کو کہ وہ حمیل کرتے ہین اور نمایش کیے جاتے ہین وآخرین من دونھم
لا تعلمونھم اللہ یعلمھم یعنی خیبر والے وان جنحوا للسلم فاجنح لھا تا آخر آیہ یعنی قریظہ وان یریدوا
ان یخدعوک فان حسبک اللہ ھو الذی ایدک بنصرہ یعنی قریظہ و نضیر کہ جب گیا او سنے

کہا تھا کہ ہم اسلام لاوینگے اور آپ کی اتباع کرینگے یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ نازل ہوئی یہ آیت بدر مین
بعد ازان منسوخ ہوگئی بقولہ تعالے الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ
مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ پس حاصل تھا یہ امر کہ نہین فرار کرتا تھا ایک آدمی دو آدمی سے
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ یعنے اسیر لینا مسلمین کا بدر مین اعنے لوگون کو اسیر رکھنا
تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا یعنے سرمایا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے عذر ارادہ رکھتا ہے کہ وہ قتل کیے جاوین
لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ یعنے حلال کرنا غنیمت کا آگے سے ہوچکا ہے
فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا یعنے حلال کیا غنیمت کو إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا مراد ہے اون قریش سے جنہون نے
ہجرت کی قبل بدر کے اور جگہ دی اور نصرت کی انصار نے أُولَئِكَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يُهَاجِرُوا مَا لَكُمْ
مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهَاجِرُوا یعنے درمیان تمہارے اور اونکے وراثت
نہین ہے جب تک کہ وہ بھی ہجرت کرین یعنے اپنا وطن ترک کرین وَإِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلَى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ یعنے مدت معین اور عہد وَالَّذِينَ كَفَرُوا
بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ یعنے کفار مین سے
کسیکو دوست نہ سمجھو کہ وہ سب آپسمین ایک کا دوستدار ایک ہے بعد ازان وراثت فیما بین مہاجرین کو تبئین
آیت میراث نے منسوخ کردی وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور یہ قول تعالے يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى یعنے یوم بدر فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا یعنے یوم
أَوْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيمٍ یعنے یوم بدر حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ
شَدِيدٍ یعنے یوم بدر سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنے یوم بدر وَأَنْ عَسَى أَنْ يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ
أَجَلُهُمْ پس نہتی وہ مدت مگر اندک یہان تک کہ واقع ہوئی جنگ بدر وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ
وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا یہ آیہ اندکے پیش از جنگ بدر نازل ہوا وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا
یعنے یوم بدر وَاصْبِرْ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ایک روز پیش از یوم بدر وَمَنْ يُوَلِّهِمْ
يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ یعنے خاص بروز بدر اور ہر آئینہ یہ امر اونکے لیے قرار پاچکا تھا کہ جب بیس آدمی دو سو کے
مقابل ہوں تو فرار نہ کرینگے پس جب کہ وہ فرار نکرینگے تو غالب ہونگے بعد ازان اونسے تخفیف تکلیف کی گئی چنانچہ
فرمایا إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ پس منسوخ ہوئی پہلی آیت پس ابن عباس کہتے تھے کہ

لہ اور اگر وہ لوگ کسی امر دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر لازم ہے نصرت اونکی سوا اوس قوم کے کہ درمیان تمہارے اور اونکے عہد ہے [illegible]

جو شخص فرار کرے دو آدمی سے تو ہر آئنہ اوسنے فرار کیا اور جو کوئی فرار کرے تین آدمی سے تو یہ فرار نہین ہے دربارہ قولہ تعالے الم تر الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا و احلوا قومہم دار البوار مراد اس آیۃ مین قوم قریش ہین روز بدر و قولہ تعالے حتی اذا اخذنا مترفیہم بالعذاب یعنے بسیف روز بدر و قولہ تعالے ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر عذاب ادنے یعنے سیف روز بدر راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو ہریرہ سے دربارہ قولہ تعالے اخذنا مترفیہم بالعذاب اوسنے کہا یعنے یوم بدر اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے بطرق اسناد دیگر رواۃ کی مجاہد سے اوسنے کہا مراد ہے سیف سے روز بدر اور کہا راوی نے خبر دی مجھے محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ بسیار کے عمر بن عثمان مخزومی سے اوسنے عبد الملک بن عبید سے اوسنے مجاہد سے اوسنے ابی بن کعب سے درباب قولہ تعالے یاتیہم عذاب یوم عقیم اوسنے کہا مراد ہے روز بدر سے

ذکر اون لوگون کا جو اسیر ہوے تھے مشرکین مین سے

واقدی نے کہا مجھے خبر دی موسی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اوسنے محمود بن لبید سے کہ اسیر کیے گئے بنی ہاشم مین سے عقیل بن ابی طالب محمود نے کہا اونکو اسیر کیا تھا عبید بن اوس الظفری نے اور اسیر کیے گئے نوفل بن الحارث و عبادہ بن فہر اور عتبہ جو حلیف بنی ہاشم کا تھا یعنی ہم عہد و ہم قسم تھا اس باب کے دونون مین جبیر کوئی قتال واقع ہو دوسرا اوسکی کمک و مدد کرے اور وہ بنی فہر سے اور بنی المطلب بن عبد مناف سے تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابی الحویرث سے اوسنے کہا اسیر ہوے بنی المطلب ابن عبد مناف سے دو آدمی ایک سائب بن عبید و عبید بن عمرو بن علقمہ کہ ان دونون کو سلمہ بن اسلم بن حریش اشہلی نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا خبر دی مجکو محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ابن ابی حبیبہ نے عبد الرحمان بن عبد الرحمان الانصاری سے کہ کوئی ان دونون یعنے سائب و عبید سے قیدیون مین مقدم نتھا اور یہ دونون نادار تھے کچھ مال نرکھتے تھے پس نبی صلعم نے ان دونون کو بغیر فدیہ رہا کر دیا اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عقبہ بن ابی معیط قیدیون مین بمقام صفرا قتل کیا گیا اور عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے بحکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اوسکو قتل کیا اور اوسکو اسیر کیا تھا عبد اللہ بن سلمہ العجلانی نے و دیگر منجملہ اسیرون حارث بن ابی وجرہ تھا کہ اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور دربارہ فدیہ دینے اوسکے ولید بن عقبہ بن ابی معیط آیا تھا اور فدیہ اوسکا چار ہزار دیکر چھوڑا لیگیا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے ابو جعفر سے کہ جب حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے تقسیم کے قیدیون کے تو جس شخص کو اسیر کیا تھا سعد بن ابی وقاص نے اول مرتبہ بعد ازان جب باہم قرعہ کیا لوگون نے قیدیون پر تب بھی وہ سعد کے حصہ مین آیا

اور عمرو بن ابی سفیان جسکو علی نے اسیر کیا تھا قرعہ سے حصہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں آیا اوسکو حضرت صلعم نے
ساتھ سعد بن النعمان بن اکال کے جب وہ عمرہ کرنے چلا تھا بھیجا تھا پس وہ مکہ میں محبوس ہوگیا اور ابوالعاص
بن الربیع کو اسیر کیا تھا خراش بن الصمہ نے راوی نے کہا مجھسے اس بات کو بیان کیا اسحاق بن خارجہ بن
عبد اللہ نے اپنے باپ سے اوسنے کہا واسطے فدیہ ابی العاص کے اوسکا بھائی عمرو بن الربیع آیا تھا اور اپنے بھائی ابی العاص کو
اور ابو ریشہ اپنے حلیف کو فدیہ دیکر چھوڑا لیگیا اور عمرو بن الازرق کو بھی عمرو بن الربیع چھوڑا لیگیا اور وہ حصہ میں
تیم موسے خراش بن صمہ کے تھا اور عقبہ بن الحارث الحضرمی کو عمارۃ بن حزم نے قید کیا تھا اور وہ از روی قرعہ کے
حصہ میں ابی بن کعب کے آیا تھا اوسکو عمرو بن سفیان بن امیہ نے فدیہ میں لیا اور ابوالعاص بن نوفل بن
عبد شمس کو اسیر کیا تھا عمار بن یاسر نے اوسکے فدا کے لیے اوسکا برادر عمزاد آیا تھا اور بنی نوفل بن عبد مناف
سے عدی بن الخیار تھا کہ اسکو خراش بن صمہ نے اسیر کیا تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب
نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے اوس سے واقدی نے اوسنے کہا مجھسے بیان کیا اس بات کو ایوب بن النعمان
نے کہ منجملہ قیدیوں کے عثمان بن عبد شمس بن ابی عقبہ بن غزوان حلیف قریش کا تھا اوسکو حارثہ بن النعمان نے
اسیر کیا تھا اور ایک ابو ثور تھا کہ ان لوگوں کو جبیر بن مطعم نے فدیہ میں لیا تھا اور ابو ثور کو مرثد الغنوی نے [illegible]
میں قید کیا تھا اور بنی عبد الدار بن قصی سے ابو عزیز بن عمیر تھا جسکو اسیر کیا تھا ابو الیسر نے بعد ازان قرعہ کیا گیا
اور یہ حصہ میں محرز بن نضلہ کے آگیا اور ابو عزیز کے برادر مادری و پدری یعنی حقیقی مصعب بن عمیر تھے
اونھون نے محرز سے کہا کہ دونون ہاتھ ابو عزیز کے مضبوط باندھ لے یعنی اسکو قابو میں رکھ کہ اسکی مادر مکہ میں
بڑی مالدار ہے تب ابو عزیز نے کہا اے میرے بھائی تو میرے حق میں اوسکو ایسی وصیت کرتا ہے مصعب نے کہا
وہ میرا بھائی ہے قریب تر تجھسے پس اوسکی مادر نے اوسکے لیے چار ہزار فدیہ بھیجا اور یہ بعد اسکے کہ اوسنے دریافت کیا تھا
کہ کسقدر زیادہ تر فدیہ دیا جاتا ہے قریش کا لوگون نے کہا چار ہزار اور منجملہ قیدیوں کے اسود بن عامر بن الحارث
بن السباق تھا جسکو حمزہ بن عبد المطلب نے اسیر کیا تھا پس دربارہ فدیہ اوسکے طلحہ بن ابی طلحہ دو ہزار دینار سے
آیا تھا اور بنی اسد بن عبد العزی میں سے سائب بن ابی حبیش بن مطلب بن اسد تھا اوسکو عبد الرحمن بن عوف نے اسیر کیا تھا اور منجملہ
اونکے حارث بن عائذ بن اسد تھا جسکو حاطب بن ابی بلتعہ نے اسیر کیا تھا اور سالم بن شماخ تھا اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا
پس ان تینوں اسیروں کے فدیہ میں عثمان بن حبیش نے آنکر تینوں کے فدیہ میں چار ہزار داخل کیا اور بنی تیم سے مالک بن عبد اللہ بن عثمان تھا
اوسکو قطبہ بن عامر بن حدیدہ نے اسیر کیا تھا مگر وہ بحالت قید مدینہ میں مرگیا اور بنی مخزوم سے خالد بن ہشام
بن المغیرہ تھا اوسکو سواد بن غزیہ نے اسیر کیا تھا اور امیہ بن ابی حذیفہ بن المغیرہ تھا وہ بلال کا اسیر تھا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ تھا جو چھوڑا گیا تھا وہ زمانہ جنگ نخلہ کے جو درمیان مکہ و طائف کے واقع ہے

اور اوسکو اسیر کیا تھا عبداللہ تیمی نے روز جنگ بدر پس عبداللہ نے کہا حمد ہے خدا کا کہ اوسنے غالب کیا مجکو تجھپر
کہ پہر اپنے تو چھوڑ بھاگا تھا اول مرتبہ مین روز نخلہ پس ان سب کے فدا مین عبداللہ بن ابی ربیعہ نے اقدام کیا اور
ہر ایک کے لیے چار ہزار فدیہ دیا اور منجملہ قیدیون کے ولید بن الولید بن المغیرہ تھا کہ اوسکو عبداللہ بن جحش نے
اسیر کیا تھا پس اوسکے فدیہ کے واسطے اوسکے دونون بھائی خالد بن الولید و ہشام بن الولید آئے پس باز رہا و
بجاے خود رہا عبداللہ بن جحش یہان تک کہ اون دونون نے چار ہزار فدا دیکر لے لیا ولیکن ارادہ ہشام کا ہمقدار
تھا بلکہ تین ہزار تک ارادہ رکھتا تھا تب خالد نے اپنے بھائی ہشام سے کہا کہ آیا وہ تیری مان کا بیٹا نہین ہے
لیکن کیا برادر حقیقی نہین ہے واللہ اگر انکار کیا جاتا استقدر سے اس ہمقدار تک تو بھی مین ایسا کرتا بعد ازان وہ دونون
اوسکو لیکر چلے جب پہونچے ذو الحلیفہ مین جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا پس بھاگا ولید بن الولید اپنے بھائیون سے
چھوڑ بھاگا اور حاضر ہوا خدمت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور قبول اسلام کیا لوگون نے کہا تو نے قبل فدیہ کے
قبول اسلام کیون نکیا تھا اوسنے کہا مجکو ناگوار ہوا اسلام لانا اپنا تا وقتیکہ فدیہ دون جسطرح فدیہ دی گئی میری قوم
تب اسلام لائی اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان روات کثیرہ کے کہ اس حدیث کو نقل کیا
یحیی بن المغیرہ نے اپنے باپ سے اوسنے خبر دی مثل اسکے جو مذکور ہوا سوا اس بات کے کہ اوسکو اسیر کیا تھا سلیط
بن قیس المازنی نے اور منجملہ قیدیون کے قیس بن سائب تھا جسکو اوسکے غلام ابن حسحاس نے اسیر کیا تھا اور چند روز
اپنے پاس اوسکو محبوس رکھا اس ظنہ سے کہ اوسکے پاس مال ہے چنانچہ فروہ بن السائب برادر قیس کا واسطے فدیہ قیس کے
آیا اور وہ بھی چند روز مقیم رہا بعد ازان چار ہزار درہم کہ مع نقد و جنس تھا فدا دیکر اوسکو لیگیا اور قیدیون مین قبیلہ بنی
ابی رفاعہ سے صیفی بن ابی رفاعہ بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھا اور اسکا کچہ مال نتھا اوسکو کسی نے مسلمین مین سے
اسیر کیا تھا چنانچہ وہ چند روز پاس مسلمین کے نظر بند رہا پھر رہا ہوا اور قیدیون مین سے ابو المنذر بن ابی رفاعہ
بن عائذ تھا کہ دو ہزار درہم سر بہا اوسکا لیا گیا اور اسیرون مین عبداللہ تھا جسکی کنیت ابو عطا ابن سائب بن
عائذ بن عبداللہ تھی کہ اسکا ایک ہزار درہم فدیہ لیا گیا اور اوسکو سعد بن ابی وقاص نے اسیر کیا تھا اور قیدیون مین
مطلب بن حنطب بن الحارث بن عبید بن عمر بن مخزوم تھا یہ وہ شخص ہے جسکو ابو ایوب انصاری نے اسیر کیا تھا
اوسکا کچہ مال نتھا کہ بعد چند روز کے رہا کیا گیا اور اسیرون مین خالد بن الاعلم حلیف قریش کا تھا قبیلہ عقیلی سے
کہ وہ یہ شعر پڑھا کرتا تھا لسنا علی الاعقاب تدمی کلومنا ۔ ولکن علی اقدامنا تقطر الدما ۔ ہم وہ نہین ہین کہ ہماری
پس پشت پر ہمارے زخمون سے خون جاری ہو ولیکن ہم وہ ہین کہ ہمارے قدمون پر لوگون کے قطرات خون
ٹپکتے ہین چنانچہ اسکے فدیہ کے لیے عکرمہ بن ابی جہل آیا اور اوسکو حباب بن المنذر بن الجموح نے اسیر کیا تھا اور
یہ سب آٹھ اسیر تھے اور قیدیون مین بنی جمح سے عبداللہ بن ابی بن خلف تھا اور اوسکو فروہ بن عمرو البیاضی نے

اسیر کیا تھا و در باب فدیہ اوسکے باپ اوسکا ابی بن خلف آیا تھا پس فروہ نے ایک مدت تک اوسکو باز رکھا
اور قیدیون مین ابو عزہ عمرو بن عبد اللہ بن وہب تھا جسپر احسان کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اوس سے
حلف لیا تھا کہ اوپر کسیکے لیے لوگون کو جمع نکرے پس حضرت صلعم نے اوسکو بغیر فدیہ چھوڑ دیا چنانچہ پھر وہ روز جنگ
احد گروہ مشرکین مین سے قید ہوکر قتل کیا گیا اور قیدیون مین وہب بن عمیر بن وہب بن خلف تھا کہ اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا باپ عمیر بن وہب بن خلف آیا تھا جب کہ اوسکو صفوان نے طرف رسول خدا صلعم کے
بھیجا تھا پس عمیر اسلام لایا تو اوسکے بیٹے کو حضرت نے بغیر فدا چھوڑ دیا اور اوسکو رفاعہ بن رافع الزرقی نے اسیر کیا تھا
و منجملہ قیدیون کے ربیعہ بن دراج بن العنبس بن وہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح تھا وہ نادار تھا تو اوس سے
کچھ لیکر چھوڑ دیا اور اسیرون مین فاکہ مولی امیہ بن خلف تھا اوسکو سعد ابی وقاص نے اسیر کیا تھا یہ سب چار آدمی تھے
اور اسیرون مین اولاد سہم بن عمرو سے ابو وداعہ بن ضبیرہ تھا اور اول جس اسیر کا فدیہ لیا گیا وہی تھا اوسکے
فدیہ کے واسطے اوسکا بیٹا مطلب آیا تھا اور چار ہزار درہم فدیہ اوسکا دیا تھا اور اسیرون مین فروہ بن خنیس بن
حذافہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا کہ ثابت بن اقرم نے اوسکو اسیر کیا تھا اوسکے فدیہ کے باب مین عمرو بن قیس
آیا تھا کہ چار ہزار درہم اوسکے فدا مین دیا تھا اور اسیرون مین حنظلہ بن قبیصہ بن حذافہ بن سعید (بن سعد) بن سہم تھا
کہ اوسکو عثمان بن مظعون نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین حجاج بن الحارث بن سعد تھا اوسکو عبد الرحمان بن عوف
نے اسیر کیا تھا و ناگاہ اوسکو پکڑ لیا تھا ابو داؤد المازنی نے یہ سب چار آدمی تھے اور اسیرون مین اولاد مالک بن
حسل سے سہیل بن عمرو بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک تھا اوسکے فدیہ کے باب مین مکرز بن حفص بن
الاخیف آیا تھا اور سہیل کو مالک ابن دخشم نے اسیر کیا تھا اور اشعار پڑھے جسکا مضمون یہ ہے کہ مین نے
اسیر کیا سہیل کو کہ تمامی مردم مین سے تھا جبکہ سہیل کے اوپر کسی کی تلاش تھی اور قبیلہ خندف جانتے ہین کہ
مرا ہے جوان مرد سہیل جو انمرد ہے اوسکا جبکہ اوس سے ظلم سے فاقہ کرتے ہین وحال آنکہ مین نے یہ تاوار اوسکو
ماری کہ وہ خم ہوگیا یعنے عجز سے جھک گیا اور اپسے صاحب شہرت کو قتل کرنا مین نے اپنے دل پر جبر کیا پس
جب کہ مکرز آیا تو و بارہ سہیل کے منتہاے رضا سے مسلمین اسکے درجہ کا فدیہ چار ہزار درہم قرار پائے کہ سب مسلمان کہا
حاضر کر اوسنے کہا بہت اچھا مگر ایک شخص کو اوس شخص کی جگہ محبوس رکھو اور اوسکو چھوڑ دو کہ وہ اپنے وطن سے
جاکر زر سرعت بھیجیگا تب عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن صالح اور ابن ابی الزناد نے کہا کہ اسیکو اوسکے بدلے رکھو
پس مکرز کو محبوس رکھا اور سہیل کو رہا کیا چنانچہ سہیل نے جاکر مکہ سے زر فدا اپنا بھیجا اور اسیرون مین عبد بن زمعہ
بن قیس بن نصر بن مالک تھا کہ اوسکو عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو نے اسیر کیا تھا اور اسیرون مین عبد الرحمان
تھا اوسکا نام پہلے عبد العزے تھا تب رسول اللہ صلعم نے بعد اسلام کے اوسکا نام عبد الرحمان رکھا اور وہ ابا العلاء

بن شعوب وقدان بن قیس ہے اسکو نعمان بن مالک نے اسیر کیا تھا یہ سب تین آدمی تھے اور اسیرون مین
بنی فہر سے طفیل بن ابی قنیع وابن جحدم تھا راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے
محمد بن یحییٰ بن حبان سے اوسنے کہا وہ سب اسیر جو شمار کیے گئے و پنجاس تھے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی
محمد نے باسناد فلان وفلان رواۃ کثیرہ کے ابن المسیب سے اوسنے کہا کہ ستر آدمی قید تھے اور ستر آدمی مقتول تھے
اور ابن عباس سے بھی مثل اسیکے منقول ہے اور راوی نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان
رواۃ کے زہری سے اوسنے کہا کہ شمار قیدیون کا ستر سے زیادہ تھا اور تعداد مقتولون کی بھی ستر سے زائد تھی
اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان فلان رواۃ کثیرہ کے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے
اوسنے کہا روز جنگ بدر چوہتر آدمی اسیر ہوئے تھے ٭

نام اون لوگون کے مشرکین مین سے جو طعام داری کرتے تھے اپنے ہمراہیون کی شمار راہ بدر مین
واقدی نے روایت کی عبد اللہ بن جعفر سے اوسنے محمد بن عثمان الیربوعی سے اوسنے عبد الرحمان بن سعید بن یربوع
سے اوسنے کہا طعام داری کرنے والے بدر مین نو آدمی تھے از انجملہ بنی عبد مناف مین سے تین شخص تھے
حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف اور شیبہ اور عتبہ دونون بیٹے ربیعہ کے اور بنی اسد مین سے دو شخص تھے
زمعہ بن الاسود بن المطلب بن اسد و نوفل بن خویلد بن العدویہ اور بنی المخزوم سے ایک ابو جہل بن ہشام تھا
اور بنی جمح سے ایک امیہ بن خلف تھا اور اولاد سہم سے دو شخص تھے نبیہ و منبہ دونون بیٹے حجاج کے اور کہا
راوی نے کہ مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوس سے حدیث بیان کی محمد نے واقدی نے
کہا مجھسے روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے موسی بن عقبہ سے اوسنے کہا اول جسنے نحر کیا دس شتر
واسطے قافلہ کے بیچ راہ ظہران کے وہ ابو جہل تھا بعد ازان امیہ بن خلف نے عسفان مین نو شتر ذبح کیے اور
سہیل بن عمرو نے بمقام قدید دس شتر ذبح کیے پھر متوجہ ہوئے وہ لوگ پانی کی طرف جانب دریا تو راستہ
بھول گئے پس وہان ایک روز مقام کیا چنانچہ نحر کیا اون لوگون کے لیے شیبہ بن ربیعہ نے نو شتر بعد ازان
صبح کو جحفہ مین داخل ہوئے وہان عتبہ بن ربیعہ نے لوگون کے لیے دس شتر ذبح کیے بعد ازان بمقام ابوا
پہونچے تو قیس الجمحی نے اون لوگون کے واسطے نو شتر ذبح کیے بعد ازان فلان نے دس شتر نحر کیے اور نحر کیا
اونکے لیے حارث بن عامر نے نو شتر بعد ازان ابو البختری نے آب بدر پر یعنی چاہ پر پہونچکر دس شتر ذبح کیے
اور اوسی مقام پر مقیس نے بھی نو شتر ذبح کیے بعد ازان مشتغل حرب ہوئے پس کھاتے رہے اپنے پاس کے
زاد و توشہ سے اور کہا ابن ابی الزناد نے کہ واللہ میرے خیال مین مقیس ایک شتر پر بھی قدرت نہین رکھتا تھا
اور واقدی قیس جمحی کو نہین پہچانتا ہے اور کہا راوی نے کہ مجھے خبر دی عبد الوہاب نے باسناد فلان فلان

رواۃ کثیرہ کے ام بکر بنت المسور سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا طعام داری مین بہت سے لوگ
شریک ہوتے تھے مگر نسبت ایک شخص کی طرف دیجاتی تھی اور باقی غیر مشہور تھے **واقدی** نے روایت
کی عبید اللہ بن جعفر سے اوسنے کہا مین نے سوال کیا زہری سے کہ کسقدر لوگ مسلمین مین سے شہید ہوئے
بدر مین اوسنے کہا چودہ آدمی بعد ازان اوسنے مجھے شمار کرا دیا پس وہ لوگ ہین جنکا مین نے نام لیا **راوی**
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے باسناد فلان رواۃ کے عاصم بن عمرو بن رومان سے مثل خبر
مذکور کے اور کہا چھہ مرد مہاجرین مین سے تھے اور آٹھ انصار مین سے چنانچہ بنی المطلب بن عبد مناف مین سے
تو عبیدہ بن الحارث تھے اونکو شیبہ بن ربیعہ نے قتل کیا اور اونکو رسول خدا صلعم نے صفرا مین دفن کیا
اور بنی زہرہ مین سے عمیر بن ابی وقاص تھے اونکو قتل کیا تھا عمرو بن عبد نے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی
محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ اسمعیل بن محمد سے اوسنے کہا کہ اور شہداء بدر مین عمیر بن عبد عمرو ذو الشمالین تھے
یعنے اونکے دست چپ مین بھی زور برابر دست راست کے تھا کہ دونون ہاتھ کی قوت سے برابر کام کرتے تھے
اسلیے حضرت نے اونکو خطاب ذو الشمالین کا دیا اور بعضے کہتے ہین اونکے بائین ہاتھ مین ایک دوسرا ہاتھ
بطریق غدود کے نکلا تھا اسواسطے وہ ذو الشمالین مشہور تھے لیکن صحیح شق اول ہے اونکو اسامہ جُشَمی نے
قتل کیا اور بنی عدی بن کعب سے عاقل بن ابی البکیر حلیف بنی سعد بن بکر تھے اونکو قتل کیا مالک بن زہیر جشمی نے
اور شہید ہوئے مہجع مولی عمر اونکو عامر بن الحضرمی نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد
رواۃ کثیرہ کے زہری سے اوسنے کہا کہتے ہین کہ اول قتیل جو شہید ہوا مہاجرین مین سے وہ مہجع مولی عمر تھے
اور بنی الحارث بن فہر سے صفوان بن بیضا تھے اونکو قتل کیا طعیمہ بن عدی نے **راوی** نے کہا مجھے
اس حدیث کو بیان کیا معمر نے جعفر بن عمرو نے جعفر بن عمرو سے کہ انصار مین بنی عمرو بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
تھے جنکو شہید کیا ابو ثور نے اور سعد بن خیثمہ تھے جنکو شہید کیا عمرو بن عبد نے اور بعضے کہتے ہین کہ طعیمہ
بن عدی نے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ تھے جنکو تیر مارا تھا حبان بن العرقہ نے کہ اونکے
گلو مین لگا تو شہید ہوئے **واقدی** نے کہا مین نے دو شخص اہل مکہ سے سنا کہ وہ ابن العرقہ کہتے تھے
یعنے بالفتح اور بنی مالک بن النجار سے عوف و معوذ دونون پسر عفرا کے تھے کہ اون دونون کو ابو جہل نے
شہید کیا اور بنی سلمہ بن حرام سے عمیر بن الحمام بن الجموح تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے **راوی**
نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ اول قتیل جو شہید ہوئے انصار مین سے بیچ اسلام کے وہ عمیر
بن الحمام تھے جنکو خالد بن الاعلم نے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اول قتیل حارثہ بن سراقہ ہین جنکو تیر مارا
حبان بن العرقہ نے اور بنی زریق مین سے رافع بن المعلی ہین اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور

بنی الحارث بن الخزرج میں سے یزید بن الحارث بن لسحم ہیں جنکو شہید کیا نوفل بن معویۃ الدیلی نے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے اونہوں نے کہا کہ انس مولی النبی صلعم بدر میں شہید ہوے اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے زبیر بن عدی سے اوسنے عطا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شہداء بدر پر نماز جنازہ پڑھی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابن عباس سے مثل اس حدیث کے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **روایت** کی یونس بن محمد الظفری نے اونسے کہا میرے باپ نے مجکو چار قبریں دکھلائیں بمقام سیر شعب کے تنگنائے صفرا سے اور کہا یہ لوگ مسلمین سے شہداء بدر ہیں اور تین قبریں بمقام دبہ تھیں جو زیر میں المستعجلہ واقع ہے اور قبر عبیدہ بن الحارث کی مجھے دکھلائی بمقام ذات اجدال ایک گوشہ تنگ میں جو نیچے ہیں الجدول کے واقع ہے اور کہا **راوی** نے کہ خبر دی مجکو عبد الوہاب نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ سے اونہوں نے کہا کہ معاذ بن ماعص زخمی ہوے تھے بدر میں اور اوسی زخم سے وفات کی مدینہ میں اور عبید بن السکن جسوقت چلے تھے یعنی بدر سے تو بیمار ہوے اور وفات پائی اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے سعید بن عمرو سے اونہوں نے کہا کہ اول انصاری جو شہید ہوے مسلمین میں سے وہ عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے کہ اونکو عامر بن الحضرمی نے بدر میں شہید کیا اور مسلمانوں میں اول جو شخص شہید ہوا مہاجرین میں سے وہ مہجع تھے اونکو شہید کیا عامر بن الحضرمی نے و نیز انصار میں سے عمیر بن الحمام تھے اونکو شہید کیا خالد بن الاعلم نے اور بعضے کہتے ہیں کہ انصار میں شہید اول حارثہ بن سراقہ ہیں جنکو حبان بن العرقہ نے تیر سے شہید کیا ✢ ✢ ✢ ✢

نام اون لوگون کے مشرکین میں سے جو قتل کیے گئے بدر میں

بنی عبد شمس بن عبد مناف سے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب تھا اوسکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے داؤد بن الحصین سے اوسنے کہا کہ منجملہ مقتولین مشرکین کے حارث بن الحضرمی تھا اوسکو عمار بن یاسر نے قتل کیا اور عامر بن الحضرمی تھا اوسکو قتل کیا عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے اور مقتولین میں عمیر بن ابی عمیر اور پسر اوسکا اور دو غلام اونکے تھے کہ سالم مولی ابی حذیفہ نے عمیر بن ابی عمیر کو قتل کیا اور عبیدہ بن سعید بن العاص کو زبیر بن العوام نے قتل کیا **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے عاصم بن عمر بن قتادہ سے کہ عاص بن سعید کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور عقبہ بن ابی معیط کو جب کہ وہ صفرا میں قید تھا تو عاصم بن ثابت نے بحکم نبی صلعم بصبر قتل کیا اور عتبہ بن ربیعہ کو حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور شیبہ بن ربیعہ کو عبیدہ بن الحارث نے قتل کیا چونکہ ضربت عبیدہ سے وہ زخمی ہو گیا تھا تو اوسپر حمزہ اور علی نے تیز دستی سے حملہ کرکے کام اوسکا تمام کیا اور ولید بن عتبہ بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا

اور عامر بن عبد اللہ کو جو حلیف تھا قریش کا اور قبیلہ انمار سے تھا علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور دوسری روایت میں جو داود بن الحصین سے منقول ہے عامر بن عبد اللہ کو سعد بن معاذ نے قتل کیا
یہ سب بارہ آدمی قتل ہوئے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے حارث بن عامر بن نوفل کو خبیب بن اساف
نے قتل کیا اور طعیمہ بن عدی کو حمزہ بن عبد مناف نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی اسد سے
ربیعہ بن اسد کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے
جعفر بن عمرو سے اوسنے کہا ربیعہ بن اسد کو ثابت الجذع نے قتل کیا اور حارث بن ربیعہ کو علی بن ابی طالب
علیہ السلام نے قتل کیا اور عقیل بن الاسود بن المطلب کو حمزہ و علی نے شریک ہو کر قتل کیا واقدی
نے کہا مجھسے روایت کی ابو معشر نے اوسنے کہا کہ عقیل بن الاسود کو تنہا علی نے قتل کیا اور ابو البختری
عاص بن ہشام کو مجذر بن زیاد نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عباد بن تمیم سے
مروی ہے کہ ابو البختری عاص بن ہشام کو ابو داود المازنی نے قتل کیا اور ایک روایت میں ابو الیسر
بن النعمان نے اپنے باپ سے نقل حدیث کی ہے کہ ابو البختری کو ابو الیسر نے قتل کیا اور نوفل بن خویلد بن اسد جسکو ابن العدویہ کہتے ہیں حضرت
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے قتل ہوا واقدی نے کہا مجھسے روایت کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمرو بن رومان اوس سے ابن
ابی حبیبہ داود بن الحصین سے اوس نے حدیث بیان کی عمرو بن عائذ بن ابی الاسود نے ان پانچ مقتولوں کو اور بنی عبد الدار بن قصی سے نضر بن
الحارث بن کلدہ کو جو بدر اثیل میں قید تھا تو علی بن ابی طالب نے بحکم نبی صلعم تلوار سے قتل کیا اور زید بن ملیص کو جو مولی عمیر بن ہاشم
بن عبد مناف ابن عبد الدار کا تھا علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ بسیار یعقوب بن
عتبہ سے منقول ہے کہ زید بن ملیص کو بلال نے قتل کیا یہ دو آدمی قتل ہوئے اور بنی تیم ابن مرہ سے عمیر بن عثمان
بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور دوسری روایت میں رواۃ کثیرہ سے
منقول ہے کہ عثمان بن مالک کو صہیب نے قتل کیا اور واقدی نے کہا مجھسے اس
حدیث کو بیان کیا موسے بن محمد نے اپنے باپ سے کہ یہ دو آدمی قتل ہوئے اور ابو جہل
جو بنی مخزوم بن یقظہ سے ہے و بعد ازان بنی المغیرہ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سے ہے اوسکو معاذ
بن عمرو بن الجموح اور معوذ و عوف دونوں بیٹے عفرا کے ان تینوں نے ملکر زخمی کیا اور عبد اللہ بن مسعود
نے اوسکا کام تمام کیا اور عاص بن ہشام بن المغیرہ کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور کہا
راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو رواۃ کثیرہ سے نافع بن جبیر سے اور محمد بن صالح نے عاصم بن
عمرو بن رومان سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یزید بن تمیم التمیمی جو حلیف قریش کا تھا قتل کیا
عمار یاسر نے اور دوسری روایت میں باسناد رواۃ کثیرہ عبد اللہ بن ابی عبیدہ نے اپنے باپ سے

نقل کی اوسنے کہا کہ بعضے کہتے ہیں یزید بن تمیم کو علی علیہ السلام نے قتل کیا اور ابو سافع الاشعری حلیف
قریش کو ابو دجانہ نے قتل کیا اور حرملہ بن عمرو بن ابی عتبہ کو علیؑ نے قتل کیا ابو عبیدہ راوی نے کہا
اس بات پر ہمارے جمیع اصحاب کا اتفاق ہے اور بنی الولید بن المغیرہ سے ابو قیس بن الولید کو علی علیہ السلام
نے قتل کیا اور کہا راوی نے خبر دی مجھکو محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے جعفر بن عمرو سے کہ بنی الفاکہ
بن المغیرہ سے ابو قیس بن الفاکہ بن المغیرہ کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا جعفر بن عمرو نے کہ
اسحاق بن خارجہ نے مجھسے بیان کیا کہ ابو قیس بن الفاکہ کو حباب بن عمرو بن المنذر نے قتل کیا اور
بنی امیہ بن المغیرہ سے مسعود بن ابی امیہ کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا محمد بن عمر
الواقدی نے کہا کہ او مقتولین مشرکین بدر میں رفاعہ بن ابی رفاعہ تھا بنی عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن
مخزوم سے جو منجملہ بنی رفاعہ ہے کہ اوسکو امیہ بن عائذ بھی کہتے ہیں اوسکو سعد بن الربیع نے قتل کیا اور
ابو المنذر بن ابی رفاعہ کو معن بن عدی العجلانی نے قتل کیا اور عبد اللہ بن ابی رفاعہ کو علی بن ابی طالبؑ
نے قتل کیا اور زہیر بن ابی رفاعہ کو اسید الساعدی نے قتل کیا اور واقدی نے کہا اس حدیث کو
بیان کیا ابی بن عباس بن سہل نے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہ سائب بن ابی رفاعہ کو عبد الرحمان
بن عوف نے قتل کیا اور بنی ابی السائب سے کہ وہ صیفی بن عائذ بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم ہے سائب
بن ابی السائب تھا اوسکو زبیر بن العوام نے قتل کیا اور اسود بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر
بن مخزوم کو حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا اور کہا راوی نے کہ ہمکو خبر دی اس بات کی ہمارے اصحاب نے
بالاتفاق کہ واسطے قریش کے دو شخص حلیف تھے قبیلہ طی سے ایک عمرو بن سفیان تھا اوسکو یزید بن
قیس نے قتل کیا اور دوسرا اوسکا بھائی جابر بن سفیان تھا اوسکو ابو بردہ بن نیار نے قتل کیا اور
بنی عمران بن مخزوم سے حاجز ابن سائب بن عویمر بن عائذ تھا اوسکو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
قتل کیا اور عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم کو نعمان بن ابی مالک نے قتل کیا یہ سب انیس آدمی قتل ہوئے
اور بنی جمح بن عمرو بن ہصیص سے امیہ بن خلف تھا اوسکو خبیب بن یساف اور بلال نے شریک ہو کر
قتل کیا اور راوی نے کہا ہمکو خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے معاذ بن رفاعہ بن رافع سے
اوسنے کہا امیہ بن خلف کو ابو رفاعہ بن رافع بن مالک نے قتل کیا اور علی بن امیہ بن خلف کو عمار بن یاسر
قتل کیا اور اوس بن المعیر بن لوذان کو عثمان بن مظعون و علی بن ابی طالب نے شریک ہو کر قتل کیا
اور دوسری روایت میں عائشہ بنت قدامہ سے مذکور ہے اوسنے کہا کہ اوس بن المعیر کو عثمان بن
مظعون نے قتل کیا اور منبہ بن الحجاج کو ابو الیسر نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہیں علی نے اور بعضے کہتے ہیں

ابو اسید الساعدی نے اور کہا **راوی** نے کہ ہمکو خبر دی محمدؐ نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے
اوسکو واقدی نے اوس سے **حدیث** بیان کی ابیؓ بن عباس نے اپنے باپ سے اوسنے ابو اسید سے
اوسنے کہا منبہ بن الحجاج کو ہین سے قتل کیا اور نبیہ بن الحجاج کو علی بن ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا
اور عاص بن منبہ کو بھی علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور ابو العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم کو
ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت ہین باسناد رواۃ کثیرہ کے وارد ہے کہ **واقدی** نے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی ابو معشر نے اپنے اصحاب سے کہ اونہون نے کہا کہ ابو العاص بن قیس کو
علی علیہ السلام نے قتل کیا اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عاصم بن
ابی عوف بن ضبیرہ بن سعید بن سعد مقتول ابو دجانہ کا تھا یہ سب سات آدمی تھے اور معویہ بن قیس حلیف
قریش کا جو بنی عامر بن لوی سے جو منجملہ بنی مالک بن حسل کے تھا اوسکو عکاشہ بن محصن نے قتل کیا اور
معبد بن وہب حلیف قریش کا جو قبیلہ کلب سے تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور دوسری روایت
ہین بھی عاصم سے منقول ہے کہ اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا پس جملہ مقتولین از روے شمار کے
اونچاس ۴۹ آدمی تھے اونہین سے کتنون کو امیر المومنین علی علیہ السلام نے قتل کیا اور بائیس داو تھے قتل کیے

نام اون لوگون کے قریش اور انصار ہین سے جو حاضر بدر ہوے اور جو غیر حاضر تھے مگر رسول خدا صلعم نے اونکا حصہ غنائم سے عطا کیا تھا یہ سب تین سو تیرہ ۳۱۳ مرد تھے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سلیمان بن بلال نے عمرو بن ابی عمرو سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے ابن عباسؓ سے اونہون نے کہا کہ بیس مرد موالی و غلامون سے حاضر بدر ہوے تھے
اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمدؐ نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمدؐ نے اوسکو واقدی نے اوس سے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اوسنے کہا ہین نے عبد اللہ بن حسن سے سنا وہ کہتے تھے کہ
بدر ہین جو لوگ حاضر ہوے تھے وہ قریشی تھے یا انصار یا حلیف قریشی یا حلیف انصار یا موالی ان لوگون کے
یعنی بندگان آزاد و غیر آزاد پس بنی ہاشم سے تو محمدؐ رسول خدا صلعم بذات طیب مبارک اور حمزہ بن عبد المطلب
اور علی بن ابی طالب اور زید بن حارثہ و ابو مرثد کناز بن حصین الغنوی و مرثد بن ابی مرثد کہ یہ دونون
حلیف حمزہ کے تھے و انسہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و ابو کبشہ مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حاضر بدر تھے
شقران مملوک رسول خدا صلعم اور انکو کچھ حصہ سہام سے حضرت صلعم نے نہین دیا تھا اگرچہ اسیرون پر تعینات تھے

پس ہر ایک شخص نے ایک اسیر اونکو حوالہ کیا چنانچہ اونکو حاصل ہوا زیادہ اوس سے جو کچھ کسیکو قوم مین حاصل ہوا چنانچہ یہ سب غیر حاضران بدر جنہون نے سہم پایا سواے شقران کے آٹھ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد العزیز بن محمد نے جعفر بن محمد سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے جعفر بن ابی طالب کو سہم اور اجر اونکا عطا کیا اور ہمارے اصحاب نے ذکر اونکا نہین کیا ہے اور صدر کتاب مین نام اونکا داخل نہین ہے یعنے کتاب مجاہدین بدر مین اور بنی المطلب بن عبد مناف سے عبیدہ بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف تھے اور حصین بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و طفیل بن الحارث بن المطلب بن عبد مناف و مسطح بن اثاثہ بن عباد بن المطلب بن عبد مناف چارون حاضرین بدر سے تھے اور بنی عبد شمس بن عبد مناف سے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس حاضر بدر نتھے بلکہ تخلف انکا واسطے نگہبانی رقیہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوا تھا مگر سہم اور اجرت انکی حضرت صلعم نے عطا فرمائی تھی اس خبر کو بالاتفاق سب نے ذکر کیا ہے اور حضار بدر مین ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ و سالم مولی ابی حذیفہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی غنم بن دودان سے عبد اللہ بن جحش بن رئاب تھے اور عکاشہ بن محصن و ابو سنان بن محصن و سنان بن ابی سنان بن محصن و شجاع بن وہب و عقبہ بن وہب و ربیعہ بن اکثم و یزید بن قیس و محرز بن نضلہ بن عبد اللہ تھے اور حلفاے قریش مین بنی سلیم سے مالک بن عمرو و مدلاج بن عمرو و ثقاف بن عمرو اور قبیلہ طی سے سوید بن مخشی حلیف قریش تھے **واقدی** نے کہا اس **حدیث** کو مجھسے ابو معشر و ابن حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے بیان کیا اوسنے کہا بعض نے مجھسے نقل کی کہ عبد اللہ بن جعفر الاسدی وہی ارشد بن حمیرہ ہے اور ابن مخشی اونکی کنیت ہے اور وہ بنی اسد بن خزیمہ مین اونکے اقربا سے ہے اور کہا داؤد بن الحصین نے کہ ہمکو ہمارے بعض اصحاب نے خبر دی کہ صبیح مولی العاص جب تیاری بدر جانے کی کر چکا تو بیمار ہو گیا پس اوسنے اپنے شتر پر بجاے خود ابا سلمہ بن عبد الاسد کو سوار کر کے ساتھ کر دیا کہ وہ ہمراہ حضرت صلعم کے جملہ مشاہد مین حاضر رہا یہ سب سولہ آدمی ہین سواے صبیح کے اور بنی نوفل بن عبد مناف سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن اہیب بن نسیب بن مالک بن الحارث بن مازن بن منصور بن عکرمہ تھے برادر سلیم کے اور بنی مازن سے خباب مولی عتبہ بن غزوان تھے یہ دونون شخص حاضر بدر تھے اور بنی اسد بن عبد العزی سے تین شخص حاضر تھے ایک زبیر بن العوام دوسرے حاطب بن ابی بلتعہ حلیف قریش تیسرے سعد مولی حاطب اور بنی عبد بن قصی سے طلیب بن عمیر بن وہب تھے **راوی** مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو فلان و فلان رواۃ نے اسمعیل بن محمد سے و فلان و فلان رواۃ نے عائشہ بنت قدامہ سے اوسنے کہا کہ بنی عبد الدار بن قصی سے دو شخص حاضر تھے مصعب بن عمیر و سویبط بن حرملہ بن مالک بن عمیلہ بن السباق بن عبد الدار اور بنی زہرہ بن کلاب سے عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ تھے اور سعد بن ابی وقاص بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھے اور عمیر بن ابی وقاص تھے اور حلفاے قریش

مین سے عبد اللہ بن مسعود الہذلی اور مقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعہ بن ثمامہ بن مطرود بن زہیر بن ثعلبہ
بن مالک بن الشرید بن فاس بن ذریم بن القین بن اہود بن بہرا تھے اور یہی وہ ہین کہ بعضے انکو مقداد بن الاسود
بن عبد یغوث بن عبد بن الحارث بن زہرہ کہتے تھے اور خباب بن الارت بن جندلہ بن سعد بن خزیمہ بن کعب بن
سعد تھے مولی ام سباع بنت انمار کے اور دوسری روایت مین مسعود بن الربیع بن القارہ و ذوالیدین بن عمیر بن عبد عمرو
بن نضلہ بن غبشان بن سلیم بن مالک بن اقصی قبیلہ خزاعہ مین سے یہ آٹھون آدمی حاضر تھے اور بنی تیم سے ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ تھے کہ نام اونکا عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم ہے اور طلحہ بن عبید اللہ
تھے کہ رسول اللہ صلعم نے سہم انکا بھی لگایا تھا اور بلال بن رباح اور عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر اور صہیب بن سنان
یہ پانچون شخص حاضر تھے اور بنی مخزوم بن یقظہ سے ابو سلمہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم اور
شماس بن عثمان بن الشرید اور ارقم بن ابی الارقم و عمار بن یاسر و معتب بن عوف بن الحمرا حلیف قریش قبیلہ خزاعہ کے سے
پس یہ پانچون آدمی بھی حاضر تھے اور بنی عدی بن کعب سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بن نفیل بن عبد العزی بن رباح
اور زید بن الخطاب اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کہ انکو اور طلحہ کو رسول خدا صلعم نے واسطے دریافت خبر قافلہ کے
واسطے جاسوسی کے بھیجا تھا اسوجہ سے طلحہ کو باوجود غیر حاضری بدر کے سہم و اجرہ دیا گیا اور عمرو بن سراقہ بن
المعتمر بن انس بن اداہ بن رباح و از جملہ حلفاے قریش قبیلہ بنی سعد بن لیث سے عاقل بن ابی البکیر تھے جو شہید
بدر ہین اور خالد بن ابی البکیر تھے کہ وہ بھی روز واقعہ رجیع شہید ہوے و ایاس بن ابی البکیر و عامر بن ابی البکیر
و مہجع مولی عمر جو اہل یمن سے تھا اور جولی اور لیپر اوسکا کہ یہ دونون حلیف قریش تھے اور عامر بن ربیعۃ العنزی جو
بطن یعنے گروہ کمتر ہے قبیلہ ربیعہ سے اور وہ حلیف قریش تھے اور واقد بن عبد اللہ التمیمی حلیف قریش کہ یہ سب
تیرہ آدمی حضار بدر سے تھے اور بنی جمح بن عمرو سے عثمان بن مظعون و قدامہ بن مظعون و عبد اللہ بن مظعون و
سائب بن عثمان بن مظعون و معمر بن الحارث یہ پانچون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی سہم بن عمرو سے خنیس بن حذافہ
بن قیس اور بنی مالک بن حسل سے عبد اللہ بن مخرمہ بن عبد العزی و عبد اللہ بن سہیل بن عمرو کہ یہ مشرکین کے ساتھ
آئے تھے اور طرف مسلمین کے آگئے و وہب بن سعد بن ابی سرح تھے **واقدی** نے کہا **روایت** کی مجھسے
فلان فلان رواۃ نے زہری سے اوس سے حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے اوسنے داؤد بن الحصین سے اوسنے
عکرمہ سے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے اسمعیل بن محمد سے کہ منجملہ حضار بدر کے ابو سبرہ
بن ابی رہم تھے اور عمیر بن عوف مولی سہیل بن عمرو و سعد بن خولہ اہل یمن سے حلیف قریش اور حاطب بن عمرو بن
عبد شمس بن عبد ود تھے کہا **راوی** نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ یہ لوگ چھہ آدمی تھے سواے حاطب کے
اور کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے کہ عبد اللہ بن سہیل اپنے باپ کی ہمراہ نکلے اور

خرجہ روز بدر کا باپ کے ساتھ تھا اور باپ اوسکا اپنے دین پر تھا جب لشکر اسلام قریب ہوا تو عبد اللہ مسلمین مین آملا اور قبل قتال خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا اس بات سے باپ اوسکا غیظ و طیش مین آیا تب سہیل نے کہا کہ حق تعالے اس امر مین اوسکے لیے اور میرے لیے خیر کرے اور بنی الحارث بن فہر سے ابو عبیدہ تھے اور نام اونکا عامر بن عبد اللہ بن الجراح تھا و صفوان بن بیضا و سہیل بن بیضا و عیاض بن زہیر و معمر بن ابی سرح و عمرو بن ابی عمرو اور یہ سب چھوٹون کہ بنی ضبہ سے تھے حاضر بدر تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی نافع بن ابی نافع ابو الحصیب و ابن ابی سبرہ ہشام بن عروہ سے اونسے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ روز بدر حصے قریش کے ۱۱۰ سو بخش تھے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسے بن محمد نے اپنے باپ سے اونسے کہا قریش چھیاسی ۸۶ آدمی تھے اور انصار دوسو ستائیس تھے کہ مجموعا تین سو تیرہ آدمی ہوے اور دوسری روایت مین قریشی تہتر آدمی تھے اور انصار دوسو چالیس تھے چنانچہ انصار مین بنی عبد الاشہل سے سعد بن معاذ بن النعمان بن امری القیس بن زید بن عبد الاشہل تھے و عمرو بن معاذ بن النعمان و حارث بن اوس بن معاذ بن النعمان و حارث بن انس بن رافع بن امری القیس تھے اور بنی عبد بن کعب بن عبد الاشہل بن زعورا سے سعد بن مالک بن عبد بن کعب اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اور عباد بن بشر بن وقش و سلمہ بن ثابت بن وقش و رافع بن یزید بن کرز بن سکن بن زعورا بن عبد الاشہل اور حارث بن خزمہ بن عدی بن ابی غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف جو حلیف قوم بنی حارثہ سے تھے اور اہل قواقل سے تھے اور اونکا علاقہ تھا اور اونہین مین اونکا گھر تھا اور محمد بن سلمہ خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث قبیلہ بنی حارثہ سے تھے اور سلمہ بن اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ تھے جو شہید ہوے روز جنگ جسر ابی عبید سنہ ۱۴ ہجری مین اور ابو الہیثم بن التیہان تھے اور عبید بن التیہان یہ دونون حلیف انصار تھے اور قبیلہ بلی سے تھے اور عبد اللہ بن سہل تھے یہ سب پندرہ آدمی تھے اور بنی حارثہ بن الحارث بن الخزرج بن عمرو بن مالک بن الاوس سے مسعود بن عبد سعد بن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ تھے اور ابو عبس بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ اور حلفاے قوم مین سے ابو بردہ بن نیار قبیلہ بلی سے تھے یہ تینون شخص حاضر بدر تھے کہا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے باسناد رواۃ کثیرہ کے ابو عبس سے و دیگر رواۃ نے عاصم بن عمر سے اونسے محمود بن لبید سے مثل روایت مذکور کی اور کہا کہ منجملہ انصار کے عبد المجید بن ابی عبس بن محمد بن ابی عبس بن جبر تھے اور بنی ظفر بنی سواد بن کعب سے قتادہ بن النعمان بن زید و عبید بن اوس بن مالک بن سواد تھے اور بنی رزاح بن کعب سے نصر بن الحارث بن عبد رزاح بن ظفر بن کعب تھے اور حلفاے قریش مین سے دو شخص قبیلہ بلی تھے ایک عبد اللہ بن طارق بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ تھے جو شہید ہوے

وقعہ رجیع میں اور اونکے پاور بادری معتب بن عبید بن اناس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن قران بن بلی بن عمرو
بن الحاف بن قضاعہ تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور کہا راوی نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو روایت کیا ابن ابی حبیبہ
و محمد بن صالح نے عاصم بن عمر سے اونسے محمود ابن لبید سے اونسے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابی حبیبہ نے
داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کی اور کہا کہ بنی امیہ بن زید بن مالک بن عوف سے مبشر بن عبد المنذر
بن زنبر تھے کہ شہید ہوے بدر میں اور رفاعہ بن عبد المنذر وسعد بن عبید بن النعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید
بن امیہ وعویم بن ساعدہ ورافع بن عنجدہ کہ عنجدہ اونکی ماں کا نام تھا وعبید بن ابی عبید وثعلبہ بن حاطب وابو لبابہ
بن عبد المنذر کہ انکو رسول خدا صلعم مدینہ میں عامل مقرر کر آئے تھے اور انکو روحا سے پھیر دیا تھا اور غنائم سے انکا حصہ
عطا ہوا تھا اور حارث بن حاطب کہ اونکو بھی حضرت صلعم نے روحا سے پھیر دیا تھا اور حصہ اونکا اونکو عطا ہوا یہ
نو آدمی تھے اور بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے عاصم بن ثابت بن قیس اور قیس جسکی کنیت
ابو الاقلح بن عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ ہے اور عاصم روز جنگ رجیع شہید ہوے تھے اور احوص الشاعر
جو مشہور ہے اولاد عاصم بن ثابت سے ہے ومعتب بن قشیر بن ملیل بن زید بن العطاف وابو ملیل بن الازعر
بن زید بن العطاف کہ اونکے اولاد تھی وعمیر بن معبد بن الازعر اونکے بھی اولاد تھی وسہل بن حنیف بن واہب بن
عکیم بن الحارث بن ثعلبہ یہ سب پانچ شخص تھے اور بنی عبید بن زید بن مالک بن عمرو بن عوف سے انیس بن قتادہ
بن ربیعہ بن خالد بن الحارث بن عبید بن زید تھے جو روز احد شہید ہوے اور وہ شوہر تھے خنسا بنت خذام
کے اونکے اولاد نتھی اور حلفاے انصار سے معن بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ قتل ہوے روز جنگ یمامہ
اور ربعی بن رافع اور ثابت بن اقرم مقتول ہوے روز جنگ طلیحہ اور عبد اللہ بن سلمہ بن مالک بن الحارث بن
عدی بن الجد بن العجلان وزید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی بن الجد بن العجلان تھے کہ انکی اولاد تھی اور عاصم بن عدی
بن الجد بن العجلان جب یہ شخص ہمراہ چلا تھا تو رسول خدا صلعم نے اسکو لوٹا دیا طرف مسجد ضرار کے کہ وہاں کے
لوگوں کی کچھ خبر پہونچی تھی چنانچہ وقت تقسیم غنیمت کے حضرت صلعم نے حصہ اور اجرہ عاصم کا عطا کیا اور سالم مولی
ثبیتہ بنت یعار کہ وہ روز جنگ یمامہ قتل ہوا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف سے عبد اللہ بن
جبیر بن النعمان تھے جو شہید ہوے روز جنگ احد کہ اونکو رسول خدا صلعم نے روز احد رماۃ پر امیر کیا تھا اور عاصم
بن قیس وابو ضیاح بن ثابت وابو حنہ کہ یہ شخص بدریین تھا اور سالم بن عمیر کہ یہ شخص بکائین میں تھا اور حارث
بن النعمان بن ابی خزمہ وخوات بن جبیر بن النعمان کہ روحا میں کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے یہ سب
آٹھ آدمی تھے اور بنی جحجبا بن کلفہ بن عوف بن عمرو سے منذر بن محمد بن عقبہ بن احیحہ بن الجلاح جو بیٹا
بیٹا جحجبا بن کلفہ تھے اور اونکی کنیت ابو عبیدہ تھی اونکے اولاد نتھی مگر احیحہ کے اولاد تھی غیر منذر کے اور حلفا

بنی انیف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ بن بیحان تھے اور نام ابوعقیل کا عبدالعزی تھا کہ رسول خدا صلعم نے
عبدالرحمان عدو الاوثان نام رکھا تھا اور وہ روز جنگ یمامہ شہید ہوئے اور نسب انکا یہ ہے ابوعقیل بن عبداللہ
بن ثعلبہ بن بیحان بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عقیلہ بن قسمیل بن فران
بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاعہ پس یہ دو شخص تھے اور بنی غنم بن السلام بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس
بن حارثہ سے سعد بن خیثمہ تھے جو شہید بدر ہوئے و منذر بن قدامہ و مالک بن قدامہ و ابن عرفجہ و تمیم مولی بنی غنم بن
السلام یہ سب پانچ شخص تھے پس یہ سب اوس اور بنی معویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف سے جابر بن عتیک
بن الحارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن معویہ و مالک بن ثابت بن نبیلہ حلیف قوم قبیلہ مزینہ سے اور نعمان
بن عصر حلیف قوم قبیلہ بلی سے اور حارث بن قیس بن ہیشہ بن الحارث بن امیہ کہ بیٹا بتلین بلی بین سے تھا یعنے
بیٹا اوسکا نجوبلی ثابت نہیں اور بنی مالک بن النجار بن عمرو بن الخزرج سے جو منجملہ بنی غنم ابن مالک ہیں اور یہ منجملہ
بنی ثعلبہ بن عبد عوف بن غنم کے ہیں ابوایوب تھے کہ نام اونکا خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ تھا جو زمین روم میں
مرگئے تھے زمانہ معویہ میں اور بنی عسیرہ بن عبد عوف سے ثابت بن خالد بن النعمان بن خنسان بن عسیرہ تھے
اور بنی عمرو بن عبد عوف سے عمارہ بن حزم بن زید تھے اور سراقہ بن کعب بن عبدالعزی بن غزیہ بن عمرو بن عبد عوف
اور بنی عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک سے حارثہ بن النعمان تھے اور سلیم بن قیس بن قہد اور نام قہد کا خالد بن قیس
بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم تھا اور بنی عائذ بن ثعلبہ بن غنم سے سہیل بن رافع بن ابی عمرو بن عائذ و ابن ثعلبہ
بن غنم تھے اور عدی بن ابی الزغبا تھے اور نام ابی الزغبا کا سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن بدیل بن سعد
بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ تھا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی زید
بن ثعلبہ بن غنم سے مسعود بن اوس بن زید تھے اور ابوخزیمہ بن اوس بن اصرم بن زید بن ثعلبہ تھے اور رافع بن الحارث
بن سواد بن زید بن ثعلبہ یہ سب تین آدمی تھے اور بنی سواد بن مالک بن غنم بن عوف سے عوف و معوذ و معاذ
پسران حارث بن رفاعہ بن سواد اولاد عفرا کہ یہ دختر عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ کی تھی اور نعیمان بن عمرو بن
رفاعہ بن سواد تھے اور عامر بن مخلد بن سواد تھے اور عبداللہ بن قیس بن خالد بن خالدہ بن الحارث بن سواد تھے
وعمرو بن قیس بن سواد و قیس بن عمرو بن قیس بن زید بن سواد و ثابت بن عمرو بن زید بن عدی بن سواد اور عصیمہ
حلیف قوم اور ایک شخص قبیلہ اشجع سے جسکو ودیعہ بن عمرو بن جراد بن یربوع بن طحیل بن عمرو بن غنم بن الربعہ
بن رشدان بن قیس بن جہینہ کہتے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبداللہ بن ابی عبیدہ نے
اپنے باپ سے اوسنے کہا میں نے سنا ربیع دختر معوذ بن عفرا سے وہ کہتی تھی کہ ابوالحمرا مولی حارث بن رفاعہ کا حاضر
بدر تھا **راوی** نے مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبدالوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اونسے کہا مجھے

حدیث بیان کی ابن ابی حبیبہ نے داؤد بن الحصین سے مثل روایت مذکورہ کے اور کہا یہ بارہ آدمی تھے مع
ابی الحمراء پس جملہ حضار بدر بنی غنم بن مالک بن النجار سے تیئیس آدمی تھے مع ابی الحمراء اور بنی عامر بن مالک بن النجار
سے بعد ازان بنی عمرو بن مبذول سے بعد ازان بنی عتیک بن عمرو بن مبذول سے ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو
بن عتیک تھے یعنے ثعلبہ قبیلہ بنی عامر سے تھے پھر اوسی سلسلہ مین طرف عمرو کے کہ وہ نامی تھا نسبت دی گئی
بعد ازان اوسی سلسلہ مین عتیک سے کہ وہ بھی سرغنہ قبیلہ تھا نسبت پائی اور سہل بن عتیک بن النعمان بن عمرو
بن عتیک اور حارث بن صمہ بن عمرو بن عتیک جو کسی کام کے لیے لشکر سے جدا ہو گئے تھے روحا مین مگر رسول خدا
صلعم نے حصہ وا جورہ اونکا غنیمت سے عطا کیا تھا اور شہید ہوے دفعۂ بئر معونہ مین پس یہ تین آدمی ہوے
اور بنی بن عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو حدیلہ ہین بعد ازان بنی قیس بن عبید بن زید بن رفاعہ بن معویہ بن عمرو بن
مالک سے ابی بن کعب بن قیس بن عبید تھے اور انس بن معاذ بن انس بن قیس ابن عبید کہ یہ دونون آدمی
حاضر بدر تھے اور بنی عدی بن عمرو بن مالک بن النجار سے اوس بن ثابت بن المنذر بن حرام برادر حسان بن ثابت
تھے اور ابو شیخ تھے جنکا نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو تھا اور ابو طلحہ تھے اونکا نام زید بن سہل بن الاسود
بن حرام تھا یہ سب تین شخص تھے اور بنی عدی بن النجار سے حارثہ بن سراقہ بن الحارث بن عدی بن مالک تھے
جو شہید بدر ہوے اور عمرو بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی تھے اور کنیت عمرو کی ابو حکیمہ تھی اور
سلیط بن قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر تھے اور ابو سلیط تھے جنکا نام اسیرہ بن عمرو بن عامر
بن مالک تھا وہ روز احد شہید ہوے اور عمرو تھے جنکی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن خنساء
بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھی اور عامر بن امیہ بن زید بن الحسحاس بن مالک بن عدی بن عامر تھے و محرز
بن عامر بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی تھے و ثابت بن خنساء بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر تھے
جو روز بدر شہید ہوے اور سواد بن غزیہ بن اہیب حلیف القوم قبیلہ بلی سے یہ سب نو آدمی ہوے اور بنی حرام
بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار سے قیس بن السکن بن قیس بن زید بن حرام تھے اور کنیت قیس کی
ابو زید تھی اور ابو الاعور کعب بن الحارث بن جندب بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب تھے اور سلیم بن ملحان
و حرام بن ملحان بن خالد بن زید بن حرام تھے یہ سب چار آدمی تھے اور بنی مازن بن النجار سے بعد ازان بنی عوف
بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے قیس بن ابی صعصعہ تھے اور نام ابی صعصعہ کا عمرو
بن زید بن عوف بن مبذول تھا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد نے عبد اللہ بن
عبد الرحمان سے کہ قیس کو نبی صلعم نے مشاۃ یعنے پیادون پر مقرر کیا تھا اور عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف
بن مبذول بن غنم بن مازن تھے کہ روز بدر حضرت صلعم کی طرف سے مغانم یعنے مال غنائم پر مقرر تھے اور عصیمہ

حلیف القوم تھے بنی اسد سے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی خنسار بن سبذول بن عمرو بن غنم بن مازن سے عمیر تھے
جنکی کنیت ابو داؤد بن عامر بن مالک بن خنسا تھی اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنسار بن مبذول تھے یہ دو آدمی تھے
اور بنی ثعلبہ بن مازن سے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن تھے اور بنی دینار
بن النجار سے بعد ازان بنی مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار سے نعمان بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل
تھے اور ضحاک بن عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل تھے و سلیم بن الحارث بن ثعلبہ تھے کہ وہ برادر مادری
نعمان و ضحاک پسران عبد عمرو کے اور کعب بن زید تھے جو جنگ خندق مین شہید ہوے اور معرکہ روز بیر معونہ
مین درمیان مقتولان سے زخمی اوٹھوائے گئے تھے اور جابر بن خالد بن عبد الاشہل بن حارثہ تھے اور سعید بن
سہیل بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھے اور بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے کعب بن
زید بن مالک تھے و بجیر بن ابی بجیر حلیف القوم تھے یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی الحارث بن الخزرج سے
بعد ازان بنی امرئ القیس بن ثعلبہ سے سعد بن ربیع بن عمرو بن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس تھے جو شہید
اُحد مین اور عبد اللہ بن رواحہ بن ثعلبہ بن امرئ القیس تھے جو روز موتہ شہید ہوے و خلاد بن سوید بن
ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس تھے جو روز جنگ بنی قریظہ شہید ہوے اور خارجہ بن زید بن ابی زہیر
بن مالک تھے جو یوم احد شہید ہوے اور یہ خسر تھے ابی بکر کے کہ دختر خارجہ کی زوجہ ابی بکر تھی چنانچہ یہ سب
چار آدمی تھے اور بنی زید بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج سے بشیر بن سعد بن ثعلبہ
بن جلاس تھے جو روز عین التمر ہمراہ خالد بن الولید شہید ہوے و سبیع بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن عامر
بن عدی بن کعب بن الخزرج تھے اور عبادہ بن قیس بن مالک تھے اور سماک بن سعد تھے اور عبید اللہ بن
عبس بن عمیر اور یزید بن الحارث بن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج تھے
اور انہین یزید کو بعضے فسحم بھی کہتے تھے چنانچہ یہ سب چھ آدمی ہوے اور بنی جشم بن الحارث بن الخزرج سے
اور اوسکے بنی اخی سے کہ اخی اوسکا زید بن الحارث بن الخزرج تھا اور یہ دونون توامان تھے یعنے بنی جشم اور
بنی زید برادران توامان سے خبیب بن اساف بن عتبہ اور عقبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم و عبد اللہ
بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ بن زید بن الخزرج بن الحارث تھے اور یہ عبد اللہ وہ ہین جنہون نے خواب مین اذان
دیکھی تھی اور برادر اونکے حریث بن زید تھے واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی شعیب بن عبادہ نے
بشیر بن محمد سے اونے اپنے باپ سے کہ حریث بیشک حاضر بدر تھے اور ہمارے اصحاب کا اس بات پر اتفاق ہے
اور سفیان بن بشر بھی حاضر بدر تھے یہ سب پانچ آدمی ہوے اور بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج سے
تمیم بن یعار بن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ تھے اور عبد اللہ بن عمیر بنی جدارہ سے اور یزید بن المزین

اور عبد اللہ بن عرفطہ یہ سب چار آدمی تھے اور بنی الابجر بن عوف بن الخزرج سے عبد اللہ بن الربیع بن قیس
بن عباد بن الابجر تن واحد تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن اُبی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک تھے
بنی عوف بن الخزرج سے بعد ازان عبید بن مالک بن سالم بن غنم بن الخزرج سے اور یہ لوگ بنو الحُبلی کہلاتے تھے
اسلیئے کہ سالم بزرگ شکم تھا اسوجہ سے وہ حُبلی مشہور تھا اور مادر اُبی کی سلول ایک عورت تھی اور اَوس بن حولی
بن عبد اللہ بن الحارث بن عبید بن مالک تھے یہ دونوں شخص حاضر تھے اور بنی جُز بن عدی بن مالک بن
سالم بن غنم سے زید بن ودیعہ بن عمرو بن قیس بن جزی تھے اور رفاعہ بن عمرو بن زید بن عمرو بن ثعلبہ
بن مالک بن سالم بن غنم تھے اور عامر بن سلمہ بن عامر بن عبد اللہ حلیف القوم اور وہ اہل یمن سے تھے
اور عقبہ بن وہب بن کلدہ حلیف اونکے بنی عبد اللہ بن غطفان سے تھے اور معبد بن عباد بن قشعر بن القدم
بن سالم بن غنم تھے اور اونکی کنیت ابو خمیصہ تھی اور عاصم بن الاکین اونکے حلیف تھے یہ سب چھہ آدمی تھے
اور بنی سالم بن عمرو بن عوف بن الخزرج سے بعد ازان بنی العجلان بن غنم بن سالم سے نوفل بن عبد اللہ
بن نضلہ بن مالک بن العجلان تھے وغسان بن مالک بن ثعلبہ بن عمرو بن العجلان تھے وملیل بن وبرہ
بن خالد بن العجلان وعصمہ بن الحصین بن وبرہ بن خالد بن العجلان یہ چار آدمی تھے اور بنی اصرم بن فہر
بن غنم بن سالم سے عبادہ بن الصامت بن اصرم تھے اور برادر حقیقی اونکے اَوس بن الصامت تھے اور
بنی دعد بن فہر بن غنم سے نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد تھے اور یہ نعمان باسم قوقل بھی مشہور تھے واقدی
کہا اسلیئے نام انکا قوقل رکھا گیا تھا کہ جب کوئی شخص اونکی ہمسائگی کرتا تھا تو اوس سے کہتے تھے کہ قوقل باعلاہا
یثرب واسفلہا یعنے یثرب کی بلندی وپستی میں ہم سے رہو اسواسطے اونکا لقب قوقل مشہور ہوا اور بنی قریوش
بن غنم بن سالم سے اُمیہ بن لوذان بن سالم بن ثابت بن ہزال بن عمرو بن قریوش بن غنم تھے اور بنی دعد
دو شخص تھے اور بنی مرصحہ بن غنم بن مالک سے مالک بن الدخشم ایک شخص تھا اور بنی لوذان بن غنم سے
ربیع بن ایاس تھے اور برادر اونکے ورقہ بن ایاس بن عمرو بن غنم تھے اور عمرو بن ایاس حلیف اونکے
اہل یمن سے تھے اور اونکے حلفا میں قبیلہ بَلّی سے وبعد ازان بنی عصینہ سے المجذر بن زیاد بن عمرو بن
زمزمہ ابن عمرو بن عمرہ تھے اور عبدہ بن الحسحاس بن عمرو بن زمزمہ تھے وبحاث بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم
بن عمرو بن عمارہ تھے اور اونکے برادر عبد اللہ بن ثعلبہ بن اصرم اور حلیف اونکے بن بہرا جنکو عتبہ بن ربیعہ
بن حلف بن معویہ کہتے ہین چنانچہ یہ سب آٹھہ شخص تھے اور بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج سے اور
پھر زیاد بن ثعلبہ بن الخزرج سے ابو دجانہ تھے جنکا نام سماک بن خرشہ بن لوذان بن عبد ود بن ثعلبہ تھا
جو روز جنگ یمامہ شہید ہوے اور منذر بن عمرو کہ وہ رسول خدا صلعم کی طرف سے قوم پر امیر تھے

اور روز جنگ بیر معونہ شہید ہوے پس یہ دونون آدمی حاضر بدر تھے اور بنی ساعدہ سے بعد ازان بنی البدی بن عامر
بن عوف سے ابو اسید الساعدی تھے جنکا نام مالک بن ربیعہ بن البدی تھا اور مالک بن مسعود کہ یہ بھی منسوب بطرف
بنی البدی تھے **راوی** نے کہا مجھے خبر دی محمد نے اوسکو عبد الوہاب نے اوسکو محمد نے اوسکو واقدی نے اوسنے کہا
مجھسے **حدیث** بیان کی ابی بن عباس بن سہل نے اپنے باپ سے اونہوں نے اوسکے جد سے اوسنے کہا کہ جب سعد
بن مالک نے طرف بدر کے خروج کی تیاری کی تو بیمار ہوکر مر گئے کہ اونکی قبر نزدیک دار ابن فارظہ کے واقع ہے پس
حصہ و اجر اونکا رسول خدا صلعم نے عطا کیا تھا اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **روایت** بیان کی عبد المہیمن نے
اپنے باپ سے اوسنے اپنے باپ سے اوسنے کہا کہ سعد مقام روحا مین مرے اور اونکا حصہ حضرت صلعم نے
عطا کیا تھا اور وہ بنی البدی سے تھے اور بنی طریف بن الخزرج بن ساعدہ سے عبد ربہ بن حق بن اوس
بن قیس بن ثعلبہ بن طریف تھے و کعب بن حمان بن مالک بن ثعلبہ حلیف القوم قبیلہ غسان سے تھے و حمزہ بن حمیر
بن کعب بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرفقہ بن عدی بن غنم بن الربیعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ تھے
اور زیاد بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مرعہ بن عدی بن عمرو بن الربیعہ بن رشدان بن
قیس بن جہینہ تھے اور بسبس بن عمرو بن ثعلبہ بن خرشہ بن زید بن عمرو بن سعید بن ذبیان بن رشدان بن قیس
بن جہینہ یہ پانچ آدمی تھے اور بنی جشم بن الخزرج سے جو منجملہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن شاردہ بن یزید بن
جشم ہین و بعد ازان منجملہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ہین خراش بن الصمہ بن عمرو بن الجموح بن حرام تھے
اور عمیر بن حرام تھے اور تمیم مولی خراش بن الصمہ تھے و عمیر بن الحمام بن الجموح تھے جو روز بدر شہید ہوے اور
معاذ بن الجموح و معوذ بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام تھے اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام تھے
اور اونکی کنیت ابو جابر تھی وہ جنگ احد مین شہید ہوے و حباب بن المنذر بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب تھے
اور خلاد بن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام اور عقبہ بن عامر بن نابی بن زید بن حرام تھے اور حبیب بن الاسود مولی
اون لوگون کے اور ثابت بن ثعلبہ بن زید بن ثعلبہ تھے جنکو جذع بھی کہتے ہین اور عمیر بن الحارث بن ثعلبہ بن
حرام یہ سب گیارہ آدمی تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یحیی بن اسامہ
سے اوسنے دونون پسران جابر سے اونہون نے اپنے باپ سے کہ حاضر ہونا معاذ بن الصمہ بن عمرو بن الجموح کا
بدر مین متفق علیہ نہین ہے اور بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے بعد ازان منجملہ بنی خنسا بن سنان
بن عبید سے بشر بن البراء بن معرور بن صخر بن سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا تھے اور عبد اللہ بن الجد بن قیس
بن صخر بن خنسا تھے اور سنان بن صیفی بن صخر بن خنسا تھے و عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنسا تھے
اور حمزہ بن الحمیر تھے اور کہا **راوی** نے ہین سے سنا کہ وہی خارجہ بن الحمیر ہے اور عبد اللہ بن الحمیر یہ دونون

حلیف القوم تھے قبیلہ اشجع بنی دہمان سے اور بنی نعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم سے عبد اللہ
بن عبد مناف بن النعمان بن سنان تھے اور نعمان بن سنان مولی انصار تھے اور جابر بن عبد اللہ بن رئاب
بن النعمان تھے اور خلیدہ بن قیس بن نعمان بن سنان تھے جنکو لبیدہ بن قیس بھی کہتے ہیں اور یہ چار آدمی تھے
اور بنی خناس بن سنان بن عبید بن عدی سے یزید بن المنذر بن سرح بن خناس اور برادر اوسکا معقل بن المنذر
بن سرح بن خناس تھے اور عبد اللہ بن النعمان بن بلذمہ بن خناس یہ تین شخص تھے اور بنی خنساء بن عبید سے
جبار بن صخر بن امیہ بن خنساء بن عبید یہ تن واحد تھے اور بنی ثعلبہ بن عبید سے ضحاک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عبید تھے
اور سواد بن زید بن ثعلبہ بن عبید تھے اور بنی عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ سے عبد اللہ بن قیس بن صخر بن حرام
بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور برادر اونکے معبد بن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم تھے اور بنی سواد
بن غنم بن کعب بن سلمہ سے وبعد ازاں منجملہ بنی حدیدہ سے یزید بن عامر بن حدیدہ تھے اور کنیت یزید کی ابو المنذر
تھی اور سلیم بن عمرو بن حدیدہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ تھے اور عنترہ مولی سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور بنی عدی بن
نابی بن عمرو بن سواد سے عبس بن عامر بن عدی بن ثعلبہ بن غنمہ بن عدی و ثعلبہ بن غنمہ و ابو الیسر اور نام اونکا
کعب بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد تھا و سہل بن قیس بن ابی کعب بن القین تھے جو شہید ہوئے احد میں اور
معاذ بن جبل بن عائذ بن عدی بن کعب تھے اور ثعلبہ و عبد اللہ دونوں پسران انیس تھے اور ان دونوں نے
بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا تھا اور بنی زریق بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے
بعد ازاں منجملہ بنی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد اور حارث بن قیس بن خالد بن
مخلد تھے اور جبیر بن ایاس بن خالد بن مخلد تھے اور سعد بن عثمان بن خالد بن مخلد تھے اور اونکی کنیت ابو عبادہ
تھی اور عقبہ بن عثمان بن خالد تھے اور ذکوان بن عبد قیس بن خالد بن مخلد تھے اور مسعود بن خلدہ بن عامر
بن مخلد یہ سب سات آدمی تھے اور بنی خالد بن عامر بن زریق سے عباد بن قیس بن عامر بن خالد بن عامر
بن زریق تنہا تھے اور بنی خلدہ بن عامر بن زریق سے اسعد بن یزید بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر تھے
اور فاکہ بن بشر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ تھے اور معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ تھے اور برادر اونکے
عائذ بن ماعص تھے اور مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ تھے جو شہید ہوئے بیر معونہ میں یہ سب پانچوں آدمی
حاضر بدر تھے اور بنی العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق سے رفاعہ بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور خلاد
بن رافع بن مالک بن العجلان تھے اور عبید بن زید بن عامر بن العجلان یہ سب تین آدمی تھے اور بنی حبیب بن
عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج سے رافع بن المعلی بن لوذان بن حارثہ بن زید بن حارثہ بن
ثعلبہ بن عدی بن مالک تھے اور برادر اونکے ہلال بن المعلی جو بدر میں شہید ہوئے اور یہ دونوں حاضر بدر تھے

اور بنی

اور بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عامر بن عبد حارثہ سے زیاد بن لبید بن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی
بن امیہ بن بیاضہ تھے و فروہ بن عمرو بن وذفہ بن عبید بن عامر و خالد بن قیس بن مالک بن العجلان بن عامر
بن عامر بن بیاضہ تھے و رخیلہ بن ثعلبہ بن خالد بن ثعلبہ بن بیاضہ یہ چار آدمی تھے اور بنی امیہ بن بیاضہ سے
حلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن عامر بن بیاضہ تھے و غنام بن اوس بن غنام بن اوس
بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ تھے ؛؛

ذکر مارے جانے عصماء بنت مروان کا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ عصماء بنت مروان
بنی امیہ بن زید کی جو زوجہ یزید بن حصن الخطمی کی تھی رسول خدا صلعم کو بد زبانی سے ایذا دیتی تھی اور توہین اسلام
کرتی تھی اور لوگون کو رسول خدا صلعم پر آمادہ شر کرتی تھی اور اشعار پڑھتی تھی جسکا مضمون یہہ ہے قباست
بنو مالک "تا آخر اشعار یعنے برے ہوگئے بنو مالک و بنات مالک اور قبیلہ عوف اور بنو خزرج (یعنے بیبا
بودے و بیبل ہو گئے) کہ تم لوگ مطیع ہو گئے اون مسافرون کے جو تمسے مغائرت رکھتے ہین پس وہ مرادنی
نہ مذحج ہین تم اوسکو یعنے محمد کو بعد قتل اپنے رئیسون سردارون کے باقی چھوڑتے ہو جسطرح شوربا سے پختہ
باقی چھوڑا جاتا ہے (یعنے جسطرح بوٹیان کھاکر شوربا چھوٹ رہتا ہے یہ کنایہ ہے توہین و تحقیر شئے سے چنانچہ
اصحاب مین سے جو عمیر بن عدی بن حارثہ بن امیہ الخطمی تھے اونکو جسوقت یہ خبر پہونچی کہ عصماء شان مین نبی صلعم
کے ایسے کلمات کہتی ہے اور لوگون کو اوبھارتی ہے تو اونہون نے دعا کی اور یہ نذر مانی کہ خداوندا تیرے لیے
مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے کہ اگر رسول خدا صلعم مدینے مین تشریف لائین تو مین عصماء کو قتل کرونگا
اور اوسوقت رسول خدا صلعم بدر مین تھے پس جب حضرت صلعم نے بدر سے مدینے مین مراجعت فرمائی تو عمیر بن
عدی نصف شب کو عصماء کے پاس اوسکے گھر مین پہونچے اور وہ عورت سوتی تھی اور اسکے گرد چند نفر پسران
اوسکے سوتے تھے اور اوسکے لڑکون مین سے ایک لڑکا شیر خوار تھا جسکو وہ دودہ پلاتی تھی وہ بھی مان کے
سینے پر تھا تب عمیر نے اوس عورت کو اپنے ہاتھ سے ٹٹولا کیونکہ عمیر اعمی تھے پس اوس شیر خوار کو اوس عورت سے
جدا کرکے تلوار اپنی اوس عورت کے سینے پر رکھی کہ پشت تک اوتر گئی تب عمیر وہان سے نکلکر نماز صبح کی نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے مین جاکر پڑھی جب حضرت علیہ السلام سلام سے پھرے تو عمیر کی طرف
متوجہ ہوکر فرمایا کیا تو نے بنت مروان کو قتل کیا اوسنے عرض کی ہان یا رسول اللہ میرے باپ مان فدا ہون
آپ پر اور عمیر خائف تھے اس بات سے کہ قتل عصماء مبادا خلاف مرضی حضرت کے واقع ہوا ہو بعد ازان عمیر نے
عرض کی یا رسول اللہ اس قتل سے مجھپر کچھ لازم آویگا یعنے گناہ یا قصاص فرمایا حضرت نے لا ینتطح فیھا عنزان

یعنے اس مقدمہ مین دو بھیڑین بھی آپسمین سینگون سے نہ لڑینگی (کنایہ اس مثل سے یہ ہے کہ یہ واقعہ دو بھیڑون کے
باہم لڑنے سے بھی خفیف تر ہے) پس یہ کلمہ یعنے یہ مثل اول حضرت ہی سے سننے مین آئی پیشتر کبھی کسی نے اسکو
نہین کہا تھا عمیر نے کہا کہ بعد ازان آنحضرت صلعم اون لوگون کی طرف جو گرد تھے متوجہ ہوے اور فرمایا جب
چاہو کہ دیکھو ایسے شخص کو جو غائبانہ نصرت خدا اور رسول کی کرتا ہو تو عمیر بن عدی کو دیکھو تب عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا دیکھو اس اندھے کو جسنے اپنے تئین طاعت خدا مین بیچا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر اوسکو
اندھا نہ کہو بلکہ وہ بینا ہے پھر جب عمیر رسول خدا صلعم کے حضور سے پھر کے لوٹا تو اسے راہ مین معلوم ہوا کہ
پسران عصماء ایک جماعت کے ساتھ عصماء کو دفن کر رہے ہین پس اون لوگون نے جب عمیر کو مدینے کی طرف سے
آتے دیکھا تو سب اونکے پاس گئے اور کہنے لگے اے عمیر آیا تو نے عصماء کو قتل کیا ہے عمیر نے کہا ہان مین نے قتل کیا ہے اور آیت پڑھی
فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ یعنے جو شر و فساد سے تمسے میرے حق مین ہو سکے وہ تم کرو اور مجھے مہلت نہ دو
یعنے تم میرے ساتھ کچھ نہین کر سکتے ہو پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے اگر
تم لوگ بھی وہی کلمہ کہتے جو کچھ عصماء کہتی تھی تو ہر آئنہ تمکو بھی اسی تلوار سے مارتا یہان تک کہ مین مرتا یا تمکو
قتل کرتا پس اوسی روز سے بنی خطمہ مین اسلام ظاہر ہوا اور انہین سے بعض اشخاص ایسے بھی تھے کہ اپنی
قوم کے خوف سے بظاہر اخفاء اسلام کرتے تھے اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ حسان بن ثابت نے
جو اشعار مدح مین عمیر کے کہے تھے وہ ہمارے سامنے عبد اللہ بن حارث نے پڑھے اشعار بَنِي وَائِلٍ وَبَنِي
وَاقِفٍ ، وَخَطْمَةَ دُونَ بَنِي الْخَزْرَجِ ، مَتَى مَا دَعَتْ أُخْتُكُمْ وَيْحَهَا ، بِعَوْلَتِهَا وَالْمَنَايَا تَجِي
فَهَزَّتْ فَتًى مَاجِدًا عِرْقُهُ ، كَرِيمَ الْمَدَاخِلِ وَالْمَخْرَجِ ، فَضَرَّجَهَا مِنْ نَجِيعِ الدِّمَاءِ ، قُبَيْلَ الصَّبَاحِ وَلَمْ يَحْرَجِ
فَأَوْرَدَكَ اللَّهُ بَرْدَ الْجِنَانِ ، جَذْلَانَ فِي نِعْمَةِ الْمَوْلِجِ یعنے اے بنی وائل اور اے بنی واقف اور اے بنی خطمہ
ہمسایہ بنی الخزرج کے جسوقت تمہاری خواہر عصماء نے واویلا سے اپنے شوہرون کو بلایا درحالیکہ
مرگ خود اوسکی طرف متوجہ تھی پس وہ عورت ایک ایسے جوان کی رگ حمیت کو جنبش مین لائی جو بزرگ خاندان
اور وہ نیک مدخل و نیک مخارج یعنے اوسکا آغاز و انجام کار دونون بخیر ہے چنانچہ اوس جوان نے آخر اوس
عورت کو رنگ خون مین رنگین کیا اور یہ امر کچھ پہلے صبح سے تھا اور اس کام مین اوسکو کچھ باک نہ تھا پس خدا کرے
حق تعالے تجکو خنکی جنت مین وارد کرے اسطرح کہ تو خوشدل رہے نعمتہاے وافرہ متوالیہ سے اور واقدی
نے کہا کہ مجھسے روایت کی عبد اللہ بن الحارث نے اپنے باپ سے کہ تاریخ قتل عصماء پچیسوین رمضان انیسوان
مہینا ہجرت سے تھا اور یہی روز مراجعت حضرت کا تھا بدر سے

ذکر مارے جانے ابو عفک کا

واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی سعید بن محمد نے عمارہ بن غزیہ سے اونہون نے ابو مصعب اسمعیل بن مصعب بن اسمعیل بن زید بن ثابت سے اونہون نے اپنے شیوخ سے کہ ابو عفک ایک شخص تھا بنی عمرو بن عوف سے اور وہ کبرسن تھا چنانچہ جس زمانہ مین رسول خدا صلعم مکے سے ہجرت کر کے مدینے مین تشریف لائے ہین اوسوقت عمر اوس شخص کی ایکسوبیس برس کی تھی اور وہ اسلام مین داخل نہوا تھا اور وہ لوگون کو حضرت کی عداوت پر آمادہ کرتا تھا پس جب کہ حضرت علیہ السلام نے جنگ بدر کے واسطے خروج کیا اور وہان سے مظفر و منصور مدینے مین مراجعت فرمائی تو وہ شیخ حسد و بغاوت مین **اشعار** پڑھتا تھا **اشعار** قَدْ عِشْتُ حِيْنًا وَمَا اِنْ اَرٰى + مِنَ النَّاسِ دَارًا وَلَا مَجْمَعًا

اَجَمَّ عُقُوْلًا وَاٰتٰى اِلٰى + مُنِيْبٍ سِرَاعًا اِذَا مَا دَعَا + فَسَلَّبَهُمْ اَمْرَهُمْ رَاكِبٌ + حَرَامًا

حَلَالًا لِشَتّٰى مَعًا + فَلَوْ كَانَ بِالْمُلْكِ صَدَّقْتُمْ + وَبِالنَّصْرِ تَابَعْتُمْ تُبَّعَا +

یعنی مین اسوقت تک زندہ رہا اور مین نے کسی مکان و کسی مجمع مین ایسے آدمی نہین دیکھے جو عقلون سے خالی ہین اور دوڑ کر آنے والے ہین طرف پریشان کرنے والے کے جسوقت وہ بلاتا ہے یعنی محمد صلعم پس اوسنے ان لوگون کے امر کو سلب کر لیا یعنے انکا دین بدل ڈالا کہ وہ مرتکب ہے حرام حلال مختلف کا باہم پس اگرچہ بات ہے کہ تم لوگون نے باعث اوسکی بادشاہی کی اوسکی تصدیق کی ہے اور باعث غلبہ کے اوسکی تبعیت اختیار کی ہے تو تصدیق و تبعیت تبع کی ہوتی کہ وہ اوس سے بہتر ہے **راوی** کہتا ہے کہ سالم بن عمیر بنی النجار سے جو بڑے باکی تھے اونہون نے کہا مجھپر نذر واجب ہے کہ مین ابو عفک کو قتل کرونگا یا اوس سے پہلے مین خود مر جاؤن پس سالم نے جلدی سے تامل کیا اور حیلہ ڈھونڈھتا تھا اور گھات مین رہا یہان تک کہ ایک شب گرم تاب میں گرما مین ابو عفک بیرون مکان درمیان بنی عمرو بن عوف یعنی اوسکے محلے مین سوتا تھا کہ سالم بن عمیر جا پہونچے اور تلوار اوسکے پیٹ مین بھونک دی کہ فرش تک در آئی تب وہ دشمن خدا چلا کے شور کیا اوسوقت اتباع اوسکی طرف اوسکی دوڑے اور اوسکو گھر مین اوسکے اوٹھا لے گئے اور دفن کر دیا اور کہنے لگے کسنے اسکو قتل کیا اگر قاتل کو ہم جانتے تو اوسکو بھی اوسکے بدلے قتل کرتے **واقدی** نے بواسطہ معن کے قیس سے **روایت** کی ہے کہ ابو عفک ماہ شوال مین بیسوین مہینے ہجرت سے قتل ہوا اور نہایہ عورت جو مسلمان تھی اوسنے حال مین ابو عفک کی شہادت کے یہ **اشعار** کہے تُكَذِّبُ دِيْنَ اللّٰهِ وَالْمَرْءَ اَحْمَدَا + لَعَمْرُ الَّذِىْ اَمْنَاكَ اِنْ بِئْسَ

مَا يُمْنِىْ حَبَاكَ حَنِيْفٌ اٰخِرَ اللَّيْلِ طَعْنَةً + اَبَا عَفَكٍ خُذْهَا عَلٰى كِبَرِ السِّنِّ + فَاِنِّىْ وَاِنْ

اَعْلَمُ بِقَاتِلِكَ الَّذِىْ + اَبَاتَكَ حِلْسَ اللَّيْلِ مِنْ اِنْسِيٍّ اَوْ جِنِّيْ یعنے اے ابو عفک تو تکذیب کرتا تھا دین خدا کی اور اوس شخص کی جسکا نام احمد ہے قسم ہے اوسکی جسنے تجھے ہلاک کیا ہے بری صورت مین کہ تو تکذیب کرتا تھا بری صورت سے تجھکو مارا اوس دیندار نے یعنی سالم نے آخر شب ایک ضربت ماری اور کہا اس ضربت کو اپنے بڑھاپے مین شاعر نے کہا البتہ مین جانتا ہون تیرے قاتل کو جسنے تجھے فرش شب پر سلا دیا یعنے قاتل ظلام شب تھا یعنے تجھکو ظلام شب مین سلا دیا یعنے قتل کیا کہ وہ انسان ہے یا جن ہے جملہ متعلق ہے علم سے اور مراد اوس سے قاتل ہے

جسنے ایسا کام کیا مین جانتا ہون کہ وہ انسان کیسے یا جن ہے ۔

غزوہ قینقاع

روز شنبہ نیمہ شوال ۲۰ مہینا ہجرت کیکہ محاصرہ اونکا تا ہلال ذیقعدہ رہا محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جعفر حارث بن فضیل نے اونسے ابن کعب القرظی سے اونہوں نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے تو یہود کی قوم نے حضرت صلعم سے دوستی کی کہ درمیان اونکے اور حضرت کے ایک نوشتہ بطریق عہدنامہ لکھا جاوے چنانچہ لکھا گیا اور حضرت صلعم نے کل قوم کو جو باہم حلیف یکدیگر تھی ملحق و مجتمع کرکے درمیان اپنے اور اونکے عہد امان مقرر کرایا اور چند شرطین بیچ قائم کی گئین منجملہ اون کے ایک یہ تھی کہ حضرت کے دشمن کی ساتھ عطیہ اور مددگاری نکرین پس جب کہ رسول خدا صلعم اصحاب بدر فتحیاب ہوکر مدینے مین تشریف لائے تو یہود نے بغاوت کی اور عہد و پیمان قطع کیا چنانچہ بعد عہد شکنی اونکے حضرت صلعم نے سفیر اپنا اونکے پاس بھیجا اونسے سب قوم کو جمع کیا تب حضرت نے پہلے اونسے کلام بدعوت اسلام کیا چنانچہ فرمایا اے گروہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ تحقیق مین رسول خدا ہون پس تم سب اسلام قبول کرو قبل اس سے کہ تمپر مثل ہلاکت قریش کے واقع ہو تب اون لوگون نے جواب دیا اے محمد تو مغرور نہو ظفر پائی ہے اہل بدر پر کہ تو نے اوس قوم ابلہ کو کشیر پر غلبہ پایا واللہ کہ بے شک ہم لوگ اہل حرب ہین اگر تو ہمسے مقاتلہ کریگا تو تجھکو خوب معلوم ہو جائیگا کہ تو نے کبھی ہم ایسون سے قتال نکیا ہوگا چنانچہ اس عرصہ مین کہ وہ تو بعد اظہار دشمنی و عہد شکنی کے بر سر عناد تھے اتفاقاً ایک زن آجیہ عربیہ جسکے دونون جانب سر سے بال بکھرے تھے اور وہ انصار مین سے کسی شخص کی زوجہ تھی بازار قینقاع مین آئی اور اپنا زیور بنوانے کے لیے پاس ایک زرگر کے بیٹھی تھی کہ ناگاہ ایک شخص یہود قینقاع مین سے آیا اور اوس عورت کی پس پشت بیٹھا اور اوس عورت کو خبر نتھی پس اوس نے دامن پیراہن اوس عورت کا پیچھے سے اولٹ کر ایک کانٹے سے پیٹھ پر کرتے مین اٹکا دیا پس وہ عورت جب وہان اوٹھی تو اندام نہانی اوسکا کھل گیا پس لوگون نے اوسکی اس بے پردگی سے مسخرہ کیا تب ایک مرد مسلمین ہمین اوٹھکر اوس یہودی کے پیچھے جسنے عورت کو برہنہ کیا تھا دوڑا اور اوسکو قتل کیا بعد ازان بنو قینقاع جمع ہوے اور اپنی جمعیت جمع کرکے اوس مرد مسلم کو قتل کیا اور اوس عہد کو جو فیما بین اونکے اور رسول خدا صلعم کے تھا پس پشت ڈالا اور آمادہ حرب ہوے اور اپنے قلعہ گڑہی کی پناہ مین جا بیٹھے پس رسول خدا صلعم نے طرف اونکے لشکر بھیجا اوس لشکر نے اونکا محاصرہ کیا پس اول جسنے اون یہود پر لشکر کشی کی اور اونکو آوارہ خانمان کیا وہ رسول خدا صلعم تھے اور یہود مین جسنے اول محاربہ کیا ہے رسول خدا صلعم سے وہ یہود قینقاع تھے اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونسے عروہ سے اونسے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاۤءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَاۤئِنِيْنَ ترجمہ آیہ اگر اندیشہ کرے تو اونکے سبب خون ریزی یا عہد شکنی کا تو ڈال تو بھی طرف اونکے شرط اونکا یہ طریق سے اوا کا تو اونکا

عذر باقی نہ رہے تحقیق کہ حق تعالے خائن عہدشکن کو دوست نہین رکھتا فقط پس رسول خدا صلعم نے بعد نزول
اس آیہ کے طرف اہل قینقاع کے لشکر کشی کی کہا زہری وغیرہ نے کہ لشکر نے اونکو اونہین کے قلعہ مین پندرہ شبانہ روز
سخت محاصرہ مین رکھا یہان تک کہ حق تعالے نے اونکے دلون مین ہیبت ڈالی تب محصورین نے درخواست کی کہ
آیا ہملوگ اپنے حصن سے اوتر آوین اور چلے جاوین حضرت نے فرمایا یون نہین کہ تم نکل کر چلے جاؤ مگر یہ کہ ہمارے
حکم پر باطاعت حاضر ہو پس وہ لوگ حکم واطاعت رسول خدا صلعم پر قلعہ سے باہر آئے حکم ہوا کہ ان کو باندہو پس باندہے گئے جسطرح بازو باندہے
جاتے ہین اور رسول خدا صلعم نے اون بندیون پر منذر بن قدامہ السالمی کو مقرر کیا تھا اس عرصہ مین ابن ابی قیدیون کے پاس آیا اور کہا انکو
کھولو منذر نے کہا جس قوم کو رسول خدا نے بندھوایا ہے آیا تم کھلواتے ہو واللہ جو کوئی انکو کھولیگا مین اوسکو قتل کرونگا تب ابن ابی
پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور حضرت کے دامن پیراہن پر پیچھے سے ہاتھ ڈالا اور کہا اے محمد میرے موالی اور اقارب سے حسن سلوک کیجیے
پس حضرت اوسپر غضبناک ہوے کہ چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا خدا تجھے ہلاک کرے میرا دامن چھوڑ دے
اوسنے کہا نہ چھوڑونگا جب تک میرے موالی کے ساتھ احسان کیجیے کہ اونہین چار سو آدمی پیراہن پوش ہین اور تین سو
برہنہ ہین اور یہ وہ لوگ ہین جنہون نے روز جنگ حدائق ور روز جنگ بعاث رومیون اور حبشیون سے ہماری حمایت
کی تھی (ان دونون مقام مین محاربہ فیمابین اقوام واقع ہوا) پس تیرا ارادہ کیا یہ ہے کہ ان لوگون کو ایک ہی روز قتل
کر ڈالے اے محمد مین وہ شخص ہون کہ اندیشہ کرتا ہون گردش انقلاب اور ہزیمت سے اور یہ قول اوسکا کہ انی اخشی الدوائر
بطریق تخویف ہے پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اون لوگون کو کھولدو خدا اونپر اور اسپر لعنت کرے چنانچہ جب
اون بندیون کے بارہ مین ابن ابی نے کلام کیا تو رسول خدا صلعم نے اون سب کو قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور حکم کیا
کہ یہ سب مدینے سے نکل جاوین پس جب وہ لوگ نکالے جاتے تھے تو پھر ابن ابی اپنے حلیفون کو ہمراہ لیکر
اس ارادہ پر آیا کہ اونکے مقدمہ مین حضرت صلعم سے کلام کرے تا وہ لوگ اپنے گھرون مین بدستور آباد رہین اوسوقت
در دولت پر عویم بن ساعدہ بطریق دربانی حاضر تھے پس ابن ابی جب دروازہ پر پہونچا اور چاہا کہ اندر داخل ہو تو عویم
اوسکو روکا کہ جب تک تیرے بارہ مین اذن رسول خدا نہوگا تو اندر جانے نپاویگا مگر ابن ابی نے نہ مانا اور اندر چلا
تب عویم نے اوسپر حملہ کرکے سر اوسکا دیوار سے ٹکرایا کہ خون بہنے لگا پس یہود نے جو اوسکے حلیف تھے باہم غوغا کرکے
اور کہا اے ابو الحباب اب اس شہر اس گھر مین جہان تجکو یہ صدمہ پہونچا وہان ہم ہرگز نرہینگے اور نہ اس بات پر
قادر ہین کہ اپنے اس ارادے سے باز رہین تب ابن ابی اونپر شور کرنے لگا اور اپنے چہرے کا خون پونچھتا جاتا تھا اور
کہتا تھا اوسے ہو تپہر قرار پکڑو اور مستقل رہو پہر وہ لوگ آپس مین غوغا کرنے لگے کہ ہم ہرگز نرہینگے اس مقام پر جہانپر
تجکو گزند پہونچا ہے اور ہمکو قدرت ہے کہ اپنے ارادے کو ترک کرین اور یہ لوگ یہود مین سب سے شجاع تھے
بعد ازان ابن ابی نے اونکو حکم کیا کہ پہر قلعہ مین چلے جاوین اور وعدہ کیا کہ مین بھی تمہارے ساتھ قلعہ مین

داخل ہونگا مگر اونسے وفا کی کہ اونکے ساتھ نہین گیا پس وہ لوگ اپنے قلعہ مین جا گزین ہوے اسطور پر کہ نہ تیر چلایا نہ مقابلہ
کیا یہان تک کہ حکم رسول خدا صلعم مین اس صلح پر پھر قلعہ سے اوتر آئے کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے پس جب کہ
اونہون نے دروازہ قلعہ کھول دیا اور قلعہ سے اوتر آئے تو محمد بن مسلمہ اونکو شہر بدر کر آیا اور مال اونکا ضبط کر لیا چنانچہ
اونکے اسباب حرب مین سے رسول خدا صلعم نے تین کمانین پسند کر لین ایک کمان جسکو کتوم کہتے تھے کہ بعد ازان
وہ ہی جنگ احد مین ٹوٹ گئی اور ایک کمان جسکو روحا کہتے تھے اور ایک کمان جو بیضا کہلاتی تھی اور اونکے سلاح
مین سے دو زرہین لین ایک کا نام صغدیہ تھا اور دوسرے کو فضہ کہتے تھے اور تین تلوارین لین ایک کو سیف قلعی
کہتے تھے اور ایک کو بتار اور ایک اور تھی اور تین برچھیان لین اور اونکے قلعہ مین ہتھیار بہت تھے اور اسباب زرگری کا
بھی بہت تھا کہ اکثر اونمین زرگر تھے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے اونکی زرہون مین سے ایک زرہ مجھکو
مرحمت فرمائی اور سعد بن معاذ کو بھی ایک زرہ جسکو سحل کہتے تھے عنایت فرمائی اور اونکے پاس زمین و زراعت نتھی
اور اونکے کل اسباب سے جو دستیاب ہوا تھا خمس رسول خدا صلعم نکال کر باقی صحابہ پر تقسیم کیا گیا اور جب رسول خدا صلعم نے
حکم کیا تھا عبادہ بن صامت کو تا اون لوگون کو جلا وطن کرے تو اہل قینقاع کہتے تھے کہ اے ابو الولید تو تو بنی عوف
اور بنی الخزرج مین سے ہے اور ہم لوگ تیرے موالی و دوستدار ہین تو ہمسے اسطور پیش آتا ہے تب عبادہ نے اونکو
جواب دیا کہ جسوقت تم لوگ محاربہ کرتے تھے تو مین نے خدمت مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوکر عرض کی تھی کہ یا
رسول اللہ مین اون لوگون سے اور اونکے حلیف ہونے سے بری و بیزار ہوکر آپکیطرف آیا ہون اور ابن ابی و عبادہ
بن صامت اونہین مین سے تھے اور حلیف ہونے مین دونون بمنزلہ شخص واحد کے تھے اسوجہ سے عبد اللہ بن ابی نے
اوس سے کہا کہ تو بیزار ہو گیا اپنے موالی کے حلیف سے یہ تو نے کیا کام کیا یعنے تو نے بڑا کام کیا پس اوسکو
یاد دلائی اکثر مقامات جسمین وہ مبتلا ہوے تھے و از یکدیگر دفع بلا کی تھی تب عبادہ نے کہا کہ اے ابو الحباب طبیعتین
بدل گئین اور اسلام نے عہود سابقہ کو مٹا ڈالا و اللہ تو باز رہنے والا ہے ایسے امر سے کہ قریب ہے انجام اوسکا تو
فرو دیکھیگا اور جب عبادہ اون لوگون کو زجر و تاکید کوچ کر جانے اور نکل جانے کی کرتا تھا تو اہل قینقاع نے طلب
مہلت و درخواست دم لینے کی کی عبادہ نے کہا آج کے روز تمہارے لیے بموجب حکم رسول خدا صلعم کے تین ساعت
یا ثلث یوم کی مہلت ہے مین اوسپر ایک ساعت زیادہ نہین کر سکتا اور اگر ایسا حکم نہوتا بلکہ مین خود مختار ہوتا تو تمکو
دم بھر دم نہ لینے دیتا پس جب کہ وہ تین ساعتین یا ثلث یوم گذر گئے تو اونکو نکالا اور آپ بھی اونکے پیچھے چلا یہانتک کہ
وہ لوگ روانہ سمت ملک شام ہوے تو عبادہ کہتے جاتے تھے کہ دور سے دور تر اور منتہی سے منتہا چلے جاؤ چنانچہ عبادہ
اونکے پیچھے عقیب اذرعات تک جا کر لوٹ آئے اور وہ لوگ اذرعات مین پہونچے اور وہ ایک موضع ہے ملک شام مین
اور قریب ہے شام سے ادھر وجہ یہ کہ بروقت نکالے جانے کے اہل قینقاع نے بحضور رسول خدا صلعم یہ عذر کیے تھے

کرا ے محمد لوگون پر ہمارا دین ہے حضرت نے فرمایا جلد نکل جاؤ اور چھوڑ دو جو کچھ ہو اور **راویان** اخبار نقل کرتے ہین
کہ دربارہ نکالے جانے اہل قینقاع بابت عہد شکنی کے ہمنے سوا ے حدیث ابن کعب کے دوسری روایت بھی
سنی ہے کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اونسے عروہ سے اونسے کہا
کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے جب بعد فتح بدر سے مراجعت فرمائی تو لوگون کو حسد عظیم ہوا اور کینہ درونی ظاہر
کرنے لگے پس جبرئیل علیہ السلام یہ آیت لیکر نازل ہوے وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ
عَلٰى سَوَاءٍ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ جب جبرئیل تبلیغ اس آیہ سے فارغ ہوے تو حضرت صلعم نے
اونسے کہا کہ البتہ مین ان لوگون سے خوف و اندیشہ رکھتا ہون پس حضرت نے بعد تبلیغ اس آیہ کے اونپر لشکر کشی کی
یہان تک کہ وہ لوگ حکم رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور اس بات پر صلح ٹھہری کہ مال اونکا مال رسول خدا ہے اور
اونکے زنان و فرزندان اونھین کے ہین **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن القاسم نے
اپنے باپ ربیع بن سبرہ سے اونسے اپنے باپ سے کہ مین پھرا ہوا شام سے آتا تھا جب مقام فلحتین مین پہونچا
کہ ناگاہ بنی قینقاع سے ملاقات ہوئی کہ وہ لوگ اپنے فرزندان و زنان کو اونٹون پر سوار کیے ہوے چلے جاتے تھے
مین نے اونسے حال پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ ہمکو ہمارے وطن و مسکن سے نکال دیا اور مال و منال ہمارا چھین لیا
مین نے کہا تم لوگ کہان کے ارادے سے جاتے ہو کہا شام کو جاتے ہین سبرہ نے کہا جب یہ لوگ وادی قری مین
پہونچے تو وہان ایک مہینا قیام کیا بعد ازان یہود وادی قری نے چارپایون کو سوار اور زاد و راہ سے تقویت
کرکے اذرعات مین جو ایک موضع ہے شام مین پہونچا دیا اور اونہون نے وہین بود و باش کی مگر بقا اونکی بہت
تھوڑے دنون رہی کہ تباہ و ہلاک ہوگئے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یحیی بن عبد اللہ بن
ابی قتادہ نے عبد اللہ بن ابی بکر بن حزم سے اونسے کہا کہ رسول خدا صلعم نے ابو لبابہ بن عبد المنذر کو تین بار
مدینے پر خلیفہ کیا ایک وقت بدر القتال دوسرے بنی قینقاع تیسرے غزوہ سویق مین اور غزوہ سویق ماہ ذیحجہ مین
ہجرت سے بائیسوین مہینے واقع ہوا کہ خروج کیا تھا رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ پانچوین تاریخ ذیحجہ کو اور پانچ
روز مدینے سے حضرت غائب یعنے باہر رہے تھے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ
نے زہری سے اور اسحاق بن حازم نے محمد بن کعب سے اونسے کہا جب مشرک بدر سے شکست پاکے گھر پھرے
تو ابو سفیان نے تیل ڈالنا سر مین یعنے زینت کرنا اپنے اوپر حرام کیا یہان تک کہ محمد و اصحاب محمد سے اپنی قوم کا
بدلا لیوے چنانچہ بنا بر حدیث زہری کے دو سو سوار ہمراہ لیکے گھر سے نکلا و بنا بر حدیث ابن کعب کے چالیس
سوار ہمراہ تھے یہان تک کہ وہ سب چلے نجد کی راہ سے اور وقت شب پاس بنی النضیر کے پہونچے پھر شبا شب
پاس حیی بن اخطب کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ اخبار نبی و اصحاب کی اوس سے دریافت کرین اوسنے

انکار کیا کہ دروازہ اونکے لیے نہ کھولا اور نہ اونسے ملاقات کی پھر اوسی شب کو پاس سلام بن مشکم کے گئے اور اوسکا دروازہ کھٹکھٹایا اوسنے اونکے لیے دروازہ کھولا اور اونکی مہمانداری کی اور ابوسفیان کو بطریق مہمانی شراب پلائی اور اخبار نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب سے اوسکو خبر دی جب صبح ہوئی تو ابوسفیان وہان سے نکلکر مقام عریض پہونچا تو وہان ایک شخص انصاری کو پایا کہ وہ مع اپنے مزدور کے اپنے کھیت مین مشغول تھا پس ابوسفیان نے اوس انصاری اور اوسکے مزدور کو قتل کیا اور عریض مین دو گھر انصاریون کے اور اونکے کھیت جلا دیے پھر جب اوسنے یہ دیکھا کہ قسم اوسکی دربابِ ترک زینت و بدلا لینے کی اوتر گئی تو وہان سے بخوف پاداش کردار اپنے بھاگ گیا پس یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی حضرت نے اپنے اصحاب کو مامور کیا کہ وہ واسطے تعاقب ابوسفیان کے نکلے اور حال یہ تھا کہ ابوسفیان اور اصحاب اوسکے سبکبار رہتے تھے کہ بفور استماع آمد لشکر اسلام سبکروی سے مفرور ہو جاتے تھے یہان تک کہ مشک اور تھیلے ستو کے جو اکثر خورش اونکی اور زاد روزمرہ تھی وہ بھی ڈال جاتے تھے کہ مسلم جب اوس مقام پر گذر کرتے تھے تو اوٹھا لیجاتے تھے اسیوجہ سے اوس غزوہ کا نام غزوہ سویق ہوا اور جب رسول خدا صلعم نے مع لشکر مدینے کو مراجعت فرمائی تو ابوسفیان اشعار پڑھتا تھا جو حدیث زہری مین منقول ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ سلم بن مشکم نے حالت تشنگی مین مجکو مدام کمیت یعنے شراب سرخ پلائی اور سیر کیا اور وہ ابن مشکم ابو عمرو ہے جو صاحب جود ہے اور گھر اوسکا یثرب مین ہے کہ وہ امیدگاہ و پناہ تمام بہترین عطا کا ہے

ذکر غزوہ قرارۃ الکدر

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد نے زہری سے اوسنے کہا کہ غزوہ قرارۃ الکدر جسکو قرقری بھی کہتے ہین ساتھ بنی سلیم وغطفان کے ماہ ذیحجہ مین بائیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نیمہ محرم تیئیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا اور آن حضرت پندرہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے ابن ابی عون سے اوسنے یعقوب بن عتبہ سے اونہوں نے کہا کہ باعث خروج رسول خدا صلعم مدینے سے طرف قرارۃ الکدر کے یہ تھا کہ حضرت برانگیختہ و برہم اس بات سے ہوئے تھے کہ اونکو خبر مجمع غطفان وسلیم کی پہونچی تھی کہ وہ لوگ بطریق بغاوت قرارۃ الکدر مین جمع ہین پس حضرت نے اونپر لشکر کشی کی اور اونکی راہون کو مسدود کیا اور جب وہان پہونچے تو آثار اونکے چارپایون کے اور نشان آمد و رفت اون مویشیون کا وہان دیکھا مگر کسیکو اوس میدان مین نپایا تب حضرت نے چند آدمی کو اپنے اصحاب مین سے بلندی وادی پر روانہ کیا اور خود مع چند اصحاب تلاش اونکے بطن وادی مین متوجہ ہوئے چنانچہ اوس وادی مین چرواہون کو دیکھا کہ اونمین ایک لڑکا تھا اوسکا نام یسار تھا اوسنے خبر باغیون کی دریافت کی تو یسار نے کہا کہ مجھے اون لوگون کی خبر معلوم نہین ہے پانچوین روز پانی پلانے والی وارد ہوتی ہین

اور آج باری چوتھے روز پانی پلانے والون کی ہے اسواسطے وہ لوگ طرف پانی کے بلندی وادی پر چڑھ گئے اور
اور ہم لوگ عزاب ہین یعنے بے خانمان ہین انہین اونٹون مین رہنے والے ہین اور ہانک لانے والی چوپایون
کے جب وہ چراگاہ مین دور چلے جاتے ہین پس رسول خدا صلعم نے اون چوپایون کو ہمراہ ہنکوا لیا اور مدینے کو
پھرے جب وہان پہونچکر نماز صبح پڑھی تو دیکھا کہ وہی یسار لڑکا چرواہے کا نماز پڑھ رہا ہے پھر حضرت صلعم نے
لوگون کو حکم تقسیم غنائم کا کیا لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہر آئنہ ہمارے قوی لوگ تو سارے چوپائے ہانک لائی ہین
اور ہم مین وہ لوگ ہین جو اپنے حصہ سے ضعیف ہین یعنے ضعیف الجثہ ہین فرمایا حضرت نے آپسمین تقسیم کرلو
لوگون نے کہا یا رسول اللہ آپ کے لیے وہ غلام ہے جسکو آپ نے نماز پڑھتے دیکھا ہے یسار وہی ہم آپ کو
دیتے ہین کہ وہ آپ کے حصہ مین ہے حضرت نے فرمایا تم سب اس بات مین خوش ہو اونہون نے کہا
ہم سب کی خوشی سے ہے پس حضرت نے اوس غلام کو اپنے حصہ مین قبول کیا اور اوسکو آزاد کیا اور یہ ہوا
کہ جب لوگون نے مقام غزوہ سویق سے کوچ کیا اور رسول خدا صلعم مدینہ مین تشریف لائے اور غنیمت تقسیم کی گئی
تو ہر شخص کو اصحاب مین سے سات سات شتر حصہ مین ملے اور اہل حصہ دو سو آدمی تھے ہر دوسری روایت
مین **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الصمد بن محمد السعدی نے حفص بن عمر بن ابی طلحہ
سے اونسے اوس سے جسنے اوسکو خبر دی اونسے ابی اروی الدوسی سے اونسے کہا مین ہمراہ لشکر اون
لوگون مین تھا جو اونٹون کو ہانک لائے تھے پس جب ہم لوگ صرار مین پہونچے اور صرار ایک مقام ہے مدینہ سے
تین میل کے فاصلہ پر تو وہان جملہ شتر پانچ حصہ کیے گئے اور شتر پانسو تھے پس اونمین سے سو شتر خمس نکالکر
باقی چار سو تقسیم کیے گئے سامین پر کہ ہر ایک کے حصہ مین دو دو شتر آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد اللہ بن نوح نے اونسے ابی عفیر نے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم ابن مکتوم کو
مدینے مین خلیفہ مقرر کر گئے تھے یعنے بروقت خروج جانب غزوہ سویق کے چنانچہ ابن مکتوم اہل مدینہ کو
جمع کرکے پہلوے منبر مین کھڑے ہوکر خطبہ بیان کیا کرتے تھے اور منبر کو اپنے بائین جانب کرتے تھے

ذکر قتل ابن الاشرف کہ قتل اوسکا ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے ہوا تھا

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے یزید بن رومان و معمر سے اور دونون نے زہری سے اور
ابن کعب بن مالک اور ابراہیم بن جعفر سے اونکے باپ سے اونسے جابر بن عبد اللہ سے پس ہر ایک نے حدیث بیان کی عبد اللہ بن جابر
متفرق رواۃ اپنی اپنی کہی پس جب ان سب لوگونکا اجتماع و اتفاق ہوا وہ یہ ہے کہ ہر آئنہ ابن الاشرف شاعر تھا اور شان مین پیغمبر خدا صلعم اور اونکے
اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا اور کفار قریش کو مسلمین پر آمادہ فساد کرتا تھا اپنے شعرون مین پھر جب رسول خدا صلعم
بدر سے مدینہ مین تشریف لائے اور اہل مدینہ باہم مختلط تھے بعضے اونمین سے مسلم تھے جو دعوت اسلام پر مجتمع ہوئی تھے

مگر اونمین سے اہل جمعیت و اہل حصون تھے اور اونمین حلیف بھی تھے واسطے دو قبیلہ اوس و خزرج کے
پس رسول خدا صلعم جب مدینے مین تشریف لائے تو اون سب کی نیکو خواہی چاہی اور اونکو مصالحہ باہمی کی
طلب کیا اور اوسوقت حال یہ تھا کہ اگر کوئی مسلم تھا تو اوسکا باپ مشرک تھا اور سارے مشرک اور یہود اہل مدینہ
رسول خدا صلعم اور اصحاب کو ایذا سے شدید ستاتے تھے پس حق تعالے نے اپنے نبی اور تمام مسلمین کو
اس بات پر امر بصبر فرمایا اور فرمایا کہ اونسے عفو کرو اور اونہین لوگون کے باب مین یہ آیہ نازل ہوا
وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا
وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ترجمہ ہر آئنہ تم لوگ سنتے ہو
اگلے اہل کتاب یعنے یہود سے اور مشرکین سے ایذا سے کثیر یعنے بدزبانیان اونکی وحال آنکہ صبر کرنا تمہارا
اور تقوے رکھنا لازم ہے کیونکہ یہ امر غالب امور سے ہے فقط اور انہین لوگون کے باب مین خدا نے نازل کی
یہ آیت وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ الآیۃ ترجمہ یعنے آرزو کرتے ہین اکثر مردم اہل کتاب مین کے
کہ بعد ایمان کے تمکو کفر کی طرف پھیرین باعث حسد درونی کے پس جب کہ ابن الاشرف ایذا رسانی نبی اور
اصحاب نبی سے باز نہ آیا اور غلبہ مسلمین کی خبر اوسکو پہونچی تھی چنانچہ جب زید بن حارثہ بدر سے خوشخبری فتح لائے
کہ مشرکین قتل ہوئے اور اکثر اسیر ہوئے دبالآخر ابن الاشرف نے بچشم خود دیکھا کہ بندی بندھے ہوئے
آئے ہین تو سرنگون اور ذلیل ہوا اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ واسطے بہتر واللہ آجکے روز شکم زمین تمہارے لیے
بہتر ہے پشت زمین سے یعنے زمین پر چلنے سے قبر مین جانا بہتر ہے کہ ایسے لوگ سرداران مردم قتل کیے گئے
اور اسیر ہوئے پس تمہارے نزدیک کیا ہے اور کیا تمہاری راے ہے لوگون نے کہا ہم جب تک زندہ ہین ہمکو
تجھسے عداوت ہے اوسنے کہا تم کیا ہو کہ ہر آئنہ قوم اوسکی غالب آئی اور ظفریاب ہوئی و لیکن مین قریش کے پاس
جاتا ہون اور اونکو برانگیختہ و آمادہ جنگ کرتا ہون اور اونکو اونکے مقتولون کو یاد دلا کر رلاتا ہون کیا عجب ہے
کہ وہ لوگ نادم ہوکر خروج کرین تو مین بھی اونکے ہمراہ خروج کرون پس ابن الاشرف یہ کہکر مدینے سے چلا اور مکے
مین پہونچکر پاس ابو وداعہ بن صبیرہ السہمی کے جسکی زوجہ عاتکہ بنت اسید بن ابی العیص تھی مقیم ہوا اور قریش کے
مرثیے مین اشعار کہتا تھا شعر طَحَنَتْ رَحَى بَدْرٍ لِمَهْلِكِ أَهْلِهِ + وَلِمِثْلِ بَدْرٍ تَسْتَهِلُّ
وَتَدْمَعُ قُتِلَتْ سَرَاةُ النَّاسِ حَوْلَ حِيَاضِهِمْ + لَا تَبْعَدُوا إِنَّ الْمُلُوكَ تُصَرَّعُ + وَيَقُولُ
أَقْوَامٌ أَذَلُّ بِسُخْطِهِمْ + أَنَّ ابْنَ الْأَشْرَفِ ظَلَّ كَعْبًا يَجْزَعُ + صَدَقُوا فَلَيْتَ
الْأَرْضَ سَاعَةَ قُتِّلُوا + ظَلَّتْ تَسِيخُ بِأَهْلِهَا وَتَصَدَّعُ لِمَ وَقَدْ
أُصِيبَتْ بِهَا مِنْ أَبْيَضَ مَاجِدٍ + ذِي بَهْجَةٍ يَأْوِي إِلَيْهِ الضُّيَّعُ +

طَلْقُ الیَدَیْنِ إِذَا الکَوَاکِبُ اَخْلَفَتْ + حَمَّالُ اَثْقَالٍ یَسُوْدُ
وَیَرْبَعُ + نُبِّئْتُ اَنَّ بَنِي اُمَیَّةَ کُلَّهُمْ خَشَعُوْا
لِقَتْلِ اَبِي الحَکِیْمِ وَجُدِّعُ + وَابْنَا رَبِیْعَةَ عِنْدَهُ
وَمُنَبِّهٍ + هَلْ نَالَ مِثْلَ المُهْلَکِیْنَ تُبَّعُ +

یعنے چلی بدر کی واسطے ہلاک کرنے اہل بدر کے چلی + اور لازم ہے واسطے ایسے اہل بدر کے کہ شور وفغان اور
اشک رواں کریں + کیونکہ قتل کیے گئے سرداران مرحوم گرد چشمہ کسار بدر کے + اور یہ بعید نہیں ہے اسلیے کہ اکثر ملوک ہی
مارے جاتے ہیں + اور اکثر اقوام ارزال اپنے غصّے اور غیظ میں کہتے ہیں کہ ہر آئینہ کعب ابن اشرف بے صبر ہوگیا + سچ
کہتے ہیں حال یہ ہے کہ جسوقت وہ لوگ قتل ہوے کاش زمین اوسوقت پھٹ جاتی اور خسف کرلیتی اپنے اہل کو
اور البتہ قتل ہوے بدر میں وہ لوگ جو بہترین برترین مرحوم تھے اور وہ ایسے خوبیوں والے تھے کہ مردم حاجتمند
اونکی طرف پناہ پاتے تھے + اور وہ لوگ کشادہ دست تھے جب ستارے غائب ہوتے ہیں یعنے ہر صبح سخاوت
کرنے والے تھے + پھر جو لوگ بھاری بوجھ اوٹھانے والے ہیں وہی سرداری کرتے ہیں اور آزمائے جاتے ہیں +
مجھے خبر پہونچی ہے کہ بنی المغیرہ سب کے سب بسبب مارے جانے ابو الحکیم کے ڈر گئے ہیں اور ناک کاٹی گئی یعنے
نکٹے وخوار ہوگئے + چنانچہ درجواب اسکے حسان بن ثابت نے یہ اشعار کہکر مکے میں بھیجے یہ شعر بَکَتْ

عَیْنُ کَعْبٍ ثُمَّ عُلَّ بِعَبْرَةٍ + مِنْهُ وَعَاشَ مُجَدَّعًا لَا یَسْمَعُ + وَلَقَدْ
رَاَیْتُ بِبَطْنِ بَدْرٍ مِنْهُمُ + قَتْلَی تُسَحُّ لَهَا العُیُوْنُ وَتَدْمَعُ + فَابْکِي
فَقَدْ اَبْکَیْتَ عَبْدًا رَاضِعًا + شِبْهَ الکُلَیْبِ لِلْکُلَیْبَةِ یَتْبَعُ +
وَلَقَدْ شَفَی الرَّحْمٰنُ مِنْهُمْ سَیِّدًا + وَاَهَانَ قَوْمًا قَاتَلُوْهُ وَصُرِّعُوْا
وَنَجَا وَاَفْلَتَ مِنْهُمُ مَنْ قَلْبُهُ + شَغِفٌ یَظَلُّ لِخَوْفِهٖ یَتَصَدَّعُ + وَنَجَا
وَاَفْلَتَ مِنْهُمُ مُتَسَرِّعًا + فَلٌّ فَلِیْلٌ هَارِبٌ یَتَهَزَّعُ +

یعنے کعب کی آنکھیں روئیں اور بہائے گئے اشک اوسکی آنکھ سے یعنے رویا اور آنسو بہایا اور زندہ رہا کٹا ہوا
یہ کنایہ ہے کہ وہ ذلیل وخوار جیا + اور میں نے بدر کے میدان میں مشرکین کے ایسے مقتولوں کو دیکھا کہ اونپر
بہت سی آنکھیں روتی ہیں + اور رو تو اے کعب کہ تو نے شیر خواروں کو رولایا ہے مانند پلّوں کتے کے کہ وہ پیچھے
کتیا کے ہوتے ہیں یعنے ہرگاہ تو نے زنان مشرکین کو اونکے مقتولوں کا مرثیہ بیان کرکے رولایا تو اونکے بچے بھی
مثل سگ بچوں کے کتیا کی ساتھ روئے + اور البتہ خدا نے ہمارے سردار یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی طرف سے
تشفی خاطر عطا کی + اور بہت اور ہلاک کیا اوس قوم کو جنہوں نے اوس سید سردار سے مقاتلہ کیا وحال آنکہ وہ مارے گئے +

اور اونہین سے وہ شخص بچگیا اور نکل بھاگا جسکا دل پژمردہ اور خوف سے پارہ پارہ تھا + اور اسیطرح بچ گیا اور نکل بھاگا وہ شخص جو بڑا دوڑنے والا + اور شکست پاکر فرار کرنے والا اور تیز بھاگنے والا تھا جب وہ گریز کرتا تھا + بعد ازان رسولخدا صلعم نے حسان کو بلوایا اور فرمایا کہ کعب فلانی جگہ ٹکے ہین اوترا ہے تب حسان نے اشعار ہجو کہکر وہان بھی بھیجنا شروع کیا **شعر** اَلَا اَبْلِغَا عَنِّی اُسَیْدًا رِسَالَةً + فَخَالُکَ عَبْدٌ بِالشَّرَابِ مُجَرَّبُ + لَعَمْرُکَ مَا اَوْفٰی اُسَیْدٌ بِجَارِہٖ + وَلَا خَالِدٌ وَلَا الْمُفَاضَةُ زَیْنَبُ + وَعَتَّابُ عَبْدٌ غَیْرُ مُوْفٍ بِذِمَّةٍ + کَذُوْبُ شُئُوْنِ الرَّاْسِ قِرْدٌ مُدَرَّبُ + اَلَا اَبْلِغَا (مترجم کہتا ہے ابلغا تثنیہ ہے کہ عرب اپنے اشعار مین اکثر خطابات مین استعمال صیغہ تثنیہ کا کرتے ہین اور کبھی وزن شعر کی رعایت سے الف زائد لاتے ہین) یعنے آگاہ ہو کہ اسید کو میری طرف سے یہ پیام پہونچا دو + کہ خال تیرا غلام اور مکر و فریب مین آزمودہ تھا + قسم ہے زندگانی کی کہ اسید اپنے ہمسایہ اور اپنے ذمیون کے ساتھ وفا کرنے والا نہتھا + اور نہ خالد ایسا تھا اور نہ مفاضہ زینب ایسی تھی (مفاضہ یعنے عورت بڑی پیٹ والی) اور عتاب بھی غلام بیوفا تھا اپنے ذمیون سے + اور وہ بڑا کاذب اوندھی کھوپڑی والا اور سکھلایا ہوا بندر تھا + غرض کہ جب اشعار حسان بن ثابت جنمین مذمت کعب اور اسید پدر عتاب کی تھی عاتکہ کو پہونچی تو اوسنے اسباب کعب کا اپنے گھر سے باہر نکال دیا اور کہا مجکو اس یہودی سے کیا کام ہے کیا تو نہین دیکھتا کہ حسان نے کیسی تفضیح ہماری کی ہے چنانچہ کعب وہان سے اپنا اسباب اوٹھا لیگیا اور دوسری قوم کے پاس اوٹھ گیا تب حضرت علیہ السلام نے حسان کو بلوا کر فرمایا کہ کعب فلان فلان جگہ اوترا ہے پس حسان ہمیشہ اون لوگون کی ہجو کہتے تھے یہان تک کہ اونہون نے بھی اوسکا رخت اقامت اپنے یہان سے پھینک دیا پھر جب کہ کعب نے کہین ٹھکانا نپایا تو مدینے مین چلا آیا جب رسول خدا صلعم کو اوسکے آنے کی خبر ہوئی تو حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی ابْنَ الْاَشْرَفِ بِمَا شِئْتَ فِی اِعْلَانِہِ الشَّرَّ وَقَوْلِہِ الْاَشْعَارَ کہ اے پروردگار میری تو کفایت و مکافات کر میری جانب سے ابن اشرف کو جسطرح تیری مشیت ہو اوس بارہ مین کہ اوسنے اعلان شر اور اشتہار اپنے اشعار کا کیا ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا کون میری جانب سے اوسکو کفایت کریگا اسواسطے کہ اوسنے مجکو بہت ایذا دی ہے تب محمد بن مسلمہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین اوس سے انتقام لونگا کہ اوسکو قتل کرونگا فرمایا اچھا تو ہی اس کام کو کر پس محمد بن مسلمہ نے بانتظار موقع وقت چند روز درنگ کی اور کھانا پینا چھوڑ دیا تب حضرت نے اونکو بلایا اور فرمایا اسے محمد کیا تو نے ترک آب و طعام کیا ہے اونہون نے کہا ہان یا رسول اللہ اسواسطے کہ مین نے آپ سے قول کیا مین نہین جانتا ہون کہ مین اوسکو وفا کرسکونگا یا نہین حضرت نے فرمایا ذمہ تیرا صرف کوشش کرنے مین ہے یعنے تجکو فقط جہد لازم ہے لیکن انجام کار بدست خدا ہے اور فرمایا سعد بن معاذ سے

اس باب مین مشورہ کر پس مجتمع ہوے محمد بن مسلمہ اور چند اشخاص قبیلہ اوس سے اونمین عباد بن بشر اور ابو نائلہ سلکان
بن سلامہ اور حارث بن اوس اور ابو عبس بن جبیر تھے اور ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم اوسکو قتل کرینگے
مگر ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اوس سے کچھ باتین کرینگے کیونکہ ہمارے تئین اوس سے باتین کرنی ضرور ہونگی (یعنے خدع
وحیلہ) حضرت نے فرمایا اچھا باتین کرو پس ابو نائلہ پاس کعب کے گئے جب اوسنے اونکو دیکھا تو شان اونکی اوسکو
دگرگون نظر آئی اور ترسان وہراسان ہوا اس بات سے کہ ایسا نہو اوسکے پیچھے لوگ ہونگے کہا ہے ہون پس ابو نائلہ
کہا تیری طرف میرے تئین ایک حاجت پیش آئی ہے اور اوس وقت کعب کی مجلس مین اوسکے قوم کی جماعت بیٹھی تھی
تب کعب نے کہا میرے نزدیک آ اور اپنی حاجت سے مجھے خبر دے مگر اوس وقت رعب سے رنگ اوسکا متغیر تھا اور
ابو نائلہ و محمد بن مسلمہ اوسکے برادر رضاعی تھے پس دونون نے اوس سے باتین کین اور دونون نے اشعار پڑھے
اور کعب خوش ہوتا تھا اور درمیان مین کہتا جاتا تھا کہ تمہاری وہ حاجت کیا ہے مگر ابو نائلہ اوسکے سامنے اشعار
پڑھ رہے تھے یہان تک کہ پھر کعب نے کہا آخر حاجت تیری کیا ہے شاید تو یہ چاہتا ہے کہ جو لوگ میری پاس ہین
وہ اوٹھ جاوین پس جب قوم نے یہ بات سنی تو وہ اوٹھ گئے تب ابو نائلہ نے کہا مجکو ناگوار تھا کہ قوم ہمارے تیرے کلام کو
سنین اور ربطہ بد کرین اے کعب آنا اس شخص یعنے محمد کا گویا ہمپر منجملہ بلایا کے ہے کہ جیسے عرب نے حرب کیا اور ہمپر
تیر اندازی کی ایک کمان سے یعنے ہم اور سب عرب گویا کہ ہم کمان مجنس ہین اور ہماری راہون کو جسنے قطع کیا اور ہمارے
نفوس نے تعب ورنج اوٹھائے اور عیال ہمارے ضائع ہوے اور جسنے صدقہ لینا اختیار کیا تو باوجود اسکے پھر ہمکو
اوسقدر میسر نہین ہوتا کہ ہم سیر ہو کر کھاوین تب کعب نے کہا واللہ تحقیق کہ مین بھی یہی باتین تجھسے کہا چاہتا تھا
اے ابن سلامہ اب قریب ہے کہ امر ولایت و ریاست اوسکی طرف لینے واسطے رسول خدا صلعم کے ہوا چاہتی ہے
ابو نائلہ نے کہا کہ میرے ساتھ چند شخص ہین میرے اصحاب مین سے وہ بھی میری راے پر ہین میرا ارادہ ہے
کہ اونکو بھی تیرے پاس بلاؤن کہ ہم تجھسے باہم خرید و فروخت گندم و تمر کا کرین اور اس باب مین تو ہمارے ساتھ
احسان کرے اور رہن کرینگے ہم تیرے پاس جو چیز تیرے نزدیک موثق ہو تب کہا کعب نے آگاہ ہو کہ بر دار خانہا
ہمارے شہر مین تمر قسم عجوہ ہے تمر عجوہ قسم عمدہ ہے پر مغز اور رسیلا کہ اوسمین دانت غائب ہو جاتے ہین یعنے سما جاتے ہین
آگاہ ہوا اے ابو نائلہ مین نہین چاہتا تھا کہ تجکو ایسی زحمت مین دیکھون کیونکہ تو میرے نزدیک مکرم ترین مردم سے ہے
ہے تو میرا برادر ہمشیر ہے کہ مین نے اور تو نے ایک پستان سے دودھ پینے مین چھینا جھپٹی کی ہے تب ابو نائلہ سلکان
نے کہا جو باتین محمد کی مین نے تجھسے کی ہین اسکو پوشیدہ رکھہ ذکر اسکا کسی سے نہ کیجیو کعب نے کہا مین اوسمین سے
ایک حرف ذکر نکرونگا پھر کعب نے کہا اے ابا نائلہ تو اپنے دل کی بات مجھسے سچ بتا کہ محمد نے امر مین کیا ارادہ ہے
سلکان نے کہا اوسکی خواری اور اوس سے باز رہنا اور کنارہ کشی کرنا چاہتا ہون کعب نے کہا اے ابا نائلہ تم لوگ

مجھے رہن کیا چاہتے ہو تو کیا اپنی زنان و فرزندان کو تیرے پاس رہن کروگے اوسنے کہا کیا تو ہماری تفضیح چاہتا ہے اور
کیا تو ہمارے اسرار امر کو ظاہر کریگا ولیکن ہم تیرے پاس حلقہ رہن کرینگے یہانتک کہ تو راضی ہو کعب نے کہا حلقہ میں
البتہ صورت وفا ہے اور معنی حلقہ بقاف انگشتری با نقش یعنی خاتم و مُہر اور احتمال ہے کہ وہ لفظ حالفہ بفا ہو یعنی حلف حلیف ہونا جیساکہ معمول عرب تھا
پس ابونائلہ وعدہ پھر آنیکا کرکے اوسکے پاس سے نکلے اور اپنے اصحاب کے پاس آئے اور اونسے مشورہ کیا کہ
شام کو حسب وعدہ پاس کعب کے جمع ہو کر آنا چاہیے بعد ازان یہ لوگ وقت عشا خدمت میں رسول خدا صلعم کی حاضر ہوے
اور ماجراے فیما بین سے حضرت کو مطلع کیا اور ابونائلہ اپنے ہمراہیون کے ہمراہ بقیع مین گئے بعد ازان لوگون کو
روانہ کیا اور کہا جاؤ خدا کے توکل پر کہ وہ تمکو برکت عطا کرے اور تمہاری اعانت کرے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو
بعد نماز عشا کے بھیجا اور وہ چاندنی رات تھی مثل دن کے روشن کیونکہ شب چہاردہم ربیع الاول کی تھی اور وہ پچیسوان ۲۵
مہینا سال ہجرت سے تھا پس وہ لوگ اوسوقت چلے اور ابن اشرف کے یہان آئے جب اوسکے محل کے نیچے پہونچے
تو ابونائلہ نے اوسکو آواز دی اوسوقت ابن اشرف اپنی زوجہ پاس تھا اور اوسی عرصہ مین اوسکی نئی شادی ہوئی تھی
کہ وہ اپنی دولہن کے پاس سے یکایک اوٹھا تو اوسکی زوجہ نے گوشہ لحافہ کا پکڑ لیا اور کہا تو اسوقت کہان جاتا ہے
تو مرد مبارز ہے ایسے شخص کے دشمن بہت ہوتے ہین پس سمجھدار آدمی چاہیے کہ اسوقت گھر سے نہ نکلے اوسنے کہا
مجھسے وعدہ ہے اور وہ میرا بھائی ابونائلہ ہے واللہ وہ تو ایسا مہربان ہے کہ اگر مجھکو سوتے ہوئے پاتا تو بخیال
میری تکلیف کے مجکو نجگاتا بعد ازان لحافہ کو جو مثل دلائی کے ہوتا ہے ہاتھ کے جھٹکے سے چھوڑ کر یہ کہتا ہوا باہر نکلا
کہ اگر جوانمرد برچھیون کے سامنے بلایا جاوے تو چاہیے کہ بلا تامل حاضر ہو بعد ازان اونکے پاس آیا اور اونسے
ملاقات بدعاے تحیت کی کہ احیاکم اللہ یعنے تمکو خدا جیتا رکھے یہ کلمہ بجاے سلام قبل اسلام معمول عرب تھا
بعد ازان سب باہم بیٹھے اور ایک ساعت باتین کین تا آنکہ کعب اونسے مائل بانبساط ہوا تب اون لوگون نے
کہا اے ابن اشرف آیا ہو سکتا ہے کہ مقام شرج العجوز تک تو چلے کہ وہان ہم تم باہم باتین کرین اور بقیہ شب وہین
باتون مین بسر کرین پس وہ سب وہان سے نکلے اور چلے جب قریب مقام شرج پہونچے تو ابونائلہ نے اپنا ہاتھ کعب کے
سر مین لگایا اور رفق و محبت سے کہا اے ابن اشرف تیرے عطر کی کیا خوب خوشبو ہے کہ ہم تک اوسکی مہک
چلی آتی ہے اور تھا یہ کہ کعب سر مین تیل جو لگاتا تھا اوسمین مشک و عنبر پانی سے گھسکر ملاتا تھا بلکہ اوسکو بطور
افشان یا مثل ضماد صندل کے دونون کنپٹی پر جماتا تھا اور اوسکی زلفین بہت خوب تھین بعد ازان تھوڑی دور
اور تھوڑی دیر اور آگے بڑھے کہ ابونائلہ نے پھر ایسا ہی کیا کہ ہاتھ زلفون مین لگایا اور خوشبوئی کی مدح کی اور کعب کو
اوس سے طمانیت تھی یہانتک کہ ابونائلہ نے دونون ہاتھون کی گھائیون مین اوسکی زلفون کی لپٹین لین اور
سلسلہ بندی کی اور اوسکے سر کے دونون قرن کو مستحکم کرکے اپنے اصحاب کو پکارا کہ ہان جلد قتل کرو اس دشمن خدا کو

پس اون سب نے اوسپر تلوارین مارین کہ تلوارین اوسپر ایک ساتھ پڑین کوئی کارگر نہوئی بلکہ ایک دوسرے پر پڑی
اور کعب ابونائلہ کو لپٹ گیا محمد بن مسلمہ نے کہا اوسوقت مجھے یاد آیا کہ ایک قرولی میرے تلوار کے میان مین ہے
مین نے اوسکو جلدی سے کھینچکر اوسکے ناف پر رکھکر زور کیا اور بھونک دیا کہ وہ چھری اوسکے پیڑو تک اوتر گئی تب
اوس دشمن خدا نے ایسی چیخ ماری کہ یہود جو جابجا ٹیلون پر رہتے تھے اوسکے شور سے متحیر ہوکر اون ٹیلون پر
آگ روشن کی کوئی ٹیلہ ایسا باقی نتھا جسپر روشنی آگ کی نہوئی ہو چنانچہ یہود مین ابن سنینہ ایک یہودی تھا
قبیلہ بنی حارثہ سے وہ موقع واردات سے تین میل کے فاصلہ پر رہتا تھا اوسنے اپنے مقام پر کہا کہ یثرب سے
بوے خون ریختہ کی آتی ہے اور ایسا ہوا کہ جب وہ لوگ کعب کو تلوارین مار رہے تھے تو اونمین سے حارث بن
اوس کی پنڈلی پر تلوار کسی کی پڑگئی کہ اوسکو مجروح کیا پھر جب قتل کعب سے فارغ ہوچکے تو سر اوسکا کاٹ لیا
اور ہمراہ لیچلے اور چلنے مین بہت جلدی کرتے تھے اس خوف سے کہ شاید یہود جو بلندی ارصاد پر نگران ہونگے
تو مزاحمت و مدافعہ کرینگے یہان تک اون جماعت مسلمین نے بنی امیہ بن زید کی راہ لی یعنے اون تک پہنچ گئے
کہ وہ سب ہموار تھے پھر پہونچے قریضہ پاس اور روشنی اونکے آگ کی جو ٹیلون پر یہود نے جلائی تھی بلند تھی بعدازان
سریہ مسلمین بعاث مین پہنچا اور جب وہ سب حرۃ العریض مین پہونچے کہ وہان کی زمین سنگلاخ ہے پس
وہان حارث بن اوس کو خون کی قے آئی تو وہ ٹھہر گیا اور اصحاب کو آواز دی کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام
عرض کرنا تب سب اوسکے پاس لوٹ آئے اور اوسکو سوار کرلیا یہان تک کہ حضرت کی خدمت مین پہونچے
اور جسوقت سریہ مسلمین بقیع غرقد مین پہونچا تو سب نے تکبیر بلند کی اور اوسوقت شب کو رسول خدا صلعم
نماز پڑھ رہے تھے جب آواز اونکے تکبیر کی سنی تو خود بھی تکبیر کی اور سمجھا کہ بیشک لوگون نے کعب کو
قتل کیا بعد ازان وہ لوگ جلد قدم اوٹھاتے ہوئے آپہونچے اور رسول خدا صلعم کو باب مسجد پر کھڑے ہوے پایا
پس حضرت نے دعا دی کہ افلحت الوجوہ یعنے تم سبکے منھ کو فیروزی اور بقا ہو یعنے تمہارا منھ اوجالا رہے
اون سبنے جواب دیا و وجہک یا رسول اللہ یعنے آپکے منھ کو بھی بقا ہو پس اون لوگون نے سر کعب کا حضرت کے
روبرو ڈالدیا حضرت نے اوسکے قتل پر حمد خدا کی بعد ازان لوگ اپنے صاحب حارث کو سامنے لائے حضرت نے
اوسکے زخم مین تھوک ڈالدیا پھر اوسکو اوس زخم سے ایذا نہوئی اور اس معرکہ مین جو اشعار کہ عباد بن بشر نے
موزون کئے ہین اور پڑھے ہین اونکا مضمون یہ ہے صرخت بہ فلم یحفل لصوتی +
وافی طالعا من فوق قصر + فعدت فقال من ھذا المنادی + فقلت اخوک عباد بن بشر
فقال محمد اسرع الینا + فقد جئنا لتشکرنا نقری + وترفدنا فقد جئنا سغابا
بنصف الوسق من حب وتمر + وھذی درعنا رھنا فخذھا + لشھر ان وفا او نصف شھر

فقال معاشر سغبوا وجاعوا + لقد عدموا الغنی من غیر فقر + واقبل نحونا
یهوے سریعا + وقال لنا لقد جئتم لامر + وفی ایماننا بیض حداد
مجربة بها الکفار نفری + فعانقه بن مسلمة المرادی
به الکفان کاللیث الهزبر + وشد بسیفه صلتا علیه + فقطره
ابو عبس بن جبر + واصلت وصاحبای فکان لما + قتلناه الخبیث
کذبح عنز + وهر بس سه نفر کرام + هم ناهوک من صدق وبر + وکان الله
سادسنا فابنا + بافضل نعمة واعز نصر — یعنے مین نے کعب کو شور سے پکارا اگر اوسنے میری وارکی
کچھ پروا نکی اور چڑھگیا واسطے اشراف یعنے جہانکنے کے لیے بالاے قصر سے پھر مکرر مین نے پکارا تو اوسنے کہا
پکارنے والا کون ہے + مین نے کہا مین تیرا بھائی عباد بن بشر ہون + پھر محمد بن مسلمہ نے کہا تو ہمارے پاس جلدآ
کہ ہم تیرے یہان آئے تاکہ تو ہماری قدر و منزلت کرے اور مہمانداری کرے + اور تو ہمارے ساتھ بخشش و نوازش
بوزن نصف وسق کے دانہ غلہ یا تمر سے + کہ ہم تیرے یہان گرسنہ آئے ہین اور یہ ہماری زرہ ہے کہ ہم رہن کردیا
تو اسکو لے + اگر وفا کرے وہ زر واسطے ایک ماہ یا نیم ماہ کے + تب لوگ بولے کہ یہ لوگ جو گرسنہ ہین اور بھوکے
آئے ہین تو البتہ معدوم الغنی ہین بدون فقر کے (یعنے اسوقت عدم غنا و ناداری انکی محتاجگی سے نہین ہے
کہ ہمیشہ کے محتاج ہون بلکہ تنگدستی اتفاقیہ ہے) یہ سنکے کعب ہماری طرف بہت جلد متوجہ ہوا اور کہنے لگا البتہ
تم کسی کام کے لیے آئے ہو + پھر شاعر کہتا ہے کہ اور ہمارے ہاتھون مین سیف درخشان تھی اور وہ آزمودہ تھی
کہ اوس سے کفار کو ہم قطع و قتل کرینگے + ناگاہ ابن مسلمہ مرادی نے اوسکو اپنی آغوش مین لپٹا لیا کہ دونون ہاتھ ابن مسلمہ
کے مثل شیر زبردست کے تھے + آخر ابن مسلمہ نے اپنی سیف مسلول سے اوسپر حملہ کیا اور ابو عبس ابن جبیر نے اوسکا
خون بہایا + اور مین نے اور میرے دونون یارون نے بھی تلوار کھینچی پھر جب ایسا ہوا کہ ہمنے اوس خبیث کو مثل
گوسپند کے ذبح کیا تو سر اوسکا اشخاص کرام کاٹ لیگئے کہ وہ بالغ و کامل ہین صدق و نیکوکاری مین اور چھٹا ہمارا
اللہ تعالے یعنے ہم اور محمد بن مسلمہ وغیرہ پانچ آدمی تھے اور چھٹا ہمارے ساتھ اللہ جل شانہ تھا پھر ہم لوٹ آئے بہتر نعمت
اور برترین نصرت کو + اور جب کہ شب قتل ابن الاشرف تمام ہوئی تو اوسکی صبح کو رسول خدا صلعم نے حکم عام دیا
کہ جب تم لوگ کسیکو یہود مین سے قابو مین پاؤ تو اوسکو قتل کرو + تو یہود پر خوف طاری ہوا کہ کوئی رئیس و انکے
رؤسا مین سے گھر سے نہ نکلا اور نہ کچھ کلام کیا اور نہ کمر بندی کی اور اندیشہ کرنے لگے اس بات سے کہ مثل ابن
الاشرف کی کوئی شب باشی یا شب گذاری کرین اور ایسا ہوا کہ ابن سنینہ یہودی جو تاجر حدیقہ سے تھا اور وہ حویصہ
ابن مسعود کا حلیف تھا آخر کو حویصہ ایمان لایا چنانچہ محیصہ نے سنینہ پر حملہ کرکے اوسکو قتل کیا جب حویصہ

جو سنینہ کا حلیف تھا محیصہ کو مارنے لگا اور وہ محیصہ سے عمر زیادہ تھی اور کہتا تھا اے دشمن خدا تو نے سنینہ کو
کیون قتل کیا واللہ تیرے پیٹ مین چربی بہت ہے اوسکے مال سے یعنے تو اوس سے بڑا مالدار ہے محیصہ نے کہا
واللہ جس شخص نے مجھے اوسکے قتل پر مامور کیا اگر وہ تیرے قتل کو مجھے امر کرتا تو مین تجھے بھی قتل کرتا حویصہ نے کہا
بھلا اگر محمد صلعم تجکو میرے قتل کے لیے امر کرتے تو آیا تو مجھے قتل کرتا یعنے تو میرے قتل کرنے مین بھی اونکا حکم بجا لاتا
اوسنے کہا ہان مین اونکا بھی امتثال امر کرتا تب حویصہ نے کہا واللہ جو دین کہ اس مرتبہ اخلاص کو پہونچا وہی خوشگوار ہے
پس اوسی روز حویصہ نے اسلام قبول کیا محیصہ نے یہ اشعار کہے راوی نے کہا یہ بات ثابت ہے مین نے
کسیکو نہین دیکھا کہ اس روایت کو دفع کرے **شعر** یلوم ابن امی لو امرت بقتله + لطبقت
ذفراه بابیض قاضب + حسام کلون الملح اخلص صقله + متی ما تصوبه فلیس
بکاذب + وما سرنی انی قتلتک طائعا + ولو ان لی ما بین بصری ومارب
یعنے میرا مان جایا حویصہ مجھے ملامت کرتا ہے قتل سنینہ پر حالانکہ اگر مین خود اوسیکے قتل پر نبی کی طرف سے
مامور ہوتا تو جدا کر دیتا مین اوسکے دونون طرفون سر کو تلوار کاٹنے والی سے اور وہ تلوار ایسی ہے کہ رنگ اوسکا
سفید مثل نمک کے ہے کہ نہایت صاف ہے صیقل اوسکا اور جب تو اوسکو راست یعنے علم کرے تو وار اوسکا
جھوٹھا نہین ہے یعنے خالی نہین جاتا اور نہین خوش آتا ہے مجکو قتل کرنا تیرا بطیب خاطر اگرچہ اوسکی عوض مین
میرے لیے حاصل ہوتا بین شہر بصری و مارب کا یعنے باوجود اسقدر حاصلات کے قتل تیرا مجھے خوش نہین آتا
لیکن اگر رسول خدا صلعم مجکو حکم تیرے قتل کا کرتے تو لا محالہ مین تجکو قتل کرتا الغرض یہود اور مشرکین جو اونکے
شریک تھے بہت گھبرائے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کے صبح کو آئے اور کہنے لگے کہ صاحب ہمارا ابن الاشرف
جو ہمارے سردارون مین ایک سردار تھا وہ رات کو اپنے گھر سے نکلا فریب ناگہانی سے مارا گیا کوئی جرم وخطا اوسکی ہمکو
معلوم نہین ہوئی فرمایا رسول خدا صلعم نے اگر وہ بجائے خود قائم رہتا جیسا کہ اور لوگ غیر اوسکے جو اوسکی رائے پر ہین
تو وہ ناگہانی سے مارا نجاتا ولیکن اوسنے ہمکو اذیت پہونچائی اور ہماری ہجو مین اشعار موزون کیے حال آنکہ
تم مین سے کسی نے ایسا کام نہین کیا والا اوسکے لیے بھی تلوار ہے وبعد ازان حضرت نے اونکو بلایا کہ اونکے
درمیان مین ایک نوشتہ لکھا جاوے تا جو کچھ اوسمین لکھا جاوے اوسکی طرف منتہی ہون پس وہ لوگ گھر مین
رملہ بنت حارث کے جمع ہوے اور یہود [illegible] ایک نوشتہ درمیان اپنے اور رسول خدا صلعم
کے لکھدیا الغرض جملہ یہود روز قتل ابن اشرف سے ترسناک و خوف زدہ اور ذلیل و خوار ہے اور کہا **واقدی**
نے مجھ سے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن جعفر نے اپنے باپ سے کہ مروان بن حکم جب مدینہ کا حاکم تھا اور
اوسنے اپنی مجلس مین کہا کہ ابن اشرف کیونکر قتل ہوا تھا اوسوقت اوسکی مجلس مین ابن یامین حاضر تھا اوسنے کہا

ناگہانی اور قریب سے مار گیا اور محمد بن مسلمہ شیخ بزرگ تھے وہ بھی بیٹھے تھے اونہون نے مروان کی طرف
خطاب کرکے کہا کہ اے مروان کیا رسول خدا صلعم تیرے زعم مین غادر تھے واللہ ہمنے ابن اشرف کو نہین
قتل کیا مگر بحکم رسول اللہ صلعم واللہ سوا سے مسجد کے کسی گھر کی چھت مجکو اور تجکو جگہ ندیگی یعنے خدا تعالے
مجکو اور تجکو ایک گھر مین جمع نکریگا سوا سے مسجد کے وا آتا تو اے ابن یامین پس خدا کی جانب سے مجھپر واجب ہے
کہ اگر تو مجھسے اپنے تئین چھوڑکر بھاگے اور مین تجھے پکڑنے کی قدرت رکھتا ہون اور میرے ہاتھ مین تلوار بھی ہو
تو مین تجکو قتل کرون پس اوس روز سے ابن یامین ایسا خوف زدہ ہوا کہ کبھی قبیلہ بنی قریظہ سے باہر نہین نکلتا تھا
اور جب کہین جانا اوسکو منظور ہوتا تھا تو کسی آدمی کو آگے بھیجتا تھا کہ محمد بن مسلمہ کو دیکھتا رہے اور جب وہ
اپنے کسی کھیت یا پانی پر ہوتے تھے تب ابن یامین اپنی کسی قضاے حاجت کو نکلتا تھا وبعد ازان پھر چلا جاتا تھا
واپس نہین نکلتا تھا اسی عرصہ مین ایک روز محمد بن مسلمہ ایک جنازہ کے ساتھ تھے اور ابن یامین بھی بقیع مین
موجود تھا پس محمد نے اوس نعش کو دیکھا کہ اوسپر جریدہ سبز ہے یعنے چھڑیان تازی دیکھین جسکو جریدہ سدر
کہتے ہین اور وہ نعش عورت کی تھی تو محمد بن مسلمہ اوسکے پاس آکر جریدہ کو کھولنے لگے پس لوگ اوسکے سامنے
آگئے اور کہنے لگے اے ابا عبد الرحمان یہ تو کیا کرتا ہے ہم لوگ تیری طرف سے کفایت کرتے ہین مگر محمد نے
ابن یامین کے پاس جاکر اوسکو چھڑیان چھڑیان مارنی شروع کین یہان تک ساری جریدے اوسکے سر ومنہ پر
ٹوٹ گئے اور بہانتک مارا کہ اوسکے بدن مین کوئی عضو صحیح وسالم باقی نرہا بعد ازان چھوڑدیا کہ اوسمین کچھ
طاقت وقوت باقی نرہی تھی اور کہا واللہ اگر اسوقت مجھے تلوار ملتی تو مین تجکو قتل کرتا + + + +

غزوہ غطفان ذا امر یعنے بمقام ذا امر

چنانچہ یہ غزوہ ماہ ربیع الاول مین پچیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا کہ رسول خدا صلعم نے روز پنجشنبہ
تاریخ بارھوین ربیع الاول کے خروج فرمایا اور مدینے سے گیارہ روز غائب یعنے باہر رہے
واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن زیاد بن ابی ہنیدہ نے اوسکو خبر دی زید بن
ابی عتاب نے اوسنے کہا مجھسے حدیث بیان کی عثمان بن الضحاک بن عثمان نے اوس سے حدیث بیان کی
عبد الرحمان بن محمد بن ابی بکر نے عبد اللہ بن ابی بکر سے اور منجملہ ان رواۃ کے بعضون نے بعض پر اس حدیث
مین کچھ کچھ زیادہ بیان کیا ہے اور سوا سے اونکے اور رواۃ نے طرق دیگر سے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے
چنانچہ کہا **راویون** نے کہ جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ ایک جماعت نے قبیلہ بنی ثعلبہ ومحارب سے بمقام
ذی امر جمعیت کی ہے اور ارادہ رکھتے ہین کہ ہر طرف سے رسول خدا صلعم پر بطریق تاخت شب خون مارین
اور اونمین سے جس شخص نے سب کو جمع کیا ہے وہ دعثور بن الحارث بن محارب ہے پس رسول خدا صلعم نے بھی

مسلمین کو طلب کیا کہ وہ چار سو پیادے تھے اور پچاس آدمی اور تھے کہ اونکے پاس گھوڑے تھے پس حضرت صلعم
ان سب کو ہمراہ لیکر نکلے اور مقام مقا کو جا لیا پھر وہان سے جنبت کی گھاٹی کو چلے پھر وہان سے ذوالقصہ تک
جا پہونچے وہان ایک شخص کو جماعت باغیون مین سے پایا اوسکا نام جبار تھا بنی ثعلبہ مین سے مسلمین نے اوس سے
پوچھا تو کہانکا ارادہ رکھتا ہے اوسنے کہا یثرب کو جاتا ہون لوگون نے کہا یثرب مین تیری کیا حاجت ہے اوسنے کہا
میرا ارادہ ہے کہ مین وہان جا کر اپنی بود و باش کی جگہ دیکھ آؤن یعنی جسطرح قافلہ اعراب کی طرف سے رائد ہوتا
کہ وہ کسی وادی مین جا کر جاے ورود تجویز کرآتا ہے پس مسلمین نے کہا کسی جماعت پر تیرا گذر ہوا ہے یا تجھکو کچھ خبر
تیرے قوم کی پہونچی ہے اوسنے کہا مین نے کسی جماعت کو تو نہین دیکھا مگر مجھکو اسقدر خبر معلوم ہوئی ہے کہ دعثور بن
الحارث اپنی قوم کے چند آدمیون کے ساتھ کہین گوشہ گیر ہے پس لوگ اوسکو حضرت صلعم کی خدمت مین لے گئے تو
حضرت نے پہلے اوسکو طرف اسلام کے دعوت کی اوسنے اسلام قبول کیا اور کہا یا رسول اللہ وہ لوگ ہرگز آپکا سامنا
نکرینگے اگر وہ لوگ اسطرف گذر کرنا آپکا سنینگے تو پہاڑون کی چوٹی پر بھاگ جاوینگے اور مین ہمراہ آپکے
چلتا ہون اور آپکو لیچلتا ہون اور بتلاتا ہون شقوق جبال کو جہان وہ لوگ چھپے ہین پس حضرت صلعم اوسکو
ہمراہ لیچلے اور اوسکے ساتھ بلال کو لگا دیا تو وہ لیچلا اوسکو ایسی راہ پر کہ ایک ٹیلے سے اونکے سرون پر قریب تر اوتار لایا
اور اعراب وہان سے بھاگ کر بالاے کوہ ہو رہے اور آگے اس سے تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ وہ اپنے چرائی کے
جانورون کو غائب کر چکے تھے اور پہاڑ کی چوٹی پر چراگاہون مین بھجوا چکے تھے پس وہان حضرت سے کسی کی ملاقات
نہوئی مگر یہ کہ وہ لوگ قلہ کوہ پر نظر آتے تھے آخرکار حضرت وہان سے امر مین پھر آئے اور لشکر گاہ مین اوترا
اور انکو وہان مینہ نے لیا کہ خوب پانی برسا اور اوسیوقت رسول خدا صلعم واسطے قضاے حاجت کے تشریف لیگئے تھے
کہ پانی برسنے لگا سارے کپڑے تر بتر ہوگئے تب حضرت نے وادی ذامر کو اپنے اور اصحاب اپنے کے بیچ مین کرکے
یعنی اوس وادی کے حجاب مین کپڑے اپنے اوتارے اور پھیلا دیے تا خشک ہو جاوین اور کپڑون کو ایک درخت
ڈال دیا تھا اور اوسی درخت کے ایک جانب زمین پر آپ لیٹ گئے اور آرام فرمایا اور سدہ اعراب وہان سے
جو کچھ یہان حضرت کرتے تھے سب دیکھتے تھے اون اعراب نے دعثور سے کہ وہ اونکا سردار اور اونمین شجاع تھا
کہنے لگے کہ اب محمد تیرے امکان اور قابو مین آگیا اور اپنے اصحاب سے جدا اور تنہا ہے وہان سے اگر اپنے اصحاب کو
پکاریگا اور استغاثہ کریگا تو وہ لوگ اوسکی فریاد رسی کو نہین پہونچ سکتے ہین اوسوقت تک کہ ہم اوسکو قتل کر ڈالین یعنی
اتنے عرصہ تک کہ قتل کرینگے وہ لوگ کمک کو نہ پہونچین گے چنانچہ دعثور نے اپنی تلوارون مین سے ایک جو تیز
و برّان تھی اوٹھالی اور آگے بڑھا اور تیغ علم کیے ہوے حضرت کے بالین پر جا پہونچا اور میان سے تلوار کھینچکر
سرہانے کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد اب آج تجھکو مجھسے کون بچا سکتا ہے حضرت نے فرمایا حق سبحانہ وتعالی بچاتا ہے

اوسوقت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ تلوار اوسکے ہاتھ سے چھوٹ پڑی اوس تلوار کو حضرت نے اوٹھا لیا اور اوسکے سر پر اوٹھائی اور فرمایا اب آج تجھکو کون میرے ہاتھ سے بچا سکتا ہے اوسنے کہا فی الواقع نہین کوئی بچا سکتا یہ کہکے اوسنے کلمہ شہادت پڑھا کہ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنے مین گواہی دیتا ہون کہ سوائے حق تعالے کے کوئی دوسرا لائق پرستش نہین ہے اور گواہی دیتا ہون کہ محمد بیشک رسول اوسی خدا کا ہے اور کہا واللہ اب کبھی مین لوگون کو آپ پر جمع نکرونگا تب حضرت نے اوسکی تلوار اوسی کو دیدی اور وہان سے اپنے لشکر کی طرف پھرے اور دعثور حضرت کے سامنے آکر کہنے لگا کہ بخدا آپ امور خیر مین مجھسے بہتر ہین حضرت نے فرمایا بخدا البتہ مین تجھسے اس بات مین بہتر ہون پھر دعثور اپنی قوم مین آیا سب نے کہا وہ باتین جو تو کہتا تھا کیا ہوئین وحال آنکہ تو اوسپر قادر ہو چکا تھا اور تیرے ہاتھ مین تلوار بھی موجود تھی اوسنے کہا واللہ ایسا تو تھا ولیکن مین نے ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا بدن طویل قامت کو دیکھا کہ اوسنے میرے سینے پر ایسا ہاتھ مارا کہ مین چت گر پڑا تو مین نے خوب پہچانا کہ وہ فرشتہ ہے تب مین نے شہادت پڑھی کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور مین نے عہد کیا کہ بخدا اب لوگون کو اوسپر جمع نکرونگا پھر تو اوسنے اپنی قوم کو بھی طرف اسلام کے دعوت کرنی شروع کی اوسوقت یہ آیت اوسکے بارہ مین نازل ہوئی يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ترجمہ یعنے اے اہل ایمان یاد کرو نعمت خدا کو اپنے اوپر جب کہ قصد کیا اوس قوم نے کہ تمہاری طرف دست درازی کرین پس اونکے ہاتھون کو تمسے روک لیا یعنے اونکو تمسے باز رکھا اور اس واقعہ مین حضرت صلعم گیارہ شب مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور اس عرصہ تک حضرت نے مدینہ مین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔

ذکر غزوۂ بنی سلیم بمقام بحران

جو بجانب فرع کے واقع ہے اور جبکہ شبین ماہ جمادی الاول سے جو ستائیسوان مہینا ہجرت کا تھا گذری تھین چنانچہ اس واقعہ مین آنحضرت صلعم دس دن مدینے سے غائب یعنے باہر رہے اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی معمر بن راشد نے زہری سے اونہون نے کہا جب رسول خدا صلعم کو یہ خبر پہنچی کہ بمقام بحران مین جماعت کثیر قبیلۂ بنی سلیم سے جمع ہے تو حضرت نے اوس طرف کی تیاری کی اور سامان مہیا کیا مگر حضرت نے یہ کچھ ظاہر نکیا کہ کدھر جاوینگے پس تین سو آدمی اپنے اصحاب مین سے ہمراہ لیکے نکلے اور آمادۂ سفر ہوئے جب پہنچے اوس منزل پر کہ وہان سے بحران تک ایک شب کی راہ باقی رہگئی تھی تو قبیلۂ بنی سلیم کا ایک آدمی ملا اوس سے خبر قوم کی دریافت کی کہ وہ لوگ کہان جمع ہین اوسنے بیان کیا کہ وہ لوگ تو

کل کے روز متفرق ہو کر اپنے اپنے مقام پر لوٹ گئے تب حضرت نے اوسکے محبوس رکھنے کا حکم کیا اور اوسکی
قوم سے ایک شخص کی حوالات مین سپرد ہوا بعد ازان وہان سے کوچ کیا تا آنکہ بحران مین پہونچے تو دیکھا کہ فی الواقع
وہان کوئی نہ تھا پس کئی روز مقام کرکے وہان سے پھرے اور جب کہ کوئی کید و مکر اوس قوم کا یا اس قیدی کا پایا نہ گیا
تو اوسکو قید سے رہا کیا اور اس واقعہ مین غیبت حضرت کی مدینے سے دس روز کی تھی اور اس عرصہ مین ابن مکتوم
حسب استخلاف رسول خدا صلعم کے مدینے مین خلیفہ مقرر رہے تھے*

ذکر سریۃ القردہ

سریہ اوس لشکر کو صحابہ کو کہتے ہین جسکے ہمراہ رسول خدا صلعم نہوتے تھے بالجملہ اوس مین کوئی
آدمی امیر و سرگروہ مقرر کیا جاتا تھا چنانچہ اس سریہ مین زید بن حارثہ تھے اور یہ اول سریہ ہے جسمین امیر
و سرگروہ زید تھے اور روانگی لشکر کی روز ہلال ماہ جمادی الآخر کی ہوئی کہ یہ اٹھائیسوان مہینا ہجرت سے تھا
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن الحسن بن اسامہ بن زید نے اپنے اہل سے کہ وہ لوگ
بیان کرتے تھے اس ذکر کو کہ قریش لوگ شام کے راستے سے حذر کرتے تھے اور اودھر کی آمد و شد سے ڈرتے تھے
اسلیے کہ وہ لوگ قوم تاجر تھے اونکو رسول خدا صلعم اور اونکے اصحاب کی جانب سے بڑا اندیشہ تھا چنانچہ صفوان
بن امیہ نے آپکے مشورہ مین کہا کہ ہر آئنہ محمدؐ اور اوسکے اصحاب نے ہماری تجارات اور تجارت کے مقامات کو
ناقص کر دیا ہے پس ہم نہین جانتے ہین کہ اوسکے اصحاب سے کیا چارہ کرین کہ وہ ہمیشہ ساحل مین لب دریا کے
کنارے کنارے چھاؤنی اور ترائی مین آیا کرتے ہین اور اہل ساحل و نیز مصالحہ رکھتے ہین اور اونکی رعایا بھی اونکی
شریک ہین تو ہم نہین جانتے کہ کدھر سے آمد و شد کرین اور اگر ہم قیام رکھین تو اصل مال کھا جاوینگے اور ہم جو اپنے
ان گھرون مین پڑے رہین گے تو یہان ہمارے لیے کوئی صورت بقا نہین ہے اور نہین ہے بود و باش ہماری
ان گھرون مین مگر از روے تجارت کے کہ شام سے ارض حبشہ تک ایام گرما و سرما مین بطریق تجارت آمد و رفت رکھتے تھے
تب اسود بن المطلب نے اوس سے کہا کہ پھیر راہ ساحل کو کنارہ کر اور رستہ عراق کا اختیار کر صفوان نے کہا مین اوس
راستے سے واقف نہین ہون ابو زمعہ نے کہا کہ انشاء اللہ مین تیرے لیے ایک ایسا رہبر دار ٹھہراونگا کہ وہ اوس طرف کا
رہبر ہے اور اوس راہ سے آتا جاتا ہے اوسکی آنکھ باریک نما و دور بین ہے صفوان نے کہا وہ کون ہے اوسنے کہا
فرات بن حیان العجلی کہ وہ رستہ اوسکا سمجھا ہوا ہے اور اکثر اودھر آیا گیا ہے صفوان نے کہا بخدا یہ تدبیر بہت خوب ہے
پس فرات کو میرے پاس بھیجدے چنانچہ وہ آیا تو صفوان نے کہا کہ مین شام کے جانیکا ارادہ رکھتا ہون اور حال
یہ ہے کہ محمدؐ نے ہماری تجارات اور مقامات تجارت کو فاسد و ناقص کر دیا ہے کہ ہمارے قافلہ شتران کا رستہ اودھر

نہین ہے پس مین نے راہ عراق کا ارادہ کیا ہے فرات نے کہا مین تجھے لے چلونگا راہ عراق سے کہ اصحاب محمد مین سے
اودھر کسیکا گذر نہین ہوتا کہ وہ راہ بلند اور میدان ہے اور میدانون کا حال یہ ہے کہ ہم لوگ ایام سرما مین چلتے ہین
اور اندنون ہمارے تئین حاجت پانی کی کمتر ہے پس صفوان بن امیہ نے سامان سفر کا مہیا کیا تو ابو زمعہ نے تین سو
مثقال طلا و نقرہ صفوان کو سپرد کیا اور اکثر مردم قریش نے اپنی اپنی بضاعت سرمایہ اوسکے ہمراہ کردی اور عبد اللہ
بن ابی ربیعہ و حُویطب بن عبد العزی باوجودیکہ مردم قریش اوسکے ہمراہ چلے پس صفوان مع مال کثیر نقرہ و ظروف نقرہ کہ
اون سب کا وزن تین ہزار درہم تھا روانہ ہوا اور سب کے سب ذات عرق کی راہ پر چلے اتفاقاً نعیم بن مسعود الاشجعی
کہ وہ اپنی قوم کے دین پر تھا مدینہ کو گیا اور کنانہ بن ابی الحقیق کے یہان محلہ بنی النضیر مین مقیم ہوا اور اوسکے ساتھ بطریق
مہمانی کے شراب پینے مین مشغول ہوا اور اونکے ساتھ سلیط بن النعمان بن اسلم بھی شریک تھے اور اوس روز تک شراب
حرام نہوئی تھی اور سلیط اکثر بنی النضیر کے یہان آتے جاتے تھے اور اونکے ساتھ شراب پیا کرتے تھے پس ایک روز نعیم نے
اوس مجمع مین بحالت نشہ شراب حال روانگی صفوان کا ہمراہی قافلہ مع مال کثیر جو اونکے ہمراہ تھا ذکر کیا پس سلیط اوسی وقت
حضور مین رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اس خبر سے مطلع کیا چنانچہ حضرت نے زید بن حارثہ کو سو سوار کے ساتھ
روانہ کیا پس اونہون نے جاکر اوسکا مقابلہ کیا اور قافلہ کو گھیر لیا جو لوگ سردار قافلہ تھے نکل بھاگے ایک یا دو آدمی
اونمین سے اسیر ہوگئے اور قافلہ شتران محمولہ مال کو خدمت نبی صلعم مین حاضر لائے اوسکے پانچ حصے ہوے کہ
اوس روز پانچوان حصہ یعنی خمس بیس ہزار درہم تھے اور مابقی اہل سریہ پر تقسیم کیا گیا اور اسیرون مین وہی فرات
بن حیان تھا پس حضرت کے سامنے اوسکو حاضر کیا اوس سے کہا گیا اسلام قبول کر اوسنے قبول کیا پس قتل سے
اوسنے امان پائی ٭٭

غزوہ اُحد

غزوہ احد روز شنبہ ساتوین شوال کو بتیسوین مہینے ہجرت کو واقع ہوا اور رسول خدا صلعم نے ایام احد مین ابن ام مکتوم کو مدینہ پر خلیفہ مقرر کردیا تھا
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ بن مسلم نے اور موسے بن محمد بن ابراہیم بن الحارث نے
اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن ابی سبرہ اور محمد بن صالح بن دینار اور معاذ بن محمد اور ابن حبیبہ اور محمد بن یحیے بن سہل
بن ابی حثمہ اور عبد الرحمان بن عبد العزیز اور یحیے بن عبد اللہ بن ابی قتادہ اور یوسف بن محمد الظفری اور معمر بن راشد
اور عبد الرحمان بن ابی الزناد اور ابو معشر نے درمیان مجمع اون اشخاص کے جنکا نام مجکو معلوم نہین پس ہر ایک نے
مجھسے حدیث بیان کی باتفاق جماعت اس حدیث کے اور بعض قوم اونمین سے زیادہ تر حافظ حدیث تھے بعض سے
چنانچہ جو کچھ ان لوگون نے مجھسے حدیث بیان کی ہے مین نے تمامتر جمع کیا ہے پس رواۃ موصوفہ نے کہا کہ جب وہ لوگ
مشرکین مین سے جو حاضر بدر ہوے تھے مکہ کو پھرے اور وہ قافلہ شتران جسکو ابو سفیان شام سے لایا تھا سب

دار الندوہ مین متوقف تھے اور دار ندوہ مکے مین ایک بنا ہے جسمین قوم مشاورۃ کے لیے جمع ہوتے تھے پس
وہ سب وہان اوسیطرح ٹھہرائے ہوے تھے کہ ابوسفیان نے وہان سے اونکو حرکت کرنے نہ دی تھی اور وہان سے
جدا انھونے دیا تھا تاکہ اہل عیر غائب نہو جاوین اوسی عرصہ مین اشراف قریش مثل اسود بن المطلب بن اسد و جبیر
بن مطعم و صفوان بن امیہ و عکرمہ بن ابی جہل و حارث بن ہشام و عبداللہ بن ابی ربیعہ و خویطب بن عبد العزی و حجیر
بن ابی اہاب یہ سب پاس ابی سفیان بن حرب کے جمع ہوے اور کہنے لگے اے ابوسفیان دیکھ ان کاروان شتر کو
جنکو تو لایا تھا اور اونکو روک رکھا ہے پس تو جانتا ہے کہ یہ مال اہل مکہ او مال تیمان قریش ہے اور وہ سب
بطیب خاطر اس کاروان شتران کا ایک لشکر بھاری تیار کر دیتے ہین کہ طرف محمد کے قصد کرین اور تو نے دیکھا کہ
کیسے کیسے لوگ قتل ہوے ہمارے پدران و فرزندان اور ہمارے اقربا سے ابوسفیان نے کہا آیا اس بات مین
خوشی خاطر قریش کی پائی جاتی ہے سب نے کہا ہان اونکی یہی مرضی ہے ابوسفیان نے کہا تو پھر اس امر کے
قبول کرنے والون مین اول مین ہی ہون اور بنی عبد مناف میرے ساتھ ہونگے واللہ مین قصاص بدلا اپنے
مقتولون کا لینے والا ہون کہ حنظلہ میرا بیٹا اور اشراف میری قوم کے مارے گئے ہین چنانچہ بدستور وہ گلہ شتران
متوقف تھا تا آنکہ طرف احد کے تیاری چلنے کی کی پس اون لوگون نے اپنی عیرات کو بطریق بیع خیار بیچ کر ڈالا ابوسفیان
اوسکو وعدہ پر خرید لیا پس وہ اوسکے پاس وعدہ پر رہن رہی کہ اونکو بیچ کر روپیہ دیا جائیگا یا یہ کہ عیرات کو بیچ ڈالا کہ وہ
زر نقد ہوگیا پس وہ عیرات خواہ زر نقد اوسکا ابوسفیان پاس رہے اور بعضون سے یون روایت ہے کہ لوگون
کہا ای ابوسفیان اونٹون کو بیچ ڈال و منافع اوسکا علیحدہ رکھ اور گلہ شتر کا شمار مین ہزار شتر کا تھا اور وہ مال پچاس ہزار دینار کی قیمت کا تھا گویا کہ
مال پچاس ہزار دینار نقد بھی تھا اور اونکا معمول یہ تھا کہ اپنی تجارت مین منافع بدل ایک دینار کے ایک دینار لیتے تھے
اور متجرہ لینے جانے خرید و فروخت اونکا صرف سرزمین شام تھی تمام اوسکے نواح و اطراف مین خرید و فروخت
کرتے پھرتے تھے دوسری سرحد مین تجاوز نہین کرتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ ابوسفیان نے کاروان شتران
بنی زہرہ کا ضبط و قبض کر رکھا تھا اسلیے کہ وہ لوگ بدر کے راستے ہی سے پھر گئے تھے یعنی حاضر بدر نہوے تھے
اور باقی کاروان شتران جو کچھ مخرمہ بن نوفل کا تھا یا جو کچھ اوسکے باپ کی اولاد کا تھا یا جو کچھ بنی عبد مناف بن زہرہ
وہ سب اونہین لوگون کو سپرد کر دیا اوسوقت مخرمہ نے اپنے عیر کے لینے سے عذر و انکار کیا تا وقتیکہ عیر بنی زہرہ کا
تمام اونہین کو سپرد کیا جاے اور اس باب مین اخنس نے بھی کلام کیا کہ کیا وجہ ہے کہ عیر بنی زہرہ کا اونکو
نہین ملتا اور جمیع قریش کو اونکے عیرات دیے جاتے ہین ابوسفیان نے کہا اسلیے کہ بنی زہرہ قریش سے عیر کی
لینے بدر کے جانے مین راہ سے لوٹ گئے تھے اخنس نے کہا تو ہی نے قریش سے کہلا بھیجا تھا کہ تم لوگ پھر جاؤ
اسلیے کہ تم لوگ جو ہماری کمک کو آتے ہو تو ہم اپنا قافلہ بچا لاتے ہین تم لوگ لوٹ جاؤ پس پھر سے کہنے لگے ہم لوٹ جاتے

غرض کہ بنی زہرہ نے بھی عیر اپنا پایا اور ہر قوم نے اہل مکہ مین سے جو کہ اہل ضعف ہین جنکے نہ اقربا ہین نہ اونکا کوئی مانع ضرر و مددگار ہے کل اونکا جو کچھ عیر مین تھا اپنا اپنا لے لیا راوی نے کہا پس یہ قول ہین ہے کہ قوم نے منافع اپنے اپنے عیر کا نکالا یعنے ہر قوم نے منافع اپنی بضاعت کا اس کام مین دیا اور انہین لوگون کی بارہ مین یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یعنے قوم کفار مال اپنا صرف کرتے ہین اسلیے تا لوگون کو راہ خدا سے روکین الغرض جب لوگون نے روانگی پر اتفاق و اجتماع کیا تو اوسوقت سب نے باخود باہم مشورہ کیا کہ آؤ اب ہم عرب مین پھر کر اونسے نصرت کی درخواست کرین کہ ہر اینہ پرستندگان و بندگان مناۃ ہمسے تخلف نکرینگے کیونکہ وہ صلہ رحم مین ہمسے قریب تر ہین اور اونکو ہمارے صلہ رحمی کا بڑا پاس ہوگا اور اون لوگون سے طلب نصرت کرین جو ہمارے اتباع مین ہر قوم و ہر قبیلہ سے پس و اتفاق رائے ہوا لوگونکا اس بات پر کہ چار آدمی قریش مین سے بھیجے جاوین تا وہ لوگ عرب مین گشت کرکے اونکو نصرت پر طلب کرین چنانچہ عمرو بن العاص اور ہبیرہ بن وہب اور ابن الزبعری اور ابو عزۃ الجمحی ان چارون کو بھیجنے کے لیے تجویز کیا سب نے اقبال کیا مگر ابو عزہ نے جانے سے انکار اور عذر کیا کہ محمد نے روز بدر مجھپر بڑا احسان کیا ہے اور مین نے اونکے روبرو حلف کیا ہے کہ تمہارے دشمن کو کبھی تمپر چڑھا نہ لاؤنگا تب ابو عزہ کے پاس صفوان بن امیہ گیا اور کہا تو کیون نہین چلتا اوسنے کہا مین نے روز بدر محمد سے عہد کیا ہے کہ مین کسی دشمن کو آپ پر کبھی نہ چڑھا لاؤنگا پس مین نے جس بات پر عہد کیا ہے اوسکو وفا کرونگا کیونکہ اونہون نے مجھپر وہ احسان کیا ہے کہ ویسا میرے سواے کسی اور پر نہین کیا یہان تک کہ اورون کو یا قتل کیا یا اونسے فدیہ لیا صفوان نے کہا تو ہمارے ساتھ چل اگر تو ہمارا کہنا مانیگا تو جسقدر مال تو مانگیگا اوتنا ہم تجکو دینگے اور اگر تو قتل ہوجاویگا تو پرورش تیرے عیال کی ہم اپنے عیال کے برابر کرینگے مگر ابو عزہ نے نمانا یہان تک کہ دوسرا دن ہوگیا تب صفوان ابو عزہ کے پاس سے ناامید ہوکر چلا گیا پھر دوسرے روز صفوان اور جبیر بن مطعم دونون باہم ابو عزہ کے پاس آئے پس صفوان نے اپنے پہلے کلام کا اعادہ کیا مگر ابو عزہ نے انکار کیا اور وہی عذر بیان کیا تب جبیر نے کہا مجھے گمان اس بات کا نتھا کہ مین زندہ رہون یہان تک کہ تیرے پاس ابو وہب چلکر آوے اور اوسکی بات سے تو انکار کرے پس اس بات کو تو یاد رکھیو تب ابو عزہ نے کہا کہ مین چلتا ہون آخر ابو عزہ نکلا عرب مین اور لوگون کو جمع کرتا تھا اور وہ اشعار پڑھتا تھا جنکا مضمون یہ ہے کہ اے بنی عبد مناۃ اور عبد مناۃ ایک شخص تھا یعنے بندہ مناۃ بت کا پس اوسکی اولاد بنی عبد مناۃ بمنزلہ ایک قبیلہ کے کہلاتے تھے پس اوسنے خطاب کیا کہ اے اولاد عبد مناۃ تم شجیع بہادر ہو تم بھی مددگار ہو اور تمہارا باپ بھی مددگار رہتا مجکو نچھوڑو کہ

برا حمایت چھوڑنا حلال نہین ہے اور بعد اس سال کے پھر ایسا ہوگا تو میرے لیے اپنی نصرت کا اعادہ نہ کیجیو اور اگر
تعدونی وعدہ سے لیا جاوے تو یہ معنے ہین کہ تم مجکو وعدۂ نصرت سال آئندہ کا نہ دو اور کہا راوی نے کہ ابو عزہ کے
ہمراہ اور چند آدمی بھی تھے پس عرب کے پاس آئے اور سب کو جمع کیا اور ثقیف مین پہونچے تو اونکو بھی فراہم کیا
جب کہ گشت تمام کر چکے اور مردم عرب جو اونکے ساتھ تھے ہر جانب سے مجتمع ہوچکے اور حاضر آئے اوسوقت
قریش نے دربارۂ ہمراہ لیچلنے سواریان زنانی کے اختلاف کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث**
بیان کی بکر بن سمار نے زیاد مولی سعد سے اونسے نسطاس سے اونسے کہا کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ زنانی
سواریان لیچلو اور سب سے پہلے مین خود ایسا کرتا ہون اسلیے کہ عورتین برپا کرینگی اس بات کو کہ تمکو یاد دلائینگی
مقتولان بدر کے تئین اور اوسمین کو تازہ کرینگی اور ہم لوگ طالب موت ہین ارادہ نہین رکھتے ہین کہ اپنے گھرون کو
زندہ پھر آوینگے یہان تک یا بدلا لینگے یا بغیر اوسکے مرجاوینگے تب عکرمہ بن ابی جہل نے کہا جو تیرا مدعا ہے اوسکے
قبول کرنیوالون مین اول مین ہون اور عمرو بن العاص نے بھی اسیطرح سے کہا مگر نوفل بن معویہ الدیلی ان امرین
بضائقہ پیش آیا کہا اے گروہ قریش یہ میری رائے نہین ہے کہ اپنے حرم کو دشمنون کے حوالہ کرو کیونکہ مجکو
یہ یقین نہین کہ خواہ مخواہ اونکی شکست ہوگی پس تم لوگ اپنی عورتون کے باب مین فضیحت ہوگے صفوان بن امیہ
نے کہا جو بات قرار پائی ہے اوسکے خلاف کبھی نہوگا پس نوفل ابوسفیان کے پاس آیا اور جو کچھ لوگون سے دربارہ
عورتون کے کہا تھا بیان کیا پس ہند بنت عتبہ نے شور کیا کہ روز بدر تو سلامت رہا اور اپنی عورتون کے پاس پھر آیا
ہان ہم تو ضرور چلین گے اور معرکہ قتال مین ساتھ رہین گے کیونکہ سفر بدر مین مقام جحفہ سے جو درمیان مکہ و مدینہ
کے ہے کنیزین مغنیہ یعنے گانیوالین جنکا گانا باعث تحریک حرب ہوتا ہے پھیری گئین تھین آخر اوسی روز بہترین
مردم مارے گئے ابوسفیان نے کہا مین مخالفت قریش کی نکرونگا کیونکہ مین بھی تو اونہین مین سے ہون
جو کچھ کیا وہ کیا بالآخر زنانی سواریان ہمراہ لیچلے چنانچہ ابوسفیان بن حرب نے اپنی دونون عورتون کو ہمراہ لیا
کہ ایک ہند بنت عتبہ تھی اور دوسری امیمہ بنت سعد بن وہب بن اشیم قبیلہ کنانہ سے اور صفوان بن امیہ نے بھی
اپنی دونون عورتین ہمراہ لین کہ ایک برزہ بنت مسعود الثقفی تھی جو مادر عبداللہ اکبر کی تھی اور دوسری جو بعد اوسکے
بغوم بنت المعذل تھی قبیلہ کنانہ سے جو مادر عبداللہ اصغر تھی اور طلحہ بن ابی طلحہ نے اپنی زوجہ سلامہ بنت سعد
بن شہید کو ساتھ لیا اور وہ قبیلہ اوس سے تھی اور کنیت اوسکی ام بنی طلحہ تھی اسلیے کہ وہ مادر مسافع و حارث و کلاب
و جلاس کی تھی اور یہ چارون پسران طلحہ بن ابی طلحہ تھے اور عکرمہ بن ابی جہل نے اپنی زوجہ ام حکیم بنت الحارث
بن ہشام کو ساتھ لیا اور حارث بن ہشام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت الولید بن المغیرہ کو ساتھ لیا اور عمرو بن العاص
کے ساتھ اوسکی عورت ہند بنت منبہ بن الحجاج چلی اور وہ مادر عبداللہ بن عمرو بن العاص تھی اور خناس بنت مالک

بن المضرب اپنے بیٹے ابو عزیز بن عمیر عبدری کے ہمراہ ہولی اور حارث بن سفیان بن عبد الاسد کے ہمراہ
اوسکی عورت ریطہ بنت طارق بن علقمہ نکلی اور کنانہ بن علی بن ربیعہ بن عبد العزی اپنی عورت ام حکیم بنت طارق کو
ہمراہ لیچلا اور سفیان بن عویف کی جورو قتیلہ بنت عمرو بن ہلال ساتھ چلی اور نعمان و جابر دونون فرزندان
مسک الذئب نے ام دعنبہ اپنی مادر کو ہمراہ لیا اور غراب بن سفیان بن عویف نے اپنی زوجہ عمرہ بنت الحارث
بن علقمہ کو ساتھ لیا اور یہ عمرہ وہ عورت ہے جسنے نشان قریش کا جب وقت ہزیمت زمین پر گرا تھا تو اوٹھا لیا تھا
اور لیے رہی تھی جب تک کہ قریش اپنے نشان کے پاس پھر آئے اور سفیان بن عویف نے اپنی دسون بیٹیون کو
بھی ہمراہ لیا اور بنو کنانہ بھی جمع ہوے اور روز روانگی مکہ سے تین نشان تھے جو دار الندوہ مین آراستہ
و تیار کیے گئے تھے ایک نشان تو وہ تھا جسکا حامل سفیان بن عویف تھا اور ایک نشان قبیلہ احابش کا تھا
کہ اونمین سے ایک شخص اوسکا حامل تھا اور ایک نشان کو طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور بعضے یون
روایت کرتے ہین کہ جب قریش مکے سے نکلے ہین تو اون تینون نشانون کو ایک ساتھ لپیٹ لیا تھا اور اوسکو
طلحہ بن ابی طلحہ اوٹھائے تھا ابن واقدی نے کہا یہ امر ہمارے نزدیک ثابت تر ہے اور قریش جب مکہ سے
چلے ہین تو تین ہزار آدمی تھے مع اون لوگون کے جو اونسے آملے تھے کہ اونمین بنی ثقیف سے سو آدمی تھے
اور ساز و رخت بسیار اور سلاح کثیر ساتھ لیچلے تھے اور دو سو گھوڑے کوتل ہمراہ تھے اور اوس لشکر مین سات سو
زرہ پوش تھے اور لشکر مین تین ہزار شتر تھے اور جب سب چلنے پر آمادہ ہو چکے تو اوس وقت عباس بن
عبد المطلب نے ایک خط مہری لکھکر ایک آدمی کو بنی غفار مین سے قاصد اجورہ دار مقرر کر کے مدینہ کو بھیجا اور
اوس سے یہ شرط کر لی کہ تین شبانہ روز مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچے اوس خط مین یہ خبر لکھی تھی
کہ ہر آئنہ قریش جمعیت کثیر فراہم کر کے آپکی طرف بقصد حرب چلے ہین پس جب یہ لوگ وہان پہونچین تو جو کچھ
آپکو فکر و تدبیر کرنی ہے اوسکا بندوبست کیجیے اور وہ لوگ جمع ہو کر چلے ہین وہ سب تین ہزار آدمی ہین
اور اونکے ہمراہ دو سو گھوڑے ہین اور اونمین سات سو زرہ پوش ہین اور تین سو شتر ہمراہ ہین اور بہت سے
سلاح فراہم کر لیچلے ہین جب غفاری مدینہ مین آیا تو وہان رسول خدا صلعم کو نپایا تب باہر نکلا اور باب مسجد قبا پر
حضرت کو دیکھا کہ اوسوقت اپنے حمار پر سوار ہوتے تھے اوسنے خط پیش کیا حضرت نے ابی بن کعب کو جو منشی تھا
ایما فرمایا تو اوسنے خط لیا حضور مین پڑھا حضرت نے ابی کو کتمان مضمون راز ارشاد کیا اور خود بنفس اقدس
اوسیوقت منزل سعد بن ربیع پر تشریف لائے اور فرمایا اس گھر مین اور کوئی بھی ہے سعد نے کہا یہان کوئی
نہین ہے آپ ارشاد حاجت کیجیے چنانچہ آپ نے اخبار مندرجہ خط عباس بن عبد المطلب سے سعد کو مطلع فرمایا
اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ مجھکو اس امر مین امید خیر ہے اور حال یہ ہے کہ یہود مدینہ اور مردم منافق خبر لگتی رہتی ہو

اور کہا کرتے تھے کہ محمد کے پاس ابھی کوئی ایسا ثمرہ نہین آیا ہے جو دونا خوش کرے الغرض حضرت صلعم سعد کو امر
باخفاے راز کرکے مدینے کو پھرے اور ایسا ہوا کہ جب آن حضرت صلعم سعد کے گھر سے باہر نکلے تو زوجہ سعد بن ربیع
ایک گوشہ سے نکلکر سعد کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھسے رسول خدا نے کیا کہا ہے اوسنے کہا لا ام لک یعنے تیری ماں مری
تجکو ان باتون سے کیا کام اوسنے کہا مین تمہاری طرف کان لگائے سنتی تھی چنانچہ اوسنے اوس خبر کو سعد سے بیان کیا
تو سعد نے استرجاع کیا کہ انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا مین نے تو تجکو نہین دیکھا تھا کہ تو ہماری باتین سنتی ہے
وحال آنکہ مین نے رسول خدا صلعم سے عرض کی تھی کہ گھر مین کوئی نہین ہے آپ بے تامل ارشاد مدعا کیجیے بعد ازان
سعد نے اوس عورت کے سر کی لٹون کو ملا کر پکڑا یعنے اوسکی چوٹی پکڑ کے کھینچتا ہوا باہر نکلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کو پایا پہنچا
اور وہ عورت بہت خستہ ہوگئی تھی تب سعد نے کہا یا رسول اللہ جو باتین آپ نے مجھسے درپردہ فرمائی تھین اوسکو
اس عورت میری زوجہ نے مجھسے پوچھا مین نے اوس سے چھپایا اوسنے کہا مین نے کلام رسول خدا خود سنا ہے تب اوسنے
وہ ساری باتین بیان کین پس مین ڈر گیا یا رسول اللہ ایسا ہو یہ خبر ظاہر ہو جاوے تو آپ مطلقہ میری جانب کرین کہ
مین نے آپکے راز کو ظاہر کردیا حضرت نے فرمایا اس عورت کو چھوڑ دے وبالآخر خبر روانگی قریش کی مکہ سے
لوگون مین مشہور ہوگئی اور اوسی عرصہ مین عمرو بن سالم الخزاعی پہونچے اور اونکے ساتھ اور بھی چند آدمی بنی خزاعہ
سے تھے اور ان لوگون کو مکے سے چلے ہوئے چوتھا روز تھا اور پہونچے تھے قریش کے پاس جبکہ لشکر اونکا مقام
ذی طوی مین پڑا تھا چنانچہ ان لوگون نے آنکر یہ خبر رسول خدا صلعم سے بیان کی پھر یہ لوگ لوٹ گئے اور بطن الربغ
مین قریش سے ملکر اونسے علحدہ یعنے کنارہ کش رہے اور رابغ کی رات کی راہ پر سے مدینے سے باقی حال
آئندہ مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالے محمد بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمرو
بن زبیر نے بعد عبد اللہ بن عمرو بن ابی حکیمۃ الاسلمی سے اونہون نے کہا جب دوسرا دن ہوا تو ابو سفیان نے کہا قسم ہے
خدا کی کہ یہ لوگ یعنے عمرو بن سالم وغیرہ خزاعی محمد کے پاس گئے تھے اور ہمارے آنے کی اوسکو خبر کر آئے ہین اور اونکو
ڈرا کر ہوشیار کردیا ہے اور ہمارے لشکر کی مردم شماری سے اونکو خبر دی ہے اب یہی لوگ ابتو آنکر اپنے گڑھیون
مین بیٹھے ہین تو کیا عجب ہے کہ ہمکو اونسے کچھ ضرر پہونچے تب صفوان نے کہا کہ اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے
شریک نہون تو ہم لوگ نخلستان اوس اور خزرج مین جا کر اوسکو قطع کر ڈالین اور اونکو نادار و مفلس کردین تاکہ پھر
کبھی جبر نقصان اونکا نہو سکے اور اگر وہ لوگ میدان مین نکلکر ہمارے شریک ہون تو ہمکو کچھ اونسے اندیشہ نہین ہے
کیونکہ جمعیت ہمارے لشکر کی اونکی تعداد مردم سے زیادہ ہے اور ہتھیار ہمارے پاس اونکے ہتھیار سے زیادہ ہین
اور ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے ساتھ کوئی گھوڑا نہین اور ہم جو کہ مقاتلہ کرتے ہین تو اسلیے کہ ہمکو اونپر دعوی خون
ہو اور اونکا کچھ دعوی خون ہمارے ذمہ نہین اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم مدینہ کو تشریف لے گئے تھے تو اوس قوم

ایک شخص ابو عامر فاسق پچاس آدمی ہمراہ اپنے لیکر نکلا اور یہ سب قبیلہ اوس سے تھے اور مکے کو گئے اور قریش کے
ساتھ قیام پذیر ہوے اور یہ ابو عامر اپنی قوم کو بلا کر کہا کرتا تھا کہ محمد نے ہمپر غلبہ کیا پس ہمکو چلو اس قوم کے پاس
تا ہم اونسے درخواست پشت پناہی کی کرین چنانچہ ابو عامر قریش کی طرف نکلا اور اونکو اوبھارنے لگا اور اونکو معلوم
کراتا تھا کہ تم لوگ حق پر ہو اور جو کچھ محمد کہتے ہیں باطل ہے پس اوسکے اوبھارنے سے قریش نے قصد بدر کیا تھا
اور ابو عامر اونکے ساتھ نگیا تھا لیکن جب قریش نے بقصد احد خروج کیا تو ابو عامر بھی اونکے ساتھ نکلا اور قریش سے
یہ کہتا تھا کہ اگر میں اپنی قوم میں مقدم الجیش اور اونکا پیشرو ہوتا لیکن یہ ہیں تو اونمین سے دو آدمی بھی تمپر باہم
اختلاف نکرتے اور اب یہ چند آدمی ہیں میری قوم سے کہ ہینگی وہ پچاس نفر ہیں یعنے یہ سب باہم متفق و مجموع رہینگے
پس اون لوگون نے اسکے قول کی تصدیق کی کہ تو سچ کہتا ہے اور اون لوگون کو اسکی نصرت کی طمع ہوئی اور ایسا ہوا
کہ عورتیں اوس لشکر کی ہاتھون میں دف لیے ہوے لشکر میں نکلین کہ گا بجا کر مردون کو اوبھارتی تھین اور اونکو
طیش میں لا کر آمادہ جنگ کرتی تھین اور اونکو اونکے مقتولان بدر کو ہر منزل میں یاد دلا کر غیظ و غضب میں لاتی تھین
اور جب قریش کے لوگ منزل پر پانی کی جگہ اوترتے تھے تو بجاے شتران کے جو شتر نحر کرنے اور کھانے کے واسطے لاتی تھی
اونکو ذبح کر کر کھاتے کھلاتے تھے اور اوس سے تقویت و توانائی راہ نوردی کی پاتے تھے اور جو کچھ اونکے ساتھ زاد تھا
اوس مال سے جو اونکے پاس جمع تھا اوسی سے باہم کھاتے تھے اور جب کہ قریش کا مقام ابوا پر پہنچا تو وہ لوگ باہم
کہنے لگے کہ تم لوگ زنانی سواریان ہمراہ لائے ہو ہم اپنی عورتون کے بارہ میں خوف کرتے ہیں پس اگر [illegible]
محمد کو شکست کرین اور کھود کر نکالین اسلیے کہ عورتین ننگ و ناموس ہیں انظار اغیار سے مخفی کیجاتی ہیں اور اگر وہ
تمھاری عورتون میں سے کسیکو پاویگا اور ستاویگا تو تم کہوگے کہ یہ استخوان پوسیدہ تیری مان کی ہیں پاس سے
پاس ہیں پس اگر وہ خیال کرے اپنی اپنی مان کے ساتھ نیکوکار ہوگا تو قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی یہ استخوان اسکی
اوسکی مادر کے البتہ تمکو فائدہ دینگے کہ اوسکی شرم سے تمہاری عورتون سے وہ باز رہیگا اور اگر وہ تمہاری عورتون
میں سے کسی پر ظفر پایا چاہتا ہو تو میں قسم کھاتا ہون اپنی زندگانی کی کہ تو بھی اوسکی مان کی پرانی ہڈیان نکال کر لیجیو
کہ وہ اگر بوجہ اپنی مان کے نیکوکار ہے تو باز خواست اون استخوان پوسیدہ کی بابت کریگا چنانچہ ابو سفیان بن
حرب نے اس باب میں اہل عقل و راے مردم قریش سے مشورہ طلب کیا اونہون نے کہا اس بات کا کچھ ذکر نکرو
کیونکہ اگر ہم ایسا فعل کرینگے تو بنو بکر و بنو خزاعہ ہمارے تمام مردون کی قبرین کھود ڈالین گے اور ایسا ہوا کہ
قریش اپنے نکلنے کے مکے سے دسوین روز صبح کو مقام ذوالحلیفہ میں تھے اور وہ یوم پنجشنبہ تھا اور پانچ شبین
ماہ شوال کی گذر گئین تھین یعنے تاریخ پانچوین ماہ شوال کی تھی بتیسوین ۳۲ مہینے ہجرت سے اور اون لوگون کے
ساتھ تین ہزار شتر اور دو سو اسپ مہیا تھے چنانچہ جب قریش ذوالحلیفہ میں داخل ہوے تھے تو قبیلہ فرسان نے

آنکر او نکو اوتارا اور اوسی شب پنجشنبہ کو رسول خدا صلعم نے دو شخص دیدبان و جاسوس انس و مونس دونون پسران فضالہ کو مقرر کرکے بھیجا تھا کہ وہ دونون مقام عقیق مین شامل قریش ہوے تھے اور اونکے ساتھ رہے یہان تک کہ وہ سب بالوطا پر آکر اوترے تب وہ دونون حاضر خدمت رسول خدا صلعم ہوے اور دونون نے حضرت کو اونکے حالات سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ مسلمانون نے قریب مدینہ موضع عرض مین زراعت کی تھی اور عرض مابین وطا اور احد کے ہے متصل با صحرا جرف کے اور جرف یعنے نالہ واقع ہے اوس میدان مین جسکو اندنون عرصۃ البقل کہتے ہین اور مالک اوس عرض اور اوس عرصہ کے بنو سلمہ و بنو حارثہ و بنو ظفر و بنو عبد الاشہل تھے اور اون دنون پانی جرف مین بطور آبکشی کے چاہ سے تھا کہ آب پاشی اوس سے نہین ہوتی تھی تو شتران آبکش مسابقت کرتے تھے (یعنے کھینچنے مین دولکلان کے) مجلس دراحد تک اور پھر آتے تھے ایک ساعت مین (یعنے اتنی دیر مین) یہان تک کہ پانی اوسکا نہر غابہ لیگیا یعنے چشمہ غابہ مین جسکو معاویہ بن ابی سفیان نے کھودوایا تھا حاصل کیا غرض کہ اوس روز اکثر مسلمان اپنے آلات زراعت شب پنجشنبہ کو مدینہ مین پہونچا گئے تھے کہ ناگہان مشرکین وہان آپہونچا اور اونہون نے اپنے اونٹون اور گھوڑون کو اون کھیتون مین چھوڑ دیا کہ وہ کھیت اونکے بوشتے چلتے پھرنے سے پامال اور برباد ہوگیا اور اوس قطع عرض مین ملکیت اسید بن حضیر سے بیس شتر آبکش تھے کہ وہ سب کھیت جو کاٹتے تھے اور حال یہ تھا کہ مسلمین کو نسبت شتران اور شبان و مزارعان کے اور نسبت آلات زراعت مثل قلبہ وغیرہ کے اندیشہ تھا اور حال مشرکین کا یہ تھا کہ روز پنجشنبہ اونہون نے اونٹ چرائی پہ چھوڑ رکھے تھے تا آنکہ جب شام ہوئی تو اونٹون کو جمع کرکے اور شب جمعہ کو اونکے کھلانے کے لیے کھیت کاٹ کاٹ کر اونٹون اور گھوڑون پر لاد لیے گئے پھر روز جمعہ جب صبح ہوئی تو اونہون نے اپنے اونٹون جیلون گھوڑون کو کھیتون مین چھوڑ دیا اور چرا سے یہان تک کہ اوس زمین عرض مین کچھ سبزی باقی نرہی پھر جب وہ لوگ اپنے خیمون مین اوترے اور اسباب کھولے اور اطمینان سے [illegible] اوسی حالت مین رسول خدا صلعم نے حباب بن المنذر بن الجموح کو اوس قوم کی طرف بھیجا مین وہ اونکے درمیان اور اندازہ جمعیت مردم اور بعیر اور اسلحہ وغیرہ کا کرنے لگا اور جو ارادہ تھا بخوبی اوسکا نگران ہوا اور چونکہ حضرت حباب کو خفیہ بھیجا تھا تو اوس سے تاکید کردی تھی کہ جماعت مسلمین مین کسی سے کچھ خبر بیان نکیجیو لیکن جب کہ تو اون لوگون کی جمعیت قلیل دیکھے تو اظہار اسکا مضائقہ نہین پس حباب لوٹ کر آئے اور حضرت کو تنہائی مین خبر دی حضرت نے پوچھا تو نے کیا کیا دیکھا اونہون نے کہا یا رسول اللہ مین نے اونکی جمعیت کا جو اندازہ کیا تو تین ہزار کچھ بیش و کم ہونگے اور دو سو گھوڑے ہونگے اور مین نے زرہین رکھی ہوئی دیکھین اور اونکا اندازہ کیا تو وہ سات ہونگی فرمایا تو نے عورتون کو بھی دیکھا اونہون نے کہا ہان مین نے عورتون کو بھی دیکھا کہ اونکے پاس

باجے دف و ڈھول تھے حضرت نے فرمایا اون عورتون کا یہ ارادہ ہے کہ قوم کو اوبھارین اور مقتولان بدر کی یاد دلا کر
اونکو غیظ و غضب مین لاوین اور سطرح کی خبر اونکی جو ہمارے پاس آئی ہے تو چاہیے کہ اونکے حالات سے ایک جرف بھی
ذکر نکر بعد ازان فرمایا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ یعنے حق تعالے ہمکو کفایت کرتا ہے اور وہ بہترین کفیل ہے
اَللّٰھُمَّ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ اَصُوْلُ یعنے اے پروردگار تیری اعانت سے میری توانائی ہے اور تیری مدد سے مین مقصد کو
پہونچونگا اوسی روز جمعہ کو سلمہ بن سلامہ بن وقش باہر نکلے جب قریب تر زمین عرض کے پہونچے تو یکا یک ایک
طلایہ دس سوارون کا لشکر مشرکین سے پیش آیا تو اون لوگون نے سلمہ کے پیچھے گھوڑے ڈالے تو سلمہ ایک
ٹیلہ سنگلاخ پر کھڑے ہوگئے اور اونپر کبھی تیر لگاتے تھے کبھی پتھر مارتے تھے یہان تک کہ وہ سب ہٹ گئے پھر جب
وہ لوگ چلے گئے تو سلمہ قریب تر اوس عرض سے اپنے کھیت پر آئے اور ایک تلوار اپنی اور زرہ آہنی کہ یہ دونون
گوشہ مزرعہ مین دفن تھین کھود کر نکالی اور تیغ بدست و زرہ در بر وہان سے پھرے اور بنی عبد الاشہل کے یہان
پہونچکر اپنی قوم کو طلب کیا اور ماجراے ملاقات طلیعہ سواران لشکر سے خبر دی اور حال یہ ہے کہ ورود لشکر مشرکین کا
روز پنجشنبہ تاریخ پانچوین شوال کو ہوا تھا اور روز شنبہ ساتوین شوال کو محاربہ فیما بین واقع ہوا چنانچہ اشراف اوس
وخزرج مثل سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ با چند کس دیگر شب جمعہ کو مسلح ہوکر مسجد مین دروازہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر اندیشہ شب خون مشرکین سے شب باش رہے اور تمام شب حراست مدینہ کی تا آنکہ صبح ہوئی
اور اوس شب جمعہ کو رسول خدا صلعم نے خواب دیکھا جب صبح ہوئی اور مسلمین مجتمع ہوے تو حضرت صلعم نے خطبہ
ارشاد کیا **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن صالح نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے اور اونہون نے
محمود بن لبید سے اونہون نے کہا پیغمبر خدا صلعم منبر پر چڑھے اور بعد حمد و ثنا کے فرمایا اے گروہ مسلمین مین نے
ایک خواب دیکھا ہے گویا مین ایک زرہ محکم پہنے ہون اور مین نے دیکھا گویا کہ یہ میری تلوار ذو الفقار ٹوٹ گئی ہے
نزدیک پیپلے یعنے نوک سے اور مین نے ایک گائے کو دیکھا کہ ذبح کیجاتی ہے اور مین نے دیکھا کہ مین دربے ایک گوسفند
کے روان ہون لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ آپنے اسکی کیا تاویل کی ہے فرمایا کہ وہ زرہ محکم تو مدینہ ہے
پس تم لوگ اسمین قیام رکھو وا نا شکستگی میری سیف کی نزدیک نوک کے وہ مصیبت ہے میری ذات پر وا ما گاو ان لوگ
وہ مقتول ہین میرے اصحاب مین سے وا ما درپے ہونا میرا کبش کے تئین پس سردار لشکر مشرکین کو ہم قتل کرینگے
انشاء اللہ تعالے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبد اللہ نے زہری سے اونہون نے
عروہ سے اونہون نے مسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے خواب مین دیکھا
میری تلوار شکستہ ہے پس یہ مجکو ناگوار ہوا اور یہ وہ ہی جو روے مبارک پر گزند پہونچا یعنے صدمہ دندان اور فرمایا
رسول خدا صلعم نے کہ تم لوگ مجکو مشورہ دو اور راے آن حضرت صلعم کی یہ ہوئی کہ بنا بر اس خواب کے مدینہ سے

باہر نہ نکلیں اور رسول خدا صلعم چاہتے تھے کہ موافق اس خواب کے اور مثل تعبیر اپنی اس کے عمل کریں یعنی اس خواب اور اوسکی
تعبیر کی موافقت کریں اوسوقت عبد اللہ بن ابی سامنے کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ ایام جاہلیہ میں جو مدینہ میں بیٹھے
مقاتلہ کرتے تھے تو عورتوں کو اور لڑکوں کو اسی قلعہ مدینہ میں متمکن کر دیتے تھے اور اونکے پاس بہت سے پتھر سنگریزے رکھدیتے تھے واللہ اکثر
مدینہ مہینہ بھر وہ لڑکے ٹھہرے رہتے تھے اور ہمارے دشمنوں کو بیشمار پتھر مارتے تھے اور ہم لوگ شہر مدینہ کو کل تو وہ سے گھیر لیتے تھے پس
یہ ہر جانب سے مثل قلعہ کے ہوجاتا تھا کہ بالا کے بنیان اور ٹیلوں پر سے صبیان اور نسوان تو وہی سنگریزے مارتی تھیں اور ہم لوگ کوچوں اور
راہوں میں تلواروں سے قتل کرتے تھے یا رسول اللہ ہمارا یہ شہر مدینہ عذرا یعنے باکرہ ہے یعنے کسیکا اسپر دسترس نہیں ہوا
اور اسمیں ہمپر کبھی کوئی آفت و شکستگی نہیں پہونچی اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مدینہ سے ہم دشمن کی طرف نکلے ہوں
اور اونسے ہمنے ہزیمت نپائی ہو اور جب کبھی ایسا ہوا کہ ہمیں دشمن ہمپر داخل ہوا تو ہمیں نے اوسپر ظفر پائی یا رسول اللہ
چھوڑیے انکو کہ اگر یہ لوگ مقام رکھینگے تو مقام انکا بدترین محبس ہوگا اور اگر نا امید و محروم لوٹ جاوینگے
تو پھر کبھی خیر و فلاح کو نہ پہونچینگے یا رسول اللہ اس باب میں میری عرض پذیرا کیجیے اور یقین جانیے کہ میں
اس رائے و تدبیر کا وارث ہوں کہ مجکو میرے اکابر قوم سے میراث پہونچی ہے کہ اونمیں اہل رائے تھے و اہل حزم
اور اہل تجربہ بھی تھے چنانچہ رائے رسول خدا صلعم کی موافق رائے ابن ابی کے تھی اور یہی رائے جملہ صحابہ کبار
مہاجرین و انصار کی تھی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینے میں قیام گزین رہو اور نسوان و صبیان کو
ٹیلوں پر کر دو اگر وہ ہمپر چڑھ آوینگے تو ہم اونسے مقاتلہ کرینگے مورچوں اور کوچوں میں کیونکہ گلیوں سے ہم
بہ نسبت اونکے زیادہ واقف ہیں اور کوٹھوں اور ٹیلوں پر سے نسوان و صبیان اونکو پتھر مارینگی اور حال یہ تھا
کہ مسلمین نے شہر کو ہر طرف تو دہاے گل اور دیواروں سے گھیر دیا تھا کہ وہ مانند قلعہ کے تھا اور حال بہادری
و دلیری مسلمین کا یہ تھا کہ تو جوانان مدینہ جو جنگ بدر میں حاضر نتھے تو وہ اذن خروج طرف دشمن کے رسول خدا صلعم
سے چاہتے تھے اور رغبت شہادت و درخواست مقابلہ دشمن کی کرتے تھے اور اصرار کرتے تھے کہ یا رسول اللہ
ہمکو اجازت دیجیے کہ ہم اپنے دشمنوں کی طرف خروج و پیش قدمی کریں اور مردم سردار و اولو العزم مثل حمزہ بن عبد المطلب
و سعد بن عبادہ و نعمان بن مالک بن ثعلبہ وغیرہم قبیلہ اوس و خزرج سے یہ سب کہتے تھے یا رسول اللہ ہمکو اندیشہ
اس بات کا ہے کہ ہمارے خروج و پیش قدمی نکرنے سے اونکو مظنہ ہوگا کہ گویا ہمکو اونکی طرف خروج و پیش قدمی اور
اونسے بڑھکے مقابلہ کرنا جبن و نامردی سے ناگوار و انکار ہے پس یہ اونکی جانب سے ہمپر پاداش ہوجاوے گی
اور اونکی جرأت و جسارت ہمپر بڑہ جاویگی اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ روز جنگ بدر ہمگی تین سو مرد تھے کہ حق تعالے نے
آپکو اونپر فتحمند کیا تھا اور آج تو ہم جماعت کثیر ہیں و بتحقیق کہ ہم لوگ اسی دن کی تمنا کرتے تھے اور حق تعالے سے
اسی روز کے لیے دعا مانگتے تھے سو خدا نے ہمکو وہ دن دکھایا اور ہمارے دشمنوں کو ہمارے میدان میں اوس

ہماری زد پر ہانک لایا وحالانکہ جس امر مین یہ لوگ الحاح ومبالغہ کرتے تھے رسول خدا صلعم کو ناپسند تھا و بہ تحقیق
یہ سب ہتھیار لگائے ہوئے اپنی تلوارون کو ہلاتے ہوئے بناز و تبختر آگے بڑھے جاتے تھے اور اپنی اسلحہ سے اپنی تئین
آراستہ کیے ہوئے نوجوانون کیطرح جوانمردی و دلاوری کرتے تھے اور مالک بن سنان ابو ابی سعید الخدری نے
کہا یا رسول اللہ ہم لوگ دو خوبیون کے درمیان مین ہین کہ دونون مین سے ایک ہمارے لیے بالضرور ہے یعنے
فتح یا شہادت کہ اگر حق تعالے ہمکو اونپر ظفریاب کرے پہ تو ہماری مراد ہی ہے پس حق تعالے اونکو ہمسے خوار کریگا
کہ یہ جنگ مثل جنگ بدر کے فیروزمند ہوجاویگی تو اونمین سے کسیکو باقی نہ چھوڑینگے سواے اون لوگون کے
جو سامنے سے بھاگ جاوینگے اور دوسرے یہ کہ یا رسول اللہ حق سبحانہ وتعالے ہمکو شہادت نصیب کرے اور
یا رسول اللہ ہم کچھ پروا نہین کرتے ہین کہ دونون مین سے کون ہو کیونکہ ہر آئینہ اوس ہر ایک مین خیر وخوبی ہے راوی
نے کہا پس ہمکو یہ خبر نہین پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے کسی قائل کے قول کو پھیرا یا رد کیا ہو بلکہ ہر ایک کے کلام مین
سکوت کیا تب حمزہ بن عبد المطلب رض نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کھاتا ہون اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا
مین آج کھانا نکھاؤن گا جب تک مدینے کے باہر نکلکر اپنی اس تلوار سے اونکے ساتھ جنگ کرون اور بعضے روایت
کرتے ہین کہ اوس روز جمعہ کو حمزہ صائم تھے اور روز شنبہ بھی صائم تھے یعنے بہ نیت عہد تا بدون جنگ وجدال افطار
نکرین پس اوسی روز شنبہ کو کہ صائم تھے مشرکین سے جاکر مقاتلہ کیا اور مروی ہے کہ نعمان بن مالک بن ثعلبہ برادر
بنی سالم نے کہا یا رسول اللہ مین شہادت دیتا ہون کہ ہر آئینہ گاوان مذبحہ جنکی تعبیر آپ نے مقتولان اصحاب اپنے کی
کی ہے مین بھی اونمین سے ہون پھر آپ مجکو کیون محروم رکھتے ہین جنت سے پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے سوا
کوئی معبود نہین ہے البتہ وہ مجکو داخل جنت کریگا حضرت نے فرمایا کیونکر مین تجکو جنت سے محروم رکھتا ہون اونہون نے
کہا مین خدا ورسول سے محبت رکھتا ہون روز معرکہ صف جنگ سے گریز نکرونگا حضرت نے فرمایا تو سچا ہے چنانچہ وہ
اوسی روز شہید ہوئے رضی اللہ عنہ اور اسیطرح ایاس بن اوس بن عتیک نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ اولاد عبد الاشہل
بھی اونہین گاوان مذبوحہ مین سے ہین ہمکو تمنا ہے یا رسول اللہ کہ ہم اوس قوم مین ذبح کیے جاوین اور وہ لوگ
ہمارے درمیان مارے جاوین پس ہم داخل جنت ہون اور وہ جہنم مین جاوین وعلاوہ یا رسول اللہ مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ لوگ اپنی قوم کیطرف پھر کر جاوین اور بیان کرین کہ ہمنے محمد کو یثرب کے کوٹھون اور ٹیلون پر
گھیر لیا تھا پس یہ بات باعث اونکی جرأت ودلیری کی ہوگی وتحقیق کہ اونہون نے ہمارے مزرعات کو پامال کیا
اور شاخہاے نخلستان کو قطع کر ڈالا پس اگر ہم اونکو اپنے موضع عرض سے دفع نکرینگے تو ہماری زراعات سبز نہونگی
یا رسول اللہ اور یہی دستور ہمارا ایام جاہلیت مین رہتا تھا کہ عرب لوگ ہمسے اسی قسم کی طمع کرکے ہمارے یہان
آتے تھے تو ہم لوگ تلوار پکڑ کر اونکی طرف نکلتے تھے تا آنکہ اونکو اپنے یہان سے دفع کردیتے تھے پس ہم آج زیادہ

حقدار اور پہلے سے اب اسکے حق پر ہین اسوجہ سے کہ بطفیل آپ کی حق تعالی نے ہماری تائید کی ہے اور پہنچوایا ہمکو ہماری جاے بازگشت یعنے جنت کو تو اب ہم لوگ اپنے گہرون مین محاصرہ نہ کیے جاوینگے اور اسیطرح خیثمہ ابو سعد بن خیثمہ سامنے حضرت کے کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ قریش نے ایک سال توقف کیا یعنی بعد بدر کہ جمعیت جمع کرتے رہے اور عرب کو اور اونکے رعایا کو ہر قسم کی قوم سے اپنے وادی مین کھینچ بلوایا بعد ازان آئے ہمارے یہان گھوڑون کی باگین لیے ہوے اور اونٹون کی باربرداری کھینچتے ہوے تا آنکہ ہمارے نواح میدانون مین آکر اوترے ہین اور ہمکو ہمارے گھرون اور کوٹھون مین محاصرہ کیا ہے بعد ازان جب وہ یہان سے بال وافر لیکر بلا خرج و گزند پھر جائینگے تو یہ بات اونکو جرأت دلاویگی پھر یہان تک کہ وہ تبفاریق پھر تاخت لاوینگے اور تاراج کرینگے اور ہماری متاع کو لیجاوینگے اور خراب کرینگے ہمارے چشمون اور رستون کو باوجود اسکے کہ کیا کچھ کر چکے ہین ہمارے کھیتون مین و بعد ازان اون عربون کو جو ہمارے گرد نواح مین ہین دلیری ہوگی یہانتک کہ جب یہ لوگ دیکھینگے کہ ہم لوگ طرف اعداء کے خروج نہین کرتے تو اونکو بھی ہم مین طمع ہوگی پس لازم ہے کہ ہم لوگ دشمنون کو اپنے گرد سے دور کرین قریب ہے کہ حق تعالے ہمکو اونپر ظفر یاب کریگا تو ہمارے نزدیک یہ عادت اللہ ہے کہ گویا اعادہ پیروزی بدر کا کیا یا یہ کہ ہمارے لیے دوسرا امر ہو کہ وہ شہادت ہے اور حال یہ ہے کہ جنگ بدر نے مجکو خطا اور غلطی مین ڈالا تھا یعنے مجکو دھوکھا دیا وحال آنکہ مجکو اوس معرکہ کی بڑی حرص تھی اور میرے حرص کی یہ نوبت پہونچی تھی کہ مین نے اپنے فرزند کے ساتھ دربارۂ خروج طرف بدر کے مساہمہ کیا یعنے باہم قرعہ ڈالا مگر اوسکے نام قرعہ نکلا پس اوسکو شہادت روزی ہوئی و حال آنکہ شہادت پر مین اوس سے زیادہ حریص تھا اب مین نے شب کو اپنے فرزند کے تئین بنہایت صورت پاکیزہ خواب مین دیکھا کہ اثمار جنت اور اوسکی نہرون مین بلا قید چھوٹا ہوا پھر رہا ہے اور وہ مجھسے کہتا ہے کہ جنت مین آکر مجھسے مل اور جنت مین ہماری رفاقت کر کیونکہ میرے پروردگار نے جو کچھ مجھسے وعدہ کیا تھا اوسکو مین نے برحق پایا و اللہ یا رسول اللہ مین آج صبح سے اوسکے مرافقت کا جنت مین بنہایت مشتاق ہون اور میرا سن بھی دراز ہو گیا اور ہڈیان گھل گئین ہین اور ملاقات اپنے پروردگار کی مجکو محبوب و مطلوب ہے پس آپ دعا کیجیے خدا سے یا رسول اللہ کہ وہ مجھے شہادت روزی کرے اور جنت مین مرافقت سعد کی نصیب کرے چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونکے لیے اس بات کی دعا کی کہ آخر وہ احد مین شہید ہوے اور اسیطرح انس بن قتادہ نے کہا یا رسول اللہ یہ معرکہ احدی الحسنیین ہے یعنے ہمارے لیے دو خوبیون مین ایک ضرور ہے یا شہادت یا غنیمت و فیروزی بقتل کفار تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مجکو تمپر خوف ہزیمت کا ہے **راوی** کہتے ہین کہ جب لوگون نے بغیر از خروج کے مدینے مین رہ کر لڑنے کو انکار کیا تب رسول خدا صلعم نے لوگون کو نماز جمعہ پڑھائی بعد ازان لوگون کو وعظ

وسینہ فرمایا اور امر بجد و جہاد کیا اور اونکو خبر دی کہ اگر تم لوگ صبر و استقامت رکھوگے تو تمہارے لیے نصرت
و ظفر ہے پس لوگ اس مژدہ سے خوش ہوے جبکہ رسول خدا صلعم نے اونکو خبر دی واسطے مقابلے دشمن کے
یعنے جبکہ اذن جہاد دیا و حال آنکہ اکثر اشخاص اصحاب مین سے اس خروج کو ناگوار سمجھتے تھے چنانچہ رسول خدا
صلعم نے اونکو حکم کیا کہ اپنے دشمنون کے لیے تیاری و کمر بندی کرو بعد ازان حضرت نے لوگون کو نماز عصر پڑہائی
اور لوگ مجتمع و مستعد ہوے اور اہل عوالی بھی حاضر ہوے اور عورتون کو اور بچے ٹیلون پر چڑہا دیا بعد ازان بنو عمرو
بن عوف اور جو لوگ اونکے شریک تھے اور قبیلہ نبیت اور مشرکا اونکے سب حاضر آئے اور ہتھیار لگائے
اوسوقت رسول خدا اپنی دولتسرا مین تشریف فرما ہوے اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی حضرت کی ساتھ تھے
کہ اون دونون نے حضرت صلعم کو عمامہ و لباس پہنایا اور باہر درمیان حجرہ و منبر کے یعنے حجرہ سے تا منبر مسجد
لوگ صف بستہ بانتظار برآمد ہونے حضرت کے کھڑے تھے کہ دفعتہً اون لوگون کے پاس سعد بن معاذ و
اسید بن حضیر آپہونچے اور اونسے کلام کرنے لگے کہ تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے کہا جو کچھ کہا اور اپنے
حضرت کے تمنے خروج سے انکار کیا اور حال یہ ہے کہ ہر امر اونپر نازل ہوتا ہے آسمان سے پس چاہیے کہ
اس امر کو اونہین کی طرف رد کرو اور اونہین کی طرف رجوع کرو اور جو کچھ اونہون نے تمکو امر کیا ہے اوسکو
بجا لاؤ اور جس بات مین تم اونکی خواہش دیکھتے ہو اور جو کچھ اونکی راے ہو اوسمین اونکی اطاعت کرو پس اسی
درمیان مین کہ قوم گفتگو اس امر کی کر رہی تھی اور بعضے کہتے تھے کہ بات وہی ہے جو سعد نے کہی اور بعضون نے
از روے علم و یقین واسطے مقابلہ و ستیزہ کے اپنی زرہ کو زیب تن کیا اور بعضے خروج سے کارہ و منکر تھے
کہ ناگاہ رسول خدا صلعم برآمد ہوے اور اوسوقت زرہ اپنی پہنے ہوے تھے وقد لبس لامۃ فاظہر الدرع وحزم وسطہا
زرہ اپنی پہنے تھے مگر اوسکو اوپر سے پہنے تھے یعنے زرہ پر زرہ یا پیراہن پر زرہ اور میانہ زرہ کو منطقہ چرمی کے
کہ وہ حمائل یعنے پرتلہ سیف پر کسے تھے یعنے تسمہ پرتلہ سے مضبوط باندھے تھے چنانچہ وہ منطقہ بالآخر پاس آل
ابی رافع مولے رسول خدا صلعم کے رہا تھا اور آنحضرت صلعم عمامہ پہنے ہوے اور سیف حمائل کیے ہوے تھے
پس جب آنحضرت اس تیاری سے برآمد ہوے تو لوگ اپنے کردار و گفتار پر پشیمان ہوے اور جو لوگ آنحضرت سے
سوال خروج بالحاح و اصرار کرتے تھے کہنے لگے ہمکو کیا ہوا تھا کہ ہم حضرت سے اصرار کرتے تھے اوس امر مین جو
خلاف مرضی مبارک تھا (یعنے پہلی راے حضرت کی قیام پر تھی) چنانچہ اہل راے جو مشورہ عدم خروج کا کرتے تھے
اہل اصرار کو نادم کرنے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ ہمکو کیا ہوا ہے جو ہم آپ کی مخالفت کرین پس جو کچھ
آپکا ارادہ ہو اور ہمکو کیا فائدہ جو آپکے امر کو ہم ناپسند کرین اور اوس سے انکار کرین و حال آنکہ یہ امر منجانب خدا
و رسول ہے تب فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین نے تم لوگون کو اس امر کی طرف بلایا یعنے جنگ بقیام مدینہ مگر تم لوگون نے

انکار کیا و حال آنکہ نبی کے تئین لازم و سزاوار نہین ہے کہ جب اوسنے اپنی زرہ کو پہن لیا تو پھر اوسکو اوتار ڈالے
یعنے نبی کو فسخ عزیمت جہاد لازم نہین ہے جب تک حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرے
اور یہی طریقہ تھا انبیاے سابقین علیہم السلام کا کہ جب کوئی نبی زرہ اپنے تن پر آراستہ کر لیتا تھا تو پھر اوسکو نہین اوتارتا تھا
جب تک کہ حق تعالے درمیان اوسکے اور اوسکے اعدا کے حکم مناسب کرتا تھا بعد ازان رسول خدا صلعم نے فرمایا دیکھو
جس امر کا مین نے تمکو امر کیا ہے اوسکی اطاعت کرو اور بسم اللہ کرکے چل نکلو کہ جسقدر تم صبر و استقامت رکھوگے
تمہارے لیے نصرت ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب ابن محمد الظفری نے اپنے
باپ سے کہ مالک بن عمرو النجاری اوسی جمعہ کو مر گئے جب رسول خدا صلعم زرہ پہنکر بقصد حرب روانہ ہوے تو جنازہ اوسکا
جہان جنازے رکھے جاتے تھے رکھا ہوا دیکھا اوسپر نماز جنازہ پڑھی اور گھوڑا اپنی سواری کا طلب کیا پھر سوار ہوکر
احد کو تشریف لیگئے **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی اسامہ بن زید نے اپنے باپ زید سے اونہون نے بیان کیا
کہ جعال بن سراقہ نے احد کو جاتے ہوے رسول خدا صلعم سے عرض کی یا رسول اللہ لوگ مجھسے کہتے ہین کل تو
قتل ہوگا اور جعال ہیٹتا کراہتا تھا کہ اس کرب سے دم اس شخص کا گھٹتا تھا حضرت نے اپنا ہاتھ اوسکے سینے پر مارا اپنے
اوسکا شرح صدر کیا اور تسلی دی کہ اس کلمہ کا جواب ہے کہ لیس الدہر کلہ غدا یعنے کیا کل زمانہ کل نہین کہلاتا ہے
بعد ازان رسول خدا صلعم نے تین برچھیان طلب فرمائین اونکے تین نشان علم تیار کراے چنانچہ ایک لوا قبیلہ
اوس کا واسطے دیکر اوسکو اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیا اور ایک لوا خزرج حباب بن المنذر بن الجموح کو عطا کیا
اور بعضے کہتے ہین کہ سعد بن عبادہ کو دیا اور علم مہاجرین کا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عنایت ہوا اور بعض کا
قول ہے کہ مصعب بن عمیر کو ملا بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنا گھوڑا طلب کیا اور اوسپر سوار ہوے اور دوش
مبارک پر کمان لگائی اور قناۃ یعنے نیزہ کو چھوٹ ہاتھ مین لیکر اوس روز تن نیزہ کا برنجی تھا یعنے بونڈی نیچے کا پھل
برنجی تھی اور سارے مسلمین ہتھیار بند تھے چنانچہ زرہ پوشون کی قطار ردیف وار جاتے تھے کہ اونہین سو زرہ پوش تھے
پھر جب سوار ہوے رسول خدا صلعم تو دونون سعد حضرت کے آگے آگے دوڑتے چلے ایک سعد بن عبادہ تھے
اور ایک سعد بن معاذ اور ہر ایک زرہ پوش تھے اور سب آدمی حضرت کے داہنے بائین چلے جاتے تھے تا آنکہ
بدائع مین پہونچے اور وہانسے زقاق حسی مین گئے یہان تک شیخین مین پہونچے اور شیخین نام دو ٹیلون کا ہے
کہ ایام جاہلیت مین ان دونون ٹیلون پر ایک بوڑھا اندھا اور ایک بوڑھیا اندھی رہتے تھے اور وہ دونون آپس مین
باتین کیا کرتے تھے اسواسطے اون دونون ٹیلون کا نام شیخین ہوا اور جب شیخین مین پہونچے اور دیکھا تو ایک لشکر
ہتھیار بند نظر آیا اوسکا شور اوسکے پیچھے سے سنائی دیتا تھا حضرت نے فرمایا یہ کیا ہے اور کیسا شور ہے لوگون نے
خبر دی یا رسول اللہ یہ لوگ حلیف کوکی ابن ابی کے ہین قوم یہود سے حضرت نے فرمایا طلب نصرت اہل شرک سے

اور اہل شرک کے نہین کیجا تی ہے پھر وہان سے رسول خدا صلعم آگے بڑھے تاآنکہ شیخین مین پہونچے وہان لشکر گاہ کیا
وہان گروہ نوجوانان حضرت کے سامنے آئے مثل عبد اللہ بن عمرو وزید بن ثابت واسامہ بن زید ونعمان بن بشیر و
زید بن ارقم وبراء بن عازب واسید بن ظہیر وعرابہ بن اوس وابو سعید الخدری وسمرہ بن جندب ورافع بن خدیج مگر حضرت نے
سب کو پھیر دیا رافع بن خدیج نے کہا اوسوقت ظہیر بن رافع نے عرض کی یعنے میری سفارش کی کہ یا رسول اللہ وہ
یعنے رافع بن خدیج تیر انداز وسنگ انداز ہے اور مین نے اپنی گردن بلند کرنی شروع کی تاکہ اونچا معلوم ہون اور مین
موزے پہنے ہوے تھا کہ کچھ اوس سے بھی اونچا تھا چنانچہ حضرت نے مجکو اجازت میدان کی دی پھر جب مجکو
اجازت مل گئی تو سمرہ بن جندب نے اپنے ربیب مری بن سنان سے جنے اوسکو پالا تھا اور اوسکی مان کا شوہر تھا
کہا اے اب رسول خدا صلعم نے رافع بن خدیج کو تو رخصت حرب کی دی اور مجکو پھیر دیا وحال آنکہ مین رافع کو کشتی مین
گرا دیتا ہون تب مری بن سنان الحارثی نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے میرے بیٹے کو لوٹا دیا اور رافع بن
خدیج کو لے لیا وحال آنکہ میرا بیٹا اوسکو کشتی مین گرا دیتا ہے حضرت نے فرمایا اچھا دونون کشتی کرین پس دونون نے
باہم کشتی کی تو سمرہ نے رافع کو گرا دیا تب حضرت نے سمرہ کو بھی اجازت دی اور مادر سمرہ کی بنی اسد سے تھی اور آگے بڑھا
ابن ابی اور لشکر اسلام سے ایک کنارہ اوترا تب اوسکے حلیف یہودی اور منافقین جو اوسکے ساتھ تھے ابن ابی سے
کہنے لگے کہ تو نے اپنی راے محمد سے ظاہر کردی اور اوسکی خیرخواہی کی اور اوسکو خبر دی تو نے کہ یہی راے اون لوگون
کی تھی جو گذر گئے تمہارے باپ دادا اور پہلی راے اونکی بھی موافق تیری راے سے ہوئی تھی مگر محمد نے اوسکے قبول
کرنے سے انکار کیا اور کہنا مانا اون چھوکرون کا جو اوسکے ساتھ ہین پھر رفیقون نے ابن ابی سے ازراہ نفاق وکینہ
کے روگردانی کی غرض رسول خدا صلعم نے اپنے لشکر کے ہمراہ مقام شیخین مین شب باشی کی اور ابن ابی اپنے اصحاب کے
درمیان شب باش ہوا اور یہ یون ہوا کہ جب رسول خدا صلعم جایزہ سے اون لوگون کے جو پیش کیے گئے تھے فارغ ہوے
اور آفتاب نے غروب کیا تب بلال نے مغرب کی اذان دی اور حضرت نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی بعد ازان بلال
نے اذان عشا کی کہی پس حضرت نے مع اصحاب نماز عشا ادا کی اور رسول خدا صلعم درمیان بنی النجار کے اوترے تھے
اور شب کی نگہبانی پر محمد بن مسلمہ کو پچاس جوان کے ساتھ مقرر فرمایا کہ گرداگرد لشکر کے گشت کرین تاآنکہ شب شروع ہوئی
اور مشرکین نے دیکھا کہ جسوقت رسول خدا صلعم اول شب سے آکر شیخین مین شب باش ہوے تو مشرکین نے اپنے
اسپ سوارون اور شتر سوارون کو جمع کیا اور رات کی نگہبانی ونگرانی پر اپنے یہان عکرمہ بن ابی جہل کو بسر کردگی
اسپان سوار کے مقرر کیا چنانچہ تمام شب گھوڑے اونکو ہنہناتے رہے یعنے ہنہناتے رہے آرام نکرتے تھے اور نزدیک
آتے تھے طلایہ اونکے دبے ہوے بمقام حرہ جو موضع سنگلاخ ہے اور وہان بلندی پر نہین چڑھ سکتے تھے
تاآنکہ وہان سے سوار پھر جاتے تھے اور مقام حرہ سے خوف کرتے تھے کہ وہان محمد بن مسلمہ بھی پچاس سوار سے

گشت کر رہے تھے اور ایسا ہوا کہ رسول خدا صلعم نے بعد فراغ نماز عشا کے فرمایا کہ کون شخص اس شب ہماری نگہبانی
و نگرانی کریگا تو ایک شخص نے اوٹھکر کہا مین پاسبانی کرونگا یا رسول اللہ حضرت صلعم نے فرمایا تو کون ہے تیرا کیا نام
اوسنے کہا ذکوان بن عبد قیس فرمایا بیٹھ جا پھر فرمایا کون شخص اس شب ہماری نگہبانی و پاسداری کریگا تو ایک شخص
کھڑا ہوا اور کہنے لگا مین یہ کام کرونگا فرمایا تو کون ہے اوسنے کہا مین ابو سبع ہون فرمایا بیٹھ جا پھر حضرت نے
پوچھا کہ آج کی رات کون آدمی ہماری چوکیداری کریگا تو ایک مرد اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا مین ایسا کرسکتا ہون کہا تو کون ہے
اوسنے عرض کی مین ابن عبد قیس ہون فرمایا بیٹھ جا پس رسول خدا صلعم نے تھوڑی دیر توقف کرکے فرمایا تم تینون
آدمی جو اوٹھے تھے کھڑے ہوجاؤ پس فقط ذکوان بن عبد قیس کھڑے ہوے حضرت صلعم نے فرمایا تیرے دونون ساتھی کیا ہوے
اونہون نے عرض کی مین ہی ہی آپ سے اقرار شب نگرانی کا کیا تھا فرمایا اچھا تو ہی جا حق تعالے تیری نگرانی کریگا
پس اونہون نے اپنی زرہ پہنی اور سپر لگائی اور رات کو لشکر مین گشت کرنے لگے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف حضرت صلعم
کے گرد پھرتے تھے اور ایکدم جدا نہوتے تھے اور رسول خدا صلعم نے خواب فرمایا آخر شب تک پھر جب وقت سحر ہوا تو حضرت
نے فرمایا رہبر لوگ کہان ہین کون شخص ہمکو راہ بتاویگا اور راہ مطلوب پر لگا دیگا کہ ہمکو قریب کی راہ سے اوس قوم پر
لیچلے تب ابو حثمۃ الحارثی اوٹھ کھڑے ہوے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مین اوس راستے پر لیچلونگا اور بعضون نے کہا
وہ اوس بن قیظی تھے اور بعضون نے کہا ہے وہ محیصہ تھے اور راوی نے کہا ہمارے نزدیک ہونا ابو حثمہ کا ثابت
و متحقق ہے چنانچہ جب رسول خدا صلعم خوابگاہ سے برآمد ہوے اور اپنے گھوڑے پر سوار ہوے تو ابو حثمہ حضرت کو
بنی حارثہ مین لیگئے پھر بمقام اموال جا پہونچے تا آنکہ حائطے مین مربع بن قیظی کے گذر ہوا اور مربع اندھا منافق تھا
پس جب رسول خدا صلعم مع اصحاب داخل حائطہ ہوے تو مربع کھڑا ہوا اور سبکے سامنے خاک اوڑانے لگا اور کہنے لگا
کہ اگر تو رسول خدا کا ہے تو میرے حائطے کے اندر قدم نرکھہ تب سعد بن زید الاشہلی گوشۂ کمان سے جو اوسکے ہاتھ مین تھی
اوس اندھے منافق کو مارنے لگے اور اوسکے سر کو ایسا زخمی کیا کہ خون بہنے لگا پس بعضے بنی حارثہ اون لوگون مین سے
جو مربع کی رای پر تھے سعد پر غضبناک ہوے اور کہنے لگے ای بنی عبد الاشہل یہ تم لوگون کے عداوت کی باتین ہین کہ اوسکو
تم ہمارے حق مین کبھی نچھوڑوگے تب اسید بن حضیر نے کہا لا واللہ یہ بات نہین بلکہ باعث تمہارے نفاق کا ہے
واللہ اگر نفعلی یہ بات کہ مین نہین جانتا ہون کہ اس امر مین کیا موافق مرضی رسول خدا صلعم کے ہے تو مین بیشک
مربع کو اور جو کوئی مثل اوسکے اوسکی رائے پر ہے اوسکو بھی قتل کرتا پس اون سب نے یہ بات سنکر سکوت کیا اور
رسول خدا صلعم وہان سے آگے چلے اور اسی درمیان مین کہ حضرت صلعم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ ابو بردہ بن نیار کے گھوڑے نے
دم اوچھالی اور ابو بردہ کے نیام شمشیر پر دم گھوڑے کی جا پڑی میان کھسک پڑا تلوار ننگی ہوگئی حضرت نے فرمایا ای صاحب شمشیر
اپنی شمشیر کو اونچی رکھ مین گمان کرتا ہون کہ عنقریب تلوارین کھینچینگی پھر اسکا آشنا ہوگا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم

فال کو پسند کرتے تھے اور طیرہ سے کراہت کرتے تھے یعنے فال نیک شگون و طیرہ بدشگون اور رسول خدا صلعم نے
مقام شیخین سے فقط زرہ واحد پہنی تھی جب احد مین پہونچے تو دوسری زرہ بھی پہنی اور سر پر مغفر یعنے قلنسوا آہنی
خود رکھا پھر جب حضرت نے منزل شیخین سے کوچ کیا اوسیوقت مشرکین نے بھی لشکر اپنا تعبیہ کو روانہ کیا پھر قریب
وہ ایک مقام پر زمین ابن عامر مین اوسی روز پہونچے پھر جب رسول خدا صلعم احد مین گئے اور اوسی روز موضع قنطر
مین آئے اور وقت نماز کا آگیا تھا اور اوسوقت اوس جگہ سے مشرکین بھی نظر آتے تھے تب حضرت نے بلال کو
اذن اذان دیا اور وہان ٹھہر کر صحابہ کی صفین بناکر حضرت نے نماز صبح پڑھائی اور اوسی مقام سے ابن ابی
اپنے لشکر کو لیکر جدا ہوا اور مدینہ کو پھر چلا اور آگے آگے اپنے لشکر کے شترمرغ کیطرح سر اوٹھاکے چلا جاتا تھا اور
عبداللہ بن عمرو بن حرام اون لوگون کے پیچھے ہوے اور فہمایش کرتے جاتے تھے کہ مین تمکو پند و نصیحت کرتا ہون
اور یاد دلاتا ہون دربارہ خدا و رسول و دین تمہارے و بمقدمہ عہد تمہارے جو تم لوگون نے رسول خدا صلعم سے
شرط کی ہے کہ تم اونکی حمایت کروگے اور اونکو باز رکھوگے اوس ضرر سے جس سے تم اپنی جانون کو اور اپنی زنان
و فرزندان کو باز رکھتے ہو ابن ابی نے جواب دیا کہ میری راے نہین کہ تم یہان اسکے اور اونکے قتال ہوا ہو اے ابو جابر
اگر تو میرا کہنا مانے تو تو بھی ہمارے ساتھ مدینہ کو پھر چل کیونکہ جو لوگ کہ اہل عقل و رای ہین وہ سب تیرکو پھر گئے اور ہم لوگ
محمد کی نصرت کرنے والے ہین مگر مدینے مین وحال آنکہ اونہون نے ہماری مخالفت کی ہر چند ہمنے اونسے اپنی راے
بیان کی مگر اونہون نے ہمارا کہنا نمانا مگر کہنا مانا چھوکرون کا جن پر جہاد واجب بھی نہین پھر جب ابن ابی نے عبداللہ
کے ساتھ لوٹنے سے انکار کیا اور مدینے کی گلیون مین داخل ہوگئے تو ابو جابر نے اون لوگون سے کہا خدا تمکو
دور رکھے اور تمپر لعنت کرے قریب ہے کہ حق تعالے اپنے نبی اور سارے مومنین کو تمہاری نصرت سے بے نیاز و بے پروا
کریگا مگر ابن ابی پیچھا پھیرے چلا ہی گیا اور یہی کہتا رہا آیا ہو سکتا ہے کہ محمد میرا کہنا نمانین اور لڑکون کا کہا کرین پس
عبداللہ بھی وہان سے پھر کر دوڑتے ہوے رسول خدا صلعم سے آملے اور اوسوقت حضرت صف کو صفوف صحابہ کی
آراستہ کر رہے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جب اصحاب رسول خدا صلعم کو گزند عظیم پہونچا تھا تو ابن ابی سنکر بہت
خوش ہوا اور اظہار شماتت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ محمد نے ہمارے خلاف کیا اور بے عقلون کی راے پر چلے الغرض
جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کی صفین باندھتے تھے تو پچاس مردان تیرانداز کو عینین کیطرف قائم کیا اور اونپر
عبداللہ بن جبیر کو افسر کیا اور بعضے کہتے ہین کہ اونپر سعد بن ابی وقاص کو افسر کیا ابن واقد راوی نے کہا ہمارے
نزدیک اونپر افسر ہونا عبداللہ بن جبیر کا صحیح و ثابت تر ہے اور رسول خدا صلعم نے صفوف اصحاب اس موقع سے
مرتب کی کہ احد کو اپنی پشت پر کیا اور مدینے کو سامنے کے رخ کیا اور عینین کو اپنے بیسار پر رکھا اور مشرکین نے
ترتیب اپنے لشکر کی وادی مین اسطرح شروع کی کہ مدینے کو پس پشت رکھا اور احد کو رخ کے سامنے کیا اور بعضون نے

روایت کی ہے کہ رسول خدا صلعم نے عینین کو پس پشت کیا تو آفتاب بھی پشت پر تھا اور مشرکین نے آفتاب کو
مواجہہ مین لیا تھا ابن واقدی نے کہا ہمارے نزدیک قول اول صحیح تر ہے کہ احد حضرت کے پس پشت تھا اور
مدینہ کی طرف رخ تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی یعقوب بن محمد الظفری نے حصین بن
عبد الرحمان بن عمرو سے اونہون نے محمود بن عمرو بن یزید بن السکن سے اونہون نے کہا جب پہونچے رسول خدا
صلعم احد مین اور کفار قریب عینین اوترے تھے تب حضرت نے احد کو پس پشت کیا اور حضرت نے منع کیا کہ جبتک
مین کسیکو حکم کرون کوئی قتال نکرے جب اس بات کو عمارہ بن یزید بن السکن نے سنا تو کہنے لگا کیا ہین
کھیت چروادون اپنے بیٹے کا جسکو اون لوگون نے قتل کیا اور ہنوز ہمنے اونکو ہتھیار نہین مارا اور متوجہ ہوے مشرکین
کہ اونہون نے بھی اپنی صفون کو آراستہ کیا اسطرح کہ میمنہ پر خالد بن الولید کو اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو مقرر کیا
اور اونہون نے اپنے بیان دو سو سوار کے دو مجنبہ بنائے یعنے دو غول داہنے بائین اور سوارون پر صفوان
بن امیہ کو افسر کیا تھا اور بعضے کہتے ہین عمرو بن العاص کو افسر کیا تھا اور تیراندازون پر عبد اللہ بن ربیعہ کو افسر
کیا تھا اور تیرانداز سو آدمی تھے اور نشان لشکر کا طلحہ بن ابی طلحہ کو دیا تھا اور نام ابی طلحہ کا عبد العزی بن عثمان
بن عبد الدار بن قصی تھا اور اوس روز ابوسفیان نے پکار کر کہا کہ اے بنی عبد الدار ہم خوب جانتے ہین کہ تم لوگ
نشان برداری مین ہمسے زیادہ حقدار ہو اور ہمکو چند روز کے لیے صرف بدر مین نشان برداری ملی تھی اور تمہاری
قوم سابق سے حامل لوا رہے ہین پس تم اپنے اس لوا کو مضبوط پکڑو اور اوسکی حفاظت کرو یا ہمارے اور اوسکے
درمیان چھوڑ دو یعنے اوسکو ہمارے درمیان چھوڑ دو اسواسطے کہ ہم لوگ طالب موت اور طالب خون ہین کہ خون
چاہتے ہین جو ابھی تازہ عہد ہے اور ابوسفیان کہتا تھا کہ جب نشانون پر زوال آویگا تو بعد اوسکے پھر
لوگون کو نہ قیام ہوگا اور نہ بقا ہوگی پس یہ سنکر بنی عبد الدار غضب مین آئے اور کہنے لگے کہ ہم اپنے لوا کو
تمہارے سپرد کرین یہ کبھی نہوگا لیکن اوسکی محافظت کرنی بس قریب ہے کہ تو دیکھیگا تب اوسوقت اعیان
لشکر نے اوس نیزہ نشان کے تئین طلحہ کو سپرد کیا اور بنو عبد الدار نے نشان کو قبضے مین لاکر ابوسفیان کو
سخت و ناسزا کہا اوسوقت ابوسفیان نے کہا ہم دوسرا نشان تیار کرینگے اون لوگون نے کہا ہان مگر اوسکو کوئی
سواے کسی بنی عبد الدار کے کوئی غیر نہ اوٹھانے پاویگا اور سواے اس امر کے دوسری بات کبھی نہوگی اور حال رسول خدا
صلعم کا یہ تھا کہ پا پیادہ ہوکر صفوف اصحاب کو برابر کرتے تھے اور اپنے اصحاب کو واسطے قتال کے آمادہ کرتے تھے
اور فرماتے تھے تو آگے بڑھ اے فلانے اور اے فلانی تو پیچھے ہوجا اور یہ اسلیے تاکہ اگر شانہ کسی شخص کا باہر نکلا ہوا
دیکھین تو اوسکو آگے پیچھے کردیتے تھے پس آنحضرت اون لوگون کو ایسا راست کرتے تھے گویا کہ اوس صف سے
تیرون کو راست کرلیتے ہین راوی نے کہا جب صفین برابر ہوچکین تو حضرت صلعم نے پوچھا کہ نشان مشرکین کا

کون شخص اوٹھائے ہے لوگون نے کہا اونکے لوار کے حامل بنی عبد الدار ہین فرمایا ہمارے لوگ وفاداری مین اونسے زیادہ سزاوار ہین پھر فرمایا مصعب بن عمیر کہان ہے مصعب نے عرض کی مین یہ حاضر ہون فرمایا تو ہمارا علم لے پس مصعب بن عمیر وہ علم لیکر روبروے رسول خدا صلعم کے کھڑے ہوے بعد ازان حضرت کھڑے ہوے اور لوگون کے سامنے خطبہ شروع کیا جسکا ترجمہ یہ ہے فرمایا اے گروہ مردم مین تمہارے تئین پند واندرز کرتا ہون اوس بات کی جسکی بابت حق تعالے نے اپنی کتاب مین مجکو نصیحت کی ہے کہ وہ عمل بطاعت اور پرہیزگاری حرام چیزون سے ہے اور تم لوگ آجکے روز بمقام ذخیرہ خیر واجر عظیم کے ہو کیونکہ یہ سب اوس شخص کے لیے ہے کہ جو کچھ اوسپر واجب ہے یاد کرے اور اوس امر کے واسطے اپنی نفس کو استقامت اور یقین پر قائم رکھے و بچشم دلی کوشش کرے اسواسطے کہ جہاد با دشمن سخت و شوار ہے اس امر پر قائم رہنے والے بہت قلیل ہین اور وہ وہی ہین جنکے رشد وقوت کو خدا نے استوار کیا ہے پس جو کوئی فرمان بردار خدا کا ہے اوسکا مددگار خدا ہے اور جو کوئی تابعدار شیطان کا ہے اوسکا یار شیطان ہے پس چاہیے کہ جہاد پر استقامت کرنے سے اپنے اعمالون کو کشادہ کرو اور بدینوسیلہ جو کچھ خدا نے تمہارے حق مین وعدہ کیا ہے خدا سے طلب کرو اور طریق طلب یہ ہے کہ جو کچھ مین تمکو حکم کرتا ہون اوسکو اپنی نفس پر لازم کرو اور بجالاؤ کہ ہر آئینہ مین تمہاری راستبازی کا حریص ہون اور آپسمین اختلاف ڈالنا و تنازع و ناپروائی کرنا موجب پستی ہمت و ضعف ایمان کا ہے اور ایسی باتین خدا پسند نہین کرتا اور نہ ایسی باتون پر خدا نصرت و فیروزی دیتا ہے اے گروہ مردمان اسوقت ایک امر تازہ میری خاطر مین گذرا ہے کہ جو شخص حرام سے ہے حق تعالے اوسکو اپنے نبی سے دور رکھیگا اور جو کوئی مجھپر ایکمرتبہ صلوۃ و درود بھیجیگا اوسپر خدا اور ملائکہ دس بار رحمت بھیجینگے اور جو کوئی نیک کام کریگا مسلم ہو یا کافر اجر اوسکا خدا کے نزدیک ثابت ہے خواہ وہ بلا مدت اسی دنیا مین ملے خواہ مدت آخرت مین حاصل ہو اور جو کوئی ایمان و یقین لاتا ہے خدا پر اور روز حشر پر حق جانتا ہے اوسپر نماز جمعہ روز جمعہ واجب ہے مگر اطفال نابالغ اور نسوان اور مریضون پر واجب نہین ہے اور نہ اوس غلام پر جو مالک کے قبضے مین ہے اور جو کوئی ان امور سے ناپروا ہے اوس سے خدا بے پروا ہے اور خدا بے نیاز و صاحب حمد و ثنا ہے اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو تقرب بخدا حاصل ہو سوائے اوس امر کے جسکا مین تمکو حکم کرتا ہون اور مجکو کوئی عمل ایسا معلوم نہین ہی جس سے تمکو قربت جہنم کی حاصل ہو سوا اون کامون کے جس سے مین تمکو منع کرتا ہون امر واقعی یہ ہے کہ روح الامین جبرئیل نے میرے دل مین القا کیا ہے یعنی مجھے وحی کی ہے کوئی جاندار اوسوقت تک ہرگز نمریگا کہ جبتک پورا اور تمام رزق اپنا پالیوے اور اوسمین سے کچھ کم نہوگا اگرچہ اوسکی طلب حاصل کرنے مین سستی و تاخیر کرے پس خوف خدا رکھو اور طلب رزق مین خوبی و شائستگی عمل مین لاؤ یعنی بوجہ حلال طلب کرو اور اوسکی دیر یابی تمکو اس بات پر آمادہ نکرے کہ اوسکو خدا کی نافرمانی اور گناہ مین طلب کرو یعنے اوسکو حرام سے طلب نکرو کیونکہ

جو چیز خدا کے پاس ہے کوئی شخص اوسے معصیت کر کے قدرت نہین پا سکتا اگر پا سکتا ہے تو خدا کی طاعت سے
و بتحقیق کہ خدا نے تمھارے لیے حلال و حرام کو بیان واضح کر دیا ہے سواے اون امور کے جو درمیان حلال
و حرام کے مشتبہ الحکم ہین یعنے حکم اوسکی حلت و حرمت کا معلوم نہین کہ وہ متشابہات مین سے ہین مگر مردمان
کثیر اوسکو نہین جان سکتے سواے بعض کے جو معصوم یعنے گناہ سے دور ہین پس جو کوئی اون شبہات کا
ارتکاب نکریگا تو وہ محفوظ رکھیگا اپنی آبرو اور اپنے دین کو اور جو کوئی اون شبہات کے اندر پڑیگا تو وہ مثل
اوس چرواہے کے ہے جو کنارے ایک حد یا حدیقہ کے ہو عنقریب ہو کہ اوسمین در آوے یعنے کیا عجب
کہ اوسکا گلہ غنم وغیرہ اوس حدیقہ مین گھس جاوین اور حال یہ ہے کہ ایسا کوئی بادشاہ نہین جسکا کوئی حد یعنے حدیقہ
یا حدیقہ مخصوص نہو پس آگاہ ہو کہ حدود خداے عز و جل اور حدیقہ اوسکا اوسکی محارم ہین یعنے وہ چیزین اور وہ باتین
کہ خدا نے حرام کیا پس اجتناب اوس سے موجب حفاظت دین ہے اور مومن مومنون مین جیسے سر ہوتا ہے
دھڑ پر جب درد سر ہوتا ہے تو تمام بدن اوسکی طرف متوجہ و مصروف ہو جاتا ہے والسلام علیکم راوی
مصنف کتاب نے کہا مجھے خبر دی محمد نے باسناد فلان و فلان رواۃ کثیرہ کے مطلب بن عبداللہ سے اونھون نے کہا
کہ مشرکین مین سے اول جس شخص نے بناے حرب کی ڈالی وہ ابو عامر تھا کہ اپنی قوم سے پچاس آدمی ہمراہ لیکے میدان مین
آیا اور اوسکے ساتھ اکثر عبید یعنے غلامان قریش تھے اور ابو عامر خود بھی غلام عمرو کا تھا قبیلہ اوس مین پس اوسنے
ندا دی اے قوم مین ابو عامر ہون مسلمین نے جواب دیا اے فاسق لا مرحبا بک لا اہلا یعنے تجھکو فراخی و وسعت
نصیب نہو اور تیرا کوئی مونس نہو اوسنے کہا میری قوم کو میرے بعد مصیبت ہوپہنچی (یعنے میری غیبت مین
روز بدر کہ وہ حاضر نتھا) اور اوسکے ساتھ اکثر غلامان اہل مکہ تھے پس وہ سب پتھر پھینکنے لگے اور مسلمین بھی اونکو
پتھر مارنے لگے اور ایک ساعت تک پتھر چلے تا آنکہ ابو عامر اور اوسکے ساتھی بھاگے اور طلحہ لوگون کو پکارتا تھا
کہ میدان مین لڑنے کو آؤ اور لوگ کہتے تھے کہ عبید یعنے غلامون نے کبھی قتال نہین کیا ہے اونہین کر سکتے
اسلیے اونکو حکم کیا کہ وے لوگ پاسبانی لشکر کی کیا کرین اور قبل اس سے کہ دونون لشکر باہم مقابلہ مین آوین زنان
مشرکین سامنے صفوف مشرکین کے دہل و دف و دائرہ بجاتی تھین تا آنکہ پھرتی ہوئین پیچھے صفون کے
ہو جاتی تھین اور مطلب بن عبداللہ نے کہا کہ جب صف مشرکین کی ہمارے قریب آجاتی تھی تو وہ عورتین اون
صفون کے پیچھے ہو رہتی تھین اور صفون کے عقب کھڑی رہتی تھین جب کوئی شخص اونمین سے پیچھے ہٹتا
اور منہ پھیرتا تھا تو وہ عورتین اوبھارنا اور غیرت دلانا شروع کرتی تھین اور اوسکو مقتولان بدر کی یاد دلاتی تھین
اور ایسا ہوا کہ قزمان ایک شخص تھا منافقین مین سے کہ وہ معرکہ احد سے پیچھے رہ گیا تھا جب لشکر اسلام
مدینے سے چلا گیا تو صبح کو زنان بنی ظفر اوسکو غیرت دلانے لگین اور کہنے لگین اے قزمان مردون نے

جانب احد خروج کیا اور تو باقی رہ گیا اے قزمان جو تو نے ایسا کیا ہے تو تجھکو شرم نہین آتی ہے تو مرد نہین
عورت ہے تیری قوم تو چلی گئی تو گھر مین بیٹھا رہ گیا پس وہ عورتین اوسکو یہ سب باتین یاد دلاتی تھین تا آنکہ
قزمان اپنے گھر کے اندر گھسکر کمان اپنی اور ترکش اور اپنی تلوار باہر لیکر نکلا اور وہ معروف بشجاعت تھا پس
دوڑتا ہوا لشکر کو چلا تا آنکہ رسول خدا صلعم کے پاس پہونچا اور اوسوقت حضرت صلعم صفوف مسلمین برابر کر رہے تھے
پس وہ صفون کے عقب سے آیا تا آنکہ صف اول تک جا پہونچا اور اوسی صف مین شامل رہا پس مسلمین مین سب سے
پہلے پہلے جسنے تیر چلایا وہ وہی قزمان تھا پس اوسنے تیر چلانا شروع کیا اور تیر اوسکے گویا رماح یعنے برچھے تھے
اور وہ غضب مین آکر مثل شتر کے بلبلاتا تھا بعد ازان اوسنے تلوار پکڑی پھر بڑے کام کیے مگر آخر کو اوسنے
خودکشی کی کہ آپ اپنے تئین قتل کیا اور حال یہ تھا کہ اوسکے حین حیات جب ذکر اوسکی شجاعت وقتال کا پیش رسول خدا
صلعم کے آجاتا تھا تو فرماتے تھے وہ اہل جہنم مین سے ہے اور ایسا ہوا کہ جب مسلمین اوس معرکہ مین بیدل
ہونے لگے تھے تو قزمان نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور کہتا تھا کہ فرار سے موت بہتر ہے اے آل اوس
قتال کرو اپنے حسب نسب کی غیرت پر اور ایسا کرو جیسا مین کرتا ہون مطلب ابن عبد اللہ راوی نے کہا کہ
قزمان تلوار پکڑکر درمیان مشرکین کے گھس جاتا تھا یہان تک کہ لوگ کہتے تھے کہ ضرور وہ مارا گیا اور پھر وہ
اونمین سے نکلا چلا آتا تھا اور کہتا تھا مین ظفری کا لڑکا ہون یعنے قبیلہ ظفر سے ہون غرض اوسکے اس کلمہ سے
کہ ابن شجاعت بنی ظفر ہے چنانچہ اوسنے مشرکین مین سے سات آدمی قتل کیے اور آپ بھی زخمی ہوگیا اور زخم
کثرت سے لگے تھے گر پڑا پس قتادہ بن النعمان اوسکے پاس آئے اور اوسکو آواز دی کہ اے ابو الغیداق
تیرا کیا حال ہے قزمان بولا یالبیک یعنے کاش تو میری جگہ ہوتا تو حال تجھکو معلوم ہوتا تب قتادہ نے کہا تجھکو شہادت
مبارک ہو قزمان نے کہا اے ابو عمرو واللہ مین نے دین کے واسطے قتال نہین کیا بلکہ اس نظر سے مین نے
قتال کیا کہ قریش مکہ اگر ہمارے یہان آوینگے تو ہمارے نخلستان وغیرہ کو تباہ کر ڈالینگے یا آنکہ جب قریش
مسلمین پھر کر مدینے مین آوینگے تو ہماری املاک کو خراب کرینگے اور جب کہ حال اوسکے مجروح ہونیکا پیش رسول خدا
صلعم کے ہوا تو فرمایا وہ اہل جہنم مین سے ہے چنانچہ جب اوسکے زخمون نے بہت شدت کی تو اوسنے اپنے تئین آپ
ہلاک کیا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ حق تعالے تائید دین کی کبھی مرد فاسق سے بھی کرا دیتا ہے اور بیان کیا
راویون نے کہ رسول خدا صلعم نے تیراندازون کو آگے مقدم کیا اور اون لوگون سے فرمایا ہمارے پیچھے
والون کی خبرداری کرو کیونکہ مین اندیشہ کرتا ہون کہ دشمن ہمارے عقب سے نہ آپڑین اور اپنی جگہ کو پکڑے رہو
اور اوس سے نہ ہٹو نہ تجاوز کرو اور اگر تم ہمکو دیکھو کہ ہم اونکو بھگا کر اونکے لشکر مین گھس گئے ہین تب بھی تم اپنی اس جگہ کو
نہ چھوڑیو اور اگر تم ہمکو دیکھیو کہ ہم لوگ قتل ہوے تب بھی تم ہماری کمک کو اور اونکو ہمسے دفع کرنے کو اپنے مقام

جدا ہوجیو پھر حضرت نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَشْهَدُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ یعنے اے خداوند مین تجکو انپر حاضر و ناظر کرتا ہون اور فرمایا
کہ تم اونکے گھوڑون کو چوڑے بھال کے تیرون سے ماریو کیونکہ گھوڑے تیرون کے مقابل کبھی نہین کرتے ہین اور
حال یہ ہے کہ مشرکین کے یہان دو غول سوارون کے تھے میمنہ والے رسالے پر تو خالد بن الولید افسر تھا اور
میسرہ والے پر عکرمہ بن ابی جہل تھا اور راویون نے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلعم نے لشکر راست و چپ
جسکو میمنہ میسرہ کہتے ہین مرتب کر چکے تو لوائے اکبر مصعب بن عمیر کو عطا فرمایا اور لوائے اوس اسید بن حضیر کو عنایت ہوا
اور لوائے خزرج کو سعد یا حباب نے پایا اور گروہ تیر اندازان اپنے پیچھے والون کی حفاظت کرتے ہوئے سواران
مشرکین پر تیر مارتے جاتے تھے پس بھگوڑے سامنے سے منہ پھیر کر بھاگے چنانچہ بعض تیر اندازون نے بیان کیا
کہ ہم اپنے تیرون کو نگاہ کرتے تھے تو جو تیر ہم اونکے خیل پر چلاتے تھے تو ہمنے کسی تیر کو نہین دیکھا کہ وہ زمین پر گرا ہو
یعنے خالی گیا ہو بلکہ وہ گھوڑے پر پڑا یا سوار کو لگا اور کہا راویون نے کہ وہ قوم باہمدگر قریب ہو گئے
اور اونہون نے اپنے صاحب لوا یعنے نشان بردار طلحہ بن طلحہ کو آگے کیا اور صفون کو آراستہ کیا اور اپنی عورتون کو
پس پشت مردون کی قریب اونکے نشانون کے کیا کہ ہند اور اوسکے ساتھ والیان طبل و دف بجا بجا کر اور گا گا کر لوگون کو جوش
مین لاتی تھین اور اپنے مردون کو آمادہ جنگ کرتی تھین اور واقعات بدر کو یاد دلاتی تھین اور شعر گاتی تھین جنکا
مضمون یہ ہے کہ ہم لوگ دختران طارق ہین کہ فرشہائے نرم پر بیٹھتے تھے اگر تم لوگ اس جنگ مین آگے بڑھکر لڑوگے
تو ہم تم باہم پھر ملینگے اور اگر پیٹھ پھیروگے تو ہم تمسے مفارقت کرینگے اور ہمارے تمہارے درمیان مین ایسا فراق ہوگا
کہ پھر ملاقات نہوگی تب اوسوقت طلحہ بن طلحہ نشان بردار نے پکار کے کہا کہ کون شخص لڑنے کو نکلتا ہے پس علی
علیہ السلام نے جواب دیا کہ آیا تو لڑنے کو نکلیگا اوسنے کہا ہان مین نکلونگا تب وہ دونون اپنی اپنی طرف سے
درمیان دونون صفون کے باہر نکلے اور رسول خدا صلعم دو سہری زرہ اور خود و قبہ بالائے خود پہنے ہوئے زیر علم
بیٹھے تھے ناگاہ وہ دونون باہم ہوئے پس علی نے جابکدستی و چالاکی سے بڑھکر ایک ایسی ضربت اوسکے سر پر
لگائی کہ تلوار اوسکے سر مین تیر گئی یہانتک کہ سر اوسکا اور اوسکے ریش و ذقن تک دو پارہ ہو گیا پس طلحہ تو زمین پر گرا
اور علی علیہ السلام اپنی صف مین پھر گئے تو لوگون نے علی سے کہا کہ آپ نے اوس بدخصال کا سر کیون نہ کاٹ لیا اور اوسکو
جان سے کیون مار نہ ڈالا اونہون نے کہا اسواسطے کہ جب وہ گرا تو میرے سامنے اوسکی شرمگاہ کھل گئی تو مجکو اوسپر رحم
و ترس آیا کہ مین اوسپر دوبارہ ہاتھ ڈالکے پھر آیا کہ وہ سردار لشکر ہے اور مجکو یقین ہوا کہ عنقریب خدا اسکو قتل کریگا یعنے وہ ایسا
زخمی ہے کہ خود مر جائیگا اور بعض روایت مین یون ہے کہ طلحہ نے علی پر حملہ کیا پس اوسکے وار کو علی نے سپر پر روکا
پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نکیا تو پھر علی نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکے زرہ مشمرہ یعنے ران تک لٹکی تھی یا دامن گردانی
پہنے تھا پس علی نے اوسکے دونون رانون کو تاک کے تلوار ماری کہ دونون پاؤن اوسکے کٹ کے جدا ہو گئے پھر جب

ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کریں تو اوسنے کہا تجھپر رحم و ترس کرو پس علی نے اوسکو چھوڑ دیا تا آنکہ کوئی مسلمین مین سے اوسکے پاس گیا اور اوس نیم جان کا سر کاٹ لایا اور بعض روایت مین ہے کہ خود علی ع نے اوسکو قتل بھی کیا پس جب طلحہ قتل ہوگیا تو رسول خدا صلعم کو سرور ہوا اور اظہار تکبیر کا فرمایا پھر سارے مسلمین نے تکبیر کی و بعد ازان اصحاب نبی نے لشکر مشرکین پر سخت حملہ کیا اور اونکو ایسا مارنا شروع کیا کہ صفین اونکی پراگندہ ہوگئین اور اوسوقت تک کہ سوا ے طلحہ کے کوئی قتل نہوا تھا تو بعد طلحہ کے لواء مشرکین کو ابو شیبہ عثمان بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تھا اور وہ آگے عورتون کے شعر رجز پڑھتا تھا جسکا مضمون یہ ہے [1] کہ اہل لواء یعنے نشان بردار پر حق یہ ہے کہ نیزہ اوسکا خون مین رنگین ہو یا ٹوٹ جاوے آخرکار ابو شیبہ نشان لیے ہوے آگے بڑھا اور عورتین دف بجا بجا کر گاتی تھین کہ لوگون کو ابھارتی اور جوش مین لاتی تھین چنانچہ ابو شیبہ عثمان حامل نشان پر حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے حملہ کیا اور اوسکے دونون شانون کے درمیان مین ایسی تلوار ماری کہ اوسکا ہاتھ و شانہ جدا ہوگیا یہان تک کہ تلوار اوسکی کمر و ناف تک اوتر گئی کہ اوسکا پھیپھڑا تک کھل گیا بعد ازان حضرت حمزہ یہ کہتے ہوے پھرے کہ مین اوس شخص کا بیٹا ہون جو حاجیون کا پانی پلانے والا تھا اوسوقت اوس نشان کو ابو سعید بن ابی طلحہ نے اوٹھایا تو سعد بن ابی وقاص نے اوسکو تیر مارا کہ اوسکے حلق مین جا لگا اور وہ زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود شدہ تھا اور اوسمین دامن یعنے جھالر نتھی جو قفا پر لٹکتی ہے اسوجہ سے حلق اوسکا کھلا ہوا تھا کہ تیر سے چھد گیا پس زبان اوسکی باہر نکل آئی جیسے کتے زبان نکالے لیتے ہین اور بعض روایت مین ہے کہ جب ابو سعید نے نشان اوٹھایا تھا تو عورتین اوسکے پیچھے کھڑی ہوئین یہ شعر پڑھتی تھین جسکا مضمون یہ ہے [2] اے بنی عبد الدار تم اپنے دشمنون کی پشتون پر ایسی تلوارین تیر مارو جیسے اہل حمیت و حمایت تلوار مارتے ہین چنانچہ سعد بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین اوسکو یعنے ابو سعد بن طلحہ کو تلوار مارتا تھا اور اوسکا دست راست قطع کرتا تھا تب اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا تب مین نے اوسکے دست چپ پر حملہ کیا اور ایک ہاتھ مین اوس ہاتھ کو بھی جدا کیا تب اوسنے نشان کو دونون بازو ملا کر تھام لیا اور اپنے سینے سے لپٹا لیا کہ اوس سے پشت اوسکی خمیدہ ہوگئی یعنے جھک گیا سعد نے کہا تب مین نے گوشہ کمان کا درمیان زرہ اور خود اوسکے ڈالکر کھینچا تو خود اوسکا اوتر آیا مین نے اوس خود کو اوسکی پشت پر پھینک مارا پھر مین نے اوسکو تلوار ماری کہ وہ قتل ہوگیا بعد ازان مین اوسکی زرہ اوتارنے لگا کہ دفعۃً سبیع بن عبد مناف مع چند نفر ہمراہی میری طرف آیا اور اوتارنے زرہ سے مجھے باز رکھا اور سازو زرہ جملہ مشرکین سے اسباب زرہ وغیرہ ابی سعد مقتول کا بہت عمدہ تھا کہ زرہ اوسکی بہت فراخ سیم کوفتہ تھی اور اوسکا خود اور اوسکی تلوار بھی بہت خوب تھی ولیکن سبیع درمیان میرے اور مقتول کے آکر حائل ہوگیا راوی نے کہا دونون قول مین یہ قول اصح و اشبہ ہے (یعنے لینا زرہ و خود کا نہ پانا باعث حائل ہونے سبیع کے) اور اسطرح اتفاق ہے اس بات پر کہ سعد نے اوسکو

[1] إنّ على أهل اللواء حقّاً أن يخضبوا الصعدة أو تندقّا

[2] ویہا بنی عبد الدار ویہا حماۃ الادبار ضربا بکل بتار

قتل کیا تب مسافع بن طلحہ ابن ابی طلحہ نے وہ نشان اونکا اوٹھایا اوسوقت عاصم بن ثابت ابن ابی الاقلح نے مسافع کو
تیر مارا اور کہا لے اسکو یعنے تیر کو مین ابن ابی الاقلح ہون پھر اوسکو قتل کیا پس جب کہ مسافع کو کہ ابھی اوسمین جان
باقی تھی لوگ اوسکی مان سلافہ بنت سعد بن الشہید کے پاس اوٹھا لیگئے اور وہ اوسوقت سب عورتون کے ساتھ تھی
تو سلافہ نے کہا تجھکو کسنے مارا وہ بولا مین نہین جانتا ہون مگر مین نے اسقدر کہنا اوسکا سنا کہ لے اسکو یعنے تیر کو
کہ مین ابن ابی الاقلح ہون سلافہ نے کہا واللہ وہ میرے ہی گروہ سے ہے اور بعض روایت مین یون ہے کہ
سعد نے کہا لے اس وارکو اور مین اوہ ابن کسرہ ہون اور لوگ ایام جاہلیت مین بنی کسر الذہب کہتے تھے چنانچہ جب سلافہ
نے مسافع اپنے پسر سے پوچھا کہ تجھکو کسنے مارا اوسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے اوس سے اسقدر لیکن سنا
کہ لے اسکو اور مین ابن کسرہ ہون سلافہ نے کہا احدی واللہ کسرہ ہے یعنے وہ کسرے ایک شخص ہے ہم مین سے
پس اوسی روز سلافہ نے نذر کی اس بات کی کہ مین عاصم کے کاسہ سر مین قوم کو شراب پلاؤن گی اور پیون گی اور
جو کوئی اوسکا سر لاوے مین اوسکو سو شتر دون گی بعد ازان جب اوس نشان کو کلاب بن طلحہ بن ابی طلحہ نے
اوٹھا لیا تو اوسکو زبیر ابن العوام نے مار لیا تب نشان کو جلاس بن طلحہ بن ابی طلحہ نے اوٹھا لیا تو اوسکو طلحہ بن
عبید اللہ نے قتل کیا بعد ازان ارطاۃ بن عبد شرحبیل نے وہ نشان اوٹھایا اوسکو علی علیہ السلام نے قتل کیا
بعد ازان شریح بن قارظ حامل نشان ہوا راوی کہتا ہے ہم نہین جانتے اوسکو کسنے قتل کیا بعد ازان صواب غلام
بنی عبد الدار نے نشان اوٹھایا اوسکے قاتل مین اختلاف ہے بعضے قائل ہین کہ سعد بن ابی وقاص نے اوسکو
قتل کیا اور بعضے کہتے ہین علی نے قتل کیا اور بعض کا قول ہے کہ قزمان اوسکا قاتل ہے راوی نے کہا ہمارے نزدیک
صحیح قزمان ہے کہ جب قزمان صواب کے نزدیک پہونچا تو اوسپر حملہ کیا اور اوسکا دست راست تن سے جدا کیا
تو اوسنے نشان کو دست چپ مین لیا جب وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو اوسنے نشان کو دونون بازو سے آغوش مین
چمٹا لیا اور اوسپر جھک گیا پھر اوسنے صدا دی کہ اے بنی عبد الدار آیا میرا عذر پذیرا ہے تب قزمان نے اوسپر
حملہ کیا اور قتل کیا راوی یعنے صحابہ نبی کہتے ہین کہ حق تعالے نے اپنے نبی کو کسی جگہ کبھی ایسا فیروزمند نہین کیا
جیسا اونکو اور اونکے اصحاب کو روز احد ظفریاب کیا مگر باوجود اس بات کے اصحاب نے نافرمانی رسول اللہ صلعم
کی کی تھی اور حکم مین باخود ہا تنازع ڈالی تھی چنانچہ جب نشان برداران لشکر مشرکین قتل ہوے اور مشرکین
شکست پاکر بھاگ چلے اور رجز نکرتے تھے اور اونکی عورتین دہل و دف بجا بجا کے اور کوس کوس کے اونکو اوسی جا
بلاتی تھین جہان ہم لوگ جمع تھے واللہ مین ہند کو اور اوسکے ساتھ والیون کو دیکھتا تھا کہ وہ سب بعجلت بھاگی
جاتی تھین اور کوئی چیز اپنی خواہش اور حاجت کی اوٹھا نہ سکی تھین اور جب خالد بائین طرف سے رسول اللہ صلعم پر
آتا تھا تا کہ نکل جاوے اور بجانب سفح کے چلا جاوے اور سفح یعنے سر کوہ اور ایک موضع کا نام بھی ہے تو اوسکو تیر اندازان

تیر مار کر پھیر دیتے تھے یہانتک کہ وہ کئی مرتبہ آیا اور تیر اندازون نے یون ہی ہنکا دیا اور جب مسلمین تیر اندازون کے
پاس سے آگے چلے تو رسول خدا صلعم تیر اندازون کے سامنے آکر فرمانے لگے کہ تم اپنے اسی جاے مصاف پر
کھڑے رہو اور ہماری پشت پر نگہبانی کرو اگر تم دیکھنا کہ ہم لوگ مال غنیمت لے رہے ہین تو تم اگر شریک نہوتا اور
اگر تم دیکھو کہ ہم لوگ قتل ہوتے ہین تو بھی تم ہماری نصرت کے لیے نہ آنا یعنے کسی حالت مین اپنی جگہ سے نہ سرکنا
چنانچہ جب مشرک شکست پاکر بھاگے اور مسلمین نے پیچھا کیا اور جسطرح چاہا اونکو قتل کیا تا آنکہ اونکو لشکر سے دور بھگا دیا
اور لشکر یعنے لشکرگاہ کی لوٹ پر مستعد ہوے اوسوقت تیر اندازون مین سے جو مصاف پر مامور باستقامت تھے
بعض نے بعض سے کہا کہ اس جگہ جہان کچھ نہین ہے تم لوگ کیون کھڑے ہو کیا نہین دیکھتے ہو کہ حق تعالی نے
تمہارے دشمنون کو ہزیمت دی اور یہ لوگ برادر تمہارے یعنے مسلمین اونکے لشکر کو لوٹ رہے ہین تم بھی مشرکین
کے لشکر مین داخل ہو اور اپنے بھائیون کے ساتھ تم بھی مال غنیمت حاصل کرو تب ایک تیر انداز نے دوسرے سے کہا
کہ کیا تمکو معلوم نہین ہے کہ رسول خدا صلعم نے تمکو اپنی پشت پناہی کے واسطے مامور و مقرر کیا ہے اور تاکید فرمائی ہے
کہ اپنے مقام سے نہ ہٹو اگر ہمکو قتل ہوتے دیکھو تو ہماری نصرت کے لیے بھی نہ آؤ اور اگر ہم لوگ مال غنیمت کے لینے مین
مشغول ہون تو بھی تم شریک نہو بلکہ ہماری پشت پر نگہبانی رکھو مگر اون دوسرون نے کہا یہ ارادہ رسول خدا صلعم کا
نہ تھا جو تم سمجھتے ہو کیونکہ مشرکین کو تو خدا نے خوار کر دیا اور اونکو شکست دیکر بھگا دیا اب چلو لشکر مین اور اپنے بھائیون کے
ساتھ ملکر لوٹو آخر لوگون نے جب اس امر مین باہم اختلاف کیا تو عبد اللہ ابن جبیر نے جو اون تیر اندازون کے افسر تھے
اونکو فہمایش کی اور اونکے سامنے خطبہ بیان کرنے لگے اور اوس روز اوسوقت سفید لباس پہنے ہوئے تھے پہلے حمد و ثنا
خداوند عز و جل کے جو سزاوار حمد و ثنا ہے اون لوگون کو حکم بطاعت خدا و رسول کیا اور تہدید کی اس بات کی کہ کوئی شخص
مخالفت رسول خدا صلعم کی نکرے لیکن لوگون نے اونکا کہنا نمانا اور لوٹ کے لیے چلے گئے صرف اونمین سے قریب
دس آدمی کے ہمراہ اپنے افسر عبد اللہ بن جبیر کے باقی رہ گئے تھے از انجملہ حارث بن انس بن رافع تھے جو کہتے تھے اے قوم
اپنے نبی کے عہد کو یاد کرو اور اپنے افسر کی اطاعت کرو مگر اون لوگون نے نمانا آخر لشکر مشرکین مین لوٹنے کے لیے چلے ہی گئے
مقام کو خالی کر دیا اور گھوڑون کو جبل کی طرف چھوڑ دیا اور لوٹنا شروع کیا و چونکہ صفوف مشرکین درہم برہم ہو گئی تھین
اور وہ لوگ اونکے منتشر ہو گئے تھے اور اوسوقت آندھی چل رہی تھی اور اول نہار تھا یعنے دن چڑھتا تھا تا آنکہ اون لوگون
نے رجوع کی اور اوسوقت ہوا پروا تھی پھر دفعۃً پچھوا ہوا چلنے لگی یعنے مسلمین کا رخ جو کہ پچھم طرف تھا تو ہوا سامنے کی تھی اوسوقت
مشرکین پھر آئے اور اوس عرصہ مین مسلمین مشغول نہب و غارت تھے نسطاس معہ کی صفوان بن امیہ جو آخر کو بوجہ احسن
اسلام لایا تھا اوسنے بیان کیا کہ مین صفوان کا مملوک تھا یعنے آزاد نتھا اور مین اون لوگون مین تھا جنکو مشرکین
بھاگتے وقت لشکرگاہ مین چھوڑ گئے تھے اور اوس روز تک سواے وحشی و صواب غلام بنی عبد الدار کے کسی مملوک نے

مقابلہ کیا تھا اور ابوسفیان نے کہا تھا یعنے وقت معرکہ جنگ کے کہ اے گروہ قریش اپنے اپنے غلامون کو اپنی
اپنی متاع پر چھوڑ چلو کہ یہ لوگ تمہارے اسباب اور خیمون پر نگہبان رہین گے چنانچہ ہمنے اسباب متفرق کو ایکجا
جمع کر دیا اور اونٹون کو عقال کر دیا یعنے چھانڈ دیا اور قوم لڑنے کو میمنہ و میسرہ پر گئی تب ہمنے اسباب پر پوشش
ڈال دی اور خیمون کو چھپا دیا اور اوسوقت قوم مین سے ایک دوسرے کی مدد و کمک کو لڑنے جاتا تھا اسیطرح
تھوڑے عرصہ تک وہ لوگ قتال کرتے رہے ناگاہ ہمارے لوگ شکست پاکر بھاگے اور اصحاب محمد ہمارے لشکرگاہ
داخل ہوگئے اور ہم درمیان اسباب کے موجود تھے یعنے ہم بھاگے نتھے تب اونہون نے ہمین گھیر لیا اور جن غلامونکو
اونہون نے اسیر کرلیا اونمین مین بھی تھا پھر اونہون نے لشکر کو خاطرخواہ لوٹا ایک شخص نے مجھسے پوچھا کہ مال
صفوان بن امیہ کا کہان ہے مین نے کہا وہ مال تو لاد نہین لایا ہے مگر جو کچھ زاد لایا ہے وہ انہین خیمون مین
تب وہ شکلک میرے تئین کھینچنے لگا تاآنکہ جو کچھ مال تھا مین نے کٹھری سے نکال دیا اور وہ مال مقدار سو مثقال تھا
اور بعض روایت مین ایک سو پچاس مثقال تھا و ہرگاہ ہمارے لوگ بھاگ گئے تھے اور ہم اونسے مایوس ہوگئے تھے
اور عورتین بھاگ بھاگ گوشون مین چھپ رہی تھین اور جو لوگ مسلمین مین سے اون عورتون کا ارادہ رکھتے تھے
اون سے محفوظ رہین اور مال قبضہ مین مسلمین کے تھا اور ہم اوسی حالت اسیری مین تھے کہ ناگاہ مین نے سوارونکو
دیکھا کہ وہ چلے آتے ہین اور لشکر مین داخل ہوگئے اور مسلمین مین سے کوئی اونکو رد کرنے والا نتھا کیونکہ اونہون نے
اپنے مورچال جائے حرب کو جہان تیرانداز نامور ہوئے تھے خالی و بے پروا چھوڑ کر لوٹنے چلے آئے تھے اور لوٹ رہے تھے
اور مین دیکھتا تھا کہ وہ اپنی کمانین اور ترکش بغلون مین ڈالے تھے اور اونمین سے ہر ایک نے جو کچھ پایا تھا اور جو
ہاتھ پایا اوسکی گود مین تھا پس اوسی حالت مین کہ یہ لوگ بیخوف و خطر غارت و تاراج مال مین مصروف تھے سوار ہمارے
آپہونچے اور تلوارین مارنے لگے تاآنکہ قدم بڑھا بڑھا کے اور چابکدستی سے بہتون کو قتل کیا اور مسلمین ہر طرف
متفرق و پریشان ہوگئے اور جو کچھ لوٹا تھا سب چھوڑ بھاگے اور ہمارے لشکر سے نکل گئے پھر ہم لوگ اپنی متاع کے
پاس پھر آئے اور ہمارا کچھ اوسمین سے نہین گیا تھا اور جو ہم مین سے اسیر ہوئے تھے وہ بھی چھوٹ رہے اور
وہ زر طلا ہمنے مقتل مین پایا (یعنے وہ کیسہ و پنجاہ مثقال مال صفوان) اور مین نے دیکھا ایک شخص کو
کہ وہ صفوان بن امیہ کو لپٹ گیا اور دبا بیٹھا مجکو یقین ہوا کہ وہ مرا چاہتا ہے تاآنکہ مین جا پہونچا تو اوسمین کچھ جان
باقی تھی اوسوقت میرے پاس خنجر تھا مین نے اوسپر جنبیہ چلائی کہ وہ گر پڑا اور مین نے کہا یہ کون شخص ہے کسی نے کہا
یہ شخص بنی ساعدہ مین سے ہے و بعد ازان حق تعالے نے مجکو ہدایت کی کہ مین نے قبول اسلام کیا اور **واقدی**
نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبداللہ سے اونہون نے عمر بن الحکم سے اونہون نے
کہا کہ اصحاب نبی جو غارت و تاراج مین پڑ گئے تھے اور قسم ذہب وغیرہ سے جو کچھ اونکے ہاتھ لگا تھا پس جسوقت مشرکین

اونپر آپڑے اور گھیر لیا اور مختلط و متسلط ہوگئے تو ہمنے نہین دیکھا کہ اون اصحاب مین سے کسی کے پاس اوس
مال ہنر وشہ سے کچھ باقی رہ گیا ہو کہ وہ لے پھرا ہو سواے دو شخص کے ایک عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح کہ پہلے سے
وہ ایک منطقہ کہ جسے جو یشکر مین پایا تھا لے آئے تھے اوسمین پچاس دینار تھے کہ اونہون نے زیر جامہ اپنے اوسکو
ازار بند کی گرہ مین باندھ رکھا تھا اور دوسرے عباد بن بشر کہ وہ ایک تھیلی لائے تھے اوسمین تیرہ مثقال زر طلا تھا
اوسکو اپنی قمیص کی جیب مین ڈال لیا تھا اور اوسپر اوڑ ایک قمیص اور اوسکے اوپر ایک اور پہنے تھے اور اوسکو درمیان
مین کر کے کمر بند سے مضبوط کر لیا تھا پس وہ دونون شخص اوس مال کو بجنسہ پیش رسول خدا صلعم احد مین حاضر لائے
حضرت نے نہ اوسکا خمس لیا نہ اون دونون کے مال یافتہ مین سے کم کرایا یعنے کسی اور کو اوسمین سے نہین دلایا
اور بقیہ احوال آیندہ بیان کیا جائیگا انشاء اللہ تعالی **واقدی** نے کہا مجھسے بیان کیا رافع بن خدیج نے کہ جب گروہ
تیر انداز اوس مقام سے جہان مامور تھے چلے گئے اور باقی رہ گیا جو رہ گیا تو خالد بن الولید نے نظر کی کہ شعب جبل خالی ہے
اور لوگ وہان قلیل ہین تو سوارون کو ہمراہ لیکر دوڑ ماری اور عکرمہ بھی سوارون مین اوسکے ساتھ ہو لیا تب
یہ دونون مع سواران ہمراہی اوسمقام مین پہونچے جہان تیر انداز تھے اور چلے آئے تھے اور کچھ باقی رہ گئے تھے
پس اون لوگون نے انپر حملہ کیا اور بقیہ تیر اندازون نے بھی اوس قوم کو تیر مارے تا آنکہ اونپر غالب رہے اور عبد اللہ
بن جبیر جو تیر انداز تھے جب اونکا ترکش تیرون سے خالی ہو گیا تو اونہون نے نیزہ مارنا شروع کیا تا آنکہ نیزہ
ٹوٹ گیا تو اونہون نے اپنی تلوار کا میان توڑ پھینکا اور اونسے مقاتلہ کرنے لگے یہان تک کہ قتل ہو گئے تب
جعال ابن سراقہ و ابو بردہ بن نیار آگے بڑھے اور یہ دونون وقت قتل عبد اللہ بن جبیر حاضر تھے اور جو لوگ
اوس شعب جبل سے چلے آئے تھے یہ دونون اونہین مین سے تھے مگر یہ کہ بعد اونکے اخیر مین چلے آئے تھے
اور قوم مین مل گئے اور اسوقت خیل مشرکین کا بڑی استواری کے ساتھ تھا پھر جب ہماری صفین ٹوٹ گئین
اوسوقت ابلیس صورت جعال بن سراقہ بنکر پکارنے لگا کہ بتحقیق محمد قتل کیا گیا اسیطرح تین بار چیخ ماری پس اوس
روز جعال بن سراقہ بلیہ عظیم مین مبتلا ہو گئے اسلیے کہ ابلیس اونہین کی صورت بنکر پکارا تھا در حال آنکہ وہ ہمراہ
مسلمین کے بقتال شدید مقاتلہ با مشرکین کر رہے تھے بلکہ وہ پہلو مین ابی بردہ بن نیار و خوات بن جبیر کے
موجود تھے راوی رافع بن خدیج کہتے ہین کہ ہمنے ایسی فیروزی جلد تر پلٹتے ہوے نہین دیکھی جیسی فیروزی مشرکین
کی جلدی سے ہمپر پھری چنانچہ گروہ مسلمین ساتھ جعال بن سراقہ کے یون پیش آئے کہ ارادہ اوسکے قتل کا کیا
اور کہنے لگے یہ وہی ہے جو پکارتا تھا کہ محمد قتل ہوے تب خوات بن جبیر اور ابو بردہ نے اوسکے لیے گواہی دی
کہ جب پکارنے والا پکارتا تھا تو جعال ہم دونون کے پہلو مین موجود تھا وہ پکارنے والا کوئی اور تھا اور رافع نے کہا
کہ بعد اسکے مین نے بھی اوسکی گواہی دی بعد از ان رافع بن خدیج نے کہا کہ ہرگاہ ہم بخواہش نفسی و معصیت اپنے

نبی کے اپنے ہمنشینان کے آگے چلے آئے تھے اور مسلمین ساتہ مشرکین کے مختلط ہو گئے تو باہم مشتبہ ہو کر مقاتلہ
کرنے لگے اور باخود ہا ایک دوسرے کو مارتے تھے مگر عجلت مین اور حالت اضطراب مین جسکو مارتے تھے اوسکو
پہچانتے نتھے کہ وہ کون ہے چنانچہ اوسی روز اسید بن حضیر کو دو زخم لگے ایک زخم تو ابو بردہ کی ضرب سے لگا
مگر وہ نہین جانتا تھا جب یہ کہکر اوسنے ضرب لگائی کہ لے اس ضربت کو مین لپ انصاری ہون یعنے دستور عرب
یہ تھا کہ جب وہ ضرب لگاتے تھے تو کہتے تھے کہ خذہا انا فلان بن فلان اس ضربت کو لے کہ مین فلان بن فلان
ہون اوسوقت ابو زعنہ اوس معرکہ عظیم مین آگے بڑھے اور ابو بردہ کو دشمن سمجھ کر اونکو دو ضربتین مارین اور
بولے لے اس ضربت کو مین ابو زعنہ ہون مگر ابو بردہ نے اوسوقت یہ نجانا تھا کہ کسنے مارا جب یہ آواز سنی
کہ مین ابو زعنہ ہون تو پہچانا اور جب ملاقات کی تو شکایت کی کہ دیکھہ تونے میرے ساتہ کیا کیا تب ابو زعنہ نے
کہا کہ تونے بھی تو لاعلمی مین اسید بن حضیر کو ضربت لگائی تھی ولیکن مضائقہ نہین کہ یہ جراحت فی سبیل اللہ ہے
پس اس بات کا ذکر پیش رسول خدا صلعم کے ہوا فرمایا یہ فی سبیل اللہ ہے اے ابو بردہ اس جراحت کا
تیرے لیے اجر ہے گویا تجھے کوئی مشرکین مین سے مارتا اور فرمایا جو کوئی قتل ہوگا وہ شہید ہے اور
ایسا ہوا تھا کہ یمان جنکو حسیل بن جابر کہتے ہین اور رفاعہ بن وقش یہ دونون بزرگ جو کبیر السن تھے مدینہ کے
ٹیلون اور کوٹھون پر عورتون کے ساتہ چڑھا دیے گئے تھے تو ایک نے دوسرے سے کہا لا ابا لک یہ کلمہ
بد دعا ہے یعنے تیرا باپ مرے یا کلمۂ غیرت ہے کہ تیرے لیے باپ نہین ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے ہمنشینون سے
چھوٹے رہین ہمکو شرم ہے جو ہمنے اونکو چھوڑ دیا واللہ سواے اسکے کیا ہے کہ ہم آج یا کل کے مہمان ہین اور
ہمارے مرگ مین کوئی دم بقدر ظمئی دابہ باقی ہے یعنے اوسقدر کہ جانور پیاسا درمیان دو پانی پینے کے
سانس لیتا ہے کاش ہم اپنی تلوارین پکڑ کر رسول خدا صلعم کے ساتہ چلکر احد مین کچہ دن رہتے تک بھی ملجاوین (راوی
نے کہا چنانچہ ایسا ہی ہوا) کہ جب وہ دونون بزرگ آنکر لاحق ہوے تو رفاعہ کو مشرکین نے قتل کیا اور حسیل
بن جابر جب مسلمین و مشرکین باہم مختلط ہو گئے تھے اور تلوار چل رہی تھی تو اوسوقت اونپر تلوار مسلمین کی نادانستہ
پڑ گئی اور حذیفہ شور کرتی ہی رہی کہ میرا باپ ہے میرا باپ ہے تا آنکہ حسیل قتل ہو گئے تب حذیفہ نے کہا
مسلمانون خدا تمکو بخشے کہ وہ ارحم الراحمین ہے جو کچہ تمنے کیا اوسنے میرے باپ کے درجات و خیر کو پیش رسول خدا
صلعم زیادہ کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ حذیفہ کو خون بہا دیا جاوے اور بعض روایت مین ہے
کہ یمان کو زخم عتبہ بن مسعود کے ہاتہ سے لگا وبہر کیف حذیفہ بن یمان نے خون یمان کا سارے مسلمین پر تصدق کیا
اور اوسی روز حباب بن المنذر بن الجموح نے صیحہ کیا کہ اے آل سلمہ اپنا اپنا اہل کہتے ہوے کیبارگی اپنی
گردنون کو پیش کر دیجیے آگے بڑھو اور اوسی روز حباب بن [illegible] [illegible] و [illegible] حباب بن المنذر

لگائی تھی تا آنکہ مسلمین نے باخود ہا یہ لشانی قرار دی کہ اُمت اُمت کہکر صیحہ کرنا شروع کیا (یعنے تا لوگ اپنے
لوگون کو پہچانین) تا آنکہ لوگون نے ہاتہ اپنے روک لیے اور آپسمین ایک دوسرے کے قتل و ضرب سے باز رہا
اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی زبیر بن سعد نے عبد اللہ بن الفضل سے اونہون نے کہا
کہ جب رسول خدا صلعم نے مصعب بن عمیر کو علم لشکر عطا کیا اور مصعب شہید ہوے اوسوقت ایک فرشتے نے
بصورت مصعب شکل ہو کر علم کو اوٹھا لیا تو آخر روز رسول خدا صلعم نے فرمایا اے مصعب آگے بڑہ اوسوقت
وہ فرشتہ حضرت کی طرف متوجہ ہو کر بولا کہ مین مصعب نہین ہون تب حضرت نے پہچانا کہ یہ فرشتہ ہے
تائید کو آیا ہے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبیدہ بنت نائل نے عائشہ بنت سعد سے
اونہون نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا اوس روز مین اپنے تئین دیکھتا ہون کہ
تیر چلا رہا ہون اور ایک شخص سفید رنگ یعنے گورا رنگ خوبصورت میرے تیر کو میری طرف پھیر دیتا ہی (یعنے
اوسوقت جب مسلمین با مشرکین مختلط ہو گئے تھے کہ اوس تہلکہ مین اکثر مسلمین مسلمین کے ہاتہ سے دہوکے مین
خطا گو ناد انستہ قتل ہوتے تھے) اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن سعد نے
اپنے باپ سے اونسے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے اونہون نے کہا مین نے دو شخص کو سفید کپڑے
پہنے ہوے دیکھا کہ اونمین سے ایک داہنے رسول خدا صلعم کے اور دوسرا بائین سے یہ دونون قتال شدید
کر رہے تھے اور ان دونون کو مین نے کبھی نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد اوسکے دیکھا اور **واقدی** نے کہا مجھسے
حدیث بیان کی عبد الملک بن سلیم نے قطن بن وہب سے اونہون نے عبید بن عمیر سے اونہون نے
کہا جب قریش احد سے پھرے ہین تو اپنی محفلون مین اپنی ظفر یابی کی باتین کرتے تھے اور کہتے تھے
کہ وہ ابلق گھوڑون کو اور وہ مردم گورے رنگ سپید پوشون کو جو معرکہ بدر مین دکھائی دیتے تھے اس معرکہ مین
ہمنے اونکو نہین دیکھا عبید بن عمیر نے کہا کہ یوم احد ملائکہ نے قتال نہین کیا اور دوسری روایت مین عمر بن الحکم
سے منقول ہے کہ معرکہ احد مین ایک ملک نے بھی تائید رسول خدا صلعم کی نہین کی بلکہ جنود ملک روز بدر
موید تھے اور دوسری روایت مین مجاہد سے منقول ہے کہ روز احد ملائکہ حاضر ہوے مگر قتال نہین کیا
یعنے لشکر مسلمین کافی تھا احتیاج تائید ملائکہ نتھی اور دوسری روایت مین مجاہد سے ہے کہ سوای بدر کے
کسی غزوہ مین ملائکہ نے قتال نہین کی اور ایک روایت مین ابی ہریرہ سے مروی ہے اونہون نے کہا
حق تعالے نے مسلمین سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تم لوگ جنگ مین صبر و استقامت رکھوگے تو ہم ملائکہ سے
تمہاری تائید کرینگے اور جب کہ وہ مصاف سے ہٹ گئے تو پھر ملائکہ نے مقاتلہ نہین کیا اور **واقدی** نے
کہا مجھسے **حدیث** بیان کی یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ نے موسے بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے

اپنے باپ سے اونہون نے ابی بشیر المازنی سے اونہون نے بیان کیا کہ جسوقت میان عقبہ سے شیطان نے پکارا
کہ محمد قتل ہوے اس بات سے ارادہ عزوجل مین یون تھا تا مسلمین اپنی نافرمانی پر پشیمان و نادم ہون اور ہر طرف متفرق
ہو کر جبل پر چڑہ جاوین تو پہلے جسنے اونکو سلامتی رسول خدا صلعم کی خوشخبری دی وہ کعب بن مالک تھے کعب نے کہا
مین نے شور کرنا شروع کیا کہ رسول خدا صلعم سلامت ہین اوسوقت حضرت صلعم اپنا ہاتہ منہ پر رکھکر میری طرف
اشارہ کرتے تھے کہ چپ رہو اور دوسری روایت مین عبید اللہ بن کعب بن مالک سے منقول ہے کہ کعب نے کہا جب مسلمین
نے روگردانی کی تھی تو پہلے مین نے ہی رسول خدا صلعم کو پہچانکر مومنین کو خوشخبری دی کہ آنحضرت صلعم زندہ و سالم ہین
اور کعب نے کہا اوسوقت مین ایک گھاٹی مین تھا اور راوی حدیث نے کہا کہ اوسوقت رسول خدا صلعم نے کعب کو
اپنے پاس بلایا اور اونکی زرہ لیکر آپ پہن لی اور وہ زرہ روئینہ تھی یا کچھ روئینہ تھی اور کچھ غیر روئینہ اور حضرت نے
اپنی زرہ اوتار دی اوسکو کعب نے پہن لیا پس اوس روز کعب نے قتال شدید کی تا آنکہ وہ مجروح ہوے کہ سترہ
زخم لگے تھے اور ایک روایت مین یون ہے کہ کعب نے کہا مین نے اوس روز حضرت کی آنکھون کو نیچے خود جہلم کے
دیکھکر پہچانا اور ندا دی کہ اے گروہ انصار باہم خوشی کرو یہ رسول خدا صلعم موجود ہین تب حضرت نے میری طرف
اشارہ کیا کہ چپ رہ اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن ریاح سے
اونہون نے اعرج سے اونہون نے کہا جب شیطان نے صیحہ کیا کہ ہر آئنہ محمد قتل کیا گیا تو ابو سفیان بن حرب نے کہا
اے گروہ قریش تم مین سے کسنے قتل کیا محمد کو ابن قمیئہ نے کہا اوسکو مین نے قتل کیا ابو سفیان نے کہا
مین تیرے ہاتھون مین کڑے ڈلوا دونگا جیسا کہ صنا دید عجم دلاورون اور بہادرون کے ساتہ یہ معاملہ کیا کرتے ہین
چنانچہ ابو سفیان ابو عامر فاسق کو اپنے ہمراہ لیکر مقتل مین پہرنے لگا تاکہ رسول خدا صلعم کو تلاش کرے اوس حال مین
گذر اوسکا نعش پر خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا ابو عامر نے کہا اے ابو سفیان تو جانتا ہے یہ قتیل کون ہے
اوسنے کہا مجکو معلوم نہین اوسنے بتایا یہ خارجہ بن زید بن ابی زہیر خزرجی ہے اور یہ سردار بلحرث بن الخزرج کا ہے
وبعد ازان گذر اوسکا اوپر نعش عباس بن عبادہ بن نضلہ کے ہوا جو برابر نعش خارجہ کے تھی ابو عامر نے کہا
یہ ابن قوقل ہے جو بیت الشرف یعنے کعبہ کا شریف تھا بعد ازان گذر اوسکا ذکوان بن عبد قیس کی نعش پر ہوا
ابو عامر نے کہا یہ شخص اوس قوم کے سادات سردارون مین سے ہے بعد ازان گذر اوسکا نعش پر حنظلہ پسر ذکوان کی ہوا
ابو سفیان نے کہا اے ابو عامر یہ کون ہے اوسنے کہا یہان جتنے ہین یہ سب سے زیادہ مجھپر عزیز ہے یہ حنظلہ بن ابی عامر
ہے یعنے ابو عامر کنیت ذکوان کی بہی تھی پہر ابو سفیان نے کہا مین مقتل محمد نہین دیکھتا ہون یعنے اونکی نعش کہین
نظر نہین آتی ہے اگر اونکو قتل کیا ہوتا تو ضرور ہم اونکو دیکھتے ابن قمیئہ جہوٹہہ کہتا ہے بعد ازان خالد بن ولید سے
ملاقات ہوئی تو اوسنے اوس سے پوچھا کہ حال قتل محمد تمکو کچھ معلوم ہے اوسنے کہا قبل ازین مین نے اونکو دیکھا ہے

کہ وہ اپنے چند نفر اصحاب کے ہمراہ جبل پر چڑھے جاتے تھے ابو سفیان نے کہا یہ بات البتہ سچ ہے اور ابن قمیئہ جھوٹھ کہتا ہے کہ اونکو قتل کیا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے سنا محمد بن مسلمہ سے وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے کانون سے سنا اور میری آنکھون نے دیکھا کہ جب مسلمین نے طرف جبل کے گریز کی اور رسول خدا صلعم کیطرف فرخ نہین کرتے تھے تو اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ اے فلان میرے پاس آ اے فلان میری طرف آ مین رسول خدا ہون مگر اون دونون مین سے ایک بھی حضرت کی طرف نہ مڑا اور وہ دونون یعنے جنکو بلاتے تھے چلے ہی گئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جہم سے اور نام ابی جہم کا عبیدہ تھا اونہون نے کہا کہ خالد بن الولید شام مین حدیث بیان کرتا تھا اور کہتا تھا حمد ہے اوس خدا کا جسنے مجھے اسلام کی ہدایت کی کہ روز احد جسوقت مسلمین روگردان و گریزان ہوے تھے تو مین نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے تھے اور اونکے ساتھ کوئی نتھا اور مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین ایک جماعت مسلح کے ہمراہ ہون مگر اونمین سے کسی نے بجز میرے سوا اسکے اونکو نہین پہچانا تو مین نے دیدہ و دانستہ اونکو طرح دی اور مین نے کنارہ کیا کہ کیا نہ تھا بااس خوف سے کہ گویا مین اونکو اغوا و اغرا کرونگا اس بات مین کہ لوگ اونکو سردار سمجھکر اونکے ہمراہ چلے جانیکا قصد کرینگے آخر مین نے عمر کو دیکھا کہ وہ شعب جبل کی جانب متوجہ تھے اور کہا **واقدی** نے مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے اونہون نے ابی الحویرث سے اونہون نے نافع بن جبیر سے اونہون نے کہا مین نے مہاجرین مین سے ایک شخص سے سنا وہ بیان کرتا تھا کہ جب مین حاضر احد تھا تو مین نے دیکھا کہ ہر طرف سے تیر چل رہے تھے اور رسول خدا صلعم بیچ مین کھڑے ہین مگر جو تیر آتا ہے وہ حضرت سے کترا کر نکل جاتا ہے اور مین نے عبد اللہ بن شہاب کو دیکھا کہ اوس روز وہ کہرہا تھا یارو مجھے بتادو محمد کدھر ہین اگر وہ بچ رہے تو ہم لوگ نہین بچینگے حالانکہ رسول خدا صلعم اوسکے برابر پہلو مین تھے اور حضرت کے ساتھ کوئی نتھا تا آنکہ وہ اوس جگہ سے چلا گیا اور اوس سے صفوان بن امیہ نے ملاقات کرکے کہا اے تو تجھ سے فاصلہ پر چلا آیا کیا تیرے امکان مین نتھا کہ تو اونکو قتل کرتا اور اس سلسلہ کو قطع کر دیا ہوتا حالانکہ خدا نے اوسکو تیرے قابو مین کر دیا تھا اوسنے کہا کیا تو نے اونکو کہین دیکھا تھا اوسنے کہا ہان تو اونہین کے پہلو مین تو تھا اوسنے کہا بخدا مین نے اونکو نہین دیکھا اب مین بخدا حلف کرتا ہون کہ وہ ہم لوگون سے محفوظ و مصئون رہیگا کیونکہ ہم چار آدمی اوسکے قتل پر قول و قسم کرکے تلاش کرنے نکلے تھے پر وہ کسیکو نہ ملا اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے خالد بن رباح سے اونہون نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے نملہ سے یعنے نملہ بن ابی نملہ کی

اور نام ابی نملہ کا عبد اللہ بن معاذ تھا یعنے معاذ باپ تھے ابی نملہ عبد اللہ کے اور معاذ برادر مادری براء بن معرور کے تھے
چنانچہ ابو نملہ بیان کرتے تھے کہ جب اوس روز مسلمین نے گریز کیا اور حضرت صلعم تنہا رہ گئے اوسوقت مہاجرین
و انصار مین سے چند اشخاص نے جو حضرت کو تنہا دیکھا تو ہر طرف سے حلقہ باندھکر شعب جبل کی طرف چلے
اور اوس روز مسلمین کا نہ علم قائم تھا نہ اونکی جمعیت و جماعت تھی اور لشکر مشرکین سے تن تن واسطے گھیرنے
مسلمین کے یا واسطے دور بھگانے اونکے آگے پیچھے اوس وادی مین پھرتی تھی کبھی غول غول باہم یکجا ہوتی تھی
کبھی پھر جدا ہو جاتے تھے مگر مسلمین سے کسیکو نہ دیکھتے تھے کہ جو اونکا مانع و دافع ہو اور اوسوقت مین بھی رسول خدا
صلعم کے پیچھے تھا اور دیکھتا جاتا تھا کہ حضرت اون چند اصحاب ہمراہیون کے آگے ہین بعد ازان مشرکین
اپنے لشکر اور لشکرگاہ کیطرف پھر آئے اور باخود ہا مشورہ کرنے لگے کہ مدینہ چلین یا کہ تلاش و طلب مسلمین مین نکلین
پس اس باب مین درمیان قوم کے اختلاف پڑا اور ایسا ہوا کہ جب رسول خدا صلعم ایک جماعت اصحاب کو نظر آئے
توجسوقت اونہون نے حضرت کو صحیح و سالم پایا ایسا خوش ہوئے گویا اونکو کچھ بھی صدمہ نہ پہونچا تھا اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابراہیم بن محمد بن شرحبیل العبدری نے اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا
کہ ہرگاہ لشکر اسلام مین حامل لوا مصعب تھے پس جب مسلمین نے روگردانی کی تو مصعب اوس علم کو لیے ہوئے
ثابت قدم رہے اوسوقت ابن قمیئہ اسپ سوار آگے بڑھا اور اونکے دست راست پر تلوار ماری کہ ہاتھ جدا ہو گیا
اوسوقت مصعب یہ آیہ پڑھنے لگے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے فرمایا ہے
حق سبحانہ تعالے نے کہ نہین نیست محمد رسول ہی اوسکے پیشتر بھی اکثر رسول آئے ہین اور آخر آیہ تک مضمون ہے
کہ اگر وہ محمد مر جاوے یا قتل کیا جاوے تو تم اسکا فرمودہ بین کیا دین سے پھر جاؤ گے غرض کہ مصعب نے
علم کو دست چپ مین لیا اور اوسپر جھک گئے تب اوسنے اونکا دست چپ بھی قطع کیا تو پھر وہ اوس علم پر جھکے
اور اوس علم کو اپنے دونون بازو سے سینے مین لپٹا لیا اور وہی آیت تلاوت کرنے لگے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ بعد ازان ابن قمیئہ نے تیسری مرتبہ اونپر تیزی سے حملہ کیا اور ضرب نیزہ سے
نیزہ مارا کہ وہ کاری لگا اور مصعب زمین پر گرے اور علم بھی گر پڑا تب بنی عبد الدار مین سے دو آدمی نے تیزی و
چالاکی سے اوس علم کو اوٹھا لیا ایک سویبط بن حرملہ اور دوسرے ابو الروم پس ابو الروم نے اوس علم کو لے لیا
اور برابر ہمیشہ اونکے پاس وہ علم رہا یہانتک کہ جب مسلمین مدینہ کو لوٹ آئے ہین تو ابو الروم ہمراہ اونکے
مع علم داخل مدینہ ہوے اور **واقدی** نے کہا مجھے خبر دی موسی بن یعقوب نے اپنی عمہ زاد ہمشیرہ سے
اون بی بی نے اپنی مادر سے اون بی بی نے مقداد سے اونہون نے بیان کیا کہ جب ہم لوگون نے اپنی ہمعنان
واسطے قتال کے آراستہ کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے علم مصعب بن عمیر تشریف رکھتے تھے پھر جب بن

لشکر اعدا قتل ہوگئے تو مشرکین پہلی مرتبہ شکست پاکر بھاگ گئے اور مسلمین بطریق غارت اموال اونکے لشکرگاہ مین
آپڑے اور لوٹنے لگے بعد ازان مشرکین ناگاہ مسلمین پر عقب سے دوڑ پڑے اور لوگ بھاگنے لگے اوسوقت
رسول خدا صلعم نے اپنے یہان کے علمدارون کو ندا دی تو مصعب بن عمیر نے علم اوٹھایا کہ بعد اوسکے وہ شہید ہوے
اور علم کتیبہ بنی الخزرج کا سعد بن عبادہ نے اوٹھایا اوسوقت رسول خدا صلعم زیر اوس علم کے تشریف فرما تھے اور
سب اصحاب حضرت کے گرد تھے اور علم مہاجرین کا آخر روز ابی الروم العبدری کو ملا یعنی بعد شہادت مصعب بن
عمیر کے اور علم قبیلہ بنی اوس کا مین نے اسید بن حضیر کے ہاتھ مین دیکھا اوسوقت پہلے تو ایک ساعت مسلمین نے
مشرکین پر خوب یورش کی پھر جب صفوف طرفین مختلط ہوگئین تو آپس ہی مین مقاتلہ ہونے لگا کہ اوس گھڑی
مین امتیاز فیما بین یگانہ و بیگانہ کے نتھا اوسوقت مشرکین نے بنا بر شعار اپنے بنام عزیٰ کے ندا دی کہ اے
آل ہبل بھاگو کہ یہ قتال عظیم ہے **راوی** نے کہا مشرکین نے رسول خدا صلعم سے پایا جو کچھ پایا یعنی آنحضرت
صلعم سخت متالم ہوئے پر اونکے ہاتھ نہ آئے وحال آنکہ قسم اوس خدا کی جسنے اونکو بحق مبعوث کیا کہ مین نے حضرت کو
ایک بالشت جنگ سے ہٹتے یا پیچھے ہوتے نہین دیکھا بلکہ اوسیطرح روبروے اعدا قائم رہے اور حال مسلمین کا
یہ تھا کہ کبھی تو کوئی جماعت اصحاب کی حضرت کے پاس جمع ہوجاتی تھی اور کبھی پھر متفرق ہوجاتی تھی اور
جب مین حضرت کو قائم دیکھتا تھا تو کبھی اپنی کمان سے تیر چلاتے تھے اور کبھی پتھر مارتے تھے یہانتک کہ مشرکین
ٹھہر گئے اور باز رہے اور رسول خدا صلعم اپنی اوسی جماعت قلیلہ مین بدستور ثابت و قائم رہے اور وہ جماعت
جو حضرت کے ساتھ بطور ثابت قدم رہی وہ چودہ مرد تھے سات مہاجرین سے اور سات انصار سے مہاجرین
مین سے ابوبکر و عبد الرحمن بن عوف و علی بن ابی طالب و سعد بن ابی وقاص و طلحہ بن عبید اللہ و ابو عبیدہ بن
الجراح و زبیر بن العوام اور انصار مین سے حباب بن المنذر و ابو دجانہ و عاصم بن ثابت و حارث بن الصمہ و سہل
بن حنیف و اسید بن حضیر و سعد بن معاذ اور بعض روایت مین بجاے اسید بن حضیر و سعد بن معاذ کے سعد
بن عبادہ و محمد بن مسلمہ ثابت و قائم رہے تھے اور اوس روز آٹھ آدمیون نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت مرنے کی
کی تھی تین نے مہاجرین مین سے علی و زبیر و طلحہ اور پانچ نے انصار مین سے ابو دجانہ و حارث بن صمہ
و حباب بن المنذر و عاصم بن ثابت و سہیل بن حنیف مگر ان آٹھون مین سے ایک بھی قتل نہوا یعنی یہ سب تک
محفوظ رہے اور رسول خدا صلعم عقب مین مسلمین منہزمین کے پکارتے تھے تا آنکہ اونمین سے بعض اشخاص
قریب مہراس کے حضرت کے پاس لوٹ آئے اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عتبہ بن
جبیرہ نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے اونہون نے بیان کیا کہ اوس روز رسول خدا صلعم کے حضور مین
تیس آدمی ثابت قدم رہے اور وہ سب یہی کہتے تھے کہ ہمارا سر آپکے سر پر فدا اور جان ہماری آپکی جان پر

نثار اور آپ پر ہمارا سلام غیر مودع یعنے خدا نخواستہ یہ سلام وداعی و رخصتی نہین ہے اور جب رسول خدا صلعم کو
قتال شدید پیش آئے اور حضرت پر مشرکین ٹوٹ پڑے تو مصعب بن عمیر اور ابو دجانہ حضرت کی مدد کو حاضر ہوے
اور اعدا کو قریب سے دور کیا یہانتک کہ وہ بہت زخمی ہوے اوسوقت حضرت نے فرمایا کون شخص اپنی جان بیچتا ہے
یعنے جان فروشون و جانبازون مین کون حاضر ہے تب ایک جماعت انصار مین سے یہ سنکر اوچھل پڑی اور
سامنے آئی وہ پانچ مرد تھے کہ ایک اونمین عمارہ بن زیاد بن السکن تھے پھر ان سب نے قتال کیا یہانتک کہ ثابت قدم رہے
اور پھر ایک جماعت مسلمین مین سے پلٹکر آمادہ ہوگئی اور قتال کرنے لگی تا آنکہ اعدا کو دفع کیا اور حضرت نے عمارہ
بن زیاد سے فرمایا میرے قریب آ جب وہ نزدیک آئے تو اونکو اپنے قدم مبارک کا تکیہ لگا دیا کہ اونکے چودہ زخم
لگے تھے یہان تک کہ وہ مر گئے اور اوس روز رسول خدا صلعم لوگون کو آمادہ حرب اور اونکو قتال پر برانگیختہ کرتے تھے
اور مشرکین مین سے کچھ لوگ تھے کہ تیر مار مار کر مسلمین کو پریشان و از جا رفتہ کرتے تھے اون لوگون مین یہ آدمی تھے
ایک حبان بن العرقہ اور ابو اسامہ الجشمی پس رسول خدا صلعم سعد بن ابی وقاص سے فرمانے لگے میرے باپ مان
تیرے فدا ہون مار تیر اور اوسی عرصہ مین حبان بن العرقہ نے ایک تیر مارا کہ وہ ام ایمن کے دامن مین لگا اور اوسکے
دامن کو لے اوڑا یعنے دامن اولٹ گیا اوسکو برہنہ کر دیا اس بات سے حبان کو ضحک و استہزا نے لیا رسول خدا صلعم کو
یہ امر بہت شاق گذرا پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص کو وہی تیر یا دوسرا ایک تیر جسمین پیکان نتھا حوالہ کیا اور فرمایا
مار اس تیر کو چنانچہ وہ تیر حبان کے حلقوم ہنسلی مین جا لگا کہ وہ چت گرا کہ اوسکا عضو پوشیدہ کھل گیا سعد نے کہا ہے کہ
رسول خدا صلعم کو اوس روز ایسا ہنستے ہوے دیکھا کہ دندان پیشین نظر آئے اور فرمایا کہ سعد نے خوب بدلا لیا ام ایمن کا
حق تعالے نے تیری دعا قبول فرمائی اور تیرے تیر کو نشانے پہ پہونچا دیا و ایضاً اوس روز مالک بن زہیر برادر ابو اسامہ
الجشمی کا بھی تیر اندازی کر رہا تھا اور حال یہ تھا کہ یہی مالک بن زہیر اور حبان بن العرقہ یہ دونون بہت در پئے اصحاب نبی
تھے اور بہت جلد بازی کرتے تھے اور اون لوگون کو ان دونون نے اکثر تیرون ہی سے قتل کیا تھا کہ یہ دونون
پتھرون کی آڑ مین چھپ کر مسلمین کو تیر مارتے تھے چنانچہ وہ دونون جسوقت اسی گھات و تاک مین تھے کہ ناگاہ سعد
ابن ابی وقاص نے پتھرون کے پیچھے مالک بن زہیر کو دیکھ لیا کہ وہ تیر لگا رہا ہے اور اوسکا سر نظر آتا ہے تب سعد نے
اوسکا سر تاک کے تیر چھوڑا کہ اوسکی آنکھ مین جا لگا اور اوسکی گدی سے پار نکل گیا اور نظر آیا کہ وہ تڑپا ایک قد بلند ہو کر
گرا اور خدا نے اوسے قتل کیا یعنے وہ مر گیا اور اوس روز رسول خدا صلعم نے اتنے تیر چلائے کہ کمان پرخچے پرخچے
ہوگئی اور اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور وہ ہمیشہ اونہین کے پاس رہی اور ایسا ہوا کہ اوسی روز جنگ احد مین
قتادہ بن النعمان کی آنکھ مین ایک ایسا پیکان لگا تھا کہ آنکھ اونکی نکلکر رخسارہ پر لٹک پڑی تھی قتادہ بیان
کرتے ہین کہ مین اوسی حالت مین رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور مین نے عرض کی یا رسول اللہ میری نئی جورو ہے کہ مین

ایک عورت ہے کہ وہ نوجوان اور صاحب حسن و جمال ہے یعنی اوسکو بہت چاہتا ہون اور وہ مجھے بہت چاہتی ہے
مجکو اندیشہ و خوف ہے کہ میری آنکھ اوسکو مکروہ و ناگوار نظر آوے گی یعنے مین اوسکی نگاہ مین معیوب و بدنما دکھائی دونگا
پس حضرت نے اوسکی آنکھ کو ہاتھ سے اوٹھاکر حدقہ مین پھر رکھدی کہ وہ بینا ہو گئی اور جیسے تھی ویسے ہو گئے پھر کبھی اون
آنکھ نے ایک ساعت بھی شب و روز مین اونکو ایذا نہ دی چنانچہ بعد ازان جب سن اونکا زیادہ ہوا تو وہ کہتے تھے
کہ یہ آنکھ میری قوت بصر مین تیز تر ہے اور وہ آنکھ بہ نسبت دوسری آنکھ کے خوش نما و خوش منظر زیادہ تھی یعنے
کیچ وغیرہ عیوب سے صاف تھی غرض کہ رسول خدا صلعم بدستور مشغول و مصروف قتال رہے اور تیر چلایا کیے یہان تک
کہ تیر چک گئے اور گوشہ کمان کا ٹوٹ گیا اور اس سے پیشتر اوسکا چلہ بھی ٹوٹ گیا تھا اور حضرت کے ہاتھ مین ایک ٹکڑہ
باقی رہ گیا تھا کہ وہ گوشہ کمان مین بقدر بالشت کے لگا تھا تب اوس کمان کو عکاشہ بن محصن لیکر اوسکا رودہ کھینچکر
چڑھانے لگے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ رودہ نہین پہونچتا ہے یعنے پورا نہین ہوتا فرمایا کھینچ پہونچ جائیگا عکاشہ
نے کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے اوس رسول کو بحق مبعوث کیا ہے آئینہ مین نے اوس رودہ کو کھینچا تو وہ اسقدر
بڑھا کہ پورا ہو کر دو تین پھیرے زیادہ ہوے کہ مین نے گوشہ مین لپیٹ دیے تب حضرت نے اوس کمان کو لیا
اور بدستور اوسی سے قوم پر تیر چلاتے رہے اور ابو طلحہ آگے اصحاب کے حضرت کو آڑ مین لیے ہوے
سامنے سپر رکھے ہوے تھے راوی نے کہا مین نے دیکھا کہ جب کمان حضرت کی بہت شکستہ ہو گئی تو
اوسکو قتادہ بن النعمان نے لے لیا اور کہا راوہ نے کہ روز احد ابو طلحہ نے اپنی ترکش سے تیرون کو نکال کر سامنے
رسول خدا صلعم کے پھیلا دیے یعنے کہ میرے پاس اسقدر تیر ہین ان سب کو صرف کرتا ہون اور یہ شخص تیر انداز تھے
اور ڈانٹ ڈپٹ انکی بڑے زور و شور کی تھی چنانچہ حضرت نے فرمایا کہ لشکر مین للکار ابو طلحہ کی بہتر ہے پچاس
آدمیون سے یعنے اتنے لوگون کے زور و شور سے یا اونکے حرب و ضرب سے اور ابو طلحہ کے تیردان مین پچاس
تیر تھے اونہون نے اون سب تیرون کو روبرو سے حضرت کے بکھیر دیے و باواز بلند کہنے لگے یا رسول اللہ میری
جان آپ پر نثار ہے پھر پیہم ایک ایک تیر چلاتے رہے اور حضرت پیچھے ابی طلحہ کے باین سر و دوش اونکو سر اقدس
نکالے ہوے موقع پیکان ملاحظہ کرتے تھے کہ تیر کہان جاتا ہے اور کس نشانے پر واقع ہوتا ہے اور یہی صورت رہی
جب تک کہ تیر اونکے تمام ہو گئے تھے اور ابو طلحہ یہی کہتے تھے کہ اب آپ ہٹ جائیے (یعنے تہ ہیکا گئے) مجکو خدا
آپ پر فدا کرے اور آن حضرت صلعم چوب خشک زمین سے اوٹھا دیتے تھے اور فرماتے تھے مار اس تیر کو اے
ابا طلحہ تا آنکہ وہ اوسی تیر کو مارتے تھے کہ وہ بہترین تیر ہو جاتا تھا اور اصحاب نبی صلعم مین جو تیر انداز کہ مذکور و مشہور تھے
ازانجملہ سعد بن ابی وقاص تھے و سائب بن عثمان بن مظعون و مقداد بن عمرو و زید بن حارثہ و حاطب بن ابی بلتعہ
و عتبہ بن غزوان و خراش بن صمہ و قطبہ بن عامر بن حدیدہ و بشر بن البراء بن معرور و ابو نائلہ سلکان بن سلامہ

وابوطلحہ وعاصم بن ثابت بن ابی الافلح وقتادہ بن النعمان اور ایسا ہوا کہ اوس روز ابورہم الغفاری کے سینہ پر
ایک تیر لگا وہ خدمت مین رسول خدا صلعم کے آئے تو حضرت نے لعاب دہن مل دیا وہ اچھے ہوگئے چنانچہ ابورہم
نام منحور مشہور تھے اور ایسا ہوا کہ قریش مین سے چار آدمی حضرت کے قتل پر باہم ہمقسم ہم عہد ہوئے تھے اور
مشرکین اس بات مین اون چارون کو پہچانتے تھے کہ تھے وہ چارون عبداللہ بن شہاب و عتبہ بن ابی وقاص
وابن قمیئہ وابی بن خلف اور اوسی روز عتبہ نے رسول خدا صلعم کو چار پتھر مارے کہ ایک دانت رباعیہ حضرت کا
ٹوٹ گیا یعنے جو دو دو دانت اوپر نیچے کے بعد دو دو اوپر نیچے کے ہوتے ہین اونکو رباعیہ کہتے ہین پس داہنی طرف
نیچے کا دانت رباعیہ شکست ہوگیا تھا اور حضرت کے دونون رخسارون پر سخت صدمہ پہونچا یہان تک کہ کڑیان مغفر کی
رخسارون مین گھس گئین اور رانون پر بھی گزند سخت پہونچا کہ دونون رانون کا چمڑا پھٹ گیا اور ابو عامر نے کچھ گڑھے
مثل خندقون کے مسلمین کے لیے کھودے تھے اور رسول خدا صلعم بعض غار کے کنارے ناداشتہ کھڑے تھے یعنے غار نے
اوس سے بچا لیا اور **واقدی** نے کہا ہمارے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ حضرت کے رخسارون پر جسنے پتھر مارا وہ
ابن قمیئہ تھا اور جسکا پتھر لبون پر لگا اور دانت رباعیہ ٹوٹ گیا وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور اوس روز ابن قمیئہ
آگے بڑھا اور کہنے لگا مجھکو کوئی بتاوے کہ محمد کدھر ہین تو قسم ہے اوسکی جسکے لیے قسم سزاوار ہے اگر مین محمد کو دیکھ پاؤن
تو بیشک اونکو قتل کر دون تا آنکہ جب اوسنے حضرت کو دیکھا تو تلوار بلند کیے ہوے دوڑا اور عتبہ بن ابی وقاص نے بھی
تلوار کی وار کے ساتھ پتھر مارا اوسوقت حضرت سامنے والے غار مین ہو رہے دونون رانین چھل گئین اور ابن قمیئہ کی
تلوار نے کچھ کام نکیا مگر چونکہ اوسنے بہ زور ضرب لگائی تھی تو ثقل وصدمہ سے حضرت صلعم غار مین گر گئے
بعد ازان حضرت اوس غار سے نکلے اسطرح کہ عقب سے طلحہ نے اوٹھایا اور علی نے ہاتھ پکڑ کھینچ لیا تا آنکہ حضرت
سیدھے کھڑے ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید
ابی بشیر المازنی سے اونہون نے کہا مین روز احد حاضر تھا اوسوقت مین لڑکا تھا مین نے دیکھا ابن قمیئہ کو کہ اوسنے
رسول خدا صلعم پر تلوار اوٹھائی اور وار کی پھر مین نے دیکھا کہ حضرت اپنی زانوون کے بل آگے کے غار مین جا رہے
اور اوسکی آڑ مین ہو رہے اور چونکہ مین لڑکا تھا تو شور کرنے لگا تا آنکہ مین نے لوگون کو دیکھا کہ اوس غار مین کود پڑے
اور مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا کہ اونہون نے حضرت کو گود مین اوٹھایا کہ حضرت اوٹھ کھڑے ہوے اور بعضون نے
یون بیان کیا ہے کہ پیشانی رسول خدا صلعم کو جسنے سخت شکستگی پہونچائی یعنے پتھر سے وہ ابن شہاب تھا اور جسنے
حضرت کی رباعیہ توڑی اور خون بہایا لبون سے وہ عتبہ بن ابی وقاص تھا اور جسنے حضرت کے رخسارون پر ایسا
پتھر مارا کہ مغفر کی کڑیان رخسارون مین بیٹھ گئین وہ ابن قمیئہ تھا اور جبین منور مشق ہوگئی تھی اور اوس سے خون بہتا تھا
اور ریش مبارک تر ہوگئی تھی چنانچہ سالم مولی ابی حذیفہ چہرہ اقدس سے خون دھوتے تھے اور حضرت فرماتے تھے

کہ وہ قوم کیونکر فلاح پاویگی جو اپنے نبی کے ساتھ اسطرح پیش آئے وحال آنکہ نبی اونکو خدا کی طرف بلاتا تھا پس حق تعالیٰ
نے اوسوقت یہ آیہ نازل کیا لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ یعنے تجکو اس امر مین کچھ دخل نہین چاہین ہم اونپر متوجہ ہون
خواہ اونپر عذاب کرین اور سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ مین نے حضرت سے یہ کہتے ہوے سنا کہ غضب خدا کا
اوس قوم پر بہت سخت ہے جسنے اپنے نبی کے چہرہ سے خون بہایا اور نیز غضب خدا اوسپر بہت سخت ہے جسکو نبی نے
قتل کیا سعد نے کہا بہ دعاے رسول خدا صلعم نے حق مین عتبہ میرے بھائی کے مجکو تسلی بخشی کہ ہر آئنہ مجکو اوسکے
قتل پر وہ حرص تھی کہ کسی چیز پر مجکو کبھی ایسی حرص نہوئی تھی اور اسقدر مجکو معلوم ہے کہ بیشک وہ والد کا عاق
و نافرمان بردار اور اونکے ساتھ بدخلق تھا چنانچہ مین نے مشرکین کی صفون کو دو مرتبہ چیرا ہے اور دونون بار
مین تلاش کرتا تھا اپنے بھائی عتبہ کو تاکہ اوسکو قتل کرون لیکن وہ مجھسے ہر بار کترا کر نکل گیا جسطرح لومڑی
کترائی کترا جاتی ہے جب مین نے تیسری بار ارادہ کیا تو حضرت نے مجھسے فرمایا اے بندہ خدا تو کیا ارادہ کرتا ہے
کیا تیرا ارادہ اپنی جان دینے کا ہے پس مین اس ارادہ سے یعنے اونکے لشکر مین گھس جانے سے باز رہا
پھر حضرت نے یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ لَا يَحُولُ الْحَوْلُ عَلٰی اَحَدٍ مِنْهُمْ یعنے اے پروردگار اونمین سے
کسی پر یہ سال ہرگز گذرنے نہ پائے سعد نے کہا واللہ اونمین سے جنہون نے حضرت کو پتھر مارا اور مجروح کیا تھا کسی پر
سال تمام نہین گذرا چنانچہ عتبہ تو مر گیا مگر ابن قمیئہ کے بارہ مین خلاف ہے بعضے قائل ہین کہ وہ اوسی معرکہ مین
قتل ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ روز احد جب اوسنے تیر چلایا اور تیر اوسکا مصعب بن عمیر کو لگا اور اوسنے کہا لے
اس تیر کو مین ابن قمیئہ ہون پس اوسکے اوس تیر نے مصعب کو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
سواے اسکے کیا ہے کہ خدا تعالےٰ اوسکو ذلیل و ہلاک کریگا چنانچہ اوسنے قصد ایک بکری کا کیا کہ اوسے دوہیگا
اوسنے اوسکی کنپٹی مین سینگ مارا تب ابن قمیئہ نے اوسکی ٹانگ چیر ڈالی اور مار ڈالا اور وہ خود بھی بموجب
بد دعاے رسول خدا صلعم کے اوسی زخم سے اند جبل کے مرا پڑا ہوا دکھائی دیا اور تھا ایک دشمن خدا کہ جب وہ اپنے
یارون کیطرف پھر آیا تو اونکو خبر دی کہ رسول خدا صلعم قتل ہوگئے اور وہ شخص اولاد آزرم بنی فہر سے تھا اور ایسا
کہ عبد اللہ بن حمید بن زہیر جسوقت رسول خدا صلعم کو اوس حالت مین جسمین تھے دیکھتا تھا تا آنکہ گھوڑا دوڑا کر آیا
اور لوہے مین تمام لپٹا ہوا تھا یعنے زرہ وغیرہ سارا اسباب حرب پہنے تھا اور کہتا تھا مین ابن زہیر ہون مجھکو
محمد کے تئین بتا دو تاکہ مین اونکو قتل کرون یا پہلے اونسے مین ہی مرون تب ابو دجانہ نے اوسے روکا اور کہا
اوس شخص کی طرف قصد کر جو بدے سمجھ کے اپنی جان فدا کرتا ہے یعنے میری طرف آ تب ابو دجانہ نے حملہ کر کے
ابن زہیر کے گھوڑے کو ڈپکیا کہ گھوڑے نے دم دونون رانون کے اندر دبالی پھر ابو دجانہ نے اوسپر تیغ علم کر کے
للکارا کہ لے اس ضرب کو مین ابن خرشہ ہون پس اوسکو قتل کیا اور رسول خدا صلعم اونکی طرف دیکھتے تھے اور فرماتے تھے

اللھم ارض عن ابن خرشۃ کما انا عنہ راض یعنے اے خداوندا ابن خرشہ سے تو راضی ہو جیسا کہ میں اوس سے
راضی ہون اور واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسحاق بن طلحہ نے عیسے بن طلحہ سے اونہون نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے اونہون نے کہا مین نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے جب روز احد ہوا اور رسول خدا صلعم
کے روے مبارک پر پتھر لگا کہ دو کڑیان مغفر کی حضرت کے رخسارون مین چبھہ گئین تب مین حضرت کیطرف
دوڑتا ہوا آگے بڑہا اور اور لوگ بھی جانب مشرق سے حضرت کے سامنے تیز روی سے گویا اوڑتے ہوے آئے
مین نے کہا خداوندا ان لوگون مین کہین طلحہ بن عبید اللہ آیا ہو پھر جب ہم لوگ حضرت کی خدمت مین پہنچ
ہو گئے تو یکایک ابو عبیدہ بن الجراح میرے پاس دوڑتے ہوے پہنچے اور کہا مین تجھسے خدا کی قسم دیکر کہتا ہون کہ
تو مجھے کیون نہین چھوڑتا یعنے مجھے حضرت کے پاس جانے دے کہ حضرت کے رخسارہ سے جو کچہ اوسمین چبھا ہے
مین اوسکو نکال ڈالون ابوبکر نے کہا تب مین نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے آگے کر دیا اوسوقت رسول خدا صلعم
فرمایا تم لوگ اپنے صاحب یعنے طلحہ بن عبید اللہ کو میرے پاس آنے دو تب ابو عبیدہ نے حلقہ مغفر کو اپنے
دندان پیشین سے بھر زور پکڑ کر کھینچ لیا کہ پیٹھہ کے بل گر پڑے اور ابو عبیدہ کا سامنے کا دانت بھی گر پڑا
بعد ازان دوسری کڑی کو دوسرے سامنے کے دانت سے کھینچا پس ابو عبیدہ سب لوگون کے درمیان مین کھونڈھے تھے اور
بعضون نے یون بیان کیا ہے کہ جس شخص نے دونون کڑیون کو رخسارہ حضرت سے کھینچ لیا تھا وہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے
اور بعض نے کہا ابو الیسر تھے اور ہمارے نزدیک ثابت یہ ہے کہ عقبہ بن وہب بن کلدہ تھے اور ابو سعید الخدری بیان کرتے تھے کہ روز احد
جب رسول خدا صلعم کے روے مبارک پر صدمہ پہونچا کہ مغفر کی دو کڑیان پتھر سے ٹوٹ کر رخسارون مین
سما گئین پھر جب وہ دونون کڑیان نکالی گئین تو خون ایسا بہتا تھا جیسے رخنہ مشک دریدہ سے پانی
بہتا ہے اور حال ابو مالک بن سنان کا یہ تھا کہ اوس خون کو اپنے منہ مین چوس کر گھونٹ جاتے تھے
تب رسول خدا صلعم نے فرمایا جو کوئی خواہش کرے دیکھنے کی ایسے شخص کو جسکا خون میرے خون مین
مخلوط ہو گیا تو مالک بن سنان کو دیکھے چنانچہ جب لوگون نے مالک سے کہا کہ تو خون کو پی لیتا ہے اونہون نے کہا
ہان مین رسول خدا صلعم کے خون کو پی جاتا ہون یعنے پی گیا اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جسکا خون
میرے خون سے مس یعنے مخلوط ہو جاویگا اوسکو آتش دوزخ نہ پہونچے گی اور ابو سعید نے کہا مین ان
لوگون مین تھا جو مقام شعبین سے پھیر دیے گئے تھے کہ ہمارا باپ کے ساتھ حاضر ہوے تھے جب دو سرا دن ہوا
تو ہم جرنگاہ مین بمقام رسول خدا صلعم پہونچے اور لوگ وہان سے متفرق ہوے جاتے تھے چنانچہ مین
[illegible] حضرت کی طرف [illegible]
اور ہم حضرت کو بسلامت دیکھکر [illegible]

اوپھر مسرے جاتے تھے مقام قناۃ کے تھے ہم سے بین اور ہماری ہمت سوا سے نبی صلعم کے اور کسیطرف مصروف نہ تھی
تاہم اونکا دیکھنے ہین اور نگہبانی کرتے ہین (یعنی پیغمبری نگہبانی ۱۲) پس حضرت نے جب میری طرف نگاہ کی تو فرمایا سعد بن مالک ہو مین نے
عرض کی ہان مین ہی ہون میرے باپ مان آپ پر تصدق ہون پھر مین قریب گیا اور حضرت کے پانون کو
بوسہ دیا اور حضرت اوسوقت گھوڑے پر سوار تھے فرمایا حق تعالے تیرے باپ کے بارہ مین تجھے اجر جسیم
عطا کرے بعد ازان مین نے روے اقدس کی طرف جونگاہ کی تو دیکھا کہ حضرت کے دونون رخسارون پر
مثل درہم کے غار ہے اور پیشانی انور قریب جڑ بالون کے شق ہے اور کیا دیکھتا ہون کہ نیچے کے لب
مبارک سے خون جاری ہے اور داہنی رباعیہ شکستہ ہو گئی ہے اور یہ دیکھا کہ زخمون پر کچھ سیاہ سا لگا ہوا ہے
مین نے لوگون سے پوچھا کہ زخمون پر یہ سیاہ سیاہ کیا چیز لگی ہے اون لوگون نے کہا بوریا جلا کر خاکستر
اوسکی لگائی گئی ہے پھر مین نے پوچھا کہ حضرت کے رخسارون پر کسنے پتھر مارا ہے اونہون نے کہا ابن قمیہ نے
پھر مین نے کہا یہ پیشانی پر کسکے ہاتھ سے چوٹ آئی ہے اونہون نے کہا ابن شہاب کے پتھر سے پھر مین نے کہا
لب پر کسنے پتھر مارا اونہون نے کہا عتبہ نے تب مین حضرت کی سواری کے آگے آگے دوڑتا چلا تا آنکہ حضرت
اپنے دولتسرا پر پہونچے پس گھوڑے سے اوترنے لگے لوگون نے اوٹھا کر اوتارا اور مین حضرت کی دونون پانون کو
دیکھتا تھا تو دونون کا پوست شگافتہ و سنجیدہ سا ہوا تھا اور حضرت دونون سعد پر تکیہ دیے ہوے تھے
سعد بن عبادہ اور سعد بن معاذ تا آنکہ داخل دولتسرا ہوے جب غروب آفتاب ہوا اور بلال نے اذان مغرب
کی دی تو رسول خدا صلعم اوسی حالت سے تکیہ دیے ہوے دونون سعد پر برآمد ہوے بعد ازان دولتسرا مین
تشریف لیگئے اور لوگ مسجد مین آگ جلاتے ہوے اپنے زخمون کو سینکا کیے تھے پھر جسوقت شفق غائب ہوئی
تو بلال نے اذان عشا کی کہی اوسوقت تک حضرت برآمد نہوے اور بلال حضرت کے دروازہ پر بیٹھے رہے
جب ایک تہائی رات کی گذری تو بلال نے ندا دی کہ الصلوۃ یا رسول اللہ یعنے جماعت تیار ہے نماز کو تشریف لائیے
تب حضرت سوتے سے اوٹھکر برآمد ہوے پھر جسوقت داخل دولتسرا ہوے تھے تو مین نے دیکھا کہ بہت
آہستہ آہستہ قدم اوٹھاتے تھے اور جسوقت مین نے حضرت کے ساتھ نماز پڑھی اور حضرت اپنے دولتسرا کیطرف
تشریف لیچلے اور لوگ حضرت کے سامنے مصلے تک صف بستہ کھڑے تھے تو مین نے دیکھا کہ اوسوقت
حضرت بتنہا چلے جاتے تھے یعنے بلا اعانت غیرے تا آنکہ داخل منزل شریف ہوے اور مین اپنے اہل وقوم
کیطرف پھرا اور اونکو سلامتی حضرت کی خبر دی اون لوگون نے اس خوشخبری پر حمد خدا کیا اور باطمینان
سو رہے اور اوس شب کو گروہ خزرج اور اوس مسجد مین باب نبی صلعم پر حاضر تھے اور حراست حضرت کی
فرقہ قریش سے کرتے رہے تا ایسا نہو کہ وہ دوڑ مارین اور روات کہتے ہین کہ فاطمہ علیہا السلام مع چند عورتون

ہمراہی کے اپنے گھر سے برآمد ہو کر رسول خدا صلعم کے پاس آئیں اور چہرہ مبارک کو دیکھا تو حضرت
کے گلے سے لپٹ گئیں اور چہرہ انور سے خون پونچھنے لگیں اور حضرت فرماتے تھے اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰی
قَوْمٍ دَمَّوْا وَجْهَ رَسُوْلِہٖ یعنے غضب خدا اوس قوم پر سخت ہے جنہوں نے اوسکے نبی کے
منہ سے خون بہایا اور علی علیہ السلام مقام مہراس سے پانی لائے اور فاطمہ سے کہا کہ یہ میری سپر لیو
اور اوس پانی کو اپنی سپر میں بھرا اور چاہا کہ رسول خدا صلعم کچھ اوس میں سے پیئیں اور حضرت پیاسے بھی تھے
مگر پی نسکے اور اوس پانی میں بو بھی پائی اوس سے کراہت آئی اور فرمایا یہ پانی بدمزہ ہے پر اوس پانی سے
صرف کلی کی تا دہن مبارک سے خون صاف ہو جاوے اور فاطمہ علیہا السلام نے اپنے باپ کا خون دھو کر
صاف کیا اور جب کہ رسول خدا صلعم نے تیغ علی کو خون آلودہ دیکھا تو فرمایا تو نے بہت خوب قتال کی و ہر آئینہ
عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف نے بھی اچھی قتال کی اور ابو دجانہ کی سیف بھی غیر مذموم
الغرض جب حضرت نے اوس پانی کے پینے کی طاقت نپائی تو محمد بن مسلمہ باہر نکلے اور عورتوں کے پاس پانی
تلاش کرنے لگے اور اوسوقت وہاں چودہ بیبیاں آئی تھیں اونہیں چودہ میں فاطمہ بنت رسول خدا بھی تھیں
اور وہ سب کھانا اور پانی اپنے ساتھ لائی تھیں اور مجروحون کو کھلاتی پلاتی تھیں اور اونکی دوا کرتی تھیں
کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے ام سلیم بنت ملحان اور عائشہ (یعنے بنت سعد) کو دیکھا کہ روز احد یہ دونون
اپنے دوش پر مشک اوٹھائے ہوئے تھیں اور حمنہ بنت جحش پیاسون کو پانی پلاتی تھیں اور مجروحون کا
علاج کرتی تھیں اور ام ایمن بھی مجروحون کو پانی پلاتی تھیں الغرض جب محمد بن مسلمہ نے عورتون کے پاس
پانی نپایا اور اوس روز رسول خدا صلعم کو شدت کی پیاس تھی تب محمد بن مسلمہ ایک قناۃ یعنے کاریز کی طرف مشک
لیکے گئے اور مالک کاریز سے طلب کیا اور وہ مقام آج معروف بقصور تیمیین ہے پس محمد بن مسلمہ آب شیرین
بھر لائے رسول خدا صلعم نے وہ پانی پیا اور محمد بن مسلمہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور حال خون کا یہ تھا کہ
بند نہوتا تھا اور اوس حالت میں حضرت فرماتے تھے کہ وہ لوگ اب ہرگز مثل ایسی فیروزی کے جو اونکو ملی ہے
نہ پہنچینگے یہانتک کہ مس کرینگے رکن کو یعنے پہنچینگے مکہ میں اور جب فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ خون تھم
نہیں ہوتا حالانکہ وہ آپ خون دھوتی جاتی تھیں اور علی علیہ السلام ڈھال میں سے اوپر پانی ڈالتے تھے لہذا
فاطمہ نے ایک ٹکڑا حصیر کا لیکر جلایا جب وہ خاکستر ہوا تو اوس خاکستر کو چپکا دیا تا آنکہ خون بند ہو گیا اور
بعضے کہتے ہیں کہ پشمینہ جلا کر کے رکھا تھا اور بعد ازان رسول خدا صلعم زخمہائے روی مبارک کی دوا ہڈی کی گرد
پسے ہوئے سے کرتے تھے تا کہ نشان زخم کا جاتا رہے اور واقدی کہتا ہے کہ ابن قمیہ کا حضرت کے
شانے پر ایک ضرب لگانا زیادہ ایک مہینے سے رہا اور جو نشان کہ چہرہ مبارک پر رہ گیا تھا اوسکی دوا حضرت نے

استخوان کہنہ سے کی اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ نے زہری سے
اونہوں نے سعید بن المسیب سے اونہوں نے کہا جب روز احد ہوا تو اُبی بن خلف آگے بڑھا اور مہمیز کرکے گھوڑا
دوڑا کر رسول خدا صلعم کے قریب آیا لوگون نے اوسکو روکا اور ارادہ اوسکے قتل کا کیا حضرت نے فرمایا تامل
و تاخیر کرو پس حضرت کھڑے ہوئے اور اوسوقت ہاتہ مین آپ کے حربہ تھا یعنے نیزہ کوتاہ خواہ چوب دستی
باسنان اوس سے اوسکو مارا کہ درمیان خود و زرہ کے جو دامن خود کا گردن پر آویزان رہتا ہے وہان اوسکی
گلے مین نوک سنان پیوستہ ہوگئی پس اُبی اپنے گھوڑے سے زمین پر گرا کہ ہڈی پسلی کی ٹوٹ گئی تب اوسکے
ہمراہی اوسکے تئین زندہ مع رجفت تن لے بھاگے اور وہان سے پلٹ گئے تا آنکہ وہ اثناے راہ مین مرگیا اور
اسی کے بارے مین یہ آیہ نازل ہوا وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ یعنے جب تو نے اوسکو
مارا تو تو نے نہین مارا بلکہ خدا نے اوسکو مارا اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھسے **حدیث** بیان کی یونس بن محمد الظفری
نے عاصم بن عمر سے اونہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے اونہوں نے اپنے والد سے اونہوں نے
بیان کیا کہ بعد معرکہ بدر کے جب اُبی بن خلف بمقدمہ فدیہ دینے اور چھوڑا لیجانے اپنے پسر کے جو روز بدر اسیر ہوا تھا
مدینے مین آیا تو کہنے لگا یا رسول اللہ میرے پاس میرا ایک گھوڑا ہے کہ مین اوسپر ہر روز سوار رہا کرتا ہون
بخوف تیزی اوسکے (یعنے براے عادت و سہارت) تا مین اوسپر سوار ہوکر آپکو قتل کرون فرمایا رسول خدا صلعم
نے بلکہ مین تجکو قتل کرونگا اوسی پر انشاء اللہ یعنے درآنحالیکہ تو اوسپر سوار ہوگا اور دوسری روایت مین یون
منقول ہے کہ یہ کلمہ اُبی بن خلف نے مکہ مین کہا تھا پس خبر اس بات کی حضرت کو مدینہ مین پہونچی اوسوقت
فرمایا کہ انشاء اللہ مین اوسکو قتل کرونگا درآنحالیکہ وہ اوسی گھوڑے پر سوار ہوگا اور **راویون** نے بیان کیا
کہ عادت رسول خدا صلعم کی یہ تھی کہ قتال مین پیچھے مڑکر نہین دیکھتے تھے اسوجہ سے فرماتے تھے مجھکو اندیشہ ہے
کہ اُبی بن خلف کہین میرے عقب سے نہ آجاوے لہذا تم لوگ جب اوسکو آتے دیکھو تو مجھے مطلع کیجیو
وہ یہ فرماتے ہی تھے کہ یکبارگی اُبی اپنے گھوڑے کو مہمیز کرتا ہوا دوڑاتا ہوا آپہونچا اور اوسنے حضرت کو دیکھکر پہچانا
اور باواز بلند کہنے لگا اے محمد اگر تم بچ گئے تو مین نہ بچونگا تب مسلمین نے عرض کی یا رسول اللہ اگر وہ آکر
آپکو دبوچ لیگا یعنے اگر وہ پہلے آپ پر سبقت کریگا تو اوسوقت آپ کیا کرینگے حال آنکہ وہ خود آگیا ہے
اگر اجازت ہو تو ہم مین سے کوئی اوسپر حملہ سبقت کرے حضرت نے انکار کیا پھر اُبی
جب نزدیک آگیا تو حضرت نے حارث بن صمہ سے حربہ لے لیا اور اصحاب سے کنارہ کش ہو کر میدان لیا
ہم لوگ سامنے سے مثل پروانہ پرواز کر گئے اور حال شجاعت و شان حضرت کا یہ تھا کہ جب وہ کسی امر کی سعی
کرتے تھے تو کوئی اونکا اوس کام میں شریک نہین ہو سکتا تھا یعنے مثل اونکے کوئی کوشش نہین کرسکتا تھا

یا اونکی سی کوشش کوئی نہین کرسکتا تھا الغرض حضرت نے اوسی حربہ سے ابی کی گردن مین انی ماری کہ وہ اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور ہنکارتا تھا جسطرح بیل ہنکارتا ہے اور اوسکے ہمراہی اوس سے کہنے لگے اے ابو عامر واللہ تجکو کچھ ضرر نہو گا یہ شخص جسنے تجکو صدمہ پہونچایا اگر ہم مین سے کسیکے سامنے پڑجائیگا تو کسقدر ضرر اوٹھاویگا ابی نے کہا قسم ہے لات و عزے کی یہ شخص جسنے مجکو گزند پہونچایا اگر اسیطرح ساتہ کل اہل ذی المجاز کی پیش آیا تو وہ سب مارے جاوینگے کہا اوسنے پہلے ہی نہین کہا تھا کہ مین تجکو قتل کرونگا (ذوالمجاز ایک مقام ہے منا مین کہ ابی وہین کا باشندہ تھا) بالآخر ابی کو اوسکے اصحاب اوٹھا لیگئے اور اس شغل کے باعث وہ لوگ طلب رسول خدا صلعم سے باز رہے بعد ازان رسول خدا صلعم جماعت اصحاب کے ساتہ جو گھاٹیون مین تھی جا ملے اور بعضے کہتے ہین کہ حضرت نے حربہ زبیر بن العوام سے لیا تھا اور ابن عمر کہتے تھے کہ ابی بن خلف درمیان وادی رابغ کے مرگیا اور مین وادی رابغ مین بعد گذرنے تھوڑی رات کے چلا جاتا تھا ناگاہ کیا دیکھتا ہون کہ میرے سامنے ایک شعلہ چمکا تو مین اوس سے ڈر گیا پھر یکایک اوسی شعلہ مین سے ایک شخص زنجیرون مین جکڑا ہوا نکلا کہ زنجیرین بھی آگ کی طرح سرخ تھین اور العطش کہکے غل و شور کرتا تھا و ناگاہ ایک شخص کہتا ہے کہ اسکو پانی نہ پلا یہ قتل کیا ہوا رسول خدا کا ہے یہی ابی بن خلف ہے مین نے کہا دور ہو دور ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ بمقام سرف مرگیا تھا اور ایک روایت مین یون وارد ہے کہ جب حضرت نے حربہ زبیر سے لیا تھا اوسوقت ابی نے حضرت پر حملہ کیا تا کہ اونپر تلوار لگا وار کرے دفعۃً مصعب بن عمیر اوسکے آگے آگئے اور اپنے درمیان اوسکے اور حضرت کے حائل کردیا اور اوسکے منہ پر تلوار ماری اور رسول خدا نے درمیان دامن خود اور زرہ وادی ایک فرجہ شگاف یعنے جاے خالی اوسکی گردن مین تاکر ہاتہ برچھی کی انی ماری کہ وہ زمین پر گر پڑا اور بیل کی طرح ہنکارنے لگا اور راوی نے کہا کہ اوسی عرصہ مین عثمان بن عبداللہ بن المغیرہ المخزومی اپنا گھوڑا الغ دوڑاتا ہوا آگے بڑھا اور وہ اپنی پوری زرہ پہنے تھا یعنے ناپا اور رسول خدا صلعم اوسوقت شعب کیطرف جاتے تھے تب عثمان بن عبداللہ بقصد رسول خدا صلعم آگے بڑھا اور پکار کر کہنے لگا کہ اگر اسوقت تو مجھسے بچیگا تو مین تجھسے نہ بچونگا یہ سنکر حضرت ٹھہر گئے کہ یکبارگی اوسکے گھوڑے کا پاون پھسلکر درمیان کسی غار کے اون غارون مین سے جا تارہا جسکو ابو عامر نے حضرت کے لیے کھودا تھا پس اوسمین گھوڑا منہ کے بھل گرا پھر گھوڑا اوسمین سے اوچھل کر نکل آیا اوسکو اصحاب نبی نے پکڑ لیا اور حارث بن صمہ عثمان کے اوپر گئے اور ایک ساعت دونون مین تلوار چلی بالآخر حارث نے اوسکے پاون مین تلوار ماری کیونکہ اوسوقت اوسکی زرہ کا دامن لپٹا تھا پس حارث نے چابکدستی کرکے اوسکو ہتی پر تلوار مارکر قتل کیا اور حارث نے اوس روز اوسکی زرہ جو بہت نفیس اور خود جو بہت عمدہ تھے لیلی اور اوس روز اونکے سوا کسیکو نہین سنا کہ کسیکا سلب رخصت کیا ہو اور رسول خدا صلعم

اون دونون کی قتال ملاحظہ کر رہے تھے اور حضرت نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے ناگاہ معلوم ہوا کہ عثمان
بن عبد اللہ بن المغیرہ ہے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَعَانَهُ یعنی حمد ہے اوسکی جسنے اوسکو ہلاک کیا اور ایسا ہوا تھا
کہ اسی عثمان بن عبد اللہ کو عبد اللہ بن جحش نے بمقام لطبن نخلہ یعنے وادی نخلہ مین اسیر کیا تھا تا آنکہ اوسکو
رسول خدا صلعم کے پاس حاضر کیا کہ فدیہ لیکر اوسکو چھوڑ دیا تھا تب وہ وہان سے پھر کر قریش کے پاس گیا
یہان تک کہ احد مین آنکر لڑا اور مارا گیا اور اوسوقت اوسکا مارا جانا عبید بن حاجز العامری بن عامر بن لوی نے
دیکھا تو آگے بڑھا اور مانند درندون کے دوڑتا ہوا آیا اور حارث بن صمہ کے شانے پر تلوار مار کر مجروح کیا پس
حارث زخمی ہوکر زمین پر گرے تا آنکہ اونکو اونکے اصحاب اوٹھا لائے تب ابو دجانہ عبید کے مقابلہ پر آئے
پھر اون دونون نے تھوڑی دیر باہم چالش وکاوش کی اور ہر ایک دوسری کی ضرب سیف کو سپر پر روکتا تھا
تا آنکہ ابو دجانہ نے اوسپر حملہ کیا اور اوسکو گود مین اوٹھا کر زمین پر دے مارا پھر اوسکو ذبح کر ڈالا جسطرح کوئی
بکری کو ذبح کرتا ہے بعد ازان مقتل سے پھرے اور حضرت کی خدمت مین آملے اور کہا راویون نے کہ سہل بن
حنیف دفع کرتے تھے اعدا کو رسول خدا صلعم سے ساتھ تیر زنی کے تب حضرت نے فرمایا اوسکو تیر دو سہل کو کہ فی الحقیقت
وہ سہل ہے یعنے سہل الحلق اور رسول خدا علیہ السلام نے التفات کی طرف ابی الدرداء کے اور حال یہ تھا کہ
صحابہ ہر طرف شکست پاکر بھاگے جاتے تھے تب حضرت نے فرمایا عویمر کیا اچھا سوار ہے بخلاف اس بات کے
کہ لوگ کہتے ہین وہ حاضر احد نہوے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ
نے محمد بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے اونہون نے کہا
مجھسے بیان کیا اوس شخص نے جسنے ابو اسیرہ بن الحارث بن علقمہ کو دیکھا جبکہ وہ مقابل ہین تھے ایک شخص کے
بنی عوف سے چنانچہ اون دونون نے بایکدیگر تیغ زنی کی اور ہر مرتبہ ایک دوسرے پر بغلبہ حملہ کرتا تھا پس
اوس دیکھنے والے نے دیکھنا اپنا اون دونون کے تئین بیان کیا کہ وہ دونون گویا دو شیر تھے باہم لڑنے والے
کہ کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی قتال کرتے تھے بعد ازان دونون باہم لپٹ گئے اور ایک نے دوسری کو مضبوط
اور زور سے پکڑا پھر دونون لپٹے ہوے زمین پر گرے تب ابو اسیرہ اوسپر چڑھ بیٹھے اور اپنی تلوار سے اوسکو
ذبح کیا جسطرح بکری کو ذبح کیا اور اوسکو اوسیطرح چھوڑکر چلے کہ ناگاہ خالد بن الولید اپنے پچکلیان گھوڑے
سوار اور نیزہ طویل ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور ابو اسیرہ کی پشت پر نیزہ لگایا راوی کہتا ہے مین نے دیکھا
نوک سنان سینے سے باہر نکل آئی کہ ابو اسیرہ زمین پر گرے اور مر گئے اور خالد بن الولید یہ کہتا ہوا پھرا کہ
مین ابو سلیمان ہون اور کہا راویون نے کہ طلحہ بن عبید اللہ نے اوس روز قتال شدید کی چنانچہ طلحہ
کہتے ہین کہ جسوقت صحابہ نے شکست پائی تو مین نے دیکھا رسول خدا صلعم کو کہ مشرکین نے آنکر اونکو ہر طرف

گھیر لیا اوسوقت میری خاطر مین کچہ نہ آتا تھا کہ مین حضرت کے آگے رہون یا پیچھے یا داہنے رہون یا بائین
آخر کو مین کبھی سامنے حضرت کے کبھی عقب پر اعدا کو بحملہ شمشیر دفع کرنے لگا یہان تک کہ وہ لوگ گریزان ہوئے
چنانچہ اوس روز حضرت فرماتے تھے کہ طلحہ نے بڑی کوشش کی ہے اور سعد بن ابی وقاص ذکر مین احوال
طلحہ کے کہتے تھے کہ خدا طلحہ پر رحم کرے وہ ہم مین روز احد بزرگتر تھا از روے حمایت نبی صلعم کے لوگون نے
پوچھا اے ابو اسحاق یہ بات کیونکر ہے اونہون نے کہا کہ طلحہ حضرت کے ساتہ لپٹے رہے یعنے ساتھی ساتہ رہے
اور ہم لوگ اونسے متفرق ہوگئے تھے اور کبھی جمع بھی ہوجاتے تھے مگر اونہون نے ایکدم ساتہ نچھوڑا مین نے
اونکو دیکھا کہ وہ حضرت کے گرد چارون طرف پھرتے تھے اور اپنے تئین سپر کردیا تھا یعنے سینہ سپر تھے
اور جب لوگون نے طلحہ سے پوچھا کہ تمہاری اونگلی مین کیا ہوا تھا اونہون نے کہا جسوقت مالک بن زہیر
الجشمی نے رسول خدا صلعم کو تاک کر تیر چھوڑا اور حال یہ تھا کہ اوسکا تیر کبھی خطا نکرتا تھا تو مین نے اپنا ہاتہ
روے مبارک کے سامنے کردیا کہ وہ تیر میرے انگشت خنصر مین آلگا اور پھاڑ دیا کہ اونگلی بیکار ہوگئی اور جب
طلحہ نے تیر چلایا تو کہا حَسّ (اور حَسّ ایک آواز ہے کہ وقت تیر زنی منھ سے عرب کے نکلتی ہے) تب حضرت
نے فرمایا اگر طلحہ بسم اللہ کہتا تو داخل جنت ہوتا اور لوگ اوسکو دیکھتے اور پھر بتصریح فرمایا کہ جو کوئی چاہتا ہو دیکھنا
ایسے شخص کو جو دنیا مین چلتا پھرتا ہے یعنے زندہ ہے وحال آنکہ وہ اہل جنت سے ہے تو چاہیے کہ
دیکھے طلحہ بن عبید اللہ کو پس طلحہ اون لوگون مین سے ہے جنہون نے اپنی مدت عمر کو یا اپنے عہد کو پورا کیا
یعنے شہیدون مین سے ہے اور طلحہ نے کہا جب اس تفرقہ مین مسلمین متفرق ہوگئے وبعد ازان پھر اکٹھے ہوئے
تو ایک شخص بنی عامر بن لوی بن مالک بن المضرب مین سے اپنا نیزہ ہلاتا ہوا کمیت ستارہ پیشانی گھوڑے پر
سوار مغرق بآہن آگے بڑھا اور بآواز بلند کہتا تھا کہ مین ابو ذات الودع ہون مجھے بتادو کہ محمد کدھر ہین
پس طلحہ نے کہا کہ دفعۃً مین نے اوسکے گھوڑے کو پے کیا کہ وہ اپنی دُم رانون مین دبا کے رہ گیا یعنے گر پڑا
تب مین نے اوسکا نیزہ لے لیا اور واللہ مین نے خطا نکی کہ مین اوسکی آنکھ کی پتلی مین انی ماری وہ بیل
کیطرح ہنکارنے لگا اور مین برابر اوسکے رخسار پر پاؤن اپنا رکھے رہا یہان تک کہ مین نے اوسکے تئین موت
سے ملاقات کرائی اور ایسا ہوا کہ طلحہ کے سر مین استخوان پر کسی نے مشرکین مین سے دو ضربت ماری تھی
ایک ضربت تو جب وہ مقابل تھے اور ایک جب وہ پھرے تھے پس اوس زخم سے خون بہت سا بہا تھا
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ روز احد خدمت مین رسول خدا صلعم کی مین گیا تو فرمایا کہ تو اپنے
ابن عم کی ملاقات وعیادت کو جا پس مین طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آیا اور حال اونکا یہ تھا کہ خون اونکا
سارا بہ گیا تھا وہ بہت ناتوان وبیہوش تھے مین نے اونکے منہ پر پانی چھڑکنا شروع کیا تا آنکہ وہ ہوش مین آگئے

اور کہنے لگے رسول خدا کیسے ہین اور کیا کرتے ہین مین نے کہا بخیریت ہین اونہون ہی نے مجکو تیری پاس بھیجا ہے تب وہ بولے الحمد للہ کہ بعد ہر مصیبت کے آسانی ہوتی ہے اور ضرار بن الخطاب الفہری نے کہا کہ مین نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھا جب اونہون نے اپنے عمرہ مین بمقام مروہ اپنا سر منڈایا تھا تو اونکے سر مین استخوان کا سر پر زخم نظر آیا تو مین بولا واللہ یہ ضربت مین نے ہی اونکو لگائی تھی چنانچہ جب طلحہ میرے سامنے آئے تھے تو ایک ضربت اوسوقت ماری تھی اور جب یہ پھر کر چلے ہین تو مین نے مکرر حملہ کر کے دوسری ضربت لگائی تھی اور بیان کیا راویون نے کہ جب معرکہ روز جمل ہوا تھا اور علی نے اون لوگون مین سے قتل کیا جسکو کیا اور بصرہ مین داخل ہوے تو ایک شخص عرب کا حضرت کے پاس آیا اور روبرو اونکے کلام کرنے لگا اور کہا طلحہ کون ہے تب علی اوس سے گھڑک کر بولے کیا تو روز احد حاضر تھا عظم غنائہ یعنی بزرگ تھا کفایت کرنا طلحہ کا اسلام سے یعنے حمایت کرنا اور بجاے خود قائم و ثابت قدم رہنا اونکا پیش رسول خدا صلعم پس وہ شخص منفعل ہوا اور چپ رہا تب ایک اور شخص قوم مین سے بولا یا علی غنماء و بلاء طلحہ رحمہ اللہ یعنے کفایت کرنا اوسکا اور سختی اوٹھانا اونکا روز احد کیونکر تھا فرمایا علی علیہ السلام نے ہان یون تھا کہ خدا رحم کرے طلحہ پر بتحقیق کہ مین نے اوسکو دیکھا کہ اپنے تئین اوسنے سامنے رسول خدا صلعم کے سپر کر دیا تھا یعنے سینہ سپر ہو گیا تھا اور تلوارون مین وہ چھپ گیا اور گھر گیا تھا اور ہر طرف سے تیرون کی بوچھار آتی تھی اور وہ اوس حالت مین واسطے رسول خدا صلعم کے سپر تھا تب اوس کہنے والے نے کہا کہ ہر آئینہ وہ دن وہ تھا جسدن اصحاب رسول خدا صلعم قتل ہوے اور حضرت بھی اوسی روز زخمی ہوے پس علی علیہ السلام نے کہا مین حاضر تھا شاہد ہون کہ مین نے رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کاش مین بھی اصحاب کے ساتھ در غار ہوتا اہل جبل مین بعد ازان علی نے کہا اوس روز مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اعدا کو ایک طرف مین دفع کرتا تھا اور ایک طرف ابو دجانہ ایک گروہ کو اونمین سے ہنکاتا تھا اور ایک طائفہ کو اونمین سے ایک طرف سعد بن ابی وقاص بھگاتا تھا یہانتک کہ حق تعالے نے اون سب کو دور کیا اور اوس تہلکہ سے نجات تمام حاصل ہوئی اور اوسی روز مین نے دیکھا کہ اونمین سے ایک غول سلاح بند جدا ہوے ہین اور اونمین عکرمہ بن ابی جہل بھی تھا پس مین تیغ بکف اونکے درمیان مارتا ہوا گھس گیا اور اونہون نے مجھپر ہجوم کیا تا آنکہ مین بھڑ چیرتا ہوا آخر جماعت تک پہونچا اور دوبارہ اونمین مارتا ہوا پھر پھرا یہانتک کہ اپنی جا پر لوٹ آیا ولیکن اجل نے مہلت دی تھی کیونکہ جاری کرتا ہے حق تعالے اوس امر کو جو مقدر ہو گیا ہے اور واقدی رحمہ اللہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی جابر بن سلیم نے عثمان بن صفوان سے اونہون نے عمارہ بن خزیمہ سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے حباب بن المنذر الجموح کو دیکھا تھا کہ وہ اوس روز دشمنون کو یانتا بھیڑ ...

ہانکتے تھے بعد ازان وہ لوگ اوسپر ٹوٹ پڑے یہان تک کہ لوگون نے کہا وہ قتل ہوگئے پھر وہ تیغ بکف میدان
مین نکلے اور وہ لوگ اونسے متفرق ہوگئے اور جب حباب نے اونکے ایک فرقہ پر حملہ کیا تو وہ بھاگ کر اپنے
لشکر مین جا ملے اور حباب خدمت مین نبی صلعم کی واپس آئے اور حباب اوس روز سربند سبز واسطے نشان
اپنے لشکر کے اپنے مغفر مین باندھے ہوسے تھے اور اوس روز عبدالرحمان بن ابی بکر گھوڑے پر سوار غرق
آہن کہ سوائے آنکھون کے کوئی عضو نہین دکھائی دیتا تھا پرے سے باہر نکلا اور ندا دی کہ ابا عبدالرحمان
بن عتیق سے کون لڑنے کو نکلتا ہے راوی نے کہا یہ سنکر ابوبکر اوسکی طرف چلے اور کہنے لگے یارسول اللہ
مین اوس سے لڑنے کو نکلتا ہون اور تلوار میان سے لی اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تلوار میان مین کر
اور اپنی جگہ پھر جا اور اپنی ذات سے ہمکو منفعت پہونچا اور رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن
عثمان کا مثل کسیکو نپایا سوائے سپر کے کیونکہ وہ اوس روز خاص حضرت کی طرف مقاتلہ کرتے تھے چنانچہ
رسول خدا صلعم جب داہنے بائین صف کے تیر چلاتے تھے تو اوسیطرف شماس کو دیکھتے تھے کہ وہ تلوار کی
وار سے دشمنون سکو دفع کر رہے ہین یہان تک کہ حضرت گھر گئے تو شماس حضرت پر سینہ سپر ہوگئے تاآنکہ
وہ قتل ہوگئے پس اسیوجہ سے حضرت فرماتے تھے کہ مین نے شماس بن عثمان سا کسیکو نپایا مگر یہ کہ وہ سپر تھا
اور بعد تولیہ و روگردانی کے مسلمین مین سے جس شخص نے حاضر ہونے مین سبقت کی وہ قیس بن محرث تھے
کہ مسکن بنی حارثہ تک جاکر مع ایک جماعت انصار کے بہت جلد پھر آئے اور مشرکین مین سے منہ ایک جماعت کا
پھیر دیا اور اونکے ہجوم مین گھس گئے پس وس جماعت مین سے کوئی بھاگ نہ بچا تاآنکہ قتل ہوے اور قیس
بن محرث اونکو مار رہے تھے اور دفع کرتے تھے اپنی تلوار سے تاآنکہ اونہون نے تنہا اونمین سے چند آدمیون کو
قتل کیا پس اون لوگون نے قیس کو نیزہ سے چھید لیا چنانچہ اونکے بدن مین چودہ زخم سنان پائی گئے
کہ وہ سب اندر جسم کے کارگر ہوگئے تھے یعنے کاری لگے تھے اور دس زخم تلوار کے اونکے بدن پر لگے تھے
اور ایسا ہوا کہ عباس بن عبادہ بن نضلہ و خارجہ بن زید بن ابی زہیر و اوس بن ارقم بن زید یہ سب مجتمع تھا
عباس باآواز بلند کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمین اللہ و نبیکم یعنے سچا ہے اللہ و نبی تمہارا کہ یہ جو کچھ مصیبت تمپر
نازل ہوئی اوسوجہ سے ہے کہ تم لوگون نے اپنے نبی کا عصیان کیا یعنے نافرمانی و روگردانی کی حال آنکہ
وہ تمسے وعدہ فتح کا کرتے تھے مگر تمنے صبر نکیا بعد ازان عباس نے اپنے سر سے خود اوتار ڈالا اور اپنے
تن سے زرہ اوتار رکھی اور خارجہ سے کہا کہ تجھکو میری زرہ و خود کی حاجت ہے اونہون نے کہا مجھکو حاجت نہین
بلکہ جو تمہارا ارادہ ہے وہی میرا بھی ارادہ ہے پس یہ سب کے سب قوم مشرکین مین گھس گئے اور عباس
یہ کہتے تھے کہ سرگاہ رسول خدا صلعم مبتلائے مصیبت ہوگئے یعنے اگر شہید ہوے اور ہم گوشہ چشم سے دیکھتے رہین

توجیہ کیا فذرہ جاتا ہیش پروردگار باقی رہا اور یہی کلمہ خارجہ بھی کہتے تھے کہ ہمارے لیے پیش پروردگار ہمارے
نزدیک عذر کی جا ہے نہ کوئی حجت باقی رہی فاما عباس کو تو سفیان بن عبد شمس السلمی نے شہید کیا مگر عباس نے بھی
اوسکو دو ضربتیں ایسی ماری تھیں کہ اوسکو دونوں زخم کاری لگے تھے تب لوگ اوسکو زندہ جنگگاہ سے خستہ و مجروح
اوٹھا لیگئے اور وہ اوسی حالت جراحت میں سال بھر رہا بعد ازاں زخم اوسکا اچھا ہوگیا اور خارجہ بن زید تیرہ سے
مجروح ہوے کہ زائد از دہ زخم اونکے بدن پر لگے تھے اوسوقت صفوان بن امیہ اونکے پاس گیا اور اونکو پہچان کر
کہنے لگا کہ یہ شخص محمد کے اکابر اصحاب میں سے ہے اور اوسوقت تک رمق جان باقی تھی پس اوسنے اونکو اوسی
حالت میں شہید کیا اور اسی معرکہ میں اوس بن ارقم بھی شہید ہوے اور صفوان بن امیہ کہتا تھا کہ خبیب بن اساف کو
کسنے دیکھا ہے کیونکہ وہ اونکو ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور اوسی روز خارجہ کو مثلہ کیا تھا یعنے اوسکا گوشت و بینی اوسکی
کاٹ لی تھی اور صفوان کہتا تھا کہ یہ وہ شخص ہے جسنے روز بدر میرے باپ کی زبان نکال لی تھی یعنے امیہ بن
خلف پدر صفوان پس اب میں نے اپنے دل کو تشفی و تسلی دی جب کہ میں نے اماثل و اکابر اصحاب محمد کو قتل کیا
چنانچہ ابن نوفل کو میں نے قتل کیا اور ابن ابی زہیر کو میں نے قتل کیا اور ابن اوس کو میں نے ہی قتل کیا
محمد بن عمر الواقدی نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس تلوار کو
لیتا ہے جیسا کہ حق تلوار پکڑنے کا ہے لوگوں نے عرض کی وما حقہ یعنے حق تلوار پکڑنے کا کیا ہے فرمایا دشمنوں کو
قتل کرنا عمر نے کہا یا رسول اللہ اس تلوار کو میں لونگا حضرت نے اونکی طرف سے منہ پھیر لیا اور اوس تلوار کو
اسی شرط پر پھر پیش کیا تب زبیر کھڑے ہوے اور عرض کی یہ تلوار مجھکو عنایت ہو پس حضرت نے اون سے بھی
اعراض کیا تب عمر اور زبیر نے اپنے دلوں میں برا مانا بعد ازاں حضرت نے تیسری بار پھر اوس تلوار کو پیش کیا
اوسوقت ابو دجانہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں اس تلوار کو لونگا جیسا کہ حق اسکے لینے کا ہے پس حضرت نے
وہ تلوار اونکو مرحمت کی چنانچہ جب اونہوں نے مقابلہ دشمنوں کا کیا تو جو شرط اوس تلوار کے لینے کی تھی وہ وفا کی
کہ دو کو اس تلوار کی ضرب دی اوسوقت ایک نے اون دونوں سے یا تو عمر نے یا زبیر نے کہا کہ واللہ میں بجائے
و شایان خود تفحص احوال اس شخص کا کرونگا اسطور پر کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو تلوار عطا کی اور مجھکو اوس سے باز رکھا
راوی نے کہا پس عمر اونکے پیچھے پیچھے رہے اور بیان کرتے تھے کہ واللہ میں نے کسیکو نہیں دیکھا کہ ابو دجانہ کے
قتال سے بہتر قتال کی ہو البتہ میں نے اونکو ایسا دیکھا کہ وہ وہی تلوار مارتے تھے یہان تک کہ جب وہ تلوار کند
ہو جاتی تھی اور اندیشہ اس بات کا ہوتا تھا کہ یہ تلوار اب کچھ کام نہ کریگی تو اوسکو پتھر پر لگاکر تیز کر لیتے تھے تب
دشمنوں کو اوس سے قتل کرتے تھے یہانتک کہ وہ تلوار مانند داس کے منحنی و فرسودہ ہوگئی اور ایسا ہوا تھا کہ جب رسول خدا صلعم
نے ابو دجانہ کو تلوار دی تھی تو وہ درمیان دونوں صف یعنے میانہ صفوف طرفین کے ایسی چال ڈھال سے

قدم اوٹھاتے تھے کہ اونکی رفتار مین ناز و تبختر تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم نے اونکو اس روش کی چال سے
دیکھا تو فرمایا کہ ایسی رفتار کو یعنے اترا کر چلنے کو خدا ناپسند کرتا ہے مگر مثل اس مقام کے پسند ہے اور اصحاب مین
چار آدمی ایسے تھے جنہون نے درمیان لشکر کے شناخت کے واسطے اپنے سرون پر سرپیچ نشانی باندھی تھی
کہ ایک اون چارون مین ابو دجانہ تھے اونہون نے اپنے سر پر سربند سرخ باندھا تھا اسواسطے کہ جب ایسا
سربند باندھین تو قوم اونکی اونکو پہچانین کہ اسنے خوب قتال کیا ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا سربند پشمینہ سفید تھا
اور زبیر کا سرپیچ عمامہ زرد تھا اور حمزہ کا تمغہ پر شتر مرغ تھا اور ابو دجانہ نے بیان کیا کہ اوس روز مین نے ایک عورت
دیکھا کہ وہ اپنے لوگون کو گالیان دیتی تھی اور کوستی تھی اور بے شرمی کی شرم دلاتی تھی تب مین نے
اوسپر تلوار اوٹھائی اور چاہا مین اوسکو مرد جانتا تھا پھر جب مین نے معلوم کیا کہ وہ عورت ہے تو مجھکو ناگوار ہوا
کہ رسول خدا صلعم کی دی ہوئی تلوار سے عورت کو کیا مارون اور نام اوس عورت کا عمرہ بنت الحارث تھا اور
کعب بن مالک کہتے تھے کہ روز احد مجکو بہت زخم لگے پھر مین نے جب دیکھا مثلہ کرنا یعنے گوش و بینی کا کاٹنا مشرکین کا
مقتولان مسلمین کو کہ اشد و اقبح طور پر مثلہ کر رہے ہین تو مین وہان سے اوٹھا اور قتلے سے علحدہ جاکر ایک کونے مین
بیٹھا اور مین اپنے اوس مقام سے کیا دیکھتا ہون کہ خالد بن الاعلم العقیلی زرہ وغیرہ اسباب حرب پہنے ہوے
آہن مین سراپا غرق آگے بڑھا اور مسلمین کو گھیرتا تھا اور اپنے اصحاب سے کہتا تھا کہ گھیر لو مسلمانون کو جس طرح
چرواہے گلہ بھیڑون کا فراہم کر لیتے ہین و باواز بلند کہتا تھا کہ اے گروہ قریش محمد کو قتل نکرو بلکہ اسیرون کی طرح
اوسکو اسیر کر لو تا کہ ہم اوسکو آگاہ کرین جو کچھ اوسنے ہم لوگون کے ساتھ کیا اور اوسکو زخمی کرکے مارین چنانچہ
وہ یہ کہہ رہا تھا کہ قزمان نے اوسکی طرف قصد کیا اور اوسکے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکے سینے تک مین نے کھلا دیکھا
بعد ازان قزمان نے اوسکی تلوار لے لی اور پھر ایک شخص اور مشرکین مین سے سامنے قزمان کے آپڑا مین نے
اوسکی دونون آنکھون کے سوا اور کچھ اوسکے بدن سے نہین دیکھا یعنے اسباب حرب سے اوسکا تمام جسم بجز
آنکھون کے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ قزمان نے اوسکو بھی ایک ضرب تلوار ایسی ماری کہ اوسکو دو ٹکڑے کر دیا تب
ہم لوگون نے کہا یہ کون شخص تھا لوگون نے کہا ولید بن العاص بن ہشام تھا بعد ازان کعب نے کہا کہ مین اوسکو
دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین نے مثل اس شخص کے کوئی اشجع یعنے بہادر نہین دیکھا بعد ازان اوسکی بابت
جس بات سے مہر کر دی گئی پس اوسکی مہر ہو گئی یعنے جو کچھ اوسکے حق مین ہونا تھا وہی ہوا راوی نے کہا کس بات سے
اوسکے واسطے مہر کر دی گئی کعب نے کہا وہ یعنے قزمان اہل نار سے ہے چنانچہ اوسی روز خودکشی کی یعنے اپنے تئین
آپ ہلاک کیا اور کعب نے بیان کیا اوس روز مین نے یہ دیکھا کہ مشرکین مین سے ایک شخص زرہ وغیرہ اسباب حرب
پہنے ہوے باواز بلند کہتا ہے کہ گھیر لو گھیر لو جسطرح چرواہے بھیڑون کو اکٹھا کر لیتے ہین اور اسکا ترجمہ یون ہی

کہ انکو باندہ لو جسطرح مشکیزہ یا تھیلہ پوست غنم وغیرہ کا باندھا جاتا ہے وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ناگاہ ایک مرد مسلمین میں سے
اپنی زرہ پہنے ہوے اوسکے مقابل ہوا مین اوسوقت اپنی جگہ سے جا کر ابن مسلم کے عقب پر ہو گیا بعد ازان مین نے
کھڑے ہو کر اپنی نگاہون مین اندازہ کرنا سامان اور آثار ہیبت دونون کا شروع کیا تو دونون مین نسبت
ہر چیز کے وہ کافر بہت زیادہ معلوم ہوا الغرض مین اون دونون کو جو ایک مشرک اور ایک مسلم دوچار ہوے تھے
دیکھ رہا تھا یہان تک کہ جب وہ دونون باہم مقابل ہوے تو مسلم نے اوس کافر کے شانے پر تلوار ماری کہ
اوسکے سرین تک تلوار اوتر گئی کہ مشرک دو ٹکڑے ہو گیا تب وہ مسلم اوس سے جدا ہوا اور مجھسے کہنے لگا اے
کعب تو نے یہ کیفیت دیکھی اور کچھ پہچانا مین ابو دجانہ ہون اور ایسا ہوا کہ ایک صحابی تھے رشید الفارسی مولی
بنی معاویہ اونہون نے طرف ایک شخص کے مشرکین مین سے قصد کیا اور وہ بنی کنانہ سے تھا اور وہ لوہے مین
سراپا ڈھکا تھا یعنے اسباب حرب بہت سا پہنے تھا اور وہ رجز مین کہتا تھا کہ مین ابن عویمر ہون اور اوسوقت
سعد مولی حاطب اوس سے قتال کر چکے تھے کہ اوسنے اونکو تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دیا تھا تب رشید نے اوسپر
حملہ کر کے اوسکے شانے پر ایسی ضرب تلوار کی لگائی تھی کہ زرہ کاٹ کر اوسکو دو ٹکڑے کیا اور وہ کہتے تھے لو اس ضربت کو
کہ مین غلام الفارسی ہون یعنے بچہ فارسی ہون اور رسول خدا صلعم اوسکی حرب وضرب کو دیکھ رہے تھے اور اوسکا
کلام سنتے تھے تب فرمایا تو نے یہ کیون نکہا کہ خذہا وانا الغلام الانصاری یعنے لے اس ضربت کو کہ مین غلام
الانصاری ہون اور اوسیوقت برادر ابن عویمر پیش آیا اور کتون کی طرح دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور کہنے لگا مین
ابن عویمر ہون تب رشید نے اوس خود کے سر پر بھی تلوار ماری کہ خود سر اوسکا کاٹ کر سر دو پارہ کیا اور حسب
تعلیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے لگے لے اس ضربت کو مین غلام الانصاری ہون یہ سنکر رسول خدا صلعم نے تبسم کیا
اور فرمایا احسنت وآفرین اے ابا عبد اللہ پس اوس روز یہ خطاب کنیت کا حضرت نے اونکو عطا کیا وحال آنکہ وہ
لاولد تھے یعنے عبد اللہ کوئی اونکا پسر نتھا جسکے نام سے اونکی کنیت ہوئی ہو اور ابو النمر الکنانی نے کہا روز احد
جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو مین مشرکین کے ہمراہ آگے بڑھا اور مین اپنے دس بھائیون کے ساتھ آیا تھا
کہ چار اونمین سے قتل ہو گئے تھے چنانچہ اول جسوقت ہم طرفین سے باہم مقابل ہوے تھے تو قوۃ وغلبہ واسطے
مسلمین کے تھا پس مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین مشرکین کے ساتھ بھاگنے والون مین ہون اور اصحاب نبی تاراج
لشکر کے لیے آگے بڑھے تا آنکہ مین پاپیادہ مقام جبل تک پہونچا تھا کہ مین نے دیکھا ہمارے خیل نے پھر عود کیا
مین نے خیال کیا کہ ہمارے خیل نے یون تو عود نہین کیا مگر کوئی امر اونکی راے مین بہتر آیا ہوگا پس ہم بھی دشمنن
قدمون پھر پلٹے گو یا کہ ہم شریک خیل تھے تا آنکہ ہمنے قوم کو دیکھا کہ بعض نے بعض کو آگے دھر لیا کہ بغیر ترتیب
صفوف مقاتلہ کر رہے ہین یعنے باہم یکدیگر مختلط ہو گئے ہین ایک دوسرے کو نہین پہچانتا کہ کسکو کون مارتا ہے

اور مسلمین کا علم تو برپا نہین ہے مگر ہمارے یہانکا نشان بنی عبد الدار مین سے ایک شخص کے ہاتھ مین ہے
اور مین صدا سے شعار فیما بین اصحاب محمد کی سنتا تھا کہ وہ آپسمین پہچان کو واسطے کہتے تھے اُمت اُمت (یعنے اس
لفظ کی تکرار سے آپس کے لوگ پہچانے جاتے تھے) تو مین اپنے دل مین کہتا تھا کہ امت کیا چیز ہے اور مین
دیکھتا تھا رسول خدا صلعم کو کہ اپنے اصحاب کے حلقہ مین ہین اور تیر اونکے داہنے بائین سے نکل جاتے ہین
اور سامنے آونکے گر پڑتے ہین اور پیچھے کو کترا جاتے ہین اور اوس روز مین نے پچاس تیر چلائے کہ اونمین سے
بعض تیر میرا اصحاب نبی کو لگا بعد ازان مجکو حق تعالے نے اسلام کی ہدایت کی اور عمرو بن ثابت ابن وقش کو
بھی اسلام مین بڑا شک تھا کہ قوم اوسکی درباب اسلام اوس سے کلام کرتی تھی اور جواب مین کہتا تھا کہ جو کچھ لوگ دربارہ
اسلام گفتگو کرتے ہین اگر مین اوسکو حق جانتا تو مین اوس سے تاخیر وانکار نکرتا چنانچہ جب روز احد ہوا تو اوسکا
اسلام ظاہر ہوا کہ رسول خدا صلعم جسوقت احد مین تھے اوسنے اسلام قبول کیا اور اپنی تلوار پکڑ کر لڑنے کو نکلا
جب قوم مشرکین مین پہونچا تو خوب قتال کرتا رہا اور ثابت قدم رہا جب بہت زخمی ہوا تو مقتولون مین نعش
اوسکی پائی گئی اور جسوقت اوسمین کچھ جان باقی تھی تو مین اوسکے قریب گیا اوسوقت لوگ اوس سے کہہ رہے تھے
کہ اے عمرو تجکو اس معرکہ مین کون لایا اوسنے کہا مجکو یہان اسلام لایا کہ مین ساتھ خدا اور اوسکے رسول کے ایمان لایا
اور مین اپنی تلوار پکڑ کر حاضر رزمگاہ ہوا لیکن حق تعالے نے مجکو شہادت نصیب کی یہ کہہ سکے اونہین لوگون کے ہاتھ
مین دم نکل گیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا وہ بیشک اہل جنت سے ہے اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے
کہا کہ مجسے **حدیث** بیان کی خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان نے داؤد بن الحصین سے اونہون نے
ابی سفیان مولی بن ابی احمد سے اونہون نے کہا مین نے ابوہریرہ سے سنا کہ وہ لوگون سے جو اونکے
گرد تھے کہتے تھے مجھے بتاؤ ایسا شخص جسنے کبھی نماز کا ایک سجدہ بھی خدا کے واسطے نکیا ہو اور وہ داخل جنت شہدا
ہو گیا اور لوگ جواب سے ساکت تھے تب ابوہریرہ نے کہا وہ عمرو بن ثابت بن وقش ہے اور برادر بنی عبد الاشہل
کا ہے اور **راویون** نے کہا کہ اسیطرح مخیریق ایک یہودی تھا علمائے یہود سے اوسنے روز سبت جب رسول خدا
صلعم احد مین تھے اپنی قوم سے کہا اے فرقہ یہود واللہ تم خوب جانتے ہو کہ محمد بیشبہ نبی ہے اور نصرت
اوسکی تمپر حق وواجب ہے اون لوگون نے جواب دیا کہ آج تو یوم السبت ہے یعنے ایسلیے کہ شریعت یہود مین
روز سبت کوئی کام نہین کرتے تب مخیریق نے کہا لا سبت یعنے اسلام مین حکم سبت باقی نہین رہا یہ کہکر
اوسنے اپنا ہتھیار لگایا اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ ہو لیا تا آنکہ شہید ہوا تب حضرت نے فرمایا مخیریق
بہترین یہود تھا اور ایسا ہوا تھا کہ جب مخیریق نے احد کا قصد کیا تھا تو کہا تھا یعنے وصیت کی تھی کہ اگر
مین قتل ہون تو میرا سارا مال مال محمد کا ہے اوسکو صرف کرین جیسا اونکو خدا حکم کرے پس رسول خدا صلعم کا

عامل صدقات تھا یعنے اونکا صدقہ عام تھا اور حاطب بن امیہ جو منافق تھا اوسکا بیٹا یزید بن حاطب مرد
راستباز تھا ہمراہ رسول خدا صلعم کے حاضر احد ہوا اور جب وہ مجروح ہوا تو قوم اوسکو زخمی و زندہ اوٹھا لے گئے
اور اوسکے گھر پہونچا دیا چنانچہ گھر والے اوسکے نزدیک بیٹھے ہوے روتے تھے تب اوسکا باپ حاطب حال
دیکھکر کہنے لگا واللہ تمہین لوگون نے اوسکے ساتھ ایسا کچھ کیا لوگون نے کہا کیونکر ہمنے کیا اور ہمنے
کیا کیا اوسنے کہا تمنے اوسکو ورغلایا یہانتک کہ وہ لڑنے کو نکلا پس مارا گیا بعد ازان وہ تم مین سے
اور یہی حالت میت ہوگیا یعنے وہ تمہا مسلمان ہوگیا کہ آخرکار تم اوس سے وعدہ جنت کا کرتے ہو
کہ وہ اوس حالت مین داخل جنت ہوگا و حال آنکہ جنت ایک باغ ہے نباتات سے (یعنے گھاس پھوس ہے)
تب اون لوگون نے کہا قاتلک اللہ یعنے تجکو خدا ہلاک کرے اوسنے کہا ایسا ہی سہی اور اقرار اسلام نکیا اور
کہا راوی نے کہ قزمان بنی ظفر مین شمار کیا جاتا تھا لیکن معلوم نتھا کہ کسکی اولاد مین سے ہے اور یہ قزمان اوس
قبیلہ کے واسطے دیوار محکم و سطح تھا یعنے اونکے لیے پناہ تھا اور وہ مقل مجرد تھا کہ نہ فرزند رکھتا تھا نہ زن
اور قبیلہ مین آپس قوم و قبائل کے جو لڑائیان واقع ہوتی تھین تو اونمین شجاعت قزمان کی مشہور تھی چنانچہ
جب وہ حاضر احد ہوا تو اوسنے قتال شدید کیے کہ چھ یا سات مبارزون کو قتل کیا اور وہ خود بھی بہت زخمی ہوا
لوگون نے حضور مین رسول خدا صلعم کے ذکر کیا کہ قزمان بہت مجروح ہوگیا پس وہ شہید ہے حضرت نے فرمایا
وہ اہل جہنم مین سے ہے اور جب لوگون نے قزمان سے کہا کہ اے ابو الغیداق تیرے تئین شہادت
مبارک ہو اوسنے کہا تم لوگ مجکو کس بات کی بشارت دیتے ہو واللہ ہمنے قتال جو کیا ہے تو محض اپنی
شرافت آبائی پر لوگون نے کہا ہم تجکو بشارت جنت کی دیتے ہین اوسنے کہا جنت تو حرمل یعنے نبات کوچک ہے
واللہ ہمنے قتال نہ جنت پر کیا نہ آگ پر بلکہ ہم اپنے حسب یعنے شرافت آبائی پر مقاتلہ کیا بعد ازان قزمان نے
اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اپنی گردن پر رگ سے دینے لگا دیا و جودیکہ پیکان تیز و پہنا و رکھا مگر بیشتر مین
درنگ ہوئی تب اوسنے تلوار کی نوک سینے مین اڑا کر او قبضہ زمین پر رکھکر ایسا زور کیا کہ پیلا پشت کی پار ہوگیا
جب یہ خبر رسول خدا صلعم اس بات کا ذکر کیا گیا تو فرمایا وہ اہل نار مین سے ہے اور راوی کہتے ہین کہ
عمرو بن الجموح جو مرد لنگ تھے یعنے لنگڑے تھے اونکے چار بیٹے تھے جب روز احد ہوا تو وہ چارون ہمراہ رسول خدا
صلعم کے جہاد مین مثل شیرون کے حاضر باش رہے جب روز احد ہوا اور عمرو آمادہ جنگ ہوے تو
اونکے بیٹون نے ارادہ کیا تا اونکو اس قصد سے باز رکھین اور محبوس کرین اور لوگ کہنے لگے کہ تم لنگڑے ہو
تکلیف جنگ تمسے ساقط ہے و ہمراہ تمہارے بیٹے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتے ہین یہ تمکو کافی ہے
اونہون نے کہا خوشا حال ہے تو جنت کو جاتے ہین اور مین تمہارے پاس بیٹھا رہجاؤن تب اونکی زوجہ

بنت عمرو بن حرام نے کہا کہ مین اونکو اوس طرف متوجہ و عازم دیکھتی تھی کہ اونھون نے اپنی سپر اوٹھالی اور
یہ دعا پڑھتے چلے اَللّٰهُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَهْلِیْ خَائِبًا یعنے اے پروردگار میرے مجکو میرے اہل کیطرف خوار و بیکار
نہ پہیریو پس جب وہ گھر سے نکلے تو اونکے بیٹے بھی ساتھ چلے و دوبارہ خانہ نشینی کے فہمایش کرتے جاتے تھے
پر اونھون نے نمانا تا آنکہ رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچے اور عرض کی یا رسول اللہ میرے بیٹے ارادہ
کرتے ہین کہ مجھے اس سعادت سے محروم رکھین اور آپکے ساتھ چلنے سے روکتے ہین واللہ مین تمنا رکھتا ہون
کہ اپنی اسی لنگڑی ٹانگ سے جنت مین مشی کرون حضرت نے فرمایا مگر تجکو تو حق تعالے نے معذور کیا ہے
تجھپر جہاد واجب نہین ہے اور اونکے بیٹون سے فرمایا تمپر لازم نہین ہے کہ اوسکو باز رکھو کیا عجب ہے کہ
حق تعالے اوسکو شہادت روزی کرے پس اوسکی راہ اور اسکا پیچھا چھوڑدو چنانچہ وہ اوسی روز شہید ہوے
اور ابوطلحہ نے بیان کیا کہ جب مسلمین بعد ہزیمت کے جمع ہوکر آ گئے تھے تو مین نے عمرو بن الجموح کو دیکھا
کہ وہ گروہ اول مین موجود تھے (یعنے جو لوگ متفرق نہوے تھے یا جو لوگ سب سے پہلے پھر آئے) گویا اب اونکو
اونکی بجی اور جمید کی پاؤن کیطرف مین دیکھ رہا ہون اور وہ یہ کہتے ہین کہ واللہ مین کمال مشتاق جنت
ہون بعد ازان مین نے اونکے پسر کو دیکھا کہ وہ بھی اونکے پیچھے پیچھے جھپٹا چلا جاتا ہے یہان تک کہ وہ دونون
باپ بیٹے ایک ساتھ شہید ہوے اور ایسا ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون
ساتھ گھر سے نکلین اور آخر روز تفحص خبر کرتی تھین اور اوس روز تک حکم حجاب نازل نہین ہوا تھا تا آنکہ جب
منتہا سے مقام حرّہ پر پہونچین کہ وہ جگہ طرف وادی کے جانے و ورود مدینہ عمارت کی ہے وہان ہند بنت عمرو
بن حرام خواہر عبداللہ بن عمرو سے ملاقات ہوئی اور وہ اپنے ناقہ کو ہانکتی تھی اور اوس ناقہ پر شوہر اوسکا
عمرو بن الجموح اور بیٹا اوسکا خلاد بن عمرو اور بھائی ہند کا عبداللہ بن عمرو بن حرام سب کی نعشین لدی ہوئی تھی
ان سب کی نعشین تھین تب عائشہ نے پوچھا تجھے کچھ خبر معلوم ہے تو پیچھے اپنے وہان لوگون کو کسطرح
چھوڑ آئی ہے ہند نے کہا خیریت ہے رسول خدا صلعم بخیر و عافیت ہین اور ہر ایک مصیبت بعد آپکے
آسان ہے پھر ہند نے یہ پڑھا وَاتَّخَذَ اللّٰهُ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ شُهَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ
الْقِتَالَ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا عَزِيْزًا یعنے خدا نے مومنین سے شاہد و شہید بنائے اور
کافرون کو باعث غیظ اونکے روکیا کہ نہ پہونچے وہ خیر کو اور حق تعالے واسطے مومنین کے قتال کو
کفایت کرتا ہے اور حق سبحانہ تعالے بڑی قوت والا و بڑا غالب ہے چنانچہ حضرت عائشہ نے کہا یہ سب
ناقہ پر بار ہین تیرے کون ہین ہند نے کہا میرا بھائی اور میرا بیٹا خلاد اور شوہر میرا عمرو بن الجموح ہے

اونہون نے پوچھا پھر تو اونکو کہان لیے جاتی ہے اوسنے کہا مدینے مین انکو دفن کرنے لیے جاتی ہون
پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگی آخر ناقہ اوسکا زمین پر بیٹھ گیا مین نے کہا اسپر بار بہت ہے اوسنے کہا
کیا بار ہے اکثر اس ناقہ نے دو بار پھر اوٹھایا ہے ولیکن اسوقت اوسکو مین برخلاف اسکے دیکھتی ہون
چنانچہ پھر اوسنے اوسکو زجر کیا تب وہ کھڑا ہوا جب اوسکو پھیرا مدینے کیطرف تو وہ ناقہ پھر بیٹھ گیا اور جب اوسکے
اوسکا رخ پھیرا پھر چلنے کو احد کیطرف تو وہ ناقہ بہت جلد روان ہوا آخر کو ہند پاس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوا ہیر آئی اور حضرت کو اس بات سے خبر دی تو فرمایا یہ ناقہ مامور بامر خدا ہے بھلا تیری
شوہر نے کبھی کچھ کہا تھا اوسنے کہا ہان یا رسول اللہ جب عمرو جانب احد عازم و متوجہ ہوا تھا تو اوسنے
رو بقبلہ ہوکر یہ کہا تھا اللّٰھُمَّ لَا تَرُدَّنِیْ اِلٰی اَھْلِیْ خِزْیًا وَارْزُقْنِی الشَّھَادَۃَ یعنی اے پروردگار میرے مجکو
پیرے اہل کیطرف خوار و شرمسار نہ پھیریو اور مجھے شہادت نصیب کیجیو فرمایا اسی وجہ سے ناقہ نہین چلتا ہے
یا معاشر الانصار ہر آئنہ تم مین سے وہ لوگ ہین کہ اگر خدا کو اونمین سے کسی شے نیکوکار کی قسم دین تو وہ
عمرو بن الجموح ہے اسے ہند جسوقت سے تیرا بھائی شہید ہوا ہے اسدم تک ہمیشہ ملائکہ اوسپر سایہ کیے ہوے ہین
اور انتظار دفن مین ہین بعد ازان رسول خدا صلعم نے تا دفن ہونے اون شہیدون کے وہین توقف کیا و
بعد ازان فرمایا اے ہند عمرو بن الجموح اور تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبد اللہ یہ سب جنت مین باہم یکجا
بیٹھے ہین ہند نے عرض کی یا رسول اللہ میرے حق مین بھی خدا سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے بھی اونکی رفاقت
مین پہونچا دے جابر بن عبد اللہ نے کہا روز احد لوگون نے شغل صبوح کا کیا یعنے صبح کی می نوشی کی اور نہین
میرے باپ بھی تھے کہ بعد ازان وہ سب شہید ہوے اور کہا جابر نے کہ روز احد مسلمین مین سے جو لوگ
شہید ہوے اونمین اول قتیل میرے باپ تھے کہ اونکو سفیان بن عبد شمس ابو الاعور السلمی نے قتل کیا تھا
اور جنازہ میرے باپ پر رسول خدا صلعم نے نماز پڑھی تھی اور یہ امر قبل ہزیمت مسلمین کے ہوا تھا اور
جابر نے کہا جسوقت میرے باپ شہید ہوے تو میری پھوپھی رو رہی تھین تب حضرت نے فرمایا یہ کیون
روتی ہے وحال آنکہ اوسکا یہ مرتبہ ملا ہے کہ ہمیشہ دفن تک فرشتے اپنے پرون کا اوسپر سایہ کیے ہوے رہے
اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام بیان کرتے تھے کہ چند روز قبل از وقعہ احد کے مین نے مبشر بن عبد المنذر
کو خواب مین دیکھا تھا کہ اونہون نے مجھ سے کہا تو تھوڑے دنون مین ہمارے پاس آنے والا ہے مین نے
اوسی خواب ہی مین اوس سے پوچھا تو کہان ہے اوسنے جواب دیا کہ مین جنت مین ہون اور ہم سیر
کرتے پھرتے ہین اوسمین جہان چاہتے ہین مین نے کہا کیا تو روز بدر قتل نہین ہوا تھا اوسنے کہا ہان
مین قتل ہوا پھر زندہ کیا گیا عبد اللہ اس خواب کا ذکر جب پیش رسول خدا صلعم کے ہوا تو فرمایا اسے جابر یہ شہادت ہے

تھی یعنے جو اوسنے خواب مین دیکھی تھی اور آن حضرت صلعم نے روز احد فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو
اور عمرو بن الجموح کو ایک قبر مین دفن کرو اور بعضے کہتے ہین کہ نعش اون دونون کی جب ملی ہے تو
دونون کے عضو عضو بدن ایسے ٹکڑے ٹکڑے تھے کہ دونون کے جسم ازبسکہ پہچانے نجاتے تھے اسلیے
رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ دونون کو ایک ساتھ ایک ہی قبر مین دفن کرو اور کہتے ہین کہ حضرت نے
جو حکم کیا کہ اون دونون کو ایک قبر مین دفن کرو تو اس لیے کہ اون دونون مین دوستی خالص تھی فرمایا
کہ یہ دونون جو دنیا مین باہم دوستدار تھے تو دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو اور عبد اللہ بن عمرو بن
حرام سرخ رنگ فربہ اندام تھے دراز قامت تھے اور عمرو بن الجموح کشیدہ قامت تھے اسوجہ سے وہ دونون
پہچانے جاتے تھے وچونکہ قبر اونکی نشیب مین تا سیل روان سے متصل تھی کہ جب اوسپر پانی جاری ہوا تو مٹی گھلی
قبر کھل گئی نعشین دکھلائی دیتی تھین اور اون دونون پر وہ کمل تھے اور ایسا ہوا تھا کہ جسوقت عبد اللہ کے
رخسار پر زخم لگا تھا اوسوقت ہاتھ اونکا زخم پر تھا جب زخم سے ہاتھ اونکا ہٹایا گیا تھا تو خون جاری ہوا پھر
ہاتھ اونکا پھر اوسی زخم پر رکھہ دیا گیا تھا کہ خون تھم گیا چنانچہ اوسیطرح چہرے پر ہاتھ رکھا نظر آیا جابر نے کہا
مین نے اپنے باپ کو قبر مین دیکھا گویا کہ وہ سوتے ہین اور کچھ تغیر اونکے حال مین نہ آیا تھا لوگون نے اوچھا
تو نے اوسکے کفن کو کیسا دیکھا اونون نے کہا نمرہ یعنے جامہ صوفی کملی مین وہ کفنائے گئے تھے کہ اوسمین
اونکا چہرہ بطور خمار لپٹا ہوا تھا اور اونکے پاؤن حرمل گھاس سے چھپے تھے پس مین نے اوس نمرہ وحرمل کو
بدستور اوسی حال وہیئت پر پایا وحال آنکہ زمانہ چھیالیس برس کا گذر گیا تھا تب جابر نے لوگون سے
مشورہ کیا کہ اوس نعش پر مشک سے استعمال خوشبو کا کیا جاوے مگر اصحاب نبی صلعم نے اس بات کو منع کیا اور
کہا اوس قبر ونعش مین کچھ احداث یعنے کوئی نئی بات نکرو اور بعضے کہتے ہین کہ معویہ نے جب ارادہ جاری کرنے
کظامہ یعنے نہر یا کاریز کا کیا اوسوقت اونکے منادی نے مدینہ مین ندا دی کہ جسکے کوئی قتیل احد کا ہو وہ حاضر ہو
یعنی اگر نہر کھودنے مین کوئی نعش نکل آوے تو وارث اوسکا اوسکو کسی جگہ دفن کردے تب لوگ اپنے مقتولون کی لینے نکلے چنانچہ اونکی نعشین
تر وتازہ دو دو ایک قبر مین پائی گئین ناگاہ اون شہدا مین سے ایک شخص پر بیل آہنی پہنچا اوسسے خون جاری ہوا ابو سعید خدری
نے کہا اسکے بعد کوئی منکر بعد مشاہدہ اس کرامت کے کبھی انکار نکریگا اور ایسا ہوا کہ عبد اللہ بن عمرو وعمرو بن الجموح ایک ہی قبر
پائے گئے اور اسیطرح خارجہ بن زید بن ابی زہیر وسعد بن ربیع یہ دونون بھی ایک ہی قبر مین پائے گئے ولیکن قبر عبد اللہ بن عمرو وعمرو
بن الجموح کھل گئی تھی اسلیے کہ اوس قبر پر سیل کا ریز بہتا تھا اور قبر خارجہ وسعد بن ربیع کی چھوٹ رہی اسلیے کہ وہ قبر گوشہ مین تھی
چنانچہ اون دونون قبرون پر مٹی برابر کردی تھی اور جب مٹی کھودتے تھے اور کھودنے مین گرد اوڑتی تھی
اون لوگون کو خوشبو مشک کی آنے لگی اور راوی کہتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے جابر سے فرمایا تھا کہ اے جابر

میں تجھکو خوشخبری دوں جابر نے عرض کی بہت اچھا میرے باپ ماں آپ پر فدا ہوں فرمایا ہے اللہ حق تعالی نے
تیرے باپ کو زندہ کیا اور اوس سے کلام کیا اور ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تیرا جی چاہے اپنے رب سے درخواست کر
اوسنے عرض کی میری آرزو یہ ہے کہ میں دنیا میں پھر رجوع کروں اور تیرے نبی کے ساتھ پھر قتل کیا جاؤں
بعد ازاں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر تیرے نبی کے ہمراہ مارا جاؤں تب حق تعالے نے فرمایا کہ ہمارا حکم
جاری ہو چکا ہے کہ لوگ بعد قتل و مرگ پھر رجوع بطرف دنیا نکرینگے اور کہا راویوں نے ذکر نسیبہ بنت کعب
یا عمارہ ہو گذشتہ راوی ہے پس وہ زوجہ غزیہ بن عمرو تھی کہ احد میں مع شوہر اور دو پسر اپنے حاضر ہوئی تھی
اور گھر سے صبح کو نکلی تھی اور اوسکے ہمراہ مشک تھی ارادہ رکھتی تھی کہ مجروحوں کو پانی پلاوے پس اوسنے بھی اوس روز
قتال کی اور بارہ زخم تیر سے مبتلا ہوئی تھی اوسکو بارہ زخم برچھی اور تلوار کے لگے تھے چنانچہ ام سعد بنت سعد بن ربیع
کہا کہ میں اوس بی بی کے پاس گئی اور میں نے کہا اے خالہ تو اپنی کیفیت مجھسے بیان کر اونہوں نے بیان کیا
کہ میں اپنے گھر سے صبح کو طرف احد کے نکلی اور میں دیکھتی تھی جو کچھ کہ لوگ کر رہے تھے اور میرے پاس ایک مشک تھی
اوسمیں پانی تھا تا آنکہ میں رسول خدا صلعم کی خدمت میں پہونچی اور حضرت اوسوقت اپنے اصحاب کے ساتھ تھے
اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ مسلمین کے لیے تھا پس جسوقت مسلمین نے شکست پائی تو میں حضرت کے گرد ہوکر
قتال کرنے لگی اور اعدا کو حضرت کے پاس سے بضرب شمشیر دفع کرتی تھی اور تیر مارتی تھی تا آنکہ میں زخمی ہوگئی
ام سعد نے کہا کہ پھر میں نے اوس بی بی کے شانے پر ایک زخم دیکھا کہ جسمیں غار و جوف تھا میں نے پوچھا
اے ام عمارہ یہ زخم تجھکو کسکے ہاتھ سے لگا اوسنے کہا جب لوگوں نے حضرت کے پاس سے روگردانی کی تو ابن
قمیئہ آگے بڑھا اور باواز بلند کہنے لگا کہ مجھے بتاؤ محمد کہاں ہیں اگر وہ بچ گئے تو پھر میں نہ بچونگا اوسوقت
مصعب بن عمیر آگے آئے اور کچھ اور لوگ بھی اونکے ساتھ تھے کہ اونمیں میں بھی تھی تب ابن قمیئہ نے مجھپر یہ ضرب
لگائی پر اسپر بھی میں باوجود زخمی ہونے کے بیٹھی نہ تھی اوسکو کئی ضربتیں ماریں مگر اوس دشمن خدا پر دو زرہیں
تھیں مجھے اس صورت میں کوئی ضربت کارگر نہوئی ام سعد نے کہا کہ پھر میں نے پوچھا تیرے ہاتھ میں کیونکر
یہ صدمہ پہونچا اوسنے کہا یہ صدمہ مجکو روز جنگ یمامہ کے پہونچا کہ وہاں جب اعراب نے لوگوں کو شکست دی
اور سب بھاگ جاتے تھے اوسوقت انصار نے ندا دی کہ ہمارے ساتھ ہو لو لیکن ہم تم باہم ہو جاویں پس انصار
اکٹھے جمع ہو گئے اور میں بھی اونمیں کے ساتھ تھی یہانتک کہ جب ہم لوگ حدیقۃ الموت میں ہو پہنچے تب ہم نے وہاں
لوگوں سے ایک ساعت قتال کی تا آنکہ ابو دجانہ باب حدیقہ پر شہید ہوئے اوسوقت اندر حدیقہ کے میں گھس گئی
اور اوس دشمن خدا مسیلمہ کو میں تلاش کرتی تھی اور ارادہ قتل اوسکا رکھتی تھی چنانچہ اونمیں سے ایک شخص
میرے سامنے آیا اور میرے ہاتھ پر تلوار مار کر قطع کیا اور واللہ در حدیقہ میرے تئیں باہر آنے سے مانع تھا مگر

میں اوس حدیقہ پر اسواسطے چڑھی تھی تاکہ اوسکے قتل سے مطلع ہوں یہانتک کہ میں اوس خبیث مردہ
مقتول پر پہونچی اور میرا بیٹا عبداللہ بن زید المازنی کپڑے سے اپنی تلوار صاف کر رہا تھا میں نے کہا تو نے اسکو
قتل کیا اوسنے کہا ہان میں نے قتل کیا تب میں نے سجدہ شکر کیا اور ضمرہ بن سعید اپنی جدہ سے ذکر کرتے تھے
کہ میری جدہ احد میں حاضر ہوئیں لوگوں کو پانی پلاتی تھیں اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول خدا صلعم سے کہ
فرماتے تھے مقام نسیبہ بنت کعب کا آجکے روز مقام فلان و فلان سے بہتر ہے اور حال یہ ہے کہ حضرت اوسکو
اوس روز قتال شدید کرتے ہوئے دیکھتے تھے اور وہ اپنے کپڑے سے کمر مضبوط باندھے تھی تاآنکہ زخمی ہوئی
تیرہ زخم لگے تھے پھر جب اوس بی بی نے وفات پائی تو میں غسل دینے والیوں میں تھی اوسوقت میں نے
اوسکے زخموں کو ایک ایک شمار کیا تو وہ سب تیرہ تھے اور کہا میں دیکھتی تھی ابن قمیہ کو جسوقت اوسنے اوس
بی بی کے شانے پر تلوار ماری کہ اوسکا زخم بہت گہرا تھا کہ سال بھر اوسکی دوا کی بعد ازان رسول خدا صلعم کے
منادی نے برابر جنگ حمراء الاسد کے ندا دی تب اوس بی بی نے اوس زخم کو اپنے کپڑے سے خوب کسکے باندھا
مگر خون بہنے سے اونمیں کچھ قوت باقی نہ رہی تھی یہانتک کہ ہم لوگ ساری رات ٹھہرے رہے اور زخم کی تکمید
تا صبح کرتے رہے اور جب کہ رسول خدا صلعم نے حمراء سے مراجعت فرمائی اور ہنوز اپنے دولتمنزل میں داخل
نہیں ہوئے ہیں کہ عبداللہ بن کعب المازنی کو پاس اوس بی بی کے واسطے عیادت کے بھیجا پس عبداللہ پھر
اور حضرت کو اوسکی سلامتی سے خبر دی پس آنحضرت صلعم اس بات سے خوش ہوئے اور واقدی نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی عبدالجبار بن عمارہ نے عمارہ بن غزیہ سے اونہوں نے کہا کہ مجھسے ام عمارہ نے بیان کیا
کہ میں اپنے تئیں دیکھتی تھی کہ جسوقت لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے گریزان ہوئے اور حضرت کے پاس سواے چند آدمیوں کے
کہ دس بھی پورے نہوں گے باقی رہگئے تھے اور میں اور دونوں بیٹے میرے اور شوہر میرا ہم چاروں تھے جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے موجود تھے اور دشمنوں کو
دفع کرتے تھے اور لوگ حضرت کے پاس سے بھاگے جاتے تھے اور حضرت نے جب دیکھا کہ میرے پاس سپر نہیں ہے تو حضرت نے ایک شخص بھاگنے والے کو دیکھا
کہ اوسکے پاس سپر تھی فرمایا اے صاحب سپر اپنی سپر کو اوس شخص کے تئیں حوالہ کر جو قتال کر رہا ہے تب آدمی نے اپنی سپر ڈال دی
میں نے اوسکو اوٹھا لی اور اوسکو حضرت کے سامنے روکے تھی اور سواران مشرکین ہمپر اپنا وار کر رہے تھے
اگر وہ لوگ بھی مثل ہمارے پاپیادہ ہوتے تو انشاءاللہ ہم اونکو مار لیتے چنانچہ اونمیں سے ایک سوار آگے بڑھا
اور مجھپر تلوار چلائی میں نے اوسکو سپر پر لیا پس اوسکی تلوار نے کچھ کام نہ کیا اور وہ پھر کر چلا کہ میں نے اوسکے
گھوڑے کی کونچ کو کاٹا تاآنکہ وہ پشت پر یعنی چت گرا اوسوقت نبی صلعم نے باواز بلند فرمایا اے بیٹے ام عمارہ اپنی ماں کو
یعنی جلد جا اپنی ماں کی خبر لے اوسکی اعانت کر ام عمارہ نے کہا کہ پس میرے بیٹے نے مدد کی میری اعانت کی
یہانتک کہ میں نے اوسکو شعوب میں وارد کیا یعنی اوسکو حوالہ مرگ کیا اور کہا واقدی رحمۃ اللہ نے کہ مجھسے

حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عمرو بن یحییٰ سے اونہون نے اپنے باپ سے اونہون نے عبد اللہ ابن زید
اونہون نے کہا مین اوس روز مجروح ہوا کہ ایک شخص نے گویا کہ وہ وقل تھا میرے بائین بازو پر تلوار ماری
اور پھر اوسنے مجھپر حملہ نکیا اور میرے پاس سے چلا گیا اور خون میرے زخم کا تھمتا نتھا تب حضرت نے فرمایا
اپنے زخم پر پٹی باندہ لے اوسوقت میری والدہ میرے پاس آئین اور اونکے پاس کمر مین چند پٹیان کپڑے کی
موجود تھین کیونکہ اونہون نے اسی خیال سے چند پٹیان زخمون کے لیے تیار کر رکھی تھین تب مین نے اپنے
زخم کو باندہ لیا اور حضرت صلعم کھڑے ہوئے دیکھتے تھے بعد ازان میری والدہ نے کہا بیٹا جلد جا اور قوم کو مار
اور حضرت فرماتے تھے یا ام عمارہ من یطیق ما تطیقین کہ کون ایسی طاقت رکھتا ہے جیسی تو طاقت رکھتی ہے
یعنے جو کچھ تجھسے ہوسکتا ہے ویسا کون کر سکتا ہے ام عمارہ نے کہا پھر وہ شخص جسنے مجھے تلوار ماری تھی آگے بڑھا
تب حضرت نے فرمایا یہی شخص تیرے بیٹے کا بھی تلوار مارنے والا ہے ام عمارہ نے کہا پھر مین اوس سے
پنڈلی مین سے اوسکی ران پر تلوار ماری کہ وہ گر پڑا اوسوقت مین نے رسول خدا صلعم کو ہنستے دیکھا یہانتک
کہ مجھے دندان مبارک دکھائی دیے بعد ازان حضرت نے فرمایا اے ام عمارہ آخر تو نے بدلہ لیا بعد ازان
ہم اوسپر جا پہونچے اور ہتھیارون سے حملہ کرنے لگے یہانتک کہ اوسکو قتل کیا اوسوقت رسول خدا صلعم نے فرمایا
حمد ہے اوس خدا کا جسنے تجھکو ظفریاب کیا اور تیرے دشمن سے تیری آنکھون کو ٹھنڈا کیا اور بدلا تیرا تجھکو آنکھون سے
دکھا دیا اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھکو خبر دی یعقوب بن محمد نے موسیٰ بن ضمرہ بن سعید سے اونہون نے
اپنے باپ سے اونہون نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یعنے اونکے عہد دولت مین چند مرط یعنے
کملی صوف وغیرہ سے بنے ہوئے کہین سے آئے تھے اونمین ایک کملی بڑا چوڑا لانبا اور بہت خوب بنا ہوا تھا عمر
حضار مین سے بعض نے کہا کہ یہ چادر اسقدر قیمت کا ہے کاش آپ اس چادر کو صفیہ بنت ابی عبید
کو جو زوجہ عبد اللہ ابن عمر کی ہے بھیجدیتے (یعنے اپنی بہو کو بھیجدیجیے) اسلیے کہ وہ ابھی کم سن ہے ہنوز
عبد اللہ بن عمر کے پاس داخل نہین ہوئی ہے (یعنے تا روز عروسی اوسکے لیے زینت ہو) عمر نے کہا مین اس
کملی کو اوس شخص کو بھیجونگا جو صفیہ سے زیادہ تر حقدار ہے وہ ام عمارہ نسیبہ بنت کعب ہے کیونکہ مین نے روز احد
رسول خدا صلعم سے سنا فرماتے تھے کہ جب جب مین نے دہنے بائین اپنے مڑکے دیکھا تو ام عمارہ ہی کو دیکھا
کہ وہ میرے قریب قتال کر رہی ہے اور واقدی نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی سعید ابن ابی زید
نے مروان بن ابی سعید بن المعلی سے اونہون نے بیان کیا کہ کسی نے ام عمارہ سے پوچھا اے ام عمارہ روز احد
کیا قریش کی بھی عورتین اپنے شوہرون کے ہمراہ ہوکر قتال کرتی تھین ام عمارہ نے کہا اعوذ باللہ لا واللہ یعنے
خدا کی پناہ بخدا ایسا نہین ہوا مین نے اونکی عورتون مین سے کسی عورت کو نہین دیکھا کہ اوسنے تیر چلایا ہو

یا پتھر مارا ہو مگر مین نے یہ دیکھا کہ اون عورتون کی پاس دف و ڈہل باجے تھے کہ بجا بجا کے اپنی قوم کو اونکے
مرے مقتولان ہمسیا د دلاتی تھین اور اونکے ساتھ سرمہ دانیان اور سلائیان تھین کہ جب کوئی اونکی مردون مین سے
بھاگتا تھا یا نامردی سے ٹھہر جاتا تھا تو وہ عورتین سرمہ دانی اور سلائی پیش کرتی تھین اور کہتی تھین کہ تو
عورت ہے (یعنے عورتون کا سنگار کر) اور مین نے اون عورتون کو دیکھا کہ منہ پھرائے بھاگی جاتی تھین
اور دامن کمر مین لپٹے ہوے تھین اور اونکے مرد گھوڑون پر سوار اونکے سامنے سے جان بچائے منہ چہرائے
بھاگے جاتے تھے تا آنکہ اوعورتین بھی اون مردون کے پیچھے پیچھے بھاگی جاتی تھین اور راہ مین گر پڑتی تھین
اوسوقت مین نے ہند بنت عتبہ کو دیکھا کہ وہ قوی ہیکل اور بھاری ڈیل کی عورت ہے اور وہ خوشخو تھی چنانچہ
سوارون سے خوف زدہ ہو کر ایک جا بیٹھی ہے اور چل نہین سکتی ہے اور اوسکے ساتھ ایک دوسری عورت
بھی ہے یہانتک کہ اوسکی قوم کے لوگ ہم پر پھر پڑے پس وہ لوگ پہلے پہر فیروزی کو پہونچے جسقدر پہونچے
اور ہمکو اوس روز جو کچھ صدمہ بجانب تیر اندازون کے پہونچا اسلیے کہ اونہون نے نافرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کی تھی پس اجر وثواب اوس مصیبت کا ہم خدا سے طلب کرتے ہین اور **واقدی** علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے
حدیث بیان کی ابن ابی سبرہ نے عبد الرحمان بن عبد اللہ بن ابی صعصعہ سے اونہون نے حارث
بن عبد اللہ سے اونہون نے کہا مین نے سنا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم
کے حاضر احد ہوا جب حضرت کی خدمت سے لوگ متفرق ہو گئے تو مین حضرت کے قریب گیا اوسوقت میری والدہ
دشمنون کو اونسے دفع کر رہی تھین تب مجھسے حضرت نے فرمایا اے پسر ام عمارہ مین نے کہا حاضر ہون فرمایا
سنگ زنی کر مین نے اونکے حضور مین ایک سوار کو مشرکین مین سے پتھر مارا وہ پتھر اوسکے گھوڑے کی آنکھ پر پڑا گھوڑا
ایسا تڑپا کہ وہ آپ بھی گرا اور اوسکا سوار بھی گرا تب مین نے اوسکے اوپر اسقدر پیہم پتھر پر پتھر مارے کہ اوسپر
انبار ہو گیا اور آن حضرت صلعم ملاحظہ کر کے تبسم فرماتے تھے اوسوقت حضرت نے میری والدہ کے شانے پر زخم
دیکھکر فرمایا اماک اماک یعنے خبر لے اپنی مان کی اوسکے زخم پر پٹی باندھ حق تعالے برکت نازل کرے تم لوگون پر
اہل بیت سے (یعنے تم اہل بیت پر کہ تم لوگ ایک گھر والون مین سے ہو) اور فرمایا مقام تیری مان کا (یعنے
رتبہ و درجہ اوسکا) بہتر ہے مقام فلان وفلان سے اور مقام تیرے ربیب کا (رابّ) یعنے تیری مان کے
شوہر کا بہتر ہے مقام فلان وفلان سے اور مقام تیرا بہتر ہے مقام فلان وفلان سے حق تعالی تم لوگ
اہل بیت پر رحم کرے تب میری والدہ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ ہمکو جنت مین
آپکا رفیق کرے چنانچہ حضرت نے دعا کی اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھُمْ رُفَقَائِی فِی الْجَنَّۃِ یعنے اے پروردگار ان لوگون کو
جنت مین میرا رفیق کر اوسوقت میری والدہ نے کہا اب کیا پروا ہے اوس مصیبت سے جو مجھکو دنیا مین پہونچی

اور **راوی** کہتے ہین کہ حنظلہ بن ابی عامر نے عقد نکاح کیا تھا جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول سے
ناگاہ اوس دولہن کو اونکے گھر مین اوس شب کو لائے جسکی صبح کو قتال احد کا تھا اور حنظلہ نے رسول خدا صلعم
سے اجازت لے لی تھی کہ شب باشی عروس کی پاس کرین جب صبح ہوئی تو نماز صبح کی پڑھکر ارادہ روانگی کا طرف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کیا اوسوقت جمیلہ اونسے لپٹ گئین تو وہ اوس بی بی کے پاس ٹھہر گئے پھر اوس سے
جدا ہوکر بعزم روانگی کا کیا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل از خروج حنظلہ کے اوس بی بی نے کسیکو بھیجکر اپنی قوم سے
چار آدمی کو بلا لیا تھا پس اونکو شاہد کیا اس بات پر کہ حنظلہ اوس سے ہم بستر ہوئے ہین چنانچہ لوگون نے بعد اس
واقعہ کے جب اوس بی بی سے پوچھا کہ تو نے حنظلہ پر اون لوگون کو کیون شاہد کیا تھا اوسنے جواب دیا مین نے
دیکھا تھا کہ گویا آسمان کھل گیا ہے اور حنظلہ اوسمین داخل ہوئے ہین اور آسمان پھر بدستور مل گیا ہے تب مین نے
جانا کہ یہ اونکے لیے شہادت ہے اسلیے لوگون کو مین نے اونپر شاہد کیا اس امر مین کہ وہ ہمصحبت ہوئے
چنانچہ اوسی شب سے اوس بی بی کو حمل عبد اللہ بن حنظلہ کا ہوا تھا اور بعد شہادت حنظلہ کے ثابت بن قیس نے
اوس بی بی سے نکاح کیا تھا کہ وہ محمد بن ثابت بن قیس کو جنی تھی الغرض حنظلہ نے اپنا ہتھیار لیا اور احد مین
پہونچکر رسول خدا صلعم سے لاحق ہوئے اور اوسوقت آنحضرت صلعم صفون کو آراستہ و مرتب کر رہے تھے لیکن جب
مشرکین بھاگنے لگے تھے تو حنظلہ بن ابی عامر ابو سفیان بن حرب کے سامنے آئے اور اوسکے گھوڑے کو پی کیا
وہ گھوڑا اوسکو لیکر گر پڑا تب ابو سفیان بن حرب زمین پر لوٹنے لگا اور شور کرتا تھا کہ اے گروہ قریش مین ابو سفیان
بن حرب ہون اور حنظلہ اوسکو ذبح کیا چاہتا ہے ہرچند وہ اپنی صدا لوگون کو سناتا تھا مگر بھاگنے مین کسی نے
اوسکی طرف التفات نکی مگر اسود بن شعوب اوسکی مدد کو آیا اور حنظلہ پر حملہ کیا اور بھالا مارا کہ پار ہوگیا اور اوسی
اونکو روکے ہوئے تھا لیکن حنظلہ برچھی مین چبھے ہوئے اوس سے قریب ہوئے تب اوسنے دوسرا ضرب لگایا
کر اونکو شہید کیا اور ابو سفیان پا پیادہ وہان سے بھاگا اور دوڑتا ہوا قریش سے جا ملا اور اسود بن شعوب بھی
گھوڑے سے اوترکر ابو سفیان کے پیچھے پیچھے آیا چنانچہ قول ابو سفیان کا ہے کہ جب حنظلہ شہید ہوئے تو اونکے
والد اونکی نعش پر گئے اور نعش اونکی پہلو مین حمزہ بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن جحش کے پڑی تھی تب اونکے
والد نے اپنے دل سے خطاب کرکے کہا کہ اس واقعہ سے پہلے مین تجکو اس شخص یعنے حنظلہ سے ڈراتا تھا واللہ
تو اے حنظلہ اپنے والد کے ساتھ نیکو کار تھا اور تو بزرگ خلق تھا اپنی حیات مین و ہر آئنہ ممات تیری ساتھ
اپنے اصحاب اور ہمراہ اشراف قوم کے ہوئی اگر حق تعالے جزائے خیر اس شہادت کی حمزہ کو خواہ اور کسیکو اصحاب
محمد مین سے عطا کرے تو تجکو بھی جزائے خیر مرحمت کرے بعد ازان اوسنے پکار کر کہا اے گروہ قریش حنظلہ کو
مثلہ نکر دینے اوسکی نعش سے ناک کان نہ کاٹو اگرچہ وہ ہمارے اور تمہارے خلاف تھا پر اسلیے کہ وہ حسن امر کو

خیر جانتا تھا اونہین اوسنے اپنی جان کو دریغ نکیا اور نہ بچایا چنانچہ اور لوگون کی لاش مثلہ کی گئی یعنے گوش و
بینی بریدہ ہوئی اور لاش حنظلہ محفوظ و مسلم رہی اور اول جسنے اصحاب نبی صلعم کو مثلہ کیا تھا وہ ہند تھی اور اوسنے
اپنے ساتھ والیون عورتون کو حکم کیا کہ نعش شہدا کی کان وناک کاٹ لیوین پس کوئی عورت ایسی نتھی کہ جو
چوڑیان بازو بند اور کڑے اور پازیب پہنے نہو یہان تک کہ سوا ے حنظلہ کے سائر شہدا کی لاشون کو
اونہون نے مثلہ کیا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے مین نے ملائکہ کو دیکھا کہ وہ حنظلہ بن ابی عامر کو مابین آسمان
وزمین کے ایک چاندی کے بڑے طشت مین ماء مزن سے (یعنے آب باران ابر سپید سے) غسل دیتے
تھے ابو اسید الساعدی نے کہا ہم نے یہ سنکر حنظلہ کی نعش پر جاکر دیکھا تو واقع مین اونکے سر سے پانی ٹپک رہا تھا
ابو اسید کہتے ہین کہ مین یہ حال دیکھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور اس واقعہ سے خبر دی تب
حضرت نے کسیکو پاس زوجہ حنظلہ کے بھیجکر پوچھوایا تو اون بی بی نے کہلا بھیجا کہ میرے پاس سے حنظلہ حالت
جنب مین نکلے تھے اور مروی ہے کہ وہب بن قابوس المزنی مع اپنے برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس کے
اپنی اپنی بھیڑین ساتھ لیے ہوے جبل مزینہ سے مدینہ مین آئے تو مدینے کو خالی پایا مگر باقی تھے اطفال
وزنان تب اون دونون نے پوچھا کہ مردمان شہر کیا ہوے لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم مشرکین
قریش سے قتال کرنے احد کو گئے ہین تب اون دونون نے کہا کہ لابد ہمارا ایسے حال کے اب ہم بھی اونکے
پیچھے جاتے ہین بعد ازان وہ دونون مدینے سے نکلکر احد مین پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آئے اور
لوگون کو مصروف القتال دیکھا اور اوسوقت تک ظفر و غلبہ واسطے رسول خدا صلعم اور واسطے اصحاب کے تھا
پس وہب و حارث بھی ساتھ مسلمین کے لوٹ مین مشغول ہوے اور مشرکین بطریق ناگہان آپہونچے چنانچہ
اونکے عقب سے پراسوارون کا آپڑا اونمین خالد بن الولید و عکرمہ بن ابی جہل دونون تھے پس وہ لوگ گڈ
باہم مختلط ہوگئے تا آنکہ اون دونون یعنے وہب و حارث نے اشد قتال کی اور جب ایک گروہ مشرکین کا
جدا ہوکر مقابلہ پر آیا تو رسول خدا صلعم نے فرمایا تم مین سے اس فرقہ کے لیے کون رہ سکنے والا ہے وہب
بن قابوس نے عرض کی مین یا رسول اللہ پس وہب کھڑے ہوے اور اونکو تیر مارنے لگے یہان تک کہ
وہ لوگ پلٹ گئے بعد ازان ایک اور گروہ اونکا سامنے آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا اس گروہ کے لیے
کون ہے پھر مزنی نے عرض کی مین حاضر ہون یا رسول اللہ پس وہب مزنی پھر کھڑے ہوے اور اون
لوگون کو تلوار سے دفع کیا یہان تک کہ وہ لوگ لوٹ گئے اور وہب بھی اپنی جگہ پر پھر آئے بعد ازان ایک اور
کتیبہ نظر آیا تب حضرت صلعم نے فرمایا ان لوگون کے لیے کون کھڑا ہوتا ہے مزنی نے عرض کی یا رسول اللہ
مین موجود ہون حضرت نے فرمایا اوٹھ کھڑا ہو اور شاد باش ہو جنت سے تب وہب مزنی شادان فرحان

کھڑے ہوئے اور کہنے لگے واللہ مین کسیکو آرام لینے نہ دونگا اور نہ خود آرام کرونگا چنانچہ وہب کھڑے ہوے
اور اون لوگون کے درمیان گھس گئے اور تلوار کرنے لگے اور آن حضرت صلعم اور سائر مسلمین دیکھ رہے تھے
یہان تک کہ اونکے لشکر کے منتہا پر نکل گئے اور حضرت دعا کرتے تھے کہ اللہم ارحمہ یعنے اے پروردگار اوسپر
رحم کر بعد ازان وہب پھر کر پھر اونمین در آئے اور برابر یہی حال رہا آخر اعدا نے اونکو گھیر لیا اور اونکی
تلوارین اور برچھیان اونپر پڑنے لگین پس اونکو اونہون نے قتل کیا اور اوس روز اونکے بدن مین
بیس زخم سنان پائے گئے کہ تمام وہ زخم مقتل مین لگے تھے (اور مقتل جسم انسان مین اوس جگہ کو
کہتے ہین جہان زخم و ضرب لگنے سے آدمی مرجاتا ہے) اور اوس روز لاش اونکی بہت بُری طرح سے
مثل کی گئی یعنے ناک کان کاٹ لیا تھا بعد ازان اونکا برادر زادہ حارث بن عقبہ بن قابوس بھی کھڑے ہوے
اور مثل برادر بزرگ اپنے خوب قتال کی یہان تک کہ شہید ہوے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے
خوشتر ین موت جسپر مین اپنا مرنا چاہتا ہون وہ موت ہے جسپر مُزنی مرے اور بلال بن الحارث المُزنی بیان
کرتے تھے کہ ہملوگ ساتھ سعد ابن ابی وقاص کے جنگ قادسیہ مین حاضر تھے جب ہماری فتح ہوئی اور غنائم
درمیان ہمارے تقسیم ہوئی پس ایک جوان آل قابوس کا مزینہ مین سے اپنے حصہ سے محروم رہ گیا تب
مین سعد کے پاس گیا اوسوقت وہ سو کر اوٹھے تھے اونہون نے کہا بلال مین نے کہا ہان اونہون نے
کہا مرحبا تم خوب آئے اور یہ شخص کون تمہارے ساتھ ہے مین نے کہا یہ شخص میری قوم مین آل قابوس سے ہے
تب سعد نے کہا اے جوان تو اوس مُزنی کا کون ہے جو روز احد شہید ہوا اوس جوان نے کہا مین اوس مزنی
کے بھائی کا بیٹا ہون سعد نے کہا مرحباً و اہلاً یعنے تیرے آنے سے دل شاد ہوا اور آرام جان ملا حق تعالی
تیرے دیکھنے سے آنکھون کو ٹھنڈا کرے یہ وہ شخص تھا یعنے وہب مُزنی کہ روز احد مین نے اوس سے
ایسا مشہد و مقتل دیکھا کہ کسی اور سے نہین دیکھا چنانچہ مین نے اوس روز دیکھا کہ مشرکین نے ہمکو چارون
طرف سے گھیر لیا اور رسول خدا صلعم ہمارے بیچ مین تھے اور گروہ گروہ غول غول ہر طرف نظر آتے تھے
اور آنحضرت صلعم لوگون پر نگاہ ڈالتے تھے اور اونکے بشرے سے اونکی قیافہ شناسی کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ اس غول سے کون مقابلہ کرتا ہے تو مُزنی کہتا تھا یا رسول اللہ مین قتال کرونگا اور ہر بار
جب حضرت اعادہ اوس ارشاد کا کرتے تھے تو مُزنی بھی ہر مرتبہ اپنے اوسی جواب کو عرض کرتا تھا مین کبھی
نہین بھولتا ہے آخر مرتبہ کہ آخر کو وہ کھڑا ہوا تھا جب آن حضرت صلعم نے فرمایا اوٹھ کھڑا ہو اور شادمانی
جنت کی حاصل کر پس وہ اوٹھ کھڑا ہوا سعد نے کہا تب مین بھی کھڑا ہوا اور اوسکے پیچھے پیچھے چلا خدا
خوب جانتا ہے کہ اوس روز جسطرح وہ طالب شہادت تھا مین بھی مثل اوسکے طلب کرتا تھا چنانچہ مین

درمیان لشکر مشرکین کے گھس گیا یہان تک کہ دوبارہ اونمین مین پھر گیا اور اعدا اوسکو قتل کر چکے تھے اور مجھے آرزو تھی کہ واللہ اوس روز اوسکے ساتھ مجکو بھی شہادت نصیب ہو ولیکن میری اجل نے تاخیر کی بعد ازان سعد نے اوس جوان کا سہم اوسیوقت طلب کیا اور اوسکو وہ دیا اور کچھ زیادہ بھی دیا اور کہا تجھے اختیار ہے کہ ہمارے پاس قیام کر خواہ اپنے اہل کی طرف بازگشت کر بلال نے کہا نہین یہ جوان رجوع بطرف اہل چاہتا ہے پس ہم دونون پھر اور سعد نے کہا مین حاضر تھا تو مین نے دیکھا کہ رسول خدا صلعم مزنی کی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے خدا تجھسے راضی ہو پس مین بے شبہہ تجھسے راضی ہون بعد ازان مین نے دیکھا کہ آن حضرت اپنے دونون پاؤن سے اوسکی نعش پر کھڑے ہوے فرماتے تھے کہ کسقدر اسکو زخم لگے ہین اور میرے تئین خوب معلوم تھا کہ اوسوقت اوسکی قبر پر کھڑے رہنا حضرت کو بہت شاق و دشوار تھا یہان تک کہ وہ لحد مین رکھے گئے تو اونکی نعش پر ایک چادر تھی اوسپر نقش ملم سرخ (یعنے بیل بوٹہ و نشان وغیرہ کے) بنے تھے کہ حضرت نے اوس چادر کو کھینچکر اونکے سر مین لپیٹ رکھا یعنے سر پیچ کے لپیٹا اور اوسکو طول مین دراز کیا تو وہ نصف رانون تک پہونچی پھر حضرت نے حکم کیا تو حرمل یعنے گھاس پھوس جمع کیا اور لحد مین اونکے دونون پاؤن پر پھیلا دیا بعد ازان حضرت وہان سے اپنی جاگیر پھرے پس نہتھی کوئی ایسی صورت میرے مرنے کی جو مجھے محبوب تر زیادہ ہو اس بات سے کہ مین ملاقات کرون اللہ کی مثل حالت موت مزنی کے اور راویون نے بیان کیا کہ جب ابلیس نے باواز بلند پکار کر کہا کہ محمد قتل ہوے تو لوگ متفرق ہو گئے چنانچہ بعضے اونمین سے وارد مدینہ ہوے اور پہلے جو شخص داخل مدینہ ہو کر خبر دیتا تھا کہ رسول خدا صلعم قتل ہوے وہ سعد بن عثمان ابوعبادہ تھا پھر بعد اوسکے بہت سے لوگ وارد مدینہ ہوے یہانتک کہ اپنی عورتون کے پاس پہونچے تب اون عورتون نے کہنا شروع کیا کہ تم لوگ رسول خدا صلعم کے پاس سے بھاگ آئے ہو اور ابن ام مکتوم بھی کہتے تھے کہ تم لوگ حضرت کے پاس سے بھاگ آئے ہو پھر ابن ام مکتوم اون لوگون کے ساتھ رفق و نرمی کرنے لگے اور اونکو اپنی رفاقت مین رکھا اور حال یہ تھا کہ رسول خدا صلعم ابن ام مکتوم کو مدینہ مین خلیفہ اپنا مقرر کر گئے تھے کہ وہ لوگون کی پیش نمازی کرتے تھے بعد ازان اونہون نے کہا مجھے احد کے سیدھے راستے پر لگا دو تب لوگون نے اونکو سیدھا راستہ بتا دیا چنانچہ جو کوئی احد کی راہ پر ملتا اوسکو ملتا تھا اوس سے خبر پوچھتے تھے تاآنکہ وہ ایک ایسی قوم سے لاحق ہوے جنہون نے سلامتی و خیریت نبی صلعم سے آگاہ کیا تب ابن ام مکتوم اوس جگہ سے مدینہ مین پھر آئے اور جو لوگ بھاگ آئے تھے اونمین سے ایک تو فلان تھے اور حارث بن حاطب و ثعلبہ بن حاطب و سواد بن غزیہ و سعد بن عثمان و عقبہ بن عثمان و خارجہ بن عامر کہ پہونچا بمقام ملل اور اوس بن قیظی تھا مع چند نفر بنی حارثہ سے یہ سب قبیلہ شقرہ کے یہان پہونچے اونسے ام ایمن کی ملاقات ہوئی وہ اونکے منہون پر خاک اوڑاتی تھین اور اونمین سے بعض کے تئین کہا کہ یہان

ہر پشت سے تو چہرہ کا ثبات اور اپنی آنکھ سے مجکو دستے چنانچہ ام ایمن مع چند شیوخ کے یون کے طرف اللہ کے متوجہ ہوئین
اور بعض رواۃ مین سے جو اس حدیث کو روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ مسلمین اوس جبل سے آگے نکل رہے تھے
اور بعضے در وادی مین تھے اور وہان سے دوسری جگہ متجاوز نکلی تھی اور وہ گروہ خاص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان عبد الرحمان اور عثمان کے کچھ کلام و پیش تھا چنانچہ عبد الرحمان نے ولید بن عقبہ کو
بلا بھیجا اور کہا اپنے برادر کے پاس جا اور مین جو کچھ تجھسے بیان کرون اوسکو تو بطریق پیام پہونچا کیونکہ تیری سوا
کسیکو مین ایسا نہین جانتا کہ وہ اس پیام کو اوسکے تئین پہونچاوے ولید نے کہا مین ایسا کرونگا عبد الرحمان
نے کہا تو میری طرف سے کہیو کہ عبد الرحمان تجھسے کہتا ہے کہ مین حاضر بدر تھا اور تو غیر حاضر تھا اور مین احد مین
ثابت قدم رہا اور تو وہان سے بھاگ آیا اور مین بیعت رضوان مین شریک تھا اور تو شریک نہ تھا پس ولید عثمان
کے پاس گئے اور یہ پیام پہونچایا عثمان نے کہا میرے بھائی نے سچ کہا کہ بدر سے جو مین پیچھے رہ گیا تو واسطے
بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے رہ گیا کہ وہ علیل تھین چنانچہ رسول خدا صلعم نے مجکو میرا سہم و جائزہ بھی عطا کیا
پس مین بمنزلہ حضار بدر کے تھا اور روز احد سے باز رہ گیا تو حق تعالے نے اسکو مجھسے عفو کیا و اما غیر حاضری
بیعت رضوان سے پس مین مکے کی طرف جو نکلا تو مجکو حضرت نے بھیجا تھا اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ عثمان
طاعت خدا اور طاعت رسول مین جاتا ہے اور رسول خدا صلعم نے اپنے دونون ہاتھون مین سے ایک ہاتھ میرے عوض مین
دیا کہ وہ ایک مثل دوسرے کے تھا پس نبی کا دست چپ بھی بہتر ہے دست راست سے غرضکہ جب ولید بن عقبہ
عبد الرحمان کے پاس پھر آئے تو عبد الرحمان نے جواب سنکر کہا میرے بھائی نے سچ کہا اور کہا راوی نے کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھکر یہ آیت پڑھی قَدْ عَفَا اللّٰہُ عَنْکُمْ
اور کہا یہ اون لوگون مین سے ہین جنسے خدا نے عفو کیا اور بجز اسکے خدا نے اور کسی چیز سے عفو نہین کیا مگر یہ کہ
اونکو وہان سے پھیرا اور حال یہ تھا کہ یوم التقی الجمعان یعنی جسروز دونون جماعت باہم دوچار ہوئی تو اونہون نے
روگردانی کی تھی اور ایک شخص نے ابن عمر رضی سے حال عثمان رض کا سوال کیا اور کہا کہ اونہون نے ہر گاہ روز احد گناہ
عظیم کیا اور خدا نے اونسے عفو کیا و حال آنکہ وہ اون لوگون مین تھے جنہون نے روز التقاے جمعان سے
روگردانی کی تھی پھر اونہون نے تمہارے درمیان مین ایک گناہ صغیر کیا پس تم لوگون نے اوسکی عوض مین اونکو
قتل کیا اور علی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ جب روز احد لوگون نے اوس معرکہ مین معاودت کی اوسوقت امیہ بن
ابی حذیفہ بن المغیرہ آگے بڑھا اور وہ زرہ پوش اور آہن مین ایسا ڈوبا تھا کہ سوا سے دونون آنکھون کے اور کچھ نظر
نہین آتا تھا اور کہتا تھا کہ آج بدلا بدر کا ہے پس ایک شخص مسلمین مین سے پیش آیا کہ امیہ نے اوسکو قتل کیا علی
علیہ السلام نے کہا کہ تب مین نے امیہ پر حملہ کیا اور اوسکے سر پر تلوار ماری و چونکہ اوسکے سر پر کلاہ آہنی اور اوسکی اوہ

خود تھا اور مین کوتاہ قامت تھا تو تلوار میری اوسکے شرمگاہ پر پڑی اور کارگر نہوئی اور اوسنے جو پھیر تلوار چلائی
تو مین نے سپر پر لی پس تلوار اوسکی سپر مین گڑ گئی پھر مین نے اوسکو تلوار ماری وجہ کہ دامن زرہ اوسکی کمر سے بندھا تھا
(یعنے پانون کھلے تھے) تو مین نے اوسکے دونون پانون کاٹ ڈالے اور وہ زمین پر گر پڑا اور اپنی تلوار میری جو پھنسی تھی
کھینچی جب اوسکو نکال لی تو وہ گھٹنے ٹیک کر مجھپر وار کرنے لگا تا آنکہ مین نے اوسکے زیر بغل خالی دیکھا دیکھکر اوسمین
تلوار کا پھلا بھونک دیا کہ وہ مر گیا مین وہان سے اپنی جا پر پھر آیا اور مروی ہے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس روز بطریق رجز فرمایا کہ انا ابن العواتک یعنے مین فرزند عواتک کا ہون (عواتک جمع عاتکہ ہے حضرت
کے جدات مین نو بیبیون کا نام عاتکہ ہوا ہے) اور نیز حضرت نے اوس روز فرمایا کہ مین نبی ہون نہی کذب
نہین کہتا مین ابن عبد المطلب ہون اور صحابہ راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ پاس عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے
احد کے یعنے روز احد اور وہ اوسوقت بیچ مجلس چند مسلمین کے بیٹھے تھے اوسی عرصہ مین انس بن النضر بن ضمضم
انس بن مالک کے چچا اوس محفل کی طرف گذرے اور پوچھا کس وجہ سے تمنے قعود و تقاعد اختیار کیا (یعنے جنگ سے
کیون بیٹھ رہے) اونہون نے جواب دیا کہ رسول خدا صلعم شہید ہوگئے تب انس بن النضر نے کہا کہ پھر بعد اونکے
تم لوگ زندہ رہکر کیا کروگے اوٹھو کھڑے ہو اور لڑ مرو جس امر پر رسول خدا صلعم مر گئے بعد ازان انس بن النضر
تیز دستی و چالاکی سے تلوار پکڑ کر قتال کرنے لگے یہانتک کہ شہید ہوئے اوسوقت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا
مین تمنا رکھتا ہون کہ روز حشر خدا اوسکو امت واحدہ یعنے بیمثل و مانند و پیشوا اوٹھاویگا کہ اونکے چہرے پر ستر زخم
لگے تھے کہ وہ پہچانے نجاتے تھے تا آنکہ اونکی خواہر نے اونکے حسن سر انگشتان یا حسن بنان سے اونکو پہچانا تھا اور کہا
راویون نے کہ گذرا مالک بن دخشم کا پاس خارجہ بن زید بن ابی زہیر کے ہوا کہ اوسوقت وہ درمیان اپنے حشوہ
یعنے زہرۂ مردم خدام مین بیٹھے تھے اور اونکے بدن مین تیرہ زخم تھے اور وہ سارے زخم مقتل مین لگے تھے
(مقتل جسم انسان مین وہ مقام ہے جہان زخم لگنے سے ہلاک ہوجاتا ہے) پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم ہوا
کہ محمد قتل ہوئے خارجہ نے کہا اگر محمد قتل ہوئے تو خدا تو زندہ ہے جسکو موت نہین ہے اور حال یہ ہے کہ محمد
تبلیغ تو کر چکے اب تو اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو ایضاً گذرا مالک بن دخشم کا طرف سعد بن ربیع کے ہوا اور
اونکے بدن مین بارہ زخم لگے تھے اور تمام وہ زخم مقتل مین تھے پس مالک نے کہا کیا تجکو معلوم نہین ہے کہ محمد
شہید ہوئے سعد بن ربیع نے جواب دیا مین گواہی دیتا ہون کہ آنحضرت محمد نے رسالت اپنے پروردگار کی پہونچا دی
اب تو اپنے دین کے لیے جہاد کر کیونکہ حق تعالےٰ حی و قائم ہے وہ تو نمریگا اور ایک منافق کہتا تھا کہ رسول اللہ
قتل ہوئے تم لوگ اپنی قوم مین پھر چلو کہ وہ لوگ اپنے گھرون مین داخل ہوگئے اور واقدی نے کہا
کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن عمار نے حارث بن الفضیل الخطمی سے اونہون نے بیان کیا کہ

اوس وقت سب مسلمین بخوف غول متفرق ہوگئے اور بے خود پریشان و پشیمان تھے اوسوقت ثابت بن دحداحہ اگے بڑھے
و بآواز بلند کہنے لگے اے گروہ انصار میری طرف متوجہ ہو میں ثابت ابن الدحداحہ ہوں اگر محمد شہید ہوئے تو حق تعالے
تو زندہ و باقی ہے جو کبھی نہ مریگا پس تم لوگ سب اپنے دین کے لیے قتال و جہاد کرو کہ حق تعالے تمکو غالب کرنیوالا ہے
اور تمہاری نصرت کرنے والا ہے پس چند اشخاص انصار سے اونکے شریک ہوگئے تب ثابت مع اون مسلمین کے
جو اونکے ساتھ تھے آمادہ جنگ ہوئے اور اونکے مقابلے کے واسطے ایک فرقہ مشرکین کا سلاح بند مقرر ہوا
اونمین چند رئیس اونکے تھے مثل خالد بن الولید اور عمرو بن العاص و عکرمہ بن ابی جہل اور ضرار بن الخطاب کے
پس یہ سب مسلمین پر دست درازی کرنے لگے اور خالد بن الولید نے ثابت بن دحداحہ پر ساتھ نیزے کے حملہ کیا
پس ایسا نیزہ مارا کہ پار ہوگیا اور وہ بیجان ہوکر زمین پر گرے اور جو مردم انصاری اونکے ہمراہ تھے وہ سب
شہید ہوئے چنانچہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مسلمین میں سے شہید ہوئے یہ لوگ یعنی ثابت بن دحداحہ وغیرہ
آخر شہدا تھے اور رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ طرف شعب کے پہونچے پس وہان یعنی احد میں کوئی
قتال کنندہ نتھا اور ایسا ہوا تھا کہ قبل معرکہ احد کے ایک یتیم انصاری نے ابولبابہ پر بقدمہ عذق یعنی نخل خرما
باردار کے جو درمیان تخاصمین کے متنازع فیہ تھا دعوے کیا اور رسول خدا صلعم نے فیصلہ بحق ابولبابہ کے
کیا تھا اور اوس یتیم نے اوس عذق پر بہت جزع و فزع کی تھی تب آن حضرت صلعم نے اوس عذاق کو ابولبابہ
واسطے اوس یتیم کے طلب فرمایا مگر ابولبابہ نے دینے سے انکار کیا اور آن حضرت ابولبابہ سے فرماتے تھے کہ
بدلے اس عذاق کے تیرے لیے جنت میں عذق ہے اسپر بھی ابولبابہ نے انکار کیا اوسوقت ابن الدحداحہ نے
عرض کی یا رسول اللہ آپ ارشاد کیجیے کہ اگر میں اوس یتیم کو اوسکا عذق دلوادوں تو میرے لیے کیا جایزہ ہوگا
حضرت نے فرمایا اوسکی عوض تجکو جنت میں عذق ملیگا تب ثابت ابن الدحداحہ یہ مژدہ سنکر پاس ابی لبابہ
بن المنذر کے گئے اور اوس عذق کو بعوض ایک باغچہ نخل کے ابولبابہ سے خرید کر لیا اور اوس لڑکے مدعی کو حوالہ کردیا تھا
اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ رب عذق مذلل لابن الدحداحہ فی الجنۃ یعنی بہت سے
عذق جنت میں ابو دحداحہ کے لیے تیار کیے گئے ہیں یعنی اوسکے لیے مہیا ہیں پس بنابر اس ارشاد کے شہادت
ابن دحداحہ کی امیدگاہ تھی یہان تک کہ وہ احد میں شہید ہوئے اور ضرار بن الخطاب گھوڑے پر سوار نیزہ دراز
ہلاتا ہوا آیا اور عمرو بن معاذ کو ایسی انی ماری کہ پار ہوگئی اور حال عمرو کا یہ تھا کہ اوسکے سامنے چلے ہی جاتے تھے
یہان تک کہ اوسکو زیر کیا کہ وہ منہ کے بل گر پڑا اور کہنے لگا کہ ایسے شخص کو تو گم نکرے جسنے تیری تزویج حور عین سے
کرادی اور ضرار کہا کرتا تھا کہ اصحاب محمد میں سے میں نے دس صحابہ کا عقد تزویج کرادیا ہے ابن واقدی نے ابن
جعفر سے سوال کیا کہ کیا ضرار نے دس مرد کو قتل کیا تھا ابن جعفر نے کہا مجھے یہ خبر نہیں پہونچی مگر یہ کہ اوسنے

تین آدمی کو قتل کیا اور اوسی روز ضرار نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بھی نیزہ مارا تھا اور یہ اوسوقت جب
اس معرکہ میں لوگ متفرق ہو گئے تھے اور ضرار نے وقت ضرب سنان کے کہا اے ابن خطاب یہ ضربت نعمت
مشکورہ ہے واللہ ایسا نہیں کہ میں تمکو قتل کروں اور ضرار ابن الخطاب اکثر باتیں کیا کرتا تھا اور ذکر وقعہ
جنگ احد کا ذکر کرتا تھا اور ذکر انصار کر کے اونپر رحمت بھیجتا تھا اور اونکا غنی ہونا اسلام میں اور شجاعت اونکی
معرکہ میں اور پیش قدم ہونا اونکا واسطے موت کے یاد کیا کرتا تھا بعد ازاں کہتا تھا کہ جب اشراف میری قوم کے
بدر میں مارے گئے تھے تو میں دریافت کرنے لگا تھا کہ ابوالحکم کو کسنے مارا کہتے تھے ابن عفرا نے اور امیہ بن خلف کو
کسنے قتل کیا کہتے تھے خبیب بن یساف نے اور عقبہ بن ابی معیط کو کسنے قتل کیا کہتے تھے عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح
اور فلان کو کسنے مارا اوسکا نام بھی مجھسے بتایا پھر میں نے کہا سہیل بن عمرو کو کسنے اسیر کیا لوگون نے کہا مالک
بن دخشم نے پھر جب ہمنے احد کیطرف خروج کیا تو میں کہتا تھا کہ اگر وہ لوگ (یعنے مسلمین) اپنے حصارون میں
اقامت رکھینگے تو وہ بلند بہت ہیں ہمکو اونکی طرف کوئی سبیل رسائی کی نہوگی سوا اسکے کہ ہم چند روز
مقیم رہکر پھر جاوینگے اور اگر وہ لوگ اپنے حصار سے نکلکر ہماری طرف خروج کرینگے تو ہم اونپر ظفر یاب ہونگے
کیونکہ ہمارے ساتھ جمعیت کثیر ہے جو اونکی جمعیت سے بہت زیادہ ہے اور ہماری قوم موتور ہے یعنے خون
خون سے ہنوز محروم ہیں اور ہم اپنے ساتھ زنانی سواریان لیکر نکلے ہیں کہ وہ ہمکو ہمارے مقتولان بدر کی یاد دلاوینگی
(یعنے یہ کہ ہمسب اونکے ... شجاعت وتہور کا ہوگا) اور ہمارے ساتھ کراع ہین یعنے ہمارے یہان گھوڑے ہیں
اور اونکے یہان کراع نہیں ہے اور ہمارے ساتھ سلاح اونکے سلاح سے بہت زیادہ ہین بالآخر اونکی یہی
امر قرار پایا کہ اونہون نے خود خروج کیا چنانچہ ہمارے اونکا مقابلہ ہوا واللہ پس ہم اونکے سامنے نہ ٹھہر سکے یہان تک
کہ شکست پاکر پسپا ہوئے اور گریزان و روگردان ہوے اوسوقت میں نے اپنے دل میں کہا کہ یہ جنگ بدر کے
بارے سے بھی سخت تر ہے اور میں نے خالد بن الولید سے کہنا شروع کیا کہ قوم پر حملہ کر تو وہ کہنے لگا کہ تو کسی سمت
موقع دیکھتا ہے کہ اوسطرف ہم حملہ کرین تب میں نے اوس جبل کیطرف نگاہ کی جسپر گروہ تیراندازان تھا کہ وہ
خالی ہے تب میں نے کہا اے ابوسلیمان اپنے پیچھے دیکھ پس خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی
پھیری اور رجوع کی اور ہمنے بھی اوسکے ساتھ رجوع کی تب ہم اوس جبل پر پہونچے تو اوسپر ہمنے کسیکو نہ پایا
جسکا کچھ خطرہ ہو مگر وہان ہمنے چند نفر پائے کہ اونکو گرفتار کیا بعد ازان ہم جب اپنے لشکر میں پہونچے تو دیکھا
کہ قوم تاراج کر رہی ہے اور لشکر کو لوٹ رہے ہیں تب ہمنے اونپر بڑی شدت سے زور ڈالا کہ وہ ہر طرف کنارہ کش ہوگئے
اور جسطرح ہمنے چاہا اونکو تلوارون پر دھر لیا اور ہم سرداران قبیلہ اوس اور خزرج کو ڈھونڈھنے لگے جو
اچھے بزرگون کے قاتل تھے مگر ہمنے اونمین سے کسیکو نہ دیکھا کہ وہ لوگ ...

اور وہ دو ہینے ناقہ کے ہوا تھا کہ اسی ما بین میں انصار آ پڑے اور ٹہ ہک ہم میں خلط ہوگئے اور بعض لوگ کہ سوار تھے
لیکن وہ ہمارے سامنے ثابت قدم رہے اور بڑی کوشش اور جانبازی کی یہان تک کہ اونہون نے میرے
گھوڑے کو پے کیا تب میں پیدل ہوگیا پس میں نے اونمین دس مردون کو قتل کیا پر اونمین سے ایک مرد
کے ہاتھ سے میں سوت بالغ سے دو چار ہوگیا تھا اور اوس دم مجھے خون کی بو آئی اور وہ شخص لپٹا تھا چھوڑتا نہ تھا
یہان تک کہ ہر طرف سے لوگون نے اوسکو سنان نیزہ سے چھید لیا تب وہ زمین پر گر پڑا پس حمد ہی اوس خدا کی
جسنے اونکو (یعنے شہداکو) مکرم کیا میرے ہاتھ سے (یعنے اونکو شہادت ملی) اور اونکے ہاتھون سے میرا امر
بھی آسان ہوا اور صحابہ راویون نے کہا کہ روز احد رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون حال ذکوان بن عبد قیس کا
معلوم ہے علی علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ مین نے ایک سوار کو گھوڑا دوڑاتے ہوئے طرف ذکوان کے
دیکھا یہان تک کہ جب وہ اوسسے لاحق ہوا تو کہتا تھا اگر تو بچ گیا تو پھر مین نہ بچونگا پس گھوڑے سے اوسپر حملہ کیا
اور ذکوان پیدل تھے کہ اونکو یہ کہکے تلوار ماری لے اس ضرب کو مین ابن علاج ہون تب مین نے اوسپر
کہ وہ سوار تھا حملہ کیا پس اوسکے پاؤن پر تلوار ماری کہ نصف ران سے اوسکا پاؤن جدا ہوگیا بعد ازان
مین نے اوسکو گھوڑے سے نیچے گرا کر اوسپر چڑھ بیٹھا اور چونکہ وہ زخمی تھا جلد اوسکا کام تمام کیا آخر معلوم ہوا
کہ وہ ابو الحکم بن الاخنس بن شریق بن علاج بن عمرو بن وہب الثقفی ہے اور **واقدی** رحمہ اللہ نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی صالح بن خوات نے یزید بن رومان سے اونہون نے کہا کہ خوات بن جبیر بیان کرتے تھے کہ جب مشرکین دوبارہ پھر آئے
اور ہر ایک طرف منتشر ہوگئے اوسکی قوم ہی خالی ہوگیا مگر عبد اللہ بن جبیر مع دس آدمیون کے وہان باقی تھے اور مقام عینین کی بلندی پر قائم تھے
پھر جب خالد بن الولید و عکرمہ مع سواران ہمراہی دکھلائی دیئے تو عبد اللہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ جدا جدا
پھیل جاؤ تا کہ قوم اپنی جا سے حرکت نکرین بعد ازان ہوا جدا جدا عدا کے صدمات باندھی اور آفتاب کو سامنے کرکے
ایک ساعت گرم قتال رہے تا آنکہ امیر اونکے عبد اللہ بن جبیر شہید ہوئے اور ہمراہی اونکے زخمی ہوئے پس
جب عبد اللہ زمین پر گرے تو اونکا رخت تن اوس قوم نے اوتار لیا اور اونکو بری طرح مثلہ کیا یعنے گوش
و بینی وغیرہ اعضا کو بریدہ کیا اور نیزہ اونکے شکم سے پار ہوگیا تھا کہ ناف سے تا پہلو و مثانہ پھٹ گیا تھا اور
انتڑیان نکل پڑی تھین پھر جب وہ مسلمین اس جولانگاہ سے پھرے تو خوات ابن جبیر کہتے ہین کہ مین اوسی حالت مین
اونکے پاس گیا تو وہان مجھکو ایک محل پر ہنسی آئی کہ اوس محل کسیکو ہنسی نہین آتی اور ایک مقام مین مجھکو
نیند آئی کہ ویسے مقام مین کسیکو نیند نہین آتی اور مین نے بخشش کی یعنے بذل نفس کیا ایسی جگہ جہان کوئی
بذل نہین کرتا لوگون نے پوچھا کہ کیا بات تھی تو کہا جب مین نے نعش عبد اللہ کو اوٹھایا پس مین نے اوسکی دونون
بازو پکڑے اور ابو حنہ نے دونون پاؤن پکڑے اور مین نے اپنے عمامہ سے اونکے زخم کو باندھ لیا تھا چنانچہ

اوسی عرصہ مین کہ ہم اونکو اوٹھانے کیلیے جاتے تھے اور گروہ مشرکین ایک کنارے تھے تا آنکہ عباس میرا زخم سے
قتل پڑا پھر اثنین باہر نکل آئین تب ابو حنہ گھبرایا اور پیچھے پھر پھر کے دیکھنے لگا اوسکو گمان ہوا کہ کوئی دشمن
آپہونچا اوسوقت مجھے ہنسی آئی پھر ایک شخص نے میرے سینے کے مقابل نیزہ لگایا تو اوس حالت مین دفعتہً
مجھپر نیند غالب ہوگئی اور وہ نیزہ دور ہوگیا پھر مین نے اپنے تئین دیکھا تو اوس جگہ جا پہونچا تھا جہان عبد اللہ
کی قبر کھودنی منظور تھی اور میرے پاس میری کمان تھی تو کھودنا جبل مین ہمکو سخت دشوار ہوا تب ہم وادی مین
اوتر آئے اور نوک کمان سے کھودنے لگے وچونکہ اوسمین زہ چڑھی تھی تو مین نے کہا یہ زہ خراب ہو تا کام ہو جاوے
پس مین نے اوسکو اوتار لیا بعد ازان گوشہ کمان سے قبر کھودنے لگا تا آنکہ کام ہمارا درست ہوا تب ہم نے
نعش کو دفن کیا اور وہان سے پھرے اور اوسوقت گروہ مشرکین ہمسے دور ایک کنارے تھے اور ہم اونکو روکے
ہوے تھے پس اونہون نے جنگ درمیان نڈالی تا یہ کہ پھر گئے اور کہا راویون نے کہ وحشی نام ایک غلام تھا
دختر حارث بن عامر بن نوفل کا اور بعضے کہتے ہین کہ جبیر بن مطعم کا غلام تھا چنانچہ دختر حارث نے اوس غلام کو
کہا کہ میرا باپ روز جنگ بدر مارا گیا پس اگر تو تین شخص مین سے کسی ایک کو قتل کرے تو مین تجھکو آزاد کردون
اگرچہ تو قتل کرے محمد کو یا حمزہ بن عبد المطلب کو یا علی بن ابی طالب کو اسلیے کہ سواے ان تینون کے کوئی
اوس قوم مین کسیکو نہین دیکھتی کہ وہ میرے باپ کا ہمسر ہو تب وحشی نے جواب دیا کہ رسول اللہ کے بارہ مین تو
تجھکو یقین ہے کہ مین اونپر قادر نہونگا کیونکہ اصحاب اونکے اونکو تنہا نہین چھوڑتے ہین پھر وحشی ذکر
کرتا ہے کہ مین نے کہا او حمزہ پس بخدا اگر اونکو مین سوتا ہوا دیکھون تو ہیبت سے جگا بھی نہین سکتا اور علی
پس اونکو مین طلب کرتا تھا اور اسی اثنا مین کہ مین لوگون کے درمیان سے علی کو طلب کرتا تھا تا آنکہ میرے
سامنے ایک شخص نظر آیا مین نے جانا علی ہے مگر وہ شخص جو نظر آیا تو ڈرا ہوا وحشت زدہ ادھر ادھر دیکھتا ہوا
مین نے کہا یہ وہ میرا حریف نہین ہے جسکو مین طلب کرتا ہون (یعنے علی) ناگاہ مین نے دیکھا کہ حمزہ
لوگون کی بھیڑ چیرتے ہوے آپہونچے تب مین اونکو دیکھکر ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اور وہ نزدیک میرے اور
پیش تھے پس اونسے سباع بن ام انمار نے سامنا کیا اور ام انمار مکہ مین ختانہ تھی (یعنے ختنہ گری عورتون کا
کرتی تھی) اور کنیز تھی شریق بن علاج ابن عمرو بن وہب ثقفی کی اور کنیت سباع کی ابو نیار تھی چنانچہ حمزہ نے کہا
اسے پسر مقطعۃ البظور کے تو بھی اونمین سے ہے جو ہمپر ہجوم کرسکتے ہون (مقطعہ یعنے ختنہ کاٹنے والی بظور جو چیز
کہ درمیان دو لب فرج کے ہوتی ہے اور اوسکا ختنہ کیا جاتا ہے پس حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ختنہ
کرنے والی کے بیٹے تو بھی ہمپر حملہ کرنے آیا ہے) میرے قریب تو آ پس اوسکو اوٹھا لیا جیسا اوسکے دونون
پاؤن زمین سے اوکھڑ گئے تو اوسکو زمین پر دے مارا اور اوسکو پیرون تلے دبا لیا تو وہ تڑپنے لگا

بکری وقت ذبح تڑپتی ہے پھر جب اونہون نے سر بلند کرکے مجکو دیکھا تو میری طرف آگے بڑھے اور ایک
نالی کے کنارے ہوکر آنے لگے کہ پاؤن اونکا پھسلگیا تب مین نے نیزہ اپنا ہلایا اور اونکے گرنے سے خوش ہوا
پھر اونکے پیٹ پر مین نے نیزہ مارا کہ شانے سے پار ہوگیا اوسوقت ایک گروہ نے اونکے اصحاب مین سے
اونکی طرف رجوع کی مین سنتا تھا کہ وہ پکارتے تھے اے ابو عمارہ مگر وہ جواب نہ دیتے تھے تب مین نے کہا
واللہ یہ شخص مرگیا اور مین نے جاکر ہندہ بنت عتبہ سے ذکر کیا اور جو کچھ اوسنے اپنے باپ و چچا و بھائی کا صدمہ
حمزہ کے ہاتھ اوٹھایا تھا یاد دلایا اور اوسوقت اصحاب حمزہ کو جب اونکے مرجانے کا یقین ہوا تو وہ لوگ اونکی
نعش سے ہٹ گئے تھے اور مجکو وہ نہین دیکھتے تھے کہ مین پھر اوس نعش کے قریب گیا اور پیٹ پھاڑکر کلیجہ
نکال لیا اور اوسکو پاس ہندہ کے لایا اور مین نے اوس سے کہا کہ اگر مین تیرے باپ کے قاتل کو قتل کرون
تو میرے لیے کیا جائزہ ہے اوسنے کہا میرا سلب یعنی رخت تن سب حاضر ہے تب مین نے کہا یہ کلیجہ
حمزہ کا حاضر ہے اوسنے اوسکو چبالیا اور پھر منہ سے ڈال دیا مگر مجکو معلوم نہین کہ کیون اوسکو پھینک دیا
آیا نگل نسکی یا گھن کھاکر اوسکو اوگل دیا بعد ازان اوسنے اپنا کپڑا اور زیور مجکو اوتار دیا اور وعدہ کیا کہ
جب تو مکے مین جائیگا تو تجکو دس دینار دونگی بعد ازان اوسنے کہا مجھے اوسکی نعش دکھادے تب مین نے
لاش اونکی بتادی اوسنے اونکے مذاکیر یعنی ذکر اور انثیین کاٹ لیے اور ناک اور دونون کان کاٹ لیے
بعد ازان اوسنے مجکو اپنے دونون کڑے اور بازوبند اور پازیب اوتار دی مین یہ سب مکے مین لیگیا اور وہ
ٹکڑو اپنے ہمراہ لائی اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے
ابن ابی عون سے اونہون نے سنا زہری سے اونہون نے سنا عروہ سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث
بیان کی عبید اللہ بن عدی بن خیار نے اونہون نے کہا جب ہمنے غزوہ کیا شام مین زمان عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ کے تو گذر ہمارا بعد نماز عصر کے مقام حمص مین ہوا تب ہم لوگون نے پوچھا یہان وحشی کہان ہے
لوگون نے کہا تم لوگ اسوقت اوسکے پاس نہین جاسکتے ہو کہ وہ اس گھڑی شراب پی رہا ہے اور نشے مین
اوسکو صبح تک یون ہی رہیگا تب ہم لوگ اوسکی لیے وہان شب باش رہے اور ہم ستر اسی آدمی تھے پھر جب ہم
نماز صبح پڑھ چکے تو اوسکے گھر پر گئے تو دیکھا کہ وہ ایک بہت بوڑھا آدمی ہے اور بقدر اوسکے بیٹھنے کے
ایک نمرہ (یعنی پوستین یا قالین اونی) بچھا ہے اوسپر وہ بیٹھا ہے ہم لوگون نے اوس سے کہا کہ تجھ
حال قتل حمزہ و قتل مسیلمہ کا ہمسے بیان کر اوسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور اس بات سے اوسنے منہ پھیر لیا تب
ہمنے کہا کہ آج کی رات ہم لوگ تیرے ہی لیے یہان شب باش رہے ہین تب اوسنے بیان کرنا شروع کیا
کہ مین غلام جبیر بن مطعم بن عدی کا تھا جب لوگون نے احد کیطرف خروج کیا تو جبیر نے مجھے بلایا اور کہا

تو نے مقتل طعیمہ بن عدی کا دیکھا ہے کہ اوسکو روز بدر حمزہ بن عبد المطلب نے قتل کیا تھا چنانچہ اوسوقت سے
آج تک ہمیشہ ہماری عورتین حزن شدید مین ہین اگر تو حمزہ کو قتل کرے تو تیرے لیے آزادی ہے تب مین لوگون کے
ساتھ نکلا اور میرے پاس کئی نیزے تھے اور جب مین پاس ہند بنت عتبہ کے جاتا تھا تو وہ مجھسے کہتی تھی ایہا ابا دسمہ
(یعنی خاموش اے ابو دسمہ) میری خاطر حزین کو تسلی دے اور تشفی کر آخر جب ہم وارد احد ہوے تو مین نے
حمزہ کو دیکھا کہ لوگون کے آگے آگے چلے جاتے ہین اور ہماری جماعت کو بھگاتے ہین اور میری طرف کو دیکھا اور
مین نے ایک درخت کے پیچھے اونکے لیے ایک کمین بنا رکھی تھی تو جب وہ میری طرف آگے بڑھے اوسیوقت
سباع الخزاعی اونکی طرف بڑھا تب حمزہ نے کہا تو بھی اے پسر زن ختنہ کاٹنے والی کے اون لوگون مین سے
ہے جو مجھپر ہجوم و زیادتی کر سکتے ہون میرے پاس تو آ یہ کہکے حمزہ نے آگے بڑھکر اوسکو اوٹھا لیا تا آنکہ مین نے
دیکھا کہ اوسکے دونون پاؤن زمین سے اونچے ہوے اور سفیدی پاون تلے کی نظر آئی تب اوسکو زمین پر ٹپک مارا
پھر اوسکو قتل کیا پھر بسرعت تمام میری طرف کو بڑھے کہ ناگاہ ایک مغاک اونکے سامنے پڑا کہ وہ اوسمین گر پڑے
اوسوقت مین نے اونکو برچھی ماری کہ ان اوسکی اونکے زیر ناف جا لگی کہ اونکی دونون زانون کے پار نکل گئی اور اوسوقت
مین نے اونکو قتل کیا اور مین ہند بنت عتبہ کے ہمراہ رہتا تھا پس اوسنے مجھکو اپنا لباس و زیور صلہ مین دیا
محمد بن الواقدی علیہ الرحمہ نے بیان کیا بقیہ قول وحشی کا کہ اما مسیلمہ پس ہم جب عدلیقہ الموت مین داخل ہوے
اور مسیلمہ کو دیکھا تو مین نے اوسکو نیزہ مارا اور انصار مین سے بھی ایک شخص نے اوسکو تلوار ماری پس خدا بہتر جانتا ہے کہ
ہم دونون مین سے کسنے اوسکو قتل کیا (یعنے کسکی ضربت سے وہ مرگیا) مگر مین نے ایک عورت کو بالاے کا سے
یہ کہتے ہوے سنا کہ مسیلمہ کو غلام حبشی نے مارا تب عبید اللہ نے کہا کہ مین نے وحشی سے پوچھا کہ تو مجھے پہچانتا ہے
اوسنے مجھپر نگاہ کر کے کہا تو ابن عدی ابن عاتکہ بنت ابی العیص ہے مین نے کہا ہان اوسنے کہا مجھکو تیرا زمانہ یاد نہین یعنی درمیان تیرے اور
بہت مدت گذر گئی بعد ازانکہ مین نے تجھکو دیکھا ہے اوٹھا کر تیری مان پاس محفہ مین جسمین وہ تجھکو دودھ پلایا کرتی تھی پہونچایا کرتا
(محفہ ہودج ہے قبہ بشکل کجاوہ) اور پھر مین نے دیکھا اوٹھنا تیرے دونون قدمون کا (یعنے چلنا تیرا) بیان تک
کہ تو اسوقت موجود ہے اور یون ہوا کہ ہند کے دونون پاؤن مین دو پاے برنجن یعنی خلخال تھے جڑاؤ نگینہ یمانی
سے بنے ہوے اور دو دستبانی چاندی کے تھے یعنے کڑے اور انگشتریان چاندی کی (یعنے چھلے) اوسکے پاون کی
انگلیون مین تھے پس اوسنے یہ سب مجھکو اوتار دیا اور راویون نے کہا کہ صفیہ بنت عبد المطلب کہتی تھین کہ
جب ہم ٹیلون پر چڑھاے گئے تھے اور ہمارے ساتھ حسان بن ثابت مقرر کیے گئے تھے اور ہم لوگ فارع مین تھے
(فارع بلندی کوہ و نام حصن ہے) کہ ناگاہ چند نفر یہودی آے اور اوس ٹیلے پر تیر چلانے لگے تب مین نے کہا
اے پسر فریعہ تجھ تیرے پاس کچھ اسباب حرب ہے اونہون نے کہا واللہ مجھکو ہمت طاعت و ضعیفیار اوسکی ضربکا نہین

پہنچا ہمراہی رسول خدا صلعم سے مانع ہوا ہے یعنے اگر ایسی استطاعت ہوتی تو مین ہمراہ حضرت کے احد کو جاتا
پھر کہا صفیہ نے کہ آخر وہ یہودی بالاے حصار چڑھا آتا تھا تب مین نے کہا (یعنے حسان سے) میرے ہاتھ مین
تلوار کو خوب مضبوط باندہ دے پھر تو ہٹ جا تب اونہون نے ایسا ہی کیا کہ تلوار میرے ہاتھ مین باندہ دی کہا
صفیہ نے کہ تب مین نے اوسکی گردن پر تلوار ماری (یعنے جو یہودی کہ حصن پر چڑہ آیا تھا) اور اوسکے سر کو اوسکے
ہمراہیون کی طرف پھینکا جب اونہون نے اوسکے سر کو دیکھا تو پسپا ہو گئے اور مین فارغ مین کچھ دن چڑھے بالای
حصن سے دیکھ رہی تھی تو مین نے نیزون کا وار دیکھ کر کہا کہ کیا یہ نیزے اونکے ہاتھون مین سے ہین پھر مین کیون نہ
دیکھتی تھی اور نہین پہچانتی تھی کہ وار اون نیزون کے میرے بھائی حمزہ پر چل رہے ہین اور کہا صفیہ نے کہ بعد از ان
مین آخر روز وہان سے نکلی تا آنکہ پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی وایضا صفیہ بیان کرتی تھین کہ مین بالاے
حصن سے دیکھتی تھی اور پہچانتی تھی ہزیمت اصحاب نبی کو اور حسان نے اقصاے حصن پر رجوع کی تھی جب اونہون نے
وہان سے غلبہ اصحاب نبی علیہ السلام کا دیکھا تو سامنے آ گئے اور دیوار حصن پر کھڑے ہوے وایضا صفیہ نے
کہا کہ جب مین حصن سے نکلی اور تلوار میرے ہاتھ مین تھی تا آنکہ بنی حارثہ مین پہونچی تو مین نے انصار کی چند عورتون کو
پایا کہ ام ایمن بھی اونکے ساتھ تھین پھر ہم اول چلنا اونکا ہمسے یعنے ہم سب باہم بلکہ شتابی تمام روانہ ہوے
تا آنکہ مین پاس رسول خدا صلعم کے پہونچی اور اوسوقت اصحاب حضرت کے مجتمع تھے پس پہلے مجکو علی میرے بھتیجے ملے
اونہون نے مجھسے کہا اے پھوپھی تم یہان سے پھر جاو اسلیے کہ لوگون مین تفرقہ ہے تب مین نے پوچھا کہ رسول خدا
صلعم کا کیا حال ہے اونہون نے کہا بحمد اللہ خیر ہے مین نے کہا مجھے بتا دو وہ کہان ہین تا مین اونکو دیکھون
اونہون نے مشرکین سے خفیہ مجکو طرف حضرت کے اشارہ کیا مین اونکے پاس گئی تو اونکو زخمی دیکھا اور راوی
کہتا ہے کہ رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ کیا حال ہے میرے عم کا کیا حال ہے میرے عم حمزہ کا اوسوقت حارث
بن صمہ دریافت حال کے لیے گئے جب اونکو دیر لگی تو علی بن ابی طالب گئے اور وہ رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے
یا رب ان الحارث بن الصمہ کان رفیقا وبنا ذا ذمہ قد ضل فی مہامہ مہمہ یلتمس الجنۃ فیما ثمہ
یعنے اے پروردگار حارث بن صمہ جو ہمارا رفیق اور ہمارے ساتھ مین وہ صاحب عہد و ہمت ہے وہ گم ہو گیا
وادی پر آفت و سخت مین وہ طالب ہے جنت کا جس جا مین کہ وہ ہے (واقدی نے کہا مین نے اس حدیث کو
اصبغ بن عبد العزیز سے بھی سنا اور مین اوسوقت لڑکا تھا اور وہ ہم سن ابی الزناد کا تھا) چنانچہ علی حارث تک
پہونچے اور حمزہ کو مقتول پایا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آنکر خبر بیان کی تب حضرت تشریف لیگئے اور لاش
حمزہ پر پہونچے اور فرمایا مین کبھی کسی ایسی جگہ نہین کھڑا ہوا ہون کہ اس سے زیادہ مجھے غیظ و غضب مین لایا ہو
راوی نے کہا پس اوسوقت صفیہ نظر پڑین تو حضرت نے فرمایا اے زبیر میری طرف سے اپنی مان کو روک

اور اوسکو بچاؤ اور اوسوقت حمزہ کی قبر کھودی جاتی تھی تب زبیر نے کہا اے مادر اسوقت لوگون مین تفرقہ ہے
تم پھر جاؤ صفیہ نے جواب دیا مین یہ نہین مانتی جبتک کہ رسول خدا صلعم کو بچشم خود دیکھ لون پھر جب صفیہ نے
حضرت کو دیکھا تو کہنے لگین یا رسول اللہ میرا ماں جایا حمزہ کہان ہے حضرت نے فرمایا وہ لوگون مین ہے تب صفیہ نے
کہا جبتک مین اونکو نہ دیکھون گی یہان سے نجاؤن گی زبیر نے کہا تب مین والدہ کو ایک اونچی زمین کی
اوٹ مین ٹھہرا رکھا یہانتک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ دفن ہو گئے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا اگر باعث حزن و
اندوہ ہماری عورتون کا نہوتا تو ہم نعش حمزہ کو درندون اور طائرون کے لیے بلا دفن چھوڑ دیتے تاکہ وہ روز
قیامت درندون اور طائرون کے حواصل سے محشور ہوتے اور راویون نے کہا کہ اوس روز صفوان بن امیہ
نے حمزہ کو جہان وہ تھے دیکھا کہ وہ لوگون کو سرگرم جہاد کر رہے ہین تو کہنے لگا کہ یہ کون شخص ہے لوگون نے کہا
یہ حمزہ بن عبد المطلب ہین اوسنے کہا مین نے مثل آج کے کسی شخص کو ایسا جلد باز و جلد دست قوم مین سوا
حمزہ کے نہین دیکھا اور اوس روز حمزہ رضی اللہ عنہ سر سینہ پر نسر طائر کا واسطے نشان و شناخت کے باندھے تھے
اور بعضی روایت مین یون وارد ہوا ہے کہ جب حمزہ رض شہید ہوے تو صفیہ بنت عبد المطلب آکر اونکو تلاش کرنے لگین
اوسوقت درمیان اونکے اور نعش حمزہ کے انصار حائل ہو گئے تب حضرت رسول خدا نے فرمایا صفیہ کو چھوڑ دو
اور اوسکو نزدیک آنے دو پس وہ آئین اور قریب نعش بیٹھین پھر جب وہ روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور جب
وہ فریاد و شور سے روتی تھین تو حضرت بھی شور سے روتے تھے اور فاطمہ بنت نبی بھی علیہا السلام روتی تھین
اور جب یاد و روتی تھین تو حضرت بھی روتے تھے اور حضرت فرماتے تھے کہ جیسا تیرے اس ماتم مین مبتلا کے
مصیبت ہوا ہون ایسا کبھی مصیبت مین نہ پڑونگا بعد ازان حضرت نے فرمایا تم دونون خوش ہو کہ اسوقت
میرے پاس جبرئیل آئے ہین اور خبر دیتے ہین کہ نام حمزہ کا ساتھ اہل آسمان کے مکتوب ہوا ہے اور حمزہ
بن عبد المطلب شیر ہے خدا کا اور شیر ہے اوسکے رسول کا اور کہا راوی نے کہ جب حضرت نے حمزہ کی لاش کی
سخت مثلہ یعنے بریدگی گوش و بینی کی دیکھی تو حضرت کو بہت حزن و ملال ہوا اور فرمایا کہ اگر ہم قریش پر غالب
ہونگے تو اونمین سے تیس آدمیون کو مثلہ کرینگے (یعنے عوض حمزہ کے) تب یہ آیہ نازل ہوا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ
فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِيْنَ یعنے اگر تم عتاب کرو تو عتاب کرو مثل اوسیقدر اوسکے
کہ جسقدر تم عتاب کیے گئے ہو اور اگر صبر کروگے تو بے شبہہ یہ بات صابرون کے لیے بہتر ہے چنانچہ رسول خدا صلعم
نے اس امر سے قطعاً درگذر کیا کہ کسیکو مثلہ نہین کیا یعنے کسی کی لاش سے ناک و کان کو نہین کاٹا اور جب
ابو قتادہ نے ارادہ بدلا لینے کا قریش سے کیا بعوض اسکے کہ جو کچھ قتل مین حمزہ عم رسول خدا صلعم کے اور غم و
حضرت کا اور جو صدمہ اونکے مثلہ ہونے مین دیکھا تھا اور ان سب باتون کی بابت حضرت صلعم اونکی منع فرما

اشارہ کرتے تھے کہ بیٹھ اور تین بار یہی اشارہ کیا اور ابوقتادہ مستعد کھڑے تھے تب رسول خدا صلعم نے فرمایا
اے قتادہ مین تیرے لیے پیش خدا اجر و ثواب طلب کرتا ہون اور فرمایا اے ابوقتادہ قریش اہل امانت ہین
جو کوئی اونسے باعث لغزش اقدام اونکے بغاوت کریگا تو خدا اوسکو سرنگون ڈالیگا اور قریب ہے کہ مدت عمر تیری
طول ہوگی تو مقابلہ اعمال اونکے تیرا عمل حقیر معلوم ہوگا اور کردار تیرے اونکے کردار کے سامنے ناچیز نظر آوینگے
اگر قریش کبر و سرکشی نکرتے تو جو کچھ اونکے لیے پیش خدا مہیا تھا اوس سے مین اونکو آگاہ کرتا تب ابوقتادہ نے
عرض کی یارسول اللہ مین غضب مین نہین آیا مگر واسطے خدا و رسول کے جب کہ کیا اونہون نے جو کچھ کیا
حضرت نے فرمایا تو سچ کہتا ہے وہ قوم اپنے نبی کے لیے بہت بد ہین اور عبد اللہ بن جحش نے کہا یارسول اللہ
ہر آئینہ یہ قوم بہت بری طرح پیش آئی جیسا آپ نے ملاحظہ کیا اور مین نے خدا و رسول سے سوال کیا ہے اور
یہ کہا کہ اے پروردگار مین تجھکو تیری ہی قسم دیتا ہون اس بات کی کہ کل مین ملاقات اعدا کی کرون اسطرح جیسے
کہ وہ مجھے قتل کرین اور مجھے ٹکڑے کرین اور مجھکو مثلہ کرین کہ ناک و کان کاٹین اور مین مقتول ہوکر تیری ملاقات
کرون اور یہ سب سختیان میرے لیے یکجا دین اوسوقت تو مجھسے پوچھے کہ یہ سب کچھ تیرے لیے کسکے واسطے ہوا
تو مین عرض کرون محض تیرے واسطے اور یارسول اللہ مین آخر سوال آپ سے یہ کرتا ہون کہ بعد میرے
میرے ترکہ کے والی آپ ہون فرمایا حضرت نے اچھا پس عبد اللہ میدان کارزار مین نکلے تا آنکہ شہید ہوے
اور نعش اونکی بہت سختی سے مثلہ کی گئی اور عبد اللہ اور حمزہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے اور حضرت
صلعم ترکہ عبد اللہ کے والی ہوے چنانچہ حضرت نے مادر عبد اللہ کے لیے خیبر سے کچھ مال مول لیا اور حمنہ بنت
جحش خواہر عبد اللہ کی پاس رسول خدا صلعم کے آئی تھی تو حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشم داشت اجر و ثواب
کی خدا سے رکھ اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے خال اپنے حمزہ کے (خال یعنے برادر مادر) تب حمنہ نے کہا
إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَرَحِمَهُ هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ یعنے ہم خدا کے ہین اور اوسکی طرف
ہماری بازگشت ہے اور خدا تعالے حمزہ کی آمرزش کرے اور اوپر رحم نازل کرے اور شہادت اونکے لیے
سزاوار کرے بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا اے حمنہ چشم داشت اجر و ثواب کی خدا سے رکھ اوسنے کہا
کسکے لیے یارسول اللہ فرمایا واسطے بھائی اپنے عبد اللہ کے تب حمنہ نے کہا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَرَحِمَهُ هَنِيئًا الشَّهَادَةُ لَهُ بعد ازان پھر حضرت نے فرمایا کہ اے حمنہ خدا سے التماس اجر و ثواب کی کر
اوسنے کہا کسکے لیے فرمایا واسطے مصعب ابن عمیر کے اوسنے کہا واحزناہ یعنے ہاے افسوس اور بعضون نے
کہا کہ اوسنے کہا واعقراہ (یعنے ہاے تباہی اوسکی) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ہر آئینہ شوہر کے لیے زوجہ کے
وہ مرتبہ ہے کہ کسیکے لیے نہین ہے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو نے یہ کلمہ کیون کہا (یعنے واعقراہ)

اوسنے کہا یا رسول اللہ مین اوسکی اولاد کی یتیمی کو یاد کرکے پریشان ہو گئی تب حضرت نے اوسکی اولاد کے لیے دعا کی
تا اوسکے اخلاف پر لوگ احسان و نیکوئی کرین بعد ازان حمنہ زوجیت مین طلحہ بن عبید اللہ کے آئی اور محمد بن طلحہ
حمنا بنجہ طلحہ اولاد مصعب سے زیادہ تر التفات رکھتے تھے اور ایسا ہوا تھا کہ حمنہ اوس روز درباب احد کے اور عورتون
کے ساتھ نکلی جو لوگون کو پانی پلاتی تھین اور سمیرا بنت قیس بھی جو منجملہ زنان بنی دینار تھی اوس روز احد کی طرف نکلی
اور اوسکے دونون بیٹے نعمان بن عبد عمرو و سلیم بن الحارث ہمراہ نبی صلعم کے احد مین شہید ہوئے پس جب اون
دونون کی ماتم پرسی کی گئی تو اوسنے کہا کہ رسول اللہ صلعم کا کیا حال ہے لوگون نے کہا بحمد اللہ وہ بخیر و صلاح ہین
جیسا تو چاہتی ہے اوسنے کہا مجھے بتاؤ کہ مین اونکو اپنی نظر سے دیکھون تب لوگون نے اوسکو حضرت کیطرف
اشارہ کیا تب اوسنے حضرت کو دیکھکر کہا كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَلَلٌ یعنی ساری مصیبتین بعد دیکھنے آپکے
آسان ہین (یا ہر مصیبت بعد آپ کے بہت بڑی مصیبت ہو گی کیونکہ جلل بمعنی اہم و عظیم بمعنی آسان لغات
اضداد سے ہے) اور وہ اوس روز اپنے دونون بیٹون کی لاشین ناقہ پر بار کیے ہوئے مدینے کو ہانکتی
چلی جاتی تھی کہ ناگاہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی اوس سے پوچھا کہ تیرے پیچھے والون کی کیا خبر ہے
اوسنے جواب دیا کہ بحمد اللہ رسول اللہ صلعم تو بخیر و عافیت زندہ ہین مگر حال مسلمانون کا یہ ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا
وَاتَّخَذَ اللّٰهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ شُهَدَاءَ وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا
خَيْرًا وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ترجمہ خدا نے مومنین مین سے شہیدون کو اختیار کیا یا
شہیدون کو مومنین مین سے لیا اور مردود کر دیا کافرون کو باعث غیظ و غصہ اونکے کہ وہ خیر و برکت کو نہ پہونچے
اور حق تعالی نے مومنون کو جہاد مین کفایت کرتا ہے (یعنے تائید و توفیق کے لیے) تب عائشہ نے اوس سے
پوچھا یہ لوگ تیرے ساتھ کون ہین اوسنے کہا یہ دونون بیٹے ہین یہ کہکے حلحل کہا یعنے اونٹ کو ہانکا اور
راویون نے کہا کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کون شخص ہے جو سعد بن ربیع کی میرے پاس خبر لاوے کیونکہ مین نے
اوسکو وہان دیکھا ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے طرف ایک گوشہ وادی کے اور اوسکو بارہ زخم سنان لگے تھے
پس محمد بن مسلمہ خبر کو نکلے اور بعضون نے کہا کہ ابی بن کعب نکلے تھے پس جب وہ اوس ناحیہ وادی کیطرف نکلے تو
کہتے ہین کہ مین درمیان مقتولون کے تھا اور اونکو پہچان رہا تھا کہ اونمین سعد کون ہے ناگاہ مین سعد کے پاس
پہونچا کہ وہ وادی مین پڑے ہوئے تھے تب مین نے اونکو آواز دی مگر اونہون نے کچھ جواب مجھے نہ دیا تب مین نے
کہا کہ مجھے رسول خدا صلعم نے تمہارے لیے بھیجا ہے تب وہ تنفس کرنے لگے (یعنے سانس لینے لگے جسطرح کوئی
آہستگی یعنے دھوکنی سے سانس نکلتی ہے) اوس حال مین اونہون نے پوچھا کہ رسول اللہ صلعم تو سلامت ہین مین نے
کہا ہان وہ سلامت ہین اور ہمنے خبر پائی ہے کہ تمکو بارہ زخم سنان کاری لگے ہین اونہون نے کہا ہان مجھے

بارہ زخم سنان ایسے لگے ہین کہ سب سنان میرے بدن مین پار ہوگئے ہین میری جانب سے قوم انصار کو
سلام پہونچانا اور اونسے کہنا کہ اللہ اللہ یعنے خدا سے خوف رکھیو اوس امر مین جسکا تمنے لیلۃ العقبہ مین رسول خدا
صلعم سے عہد کیا ہے واللہ تمہارے دیکھتے ہوئے یعنے جیتے جی اگر تمہارے نبی کو کوئی ایذا پہونچائی گئی تو
تمہارے لیے پیش خدا کچھ عذر نرہیگا پھر کہا محمد بن مسلمہ نے کہ ابھی مین سعد کے پاس سے ہٹا نہ تھا کہ وہ مر گئے
تب مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے اونکو خبر دی پھر مین نے حضرت کو دیکھا کہ رو بقبلہ ہوکر
دونون ہاتھ اوٹھائے اور دعا کی کہ اے پروردگار ملاقات کر سعد بن ربیع سے جیسا کہ تو اوس سے راضی ہے اور
راویون نے کہا جب ابلیس نے صیحہ کیا تھا کہ محمد قتل ہوئے تا کہ لوگون کو اس بات سے غمگین کرے اور تا کہ
لوگ ہر طرف متفرق ہوجاوین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لوگ حضرت کے پاس سے چلے جاتے تھے اور کوئی اونمین سے
رجوع نہین کرتا تھا اور حضرت اونکے پیچھے سے اونکو پکارتے تھے یعنے مین یہان ہون تم کہان جاتے ہو تا آنکہ
اونمین سے جو پھر آیا وہ پھر آیا تا مہراس اور رسول خدا صلعم بارادہ اصحاب اپنے طرف شعب کے متوجہ ہوئے
واقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ضحاک بن عثمان نے ضمرہ بن سعید سے اونہون نے کہا جب
رسول خدا صلعم اون اصحاب تک پہونچے کہ وہ سب ایک گروہ قلیل تھے (یعنے مہراس والی) تب حضرت شعب کو
تشریف لیگئے اور اصحاب اوس جبل مین مجتمع تھے اور جو جو اونمین سے مارے گئے تھے اونکا مقتل یاد کرتے تھے
اور جو خبر اونہون نے دربارہ حضرت کے سنی تھی اوسکا ذکر کرتے تھے کعب نے کہا جسنے پہلے وہان حضرت کو پہچانا
وہ مین تھا اور اوسوقت حضرت مغفر پہنے ہوئے تھے تب مین پکار کر کہنے لگا کہ یہ دیکھو رسول صلعم زندہ و سالم ہین
اور مین اوسوقت شعب مین تھا چنانچہ رسول خدا صلعم نے اونگلی اپنے لب پر رکھکر میری طرف اشارہ کیا
کہ سکوت کر بعد ازان میری زرہ مجھسے طلب کی اور وہ زرہ تمام روئینہ تھی یا کچھ اوسمین سے روئینہ تھا تب حضرت نے
اوسکو پہن لیا اور اپنی زرہ اوتار ڈالی اور کعب راوی نے کہا کہ پھر رسول خدا صلعم شعب مین اپنے اصحاب پر نمایان
دونون سعد یعنے سعد بن عبادہ و سعد بن معاذ کے طالع و ظاہر ہوئے اور آنحضرت صلعم اپنی زرہ پہنے ہوئے
بوقار تمام خرامان تھے اور اونکی یہی عادت تھی کہ جب وہ چلتے تھے تو عظم و وقار سے رفتار کرتے تھے اور بعضے
کہتے ہین کہ حضرت صلعم طلحہ بن عبید اللہ پر تکیہ دیے ہوئے تھے کیونکہ حضرت ایسے مجروح تھے کہ اوس روز بیٹھکر نماز
ظہر پڑھائی اور طلحہ نے عرض کی تھی یا رسول اللہ مجھ مین قوت ہے پس اونہون نے حضرت کو اپنی آغوش مین اور دوش پر
اوٹھا کر صخرہ تک پہونچایا جو اثناے راہ احد مین جاتے ہوئے شعب الجزارین کو ملتا ہے پھر وہان سے حضرت
کسی اور طرف قصد نکرتے تھے و بعد ازان طلحہ پھر وہان سے حضرت کو اوٹھا کر بلندی مقام صخرہ پر چڑھا لے گئے
بعد ازان حضرت اپنے اصحاب کی طرف تشریف لیچلے اور حضرت کے ہمراہ وہ چند اصحاب جانباز تھے جو ساتھ مین

ثابت قدم رہ گئے تھے پھر جب مسلمین نے حضرت کے ہمراہیون کو دیکھا تو اندر شعب کے گریزان ہونے لگے اونکو
گمان ہوا کہ یہ گروہ مشرکین کا ہے تب ابودجانہ اپنا عمامہ سرخ اپنے سر سے ظاہر کرنے لگے چنانچہ اون لوگون نے
اونکو پہچانا اور رجوع کی یا بعضے پھرے اور بعضے نہ پھرے اور بعضے کہتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم اون چند اشخاص
کے ساتھ جو ہمراہ حضرت کے ثابت قدم رہے طالع ہوے اور وہ سب چودہ شخص تھے سات آدمی مہاجرین مین سے
اور سات انصار مین سے تو وہ سب مسلمین اندر جبل کے بھاگنے لگے تو حضرت اوسوقت ابوبکر رضی اللہ عنہ
کی طرف دیکھکر تبسم کرنے لگے کہ وہ پہلو مین تھے اور فرمایا تو اپنے تئین اونکی طرف ظاہر کر چنانچہ ابوبکر ہر چند اپنے کو
اونپر نمایان کرتے تھے پر وہ توقف نکرتے تھے یہان تک کہ ابودجانہ سربند سرخ اپنے سر سے اوتار کر جبل کی طرف
ایما کرکے دکھلاتے تھے اور شور کرتے تھے تا آنکہ وہ لوگ ٹھہرے اور آملے اور ایسا ہوا تھا کہ مسلمین جب تعاقب
مشرکین کا گمان کرکے شعب جبل مین بھاگے جاتے تھے اوسوقت اونمین سے ابو بردہ بن نیار نے تیر کو چلہ سے
ملاکر ارادہ کیا تھا کہ قوم پر چلاوے پھر جب لوگون کے درمیان مین باتین ہونے لگین اور حضرت نے اونکو
آواز دی تب اون لوگون نے پہچانا اور جب اونھون نے اچھی طرح حضرت کو دیکھا اور پہچانا تو
گویا کہ اونکی ذات پر کوئی مصیبت نہ پہونچی تھی اور ایسا ہوا کہ اوس روز شیطان نے اپنا مکر اور
اپنا گروہ پیش کیا کہ جب مسلمین نے اعدا کو دیکھا کہ اونسے کنارہ کر گئے رافع بن خدیج کہتے ہین کہ اوسوقت
مین پہلو مین ابو مسعود انصاری کے تھا وہ اپنی قوم کے مقتولون کا ذکر کرتے تھے اور جب لوگ اونسے اون
مقتولون کو پوچھتے تھے تو وہ اون شہیدون کی خبر بیان کرتے تھے کہ اونمین سے سعد بن ربیع و خارجہ بن زہیر
اور وہ استرجاع کرتے تھے یعنے انا للہ و انا الیہ راجعون کہتے تھے اور اون شہدا پر رحمت خدا بھیجتے تھے
پھر بعضے اون مین سے اپنے بعض دوستون کو پوچھتے تھے تو بعضے اونکے بعضون کو خبر دیتے تھے پس اسی اثنا
مین کہ وہ لوگ اس ذکر و فکر مین تھے حق تعالے نے مشرکین کو اونکی طرف پھیرا تاکہ اونکا ہم و غم اونکے دل سے
غلط کر دیوے (یعنے جب وہ اعدا کو دیکھینگے تو اپنے مقتولون کا غم بھول جاوینگے) پس جب گروہ اعدا بالا
سر اونکے بلندی پر آپہونچے تو ناگاہ غول غول لشکر مشرکین سے اونکو نظر آئے تو یہ لوگ جس فکر مین تھے
وہ سب بھول گئے (یعنے اب اپنی اپنی فکر پڑگئی) اور کہا رافع بن خدیج راوی نے کہ پھر اوسوقت رسول خدا
صلعم نے ہم لوگون کو طلب کیا اور قتال و جہاد پر آمادہ کرنے لگے اور مین دیکھتا تھا کہ فلان و فلان یعنی لوگون کو
کہ قلعہ کوہ پر چڑھے جاتے ہین تب اوسوقت شیطان نے صیحہ کیا کہ محمد قتل ہوے (یعنے اسلئے کہ مسلمین
ششدر ہو جاوین) چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین اوسوقت آگے بڑھا اور جبل پر مثل بز کوہی کے چڑھ گیا
پھر مین رسول خدا صلعم کی خدمت مین پہونچا اوسوقت وہ فرما رہے تھے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ

مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ یعنے محمد رسول ہے خدا کا اوسکے پہلے بھی بہت رسول گذرے ہین پس اگر وہ مر جاوے
یا مارا جاوے تو کیا تم لوگ دین سے پھر جاؤ گے اور ابو سفیان ذیل جبل مین تھا اوسوقت رسول خدا صلعم نے دعا کی
اَللّٰھُمَّ لَیْسَ لَھُمْ اَنْ یَّعْلُوْنَا اے پروردگار اونکو ہمپر غلبہ نہو اور وہ ہمپر نہ آسکین آخر کو مشرکین منفرد ہو گئے
اور ابو اسید الساعدی کہتے تھے کہ ہم اپنے تئین جو دیکھا تو باوجودیکہ لوگ ہمپر قصد کرتے ہین اور ہم اونسے سالم و محفوظ
تھے مگر ہمکو باعث ہم و حزن کے نیند نہین آتی تھی پھر ہمکو نیند آنے لگی پس ہم لوگ سوئے یہانتک کہ سپرین آپسمین
ٹکرانے لگین اور بیدار ہوے ہم ایسے کہ گویا قبل اس سے کوئی زحمت ہمکو نہ پہونچی تھی اور طلحہ بن عبد اللہ نے بھی کہا کہ
ہمپر نیند نے ایسا غلبہ کیا کہ ہم مین کوئی ایسا نہ تھا کہ شدت نیند سے اوسکا ذقن سینے سے نہ مل گیا ہو اور اوسوقت
گویا مین خواب مین تھا کہ مین نے معتب ابن قشیر سے سنا وہ کہتے تھے کہ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا
ھٰھُنَا یعنے کاش ہمارے لیے کوئی امر غلبہ کا ہوتا تو یہان ہم مارے جاتے چنانچہ حق تعالی نے
اونہین کے بارہ مین یہ آیہ نازل کی لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا ھٰھُنَا اور ابو الیسر
کہتے تھے کہ مین نے اپنے تئین دیکھا کہ اوس روز مین اپنی قوم سے چودہ آدمیون کے ساتھ ہمراہ
رسول خدا صلعم مین ہون اور باعث امن کے ہمکو نیند آنے لگی ہم لوگون مین سے کوئی ایسا آدمی نہ تھا جسکا
گلا نیند مین خر خر نہ کرتا ہو یہانتک کہ سپرین آپسمین ٹکرانے لگین اور مین نے دیکھا کہ تلوار بشر بن البراء بن معرور
کی غلبہ نیند سے اوسکے ہاتھ سے گر پڑی اور اوسکو خبر نہ تھی یہانتک کہ اوسنے بعد گر جانے یا ٹوٹ جانے کے
تلوار کے اوٹھا لیا اور اوسوقت مشرکین ہمارے پائین تھے اور ابو طلحہ کہتے تھے کہ اوس روز ہمپر نیند نے ایسا
غلبہ کیا کہ سب سے زیادہ مین اونگھتا تھا یہانتک کہ تلوار میرے ہاتھ سے گر پڑی اور حال یہ تھا کہ اوس روز اہل نفاق
و اہل شک کو نیند نہ تھی تو ہر ایک منافق اوس روز اپنے دل کی بات زبان پر لاتا تھا اور نیند جو غالب تھی تو فقط
اہل ایمان و یقین پر اور پس ور راویون نے کہا جب مسلمین جنگ سے باز رہے تھے تو ابو سفیان نے پھر آنیکا
ارادہ کیا اور اپنی گھوڑی مادیان سیاہ و سرخ رنگ پر سوار چالش کرتے ہوے آگے بڑھا اور بالاے صخرہ یعنی
بلندی جبل پر پہونچکر باواز بلند ندا دینے لگا کہ اُعْلُ ہُبَل (ہبل نام بت کا ہے) یعنے اے ہبل بلند ہو ہماری نصرت
کے لیے) بعد ازان اوسنے پکار کر کہا آج کہان ہین پسر ابو کبشہ (یعنے پسر ہاشم) و پسر ابو قحافہ و پسر خطاب کہ آج
بدلہ ہے بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کے لیے گردش ہے اور جنگ دو ہاسے دولاب ہے (کہ ایک پھرتا ہے دوسرا اونچا ہوتا ہے
یعنے جنگ دو سر وارد) اور حنظلہ بدلے حنظلہ کے ہے یعنے حنظلہ بن ابی سفیان بن حرب جو بدر مین قتل ہوا تو اوسکی
عوض احد مین حنظلہ بن مالک شہید ہوے تب عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسکو جواب دیتا ہون فرمایا
حضرت نے کہ ہان اوسکو جواب دے پھر جب ابو سفیان نے کہا اُعْلُ ہُبَل یعنے بلند ہو اے ہبل

عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ و جل سے ابوسفیان نے کہا کہ وہ بلند ہے ایسا ہے کہ اوسنے اپنی جانب سے ہم پر احسان کیا
نصرت دی بعد ازاں اوسنے کہا کہ پسر ابی کبشہ و پسر ابی قحافہ و پسر خطاب یہ سب کہاں ہیں تب عمرؓ نے جواب دیا کہ
یہ ہیں رسول خدا صلعم اور یہ ہیں ابوبکرؓ اور یہ ہوں میں عمر کہا ابوسفیان نے آج بدلا ہے یوم بدر کا آگاہ ہو کہ ایام کی
گردش ہے اور جنگ دولاب ہے جواب دیا عمرؓ نے کہ مساوات نہیں ہے کہ قتلا ہمارے جنت میں ہیں اور تمہارے
قتلا جہنم میں ہیں ابوسفیان نے کہا کہ یہ تم لوگوں کی باتیں ہیں کیونکہ اگر ایسا ہو تو درصورت ہم نا امید و ہلاک
ہوئے ہیں پھر کہا ابوسفیان نے کہ ہمارے لیے عزّی ہے (یعنی جو عزیز و غالب ہے) اور تمہارے لیے عزّی
نہیں ہے عمرؓ نے کہا اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارے لیے کوئی مولا و ناصر نہیں ہے ابوسفیان نے کہا اسے ہبل
خداے برتر اپنے عزّی سے ہمکو نصرت و عزت بخشی اسواسطے وہ بلند ہے بعد ازاں ابوسفیان نے کہا اے ابن خطاب
اوٹھکر میرے پاس آ کہ میں تجھسے کلام کروں تب عمرؓ اوٹھکر اوسکے قریب آئے ابوسفیان نے کہا میں تجھکو تیرے
دین کی قسم دیتا ہوں (سچ بتا کہ) آیا ہمنے محمدؐ کو قتل کیا ہے (یعنی وہ قتل ہو گئے ہیں یا نہیں) عمرؓ نے کہا یا اللہ
ایسا نہیں بلکہ وہ اسوقت تیرا کلام سنتے ہیں ابوسفیان نے کہا میرے نزدیک تو ابن قمیہ سے بہت سچا ہے
اور حال یہ ہے کہ ابن قمیہ اون لوگوں کو خبر دیتا تھا کہ نبی علیہ السلام قتل ہو گئے بعد ازاں ابوسفیان نے پکار کر کہا
کہ تم لوگ دیکھو گے اپنے مقتولوں میں خواری (قتل لیکے گوش و بینی بریدہ پاوگے) تو یہ بات ہمارے یہاں کے
سرداروں کی راے سے نہیں ہوئی بعد ازاں اوسکو حمیت جاہلیت نے لیا تو کہنے لگا کہ آگاہ ہو چونکہ ایسا ہو گیا
تو اسکو ہم برا نہیں جانتے ہیں بعد ازاں ابوسفیان نے ندا دی کہ آگاہ ہو کہ اب ہمارا تمہارا وعدہ گاہ بدر صفرا
شروع سال پر (صفرا نام مقام ہے بدر میں) تب عمرؓ نے جواب دینے سے توقف کیا اور انتظار رہے کہ رسول خدا
صلعم کیا ارشاد کرتے ہیں پس حضرت نے فرمایا تو جواب دے کہ ہاں اچھا تب عمرؓ نے کہا ہاں اچھا تب ابوسفیان
اپنے لوگوں کی طرف پھرا اور سامان اپنے کوچ کا کرنے لگے اوسوقت رسول خدا صلعم اور مسلمین کو اندیشہ ہوا
اور بیقراری سے خوف ہوا اس بات کا کہ ایسا نہ ہو یہ لوگ مدینے پر تاراج و غارت کو جاتے ہوں تو عورتوں اور
بچوں کو ہلاک کریں پس حضرت نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا کہ اس قوم کی خبر ہمارے پاس لاؤ اگر وہ
سوار ہوں ناقوں پر اور کوتل کریں گھوڑوں کو تو کوچ ہے اور اگر سوار ہوں گھوڑوں پر اور کوتل رکھیں ناقوں کو
تو قصد غارت ہے مدینے پر اور قسم اوس خدا کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ لوگ مدینے کی طرف متوجہ
ہونگے تو میں بھی اونکی طرف جاؤنگا اور ہاتھوں ہاتھ اونکو بدلہ دونگا سعدؓ نے کہا میں یہ سنکر اوس طرف دوڑتا ہوا گیا
اور اپنے دل میں قصد کرتا تھا کہ اگر کوئی بات مجھے خوف و اندیشہ کی معلوم ہوگی تو میں حضرت کے پاس دوڑتا ہوا
پھرونگا پس جسوقت سے میں روانہ ہوا تو دوڑنا شروع کیا اور اونکے پیچھے روانہ ہوا تا آنکہ وہ عقیق میں پہونچے

اور مین جب اونکو دیکھتا تھا تو اونکے امر مین تامل کرتا تھا یعنے اونکی طرف کان لگاتا تھا اور اونکے کامون پر نظر رکھتا تھا
پس ناگاہ وہ لوگ سوار ہوے اونٹون پر اور کوتل کرلیا گھوڑون کو تب مین نے جانا کہ یہ کوچ ہے اونکے
شہر کی طرف اور اون لوگون نے عقیق مین اندکے توقف کرکے درباب داخل ہونے درمیان مدینے کے باہم
مشورہ کیا تھا تو صفوان بن امیہ نے اونسے کہا کہ تم قوم پر ظفر یاب ہوچکے ہو اب پھر چلو اور اونپر قصد نکرو کیونکہ تم لوگ
شکست ہوگئے اور تھک گئے ہو اور تم ظفر یاب بھی ہو کیونکہ تم نہین جانتے ہو کیا چیز تمپر طاری ہوئی تھی کہ تم
روز بدر پسپا ہوے تھے واللہ کہ اونہون نے تمہارا پیچھا نہین کیا تھا وحال آنکہ اونکے لیے فتح تھی چنانچہ یہان
رسول خدا صلعم نے بجاے خود فرمایا کہ صفوان نے اونکو اونکے ارادے سے منع کیا ہے پھر جب کہ سعد نے اونکو
اس حال پر دیکھا کہ وہ سب چلے جاتے ہین اور بمقام عقیق وہ لوگ داخل ہوے تب سعد وہان سے پھر کے
اور خدمت مین حضرت کی حاضر ہوے مگر منکسر اور شکستہ خاطر تھے پس عرض کی یا رسول اللہ وہ قوم تو گئی
اسطرح سے کہ اپنے اونٹون پر بار کیا تھا اور گھوڑون کو خالی لیگئے فرمایا وہ گیا کہتے تھے مین نے کہا یہ کہتے تھے
بعد ازان میرے ساتھ خلوت کی اور فرمایا تو جو کہتا ہے سچ ہے مین نے عرض کی ہان سچ ہے یا رسول اللہ
تب فرمایا کہ پھر مین تجکو منکسر کیون دیکھتا ہون کہا مجکو ناگوار ہوا خوش ہونا مسلمین کا اونکے چلے جانے سے
اپنے شہرون کو (یعنے بلکہ قتال پر خوش ہونا چاہیے) فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ سعد بڑا آزمودہ کار ہے
اور دوسری روایت مین یون ہے کہ جب سعد وہان سے پھر کر آئے تو باواز بلند کہنے لگے کہ قوم نے گھوڑون کو
کوتل لیا اور اونٹون پر بار کیا پس رسول خدا صلعم سعد کی طرف اشارہ کرنے لگے کہ اپنی آواز کو پست کر یعنی آہستہ
بیان کر کیونکہ جنگ مین حنج یعنے دھوکا ہوتا ہے پس چاہیے کہ اونکے پھر جانے سے لوگ خوش نہون
کیونکہ خدا نے اونکو پھیر دیا ہے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے کہ مجھسے **حدیث** بیان کی ابن ابی سبرہ نے
یحیی بن شبل سے اونہون نے سنا ابی جعفر سے اونہون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے سعد سے کہ اگر تو دیکھے
کہ قوم نے ارادہ مدینہ کا کیا ہے تو مجھے خبر دے درمیان میرے اور اپنے یعنے جسوقت مین ہون اور تو ہے
اور مسلمین کی قوت کو فوت نکر پس سعد روانہ ہوے اور اونکو دیکھا کہ اونہون نے اونٹون پر بار کیا ہے تو وہ ہان سے
چلا پھر آئے اور تاب ضبط نرہی کہ اونکے لوٹ جانے کی خبر خوشی سے شور کرکے بیان کرنے لگے چنانچہ جب
ابوسفیان نکے مین قریش کے پاس پہونچا تو اپنے گھر نگیا تا آنکہ ہبل بت کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تو نے
مجھے نعمت و نصرت دی اور میرے دل کو تشفی و تسکین دی محمد اور اصحاب محمد کیطرف سے اور اپنا سر منڈایا
اور پھر دین ماص سے لوگون نے پوچھا کہ زور اعدا مشرکین و مسلمین کیونکر از ہمدیگر متفرق ہوے تھے اونے کہا
اس بات سے تمہاری کیا مراد ہے اصل تو یہ ہے کہ خدا نے اسلام عطا کیا اور کفر اور اہل کفر کو دور کیا بعد ازان

عمرو نے بیان کیا کہ جب ہمنے اونپر غلبہ کیا اور ہمنے پایا اونہین سے جسکو پایا اور وہ لوگ ہر طرف متفرق ہوگئے
وبعد ازان کہ اونکے گروہ پھر جمع ہوگئے (اور اونکو غلبہ ہوا) تب قریش نے باخود با مشورت کی اور کہنے لگے
کہ ہمارے لیے غلبہ وظفر ہے کاش ہم لوگ پھر چلا ہین کیونکہ ہمکو خبر پہونچی ہے کہ ابن ابی سلوم منہ لوگون کو ساتھ لیکر
جا چکا ہے اور قبیلہ اوس وخزرج سے کچھ لوگ پیچھے رہ گئے ہین اور ہم امین نہین ہین کہ مسلمین ہمپر پھر عود کرین اور
ہم مین اکثر زخمی ہین اور اکثر گھوڑے ہمارے تیرون سے زخمی ہین چنانچہ وہ سب چلے گئے پس ہم لوگ وجا تا کہ
ہو سمجھے تھے کہ کچھ لوگ آمادہ جنگ ہمارے سامنے آئے مگر ہم لوگ یہان سے روانہ ہوگئے

ذکر شہدای احد

اور کہا واقدی علیہ الرحمہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے
اونہون نے سنا سعید بن المسیب سے کہ احد مین انصار مین سے ستر مرد شہید ہوئے اور دوسری روایت مین واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبیدہ سے اونہون نے سنا مجاہد سے
مثل حدیث مذکور کے اور یہ کہ اون شہدا مین چار شخص قریش سے تھے اور باقی انصار مین سے تھے کہ مزنی اور اونکا
برادر زادہ اور دونون پسر ہبیب کے ملاکر سب چوہتر آدمی تھے اور یہ تعداد مجتمع علیہ ہے چنانچہ بنی ہاشم مین سے حمزہ
بن عبد المطلب تھے کہ اونکو وحشی غلام نے شہید کیا تھا اس بات مین ہمارے نزدیک کچھ اختلاف نہین اور بنی امیہ
مین سے عبد اللہ بن جحش بن رباب تھے کہ اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے قتل کیا اور بعضے کہتے ہین
کہ قریش مین سے پانچ شخص تھے پس بنی اسد سے سعد مولی حاطب تھے اور بنی مخزوم سے شماس بن عثمان
بن الشرید تھے کہ اونکو ابی بن خلف نے شہید کیا تھا اور کہتے ہین کہ ابو سلمہ بن عبد الاسد زخمی ہوئے تھے اور
وہ تا بزیست مجروح رہے تا آنکہ اونہون نے وفات کی اور وہ غسل دیے گئے درمیان بنی امیہ کے بمقام عالیہ یا بین
دو شاخے یعنی دو منارہ اوس چاہ کے جو آج بہر عبد الصمد بن علی مشہور ہے اور بنی عبد الدار مین سے مصعب بن
عمیر کہ اونکو ابن قمیہ نے شہید کیا اور بنی سعد بن لیث مین سے عبد اللہ وعبد الرحمان پسران ہبیب شہید ہوئے
اور قبیلہ مزینہ سے دو شخص شہید ہوئے ایک وہب بن قابوس دوسرے اونکے بھتیجے حارث بن عقبہ بن قابوس
اور انصار مین پس قبیلہ بنی عبد الاشہل سے بارہ مرد شہید ہوئے عمرو بن معاذ بن النعمان اونکو ضرار بن الخطاب نے
شہید کیا اور حارث بن انس بن رافع اور عمارہ بن زیاد بن السکن اور سلمہ بن ثابت بن وقش انکو ابو سفیان بن حرب نے شہید کیا
اور عمرو بن ثابت بن وقش انکو بھی ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور رفاعہ بن وقش کو خالد بن الولید نے شہید کیا
اور یمان ابو حذیفہ کو مسلمین نے عند الاختلاط میان فریقین کے خطا سے شہید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ انکو عتبہ بن مسعود نے
خطا سے شہید کیا اور صیفی بن قیظی کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور حباب بن قیظی شہید ہوئے اور عباد بن سہل کو

صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور اہل راتج میں سے کہ وہ ہم طرف قبیلہ عبد الاشہل کے ہیں ایاس بن اوس بن عتیک
بن عمرو بن عبد الاعلم بن زعورا بن جشم کو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا اور عبید بن التیہان کو عکرمہ بن ابی جہل نے
شہید کیا اور حبیب بن قیم شہید ہوئے اور بنی عمرو بن عوف سے وہ بنی لعد منسوب بہ بنی ضبیعہ بن زید ابو سفیان بن
الحارث بن قیس بن زید بن ضبیعہ شہید ہوئے جنکی کنیت ابو البنات تھی اور وہ وہ تھے جو رسول خدا صلعم سے کہتے تھے
کہ میں قتال کرتا ہوں بعد ازاں رجوع کرتا ہوں طرف دختران اپنے تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ صدق اللہ
عزوجل یعنی سچ فرمایا ہے حق تعالے نے، اور بنی امیہ بن زید بن ضبیعہ سے حنظلہ بن ابی عامر تھے اونکو اسود بن
شعوب نے شہید کیا اور بنی عبید بن زید سے انیس بن قتادہ تھے جنکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے شہید کیا
اور عبد اللہ بن جبیر بن النعمان جو حضرت علیہ السلام کیطرف سے تیر اندازوں کے افسر تھے اونکو عکرمہ بن ابی جہل
نے شہید کیا اور بنی غنم بن السلام بن مالک بن اوس سے خیثمہ ابو سعد تھے اونکو ہبیرہ بن ابی وہب نے شہید کیا
اور بنی العجلان سے عبد اللہ بن سلمہ تھے اونکو ابن الزبعرا نے شہید کیا اور بنی معویہ سے سبیع بن حاطب بن الحارث
بن ہیشہ تھے اونکو ضرار بن الخطاب نے شہید کیا یہ سب آٹھ آدمی تھے اور بنی بلحرث بن الخزرج سے خارجہ بن زید
بن ابی زہیر تھے اونکو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور سعد بن ربیع شہید ہوئے اور یہ دونوں ایک ہی قبر میں دفن
کیے گئے اور اوس بن ارقم بن زید بن قیس بن النعمان بن ثعلبہ بن کعب شہید ہوئے یہ چار آدمی تھے اور بنی الابجر
جو بنو خدارہ کہلاتے تھے مالک بن سنان بن عبید ابن الابجر تھے جنکی کنیت ابو ابی سعید الخدری تھی اونکو غراب
بن سفیان نے شہید کیا اور سعد بن سوید بن قیس بن عامر بن عمار بن الابجر شہید ہوئے اور عتبہ بن ربیع بن رافع
بن معاویہ بن عبید بن ثعلبہ شہید ہوئے یہ سب تین آدمی تھے اور بنی ساعدہ سے ثعلبہ بن سعد بن مالک بن
خالد بن ثعلبہ و حارثہ بن عمرو و انیس بن قروۃ البدی یہ تینوں شہید ہوئے اور بنی طریف سے عبد اللہ بن ثعلبہ
قیس بن ثعلبہ اور طریف و ضمرہ جو اونکے حلیف تھے اور جہینہ سے تھے بعد ازاں بنی عوف بن الخزرج سے
جو بنی سالم تھے و بعد ازاں منجملہ بنی مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم سے تھے یہ سب شہید ہوئے اور
نوفل بن عبد اللہ تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور عباس بن عبادہ بن نضلہ کو سفیان بن عبد شمس السلمی نے
شہید کیا اور نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن غنم کو صفوان بن امیہ نے شہید کیا اور عبدہ بن الحسحاس شہید ہوئے
کہ یہ دونوں ایک قبر میں دفن کیے گئے اور مجذر ابن زیاد کو حارث بن سوید نے ناگہانی اور دغا سے شہید کیا
اور کہا واقدی نے مجھے حدیث بیان کی بان بن معن نے ابی وجزہ سے اونہوں نے کہا کہ روز احد
تین آدمی ایک قبر میں دفن ہوئے نعمان بن مالک اور مجذر بن زیاد و عبدہ بن الحسحاس اور قصہ مجذر بن زیاد
یہ ہے کہ حضیر الکتائب بنی عمرو بن عوف کے پاس آیا اور کلام کرنے لگا سوید بن الصامت اور خوات بن جبیر

اور ابولبابہ بن عبد المنذر سے اور بعضے کہتے ہین سہل بن حنیف سے بھی اور کہنے لگا کہ تم سب میرے یہان آؤ تو مین
تمکو پینے کی چیزین پلاؤن اور تمہارے لیے شتر ذبح کرکے کھلاؤن اور چند روز ہمارے یہان قیام کرو اونہونے
کہا اچھا ہم فلان روز آوینگے پس جب وہ روز آیا تو یہ سب اوسکے یہان آئے تو اوسنے اونکے لیے ایک شتر بچہ
نحر کیا اور اونکو شراب پلائی اور وہ لوگ اوسکے پاس تین روز مقیم رہے یہان تک کہ وہ گوشت متغیر ہوگیا اور
سوید اوس زمانے مین کبرسن تھا پھر جب تین دن گذر گئے تو اون لوگون نے کہا اب ہم اپنے اہل کیطرف
رجوع کرنے والے ہین تب حضیر نے کہا جو تمہاری خوشی ہو چاہو رہو چاہو جاؤ چنانچہ وہ دونون جوان نکلے
اور سوید کو اپنے اوپر لادے ہوے تھے اسلیے کہ اوسکو نشہ باقی تھا پس یہ لوگ حرہ کے متصل ہوکر چلے جاتے تھے
یہان تک کہ وقت طلوع آفتاب قریب بنی غصینہ کے پہونچے کہ یہ مقابل بنی سالم کے ہے پس سوید پیشاب
کرنے بیٹھا اور نشے مین چور تھا تب کوئی آدمی قبیلہ خزرج سے اوسکو مارنے لگا پھر وہی شخص پاس مجذر
بن زیاد کے آکر کہنے لگا کہ آیا تیرے لیے غنیمت بارد یعنے مفت و آسان سے جو گوارا ہو حاجت ہے
مجذر نے کہا یہ کیا بات ہے اوس شخص نے کہا سوید خالی ہاتھ ہے اوسکے پاس ہتھیار نہین باقی ہے تب
مجذر بن زیاد تلوار لٹکائے ہوے نکلا جب دونون جوانون ہمراہی نے اوسکو آتے دیکھا تو منہ پھیر گئے
اسلیے کہ وہ دونون نہتے تھے اون دونون کے پاس ہتھیار نہ تھا اور درمیان اوس اور خزرج کے عداوت تھی
پس وہ دونون بھی جلد ہی جلدی چلے گئے اور بڈھا باقی رہ گیا اور وہان سے حرکت نہ کی پس مجذر اوسکے
سر پر جا پہونچا اور کہنے لگا کہ اسوقت خدا نے مجکو تجھ پر قدرت دی ہے شیخ نے کہا تو مجھسے کیا ارادہ رکھتا ہے
اوسنے کہا تیرے قتل کا ارادہ ہے تب شیخ نے کہا فارفع عن العظام واخفض عن الدماغ یعنے استخوان جمجمہ کے
اور دماغ سے نیچے اوتار کے یعنے دماغ بچا کر تلوار مار پھر جب تو اپنی مادر کے پاس پھر کر جائیو تو کہیو مین نے
سوید بن الصامت کو قتل کیا (یہ کنایہ ہے اس بات سے کہ بڈھے نہتے کو مارنا جوانمردی نہین ہے مگر عورتون
سامنے بیان کرنے کو کافی ہے) اور قتل اوسکا باعث ہیجان جنگ بعاث کا ہوا تھا (یعنے جنگ بعاث جو فیما بین
اوس وخزرج کے باعث قتل سوید واقع ہوئی تھی) بعد ازان جب رسول خدا صلعم تشریف لائے ہین (یعنے
مدینہ مین) تو حارث بن سوید بن الصامت و مجذر بن زیاد یہ دونون اسلام لائے اور جنگ بدر مین دونون
ہمراہ حضرت کے حاضر تھے مگر حارث بدلے اپنے باپ کے فکر مین قتل مجذر کے تھا مگر بدر مین اس بات پر
قادر نہوا پس جب روز احد آیا اور جسوقت کہ مسلمین اوس معرکہ مین باہمدیگر روگردان ہوے تب حارث نے
پیچھے سے آکر مجذر کو قتل کیا پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کی طرف پھرے اور طرف حمراء الاسد کے خروج کیا
اور وہان سے بھی جب پھر آئے تو جبرئیل علیہ السلام حضرت پاس نازل ہوے اور اونکو خبر دی کہ حارث بن

سوید نے مجذر بن زیاد کو غدر و دغا سے قتل کیا ہے اور حضرت سے حکم اوسکے قتل کا ظاہر کیا چنانچہ جس روز
جبرئیل نے یہ خبر دی اوسی روز رسول خدا صلعم قبا کی طرف سوار ہوئے اور وہ دن بہت گرم تھا اور یہ وہ دن تھا
جس دن کو حضرت علیہ السلام قبا کو سوار نہین ہوا کرتے تھے کیونکہ آنحضرت صلعم جس جس روز کو قبا مین تشریف
لاتے تھے وہ روز شنبہ و دوشنبہ ہوتا تھا پس جب حضرت علیہ السلام اوس روز داخل مسجد قبا ہوئی اور اوسمین نماز پڑھی جسقدر خدا نے چاہا
اور انصار حضرت کا آنا وہان سنکر حاضر ہوئے اور سلام کیا اور اوس روز ایسے وقت مین وہان حضرت علیہ السلام کو تشریف لانے سے حیرت
کرنے لگے اور حضرت علیہ السلام وہان بیٹھکر باتین کرنے لگے اور لوگون مین تفحص کرتے تھے تم ناگاہ حارث بن سوید سامنے سے
نظر آیا اور وہ چادر زرد رنگ مغفر سے لپیٹے ہوئے تھا جب حضرت نے اوسکو دیکھا تو عویم بن ساعدہ کو بلاکر
فرمایا کہ حارث ابن سوید کو باب مسجد پر لیجاکر قصاص مین مجذر بن زیاد کے اوسکو قتل کر اسلیئے کہ اوسنے روز احد
مجذر کو قتل کیا ہے پس عویم نے اوسکو پکڑا حارث نے کہا مجھے چھوڑ دے کہ مین رسول خدا صلعم سے کچھ کلام
کرون عویم نے انکار کیا مگر اوسنے عویم کو کھینچا اس ارادہ سے کہ حضرت علیہ السلام سے کلام کرے اور
حضرت تشریف لیچلے ارادہ سوار ہونیکا کیا اور حمار اپنا باب مسجد پر طلب فرمایا اوسوقت حارث نے کہنا شروع کیا
کہ یا رسول اللہ واللہ البتہ مین نے اوسکو قتل تو کیا مگر قتل کرنا میرا اوسکو نہ اس راہ سے تھا کہ مین اسلام سے
برگشتہ ہوا ہون اور نہ یہ بات تھی کہ اسلام مین کچھ مجکو شک ہو ولیکن یہ بات حمیۃ شیطانی تھی اور یہ ایک امر تھا
کہ اوسمین مین اپنے نفس کا مغلوب ہوا (یعنے اس امر مین میری نفس نے مجکو عاجز کیا تھا) اور اب مین
اپنے عمل سے طرف خدا و رسول کے توبہ کرتا ہون اور مین خون بہا دونگا اور صوم شہرین متتابعین کے کفارہ
کرونگا اور غلام آزاد کرونگا اور ساٹھ مسکین کھلاؤنگا اور ہر آئنہ مین توبہ کرتا ہون طرف خدا و رسول اوسکے
اور وہ رکاب حضرت علیہ السلام کی تھامنے لگا اور اولاد مجذر بھی حاضر تھے حضرت اونسے کچھ نہین فرماتے تھے
(یعنے دربارہ دیت و قصاص) تا آنکہ اوسکا کلام تمام ہوا حضرت علیہ السلام نے عویم کو حکم کیا کہ اوسکے سامنے
اوسکو قتل کر اور حضرت سوار ہو گئے اور عویم اوسکو باب مسجد پر لائے اور قتل کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ جب
حارث نے مجذر کو قتل کیا تھا تو خبیب بن یساف دیکھتے تھے کہ اونھون نے حضرت کے پاس آکر خبر دی تھی
حضرت صلعم سوار ہوکر اون لوگون کی طرف آئے اور اسمین فکر کرتے تھے پس اوسی عرصہ مین کہ حضرت علیہ السلام
ہنوز اپنے فرس پر سوار نہین ناگاہ جبرئیل حضرت پاس نازل ہوئے اور اثنائے راہ مین اس امر سے خبر دی
پس حضرت نے عویم کو حکم قتل دیا اور حسان بن ثابت نے اوسوقت شعر پڑھا شعر یا حار فی سنۃ من نوم
أولکم ام کنت ویلک مغترا بجبریل اوسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث کیا تو اپنی اوائل نیند مین
اونگھتا تھا یا کہ وا سے ہو تجھپر تو غافل تھا آنے جبرئیل سے اور کہا راوی نے کہ میرے سامنے جمع بن یعقوب

اور اونکے شیوخ نے جو اونکے استاد تھے یہ شعر پڑھا کہ سوید بن صامت نے وقت قتل اپنے کہا تھا اشعار
اَبلِغ جُلاساً وَعبدَ اللّٰہِ مَالِکَہ + وَاِن کبرت فلا تخذ لھم لحان + اقتل جدا امراۃ اماکنت
لاقیتها + وَالحیّ عوفاً علیٰ عرف وَ انکار اوسکا مضمون یہ ہے کہ اے حارث تو اس واقعہ کی خبر
جلاس کو اور عبد اللہ اوسکے آقا کو پہونچادیجیو اور اگر تو تکبر کرے تو اون دونوں کو رسوا نکر اور کیا تو بنی جدارہ و قبیلہ
عوف کی ملاقات نکریگا تو اونکو بھی قتل کر خواہ تو اونکو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو اور بنی سلمہ سے عنترہ مولی سلمہ کو نوفل بن معویۃ الدیلی
نے شہید کیا اور قبیلہ بلحبلی سے رفاعہ بن عمرو شہید ہوئے اور بنی حرام سے عبد اللہ بن عمرو بن حرام تھے اونکو سفیان
بن عبد شمس نے شہید کیا اور عمرو بن الجموح شہید ہوئے اور خلاد بن عمرو بن الجموح کو اسود بن جعونہ نے قتل کیا
یہ سب پانچ آدمی شہید ہوئے اور بنی حبیب بن عبد سے حارثۃ المعلّی بن لوذان ابن حارثہ بن رستم بن ثعلبہ تھے
اونکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا اور بنی زُریق سے ذکوان بن عبد قیس تھے اونکو ابو الحکم بن الاخنس بن شریق نے
شہید کیا اور بنی النجار سے بعد ازان منجملہ بنی سواد سے عمرو بن قیس تھے اونکو نوفل بن معویۃ الدیلی نے شہید کیا اور بیٹا اونکا
قیس بن عمرو اور سلیط بن عمرو و عامر بن مخلد یہ سب شہید ہوئے اور بنی عمرو بن مبذول سے ابو اسیرہ بن الحارث
بن علقمہ بن عمرو بن مالک تھے اونکو خالد بن الولید نے شہید کیا اور عمرو بن مطرف بن علقمہ بن عمرو شہید ہوئے اور
بنی عمرو بن مالک سے کہ وہ بنو مغالہ ہیں اوس بن حرام شہید ہوئے اور بنی عدی بن النجار سے انس بن النضر
بن ضمضم تھے اونکو سفیان بن عویف نے شہید کیا اور بنی مازن بن النجار سے قیس بن مخلد و کیسان مولی اونکے
اور بعضے کہتے ہیں کہ کیسان اونکے غلام غیر آزاد تھے شہید ہوئے اور بنی دینار سے سلیم بن الحارث اور نعمان بن عمرو
شہید ہوئے اور یہ دونوں پسران سمیرا بنت قیس کے تھے چنانچہ بنی النجار سے بارہ آدمی شہید ہوئے

اسماے مقتولان مشرکین

بنی اسد سے عبد اللہ بن حمید بن زہیر بن الحارث بن اسد تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور بنی عبد الدار سے
طلحہ بن ابی طلحہ اونکے لشکر کا نشان بردار تھا اوسکو علی بن ابی طالبؑ نے قتل کیا اور عثمان بن ابی طلحہ کو حمزہ بن
عبد المطلبؓ نے قتل کیا اور ابو سعید بن ابی طلحہ کو سعد بن ابی وقاص نے قتل کیا اور مسافع بن طلحہ بن ابی طلحہ کو
عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح نے قتل کیا اور حارث بن طلحہ کو بھی عاصم بن ثابت نے قتل کیا اور کلاب بن طلحہ کو
زبیر بن العوام نے قتل کیا اور جلاس بن طلحہ کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا اور ارطاہ بن عبد شرحبیل کو علی بن
ابی طالب علیہ السلام نے قتل کیا اور قارط بن شریح بن عثمان قتل کیا گیا اور صواب کہ اونکا غلام تھا علی علیہ السلام نے
حملہ کیا تو اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ابو عزیز بن عمیر کو بھی قزمان نے قتل کیا اور بنی زہرہ سے ابو الحکم
ابن الاخنس ابن شریق کو علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ نے قتل کیا اور سباع بن عبد العزیٰ الخزاعی کو حمزہ بن عبد المطلب نے

قتل کیا اور عبد العزی کا نام عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیم تھا اور وہ پیش اعلانماز تھا اور بنی مخزوم سے ہشام بن
ابی امیہ بن المغیرہ تھا اوسکو قزمان نے قتل کیا اور ولید بن العاص بن ہشام کو بھی قزمان نے قتل کیا اور امیہ
بن ابی حذیفہ بن المغیرہ کو علی بن ابی طالب نے قتل کیا اور خالد بن الاعلم العقیلی کو قزمان نے قتل کیا اور واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی یونس بن محمد الظفری نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ قزمان اوس روز
جب آگے بڑھا اور مشرکین پر سختی و تیزی کرتا تھا اوسوقت خالد بن الاعلم اوسکے سامنے آیا اور دونون پیدل تھے
پس دونون باہم چالش کرتے تھے وبا یکدیگر اپنی اپنی تلوار سے وار کرتے تھے چنانچہ وہ دونون کہ اس حال مین تھے
کہ ناگاہ خالد بن ولید کا گذر ہوا اوسنے تیز دستی کرکے قزمان پر نیزے سے حملہ کیا مگر نیزہ غیر مقتل مین لگا (مقتل
جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان کی ضرب سے مرجاتا ہے) پس نیزہ بہک کر نیچے ٹھکانے لگا تب خالد وہان سے چلا
اور وہ یہ جانتا تھا کہ مین نے قزمان کو قتل کیا ہے پس عمرو بن عاص او سوقت قزمان کے پاس آیا اور یہ دونون یعنی قزمان
و خالد بن اعلم بدستور لڑ رہے تھے کہ عمرو نے پھر دوسری بار قزمان کو نیزہ مارا مگر وہ اوسپر کارگر نہوا پس یہ دونون
برابر چالش کرتے رہے تا آنکہ قزمان نے خالد کو قتل کیا اور قزمان بھی اوسیوقت اپنی شدت جراحات مین مرگیا
اور عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ کو حارث بن صمہ نے قتل کیا یہ سب پانچ آدمی قتل ہوے اور بنی عامر بن لوی
سے عبیدہ بن حاجز تھا اوسکو ابو دجانہ نے قتل کیا اور شیبہ بن مالک بن المضرب کو طلحہ بن عبید اللہ نے قتل کیا
اور بنی جمح سے ابی بن خلف تھا اوسکو رسول خدا صلعم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور عمرو بن عبد اللہ بن عمیر بن
وہب بن حذافہ بن جمح کہ وہی ابو عزہ تھا اور وہ روز احد رسول خدا صلعم کے پاس اسیر ہوا تھا اور اوسکے
اور کوئی روز احد اسیر نتھا تب ابو عزہ نے کہا اے محمد مجھپر احسان کیجیے (یعنی مجھکو چھوڑ دیجیے) فرمایا حضرت نے
کہ ہر آئنہ مومن ایک پتھر سے دو مرتبہ گزند نہین اوٹھاتا (یعنے کسی چیز سے ایک بار دغا پاکر دوبارہ اوس سے دھوکا
نہین کھاتا اور یہ اسلیے کہ وہ روز بدر بھی اسیر ہوکر منت کرکے بلا فدیہ رہا ہوگیا تھا) چنانچہ فرمایا کہ تو مکے مین جاکر
اپنے منہ پر ہاتھ پھیریگا اور کہیگا مین نے محمد کو دوبار فریب دیا بعد ازان عاصم بن ثابت کو حکم کیا کہ اونہون نے
اوسکو قتل کیا اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ سوا اسکے ہمنے اسیری ابو عزہ کے باب مین اور طرح سے بھی سنا
چنانچہ واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھے خبر دی بکیر بن مسمار نے اونہون نے کہا جب مشرکین احد سے پھرے تو انہین
اور حمراء الاسد مین اول شب تھوڑی دیر ٹھہر کر کوچ کر دیا ہے تو ابو عزہ کو وہین سوتا چھوڑ گئے (یعنے قافلہ ملا گیا
اور ابو عزہ سوتا رہ گیا یہان تک کہ کچھ دن چڑھا اور مسلمین وہان آکر لاحق ہوے تو وہ بیدار و خبردار ہوکر دا ہنے
بائین دیکھنے لگا اور پہلے جسنے اسکو پکڑا تھا وہ عاصم بن ثابت تھے پس اونہون نے بموجب حکم رسول خدا صلعم
کے اوسکو قتل کیا اور بنی عبد مناۃ بن کنانہ سے خالد بن سفیان بن عویف اور ابو الشعثا بن سفیان بن عویف

اور ابو الحمراء بن سفیان بن عویف اور غراب بن سفیان بن عویف یہ سب قتل ہوئے اور کہا راویوں نے
کہ جب گروہ مشرکین احد سے لوٹ گئے تو مسلمین اپنے اموات کے پاس آئے چنانچہ شہداء میں سے لوگ جس کی
لاش کو پہلے رسول خدا کے پاس لائے وہ حمزہ بن عبد المطلب تھے کہ حضرت علیہ السلام نے اوپر نماز جنازہ پڑھی
اور فرمایا میں نے ملائک کو دیکھا کہ حمزہ کو غسل دیتے تھے کیونکہ حمزہ اوس روز حالت جنب میں تھے اور رسول خدا صلعم
نے شہیدوں کو غسل نہیں دلایا اور فرمایا انکو مع خون و زخموں انکے لپیٹ دو کیونکہ ایسا کوئی نہوگا کہ وہ راہ خدا میں
مجروح و مقتول ہو مگر یہ کہ قیامت کو وہ اوسی حالت جراحت سے محشور ہوگا کہ رنگ اوسکا رنگ خون ہوگا اور بو اوسکی
بوے مشک ہوگی پھر فرمایا رکھو انکو (یعنے قبر میں) کہ میں ان لوگوں پر گواہ ہونگا قیامت میں پس اول جس پر نماز
پڑھی اور تکبیر کی چار بار (یعنے چار تکبیریں نماز جنازہ کی) وہ حمزہ رضی اللہ عنہ تھے بعد ازاں حضرت کے پاس شہدا
جمع کیے گئے چنانچہ جب کسی شہید کو لوگ اوٹھا لاتے تھے تو اوسکو حمزہ بن عبد المطلب کے پہلو میں رکھتے جاتے تھے
تو حضرت علیہ السلام حمزہ پر اور اوس شہید پر نماز جنازہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر ستر بار نماز جنازہ
ہوئی کیونکہ شہید بھی ستر تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ نو نو شہید کو لاتے تھے اور دسویں حمزہ ہوتے تھے تب اون پر
نماز جنازہ ہوتی تھی بعد ازاں کہ وہ نو وہاں سے اوٹھائے جاتے تھے اور نعش حمزہ بدستور اوسی جگہ رہتی تھی
تو نو لاشیں اور لاتے تھے کہ وہ بھی پہلو سے حمزہ رض کے رکھی جاتی تھیں اور اون پر نماز ہوتی تھی تا آنکہ اسی طرح
سات مرتبہ کیا گیا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اون پر نو نو سات سات و پانچ بار تکبیر ہوئی ہے اور طلحہ رض بن عبید اللہ
و ابن عباس رض و جابر رض بن عبد اللہ یہ لوگ کہتے تھے کہ جب رسول خدا صلعم نے شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا
میں ان لوگوں پر شاہد ہوں تب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ لوگ ہمارے برادر نہیں تھے کہ اسلام
لائے تھے یہ لوگ جیسا ہم اسلام لائے اور جہاد کی اونہوں نے جیسے ہم نے جہاد کی فرمایا ہاں یہ سچ ہے ولیکن ان
لوگوں نے اپنے اجور و کمائی میں سے کچھ نہیں کھایا اور میں نہیں جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا حادثات و بدعتیں
کرو گے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ روئے اور کہا کیا ہم بعد آپکے زندہ رہیں گے (یا کیا ہم بعد آپ کے پیچھے ہونگے انتہی)
اور واقدی علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے زہری سے اونہوں نے
انس بن مالک سے سنا اونہوں نے کہا کہ اون شہداء پر رسول خدا صلعم نے نماز جنازہ نہیں پڑھی اور کہا
واقدی نے مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان نے عبد الملک بن عبید سے اونہوں نے سعید بن
المسیب سے اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور کہا کہ اوس روز فرمایا حضرت صلعم نے مسلمین سے
کہ قبر کھودو اور اوسکو وسیع کرو اور خوب صاف کرو اور اوس قبر میں دو دو اور تین تین کو دفن کرو اور اونمیں سے
جو قرآن زیادہ جانتا تھا اوسکو جانب قبلہ مقدم کرو چنانچہ مسلمین اونمیں جو زیادہ ماہر قرآن تھا اوسکو مقدم رکھتے تھے

اور اون لوگون مین سے جو پہچانے گئے کہ وہ ایک قبر مین دفن کیے گئے وہ عبداللہ بن عمرو بن حرام اور عمرو
بن الجموح وخارجہ بن زید وسعد بن ربیع ونعمان بن مالک وعبدہ بن الحسحاس تھے یہ سب ایک قبر مین دفن ہوے
اور جبکہ حمزہ بن عبدالمطلب کو قبر مین اوتارا تو حضرت علیہ السلام نے حکم کیا کہ قبر مین اونکے اوپر چادر اوڑھائی جاوے
مگر چادر جب سر سے ہیچ دیکر (یعنے سر سے) اوڑھائی جاتی تھی تو دونون پاؤن کھل جاتے تھے اور جب پاؤن سے
اوڑھائی جاتی تھی تو منہ کھلا رہتا تھا تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ منہ اونکا ڈھانک دو اور اونکے پاؤن پر
حرمل یعنے نبات کوہی سے چھپا دیا پس اوس روز مسلم روئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ عم رسول اللہ ہین کہ
اونکے لیے کوئی کپڑا نہین پاتے ہین تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فتحیابی ہوگی صحرا سے سبزہ زار اور
امصار مین اور لوگ اوسطرف نکلین گے اور اپنے اہل کو بلا بھیجین گے باعث قحط مدینہ کے اور کہلا بھیجین گے کہ تم لوگ
زمین حجاز جردیہ مین ہو (جردیہ یعنے خالیہ جسمین درخت نہین) وحال آنکہ مدینہ اونکے لیے بہتر ہوگا کاش کہ
یہ بات اونکو معلوم ہوتی قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے جو کوئی مدینے کی سختی وشدت پر صبر کریگا
مین روز قیامت اوسکا شفیع ہونگا اور شک راوی ہے کہ یا فرمایا مین اونکا شاہد ہونگا اور راویون نے کہا کہ
عبدالرحمان بن عوف کے پاس کھانا آیا اونہون نے اوسوقت کھانا ناگوار سمجھ کر کہا کہ حمزہ یا کسی اور شخص کا نام لیا
کہ اوسکے لیے ابھی کفن میسر نہین آیا اور مصعب بن عمیر شہید ہوے اونکے لیے بھی سواے ایک چادر کے کفن میسر
نہین آیا وحال آنکہ وہ مجھسے بہتر ہین اور گذر ہوا رسول خدا صلعم کا اوپر نعش مصعب بن عمیر کے اور وہ ایک چادر مین
لپٹے ہوے تھے تو فرمایا ہر آئنہ مین نے تجھکو مکے مین دیکھا ہے کہ تھا کوئی مکہ مین نرم تر لباس مین نہ خوبتر زلف مین تجھ سے
زیادہ تجھسے بعد ازان اب تو پریشان سر ہے ایک چادر مین بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اونکو قبر مین رکھنے کا
حکم کیا اور اونکی قبر مین اوترے اونکے بھائی ابوالروم اور عامر بن ربیعہ اور سویط بن عمرو بن حرملہ اور حمزہ رضی اللہ عنہ
کی قبر مین علی اوترے اور زبیر اور ابوبکر رضی اللہ عنہم اور رسول خدا اوس قبر کے کنارہ پر بیٹھے تھے اور اکثر مردم
یا بنا بر شک راوی عامہ مردم اپنے اپنے مقتولون کو مدینے مین اوٹھا لیگئے اور بقیع الجبل مین دفن کیا اور بعض
چند آدمی بازار مین جو سوق الظہر مشہور ہے نزدیک دار زید بن ثابت کے جو آج کے زمانہ مین وہان واقع ہے
دفن کیے گئے اور دفن کیے گئے وہین بعض بنی سلمہ مین سے اور دفن کیے گئے مالک بن سنان بیچ موضع
اصحاب العبا کے جو نزدیک دار نخلہ کے واقع ہے بعد ازان منادی رسول خدا صلعم نے ندا دی کہ پھیر لاؤ اپنے
قتلا کو طرف مضاجع مراقد اونکے اور حال یہ تھا کہ لوگ اپنے قتلا کو دفن کر چکے تھے پس نہ پھیرا گیا کوئی مگر ایک
شخص کہ اوسکو منادی نے پالیا کہ ہنوز وہ دفن نہوا تھا (یعنے ندا ے منادی تک وہ دفن نہوا تھا) اور وہ
شماس بن عثمان المخزومی تھے کہ لوگ اونکو مدینے مین اوٹھا لائے تھے اوس حالت مین کہ اونمین رمق جان

آگئی تھی چنانچہ لوگون نے اونکو داخل کیا پاس عائشہ زوج النبی رضی اللہ عنہا کے اوسوقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ یہ عم میرا میرے سوا اور کسکے گھر مین داخل کیا گیا تب فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ اونکو ام سلمہ کے پاس اوٹھا لیجاؤ پس اونکو اوٹھا لائی ام سلمہ کے پاس اور وہ انہین کے پاس مرگئی چنانچہ
ہمکو حکم کیا رسول خدا صلعم نے کہ ہم اونکی نعش پھیر لیجاوین احد مین اور وہ اوسی لباس مین جسمین وہ مرگئے تھے
وہین دفن کیے جاوین اور وہ ایک روز و ایک شب بے دفن رہے تھے ولیکن کچھ تغیر اونکو نہوا تھا اور رسول خدا صلعم
نے اوپر نماز جنازہ نہین پڑھی اور نہ اونکو غسل دیا تھا اور جو لوگ مسلمین مین سے وہان دفن ہوے تھے
تو وادی مین دفن کیے گئے تھے اور طلحہ بن عبید اللہ سے جب لوگون نے سوال اون قبرون کا کیا جو احد مین
مجتمع تھین تو وہ کہتے تھے کہ زمان الرماد یعنے سال ہلاکی مین بعہد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ایک قوم اعراب سے
یہان رہتے تھے پس وہ لوگ جو مرے تو یہ قبرین اونہین کی ہین اور عباد بن تمیم المازنی بھی اس بات سے
انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ لوگ ایک قوم تھے کہ یہان رہتے تھے زمانہ قحط مین مرگئے یہ اونہین کی قبرین ہین
اور ابن ابی وہب اور عبد العزیز بن محمد یہ دونون بھی کہتے تھے کہ ان قبرون مجتمعہ کو ہم نہین پہچانتے ہین جز اینکہ
کہ یہ قبرین ہین باشندگان بیابان اور بادیہ نشینون کی اور کچھ قبرین تھین قبور شہدا سے جو غائب و پنہان ہوگئین
ہم اونکو نہ وادی مین پہچانتے ہین نہ مدینے مین اور نہ اوسکی نواح مین مگر قبر حمزہ بن عبد المطلب و قبر سہل بن قیس
و قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور قبر عمرو بن الجموح کہ ان سب قبرون کو البتہ پہچانتے ہین اور حال یہ تھا کہ رسول خدا
صلعم ہمیشہ زیارت کیا کرتے تھے ان شہدا کی قبرون پر ہر سال اور جب وہان داخل ہوتے تھے تو شعب کیطرف
رخ کرتے تھے باواز بلند فرماتے تھے السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ یعنے سلام تم لوگون پر
عوض تمہارے صبر و استقامت کے پس کیا خوب ہے تمہارے لیے دار آخرت اور بعد از وفات حضرت علیہ السلام
کے ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال اسیطرح زیارت کیا کرتے تھے اونکے بعد عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر سال یون ہی کیا کرتے تھے
اونکے بعد عثمان رضی اللہ عنہ بھی اونکے بعد معویہ بھی جب وہ حج یا عمرہ کرنے جایا کرتے تھے اور رسول خدا صلعم فرمایا
کرتے تھے کاش مین سختی مین پڑتا ساتھ اصحاب بن کوہ کے (یعنے کاش مین بھی اس شعب مین ان اصحاب کے ساتھ ہوتا)
اور اکثر فاطمہ بنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو دو تین دن کے یعنے تیسرے روز قبور شہدا پر جاتی تھین اور
وہان بکا و دعا مغفرت کرتی تھین اور سعد بن ابی وقاص اکثر جایا کرتے تھے اپنے مال کیواسطے مقام غابہ مین تو آیا کرتے تھے
عقب سے قبور شہدا پر اور کہا کرتے تھے السلام علیکم تین بار بعد ازان متوجہ ہوتے تھے اپنے اصحاب کی طرف اور
کہتے تھے کہ کیون تم لوگ سلام نہین بھیجتے ہو اوس قوم پر جو جواب دیتے ہین تمکو سلام کا کیونکہ نہین اونپر کوئی سلام
کرتا ہے مگر کہ وہ جواب سلام دیا کرتے ہین قیامت تک (یعنے قیامت تک یون ہی رہیگا) اور رسول خدا صلعم

قبر مصعب بن عمیر پر گذرے اور وہان انکے توقف کیا اور دعائے مغفرت کی اور یہ آیت پڑھی رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا یعنے یہ وہ لوگ ہین کہ جس امر پر خدا سے عہد کیا تہا اوسکو سچ کیا پس ان مین سے بعضون نے اپنی مدت پوری کی یعنے شہید ہوے اور بعضے منتظر ہین اور اونہون نے اپنے عہد کو تبدیل نہین کیا اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ مین شاہد ہون اس بات کا کہ یہ لوگ بیشک خدا کے حاضر باش ہین قیامت تک پس تم لوگ انکے پاس (یعنے انکی قبرون پر) آیا کرو اور انکی زیارت کیا کرو اور انپر سلام بہیجا کرو قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے ایسا کوئی نہین ہے کہ سلام کرے انپر قیامت تک مگر یہ کہ وہ جواب سلام اوسپر ادا کرتے ہین اور ابو سعید خدری قبر حمزہ رضی پر جاکر توقف کیا کرتے تھے پس دعائے مغفرت کرتے تھے اور جو کوئی اونکے ساتھ ہوتا تھا اوس سے کہتے تھے کہ جو کوئی اونپر سلام بہیجتا ہے تو وہ بھی اوسپر جواب سلام رد کرتے ہین پس تم لوگ اونپر سلام کرنے کو اور اونکی زیارت کو ترک نکرو اور ابو سفیان مولی ابن ابی احمد بیان کرتے تھے کہ وہ کبھی مہینے ساتھ محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش کے احد مین رہتے پس یہ سب آدمی سب قبرون سے پہلے قبر حمزہ رض پر سلام بہیجتے تھے اور نزدیک قبر اونکے اور نزدیک قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام اور نزدیک اون قبرون کے جو وہان تھین توقف کیا کرتے تھے اور وہین ام سلمہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر مہینے جایا کرتی تھین اور اونپر سلام بہیجتی تھین اور اوس روز عرصہ طویل تک وہان رہتی تھین چنانچہ ایک روز جو وہ وہان آئین اور اونکے ساتھ نبہان اونکا غلام تھا مگر اوسنے شہدا پر سلام نہ بہیجا تب ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے لئیم و غدار تو انپر سلام کیون نہین بہیجتا واللہ نہین انپر کوئی سلام بہیجتا ہے مگر یہ کہ وہ بھی ورجواب اوسکے اوسپر سلام بہیجتے ہین قیامت تک اور ابو ہریرہ اکثر اونکی طرف آمد و شد رکہتے تھے اور عبد اللہ بن عمر و جب غابہ کیطرف سوار ہوتے تھے تو ذباب مین پہونچکر قبور شہدا کیطرف پھر پڑتے تھے اور اونپر سلام کرکے پھر ذباب کو پھر جاتے تھے تا آنکہ متوجہ راہ غابہ ہوتے تھے اور وہ ناپسند کرتے تھے اس بات کو کہ ہرگاہ اون شہدا کی طرف کا راستہ لیا ہو اور کوئی دوسری راہ عارض ہوئی تاکہ اودہر سے جاوین مگر یہ کہ وہ اپنی اوسی پہلی راہ پر پھر جاتے تھے اور فاطمہ الخزاعیہ کہ وہ احد مین پہونچی تھین تو وہ کہتی ہین کہ مین نے اپنے تئین قبور شہدا پر دیکھا اور اوسوقت آفتاب غروب ہوچکا تھا اور میرے ہمراہ میری خواہر تھی مین نے اوس سے کہا آؤ قبر حمزہ پر چلکر زیارت کرین اونپر سلام بہیجین پھر پھر آوینگے اوسنے کہا بہت اچھا پس ہم دونون نے قبر حمزہ پر توقف کیا اور ہمنے کہا السلام علیک یا عم رسول اللہ اوسوقت ہمنے ایک کلام سنا کہ جواب سلام ہمپر پھر آیا کہ وعلیکما السلام ورحمۃ اللہ اور وہ دونون کہتی تھین کہ اوسوقت کوئی آدمی ہمارے

قریب تھا اور کہا راویوں نے کہ جب رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے دفن سے فارغ ہوئے تو اپنا گھوڑا طلب کیا
اور سوار ہوئے اور مسلمین حضرت کے گرد چلے اور اونمین سے اکثر زخمی تھے اور کوئی شل بنی سلمہ و بنی عبدالاشہل
کے زخمی تھا اور حضرت علیہ السلام کے ہمراہ چودہ عورتین بھی تھین جب پیچھے مقام حرہ کے پہونچے تو فرمایا لوگون
کو صف بستہ ہو جاؤ ہم بیان حمد و ثنا کے خدا کرینگے تب لوگون نے دو صفین کرلین کہ پیچھے اونکے عورتین تھین بعد از ان
حضرت علیہ السلام نے دعا کی اور یہ کلمات فرمائے اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا
بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا هَادِيَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ
وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ بَرَكَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ
وَعَافِيَتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِیْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ وَالْغَنَاءَ يَوْمَ الْفَاقَةِ عَائِذًا بِكَ
اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا
الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ
اَللّٰهُمَّ عَذِّبْ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ
رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْسَكَ
وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ یعنے اے پروردگار تمام حمد و ثنا تیرے لیے ہین اے
پروردگار کوئی بند کرنے والا نہین ہے اوس چیز کا جسکو تونے کھولا ہے اور کوئی کھولنے والا نہین ہے اوس چیز کا
جسکو تونے بند کر دیا ہے اور نہین ہے کوئی روکنے والا ہے اوس چیز کا جو تونے دیا ہے اور کوئی دینے والا نہین ہے
اوس چیز کا جو تونے روک دیا ہے اور کوئی ہدایت کرنے والا نہین ہے اوسکا جسپر تونے مسلط کیا ضلالت کو اور
کوئی گمراہ کرنے والا نہین اوس شخص کا جسکو تونے ہدایت کی اور کوئی قریب لانے والا نہین ہے اوس چیز کا یا اوس
شخص کو جسکو تونے دور کیا اور کوئی دور کرنے والا نہین ہے جسکو تونے نزدیکی بخشی ہے اے پروردگار میں
تجھسے مانگتا ہون تیری برکت اور تیری رحمت اور تیری عافیت یعنے تیرے عفو کو اور تیرے فضل کو اے خداوند
مین تجھسے ایسی نعمتین پایدار مانگتا ہون جسکو نہ تغیر ہو نہ زوال اے خداوند مین تجھسے سوال کرتا ہون امن کا روز خوف
اور روز غم و الم کے کہ وہ روز قیامت ہے اور اے پروردگار جو شے تونے ہمکو عطا کی ہے اوسکے شر سے تیری
پناہ مانگتا ہون (یعنے وہ میرے حق مین ضرر نکرے) اور جو چیز تونے ہمسے روک رکھی ہے اوسکے شر کی بھی پناہ

مانگتا ہون اے خداوند ہمکو مسلمان مار (یعنے ہم مرتے مرتے مسلمان رہین) اور اے خداوند ہمارے لیے ایمان کو پسند کر اور ایمان سے ہمارے دلون کو زینت دے اور باز رکھ ہمسے کفر و فسق و نافرمانی کو اور ہمکو رشد و فلاح پانیوالون مین کر اے خداوند عذاب کر اون کافرون پر جو اہل کتاب مین سے ہین وہ جو تیرے رسول کی تکذیب کرتے ہین اور باز رکھتے ہین لوگون کو تیری راہ راست سے آمین خداوند تو نازل کر انپر اپنے غضب اور عذاب کو اے الٰہ الحق آمین بعد ازان حضرت علیہ السلام آگے بڑھے اور بنی حارثہ کی داہنی جانب کو اوترے تا آنکہ آن حضرت علیہ السلام بنی الاشہل پر وارد ہوے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے مقتولون پر گریہ و زاری کر رہے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا مگر کوئی حمزہ پر بکا کرنے والا نہین ہے پس عورتین دیکھنے نکلین کہ حضرت سلامت ہین چنانچہ ام عامر الاشہلیہ کہتی ہین کہ جسوقت ہم لوگ اپنے قتلا کے ماتم مین تھے کہ رسول خدا صلعم ہمارے سامنے آئے تو ہم لوگ باہر نکلے پس مین نے حضرت علیہ السلام کو دیکھا کہ اونکے اوپر زرہ ہے یعنے زرہ پہنے تھے اوسیطرح جیسے پہنے تھے پس مین حضرت کو دیکھکر بولی کہ کل مصیبت بعد دیکھنے آپ کے آسان ہے محمد بن عمر الواقدی نے بواسطہ رواۃ کے روایت کی ہے کہ جب ام سعد بن معاذ کہ وہ کبشہ بنت عبید بن معویہ بن بلحرث بن الخزرج تھین گھر سے نکلکر دوڑتی ہوئی طرف رسول خدا صلعم کے گئین اور اوسوقت حضرت علیہ السلام اپنے گھوڑے پر سوار اور ٹھہرے ہوے تھے اور سعد بن معاذ باگ گھوڑے کی تھامے ہوے تھے تب سعد نے عرض کی یا رسول اللہ یہ میری مادر حاضر ہے حضرت نے اون بی بی کی نسبت مرحبا فرمایا پس وہ نزدیک آئین تا آنکہ اونہون نے حضرت صلعم کو بتامل دیکھکر بولین یا رسول اللہ اسوقت جو مین نے آپ کو صحیح و سالم دیکھا تو ساری مصیبتین ہٹ گئین تب حضرت نے اونکو اونکے پسر عمرو بن معاذ کا پرسا دیا اور فرمایا اے ام سعد تو خوش ہو اور اپنے اہل قبیلہ خزرج کو خوشخبری دے کہ اونکے قتلا سب کے سب جنت مین باہمدیگر رفیق ہین اور وہ سب بارہ مرد ہین اور وہ سب اپنے اہل کے لیے شفیع ہین یہ سنکر ام سعد نے کہا یا رسول اللہ ہم سب راضی ہین اور بعد اسکے ہم مین سے کوئی اب اون قتلے پر بکا نکریگا پھر عرض کی یا رسول اللہ اون شہیدون کے خلاف اولاد کے حق مین دعا کیجیے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حُزْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْبُرْ مُصِيْبَتَهُمْ وَاَحْسِنِ الْخَلَفَ عَلٰى مَنْ خَلَفُوْا یعنے اے پروردگار اونکے دلون سے غم کو دور کر اور اونکی مصیبتون کا بدلا دے اور اونکے جانشین کو اونکے اخلاف اولاد نیکوکار کر بعد ازان حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے ابو عمرو میرے مرکب کو چھوڑ دے اونہون نے باگ گھوڑے کی چھوڑ دی اور لوگ حضرت کے پیچھے چلے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اے ابو عمرو تیرے گھر والون مین مردم مجروح بہت سے ہین اونمین کوئی اوسمین مجروح مگر قیامت مین زخمی اوٹھیگا یعنے زخمی محشور ہوگا اوسطرح کہ ہوگا رنگ اوسکا رنگ خون اور بو اوسکی بوے مشک ہین جو کوئی زخمی ہو

چاہیے کہ وہ اپنے گھر مین قیام کرے اور اپنے زخمون کی دوا کرے ولقصد میری ہمراہی کے میرے گھر تک [illegible]
نجاوین یہ امر میری جانب سے تاکیداً واجب ہے چنانچہ سعد نے درمیان اونکے بتاکید ندا دی کہ کوئی زخمی بنی عبد الاشہل کا
ساتھ رسول خدا صلعم کے بعزم ہمراہی اونکے نجاوے پس سارے مجروح ٹھہر گئے اور آگ روشن کرکے مجروحون کا علاج
کرتے تھے اور وہ سب تیس زخمی تھے پھر سعد بن معاذ حضرت علیہ السلام کے ہمراہ گھر تک گئے پھر اپنے قبیلہ کی عورتون
پاس جاکر اون سب کو گھرون سے نکالا کوئی عورت باقی نرہی مگر یہ کہ اوسکو رسول خدا صلعم کے گھر مین پہونچایا پس
وہ سب درمیان مغرب وعشا کے بکا کرتی تھین (یعنے بطریق مناحہ وماتم کے) تا آنکہ رسول خدا صلعم جب ثلث شب
گذری تھی خواب سے بیدار ہوے تو اوسوقت صداے انکا سنکر فرمایا یہ کیسی صدا ہے لوگون نے بیان کیا کہ انصار کی
عورتین حمزہ پر بکا کرتی ہین فرمایا حضرت علیہ السلام نے رَضِیَ اللّٰہُ عَنْکُنَّ وَعَنْ اَوْلَادِکُنَّ یعنے حق تعالی تم عورتون اور
تمہاری اولاد سے رضامند ہو چنانچہ ام سعد کہتی ہین کہ پھر حضرت نے ہم لوگون کو حکم کیا کہ ہم اپنے مکانون کو پھر جاوین
پس ہم بعد چند شب اپنے اپنے گھرون کو گئے اور ہمارے مرد بھی ہمراہ گئے اوس روز سے اب تک جب کبھی ہم مین
کوئی بی بی بکا کرتی ہے تو ابتدا بحمزہ رضی اللہ عنہ کرتی ہے اور بعض رواۃ نے کہا ہے کہ معاذ بن جبل زنان
بنی سلمہ کو بلا لاے اور عبد اللہ بن رواحہ زنان بلحرث بن الخزرج کو لائے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ مین نے تو
انکے جمع کرنے کا ارادہ نہین کیا تھا پھر صبح کو اونکے تئین نوحہ کرنے سے بتاکید منع کیا اور حضرت علیہ السلام نے
نماز مغرب مدینے مین آکر پڑھی اور حضرت مدینے کی طرف جو آئے تھے تو رنج مین تھے اوس صدمہ سے جو اصحاب
اور حضرت کو فی نفسہ پہونچا تھا چنانچہ ابن ابی و منافقین ہمراہی اوسکے شماتت کرتے تھے اور اونکی مصیبت و اندوہ سے
خوش ہوتے تھے اور کلمات زشت زبان پر لاتے تھے اور اصحاب مین سے ہمراہ حضرت کے پھرے جو پھرے اور
اونمین اکثر زخمی تھے اور عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بھی ہمراہی مین پھرے اور وہ زخمی تھے کہ وہ اپنے گھر مین
شب باش ہوکر زخمون کو آگ سے داغ دیتے تھے تو انہین ساری رات گذر گئی اور باپ اونکا عبد اللہ ابن ابی
کہتا تھا کہ خروج تیرا محمد کے ساتھ اس جنگ مین موافق راے میرے نتھا محمد نے میری راے کے خلاف کیا اور
چھوکرون کا کہنا مانا واللہ گویا کہ مین اس وقعہ وافتاد کو دیکھ رہا تھا تب عبد اللہ نے جواب دیا کہ جو امر خدا نے اپنے
رسول اور مسلمین کے حق مین کیا وہ محض خیر ہے اور یہود بد باتین زبان سے نکالنے لگے کہتے تھے سواے اسکے
نہین ہے کہ محمد طالب ملک ہین نبی کو کبھی ایسی مصیبت نہین پہونچتی جیسا کہ وہ اپنی ذات خاص اور اپنے اصحاب کے
بارہ مین مبتلاے مصیبت ہوے اور منافقون نے اصحاب کو حضرت سے باز رہنے پر ورغلانا شروع کیا اور
اونکو ترک رفاقت و مفارقت پر مشورہ دیتے تھے اور کہتے تھے جو لوگ تم مین سے مارے گئے اگر وہ ہمارے پاس
ہوتے تو کیون قتل ہوتے یہان تک کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ان باتون کو چند جا سے سنا اور خدمت مین [illegible]

صلعم کی حاضر ہو کر طلب اذن کرتے تھے اس امر مین کہ یہود و منافقین مین سے جس جس سے ایسی باتین سنی ہین
اوسکو قتل کرین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عمر حق تعالے اپنے دین کو غلبہ دینے والا اور اپنے
نبی کو غالب کرنے والا ہے اور واسطے یہود کے ذمہ ہے (یعنے یہ لوگ ذمی ہین) پس انکو قتل نکر عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ یہ لوگ منافق ہین فرمایا حضرت نے کیا لوگ شہادت الوہیت خدا اور شہادت میری رسالت کی
ظاہر نہین کرتے ہین عمر نے کہا ہان یا رسول اللہ یہ لوگ اظہار شہادتین کا اسلیے کرتے ہین تا تلوار سے امان پاوین
پس حال اونکا ہمپر ظاہر ہو گیا کہ وقت وقوع اس مصیبت و رنج کے خدا نے اونکے کینہ درونی کو ظاہر کر دیا تب حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تعالے نے مجکو اوس شخص کے قتل سے منع کیا ہے جو لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ
کہتا ہو اسوقت فرزند خطاب مثل آ چکے اب کبھی قریش ہمسے پیروز مند نہونگے یہان تک کہ ہم استلام رکن کرینگے
(یعنے یہان تک کہ ہم مکے مین داخل ہونگے) اور کہا راویون نے کہ عبد اللہ بن ابی کے لیے ایک مقام تھا کہ
وہ وہان ہر جمعہ کو اپنی بزرگی سمجھکر کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے کچھ بطریق خطبہ بیان کیا کرتا تھا) اور اس معمول کو کبھی
ترک نکرتا تھا چنانچہ جب رسول خدا صلعم احد سے مدینہ کو پھرے اور روز جمعہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اوسوقت عبد اللہ
کھڑا ہوکر بیان کرنے لگا کہ یہ رسول خدا صلعم جو تمہارے درمیان تمہارے سامنے ہے حق تعالے نے اوسکے
طفیل سے تمکو مکرم کیا چاہیے کہ تم لوگ اوسکی نصرت کرو اور اوسکی اطاعت کرو اور ہر گاہ اوسنے احد مین کیا تھا
جو کچھ کیا تھا (یعنے ہمراہی سے پھر آیا تھا) تو جیسا وہ ہمیشہ دستور کھڑا ہوکر یہ بات بیان کرنے لگا پس مسلمین اوسکے
پاس گیے اور کہنے لگے اے دشمن خدا بیٹھ جا اور اون لوگون مین جو اوسپر ہجوم کرکے آئے تھے ابو ایوب و
عبادہ بن الصامت یہ دونون سخت تر تھے چنانچہ یہ دونون اوسکے قریب آئے اور انکے سوا مہاجرین مین سے
کوئی اوسپر نہ اوٹھا پس ابو ایوب نے اوسکی ڈاڑھی پکڑی اور عبادہ بن الصامت نے اوسکی گردن مین ہاتھ دیکر
کہنے لگے تو لائق اس مقام کے نہین ہے پس ان دونون نے جب اوسکو نکال دیا تو وہ وہان سے نکلا اور لوگون
پر سے اوچکتا ہوا چلا اور کہتا جاتا تھا کہ گویا مین نے یہ بات بیہودہ و ناشایستہ کہی تھی وحال آنکہ مین کھڑا ہوا تھا
تا کہ تمہارے نبی کے امور کو استوار کرون اوسوقت معوذ بن عفرا نے اوسکی ملاقات کی اور کہا تیرا کیا حال ہے اوسنے کہا
مین اوسی مقام پر کھڑا ہوا تھا جہان پہلے ہمیشہ کھڑا ہوا کرتا تھا (یعنے وہان وعظ کیا کرتا تھا) پس کچھ لوگ میری قوم کے
میری طرف آئے اور اونمین سخت تر مجھپر عبادہ اور خالد بن زید تھے (یعنے ان دونون نے مجھپر سختی کی) تب
معوذ نے اوس سے کہا تو پھر چل اور اپنے لیے رسول خدا صلعم سے استغفار طلب کر اوسنے جواب دیا مجکو
پروا نہین ہے کہ وہ میرے لیے استغفار کرین پس اس باب مین یہ آیہ نازل ہوا وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا
يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ الایہ یعنے جب اون لوگون سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے حق مین

تعالوا

رسولؐ خدا استغفار کریگا تو وہ لوگ اپنا سر ہلاتے ہین یعنے انکار کرتے ہین راوی کہتا ہے گویا مین دیکھتا
اوسکے پسر کی طرف یعنے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو کہ وہ لوگون مین بیٹھا تھا اور اپنے باپ کی طرف نگاہ
نہین کرتا تھا اور اوسکا باپ یعنے ابن ابی کہتا تھا کہ محمدؐ نے مجھے مربد سہل و سہیل سے نکالدیا (مربد نام موضع
قریب مدینہ اور سہل و سہیل دو شخص تھے جنکا وہ موضع تھا)

ذکر ما نزل من القرآن باحد

یعنے ذکر ہے اون آیات قرآن کا جو بمقدمہ احد نازل ہوئین

مصنف کتاب نے کہا کہ مجھے خبر دی محمدؐ نے اونکو عبدالوہاب نے اونکو محمدؐ نے اونکو واقدی نے اونہون نے کہا
مجھسے حدیث بیان کی عبداللہ بن جعفر نے ام بکر بنت المسور بن مخرمہ سے اونہون نے کہا میرے باپ مسور
بن مخرمہ نے عبدالرحمان بن عوف سے کہا کہ ہمسے احد کا حال بیان کر اونہون نے کہا اے پسر برادر سورۂ آل
عمران مین بعد ایکسو بیس ۱۲۰ آیہ کے شمار کر تو مطلع ہوجائیگا تو گویا کہ تو ہمارے ساتھ حاضر تھا وَاِذْ غَدَوْتَ
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ الی آخر الآیہ کہا عبدالرحمان نے کہ جب صبح کو رسول خدا صلعم طرف احد کے
روانہ ہوے پس صف اپنے اصحاب کی واسطے قتال کے اسطرح درست کرتے تھے گویا کہ اونکے صف سے تیر راست
کیے جاوین اگر سینہ کسیکا نکلا نظر آتا تھا تو فرماتے تھے پیچھے ہٹ جا اور دربارہ قولہ تعالی اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ
مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا سے آخر الآیہ کہا عبدالرحمان نے کہ وہ دونون جماعت بنو سلمہ و بنو حارثہ تھی
جنہون نے قصد کیا کہ رسول خدا صلعم کے ساتھ احد کو نجاوین بعد ازان خدا نے اونکو عزیمت و ہمت دی کہ وہ
حضرت کے ہمراہ نکلے تھے وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
یعنے قلیل تھے کیونکہ تین سو اور دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ
یعنے شکر کرو اوس بات کا کہ بدر مین تمکو ظفر و فتح عطا کی اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ (یعنے روز احد) اَلَنْ
يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا الآیہ حال یہ ہے کہ قبل از خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم پر یہ آیہ نازل ہوا تھا کہ
اَلَنْ يُّمِدَّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا
وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ
مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ
عبدالرحمان نے کہا کہ پھر اون لوگون نے صبر و استقامت نکی بلکہ روگردانی کی تو روز احد مدد رسول خدا صلعم
کی ساتھ ایک ملک کے بھی نہین کی گئی قولہ مسومین راوی نے کہا معلمین یعنے سر بند شناخت کا سر پر

باندھے ہوسے (یعنے وردی) قولہ تعالے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی یعنے تاکہ مژدہ حاصل کرو تم اون
فرشتون کی امداد سے اور تاکہ تم مطمئن ہوجاؤ اونکی طرف لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ ○ یعنے حصہ پہونچاوین گے ہم اونسے احد مین پس
روٹ پھیرینگے وہ ہزیمت وخسارت پاکر لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُونَ ؏ راوی نے کہا مراد ہے اون لوگون سے جو منہزم ومفرور ہوے
روز احد اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ آیہ نازل ہوا بمقدمہ حمزہ رضی اللہ عنہ کے کہ جسوقت اونہون نے دیکھا
رسول خدا صلعم کو جو کچھ اونپر گذرا جراحات سے تو اونہون نے کہا ہم بھی اونکو یعنے کفار کو مثل کرینگے یعنے اونکی
عضو عضو کاٹین گے اوسوقت یہ آیہ نازل ہوا اور بعضون نے کہا یہ آیہ نازل ہوا شان مین رسول خدا صلعم کے
جسوقت حضرت علیہ السلام کو روز احد تیر لگا تو فرمایا کیونکر فلاح پاوینگے یہ قوم جنہون نے اپنے نبی کے ساتھ
ایسا کچھ کیا يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً راوی نے کہا اہل جاہلیت کا
یہ دستور تھا کہ جب مدت کسی کے دین کی نسبت کسی دین دار کے تمام ہوجاتی تھی اور اوسکے پاس زر قرضہ ہوجود
نہوتا تھا تو صاحب دین اوسکو مہلت دیتا تھا مگر دوگنا زر قرضہ و سپر بارہ لیتا تھا وَسَارِعُوا اِلٰى
مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ راوی نے کہا مراد ہے تکبیر اولے سے امام کے ساتھ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ کہتے ہین ایک جنت ہے چوتھے آسمان مین اَلَّذِينَ يُنْفِقُونَ
فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ ؏ راوی نے کہا مراد سراء سے یسر ہے اور ضراء سے عسر ہے وَالْكَاظِمِينَ
الْغَيْظَ مراد ہے اون لوگون سے جنکو ایذا پہونچی وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ یعنے جو کچھ اونکی طرف
عائد ہوا وَالَّذِينَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا
لِذُنُوبِهِمْ یعنے وہ لوگ دعا کرتے ہین کہ حق تعالے اونکے گناہون کی آمرزش کرے
وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى مَا فَعَلُوا راوی نے کہا یہ مسئلہ مشہور ہے لا کبیرۃ مع توبۃ ولا صغیرۃ
مع اصرار یعنے توبہ کرنے سے کبیرہ باقی نہین رہتا اور اصرار کرنے سے صغیرہ نہین رہتا بلکہ کبیرہ ہوجاتا ہے
هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ یعنے عمی وکوری سے وَهُدًى ضلالت وگمراہی سے وَلَا تَهِنُوا
یعنے قتال وجہاد مین ساتھ عدو کے وَلَا تَحْزَنُوا یعنے اوس مصیبت پر جو تم مین کسیکو پہونچی قتل اور
زخمی ہونے سے وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یعنے سرانجام تم فیروزمند ہوسے ہو روز بدر اوسقدر کہ وہ دوچند ان سے
اوس فیروزی کا جو اونکو تمسے روز احد حاصل ہوئی ہے اِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ یعنے جراحات روز احد
فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ یعنے زخمہای روز بدر وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ

اور [illegible] نہین کیا اونہون نے اوس کام پر جو کہا اونہون نے ۱۲ ۱۳۸ یہ بیان ہے لوگون کو ۱۲ ۱۳۹ اور ہدایت ہے ۱۲ ۱۳۹ اور سستی مت کرو اور بزدل نہو جاؤ ۱۲ ۱۳۹ اور غمگین نہو ۱۲

یعنے اونکے لیے غلبہ وظفر ہے تو تمہارے لیے بھی ہے اور نیکوئی عاقبت خاص تمہارے لیے مقرر ہے وَ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے قتال کرنے والون کو ہمراہ اپنے نبی کے وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ یعنے جو کوئی قتل ہوا روز احد وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے آزمالیوے اون لوگون کو جنہون نے قتال و جہاد کیا اور ثابت قدم رہے وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ یعنے مشرکین اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ یعنے کہ کون شہید ہوا احد میں یا مبتلا ہے بلا ہوا اون میں وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ یعنے کس نے صبر کیا ہے اوس روز وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ راوی نے کہا کہ تلوارین اون لوگون کے ہاتھون مین تھین یعنے کچھ لوگ اصحاب نبی صلعم مین وہ تھے جنہون نے تخلف کیا تھا بدر سے یعنے روز بدر پیچھے رہ گئے تھے اور وہی لوگ وہ ہین جنہون نے اب بھی دربارہ خروج طرف احد کے رسول خدا صلعم سے الحاح و اصرار کیا تاکہ جائزہ و غنیمت کو پہونچین پس جبکہ روز احد آیا تو بھاگے اونمین سے جو بھاگے اور بعضون نے کہا کہ نزول اس آیہ کا دربارہ اون چند نفر کے ہے جو قبل خروج نبی صلعم کے طرف احد کے آپس مین کلام کرتے تھے کہ کاش ہم گروہ مشرکین سے ملاقات کرتے پس یا تو ہم اوپر ظفریاب ہوتے یا ہم فائز بشہادت ہوتے پھر جب کہ روز احد اونکو موت کا سامنا ہوا تو وہ بھاگ گئے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ راوی نے کہا کہ روز احد ابلیس صورت جمال بن سراقہ الثعلبی کی نبکر پکارنے لگا کہ محمد قتل ہوئے پس اصحاب ہر طرف متفرق ہو گئے پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ گویا مین مثل بزکوہی کوہ پر چڑھا جاتا تھا یہان تک کہ مین خدمت مین رسول خدا صلعم کی پہونچا اور اوسیوقت حضرت علیہ السلام پر یہ آیتین نازل ہوئی تھین وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ الآیۃ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ یعنے جو کوئی منہ پھیریگا وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا یعنے کسی نفس کو اختیار نہین ہے کہ وہ بدون اجل اپنے مرجاوے اور یہ جسب منشار قول ابن ابی ہے جسب اوسنے اپنے یارون کو پھیر آیا اور روز احد جو شہید ہو گئے تھے وہ ہو سکتے لَوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا پس حق تعالے نے خبر دی اور اوسکو آگاہ کیا کہ وقت معین کا نوشتہ ہے اور فرمایا ہے حق تعالے نے کہ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا یعنے جو کوئی عمل کرتا ہے واسطے دنیا کے ہم اوسکو اوسی دنیا سے جسقدر چاہتے ہین دیتے ہین وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ یعنے جو کوئی ارادہ آخرت کا رکھتا ہے نُؤْتِهٖ مِنْهَا ہم اوسکو اوسی آخرت سے ثواب دیتے ہین وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ

راوی نے کہا کہ ربیون یعنے جماعت کثیر فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
وَمَا ضَعُفُوا یعنے اون لوگون نے اپنی گردنین نہین ڈالین اور ارادے اونکے ضعیف نہین ہوے
وَمَا اسْتَكَانُوا یعنے ذلیل نہین ہوے سامنے دشمنون کے وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ
خبر دیتا ہے اونکو اس بات کی کہ وہ صابر ہین وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا رَبَّنَا
اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا الی قوله وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ یعنے اونکو ظفر و نصرت عطا کی اور
آخرت مین اونکے یعنے جنت کو واجب کیا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا
يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوا خَاسِرِينَ یعنے اگر تم لوگ اطاعت یہود و منافقین
کروگے جس بات مین کہ وہ تمکو مخذول کرتے ہین تو پھیر وہ تمکو پچھلے پاؤن پھیرینگے اور تم پھر جاؤگے نقصان
اوٹھائے ہوے بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ مراد ہے مومنین سے کہ حق تعالے تمکو دوست رکھتا ہے
سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ یعنے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فتح ہوئی ہماری رعب سے
ایک مہینے کی راہ سامنے اور ایک مہینے کی راہ پیچھے وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ
إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ حس بمعنی قتل ہے یعنے وہ ایسا خدا ہے جسنے تمکو خبر دی کہ اگر تم صبر و استقامت کروگے
تو پروردگار تمہارا مدد کریگا تمہاری پانچہزار فرشتون سے حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ
یعنے سستی و بددلی کی تمنے دشمن سے اور باہم تنازع کی تمنے مراد اس سے اختلاف کرنا تیراندازون کا ہے
اوس مقام مین جہان اونکو رسول خدا صلعم نے ٹھہرایا تھا اور نافرمانی کی سنا اونکا حکم قیام سے کیونکہ حضرت علیہ السلام
اونکو پہلے سے مامور کرچکے تھے کہ اوس مقام سے تجاوز نکرنا اور اپنے موضع قیام سے جدا نہونا اگرچہ تم دیکھنا
کہ ہم قتل ہوتے ہین تب بھی تم ہماری مدد کو نہ آنا اور اگر تم دیکھنا کہ ہم تاراج اموال غنیمت کرتے ہین تب بھی
تم ہمارے شریک نہونا مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ یعنے ہزیمت مشرکین وحالانکہ تم خود
اولٹے پھرے بھاگتے ہوے مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا یعنے لشکر مشرکین مین جو کچھ
مال غنیمت سے تھا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ یعنے وہ لوگ جو منجملہ تیراندازون کے
ثابت قدم رہے اور نہین جدا ہوے وہ لوگ عبد اللہ بن جبیر اپنے افسر سے اور نہ اون لوگون سے جو
عبد اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے تھے اور کہا ابن مسعود نے کہ جب سے مین نے اس آیہ کو سنا تب سے
مین نے اصحاب رسول خدا صلعم مین سے کسیکو ایسا نہین دیکھا کہ وہ ارادہ دنیا کا رکھتا ہو ثُمَّ صَرَفَكُمْ
عَنْهُمْ یعنے اوسوقت کہ تمکو اونپر غلبہ تھا لِيَبْتَلِيَكُمْ تاکہ رجوع کرین مشرکین یعنے دوسری بار سے
قتل کرین اونکو جو قتل ہوے تم مین سے اور مجروح کرین جو زخمی ہوے تم مین سے وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ

یعنے عفو کیا خدا نے اونسے جو اوس روز تم مین سے فرار ہو گئے تھے اور عفو کیا اوس شخص سے بھی جسنے ارادہ کیا تھا
جو کچھ کیا تھا تاراج غنیمت سے پس خدا نے ان سب باتون کو اون سے عفو کیا اِذْ تُصْعِدُوْنَ یعنے جب تم بھاگ
بھاگے جاتے تھے وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤی اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ یَدْعُوْكُمْ فِیْۤ اُخْرٰىكُمْ
یعنے وہ لوگ چلے جاتے تھے بھاگے ہوے اور چڑھے جاتے تھے کوہ پر اور رسول اونکا اونکو پکارتا تھا کہ ای گروہ
مسلمین مین رسول خدا ہون میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ پر کوئی حضرت علیہ السلام کیطرف مائل نہوتا تھا پس اس بات کو
بھی خدا نے تمسے عفو کیا فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ پس غم اول تو زخم ہونا اور قتل ہونا تھا اور دوسرا غم وہ تھا جب
سنا تھا کہ رسول خدا صلعم شہید ہو گئے چنانچہ اس غم آخر نے اوس غم اول زخمی ہونے اور قتل ہونے کو بھلا دیا تھا اور
بعضون نے کہا ہے کہ غم اول وہ تھا جب بھاگ کر پہاڑ پر چڑھ گئے اور نبی صلعم کو چھوڑ گئے تھے اور غم دوسرا جسوقت
مشرکین نے ہرطرف سے اونپر ہجوم کیا اور اونکے سرون پر پہونچ گئے بلندی جبل سے پس اوسوقت غم اول بھول گئے
اور بعضون نے کہا ہے کہ غمًا بغم بلا پر بلا آزمایش پر آزمایش ہے لِّكَیْلَا تَحْزَنُوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ
یعنے تاکہ یاد نکرو جو کچھ کہ فوت ہوا تمہارا اونکے مال کے تاراج کرنے سے اور نہ یاد کرو جو کچھ کہ پہونچا تمکو قتل و مجروح ہونے سے
تم مین ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا الی قوله مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا
زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے مین نے اس قول کو معتب بن قشیر سے بواسطہ سنا کیونکہ مجہپر اوسوقت نیند کا غلبہ تھا اور مین کالح یعنی سخت نیند مین تھا
مین نے خود اوسکی زبانی نہین سنا اور وہ یہ کلام کہتا ہو حالانکہ اس بات پر لوگ مجتمع ہین کہ معتب صاحب اس قول کا ہے یعنی لو کان
لنا من الامر شیء ما قتلنا ههنا قال اللہ عز وجل لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِكُمْ
لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ یعنے اونکو کچھ چارہ نتھا اس بات سے
کہ وہ خود چلے جاتے طرف اپنے مصارع و مقاتل کے وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِیُمَحِّصَ
مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ یعنے تاکہ خدا تمہارے کینون کو اور تمہاری کھوٹی باتون کو تمہارے دلون سے نکالے
وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے جو لوگ دل مین پوشیدہ رکھتے ہین نفع یا غش یعنی کھری یا
کھوٹی باتون کو اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ
الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا مراد اون لوگون سے ہے جو روز احد مفرور ہوے تھے یعنے
جو کچھ اونکو مصیبت پہونچی تو اونکے بعض گناہون کے سبب تھا وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ یعنے اونکو فرار سے
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ الی قوله مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا
راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی بمقدمہ ابن ابی کے پس حق تعالے فرماتا ہے مومنین سے کہ تم لوگ ایسا
کلام نکرو اور نہ کہو جو ابن ابی نے کہا اور وہی وہ ہے جو حق تعالے نے فرمایا کَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا یعنے ہو جاؤ

مثل کفر کرنے والون کے لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ الیٰ آخر الآیہ یعنے جو کوئی قتل بسیف ہو یا مرجاوے دشمن کے مقابلے مین یا مرابطہ مورچال مین تو یہ بہتر ہے جو کچھ جمع کیا جاوے مال دنیا سے لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ یعنے روز قیامت تم سب خدا کی طرف پھیرے جاوگے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ یعنے رحمت خدا سے تو اونکے لیے نرم دل ہے لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنے وہ اصحاب جو بھاگ گئے تھے فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ حق تعالے نے حکم کیا اپنے نبی کو کہ اصحاب سے مشورہ کرین مگر خاص دربارہ حرب فقط چنانچہ رسول خدا صلعم کسی سے کسی امر مین مشاورہ نہین کرتے تھے مگر مقدمہ حرب فَاِذَا عَزَمْتَ یعنے جب لوگون کو تو جمع کرے فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی تھی روز بدر جبکہ لوگ غنیمت مین ایک چادر سرخ لائے تھے (کہ وہ گم ہوگئی تھی) چنانچہ منافقین نے کہا کہ ہم نہین دیکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (یعنے ایسا کہ نہین سکتے) مگر حضرت نے اوسکو لیا ہوگا تب یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ یعنے جو شخص خدا پر ایمان لاوے کیا وہ مثل اوس شخص کے ہے جو خدا کے ساتھ کفر کرتا ہو هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ یعنے فضیلتین ہین درمیان اونکے نزدیک حق تعالے کے لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ یعنے القرآن وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ یعنے القرآن وَالْحِكْمَةَ قول ہے وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وقولہ عز وجل اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا الیٰ آخر الآیۃ یہ وہ مصیبت ہے جو ہوئی اونکو روز احد کہ قتل ہوئے مسلمین مین سے ستر آدمی مع اون لوگون کے جو زخمی ہوئے قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ یعنے بسبب کرنے تمہاری نافرمانی رسول کی مراد نافرمانون سے رُماۃ ہین یعنے تیرانداز وقولہ تعالے قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا یعنے قتل کیا مسلمین نے روز بدر ستر آدمی اور اسیر کیا ستر نفر کو وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ یعنے روز احد فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا یعنے تاکہ معلوم کرے خدا بعلم ظہوری اون لوگون کو جنکو آزمایا کہ اونہون نے قتل کیا اور قتل ہوئے اور معلوم کرے منافقون کو وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّاتَّبَعْنٰكُمْ یہ قول ابن ابی ہے وقولہ اَوِ ادْفَعُوْا یعنے زیادہ کرو جمعیت کو اور بعضون نے کہا ہے یعنے دعا مانگو اپنا ابی نی

بدون محمد کہا اگر ہم جانتے کہ قتال ہوگی تو ہم تمہاری تبعیت کرتے یعنی وہ کہتا تھا کہ نوبت قتال کی نہ آویگی بعد ازان حق تعالی نے فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی لقولہ تعالے اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا یہ مقولہ ابن ابی ہے قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ نازل ہوئی یہ آیت بمقدمہ ابن ابی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الی قولہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ کہا ابن عباس نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جب بھائی تمہارے شہید ہوے احد میں تو ارواحین اونکی شکمہاے طیور سبز میں داخل کی گئین کہ وہ جنت کی نہرون پر وارد ہوتی ہین اور اوسکی میوؤن کو کھاتی ہین اور سونے کی قندیلون مین زیر سایہ عرش بسیرا کرتی ہین اور جسوقت اپنے کھانے اور پینے کی چیزون سے خوشبو پاتے ہین اور خوبیان اپنی جایگاہ و سیرگاہ کی دیکھتے ہین تو کہتے ہین کاش بھائی ہمارے اون چیزون کو جانتے جنسے خدا نے ہمکو مکرم کیا ہے اور جن نعمتون مین کہ ہم ہین تاکہ جہاد سے کنارہ نکرتے اور وقت حرب سے باز رہتے تب فرمایا حق تعالے نے کہ پیغام تمہارا مین اونکو پہونچاتا ہون پس نازل کیا حق تعالے نے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا الآیۃ اور رسول خدا صلعم سے ہمکو حدیث پہونچی ہے کہ شہیدون کا مقام لب نہر جنت پر سبز گنبدون مین ہے صبح و شام اونکا رزق وہان مہیا ہوتا ہے اور اس آیۃ کی تفسیر مین ابن مسعود رضؓ کہتے تھے کہ ارواح شہدا کی پیش خدا مانند طیور سبز کے ہے کہ اونکے بسیرون کے لیے قندیلین عرش مین لٹکتی ہین اور عیش و سیر کرتے پھرتے ہین جس جنت مین چاہتے ہین اور پروردگار تمہارا اوپر نگاہ کرتا ہی اور اونکو اطلاع دیتا ہے کہ اونسے کہتا ہے آیا کسی چیز کی تم خواہش رکھتے ہو تا مین تمہارے لیے اوسکو زیادہ کرون تو وہ کہتے ہین اے پروردگار ہمارے کیا ہم جنت مین عیش و آرام نہین کرتے پھرتے ہین جہان چاہتے ہین پھر دوبارہ اوپر اطلاع[عہ] کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کس چیز کی تم خواہش کرتے ہو تا اوسکو مین تمہارے لیے مہیا کرون تب وہ کہتے ہین اے رب ہمارے اعادہ کر ہماری روحون کو ہمارے بدنون مین کہ ہم پھر قتل کیے جاوین تیری راہ مین اور کہا ابن مسعود نے دربیان قولہ تعالے اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ الی آخر الآیہ کہ یہ وہ لوگ ہین جنہون نے غزوہ کیا مثل سختی شیرون کے اور کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھے خبر دی عبد الحمید بن جعفر نے اونہون نے اپنے باپ سے سنکر کہا کہ ماہ محرم مین شب یکشنبہ کو ناگاہ عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی دروازہ رسول خدا صلعم پر حاضر ہوے اور بلال بھی دری دولت پر بیٹھے تھے اور اذان دے چکے تھے منتظر برآمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے یہان تک کہ حضرت باہر تشریف لائے تب مزنی حضرت کی طرف دوڑے اور عرض کی یا رسول اللہ مین اپنے اہل سے چلا جب ملل مین آیا

تو ناگاہ وہان قریش اوترے ہوے تھے مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین ان لوگون مین داخل ہون اور انکے
اخبار سنون چنانچہ مین اونکے پاس جا بیٹھا پس مین نے ابوسفیان اور اوسکے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے
کہ ہمنے کچھ نہین کیا کہ تم لوگ اوس قوم کی سختیون کو پہونچے اور اونکے لوہے کی تیزی اوٹھائی پس چاہیے کہ
پھر چلو تاکہ جو لوگ باقی رہ گئے ہین ہم اونکا استیصال کرین اور صفوان اس بات سے اونکو منع کرتا تھا پس حضرت
علیہ السلام نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور اون دونون سے جو کچھ مزنی نے کہا تھا ذکر کیا تب اون دونون نے
کہا طلب و تلاش کیجیے دشمنون کو ورنہ وہ لوگ اطفال پر آپڑین گے پس جب حضرت نے اس مشورہ کو مسلم کیا
تو لوگ گئے ہوے پھر جمع ہونے لگے اور حضرت علیہ السلام نے بلال کو حکم کیا کہ وہ لوگون مین ندا دیوے اور
لوگون کو حکم کرے کہ دشمن کو طلب و تلاش کرین **راویون** نے کہا کہ روز یکشنبہ صبح کو رسول خدا صلعم نے مدینہ مین
امر بطلب دشمن کیا پس لوگ نکلے و حال آنکہ وہ زخمی تھے و در بیان قولہ تعالے اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ الی قولہ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ و چونکہ ابوسفیان نے
روز احد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ بدر کا بموعد صفرا شروع سال پر کیا تھا اسلیے لوگون نے ابوسفیان
سے کہا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وعدے کو کیون وفا کیا تب اوسنے نعیم بن مسعود الاشجعی کو مدینہ
کی طرف روانہ کیا تاکہ مسلمین کو مشغول و مخوف کرے موعود بدر پہ آنے سے اور یہ شرط کی کہ اگر اون لوگون کو عزم خروج
طرف موعود بدر کے باز رکھے تو اوسکے لیے دس ناقہ جائزہ مین دلوے اور اوسنے اسطرح بیان کرے کہ قریش نے
جماعت کثیر جمع کی ہے اور تمہارے گھرون پر آئے ہین اگر تم اونکی طرف خروج کروگے تو وہ تمکو قتل کرینگے
پس قریب تھی یہ بات کہ وہ مسلمین کو یا اونمین سے چند آدمیون کو مشغول و مصروف کرے یہان تک کہ یہ خبر
رسول خدا صلعم کو پہونچی تو فرمایا قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی میرے ہمراہ
نہ نکلیگا تو مین تن تنہا خروج کرونگا پس یہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنکر مسلمانون کی آنکھین کھل گئین یعنی اونکو
بصیرت حاصل ہوئی تب وہ بطریق تجارت کے نکلے اور بدر مین موسم تھا فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ
وَفَضْلٍ یعنے تجارت مین بہت سا نفع اوٹھایا لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْۤءٌ کہ نوبت قتال کی نہ پہونچی
اور بدر مین آٹھ روز مقام کیا پھر وہان سے پھر آئے اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ
اَوْلِیَآءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ یعنے شیطان خوف مین ڈالتا ہے تمکو اپنا دوستدار بناکر
اور اوسکو ڈراتا ہے جو کوئی اوسکی اطاعت کرتا ہے وَلَا یَحْزُنْکَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ
اِنَّھُمْ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیْئًا اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ
یعنے محبوب رکھتے ہین کفر کو ایمان پر وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِھِمْ

یعنے جسقدر کہ اونکے بدنون کو صحت و تندرستی دیجاتی ہے اور اونکو رزق ملتا ہے اور اونکو غلبہ و ظفر دکھلایا جاتا ہے اونکے اعدا پر تو یہ سب اونکو یہی سامان مہلت ہے تاکہ سوجب مزید اونکے کفر کا ہو مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اس سے مراد ہے مبتلا سے مصائب ہونا اہل اسلام کا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ یعنے مقرب کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے رسولون میں اور بیان قولہ تعالےٰ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ الی قولہ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ راوی نے کہا جس مال کا حق ادا نہین کیا گیا یعنے زکوۃ وغیرہ نہین دی گئی وہ قیامت مین اژدہا بنکر آویگا اور صاحب مال کی گردن مین لپٹا ہوا اوسکو دونون ہنسلیون مین ڈستا ہوگا اور کہیگا مین تیرا مال ہون لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ راوی نے کہا جب نازل ہوئی یہ آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فنحاس یہودی نے کہا خدا فقیر ہے اور ہم غنی ہین کہ وہ ہمسے قرضہ مانگتا ہے وَقَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وقولہ تعالےٰ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ تمہارے کفر سے اور باعث تمہارے قتل کرنے کے انبیا کو اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ یہ وہ آیت ہے جسکو یہود نے پڑھی وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ یعنے یہود سے وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا یعنے عرب والے اَذًى كَثِيْرًا سے آخر الآیہ راوی نے کہا نازل ہوئی یہ آیت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو قبل مامور ہونے کے ساتھ جہاد کے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ الی قولہ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ کہا لیا گیا علما سے یہود سے عہد اس بات کا کہ کتمان صفت حضرت علیہ السلام کا نکرین لیکن اونہون نے اسکو پس پشت ڈالا اور اسکو اونہون نے وسیلہ اپنی روزی کا کیا اور صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل ڈالا وقولہ تعالےٰ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا راوی نے کہا یہ آیت نازل ہوئی دربارہ مردم منافقین چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بارادہ جہاد نکلتے تھے تو وہ منافق کہتے تھے کہ جب آپ جہاد کرینگے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ چلین گے پھر جب حضرت علیہ السلام غزوہ کرتے تھے تو وہ لوگ ساتھ نہین دیتے تھے اور بعضون نے کہا وہ لوگ یہود تھے اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ کہا راوی نے

کہ نماز پڑھتے تھے کھڑے ہوکر اور بیٹھکر اور اپنے پہلوؤن پر لیٹکر وقولہٖ تعالی رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا راوی نے کہا وہ منادی قرآن
ہے کیونکہ نہین ہے ایسا کہ کل مردم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو وقولہ تعالے فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا
وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا یعنے مہاجرین جو کہ
نکل آئے تھے وَلَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ
یعنے تجارت اونکی اور پیشہ اونکا وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ
وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ یعنے عبداللہ بن سلام يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا
وَرَابِطُوْا راوی نے کہا عہد رسول خدا صلعم مین رباط سوا اسکے نماز بعد نماز کے نتھا یعنے بدل جہاد
مردم سوا اسکے ربط دینے کے ایک نماز کو دوسری نماز سے نتھا اور بیان کیا جابر بن عبداللہ نے کہ جب
سعد بن ربیع احد مین شہید ہوے تو رسول خدا صلعم مدینے کیطرف پھرے بعد ازان حمراء الاسد کیجانب
تشریف فرما ہوے اور برادر سعد بن ربیع نے آنکر میراث سعد کی لی اور سعد کی دو بیٹیاں اور بی بی اونکی
حاملہ تھی اور حال مسلمین کا یہ تھا کہ میراث لیتے تھے اوسی دستور پر جو جاہلیت مین مقرر تھا یہان تک کہ شہید ہو
سعد بن ربیع پھر جب اون لڑکیون کا چچا وہ سارا مال لیگیا اور اوسوقت تک فرائض نازل نہوئی تھی اور
زوجہ سعد کی زن ہوشیار تھی اوسنے طعام ضیافت گوشت و روٹی تیار کرکے رسول خدا صلعم کو طلب کیا اور وہ
اون روزون اسواف مین تھی پس ہم لوگ خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین صبح سے حاضر ہوے اور
اسی عرصہ مین کہ ہم لوگ حضرت کے پاس بیٹھے تھے اور ذکر معرکہ احد کا کررہے تھے کہ کون کون شہید ہوا
مسلمین مین سے اور ذکر سعد بن ربیع کا بھی ہوتا تھا ناگاہ حضرت نے فرمایا اوٹھو ہمارے ساتھ چلو پس
ہم ساتھ چلے اور ہم بیس آدمی تھے پھر جب ہم اسواف مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور ہم لوگ بھی اونکی
ہمراہ پاس زوجہ سعد کے داخل ہوے تو ہمنے دیکھا کہ اوسنے باغ مین دو درخت خرما کے پانی کا چھڑکاؤ کیا تھا
اور چٹائی خرمے کی وہان ڈال دی تھی جابر بن عبداللہ نے کہا واللہ مسند و فرش پورا نتھا کہ ہم لوگ بیٹھتے
اور رسول خدا صلعم سعد بن ربیع کی باتین کرتے تھے اور اوسپر رحمت بھیجتے تھے اور فرماتے تھے مین نے
اوس روز دیکھا کہ نیزون کی انی اوسکے بدن سے پار ہوگئین یہان تک کہ وہ شہید ہوا پھر اس حال کو
عورتون نے سنا تو سب رونے لگین اور حضرت کی آنکھون سے بھی آنسو ٹپکنے لگے اور اون عورتون کو
رونے سے کچھ منع نہین کیا جابر نے کہا کہ اوس عالم مین رسول خدا صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسوقت ایک شخص
اہل جنت سے تمکو سامنے نظر آویگا جابر نے کہا ہم لوگ دیکھنے لگے کہ کون شخص ہمارے سامنے سے آتا ہے

کہ ناگاہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سامنے سے نظر آئے تب ہم لوگون نے بڑھکر اونکو خوشخبری دی کہ تمہارے
حق مین حضرت نے ایسا فرمایا ہے بعد ازان ابوبکر رض نے قوم پر سلام کیا لوگون نے جواب سلام دیا پھر وہ بیٹھ گئے
بعد ازان حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے سامنے سے آویگا پھر ہم لوگون نے
درمیان شگاف سے دیکھنا شروع کیا کہ اب کون آتا ہے کہ ناگاہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سامنے سے
دکھائی دیے تب ہم لوگ اوٹھے اور جو کچھ اونکے حق مین حضرت نے فرمایا تھا اوس سے اونکو مژدہ دیا پھر وہ
آئے اور بعد سلام کے بیٹھ گئے بعد ازان حضرت نے پھر فرمایا کہ ایک شخص اہل جنت مین سے تمہارے
سامنے نمایان ہوگا پھر ہم درمیان شگاف مردم سے دیکھنے لگے کہ اب کون آتا ہے تو دفعۃً علی بن ابی طالب
سامنے سے نمودار ہوے پھر ہم لوگ اوٹھے اور بڑھکے اونکو بشارت جنت کی دی اور وہ بھی آئے اور
بعد سلام بیٹھ گئے بعد ازان کھانا آیا جو برتن مین تھا اور اسقدر رکھا تھا کہ بقدر کھانے ایک آدمی یا دو آدمی کی تھا
چنانچہ حضرت علیہ السلام نے اوس طعام مین اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ او بسم اللہ تب ہم اوسمین کھانے لگے
یہانتک کہ ہم لوگ سیر و آسودہ ہوگئے اور ہمنے نہین دیکھا کہ اوس طعام مین سے کچھ گھٹا ہو بعد ازان
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اس طعام کو اوٹھا لیجاؤ تب اوسکو اوٹھا لیگئے بعد ازان ایک طبق رطب تازہ
توڑا ہوا یا کچھ دیر کا ہمارے سامنے آیا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا بسم اللہ نوش کرو جو برتن کا تھا پھر ہم کھانے لگے
یہانتک کہ سیر و آسودہ ہوگئے اور بیشک ہمنے دیکھا کہ جسطرح وہ طبق آیا تھا ویسا ہی رہا اور وقت نماز ظہر آیا
پس حضرت علیہ السلام نے ہمکو نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہین لگایا بعد ازان اپنی جگہ پر بیٹھے اپنے مقام
نشست پر پھر آ بیٹھے اور باتین کرنے لگے بعد ازان وقت نماز عصر آیا اوسوقت بقیہ طعام حاضر کیا گیا کہ اوس سے
سب سیر و آسودہ ہوے تب حضرت اوٹھے اور نماز عصر ہمکو پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہ لگایا (یعنی اوسوقت تک
آیہ وضو نازل نہوا تھا) بعد ازان زوجہ سعد بن ربیع اوٹھکر سامنے آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ سعد بن ربیع
احد مین شہید ہوا اور جو کچھ اوسکا متروکہ تھا اوسکا بھائی آکر وہ سب لے گیا اور حال یہ ہے کہ دو اپنی بیٹیان
چھوڑ گیا ہے اون دونون کے پاس کچھ مال نہین ہے اور یا رسول اللہ عورتین بیاہی نہین جاتی ہین مگر مال سے
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے اسکا پروردگار پیچھے سعد کے اوسکے ترکہ مین احسان اور نیکی کرے اور فرمایا
کہ اس مقدمہ مین مجھپر ابھی کچھ حکم نازل نہین ہوا جب مین یہان سے مدینہ کو پہونچون تو وہان میرے پاس تم
پھر آئیو پھر جب حضرت علیہ السلام اپنے دولتسرا کو تشریف لائے اور دروازہ پر جلوس فرمایا اور ہم لوگ بھی اونکے
پاس بیٹھے چنانچہ یکایک حضرت پر سختی وحی بمثل شدت غشیان طاری ہوئی ہم لوگون نے جانا کہ حضرت پر ہنگام
نزول وحی کا ہے بعد ازان حضرت اوس سے فارغ ہوے اور عرق جبین انور سے مثل موتیون کے ٹپکنے لگے

پس فرمایا زوجہ سعد کو میرے پاس حاضر کرو جابر نے کہا کہ ابو مسعود و عقبہ بن عمرو گئے اور زوجہ سعد کو بلا لائے
جابر نے کہا کہ وہ عورت ہوشیار و تیز طبع تھی پس حضرت نے فرمایا تیرے لڑکون کا چچا کہان ہے اوسنے کہا
یا رسول اللہ وہ اپنے گھر مین ہوگا فرمایا اوسکو میرے پاس بلا لا بعد ازان فرمایا تو بیٹھ اور ایک شخص کو بھیجا
کہ دوڑتا ہوا جاوے اور اوسکو لاوے اور وہ درمیان قبیلہ بلحرث بن الخزرج کے تھا پس وہ آیا اور خستہ درماندہ تھا
تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے مال متروکہ مین سے دو ثلث مال اپنے بھائی کی بیٹیون یعنی
اپنی بھتیجیون کے حوالہ کر یہ سنکر زن سعد نے پکار کر تکبیر کی کہ سب اہل مسجد نے صدا سے تکبیر سنی پھر فرمایا حضرت
نے کہ اور ہشتم اوس متروکہ کا اپنے بھائی کی زوجہ کو دے اور باقی جو تیرے پاس رہجاوے اوسکو تو لے
اور اوس روز تک بچہ شکم وارث نہین ہوتا تھا اور وہ جو اوسوقت حمل مین تھین وہ ام سعد بنت سعد بن ربیع ہین
زوجہ زید بن ثابت کی یا زوجہ خارجہ بن زید کی تھین اور جب کہ عمر رضی اللہ عنہ متولی خلافت ہوے اور اوس ام سعد
بنت سعد کو جو حمل مین تھی زید اپنے عقد نکاح مین اسوقت لا چکے تھے تب زید نے اپنی زوجہ سے کہا اگر تجھکو چاہئے
تو اپنے باپ کے میراث مین کلام کر کیونکہ امیر المومنین نے بچہ شکم کو اب وارث کیا ہے اور تو روز شہادت
اپنے باپ سعد کے حمل مین تھی اوسنے کہا مجھے اپنے بھائی سے اب کچھ مطالبہ نہین ہے اور جب احد مین مشرکین
شکست پا کر بھاگ گئے تھے تو اول جو شخص احد سے خبر فرار مشرکین کی لیچلا تھا وہ عبد اللہ بن امیہ بن المغیرہ تھا کہ
اوسنے مکے مین جانا ناپسند کیا اور طائف مین گیا اور خبر دی کہ اصحاب محمد ظفریاب ہوے اور ہملوگون کو شکست پا لی
اور آنے والون مین اول مین تمہارے پاس آیا ہون راوی نے کہا کہ اور یہ ذکر ہے اوسوقت کا جب کہ ابتدا
اول مین مشرکین کو ہزیمت ہوئی تھی و بعد ازان کہ مشرکین جب بطرف تاراج کے پھر پڑے اور پہونچ گئے ...
پہونچے لیکن اوسوقت اول جس شخص نے حال قتل اصحاب محمد اور ظفر قریش سے قریش مکہ وغیرہ کو خبر دی وہ وحشی
غلام تھا اور کہا واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی موسی بن شیبہ نے قطن بن وہب الیثی سے
اور وہ ... سے کہا جب وحشی پاس اہل مکہ کے خبر مصائب اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیکے خبر قتل و جرح و ہزیمت
اونکی لایا اور وہ اپنے ناقہ پر چار روز کے اندر آیا جب مکے مین پہونچا تو وہ ایک ثنیہ یعنی ٹیلے پر چڑھ گیا جو
کوہ حجون پیشروتہ تھا اور وہ قریب مکہ واقع ہے تب اوسنے باواز بلند ندا دی یا معشر قریش یا معشر قریش بار بار
یہان تک کہ لوگ اوسکے پاس جمع ہوے کیونکہ وہ سب خائف تھے کہ کوئی بد خبری نہ لایا ہو پس جب وحشی اونکو اجتماع سے
راضی ہوا تو کہنے لگا تم سب باہم خوش ہو کہ ہمنے اصحاب محمد کو قتل کیا اور ایسے طور کا قتل کرنا کہ مثل اوسکے
کسی لشکر مین کبھی قتل نہین کیا گیا اور محمد کو ہمنے مجروح کیا اور اونکو مجروح چھوڑ آئے ہین اور بڑے سردار لشکر
حمزہ کو قتل کیا ہے بعد ازان لوگ ہر طرف متفرق ہوے اور قتل اصحاب محمد سے شاد تھے اور ہر جگہ اظہار سرور

کرتے چلے جاتے تھے اوس وقت جبیر بن مطعم نے وحشی سے خلوت کی اور پوچھا کہ دیکھ تو کیا کہتا ہے وحشی نے کہا
واللہ میں نے سچ کہا ہے جبیر نے کہا تو نے حمزہ کو سچ قتل کیا ہے اوس نے کہا واللہ میں نے اوسکے پیٹ میں برچھا
مارا یہانتک کہ اوسکی دونوں رانوں سے نکل آیا میں جب لوگوں نے اوسکو آواز دی اوس نے کچھ جواب نہ دیا تب میں نے
اوسکا کلیجہ نکالا اور میں اوسکے تئیں تیرے پاس لایا ہوں تاکہ تو اوس کلیجہ کو دیکھے ابن جبیر نے کہا تو نے ہماری لڑکیوں
اور عورتوں کے حزن و غم کو دور کیا اور ان لوگوں کے مارے جانے سے ہمنے اپنی جانوں کو تقویت دی پس اوس روز
ابن جبیر نے اپنی عورتوں کو حکم کیا کہ خوشبو اور روغن سر کو جو ترک کیا تھا تو اب پھر استعمال میں لاویں اور معویہ بن المغیرہ
بن ابی العاص جو اوس روز شکست اوٹھا کر بھاگا تھا تو اپنے سامنے سر اوٹھائے چلا گیا اور قریب تھا رات کو سو رہا
جب صبح ہوئی تو مدینہ میں داخل ہوا اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مکان پر آیا اور دق الباب کیا تب زوجہ عثمان
ام کلثوم بنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان یہاں نہیں ہیں وہ رسول خدا صلعم کے پاس ہیں اوس نے کہا
اونکے پاس کسیکو بھیجکر طلب کر اسلیے کہ میرے پاس اوسکی امانت زر قیمت ایک اونٹ کی ہے کہ میں نے اوسکی بابت
اول سال میں بیچا تھا اب میں اوسکی قیمت لایا ہوں اور نہایت تو میں چلا جاتا راوی نے کہا پس ام کلثوم نے آدمی بھیجا
عثمان کو بلوایا جب وہ آئے تو اوسکو دیکھکر بولے واسطے تجھپر تو نے مجھکو بھی ہلاک کیا اور اپنی جان کو بھی ہلاکت میں
ڈالا تو یہاں کیوں آیا اوس نے کہا اے ابن عم اے بھائی میرے تجھسے زیادہ کوئی میرا قریب نہیں ہے اور نہ زیادہ
تجھسے کوئی حق والا ہے پس عثمان نے اوسکو اپنے گھر کے اندر ایک گوشہ میں داخل کیا بعد ازاں وہ خود
بیچ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور ارادہ کیا کہ اوسکے لیے امان حاصل کریں وحال آنکہ قبل آنے
عثمان کے حضرت رسول خدا صلعم فرما چکے تھے کہ تحقیق معویہ مدینہ کو چلا گیا ہے اوسکو تلاش کرو گرفتار کرو چنانچہ
لوگ اوسکی تلاش کر چکے تھے وہ ہاتھ نہ آیا تھا اور بعضوں نے کہا تھا کہ اوسکو عثمان بن عفان کے گھر میں تلاش کرو
جب وہ لوگ اوسکے مکان میں آئے اور ام کلثوم سے پوچھا گیا تو اونہوں نے اوسکی طرف اشارہ کیا تب
اون لوگوں نے اوسکو باہر نکالا اور لیکر حضرت علیہ السلام کے حضور میں حاضر کیا اور
عثمان بھی پاس بیٹھے تھے جب عثمان نے اوسکو دیکھا کہ وہ گرفتار ہو آیا تو کہا قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپکو حق
مبعوث کیا میں اسوقت نہیں آیا تھا مگر اسلیے کہ آپ سے سوال کروں اس بات کا کہ اگر آپ اوسکو امان دیویں
تو اوسکو میرے لیے ہبہ کیجیے اور بخش دیجیے یا رسول اللہ پس حضرت علیہ السلام نے اوسکو عثمان کے لیے ہبہ کر دیا
اور اوسکو امان دی اور اوسکو تین دن کی مہلت دی (یعنی تا اس مدت میں دور چلا جاوے) اور فرمایا اگر بعد
اس مدت سہ روزہ کے پھر پایا جاوے تو قتل کیا جاوے راوی نے کہا کہ عثمان وہاں سے نکلے اور اوسکے لیے
ایک شتر خرید کیا اور اوسکا سامان مہیا کر دیا بعد ازاں اوس سے کہا کہ اب تو چلا جا پس وہ کوچ کر گیا اور رسول خدا صلعم

حمراء الاسد کیطرف روانہ ہوے اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہمراہ مسلمین کے حمراء الاسد کو گئے اور معویہ بھی وہین مقیم تھا
جب تیسرا روز ہوا تو وہ اپنے ناقہ پر سوار ہو کر چلا گیا یہان تک کہ جب وہ صدور عقیق مین یعنے درمیان مقام عقیق کے
جا رہا تو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تحقیق کہ معویہ یہان سے قریب ٹھہرا ہے اوسکو تلاش کرو چنانچہ لوگ اوسکی تلاش
مین نکلے اتفاقاً معویہ راہ بھول گیا تھا لوگ اوسکا نشان پاکر پیچھے لگے آخر جو تھے روز اوسکو جا لیا اور ایسا ہوا کہ
زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر یہ دونون اوسکی تلاش مین تعجیل تمام آگے بڑھ گئے تھے تو انہین دونون نے اوسکو
مقام جماء مین پکڑ لیا پس زید بن حارثہ نے اوسکو تلوار ماری تب عمار نے کہا اسکے قتل مین میرا بھی حق ہے آخر
عمار نے اوسکو تیر مارا پس دونون نے قتل کیا بعد ازان وہ دونون وہان سے پھر کر خدمت رسول خدا صلعم مین
حاضر ہوے اور اوسکے قتل کی خبر دی اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ نفیعہ لشکر مین مدینے سے آٹھ میل پر گرفتار ہوا
اسوجہ سے کہ وہ راستہ بھول گیا تھا پس اون دونون یعنے زید بن حارثہ اور عمار بن یاسر نے اوسکو گرفتار کیا اور
وہ دونون چوڑے پھل کے تیر سے اوسکو مارنے لگے جب وہ بہت زخمی ہوا تو اوسکو زندہ ازبرای غرض پکڑ لے گئے
اور جسوقت یہ لوگ غزوہ حمراء الاسد مین مشغول تھے تو معویہ مجروح مر گیا اور غزوہ حمراء الاسد کا روز یکشنبہ کو تھا کہ
تاریخ آٹھوین شوال کی بتیسوین مہینے ہجرت سے تھی اور رسول خدا صلعم روز جمعہ مدینے مین داخل ہوے اور گویا
پانچ روز باہر رہے تھے راویون نے کہا کہ جب رسول خدا صلعم نے روز یکشنبہ نماز صبح کی پڑھی اور ہمراہ حضرت کے
اعیان قبیلہ اوس وخزرج کے تھے اور یہ سب مسجد مین پاسبانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب باش رہے تھے مثل سعد بن
عبادہ وحباب بن المنذر وسعد بن معاذ واوس بن خولی وقتادہ بن النعمان وعبید بن اوس مع اور چند آدمی
کہ اونہین مین سے تھے پھر جب حضرت علیہ السلام نماز صبح سے فارغ ہوے تو بلال کو حکم کیا تا ندا دیوے کہ حضرت
رسول خدا صلعم تم لوگون کو امر بطلب دشمن کرتا ہے (یعنے حکم جہاد وقتال کرتا ہے دشمن سے) اور نہ نکلین ہمراہ
ساتھ مگر وہ لوگ جو کل یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے راوی نے کہا کہ پھر سعد بن معاذ نکلا اور
اپنے گھر کی طرف چلے اسلیے کہ اپنی قوم کو حکم خروج کا کرتے تھے اور راوی نے کہا لوگون کے زخم ہرے تھے خصوص
اکثر بنی عبد الاشہل زیادہ تر زخمی تھے بلکہ وہ سب کے سب مجروح تھے چنانچہ سعد بن معاذ اونکے پاس آئی اور کہنے لگے
کہ حضرت رسول اللہ تمکو حکم کرتا ہے کہ اپنے دشمنون کی طلب کرو (یعنے اونسے جہاد وقتال کرو) راوی نے کہا یہ سنکر
اسید بن حضیر نے جنکے بدن مین سات زخم تھے اور وہ علاج کے ارادہ مین تھے جواب دیا سمعنا واطعنا للہ ولرسولہ
یعنے سمع قبول سنا اور اطاعت خدا اور رسول کی دل سے بجا لائے یہ کہکر اپنا ہتھیار لیا اور اپنے زخمون کے
علاج کی کچھ پروا نہ کی اور رسول خدا صلعم کے ہمراہ جا کر شریک ہوے اور اسیطرح سعد بن عبادہ اپنی قوم بنی ساعدہ
کے پاس گئے اور اونکو حکم کیا خروج وکوچ کا اونہون نے اپنے لباس حرب پہنے ہتھیار لگائے اور جا کر شریک ہوے

اوراسیطرح ابو قتادہ اہل خربا کے پاس گئے اور اوسوقت وہ لوگ اپنے زخمون کی دوا کر رہے تھے تب ابو قتادہ نے
کہا یہ منادی رسول اللہ کا آیا ہے تمکو امر بطلب دشمن کرتا ہے وہ لوگ بھی یہ سنکر جستہ اپنے ہتھیارون کی طرف اوٹھے
اور اپنے زخمون کی دوا کے واسطے اہل بتوقف نہوے چنانچہ بنی سلمہ مین سے چالیس مجروحون نے خروج کیا
از انجملہ طفیل بن النعمان کے بدن پر تیرہ زخم تھے اور خراش بن صمہ کے جسم پر دس زخم تھے اور کعب بن مالک کے
تن پر کچھ اوپر دس زخم تھے اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ کے بدن مین نو زخم تھے یہانتک کہ یہ سب لاحق ہوے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے قریب بیر ابی عتبہ کے سر راہ ثنیہ پر جو اون روزون وہی پہلی راہ تھی اور یہ سب دان
راہ خدا مسلح تھے اور صف بستہ پیش رسول خدا صلعم کھڑے ہوے پھر جب حضرت علیہ السلام نے ان لوگون کی طرف
نگاہ کی اور ان لوگون کے زخم کاری اور بڑے بڑے تھے تو حضرت نے فرمایا اللہم ارحم بنی سلمۃ اے پروردگار
بنی سلمہ پر رحم کر اور **واقدی** نے کہا کہ مجھسے حدیث بیان کی عتبہ بن جبیرہ نے اپنی قوم کے بہت
لوگون سے سنکر اون سب نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن سہل و رافع بن سہل بن عبد الاشہل جب یہ دونون احد سے
پھرے ہین اور ان دونون کو زخم بہت لگے تھے خصوص عبد اللہ زیادہ تر زخمی تھے پس جب صبح ہوئی تو اونکی قوم
کے پاس سعد بن معاذ آئے اور اونکو خبر دی کہ سرآئینہ رسول اللہ تمکو حکم طلب دشمن کرتا ہے تب ایک نے اون دونون
مین سے اپنے صاحب سے کہا اگر ہم ہمراہ رسول خدا صلعم کے ترک غزوہ کرین یعنی جہاد نکرین تو نقصان عظیم ہے
واللہ ہمارے پاس کوئی جانور سواری کا نہین ہے کہ سوار ہو کر چلے جاوین پس ہم نہین جانتے کہ کیا کرین تب عبد اللہ
نے کہا تو ہمارے ساتھ چل رافع نے کہا لا واللہ مجھ مین طاقت رفتار نہین ہے پھر اونکے بھائی نے کہا تو ہمارے ہمراہ
چل ہم تیری مدد کرینگے یعنی تجکو مدد دینگے اور میانہ روی کرینگے راہ چلنے مین جلدی نکرینگے آخر وہ دونون چلے
یہ دونون لغزش کرتے جاتے تھے یعنی لڑکھڑاتے تھے پس رافع بہت خستہ و ناتوان ہو گئے تب عبد اللہ نے
اونکو اپنی پیٹھ پر اوٹھا لیا باری باری سے کہ دوسرا شخص اوسکے پیچھے رہتا تھا یعنی برادر رافع اور یہ بھی مراد ہے
کہ رافع تھوڑی دور اپنی پیٹھ پر چڑھا لیتے تھے اور تھوڑی دور عبد اللہ پیادہ چلتے تھے یہانتک کہ یہ لوگ
رسول خدا صلعم کے پہونچے اور وقت عشا تھا لوگ آگ جلا رہے تھے اوسیوقت وہ دونون حضرت کے پاس
حاضر لائے گئے اور اوس شب کو حضرت کی حراست پر عباد بن بشر مقرر تھے اونہون نے کہا تم دونون کو اتنا
کس چیز نے روک رکھا تھا اون دونون نے اپنی علت معذوری سے اونکو مطلع کیا تب عباد نے اون دونون کے
حق مین دعا سے خیر کی اور کہا اگر تمکو دیر ہوتی اوس حالت مین کہ سواریان گھوڑون اور شترون اور ناقون کی
موجود ہوتین تو یہ تمہارے حق مین بہتر نہوتا اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ علیہ نے کہ مجھسے حدیث
بیان کی عبد العزیز بن محمد نے یعقوب بن عمر بن قتادہ سے سنکر اونہون نے کہا کہ یہ دونون آپس مین مونس تھے اور

یہ وقت اشنین دونون کا ہے آور جابر بن عبد اللہ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق کہ منادی نے ندا دی ہے کہ ہمارے ساتھ
نہ نکلیں مگر وہ لوگ جو روز گذشتہ یعنے احد کو قتال کے لیے حاضر ہوے تھے اور حال یہ تھا کہ مین حاضر ہونے پر
بڑا حریص و مشتاق تھا و لیکن میرے باپ نے مجھے میری بہنون کے پاس چھوڑا تھا اور کہا اے فرزند
سزاوار نہین ہے مجکو نہ تجکو کہ ہم اون لڑکیون کو تنہا چھوڑ جاوین کہ اونکے ساتھ کوئی مرد نہو اور مجکو اونپر خوف آتا ہے
کیونکہ وہ لڑکیان ناتوان و بیکس ہین اور مین رسول خدا صلعم کے ہمراہ جانے والا ہون کیا عجب ہے کہ حق سبحانہ تعالی
مجکو شہادت روزی کرے پس مین اون لڑکیون کی نگہبانی پر پیچھے چھوڑا گیا تھا اور والد نے مجھپر اپنے لیے اختیار
شہادت کیا و حال آنکہ اسکا امیدوار مین تھا پس اگر آپ مجکو اجازت دیوین تو مین ہمراہ چلون چنانچہ حضرت صلعم نے
اونکو اجازت ہمراہی کی دی پس جابر نے کہا جو لوگ روز گذشتہ یعنے روز احد واسطے قتال کے حاضر ہوے تھے
اونمین سے سواے میرے کوئی ہمراہ حضرت کے نہین نکلا اور سواے میرے اور لوگون نے جو روز احد حاضر
قتال نہین ہوے تھے اجازت ہمراہی کی طلب کی مگر حضرت صلعم نے انکار کیا بعد ازان رسول خدا صلعم نے علم اپنا
طلب کیا اور پھر جو اوسکا لپٹا تھا روز احد سے نہین کھلا تھا پس وہ علم علی علیہ السلام کو دیا اور بعضون نے کہا ہے
کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عطا کیا اور حضرت صلعم بر آمد ہوے اوس حالت مین کہ مجروح تھے اور رخسار پر انوار پر
نشان دو حلقہ زرہ کا تھا یعنے زرہ کی کڑیون کا نشان تھا اور پیشانی منور خستہ تھی قریب بن موے سر اور رباعیہ
یعنے دانت لب و دندان پیشین کے اندر وار شکستہ تھا اور لب مبارک اندر وار شق تھے اور شانہ راست زور ضرب سے
جو ابن قمیہ کو مارا تھا خم گیا اور جھکا تھا اور رانین دونون چھلی تھین اور پوست شگافتہ تھا پس آن حضرت
علیہ السلام داخل مسجد ہوے اور دو رکعت نماز تحیہ پڑھی اور لوگ گرد پیش جمع تھے اور اہل عوالی عراق جب اونکو
منادی نے ندا دی تھی وہ بھی آ اوترے تھے بعد ازان حضرت علیہ السلام نے پھر دو رکعت نماز پڑھی اور گھوڑا اپنا پاس مسجد کے
طلب فرمایا اور طلحہ بھی نداے منادی سنکر حاضر ہوے تھے اور منتظر تھے کہ کب رسول خدا صلعم سوار ہوتے ہین اور حضرت
اوسوقت زرہ و خود پہنے تھے کہ سواے آنکھون کے سارا جسم اطہر ڈھکا تھا فرمایا اے طلحہ تیرا ہتھیار کہان ہے طلحہ نے کہا
مین نے عرض کی بہت قریب ہے پھر مین نے جھپٹ کے اپنی زرہ پہن لی اور اپنی تلوار لی اور سپر اپنی سینے سے
لگائی اور میرے بدن مین نو زخم تھے اور مین نسبت اپنے زخمون کے رسول خدا صلعم کے زخمون پر زیادہ تر متفکر تھا
بعد ازان حضرت علیہ السلام طلحہ کے سامنے آئے اور فرمایا اسوقت قوم عدو تجکو کدھر کو کہان نظر آتے ہین طلحہ نے
منزل کی سیالہ مین معلوم ہوتے ہین فرمایا اسیکا مجھکو بھی گمان ہے اور فرمایا اے طلحہ آگاہ ہو کہ وہ لوگ مثل ہمارے
ایسا ہرگز ہمسے ظفر پاسکینگے اور بہرہ مند ہونگے یہانتک کہ حق تعالے ہمکو مکہ پر فتحمند کریگا بعد ازان رسول خدا صلعم نے
تین آدمیون کو جو اسلام لاے تھے آثار قوم کی نگرانی و جاسوسی کو روانہ کیا اور اون تینون مین دو تو سلیط

ونعمان دونون پسران سفیان بن خالد بن عوف ابن دارم بنی سهم سے تھے اور اون دونون کے ساتھ تیسرا ایک شخص تھا
جسکا نام ہمکو معلوم نہین اور وہ بنی عویم سے تھا کہ اسلام لایا تھا چنانچہ اس تیسرے نے اون دونون سے تاخیر اور
دیر کی مگر وہ دونون بشتاب روی روان تھے ان دونون مین سے ایک کی جوتی کا تسمہ یعنی اوسکی بندھی ٹوٹ گئی
اوسنے دوسرے سے کہا تو اپنی جوتی مجھے دیدے اوسنے کہا مین تو نہ دونگا تب اوسنے اوسکی چھاتی پر ایک لات ماری
کہ وہ چت گرا اور اوسکی جوتی پہنکر روانہ ہوا اور حمراء الاسد مین قوم سے لاحق ہوا اور راہ مین ایک جماعت تھی
کہ وہ مشورہ عود کا کرتی تھی یعنی مسلمین پر پھر آوین اور صفوان اونکو اس ارادہ سے منع کرتا تھا ناگاہ اوس
قوم نے جب ان دونون مردون کو دیکھا تو دونون پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا آخر جب مسلمین بمقام حمراء الاسد
اون دونون کی لاش پر پہونچے تو اونکو اپنے لشکر مین اوٹھا لیگئے تب رسول خدا صلعم نے اون دونون کو
ایک ہی قبر مین دفن کرا دیا پس ابن عباس نے کہا یہ قبر اون دونون کی ہے کہ وہ دونون باہم یار تھے پھر واپس
رسول خدا صلعم مع اصحاب اپنے روانہ ہوئے اور حمراء الاسد مین آکر لشکر کیا اور جابر نے کہا کہ اس سفر مین اکثر
زاد ہمارا تمر تھا اور سعد بن عبادہ نے تیس اونٹ تمر سے لدوا لیے تھے کہ حمراء تک کافی ہوا اور جزر یعنی کہانے
کے اونٹ ہانک لائے تھے تو ایک روز دو اونٹ نحر یعنی ذبح کرتے تھے اور ایک روز تین اونٹ نحر کرتے تھے
اور اوس روز رسول خدا صلعم نے دن کو حکم کیا کہ لکڑیان جمع کرو پھر جب شام ہوئی تو ہمکو حکم کیا کہ ہم لوگ آگ روشن کرین
تب ہر شخص نے آگ سلگائی چنانچہ اوس رات کو ہم لوگون نے پانسو جگہ آگ جلائی کہ فاصلہ بعید سے روشنی
نظر آتی تھی اور ہماری جمعیت لشکر کا تذکرہ اور ہمارے یہان کی روشنی آگ کی ہر طرف پھیل گئی یہان تک کہ
یہ سبب ہوا اسکا کہ حق تعالے نے دشمنون کی ہمت کو پست اور اونکو ڈھیلا کیا تب معبد بن ابی معبد الخزاعی
ایک کنارے سے آیا اور وہ اوسدن تک مشرک تھا اور حال یہ ہے کہ قبیلہ خزاعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح
رکھتے تھے پس معبد نے کہا یا محمد جو کچھ آپکی ذات خاص کو صدمہ پہونچا اور آپکے اصحاب کو مصیبت پہونچی ہے ہم
بہت مشتاق ہین اور ہم چاہتے تھے کہ حق تعالے آپکے سنان نیزہ کو بلند رکھے یعنی فیروزمند رکھے یا یہ معنی کہ
آپکا قدم اونچا رہے یعنی دشمن پامال ہون اور مصیبت آپکے اغیار پر پڑے یہ کہکے وہ وہان سے چلا یہانتک کہ
اور ابوسفیان اور قریش کے پاس روحا مین پہونچا اور وہ سب آپس مین کہتے تھے کہ تم لوگون نے محمد کو قتل نکیا
اور زنان نوجوان سینہ نوخیز ان سے ہم آغوش نہوئے پس تمنے ناکارہ کام کیا اور اب اون لوگون نے
عزم رجوع پر اجماع کیا ہے تب اونکے درمیان مین سے ایک کہنے والے نے کہا ہمنے کیا کچھ نہین کیا کہ اونکے
اشراف عمائد کو قتل کیا اور کیا بلا استیصال اونکے پھر آئے ہین اور کیا اونکے لیے جمعیت مال و مردم چھوڑ آئے ہین
اور کہنے والا اس بات کا عکرمہ بن ابی جہل تھا اور جب معبد پاس ابوسفیان کے آیا تو اوسنے کہا یہ معبد ہے

اور اسکے پاس کچھ خبر ہوگی اسے معبد تو اپنے پیچھے اونکو کیونکر چھوڑ آیا ہے اوسنے کہا مین محمد کو اور اوسکے
اصحاب کو اپنے پیچھے اسطرح چھوڑ آیا ہون کہ وہ لوگ آتش غضب سے تمپر مثل آگ کے شعلہ ور ہین اور تمپر آ
پہنچتے ہین اور جو لوگ قبیلہ اوس و خزرج مین سے روز احد اونسے پیچھے رہ گئے تھے وہ سب اب اونکے ہمراہ
جمع ہین اور اون لوگون نے باخود ہا تعاہد کیا ہے کہ بدون ملاقات تمھارے وہ نہ پھرینگے اور تمسے بدلا اونکا
لیوینگے اور در بارۂ قوم اپنے اور در بارۂ عاید اپنے جنکو تمنے قتل کیا سخت غضبناک ہین یہ سنکے اون لوگون نے
کہا و اسے تجھپر یہ تو کیا کہتا ہے اوسنے کہا واللہ کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ وہ اونہون نے کوچ کیا ہے کہ اونکے
گھوڑون کی چوٹیان اور کنوٹیان نظر آتی ہین بعد ازان معبد نے کہا کہ جو کچھ مین نے اون لوگون کو دیکھا ہے
اوسنے مجھی برانگیختہ کیا ہے اس بات پر کہ مین نے یہ ابیات پڑھین کَادَتْ تُهَدُّ مِنَ الْاَصْوَاتِ
رَاحِلَتِي + اِذَا سَالَتِ الْاَرْضُ بِالْجُرْدِ الْاَبَابِيلِ + تَعْدُو بِاُسْدٍ كِرَامٍ
لَا تَنَابِلَةٍ + عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِيلٍ مَعَازِيلِ + فَقُلْتُ وَيْلٌ لِابْنِ حَرْبٍ
مِنْ لِقَائِكُمْ + اِذَا تَغَطْمَطَتِ الْبَطْحَاءُ بِالْجِيلِ قریب تھا کہ ناقہ میرا
گر پڑتا جسوقت کہ زمین پر سیل ہوئی کثرت گھوڑون سے وہ گھوڑے جو تیز رو ہین اور نے والی مثل ابابیل کے
یا کثرت اونکی مثل ابابیل کے ہے اور وہ لیے دوڑتے ہین اونکو شیر مردون کو جو سخی و کوتاہی کرنیوالی نہین ہین
وقت مقابلہ دشمن کے اور نہین بھاگنے والے ہین بے سلاح یعنے سلاح چھوڑکر پس مین نے کہا ہلاکی ہووے واسطے
ابن حرب یعنے ابی سفیان کے اون لوگون کے مقابلے سے جب وقت جوش زن ہوگا صحرا بطحا ساتھ فوج کے
اور ایسا ہوا تھا کہ قبل آنے معبد کے حق تعالے نے ابوسفیان اور اوسکے ہمراہیان کو جس وجہ سے باز رکھا تھا
وہ کلام صفوان بن امیہ کا تھا کہ وہ کہتا تھا اے قوم ایسا کام نکرو کیونکہ تمنے اونسے جنگ کی ہے مین اندیشہ
کرتا ہون کہ جو لوگ قبیلہ خزرج سے روز احد پیچھے رہ گئے تھے اب کی مرتبہ وہ لوگ بھی تمپر جمع ہوے ہین پس
مناسب ہے کہ تم لوگ پھر چلو کیونکہ ابھی تک تمہین کو غلبہ ہے اور مین ڈرتا ہون کہ تم اونکی طرف قصد کرو اور
غلبہ اونکا تمپر ہوجاوے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اونمین سزاوار اعتبار صفوان ہے وحال آنکہ وہ ہدایتیاب
نہین ہے قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ پتھر اونکے لیے مثل مہر کے نقش پذیر ہین یعنے
اونکے نام پر مہر زدہ ہین کہ جس سے وہ مارے جاینگے اگر وہ لوگ پھر کر چلے جاوینگے تو وہ مانند روز دیروزہ کے
رفتہ و گذشتہ ہوجاوینگے کہ پھر عود نکرینگے پس وہ لوگ بہت پھر چلے اوس حالت مین کہ طالب اور ملاقات مسلمین
یعنے اونکے مقابلے سے بہت خائف و ترسان تھے اور ایسا ہوا کہ چند آدمی قبیلہ عبد القیس سے جو مدینہ کو جاتے
گذرا اونکا پاس ابوسفیان کے ہوا تو اوسنے کہا بھلا تم لوگ پیام میرا محمد اور اصحاب محمد کو پہونچاؤ گے اور جو کچھ

میں کہلا بھیجوں تم کہدوگے میں نے بشرط اس بات کی کرتا ہوں کہ کل بازار بکہ میں جب تم میرے پاس آؤ گے
تو میں تمہارے اونٹوں کو زبیب سے پر بار کردونگا اونہوں نے قبول کیا تب ابوسفیان نے کہا جسوقت
تم لوگ محمد اور اونکے اصحاب سے ملاقات کرو تو اونکو خبر دو اس بات کی کہ ہم سب نے اتفاق و اجماع اونپر حملہ کا
کیا ہے اور کہو کہ تم چلو ہم بھی تمہارے پیچھے آتے ہیں پس ابوسفیان وہاں سے اپنے لشکر کو لیکر گیا اور وہ قافلہ مقام
حمراء میں پاس رسول خدا صلعم کے گیا اور جو کچھ ابوسفیان نے اون سے پیغام دیا تھا اونہوں نے حضرت صلعم اور
اصحاب سے بیان کیا تو ان لوگوں نے کہا حسبنا اللہ ونعم الوکیل یعنے حق تعالے ہمکو کافی ہے اور وہ بہتر
مددگار ہے اور اسی باب میں خدائے عزوجل نے یہ آیہ نازل کیا اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ
اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ الآیہ یعنے وہ لوگ جنسے لوگوں نے کہا کہ تمہارے لیے مرد یہاں کثیر جمع ہیں
تو اونکا ایمان زیادہ ہوا وقولہ تعالے اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ الآیہ یعنی لوگوں نے امتثال امر خدا و رسول کیا بعد اسکے کہ باوجودیکہ زخمی ہو چکے تھے اور ایسا ہوا
کہ معبد نے ایک شخص کو خزاعہ میں سے پاس رسول خدا صلعم کے روانہ کیا تا اونکو خبر دیوے کہ ابوسفیان اور
اوسکے اصحاب ڈر گئے اور کانپتے پھر گئے بعد ازاں رسول خدا صلعم بعد تین روز کے مدینہ میں پھر آئے

ذکر سریہ لشکر ابی سلمہ بن عبد الاسد

یہ لشکر محرم چوتھے برس ہجرت سے بمقام قطن طرف بنی اسد کے بھیجا گیا تھا محمد
بن عمر الواقدی نے کہا مجھسے حدیث بیان کی عمر بن عثمان بن عبد الرحمن بن سعید بن یربوع
نے سلمہ بن عبد اللہ بن عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد سے اور سوا اسکے اوروں نے بھی اور اونہوں نے کہا کہ
مجھسے حدیث بیان کی اوس شخص نے جسنے ذکر اس سریہ کا کیا اور وہ محمد [illegible] اور روایت کی عمر بن عثمان نے
اونہوں نے سلمہ سے پس ان سب نے کہا کہ جب ابوسلمہ بن عبد الاسد احد میں حاضر ہوئے اور درمیان بنی امیہ
بن زید کے بمقام عالیہ اوترے تھے اور اوسوقت قبا سے آئے تھے اور اونکے ساتھ اونکی بی بی ام سلمہ
بنت ابی امیہ بھی تھیں چنانچہ ابوسلمہ احد میں زخمی ہوئے اور زخم اونکے بازو میں لگا تھا پھر جب وہ اپنے
مکان پر آئے ہیں تو اونکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم طرف حمراء الاسد کے روانہ ہوئے ہیں تب ابوسلمہ
اپنے حمار پر سوار ہو کر روانہ ہوئے اور ساتھ رسول خدا صلعم کے آکر ملاقات کی اور اوسوقت حضرت [illegible]
بلندی مقام عصبہ سے اوتر کر عقیق میں پہونچے تھے تو وہ وہاں سے ہمراہ حضرت علیہ السلام کے حمراء الاسد تک
گئے پھر جب رسول خدا صلعم مدینے کو پھرے تو ابوسلمہ بھی ساتھ آئے اور [illegible]
پھر آئے تھے اور ایک مہینا قیام کرکے دوا اپنے زخموں کی کرتے تھے یہانتک کہ زخم اچھے ہو گئے [illegible]

اور انکو پھر آسے مگر کچھ اثر پوست پر باقی تھا۔ پھر جبکہ چاند محرم کا پینتیسوین مہینے ہجرت سے دیکھا گیا تو
رسول خدا صلعم نے ابو سلمہ کو طلب کیا اور فرمایا اس لشکر کو ہمراہ لیکر خروج کر کہ مینے تمکو اس لشکر کا امیر
مقرر کیا ہے اور اونکے لیے ایک علم تیار کرایا اور فرمایا روانہ ہو تا آنکہ جب تو ارض بنی اسد پر پہونچے
تو اونپر تو پہلے زد و قتال یعنی سختی تمام سبقت کر قبل اس سے کہ گروہ اونکا تجھسے بتغلب ملاقات کرین اور حضرت
صلعم نے اونکو اور اونکے ہمراہی مسلمین کو بتقوے و خیر وصیت فرمائی چنانچہ اونکے ہمراہ اس لشکر مین ایکسو
پچاس مرد روانہ ہوے وازانجملہ ابو سبرہ بن ابی رہم تھے جو برادر مادری ابی سلمہ کے تھے اور مادر اونکی برہ
بنت عبد المطلب تھین اور عبد اللہ بن سہیل بن عمرو تھے اور عبد اللہ بن مخرمۃ العامری تھے اور بنی مخزوم سے
معتب بن الفضل بن حمراء الخزاعی تھے کہ یہ سب آپسمین حلیف تھے اور ارقم بن ابی الارقم بھی انہین لوگون
مین سے تھے اور بنی فہر سے ابو عبیدہ بن الجراح و سہیل بن بیضا تھے اور انصارین سے اسید بن حضیر
و عباد بن بشر و ابو نائلہ و ابو عبس و قتادہ بن النعمان و نضر بن الحارث الظفری و ابو قتادہ و ابو عیاش الزرقی
و عبد اللہ بن زید و خبیب بن یساف تھے اور سواے اونکے اور لوگ بھی جنکا نام ہمکو معلوم نہین اور ایسا
وہ شخص تھا جسنے رسول خدا صلعم کو آمادہ و برانگیختہ کیا چنانچہ وہ ایک شخص تھا قبیلۂ طے سے کہ مدینہ مین بارادہ ملاقات
کسی عورت قبیلۂ طے کے آیا تھا جو اس شخص کی قرابتدار تھی اور کسی صحابی کی زوجہ تھی پس اوس صحابی کی قرابتدارون
مین آکر اوترا اور صحابی سے خبر دی اس بات سے کہ مین طلیحہ و سلمہ دونون پسران خویلد کو چھوڑ آیا ہون
اس حال پر کہ وہ دونون اپنی قوم مین ساتھ اون لوگون کے ہین جو اون دونون کی اطاعت مین حاضر ہین
اور دونون کمر واسطے حرب رسول خدا صلے اللہ علیہ کے طلب کرتے ہین اور ارادہ داخلہ مدینہ کا رکھتے ہین
اور کہتے ہین کہ خاص خانۂ محمد مین درآوینگے اور اوسکے اطراف و جوانب مین جو اونکے توابع و نواحی ہین
اونکے مال و متاع لوٹین گے اور اونکے ستوران چرائی کے جو حوالی مدینہ مین چرائے جاتے ہین وہ ہانک
لاوینگے اور ہم اپنے گھوڑون پر سوار ہو کر نکلین گے کہ ہر آئنہ ہمنے اپنے گھوڑون کو شائستہ و تیز رو تیار کیا ہے
اور ہم اپنے ناقون آزمودہ پر سوار ہونگے کہ اگر ہم لوٹ کو پہونچین گے تو وہ ہمکو نہین پا سکتے ہین اور ہمارے
اونکے مقابلہ ہو جاویگا اور ہمنے ساز و سامان حرب مہیا کر لیا ہے کہ ہمارے پاس گھوڑے ہین اونکے یہان
گھوڑے نہین ہین اور ہمارے ساتھ ناقے ہین تیز روش مثل گھوڑون کے اور وہ قوم بھی خوار و خستہ خاطر ہین کیونکہ
ابھی حال مین قریش اونپر غالب آچکے ہین (یعنے بجنگ احد) کثرت جراحت آزار زخم سے اونکو مہلت نہوگی کہ
آمادۂ جنگ ہون اور اب اونکی جمعیت جمع نہوگی چنانچہ اونہین مین سے ایک شخص جسکا نام قیس بن حارث
بن عمیر ہے اونکے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے قوم واللہ یہ بات جو تم تجویز کرتے ہو میری راے کی موافق نہ

نہیں ہے قتل کرنا ہمارا اونکے تئین کچھ عوض خون نہیں ہے اور لوٹنا اونکو بدلہ لوٹ کا نہیں ہے ہمارا وطن شہر سے
بعید ہے اور ہمارے یہان مثل جمعیت قریش کے نہیں ہے کیونکہ قریش ایک مدت متوقف رہے اور عرب مین آمدورفت
کرتے ہوئے عرب سے طلب نصرت کرتے رہے اور اونکے لیے مسلمین پر بدلہ خون کا تھا کہ وہ طالب خون تھے بعد ازان
جب وہ عازم ہوئے تو اونہون نے اپنے اونٹون کو بار کیا اور گھوڑون کو کوتل لیا اور شتربار سے ہتھیارون کو لدوائے
اور اونکے ہمراہ جمعیت کثیر تھی کہ تین ہزار تو صرف مقاتل و مبارز تھے سوا اسکے اور ہمراہیان توابع کے اور منتہائے
کوشش تمہاری یہ ہے کہ تم خروج کرتے ہو تین سو آدمیون مین بشرطیکہ اسقدر بھی پورے ہوجاوین پس تم اپنی اپنی
جان کو فریب مین ڈالے ہوئے ہو کہ تم اپنے شہر سے نکلتے ہو اور مین امین نہیں ہون اس بات سے کہ تم پر شکست پڑے
پس یہ باتین اونکی روانگی مین شائع ہو گئی تھین و بعد ازان وہ لوگ اسی حیص و بیص مین تھے (یعنی میری آمد آنکی تک)
غرض کہ وہ صحابی اوس شخص کو اپنے ہمراہ حضور مین پیغمبر خدا صلعم کے لیگئے اور جو کچھ اوس شخص نے بیان کیا حضرت سے
بیان کیا حضرت صلعم نے ابوسلمہ کو بھیجا تو وہ ہمراہ اپنے اصحاب کے روانہ ہوئے اور وہ مرد طائی بھی رہبری کے لیے
ساتھ ہوا اور مسلمین راہ چلنے مین شتاب روی کرتے تھے چنانچہ اوس مرد رہبر نے مسلمانون کو راہ روشن یعنی شارع عام
سے باندیشہ خطر پھیر کر دوسری راہ پیش کی اور شبانہ روز لیے چلا گیا پس اخبار سے گذر کر قریب قطن پہونچے کہ بنی اسد
کے چشمہاے آب مین سے قطن بھی اوسکا ایک چشمہ سار ہے اور اوسی جگہ اونکا لشکر بھی جمع تھا چنانچہ مسلمین نے
اونکے مویشی کو وہان چرائی پر دیکھکر اون چرائی کے جانورون کو لوٹ لیا اور گلہ مویشی کو اپنے قابو مین کیا اور
تین نفر غلامون کو جو چرواہے تھے پکڑ لیا اور باقی چرواہے چھوڑ بھاگے اور اپنے لشکر مین آکر اس خبر کو
بیان کیا اور جمعیت لشکر ابی سلمہ کی کثرت ظاہر کرکے اونکو ڈرایا پس جماعت بنی اسد کی ہر طرف متفرق ہو گئی
تب ابوسلمہ اوس چشمہ سار پر وارد ہوئے وہان دیکھا تو درحقیقت جماعت باغیون کی منتشر ہو گئی تب وہان
لشکر کیا اور اپنی اصحاب کو ہر طرف تلاش شتران و ستوران و گوسپندان وغیرہ کے متفرق کر دیا چنانچہ اون اصحاب
کے تین گروہ کیے ایک گروہ اپنے ہمراہ رکھا اور دو گروہ کو تاراج کے لیے دو طرف مختلف مقرر کیا اور اون دونون
جماعت سے تاکید کر دی کہ تلاش کرتے ہوئے دور نکل نجانا اور بشرط سلامتی شب باشی سوا میرے پاس کے اور کہین نکرنا
اور اونکو حکم کر دیا کہ از ہمدیگر جدا ہونا اور ہر ایک جماعت پر اونہین مین سے ایک ایک افسر مقرر کر دیا تا آنکہ وہ سب
گروہ گروہ سالماً و غانماً ابوسلمہ کے پاس لوٹ آئے اور اونٹ و بکریان لوٹ لائے اور کسی سے نوبت مقابلہ کی
نہ پہونچی پس ابوسلمہ یہ سب کچھ لیکر مدینہ کو پھر آئے اور وہ مرد طائی بھی ہمراہ پھر آیا اور ایسا ہوا کہ جس شب کو وہان سے
روانہ ہوتے تھے تو ابوسلمہ نے کہا کہ اپنے غنائم کو تقسیم کروا اور ابوسلمہ نے مال غنیمت سے جو چیز اوس طائی رہبر نے
خواہش کی وہ پہلے اوسکو دین بعد ازان مال غنیمت سے حق صفی یعنی برگزیدہ و پسندیدہ واسطے رسول خدا صلعم کے

ایک غلام اپنے ایک چھوکرے کو نکالا بعد ازان اوس مال سے خمس باہر کیا پھر باقی کو درمیان اصحاب کے تقسیم کر دیا پھر
جب لوگون نے اپنے اپنے حصے پہچان لیے تو سب اونٹون اور بکریون کو ایک ساتھ ہانکتے ہوئے آگے بڑھے یہان تک
کہ مدینہ مین داخل ہوے اور کہا عمر بن عثمان نے کہ مجھسے حدیث بیان کی عبد الملک بن عبید نے عبد الرحمن بن
سعید بن یربوع سے اونہون نے عمر بن ابی سلمہ سے سنا اونہون نے کہا کہ جسنے ابو سلمہ کو زخمی کیا تھا وہ ابو اسامہ
الجشمی تھا کہ اوسنے روز احد تیر چوڑے پھال کا اونکے بازو مین مارا تھا تو وہ ایک مہینے کے عرصہ تک اوسکا علاج
کرتے رہے پھر مہینے دیکھا کہ وہ زخم اچھا ہو گیا تھا چنانچہ ماہ محرم مین پینتیسوین مہینے ہجرت سے رسول خدا صلعم نے
اونکو مع لشکر طرف قطن کے بھیجا کہ وہ دس روز سے کئی روز زیادہ باہر رہے پھر جب وہ مدینے مین داخل ہوے
تو اوس زخم کا منہ پھر کھل گیا یہان تک کہ سنتالیسوین جمادی الثانی کو اونہون نے وفات پائی اور غسل اونکی میت کا
یسیرہ چاہ بنی امیہ سے درمیان دونون منارہ چاہ کے دیا گیا اور اوس چاہ کا نام جاہلیت مین عبیر تھا سو رسول خدا
صلعم نے اوسکا نام یسیرہ رکھا بعد ازان جنازہ اونکا بنی امیہ کے یہان سے اوٹھوا کر مدینے مین دفن کیا گیا اور
بیان کیا عمر بن ابی سلمہ نے کہ بعد وفات ابو سلمہ کے میری مادر ام سلمہ عدۃ مین رہین جب عدت کی چار مہینے
دس دن گذر گئے تو رسول خدا صلعم نے ام سلمہ سے عقد نکاح کیا اور حضرت نے اونسے اونہین شبون مین صحبت کی
جو چند شب مین ماہ شوال سے باقی رہی تھین چنانچہ والدہ میری ام سلمہ کہتی تھین کہ ماہ شوال مین عقد نکاح کرنا اور اوسی
ماہ مین ہم بستر ہونا کچھ باک اور کچھ مضائقہ نہین ہے کیونکہ رسول خدا صلعم نے میرے ساتھ ماہ شوال مین عقد تزویج کیا اور اوسی شوال مین مجھسے
ہم صحبت ہوا اور تاریخ وفات ام سلمہ کی ماہ ذیقعدہ سنہ ۵۹ ہجری ہے اور ابو عبد اللہ واقدی نے کہا کہ مین نے اس حدیث کو عمر بن عثمان
الجحشی کے روبرو بیان کیا اونہون نے کیفیت سیر اور مقدمہ خروج ابی سلمہ کی تصدیق کی اور اس روایت کی صحت کا اعتراف کیا اور
مجھسے کہنے لگے کہ تمکو اوس مرد طائی کا نام بھی کچھ معلوم ہوا تھا مین نے کہا مجھکو نہین معلوم ہوا تب اونہون نے کہا کہ وہ ولید بن زہیر
بن طریف تھا چچا زینب طائیہ کا جو زوجہ طلیب بن عمیر کی تھی چنانچہ وہ مرد طائی اونہین کے یہان اوترا تھا اور اوسنے
یہ خبر بیان کی تھی پس طلیب اوس مخبر کو پاس رسول خدا صلعم کے لیگئے تب اوسنے حضرت سے خبر بنی اسد بیان کی
اور جو کچھ اونکی ارادہ مدینے کی طرف آنے کی تھی وہ سب ظاہر کیا پھر وہ مرد طائی ہمراہ مسلمانون کے راہ بتاتا چلا
اور وہی بمقام الجیش رہبر تھا پس وہ اون مسلمین کو بعد چار روز قطن مین لیگیا اور غیر رستہ سے آیا تاکہ
اوس قوم پر خبر مخفی رہے آخر گروہ مسلمین اونکے پاس اوس حال مین پہونچے جب وہ سب اپنے گلہ شتر وغیرہ کی
چرائی مین مصروف تھے تب مسلمانون نے اوس جماعت کو جا لیا تو وہ اونسے ڈر گئے پھر آمادہ جنگ ہوے اور لڑنے
لگے اور زخمی ہوکر متفرق ہو گئے پھر طائیون نے بنی اسد پر شبخون مارا اور زخمی بھی ہوے اور اونکے اونٹ اور بھیڑ کو
پکڑ لائے بعد ازان بنی اسد کو پھر کچھ مسلمانون سے چارہ نہ رہا تو وہ اسلام لائے اور واقدی نے کہا کہ ہماری

جو راوی حدیث ہین وہ بیان کرتے ہین کہ ابوسلمہ شہداے احد مین سے ہین کیونکہ وہ روز احد یہ زخمی شدید ہوئے تھے
کہ بعد اچھے ہونے کے پھر وہ زخم تازہ ہوکر فائز وفات ہوے اور یہی حال بعینہ ابوخالد الزرقی کا ہوا جو اہل عقبہ سے
تھے کہ اونکو بھی جنگ یمامہ مین بہت سے زخم لگے تھے چنانچہ بعد اچھے ہونے کے عہد خلافت عمر رضی اللہ مین پھر
اون زخمون نے جوش کیا اور باعث اونکی موت کا ہوا اور اونپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھی اور کہا
کہ یہ شہداے یمامہ سے ہے اسلیے کہ جنگ یمامہ مین زخمی ہوا اور واقدی نے کہا کہ مین نے تمام حدیث ابی سلمہ کی
سامنے یعقوب بن محمد بن ابی صعصعہ کے پڑھی تو اونہون نے کہا مجھے بھی خبر دی ہے ایوب بن عبد الرحمان بن
ابی صعصعہ نے کہ رسول خدا نے ابوسلمہ کو ماہ محرم مین چونتیسوین [۳۴] مہینے ہجرت سے ہمراہ ایکسو پچیس مردون کے روانہ کیا
اور اونہین مین سعد بن ابی وقاص اور ابو حذیفہ بن عتبہ اور سالم مولی ابی حذیفہ تھے چنانچہ یہ لوگ راتون کو چلتے تھے
اور دنون مین کہین چھپے رہتے تھے تاآنکہ چشمہ سارقطن پر وارد ہوے اور جالیا اون لوگون کو جنہون نے وہان
لشکر جمع کیا تھا پھر ابوسلمہ نے تاریکی صبح مین اونکا محاصرہ کیا اور اوسوقت مسلمین کو وعظ کرنے لگے چنانچہ اولا اونکو
امر بتقوے کیا یعنے ڈرنا خدا سے اور بچے رہنا منکرات سے پھر اونکو جہاد کی رغبت دلائی اور اونکو قتال پر
آمادہ و مستعد کیا اور درباب طلب دشمن کمال تاکید کی اور موافقت کرادی درمیان دو دو آدمیون کے یعنے
دو دو مین موافقت کرادی غرض کہ وہ سب مسلمین جو حاضر تھے پیش ازانکہ دشمن اونپر حملہ کرین خود ہوشیار و آمادہ
کارزار ہو گئے اور سامان حرب درست کر لیے اور سب نے اپنے اپنے ہتھیار لگائے یا لٹکائے راوی بعض نے اونمین سے
ایسا کیا و بعد ازان سب نے صف جنگ مرتب کی تاآنکہ سعد بن ابی وقاص نے دشمنون مین سے ایک شخص پر حملہ کرکے
تلوار ماری کہ اوسکا پاؤن کاٹ ڈالا پھر اوسکو قتل کر ڈالا پھر ایک اعرابی نے مسعود بن عروہ پر حملہ کیا اور اونپر نیزے کا
وار کیا تاآنکہ اوسنے اونکو قتل کیا اوسوقت مسلمین کو اندیشہ ہوا کہ رخت مسعود کا وہ اعرابی اوتار لیجاویگا تب اوسکو
اوسکی جماعت کیطرف ہانک دیا بعد ازان سعد نے مسلمین پر مشورہ کیا کہ کیا انتظار کرتے ہو تب ابوسلمہ نے اونپر حملہ کیا
بالآخر مشرکین چھپ رہے اور سخت گریزان ہوے اور مسلمین نے اونکا تعاقب کیا بعد ازان کہ مشرکین ہر طرف منتشر ہو گئے
تب ابوسلمہ نے اونکی طلب و تلاش سے مسلمانون کو باز رکھا اور سب مسلمین اپنے محل لشکر پر پھر آ گئے اور مسعود کو دفن کیا
اور جو جو اسباب اونکا متاع ہر قوم سے لائق لیجانے اور بار کرنے کے تھا لے لیا اور اوس مقام مین عیال و اطفال
مشرکین کے نہتے بعد ازان مسلمین وہان سے مدینے کی طرف روانہ ہوے یہان تک کہ جب چشمہ سارقطن سے
مسافت ایک شب کی راہ طے کی تو رستہ بھول گئے پس فتح اون مشرکین کے گلہ شتران پر جو چرائی پر تھے جا پہونچے
اور وہان اونکے چرواہے بھی تھے جو اپنے مالکون کی راہون سے پھر رہے تھے پس مسلمانون نے وہ سب اونٹ
ہانک لیے اور اون چرواہون کو بھی پکڑ لائے چنانچہ اوس غنیمت سے اونکو سات سات اونٹ حصہ ملا اور کہا

واقدی نے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابی سبرہ نے حارث بن الفضیل سے اونہون نے بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاص کہتے تھے جب ہم رستہ بھول گئے تو ہمنے ایک آدمی کو عرب مین سے اجرہ پر رہبر مقرر کیا کہ وہ ہمکو راہ بتاوے اوسنے کہا اگر مین تمکو گلہ شتران مشرکین کی چرائی پر لیچلون تو مجکو اومین سے کیا حصہ دوگے مسلمین نے کہا ہم تجکو پانچوان حصہ دیوین گے سعد نے کہا کہ پھر وہ مسلمین کو اون اونٹون کی چرائی پر لیگیا کہ آخر کو اوسنے بھی پانچوان حصہ لیا ❊ ❊

ذکر غزوہ بیر معونہ کہ ماہ صفر مین چھتیسوین مہینے ہجرت سے واقع ہوا

کہا واقدی رحمہ اللہ نے کہ مجھسے حدیث بیان کی محمد بن عبد اللہ وعبد الرحمان بن عبد العزیز ومعمر بن راشد وافلح بن سعید وابن ابی سبرہ وابو معشر وعبد اللہ بن جعفر نے اور ہر ایک نے اس حدیث کو مع طائفہ رواۃ کے نقل کی اور بعضے انمین سے بابت اس حدیث کے بڑے ضابط تھے اور سوا ان لوگون کے جنکے نام مذکور ہوے اور اور بھی راوی اس حدیث کے ہین اور مین نے ہر ایک کی روایت کو جمع کیا (اور طریق جمع حدیث کا ربط دینا اختلافات کا ہے) چنانچہ راویون نے کہا کہ عامر بن مالک بن جعفر ابو البرا جو ملاعب الاسنہ یعنے برچھیت تھا خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہوا اور دو گھوڑے اور دو ناقے اوسنے حضور مین پیشکش کیے حضرت صلعم نے فرمایا کہ مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا پھر حضرت نے اوسکو دعوت طرف اسلام کے کی یعنے تکلیف قبول اسلام کی دی اوسنے قبول تو نہین کیا مگر گریز بھی نہین کیا بلکہ یہ کہا کہ اے محمد مین آپکے اس امر کو بہتر وبزرگتر دیکھتا ہون مگر میرے پیچھے میری قوم ہے اگر آپ اپنے اصحاب مین سے چند اشخاص میرے ساتھ روانہ کیجیے تو مجکو امید ہے کہ وہ لوگ آپ کی دعوت یعنے دعوت اسلام قبول کرین اور آپ کے امر کی پیروی کرین پس اگر وہ لوگ آپ کے دین کی اتباع کرینگے تو کیا خوب غلبہ آپ کے امر کا ہوگا تب رسول خدا صلعم نے فرمایا مجھے اپنے اصحاب کے لیے اہل نجد سے اندیشہ ہے عامر نے عرض کی آپ اصحاب پر اہل نجد سے کچھ اندیشہ نہ کیجیے اگر کوئی اونمین سے پیش آویگا تو مین آپکے اصحاب کا شریک ومددگار ہون اور ایسا ہوا کہ انصار مین سے ستر مرد نوجوان وہ تھے جو قرا قرآن کہلاتے تھے اونکا معمول یہ تھا کہ جب شام ہوتی تھی تو حوالی مدینہ مین جاکر تلاوت اور تعلیم وتعلم قرآن کرتے تھے اور نمازین پڑھتے تھے اور جب صبح پیش آتی تھی تو آب شیرین پر گذر کرتے تھے اور وہان سے پھرتے ہوے لکڑیان چنکر حضرت صلعم کے محلات مین پہونچاتے تھے اور انکے گھر والے جانتے تھے کہ یہ سب شب کو مسجد مین رہتے ہین اور اہل مسجد جانتے تھے کہ یہ سب اپنے مکانون مین شب باش رہتے ہین چنانچہ رسول خدا صلعم نے انہین سب کو طرف بیر معونہ کے روانہ کیا تاآنکہ یہ لوگ گئے اور جاکر بیر معونہ مین قتل کیے گئے پس آن حضرت صلعم نے پندرہ روز تک اونکے قاتلون پر بددعا کی یعنے لعنت کی اور ابو سعید خدری نے کہا

کہ یہ سب ستر مرد تھے اور بعضون نے کہا کہ وہ سب چہل تن تھے اور میرے نزدیک بھی ثابت ہے کہ سب چالیس آدمی تھے
اور آنحضرت صلعم نے ایک نوشتہ یعنے نامہ اپنا ان لوگون کے ہمراہ کر دیا تھا اور اپنے اصحاب مین سے منذر بن
عمرو الساعدی کو اون جوانون پر امیر و افسر کر دیا تھا چنانچہ یہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ بیر معونہ پر پہونچے اور
بیر معونہ ایک چشمہ ہے چشمہا ے بنی سلیم سے اور وہ درمیان مین ارض بنی عامر و بنی سلیم کے واقع ہے اور یہ دونون
یعنے ارض بنی عامر و ارض بنی سلیم دو شہر شمار کیے جاتے ہین بیر معونہ سے اور کہا **واقدی** رحمہ اللہ نے
کہ مجھسے **حدیث** بیان کی مصعب بن ثابت نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے سنکر اونہون نے
کہا کہ منذر ہمراہ اوس رہبر کے جو بنی سلیم سے تھا اور نام اوسکا مطلب تھا بیر معونہ کو روانہ ہوے جب وہان پہونچے
تو اوسمین لشکرگاہ کیا اور اپنی سواری و بار برداری کے جانورون کو چرنے چھوڑ دیا اور اونکی چرائی پر حارث
بن صمہ اور عمرو بن امیہ کو تعینات کیا اور حرام بن ملحان کے ہاتھ نامہ رسول خدا صلعم کا روانہ کیا تا وہ درمیان
بنی عامر کے جاکر وہ نامہ پاس عامر بن طفیل کے پہونچا وے چنانچہ جب حرام اون لوگون کے درمیان پہونچا اور نامہ
پہونچایا تو اون لوگون نے نامہ پڑھا اور عامر بن طفیل نے جھپٹکر حرام کو قتل کیا اور بنی عامر کو پکارنے لگا کہ
قتال مسلمین پر سب جمع ہون مگر اون لوگون نے انکار کیا اسلیے کہ پہلے سے عامر بن مالک ابو براء جو اونکا چچا تھا
پاس قوم کے گیا تھا اور پکار آیا تھا کہ مین نے اصحاب محمد کی شرکت و مددگاری کی ہے تم لوگ اونسے تعرض نکرنا
لہذا اون لوگون نے کہا کہ ہم ابو براء کے عہد مددگاری و پناہ دہی کو نہ توڑینگے اور عہدشکنی نکرینگے پس عامر
اور بنو عامر نے ہمراہ ہونے سے عامر بن طفیل کے انکار کیا پھر جب بنو عامر نے انکار کیا تو عامر نے دیگر قبائل
مسلمانون پر مدد مانگی مثل قبیلہ سلیم و قبیلہ عصیہ و قبیلہ رعل کے پس یہ سب قبیلے اوسکے ساتھ چلے اور ان سبنے عامر بن طفیل کو اپنا سردار کیا
عامر بن طفیل نے کہا کہ مین قسم دیتا ہون خدا کی کہ کوئی شخص تنہا اسطرف نجاوے پس اون لوگون نے اوسکی
پیروی کی تا آنکہ ان لوگون نے مسلمانون کو اسحالت مین پایا کہ وہ سب اپنے صاحب اور امیر کے پاس منتظر
ہوسکے تھے تب وہ لوگ اوسکے پیچھے پیچھے آگے بڑھے پھر ان لوگون سے مسلمانون کی ملاقات ہوئی اور
منذر بھی اونکے ہمراہ تھے پس بنو عامر نے مسلمانون کو گھیر لیا اور اونپر ہجوم و غلبہ کیا اور صحابہ اہل اسلام
قتال کرنے لگے تا آنکہ سارے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہوگئے اور صرف منذر بن عمرو باقی رہگئے تب
بنو عامر نے منذر سے کہا کہ اگر تو چاہتا ہو تو ہم تجکو امان دیوین منذر نے کہا مین اپنا ہاتھ تمہارے ہاتھ مین نہین
دیتا ہون اور نہ تمہاری امان منظور کرتا ہون مگر ہان اتنی دیر امن چاہتا ہون کہ مقتل حرام بن ملحان تک
پہونچون بعد ازان امن تمہاری مجھسے نکل جاویگی پس ان لوگون نے منذر کو امان دی یہان تک کہ منذر
مقتل حرام بن ملحان پر آئے تب اون لوگون نے اپنی امان اوسے نکال لی بعد ازان منذر نے اونسے قتال کی

تا آنکہ شہید ہوے چنانچہ یہی اشارہ ہے قول رسول خدا صلعم سے جو حق مین منذر بن عمرو کے ارشاد ہوا تھا
اعنق لیموت یعنے سبقت و شتابی کی منذر نے موت کے لیے جو کہ حارث بن الصمہ و عمرو بن امیہ جانورون کو
چرائی پر لے گئے تھے تو اون دونون نے بلندی پر نگاہ کی اور اوڑنا اور متوجہ ہونا طائرون کا طرف اپنے
منزل و لشکر گاہ کے دیکھا تب یہ دونون آپسمین کہنے لگے واللہ اصحاب ہمارے قتل ہوگئے واللہ ہمارے
اصحاب کو سواے اہل نجد کے اور کسی نے قتل نہین کیا پس ایک اونچی زمین یعنے ایک ٹیلے پر دونون چڑھ
تو کیا دیکھتے ہین کہ اصحاب اونکے مقتول پڑے ہین اور سوار اونکے کھڑے ہین تب حارث بن الصمہ نے
عمرو بن امیہ سے کہا اب تیری کیا راے ہے اونہون نے کہا میری راے یہ ہے کہ مین جاکر رسول اللہ صلعم
سے ملون اور یہ ماجرا بیان کرون حارث نے کہا مین وہ نہین ہون کہ جس جگہ منذر قتل ہوے وہان سے
مین پیچھے ہٹ جاؤن آخر یہ دونون آگے بڑھے اور قوم بنی عامر سے ملاقات کی اور حارث اونسے
قتال کرنے لگے اور اون مین سے دو نفر کو قتل کیا بعد ازان اون لوگون نے حارث کو پکڑ لیا اور اسیر کیا
اور عمرو بن امیہ کو بھی اسیر کر لیا تب اونہون نے حارث سے کہا جو کچھ تو چاہتا ہو وہ ہم تیرے ساتھ کرین اور
ہم تیرا قتل کرنا نہین چاہتے حارث نے کہا تم مجھے مقتل منذر اور حرام پر پہونچا دو پھر امن و امان تمہاری
مجھسے ساقط ہو جاوے اونہون نے کہا اچھا ہم یون ہی کرتے ہین پھر اونہون نے حارث کو وہان پہونچا دیا
اور قید سے چھوڑ دیا پس حارث نے اونسے قتال کی اور اونمین سے دو آدمی کو قتل کیا بعد ازان خود بھی
قتل ہوے اور اونکو یون قتل نہین کیا بلکہ اونکو بھالا مارا پھر بھالے مین چھید لیا اور عمرو بن امیہ جو کہ اونکی
قید مین تھے اور لڑے نہ تھے تو اونسے عامر بن الطفیل نے کہا کہ ہر آئنہ میری ماں پر نذر یا منت ہے
رہا و آزاد کرنا ایک قیدی و بندی کا پس تو اوسکی طرف سے آزاد ہوا اور ابن امیہ کی پیشانی کے بال
اونکھیڑ لیے یعنے چوٹی اونکی کاٹ لی و بعد ازان عامر بن الطفیل نے عمرو بن امیہ سے پوچھا کہ تو اپنے
اصحاب کو پہچانتا ہے اونہون نے کہا ہان مین جانتا ہون تب وہ اون شہیدون مین پھرنے لگا
اور ابن امیہ سے اونکے نسب دریافت کرنے لگا بعد ازان ابن طفیل نے کہا آیا انمین سے کوئی شخص
گم بھی ہے اونہون نے کہا کہ ہان انمین عامر بن فہیرہ مولی ابی بکر کو مین نہین پاتا ہون اوسنے کہا وہ
تم مین کیسا شخص تھا عمرو بن امیہ کہتے ہین کہ مین نے کہا وہ ہم مین افضل اور اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
اول تھا اوسنے کہا مین تجھسے اوسکی خبر بیان کرون اور ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا کہ اس شخص نے اوسکو
بھالا مارا اور جب اسنے اپنا بھالا اوس سے کھینچ لیا تو اوسکو ایک شخص طرف بلندی آسمان کے لیگیا یہانتک
کہ پھر وہ مجکو نظر نہین آتا تھا عمرو نے کہا مین بولا فذلک عامر بن فہیرۃ یہ عامر بن فہیرۃ کا حال ہے اور جسنے اونکو قتل کیا

وہ شخص بنی کلاب سے تھا اوسکا نام جبار بن سلمی تھا وہ ذکر کرتا تھا کہ جب مین نے اوسکو بھالا مارا تو مین نے اوس سے یہ کہتے ہوے سنا فزت واللہ یعنے واللہ مین فیروزمند و رستگار ہوا جبار کہتا ہے مین نے اپنے دل مین کہا کہ فزت اوسکے قول سے کیا اوسکا مقصد ہے پھر مین پاس ضحاک بن سفیان الکلابی کے آیا اور مین نے اوسکو اس واقعہ سے خبر دی اور اوسکے قول فزت سے سوال کیا کہ اس سے اوسکی کیا مراد تھی اونہون نے جواب دیا کہ مقصد اوسکا جنت ہے اور کہا جبار نے کہ پھر ضحاک نے مجھپر عرض اسلام کیا تو مین نے قبول اسلام کیا اور باعث قبول اسلام میرے تئین وہ امر تھا جو وقت قتل عامر بن فہیرہ کے واقع ہوا اونکو اوٹھائے جانے سے طرف بلندی آسمان کے اور جبار نے بیان کیا کہ ضحاک نے خدمت مین رسول اللہ صلعم کے ایک عرضی لکھی اوسمین خبر میرے اسلام لانے کی اور کیفیت اوس واقع کی جو مقتل عامر بن فہیرہ سے مین نے دیکھی تھی مندرج کی حضرت نے فرمایا کہ ملائکہ نے جثہ عامر بن فہیرہ کا نظر مردم سے نہان کر دیا اور وہ علیین مین داخل کیا گیا الغرض جب خبر واقعہ بیر معونہ کی رسول خدا صلعم کو پہونچی تو اس خبر کے ساتھ اوسی ایک شب مین اور چند مصیبتین جمع ہوئین ایک تو مصیبت شہدا و بیر معونہ اور خبر مصیبت مرثد بن ابی مرثد اور روانگی محمد بن مسلمہ کی چنانچہ رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ یہ نتیجہ عمل ابو براء کا ہے کیونکہ مین اس بات سے کارہ تھا یہ امر مجھے پسند نتھا چنانچہ جس شب کو خبر واقعہ بیر معونہ کی آئی اوسکے صبح کو نماز صبح مین بعد رکوع کے قاتلان شہداء بیر معونہ پر بد دعا و لعن کی پس جب سمع اللہ لمن حمدہ پڑھ چکے تو یہ دعا اون قاتلون پر پڑھی اَللّٰھُمَّ اُشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَرِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ فَاِنَّھُمْ عَصَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِبَنِیْ لِحْیَانَ وَعَضَلٍ وَالْقَارَۃِ اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ وَسَلَمَۃَ بْنَ ھِشَامٍ وَعَیَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَالْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللّٰہُ لَھَا وَاَسْلَمُ سَالَمَھَا اللّٰہُ یعنے اے پروردگار سخت پامالی و ہلاکی ڈال قبیلہ مضر پر اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان و بنی زغب و بنی رعل و بنی ذکوان و بنی عصیہ کے کہ ان سب قبیلون نے نافرمانی خدا اور رسول کی کی ہے اے پروردگار تجھپر لازم ہے انتقام ساتھ بنی لحیان اور قبیلہ عضل اور قبیلہ قارہ کے اے پروردگار نجات دے ولید بن الولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش ابن ابی ربیعہ کو اور ناتوان مسلمانون کو اور قبیلہ غفار کی خدا مغفرت کرے اور قبیلہ اسلم کو حق تعالے سلامتی عطا کرے بعد ازان حضرت صلعم نے سجدہ کیا اور اسیطرح حضرت علیہ السلام نے پندرہ روز تک یہی دعا پڑھی اور بعضون نے کہا چالیس روز تک تا آنکہ یہ آیہ نازل ہوا لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ

او یعذبہم فانہم ظالمون یعنے اس امر مین تیرے لیے کچھ اختیار یا کوئی محل تردد نہین ہے
کیونکہ شاید حق تعالے اونپر متوجہ ہو کہ وہ اسلام لاوین یا اونپر عذاب کرے جبکہ وہ اپنے کردار پر اصرار کرین اسلیے
کہ وہ ظالم و فاجر ہین اور انس بن مالک کہتے تھے اللہم یا رب یہ کلمہ حیرت و حسرت مین کہا جاتا ہے یعنے
اے اللہ اے پروردگار کہ روز بیر معونہ ستر مرد انصار مین سے تھے اور ابو سعید خدری نے کہا کہ انصار مین سے
کئی جگہ ستر ستر آدمی شہید ہوے چنانچہ ستر مرد روز احد اور ستر آدمی دفعۃً بیر معونہ مین اور ستر شخص معرکہ
یمامہ کے دن اور ستر تن بروز جنگ جسر ابی عبیدا ور جناب رسول خدا صلعم کو جسقدر صدمہ شہداء بیر معونہ کا ہوا
اوسقدر اور کہین کے شہیدون پر غمگین نہین ہوے اور انس کہتے تھے کہ حق تعالے نے حق مین شہداء بیر معونہ
کے قرآن نازل کیا تھا یعنے کچھ آیتین نازل کی تھین کہ اونکو پڑھتے تھے یہان تک کہ وہ منسوخ ہوگئین (یعنے
متروک) منجملہ اونکے یہ دو آیتین ہین بلغوا قومنا انا لقینا ربنا فرضی عنا و رضینا عنہ یعنے
وہ کہتے تھے کہ مشرکین ہماری قوم پر پہونچے اور ہمنے ملاقات کی اپنے پروردگار سے یعنے شہید ہوے
پس راضی ہوا پروردگار ہمارا ہمسے اور راضی ہوے ہم اوس سے یعنے اوسکی عطیۂ رحمت و کرامت سے
اور کہا رواۃ نے کہ ابو براء پھرتا ہوا مقام عیص مین آیا اور ابو براء اپنے قبیلہ مین بہت بڈھا اور بزرگ تھا
پس اوسنے اپنے برادر زادہ لبید بن ربیعہ کو وہان سے مع ہدیہ ایک فرس کے روانۂ خدمت رسول خدا صلعم کیا
سو حضرت نے اوس ہدیہ کو اوسپر واپس کر دیا اور فرمایا مین ہدیہ مشرک کا قبول نہین کرتا ہون تب لبید نے کہا
میرے ذہن مین نہین آتا کہ بنی مضر مین سے کسی نے کبھی ہدیہ ابو براء کا پھیر دیا ہو پھر حضرت علیہ السلام نے
فرمایا اگر مین نے ہدیہ کسی مشرک کا کبھی قبول کیا ہوتا تو ہدیہ ابو براء کا قبول کر لیتا تب لبید نے کہا اوسنے مجھے
آپ کی خدمت مین اسلیے بھیجا ہے کہ وہ آپ سے شفا مانگتا ہے یعنے دعاے شفا چاہتا ہے اپنے درد و بیماری
سے اور اوسکے تئین دبیلہ تھا یعنے اوسکے پیٹ مین آزار قرحہ تھا پس حضرت نے زمین سے ایک ڈھیلا مٹی کا
اوٹھا لیا اور اوسپر آپ دہن ڈالا اور لبید کو حوالہ کیا اور فرمایا اسکو پانی مین گھول کر اوسکو پلا دینا چنانچہ لبید نے
جا کر ایسا ہی کیا تو ابو براء اوس مرض سے بری ہوگیا اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے اوسکے لیے ایک قطعی
شہد کی لبید کے ہاتھ بھیجی تھی کہ ابو براء اوسکو چاٹتا تھا یہانتک کہ اچھا ہوگیا پس اوسی روز ابو براء اپنی قوم مین
پھرتا ہوا ارادہ سر زمین بلی کا رکھتا تھا (اور بلی ایک قبیلہ ہے) پھر گذرا اوسکا عیص پر ہوا تب اوسنے وہان سے
ربیعہ اپنے بیٹے کو اور لبید کو غلہ طعام دیکر بھیجا اور وہ دونون غلہ لاد کر خدمت رسول خدا مین پہونچے تو حضرت
نے ربیعہ سے فرمایا کہ دربارہ ذمہ واران تیرے باپ کے کیا معاملہ کیا گیا ربیعہ نے کہا قبیلہ نے جب کہ تلوار چلائی
اور نیزہ مارا تو اوس عہد کو توڑ ڈالا فرمایا حضرت صلعم نے ہان سچ ہے تب پسر ابی براء رخصت ہو کر چلا اور

جاکر اپنے باپ کو اس کیفیت سے مطلع کیا چنانچہ جو کچھ عامر بن الطفیل نے کیا تھا اور جو کچھ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واقع ہوا وہ ابو براء پر شاق و ناگوار گذرا اور حال یہ تھا کہ باعث پیرانہ سالی و ناتوان حالی کے اوسمین تاب حرکت نہ تھی تو اوسنے کہا کہ بنی عامر کے درمیان سے میرے بھتیجے یعنی عامر بن الطفیل نے میرے عہد امان کو توڑ دیا یہ کہکر ابو براء وہان سے روانہ ہوا یہان تک کہ اوس مقام پر پہونچا جہان بنو عامر ایک چشمہ پر چشمہای قبیلہ بلی کے موجود تھے اور اوس چشمہ کو ہدم کہتے ہین تب ان سے ربیعہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر عامر سے جا ملا اور وہ اوس وقت اپنے ناقہ پر سوار تھا پھر ربیعہ نے اوسکو بھالا مارا مگر بھالا اوسکے مقاتل سے خطا کر گیا (مقاتل جسم انسان مین وہ جگہ ہے جہان زخم لگنے سے مرجاتا ہے) اور بنو عامر شور و غوغا کرنے لگے تب عامر بن الطفیل کہنے لگا کہ مجھے ضرر نہین پہونچا مجھے ضرر نہین پہونچا یعنی زخم نیزہ نہین لگا پھر ربیعہ نے کہا کہ عہد ذمہ ابو براء کا مین نے پورا کیا عامر نے کہا مین نے اپنے عم سے عفو کیا کیونکہ یہ فعل اوسکا ہے اور اوسکی جانب سے ہوا اور رسول خدا صلعم نے دعا کی تھی کہ اَللّٰھُمَّ اھْدِ بَنِیْ عَامِرٍ وَاطْلُبْ خَفْرَتِیْ مِنْ عَامِرِ بْنِ الطُّفَیْلِ یعنی اے پروردگار ہدایت کر بنی عامر کو اور طلب کر بدلا میرے عہد شکنی کا عامر بن الطفیل سے اور جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے چلے اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی آتے تھے اور چار دن تک پیادہ پا چلے آئے پھر جب وہ درمیان مقام قناۃ کے پہونچے تو ملاقات ہوئی دو آدمی سے جو دونون بنی کلاب مین کے تھے اور وہ دونون خدمت مین جناب رسالت مآب صلعم کے گئے تھے اور حضرت نے اون دونون کو لباس پہنا دیا تھا اور اپنی جانب سے دونون کو امان دی تھی اور عمرو اس بات سے مطلع نہ تھے چنانچہ اونہون نے دونون کو فیلولہ کرایا جب وہ دونون سو گئے تو عمرو نے بر جستہ اون دونون کو قتل کر ڈالا اور یہ اسلیے کہ بنو عامر نے اصحاب بیر معونہ کو قتل کیا تھا تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا تو بھی اونکے درمیان سے ہے (یعنی اصحاب بیر معونہ سے) اور بعض روایت مین یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص بھی عمرو بن ابی امیہ کے ساتھ پھرتے تھے تو رسول خدا صلعم نے فرمایا جب کبھی تجکو مین نے کہین بھیجا تو درمیان اصحاب اپنے سے تو میرے پاس پھر آیا اور بعض نے کہا کہ سعد بن ابی وقاص ہمراہ اصحاب بیر معونہ کے نہ تھے اور اوس لشکر مین سوا انصاریون کے اور کوئی نہ تھا اور یہی ہمارے نزدیک ثابت ہے اور جب عمرو بن امیہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اون دو عامریون کے قتل کرنے کی خبر دی تو حضرت نے فرمایا تونے برا کام کیا کہ ایسے دو آدمیون کو تونے قتل کیا جنکے لیے میری جانب سے امان دیا گیا تھا اور دی گئی تھی تاکہ مین اون دونون کو خونبہا دون چنانچہ عامر بن الطفیل نے حضرت علیہ السلام کی خدمت مین نامہ لکھا اور ایک آدمی کو اپنے اصحاب مین سے ساتھ نامہ روانہ کیا تا وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کرین کہ آپکے اصحاب مین کے ایک شخص نے ہمارے دو آدمیون کو اپنے اصحاب مین سے قتل کیا حالانکہ اون دونون کے لیے آپکی جانب سے امان دیا گیا تھا تب آنحضرت صلعم نے اون دونون کی اوس قوم میں کافی خونبہا بھیجی [illegible]

دو آزاد مسلمانون کی ہوتی ہے پس وہ خون بہا دونون کا حضرت نے ادس قوم کو بھیجدیا اور واقدی نے لکھا کہ مجھسے حدیث بیان کی مصعب بن ابی الاسود نے اونہون نے عروہ سے اونہون نے کہا مشرکین کو خواہش ہوئی نسبت عروہ بن الصلت کے کہ اونکو امان دیوین اور عروہ بڑے دوستدار عامر بن الطفیل کے تھے رباوجودیکہ اونکی قوم بنی سلیم نے بھی اونکی امان دینے کی خواہش کی مگر اونہون نے انکار ہی کیا اور کہتے تھے کہ مین تمہارا امان قبول نہین کرتا اور نہ اپنی جان کو اپنے اصحاب کے مقتل سے باز رکھونگا اور راوی کہتے ہین کہ جس وقت اصحاب بیر معونہ کو گھر گئے تو وہ کو کہنے لگے کہ اسے پروردگار اسوقت ہم سوائے تیرے کسی ایسے شخص کو نہین پاتے ہین جو ہمارا اسلام سوائے تیرے تیرے نبی کو پہونچا دے سو تو سلام ہمارا اون حضرت پر پہونچا دے چنانچہ جبرئیل علیہ السلام نے اسکی خبر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہونچائی +

اسماے شہداے بیر معونہ

قریش مین بنی تیم سے عامر بن فہیرہ شہید ہوے اور بنی مخزوم سے حاکم بن کیسان جو اونکے حلیف تھے شہید ہوے اور بنی سہم سے نافع بن بدیل بن ورقا تھے جو شہید ہوے اور انصار مین سے منذر بن عمرو امیر قوم شہید ہوے اور بنی زریق سے معاذ بن ماعص تھے اور بنی النجار سے حرام و سلیمان دونون پسر ملحان کے تھے اور بنی عمرو بن مبذول سے حارث بن الصمہ اور سہل بن عامر بن سعد بن عمرو اور طفیل بن سعد تھے سو یہ دونون شہید ہوے و بنی عمرو بن مالک سے انس بن معویہ و ابو شیخ ابی بن ثابت بن المنذر اور بنی دینار بن النجار سے عطیہ بن عبد عمرو شہید ہوے اور کعب بن زید بن قیس زخمی اوٹھالائے گئے درمیان مقتولون سے وہ آخروہ روز جنگ خندق شہید ہوے اور بنی عمرو بن عوف سے عروہ بن الصلت تھے جو حلیف اس قبیلہ کے تھے بنی سلیم سے اور قبیلہ نبیت سے مالک بن ثابت و سفیان بن ثابت تھے پس یہ سب جو شہید ہوے جنکے نام محفوظ و یاد ہین وہ ہولہ مرد ہین اور عبداللہ بن رواحہ نے کہا کہ مرثیہ پڑھا جاتا تھا نافع بن بدیل کا مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ یہ اشعار پڑھتے تھے رَحِمَ اللّٰهُ نَافِعَ بْنَ بُدَيْلٍ + رَحْمَةَ الْمُبْتَغِي ثَوَابَ الْجِهَادِ صَارِمٌ صَادِقُ اللِّقَاءِ إِذَا مَا + أَكْثَرَ النَّاسُ قَالَ قَوْلَ السَّدَادِ یعنے خدا رحمت کرے نافع بن بدیل پر مثل رحمت اون لوگون کے کہ جو طالب ثواب جہاد ہین وہ تیغ زن تھا اور مقابلے کا سچا تھا اور جس وقت لوگ بہت باتین کرتے ہین تو منجملہ اونکے جو کچھ نافع کہتا تھا قول اوسکا راست و درست تھا یعنے اوسکا کلام سنجیدہ تھا اور انس بن عباس کہتے تھے کہ طعیمہ بن عدی ماموں انس کا جسکی کنیت ابوالریان تھی وہ روز بیر معونہ نکلکر اپنی قوم کو بطلب عوض خون اپنے بھتیجے کے ورغلاتا تھا اور اوبھارتا تھا یہان تک کہ اوسی نے نافع بن بدیل بن ورقا کو شہید کیا اور اوسوقت اشعار پڑھتا تھا لَسْتُ بِابْنِ وَرْقَاءَ أَنْعِي ثَأْرِي

يُعتَرِكُ تَسفِي عَلَيهِ الاَعَاصِر + ذَكَرتُ اَبَا الرَّيَّانِ لَمَّا عَرَفتُهُ + وَاَيقَنتُ اَنِّي يَومَ ذٰلِكَ ثَائِرُ + یعنے مین نے ابن ورقا خزاعی کو معرکہ مین مقیم چھوڑا یعنے پڑا ہوا کہ اوڑتی ہے اوسپر گردباد اوسوقت مین نے ابوالرّیان کو یعنے انس کے تئین یاد کیا (ابوریان کنیت انس کی تھی) جبکہ مین نے اوسکو یعنے ابن ورقا کو پہچانا اور مین نے یقین کیا کہ بے شبہہ آجکے روز مین طالب عوض خون ہون اور کہا راوی نے مین نے اپنے اصحاب سے سنا کہ وہ ان اشعار کو صحیح النقل کہتے تھے اور کہا راوی نے کہ حسان بن ثابت نے منذر بن عمرو کے مرثیے مین یہ اشعار کہے جنکا مضمون یہ ہے کہ حق تعالے ابن عمرو پر رحمت نازل کرے کہ وہ ملاقات مقابلہ کا سچا تھا اور صداقت اس بات کی فائق تر ہے لوگون نے اوس سے نسبت دو امرون کے کہا کہ ان دونون مین کوئی اختیار کرے پس اوسنے اوسی راے کو اختیار کیا جو بہتر تھی **واقدی** نے کہا کہ ابن جعفر نے قصیدہ حسان کا میرے سامنے پڑھا (یعنے جسکے یہ اشعار تھے) اور مطلع اوسکا یہ ہے کہ غیر ناذر ہے

ذکر غزوہ رجیع واقع ماہ صفر چھتیسوین مہینے ہجرت سے

واقدی نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی موسی بن یعقوب نے ابی الاسود سے اونہون نے عروہ سے اونہون نے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے اصحاب رجیع کو واسطے جاسوسی و سراغ رسانی کے طرف مکہ روانہ کیا تاکہ وہ لوگ اخبار قریش حضور مین پہونچاوین سو وہ لوگ نجدیہ کی راہ سے چلے یہانتک کہ رجیع مین آے تو وہان اونسے بنو لحیان متعرض و مزاحم ہوے **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی محمد بن عبداللہ و معمر بن راشد و عبدالرحمان بن عبدالعزیز و عبداللہ بن جعفر و محمد بن صالح و محمد بن یحیے بن سہل بن ابی حثمہ و معاذ بن محمد نے منجملہ اون لوگون کے جنکے نام معلوم نہین اور اون ہر ایک نے پارہ پارہ حدیث بیان کی اور بعضے انمین سے بڑے ضابط حدیث تھے بہ نسبت بعض کے و تحقیق کہ جو کچھہ اونہون نے مجھسے حدیث بیان کی مین نے اوس سب کو جمع کیا چنانچہ اون راویون نے کہا کہ جب سفیان بن خالد بن نبیح الہذلی قتل کیا گیا تو بنو لحیان پاس قبیلہ عضل اور قارہ کے گئے اور اونکے لیے حصہ اور عطیہ شتران و ستوران سے مقرر کیا اس بات پر کہ وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس جاوین اور اونسے کلام کرین اس نہج سے کہ وہ چند اشخاص اپنے اصحاب مین سے اونکے یہان بھیجین تا وہ اونکو دعوت اسلام کرین (کذب وہ اس حیلے سے آوین) تو ہم قتل کرین اوس شخص کو جنہون نے ہمارے سردار یعنے سفیان کو قتل کیا ہے اور باقیون کو اسیر کرکے پاس قریش کے مکہ مین لیجاوین اور اونسے ان لوگون کی قیمت لیوین اسلیے کہ اون لوگون کے نزدیک کوئی چیز زیادہ تر اس سے محبوب نہین ہے کہ اصحاب محمد مین سے کوئی بھی اونکے پاس پکڑا آوے تو اوسکو مثلہ کرکے یعنے اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے قتل کرین اور یہ بعوض اون لوگون کے جو اونمین سے روز بدر مارے گئے غرض کہ سات آدمی عضل و قارہ سے کہ یہ دونون دو قبیلہ ہین پاس خزیمہ کے اقرار باسلام کرتے ہوے داخل ہوے اور

رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ ہمارے یہان اسلام کا ظہور ہوا ہے آپ چند اصحاب اپنے ہمارے ساتھ بھیجدیجیے
تا وہ لوگ ہمکو قرآن سکھلاوین اور مسائل اسلام کے بتاوین چنانچہ حضرت علیہ السلام نے سات آدمی مثل مرثد بن ابی مرثد
اور خالد بن ابی البکیر اور عبد اللہ بن طارق البلوی حلیف بنی ظفر کو اور اونکے برادر مادری معتب بن عبید حلیف
بنی ظفر کو اور خبیب بن عدی کو جو بلحرث بن الخزرج سے تھے اور زید بن دثنہ کو جو بنی بیاضہ سے تھے اور عاصم بن
ثابت بن ابی الاقلح کو اون لوگون کے ساتھ روانہ کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ سب دس اصحاب تھے اور امیر افسر
اونکے مرثد بن ابی مرثد تھے اور بعضے کہتے ہین کہ اونکے افسر عاصم بن ثابت بن ابی الاقلح تھے پس یہ سب روانہ ہوے
تا آنکہ چشمہ ہذیل پر جسکو رجیع کہتے ہین وارد ہوے اور وہ قریب ہدہ کے واقع ہے تب وہان چند آدمی
نکلے اور اپنے اون اصحاب کو جنکو لحیانیون نے بھیجا تھا بغرض حملہ آوری اوپر مسلمین کے پکارنے لگے اور اصحاب
محمد صلعم نے اس بات کا کچھ باک نکیا مگر یہ کہ اوس قوم مین سو تیر انداز تھے اور مسلمانون کے ہاتھون مین تلوارین
تھین چنانچہ اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے میان سے تلوارین کھینچکر کھڑے ہو رہے تب اون دشمنون نے کہا
کہ ہم تمسے لڑنے کا ارادہ نہین رکھتے ہین بلکہ ہمارا ارادہ یہ ہے کہ تمہاری عوض مین اہل مکہ سے ہم بیت حاصل کرین
(یعنے تم لوگون کو اونکے ہاتھ بیچ لیوین) اور تمہارے لیے عہد و میثاق خدا کا ہے یعنے ہم تمسے عہد کرتے ہین
اور تمکو امان دیتے ہین کہ تمکو ہم قتل نکرین پس خبیب بن عدی اور زید بن الدثنہ و عبد اللہ بن طارق نے
اسیری قبول کی کہ خبیب نے کہا اسیر کے لیے نزدیک قوم کے دست بیعت ہے یعنے مجکو ذمہ امان قوم منظور ہے
ولیکن عاصم بن ثابت اور مرثد اور خالد بن ابی البکیر و معتب بن عبید نے انکار کیا اس بات سے کہ اونکا
ذمہ اور اونکی امان کے تئین قبول کرین چنانچہ عاصم نے کہا مین نے اپنے اوپر نذر واجب کی ہے اس بات کی
کہ مین کبھی پناہ مشرکین کی قبول نکرون تب عاصم اونسے قتال کرنے لگے اور رجز مین یہ اشعار پڑھتے تھے

مَا عِلَّتِي وَأَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ + اَلنَّبْلُ وَالْقَوْسُ لَهَا بَلَابِلُ + تَنَزَّلُ عَنْ صَفْحَتِهَا الْمَعَابِلُ
اَلْمَوْتُ حَقٌّ وَالْحَيَاةُ بَاطِلٌ + وَكُلُّ مَا حَمَّ الْإِلٰهُ نَازِلٌ + إِنْ لَمْ أُقَاتِلْكُمْ فَأُمِّي هَابِلٌ

یعنے کیا خوب ہے علت دحیت استوار میری کہ مین تیر دست و تیغ بکف اور تیر دار ہون میرے ہر ایک تیر و کمان کے لیے
رمہ اسے شن وکرکر کا ہوتا ہے یعنے چلتے ہین تیر ترنج کمان سے + اور حق کیا ہے موت ہے اور باطل کیا ہے
زندگانی دنیا ہے + اور ہر چیز جو قضا و قدر الٰہی مین گذری ہے انسان پر آنے والی ہے اور انسان اوسکی طرف
آنے والا ہے اگر مین تمسے قتال نکرون تو مان میری ماتم اولاد مین رونے والی ہے + اور واقدی نے
کہا ہے کہ مین نے اپنے اصحاب مین سے کسیکو نپایا جو روایت عاصم اور اونکے اشعار سے انکار کرتا ہو الغرض راوی
کہتا ہے کہ عاصم نے اوس قوم پر تیر چلانے شروع کیے جب تیر اونکے تمام ہو چکے تو اون لوگون کو بھالا مارنے لگے یہان تک کے

تھا ابھی ٹوٹ گیا صرف تلوار باقی رہی تب عاصم نے کہا اللّٰھُمَّ اِنِّیْ حَمَیْتُ دِیْنَکَ اَوَّلَ النَّھَارِ
فَاحْمِ لِیْ لَحْمِیْ اٰخِرَہٗ یعنی اے پروردگار میرے میں نے شروع دن میں تیرے دین کی حمایت کی پس تو
حمایت کر میرے لیے میرے گوشت پوست کی آخر روز اور حال یہ تھا کہ کفار جس کسیکو اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں سے
قتل کرتے تھے اوسکا لباس اوتار لیتے تھے اور ننگا کر دیتے تھے راوی نے کہا کہ پھر عاصم نے میان تلوار کا
توڑ ڈالا اور قتال کرنے لگے یہان تک کہ شہید ہو گئے اور اونہون نے دو آدمیون کو زخمی کیا تھا اور ایک کو جان سے
مار ڈالا تھا اور عاصم یہ شعر پڑھتے تھے اور قتال کرتے تھے اَنَا اَبُوْ سُلَیْمَانَ وَمِثْلِیْ رَمٰی + وَوَرِثْتُ
مَجْدًا مَعْشَرًا کِرَامًا + اُصِیْبَ مَرْثَدٌ وَخَالِدٌ قِیَامًا میں ابو سلیمان ہون اور
مجھسا اولوالعزم کہ وارث ہون میں بزرگواری گروہ بزرگ کا قتل ہوے مرثد وخالد کھڑے کھڑے (یعنی
مجھسا شخص موجود ہو اور مرثد وخالد قتل ہو جاوین) بعد ازان مشرکین نے اونکو برچھیان مارین تا آنکہ وہ
شہید ہوے اور ایک عورت تھی سلافہ دختر سعد بن الشہید اوسکا شوہر اور چار بیٹے اوسکے مارے گئے تھے اور
اون چارون مین سے حارث ومسافع دو کو عاصم نے قتل کیا تھا چنانچہ اوس عورت نے منت مانی تھی اس بات کی
کہ اگر خدا اوسکو قدرت دیوے عاصم پر تو اونکے کاسہ سر مین شراب پیے اور جو کوئی عاصم کا سر لاوے اوسکو سو
اونٹ مقرر کیے اور اوسکی اس نذر سے عرب آگاہ تھے اور بنو لحیان کو بھی اطلاع تھی سو بعد شہادت عاصم کے اونہون نے
ارادہ کیا کہ سر عاصم کا کاٹ لیوین اور اوسکو سلافہ بنت سعد پاس لیجاوین تاکہ اوس سے سو ناقہ جائزہ لیوین تب
حق تعالے نے عاصم پر بہاری مکھیون کو جو مثل زنبور ہوتی ہین مقرر کیا کہ اون زنبورہ مکھیون نے عاصم کی حفاظت
کی پس جو کوئی عاصم کے پاس چلا اوسکا منہ نیشون سے چھید دیا اور بہت کچھ اون زنبورون سے ظہور مین آیا
کہ کسیکو عاصم پاس جانے کی مجال نرہی تب اون کافرون نے کہا کہ رات تک عاصم کو یون ہی چھوڑ دو جب رات
ہو گی تو یہ مکھیان عاصم کے پاس سے چلی جاوینگی پھر جب کہ رات آئی تو حق تعالے نے عاصم پر ایک سیلاب جاری کیا
وحال آنکہ ہوا کو گیا اوسوقت اطراف آسمان مین کہین بھی بدلی کوئی ٹکڑا ابر کا نہین دیکھتے تھے آخر وہ سیلاب
نعش عاصم کو بہا لیگیا کہ کفار نہ اون تک پہونچ سکے نہ اونکو گزند پہونچا سکے چنانچہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
ذکر عاصم کا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تحقیق عاصم نے اپنی حیات مین نذر اس بات کی کی تھی کہ وہ کسی مشرک کو
مس نکرین اور نہ کوئی مشرک اونکو مس کرے بخوف نجس ہو جانے کے شرک سے یعنی مشرک کو عاصم نجس جانتے تھے
پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ بیشبہہ حق تعالے حفاظت کرتا ہے مومنین کی جیسا حفاظت کی عاصم کی بوجہ نذر کے کفار
سے بعد وفات اونکے جسطرح وہ باز رہتے تھے اور پرہیز کرتے تھے اپنی حیات مین اور کہا راوی نے کہ سعد
بن حبیب قتال کرتے ہوے درمیان مشرکین کے [illegible] اور زید بن ثور [illegible]

کفار وہان سے خبیب اور عبداللہ بن طارق اور زید بن الدثنہ کو لیچلے اور یہ سب کمانون کے رودون مین بندھے تھے
جب اس حال سے یہ لوگ مقام مرالظہران مین آئے تو عبداللہ بن طارق نے اپنے اصحاب سے کہا یہ ہماری ساتھ
اول غدر یعنے عہد شکنی ان لوگون کی ہے واللہ مین تمہارے ساتھ نہ چلونگا کہ ہر آئنہ میرے تئین تاسی و پیروی
انہین لوگون یعنے شہیدون کی منظور ہے تب اونہون نے عبداللہ کو روکا مگر عبداللہ نے نمانا اور اپنا ہاتھ
رودہ کمان سے چھوڑا لیا اور اپنی تلوار پکڑی تو کفار اوسسے الگ ہو گئے پھر عبداللہ درمیان کفار کے دوڑ دوڑ کر
سخت حملہ کرنے لگے اور وہ لوگ اوسسے ہٹ ہٹ کر پتھر مارنے لگے یہان تک کہ اونکو شہید کیا چنانچہ قبر اونکی
مرالظہران مین ہے پھر وہان سے کفار لیچلے خبیب بن عدی اور زید بن ثابت کو تا آنکہ اون دونون کو
لیے ہوے مکے مین جا پہونچے اور خبیب کو حجیر بن ابی اہاب نے ہشتاد مثقال طلا یعنے ہشتاد دینار پر
خرید لیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بعوض پچاس شتر خواہ ستور کے خرید کیا اور بعضون نے کہا کہ اونکو بنت الحارث
بن عامر بن نوفل نے سو اونٹ پر خرید کیا اور حجیر نے جو اونکو خریدا تو واسطے اپنے بھتیجے عقبہ بن الحارث
کے لیا تھا تا کہ وہ بدلے اپنے باپ کے جو بدر مین مارا گیا تھا اونکو قتل کرے اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے
بعوض پچاس شتر کے مول لیا اور اپنے باپ کے بدلے اونکو شہید کیا اور بعضون نے کہا کہ اس خرید مین
بایہ کہ زید کی خرید مین چند قریش شریک تھے اور جب خبیب اور زید کو مکے مین داخل کیا تھا تو شہر حرام شہر
ذیقعدہ تھا تو حجیر نے خبیب بن عدی کو ایک عورت کے گھر مین قید کیا تھا اور اوس عورت کا نام ماویہ تھا
وہ مولاۃ بنی عبد مناف کی تھی اور صفوان بن امیہ نے زید بن دثنہ کو پاس چند آدمیون کے جو بنی جمح سے تھے
قید کیا اور بعضے کہتے ہین کہ صفوان نے نسطاس اپنے غلام کے پاس قید رکھا اور وہ ماویہ عورت جو بعد اس واقعہ
کے اسلام لائی تھی اور اسلام اوسکا اچھا اور سچا تھا تو وہ کہتی تھی کہ واللہ مین نے کسیکو بہتر خبیب سے نہین دیکھا
واللہ مین خبیب کو شگاف دروازے سے جھانکتی تھی کہ وہ زنجیرون مین ہین اور مین نہین جانتی کہ روی زمین مین
کوئی دانہ انگور کا کسیکے کھانے مین آتا ہو (یعنے موسم نتھا) وحال آنکہ خبیب کے ہاتھ مین خوشہ انگور کا ہوتا تھا
اور وہ اتنا بڑا خوشہ ہوتا تھا جیسے آدمی کا سر چنانچہ وہ اوس خوشہ مین سے کھاتے تھے اور وہ ہی اونکا رزق تھا
کہ خدا اونکو پہونچاتا تھا اور خبیب راتون کو تہجد مین قرآن پڑھا کرتے تھے اور عورتین اوسے قرآن سنکر رویا کرتی تھین
اور اونپر نرمی اور رحم دلی کرتی تھین پھر وہ عورت ماویہ کہتی تھی کہ مین نے خبیب سے کہا اے خبیب کچھ
تیری حاجت ہے اونہون نے کہا میری کوئی حاجت نہین مگر یہ کہ تو مجکو آب شیرین پلا اور جو جانور نصب
یعنے بتون کے استھانون پر ذبح کیا جاتا ہے اوسکا گوشت مجکو مت کھلا اور جسوقت لوگ ارادہ میرے
قتل کا کرین تو میرے پاس اوسکی خبر لا پھر وہ کہتی تھی کہ جب شہر ہاے حرام یعنے جن مہینون مین قتل و قتال

حرام ہے گذر گئے تو کفار اونکے قتل پر جمع ہوئے تب مین نے آنکر اونکو خبر دی مگر واللہ مین نے دیکھا کہ اونکو اسکی کچھ پروا بھی نہوئی اور مجھسے کہا کہ مجھے ایک استرہ دے تا مین اصلاح بنالون یعنے بال مونڈ لون پھر مین نے ایک استرہ اونکے پاس اپنے بیٹے ابی حسین کے ہاتھ بھیجدیا اور جب لڑکا میرا استرہ لیکر میرے پاس سے چلا گیا تو مین نے کہا واللہ یہ شخص اس لڑکے کو اپنے بدلے مین مار لیگا مین نے یہ کیا کام کیا کہ اس لڑکی کے ہاتھ استرہ بھیجا کہ وہ اوسکو قتل کریگا اور وہ یہ کہیگا رجل برجل یعنے ایک کا بدلا ایک ہے اور جب میرا بیٹا اونکے پاس استرہ لیگیا تو اونہون نے اوس سے استرہ لے لیا اور مزاح سے کہنے لگے قسم تیرے باپ کی کہ وہ تو بڑا جری ہے کیا تیری مان نڈری میری عہد شکنی سے کہ تیرے ہاتھ استرہ بھیجا وحال آنکہ تم لوگ میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو ماویہ نے کہا مین یہ بات سنتی تھی تب مین نے کہا اے خبیب مین نے تیری امن مین یا تیرا ساتھ امان خدا کے اور مین نے تجکو یہ چیز تیرے خدا کے واسطے دی اور اسواسطے مین نے تجکو یہ استرہ نہین دیا کہ تو میرے بیٹے کو قتل کرے خبیبؓ نے کہا مین وہ نہین ہون کہ اوسکو قتل کرون اور ہمارے دین مین عہد شکنی حلال نہین ہے بعد ازان مین نے اونکو خبر دی کہ کل صبح کو وہ لوگ تجکو نکالنے والے ہین اور قتل کرنے والے ہین **راوی** نے کہا آخر اونکو زنجیرون مین باہر نکالا اور لیگئے اونکو مقام تنعیم تک اور اونکے ساتھ عورتین بھی نکلین اور لڑکے اور غلام اور ایک جماعت اہل مکہ سے نکلی یہان تک کہ کوئی پیچھے نہ رہگیا اور نکلنے والے یا موتور تھے یا غیر موتور موتور وہ جسکا کوئی بدر مین مارا گیا تھا اور اوسکو اوسکا بدلا نہین ملا تھا پس وہ چاہتا تھا کہ خبیبؓ کا قتل ہونا دیکھکر اور اسکو اپنا خون بہا سمجھ کر خوشدلی حاصل کرے اور غیر موتور اسلیے نکلے کہ وہ مخالف اسلام اور دشمن اہل اسلام تھے (یعنے یہ لوگ تماشائی تھے پھر جب کفار اونکو تنعیم تک لیگئے اور اونکے ساتھ زید بن الدثنہ تھے اوسوقت اون کافرون نے حکم کیا کہ ایک لمبی لکڑی گاڑی جاوے (یعنے واسطے سولی دینے خبیبؓ کے) تب اوس لکڑی کے لیے گڑھا کھودا گیا یعنے وہ لکڑی گاڑی گئی پھر جب کہ خبیبؓ کو اوس سولی کے پاس لیگئے تو خبیبؓ نے کہا اگر تم مجکو چھوڑ دو تو مین دو رکعت نماز پڑھ لون اونہون نے کہا اچھا پس خبیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی اور تمام کیا اونہون نے دونون رکعت کو بدون اسکے کہ دونون کو طول دیا ہو اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی معمر نے زہری سے اونہون نے عمرو بن سفیان بن ابی سفیان بن اسید بن العلا سے اونہون نے ابی ہریرہ سے اونہون نے کہا اول جسنے طریقہ نکالا ہو دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت قتل کے وہ خبیبؓ تھے راوی کہتے ہین کہ پھر خبیبؓ نے کہا واللہ اگر یہ گمان اونکو نہوتا کہ مین نے موت سے ڈر کر نماز کو طول کیا تو مین اوسوقت نماز مین اکثار کرتا بعد ازان خبیبؓ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ بَدَدًا وَلَا تُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا یعنے اے پروردگار انکے عدد کو تو شمار کر

(یعنے اپنے قہر مین اونکے ایک ایک کو گھیر لے) اور ہلاک کر انکو پراگندہ و پریشان اور باقی نچھوڑ انمین سے
کسیکو معویہ بن ابی سفیان نے کہا کہ مین اونکی دعا کے وقت موجود تھا تو مین نے اپنے تئین دیکھا کہ
میرا باپ ابوسفیان دعا سے خبیب کے خوف سے مجکو زمین پر لٹاتا تھا اور ابوسفیان نے مجکو اوسدن
ایسی کشاکش سے کھینچا کہ مین سُرین کے بَل گر پڑا اور اوس گرنے کی چوٹ سے مین ایک مدت دردمند رہا
اور خویطب بن عبد العزی کہتا تھا کہ مین نے اپنے تئین ایسا پایا کہ اپنے کانون مین اونگلیان دیکر دوڑتا ہوا
بھاگا اس خوف سے تا دعا ے خبیب کو مین نہ سنون اور اسیطرح حکیم بن حزام نے کہا کہ خوف دعاے خبیب سے
مین اپنے تئین درختون کی آڑ مین چھپاتا تھا اور **راوی** کہتا ہے مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ
بن یزید نے اونسے سعید بن عمرو نے اونہون نے کہا مین نے جبیر بن مطعم سے سُنا وہ کہتا تھا کہ اوسدن
مین نے اپنے تئین دیکھا کہ مین چھپا تھا لوگون کے درمیان اس خوف سے تا سامنا نہو میرا دعاے خبیب سے
اور حارث بن برصا نے کہا واللہ مجکو گمان نتھا کہ دعاے خبیب اونمین سے کسیکو چھوڑے گی اور **واقدی**
نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی عبد اللہ بن جعفر نے عثمان بن محمد الاخنسی سے اونہون نے کہا کہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر بن خذیم الجمحی کو عامل مقرر کیا تھا او پر حمص کے اور حال اونکا
یہ تھا کہ اونپر غش طاری ہوا کرتا تھا باوجودیکہ وہ درمیان اپنے اصحاب کے ہوتے تھے چنانچہ ذکر اس بات کا
آگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہوا اور سعید اکثر حمص سے خدمت مین عمر رضی اللہ عنہ کے آیا کرتے تھے تو ایکدفعہ
اونکے آنے مین اونہون نے پوچھا کہ اے سعید تیرے تئین کیا ہوجایا کرتا ہے کیا تجھپر جن ہے اونہون نے
کہا نہین یا امیر المومنین لیکن تھا مین اون لوگون مین جو وقت قتل خبیب حاضر تھے اور مین نے دعا اونکی
سُنی تھی سو واللہ جسوقت میرے قلب پر اونکی دعا کا خطور وخیال آجاتا ہے تو مین کسی مجلس و مجمع مین ہون
مگر مجھپر غش طاری ہوجاتا ہے عثمان راوی نے کہا کہ پس یہ غشی سعید کے تئین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے
موجب مزید خیر کی ہوئی اور **واقدی** نے کہا مجھسے **حدیث** بیان کی قدامہ بن موسی نے عبد العزیز
بن رمانہ سے اونہون نے عروہ بن الزبیر سے اونہون نے نوفل بن معویہ الدیلی سے اونہون نے کہا کہ
مین اوس روز بوقت دعاے خبیب حاضر تھا پس مین نے اون لوگون مین سے جو وہان اوسوقت حاضر تھے
کسیکو نہین دیکھا کہ وہ اونکی دعا کے ضرر سے بچ رہا ہو اور مین جو کھڑا تھا تو اوس دعا کے خوف سے زمین پر لیٹ گیا
تھا اور قریش ایک مہینے بلکہ زیادہ تک اسی حالت پر رہے کہ اونکی مجالس مین سوا ذکر دعاے خبیب
اور کسی بات کا مذکور نہوتا تھا راوی کہتا ہے مین جب خبیب دو رکعت نماز پڑھ چکے تو کفار اونکو سولی پاس لیگئے
اور اونکا رخ طرف مدینے کے پھیر کر رودے بار سی سے اونکو خوب کس دیا بعد ازان اونسے کہنے لگے کہ اگر تو

اسلام سے پھر جاوے تو ہم تجکو چھوڑ دیوین اونہون سنے کہا واللہ مین نہین چاہتا کہ مین اسلام سے دست بردار ہوون
اور بعوض اسکے دولت تمام روے زمین کی میرے ہاتھ آوے پھر اون کافرون سنے کہا بھلا یہ تو چاہتا ہے
کہ بجاے تیرے محمد ہوون (یعنے جس حال مین کہ تو ہے) اور تو اپنے گھر مین بیٹھا ہو اونہون سنے کہا واللہ
مین ہرگز نہین چاہتا کہ جسم محمد مین ایک کانٹا بھی چبھے یعنے اونکو ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو اور مین اپنے
گھر مین آرام سے بیٹھون پھر اونہون سنے بار بار کہنا شروع کیا اے خبیب پھر جا اسلام سے خبیب کہتے تھے
مین کبھی نہ پھرونگا وہ کہنے لگے آگاہ ہو قسم ہے لات و عزی کی اگر تو ایسا نکریگا کہ اسلام سے باز آویگا تو البتہ
ہم تجکو ضرور قتل کرینگے اونہون سنے کہا میرا قتل ہونا راہ خدا مین امر خفیف اور ایذا سے قلیل ہے (یعنے قتل میرا
آسان اور تھوڑی دیر کی اذیت ہے بخلاف انحراف اسلام سے کہ کار دشوار و موجب خلود نار ہے) پھر جب
خبیب نے اونکے کہنے سے انکار کیا تو اون کافرون سنے اونکا منہ اوس طرف کر دیا جدھر سے آئے تھے یعنے
مدینے کی جانب سے اونکا پھیر دیا خبیب نے کہا لیکن پھیر دینا تمہارا میرے منہ کو سمت قبلہ سے (یعنے یہ مجکو ضرر
نہین کرتا) پس حق تعالی فرماتا ہے فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ یعنے جسطرف
منہ کرو اوسیطرف وجہ خدا موجود ہے یہ دلیل و حجت خدا ہے بعد ازان خبیب نے دعا کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ لَا اَرٰی
اِلَّا وَجْهَ عَدُوٍّ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَيْسَ هٰهُنَا اَحَدٌ يُّبَلِّغُ رَسُوْلَكَ عَنِّي السَّلَامَ فَبَلِّغْهُ
اَنْتَ عَنِّي السَّلَامَ یعنے اسے پروردگار مین یہان سواے شکل دشمنون کے اور کچھ
نہین دیکھتا ہون اسے پروردگار اس جگہ کوئی ایسا نہین ہے جو تیرے نبی کو میرا سلام پہونچا دے پس تو ہی
اونکو میری جانب سے سلام پہونچا اور واقدی نے کہا ہے مجھے حدیث بیان کی اسامہ بن زید نے
اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ مدینے مین بیٹھے تھے کہ دفعتہ حضرت پر ایک حالت
بیہوشی کی طاری ہوئی جسطرح وقت نزول وحی کے وہ کیفیت غشیان کی ہوا کرتی تھی بعد ازان ہمنے حضرت کو
کہتے ہوئے سنا کہ وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ بعد ازان فرمایا کہ یہ جبرئیل آئے ہین اور خبیب کیطرف سے سلام پہونچایا ہے
وبعد ازان اون کافرون سنے طلب کیا لڑکون کو اون لوگون کے لڑکون مین سے جو بدر مین مارے گئے تھے
یعنے اون لڑکون کو بلایا جنکے باپ بدر مین مارے گئے تھے چنانچہ ایسے چالیس لڑکے پاس آئے تب اون کافرون نے
ہر ایک لڑکے کو ایک ایک نیزہ دیا اور کہا دیکھو یہ وہ شخص ہے جسنے تمہارے ابا کو مارا ہے تب اون لڑکون نے
خبیب کو نیزے مارنے شروع کیے اور خبیب اوس لکڑی پر تڑپے کہ اونکا منہ قبلہ کیجانب ہو گیا اوس وقت خبیب نے
کہا شکر ہے اوس خدا کا جسنے میرے منہ کو سمت اوس قبلہ کے پھیر دیا جسکو اپنے لیے اور اپنے نبی اور جمیع مومنین
کے لیے پسند و اختیار کیا ہے اور جو لوگ قتل خبیب پر مجتمع ہوے اور لوگون کو جمع کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا اور

سعید بن عبد اللہ بن قیس اور اخنس بن شریق اور عبیدہ بن حکیم بن امیہ بن الاوقص السلمی یہ سب تھے اور اون
حاضرین میں عقبہ بن الحارث بن عامر بھی تھا یہ کہتا ہے واللہ میں نے خبیب کو قتل نہیں کیا کیونکہ اوس روز میں
اتنا کم سن تھا لیکن ایک شخص نے بنی عبد الدار میں سے جسکا نام ابو میسرہ بن عوف بن السباق تھا میرا ہاتھ پکڑ کر
برچھی پر رکھا اور ہاتھ میرا اپنے ہاتھ سے تھامے رہا اور اپنے ہاتھ کے زور سے برچھی مارتا تھا یہان تک کہ خبیب
قتل ہوے اور جبکہ وہ برچھی مار چکا تو اپنا ہاتھ اوسنے چھوڑ لیا تو کافرون نے چلا کر کہا اے ابو سروعہ ابو میسرہ نے
بُری برچھی ماری تب ابو سروعہ نے (یعنے یہ کوئی اور شخص تھا) خبیب کو نیزہ مارا کہ اونکی پشت سے پار کر دیا اور
اوس نیزہ کو اوسیطرح اوسے دم تک چھیدا رکھا کہ خبیب توحید خدا کرتے تھے اور شہادت دیتے تھے کہ محمد رسول ہیں
خدا کا چنانچہ اخنس بن شریق کہتا تھا کہ اگر خبیب کسی حال میں ذکر محمد سے باز رہتا ہوتا تو ایسی حالت میں (یعنے
جب برچھیون میں چھیدا تھا) بالضرور ترک ذکر محمد کرتا یعنے بھول جاتا ہے کبھی کسی نے الا کو نہین دیکھا کہ وہ اپنی اولاد
ایسی محبت دل میں رکھتا ہو جیسی محبت کہ اصحاب محمد محمد کے ساتھ رکھتے ہین اور کہا راویون نے کہ زید بن دثنہ جو صفوان
بن امیہ کے یہان زنجیرون میں مقید تھے تو راتون کو نماز تہجد پڑھا کرتے تھے اور دنون کو روزہ رکھتے تھے
اور جو چیزین کہانیکو اونکے سامنے آتی تھین اونمین سے گوشت ذبائح نہ کہاتے تھے یہ بات صفوان پر بہت شاق گذری
اسلیے کہ قریش نے اپنے قیدیون کو اچھی طرح رکھا تھا تب صفوان نے زید سے کہلا بھیجا کہ کہانون میں سے
تو کیا چیز کہاتا ہے اونہون نے جواب دیا کہ جو جانور سوا نام خدا کے کسی غیر کے نام سے ذبح کیا جاتا ہے مین اوسکا
گوشت نہین کہاتا ہون لیکن مین دودہ سے رغبت رکھتا ہون (یعنے دودہ پی لینا اور کہانون سے کفایت
کرتا ہے) کیونکہ وہ صائم رہتے تھے تب صفوان نے اونکے لیے حکم دیا اور مقرر کیا کہ دودہ ایک بڑا کاسہ بھرکے
وقت افطار کے زید کو ملا کرے یہان تک کہ مثل اوسی کاسہ کے اگلے روز بھی ہوتا تھا یعنے ملتا تھا پھر جب کہ
زید بن دثنہ اور خبیب کو ایک ہی روز مقتل مین لاے اور اون دونون کی باہم ملاقات ہوئی اور اون ہر ایک کے
ساتہ لوگون کے غول تھے پس ہر ایک دونون اپنے صاحب سے لپٹ گیا اور اون دونون مین سے ہر ایک نے
اپنے صاحب کو وصیت کی کہ وہ اپنی اوس مصیبت پر صبر کرے بعد ازان وہ دونون ازیکدیگر جدا ہوے اور جو شخص
قتل زید پر متولی مقرر ہوا تھا وہ نسطاس غلام صفوان کا تھا چنانچہ اونکو تنعیم تک لاے اور لکڑی سولی کی زمین
مین گاڑی زید نے کہا مین دو رکعت نماز پڑہ لون پس اونہون نے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازان اونکو اوس لکڑی پر
اوٹھایا اور زید سے کہنے لگے کہ تو اپنے اس دین جدید سے دستبردار ہو اور پیروی ہمارے دین کی کر تو ہم تجکو
چھوڑ دیوین اونہون نے کہا واللہ یعنے واللہ ایسا نہوگا مین اپنے دین سے کبھی جدا نہونگا اور کفار کہتے تھے
کہ آیا تجکو خوش آتا ہے اور بہتر اولی گوارا کرتا ہے کہ محمد بجاے تیرے ہمارے ہاتہ مین گرفتار ہوتے اور تو اپنے گہر مین

بیٹھا ہو زید نے کہا مجھے بہت ناگوار ہے اور مجھ پر دشوار ہے کہ جسم محمدؐ مین ایک کانٹا چبھے یعنے ایک کانٹے کی بھی کھٹک ہو
اور مین اپنے گھر مین بآرام بیٹھون راوی نے کہا ابو سفیان بن حرب کہتا تھا کہ ہمنے کبھی کسیکے اصحاب مین اونکی
ایسی اشد محبت نہین دیکھی جیسی محبت شدید اصحاب محمدؐ مین محمدؐ کے لیے پائی اور حسان بن ثابت یہ اشعار شان
مین خبیب کے پڑھتے تھے جسکا مضمون یہ ہے لَیتَ خُبَیبًا لَم تَخُنہُ اَمَانَۃٌ + وَلَیتَ خُبَیبًا
کَانَ بِالقَومِ عَالِمًا + شَرَاہُ زُہَیرُ بنُ الاَغَرِّ وَجَامِعٌ + وَکَانَا قَدِیمًا
یَرکَبَانِ المَحَارِمَا + اَجَرتُم فَلَمَّا اَن اَجَرتُم غَدَرتُمُ + وَکُنتُم بِاَکنَافِ الرَّجِیعِ اللَّہَازِمَا
اسے کاشکے خبیب کی خیانت اوس قوم نے از روے امانت یعنے از راہ امان سے نکی ہوتی و کاشکے خبیب حال
اوس قوم کا یعنے غدر اونکا جانتا ہوتا (یعنے کاش خبیب اونکی خیانت اور اونکے غدر کو جانتا تو اس نوبت کو نہ پہنچتا
اور یہ اشارہ ہے اس بات پر کہ ہرگاہ اصحاب رجیع جو لڑکر شہید ہو گئے تھے اونمین سے خبیب و زید نے اونکی امان کو
قبول کیا تھا اور اونکے ذمہ پر اعتماد کرکے قتال سے باز رہے تھے) خرید لیا خبیب کو زہیر بن الاغر اور جامع نے
اور یہ دونون ہمیشہ سے حرامکار تھے پھر دیا امان تم نے پھر جب ہم امان دیچکے تو تم نے پھر غدر و فریب کیا اور تم لوگ اطراف
رجیع مین ہیزہ بازی کرنے والے ہو - اور حسان نے یہ بھی اشعار کہے تھے اونکے دیوان قدیم مین پاے گئے لَو کَانَ
فِی الدَّارِ قَومٌ ذُو اُنُفٍ لَقَد عَلِمُوا + حَامِی الحَقِیقَۃِ مَاضٍ مَا لَہُ اَنَسٌ + اِذَا اَحلَلتَ
خُبَیبُ مَنزِلًا فَسِیحًا + وَلَم یَشُدَّ عَلَیکَ الکَبلَ وَالحَرَسُ + وَلَم تَسُقکَ
اِلَی التَّنعِیمِ زِعنِفَۃٌ + مِنَ القَبَائِلِ مِنہُم مَن نَفَت عُدُسُ
فَاصبِر خُبَیبُ فَاِنَّ القَتلَ مَکرُمَۃٌ + اِلَی جِنَانِ نَعِیمٍ یَرجِعُ الاِنسُ
دَلَّوہُم غَدَرًا وَہُم بِہَا الوَغِلُونَ + وَاَنتَ ضَیفٌ لَہُم فِی الدَّارِ مُحتَبَسٌ یعنے اگر ان
گھرون مین حفاظت کرنے والے ہوتے یعنے سکے ہین اور وہ حامی حقیقی ہوتے اور اقدام کرنے والے ہوتے امور
حق مین اور نہوتی اونکے لیے انس کسی سے یعنے عیال و مال سے تو اوسوقت اسے خبیب تو نزول کرتا منزل وسیع مین
اور تجھ پر سختی قید اور درشتی نگہبانون کی نہوتی اور وہ گروہ دسشت لیئم یعنے نسطاس تجکو کھینچکر تنعیم کو نہ لیجاتا اور وہ ان
گروہ مین اون لوگون مین سے ہے جو چننے والے عدس کے ہین یعنے رذیل و کمینہ پیشہ بہرحال صبر کر اسے خبیب کہ
ہر آئنہ قتل راہ خدا مین بزرگی ہے کیونکہ طرف جنات نعیم کے کل آدمی رجوع کرنے والے ہین اسقاط کیا اونہون نے تجکو
کہ یہ لوگ قریش مین خادم و عہدہ دار تھے اور تو اونکا مہمان تھا اور اونکے گھر مین مقید تھا ۰

ذکر غزوہ بنی النضیر ماہ ربیع الاول مین سینتیسوین مہینہ ہجرت سے

واقدی نے روایت سے کہا ... بیان کی ... عبداللہ بن ... اور ... صالح اور

محمد بن یحییٰ بن سہل اور ابن ابی حبیبہ اور محمد بن راشد سے اور یہ لوگ منجملہ اون راویون کے ہین جنکا نام مین نہین
جانتا اور ہر ایک نے پارہ پارہ اس حدیث کا مجھسے بیان کیا اور اونہین سے بعضے بڑے ضابط حدیث تھے بعض سے
پس اون سب نے جو مجھسے حدیث بیان کی ہین نے سب کو جمع کیا کہا راوی نے کہ جب عمرو بن امیہ بیر معونہ سے
چلے اور قناۃ مین آئے تو وہان دو آدمی بنی عامر سے ملے تب اون دونون کا نسب پوچھا یعنے تعارف کیا اون
دونون نے اپنا نسب بتایا پھر اون دونون کو قیلولہ کرنے کی ترغیب دی جب وہ سو گئے تو اونپر حملہ کرکے دونونکو
قتل کیا بعد ازان وہان سے نکلے اور اوسی ساعت بہت جلد حتیٰ دیر مین بکری دوہتے ہین آنکی خدمت مین
رسول خدا صلعم کے حاضر ہوے اور اون دونون کی خبر بیان کی حضرت نے فرمایا تونے بہت برا کام کیا اون
دونون کے لیے تو ہماری جانب سے امان تھی اور اونسے ہمنے عہد ذمہ کیا تھا عمرو نے کہا مجھکو معلوم نتھا بلکہ مین اون
دونون کو مشرک جانتا تھا علاوہ اوسکے اونکی قوم نے ہمارے ساتھ کیا جو کچھ کیا کہ ہمسے بیوفائی کی اور عمرو جو کچھ سلاح
و رخت اون دونون کا لائے تھے اوسکی نسبت رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ علحدہ رکھا جاوے بعد ازان حضرت
صلعم نے وہ سب اسباب مع خونبہا دونون کا اونکی قوم کے پاس بھجوا دیا اور یہ طرح ہوا کہ عامر بن الطفیل نے
حضرت صلعم کی جانب مین کہلا بھیجا تھا کہ آپکے اصحاب مین سے ایک شخص نے ہماری قوم مین سے دو آدمیونکو
مار ڈالا ہے وحال آنکہ اون دونون کے لیے آپکی جانب سے امان تھی اور آپنے اونسے عہد ذمہ کیا تھا
پس چاہیے کہ اون دونون کی دیت ہمارے پاس بھیجدیجیے چنانچہ رسول خدا صلعم بنی النضیر کے پاس تشریف لیگئے
اسلیے کہ وہ لوگ بھی دیت مین مدد کرین اور یہ حال یہ تھا کہ بنو النضیر حلیف بنی عامر کے تھے چنانچہ رسول خدا صلعم
روز شنبہ تشریف لیچلے اور مسجد قبا مین آکر نماز پڑھی اور حضرت کے ہمراہ کچھ لوگ تھے مہاجرین و انصار سے بعد ازان
کہ بنی النضیر کے یہان تشریف لائے تو اونکو دیکھا کہ سب اپنی محفل مین جمع ہین تب آنحضرت صلعم مع اصحاب آپنے
وہان بیٹھے اور اون لوگون سے کلام کرنے لگے تا وہ لوگ اون دونون کا جنکو عمرو بن امیہ نے
قتل کیا تھا مبلغ دیت مین مدد کرین تب بنو النضیر نے کہا اے ابو القاسم جو آپ چاہتے ہین ہم وہی کرینگے
ہم فدا ہون آپ پر کہ آپنے ہماری ملاقات کی اور ہمارے یہان تشریف لائے بیٹھ جائیے تا ہم آپکے لیے طعام
حاضر کرین اور رسول خدا صلعم اونکے مکانون مین سے ایک مکان کی دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے چنانچہ وہ لوگ
جدا ہوے اور بعضون نے بعض سے خلوت کرکے باہم مشورہ کیا اونہین سے حیی بن اخطب بولا اے گروہ یہود
اسوقت محمد اپنے چند اصحاب کے ہمراہ آئے ہین کہ وہ سب پورے دس بھی نہون گے اور وہ جو اونکے ساتھ ہین
ابو بکر و عمر اور علی اور زبیر و طلحہ اور سعد بن معاذ و اسید بن حضیر و سعد بن عبادہ ہین پس جس گھر کے نیچے محمد
بیٹھے ہین اوسکے اوپر سے اونکے پتھر اونپر ڈالدو اور اونکو مار ڈالو کیونکہ پھر کبھی ایسا موقع نپاوگے کہ وہ تنہا ہون اور

اسوقت اونکے دوستدارون مین کوئی اونکے ساتھ نہین ہے اور جب وہ قتل ہوجاوینگے تو اصحاب اونکے
متفرق ہوجاوینگے پھر جو کوئی اونکے ہمراہ قریش سے ہوگا وہ اپنی قوم مین چلا جائیگا اور باقی رہجاوینگے وہان وہ لوگ
جو اوس وخزرج سے ہین سو وہ تمہارے حلیف ہین پھر جو کچھ تمہارا ارادہ ہو کہ تم کسی روز کسی زمانہ مین کروگے تو وہ
اسیوقت کر دیجئے یعنے اسیوقت موقع ہے تب عمرو بن جحاش نے کہا کہ مین ابھی اس مکان کی چھت پر چڑھتا ہون
اور اونپر ایک بھاری پتھر گراتا ہون اوسوقت سلام بن مشکم نے کہا اے قوم اس مرتبہ تم میری اطاعت کرو اور ہمیشہ
تم میری مخالفت کیجیو یعنے ابکی بار تم میری بات مان لو پھر چاہیئے آیندہ کبھی میرا کہنا نہ مانیو واللہ اگر تم ایسا کرتے ہو تو
ضرور محمد کو خبر ہوجاویگی کہ ہم لوگون نے اونکے ساتھ غدر کی اور یہ دغابازی نقض اوس عہد کا ہے جو درمیان
ہمارے اور اونکے واقع ہوا ہے پس ایسا کام نکرو آگاہ ہو واللہ کہ جس بات کا تم ارادہ رکھتے ہو اگر وہ کروگے
تو یہ جان لو کہ اونمین سے کوئی نہ کوئی قائم رہیگا اور اس دین کو تا قیامت برپا رکھیگا پھر وہ یہود کی جڑ اور بنیاد کھود ڈالیگا
اور اپنا دین ظاہر وغالب کریگا اور حال یہ ہے کہ ابن جحاش پتھر گران سنگ مہیا کرچکا تھا تاکہ آن حضرت صلعم پر
گراوے اور چاہتا تھا کہ اوسکو اونپر لڑکاوے پھر جب اوسکو لیے ہوے چھت پر چڑھ گیا اوسیوقت آن حضرت
صلعم کو جو کچھ اون لوگون نے قصد کیا تھا اوسکی خبر آئی (یعنے بواسطہ جبرئیل) تب حضرت وہان سے بشتاب
اوٹھ کھڑے ہوے گویا کہ وہ ارادہ قضاے حاجت کا رکھتے تھے (یعنے جیسے کوئی ارادہ جانے پاخانے کا
رکھتا ہو) اور اوس جگہ سے آن حضرت صلعم طرف مدینے کے متوجہ ہوے اور اصحاب حضرت کے ابھی وہین
بیٹھے باتین کرتے تھے اور اونکو گمان ہوا کہ حضرت براے قضاے حاجت تشریف لیگئے ہونگے پھر جب
عرصہ ہوا اور وہ لوگ اس گمان سے مایوس ہوے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب یہان ٹھہرنا ہمارا کچھ نہین
بالضرور حضرت کسی امر کے لیے تشریف لے گئے ہین تب یہ سب اصحاب اوٹھ کھڑے ہوے اور حیی بن
اخطب بولا کہ ابوالقاسم نے بہت جلدی کی ہم تو اس ارادے اور فکر مین تھے کہ اونکی حاجت روا کرین یعنے
اونکی فرمایش بجالاوین اور چاشت کھلاوین یعنے ناشتہ کراوین الغرض یہود اپنے کردار پر پشیمان ہوے
بعد ازان کنانہ بن صویرا نے اون یہود سے کہا کچھ تم جانتے ہو کہ محمد کیونکر اوٹھ گئے اونہون نے کہا نہین واللہ
ہم نہین جانتے مگر تو کچھ جانتا ہے اوسنے کہا ہان توریت کی قسم اللہ مین جانتا ہون کہ جو کچھ تمنے محمد کے ساتھ قصد غدر کیا
تحقیق کہ وہ اوس سے مطلع ہوے پس تم لوگ اپنے نفس کو فریب و ریب مین ہو واللہ بے شبہہ وہ رسول اللہ
اور وہ نہ اوٹھ جاتے مگر اسلیے کہ جو کچھ تم قصد رکھتے تھے اوس سے وہ آگاہ کیے گئے اور وہ بیشک آخر الانبیا خاتم
المرسلین ہین اور تم یہود ہمیشہ سے اس تمنا مین ہو کہ آخر الانبیا اولاد ہارون سے ہو پس حق تعالے نے اونکو
جہان چاہا ظاہر کیا اور بے شبہہ ہماری کتابون یعنے صحف انبیا مین اور وہ جو ہمنے توریت مین پڑھا ہے

وہ توریت جسمین کچھ تغیر و تبدل واقع نہین ہوا یہ ہے کہ ہر آئینہ مولد اوسکا مکہ ہوگا اور دار الہجرت اوسکا یثرب ہوگا
یہ صفت اوسکی بعینہا یعنے یقیناً ویسی ہی ہے کہ جو کچھ ہماری کتابون مین ہے اوسکا ایک حرف بھی مخالف اوس
صفت کے نہین ہے اور اسکے خلاف بھی نہین ہے کہ موافق اون نوشتون کے جو کچھ تمہارے تئین پیش ہوگا
وہ اول اوسیکا محاربہ ہے تمسے یعنے پہلے وہ ہی تمسے لڑنے کو آویگا اور گویا بے شبہہ مین تمکو دیکھ رہا ہون
کہ تم کوچ کیے جاتے ہو یعنے بھاگے جاتے ہو اور تمہارے بچے بھوکھون کے مارے چلاتے ہین اور تم اپنی
اولاد کو اور مال کو اپنے گھرون مین چھوڑے جاتے ہوگے وحال آنکہ یہی اولاد و مال موجب تمہارے عز و
شرف کے ہین پس چاہیے کہ تم دو خصلتون یعنے دو امرون مین میری اطاعت کرو یعنے میری بات مانو کہ
سوا اے ان دو امر کے کسی تیسری بات مین خیر نہین ہے اون لوگون نے پوچھا وہ کون سے دونون امر
ہین اوسنے کہا کہ تم اسلام قبول کر لو اور محمد کے ساتھ شامل ہوجاؤ تو امان پاؤگے اپنے مال اور اپنی اولاد پر
اور تم اونکے اصحاب کبار مین محسوب ہوجاؤگے اور تمہارے مال و منال تمہارے ہاتھون مین باقی رہینگے
اور تم اپنے وطن سے نکالے نجاؤگے تب بنو النضیر نے جواب دیا کہ ہم توریت اور عہد موسے سے باہر نہونگے
تب کنانہ نے اوسے کہا کہ اور وہ دوسری صورت یہ ہے کہ ہر آئینہ محمد کسیکو تمہاری طرف ضرور بھیجنے والے ہین
کہ تم لوگ ہمارے ملک و شہر سے نکل جاؤ تو تم کہنا بہت اچھا (یعنے بلا قتال و جدال اس امر کو قبول کر لینا) تو اس صورت
مین محمد تمہارا خون اور مال حلال نجانینگے اور سارا مال تمہارا باقی رہ جاویگا پھر اگر تم چاہو بیچ ڈالیو (یعنے گھر بار
وغیرہ) خواہ رہنے دیجیو بنو النضیر نے کہا جو یہی رائے تیری ہے تو بہت خوب ہے پھر کنانہ نے کہا بخدا کہ ہر آئینہ
دوسری صورت سب صورتون سے میرے لیے بہتر ہے (یعنے اسلام) پھر اوسنے کہا آگاہ ہو واللہ اگر
یہ خیال نہوتا کہ مین تفضیح تمہاری کرونگا (یعنے تم کہوگے کہ یہ کیا ہو گیا) تو البتہ مین اسلام قبول کرتا لیکن واللہ
کہ شعثا میرے اسلام کے سبب سے اب عیب لگاویگی یہانتک کہ پہونچے مجکو وہ گزند جو تمکو پہونچے (یعنے جو تمہارا حال
وہ میرا بھی حال ہوگا تو اس صورت مین البتہ شعثا عیب لگاویگی یعنے لوگ کہینگے تیرا باپ مسلمان ہوگیا)
اور کہا راوی نے کہ شعثا دختر کنانہ کی وہ عورت ہے کہ بیچ اوسکے حسن و جمال کی حسان نے اپنے اشعار
مین کہی ہے بعد ازان سلام بن مشکم نے بنو النضیر سے کہا کہ جو کچھ تمنے کہا مین اوس سے پہلے ہی کارہ و ناخوش
تھا اور اب محمد ضرور کسیکو ہماری طرف عنقریب بھیجتے ہین کہ تم لوگ ہماری دار یعنے ملک و شہر سے کہ وہ ہمارا
گھر ہے نکل جاؤ پس تو اسے حیی اوس حکم کے بعد کچھ کلام نکیجیو اور اوسکے جواب مین دربارہ خروج کے
نعم کہیو یعنے قبول خروج کیجیو تم نکل جاؤ ہو تو اونکے دیار سے تب حیی نے کہا مین ایسا کرتا ہون کہ
نکلا جاتا ہون واقدی علیہ الرحمہ نے بہ سلسلہ رواۃ اپنے کے کہا جب رسول خدا صلعم مدینے کیطرف

تشریف لائے (یعنی بنو نضیر کے یہاں سے) تو پیچھے سے حضرت کے اصحاب بھی وہاں سے چلے اور راہ میں
ایک شخص سے ملاقات ہوئی کہ وہ مدینے سے نکلا تھا تب اصحاب نے اوس سے پوچھا کہ آیا تو نے رسول خدا
صلعم سے ملاقات کی ہے یعنی تو نے اونکو دیکھا ہے اوسنے کہا ہاں مجکو حضرت صلعم جسر کے پار مدینے
کی طرف ملے تھے پھر جب اصحاب پاس حضرت کے پہونچے تو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام نے محمد بن سلمہ کو
طلب کیا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ بنو النضیر کے یہاں سے اوٹھ آئے
اور ہم لوگوں کو خبر نہوئی حضرت علیہ السلام نے فرمایا یہود نے میرے ساتھ قصد غدر کیا تھا سو حق تعالی نے
مجکو اوس بات کی خبر دی اسلیے میں وہاں سے اوٹھ آیا بعد ازاں محمد بن سلمہ حاضر ہوئے تب اونسے حضرت
صلعم فرمانے لگے کہ یہود بنی النضیر کے پاس تو جا اور اونسے کہہ کہ رسول اللہ نے مجھے تمہارے پاس
بھیجا ہے اسلیے کہ تم لوگ میرے ملک و شہر سے نکل جاؤ چنانچہ جب ابن مسلمہ اونکے پاس گئے تو اونسے
کہا کہ رسول خدا صلعم نے مجکو تمہارے پاس اپنا پیغامبر بھیجا ہے اور میں ذکر اوس پیغام کا کرونگا جبتک تمکو معلوم کراؤں وہ بات جسکو تم بھی
خوب پہچانتے اور جانتے ہو پھر کہا تمکو میں اوس توریت کی قسم دیتا ہوں جسکو خدا نے موسی علیہ السلام پر نازل کیا ہے آیا تم جانتے ہو کہ
یاد ہے کہ قبل مبعوث ہونے محمد صلعم کے میں تمہارے پاس آیا تھا اور اوسوقت تمہارے درمیان میں توریت کھلی تھی
تمنے اپنی مجلس میں اسی جگہ مجھسے کہا تھا کہ اے ابن سلمہ اگر تو چاہے تو ہم تجکو صبح کا کھانا کھلائیں یا اپنے
چاشت کا ناشتا کرائیں تو کھلائیں ہم اور اگر تو چاہے کہ ہم تجکو یہودی بناویں تو یہودی بناویں پس
میں نے تمسے کہا تھا کہ مجھے ناشتا کراؤ پر مجھے یہودی نہ بناؤ کہ واللہ میں کبھی یہودی نہونگا پھر تمنے
مجھے اپنی ایک قاب میں کھانا دیا واللہ میں اوسکی طرف دیکھنے لگا گویا وہ ایسا پانی تھا رنگ سیاہ
و سفید اوسوقت تمنے کہا تجکو ہمارے دین سے کون چیز مانع ہے آگاہ ہو کہ ہر آئینہ دین تو دین یہود ہے
ولیکن گویا کہ تو ارادہ دین حنفیہ کا رکھتا ہے وہ حنفیہ کہ تونے اوسکا اسم سنا ہے (یعنی
اسلام) آگاہ ہو یعنی سن اے ابن سلمہ کہ ابو عامر بیزار ہے دین حنفیہ سے اور وہ اوسکا اہل نہیں ہے
چنانچہ صاحب اوسکا تمہارے پاس آویگا نشان اوسکی یہ ہوگی کہ وہ خندہ رو ہوگا اوسکی دونوں آنکھوں میں
سرخی ہوگی جانب یمن سے آویگا ناقہ پر سوار ہوگا گلیم پوش ہوگا ایک پارہ نان پر قناعت کریگا اوسکے
دوش پر تلوار ہوگی اوسکے پاس کلمۂ ایمان کو دخل ہوگا یعنی حکمت یعنی وہ کسیکو ایسا کلام کہیگا کہ خوش نہ ہو
بلکہ وہ سبکی سنیگا اور کلام اوسکا حکمت ہوگا [illegible] زمین [illegible]
یعنی صبح اور دوپہر مقبول ہے اور نزول فعل مقدر ہے یعنی گویا کہ وہ تمہاری زمین پر اوتریگا اور درمیان تمہارے
اس قریہ میں واقع ہوگا کہ ہتھیار و اسباب چھینے جاوینگے اور لوگ قتل ہونگے اور مثل کیے جاوینگے

یعنی نقشون سے گوشت و پنیر قطع کیجیے جاوینگے پس شنکے بنو النضیر بولے اللہم نعم یعنی بخدا ہان یہ سچ ہے ہمنے یہ بات
تجھسے ضرور کہی تھی و لیکن یہ شخص صاحب ملت حنفیہ کا نہین ہے تب محمد بن مسلمہ نے کہا کہ مین اپنے کلام سے تو
فارغ ہوا اب آگاہ ہو کہ ہر آئینہ رسول خدا صلعم نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور تمسے فرمایا ہے تحقیق کہ تمنے
اوس عہد کو جو ہمنے تمہارے لیے مقرر کیا تھا توڑ ڈالا اسلیے کہ تمنے مجھپر قصد غدر کیا تھا اور مین تمکو خبر دیتا ہون
اوس بات کی جسکی تمنے فکر کی تھی اپنی راے سے اور وہ چڑھنا عمرو بن الجحاش کا تھا اوس مکان کی چھت پر
کہ اوپر سے بھاری پتھر گرا دے پس وہ سب یہود چپ ہو رہے اور ایک حرف نہ بولے اور یہ فرمایا ہے کہ
تم لوگ ہمارے شہر سے نکل جاؤ اور ہمنے تمکو دس دن کی مہلت دی (یعنی واسطے درستی سامان و اسباب
سفر کے) پس جو شخص بعد اس مدت کے نظر آویگا تو مین اوسکی گردن مارونگا تب اون لوگون نے کہا
اے محمد ہمکو یہ گمان نہ تھا کہ کوئی شخص قبیلہ اوس مین سے یہ خبر (یعنی یہ حکم) ہمارے پاس لاویگا محمد یعنی
ابن مسلمہ نے کہا اب قلوب لوگون کے متغیر ہو گئے (یعنی بعد اسلام کے) چنانچہ اسپر وہ لوگ چند روز ٹھہرے رہے
کہ سامان و تیاری کوچ کی کرتے تھے اور جانوران سواری و بار برداری اونکے جو ذی الجدر مین چرائی پر تھے
اونکے ہانک لانیکے واسطے آدمیون کو روانہ کیا اور قبیلہ اشجع سے لوگون کو کرایہ اور اجرت پر مقرر کیا اور
تیاری و تہیہ سفر مین بہت جلدی کر رہے تھے چنانچہ وہ لوگ کہ اپنے سامان مین مصروف تھے اسی عرصہ مین
ناگاہ اونکے پاس قاصد ابن ابی کے آئے اور وہ فرستادے جو اونکے پاس آئے سوید و داعس دو آدمی تھے
اون دونون نے کہا کہ عبد اللہ ابن ابی نے پیغام دیا ہے کہ تم لوگ اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلو اور تم
اپنے حصارون مین مقیم رہو تحقیق کہ میرے ساتھ میری قوم سے دو ہزار آدمی ہین اور سوا اونکے عرب کے
لوگ ہین کہ سب تمہارے حصارون مین تمہارے ساتھ داخل ہونگے اور وہ مر جاوینگے اپنے آخر تک
یعنی وہ سب کے سب قبل اس سے کہ وہ لوگ یعنی مسلمین تمکو کچھ ضرر پہونچا سکین اور قبیلہ قریظہ بھی تمہاری
مدد کرینگے اور وہ تمسے کوتاہی و خطا نکرینگے اور تمہارے حلیف بھی جو قبیلہ غطفان سے ہین تمکو مدد دینگے
اور ابن ابی نے کعب بن اسد کے پاس قاصد بھیجا کہ وہ اوس سے گفتگو کرتا تھا اس امر مین کہ وہ مددگاری کرے
اپنے اصحاب یعنی اپنے ہم کفو کی کعب نے جواب دیا کہ بنی قریظہ مین سے ایک مرد بھی عہد شکنی نکریگا
تب ابن ابی بنی قریظہ کیطرف سے تو مایوس ہوا پھر ارادہ کیا کہ درمیان بنو النضیر اور رسول خدا صلعم کے
لڑائی ڈالدیوے چنانچہ ابن ابی اکثر پاس حیی بن اخطب کے قاصد بھیجکر تحریک کرتا تھا یہانتک کہ حیی نے کہا
کہ مین اپنا قاصد پاس محمد کے بھیجکر اونکو اطلاع دیتا ہون کہ ہم اپنے دیار اور اموال سے نہ نکلینگے [illegible]
جو اونکو منظور ہو سو کرین اور حیی کو طمع ہوا انگیز اون باتون مین کہ کہتا تھا ابن ابی نے کہی تھین اور حیی کو کہا

اسے ہم درستی و مرمت اپنے حصارون کی کرتے ہین بعد ازان جو کچھ چاہین گے اوسمین داخل کرینگے اور ہم اپنے
کوچون اور گلیون کو صاف و ہموار کرتے ہین اور سنگ و سنگریزون کو اوٹھوا کر حصارون مین بھجوا دیتے ہین
(یعنے پتھر مارنے کے لیے) اور ہمارے پاس خوراک جمع ہے اوسقدر کہ ہمارے تئین ایک سال تک کفایت
کریگی اور چشمے ہمارے پانی کے دائم و علی الاتصال ہمارے حصارون مین جاری ہین اوسکے خشک ہوجانیکا ہمکو
خوف نہین ہے اور کیا تو یہ جانتا ہے کہ سال بھر محمد ہمکو محاصرے مین رکھین گے سو تو ایسا نہ دیکھیگا تب ابن مشکم
نے کہا تیرے نفس نے تجکو اس آرزو مین رکھا ہے و اللہ اسے حیی یہ تیرا گمان باطل اور خیال خام ہے و اللہ اگر
مجکو اس بات کا خیال نہوتا کہ تیری رائے مشہور ہو جائیگی اور تجکو لوگ احمق جانین گے تو بے شبہہ مین تجھسے
جدا ہوکر اون لوگون کے ساتھ ہو جاتا جو یہود مین سے میری بات مانتے ہین پس تو اسے حیی ایسا نکر واللہ کہ
تو خوب جانتا ہے اور ہم بھی تیرے ساتھ یعنے مثل تیرے ہم بھی جانتے ہین کہ بالضرور محمد رسول اللہ ہے و
بتحقیق کہ صفت اوسکی ہمارے نزدیک ثابت ہے پس اگر ہم اوسکی پیروی نکرین اور اوسپر حسد کرین اسوجہ سے
کہ اولاد ہارون سے نبوت نکل گئی ہے تو آؤ ہم تم اوسیقدر اوسکی امان کو قبول کرین جسقدر اوسنے ہمکو امن
دی ہے کہ ہم نکل جاوین اونکے بلاد سے اور تو خوب جان چکا ہے نتیجہ اس بات کا جو بسبب عہد شکنی اوسکے
تو نے میری مخالفت کی ہے پھر کیفیت جب موسم مین ہمارے درخت پھلین گے اوسوقت ہم خود آوینگے خواہ
کوئی ہماری جانب سے پھلون کے لیے چلا آویگا پھر اوسکو بیچ ڈالیگا خواہ جو مناسب ہوگا کیا جائیگا بعد ازان
پھر وہ ہمارے پاس واپس چلا آویگا اور جب ایسا ہوا کہ ہمارے مال ہمارے قبضے مین رہین گے تو گویا ہم
اپنے دیار سے نہین نکلے ہین اور ہر آئینہ بزرگی اور بڑائی ہماری اپنی قوم پر بسبب ہمارے مال اور ہماری اولاد
کے ہے پھر جب مال ہمارا ہمارے قبضے سے جاتا رہا تو ہم بھی مثل اور یہود کے خواری و ناداری مین مبتلا ہوجاوینگے
اور جسوقت محمد ہمپر قصد کرینگے اور ان گڑھیون مین ہمارے تئین ایکبار روز بھی محاصرہ کرلینگے پھر اگر ہم اوسی
امر کو پیش کرینگے یعنے قبول کرینگے جو زبانی محمد بن مسلمہ کے ہمسے کہلا بھیجا ہے تو اوسوقت وہ نمانین گے اور ہمارا
قول قرار بیان انکار کرینگے حیی نے کہا محمد ہرگز ہمارا محاصرہ نکرینگے اگر وہ ہمسے فرصت وقت پاوینگے تو نہین ہٹا
جاوین گے نہین تو پھر کرکے چلے جاوینگے و تحقیق کہ ابن ابی نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا ہے تجھے معلوم ہے سلام کہا
قول ابن ابی کوئی چیز نہین ہے وہ چاہتا ہے کہ تجکو ورطۂ ہلاکت مین ڈالے یہان تک کہ تم محمد سے محاربہ
اور وہ اپنے گھر مین بیٹھ رہے اور تجکو چھوڑ دیوے (یعنے تجکو محمد سے بھڑا کر آپ الگ ہوجاوے اور تجھے
دغا دے) دیکھ اوسنے کعب سے درخواست نصرت کی تھی کعب نے انکار کیا اور کہا بنی قریظہ مین سے کوئی
میرے جیتے جی عہد شکنی نکریگا و الا حال ابن ابی کا تو یہ ہے کہ اوسنے حلفا سے بنی قینقاع سے بھی ایسا ہی کیا

کیا تھا جیسا کہ تمہیں وعدہ کیا ہے یہان تک کہ وہ لوگ لڑ پڑے اور عہد شکنی کر بیٹھے اور اپنے تئین اپنی گڑھیون
مین آپ مقید کر رہا اور ابن ابی کی نصرت کے منتظر رہے اور ابن ابی اپنے گھر مین بیٹھا رہ گیا اور محمدؐ اونپر گئے اور جاکر
اونکو گھیر لیا یہان تک کہ گڑھی والے اونکے حکم پر حاضر ہوئے غرضکہ ابن ابی نہ اپنے حلفا کی مدد کرتا ہے نہ اوس
شخص کی جو خود اوسکو بچاتا ہے آدمیون سے یعنی اونکی نہ انکی کسی کی مدد نہین کرتا اور ہم لوگ ہمیشہ قبیلہ اوس کے ساتھ
تمام اونکی لڑائیون مین اوسکو تلوارین مارا کیے (یعنے وہ ہمیشہ ہماری مار کھاتا رہا ہے) یہان تک کہ اونکی لڑائیان
منقطع ہو گئین اسطرح پر کہ اونکے درمیان مین محمدؐ در آئے اور مانع و حائل ہوئے اور حال یہ ہے کہ ابن ابی نہ یہودی ہے
کہ دین یہود پر ہو اور نہ وہ دین محمدؐ پر ہے اور نہ وہ اپنے قوم کے دین پر ہے پس کیونکر قول اوسکا جو کچھ اوسنے کہا ہے
تو قبول کرتا ہے تب حیی نے کہا میرا نفس ہر بات سے انکار کر سکتا ہے سوا عداوت محمدؐ اور سوای اوسسے
لڑنے کے (یعنے سوا سے عداوت اور جنگ محمدؐ سے باقی سب باتون سے اپنے دل کو پھیر سکتا ہون) پھر سلام نے کہا
واللہ یہ باتین ہمارے آوارہ وطن ہونے کی ہین کہ ہم اپنی زاد بوم سے نکل جاوینگے اور مال ہمارا تلف ہو جاوینگا اور
ہماری بزرگی ضائع ہو جاویگی اور ہمارے زنان و فرزندان اسیر ہو جاوینگے و با اینہمہ ہمارے سارے لڑنے والے لوگ
قتل ہو جاوینگے غرضکہ حیی نے کسیطرح نہ مانا سوا اسکے کہ مستعد بقتال رہا بالآخر حق تعالے نے اپنے نبی کو
حکم کیا کہ بنی النضیر پر جاوین اور اونکو سرحد مدینہ سے نکال دین اور ایسا ہوا کہ منافقون نے بنی النضیر سے خفیہ
کہلا بھیجا کہ تم لوگ نکل بھاگنا بلکہ ناکہ بندی اور کوچہ بندی کرین اور اپنے حصارون کو استوار رکھیں پس اگر محمدؐ تمسے
لڑائی کرینگے تو ہم تمہاری اعانت کرینگے آخر یہود نے ایسا ہی کیا اور یہان رسول خدا صلعم کے نقیب نے
حکم پکار دیا اور سب اہل اسلام ہتھیار لگا کر بنونضیر کی طرف روانہ ہوئے پھر جب رسول خدا صلعم اوس قوم کے پاس
پہونچے تو ناگاہ اون لوگون کو روتے ہوئے کھڑا پایا اور وہ لوگ بولے اے محمدؐ کیا ایسا ہے کہ ہماری یہ
مصیبت پر مصیبت اور رونے پر رونا ہوا کریگا حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی ہوتا رہیگا تب اونہون نے کہا ہمکو
چھوڑ دیجئے اپنے مواشی لیجائینگے کہ ہم اپنی مصیبت پر رولیوین پھر ہم تعمیل آپکے حکم کی کرینگے حضرت صلعم نے
حکم دیا کہ مدینہ سے نکل جاؤ اونہون نے اس بات سے انکار کیا اور کہا جو آپ حکم کرتے ہین اوسکے قبول کرنے
ہمکو موت بہت آسان ہے پس لوگون نے دونون طرف سے لڑائی شروع کر دی اور لوگ طرفین سے قریب
بیس راتکے لڑتے رہے اور اس عرصہ مین جب رسول خدا صلعم کسی مکان یا کسی گڑھی پر غلبہ پاتے اوسکو ویران کر دیتے
اور غالب آ جاتے تو وہ پیچھے ہٹ جاتے تھے اسطرح کہ اوس دار سے پچھلے دارون مین گھس جاتے اسکے نقب دیکر
گھس جاتے تھے پھر اوسکی ہر شے کو کہ کہ اٹھا لیتے تھے اور حال اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ جس گھر کی
مکان پر غلبہ پاتے تھے اوسکو کھود کر برابر کرتے جاتے تھے اور یہی مراد ہے قول اللہ عز و جل یخربون

يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ یعنے وہ کفار اپنے
گھروں کو اپنے ہاتھوں اور مومنین کے ہاتھوں سے آپ خراب و برباد کرتے تھے اسے صاحبان بصیرت عبرت
کرنے کی جا ہے اور آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ کچھ درخت خرمے کے کاٹ ڈالے جاویں تاکہ مزید اونکے تئین
شدت غیظ و غضب میں لاوے جسکے باعث حق تعالے اونکو خوار و ذلیل کرے اور وہ نخل جو کاٹے گئے اونکے
نخلستان میں وہ قسم تھے جسکو وہ لوگ لون اصفر کہتے تھے وہ نہایت زرد رنگ اور اوسکے پوست و مغز کی لطافت کا
یہ عالم تھا کہ اندر سے خستہ اوسکا صاف نظر آتا تھا یعنے گودے سے گٹھلی دکھائی دیتی تھی اور وہ درخت اونکو کلمہ
و جواہر سے بہتر اچھے و بہتر و مرغوب تر تھے پس اون دشمنان خدا نے جب یہ دیکھا کہ اونکے نخلستان میں سے
اوس قسم کے نخل کاٹے جاتے ہیں تو وہ کہنے لگے اے محمد جو کتاب تمہارے پاس نازل ہوئی ہے کیا تمنے اوس میں
کوئی حکم زمین پر فساد کرنیکا بھی پایا ہے یا اصلاح کا حکم ہے چنانچہ اس بارہ میں اونہوں نے اپنے کلام میں بابت
مبالغہ کیا کچھ جب وہ اس مقالات میں منافقین کی نصرت سے بھی مایوس ہوئے اور حق تعالے نے اونکے دلوں میں
رعب و ہیبت ڈالی آخر اونہوں نے حضرت رسول خدا صلعم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمکو ہماری جان و مال اولاد پر امان
دیویں تو ہم مدینے سے نکل جاویں تب آن حضرت صلعم نے اونسے اس شرط پر مصالحہ کیا کہ وہ مدینے سے نکل جاویں
اس طور سے کہ اونکے تین تین آدمی میں ایک ایک اونٹ ہو یعنے تین آدمی پیچھے ایک ایک اونٹ ہو کہ اوسی پر جو کچھ چاہیں
مال و خوراک اور پہننے کی چیزیں لادلیجاویں اور سوا اسکے باقی جو کچھ رہ جاوے (یعنے لادنے سے جو رہ جاوے)
وہ مال اونکا مومنین کا ہے بالآخر وہ لوگ اسی قرار داد پر شہر بدر ہوگئے اور حق تعالے نے اون درختوں کی نسبت جو کاٹے
گئے تھے یہ آیہ نازل فرمایا مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ
وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ یعنی جو کاٹ ڈالے تم نے درخت خرموں کے یا اونکو اونکے جڑوں پر قائم رہنے دیا
یہ سو کچھ حکم خدا سے ہے اور تاکہ وہ رسوا و فضیحت کرے فاسقوں کو اور اونکے حق میں جلا وطن و اخراج بلد میں یہ آیت
نازل فرمائی وَلَوْلَا اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابُ النَّارِ یعنے اگر یہ امر نہ ہوتا کہ حق تعالے نے اونکے حق میں وطن سے دور ہونا مقرر کیا تو اونپر دنیا ہی میں عذاب کرتا
اور اونکے لیے آخرت میں عذاب آتش دوزخ ہے غرض وہ لوگ وہاں سے چلے یہاں تک کہ مدینہ سے نکل کر [illegible]
اور رہا کے [illegible] شام [illegible] اور [illegible] خطاب سے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ تھا کہ وہ
اپنے اہل و عیال اور اپنے بھائی کی اولاد کو ہمراہ لیکر خیبر کو چلا گیا پھر وہاں اون سب کو چھوڑ کر خود مکے میں آیا اور
تاکہ وہ دیکھیں [illegible] اور وہ لوگ [illegible] رسول خدا صلعم [illegible] میں اور اوس مال میں جو تھا
[illegible] لے گئے تھے اور وہ لوگ آپس میں کہتے تھے کہ لا [illegible] یعنی تمہے مصالحہ و موافقت

نہین کرتے ہین یا یہ کہ ہم تمہارے لیے مصلحت و مناسب نہین دیکھتے ہین خروج کرنے مین سوا اسکے سال فراخ کے یعنے تا آنے فراخ سالی کے کہ اوسمین سبز درخت چراؤ گے اور دودھ خوب پیوگے اور حال یہ ہے کہ اون لوگون نے زادراہ کے لیے ستو بہت سے لیا تھا اسواسطے اس لشکر کا نام جیش السویق ہوا تھا یعنے لشکر ستو والا چنانچہ جسوقت وہ لوگ باخود ہا مشورہ کر رہے تھے اور اونکے مشورہ مین یہ بات ٹھہری تھی کہ رکے ہین پھر چلین ناگاہ اوسی حال مین حیی بن اخطب اونکے پاس پہونچا تب اون لوگون نے حیی سے اوسکی قوم کا حال پوچھا اوسنے کہا مین اونکو درمیان خیبر و مدینہ کے متردد چھوڑ آیا ہون (یعنے ادھر سے اودھر اور ادھر آتے جاتے چھوڑ آیا ہون) یہانتک کہ جب تم اون تک پہونچو تو تم اونکے ساتھ محمد اور اصحاب محمد کیطرف جاؤ تب اونہون نے حال بنی قریظہ کا دریافت کیا تو اوسنے کہا کہ بنی قریظہ محمد سے مکر وحیلہ کرکے مدینے ہی مین مقیم ہین جسوقت تم اون تک پہونچوگے تو وہ تمہارے شامل ہو جاوینگے آخر اہل مکہ اور ابوسفیان متوقف رہے بس حکایت بنی نضیر کی یہ تھی ✻ ✻

ذکر غزوہ خندق

بعد انقضا سے بارہ سال تمام کے قریش نے جماعتین کثیر جمع کین اور اکثر قبائل عرب سے اجرت پر مقرر کیا یعنی نوکر رکھا اور قبائل غطفان و اسد و سلیم و قریش اور جو اونکی رعایا تھے چنانچہ اونمین سے جم غفیر مجتمع ہوکے اور سب مل کر روانہ ہوے اوسوقت یہ خبر حضرت صلعم کو پہونچی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گرد مدینے کے خندق کھودوانی شروع کی جب اصحاب نے دیکھا کہ حضرت کو امر خندق مین کمال اہتمام ہے تو اونکو معلوم ہوا کہ مشرکین اوپر آیا چاہتے ہین اور حضرت صلعم نے یہ تجویز کیا کہ لوگ جس جس قبیلہ سے ایک باپ کی اولاد ہون گروہ گروہ ہو جاوین اور ہر ایک گروہ کے لیے خندق سے حد مقرر کر دی کہ ہر گروہ اپنا اپنا حصہ کھودین چنانچہ سلمان فارسی کہ مرد قوی ہیکل تھے اونکے بارہ مین ہر ایک گروہ مہاجرین و انصار نے آپسمین جھگڑا کیا کہ وہ ہمارے شریک ہون تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ سلمان میرے اہل بیت مین سے ہے (یعنے حضرت نے نزاع باخود ہا کا فیصلہ کر دیا) پھر جب قوم خندق کھودنے لگے تو ایک پتھر سخت زمین مین عارض و حائل ہوا اور اون لوگون پر جو اوسکے قریب تھے نکالنا اوسکا سخت دشوار گذرا اس درمیان مین سلمان رض اوسمین ہر چند ضرب پتھر لگاتے تھے اوسمین کچھ اثر نکرتا تھا تب حضرت علیہ السلام نے سلمان کے ہاتھ سے کلند اپنے دست اقدس مین لیکر تین ضرب اوسپر لگائی کہ وہ پاش پاش ہو گیا اور اوس پتھر سے سلمان نے ایک ایسا امر مشاہدہ کیا کہ اونکے سوا اسکے اور سوا رسول خدا صلعم کے کسی نے نہین دیکھا پھر جب اوس پتھر کو لوگون نے زمین سے باہر نکالا اوسوقت حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب ہم اس پتھر پر چوٹ لگاتے تھے اوسوقت اوس سے ہمنے ایک امر عجیب معائنہ کیا کہ تونے بھی دیکھا ہوگا پھر فرمایا اے سلمان کیا تونے بھی اوس امر کو دیکھا ہے سلمان نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر

کتاب کو یعنے قرآن نازل کیا ہین سنے بھی وہ امر دیکھا ہے فرمایا حضرت صلعم نے پہلی ضربت مین مجکو قربات یمن
نظر آئے (یعنے اوس پتھر کے اندر) بعد ازان دوسری ضربت مین شہرہاے ابیض مداین کسریٰ کے دکھائی دیے
اور تیسری ضربت مین شہرہاے روم یعنے شام وغیرہ کو دیکھا اور اوسوقت میرے پاس وحی آئی کہ یہ سب تمہیں میسر
مفتوح ہونگے یعنے ان سب پر میری فتح ہوگی پس تم سب خوش ہو اور آپس مین خوشی کرو چنانچہ حضرت کی بشارت سے
تمام مسلمین خوش ہوئے پھر جب حضرت صلعم کو خندق کی کھودائی سے فراغت ہوئی اوسی عرصہ مین مشرکین
آپہونچے اور مدینے کو گرد آ اوترے اور قتال شدید کرنے لگے کہ اصحاب نبی کو گزند تمام پہونچا یعنے بہت ایذا اصحاب
کام آئے پھر مشرکین نے مسلمین کا سخت محاصرہ کیا کہ جس سے منافقین بدگمان ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی شان مین اونکو شک ہوا کہ الفاظ بد و کلمات ناشایستہ سے بے ادبی کرنے لگے چنانچہ انصار مین سے ایک شخص جسکا
نام معتب بن بشیر تھا اوسنے کہنے لگا کہ محمد نے ہمسے وعدہ فتح قصرہاے فارس اور فتح شہرہاے روم وغیرہ کا
کیا تھا وحال آنکہ ہم مین سے ایک آدمی اپنے مقام سے پاخانے کو بھی باہر نہین نکل سکتا ہے واللہ یہ سب فریب
کی باتین ہین اور اوسکی ایسی باتون مین ایک گروہ منافقین اوسکے شریک و پیرو تھے پس حق تعالی نے انہین کے
باب مین یہ آیت نازل فرمائی وَإِذْ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ مَا وَعَدَنَا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ إِلَّا غُرُورًا یعنے منافق لوگ اور وہ لوگ جنکے دلون مین آزار یعنے جنکے جی مین بدگمانی ہے
کہتے ہین کہ خدا اور رسول نے ہمسے وعدہ نہین کیا مگر فریب کا یا یہ کہ فریب کیا (یعنے خدا اور رسول نے جو کچھ ہمسے وعدہ کیا
وہ سب فریب تھا) اور زعم و گمان کیا ہے مورخین نے کہتے ہین کہ انصار مین سے بنی حارثہ بن حارث اور بنی سلمہ
ان دونون قبیلون نے قصد کیا کہ اپنے مقامون کو خالی کرکے چلے جاوین (یعنے مورچون کے مقام سے نکل جاوین)
پس کہنے لگے یا نبی اللہ ہمارے گھر خالی پڑے ہین یعنے چھت سے کھلے ہین ہم اندیشہ رکھتے ہین کہ اوسمین چور
در آوینگے چنانچہ اونکے باب مین حق تعالی فرماتا ہے کہ يَقُولُونَ إِنَّ بُيُوتَنَا عَوْرَةٌ وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ
إِنْ يُرِيدُونَ إِلَّا فِرَارًا یعنے وہ لوگ کہتے ہین کہ ہمارے مکانات کھلی چھت پڑے ہین
وحال آنکہ وہ کھلی نہین ہین اس بات سے ارادہ اونکا سواے فرار کے اور کچھ نہین اور اسیکا ذکر دوسری سورہ
مین اس نہج سے فرمایا إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا وَعَلَى اللَّهِ
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ یعنے جب دو جماعت نے تم مین سے قصد کیا کہ بودے ہو جاوین نامردی کرین حال آنکہ
خدا اونکا مددگار تھا پس چاہیے کہ مومن خدا ہی پر تکیہ و توکل کرین پھر وہی لوگ بعد نزول اس آیہ کے یون کہنے لگے
کہ ہرگاہ حق تعالی ہمارا والی و مددگار ہے تو اس صورت مین پہلے ہمنے جس امر کا قصد کیا تھا اب ہم نہین چاہتے ہین
کہ وہ قصد کرین (یعنے اپنے مقام مورچگاہ سے چلے جانا) القصہ قریش نے حیی بن اخطب سے کہا کہ تو نے اپنی قوم کی

نصرت کا مجھسے کیا وعدہ کیا تھا اوسنے اونسے کہا مین بدستور اوسی قول پر قائم ہون اور قوم میرے کہنے مین ہین
یا اونکہ میرے کہنے کے منتظر ہین چنانچہ حیئے آخر روز جمعہ قریب غروب طرف قوم روانہ ہوا جب پہونچا تو بنی قریظہ
کو اس حال مین پایا کہ وہ حیئے کو شوم و شامت زدہ جانتے تھے اور وہ آپسمین کہتے تھے کہ اگر حیئے تمہارے پاس
آوے تو اوسکو اپنے یہان آنے نہ دو کہ اوسکی شامت اور نحوست تمکو بھی لگیگی جسطرح اوسکی نحوست اوسکے قبیلہ کو
پہونچی تھی غرض کہ جب وہ اونکے پاس آیا تو اونہون نے اوسکے سامنے سے اپنے دروازے بند کر لیے اور کہنے لگے
تو اپنے پیچھے چلا جا یعنے جدھر سے آیا اودھر پھر جا کہ تو مرد منحوس ہے تو نے اپنے قبیلہ کو ہلاک کیا ہمکو تجھسے
کچھ امید نہین ہے اور نہ ہمکو اوس بات کی حاجت ہے جو تو خبر لایا ہے اور حیئے اونکا واقفکار تھا کہ اونہون نے
اپنے سبت کا کھانا پکایا ہے تو اس حیلہ سے کہنے لگا کہ تمنے جو مجھپر دروازہ بند کر لیا ہے تو سوا اسکے اسکی
اور کوئی وجہ نہین ہے کہ تمکو خوف اپنے کھانے کا ہے میرے تئین کھانا کھلانے سے تو خدا تمہارا کھانا
برباد کرے پھر جب اوسنے اونکے کھانیکا ذکر کرکے غیرت دلائی تو اوس سے وہ شرمندہ ہوئے اور دروازہ
کھول دیا جب وہ اونکے گھر مین داخل ہوا تو شیطان نے اونکو بہکانے کی قدرت پائی تب حیئے نے اونسے کہا
واسطے تمہارے اے بنی قریظہ میرا کہنا مانو کہ بیشک خدا اس شخص سے اور اسکے اصحاب سے بیزار ہوا اب اونکی
ہلاکت کے ایام قریب آپہونچے ہین چاہیئے کہ اونپر خروج کرو اور ساتھ ان قومون یعنے قریش کے شریک
قتال ہوکر مسلمانون سے اپنا بدلا لو کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سے کہ اگر تم ایسا نکروگے تو قریش بعد فراغ
جنگ محمد و اصحاب محمد سے تمپر جھکاٹ پڑینگے اور حال یہ ہے کہ مین تمہاری مدد کے لیے اور قریب پندرہ ہزار
مردم عرب کے لایا ہون کہ اونمین بڑے بڑے اونکے صنادید و سردار ہین تب بنی قریظہ نے اوسکو جواب دیا اے حیئے
اے حیئے ہم مشرکین کی عادات سے ڈرتے ہین کہ وہ بھاگ جاوینگے اور محمد کو ہمپر رنجیدہ چھوڑ جاوین گے
اور اوسوقت ہم قطع کرچکے ہونگے اوس عہد کو جو درمیان ہمارے اور اونکے ہوچکا ہے اور حال یہ ہی کہ نہ ہمارا
کوئی مددگار ہے اور نہ ہمارے پاس کسی قوم مین سے منصف ہین منصفت بالکل ٹوٹ جاکر در ینصورت اے حیئے جو کچھ
قوم مسلمین سے ہمپر آفت آوے گی تجھکو کیا ضرر کریگی بلکہ تو اوسوقت اپنے تئین بچا لیجاویگا ہمکو تو مشورہ دیتا ہی کہ
جو عہد و عہد درمیان ہمارے اور محمد کے واقع ہوا ہے ہم اوسکو توڑ ڈالین اس صورت مین اگر انجام اسکا
بہتر ہوا تو تیرے لیے ہوگا اور اگر برا ہوا تو ہمپر پڑیگا جسطرح وہ تباہی جو تیری قوم نے تیری شامت اور تیرے
گھر والون کی شامت سے اوٹھائی تھی اوسنے کہا اسپر مین قسم کرتا ہون توریت کی جسکو خدا نے موسیٰ پر نازل
کی ہے اگر مشرکین مقابلہ محمد و اصحاب محمد سے بھاگ نکلینگے وحال آنکہ مین نہین دیکھتا ہون کہ وہ ایسا کرین
تو مین تمہارے پاس آکر تمہارے حصار مین تمہارے ساتھ شریک رہونگا پس جو آفت تمکو پہونچیگی وہی مجھپر بھی

پہنچیگی آخر بنی قریظہ نے اس بات پر اوس سے عہد و مواثیق لیا اور کہا خبردار اگر کرتا ہے تو جو کچھ کرتا ہے تو لشکر
کے پاس جا پھر درمیان ہمارے اور اونکے سر نو سے حلف مقرر کر اور ستر مرد اونکے سواروں اور سرداروں میں سے
ہمارے پاس حاضر کر کہ وہ ہمارے ساتھ ہمارے حصاروں میں موجود رہیں تا آنکہ جب مشرکین طرف محمدؐ کے قصد کریں
تو ہم بھی اون سواروں کے پیچھے اونکی طرف روانہ ہوں چنانچہ حیی وہاں سے پاس مشرکین کے گیا اور اونسے
بنی قریظہ کیطرف سے حلف لیا اور اوسکے ہمراہ ابولبابہ القرظی بھی گیا تھا اور حلف اس شرط پر لیا کہ وہ اپنے
سرداروں شہسواروں میں سے ستر مرد بنی قریظہ کے پاس روانہ کریں تا کہ اونکے ساتھ اونکے حصن حصار میں
حاضر رہیں اور بنی قریظہ کو مدت دس دن کی فرصت دیویں اسلیے کہ وہ اپنے امور سے فراغت کریں اور اپنے
ہتھیار جمع کریں اور اس مدت میں تم لوگ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ سے لڑتے رہو اور بنی قریظہ کی طرف ایک بار بھی
بھیجدیویں چنانچہ مشرکین نے یہ سب کچھ قبول کیا تا آنکہ مشرکین اس دس روز کی مدت تک ایسے سرگرم قتال رہے
کہ قبل اسکے ایسا نہ لڑے تھے اور ایسا ہوا کہ جسوقت مشرکین زیر و بالاے وادی سے مسلمین پر وارد ہوے
تو اونہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے لڑنیکے لیے اپنے لشکر سے تین عقدے کیے چنانچہ ابن الاعور السلمی جماعت
بنی سلیم اور بنی دینار ہمراہ لیکر بالاے وادی سے رسول خدا صلعم پر آیا اور اوسکے ہمراہ حارث بن عوف المزنی
بھی تھا اور عیینہ بن حصن جماعت بنی فزارہ اور اسد کو لیکر آیا اور سردار بنی اسد کا اوس روز طلیحہ بن خویلد اسدی الفقعسی تھا
کہ اونکے لیے ابوسفیان نے خندق کے سامنے خیمے استادہ کیے تھے چنانچہ اوس روز مشرکین نے جو ساتھ
آنحضرت صلعم کے لڑائی کی تو بالاے وادی اور زیر وادی اور سامنے سے آئے اور تا غروب آفتاب لڑائی رہی
اور اوس روز درمیان نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکی نماز عصر کے حائل و حارج ہوے تب حضرت صلعم نے فرمایا
کہ ان لوگوں نے ہم لوگوں کو نماز عصر سے باز رکھا حق تعالے انکے پیٹ اور انکے گھروں کو آگ سے بھرے اور
یہ وہ گروہ ہیں جنکا ذکر حق تعالے نے قرآن میں کیا ہے اِذْ جَاءُوكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ
وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّونَ بِاللَّهِ الظُّنُونَا یعنے جب گروہ مشرکین تمہارے اوپر سے اور نیچے سے
یعنے بالاے وادی و زیر وادی سے تمپر آ گئے تھے اور جسوقت آنکھیں تمہاری ڈگمگانے لگیں تھیں اور
تمہاری جانیں حلقوم تک پہنچی تھیں اور تم خدا کے ساتھ طرح طرح کے گمان کرتے تھے اور نوفل بن عبد اللہ
بن المغیرہ اپنے گھوڑے پر سوار بعد غروب آفتاب کے آگے بڑھا تا کہ گھوڑے کو خندق پھندا دے ناگاہ وہ
اور اوسکا گھوڑا دونوں خندق میں گر پڑے تو دونوں کے عضو عضو پارہ پارہ ہو گئے تب ابوسفیان نے حضرت صلعم
کے پاس کہلا بھیجا کہ لاش نوفل کی دیت میں یعنے اوسکی عوض میں سو اونٹ ہم آپکے پاس پیش کرتے ہیں مراد
دیت سے ہمارے لاش ہے عوض میں اوسکے اوٹھا لیجانے کے کیونکہ مردہ اوسکا عزیز و محترم جانتے تھے حضرت

علیہ السلام نے جواب بھیجا کہ تم دیت اوسکی ہمارے یہان نہ بھیجو تم خود اوسکو رکھو کیونکہ وہ خبیث و ناپاک ہے اور اوسکی
دیت بھی خبیث و ناپاک ہے اور اس شخص کی لڑائی مین اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے زلزلہ شدید و تعب
شدید اوٹھایا ایک رات گروہ مشرکین اپنے لشکرگاہ کیطرف پھرے اور بہت سی آگ جلائی اور بیٹھے یعنے آگ تاپنے
بیٹھے اور آنحضرت صلعم نے اپنے اصحاب مین سے کچھ لوگون کے نام لیکر آواز دی پھر اونکے حذیفہ بن یمان کا
بھی نام لیا مگر اون اصحاب مین سے جنکا جنکا نام پکارا تھا کسی نے جواب نہ دیا تب رسول خدا صلعم اوٹھکر درمیان
صفون کے پھرنے لگے جب حذیفہ پاس گذرے اور اونکو پاؤن سے ٹھوکر مار کر فرمایا یہ کون ہے حذیفہ نے کہا
یا رسول اللہ مین حذیفہ ہون فرمایا تو اول شب سے میری آواز سنتا تھا اونہون نے کہا ہان قسم ہے اوس خدا کی
جسنے آپ پر کتاب نازل کی ہے مین آواز آپکی سنتا تھا فرمایا کیا چیز تجکو جواب دینے سے مانع تھی اونہون نے کہا
شدت سردی و صعوبت بھوک جسمین مین مبتلا ہون (یعنے ان وجوہ سے میری آواز منہ سے نہین نکلی) فرمایا
اوٹھ بسم اللہ حذیفہ کھڑے ہو گئے پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے حذیفہ تو لشکر مشرکین کی طرف جا اور اونکی
خبر لا کہ صبح کو اونکے کیا ارادے ہین اسلیئے کہ مجکو کچھ خبر اونکی معلوم ہوئی ہے اور جب تک تو میرے پاس پھر آوے
کوئی خبر وہان کی یہان کسی سے ہرگز بیان نکرنا تب حذیفہ حسب الارشاد روانہ ہوئے جب اونہون نے پیٹھ پھیری
تو حضرت علیہ السلام نے دعا پڑھی اللّٰهُمَّ احْفَظْ حُذَيْفَةَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ
یعنے اے پروردگار حذیفہ کی حفاظت کر اوسکے سامنے سے اور اوسکے پیچھے اور اوسکے داہنے اور بائین سے
پھر حذیفہ جب چلے تو اونکو نہ سردی کی خبر تھی نہ صعوبت کا خیال یہان تک کہ اونکے ایک غول مین پہونچے کہ وہ
اپنی آگ کے پاس بیٹھے تاپتے تھے اور باتین کرتے تھے تب حذیفہ بھی اونکے پاس بیٹھ گئے اور وہ سمجھتے تھے
کہ کوئی غیر ہے بلکہ اپنون مین سے جانتے تھے اوسوقت کوئی آنے والا پیش ابوسفیان سے اونکے پاس آیا اون
لوگون نے پوچھا تیرے پیچھے کیا خبر ہے اوسنے کہا تم مین سے ہر شخص اپنے اپنے ہمنشین و ہم پہلو کا ہاتھ پکڑ لیوے
اور پہچان لیوے کہ وہ کون ہے (یعنے کوئی غیر آدمی تو نہین ہے) کیونکہ مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ خبر بیان کرون تا تم خبردار ہو جاؤ
تب ہر شخص نے اونمین سے ہاتھ اپنے پہلو والے کا یعنے جسسے ملا بیٹھا تھا اوسکا ہاتھ پکڑ لیا تو حذیفہ نے بھی ہاتھ اپنے
پاس والے کا پکڑ لیا پھر اون لوگون نے اوس سے مکرر کہا کہ ہم مین سوا ہمارے کوئی غیر نہین ہے تو اپنی بات بیان کر
اوسنے کہا ابولبابہ سردار بنی قریظہ کا اور حیی بن اخطب ہمارے یہان آئے ہین اور سوال کرتے ہین کہ ستر آدمی اپنے
یہان کے اونکے یہان بھیجدین کہ جب وہ ہمارے لوگ محمد کیطرف چلین تو بنی قریظہ بھی اونکے پیچھے سے مسلمین پر خروج کرین
پھر اونہون نے پوچھا یہ امر کب ہوگا اوسنے کہا تیسرے روز تب حذیفہ اوس قوم کے پاس سے اوٹھے اور ابوسفیان کے
وارد ہوئے اور اوسوقت اونکے یہان آگ جلرہی تھی اور اوسکے ابوسفیان اپنی پیٹھ سینکتا تھا حذیفہ نے قصد کیا کہ

اور سپر اپنا تیر ڈالین مگر وصیت و فہمایش رسول خدا صلعم یاد آگئی تب وہان سے چل کھڑے ہوئے تا آنکہ حضور مین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوئے اور اوسوقت حضرت مشغول نماز تھے تو حذیفہ ٹھہر گئے اور حضرت صلعم بعد فراغ
اپنے خیمہ مین تشریف لیگئے اور حذیفہ کو بلوایا اور فرمایا حذیفہ تم اپنی خبر بیان کر تب حذیفہ نے عرض کی کہ یہود کی عہد شکنی کی
پھر ساری باتین اوس قوم کی جسطرح اونہون نے کہین تھین حذیفہ نے سب بیان کین بعد ازان حذیفہ نے کہا کہ اپنی نظر
اوس عرصہ مین کہ مین آپکی طرف متوجہ چلا آتا تھا ناگاہ مین نے دیکھا ایک شخص ایسا ایسا تھا اوسکی ہیئت کذائی ایسی
تھی وہ اپنی پیٹھ آگ سے سینکتا تھا حضرت صلعم نے فرمایا وہ ابوسفیان تھا حذیفہ نے کہا یا رسول اللہ اگر آپکی وصیت
نہوتی تو ضرور مین اوسکی پیٹھ مین تیر پار کردیتا بعد ازان رسول خدا صلعم نے عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن عبادہ و خوات بن
جبیر کو طرف بنی قریظہ کے روانہ کیا اور کہا تم اونکے پاس جاؤ اور اونسے کہو تمہاری خبر ہمکو پہونچی ہے کہ تمنے نقض عہد
عہد شکنی کی ہے اور اونسے سوال مصالحہ کرو اور خدا سے ڈراؤ اور اونکو اونکا عہد یاد دلاؤ اور اونسے کہو جو کچھ تمہارا حال
ہمکو معلوم ہوا وہ ہمارے تئین کافی ہے (یعنے زیادہ برین اپنے قصد سے باز ہو) چنانچہ یہ لوگ اونکی ایک طرف کو گئے
اور اونکو دیکھا کہ وہ سب باب پر یا کہ اندر ڈیوڑھی کے بیٹھے ہین تب اونسے کہا دروازہ کھولو اونہون نے دروازہ کھولا اور
یہ لوگ اونکے پاس داخل ہوئے اور جس بات کے لیے یہ لوگ بھیجے گئے تھے وہ پیغام اونکو پہونچایا تب اون لوگون نے
جواب دیا کہ تمنے ہمارے بازو توڑ ڈالے پھر اگر تم [illegible] مصالحہ چاہتے ہو تو اور [illegible] ہمارے پھیر دو نہین تو ہم تمسے
بری اور نکالے ہوے ہین اور تم لوگ کاذب ہو (یعنے [illegible]) اور مراد اونکی تو [illegible] سے اخوان اونکے
بنو نضیر ہین تب سعد بن معاذ نے کہ اوس قوم کے حلیف تھے (یعنے جاہلیت مین) کہنے لگے اے گروہ بنی قریظہ
مین ڈرتا ہون تمہارے لیے اوس آفت سے جو بنی النضیر نے اوٹھائی بلکہ اوس سے زیادہ پھر دونون [illegible]
کہا اگر تو کھانا کھایا چاہتا ہے تو اپنے [illegible] بیان سے شروع کر سعد نے کہا [illegible]
کہ نہین ہے ایسی کوئی غذا جو بہتر ہو اس امر سے یعنے [illegible]
کہ بیشک کچھ چیز نہین مگر وہ غذا جو بہتر ہے اس غذا سے یعنے اطاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر سعد نے یہ دعا کی اللھم
لا تمتنی حتی تشفی صدری من بنی قریظۃ یعنے اے پروردگار مجھے موت نہ دے یہانتک کہ میرے دل کو
بنی قریظہ کی طرف سے تشفی ہو پھر اوسوقت یہود شان مین رسول خدا صلعم کے بے ادبی کرنے لگے کہ یہ کہتے تھے
اور کذب [illegible] کی نسبت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تم [illegible] ہمارے پاس لوگون کو [illegible]
اور صلح کا پیام اوسوقت آیا کہ جب مصیبتین ہماری انتہا کو پہنچین اور مثل کی التقت حلقتا البطان [illegible]
دونون کڑیان تنگ گھوڑے کی مل گئین (اور یہ کنایہ ہے شدائد امر سے) سو ایسا ہرگز نہوگا قسم ہے اوس کی [illegible] تمام
قسم کھاتی ہے کہ ہم اپنی بہرہ مندی کے واسطے اپنی [illegible] اوسکا [illegible] پھینک دینگے اور البتہ ہم اپنے بھائیون بنی النضیر کا

بدلا لینگے چنانچہ عبد اللہ اور دونون اونکے ہمراہیون نے جب یہود سے ایسے کلمات ناشایستہ سنکے بہت رنج و اذیت
پائی تو وہان سے روانہ ہوئے اور خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے حضرت آگے بڑھکر خود اونکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا تمہارے پیچھے کی کیا خبر ہے اونہون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم لوگ اشرار مردم
بدترین آدمیون کے پاس سے آپ تک پہونچے ہین کہ جب ہم لوگ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر گئے اونسے
سوائے مکروہات کے اور ہمنے کچھ نہین سُنا اور سوائے قباحات کے ہمنے کچھ نہین دیکھا بعد ازان جسطرح جو کچھ
اونسے سُنا تھا حضرت صلعم سے بیان کیا فرمایا اپنی اس خبر کو مخفی رکھو اور اچھی بات ظاہر کرو اسلیے کہ لڑائی
دھوکہ کا کام ہے بعد ازان آن حضرت صلعم عبد اللہ وغیرہ کے پاس سے جب اپنے اصحاب کے قریب آئے
تو تکبیر کہی کہ اللہ اکبر تو اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کہی اور اصحاب نے بھی تکبیر کہی پھر حضرت نے تکبیر کی
اور اصحاب نے بھی (یعنے تین مرتبہ صدائے تکبیر بلند ہوئی) تب مشرکین گھبرائے اور کہنے لگے کہ محمد اور اصحاب
محمد کو کسی ایسے امر کی خبر آئی ہے کہ اوس بات نے اونکو خوش کر دیا ہے اور اصحاب نے عرض کی یا نبی اللہ کیا
آپ کو خوشخبری آئی تب حضرت نے اون تینون صحابیون یعنے عبد اللہ وسعد وخوات کو بلوایا اور فرمایا اپنے بھائیون سے
احوال بیان کرو چنانچہ عبد اللہ بن رواحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ یہ یہود تمہارے حلیف ارادہ رکھتے ہین
اور مشرکین سے کہلا بھیجا کہ وہ ستر مرد اپنے سردارون اور شہسوارون مین سے اون یہود بنی قریظہ کے پاس بھیجین
اور جب وہ ستر آدمی اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکی گردنین مارین و بعد ازان ہماری طرف آوین پھر مشرکین آئین
ہماری مدد کرین پس صبح ہوتے ہی ہم مشرکین کو مار لین گے انشاء اللہ تعالے اور ایسا ہوا کہ ایک شخص قبیلہ اشجع سے
جسکا نام نعیم بن مسعود تھا حضرت کی صف جماعت مین وہ مشرکون کا جاسوس تھا پس اوسنے یہ بات سُنی
اور کفار اوس جاسوس کے منتظر تھے تب جاسوس اونکے پاس گیا اونہون نے پوچھا اے نعیم تیرے پیچھے کیا خبر
اور لشکر محمد مین یہ صدا کیسی بلند تھی اوسنے کہا مین تمہارے پاس یقینی خبر لایا ہون تم اس بات کے قریب ہو
کہ اپنے اشراف مین سے ستر آدمیون کو ہلاک کروگے یہ سنکر وہ گھبرائے اور پوچھا وہ کونسی خبر ہے لا اَباً لک
یہ کلمہ مدح و ذم دونون کو شامل ہوتا ہے یعنے تیرا کوئی باپ نہین یا یہ کہ تیرا باپ مرے اوسنے کہا محمد نے تین
آدمیون کو ایک ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا تھا تا وہ دیکھین دریافت کرین کہ بنی قریظہ اونکے ساتھی ہین یا تمہارے
ساتھی ہین تب وہ تینون فرستادے یہود کے پاس سے پھر کر محمد کے پاس آئے اور اونکی خبر بیان کرتے تھے
مین نے سُنا تھا کہ بنی قریظہ نے جو تمسے اس بات پر مصالحہ کیا ہے کہ تم اپنے یہان کے سردارون اور شہسوارون
مین سے ستر آدمی اونکی طرف بھیجدو پس جب وہ سوار اونکے حصار مین داخل ہون تو اونکو قتل کرین بعد ازان
وہ محمد کے پاس آوین اور تمہارے اوپر اونکی مدد کرین تب ابو سفیان یہ بات سُنکر بولا قسم ہے لات و عزی کی

یہ نعیم یعنی یہ صدا یہ بات سچ ہے پھر ابوسفیان نے کہا کہ اس بات مین یہود نے عہد شکنی کی خدا اونپر لعنت کرے
اور اون سواروں نے (یعنے جو بنی قریظہ کی ہمراہی کو تعینات ہوے تھے) انکار کیا اور کہا کہ ہم اونکے حصن حصار
مین ہرگز نجاوینگے تب ابوسفیان نے ابولبابہ سے جو سردار بنی قریظہ کا تھا کہلا بھیجا کہ اے ابولبابہ یہان ہماری
اقامت کو طول ہوا کہ ہم اس شخص یعنے محمد کا محاصرہ کیے ہوے ہین اور اب میری راے مین مناسب یہ ہے
کہ تم کل صبح کو محمد پر قصد کرو اور وہ لوگ بھی جاوین جو تمسے قریب ہون کیونکہ مین نچھوڑون گا کہ بعد میرے تم میرے
پیچھے رہو ابولبابہ نے جواب کہلا بھیجا کہ کل روز سبت ہے ہم قتال نہین کرسکتے ہین اور ہم کوئی کام روز سبت نہین
کرتے ہین یہ سنکر وہ فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور خبر لایا کہ ابولبابہ اور اوسکی ہمراہی گمان اس بات کا رکھتے ہین
کہ وہ لوگ یوم السبت قتال نہین کرسکتے یہ سنکر ابوسفیان غضب مین آیا اور نعیم مخبر کی بات کو سچ جانا پھر ابوسفیان
نے دوبارہ آدمی بھیجا اور مکرر کہلا بھیجا کہ اس سبب کی عوض کسی اور دن سبت کرلینا (یعنے اسکے بدلے اور دن
سبت منالینا) کیونکہ کل قتال لابد وناگزیر ہے قسم ہے لات وعزی کی اگر تم کل لڑنے کو جاوین اور تم ہماری ساتھ
نچلوگے تو ہم تمہاری حلف سے علیحدہ ہوجاوینگے اور قبل محمد کے پہلے ہم تمہین سے لڑائی شروع کرینگے پس
فرستادہ ابوسفیان کا ابی لبابہ کے پاس یہ پیام لایا یہ سنکے ابولبابہ غضب مین آیا اور قاصد سے بولا جسنے تجھے
بھیجا ہے بےعقل ہے کیا ابوسفیان کی یہ راے ہے کہ ہم اوسکی پاس خاطر سے اپنے سبت کے روز سے
تجاوز کرینگے پھر اسلئے ہم مین سے ایک قوم نے سبت مین تجاوز کی تھی تو اوسپر حق تعالے نے غضب نازل کیا کہ وہ
سب بہیئت بوزنہ وخوک مسخ ہوگئے لہذا ہم ڈرتے ہین کہ اگر کل کے روز ہم اطاعت ابوسفیان کی کرین تو ہم بھی
اوسیطرح مسخ ہوجاوین یہ سنکر فرستادہ ابوسفیان کا واپس آیا اور جواب لایا کہ ابولبابہ اور اوسکے
ہمراہیون کا یہ گمان ہے کہ آگے یہود مین سے جن لوگون نے اپنے سبت مین تجاوز وتعدی کی تھی وہ لوگ بندر
اور سور ہوگئے تھے اس خوف سے ہم اطاعت ابوسفیان کی نکرینگے اور اپنے سبت مین تجاوز نکرینگے اگر ابوسفیان
کو منظور ہو تو بانقضاے یوم سبت تاخیر کرے تب ابوسفیان کھڑا ہوا اور اپنے لشکر مین ندا دی اے معشر قریش
اور جو لوگ یہان حاضر ہون آگاہ ہو مین تمکو خبر دیتا ہون سوا اسکے نہین ہے کہ ہم بندرا ودستور کی نصرت کا
انتظار کرتے ہین اَللّٰہُمَّ اِنِّیۡ اَبۡرَأُ اِلَیۡكَ مِنۡ حِلۡفِ بَنِیۡ قُرَیۡظَةَ یعنے اے پروردگار مین تیری طرف ہوتا ہون
اور حلف بنی قریظہ سے علیحدہ وبیزار ہوتا ہون اے قریش صبح کو محمد کی طرف عزم کرو اور خندق سے نہ ہٹو یہان تک
کہ تمہارے تئین اول صبح فرصت ہوجاوے چنانچہ خبر اس بات کی جو ابوسفیان نے کہی تھی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو مسلمانون کے دلون مین اندیشہ ہوا اور منافقون نے یقین کیا (یعنے مشرکین ضرور غلبہ کرینگے) پھر
حق تعالے نے نصرت و نااتفاقی ہو منین اور دور کوشش اونکی اوس کام مین جس مین وہ تھے ملاحظہ فرمائی اوسوقت

اونکے دلون پر تسکین و تسلی نازل کی کہ اونکے مدد کے لیے لشکر ملائکہ کا بھیجا اور مشرکین پر آسمان سے ایک ایسی شدت کی ہوا یعنے آندھی چلائی کہ اونکا کوئی ڈیرہ خیمہ نہ چھوڑا مگر یہ کہ اوسکو زمین پر بچھا دیا اور اونکے یہان کوئی آگ باقی نہ رہی مگر یہ کہ بجھا دی (یعنے اوس آندھی نے خیمے گرا دیے اور آگ تمام لشکر کی اوڑا لیگئی جس سے ایذا بڑی کی بہت ہوئی) پھر کافرون نے اپنے لشکر مین صدا ے تکبیر ملائکہ کی سنی اور گھوڑے وغیرہ جانور رسیان تڑا تڑا کر چھوٹ گئے اور خدا نے اونکے دلون مین رعب و ہیبت ڈالدی اوس وقت طلیحہ بن خویلد برادر بنی فقعس کھڑا ہوا اور لشکر مین پکارنے لگا کہ اے قوم ہر آئینہ محمد نے ابتدا شر کو ظاہر کیا (یعنے شر سحر) فالنجا النجا یعنے بس بچو اور بچاؤ اپنے تئین اور ہر قوم کے سالار نے اپنے اپنے قبیلے مین کوچ پکار دیا پھر لوگون نے کوچ کردی اور اپنے بار اسباب کو ہلکا کر دیا کہ بقیہ اسباب کو چھوڑ دیا اور وہ لوگ صداے تکبیر برابر سنتے تھے اور آندھی اونپر برابر چل رہی تھی اور اوس آندھی کی شدت مین کوئی چیز اونکو نظر نہین آتی تھی یہان تک کہ وہ بھاگ نکلے وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا یعنے کافی ہوا حق تعالے مومنین کے تئین لڑائی مین اور حق تعالے قوی اور غالب ہے القصہ آندھی برابر چلتی رہی اور کفار کے پیچھے پیچھے ملائک علے الاتصال تکبیر کرتے رہے یہان تک کہ وہ سب روحا کے دور اسے یعنے موضع مین پہونچے اور رسول خدا صلعم اور سارے مومنین بعد تحمل مشقت و شدائد اپنے مقام مین پھر آئے

ذکر غزوہ بنی قریظہ

اوس عرصہ مین کہ رسول خدا صلعم اپنا سر دھوتے تھے ناگاہ جبرئیل علیہ السلام نزدیک منبر کے اپنی تلوار میان سے کھینچے ہوے آ کھڑے ہوے اونکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور بولین یا رسول اللہ یہ دیکھیے کہ دحیہ کلبی شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیے نزدیک منبر کے کھڑے ہین یہ سنکر رسول خدا صلعم نے خیال اسعلام کیا (یعنے کہ یہ حلیہ جبرئیل کا ہے) اوسیوقت حضرت علیہ السلام اوٹھکر کھڑے ہوے اور فرمایا اے جبرئیل کیا خبر ہے جبرئیل نے کہا یا محمد حق تعالے آپ سے عذر کرے تحقیق حق سبحانہ تعالے آپ کو حکم کرتا ہے کہ آج ہی آپ بنی قریظہ پر جائیے کہ حق تعالے اونکو کچلا کر ڈالنے والا ہے جسطرح چٹک مارنا انڈے کا زمین پر سخت اور پہیچے حضرت علیہ السلام نے مسلمین مین حکم پکار دیا کہ اپنے ہتھیارون کو شفقت سخت اور امتحان صعوبت اوٹھالو پس یہ حکم سنکر سب نے اپنے ہتھیار اوٹھا لیے اور حضرت علیہ السلام نے اونپر ایک شخص کو افسر مقرر کر دیا کہ وہ لشکر کو اپنے ہمراہ لیکر روانہ ہوا یہان تک کہ حصن بنی قریظہ تک جا پہونچے اور حال یہ ہے کہ حیی بن اخطب بنا بر اوس قول قرار کے جو بنی قریظہ سے استحکام کیا تھا اونکے پاس پہونچکر اونکے ساتھ حصار مین حاضر ہوا چنانچہ مسلمین قتال کرنے لگے اور اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص انصاری شہید ہوا (اور

ایسا ہوا کہ بعد روانگی لشکر طرف بنی قریظہ) آنحضرت صلعم اپنی دولت سرا میں تشریف لے گئے اور سر دھویا
اور اپنی حاجات سے فارغ ہو کر روانہ بطرف لشکر ہوئے اور حال یہود کا یہ تھا کہ مسلمانون کو عیب لگاتے تھے
اور عار دلاتے تھے بکذب و سحر یعنے اونکو کاذب و ساحر کہتے تھے اور شان مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حق مین
ازواج نبیؐ کے ہجو کرتے تھے پھر جسوقت رسول خدا صلعم پاس اپنے اصحاب کے پہونچے تو ایک شخص مہاجرین
مین سے حضرت صلعم کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی یا نبی اللہ حق تعالے مجکو آپ پر فدا کرے آپ ذرا کنارے
رہیے فرمایا کسلیے پھر فرمایا مین گمان کرتا ہون کہ میرے حق مین تو نے یہود سے اذیت کی باتین بہت سنی ہین
پس تو ناگوار رکھتا ہے اس بات کو کہ مین اونکو سنون تب اوس مہاجر نے عرض کی البتہ بعضی باتین ایسی ہی
تھین تب حضرت نے فرمایا البتہ اگر مجھے وہ دیکھینگے تو جو کچھ تو نے سنا ہے اب اوسمین سے کچھ نہ کہینگے
پھر ازانجا حضرت علیہ السلام نے اہل حصن سے چند آدمیون کو اونکے نام لیکر آواز دی کہ یا [illegible]
اور اخنس شعبہ کہ یہ لوگ اشراف اہل حصن مین سے تھے تب یہ لوگ حضرت کو جھانکنے لگے اور نزدیک آئے اور
کہنے لگے اے ابو القاسم کیا چاہتے ہو کیا کہتے ہو فرمایا اے بندرون کے بھائیو دور ہو خدا تمکو اپنی رحمت
سے دور اور خراب کرے اون لوگون نے جواب دیا اے ابو القاسم آپ تو واللہ فحش گو نتھے اور حضرت علیہ السلام
نے یہ کلمہ اسواسطے کہے تا وہ لوگ حضرت سے دور رہجاوین اور اونکو بات انکی اوسی کی سنا دین سو ایسا ہی ہوا
(یعنے پھر اونکی طرف سے کوئی بات ایذا دینے والی کسی نے نہین سنی) بعد ازان اوسی شب (یعنے کئی روز)
لڑائی ہوتی رہی اور اس عرصہ مین منافقین اون یہود سے کہلا بھیجتے تھے کہ حاضر ہونا تمہین کس پاس اور اگر
وہ ارادہ تمہین نکال دینے کا کرین تو ہرگز تم نکلنا نہ چاہیے قسم ہے اوس ذات کی جسکا نام سے حلف
کیا جاتا ہے اگر محمد سوا اسکے لڑائی کے تم مین سے آگے تو ہم تمہاری اعانت کرینگے اپنی جان سے اور بذریعہ سلاح سے
اور ہم تمہارے ساتھ اپنی جانین صرف کرینگے اور تمہارے بارہ مین ہم کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم نکالے گئے
تو ہم بھی تمہارے لیے مدینے مین نہ ٹھہرینگے مگر تھوڑی دیر یا تھوڑے دن یہانتک کہ ہم تمسے آملینگے اس مین
یہی معنی ہین قول خدا عزوجل کے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِیْنَ
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِیْعُ فِیْكُمْ
اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝
لَئِنْ اُخْرِجُوْا لَا یَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا یَنْصُرُوْنَهُمْ وَلَئِنْ
نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝
یعنے کیا تو نے نہین دیکھا اون لوگون کو جو منافق ہین کہ وہ اپنے اون بھائیون سے کہتے ہین جو کافر ہین

اہل کتاب میں سے کہ اگر تم نکالے جاؤ گے تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور نکل جاوینگے اور ہم تمہارے
بارہ میں کبھی کسیکی اطاعت نکرینگے اور اگر تم لڑو گے تو ہم تمہاری نصرت کرینگے وحال آنکہ خدا شاہد ہے کہ
ہر آئنہ وہ کاذب ہیں اگر وہ کافر اہل کتاب نکالے جاوین تو یہ منافق اونکے ساتھ نہ نکلیں اور اگر وہ قتال
کرینگے تو یہ اونکی مدد نکرینگے اور اگر مدد کرینگے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگین گے بعد ازان پھر کوئی انکی مدد نکریگا۔
اور جب موقت ہو و نصرت منافقین سے مایوس ہوے تو حق تعالی نے یہود کے دلوں میں رعب و ہیبت ڈالی
تب اون لوگوں نے سوال کیا کہ ہم اپنے بھائیوں بنی النضیر کے پاس اذرعات اور اریحا کو چلے جاوین مگر
اوسی شرط پر جسطرح بنی النضیر نے نکلنے کے روز مصالحہ کیا تھا پس اس بات کا رسول خدا صلعم نے انکار کیا
مگر یہ کہ حکم پر حاضر ہوں اس صورت میں اگر چاہونگا قبول کرونگا چاہونگا نکال دونگا تب اونہوں نے کہا کہ
ابو لبابہ اوس سے فلان شخص کو ہمارے پاس بھیجیے اسلیے کہ وہ اونکا خیر خواہ تھا پس وہ اونکے پاس آیا تو وہ لوگ
کہنے لگے اے فلان ہم حکم محمد پر قلعہ سے اوتریں اوسنے کہا ہان مگر اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا
اس سے مراد اوسکی یہ تھی کہ ذبح ہوجاؤگے چنانچہ اون لوگوں نے حکم پر حاضر ہونے سے انکار کیا اوسوقت
حق سبحانہ تعالی نے اپنے نبی پر وحی نازل کی کہ حضرت صلعم کو اوس شخص کے حال سے خبر دی فرمایا
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ
وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ یعنی رنج میں نڈالیں تجکو وہ لوگ جو کفر میں بڑی دوڑ کرتے ہیں یعنی وہ اون لوگوں میں سے
ہیں جو زبانی کہتے ہیں ہم ایمان لائے وحال آنکہ اونکے دل ایمان نہیں لائے یعنی ایسے لوگوں کی باتوں
تو غم نکھا بعد ازان یہود نے بنی الاوس اپنے حلیفوں کے پاس کسیکو بھیجا اور اونسے کہلا بھیجا کہ تم کیوں نہیں نفع
لیتے ہو اپنے بھائیوں کے بیچ یعنی ہمارے بیچ جیسا کہ قبیلہ خزرج نے اپنے بھائیوں سے نفع لیا تھا تب
بنو الاوس پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ ہمارے حلیفوں سے کیوں قبول نہیں کرتے
جیسا آپ نے خزرجیوں کے حلیفوں سے قبول کیا ہے فرمایا اے گروہ اوس کیا تم اپنے حلیفوں کے
حق میں اس بات سے راضی نہیں ہو کہ میں درمیان اپنے اور اونکے کسی شخص کو حکم مقرر کروں اونہوں نے کہا
بہت اچھا فرمایا اونسے کہو کہ اوس میں سے جسکو چاہیں اختیار و پسند کرلیں تب اونہوں نے سعد بن معاذ کو
قبول کیا اور اختیار کرنا اونکا سعد کو بموجب ارادہ الہی کے ہوا جیسا کہ خدا نے مقدر کیا تھا (یعنی عوض اونکی
سزایابی کے) اور سعد اونپر از راہ غضب و غصہ کے شدید ترین مردم تھے اور یہ باعث اونکے اوس قول کا تھا کہ جب
وہ اونکے پاس پیغام رسول خدا صلعم لائے تو اونہوں نے رات کو اوسکو وہ باتیں کہی تھیں تب رسول خدا صلعم
سعد سے فرمایا کہ اوس قوم نے تجکو حکم اختیار کیا ہے پس تو درمیان میرے اور اونکے حکم یعنی فیصلہ کر چنانچہ حوالہ

دونون جانب سے عہد و میثاق اس امر کا لیا کہ میرے فیصلہ کو قبول کرین اور جو مین فیصلہ کرون اوسپر راضی ہوون
تب فریقین نے اس بات پر عہد کیا اوسوقت سعد نے بنی قریظہ کو حکم کیا کہ حصار سے اوترآو اور ہتھیار رکھدو
پس اون لوگون نے ایسا ہی کیا پھر سعد نے اونکے حق مین یہ حکم کیا کہ اونمین جو مقاتل ہین یعنے جو لڑنے والے ہین
وہ قتل کیے جاوین اور اطفال و زنان بندی مین لیے جاوین تب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے
اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تحقیق کہ تیرے اس حکم سے حق تعالے اور ملائکہ اور سارے
مومن راضی ہوے اور اسی امر کا مین بھی مامور ہوا ہون آخر اونکی مشکین باندہی گئین اور قتل کیے گئے اور
راوی نے کہا ہے کہ جسوقت حیی بن اخطب حاضر کیا گیا تو اوس نے رسول خدا صلعم سے فرمایا کہ قسم ہے
کیا تھا خدا نے خوار نہین کیا اوسنے کہا ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور میرے لیے بھی یہ وقت
معین تھا کہ مین اوس سے تجاوز نہین کرسکتا اور تمہاری نسبت عداوت پر مین اپنے نفس کو ملامت نہین کرتا ہون
اور مین آج وقت فراق دنیا کے گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم کاذب ہو اور بے شبہہ مین تمہارا دشمن
ہون اپس حضرت علیہ السلام نے حکم اوسکے قتل کا کیا تا آنکہ وہ قریب احجار الزیت کے جو مدینے مین بازار
کی جگہ ہے مارا گیا پھر حق تعالے نے یہ آیہ اپنے نبی پر نازل کیا وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ
مِنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا
وَاَوْرَثَکُمْ اَرْضَهُمْ وَدِیَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا یعنے جو لوگ مددگار کفار کے تھے اہل کتاب
مین سے اونکو حق تعالے نے اونکی گڑہون سے نیچے اوتار دیا اور اونکے دلون مین ہیبت ڈالی کہ تم اونمین
ایک فریق کو قتل کرتے تھے اور ایک فریق کو تمنے بندی بنایا اور تمکو وارث کیا اونکی زمینا اور ملکا اور اونکا اموال کا اور اوس
زمین کا جسپر تمہارا پانوٴن نہین پڑا تھا اور وہ زمین کہ جسکو تمنے نہین روندا تھا خیبر ہے جسکا وعدہ حق تعالے
نے دوسری جگہ قرآن مین کیا تھا اور اوس روز بنی قریظہ کی بندی سات سو چالیس آدمی کی تھی اوسوقت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ان بندیون کا پانچ حصہ آپ کیون نہین کرتے اسلئے جیسا کہ روز بدر وہان کی
غنیمت کا آپ نے پانچ حصہ کیا تھا (یعنے پانچوان حصہ خمس نبی کا اور چار حصہ تقسیم ہوا سے مسلمین) فرمایا
مین اسکا پانچ حصہ نکرونگا بلکہ یہ وہ چیز ہے جسکو حق تعالے نے خاص میرے لیے بلا شرکت غیر کے مقرر
فرمایا ہے اوسمین مومنین کی شرکت نہین ہے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ
مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی یعنے جو غنیمت کہ حق تعالے اپنے نبی کو اہل قری سے
دلاوے وہ مخصوص ہے واسطے خدا کے اور مخصوص ہے واسطے رسول خدا اور واسطے اقربا کے پس مراد
اہل قری سے قریظہ و نضیر و فدک و خیبر ہے اور قریظہ عرینہ ہے جسکا وعدہ حق تعالے نے قبل از فتح فرمایا تھا

چنانچہ رسول خدا صلعم نے اسباب بنی قریظہ مین سے تو ستر گھوڑے لے لیے اور اونکو اپنے اہل مین تقسیم
کردیے اور باقی مال اور لونڈیون سے دو نصف کیے ایک نصف تو سپرد سعد بن عبادہ کر کے شام کیطرف
روانہ کیا اور ایک نصف انس بن قیظی کو تفویض کر کے طرف زمین غطفان کے بھیجا اور حکم کیا کہ بدلے اس کے
عمدہ گھوڑے لاوین آخر اونہون نے ایسا ہی کیا کہ اچھے اچھے بڑے بڑے گھوڑے بہم پہونچا لئے پس اون
گھوڑون کو رسول خدا صلعم نے درمیان مومنین کے واسطے جہاد کے مقرر رکھا اور فرمایا حضرت نے کہ خمس سے
جو بہرا حصہ تھا مین نے مومنین کی طرف لگا دیا اور خمس ڈیڑہ سو کا تھا پس یہ تھا ذکر جنگ احزاب و بنی قریظہ کا

ذکر غزوہ بنی لحیان

بعد ازان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین مقیم رہے جب تک کہ خدا نے چاہا (یعنی تا صدور حکم ثانی)
پھر حضرت نے خروج کیا اور ارادہ کیا طرف بنی لحیان کے تا آنکہ اونسے مقابلہ کیا اور خدا نے اونکو شکست دی
اور اونکو قتل کیا اور پراگندہ کر دیا اونکو پہاڑون کے گروہ سے اور رسول خدا صلعم نے اونکے پیچھے سوار بھیجے کہ
وہ اونکو تا رستے بھگانے ہو سے موضع تنعیم تک پہونچا دیا کہ جسکے سبب خدا نے اہل مکہ کو ذلیل و خوار کیا اور
چند مقامون مین حضرت علیہ السلام نے بنی لحیان کے مقامون مین مقام کیا بعد ازان مدینہ کو تشریف لے آئے اور کعب
بن مالک الانصاری نے اس باب مین اشعار کہے تھے جسکا مضمون ان سے یہ ہے کہ مدینہ قیام کیے مقام
مریسیع مین چند شب یعنی چند شب اوس مقام مین قیام کیا اور لشکر تیار ہو کہ لشکر جمع ہو گیا
سکے شیر آنے واسطے ہین اور تمام گردش و تلاش مین ہین کوشش کی اور فرات بن حیان کو پایا
کہ وہ بھی شامل ہلاک ہونے والون کے ہوتا اور فرات بن حیان ایک شخص تھا بنی عجل سے اور اوسکے پاس
ایک عورت تھی یعنی اوسکی زوجہ تھی قبائل قریش سے اور وہ شخص بڑا بہادر تھا واسطے رسول خدا صلعم کو
یعنی حضرت سے سخت عداوت رکھتا تھا پھر بعد اسکے اوسنے توبہ کی اور مسلمان ہوا اور رسول خدا صلعم سالما غانما
یعنی سلامت با غنیمت مدینے کیطرف پھرے یہان تک کہ حضرت جب اثنا سے راہ مین تھے تو خدا نے اونپر
(یعنی بنو لحیان پر جو متفرق ہو گئے تھے) ایک سخت آندھی بھیجی کہ وہ اوس سے اپنی ہلاکت کو ڈرے اور وہ
اس شدت کی آندھی تھی کہ لوگ تمام گرد مین چھپ گئے تھے اور اوسی آندھی مین اوسی رات کو ناقہ حضرت کا
گم گیا تھا اور وہ دستیاب نہوا تھا یہان تک کہ جب صبح ہوئی اور آندھی تھمی اوسوقت لوگون نے عرض کی
یا رسول اللہ یہ کیسی آندھی تھی فرمایا یہ آندھی بسبب ایک شخص کے تھی یعنی اوسکے مرنے کی آندھی تھی
اور وہ شخص منافقین مین سرداران اہل نفاق سے تھا وہ مدینے مین مر گیا ہے اصحاب نے عرض کی یا رسول اللہ
وہ کون تھا فرمایا وہ رفاعہ بن تابوت تھا بنی قینقاع سے چنانچہ یہ خبر درست ہی تھی اور ایک شخص تھا منافقین

مین سے اور وہ جماعت اصحاب مین تھا اوسنے کہا محمد کیونکر گمان رکھتے ہین کہ وہ حال غیب جانتے ہین اور
جو بات کل ہونے والی ہے اوسکی خبر ہمکو دیتے ہین وحال آنکہ وہ نہین جانتے ہین کہ اونکا ناقہ کہان ہی بھلا جو
شخص اونکے پاس اوس غیب کی خبر لاتا ہے وہ کیون نہین اوس ناقہ کی بھی خبر دیتا ہے پس ایک اور شخص
اوسکے یارون مین سے بولا خاموش ہو واللہ اگر محمد اس بات کو جانین گے تو وہ کہین گے کہ اس باب مین
مجھپر وحی آئی ہے تب وہ شخص اپنے یارون کے پاس سے اوٹھکر پاس رسول خدا صلعم کے آیا تو دیکھا کہ
حضرت اپنے اصحاب سے وہی باتین بیان کر رہے تھے جو کچھ کہ وہ شخص اپنے یارون مین کہتا تھا اور ناگاہ
رسول خدا صلعم اوسوقت فرماتے تھے کہ ایک شخص منافقین مین سے مجھپر شماتت کرتا ہے اور گم ہونے سے
میرے ناقہ کے خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کیا محمد کو گمان ہے کہ وہ غیب جانتے ہین بھلا وہ شخص جو
اونکے پاس غیب لاتا ہی وہ ہی کیون نہین خبر ناقہ کی دیتا ہے اور کیون نہین بتاتا ہی کہ وہ ناقہ کس جگہ ہے
اور قسم ہے مجکو اپنی زندگانی کی وہ جھوٹھا گمان کرتا ہے اس بات کا کہ مین غیب جانتا ہون وحال آنکہ
مین غیب نہین جانتا البتہ مجھے خبر دی ہے حق تعالے نے اوس جگہ سے جہان میرا ناقہ ہے پس وہ ناقہ
اس شعب مین نکیل اوسکی ایک درخت مین اٹک گئی ہے یہ سنکے لوگ دوڑتے ہوے شعب کی طرف نکلے
ناگاہ دیکھا کہ مہار اوس ناقہ کی جسطرح حضرت نے کہا تھا ایک درخت مین لٹکی ہے تا آنکہ لوگ وہ ناقہ کو لائے
اور وہ منافق دیکھ رہا تھا آخر وہ اوسیوقت اوسجگہ ایمان لایا اور حضرت کی تصدیق کی اور اپنے یارون پاس
پھر آیا اونکو اوسی جگہ جہان چھوڑ گیا تھا بیٹھا پایا اور اوسنے کہا مین تمہین خدا کی یاد دلاتا ہون یعنے اوسکی قسم
دیتا ہون کہ آیا کوئی تم مین سے اپنی جگہ سے اوٹھا تھا یا میری اوس بات کا میرے پیچھے کسی سے ذکر کیا ہی
(یعنے کوئی اپنی جگہ سے اوٹھا تو نہین اور میری بات کسی سے کہی تو نہین) اونہون نے کہا اللہم ایسا نہین ہوا
تب اوسنے کہا مین گواہی دیتا ہون کہ بے شبہہ محمد رسول ہے خدا کا ولیکن مین ہرگز اسلام نہین لایا تھا
الا آجکے روز اون لوگون نے پوچھا اسکا باعث کیا ہوا اوسنے کہا مین نے محمد کو جاکر جو دیکھا تو وہ اپنے
اصحاب سے وہی ذکر کر رہے تھے جو باتین مین نے تمسے کہی تھین پس مین گواہی دیتا ہون کہ البتہ حق تعالے
نے اوسکو آگاہ و مطلع کر دیا اور وہ صادق ہے بعد ازان حضرت نے اوس منزل سے کوچ کیا یہان تک کہ
جب مدینے کے قریب پہونچے تو دو آدمیون نے آپسمین مجادلہ کیا اور ایک اون دونون مین بنی عامر
سے تھا اور دوسرا جہینہ سے پس عبداللہ ابن ابی نے مدد کی اپنے حلیف کی جو جہینہ سے تھا اور نیز ستت کی
عامری کی ایک شخص نے مہاجرین مین سے کہ اوسکا نام جعال تھا کہ وہ فقرا سے مومنین مین سے تھے پس
عبداللہ بن ابی نے اس بات سے تعجب کیا اور کہنے لگا اسے جعال اب تو اس مرتبہ کو پہونچا یعنے تو میرے

مقابلے مین عامری کی مدد کرتا ہے جعال نے کہا اس کام کے کرنے مین کون مجال ہے اور سخت ہوئی
زبان جعال کی عبد اللہ پر تب عبد اللہ نے جعال سے کہا کہ مثل میری اور مثل تیری ویسی ہی جیسی اگلے
لوگون نے کہی ہی کہ سَمِّنْ كَلْبَكَ يَأْكُلْكَ یعنے اپنے کتے کو فربہ کر کہ وہی تیرا گوشت کھاوے گا قسم ہے
اوسکی جسکی عبد اللہ قسم کرتا ہے کہ مین تجکو چھوڑونگا تو میری ہمہ وغم مین غیر اس حال کے یعنے بدتر اس حال سے تب
اوس سے جعال نے کہا کوئی ایسا نہین ہے اور جعال نے معلوم کر لیا جو کچہ عبد اللہ نے اس بات سے اشارہ
اور طعنہ کیا پھر جعال نے کہا کہ رزق خدا کے ہاتہ ہے تب عبد اللہ اپنے یارون پاس گیا اور غضب وغصہ مین تھا
اور قوم سے کہنے لگا اگر تم اپنے کھانے کو ان لوگون سے روک رکھتے تو بہتر ہوتا کیونکہ یہ لوگ وہ ہین کہ
جب تمنے اونکو ہمارا کھانا کھلایا آخر وہ تمہاری ہی گردنون پر سوار ہو بیٹھے اور یہ لوگ قریب ہین اس بات کے
یعنے انسے بعید نہین کہ محمد کو چھوڑ کر اپنے اقربا اور احبا سے جا ملین گے اور جب یہ لوگ اونکے گرد سے الگ
ہو جاوینگے تو یہ کچہ نفع نہ دینگے یعنے کچہ کام نہ آوینگے اور اسیطرح عبد اللہ اپنے یارون پر بہت غصہ کرتا تھا اور
کہتا تھا کہ اگر جعال محمد کے پاس جا کر میرا شکوہ کریگا تو شکایت کریگا یہ گمان کرکے کہ مین ظالم ہون اور البتہ قسم
مجکو اپنی زندگانی کی مین ظالم ہون جب کہ ہم محمد کو مکے سے لائے وحال آنکہ اونکو اونکی قوم نے وہان سے
نکال دیا تھا اور ہمنے اونکو برابر اپنی جانون کے آرام دیا اور ہمنے اونکو اپنی گردنون پر بالائے حاکم بنایا واللہ اگر
ہم مدینہ مین پھر کر جاوینگے تو وہان سے محمد کو نکال دینگے اور ہم اپنے اوپر کسی کو اپنون مین سے رئیس مقرر کرینگے
اور اس قول سے وہ دشمن خدا اپنے تئین مراد لیتا تھا یعنے مین حاکم و سردار بنونگا اور وہ گمان رکھتا تھا کہ وہ
بذات خود اور از روے اپنی قوم کے محمد سے اور اونکے اصحاب سے زیادہ تر عزت دار اور اونسے غالب تر ہے
چنانچہ اوسکی ان باتون کو زید بن ارقم انصاری نے سنا اور وہ اون دنون نوجوان تھے تو اونہون نے کہا واللہ
تو ہی ذلیل وحقیر اور مبغض ہے اپنی قوم مین یعنے تیری قوم خود تجہسے بغض وعداوت رکھتی ہین اور محمد صلعم خدا کی
جانب سے یعنے فضل خدا سے مرتبہ عزت وکرامت پر ہین اور مسلمین کی طرف سے مقام مودت ومحبت مین ہین
یعنے اونکے محبوب ہین پھر اوس سے کہا واللہ اب کبھی تیرے ساتہ دوستی نرکھونگا اور تجکو اپنا دوست نجانونگا
تب عبد اللہ بن ابی نے زید سے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے مین تو کھیل کی باتین کرتا تھا یعنے بازیچہ
اور دل لگی بازی کرتا تھا پس زید اوسکی محفل سے اوٹھکر رسول خدا صلعم کی خدمت مین آئے اور باتین عبد اللہ
کی حضرت سے بیان کین حضرت اس بات سے اپنے دل مین سخت مکدر ہوے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ زید
ابن ارقم نے جو کسی بات کی خبر حضرت کو سنائی ہے تو آن حضرت صلعم عبد اللہ پر خشمناک ہین پھر حضرت
علیہ السلام نے عبد اللہ کو بلوا بھیجا تب عبد اللہ چلا اور اوسکے ساتہ بہت سے انصاری آئے تاکہ اوسکے

شریک ہون اور اوسکی مدد کرین اور زید کو جھوٹھا کرین اور اونکو طمانچے لگوا دین پھر جب عبد اللہ رسول خدا صلعم
کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے اوس سے فرمایا جس بات کی خبر مجکو پہونچی اوسکا کہنے والا تو ہی ہے اوسنے کہا
نہین قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا مین نے ان باتون مین سے کچھ کبھی نہین کہا اور زید
بے شبہہ جھوٹھا ہے اور مین نے کوئی عمل ایسا جسکے سبب خدا مجھے داخل جنت کرے کبھی نہین کیا جو میرے نزدیک
قریب تر و بہتر ہو میرے اوس جہاد سے جو مین نے آپکے ہمراہ کیا ہے اور انصار نے اوسکی تصدیق کی اور کہا یا رسول اللہ
یہ شخص ہمارا بزرگ اور رئیس ہے آپ اسپر اوس لڑکے کی بات صحیح نہ سمجھیے کہ انصار کے لڑکون مین سے وہ
ایک لڑکا ہے جو آپکے پاس کذب و تہمت لایا ہے تب رسول خدا صلعم نے اوس سے درگذر کیا اور اوسکا
عذر قبول کیا اور ملامتی واسطے زید کے انصار مین فاش ہوئی کہ زید نے رسول خدا صلعم سے جھوٹھ کہا تھا
سو حضرت نے اوسکو جھوٹھا کیا بعد ازان وہان سے حضرت علیہ السلام نے مدینے کی طرف کوچ کیا اور
معمول زید بن ارقم کا یہ تھا کہ جب حضرت کوچ کرتے تھے اور سوار ہوتے تھے تو وہ ہمراہ رہتے تھے اور
راہ مین حضرت سے باتین کرتے چلتے تھے مگر بعد اس مقدمہ کے زید کو ایسی شرمندگی ہوئی کہ وہ قریب
حضرت کے نہ راہ مین چلتے تھے اور نہ مقام مین سامنے جاتے تھے تب حق تعالے نے بابت عذر زید اور
تکذیب عبد اللہ کے اپنے نبی پر یہ آیت نازل فرمائی یَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ
مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝
یعنے کہتے ہین اگر ہم پھرینگے طرف مدینے کے تو عزت دار لوگ نکال دینگے مدینے سے ذلیلون کو وہان اور
عزت مخصوص ہے واسطے خدا کے اور واسطے اوسکے رسول کے اور مومنون کے لیے ولیکن منافق نہین جانتے ہین
اوسوقت رسول خدا صلعم اپنے ناقہ پر سوار ہوکر درمیان لوگون کے پھرنے لگے یہان تک کہ زید کو دیکھا
کہ وہ چلے جاتے تھے پس حضرت نے زید کا کان پکڑا اور ملا یعنے گوشمالی کی یہان تک کہ زید کا چہرہ سرخ ہوگیا
(یعنے تعب و خوف سے یا یہ کہ خوشی سے) بعد ازان حضرت نے اونسے ارشاد کیا کہ اے زید خوش ہو
خوشی کر کیونکہ حق تعالے نے عذر تیرا پیدا کیا اور تجکو سچا کیا اور اسی آیت کو آپ نے پڑھا و بعد ازان
حضرت مدینے مین تشریف لائے اور مقیم رہے جب تک قیام اونکا خدا نے چاہا یہ ماجرا غزوہ بنی لحیان کا تھا

ذکر غزوہ بیر معونہ

بعد ازان کہ حضرت رسالتماب صلعم مدینے مین تشریف لائے تب اپنے اصحاب مین سے ایک لشکر
مختصر جانب بیر معونہ کے روانہ کیا اور اوس لشکر کے ہمراہ ایک شخص کو بنی سلیم مین سے جنکا نام عروہ بن اسما
بن الصلت تھا کر دیا یعنے اونکو سالار لشکر کیا پس وہ لوگ روانہ ہوے یہان تک کہ جب پہونچے اوس مقام پر

کہ اوس پانی یعنے بیر معونہ سے پہرون کی راہ باقی تھی تو وہان اوترے اور شب باشی کی اور اون اصحاب مین سے
چار آدمیون نے اونٹ اپنا گم کیا اور وہ اوسے ڈھونڈھنے لگے اور اصحاب کوچ کر گئے اور صبح کو اوس
پانی پر پہونچے ناگاہ وہان ایک بڑا قبیلہ اوترا ہوا تھا کہ اونہون نے اصحاب کو گھیر لیا اور قتال سخت کرنے لگے
اور ہر وہ سے یہ کہتے کہ تو ہماری امن مین ہے تو چاہیے ہماری طرف آجا یا سے ہمارے غیر کے پاس جا عروہ نے
کہا مین نے رسول خدا صلعم سے عہد کیا ہے کہ مین ہاتھ اپنا مشرک کے ہاتھ مین کبھی نہ دونگا اور نہ اوسکو
اپنا دوست و مددگار کرونگا تا آنکہ وہ سب صحابہ درمیان کفار کے گھر گئے اور جب اونکو یقین ہوا کہ ضرور
ہم قتل ہونگے تب اونہون نے دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَجِدُ مَنْ يُّبَلِّغُ عَنَّا رَسُوْلَكَ غَيْرَكَ فَاقْرَأْ
عَلَيْهِ مِنَّا السَّلَامَ فَاِنَّا قَدْ رَضِيْنَا یعنے اے پروردگار اسوقت ہم تیرے سوا اور کسیکو نہین پاتے
جو ہماری جانب سے تیرے رسول کو خبر پہونچا وے پس تو ہی اوسکو ہمارا اسلام و پیام پہونچا دے کہ البتہ ہم سب
راضی برضا ہین چنانچہ حق تعالے نے اپنے نبی صلعم کو اس واقعہ سے مطلع کیا پھر حضرت صلعم نے اونکی خبر
مرگ اور سنانی مدینہ والون کو سنائی اور فرمایا کہ اصحاب تمہارے بیر معونہ پر مارے جاتے ہین یعنے مارے گئے
تم لوگ اونکے لیے استغفار طلب آمرزش کرو خدا سے اور اونہون نے مجھپر سلام بھیجا ہے اور ایسا ہوا کہ
اون چارون آدمیون نے جب بعد صبح کے اپنا اونٹ جو گم کیا تھا پایا تو اپنے اصحاب کی طرف آگے بڑھے
یہانتک کہ جب قریب اوس پانی یعنے بیر معونہ کے پہونچے تو اونکو ایک چھوکری قبیلہ بنی عامر کی ملی اوسنے
پوچھا کہ کیا تم لوگ اصحاب محمد سے ہو مگر ان لوگون نے اوس لڑکی کو کچھ جواب نہ دیا تب اوسنے مکرر پوچھا آیا
تم لوگ محمد کے اصحاب ہو سو ان لوگون نے باميد اس بات کے کہ وہ اسلام قبول کرے گی تو جواب دیا
کہ ہان ہم اصحاب محمد ہین تب اوس لڑکی نے کہا تمہارے بھائی سب مارے گئے اور وہ لوگ بنو عامر بیر معونہ پر
ٹھہرے ہین پس اونسے بچو اپنی جانون کو بچاؤ پھر اون چارون مین سے ایک نے اپنے یارون سے کہا
کہ پھر انتظار کرو یہانتک کہ مین تمہارے پاس خبر لاؤن تب وہ ایک بلندی پر چڑھ گیا ناگاہ وہان سے
دیکھا کہ سب اصحاب اوسکے بیر معونہ پر مقتول پڑے ہین پس وہ اپنے یارون کی طرف پھر آیا اور اونکو
خبر دی اور اونسے مشورہ پوچھا کہ اب تم لوگون کی کیا راے ہے اونہون نے کہا مناسب یہ ہے کہ ہم لوگ
رسول خدا صلعم کے پاس پھر چلین اور اس خبر کو بیان کرین مگر اوس ایک نے کہا لیکن مین واسطے پھرنے
اوسکے روز یہانتک کہ مین بھی اپنے یارون کے کہانے کھاؤن یعنے اونکی طرح مین بھی مزا لقمہ موت
چکھون اور تم لوگ جاکر میری طرف سے رسول خدا صلعم کی خدمت مین سلام عرض کیجیو یہ کہکر آگے بڑھا یہانتک
کہ بیر معونہ پر پہونچکر اونپر حملہ کیا اور اپنی تلوار کے ضرب وار کیے اور اونمین سے چند آدمی مارکر خود بھی شہید ہوا

اور یہان یہ تینون اصحاب بغیر بہت جلد روانہ ہوے یہان تک کہ جب یہ تینون تھوڑی رات گئے مدینے
کی بلندی پر پہونچے تو ناگاہ انکو دو آدمی بنی سلیم کے ملے اور درمیان ان دونون اور نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کے حلف و عہد تھا پھر ان تینون نے اون دونون سے پوچھا کہ تم دونون کون ہو اونہون نے کہا
ہم دونون بنی عامر سے ہین اور وہ دونون نہین جانتے تھے کہ بنو عامر نے کیا کیا ہے (یعنی بیر معونہ مین)
تب ان تینون نے کہا کہ بے شک یہ دونون اون لوگون مین سے ہین جنہون نے ہمارے بھائیون کو
قتل کیا ہے چاہیے کہ اپنے بھائیون کا بدلا لو تب ان تینون نے اون دونون کو قتل کر ڈالا اور ان
دونون کا رخت و سلاح لے لیا اور خدمت مین رسول خدا صلعم کی حاضر ہو کر جو کچھ انکے بھائیون پر گذری تھی
حضرت سے بیان کیا اور انکو معلوم ہوا کہ حضرت علیہ السلام کو پیشتر اطلاع اس واقعہ کی ہو چکی تھی پھر
ان لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ ہم شام کے ہلوگ تاریکی شب مین مدینے کے قریب آئے تو دو آدمی
بنی عامر سے ہمکو ملے ہمنے اون دونون کو قتل کیا اور یہ اون دونون کے رخت و سلاح ہین حضرت علیہ السلام
نے فرمایا بلکہ وہ دونون بنی سلیم سے میرے حلیف تھے تم لوگون نے بہت برا کام کیا اور حضرت صلعم کو
بہت ناگوار ہوا اوسوقت حق تعالے نے اس باب مین اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی اے ایمان لانے والو خدا اور رسول کے سامنے
جلد بازی نکیا کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ بدون بعیت نبی اور بلا حکم کسی کے قتل مین جلدی نکیا کرو
یہان تک کہ نبی سے مشورہ کر لیا کرو پس حق تعالے نے اس بارہ مین سبکو نصیحت فرمائی و بعد ازان
اون دونون مقتولون کی قوم حضرت علیہ السلام کے پاس آئے اور عرض کی کہ ہمارے اصحاب مین سے
دو شخص آپ کے پاس آئے تھے اور آپ ہی کے یہان مارے گئے فرمایا تمہارے دونون صاحب نے
اپنے تئین ہمارے دشمنون کے ساتھ منسوب و مشتبہ کیا تھا ولیکن قریب ہے کہ ہم دونون پر خون بہا ہی تم کو دین
آخر حضرت علیہ السلام نے ایسا ہی کیا یہ کلام جا رہا تھا

ذکر غزوہ بنی المصطلق

بعد ازان رسول خدا صلعم نے مسلمین کو حکم کیا کہ مستعد و تیار ہو لیں لوگ آمادہ ہو گئے تب حضرت
علیہ السلام نے اونکو اپنے ارادے سے مطلع کیا کہ ہم قصد بنی المصطلق کا رکھتے ہین جو ایک قبیلہ ہین بنی خزاعہ
سے اور فرمایا کہ اہل تہامہ نہین جانتے ہین کہ مین اسی سال اونکی طرف جانے والا ہون ولیکن مشتہر
کرنے والا ہون ارادہ خروج اپنا طرف ملک شام کے تا کہ اہل تہامہ کو اونکے جاسوس اس بات کی خبر
پہونچاوین چنانچہ لوگ اپنی تیاری سامان سے فارغ ہوے تب رسول خدا صلعم روانہ ہوے اور نبی صلعم

الشوار کے گھرون کی راہ لی یعنے اونکی بستی کی طرف سے چلے گویا کہ شام کیطرف جاتے ہین چنانچہ تمام اوس روز
اوسی رخ چلے گئے جب شام ہوئی تو مقام کیا بعدازان پھرے سامنے تہامہ کے یہان تک کہ نزدیک نخیرات
کے راہ سے مڑ گئے پھر وہان سے تیز روی کرکے بنی المصطلق پر دوڑ ماری پس قتل کیا اور اشیا سے کثیر
لوٹ مین لیا اور اوسی روز جویریہ بنت الحارث بن ابی ضرار ہاتھ آئین بعدازان بہت جلد مدینے کی طرف
پھر پڑے اس خوف سے کہ مدینے پر کوئی چھاپہ مارے پس شبانہ روز راہ روی مین بہت جلدی کی اور جب
صبح ہوئی تو ٹھہرے واسطے مقابلہ حارث بن ابی ضرار کے جو پیچھے آتا تھا اور اوسنے قسم کھائی تھی کہ نہ پھرونگا
جب تک بعض اصحاب کو قتل کرونگا چنانچہ حضرت علیہ السلام نے وہان پر قیام کیا اور لوگون کو حکم کیا کہ اپنے
سرون کو رکھین (یعنے تکیون پر کہ کنایہ خواب و آرام سے ہے) اور فرمایا کمرین نہ کھولنا غرض لوگون نے
ایسا ہی کیا اور جن لوگون نے آرام کیا اونکی نگہبانی کے واسطے کچھ لوگون کو پاسبان مقرر کیا اور پاسبانون پر
حارثہ بن النعمان کو افسر کیا تب حارثہ نے اپنے اصحاب سے کہا کہ تم لوگ سو رہو اور مین بجاے تمہارے
حراست کو کفایت کرتا ہون اگر کچھ دیکھونگا تو تمکو خبردار کرونگا پس اسی میان مین کہ وہ جاگتے ہوے
قرآن پڑھتے تھے اور اوسکے یار یعنے گروہ پاسبانان سوتے تھے کہ ناگاہ حارث بن ابی ضرار حارثہ کے
قریب پہونچکر اوسکو تیر مارا پس تیر اوسکو نہین لگا اوسکے قریب آپڑا اور حارث نے للکارا یعنے نگہبانان جاگ پڑے
اور حارث کو تلاش کیا مگر اوسکو نپایا اور کہنے لگے اسے حارثہ تو حارث سے غافل ہو گیا یہان تک کہ اوسنے
آکر تیر مارا حارثہ نے کہا نہین مین غافل نہین ہوا لیکن مین نے چاہا تھا کہ وہ مجکو آگاہ کرے تیر سے
یعنے مجھپر تیر پھینکے تب مین تمکو خبردار کرون اور ایسا ہوا کہ حال قریب آنے حارث کا اور غافل ہو جانا
نگہبانون کا اور اونکی تلاش مین جانا اصحاب کا آگے کعب بن مالک کے ذکر ہوا تو بیسبب اسکے نیند اونکی جاتی رہی
اوسیوقت وہ خدمت رسول خدا صلعم مین آکر حاضر ہوے اور بالین حضرت تلوار لیے صبح تک کھڑے رہے
جب آپ بیدار ہوے ناگاہ دیکھا کہ کعب تلوار لیے ہوے سرہانے کھڑا ہے فرمایا اسے کعب تیری تئین
کیا امر پیش آیا کعب نے عرض کی مجھسے لوگون نے بیان کیا قریب آنا حارث کا مجھسے اور غافل ہو جانا اصحاب کا
اور تلاش کرنا اوسکا تو نیند میری جاتی رہی تب مین آپ کی جناب مین نگہبانی کے لیے حاضر ہوا چنانچہ حضرت
علیہ السلام نے اونکی تحسین کی پھر لوگون نے وہان نماز صبح پڑھی اور سوار ہوے اور مدینے مین پہونچے اور
رسول خدا صلعم نے جویریہ بنت الحارث سے نکاح کیا اور مہر اسکا یہ مقرر کیا کہ یعنے جو قوم جویریہ کی اسیر تھی
اونکو رہا کر دیا اور یہ امر بعد آنے حارث کے ہوا کہ وہ واسطے فدیہ دینے اپنی بیٹی کے (یعنے واسطے
چھڑا لیجانے جویریہ کے) آیا تھا اور نکاح کرنا حضرت کا جویریہ سے ناگوار ہوا مگر اوسکے قرابتدارون نے

ایک سائے عقد تزویج جویریہ کا ساتھ حضرت علیہ السلام کے کر دیا تھا تب حارث نے اس بات پر اوس شخص کو
سخت ملامت و سرزنش کی اور جب رسول خدا صلعم وقت خروج مدینے سے ارادہ بنی المصطلق کا رکھتے تھے
اوسوقت حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمایا تھا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَیْءٌ عَظِیْمٌ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ
ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى
وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ○ یعنے اسے آدمیو خدا سے ڈرو کہ البتہ زلزلہ قیامت کا امر عظیم ہے
اوس روز اوسکو دیکھو گے کہ ہر دودھ پلانے والی پلانا دودھ کا یا دودھ پلانے کو بھول جاویگی اور ہر حاملہ حمل اپنا
ڈال دیگی اور تو لوگوں کو دیکھیگا کہ مستوالے نظر آئینگے وحال آنکہ وہ مستوالے نہونگے ولیکن عذاب خدا
سخت ہے (یعنے یہ حالت لوگوں کی بخوف عذاب سخت ہوگی) اوسوقت آنحضرت صلعم ٹھہر گئے اور لوگ بھی
سوار کھڑے رہے پھر حضرت علیہ السلام نے ان دونوں آیتوں کے ساتھ اپنی آواز بلند فرمائی یعنے دونوں
آیتوں کو باواز بلند پڑھا اور پھر اعادہ کیا یعنے چند بار پڑھا جتنی بار خدا نے چاہا بعد ازان فرمایا اے گروہ
مردم تم جانتے ہو کہ وہ روز کونسا روز ہے لوگوں نے عرض کی خدا اور رسول خوب جانتے ہیں پھر حضرت
نے کئی مرتبہ اسی سوال کا اعادہ کیا اور لوگوں نے ہر بار یہی جواب دیا کہ اللہ بہتر جانتا ہے اور رسول اوسکا
تب فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ وہ دن وہ ہوگا جس میں حق تعالے آدم علیہ السلام سے فرمائیگا
کہ اے آدم بھیج اپنے لشکر جہنم کا (یعنے جہنم کی طرف) تو وہ عرض کرینگے اے پروردگار میرے کس قدر
تب حق سبحانہ تعالے فرماویگا کہ ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے طرف آتش دوزخ کے
اور ایک شخص طرف جنت کے یہ سنکر جو سنار ہوینگے وہ صدمہ حزن و اندوہ سے بیہوش ہو جاوینگے
اور جو کم عمر ہونگے وہ خوف سے بوڑھے ہو جاوینگے اور وہ دن وہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے
يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا یعنے وہ دن لڑکوں کو بوڑھا کر دیگا غرض یہ ارشاد
حضرت کا لوگ سنکر زار زار رونے لگے یہانتک کہ اول منزل میں پہونچکر مقام کیا تو لوگ حضرت صلعم
کی خدمت میں جمع ہوے اور عرض کی یا نبی اللہ ہمنے کبھی کوئی ایسی بات نہیں سنی جو دل کو تڑپا دینے والی
اور بہت دشوار تر ہو زیادہ اس بات سے جو آج ہمنے سنی ہے (یعنے جو بات ہمنے آج سنی ہے اس سے
زیادہ کوئی بات دشوار تر ہمنے کبھی نہیں سنی تھی) یہ سنکر رسول خدا صلعم ہنس پڑے اور اونکو بشارت دی
اور فرمایا کہ خوش ہو کہ قسم ہے اوس خدا کی جسکے قبضے میں محمد کی جان ہے میں البتہ امید رکھتا ہوں کہ
تم لوگ اہل جنت کے تہائی ہو بعد ازان فرمایا بلکہ مجکو امید ہے کہ تم اہل جنت کے آدھے ہو بعد ازان فرمایا

بلکہ امید ہے کہ اہل جنت مین کثرت تمہاری نصف سے زیادہ ہوگی کیونکہ جب حق تعالے نے میرے
سامنے ساری امتون کو پیش کیا تو مین نے بعضون کو آتے دیکھا ہمراہ تین آدمی یا چار یا دو کے اور بعضون کو دیکھا کہ اونکے ساتھ ایک
آدمی ہے اور بعض نبی کو دیکھا کہ وہ تنہا آیا ہے کہ کوئی اوسکی امت سے اوسکے ساتھ نہین ہے بالآخر مین نے ایک امت کو آتے دیکھا کہ اونکی
کثرت سے مین متعجب ہوا اوسوقت مجھے آرزو ہوئی کہ یہ میری امت ہو تب مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ میری امت ہے فرمایا نہین
بلکہ یہ موسی ہے اور اونکے ساتھ والے ہین یعنے اوسکی امت ہین پھر مین نے دوسری امت دیکھی کہ اوسکی کثرت سے مجھکو
حیرت ہوئی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار یہ میری امت ہے فرمایا نہین یہ یونس ہے اور اونکی
امت ہین بعدازان مین نے ایک اور امت دیکھی پھر مین نے کہا اے میرے پروردگار کیا یہ امت میری ہے
فرمایا نہین بلکہ یہ عیسی بن مریم اور اوسکی امت ہے ناگاہ مین نے عیسی کے ہمراہ بہت سے لوگ دیکھے
تب مین نے عرض کی اے میرے پروردگار آخر میری امت کہان ہے فرمایا اے محمد دیکھ تب مین نے
مکے کی جانب دیکھا تو ناگاہ مین نے لوگون کو کثرت سے دیکھا بعدازان فرمایا دیکھ پھر مین نے
شام کی طرف دیکھا تو اسقدر لوگ دیکھے بعدازان فرمایا نظر کر پھر مین نے نظر کی جانب عراق کے
تو ویسے ہی مثل دیکھا پھر فرمایا نگاہ کر تو مین نے اپنے نیچے نگاہ کی ناگہان ہر چیز کو دیکھا کہ وہ چل پھر رہی
(یعنے ہر ذی روح امت محمدیہ ہے) تب فرمایا حق تعالے نے اے محمد اب تو راضی ہوا مین نے عرض کی
ہان اے میرے پروردگار البتہ مین راضی ہوا پھر فرمایا حق سبحانہ تعالے نے ان لوگون کے ساتھ ستر ہزار
ہین جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے (یعنے منجملہ امت محمدیہ) یہ سنکے عکاشہ بن محصن الاسدی جو منجملہ
بنی غنم بن دودان تھے کھڑے ہو گئے اور عرض کی یا رسول اللہ حق سبحانہ تعالے سے میرے لیے
دعا کیجیے کہ مجھے اونہین لوگون مین شمار کرے فرمایا حق تعالے نے تجکو اونہین مین شمار کیا یہ سنکے
ایک اور شخص انصار مین سے کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ مجھے آپ پر فدا کرے میرے
حق مین بھی حق تعالے سے دعا کیجیے کہ وہ میرے تئین بھی اونہین لوگون مین محسوب کرے فرمایا
اس بات مین عکاشہ نے تجھسے سبقت کی (یعنی جو اونکین ہونے والا تھا وہ تجھسے سبقت کر گیا) بس یہ تھی حکایت ماجرائے بنی المصطلق

ذکر غزوۃ الحدیبیہ

بعدازان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کے واسطے ندا کرادی جیسا کہ اس باب مین حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہے وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ
عَمِیْقٍ اے محمد تو لوگون مین حج کے لیے ندا کر اوسے کہ وہ تیرے پاس حاضر ہون پیادہ پا بھی
اور اونٹون پر سوار ہو کر تو وہ سب آوینگے راہ دور دراز سے یہ سنکے عبداللہ بن جحش برادر بنی غنم

بن وودان کے کھڑے ہوے اور وہ بیٹے تھے نبی کی پھوپھی کے جو بہن تھین حضرت کے والد ماجد کی پس اونھون نے
کہا یا رسول اللہ کیا ہر سال یعنی حج ہر سال ہوگا چنانچہ رسول خدا صلعم اس بات سے نہایت شدید غصہ ہوے اور
فرمایا قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اگر مین تیرے سوال پر ہان کہدیتا تو ہر آئینہ حج
ہر سال واجب ہوجاتا اور جب واجب ہوجاتا تو تم ہرگز ادا نکرسکتے پس چھوڑ دو تم مجکو جو کچھ چھوڑ دیا ہین نے یعنی
جو کچھ مین نے تمسے واگذاشت کر دیا ہے اوسکا سوال تم مجھسے کیون کرتے ہو تب حق تعالے نے اپنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اس باب مین یہ آیہ نازل فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِینَ اٰمَنُوا لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ
اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَاِنْ تَسْئَلُوا عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ
عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ
فَاَصْبَحُوا بِهَا كَافِرِينَ یعنی اے اہل ایمان بہت ایسی چیزون کا سوال نکیا کرو کہ اگر وہ تمپر
ظاہر ہوا کرے تو تمکو ناگوار اور دشوار معلوم ہو اور اگر سوال کروگے ویسی چیزون سے تو وقت نزول قرآن تمپر
ظاہر ہوجاویگی عفو کیا حق تعالے نے اوسنے اس بات کو یعنی درگذر کیا اور حق تعالے آمرزگار و بردبار ہے
البتہ وہ لوگ جو تمسے پہلے تھے وہ ایسے سوالات کیے ہین پھر وہ منکر بھی ہوگئے ہین الغرض رسول خدا صلعم نے
حکم کیا کہ لوگ تیاری سامان حج کی کرین اور اس بات کا خیال نرکھتے تھے کہ اہل مکہ درمیان انکے اور حج کے حائل
و حارج ہونگے پھر ہدی ساتھ لیچلے اور بال گوندہ لیے او میقات ذی الحلیفہ سے لبیک کہتے ہوے چلے اور
یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ محمد اور اونکے اصحاب نے تمہاری طرف تیاری کی ہے حج کرنے کے لیے آتے ہین
تب اونھون نے باہم مشورہ کیا کہ انکو کعبہ سے روکو اور خالد بن الولید بن المغیرہ کو تین سو سوارون کے ساتھ
روانہ کیا تا وہ رسول خدا صلعم کو کعبے کے آنے سے روکدیوے اور حضرت علیہ السلام کو خالد کے کوچ کی خبر
پہونچی اور حال یہ ہے کہ حضرت کو قتال کرنا ناگوار و نامنظور تھا اسلیے وہ زمانہ ماہ محرم کا تھا (یعنی کہ محرم
ماہہاے حرام مین سے ہے جنمین قتال حرام ہے) تب فرمایا رسول خدا صلعم آیا کوئی شخص جاننے والا
راہ کا نہین ہے کہ اوس قوم کی راہ خطر سے ہمکو پھیر الیچلے ایک شخص حاضرین مین سے بولا یا رسول اللہ مین
راستہ خوب جانتا ہون پس اوسکو حکم ہوا کہ لوگون کے آگے آگے چل تب وہ اپنی اونٹنی سے اوترپڑا پھر حضرت
علیہ السلام نے جب اوسکو اونٹنی سے اوترتے دیکھا تو اوسکے راہ بتانے پر اعتقاد نہوا پھر حضرت نے فرمایا
آیا کوئی شخص ہے کہ وہ اس راہ سے خوب واقف ہو تب ایک شخص قبیلہ جہینہ سے اوٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا
یا رسول اللہ مین اس راہ کو خوب جانتا ہون اوسکو حکم دیا کہ لوگون کے آگے ہولے آخر وہ لیچلا اور راستہ ترائی کا
اور اس قوم کی راہ پر خطر کو طے کر گیا اور حدیبیہ مین لا اوتارا پس یہ خبر اہل مکہ کو پہونچی کہ رسول خدا صلعم حدیبیہ مین

اوترے ہین یہ بات اونپر بہت شاق و دشوار گذری بعد ازان رسول خدا صلعم نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ اہل مکہ پاس جاکر اونسے اذن و اجازت حاصل کرین کہ وہ لوگ حضرت کے لیے تین دن کے واسطے مکے کو خالی کر دیوین تاکہ آنحضرت صلعم مناسک و ارکان حج اپنے ادا کر لیوین بعد ازان واپس چلے جاوینگے تب عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مین مکے مین کمتر قبیلہ والا ہون یعنے وہان میرے عزیز و اقربا بہت کم ہین مین اوس قوم سے ڈرتا ہون کہ وہ مجھے قتل کرینگے ولیکن آپ عثمان بن عفان کو بھیجیے کہ اونکا خاندان کثیر الجمعیت ہے کوئی اونسے ہرگز تعرض نکریگا تب حضرت علیہ السلام نے عثمان بن عفان کو بھیجا تا وہ حضرت کیلیے اہل مکہ سے درخواست کرین غرض کہ عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوے اور موضع بلاح مین جا کر سواران قریش سے ملے اور ابان بن سعید بن العاص جو اون سوارون کے ساتھ تھا اوس سے ملاقات کی اور اوس سے امان چاہی اوسنے امان دی پھر ابان نے عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنے آگے گھوڑے پہ بٹھا کر مکے کو لیگیا اور ابوسفیان بن حرب کے پاس لاکر اوتارا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلعم کا پیام پہونچایا اوسوقت ابوسفیان مکہ کی طرف نکلا لوگون نے پوچھا اے ابوسفیان تیرا ابن عم یعنے تیرے چچا کا بیٹا تیرے پاس کیا خبر لایا ہے اوسنے کہا میرے شر کی بات لایا ہے مجھسے سوال کرتا ہے کہ مین مکے کو خالی کر دون واسطے ایک جماعت اہل یثرب کے تاکہ اوسمین تین روز نحر کرین پس تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو اون لوگون نے کہا واللہ بعد ازانکہ خدا نے محمد کو مکے سے باہر نکالا تو اب وہ مکے مین کبھی ہمپر نہ آنے پاویگا الغرض حق تعالے نے یہان اپنے نبی کو حکم بیعت لینے کا کیا پس حضرت علیہ السلام نے بیعت لینی اصحاب سے نیچے ایک درخت کے جو حدیبیہ مین تھا مقرر کی بعد ازان حضرت کے نقیب نے مسلمین مین ندا دی کہ رسول خدا صلعم نے حکم اخذ بیعت کا کیا ہے یہ سنکر لوگ اوس ندا کے ساتھ مجتمع ہو کر حضور مین علیہ السلام کے حاضر ہوے اور سب نے بیعت کی اس بات پر کہ اگر قتال واقع ہو تو فرار نکرین پھر جب بیعت سے فارغ ہوے اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ غائب تھے یعنے وقت بیعت موجود نہ تھے تو فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ عثمان میرے کام کے لیے بھیجا گیا ہے پس یہ میرا ہاتھ اوسکے لیے بیعت کیا جاتا ہے پھر آپ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر رکھا چنانچہ بعض آدمیون کو بیعت کرنی ناگوار ہوئی کہ اون مین سے جد بن قیس الانصاری اور عمر بن عوف تھے کہ یہ دونون اونٹون کے پیچھے چھپے رہے یہانتک کہ لوگ بیعت سے فارغ ہوے اور عبد اللہ بن ابی نے بھی بیعت کرنے سے انکار کیا اور بہانہ درد کا کیا اور اہل مکہ نے سنا کہ محمد نے اپنے اصحاب سے بیعت لی ہے کہ جنگ سے فرار نکرین گویا کہ وہ ارادہ لڑائی کا رکھتے ہین تب اون لوگون نے دو آدمیون کو بھیجا تا کیفیت اصحاب محمد دریافت کرین کہ یہ لوگ کس لیے یہان آئے ہین اور وہ دونون جو اس کام کو بھیجے گئے ایک عروہ بن مسعود الثقفی اور دوسرا

مکرز بن جعفر تھا پھر یہ دونون وہان سے روانہ ہوے اور اصحاب نبی کے قریب تک ہو پہنچے تھے
کہ آن حضرت صلعم نے اصحاب کو حکم کیا کہ ہدی یعنے شتران قربانی تو ان لوگون کے مقابل آگے بڑھاؤ اور
لبیک پکارتے ہوے حج کے واسطے چل نکلو چنانچہ لوگون نے ایسا ہی کیا تب یہ دیکھ کر وہ دونون آدمی مکہ کو
پھر گئے اور مکے والون سے بیان کیا کہ ہمنے مثل ان لوگون کے کسی قوم کو نہین دیکھا کہ وہ کعبے ہی سے منع کیجاوین
یعنے جسطرح تم ان لوگون کو روکتے ہو اسطرح کسی قوم کو تمنے کعبے کے آنے سے نہین روکا یہ لوگ تو قوم حاجی ہین
قتال کے لیے نہین آئے ہین بلکہ انکے سرگونا ہے ہوے ہین اور حج کے واسطے لبیک کہتے ہوے آئی ہین
ہماری راے نہین ہے کہ تم انکو کعبے سے منع کرو یہ سنکے اہل مکہ نے ان دونون کو بڑا کہا اور گالیان دین اور
اتہام کیا (یعنے تم دونون نے سازگاری کی ہے) بعد ازان انہین دونون کو اہل مکہ نے پھر بھیجا کہ صلح کر لین
اوسوقت حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہمکو سب باتون سے صلح بہت زیادہ پسند ہے تب دونون فریق مہاجرین
وانصار سے ہر ایک فرقہ واسطے فرقہ ثانی سے ذکر صلح کرنے لگے یعنے اب صلح ہوگئی اوسوقت کچھ لوگ مہاجرین مین سے
اپنے عزیزون قریبون کی ملاقات کے لیے مکے مین چلے گئے پس یہ سب اپنے قرابتدارون کے گھر مین مردم
قریش کے ہاتھ سے گرفتار ہوگئے اور یہ خبر اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تب یہ لوگ دوڑ پڑے اور
مکے مین داخل ہوے اور بہت آدمیون کو قریش سے گرد کعبے کے جمع پایا چنانچہ اونکو رسیون مین باندھکر
لشکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین پکڑ لاے پھر جب شام ہوئی تو اہل مکہ مین سے چند آدمی سفہا جمع ہوکر لشکر
اسلام پر پروہ شب مین تیر مارنے لگے اوسوقت تو مسلمان پریشان ہوے پھر صبح کو مکے کو روانہ ہوے اور
اہل مکہ کو قریب جبل کے اسطرف دیکھکر تیر اور پتھر کی مار سے لڑنے لگے آخر حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی
اور بھگا دیا اور مومنون نے اونکا تعاقب کیا تاآنکہ اونکو تیر مارتے ہوے اونکے گھرون کے اندر پہونچا دیا بعد ازان
حق تعالے نے مومنین کے ہاتھون کو اونسے روک دیا اور اپنے نبی پر وحی نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ
أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ یعنے وہ خدا وہ ہے جسنے
روک دیے اونکے ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اونسے درمیان مکے کے بعد ازان کہ تمکو اونپر ظفر حاصل ہوچکی چنانچہ
حق تعالے محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ
أَنْ تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ لَوْ تَزَيَّلُوا
لَعَذَّبْنَا الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا یعنے وہ وہی لوگ ہین جنہون نے کفر کیا اور تمکو روکتے ہین
مسجد حرام یعنے مسجد کعبہ سے اور شتران قربانی رکے ہین اس بات سے کہ اپنی قربانگاہ تک نہ پہونچین اگر نہوتی

یہ باتیں کہ اونکے درمیان مین اکثر مرد مومن اور اکثر عورتین مومنہ پوشیدہ ہین ایسے کہ تم اونکو نہین پہچانتے ہو
تاکہ باز رہو اونکے روندنے یعنے قتل کرنے سے پھر اس بیخبری سے پہنچے اونسے مکروہات اور خرابیان پڑتین
(حذف بیان سے جواب لولا محذوف ہے یعنے اگر یہ باتین درمیان مین نہوتین تو ہم تمہارا ہاتہ قتل کفار سے
نروکتے) اور یہ اسلیے کہ داخل کرے حق تعالے اپنی رحمت مین جسکو چاہے (یعنے روک دینا تمہاری تئین
اونکے قتل سے اسلیے کہ جو تم مین بیخبری سے اونکا قتل کرنے والا تھا گویا اوسکو داخل رحمت کیا) اور اگر تم
تمیز رکھتے ہوتے اور اون مومنین و مومنات سے الگ رہ سکتے تو ہم اون کافرون کو تمہارے ہاتہ سے
عذاب دردناک مین مبتلا کرتے الغرض جب اہل مکہ نے دیکھا اور جانا کہ خدا نے اونکو خرابی و خواری مین ڈالا
اور اونکے دلون مین خدا نے رعب ڈالا تب مشرکین نے سہیل بن عمرو القرشی کو جو برادر بنی عامر بن لوی کا تھا
واسطے صلح و موافقت کے روانہ کیا پھر جب وہ لشکر اسلام مین پہنچا تو اوسنے واسطے صلح و معاہدہ کے ندا کی
اور بولا آگاہ ہو اے قوم یہ امر جو مین لایا ہون من جانب اعیان مکہ کے ہے نہ یہ کہ مین اپنی دوستی و مرضی سے
کہتا ہون کہ البتہ مین تمہاری صلح کے لیے آیا ہون تب حضرت علیہ السلام نے اس بات کو قبول کیا اور فرمایا
اے سہیل کس بات پر صلح ہوگی اوسنے کہا آپ اپنے پیچھے جادھر سے آئے ہین اودھری پھر جائیے اور یہی
جس جگہ روکے گئے ہین وہین اونکو نحر کیجیے اور آپکو یہ اختیار نہین ہے کہ قربانگاہ کی طرف گذر کیجیے
اور درمیان ہمارے اور آپکے مدت صلح دو برس کی ہے کہ اس مدت مین بعض ہمارا بعض تمہارے سے امن مین
رہے یعنے نہ کوئی ہمارا تمہارے کسیکو ایذا پہونچاوے اور نہ کوئی تمہارا کسی ہمارے کو علاوہ اس بات کے کہ
جو کوئی ہم مین سے آپکے یہان بہاگ جاوے تو آپ اس مدت دو برس مین اوسکو قبول نکرین یہ سنکے حضرت نے
فرمایا اگر یہ شرطین مین قبول کرون تو مجھے کیا فائدہ ہوگا سہیل نے کہا سال آیندہ ہم آپکی خاطر سے تین دن
مکہ خالی کر دینگے تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ خدا مجھے آپ پر فدا کرے آیا آپ اونکی
یہ بات مقرر کرینگے کہ جو کوئی اونمین سے اسلام لانے والا آپکے پاس آوے تو آپ اوسکو قبول نکرینگے
حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے عمر سکوت کر بعد ازان سہیل نے پھر یہ شرط بیان کی کہ جو کوئی آپکے اصحاب
مین سے ہمارے پاس آویگا تو وہ ہمارے لیے ہے یعنے ہم اوسکو پھیر ندینگے اور جو ہم مین سے آپکی طرف
جاویگا اوسکو آپ ہمارے یہان پھیر دیجیے تب پھر عمر بولے یا رسول اللہ آپ ایسا نکیجیے آنحضرت علیہ السلام
عمر کی بات پر ہنسے اور فرمایا اے عمر آگاہ ہو جو کوئی اونمین سے کلمہ ارادہ ہمسے لاحق ہونیکا کریگا تو حق تعالے
اوسکی خلاصی خود کر دیگا اور جو ہم مین سے اونکے یہان چلا جائیگا تو اوسکو خدا نے دور کر دیا کیونکہ جو کافر ہو جاویگا
تو اوسکے حقدار وہی کفار ہین (یعنے اوسکی طلب مین ہماری کیا ضرور) پس اوسوقت عمر جان سے گذرے کہ

جو راستے آنحضرت علیہ السلام کی ہے وہ ہی افضل و بہتر ہے آخر حضرت نے یہ شرطیں قبول کیں تب
سہیل نے کہا کہ درمیان ہمارے اور اپنے ایک نوشتہ لکھ دیجیے اور میرے حوالہ کیجیے تب حضرت علیہ السلام
نے کاتب کو بلوایا اور فرمایا لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم اوسیوقت سہیل نے کاتب کا ہاتھ تھام لیا اور کہا کہ
ہم رحمان رحیم کو نہیں جانتے ہیں ولیکن ہمارے معاملات میں آپ وہ بات لکھیے جسکو ہم جانتے سمجھتے ہیں
جو شروع میں لکھا جاتا ہے باسمک اللھم آن حضرت علیہ السلام نے کاتب سے فرمایا اسکو اسیطرح لکھ
پس کاتب نے وہ ہی لکھا بعد ازان حضرت نے اوس سے لکھوانا شروع کیا ہذا ما تقاضا علیہ محمد
رسول اللہ و اہل مکہ یعنی یہ وہ نوشتہ ہے جسپر تصفیہ و فیصلہ محمد رسول اللہ اور اہل مکہ کا قرار پایا ہے پھر
سہیل نے کاتب کا ہاتھ روک دیا اور کہا ہم اقرار نہیں کرتے ہیں اور نہیں جانتے ہیں کہ آپ رسول ہیں یعنی
اگر آپ خدا کے رسول ہوتے تو ہم نے آپ پر ظلم کیا کہ آپ کو طواف بیت اللہ سے باز رکھا بلکہ آپ محمد بن
عبد اللہ ہیں تو چاہیے ہمارے معاملہ میں آپ نام اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھوائیے یہ کلام سنکے جناب رسول خدا
صلعم ہنسے اور فرمایا البتہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں اور ارشاد کیا کاتب سے کہ لکھ یہ نوشتہ ہے جسپر محمد بن
عبد اللہ اور اہل مکہ نے باہم فیصلہ کیا ہے جسوقت کہ اہل مکہ نے محمد کو خانہ کعبہ میں آنے سے باز رکھا تھا
پس اونہوں نے مصالحہ و معاہدہ دو برس تک کا اس بات پر کیا ہے کہ محمد کو اہل مکہ نے جس جگہ روکا دیا ہے
وہ وہیں اونٹوں کو قربانی کریں اور مکے میں داخل نہوں اور طواف خانہ کعبہ نکریں اور اہل مکہ میں سے جو اونکے
پاس مسلمان ہوکر آوے اوسکو اونکی طرف پھیر دیویں اور جو کوئی اونکے اصحاب میں سے طرف اہل مکہ کے
جاوے تو وہ اونہیں کا ہے اور محمد بن عبد اللہ کے لیے اہل مکہ پر لازم ہے کہ وہ لوگ سال آیندہ اونکے واسطے
مکے کو تین دن تک خالی کر دیویں اور اہل مکہ کے واسطے محمد بن عبد اللہ پر یہ لازم ہے کہ کوئی مسلمین میں سے
ہتھیاروں کے ساتھ مکے میں داخل نہو سوا اون ہتھیار کے جو غلاف درمیان میں رکھے جاتے ہیں کہ
وہ تلوار ہے بعد ازان وہ نوشتہ مہر کیا گیا و بعد ازان ہدی واسطے قربانی کے بھیجے گئے اور اوسی اثناء میں
ابو جندل بن سہیل سلاسل زنجیر آگیا اور حال یہ ہے کہ وہ اسلام لایا تھا تو باپ اوسکا ڈرتا تھا اس بات سے
کہ وہ محمد کے ساتھ ملجاویگا اسلیے اوسکو مقید زنجیر کیا تھا چنانچہ آگے بڑھکر اوسنے اپنے تئیں آگے گروہ
مومنین کے ڈالدیا اور کہنے لگا کہ میں قسم خدا کی اور واسطہ اسلام کا دیتا ہوں اس بات سے کہ تم مجھے
پھیر دو طرف کفار کے چنانچہ اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اوسکو روک رکھا تب سہیل نے کہا اے محمد
میں آپ کو خدا سے ڈراتا ہوں اور جو کچھ آپکے اس نوشتہ میں ہے یاد دلاتا ہوں کہ اوسمیں وہ باتیں ہیں
جو آپ نے اپنی طرف سے بطیب خاطر اقرار کیا ہے اور یہ سب یاد دلانا اسلیے ہے کہ میرا بیٹا

مجھے حوالہ کرو تب رسول خدا صلعم نے حکم کیا کہ اوسکا بیٹا اوسکو حوالہ کر دیا جاوے تب سہیل اپنے بیٹے کی گردن پکڑ کے لیگیا اور اوسکو مکے میں داخل کیا و بعد ازان ہدی یعنے شتران قربانی علیحدہ قربانگاہ سے ذبح کیے اور رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا کہ سر منڈ اڈالیں اوسوقت اصحاب میں سے کچھ لوگون نے اپنے سر منڈ اسنے کو نا پسند کیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ آپکو خدا نے خواب دکھلایا تھا اوسوقت حکم کیا تھا آپکو یہ کہ وہ آپکو مع اصحاب آپکے مکے مین داخل کرنے والا ہے اوسطرح سے کہ نازل کیا ہی قرآن مین آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین ۵ یعنے اوس حالت مین کہ امن پانے والے ہوگے اور اپنے سرون کے منڈ انے والے اور بال کترانے والے ہوگے اور کچھ خوف نکروگے پس چاہیے کہ ہم پھر جاوین کیونکہ یہ کام پورا ہوا آور حال یہ ہے کہ یہ خواب حضرت صلعم کا واسطے سال آیندہ کے تھا جیسا کہ اس باب مین حق تعالے نے نازل کیا تھا لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین محلقین رؤسکم و مقصرین لا تخافون فعلم ما لم تعلموا فجعل من دون ذلک فتحا قریبا ۵

یعنے حق تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب ساتھ حق کے دکھلایا ہے کہ البتہ تم لوگ انشاء اللہ مسجد کعبہ مین داخل ہوگے امن پانے والے اور اپنے سرون کو منڈانے والے اور بال کترانے والے بیخوف و خطر پس جانتا ہے حق تعالے جو تم نہین جانتے ہو کہ مقرر کردی ہے اوس سے پہلے اور ایک فتح قریب اور مراد اوس فتح قریب سے فتح خیبر ہے کہ حق تعالے نے اپنے نبی سے وعدہ خیبر کیا تھا کہ جب مکے سے پھر آوینگے تو فتح خیبر ہوگی اور حضرت کو حق تعالے نے خبر دی تھی کہ اے محمد خواب تیرا اوسوقت پورا ہوگا جب سال آیندہ ہم تجھکو مکے مین داخل کرینگے القصہ رسول خدا صلعم نے سر مبارک اپنا حلق کیا پھر جب اقدس بخیمے سے باہر نکالا تو منڈا ہوا تھا اور فرمایا اللّٰھم اغفر للمحلقین یعنے اے میرے پروردگار سر منڈانے والون کی مغفرت کر پھر بعض لوگون نے بال کترائے تھے اونھون نے عرض کی یا رسول اور مقصرین یعنے بال کترانے والون کے لیے کیا ہے پھر حضرت نے تین مرتبہ اوسی کلمہ کا اعادہ کیا کہ ہر مرتبہ یہی فرماتے تھے کہ اللّٰھم اغفر للمحلقین پھر لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور مقصرین کے لیے تب تیسرے یا اخیر مین یعنے چوتھی بار فرمایا و للمقصرین یعنے یا اللہ آمرزش کر سر منڈانے والون اور بال کترانے والون کی بعد ازان حضرت علیہ السلام نے مکے سے کوچ کیا اور مدینے کی طرف مراجعت فرمائی اور ہنوز آنحضرت علیہ السلام اثنا ے راہ مین تھے کہ خدا نے حضرت پر یہ خبر نازل فرمائی کہ عنقریب یا تیرے لیے فتح خیبر ہوگی پس غنیمت وہان کی سوا ے اون لوگون کے جو حاضر حدیبیہ ہوے ہے اورون کو نہ دیجیو اور حق تعالے نے

اپنے نبی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ بہت آدمی اعراب میں سے اور وہ لوگ جو مدینے میں پیچھے رہ گئے تھے سفر مکہ سے عنقریب تجھسے درخواست کرینگے کہ تیرے ساتھ چلکر غزوہ کریں تا وہاں کی غنیمت حاصل کریں لہذا حق تعالے نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ انکو غزوہ خیبر میں اپنے ہمراہ نلیجا چنانچہ فرمایا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُلْ لَنْ تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ ہے کہ پیچھے رہ جانے والے مدینے میں جسوقت تم چلوگے واسطے حاصل کرنے غنیمت کے تو کہیں گے چھوڑ و ہمکو پیچھے ہمکو مانع نہو کہ ہم تمہارے ساتھ چلیں وہ چاہتے ہیں کہ کلام خدا بدل ڈالیں یعنی وعدہ خدا بیجا ہے غنیمت خیبر بواسطے اہل حدیبیہ اسلیے کہ وہ جو غنیمت مکہ سے محروم رہے تھے تو اونسے کہدے کہ ہرگز ہمارے ساتھ نہ آؤ یوں ہی تمہارے بارہ میں حق تعالے نے پہلے سے کہدیا ہے پس قریب ہے وہ کہیں گے کہ تم ہمسے حسد رکھتے ہو بلکہ وہ سمجھ نہیں رکھتے ہیں مگر اندک (فہم ضعیف معاش) اور جب حق تعالے نے اونکو ساتھ لیجانے سے منع کیا تھا تو آگاہ کر دیا تھا کہ بالضرور یہ بات اونپر دشوار ہوگی تو قریب ہے کہ وہ یہ بات کہیں گے کہ غرض ہماری غنیمت نہیں ہے وحال آنکہ وہ کاذب ہونگے چنانچہ حق تعالے نے فرمایا ہے کہ قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا وَإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ یعنی تو کہدے اون پیچھے رہ جانے والوں سے جو گنواروں میں سے ہیں کہ تم لوگ آیندہ ایک قوم سخت لڑنے والے کے طرف بلائے جاؤگے (یعنے اہل فارس وروم) کہ تم اونسے لڑو یا یہ کہ وہ اسلام لاوین پس اوسوقت اگر تم حکم مانوگے تو حق تعالے تمکو اجر نیک دیگا اور اگر تم رو گردانی کروگے جیسی تمنے پہلے سے سرتابی کی ہے تو حق تعالے تمکو عذاب دیگا انتہا اگر تمکو اس سے زیادہ [illegible]

ذکر غزوۂ خیبر

بعد ازاں کہ جناب رسالت مآب صلعم مکے سے مراجعت فرما کر مدینہ میں تشریف لائے اور بیس دن یا زیادہ وہاں قیام کیا پھر واسطے تیاری جنگ خیبر کے مسلمانوں کو حکم فرمایا اور منادی کرادی کہ واسطے اون لوگوں کے جو حاضر حدیبیہ ہوئے اور لوگ حضرت کے ساتھ جہاد کرنے نجاویں مگر جو لوگ خالص بقصد ثواب بلا طمع غنیمت جہاد کیا چاہتے ہوں تو چاہیں شریک غزوہ ہوں پر اونکے لیے مال غنیمت سے کچھ حصہ نہیں ہے پس تمام مسلمین خدا پر امید و اثق اور اوسکی کرم کی کر کے کہ اونکے لیے فتح خیبر ہوگی تیاری سامان سفر جہاد کرنے لگے

یقین کرلیا کہ خدا اسکے وعدہ مین کچھ خلاف نہین ہے اور اہل خیبر کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا اور مومنون نے
تمہاری طرف تیاری و کمر بندی کی ہے تب خیبریون نے اپنے حلیفون بنی اسد و بنی غطفان کو بلوا بھیجا پس
وہ سب اونکے پاس آپہونچے اور اونمین عُیَیْنَہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر الفزاری سردار قبیلہ غطفان کا تھا اور
طلیحہ بن خویلد الاسدی افسر بنی اسد کا تھا چنانچہ یہ لوگ اونکے قلعون مین سے ایک قلعہ مین داخل ہوگئے
وبعد ازان رسول خدا صلعم خیبر کو تشریف لیگئے اور بنی اسد و بنی غطفان سے کہلا بھیجا کہ تم لوگ درمیان مین خیبر
اور اہل خیبر کے نکل جاؤ کیونکہ حق تعالے نے میرے لیے فتح خیبر کا مجھسے وعدہ کیا ہے پس اگر تم ایسا کروگے
اور اسلام لاؤگے تو یہ خیبر تمہارے لیے ہے مگر اون لوگون نے انکار کیا کہ حکم نمانا اور ہمراہ اہل خیبر کے رسول خدا
صلعم سے لڑنے مین بڑی کوشش کی چنانچہ خیبریون کے ساتھ ہوکر حضرت علیہ السلام سے ایک مہینے تک لڑے
و بعد ازان حق تعالے نے اونکے دلون مین ایسا رعب ڈالا اور اونپر ایسی ہیبت مسلمانون کی غالب ہوئی کہ
بنی اسد اور بنی غطفان اہل خیبر سے الگ ہوگئے پھر صرف خیبریون سے ایک مہینا اور لڑائی رہی اور
محاصرہ حضرت علیہ السلام کا خیبر والون پر دو مہینے تک رہا اور اس عرصہ مدت مین جو کچھ سامان زاد پاس
اصحاب کے تھا وہ سب خرچ ہوگیا تب مسلمانون نے کچھ کلمہ خرد گوسفند اہل خیبر کے جو قلعہ سے باہر تھے پکڑ لیے
اور اونکو ذبح کیے اور اصحاب کے پاس سواے خرمون کے اور کچھ قسم طعام باقی نتھا چنانچہ مسلمانون نے
آنحضرت علیہ السلام سے شکایت کیا یعنے مسئلہ پوچھا کہ یا رسول اللہ ہمارے پاس سواے خرمون کے اور کچھ کھانا
باقی نہین رہا اور بعضے اہل خیبر کے گدھے پکڑ لیے اور ذبح کیے ہین پس اسکے کھانے مین کیا حکم فرماتے ہین
تب حضرت علیہ السلام نے اونکے کھانے سے اونکو منع کیا آخر مسلمانون نے پکتی ہوئی ہانڈیان اپنی اولٹ دین
اور ایسا ہوا کہ یہود ہر روز مسلمانون سے لڑا کرتے تھے تو ایک روز یہودیون مین سے ایک شخص کہ اوسکا
نام مرحب بن ابی مرحب تھا لڑنے کو نکلا اور وہ بڑا شجاع اور تیر انداز اور سخت گیر و حملہ آور اور صاحب گروہ یہود کا
یعنے افسر اونکا تھا اور اوسوقت سردار انصار کے سعد بن عبادہ اور سالار مہاجرین کے عمر بن الخطاب تھے پس
مرحب اپنی جماعت لیکے مسلمانون پر نکلا اور وہ یہ رجز کہتا تھا قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّی مَرْحَبٌ
شَاکِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ اَطْعَنُ اَحْیَانًا وَحِیْنًا اَضْرِبُ یعنے اہل خیبر البتہ جانتے ہین کہ مین مرحب ہون
اور صاحب سلاح ہون کامل یعنے ہتھیارون کا باندھنے والا ہون اور پہلوان آزمودہ کار ہون کہ کبھی نیزہ دشمن پر
لگاتا ہون اور کبھی تلوار مارتا ہون اور حال مسلمانون کا یہ تھا کہ جب مرحب لڑنے کو نکلتا تھا تو وہ اوسکے
مقابلے مین کمی کرتے تھے پھر جب وقت مسلمین قریب دروازہ خیبر پہونچے اوسوقت مرحب اپنا غول ہمراہ لیکے
مسلمانون پر نکل پڑا اور اونکو بھگا دیا یہان تک کہ اونکو شکست بزرگ دیا یعنے لشکر گاہ تک ہٹا لایا اوسوقت

آن حضرت صلعم مع اصحاب مقابلے مین یہود کے آگے بڑھے چنانچہ کچھ لوگ اصحاب مین سے شہید ہوئے اور برادرزادہ
سعد بن عبادہ کا زخمی ہوا کہ اونکو زخمی اوٹھا لائے اور محمود بن مسلمہ انصاری جو شہسواران انصار مین سے تھے
شہید ہوئے تب اونکے بھائی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے پاس رسول خدا صلعم کے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ
محمود بن مسلمہ شہید ہوا مین نے آج کا سا روز مصیبت کبھی نہ دیکھا تھا حضرت نے اونسے فرمایا تو چاہتا ہے کہ
یہود مثل آج کے اب آیندہ تجھسے ایسی پیروزی نہ پاوینگے یہان تک کہ حق تعالے ہمکو اونپر فتحیاب کریگا اور امید ہے
کہ خدا انکو کل کے روز مرحب پر غالب کر دیوے پس تو اونکو بدلے اپنے بھائی کے قتل کیجیو اور جب کہ مرحب
محمود بن مسلمہ کو اور ربیع بن اکثم الاسدی برادر بنی غنم بن دودان کو قتل کر چکا تو اوس روز کہ مسلمانون کو یہود سے
سخت مصیبت پہونچی شام کو بعد نماز مغرب جناب رسالت مآب نے ارشاد کیا کہ ہر گز مین علم اپنا دینے والا ہون
ایسے مرد کو جو نہ پھریگا جب تک کہ خدا فتح کر دیوے خیبر کو یہ سنکے اصحاب حضرت کے اپنے اپنے بسترون پر آئے
اور یہ جب بشارت رسول خدا صلعم کے آپسمین بشارت دیتے تھے اور اوسی خوشدلی مین ہر گاہ وہ یقین کرتے
تھے کہ کل صبح کو خدا ہمکو فتح دیگا تمام شب بسر کی اور اکثر حضرت کی خدمت مین حاضر باش رہے تا آنکہ حضرت نے
نماز صبح ادا کی بعد ازان اپنی اپنی جایگاہ و پایگاہ مین بیٹھے رہے اور نشان بردار اپنے اپنے نشان لیے ہوے
حاضر تھے اور اصحاب نبی مین جو شخص نبی کا صاحب قدر و منزلت تھے اونمین سے کوئی ایسا نہ تھا جو وہ امیدوار اس کا
کہ مین ہی صاحب اوس فتح کا ہونگا جسکا ذکر رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے جیسے جو لوگ نبی سے نزدیکی و منزلت
رکھتے تھے اونمین سے ہر شخص منتظر اس امر کا تھا کہ جب صبح ہوا ہے علم فتح کے بہرے ہی نام فتح ہو چنانچہ
ہر قوم نے اپنا اپنا علم ہاتھ مین لیا اوسوقت رسول خدا صلعم اپنا علم لیکر کھڑے ہونے لگے اور حق تعالے سے دعا مانگتے تھے
بعد ازان حضرت نے اوس علم کو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مین دیا تب علی آگے بڑھے اور لوگ بھی
اونکے ساتھ چلے پس مرحب اپنے قول کے ساتھ مقابلہ کو نکلا چنانچہ حق تعالے نے محمد بن مسلمہ کو توفیق دی یعنے
مرحب کا سامنا کرا دیا کہ اونہون نے اوسکو قتل کیا اور سارے دشمنان خدا بھاگ گئے اور مسلمانون نے قتل و
زخمی کرنے مین بڑی وسعت پائی کہ کشتون کے پشتے اور زخمیون کے ڈھیر کر دیے بعد ازان اونکے قلعہ مین جا
گھس پڑے اور حق تعالے نے اون دشمنون کے دلون مین رعب ڈال دیا کہ وہ ہیبت زدہ ہوکر سوال صلح کا کرنے لگے
تب رسول خدا صلعم نے اونسے صلح کو اس بات پر قبول فرمایا کہ امان دیتا ہون تمکو تمہارے خون پر اور تمہارے
اہل و عیال پر یعنے تمہارے خون کرنے اور تمہارے اہل و عیال کو قیدی لینے سے تمکو امان دیتا ہون اور
املاک تمہاری اور کل مال تمہارا یہ سب ہمارا ہے بشرطیکہ تم اپنے مال مین سے کچھ چھپا نہ رکھو اگر ایسا کروگے تو پھر
تمہارے عہد و ذمہ سے بری ہون (یعنے اس صورت مین امان باقی نہ رہیگی) تب اون لوگون نے قبول کیا

کھول دیا اور سارا مال نکال لائے اور اوس قلعہ میں اوس روز دونوں لڑکے ابی الحقیق کے قبیلہ نضیر سے موجود تھے
پھر وہ دونوں خدمت نبوی صلعم میں بہترین مال یعنے اچھی اچھی چیزیں لیکر حاضر ہوئے اور سامنے حضرت کے
رکھدیا تب اون دونوں سے حضرت صلعم نے فرمایا کہ بیٹوں ابی الحقیق کے وہ ظروف کاسہ وغیرہ اور وہ مال کہاں ہیں
اون دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمنے اوسکو خرچ کیا اور چکا ڈالا اور حال یہ ہے کہ جب اون دونوں کو رسول خدا
صلعم نے مدینہ سے نکال دیا تھا تب جس وقت وہ دونوں مدینہ سے نکلے ہیں اونکے پاس ظروف چاندی کی نقشدار
خوشنما کہ اہل مدینہ کچھ اونکا نام لیکر ذکر کیا کرتے تھے پس اونہین ظروف کو رسول خدا صلعم نے اون دونوں سے پوچھا
اور ان دونوں نے اون ظروف کو زمین میں کسی جگہ دفن کر دیا تھا مگر اون دونوں نے خدا کی قسم کھائی کہ ہمارے
پاس اون میں سے کچھ نہیں ہے تب رسول خدا صلعم نے اونسے قول لیا اس بات کا کہ جس چیز پر میں نے تم دونوں کا
فیصلہ کیا اوسکو میں نے تمسے بیان کیا ہے اگر اوس میں سے کچھ تم نے مجھسے چھپایا ہو تو ذمہ خدا اور ذمہ رسول اور
مومنین کا دونوں بیٹوں ابی الحقیق سے بری ہے اور اونکے خون و مال اہل و عیال دونوں کے حلال ہیں وہ
دونوں بولے ہاں ہمکو قبول ہے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا اے جماعت مسلمین اور اے گروہ یہود تم لوگ
شاہد رہو سب نے کہا ہم گواہ ہیں اوس وقت جبرئیل علیہ السلام پاس حضرت صلعم کے نازل ہوئے اور جا
مال سے جہاں وہ گڑا تھا آپکو خبر دی اور حکم کیا اون دونوں کے قتل کا اور بندی کرلینے اونکے اہل و عیال کا
چنانچہ رسول خدا صلعم نے حسب نشاندہی جبرئیل کے لوگوں کو اوس جگہ جہاں وہ مال گڑا تھا روانہ کیا آخر وہ
مال آیا تب حضرت علیہ السلام نے اون دونوں کے قتل کا حکم کیا کہ وہ قتل کیے گئے اور اونکے اہل بندی میں
لیے گئے اور اوسی روز تک اون دونوں میں سے ایک کے پاس اپنے اوسکی زوجیت میں صفیہ بنت حیی
بن اخطب تھی تب اوسی روز اونکو رسول خدا صلعم نے اپنی بندی میں لیا اور بلال موذن کو حکم کیا کہ اونکو
حضرت کے خیمہ میں پہونچا دیوین پھر بلال اونکو لے گئے اور بلال نے یہ کیا کہ حضرت صفیہ کو مقتولوں پر گذر کر
اونکی لاشوں کی طرف سے لیگیا تب حضرت علیہ السلام نے لوگوں سے فرمایا کیا بلال کو نہیں دیکھتے ہو کہ اونے
کیا کام کیا آخر جب بلال حضرت صفیہ کو خیمہ میں پہونچا کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر آئے تو آپ نے فرمایا
اے بلال کیا تیرے دل سے رحم دور کر دیا گیا کون امر باعث ہوا اس بات پر کہ تو اوس کمسن لڑکی کو
مقتولوں کی طرف سے لیگیا بلال نے عرض کی میں نے چاہا تھا کہ جو امر صفیہ پر شاق تھا وہی میں اونکو دکھاؤں
یا رسول اللہ آپ جیسے اس بات کو معاف کیجیے حق تعالیٰ آپسے عفو کرے پس رسول خدا صلعم نے بلال سے
درگذر کیا کیونکہ آن حضرت صلعم اپنے اصحاب کے ساتھ بہت مہربان اور نہایت رحیم تھے و بعد ازاں حضرت
علیہ السلام نے تمام مال و متاع خیبر جمع کرکے سب مجاہدین کے درمیان تقسیم کرادیا و بعد ازاں آنجناب اپنے خیمہ میں

نیکیون سے کیے جو آپ نے ہمارے ساتھ کی ہین تب حضرت نے اصحاب سے فرمایا کھاؤ بسم اللہ جب قوم نے اوس
کباب بکری کی طرف ہاتھ بڑھائے اوسوقت آپ نے فرمایا جو لقمہ جسکے ہاتھ مین ہو پھینکدو کہ یہ بکری زہر آلودہ ہے
تب اوس یہودیہ کو بلوا بھیجا اور فرمایا تو ہلاک ہو گیا باعث ہوا تجکو کہ بعد ازان کہ تو نے اچھا پکایا پھر اوسکو کیون
خراب کر ڈالا اوسنے کہا کیا آپکو معلوم ہو گیا فرمایا ہان معلوم ہوا کہ زہر آغشتہ ہے اوسنے کہا قسم ہے تجکو
اپنی زندگانی کی قسم بخدا مین نے چاہا تھا مجھے یقین ہوا اس بات کا کہ تو نبی ہے یا کاذب کیونکہ اگر تو نبی ہوگا
تو خدا تجکو اس بات سے مطلع کر دیگا اور اگر تو کاذب ہوگا تو تیرے حال سے یعنے مرگ سے مین لوگون کو
راحت پہونچاؤنگی چنانچہ آج البتہ مجھپر واضح ہوا کہ تو صادق ہے اور مین تجکو اور جو لوگ حاضر وقت ہین شاہد
کرتی ہون کہ اس بات پر کہ سر آئینہ مین تیرے دین پر ہون اور شاہد کرتی ہون اس بات پر کہ اَنَّ اللّٰہَ لَا اِلٰہَ
غَیْرُہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے بیشبہہ اللہ وہی ہے کہ کوئی معبود سوا اوسکے نہین اور البتہ
محمد بندہ خدا اور رسول خدا ہے پس ہرگاہ وہ اسلام لائی تو جناب نے اوس سے درگذر کی و بعد ازان یہود اہل خیبر
جناب علیہ السلام کے سامنے آئے اور عرض کرنے لگے کہ یا محمد آپکی کیا رائے ہے ہمارے نکلجانے مین
یہانتک کہ آپ ہمکو طرف اریحا اور اذرعات کے نکال دیجیے جیسا کہ آپنے ہمارے اور بھائیون کے ساتھ کیا ہے خواہ آباد
رکھیے ہمکو ان نخلون بیچ نخلستان ہین کہ ہم انکی [illegible] کرینگے اور جو کچھ آپ میان ہمارا اور اپنے مقرر کرینگے ہم اوسی پر قائم رہین گے
چنانچہ آنجناب علیہ السلام نے اونکی صلح و اصلاح قبول کرکے نصف پر معاملہ کیا اور اونکو اونکے دیار مین آباد رکھا
بعد ازان لشکر مین حکم پکارا گیا کہ مدینے کو کوچ ہے پس آنحضرت صلعم نے حکم کیا صفیہ کو کہ حضرت کی سواری پر
بیٹھین پھر جب وہ سوار ہونے لگین تو آپ نے اونکے لیے اپنے زانو کو ٹیک دیا تاکہ وہ آپکے پانون پر
پانون رکھکر سوار ہو جاوین مگر اونہون نے تعظیم و دشوار سمجھا اس بات کو کہ اپنا قدم حضرت کے زانو پر رکھین
آخر حضرت کے گھٹنے پر پانون رکھکر سوار ہوئین اور آنجناب علیہ السلام چادر صفیہ کی اونکے سر پر درست کرتی تھی
یعنے اچھی طرح ڈھانکتے تھے اور اصحاب اس حال کو دیکھکر آپس مین ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ دیکھتے رہو
رسول خدا صلعم کو اگر صفیہ کو حکم فرماوین کہ وہ اپنا منہ ڈہانپے رہین تو جان لو کہ وہ امہات مومنین مین ہین
یعنے مسلمانون کی مان ہین اس صورت مین آپکے ساتھ ساتھ نچلو کیونکہ رسول خدا صلعم بڑے غیور ہین اور
اگر اونکو حکم کیا کہ وہ اپنا منہ کھولے رہین تو جان لو کہ وہ مثل کنیزون کے ہین دریں صورت آپکے ساتھ ساتھ چلو
کیونکہ وہ لوگ آپ سے باتین کرتے ہوے ہمراہ چلنے کو بہت محبوب رکھتے تھے چنانچہ آنحضرت صلعم نے
بعد سوار ہونے صفیہ کے اونکو حکم رخ پوشی کا کیا یعنے منہ پر پردہ ڈال لین بعد ازان آپ روانہ ہوے اور
لوگ بھی وہان سے چلے اوسی اثنا مین ایک شخص بنی سلیم کا کہ اوسکا نام حجاج بن علاط تھا اور وہ جب تک

خیبر مین ہمراہ حاضر تھا حضرت کے سامنے آیا اور مکے جانے کی درخواست کی اور عرض کی یا رسول اللہ ؐ مکے مین میری زوجہ پاس میرا اچھا اچھا مال ہے اگر اوسکو میرے اسلام لانے سے آگاہی ہو جاوے گی تو وہ سارا مال میرا لیجاویگی اور حال یہ ہے کہ اون دنون اوسکی زوجہ ام حجر بنت شیبہ تھی جو صاحب اولاد بان کعبہ تھا اور وہ مرد مالدار تھا اور درمیان نجران کے زمین بنی سلیم مین اوسکی دربان کا معدن تھا یعنے ذخیرہ مال غواہ معدنیات تب حضرت علیہ السلام سے اوسکو اجازت دی پھر وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ؐ خدا آپ پر فدا کرے آپ مجکو یہ بھی اجازت دیجیے کہ مین اہل مکہ سے آپ کی معیبت بیان کرون اور اونسے آپکی موت کی خبر کرون تاپیش از انکہ اونکو میرے اسلام سے علم ہو شاید کہ مین اونکو اس بات غفلت مین لاکر اپنا کام نکال لون آخر آپ نے اسکی بھی اجازت دی تب حجاج اپنے ناقہ تیز رو پر سوار ہو کر چلا اور اوسکو بہت جلد چلایا کہ راہ مین کسی چیز کی طرف مائل ہوتا تھا یہان تک کہ مکے پہونچا اور اہل مکہ نے قبل پہونچنے حجاج کے آپس مین خرید و فروخت بڑے بڑے مال گران بہا کی کر چکے تھے اور بدت داد و فیما بین کی اوس میعاد تک رکھی تھی کہ حق تعالے درمیان محمدؐ اور اہل خیبر کے فیصلہ کرے (یعنے بدت ادا فیما بین اوسوقت پر مقرر ہوئی کہ انشاء اللہ تعالے اہل خیبر محمدؐ پر فتحیاب ہون) اور وہ لوگ باخود کہا کرتے تھے کہ محمدؐ اور اونکے اصحاب چاہتے ہین کہ عنقریب درمیان باغات یعنے نخلستان مین اہل خیبر اور اونکے دونون حلیف بنی اسد و بنی غطفان پر وارد ہون بعد ازان قلعہ قموص مین داخل ہون در حال آنکہ وہ ایک قلعہ ہے بلند و استوار اور مثل اوس جگہ کے نہین ہے کہ محمدؐ بھگا دیتے ہین قبائل عرب کو اور وہ لوگ ایسا نہین دیکھتے تھے کہ جو قضیہ و منازعہ درمیان محمدؐ و اہل خیبر کے واقع ہو تو تھوڑی زمانے مین منقضی ہو جاوے پھر جب کہ حجاج اونکے پاس پہونچا تو اہل مکہ بکثرت تمام اوسکے پاس دوڑے آئے یہان تک کہ مکان ہجوم مردم سے بھر گیا تب اون لوگون نے پوچھا اسے حجاج تیرے پیچھے کی کیا خبر ہے اوسنے کہا میرے پاس ایسی خبر ہے کہ تمکو بہت مسرور کریگی مین لڑائی مین محمدؐ و اہل خیبر کی موجود تھا اور درمیان اونکے سخت لڑائی واقع ہوئی چنانچہ اصحاب محمدؐ اہل خیبر کے مقابلے سے ہٹ گئے اور اہل خیبر نے محمدؐ کو ایسا شدیدون سے پکڑ لیا اور کہتے تھے کہ ہم اسکو قتل نکرینگے جب تک کہ اہل مکہ پاس اسکو نہ بھیجدین تا وہ اسکے تئین دیکھ لین پھر ہم اوسکو بدلے اپنے سردارون کے جو مین [illegible] کے قتل کرینگے پس یہ سنکے اہل مکہ شادان و فرحان ہوئے کہ ایسے کبھی مسرور نہوئے تھے اور اونکی عورتین اور لڑکے [illegible] مسجد مین جمع ہوئین اور اپنے معبودون ہبل و [illegible] یعنے بتون نجس کو [illegible] لگین اور [illegible] اوس بات کی تحقیق [illegible] اصحاب [illegible] لوگون کو اس خبر [illegible]

مگر اسکو چوتھے فاطمہ تھے اور بیچال اونکی مونھ پر سو منات مکہ کو سخت شکستگی دشواری پہونچی کہ اونکے سامنے گردنین ڈال دین گویا انکے سرون پر
چڑیان بیٹھی ہین یعنی سر ہلاتے تھے اوسوقت یہ خبر عباس بن عبد المطلب کو پہونچی اور اونہون نے جب ارادہ کھڑے ہونیکا کیا تو اونکے
پاؤن سے اونکا بار نہ اوٹھایا یعنی وہ کھڑے نہو سکے اور زمین پر گر پڑے اور اونکو اس بات کا یقین ہوا کہ عنقریب
از جملہ کفار مسرور اور بعض مخزون سے یعنی میرے گھر آوینگے اور اس بات کی آرزو کرینگے کہ شاید عباس
کے پاس کوئی خبر ہوگی کہ وہ بہتر ہو اوس خبر سے جو اونکو پہونچی ہے بعد ازان عباس نے اپنے گھر کا دروازہ
کھول دینے کو حکم کیا تو وہ کھولا گیا اور حکم کیا کہ اونکا چھوٹا لڑکا جسکا نام قثم تھا چت لٹایا گیا تب
عباس یہ اشعار ارتجالاً پڑھنے لگے (مترجم کہتا ہے کہ مدلول اوس لڑکے کے لٹانے اور اشعار پڑھنے
سے مثل لوری دینے کے ہے تا لوگ گمان کرین کہ لڑکے کو لوری دیتے ہین) یا بنی قثم + شبیہ ذی
ذی الانف الاشم + نبی ذی النعم + برغم من رغم + اے بنی قثم جو شبیہ صاحب کرم تھا یعنی آپ اولاد
ہاشم صاحب کرم ناک والا اور بڑائی کرنے والا خوشبو [illegible] اور نعمتون کی اوڑھنے والا یعنی نعمتون کا
لباس پہننے والا اگرچہ ان بدکرتا ہے وہ شخص یعنی بدگمانی کی ہے یعنی یہ گمان ہوگا جسکو ہوگا پس
ایسا ہوا کہ جو کوئی عباس کے گھر آتا تھا وہ یہ کلام اونکا اپنے بیٹے سے کہتے ہوے سنتا تھا تب لوگ
یہ کہتے ہوے چلے گئے کہ اگر اس خبر مین کچھ بات ہوتی یعنی اگر اسکی کچھ اصل ہوتی تو حال عباس کا جو ہم
دیکھتے ہین اسکے سوا ہوتا اور یہی حال ہوتا پھر جب گھر عباس کا لوگون سے خالی ہوا اور دو پہر دن آیا
تو عباس نے اپنے غلام ابو زبیبہ کو بلا کر کہا اے ابو زبیبہ تو حجاج ابن علاط کے پاس جا اور اوسکو بعد سلام
کے میرا یہ پیام پہونچا کہ خدا بزرگتر و برتر ہے اس سے کہ ایسی بات حق مین اوسکے نبی برحق کے واقع ہو تب
ابو زبیبہ چلا اور حجاج کے پاس آیا اور حجاج اوسوقت اپنے گھر مین تھا اور اوسکے پاس بہت سے لوگ جمع تھے چنانچہ
حجاج کو خبر معلوم ہوئی کہ فرستادہ عباس کا آیا ہے تب اوسنے اوس فرستادہ سے کہا و اسطے تخلیہ کیا اور
اوس سے کہا اے ابو زبیبہ ابو الفضل عباس سے میرا سلام کہنا اور اونسے کہیو کہ میرے لیے کوئی گھر
ایسے وقت خالی رکھین مین اوسوقت آونگا کہ مجھے کوئی نہ دیکھتا ہو کیونکہ میرے پاس ایسی خبر ہے
جو اونکو بہت خوش کریگی یہ سنکے ابو زبیبہ وہان سے شادان و فرحان دوڑتا چلا جب دروازہ عباس پر پہونچا
تو گھر کے باہر ہی دروازے سے حضرت عباس کو آواز دی کہ یا ابا الفضل خوش ہو حجاج اسیوقت آپ پاس
آتا ہے اور اوسکے پاس ایسی خبر ہے کہ آپکو بہت خوشی حاصل ہوگی یہ سنتے ہی عباس خوش ہو کر اوٹھ کھڑے ہوے
گویا کہ اونہون نے کوئی برائی کبھی دیکھی ہی نتھی اور سنی تھی پس ابو زبیبہ کو گلے سے لگا کر اوسکے سر کو بوسہ دیا
اور ہنوز بیٹھے نہ تھے کہ گھر سے کھڑے ہوے اوسکو آزاد کر دیا اور اپنے ایک مکان مین تخلیہ کر رکھا یہان تک کہ

ظہر کے وقت حجاج آ پہونچا تب اوس سے حضرت عباسؓ نے کہا اے حجاج یہ کیسی خبر تھی جو تونے
ظاہر کی ہے اوسنے کہا میرے پاس وہ خبر ہے جو آپکو خوش کریگی بشرطیکہ آپ میرے نام کو مخفی رکھیے
اونہون نے کہا تیرے لیے کتمان اوس خبر کا مجھپر واجب ہے تب حجاج نے اس بات پر عہد و میثاق لیا
تاکہ مخفی رکھین اوس خبر کو آج تمام روز صبح تک پس عباسؓ نے اپنے قول و قرار کو مضبوط کیا اوس وقت حجاج
نے اونسے کہا کہ اول اوس خبر کا جو مین بیان کرتا ہون یہ ہے کہ اِنّی اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ یعنے البتہ مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ سواے اللہ کے کوئی معبود برحق نہین ہے
کہ وہ یکتا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین اور شک نہین کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکا بندہ برگزیدہ اور اوسکا فرستادہ ہے بعد ازان مین آپکو خبر دیتا ہون کہ
ہمراہ مین ہمراہ رسول خدا صلعم کے فتح خیبر مین موجود تھا اور مین حضرت علیہ السلام کو حالت عروسی مین چھوڑ آیا ہون کہ اونہون نے صفیہ بنت حیی
بن اخطب سے نکاح کیا ہے اور آنحضرت صلعم نے دونون بیٹون ابی الحقیق کو جو اسیر ہوئے تھے قتل کیا اور کل مال اونکا اہل خیبر درمیان
مسلمین کے تقسیم کر دیا اور مین نے آنحضرت صلعم سے اوس خبر کے بیان کرنے کی اجازت طلب کی تھی
چنانچہ مجھے اجازت بخشی اور اوس خبر سے میرا مقصد یہ تھا کہ مین مال اپنا جو میری زوجہ پاس ہے اپنے قبضہ مین
لاؤن اس خوف سے کہ اگر وہ میرے اسلام سے مطلع ہوگی تو مال میرا ضبط کریگی اب مین ارادہ رکھتا ہون
کہ اگر مین نے اپنا مال پایا تو انشاء اللہ تعالے آج کی شب تاریکی مین نکل جاؤنگا یہ کہکے حجاج اپنے مکان کو
چلا آیا اور حضرت عباس اپنے مکان مین ٹھہرے رہے جب شام ہوئی اور قریش گرد کعبہ اپنے بتون کی پرستش
کرتے تھے اور اون سے دعائین مانگتے تھے اور خوشوقت تھے اس بات پر کہ محمد و اصحاب محمد پر مصیبت
واقع ہوئی ہے اور حضرت عباسؓ اپنے گھر کے اندر ٹہلتے تھے اور سوتے تھے یا کروٹین بدلتے تھے نیند
نہ آتی تھی اس بات سے جو قریش مین مشاہدہ کرتے تھے اونکی شماتت و خوشی خاطر سے بسبب مصیبت نبی و اصحاب پر کہ
اونکی آنکھین ٹھنڈی تھین اور اونکے دلون مین ٹھنڈک آتی یہانتک کہ صبح ہوئی اور آفتاب طالع ہوا اور
اودھر حال حجاج کا یہ ہوا کہ جب شام ہوئی تھی تو وہ اپنی زوجہ پاس جاکر کہنے لگا کہ مین اسوقت جو تجھسے ایکبار
کہتا ہون تو کسی سے نکہیو کہ مین مال محمد و اصحاب محمد کا جو اہل خیبر نے اونسے لوٹا ہے [illegible]
ارزان چھوڑ آیا ہون مین چاہتا ہون کہ شتابی اوسکے خریدنے کو وہان جا پہونچون اس خوف سے کہ تجار
پہلے نہ پہونچین کہ سستا خرید لیوین یہ سنکے اوس عورت نے اوسکو وہ مال دیدیا پھر جب وقت نماز عشا ہوا
یعنے جسوقت شفق مغربی جاتی رہی اور شب شروع ہوئی تو حجاج تاریکی شب مین نکل گیا اور صبح ہوئی اور مکہ
ایسی جگہ کہ زمین مکہ بہت دور پیچھے چھوڑ چکا تھا اور جسوقت حضرت عباسؓ کو صبح ہوئی تو اونہون نے اپنا لباس
پہنا اور چادر اوڑھی پھر قصد کیا پاس زوجہ حجاج کے اور اوسکو آواز دی تو وہ نکل آئی اوس سے حال حجاج کا پوچھا

تب وہ حال بیان کرنے لگی مگر باعث غمگینی عباسؓ کے وہ بھی اپنے تئین مثل غمزدون کے غمزدہ بنائے
ہوئے تھی چنانچہ کہنے لگی کہ وہ شبا شب چلا گیا تاکہ جو مال اہل خیبر نے محمدؐ و اصحاب محمدؐ کا لوٹا ہے اوسکو خرید کرے
تب حضرت عباس نے اوس سے کہا اے عورت غفلت زدہ احمق اگر تجکو اپنے شوہر کی خواہش ہو تو اوس سے جا کر مل جا کہ واللہ
وہ اسلام لا چکا ہے اور یہان سے ہجرت کر گیا ہے یعنی وطن چھوڑ دیا ہے اور محمدؐ سے جا ملا ہے لیکن اوسنے جو خبر بیان کی تھی تو اسلیے کہ
وہ مال اپنا بچا وے اپنے قبضہ مین لاوے اور وہ تجسے اور تیرے اہل سے خوف تلف رکھتا تھا وہ بولی اے ابن عم اے میرے چچیرے بھائی
مگر مین تمکو صادق جانتی ہون پرتمسے یہ بات کسنے کہی ہے اونہون نے کہا خود حجاج نے مجسے خبر کی ہے تب وہ عورت اپنے اہل مین گئی اور
اپنا منہ پیٹنے لگی اور واویلا کرتی تھی اور لوٹ جاتی تھی زمین پر کبھی اور کبھی اوٹھ کھڑی ہوتی تھی اور عباس رضی اللہ عنہ وہان سے
چلے اور مسجد کعبہ مین داخل ہوئے اوسوقت مشرکین گرد کعبہ جمع تھے اونہون نے عباسؓ کو دیکھا تو آپس مین
عباسؓ کی طرف اشارے کرنے لگے اور اوس وقت ذکر آن حضرت صلعم اور ذکر اونکے اصحاب کا
کرنے لگے اور بدگوئی بیان کرتے تھے بکلمات سحر و کذب کے یعنے وہ سب ساحر و کاذب ہین پھر جب عباسؓ اونسے
قریب ہوئے تو اونسے کہنے لگے کہو تمہارے یہان کوئی خبر آئی ہے اونہون نے کہا ہان جو خبر تمہارے
پاس آئی ہے وہی تمہارے پاس بھی تو آئی ہے کہ آدمیون مین سے کوئی آدمی اوس بات مین کچھ شک
نہین رکھتا ہے اونہون نے کہا قسم خدا کی خبر مین تو کچھ شک نہین (یعنے جو خبر مجکو پہنچی) پس تمکو چاہیے کہ
اپنے قول مین میانہ روی رکھو (یعنے حد سے تجاوز نکرو) چنانچہ مین گواہی دیتا ہون کہ اہل خیبر کے مال اللہ
مین حصے خدا و رسول اور مومنین کے جاری ہوگئے اور رسول خدا صلعم نے دونون بیٹیان ابی الحقیق کی ستگین باندھکر
گردنین ماری ہین اور مخبر اس خبر کا رسول خدا صلعم کو عالم عروسی مین چھوڑ آیا ہے کہ اونہون نے صفیہ بنت حیی
بن اخطب سے نکاح کیا ہے اون لوگون نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ تو کاذب ہے وہ کون شخص ہے کہ جسنے
تجکو یہ خبر دی ہے بلکہ تو نے حجاج کی خبر سے یہ خبر بطور خود بنائی ہے تب عباسؓ نے کہا کہ یہ خبر جو مین کہتا ہون
مجسے خود حجاج نے بیان کی ہے تحقیق کہ وہ مسلمان ہوا ہے اور اوسنے ہجرت کی ہے اور رسول خدا صلعم سے
جا ملا ہے اور وہ اپنی خبر اپنی زوجہ سے بھی کہ گیا ہے پس تب کئی چند آدمی مشرکین مین سے زوجہ حجاج پاس گئے
تا عباس کی خبر اوس سے دریافت کرین چنانچہ جب وہ لوگ گئے تو زوجہ حجاج کو غمزدہ اور روتے پایا اونہون نے
اوس سے اوسکے شوہر کا حال پوچھا تب اوسنے اونسے بیان کیا کہ وہ مسلمان ہوگیا اور وطن چھوڑ گیا اور
محمدؐ سے جا ملا پس وہ لوگ اپنے صاحب پاس پھر گئے اور جو کچھ زوجہ حجاج نے کہا تھا اور جو کچھ اونہون نے
حال اندوہ و ملال اوس عورت کا دیکھا تھا سب اونسے بیان کیا چنانچہ جو کرب و اندوہ مومنین پر پہنچا اوسکو
حق تعالے نے مشرکین پر ڈالا اور اونکو خوار و ذلیل کیا پس یہ قصہ خیبر کا تھا ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ذکر عمرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جب رسول خدا صلعم خیبر سے مدینے کو پھر آئے تو سریے چھوٹے چھوٹے لشکر ہر طرف روانہ کیے اور خود
مدینے مین مقیم رہے یہان تک کہ جب چاند ذیقعدہ کا دیکھا گیا تو نقیب نبی نے مسلمین مین ندا دی کہ واسطے
عمرہ کے سامان سفر کی تیاری کرو چنانچہ مسلمین ہمراہ رسول خدا صلعم آمادہ ہوگئے اور مکے کو روانہ ہوئے جب
آن حضرت صلعم مکے مین تشریف لائے تو میمونہ بنت الحارث بن الحزن العامری سے جو بنی ہلال بن عامر سے تھی
نکاح کیا پھر جب آن حضرت صلعم مناسک عمرہ ادا کر چکے اور فارغ ہوئے اور اوسوقت اہل مکہ مکے سے پیچھے پڑے
ہوئے تھے کہ مکے سے بہیئت و بحالت پشیمانی و خجالت کے نکل گئے تھے اور کہتے تھے کہ محمد مع اصحاب تو داخل مکہ ہوئے
اور ہم بھاگ کر مکے کے پیچھے پڑے ہین پھر جسوقت رسول خدا صلعم نے مکے سے کوچ کر کے مدینے کو مراجعت فرمائی تو
یکبیک دختر حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی کہ وہ صاحبزادی اپنے لوگون کے ہمراہ آئی تھین
حضرت علیہ السلام نے پوچھا تو ہمارے ساتھ کیونکر آئی اوسنے کہا آپ کے اہل مین سے ایک شخص کے ہمراہ
آئی ہون و حال آنکہ رسول خدا صلعم نے کسیکو حکم اوسکے لانے کا مکے سے نہین دیا تھا فرمایا خبردار اگر تو بسبب تیری
دوستی کسی کے نکلی ہے تو مجکو کچھ پروا اور اندیشہ نہین ہے اسلیے کہ جو شرط اہل مکہ سے کی گئی ہے اونکے
فیصلنامہ مین یہ امر داخل نہین ہے اسلیے کہ وہ اہل بیت نبی مین سے ہے (یعنے اوس نامہ مین یہ شرط مندرج
تھی کہ جو کوئی اہل مکہ مین سے طرف آن حضرت صلعم کے جاوے اوسکو پھیر دیوین) الغرض جناب رسالتمآب
صلعم مدینے مین داخل ہوئے اور حال یہ ہے کہ حق تعالے نے البتہ اپنے وعدے کو پورا کر دیا کہ آن حضرت
صلعم کو مع اصحاب ایسے حال سے داخل مسجد الحرام کرا دیا کہ آمنین محلقین رؤسکم ومقصرین تھے کہ یعنے امن
پانے والے تھے اور سر منڈانے والے اور بال کترانے والے تھے اور حق تعالے نے آن حضرت صلعم کو
مشرکین سے بدلا اوس امر کا دلایا کہ اونھون نے سال گذشتہ مین روکا تھا اور ایسے ہی امر مین حق تعالی نے فرمایا ہے والحرمات قصاص
یعنے جمیع امور محترمہ مین بدلا ہے + اور حرمت بدلا ہے حرمت کا فرمایا ہے حق تعالی نے کہ اگلی ذیقعدہ شہر حرام مین مشرکین نے تجکو اور تیرے اصحاب کو پھیر دیا تھا
اب کی ذیقعدہ شہر حرام مین حق تعالی نے تجکو اونسے بدلا دلایا پھر جب اہل مکہ پاس اس بات کی خبر پہنچی کہ آن حضرت صلعم
مع اصحاب نبی کو پھیر نے گئے تب وہ لوگ مکے مین در آئے اوس عرصہ مین حق تعالے نے خالد بن الولید کے
دل مین رغبت اسلام ڈالی کہ اوسنے امر محمد صلعم مین فکر کی اور مجمع قریش مین اسطرح بیان کرنے لگا کہ البتہ واسطے
ہر ایک ذوالعقل صاحب شعور کے یہ امر واضح تر ہے کہ محمد نہ ساحر ہے نہ شاعر ہے وہ بے شبہ کلام اوسکا کلام رب العالمین
ہی پس ہر ایک اہل خرد پر حق واجب ہے کہ اوسکی پیروی اختیار کرے تب عکرمہ بن ابی جہل یہ باتین خالد کی سنکر
گھبرایا اور کہنے لگا اے خالد تو بدین ہوگیا یعنے اپنے دین سے نکل گیا خالد نے کہا مین بدین نہین ہوا لیکن

مین اسلام لایا اور دین مین داخل ہوگیا تب عکرمہ بولا کہ واللہ قریش مین کوئی لائق تراسکے نتھا کہ اس کلام کو
جو تو نے کہا اپنی زبان پہ لاوے مگر تو ہی ایسا تھا خالد نے پوچھا کیونکر یہ بات مجکو لائق تر تھی عکرمہ نے کہا
اسلیے کہ محمد نے بدر مین تیرے باپ کے مرتبے اور آبرو کو پست کیا جسوقت اوسکو مجروح کیا اور تیرے چچا اور
چچا کے بیٹے کو قتل کیا واللہ مین تجسا نہین ہون کہ اسلام لاؤن اور نہ ایسا ہون کہ تیری سی باتین کرون
اسے خالد کیا تو نہین دیکھتا ہے کہ قریش محمد سے ارادہ جنگ رکھتے ہین خالد نے جواب دیا یہ کام جاہلیت کا
ہی اور حمیت سے جاہلیت کی یعنے جب تک اسلام کا علم و یقین نتھا ولیکن جب کہ مجھپر حق خوب ثابت ہوچکا تو
واللہ اب مین مسلمان ہوگیا و بعد ازان خالد نے خدمت مین جناب رسالت مآب کے بہت سے گھوڑے
بھیجے اور اقرار اپنا ساتھ اسلام کے اور حال اپنی معرفت اور تصدیق بالقلب کا کہلا بھیجا چنانچہ خبر اسلام اور
کلام خالد کی ابوسفیان کو پہونچی اوسنے خالد کو اور عکرمہ کو بلوا بھیجا اور خالد سے کہا جو خبر تیری مجکو پہونچی ہے
کیا سچ ہے خالد نے کہا تجکو میری کیا خبر پہونچی ہے اوسنے کہا مجکو خبر پہونچی ہے کہ تو آل محمد صلعم کو مجھپر قوت و مدد
بھیجتا ہے (یعنے مال سے) خالد نے کہا اگر مین نے ایسا کیا تو مجکو اوسنے صلہ رحم اور قرابت سے ہے تب
ابوسفیان غضب مین آیا اور بولا قسم ہے لات و عزی کی اگر مین جانتا کہ تو جو کہتا ہے وہ سچ ہے تو محمد سے
پہلے مین تجھی سے لڑائی شروع کرتا خالد نے کہا واللہ وہ حق ہے علے رغم من رغم یعنے واسطے ناک گھسنے اوس
شخص کی جسکی ناک گھسی گئی تب ابوسفیان خالد پر جھپٹا (یعنے بارادۂ قتل اوسکے) یکایک اوسکو عکرمہ نے
خالد پر آنے سے روک لیا اور بولا اسے ابوسفیان اپنی جگہ پر ٹھہر بخدا مجھے اندیشہ ہے کہ تیری اس حرکت سے
مجکو غصہ آوسے تو جو کچھ خالد نے کہا وہی مین بھی کہون اور مین بھی اوسکے دین پر ہوجاؤن کہ تم لوگ خالد کو
اوس بات پر قتل کرتے ہو جو اوسکی راے مین آئی ہے وحال آنکہ یہ دستور کل قریش کا ہے کہ کل امور مین اپنی
راے کی پیروی کرتے ہین واللہ مجکو اندیشہ ہے اس بات کا کہ یہ سال نگذریگا یہان تک کہ سارے اہل مکہ
اوسکی متابعت کرینگے تب ابوسفیان نے اوسکو چھوڑ دیا اور خالد مکے سے چلا گیا یہان تک کہ حضرت علیہ السلام
کی خدمت مین آکر مومن و مصدق ہوا پس یہ حدیث و حکایت عمرۂ قضا کی تھی تمت

قصہ موتہ جو زمین ہے اہل غسان اور اہل روم کی

جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ اپنے عمرہ سے فارغ ہوکر مدینے مین تشریف لاے تو ایک لشکر مخصوص
طرف موتہ کے روانہ کیا اور اہل موتہ اون دنون غسان و روم سے تھے اور اس لشکر کا سالار زید بن حارثۂ الکلبی کو
کیا تھا اور فرما دیا تھا کہ اگر زید شہید ہوجاوے تو افسر لشکر کا جعفر بن ابی طالب ہے اور اگر جعفر بھی شہید ہوجاوے
تو امیر لشکر عبد اللہ بن رواحہ ہوگا آخر جب لشکر موتہ تک پہونچا تو غسان سے مقابلہ ہوا اور غسان کے ہمراہ

روم بھی تھے پس قتال شدید واقع ہوئی اور زید بن حارثہ شہید ہوئے بعد ازان اصحاب اپنے لشکر گاہ مین ٹھہر آئے
اور پانی سے سیراب ہوئے بعد ازان علم لشکر جعفر بن ابی طالب کو حوالہ کیا تب جعفر نے گھوڑے کے منھ پر مارا
یعنے گھوڑے کو چھیڑ کر یہ کہتے ہوئے آگے بڑھے کہ رسول خدا صلعم کو میرا اسلام پہونچانا تحقیق کہ مین نے تو
اپنی جان کو لشوق شہادت پیش کیا آخر جعفر اور اونکے اصحاب اس قوم سے قتال کرنے لگے ناگاہ اوس قوم سے
ایک شخص نے جعفر کو ایسی تلوار ماری کہ کمر سے دو ٹکڑے ہو گئے بعد ازان عبد اللہ بن رواحہ نے علم لشکر اوٹھا لیا
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اوس قوم پر بھالا مارے اور بعد تھوڑی دیر کے لشکر کی جانب پھرے اور پیچھے
اپنی نفس کو ملامت کی اور گھوڑے سے اوتر پڑے اور اپنی نفس سے مخاطب ہو کے کہ مین نے خدا کی قسم کھائی تھی
کہ البتہ تو گھوڑے سے اوتریگا اور اب مین تجکو جنت سے ناخوش دیکھتا ہون یعنے تو شہادت مین حیلہ و درنگ کرتا ہے
چنانچہ گھوڑے سے اوتر کر قوم کو نیزے مارے آخر وہ شہید ہوئے تب خالد بن الولید اوٹھ کھڑے ہوئے
اور علم اوٹھا لیا اور اوسی علم سے قوم کو نیزے مارنے لگے یہان تک کہ حق تعالے نے انہین پر فتح کر دی واقدی
علیہ الرحمہ نے کہا مجھسے حدیث بیان کی گئی اور اسکو خدا بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم [illegible]
مین لوگون کو لشکر موتہ سے ایک ایک مرد کی خبر مرگ بیان فرماتے تھے یعنے اب فلان شہید ہوا اور اب فلان
شہید ہوا بعد ازان حضرت علیہ السلام نے اہل مدینہ کو یہ خوشخبری سنائی کہ حق سبحانہ تعالے نے تمہارے
یارون کو فتحمند کیا اور فتح ہاتھ پر خالد بن الولید کے ہوئی اور اوس روز حضرت نے خالد کا نام سیف اللہ رکہا
جیسا کہ خالد کو لوگ سیف اللہ کہتے ہین لیکن یہ قصہ جنگ سنہ ۸ کا تھا ۔

حکایت مقاتلہ حلفاے بنی امیہ با حلفاے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

وبعد ازان کہ جناب رسالت مآب غزوہ موتہ سے فارغ ہوئے اوس عرصہ مین قبیلہ کنانہ نے جو بنی امیہ کے
حلیف وہم عہد تھے بنی خزاعہ حلیف وہم عہد رسول خدا صلعم سے منازعت کی اور آمادہ قتال ہوئے تب بنو امیہ
نے کنانہ اپنے حلیفون کی حمایت و اعانت کر کے رسول خدا کے حلیفون کو رنج و آزار پہونچایا آخر حلفاے
بنی سوار ہو کر آن حضرت صلعم سے اونپر نصرت و مدد مانگنے کو آئے اور اونکے ساتھ بدیل بن ورقا بھی تھا
اوسنے کہا اللّٰهُمَّ اِنّی ناشدٌ محمّداً حلفَ ابینا وابیهِ الاتلدا ۔ ثمّ اسلمنا ولم ننزع یداً یعنے
اے پروردگار مین قسم دیتا ہون محمد سے مثل قسم کرنے ہمارے آبا اور آبا محمد کے قسم اس بات کی کہ تو کبھی
پیدا نہین ہوا اور قسم ہے اس بات پر کہ ہمنے اسلام قبول کیا و حال آنکہ ہمنے کچھ عوض نہین لیا یعنے جس طرح ہمارے
باپون نے محمد کے باپ سے قسم کی تھی اور باہم ہم سوگند ہوئے تھے مین اوسیطرح محمد سے قسم کرتا ہون اور
قسم تیری ذات کی ہے جو تو نہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ تجھسے کوئی پیدا ہوا اور قسم اس بات پر کرتا ہون کہ مین

اسلام قبول کرونگا وحال آنکہ ہمنے کچھ اوسکا بدلا نہین لیا الغرض حضرت رسالت مآب صلعم نے وعدہ انتظار کا
اوسوقت پر کیا کہ مدت شرائط اہل مکہ کی جسپر اونہون نے درمیان اپنے اور آنحضرت کے شرطین کی تھین
جب منقضی ہوجاویگی چنانچہ یہ خبر ابوسفیان کو پہونچی اور اون دنون ابوسفیان بتقریب اپنی تجارت کے
ہرقل سلطان روم کے پاس تھا۔

ذکر مکالمہ فیما بین ابوسفیان وہرقل سلطان روم درباب نبوت رسول خدا صلعم

ہرقل نے ابوسفیان سے کہا کہ مجھے خوشی ہے اس بات کی یعنے مجھے منظور ہے کہ تیرے شہر کے
کسی آدمی سے ملاقات کرون کہ وہ مجھے خبر دیوے حال اوس شخص کی جسنے درمیان تمہارے خروج کیا ہے
ابوسفیان نے کہا علی الخبیر سقطت یعنے تو نے تو مجھ ایسے خبردار سے ملاقات کی ہے پوچھ مجھ سے
کیا پوچھتا ہے اور اوسکے کس امر کو دریافت کیا چاہتا ہے ہرقل نے کہا تو مجھسے بیان کر کہ وہ نبی ہے
یا کذاب ہے ابوسفیان نے کہا وہ کذاب ہے ہرقل نے کہا پھر تمپر وہ لڑائی مین کیون غالب آتا ہے ابوسفیان
نے کہا واللہ وہ ہمپے سواے ایکبار جنگ بدر کے اور کبھی ہمپر غالب نہین ہوا اور ہم آج غالب ہین اور
بعد جنگ بدر کے ہم اوس سے دوبار لڑے سو ایکبار جو ہمنے محمد سے قتال کی تو البتہ ہمنے اوسکا منہ توڑا
اور چہرہ بگاڑ دیا اور دوسری بار وہ ہمسے بچ رہا باعث حائل ہونے اوس خندق کے جو اوسنے واسطے
حفاظت اپنے اور اپنے اصحاب کے کھودی تھی ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ شان کذاب کی تو نہین ہے
بلکہ کذاب تو وہ ہوتا ہے کہ جب وہ خروج کرتا ہے تو وہ مثل شعلہ کے مشتعل ہوتا ہے اوسپر کوئی غالب
نہین آتا ہے یہان تک کہ حق تعالے یکبارگی اوسکو ہلاک کر دیتا ہے اور مین یون سنتا ہون کہ کبھی وہ
تمپر غالب آتا ہے اور کبھی تم اوسپر غالب آتے ہو اور اے ابوسفیان آخر وہ تمکو کس بات کا حکم کرتا ہے
اور کس چیز سے تمکو منع کرتا ہے اوسنے کہا ہمکو حکم کرتا ہے کہ ان نخنی طرفی النہار کما تخنی النساء
یعنے ہم جھکین صبح شام جسطرح عورتون کی شان سے جھکنا ہوتا ہے ہرقل نے کہا یہ ہیئت نماز و بندگی خدا
کی ہے اور وہ قوم اچھی نہین ہے جو بندگی نہین کرتی ہے اور کہا وہ ہمکو حکم کرتا ہے کہ ہم ہر سال اپنے مال کا
خراج دیا کرین ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ زکوٰۃ ہے کہ البتہ ہم بھی مامور ہین کہ لوگون سے خراج لیوین
اور لوگون کو وہ ہی خراج دیوین اور کہا وہ ہمکو منع کرتا ہے مردہ مردار اور خون کھانے سے ہرقل نے کہا
کہ مردار و خون اچھی چیز نہین ہے کیا تمہارا یہ قول نہین ہے کہ تم ان دونون چیزون کو گندہ کہتے ہو اگرچہ
وہ ان چیزون سے منع نکرتا ہو پھر ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ مرد صالح ہے چاہیے کہ اوسکی پیروی کرو
اور اوس سے لڑائی نکرو اور طریقہ یہود کا اختیار نکرو وہ لوگ اقبح الناس ہین یعنے وہ بدکار لوگون مین ہین کہ

اپنے انبیا سے لڑائی کرتے ہین لیکن تو مجھسے یہ بات بیان کر کہ جب وہ عہد وپیمان کرتا ہے تو عہدشکنی بھی کرتا ہو
ابوسفیان نے کہا نہین واللہ اوسنے کبھی زمان گذشتہ مین تو عہدشکنی نہین کی مگر اس مرتبہ مجکو خوف ہے کہ وہ عہدشکنی
کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان یہ اندیشہ تجکو کیونکر ہوا ابوسفیان نے کہا کہ ہمنے اوس سے دو برس کا عہد
لیا ہی کہ بعض ہمارا بعض سے امن مین رہے یعنے بہ نسبت ہر ایک ہمارے اور اونکی عہد امان لیا گیا ہے اور اب یہان
مجھے خبر پہونچی ہے کہ ہمارے حلیفون نے اوسکے حلیفون سے لڑائی کی ہے اور ہماری قوم نے اپنے حلیفون کی
اعانت کی ہے پس مجھے خبر معلوم ہوئی ہے کہ اوسکے حلیفون نے اوس سے نصرت و مدد مانگی ہے لہذا وہ چاہتا ہو
کہ ہماری قوم پر اپنے حلیفون کی اعانت کرے ہرقل نے کہا اے ابوسفیان اگر یہی بات ہے جیسی تو نے مجھسے
بیان کی ہے تو اوس سے تمہین عہدشکنی مین اولی تر ہو کہ تمنے اوسکے حلفا سے قتال کرنے کو حلال سمجھا پھر ہرقل نے
کہا اے ابوسفیان تو مجھسے یہ بیان کر کہ تم مین اوسکا مرتبہ کیسا ہے اور کیا اوسکی منزلت ہے اوسنے کہا واللہ وہ ہم مین
بلندی پر ہے یعنے عالی رتبہ ہے یہ سنکے ہرقل ہنسا اور کہا مین گمان اس بات کا تجھسے نہین رکھتا ہون کہ تو حقیقت امر
اور امر واقعی اوسکا تو مجھسے بیان کرے وحال آنکہ البتہ مین نے دریافت کر لیا تیری باتون سے کہ ہر آئینہ حق تعالی نے
بعد اوسکے کسی نبی کو نہین بھیجا مگر اوسکے قوم کی تونگری و برتری مین یعنے جو اوس قوم کے تونگرون اور برترون
مین ہو تب ابوسفیان نے یہ بات سنکر ہرقل سے کہا مین اپنے تئین یہان سے پھر جانے والا دیکھتا ہون یعنے
عزم مراجعت رکھتا ہون چنانچہ وہ اپنی قوم کی خبر پانے سے وہان سے روانہ ہوا تا آنکہ مکہ مین پھر آیا اوسوقت
اہل مکہ نے اوسکو مامور کیا کہ رسول خدا صلعم کے پاس جاکر پھر تجدید عہد کی کرے یعنے تازہ عہد لیوے تب ابو
سفیان مدینے مین آیا اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے گھر پر اوترا اور صبح کو خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین جا حاضر ہوا
پھر جسوقت حضرت کے قریب پہونچا تو گردن پکڑ کے ہٹایا گیا اور درمیان اوسکے اور رسول خدا صلعم کے لوگ حائل
و حاجب ہوگئے تب ابوسفیان نے کہا تم لوگ درمیان میرے اور محمد کے کیون حائل ہوتے ہو وحال آنکہ وہ میرا
بھتیجا ہے چنانچہ آن حضرت صلعم نے فرمایا چھوڑ دو اوسکو یعنے اوسکو آنے دو تب وہ آیا اور حضرت کے پاس بیٹھا
اور عرض کرنے لگا یا محمد مین آپ پاس اسلیے آیا ہون تا جو عہد کہ درمیان ہمارے اور آپکے تھا اوسکی تجدید حلف
کرون یعنے عہد تازہ کرون آپ نے فرمایا آیا کوئی نئی بات تمہارے تئین پیش آئی یعنے کیا تمنے کوئی نئی بات کی ہے
اوسنے کہا نہین قسم ہے لات و عزی کی کوئی نئی بات تو نہین ہوئی ہے فرمایا تو پھر ہم اپنے اول حلف پر قائم ہین
ابوسفیان نے کہا مین نہین جانتا ہون کہ بعد نئی بات کرنے ہماری جسکا ہماری قوم اور آپکے [illegible] لیا ہے
شاید آپ کچھ بدلا لین یہ کلام اوسکا سنکر حضرت علیہ السلام ہنسے اور [illegible] ابوسفیان سے بات کیا کہ آن حضرت
صلعم ضرور اپنے حلیفون کی نصرت کرنے واسطے [illegible] تب ابوسفیان [illegible] حضرت ابی بکر [illegible]

اور بولا اسے پسر ابی قحافہ تو اپنی اس قوم سے اون لوگون یعنی قریش کے لیے حلف عہد کیون نہین لیتا ہے
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ و رسول داناتر ہین اور اس امر کو وہ خوب جانتے ہین تب ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ سے
مخاطب ہوکر بولا اے پسر عفان تو اپنی اس قوم سے قریش کے لیے عہد امان کیون نہین لیتا اونہون نے کہا
مین ایسا نہین کرتا اوسنے کہا کیا وجہ ہے عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اسلیے کہ علم اسکا خدا اور رسول کو بہتر ہے تب ابوسفیان
عمر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا ای عمر ابن خطاب تو اپنی اس قوم سے اون لوگون کے لیے حلف امان
کیون نہین لیتا تا صلہ قرابت اونکی تو بجا لاوے عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ جو کچھ قرابت تھی اوسکو خدا نے
باقی نرکھا اور جو صلہ رحم تھا اوسکو بھی خدا نے قطع کر دیا پس قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ مین عمر کی جان ہے اگر
تو حضور مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا نہوتا تو مین تجکو قتل کرتا ابوسفیان نے کہا قسم ہے تجکو اپنی زندگانی کی البتہ
مین نے تجکو ہمیشہ سے دیکھا کہ تو ایسی باتین کرتا تھا اگر تو مجھسے فحش کلام نکرتا تھا اور نہ تجھ ہی کبھی ایسی دلیری و جرات
کرتا تھا پس اسے عمر مین نہین جانتا ہون کہ کس بات نے تجکو اس بات پر آمادہ کیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بسبب کفر کرنے
ساتھ خدا و رسول کے اور بوجہ تیری عداوت رکھنے کے خدا و رسول سے بعد ازان موذن نے اذان دی اور آنحضرت
صلعم کے لیے ایک کاسہ کلان مین پانی آیا حضرت نے وضو کیا جب حضرت علیہ السلام وضو سے فارغ ہوے تو اصحاب نے
بچے پانی سے وضو کیا اور استنشاق یعنی ناک مین پانی ڈالا یا بمعنی کہ خوشبو سونگھا اوسوقت ابوسفیان نے
کہا مثل آج کے کبھی مین نے کسی بادشاہ کو بالاتر محمد سے نہین دیکھا البتہ مین زمین فارس کے بہت بادشاہون
اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا اور مین نے ملک روم کو دیکھا جو ذات القرون یعنی قدیمی ہے اور اونکے بادشاہ کو بھی دیکھا
پر مین نے کبھی کسی بادشاہ کو بالاتر محمد بادشاہ سے نہین دیکھا کہ ہر آئینہ اصحاب اوسکے کثافت رطوبی ہوئی اوسکے
ہاتھون کی البتہ پی جاتے ہین اور اوسکو اپنی ناک کے اندر ڈالتے ہین اور اوس سے اپنا منہ دھوتے ہین
پس ابوسفیان مشاہدہ اس حال سے بحال خود مبہوت و حیران ہو رہا یہان تک کہ اقامت کہی گئی اور حضرت
علیہ السلام مقدم یعنی پیش نماز ہوے اور نماز پڑھی پھر جب کہ لوگ رکوع حضرت کے ساتھ رکوع اور اونکے سجدہ
ساتھ سجدہ کرنے لگے تو ابوسفیان یہ دیکھکر اور بھی متعجب ہوا اور بولا وابیکم یعنی کہنے لگا مین قسم اپنے باپ کی قسم
کہاتا ہون یعنی باپ کی قسم طاعت و تابعداری یہ ہے پھر جب آنحضرت صلعم نماز سے فارغ ہوے تب
ابوسفیان نے عرض کی کہ مین واللہ نہین جانتا ہون کہ لڑائی لیکر جاتا ہون یا صلح کا پیام لیے جاتا ہون آپنے
فرمایا اس مرتبہ تو چلا جا یہان تک کہ تو اسی امر کو دیکھیگا انشاء اللہ تعالے بعد ازان ابوسفیان جناب فاطمہ
بنت رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا فاطمہ آیا ہو سکتا ہے کہ تو درمیان عرب کے اپنی قوم مین بہترین
دختران مردو شیرگان سے مشہور ہو یعنی افتخار تو سب بیٹیون سے پیاری بیٹی ہو حضرت فاطمہ رض نے فرمایا

اے ابوسفیان وہ کون سی بات ہے جو اوسنے کہا تو درمیان لوگون کے امان و پناہ دے اور دلا دے یہ سنکے
حضرت فاطمہ رضؓ نے جواب دیا کہ قسم ہے مجکو بقاے خدا کی اگر مین رسول خدا صلعم کے ہوتے ہوئے اونپر جرأت
کرکے کسیکو امان دون یا دلاؤن تو اس صورت مین البتہ مین منسوب بسفاہت ہونگی پھر ابوسفیان نے کہا بل
لا اعدمک کہ مین تجکو گم نکرون گا یعنے مین تجکو چھوڑونگا اس بات سے کہ تو امان نہین دے سکتی ہے کیونکہ خواہر
تیری زینب بنت محمد نے اپنے شوہر ابی العاص سے عقد امان یعنے عہد پناہ دہی کا کیا تھا درحال آنکہ تیرا باپ
اوسکے قتل کا حکم کرچکا تھا پس اوسکا عقد امان جاری ہوگیا کہ خون اوسکے شوہر کا چھوڑ دیا گیا و باوجود پیش کرنے
ابوسفیان کے اس نظیر کے حضرت فاطمہؓ نے انکار کیا پھر جب ابوسفیان نے انکار فاطمہؓ سنا تو متوجہ ہوا طرف حسنؓ اور حسینؓ کے
درحال آنکہ یہ دونون صاحبزادے تھے تب ابوسفیان نے وہی اپنی باتین ان دونون سے بیان کین مگر
اون دونون صاحبزادون نے جواب دیا کہ اگر ہم لوگون کے درمیان مین پڑین اور پناہ دیوین تو درصورت
البتہ ہم محمد اپنے جد پر حجت یعنے الزام قائم کرنے والے ہونگے پھر کہا دونون صاحبون نے جیسا اونکی والدہ نے
جواب مین کہا تھا بعد ازان ابوسفیان نے کہا قسم ہے بقاے پروردگار کی مین نے تمہارے رئیسون اور اشرافون اور
عورتون سے کلام کیا یہان تک کہ تمہارے بچون سے کلام کیا پر تمہارے دلون کو نہین پاتا ہون مگر در اتفاق دل
ایک آدمی کے یعنے تم سب ایک دل ہو ولیکن ہرگاہ تم سب نے پناہ دہی یعنے بیچ مین پڑنے سے انکار کیا تو اب مین
اس خون کا متحمل ہون اور مین پناہ دیتا ہون اور لوگون کے بیچ مین پڑتا ہون پس جو شخص [illegible] مزاحمت
کیا چاہتا ہو تو کرے بعد ازان یہ کہکر اپنے ناقہ پر سوار ہوا و بقصد مراجعت طرف مکے کے روانہ ہوا چنانچہ رسول خدا
صلعم نے لوگون سے حال ابوسفیان کا پوچھا کہ آخر اوسنے کیا کیا ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ بے مقصود
و نامراد چلا گیا اور جیسا وہ کہتا تھا بیان کیا کہ خود اوسنے پناہ دہی لوگون کو اپنے ذمے تحمل کیا ہے

ذکر غزوہ فتح مکہ

بعد ازان رسول خدا صلعم نے اپنے نقیب کو حکم دیا تب اوسنے لوگون کو واسطے خروج طرف مکہ کے ندا دی
تب مسلمان مدینے سے نکلکر لشکر مین جمع ہوئے اور سامان اپنا درست کرنے لگے ناگاہ ہمراہ رسول خدا صلعم
کے ایک شخص تھا مہاجرین مین کہ وہ حلیف تھا آل عوام بن خویلد کا اوسکا نام حاطب بن ابی بلتعہ تھا اوسنے
ایک نامہ لکھا کہ تحقیق محمد نے بقصد خروج لشکر جمع کیا ہے اور مین نہین دیکھتا ہون مگر یہ کہ ارادہ اونکا تمپر ہے
پس تمکو بھی حذر لازم ہے یعنے تم بھی اپنی حفاظت رکھو اور ہتھیار وغیرہ سامان درست رکھو پھر حاطب نے
اوس نامہ کو ہاتھ ایک کنیز کے جو آزاد کی ہوئی بنی ہاشم کی تھی اور اوسکا نام سارہ تھا طرف مکہ روانہ کیا اور
حال یہ ہے کہ وہ کنیز پاس حاطب کے سوال کرنے آئی تھی سو اوسکو کچھ دیکر نامہ بھی اوسکے ہاتھ بھیجا

اس اثنا مین جبرئیل علیہ السلام پاس رسول خدا صلعم کے نازل ہوئے اور خبر نامہ کی بیان کی اوسیوقت
حضرت علیہ السلام نے اپنے اصحاب مین سے دو مردون کو روانہ کیا کہ وہ دونون علی بن ابی طالب و
ابن الزبیر تھے اور فرمایا تم دونون جاکر اوس عدوۃ اللہ یعنے دشمن خدا کو گرفتار کر لاؤ اسلیے کہ ایک شخص نے میرے
اصحاب مین سے ایک نامہ لکھکر اوس عورت کے ہاتھ مکے کو بھیجا ہے تا اونکو ڈراوے اور ہوشیار کر دیوے
پس یہ دونون شخص سوار ہوکر اوس عورت کے عقب پر چلے یہان تک کہ اوس سے ملاقات ہوگئی اور اوس سے
حال مکتوب کا پوچھا اوسنے خدا کے نام پر حلف کیا کہ میرے پاس کوئی خط نہین ہے اور مین ایسی نہین ہون
کہ مین اپنے ساتھ کسیکا نوشتہ رکھون اور نہ مین تمہاری خبر سے کچھ احتیاج رکھتی ہون تب دونون نے اوسکی
جامہ تلاشی لی مگر اوسکے پاس کچھ نپایا تب ارادہ اوسکے چھوڑ دینے کا کیا بعد ازان پھر دونون نے کہا ہم گواہی
دیتے ہین اس بات کی کہ ہر آئنہ رسول خدا صلعم نہ خود کبھی جھوٹھ کہتے ہین اور نہ کسیکو کبھی جھوٹھہ لگاتے ہین
یہ سوچکر پھر وہ دونون پھر پڑے اور اوس عورت کو قتل سے ڈرایا دھمکایا اور تلوارین اوسپر کھینچ لین جب
اوس عورت کو اپنے قتل ہونیکا یقین ہوا تو اوسنے یہ بات بناکر کہا کہ تم دونون مجھکو عہد و امان دو کہ اگر مین تمکو
نامہ حوالہ کر دون تو نہ تم مجھکو قتل کرو اور نہ مدینے کو پھر لیجاؤ بلکہ میری راہ خالی کر دو تب ان دونون نے اوس سے
قول قرار کیا آخر اوسنے اپنے بالون کے اندر سے وہ نامہ نکال دیا ناگاہ دیکھا تو وہ نامہ حاطب بن ابی بلتعہ کا ہے
اوسپر اوسکی مہر لگی ہے تب دونون نے اوس عورت کو چھوڑ دیا اور خط لیکے چلے آئے پھر اوسکو رسول خدا صلعم
سامنے رکھا چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے حاطب کو بلا بھیجا اور پوچھا اے حاطب کس بات نے تمکو اس بات پر
ورغلایا تھا کہ تو ہمارے دشمنون کو ہمیشہ ڈرا کر خبردار کر دیوے حاطب نے عرض کی یا رسول اللہ معاف کیجیے جب
حق تعالے بخشے آپ سے قسم ہے مجھکو اوس خدا کی جسنے آپ پر قرآن نازل کیا کہ جب سے مین نے آپکو دیکھا
کبھی مین نے آپ سے بغض نہین کیا اور جب سے آپکی تصدیق کی کبھی تکذیب نہین کی اور جب سے خدا کا ایمان لایا
کبھی اوسکا کفر نہین کیا اور جب سے مشرکین سے جدا ہوا کبھی اونسے نہین ملا والذی اکرمک یا رسول اللہ
فاعذرنی ولیکن یا رسول اللہ مین نے آپکی بات کی مخبری کی اور یہ سمجھی کہ ولیکن یا رسول مین انکو
ایک بات کی خبر دینے والا ہون پس عذر میرا پذیرا کیجیے خدا مجھکو آپ پر فدا کرے حال یہ ہے کہ آپکے اصحاب
مین سے کوئی ایسا نتھا کہ جسکا کچھ مال مکے مین ہو اور اوسکے عزیز و اقارب مین سے وہان کوئی اوسکے مال کا
حفاظت کرنے والا نہو لیکن سواے میرے کہ مین اوس قوم سے نتھا یعنی اوس قوم مین میری کچھ قرابت نتھی بلکہ
اونمین مین حلیف تھا اور جن لوگون کا مین حلیف تھا وہ لوگ بھی میرے ساتھ وہان سے ہجرت کر آئے اور میں
کثیر المال اور وسیع الحال تھا سو مین اپنے مال کے لیے مشرکون سے ڈرتا تھا اسلیے مین نے اونکو لکھا

چاہیے لکھا تھا کہ اسوجہ سے مین اونسے ڈرا اور اپنی مودت و دوستی ظاہر کر دی اور یہ بات ہے کہ تحقیق مجھکو
یقین ہے کہ ضرور حق تعالے اونپر خواری اور عذاب نازل کرنے والا ہے اور یہ میرا نامہ جو اونکی طرف بھیجا گیا تو
اونکے کچھ کام نہ آویگا کہ اونکو اوس عذاب سے بچاوے یہ سنکے جناب رسالتمآب نے معلوم کیا کہ وہ سچا ہے
اور حق تعالے نے اسی باب مین اپنے نبی پر آیہ نازل کیا تا وہ مومنین کو وعظ و فہمائش کر دیوے اس نظر
کہ مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا کام کر نہ بیٹھے تا مثل حاطب کے پھر کوئی ایسا نکرے چنانچہ فرمایا حق سبحانہ و تعالے
نے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّی وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِیَاءَ تُلْقُونَ إِلَیْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ
كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِیَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ
إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِی سَبِیلِی وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِی تُسِرُّونَ إِلَیْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَ
أَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَیْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن یَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِیلِ
یعنی اے اہل ایمان میرے اور اپنے دشمنون کو اپنا دوست نسمجھو کہ اونکی طرف دوستی کا پیغام یا دوستی سے
پیغام بھیجو حالانکہ وہ وہ ہین کہ جو کچھ تمہارے پاس امر حق آیا اوسکا اونھون نے کفر کیا کہ رسول کو اور تمکو وطن سے
نکالتے ہین اس بات پر کہ تم اپنے خداوند پروردگار پر ایمان لاتے ہو اگر تم میری راہ مین جہاد کرنے نکلے ہو
اور میری رضامندی کے طالب ہو تو تم دوستی سے اونکو خفیہ پیغام بھیجتے ہو حالانکہ مین خوب جانتا ہون جو کچھ
تمنے دل مین مخفی رکھا تھا اور جو کچھ ظاہر کیا اور جو کوئی تم مین سے اس کام کو کریگا تو وہ راہ راست سے گمراہ ہوجاویگا
الغرض جب رسول خدا صلعم اور سارے مومنین تہیہ سامان سفر سے فارغ ہوے تو عازم ہوے طرف مکہ کے
جب جحفہ مین پہونچے جو میقات احرام ہے اہل مدینہ کا تو وہان عباس بن المطلب رضی اللہ عنہ اپنے اہل سے
کچھ لوگون کو ساتھ لیے ہوے حضرت علیہ السلام سے آملے اور یہ خبر قریش کو پہونچی کہ آنحضرت نزدیک صلعم قریب
آ پہونچے (واقدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوسفیان آیا تھا تا دریافت کرے خبر لشکر اسلام کی کہ کس طرف
جانے والا ہے مگر دریافت کرنا اوسکو ممکن نہوا اور وہ مکہ کو پھر گیا) تب لوگون نے ابوسفیان سے پوچھا کہ
واسطے تحقیق پر تو کس کام کو گیا تھا ابوسفیان نے کہا بخدا مین نہین جانتا کہ وہ سامان جنگ ہے یا سامان صلح
اوس وقت ابوسفیان کی زوجہ نے کہا خدا تیرا برا کرے جس شخص کو قوم اپنی رسول کرکے بھیجتے ہین تو اوس سے
امید خبر رکھتے ہین تو یہ جا کہ ہرگز کوئی تجھسے یہ بات قبول نکریگا کہ تو نے محمد کی ملاقات کی (یعنی تیرا یہ کہنا
اوس تک کوئی یقین نکریگا) اور کیا عجب ہے کہ قوم کی طرف سے تو ہی محمد کو دلالت کرے یہ سنکے ابوسفیان نکلا
وتحقیق کہ جناب رسالتمآب نے اپنے آگے سے کچھ مردم تیر انداز کو قبل مدینہ سے روانہ کیا تھا اور اونسے
کہدیا تھا کہ شاید تم کسیکو مشرکین مین سے بیرون مکہ پاؤ اگر وہ مکہ سے نکلا ہوگا [illegible]

جو قریب آگا ہین ابوسفیان سے ملے کہ وہ بے ہتھیار و بے سامان تھا پس تیراندازون نے آنکھون سے طرف
ابوسفیان کے اشارہ او رقصد مارنیکا کیا کہ دفعۃً عباس بن المطلب ابوسفیان کو مل گئے تب حضرت عباس رض نے
تیراندازون سے کہا کہ تم اپنے ہاتھون کو اسکے مارنے سے روک لو کہ مین متولی اوسکے عہد کا ہوا ہون تب تیراندازون نے
اوس سے اپنا ہاتھ روک لیا اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان سے کہا کہ قوم تجکو قتل کرینگے پس تو کہو
لا الہ الا اللہ چنانچہ ابوسفیان نے اس کلمہ کو کہا مگر زبان اوسکی اس کلمہ کے کہنے سے ژولیدگی کرتی تھی اور
اس سبب سے کہ وہ اپنے دل مین مودت و دوستی اپنے بتون سے رکھتا تھا تو کلمہ لا الہ کو درست و صاف
نہین کہتا تھا آخر جب اس کلمہ کو ابوسفیان نے کہا تو حضرت عباس نے ابوسفیان کو قوم سے الگ لیا راوی
نے کہا پس ہمکو یہ حدیث پہونچی ہے اور حق تعالے اوسکو بہتر جاننے والا ہے کہ ہر آئینہ جب جناب رسالت مآب
صلعم نے ابوسفیان کو ہمراہ عباس رضی اللہ عنہ کے دیکھا تو فرمایا کہ یہ شخص مستسلم ہے نہ مسلم یعنے بتکلف ظاہر کرنے والا
اسلام کا ہے نہ بطیب خاطر پھر جب عباس رض قریب آن حضرت صلعم کے پہونچے تو عرض کی یا رسول اللہ یہ ابوسفیان
ہے کہ آپکے پاس مسلمان ہوکر آیا ہے پس آپ اوسکو پناہ دیجیے اور اسکے حق کو پہچانیے تب آن حضرت صلعم
نے عباس رض کو جواب دیا کہ اسکو اپنے منزلگاہ پر پھیر لیجاؤ آخر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اوسکو لیچلے اور اوسکو
حضرت علیہ السلام کے خچر سفید یعنے سفید خچر پر سوار کرلیا اور لشکر مین پھر آتے ہوے اپنے مقام فرودگاہ
مین لائے اور اوس روز لشکر اسلام مین نو ہزار پانسو مرد تھے پس ابوسفیان نے وہ بات دیکھی یعنے کثرت
و جمعیت لشکر کہ اوسکے تئین شاق و ناگوار معلوم ہوئی و بہر کیف اوسنے عباس رضی اللہ عنہ کے پاس شب بسر کی
جب صبح ہوئی مؤذن نے اذان کہی مسلمین اپنے بسترون سے بہ نیت وضو و نماز اوٹھنے لگے پھر جب ابوسفیان نے
صبا کو اذان سنی اور لوگون کی چلپہل پھر دیکھی تو گھبرا یا اور خوف زدہ ہوا اس بات سے کہ یہ آمد و شد لوگون کی گویا
اوسکے لیے ہے اسواسطے کہ حق تعالے نے اوسکے دل مین رعب ڈال دیا تھا اوسوقت ابوسفیان پوچھنے لگا
اے عباس لوگون کی آمد و شد کسوجہ سے ہے اور یہ صدا جو مین نے سنی کیسی ہے اونہون نے کہا یہ مؤذن ہے
کہ ازبراے نماز ندا دیتا ہے پس لوگ واسطے وضو کے چل پھر رہے ہین ابوسفیان نے کہا ہر کسیکو جو مین چلتے پھرتے
دیکھتا ہون کیا یہ حرکت لوگون کی بسبب ندا سے منادی رسول خدا کے ہے عباس رض نے جواب دیا ہان یون ہی
پھر ابوسفیان نے عباس رض سے کہا مجھے رسول خدا کے پاس لیچلو کیا عجب ہے کہ مین اسلام شایستگی تمام حاصل کرون
چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ تازہ سے کچھ پہلے اوسکو لیچلے اور پاس آن حضرت صلعم کے اوسکو داخل کیا اور اوسوقت
جماعت اصحاب گرد خیمہ حاضر تھی اور برآمد ہونے حضرت علیہ السلام کی منتظر کھڑے تھے چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے
کہا یا رسول اللہ ابوسفیان کچھ عرض کرتا ہے سن لیجیے تب حضرت نے ابوسفیان سے فرمایا تو کیا چاہتا ہے

اوسنے کہا اے محمدؐ آیا ان وجوہ کو یعنے ان مردم کو جنکو مین عوام الناس سے دیکھتا ہون تمنے اپنی قوم قریش پر
اختیار کیا اور روا رکھا ہے اور ارادہ رکھتے ہو اس بات کا کہ کل کے دن اپنی عورتون کو انکے لیے مباح کر دو
فرمایا ہان مین راضی ہون ان مردم سے جنہون نے میری تصدیق کی اور مجھے اپنے یہان جگہ دی اور میری نصرت کی
بجاے مردمان میری قوم کے جنہون نے میری تکذیب کی اور مجکو نکال دیا اور میرے شہر سے مجکو خارج کر دیا
اور میرے نکال دینے پر سب نے باہم اتفاق کیا اور حال ان عورتون کا جنکا تونے ذکر کیا یہ ہے کہ خود تونے
اور تیری قوم نے باعث کفر اپنے اور تکذیب کرنے خدا و رسولؐ کے انکو مباح و حلال کر دیا تب عباس رضی اللہ عنہ
نے ابوسفیان سے کہا اے ابوسفیان اسلام قبول کر ابوسفیان نے کہا پھر عزیٰ کے ساتھ کیا معاملہ کرون
ناگاہ عمر رضی اللہ عنہ کہ پس خیمہ کے تھے کہنے لگے اے دشمن خدا ہگوگا تیری اوس عزیٰ سے بر تر مین
قسم ہے اوسکی جسکی عمر قسم کہاتا ہے کہ اگر تو حضور یا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوتا تو مین تجکو قتل کرتا
ابوسفیان بولا مین تجھسے اپنے باپ کی قسم کہاتا ہون اے ابن خطاب تو بہت بڑی جفا و جسارت کرتا ہے
وحال آنکہ واللہ مین تیرے پاس نہین آیا ہون اور نہ تیری طرف مجکو کچھ رغبت و حاجت ہے لیکن مین پاس
اپنے ابن عم رسول اللہ کے آیا ہون یا محمد اِنّی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنِّیْ قَدْ كَفَرْتُ
بِاللّٰتِ وَالْعُزّٰی یعنے مین گواہی دیتا ہون اور اقرار کرتا ہون کہ سواے اللہ کے کوئی معبود لائق پرستش
نہین ہے اور تو بے شبہہ اوسکا بندہ برگزیدہ اور اوسیکا رسول فرستادہ ہے اور سر آئندہ مین نے کفر
و انکار کیا لات و عزیٰ سے یہ سنکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے (فرط خوشی سے) تکبیر کہی کہ اللہ اکبر
اسلیے کہ عباسؓ اوسکے قرابتدار تھے اور اوس سے خویشی و یگانگی تھی اور ایام جاہلیت مین اوسکے ساتھ
صحبت و ہمنشینی رکھتے تھے الغرض جب اقامت کہی گئی تو رسول خدا صلعم نے عباسؓ سے فرمایا کہ جسوقت
ہم نماز پڑھین تو ابوسفیان کو اپنے پہلو مین کھڑا کرو اور اوسکو کہا اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ پڑھا اور ابن عباس
رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا پھر جب ابوسفیان نے دیکھا کہ مردم جماعت حضرت کے ساتھ رکوع کرتے ہین اور انکے سجدہ کے ساتھ سجدہ
کرتے ہین اور انکے فارغ ہونے کے ساتھ فارغ ہوتے یعنی سلام کے ساتھ سلام کہتے تب ابوسفیان نے کہا اے عباس کیا وہ جو کچھ کام کہے
کیا وہی ان لوگون نے بھی کیا حضرت عباسؓ نے جواب دیا واللہ اگر رسول خدا صلعم ان لوگون کو کھانے پینے سے منع کرین تو البتہ
ماہمگی ترک کر دیوین پھر ابوسفیان نے کہا اے عباس مین ان لوگونکو دیکھتا ہون تو خوف اس بات کا کرتا ہون کہ
یہ لوگ میری قوم کو ہلاک کرینگے اونہون نے کہا مین اس بات کا حکم نہین کرتا یعنے مین یہ بات نہین جانتا
اور نہین کہتا اوسنے کہا کیا تو حضرت کا سچا ذکر کرنا چاہتا ہے نہین دیکھتا ہے اونہون نے کہا امید ہے کہ ایسا نہو
پھر ایسا ہوا کہ جناب رسالتمآب صلعم نے لشکر مین ندا کرادی تب لوگون نے اپنے علم اوٹھالیے اپنی صفون مین

جا پہنچے اور پیغمبر ابوسفیان اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پاس رسول خدا صلعم کے گئے اور عباس نے کہا یا
رسول اللہ یہ ابوسفیان مرد بہر ہے اور اپنی قوم کا بزرگ و سردار ہے پس آپ اسکی عزت افزائی اور اسکے اسلام کا
پاس کیجیے فرمایا تم اور ابوسفیان بھی مکے کو سوار ہو جاؤ اور مکے میں پکار دو کہ جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں
داخل ہوگا وہ امن پانے والا اور امان پاوے گا ابوسفیان نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا گھر تو تنگ ہے وا عجبہ
یعنی یہ حکم اوسکو خوش آیا تھا یا یہ بات تھی کہ اس حکم نے اوسکو تعجب میں ڈالا تھا (اسلیے کہ اوسکے گھر میں گنجائش
کثرت و ہجوم کی کیونکر ہوگی) حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی کعبے کیطرف توجہ کریگا اور ہتھیار اپنے ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سواے اشخاص چند کی مثل
دشمن خدا ابن سعد بن ابی سرح جو بنی عامر بن لوی سے ہے اور مقیس الکنانی برادر بنی لیث اور عکرمہ بن ابی جہل
و ابن خطل اور سارہ مولاۃ یعنی کنیز آزاد بنی ہاشم کہ ان لوگوں کے لیے عہد و ذمہ نہیں ہے اگرچہ یہ لوگ
پردہ کعبہ سے بھی لگے ہوں (یعنی اس صورت میں بھی پناہ نپاوینگے) پس تم دونوں اس حکم پر چلے جاؤ
اور منادی کرو اسکے [illegible] اور [illegible] ہو جانا چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول خدا صلعم کے استر بیضا یعنی خچر سفید پر
سوار ہوے اور ابوسفیان کو اپنا ردیف کیا یعنی اوسکو بھی اپنے پیچھے بٹھا لیا پھر جب وہ دونوں بہت چل
چلے گئے اوسوقت رسول خدا صلعم کو عباس رضی اللہ عنہ پر خوف آیا تب پیچھے ایک شخص کو بھیجا کہ اون دونوں کو
پھیر لاؤ اور وہ دونوں بہت آگے جا چکے تھے راوی کہتا ہے چنانچہ مجکو یہ حدیث پہونچی ہے
واللہ اعلم کہ آن حضرت علیہ السلام اپنے پاس والوں سے فرماتے تھے کیا عجب ہے کہ اہل مکہ عباس کے ساتھ
وہ قتل کریں جیسا کہ ثقیف نے ساتھ عروہ بن مسعود الثقفی کے کیا تھا کہ جب اوسنے اپنی قوم کو طرف اسلام
و [illegible] کی اور بلایا تو اوسکو اوسکی قوم نے قتل کر ڈالا دیکھو قسم ہے اوس خدا کی جسکے ہاتھ میں محمد کی جان ہے
اگر اہل مکہ نے بھی ایسا کیا تو اونمیں سے کسیکو باقی نچھوڑونگا پھر آن حضرت علیہ السلام نے لشکر کو کتیبہ
کتیبہ کیا یعنی جماعت جماعت کرکے تفریق کر دیا اور اوسکے سالار جدے جدے تقسیم کر دیے اور دو مجنبہ یعنی
داہنے بائیں کے غول بنائے اور ایک مقدمہ یعنی پیشی کا لشکر مقرر کیا پس مجنبہ میمنہ پر خالد بن الولید بن المغیرہ
کو امیر کیا اور مجنبہ میسرہ پر زبیر بن العوام کو امیر کیا اور ان دونوں کو حکم کیا کہ ایک دستہ تو مکے کی جانب
[illegible] کی لیوے اور دوسرا دستہ طرف اسفل مکے کی لیوے اور لشکر مقدمہ کا مقدمۃ الجیش ابو عبیدہ کو مقرر کیا
اور خود آن حضرت صلعم درمیان لشکر مہاجرین و انصار کے مثل سنگ سیاہ کے سخت تھے روانہ ہوے
اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابوسفیان کو ایک ثنیہ پر یعنی پہاڑ کے ایک بلند راہ پر لیکر کھڑے تھے تاکہ ابوسفیان کو
لشکر [illegible] اصحاب کی مشاہدہ کرا دیں پھر جسوقت ابوسفیان نے دونوں مجنبوں اور مقدمہ کو دیکھا

تو عباسؓ سے اون لوگون کو پوچھا تب اونھون نے اونکے نام بتاسے بعد ازان جسوقت ابوسفیان نے اوس
لشکر کو دیکھا جسمین جناب رسول خدا صلعم تھے تو کہنے لگا یا عباسؓ یہ کونسا لشکر ہے جو گویا سنگ سیاہ اور مانند تگ تھا
سیاہ سنگ ہے عباس رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یہ وہ لشکر ہے جسکے ساتھ سوار احمر ہے یعنی پاس شدید چھما ورشد
یہ لشکر ہے خاص رسول خدا صلعم کا مہاجرین و انصار ہے تب ابوسفیان نے عباسؓ سے کہا اذکرک اللہ والرحم
یعنی مین تجکو قسم دیتا ہون خدا اور صلہ رحم کی تا تجھسے تو بیان کرے کہ اس گھر سے جو مسرت بیتکو کونسا امر باخوش ہوا
عباسؓ نے جواب دیا کہ بخدا مین تجھسے راست راست کہتا ہون کہ جب تو پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیا تھا
تو اوسوقت لوگ درمیان رمضان ارک کے متفرق تھے اوسوقت مین نے اندیشہ کیا ان تجھسے یضر الاسلام
یعنی پسند کرتا تیرا قلت و ضعف اسلام کو سو جب تیرے کافر کا ہوگا ابتدا اسلام کے پس دین صورت سوا سے قتل کے
کچھ تجھسے قبول نکیا جاویگا یعنی عذر یا فدیہ تیرا قبول نہوگا پھر مین تجکو اسے ابوسفیان قسم دیتا ہون خدا کی اور
صلہ رحم کی کہ تو بھی تجھسے سچ سچ بیان کر کہ جو باتین تیرے دل مین تھین اونمین سے کسکے مطابق میری بات
واقع ہوئی ابوسفیان نے کہا اللہم میرے دل مین یہی بات تھی کہ جو کچھ تو نے بیان کیا بعض اونمین سے مین تجھسے
ظاہر کرون مگر جب کہ مین نے دیکھا جو کچھ دیکھا تو تحقیق مین نے اب یقین کیا کہ البتہ یہ امر خدا ہی کی جانب سے ہے
کوئی اوسکا رد کرنیوالا نہین … شدید لشکر گذر رہا تھے یہان تک کہ مین نے اندیشہ کیا کہ تیری
… کے ساتھ … پر چلے جاوینگے نہر یا عباسؓ یعنی چلو اسے عباس کہ مین نے مثل آج کے کبھی ایسی کوئی
صباح قوم کی اونکے گھرون مین نہین دیکھی چنانچہ وہ دونون یعنی عباسؓ و ابوسفیان مکہ مین گئے ابوسفیان نے
باآواز بلند ندا دی کہ جو کوئی میرے گھر مین داخل ہوگا پس وہ امان پاویگا یہ اوسکی صدا سنکر ہند بنت عتبہ
ابوسفیان کے پاس آئے اور دونون نے کہا الا کی ہو تجکو اسے ابوسفیان کیا سوا اپنے گھر کے … چاہتا تب
ابوسفیان نے کہا چلے جاؤ تم … اون پر … جاؤ اپنا کام کرو تحقیق کہ تمہارے پاس ایسا لشکر عظیم آگیا ہے
کہ تم دونون اور قوم تمہاری تاب مقابل نہین رکھتے ہو وہ لشکر آیا ہے کہ مانند شب تیرہ و تاریک کے سیاہ ہے
اون دونون نے ابوسفیان کو زجر کیا اور … اوسکو ڈرایا پھر ابوسفیان نے کہا کہ
اور دوسری خبر مین تمسے بیان کرتا ہون کہ جو کوئی اپنا دروازہ بند کریگا (یعنی روز داخلہ لشکر) وہ بھی امان پاویگا
اور جو کوئی رجوع طرف کعبہ کے کریگا اور ہتھیار اپنا ڈال دیگا وہ بھی پناہ پاویگا مگر سوا سے … عکرمہ بن ابی جہل و
عبداللہ بن سعد و ابن خطل و سارہ کنیزک آزاد و بنی ہاشم کی کہ ان لوگون کے لیے امان … نہین کی گئی اگرچہ یہ
کعبہ کے پردہ سے لٹکے رہین (یعنی اگر وہ کعبہ مین بھی امان نہ پاوینگے) ناگاہ ہند بنت عتبہ زوجہ ابی سفیان کی آئی
اور ڈاڑھی ابوسفیان کی پکڑ کے اٹھا کہ گئی اور اوسکو لپیٹ گئی اور طمانچے مارنے لگی اور شور کرنے لگی کہ اس بڈھے احمق کو

قتل کرو کہ یہ دین سے باہر ہو گیا اور ابوسفیان اس بات میں مصروف تھا کہ پکارتا تھا اے آل غالب اسلام لاؤ
تو سلامت رہوگے اور حال بنی خزاعہ یہ تھا کہ اونکے ساتھ قریش اور حلفاے قریش نے جو کچھ کیا تھا وہ اوسکا بدلا
لینے کی فکر میں ہمراہ رسول خدا صلعم کے ہو کر آمادہ قتال تھے یعنے چاہتے تھے کہ لڑائی ہووے اور آن حضرت علیہ السلام
اونکو روکتے تھے اس خوف سے تا کوئی ذمی مارا قتل نہو جاوے اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ پاس حضرت علیہ السلام
کے آئے اور اونکے ہمراہ جبیر بن مطعم کی ردیف وار سوار تھا تب آپ نے عباس سے فرمایا کہو تمہارے پیچھے والوں کی
کیا خبر ہے اونہوں نے کہا اہل مکہ سب اسلام لائے ہیں مگر وہ لوگ جنہیں ہبالائے اور اونکی پروا نہیں کہ وہ لا ابالی ہیں
پس یا رسول اللہ تھوڑی دیر لڑائی روک رکھیے اور اوسی عرصے میں ابوسفیان ابن الحارث بن عبد المطلب حاضر ہوا
اور اوسکے ساتھ اوسکا بیٹا جعفر اور عبد اللہ ابن امیہ بن المغیرہ برادر حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بنت
ابی امیہ بن المغیرہ کا تھا اور اوس زمانہ میں حضرت ام سلمہؓ زوجیت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھیں پس وہ
دونوں یعنے ابوسفیان مع پسر و عبد اللہ سامنے حضرت علیہ السلام کے آئے اور سلام کیا آپ نے اونسے منہ پھیر لیا
اور اونکے لیے عہد و امان قبول کرنے سے انکار کیا تب ابوسفیان نے عرض کی کیا آپ پیغمبر اسلام کو پھیر دیتے ہیں
سو واللہ میں مشرکین کی طرف کبھی نہ پھر جاؤنگا لیکن میں مع اپنے بیٹے کے اسی صحرا میں پڑا رہونگا یہاں تک کہ
ہم دونوں مر جاویں اور عبد اللہ بن ابی امیہ پاس بنی امیہ یعنے اپنے باپ کی اولاد اپنے بھائیوں پاس کنارہ کش
ہو کر چلا گیا ابتداءً ان کسی کو پاس ام سلمہؓ اپنی خواہر کے بھیجا تا وہ اوسکے لیے درخواست امان کریں تب حضرت ام سلمہؓ
جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئیں اور کہا یا رسول اللہ ما جعل اللہ اخی و ابن عمک اشقی من خرج الیک
من اہل مکۃ یعنے اہل مکہ میں سے جو لوگ آپ کے پاس آئے ہیں سو اونسے زیادہ تر میرے بھائی اور آپکے ابن عم کو
خدا نے اشقی نہیں کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرے چچا کا بیٹا تو میری ہجو کیا کرتا تھا ولیکن بھائی تیرا سو اوسنے
قسم کھائی تھی اس بات کی کہ وہ میرے ساتھ ایمان نہ لاویگا یہاں تک کہ میں آسمان پر چڑھوں اور اوسکے لیے
خدا کے پاس سے کوئی ایسی کتاب لاؤں جو اوسکی طرف نازل بھی ہو کہ وہ اوسکو تہیں پڑھے پس اسلیے میں
اون دونوں کو امان دینا قبول نہیں کرتا تھا آخر بعد اسکے آن حضرت علیہ السلام نے اون دونوں کو بلوا بھیجا اور
اونکے لیے امان قبول فرمائی اور اون دونوں نے بیعت کی اور آن حضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ اہل مکہ البتہ سب
اسلام لائے مگر تھوڑے سے جو ساتھ مقیس کے ہیں تب آپ نے بنی خزاعہ کو حکم کیا کہ اون لوگوں کی طرف دوڑ ماریں یا
اور جو اونسے لڑیں اونکے سوا اسے اوروں کو قتل نہ کریں اور نہ اون چند آدمیوں کو ماریں جنکا نام اونکو بتا دیا چنانچہ
خزاعہ نے دوڑ ماری اور خزاعہ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہو لیے تھے آخر حق تعالے نے مقیس الکنانی کو اور
اوسکے ہمراہیوں کو جو قریش سے تھے کہ اونمیں حویرث بن نقیل بھی تھا اوسی معرکہ میں ہلاک کیا مگر ابن خطل کہ وہ

نہین دوسرا کوئی معبود لائق عبادت نہین ہے اور ہر آئنہ محمد بندہ و رسول اوسیکا ہے خالد نے کہا اگر تم سچے ہو
تو بتاؤ تم کب مسلمان ہوے اونہون نے کہا آج کی رات جسوقت ہمکو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے اپنا ہاتھ
اون لوگون سے روک لیا ہے جنہون نے ہتھیار ڈال دیے اور شہادت لا الہ الا اللہ کی دی ہے تو ہمنے بھی شہادت
ادا کی اور نماز پڑھی خالد نے کہا اگر تم یہ بات سچ کہتے ہو تو اوتر آؤ تب ایک شخص نے بنی جذیمہ مین سے کہا کہ
اے گروہ بنی جذیمہ یہ خالد بن الولید وہ شخص ہے کہ تم اسکو خوب جان چکے ہو اور حال یہ ہے کہ بعد رکھدینے
ہتھیار روکے بجز اسیری کیا ہے اور بعد اسیری سواے قتل کے اور کچھ نہین اون لوگون نے اوسکو جواب دیا
واللہ ہم تیرا کہنا نمانینگے اور ہم لوگ کسی بات مین کہنے والون مین سے نہین ہین اور البتہ ہمنے اسلام قبول
کیا ہے اور اسکو ہمنے سچ جانا ہے آخر اون لوگون نے ہتھیار رکھدیے اور پہاڑ سے نیچے اوتر آے اوسوقت
خالد نے اونکے قتل کا حکم کیا کہ وہ لوگ قتل ہوے وحالانکہ ابو قتادہ نے کہا تھا کہ اے خالد اس قوم کے
قتل کرنے سے ہمکو کچھ فائدہ نہین بعد ازان ابو قتادہ وہان سے پھر کر آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوے
اور خبر بیان کی اوسوقت آپکو اس امر سے صدمہ شدید ہوا اور خالد بھی آپہونچا اور بنی جذیمہ کے زنان و فرزندان
کو بندی مین پکڑ لایا اور حضرت علیہ السلام کے سامنے حاضر کیا آپ نے اس امر مین اوسکو نہایت سرزنش سخت
ملامت کی خالد نے کہا یا رسول اللہ خدا مجھکو آپ پر قربان کرے آپ مجھکو ملامت نکیجے کہ ہمنے انکو بموجب اوس
آیت کے قتل کیا ہے جسکو خدا نے آپ پر نازل فرمائی ہے کہ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ
وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ یعنے تم انکو قتل کرو کہ حق تعالے اونکو تمہارے
ہاتھون عذاب کریگا اور خوار کریگا اور تمکو اونپر غالب کریگا اور مومنین کے دلون کو تسکین و تسلی دیگا پس حق تعالے
جانتا ہے کہ بیشک مین مومنین مین سے ہون اور ہر آئنہ اوس قوم نے مجھسے کینہ کشی کی تھی پس حق تعالے
نے اونکی طرف سے میرے سینے کو تسلی بخشی چنانچہ رسول خدا صلعم نے زنان و فرزندان بنی جذیمہ کو طرف اونکے
وطن کے پھیر دیا اور مال و متاع مفروضہ اونکے تئین پھروا دیا بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم نے اہل مکہ کو
واسطے بیعت کے طلب فرمایا اور مردون کو اونکی عورتون سے پہلے بلایا پس قسم مرد سے جو حاضر ہوے اونمین
عبد اللہ بن الزبعری بن قیس السہمی نجی تھا اور یہ وہ شاعر ہے جو شان مین حضرت علیہ السلام کی اشعار ہجو کے
کہتا تھا چنانچہ وہ روبرو حضرت کے کھڑا ہوکر یہ شعر پڑھنے لگا یا رسول الملیک ان لسانی + راتق ما فتقت
اذ انا بور + اذ اجاری الشیطان فی سنن الغی + ومن مال میلہ مثبور + امن اللحم والعظام
بما قلت + ونفسی الفدا + وانت النذیر ۰ اے رسول خدا کے ہر آئنہ زبان میری
شیرہ وابستہ کرنے والی ہے اون باتون کی کہ ہلاکی کے کانون کو پھاڑتا تھا جسوقت مین ہمراہی کرنے والا تھا

شیطان کی طرح تکبر مین یعنی مین جسوقت طریق تکبر مین پیروی و ہمراہی شیطان کی کرتا تھا تو جو باتین میری
سمع خراشی مرحوم کرتی تھین اور وہ باعث میری ہلاکی کی تھین یعنی اشعار ہجو سو اب زبان میری اوسکی درستی کرنیوالی ہے
یعنی عذر خواہی کرتی ہے اور حال یہ ہے کہ جو شخص مائل ہوا اپنی میل خاطر کا یا کسی میلان کا تو ہلاک ہونے والا ہے
اور میرا گوشت و استخوان ایمان لاتا ہے اس بات پر جو مین نے کہی یعنی جو مین اقرار کرتا ہون یہ سنکے آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ قد بلغنا حسبک یعنی جیسی کہ مجھے خبر پہونچی ہے تیرے لیے کافی ہے (یعنی قبول اسلام کرنا کفایت کرتا ہے
عذر کو) اور آپ نے ہاتھ اپنا بڑھایا اوسنے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی اور جب آنحضرت صلعم مردون کی بیعت لینے سے
فارغ ہوے تب عورتون کو بلوایا اور آنحضرت صلعم اوسوقت بلندی صفا پر تھے اور عمر رضی اللہ عنہ حضرت سے
پائین مین کھڑے ہوے عورتون کی بیعت حضرت کے لیے لیتے تھے تب حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تم سب
عورتون سے بیعت لیتا ہون اس بات پر کہ تم کسی شئے کو خدا سے شریک و ہمسر نکرو اور ہند اپنا سر چادر مین چھپائے
ہوے درمیان عورتون کے تھی وہ سر اونچا کرکے کہنے لگی بخدا کہ آپ ہمسے اوس امر کا عہد لیتے ہین جو مردون سے
لیتے ہوے ہمنے آپکو نہین دیکھا و تحقیق کہ ہمنے یہ عہد آپکو دیا پھر آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اور اس بات
کی بیعت تم عورتون سے لیتا ہون کہ تم چوری نکرو ہند نے کہا بخدا کہ مین ابو سفیان کے گھر مین ان باتون مین
مبتلا ہوئی ہون سو مین نہین جانتی کہ یہ باتین میری جنایت و نادانستگی مین ہے سو جو کچھ باتین کی ہین ابو سفیان
نے کہا جو کچھ ایام گذشتہ مین گذر گیا اور جس چیز مین تغییر ہو گیا وہ سب تیرے لیے حلال ہے تب آنحضرت علیہ السلام
نے فرمایا کہ تو ہی البتہ ہند بنت عتبہ ہے اوسنے کہا ہان مین ہی ہند ہون سو آپ گذشتہ کو عفو کیجیے حق تعالے
آپسے عفو کرے پھر آپ نے فرمایا کہ اور تم اپنی اولاد کو قتل نکرو ہند بولی تحقیق کہ ہمنے تو اون اولاد کو چھٹپن مین
پالا اور جب وہ سن رسیدہ ہوئی تو بدر مین تمنے اونکو قتل کیا پس تم جانو اور وہ یعنی تم اونکا حال خوب جانتے ہو یہ سنکے
عمر رضی اللہ عنہ ہنسے یہان تک کہ استغراق کیا یعنی قہقہہ مارا پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم بہتان نہ باندھو
بَیْنَ اَیْدِیْہِنَّ وَاَرْجُلِہِنَّ یعنی اپنے سامنے ف اور ایدیہن سے کنایہ حمل حرام اور ارجلہن سے کنایہ وضع حمل حرام
پس اوسکو طرف شوہرون کے نسبت دینا بہتان ہے ہند بولی بخدا کہ بہتان البتہ بری چیز ہے اور البتہ بعض سے
درگذر و عفو کرنا بہتر ہے اور جو کچھ آپ نے ہمکو امر کیا ہدایت اور بزرگ اخلاق ہے پھر آنحضرت علیہ السلام نے
فرمایا کہ اور تم امر معروف یعنی امور خیر اور اچھے کامون مین میری نافرمانی نکرو ہند بولی ہم اس مجلس مین اسلیے
نہین بیٹھے ہین کہ چاہتے ہون کسی بات مین آپکی نافرمانی کرین پھر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اور تم زنا نکرو
ہند بولی کیا آزاد عورت بھی زنا کرتی ہے یعنی کیا بیبیان بھی زنا کرتی ہین الغرض جن باتون پر اون عورتون سے
حضرت نے عہد لیا اون سب نے اقرار کیا اور آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ ان عورتون سے بیعت لے پھر

آن حضرت علیہ السلام نے اون عورتون کے لیے خدا تعالیٰ سے استغفار وطلب آمرزش کی

ذکر غزوہ حنین

بعد فراغ فتح مکہ جناب رسالتمآب صلعم نے چند شبین وہان مقام کیا بعد ازان طرف حنین کے خروج کیا
اور یہ خروج ماہ رمضان مین ہوا چنانچہ مکہ سے چلکر قدید مین اوترے تب وہان رسول خدا صلعم نے افطار کی یعنے
کوئی چیز پینے کی طلب فرمائی تو ایک کاسہ آپکے سامنے آیا کہ اوسمین کوئی پینے کی چیز تھی (پانی ہو خواہ دودھ)
پھر کاسہ کو حضرت نے بلند کیا یہان تک کہ لوگون نے اوسکو دیکھا بعد ازان آپ نے اوسکو پی لیا جسقدر خدا نے چاہا
بعد ازان حضرت کے منادی نے ندا دی کہ من صام فلا اثم علیہ ومن افطر فلا اثم علیہ یعنے
جو کوئی روزہ رکھے اوسپر گناہ نہین اور جو کوئی روزہ نرکھے اوسپر بھی گناہ نہین (یعنے اس سفر مین) چنانچہ
قبیلہ ہوازن کو یہ خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم اونکی طرف عازم ہین تب اونہون نے اپنے گرد ونواح مین لوگون کو
بھیجکر کہلا بھیجا سو لوگ حنین مین مجتمع ہوے اور بنی ثقیف بھی وہین اونکے پاس آپہونچے اور سالار بنی ثقیف کا
کنانہ بن عبد یالیل بن عمرو تھا اور رسول خدا صلعم بھی وہان پہونچے اور لوگ ہمراہی مین بکثرت تھے تب
ایک صحابی بول اوٹھا کہ آج بسبب کثرت اپنے لوگون کے ہم مغلوب نہونگے یہ سنکر جناب رسول خدا صلعم غیظ
وغضب مین آئے اور سخت زجر وغصہ کیا اور اسی مقدمہ مین یہ آیت نازل ہوئی جس جگہ حق تعالے نے
ذکر یوم حنین فرمایا ہے اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ یعنے جسوقت تمکو عجب مین ڈالا تمہاری کثرت نے اسکے کہ تم اپنی کثرت جمعیت پر نازان ہوئے
سو وہ کثرت تمہاری کچھ کام نہ آئی کہ زمین باوجود اس وسعت وفراخی کے تمپر تنگ ہوگئی پھر تم پیٹھ پھیر کر بھاگے
آخر جب لشکر اسلام مشرکون پر جا پڑا تو وہ لوگ بھاگ نکلے اور اپنے اہل وعیال سے دور جا پڑے اوسوقت
بعض اصحاب اونکی بعض عورتون کو قبضے مین لائے پھر مشرکون نے آپسمین غل شور مچایا کہ اے بدی
کے مددگارو تم اپنی فضیحتون کو یاد کرو تا آنکہ گروہ مشرکین دفعۃً پھر پڑے اور اصحاب بھی بھاگ نکلے یہانتک
کہ پیغمبر اونمین سے سوا سے دس کے کہین نہ ٹھہرے اور رسول خدا صلعم تنہا رہ گئے یہان تک کہ تھوڑے لوگ
ہمراہ باقی تھے کہ اونمین ایک ایمن بن ام ایمن ہو سکے کہ وہ آپکے سامنے تلوار مار رہے تھے
اوسوقت ایک شخص بنی ثقیف سے جماعت بنی ثقیف اس ارادہ سے آگے بڑھا تا آن حضرت کو قتل کرے راوی بیان
کرتا ہے کہ ایمن نے حضرت کی دفاعت وحمایت اپنی جان سے کی پس ہر ایک وہ دونون باہم بضرب وزدو آئے
آخر ہر ایک نے اپنے صاحب کو قتل کیا یعنے ایمن نے اوس شخص کو قتل کیا اور اوسنے ایمن کو شہید کیا اسطرح
کہ ایک دوسرے کی ضربت سے مقتول ہوا اور اوسوقت ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب بعلہ رسول خدا صلعم

کی لگام پکڑے ستھے اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ رکاب تھامے تھے اور اون تھوڑے سے لوگون مین سے
چند آدمی ہین و بسیار پر قتال کر رہے تھے اوس حال مین عباسؓ نے کہ مرد بلند آواز تھے پکار کر آواز دی
یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ الَّذِیْنَ اٰوَوْا وَنَصَرُوْا اے وہ گروہ انصار جنھون نے اپنے نبی کو اپنے یہان جگہ دی اور نصرت کی
وَیَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی اور اے وہ جماعت مہاجرین کی جنھون نے
زیر شجرہ اپنے نبی کی بیعت کی ہے آگاہ رہو کہ ہر آئینہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم زندہ و سلامت ہین سو تم سب آؤ
اکٹھے ہو جاؤ اور آواز دی تھی عباسؓ نے ایسی آواز کہ دونون فریق کو سنائی یعنی دونون فریق نے وہ آواز
سنی تب لوگ مومنین مین سے اور گروہ مشرکین طرف اوس آواز کے دوڑتے ہوے آگے بڑھے اور
قریب رسول خدا صلعم مجتمع ہو گئے پھر دونون فریق مسلمانون اور مشرکون نے باہم لڑائی تمام تلوارین مارین
یعنی دونون فریق سے بالکیہ سخت تلوار چلی چنانچہ مسلمین اور مشرکین مین قتل کی کثرت و شدت ہوئی ثُمَّ
اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا
وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ یعنی بعد ازان
حق تعالے نے اپنے نبی اور مومنین پر تسکین اور تسلی اپنی نازل کی اور حق تعالے نے ایسا لشکر بھیجا کہ اوسکو تم نے
اون لشکر کو نہ دیکھا یعنی وہ اوسکو نہ دیکھتے تھے اور عذاب کیا کافرون پر (یعنی قتل و نہب مال و بندی اہل و عیال)
اور یہ جزا و سزا ہے کافرون کی و بعد ازان حق تعالے نے کافرون کے دلون مین رعب ڈالا کہ اوس
ہیبت مین وہ دشمنان خدا اور اونکے مددگار بھاگ نکلے اور رئیس فریان رد اونکا اوس عرصہ مین مالک بن
عوف النضری تھا جو اوس روز اپنے گھوڑے سے کہتا تھا اَقْدِمْ مُحَاجِ اِنَّهٗ یَوْمٌ فَیْکَرٌ مِثْلِی عَلٰی مِثْلِکَ
یَحْمِیْ فَیَکُرُّ وَیَطْعَنُ النَّجْلَا تَعْوِیْ وَتَهُسُّ یعنی آگے بڑھ اے فرس واسطے قتال کرنے
حاجت سے یا آنکہ مجاح مصدر یعنی تاج خطاب بفرس یعنی اے تاج آگے بڑھ کہ ہر آئینہ آج وہ روز ہے کہ جنگ
کرے مجھ سا شخص اور حمایت کرے اور حملہ کرے اور نیزہ مارے بانیزہ کشادہ اگر سوار ہے کہ تجھ سا یعنی فرس پہ
بولتا ہو اور شور کرتا ہو تس پہی عوف بن مالک اپنے اصحاب کے پیچھے بھاگ نکلا اور مسلمین نے اون لوگون کا
تعاقب کیا اور انہین مسلمین مین سے بنو سلیم ما تنہ سو آدمی تھے اور یہ سبب وہ ہین جنھون نے بنی جذیمہ کو
قتل کیا تھا چنانچہ مشرکین نے انہین بنی سلیم کو آواز دی کہ اے بنی سلیم اپنے بھائیون یعنی ... کے
پیچھے لگا اون لوگون نے طلب و تعاقب مشرکین مین تاخیر کی اور اپنے نیزون کو روک لیا سبب اس بات کو رسول خدا
نے سنا اور فرمایا اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ بِبَنِیْ بَکْرٍ اَمَّا فِیْ قَوْمِیْ فَوَضَعُوْا وَاَمَّا فِیْ قَوْمِهِمْ فَاَوْضَعُوْا
یعنی اے پروردگار تجھپر لازم کرتا ہون حکم و انتقام کرنا بنی بکر سے کہ وہ لوگ دربارہ میری قوم کے

تو حملہ پر حملہ کرتے ہین اور اپنی قوم کے بارہ مین اونکے بچانے اور باز رکھنے کے لیے طلب و تعاقب مین تاخیر
کرتے ہین آخر جب اس بات کو بنی سلیم نے رسول خدا صلعم سے سنا تو پھر طلب مشرکین مین کوشش کرنے لگے
چنانچہ ایک شخص بنی سلیم کا لاحق ہوا ساتھ بنی حبیب اور دُرید بن الصمۃ الجشمی کے اور اوسوقت دُرید ہودج مین تھا
کہ بنی حبیب اوسکو تیمناً و تبرکاً لے نکلے تھے پس اوس مرد سلمی نے اوسکے ناقہ کی مہار پکڑ لی اور ناقہ کو بٹھایا تو
دیکھا کہ ہودج مین ایک شیخ کبیر السن ہے کہ یہ اوسکو نہین پہچانتا تھا تب اوس مرد سلمی نے کہا اے شیخ مین تجکو
قتل کرونگا دُرید نے کہا یہ وہ دن ہے کہ نہ مین اوس سے غائب ہون نہ اوسمین حاضر ہون یعنے نہ اس قوم سے
باہر ہون نہ اونکے کام مین حاضر و شریک ہون غرض یہ کہ کالعدم ہون پس اگر تو مجھے قتل کرنیوالا ہے تو میری
تلوار کو میان سے نکال لے اور میری پسلی کے نیچے ہڈیان چھوڑ کے اس تلوار سے مار کہ مین بھی لوگون کو یون ہی
قتل کیا کرتا تھا بعد ازان اپنے اہل کے پاس جا اور اپنے قتل کرنے کی میرے تئین اونکو خبر کر کہ مین نے
دُرید بن صمہ کو قتل کیا ہے آخر اوس شخص نے جیسا اوس سے دُرید نے بیان کیا تھا ویسا ہی کیا پھر جب
وہ جوان اپنے اہل کے پاس آیا تو حال دُرید سے اونکو خبر کی کہ مین نے اوسکو قتل کیا ہے سو اوس جوان کی مان نے
اوس سے کہا خدا تیرے ہاتھون کو جلا دے اوسنے تجھسے یہ بات کہی تھی اور خبر کرنے کو کہا تھا مگر اسلیے تا احسان
اپنا جو تجھپر ہے تجکو یاد دلا دے پھر اوسکی مان خدا کو اپنا معاوضت کرکے یعنے خدا کی قسم کھا کر کہنے لگی کہ ہر آئینہ
دُرید نے ایک صبح مین تیری تین مائین آزاد کین تجکو اور میری مان اور تیرے باپ کی مان تیری دادی کو
تب اوس جوان نے جواب دیا اسے یاد جس کسی نے خدا و رسول کی تکذیب اور اوسنے روگردانی کی اسلام
نے اوسکے احسانات کو قطع کر دیا و بعد ازان آنحضرت صلعم نے ابو عامر اشعری کو کچھ لوگ اونکے ساتھ کرکے پیچھے
مفروروں ہوازن کے روانہ کیا سو یہ لوگ جماعت ہوازن سے مقام اوطاس مین جا کر ملے پھر باہم لڑائی ہوئی
اور مشرکین نے ابو عامر کو مار لیا تب حق تعالے نے مشرکین کو شکست دی کہ وہ سب بھاگ گئے اور مسلمین
اونکی عورتون اور اونکے لڑکون کو تمام جو کچھ تھی قید کر لائے چنانچہ آنحضرت صلعم اون سب کو درمیان مہاجرین
و انصار کے تقسیم کر دیا اور خمس چھوڑ دیا و چونکہ حضرت صلعم کو فتح حنین مین اونٹ و بکریان بکثرت ہاتھ
آئین تحقیق تو آپ نے چاہا کہ روساء عرب مین سے کچھ لوگون کی تالیف قلوب کرین مثل ابو سفیان بن
حرب و سہیل بن عمرو اور اقرع بن حابس الحنظلی او عیینہ بن حصین الفزاری کے چنانچہ ان لوگون کو آپ نے
سو اونٹ عطا کیے (یعنے ہر ایک کو سو سو اونٹ دیے) اور حکیم بن حزام بن خویلد القرشی کو ستر اونٹ
دیے مگر حکیم کو اس مقدار سے نا خوشی ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ ہر آئینہ مین کسیکو لوگون مین سے
بڑا حقدار آپ کے عطیہ بزرگ کا اپنے سے زیادہ نہین دیکھتا ہون تب آپ نے دس اونٹ اور زیادہ کیے

حکیم نے اسکے قبول سے بھی انکار کیا پھر آپ نے اور دس اونٹ اضافہ کیے حکیم نے اسکو بھی قبول نکیا تب آپ نے
پورے سو کر دیے اوسوقت حکیم نے پھر عرض کی یا رسول اللہ عطیہ آپکا جس سے مین راضی ہوا یہ بہتر ہے
میرے حق مین یا وہ دوسرا یعنے پہلا جس سے مین نے انکار کیا تھا فرمایا نہین بلکہ وہ دوسرا جس سے تو ناخوش
ہوا تھا اوسنے کہا بخدا کہ مین اوسکے سوا اور نہ لونگا کہ پھر بعد آپکے آدمیون مین سے کسی سے کسی شے کی التجا
مین نکرون (یعنے اوس قناعت سے بعد آپ کے استغنا چاہتا ہون) فرمایا حضرت علیہ السلام نے کہ حق تعالے
تیرے لیے اسمین برکت دیوے راوی کہتا ہے کہ حکیم مرتے دم تک روے زمین پر قریش سے بہت زیادہ
مالدار تھا بعد ازان ہوازن مقرور بھی خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر آئے بامید پھیر پانے اپنے زنان و
فرزندان کے اور اسلام لائے چنانچہ آن حضرت علیہ السلام نے اونسے فرمایا کہ اذا خرجت الی الناس فتقلوا
علی الناس فتقلوا الناس علی یعنے جب مین لوگون کے سامنے باہر نکلون تو تم مجھسے لوگون کے سامنے اپنی ناداری
بیان کرو اور لوگون سے میرے برو ناداری ظاہر کرو (مترجم کہتا ہے میرے نزدیک بجاے تقلوا کے ثقلوا ہے
یعنے تم لوگون کے سامنے مجھپر بوجھ ڈالو اور میرے برو لوگون پر بوجھ ڈالو آخر ہوازن نے ایسا ہی کیا کہ جب
رسول خدا صلعم سے اونہون نے کلام کیا تو حضرت نے اونپر خمس پھیر دیا اور خود حضرت نے اونکے لیے لوگون سے
کلام کیا تو سب نے واپس کر دیا سواے ایک صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے کہ رسول خدا صلعم نے اوسکو
خمس سے ایک عورت عطا کی تھی اور وہ اوسپر واقع ہو چکا تھا تو گمان رکھتا تھا کہ وہ عورت حاملہ ہے اور جب کہ
قریش نے دیکھا کہ عطا یا وبخشایش رسول خدا صلعم کی حق مین قریش اور مہاجرین کے بوسعت وکثرت تمام ہے
تو اونکو خوف ہوا کہ آن حضرت صلعم ارادہ رجوع وبازگشت طرف اپنی قوم کے رکھتے ہین (یعنے گویا آپ چاہتے ہین
کہ انصار اور مدینہ چھوڑکر درمیان اپنی قوم کے اپنے وطن مین آباد ہون) اس بات سے وہ باندوہ شدید ہین ہوے
یہ خبر آنحضرت صلعم کو پہنچی کہ آپکی توسیع بخشش سے انصار دلگرفتہ ہین تب آن حضرت صلعم پاس سعد بن عبادہ کے
گذرے اور اونسے فرمایا کہ تو اپنی قوم کو میرے پاس جمع کر اور سعد نہین جانتے تھے کہ اس سے حضرت کی کیا مراد
آخر سعد نے درمیان انصار کے منادی بھیجا کہ تم سب حضرت کے پاس سعد کے فرودگاہ مین جمع ہو چنانچہ سب
انصار آپکے پاس جمع ہوے اور حضرت نے اوٹھکر اونکے سامنے خطبہ بیان کیا اور فرمایا اے گروہ انصار مجھے
خبر پہنچی ہے کہ تم لوگ میری اوس عطایا سے جو مین نے قریش مین کچھ لوگون کو دیا ہے اپنے دلون مین افسردہ
ورنجیدہ ہو سنو حال یہ ہے کہ مین نے اس عطا وسخا سے اونکا دین مول لیا ہے (یعنے اونکا اگلا دین مول لیا
اور یہ دین حنیف اونکے لیے خرید دیا) اے گروہ انصار کیا تمکو یاد نہین اور تم کیون نہین یاد کرتے ہو کہ جب
مین تمہارے یہان آیا تھا تو اوسوقت تک تم گھوڑون پر سوار ہوتے تھے یعنے تمکو گھوڑے سواری کو میسر نہ تھا اور

تم بیشک سے بدون کسی نگہبان اور امان و پشت و پناہ کے نہین نکل سکتے تھے سو آج تم افضل اور بہتر ہو ان لوگون سے جو انکی ساتھ ہین تمہارے سامنے حاضر ہین یہ سنکر لوگ چپ رہے حضرت کو کچھ جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا تم مجھے جواب کیون نہین دیتے ہو تب انصار بولے کہ ہم خدا اور رسول سے راضی ہین پھر فرمایا واللہ تم لوگ میری نسبت یہ بات سمجھو تو بجا ہے کہ یہان نکالا ہوا آیا تھا ہمنے تجکو جگہ دی اور تو خوف زدہ تھا ہمنے تیری نصرت کی اور تو محتاج تھا ہمنے اپنے مال و تن سے تیری غمخواری کی پس اگر یہ بات تم کہوگے تو تم سچے ہو یعنے بات جہوٹہ نہین اونہون نے جواب دیا ہم خدا اور رسول سے راضی ہین بعد ازان حضرت نے فرمایا اے گروہ انصار کیا تم اس بات پر راضی و خوش نہین ہو کہ اور لوگ تو اپنے گھرون کو اونٹ و بکریان لیجاوین اور تم اپنے یہان رسول اللہ کو لیجاؤ سب بولے یا رسول اللہ ہان ہم رسول خدا کے ساتھ راضی و خوش ہین اور البتہ جسوقت آپ کی عطا ہین آپ کی قوم ہین فاش ہوئین یعنے آپ جب ابر مثل سحاب کے عطا پاش ہوے تو بے شبہہ ہکو یہ گمان ہوا کہ آپ قصد رجوع و بازگشت اونکی طرف رکہتے ہین اسلیے ہم لوگ اندوہگین ہوے اور ہمپر یہ بات بہت شاق و دشوار گذری اور اب ہمنے خوب جان لیا کہ بلاشبہہ ہمارے ساتھ آپ مدینے کو مراجعت فرماوینگے تو اب ہم کچھ پروا نہین کرتے کہ مال کے مقدمے مین آپ کس طرح کرینگے پھر آن حضرت صلعم نے اونسے فرمایا قسم ہے مجکو اوس خدا کی جسکے قبضے مین میری جان ہے کہ اگر لوگ کسی وادی یا کسی گہاٹی مین جاتے ہون اور تم لوگ کسی اور وادی یا گہاٹی مین جاتے ہو تو مین تمہاری ہی وادی یا گہاٹی مین چلون یعنے تمہارے ہی ہمراہ جاؤن پھر جب آن حضرت صلعم اپنے خطبے سے فارغ ہوے تو کچھ انصار مین سے اوٹھہ کھڑے ہوے اور دست مبارک پر بوسے دینے لگے اور کہنے لگے یا نبی اللہ آپ نے ہکو وہ نعمتین اپنی یاد دلائین اور اون احسانون کا ذکر فرمایا جو مفصل ہیم ہمپر مبذول ہین اور جن نعمتون کا آپ نے ذکر نہین کیا وہ افضل و فاضل تر ہین سو ہر کیف مال سے بمراتب زیادہ تر آپ ہکو محبوب ہین بعد ازان محبوب خدا صلعم اپنے منزل مبارک مین تشریف لاے اور اوسوقت تک قبیلہ ہوازن اسلام لا چکے تھے (اور بنی ثقیف جو حنین مین شریک ہوازن ہوے تھے سو طائف مین جمع تھے) غرض کہ جناب رسالت مآب نے واسطے تیاری کے طرف طائف کے حکم کیا اسلیے کہ گروہ مشرکین طائف مین جا گہسے ہین ٭

ذکر غزوہ طائف

بعد از فراغ جنگ حنین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ نے قصد غزوہ طائف کا کیا کہ اوسکے قلعے مین بنی ثقیف گہسے تھے اور اون لوگون نے مسلمین سے قتال شدید کی تھی چنانچہ کچھ لوگ جری و دلیر اوس قوم کے مسلمانون کی طرف قلعے سے نکلے اور اون مین سے ابوبکرہ مسلمانون کے مقابلے پر آیا تو اصحاب کے ہاتھ سے وہ مارا گیا تب وہ لوگ اپنے حصن مین قلعہ بند ہوگئے بعد ازان آن حضرت صلعم نے واسطے قطع کرنے درختون انگور انکی

حکم کیا اور اپنے اصحاب میں سے ہر ایک شخص پر لازم کیا کہ پانچ پانچ نخلات یعنی درخت پھلے ہوئے یا لائق پھلنے کے ہون کاٹ ڈالیں اور بنی ثقیف سے ایک شخص حضرت کے ہمراہ تھا اوسکا نام ابو مردام تھا سو وہ اپنا ایک قبر لیے ہوئے عیینہ بن حصین کی طرف سے گذرا اوسنے کہا اے ابو مردام تو کہاں چلا اوسنے کہا رسول خدا صلعم نے حکم کیا ہے کہ ہر شخص مسلمین میں سے پانچ پانچ درخت میوہ دار کاٹ ڈالے عیینہ نے کہا میں بھی تیرے ساتھ اپنے حصے کے پانچ نخلات کاٹ ڈالوں اوسنے کہا اچھا تیرے لیے اوسکی مزدوری ہے چنانچہ جب عیینہ کو یہ خبر معلوم ہوئی تو وہ رسول خدا صلعم کے پاس چلا آیا اونکو خوش کرنے پھر آکر دیکھا تو حضرت کے پیچھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں اوسنے کہا یا رسول اللہ یہ بی بی آپکے پیچھے کون ہے فرمایا یہ ام سلمہ ہے اور یہ قبل اس کے کی بیان ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ کی مامور پردہ کرنے کی ہون یعنی ہنوز حکم پردہ کا نازل نہیں ہوا تھا تب عیینہ نے کہا مجھے گمان ہے کہ یہ عورت سفر غزوہ میں داخل خدمت ہوئی ہے لیکن آپکی خوشی ہو تو زنان قبیلہ مضر سے کوئی نوجوان عورت اور بہت حسین اور بہتر ین از روے حسب و نسب کے آپکے لیے وہاں سے اوتار لاؤں تو آپ اوس عورت کو اس عورت کی جگہ بدل لیجیے آخر اوسکی اس بات سے رسول خدا صلعم ہنس پڑے پھر وہ اوٹھکر چلا گیا تب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اوچھا یا رسول اللہ یہ کون شخص تھا فرمایا یہ مرد احمق اپنی قوم کا مطاع و رئیس ہے کہ وہ سب اسکا کہنا مانتے ہیں الغرض حضرت علیہ السلام نے ایک مہینہ تک طائف کا محاصرہ رکھا یہانتک کہ ہلال ذیقعدہ دیکھا گیا تب حضرت علیہ السلام عمرہ کرنے کے لیے مکہ کو گئے اور وہاں چند شب مقیم رہے اور معاذ بن جبل الانصاری برادر بنی سلمہ کو اہل مکہ پر اپنا خلیفہ مقرر کیا اور اونکو حکم کیا کہ لوگوں کو قرآن تعلیم کرے اور جو چیزیں اسلام میں مسلمین کے حق میں فرض و واجب ہیں اور جو چیزیں اسلام میں اونکے لیے شروع مقرر ہیں اونکو بتا دیوے بعد ازاں آنحضرت صلعم مدینہ کی طرف روانہ ہوئے اور مدینہ میں پہونچکر لوگوں سے آپ نے ذکر کیا کہ جب ماہ حرام یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم گذر جائینگے تو ہم تیاری کرینگے اللہ تعالے واسطے اونکے ہوئیگا اور ایسا ہوا کہ مالک بن کعب الانصاری نے اپنے اشعار میں بنی ثقیف کو تخویف کرتے تھے اور دھمکاتے اور ڈراتے تھے فقضینا من تہامۃ کل ریب

وخیبر ثم اجممنا السیوفا ✤ نخیرہا ولو نطقت لقالت ✤ قواطعہن دوسا او ثقیفا ✤

فلست لحاضن ان لم تروہا ✤ بساحۃ دارکم منا الوفا ✤ وننتزع العروش ببطن وج ✤ وتصبح دورکم

منکم خلوفا ✤ ویاتیکم لنا سرعان خیل ✤ یغادر خلفہا جمعا کثیفا ✤ یعنی ہمنے رفع کیا تمام شک و شبہات کو یعنی دشمنوں کو تہامہ و خیبر سے بعد ازاں ہمنے اپنی تلواروں کو پھر تا سپہ دیا اور سر گرم کیا اور پھر ہمنے اوسکو اختیار کیا یعنی تلوار سے ہم سب اطمینان ہوئے اگر وہ تلواریں بولتیں تو نسبت اپنے تو ابھی کہ ہو الائق قطع ہیں یعنی قبیلہ دوس اور ثقیف کے کہتیں کہ تو انکو یا یہ کہ وہ تلواریں اپنا اپنی قبیلون سے بولتیں کہ ہم دوس یا ثقیف کو اور اگر تم لوگ

اپنے گھرون کے میدان مین اوترنا اور تو مین حاضر یا حاصر یعنے مقابلہ کرنے والا اور گھیرنے والا اوسوقت ہزارون کا
نہین ہوسکتا اور ہم تمہارے درختون کو اوکھیڑ اور کاٹ ڈالین گے بمقام وج مین اور تمہارے گھرون کو خالی اور
ویرانہ چھوڑ دینگے اور ہمارے گھوڑے تمہارے یہان دوڑتے آوینگے اور وہ تمہاری جماعت کو پیچھے چھوڑ دینگے
یعنے آگے نکل جاوینگے جب اہل طائف کو خبر پہونچی کہ محمد ہماری طرف پھر ارادہ عود کا یعنے دوبارہ پھر آنیکا رکھتے ہین
اور اشعار کعب کو پڑھا تو وہ لوگ خائف ہوئے اور اپنے ایلچیون کو بدرخواست صلح خدمت نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین
روانہ کیے جب وہ لوگ مدینے مین حضرت علیہ السلام پاس پہونچے اور پیام صلح ذکر کیا آپ نے قبول کیا اور فرمایا
کس بات پر صلح کرتے ہو اونہون نے کہا اس بات پر ہم صلح چاہتے ہین کہ ہم لوگ واسطے جہاد کے جمع نکیے جاوین
یعنے بلائے نجاوین اور ہمسے عشر لیا جاوے اور ہم مقید بہ نماز نکیے جاوین اور دوسری شرط یہ بیان کی کہ ہم لوگ
سال بھر تک لات سے متمتع رہین یعنے اوسکی پرستش مین مشغول رہین یہ سنکے حضرت علیہ السلام نے جواب دیا وہ دین
لائق صلح نہین ہے جسمین رکوع و سجود نہو پھر ایلچیون نے اعادہ اپنے سوالات کا کیا مگر حضرت نے انکار کیا کہ بدون
قبول نماز کے صلح قبول نہوگی انہون نے کہا بہرکیف ہم اوس نماز کو بھی آپکے تئین دینگے یعنے ہم وہ بھی بجالاوینگے
اگرچہ اوسمین برائی ہو تب فرمایا کہ اب البتہ جو تمنے سوال دونون خصلتون کا کیا تمہارے لیے منظور ہین کہ تم قتال
کیواسطے بلائے نجاؤگے اور نہ تمسے عشر لیا جائیگا سواے اس بات کے کہ تمنے نماز کا اقرار کیا پھر اونہون نے کہا
اور متمتع ہونا ہمارا ساتھ لات کے سال بھر پس ہم اسلام نہ لاوینگے مگر اسی شرط پر کیونکہ جو لوگ آپ سے اسلام لائے ہین
فریب کرتے ہین یعنے اسلام لانا اونکا از روے خدع و مکر کے ہے تو ہم اونسے بہتر ہین جو صاف صاف کہتے ہین
اور ہم اون لوگون سے زیادہ تر آپ پر مہربان ہین چنانچہ آنحضرت علیہ السلام نے اس بات کو نمانا پھر اونہون نے
اعادہ سوال کرکے کہا آپ لات مین کیا عیب دیکھتے ہین آن حضرت علیہ السلام نے پھر اعراض و انکار کیا
یہان تک کہ اونکو گمان ہوا اس بات کا کہ آن حضرت صلعم اوس امر مین اونکے لیے ارادہ خصلت دینے کا نہین رکھتے ہین
اوسوقت ایک شخص انصار مین سے گمان ہے کہ وہ حارثہ بن النعمان ہون اوٹھ کھڑے ہوئے اور اون ایلچیون سے
مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم لوگون نے ذکر لات سے ہمارے دلون کو ہیجان و التہاب مین ڈالا عنقریب تمہارے
کلیجون کو آگ مین جلاویگا رسول خدا صلعم ہرگز اقرار و تقریر نکرینگے کہ زمین اسلام مین بتون کی پرستش کیجاوے
اور وہ مسلم نہین ہے جو درمیان اپنے قائم رکھنے پر لات کے راضی ہو پس خدا سے ڈرو اور اپنے اسلام کو خالص کرو
آخر وہ لوگ بولے کہ لات کو اپنے ہاتھون سے نہ توڑین گے اور جو شخص چاہے اوسکو توڑ ڈالے چنانچہ
مورخین گمان کرتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لات کے توڑنے کے لیے مغیرہ بن سفیہ کو متولی و مامور کیا
اور عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کہا آپ ان لوگون کے لیے یہ بات مقرر کرتے ہین کہ نہ بلائے جاوین

اور شہا انسے عشر لیا جاے تب آن حضرت علیہ السلام نے جواب دیا کہ انکے صلحنامہ کے آخر مین مین لکھ چکا ہون
کہ جو امر مسلم کے لیے روا ہے وہی اونکے لیے بھی ہے اور جو اونپر ممنوع ہے وہ ہی مسلم پر بھی ممنوع ہے اور
اونہون نے لکھوا لیا ہے کہ شہر اونکا امن و امان مین رہے اور اونکے شہر مین شکار کرنا اور عضاہ ذلکہ یعنے
درختان بزرگ و خاردار و درختان بلند سایہ دار قطع کرنا حرام ہے مثل حرمت بیت اللہ کے کیونکہ شرف بیت اللہ ہین
ہے اور یہ بھی شرط لکھی ہے کہ جو کوئی ایسا ہو کہ ان کامون سے کچھ اونکے اوس شہر مین کرے تو اوسکے کپڑے
اوتار کر کوڑے مارا جاوے اور یہ سب باتین اون شرطون مین ہین کہ اونہون نے لکھ لی ہین اور نبی صلعم پر
شرطین کامل کر لی ہین اور درمیان اونکے اس شرط کو خالد بن سعد بن العاص بن امیہ نے لکھی ہے ٭

ذکر غزوۂ تبوک آخر غزوات

بعد از فراغ غزوۂ طائف کے جس قدر عرصے تک ٹھہرنا آن حضرت صلعم کا مدینے مین مشیت الٰہی تھی آپ وہان
قیام پذیر رہے بعد ازان مسلمین کو حکم کیا کہ سفر شام کی تیاری کرین اور موسم گرما کا تھا اور مسلمین مین سے اکثر
اشخاص عسرت تنگدستی مین تھے پس یہ خروج اونپر شاق و دشوار گذرا پھر منجملہ مسلمین کے بعضون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اذن طلب کیا اور اونمین غنی مالدار تو منافق تھے اور مومن نادار تھے چنانچہ وقت تیاری
اون لوگون کے آن حضرت صلعم نے حکم کیا کہ لوگ اپنے مال کے صدقات یعنے زکوۃ وغیرہ جمع کرین تاکہ اوس سے
سامان نادارون کا کیا جاے تب لوگون نے نفقہ و خرچ کثیر حاضر کیا کہ اوس سے تیاری سامان نادارون کی
کر دی اور مردم ذوی المقدور مین سے ہر شخص نے اپنی قوم کے نادارون مین سے چند چند آدمیون کا بار اوٹھا لیا
اور عبد اللہ بن مغفل المزنی چند آدمیون کو لیکر آیا اون سب نے رسول خدا صلعم سے سوال سواریون کا کیا آپنے
فرمایا میرے پاس کوئی سواری نہین ہے جسپر تمکو سوار کر بھیجون تب وہ لوگ پھر گئے اور چلا چلا کے روتے جاتے تھے
پس حق تعالے نے جن اہل عذر کا عذر پیدا کیا تھا اونکو بھی آنہین کے ساتھ معذور رکھا اور جناب رسول خدا
صلعم نے بنابر آمادہ کرنے لوگون کے اور واسطے رغبت دلانے جہاد کے اور اونکے خوش کرنے کے لیے فرمایا
کہ میرے ساتھ شام کی طرف جلد چلو کیا عجب ہے کہ وہان تمکو بنات الاصفر دستیاب ہون یعنے اصفر کی لڑکیان
اور اصفر نام بزرگ سوڈانین کے ایک شخص تھا انہین کا اوسکے آدمیون مین سے یعنے حبشیون مین سے اور بقول
بعضے وہ ایک بادشاہ تھا جو روم مین مر گیا کہ اوسنے کسی رومی عورتون مین سے نکاح کیا تھا تو اوسکے بہت سی
لڑکے لڑکیان پیدا ہوئین اور وہ سب ایسے حسین تھے کہ مثل اونکے کبھی کسی نے نہین دیکھا اور وہ لڑکیان
حسن و جمال مین ضرب المثل تھین غرض کہ جب آن حضرت صلعم نے اوسنے ذکر دختران اصفر کا کیا تو ایک شخص
انصار مین سے جد بن قیس اوٹھکر عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ سارے انصار اس بات کو خوب جانتے ہین

کہ مجکو عورتین بہت بہاتی ہین مین ڈرتا ہون کہ اگر مین آپ کے ہمراہ جہاد کو جاؤن اور اصفر کی بیٹیون کو دیکھون
تو ایسا نہو کہ اونکے فتنے اور اونکے پھندے مین پڑجاؤن اسلیے مجھے رخصت دیجیے اور مجھے فتنے مین نہ ڈالیے
کیونکہ حق تعالے نے فرمایا ہے اَلَا فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَاِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌ بِالْکَافِرِیْنَ
یعنے تو آگاہ ہو کہ وہ لوگ گمراہی مین پڑگئے اور حال یہ ہے کہ جہنم کافرون کی گھیرنے والی ہے الغرض جب
لوگ تیاری سامان اور درستی اسباب سفر سے فارغ ہوے تو روانہ ہوے اور طرف شام کے رخ کیا پھر
جسوقت تبوک مین پہونچے تو آنحضرت صلعم کو یہ خبر پہونچی کہ جن لوگون نے ارادہ قتال کیا تھا وہ پاس
سرداران روم کے دمشق اور اوسکے مضافات مین گئے ہین (یعنے بالفعل وہ لوگ تبوک مین حاضر نہین ہین)
تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مہینے تبوک مین قیام فرمایا وہان حضرت پر آیتین نازل ہوتی رہین
اور اونمین مذمت اون لوگون کی ہوتی تھی جو پیچھے رہ گئے تھے اور خدا نے نام اونکا منافقین رکھا تھا اور
اونکو نجس کہا تھا پھر جسوقت آنحضرت علیہ السلام نے بنا بر نزول آیات کے اون منافقین کے باب مین
کلام کیا تو یہ سنکے اونکے برادر جو حضرت کے ہمراہ تھے اونکے لیے غصے مین آئے اور کہنے لگے کہ محمد
جو کچھ ہمارے بھائیون کے حق مین جو ہمسے پیچھے رہ گئے ہین کہتے ہین واللہ اگر وہ حق ہے تو ہرگاہ وہ
ہمارے اشراف و اخیار ہین پس ہم لوگ تو بطریق اولے گدہون سے بدتر ہین یہ سنکے عامر بن قیس برادر
بنی عامر بن عوف نے جلاس ابن سوید بن صامت بن عمرو بن عوف سے کہا ہان سچ ہے واللہ بیشبہہ
محمد صلعم صادق ہین یعنے سچے اور مصدق ہین یعنے اونکی تصدیق کی گئی کہ وہ سچے کیے گئے ہین اور
البتہ تو بدترین خر ہے پھر عامر بن قیس پاس عاصم بن عدی کے گئے اور اونسے باتین جلاس اور
اوسکے یارون کی بیان کین پھر عاصم بن عدی خدمت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوے اور حکایت
جلاس کی جو کچھ عامر بن قیس نے بیان کی تھی حضرت سے عرض کی تب آپ نے جلاس اور اوسکے جلیسون کو
بلوایا اور جو کچھ لوگون نے کہا تھا اوس سے ذکر کیا اونہون نے قسم کی کہ ہمنے ان باتون مین سے کچھ نہین کہا
اور جسنے کہا ہے اوسکو ہمارے سامنے بلوا لیجیے چنانچہ عامر بن قیس کو بلوایا اونہون نے بقسم کہدیا کہ انہون نے
وہ باتین ضرور کہین بلکہ اوس سے بھی بڑی بات کہی فرمایا وہ بڑی بات کیا کہی عامر نے کہا وہ کہتے تھے کہ
ہم ارادہ قتل محمد کا رکھتے ہین پس جلاس اور اوسکے یارون نے انکار کیا اور کہا تو جھوٹا ہے ہمنے کبھی کچھ
ایسا کلام نہین کیا حضرت نے فرمایا اوٹھو حلف کرو (یعنے جس طریقے سے حلف کیا جاتا ہے) چنانچہ
جلاس اور اوسکے جلسا نے حلف کیا کہ عامر کاذب ہے بعد ازان عامر اوٹھا اور اوسنے باسم خدا حلف کیا
کہ مین صادق ہون کہ ان لوگون نے وہ بات کہی ہے بعد ازان عامر نے اپنے دونون ہاتھ طرف آسمان

اوٹھائے اور کہا اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی نَبِیِّكَ الصَّادِقِ مِنَّا الصِّدْقَ یعنی اے پروردگار اپنے نبی صادق صدق طلب پر
ہماری جانب سے صدق نازل کر یعنی تب حضرت نے فرمایا اللهم آمین یعنی اے پروردگار یون ہی کر
چنانچہ حق تعالے نے یہ آیہ نازل فرمائی یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا
بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنَا هُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ
مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا
فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ فِي الْاَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○
یعنی وہ لوگ قسم خدا کی کہاتے ہین کہ وہ بات نہین کہی وحال آنکہ البتہ اونہون نے وہ کلمہ کفر کہا ہے اور
بعد اسلام اپنے کفر کیا ہے اونہون نے ایسے امر کا قصد کیا تھا جو اونکے امکان مین نہتھا (یعنی قتل
نبی) اور یہ بدلا ہے اس احسان کا کہ خدا اور رسول نے اپنے فضل سے عطا یا ہے اونکو مالدار و تونگر کردیا ہے پھر
اگر توبہ کرین اور ان باتون سے باز رہین تو اونکے حق مین بہتر ہے اور اگر سرتابی و روگردانی کرینگے تو خدا اونپر
عذاب سخت کریگا دنیا و آخرۃ مین اور اونکا کوئی روے زمین پر حامی و مددگار نہو گا بالآخر وہ نادم ہوے
اور اقرار اپنے گناہون کا کیا اور متوجہ و معترف توبہ ہوے اور آن حضرت علیہ السلام وہان سے بجانب
مدینہ روانہ ہوے اور اوسی اثنا مین کہ آپ راہ چلے جاتے تھے اور کچھ لوگ پانچ یا چھ آپ کے آگے آگے
چلے جاتے تھے ناگاہ وہ لوگ آیات خدا مین خوض و جدل اور تمسخر و دل لگی بازی کرتے جاتے تھے اونکو
حق تعالے نے بابت اونکی باتون کے اپنے نبی کی طرف وحی کی پھر آپ نے اپنے اصحاب سے اوسکا
ذکر کیا چنانچہ حق تعالے نے یہ وحی نازل کی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ
وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ یعنی اگر تو اونسے باز پرس کرے
تو وہ البتہ یہ کہینگے کہ ہم تو آپس مین ہنسی کہیل کی باتین کرتے تھے تو اونسے تو پوچھہ کہ کیا تم لوگ
خدا سے اور اوسکی آیات اور اوسکے رسول سے دل لگی کرتے ہو تب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب
مین سے ایک شخص کو بھیجا کہ اونکے پاس جاکر پوچھہ کہ جس وقت وہ تمسخر کرتے تھے تو کیا کہتے تھے کہ یہ
اوس شخص صحابی نے جاکر اونسے ملاقات کی چنانچہ ایک اور شخص بھی اونکے ساتھ چلا جاتا تھا کہ نہین جانتا تھا
کہ وہ کیا باتین کرتے ہین تب اوس فرشتہ وش نے اونسے پوچھا کہ تم کس بات پر تمسخر کرتے ہو اور کیا کہتے ہو
اونہون نے جواب دیا کہ کچھ باتین ایسی ہین کہ جب راہ چلتے ہین تو آپس مین لوگ خوش طبعی کیا کرتے ہین اوس شخص نے
کہا خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر پہنچائی ہے تم غضب سے ڈرو کہ تم کو ہلاک کرے تم پر اونکو
ہلاک کرے پھر وہ صحابی پھر آیا اور حضرت سے عرض کی کہ خدا نے سچ فرمایا ہے اور اپنے رسول کو سچی خبر

پہونچانی ہے بعد ازان وہ لوگ عذر کرنے کو حاضر ہوئے اوسوقت حق تعالی نے یہ آیہ نازل فرمایا
لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ اِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ یعنے تم باتین نہ بناؤ البتہ تم بعد ایمان لانے کے کافر ہوگئے اگر ہم تم مین بعض آدمیون سے
عفو کرینگے تو ایک گروہ پر عذاب بھی کرینگے اسلیے کہ وہ لوگ مجرم و منکر ہین بعد ازان وہ شخص جو اون لوگون کے
ساتھ چلا جاتا تھا آیا اور کہنے لگا قسم ہے خدا اور اوسکے رسول کی کہ مین نے ان لوگون کا کلام نہین سنا
اور نہین جانتا تھا کہ یہ کیا کہتے تھے الغرض جب رسول خدا صلعم ایک ثنیہ یعنے تل پر پہونچے تو نقیب نے
ندا دی کہ تم لوگ درمیان وادی کے اتر پڑو کہ تمہارے لیے اوسمین وسعت ہے اور خود آنحضرت
علیہ السلام نے اوس ثنیہ کو اختیار کیا اسلیے کہ آپکو اوس جگہ زحمت کرنا لوگون کا ناگوار ہوا چنانچہ منافقین نے
اس بات کو سنا (یعنے تنہا اترنا حضرت کا) تو وہ منافق پیچھے رہ گئے یہانتک کہ جب لوگ ثنیہ سے
گذر گئے تو حضرت علیہ السلام اوس ثنیہ پر ٹھہرے اور اصحاب مین سے دو شخص آپکے ہمراہ تھے تب وہ
گروہ منافقون کا حضرت کے پیچھے لگا اور حضرت نے ایک آہٹ اپنے پیچھے سنی تو ایک صحابی سے فرمایا
میرے پیچھے یہ کیسی آہٹ ہے تب وہ صحابی اونکی طرف بڑھا اور اونکے ناقون کے منہ پر مارنے لگا آخر وہ
اونٹ وادی مین اتر گئے بعد ازان وہ صحابی حضرت سے آملا آپ نے اوس سے فرمایا تو نے اوس
قوم کو پہچانا تھا اوسنے کہا اون لوگون مین سے مجھسے کسی نے کچھ کلام نہین کیا اور مین نے اونکو دیکھا کہ
وہ سب منہ لپیٹے ہوئے تھے ولیکن مین نے البتہ اکثر اونٹون کو پہچانا ہے تب آنحضرت علیہ السلام ثنیہ سے
نیچے اترے اور اون دونون صحابیون سے فرمایا تم جانتے ہو کہ اوس قوم نے میرے ساتھ کیا ارادہ
کیا تھا کہ مجھے زحمت پہونچا دین اور مجھپر ہجوم کرکے ٹیلے سے گرا دین اور اپنے مرکبون سے مجکو روندین تب
اون دونون نے کہا کہ جسوقت لوگ آپکے پاس مجتمع ہو جاوین تو کیون ان منافقون کی گردنین ماریں فرمایا
مین مکروہ جانتا ہون کہ اہل عرب باہم چرچا کرینگے اس بات کا کہ سر انجام محمد نے اپنا ہاتھ اپنے اصحاب مین کھولا
کہ اونکو قتل کرتے ہین اور ایسا ہوا کہ چھ آدمی مدینے مین رسول خدا صلعم سے پیچھے رہ گئے تھے مگر وہ لوگ
منافق نتھے اور نہ اونکے لیے اذن ہمراہی کا ہوا پس اونمین سے تین آدمی نے تو اپنے نفسون پر تہمت لگا
درخواست کی کہ پہنچے اپنے گھرون مین ٹھہرنے اور اپنے کھانون مین مشغول رہنے سے کیا کیا وبال آنکے
ہمارے پاس عورتین ہین اور رسول خدا صلعم اس کوہ کے ہوا کے گرم مین ہین قسم ہے رب کعبہ کی کہ ہم بڑا
ہوسکے مگر یہ کہ حق تعالی ہمارے لیے قبول عذر نازل کرے آخر اونہون نے اپنے تئین مسجد کے ستونون سے
باندھ لیا اور اونہون نے خدا کی قسم کھائی کہ ہم اپنے تئین اس بندش سے نکھولین گے یہانتک کہ رسول خدا صلعم

خود ہوں تو کھولیں کہ اونہیں تینوں میں ایک ابولبابہ بن مروان تھا جو بنی عمرو بن عوف اور انصار میں سے تھا غرض کہ
جب رسول خدا صلعم مدینے میں تشریف لائے اور یہ ستون ابولبابہ کا مسجد میں سے تھا تو حضرت نے اون تینوں کو
ستون سے بندھے دیکھکر پوچھا کہ یہ کون بندھے ہیں لوگوں نے اونکے حال سے خبر دی کہ یا نبی اللہ ان لوگوں نے
خدا کی قسم کھائی ہے کہ وہ اپنے تئیں نہ کھولیں گے تاوقتیکہ آپ ہی اونکو نہ کھولیں فرمایا میں بھی قسم کھاتا ہوں خدا کی
کہ میں بھی اونکو نہ کھولونگا جب تک کہ خدا انکے کھول دینے کا حکم کرے آخر حق تعالے نے اپنے نبی پر عذر اونکا
نازل کیا اور فرمایا وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ
إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ یعنے بعضے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اس بات کا کہ اونہوں نے اعمال
صالحہ اور سیئات کو مخلوط کر دیا ہے قریب ہے کہ حق تعالے اونکی توبہ قبول کرے کہ بے شبہہ وہ مغفرت کرنیوالا اور
رحم کرنے والا ہے اور لفظ عسی افعال مقاربہ سے ہے یعنے قریب ہے کہ ایسا ہو اور عسی جو خدا کی جانب سے ہو
وہ بمعنی واجب ہے یعنے لازم ہے کہ یوں ہی ہو الغرض بروقت نازل ہونے آیہ کے رسول خدا صلعم نے اونکو
کھول دیا تب وہ اپنے گھروں کو گئے اور سارا مال اپنا لے آئے اور کہنے لگے یا نبی اللہ اس مال کو ہماری طرف سے
تصدق کر دیجیے اور ہمارے لیے خدا سے استغفار و طلب مغفرت کیجیے فرمایا میں آپ سے کچھ نہ لونگا تاوقتیکہ مجھکو حکم ہووے
تب حق تعالے نے نازل کیا خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ
سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ یعنے زکوۃ انکے مالوں سے تو لے کہ انکو تو پاک کرے اور انکے دلوں کو اوس
صدقے سے صاف کرے اور اونکے حق میں دعا کر کہ تیری دعا اونکے لیے تسلی ہے اور حق تعالے بڑا سننے والا
اور بڑا خبر رکھنے والا ہے اور اون دوسرے تینوں کے حق میں کچھ نازل نہوا تھا چنانچہ لوگ کہنے لگے جب کہ
انکے حق میں کوئی عذر نازل نہوا تو یہ لوگ ہلاک ہوئے آخر وہ تینوں ایسے امر میں مبتلا ہوئے (یعنے بیوائی
اور رسوائی) کہ اوس سے قریب ہلاکت پہونچے وبائیمہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اونسے کلام کرتے تھے
نہ اونکو پاس بٹھاتے تھے اور نہ اونکو کسی بات میں شریک کرتے تھے آخر اون تینوں نے اپنے پروردگار سے
دعائیں کیں تا حق تعالے اپنے نبی پر اونکا عذر نازل کرے پس خدا نے قبول فرمایا کہ پہلے بشمول توبہ مومنین کے
اونکا ذکر کیا پھر خاصۃ اونکی طرف حق تعالے ملتفت ہوا چنانچہ فرمایا وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتَّى
إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوا
أَنْ لَا مَلْجَأَ مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا إِنَّ اللَّهَ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ یعنے اور اون تینوں آدمیوں پر جو پیچھے
رہ گئے تھے یہاں تک کہ زمین باوجود اس وسعت کے اونپر تنگ ہو گئی اور اپنی جانوں سے وہ تنگ آئے اور

اونکو گمان اس بات کا ہوا کہ اللہ کے قہر سے کوئی پناہ نہین مگر یہ کہ اوسیکی طرف پناہ ہے بعد ازان حق تعالے
اونپر مہربان ہوا اور توفیق دی کہ وہ توبہ و انابت کرین بےشبہہ حق سبحانہ تعالے وہی ہے بڑا قبول کرنیوالا توبہ کا اور
بڑا رحم کرنے والا مومنین پر اور اونہین تینون مین کعب بن مالک و مرارہ بن الربیع ہے . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

ولیکن تو اے ابن الخطاب پس حق تعالے نے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل جبرئیل علیہ السلام کے
کہ جب حق تعالے ہلاکت کسی قوم کی چاہتا ہے تو اونکی طرف جبرئیل کو بھیجتا ہے اور جیسے مثل تیری انبیا مین
ساتھ نوح علیہ السلام کے بیان کی کہ فرمایا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ۝
یعنے اے پروردگار میرے نہ چھوڑ روے زمین پر کافرون مین سے کسی رہنے والے کو اور مگر تو اے ابن ابی قحافہ
پس حق تعالے نے جیسے مثل تیری ملائکہ مین بیان کی ہے مثل میکائیل علیہ السلام کی کہ وہ استغفار طلب مغفرت
کرتے ہین واسطے اہل زمین کے اور سوال کرتے ہین اونکے لیے رزق اور مثل تیری انبیا مین جیسی بیان
فرمائی ہے مانند ابراہیم علیہ السلام کے جب کہ اونھون نے کہا فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي
فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنے جسنے میری پیروی کی سو وہ مجھہ مین سے ہے یعنے وہ میرا ہے اور
جسنے میری نافرمانی کی پس بےشبہہ تو آمرزگار اور رحیم مہربان ہے بعد ازان رسول خدا صلعم نے اوس جبہ و دیبا
کو پہن لیا اور اوس روز کے سوا کبھی اوسکو نہین پہنا بعد ازان حضرت نے حکم تیاری حج کا کیا اور آپ نے
اوس سال حج نہین کیا اسلیے کہ مشرکون کے ساتھ حج کرنا منظور نتھا اور اونکا کچھ عہد بھی باقی رہا تھا تب آپ نے
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم کیا کہ . . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

اور مشرکون سے کہا کہ تمہارے یہان چار مہینے کیون نہین آتے (یعنے شہر حرام مین) اور اب وہ اور اونکے
اصحاب بجز شمار سیاہ سفید فلمدریہ شان سے کہ تمہیں دور رہ جوگنا کہ حق سبحانہ تعالی نے اونہین کو حکم کیا اور آن حضرت صلعم
نے بھی ابوبکر کو وصیت کی اس بات کی کہ بعد اس برس کے مشرک لوگ مسجد مین یعنے مکے مین نجاوین پھر آن حضرت صلعم کی

اونکی مقامے ہین حکم کیا کہ نکلے اونکے اونٹون کے اور غلے لادنے والی پکڑے جاوین اور جہان کہین مشرک
ملجاوین تو قتل کیے جاوین اور اونکی سرایک ناکے اور درے پر مسلمان تعینات کیے جاوین یہ خبر سنکے مشرکون نے
اہل مکہ سے کہلا بھیجا کہ ہم لوگ کعبے کے آنے سے روکے گئے ہین اور حکم ہوا ہے کہ ہمارے قافلے اونٹون کے پکڑ لیے جاوین
اور جو لوگ اونٹون کے ساتھ ہون وہ مارے جاوین اور جن اونٹون پر تمہارے یہان غلہ لادکر بھیجا جاتا ہے
جسوقت اونکو تم نپاؤگے تو تمکو معلوم ہوگا کہ سختی گرسنگی اور شدائد مشقت سے کیا کچھ دیکھوگے یہ سنکے اہل مکہ فقر و محتاجی کے
ڈر سے پھر حق تعالی نے اون مشرکین کے بارے مین یہ آیت نازل کی لَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَٰذَا
وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ یعنے مشرکین اس برس کے بعد پھر قریب مسجد حرام کے
نجاوین اور اگر تملوگ فقر و محتاجی کو ڈرتے ہو تو عنقریب ہے حق تعالی تمکو اپنے فضل سے غنی کردیگا اور ایسا ہوا کہ اہل یمن ایمان
لائے تھے تو وہ اپنے قریب مکے مین غلہ لاد کر لانے لگے پس حق تعالے نے مکے والون کو اسوجہ سے غنی کردیا یعنے مشرکین سے
بے پرواکر دیا کیونکہ ویساہی ہوگیا جیسا مشرکین اونٹ لادکر لاتے تھے پس جو کچھ حق تعالی نے اہل مکہ سے وعدہ کیا تھا
سواوسنے اوسکی تصدیق کرائی کہ خدا نے اونکو غنی و تونگر کردیا جیسا کہ فرمایا تھا چنانچہ اہل تہامہ نہ ٹھہرے ستھے مگر
تھوڑی مدت یہان تک کہ وہ سب ایمان لائے یعنے تھوڑی ہی مدت ٹھہر کر وہ سب ایمان لائے پس یہ اول حج تھا
کہ مسلمانون نے حج کیا تھا پھر جب وہ مومن حاجی حج سے فارغ ہوے تو مکے مین مقیم ہوے بعد ازان رسول خدا صلعم
نے ایک لشکر ہمراہ خالد بن الولید کی طرف بنی اسد بن خزیمہ کے روانہ کیا اور بنی اسد کو خبر پہونچی کہ رسول خدا صلعم نے
ہماری طرف لشکر بھیجا ہے چنانچہ درمیان بنی اسد کے ایک شخص کاہن تھا کہ کہانت کیا کرتا تھا یعنے غیب کی باتین
اور شگون بیان کیا کرتا تھا اوسکا نام طلیحہ بن خویلد الفقعسی سو بنی اسد اوسکے پاس گئے اور اوس سے ذکر کیا کہ
ایک فوج ہمپر بھیجی گئی ہے تو ہمسے اوسکی خبر غیب بیان کر تب اوسنے ایک کپڑا سفید اوڑھ لیا اور بیان کیا کہ تحقیق
تمہارے درمیان مین وہ شخص ہین اور وہ دونون دو گھوڑون پر سوار ہین سو اونکو محمد نے واسطے جاسوسی اور
نگرانی کے بھیجا ہے اور وہ ایک ساعت تک وہ کپڑا اپنے اوپر اوڑھے رہا بعد ازان اوتار ڈالا تب بنی اسد نے پوچھا
تو نے کیا دیکھا اوسنے کہا مین نے اون دونون مردون کو جو تمہاری قوم سے ہین دیکھا ہے کہ وہ تمپر فوج لاتے ہین
اور عنقریب تمہارے پاس آپہونچتے ہین اور تم شکست پانے والے ہو یہ سنکے بنی اسد نے بیابان کی طرف
نکلجانے مین جلدی کی آخر وہان جاکر لشکر سے مقابل ہوگئے تب اوس قوم کے سوارون نے طلیحہ کے ساتھ
باندھی یہان تک کہ مسلمان اونکے پاس پہونچ گئے اور اونکے قریب اوتر پڑے پایہ کہ اونپر آپڑے پھر لڑائی سخت
و شدید واقع ہوئی آخر وہ دشمنان خدا بھاگ نکلے اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور بنی اسد مین سے ایک شخص
پاس طلیحہ بن خویلد کے پہونچکر کہنے لگا اے طلیحہ اب بھاگنا کہان ہے طلیحہ نے کہا فمن انا فہات ہذا الالیس ...

یعنے تو نہیں جانتا کہ میں کون ہوں بس لاکو لی امر مکروہ (اور مترجم کہتا ہے کہ بجاے ہذا الا کے غالباً لفظ ہذا الا ہے
یعنے کوئی واقعہ) پھر طلیحہ طرف عکاشہ کے بڑھا اور دونوں باہم چپقلش اور نیزہ بازی کرنے لگے آخر طلیحہ نے
عکاشہ کو نیزہ مارکر قتل کیا اور عکاشہ کے ساتھ ثابت بن ارقم بھی قتل ہوا اور اوس وقت طلیحہ یہ ابیات پڑھنے لگا شعر

نَصَبْتُ لَهُمْ صَدْرَ الْحِمَالَةِ اَنَّهَا مُعَوَّدَةٌ قَتْلَ الْكُمَاةِ نِزَالِ + فَيَوْمًا تَرَاهَا فِي الْجِلَالِ مَصُونَةً
وَيَوْمًا تَرَاهَا تَحْتَ ظِلِّ عَوَالِ + عَشِيَّةَ غَادَرْتُ ابْنَ اَرْقَمَ ثَاوِيًا + عُكَّاشَةَ الْغَنْمِيَّ عِنْدَ مَجَالِ + فَمَا ظَنُّكُمْ بِالْقَوْمِ
اِذْ تَقْتُلُوْنَهُمْ اَلَيْسُوْا وَاِنْ لَمْ يُسْلِمُوْا بِرِجَالِ + فَاِنْ تَكُ اَذْوَادٌ اُزْهِيرًا وَنِسْوَةٌ + فَلَنْ تَذْهَبُوْا فَرْغًا بِقَتْلِ حِبَالِ

صدر الحمال کنایہ ہے شمشیر سے یعنے میں نے تیغ علم کیا اسلیے کہ وہ عادی کی گئی ہے یعنے اوس سے وعدہ
لیا گیا ہے قتل سرآوروں کا حربگاہ میں پس تو کبھی تو اوس صدر حمالہ کو غلاف میں پوشیدہ دیکھتا ہے اور کبھی تو اوسکو
نیزوں کے زیر سایہ دیکھتا ہے چنانچہ آخر روز اوس صدر حمالہ نے ابن ارقم کو ڈالدیا پڑا ہوا اور عکاشہ غنمی کو بھی
وقت جنگ کے پس آیا مسلمانو کیا تمہارا گمان ہے اس قوم کے ساتھ کہ تم اونکو قتل کرتے ہو کیا وہ مرد نہیں ہیں اگرچہ
اسلام نہیں لائے ہیں اور اگرچہ یہ بات ہوئی کہ اونہوں نے زہیر اور عورتوں کو چھپایا یعنے پکڑ لے گئے مگر نہ لیجاؤ گے
قتل حبال کو گھبرایا ہوا اور ایسا ہوا کہ حبال برادرزادہ طلیحہ کا تھا اوسکو مسلمانوں نے گرفتار کرکے اوسپر اسلام پیش کیا
اور وہ نوجوان تھا تو اوسنے اسلام لانے سے انکار کیا اور کہا مجھے قتل کرو اور مجھے انچہ محمد کو نہ کہا کیونکہ میری تئین
اونکی طرف کچھ حاجت نہیں یعنے مجکو اونسے کچھ کام نہیں آخر مسلمانوں نے اوسکو قتل کیا چنانچہ اصحاب رسول صلعم
وہاں سے غنیمت خاطر خواہ لے پھرے پھر جب رسول خدا صلعم کو خبر قتل عکاشہ کی پہونچی تو فرمایا خدا عکاشہ پر
لعن کرے کہ اون لوگوں میں کوئی راہ خدا میں شہید نہیں ہوا

ذکر حجۃ الوداع

بعد ازاں جب موسم حج آیا تو نقیب رسول خدا نے درمیان مسلمین کے واسطے حج کے ندا دی اور فرمایا میں بھی حج
کے لیے چلنے والا ہوں چنانچہ مسلمین حضرت کے ساتھ حج کو روانہ ہوے اور آنحضرت صلعم نے سو اونٹ ہدی یعنے قربانی
کے لیے ساتھ لیے پھر جب حضرت مکہ میں پہونچے راوی لکھتا ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے حکم کیا
کہ جو کوئی ہدی نہ لایا ہو وہ حج سے باہر ہوکر اوسکو عمرہ کرڈالے اور جو شخص ہدی لایا ہو وہ حج کو تمام کرے اور حضرت نے
حکم کیا اوس شخص کو جسنے احرام باندھا ہے کہ احرام حج کا باندھیں اور ہدی یعنے شتران قربانی سے جو کچھ میسر ہو سکے
قربانی کریں اور اہل حدیث گمان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے بعد اوس حکم کے پھر فرمایا کہ لوگوں کو ساتھ
اسکے میں حکم کرتا ہوں (یعنے اپنے سامنے ایسا حکم کرتا ہوں) اور میرے بعد والے کے لیے یہ حکم نہیں ہے
غرضکہ آنحضرت صلعم اور اصحاب نے حج کو تمام کیا اور ہدی کو قربانی کیا اور راوی کہتا ہے کہ اہل حدیث کے

زمزم مین ان حضرت صلعم جو ساٹھ بدنہ ساتھ لائے تھی اونکو اپنی ہاتھ سے نحر کیا اور ہر بدنہ سے ایک ایک ٹکڑہ کاٹکر
ہنڈون دیگون مین چڑہوا دیا پھر آپ نے اوسمین سے نوش فرمایا باقی لوگون کو حکم کیا کہ کھاو اور کھلاو اور مسلمانون نے
یہ ایسا حج کیا کہ اونمین کوئی مشرک نہ تھا اوسوقت حق تعالے نے اپنے نبی پر یہ آیہ نازل کیا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنے آج مین نے تمہارے دین کو کامل کیا اور نعمت اپنی
تمپر تمام کی اور مین تمہارے اسلام سے جو دین تمہارا ہے راضی ہوا — اور یہ آیت اور دیگر چند آیتین قرآن سے
اخیر آیات ہین جنکو خدا نے نازل فرمایا ہے یعنی جو کچھ خدا نے نازل کیا اوسکے آخر مین وہ آیت مع دیگر چند آیتونکے
نازل ہوائی اور یہ حج کبھی حجۃ الوداع ہے یعنی آخری حج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تھا بعد ازان آنحضرت علیہ السلام
نے منے مین جمعہ مسلمین خطبہ فرمایا اور بعد اس سال کے پھر جناب رسالتمآب صلعم حج کے واسطے تشریف نہین لائے
یہانتک کہ حق تعالی نے اونکو وفات دیکر بہشت مین پہنچا اور خطبہ مین جو کچھ ارشاد فرمایا وہ یہ ہین یَا اَيُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا
قَوْلِيْ الخ یعنے اے مسلمانو میری بات سنو کہ ہر آئینہ مین نہین جانتا ہون کہ بعد اس سال کے اس موقف مین
شاید مین تمسے ملون ای مسلمانو تحقیق کہ خون تمہارے اور مال تمہارے ہمیشہ تمپر حرام ہین یعنی ہر ایک یا دوسرے کے
خون و مال کو اپنے اوپر ہمیشہ حرام جانے جسطرح سے حرمت تمہارے اس دن کی تمہاری اس شہر مین اور جسطرح حرمت تمہاری
اس مہینے کی یعنے جسطرح سے خون و مال تمہارا ایک دوسرے پر آجکے روز اور اس مہینے اور تمہارے اس شہر مین حرام ہے
اوسیطرح ہمیشہ اور ہر جگہ حرام ہوگا و تحقیق کہ مین تمسے تبلیغ احکام کر چکا پس جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو
تو وہ اوس امانت کو جسنے اوسکے پاس رکھا ہے اوسکو تسلیمن ادا کر دیوے اور اگر کسی پر سود ہو تو وہ تمامتر اوتر گیا
اگرچہ سود عباس ابن عبد المطلب کا ہو اور جو خون کسیکا ایام جاہلیت مین کسی پر تھا وہ بھی کل باطل ہوگیا و سر آغنہ
اول خون جو تمسے اوتارا جاتا ہے وہ خون ہمارا یعنے خون ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب کا ہے اور وہ دودہ پلایا ہوا
بنی لیث کا تھا سو اوسکو ہذیل نے قتل کیا چنانچہ خونہا ہے ایام جاہلیت مین سے اول اسی خون ربیعہ سے ابتدا
سقوط کیجاتی ہے اور تحقیق کہ زمانہ گردش کرکے اپنی اوس ہیئت تخمینی پر آیا ہے کہ جسروز حق تعالی نے زمین و آسمانونکو
پیدا کیا تھا یعنے جس روز جس مرکز سے زمانہ نے دورہ شروع کیا آج پھر سے زمانہ مین اوسی مرکز پر آیا ہے اور شمار مہینونکا
پیش خدا روز خلقت آسمان و زمین سے بنابر لوح تقدیر کے بارہ مہینے ہین اونمین سے چار مہینے حرام ہین یعنے اون مین
قتال حرام ہے اور اون چار مہینون مین تین مہینے پیہم ہین یعنے ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم اور رجب جو گذر گیا درمیان
جمادی الثانی و شعبان کے ای مسلمانو تمہارے واسطے تمہاری عورتون پر حق ہے اور تمہاری عورتون کے لیے بھی حق
اور تمہارے لیے عورتون پر یہ واجب ہے کہ وہ فحش ظاہری یعنے بدکاری و زناکاری نکرین پھر اگر وہ ایسا کرین
تو البتہ حق تعالے نے حکم کیا ہے اس بات کا کہ اونکی صحبت ترک کرو اور اونکو مارو پر نہ وہ مار جو آزار سخت ہے

(مثل اعضا شکنی اعضا آنکھ ناک وغیرہ) پس اگر وہ باز آویں تو اونکے لیے کھانا کپڑا اونکا موافق دستور کے دیا جاے
اور چاہیے کہ اونکے حق مین نیک نصیحت قبول کرو اسواسطے کہ وہ لوگ تمہارے پاس عوان یعنے نگہبان و مددگار ہین کہ
وہ اپنی ذات خاص پر کچھ اختیار نہین رکھتی ہین اور تمنے اونکو امانت خدا کرکے لیا ہے اور اونکی شرمگاہون کو تمنے
کلمہ خدا سے حلال کر لیا ہے پس میری باتون کو سمجھو مین نہین جانتا کہ شاید بعد اس سال کے پھر کبھی تمسے اس وقت مین
ملاقات نکرونگا اور ہر ایک مسلم برادر ہے مسلم کا اور سارے مسلمین آپس مین بھائی ہین اور کسیکے لیے مال اوسکے برادر مسلم کا
حلال نہین ہے مگر جو کچھ وہ بخوشی خاطر اپنے اوسکو عطا کرے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ قَدْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار
البتہ مین نے لوگون کو رسالت تیری پہونچا دی سبنے کہا کہ ہان البتہ آپنے حکم پہونچا دیا اور فرمایا کہ اگر تم بعد میرے
کفر کی طرف پھر جاؤگے کہ بعض تمہارے بعضون کی گردنین مارینگے تو پھر مین تمکو نہ ملونگا یعنی آخرت مین بھی کیونکہ
البتہ مین نے تم مین وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اوسکو لیے رہوگے تو گمراہ نہوگے اور وہ کتاب اللہ قرآن ہے پھر
اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اے میرے پروردگار مین نے تیری رسالت لوگون کو پہونچا دی غرض یہ جو کچھ بیان حج احمدی تھا

ذکر وفات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد ازان جناب رسالتمآب صلعم مدینہ مین تشریف لاے اور باقی ایام ذیحجہ اور تمام ماہ محرم اور ماہ صفر کی بائیسوین تاریخ تک
بخیر و عافیت رہے بعد ازان آنحضرت صلعم علیل ہوے اوس بیماری مین جسمین وفات پائی اور وقت وفات
پاس اوس چھوکری کے تھے جسکا نام ریحانہ تھا اور وہ یہود کی بندیون مین سے تھی اور اول جس روز علیل ہوے تھے
وہ یوم شنبہ تھا اور اوس روز شب و روز نہایت شدت درد کی رہی جب صبح ہوئی تو موذن نے اذان دی اور
منتظر تکبیر کا رہا یعنے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہا پھر جب مسلمین نے دیکھا کہ آپ برآمد نہین ہوے تو موذن کو بھیجا پس
موذن جب آپ پاس آیا تو دیکھا کہ آنحضرت صلعم سخت رنجور ہین تب اوسنے کہا الصلوٰۃ یا رسول اللہ یعنے نماز یاد دلائی
فرمایا نماز کے لیے باہر نکلنے کی طاقت نہین رکھتا ہون پھر موذن سے پوچھا دروازے پر کون کون ہین اوسنے
جو لوگ وہان حاضر تھے اونکی خبر دی فرمایا ابن الخطاب سے تو کہدے کہ لوگون کو نماز پڑھا دے تب بلال روتے ہوے نکلے
مسلمین نے پوچھا بلال کیا خبر ہے بلال نے کہا رسول اللہ صلعم نماز کی بھی طاقت نہین رکھتے ہین یہ سنکے لوگ زار زار روے
پھر بلال نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جناب رسول خدا صلعم تمکو حکم دیتے ہین کہ تم لوگون کو نماز پڑھاؤ
تب عمر نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے مین نماز مین کبھی مقدم نہین ہوسکتا یعنے اونکے ہوتے ہوے مین ہرگز
پیش نمازی نہین کرسکتا تم حضور مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاکر عرض کرو کہ ابوبکر دروازہ پر حاضر ہین تب
بلال گئے اور جو بات ابوبکر کی اور جو کچھ عمر نے کہا تھا عرض کی فرمایا اچھا پھر تو کیا دیکھتا ہے جا ابوبکر سے کہدے
کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا دیوین تب پھر بلال پاس ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آئے اور اونکو حکم دیا آخر ابوبکر نے [illegible]

لوگون کو نماز پڑھائی اور اسی عرصہ مدت مین حضرت پر درد نے شدت کی تب عباس رضی اللہ عنہ حضرت کی پاس داخل ہوے اور اوسوقت حضرت غش مین تھے اوسوقت عباسؓ نے حضرت کی بیبیون سے کہا کہ اگر تم لوگ حضرت کے منہ مین دوا ڈالدیتین تو بہتر ہوتا بیبیون نے کہا ہم لوگ اس بات پر جرأت و دلیری نہین کر سکتے تب عباسؓ حضرت کو آغوش مین لیکر منہ مین دوا ٹپکانے لگے اوسوقت آپ ہوش مین آ گئے فرمایا یہ کسنے میرے منہ مین دوا ٹپکائی ہے چاہیے کہ بیبیان دوا میرے منہ مین ٹپکائے جاوین مگر یہ کہ عباسؓ بھی ہون پھر فرمایا کہ تم لوگون نے میرے منہ مین دوا ڈالی ہو حالانکہ مین صائم تھا بیبیون نے عرض کی کہ عباسؓ نے آپ کے منہ مین دوا ڈالی ہے فرمایا اے عباسؓ کس چیز نے تمکو دوا ٹپکانے پر آمادہ کیا اور اسے بیبیو کس وجہ سے تمنے مجھکو دوا دیا بیبیون نے کہا ہمنے آپپر خوف ذات الجنب کا کیا فرمایا ہر آئینہ حق تعالیٰ مجھپر ذات الجنب کو متسلط نکریگا اور حال یہ تھا کہ اوس روز حضرت کے درد شدید سے لوگون کو بڑا خوف تھا مگر اوسکی صبح کو جس روز کہ بعد ازان وفات ہوئی آن حضرت علیہ الصلوة والسلام باہر برآمد ہوے اور لوگون کو نماز صبح پڑھائی اور مومنون کو گمان ہوا اس بات کا کہ حضرت نے شفا پائی پس وہ نہایت شادان و فرحان ہوے بعد ازان آنحضرت علیہ السلام اپنی مصلے پر بیٹھکر لوگون سے باتین کرنے لگے اور فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ یعنی خدا لعنت کرے اوس قوم پر جنھون نے اپنی قبرون کو مسجد ٹھہرائی ہے یعنی اون قبرون کی نمازین پڑھتے ہین خواہ اون قبرون کو سجدہ کرتے ہین اور مراد حضرت کی اوس قوم سے یہود و نصاری تھی اور حضرت لوگون سے باتین کرتے رہے یہان تک کہ دن چڑھ گیا بعد ازان آپ دولتسرا مین تشریف لیگئے تو صحابہ اوس مجلس سے متفرق ہوے یہان تک کہ لوگون نے شور عورتون کا سنا کہ وہ کہتی تھین پانی لاؤ پانی لاؤ صحابہ کو گمان ہوا کہ حضرت پر غشی طاری ہو گیا ہوگا پھر ساری مسلم دروازہ پر دوڑے اور عباسؓ سب سے پہلے دوڑکر اندر داخل ہو گئے اور باہر والون نے دروازہ بند کر لیا پھر تھوڑی دیر بعد لوگون کے پاس نکل آئے اور اونھون نے حضرت کی خبر مرگ سنائی صحابہ نے پوچھا اے عباسؓ حضرت مین کیا بات پائی اور اونھون نے کون کلمہ سنا و دیکھی اونھون نے کہا مین نے حضرت کو یہ کہتے ہوے پایا جَلَالُ رَبِّی الرَّفِیْعُ فَقَدْ بَلَّغْتُ یعنی مین اپنے پروردگار کی عظمت بلند اور شان بہتر سے فائز ہوا اور یہ کلمہ آخر کلام حضرت کا تھا اور روز وفات حضرت علیہ السلام کا روز دوشنبہ تھا کہ دو شب مین ماہ ربیع الاول کی گذری تھین اور اختتام سال دہم تھا اوس روز سے کہ آنحضرت علیہ الصلوة والسلام مدینے مین تشریف لا چکے تھے اور اوسوقت صحابہ حیرت سے کچھ لوگون نے کہا کہ رسول خدا صلعم کیونکر مر جاینگے حالانکہ دین اونکا ابھی غالب نہین ہوا کسیکا یہ سوا اسکے نہین ہے کہ آن حضرت پر غشی طاری ہوئی ہوگی پھر سب دروازے پر جمع ہوے اور کہنے لگے

کہ دفن نکرو تحقیق کہ آن حضرت زندہ ہین اوسوقت عباس رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے اور کہا اے مسلمانو حضرت
کی نشان وفات کے لیے کیا تمہارے پاس حضرت سے کوئی عہد ہے یعنے کیا اپنے نہ مرنے کا تمسے عہد کیا ہے
سبنے کہا ایسا نہین ہے تب عباس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلعم قَدْ ذَاقَ الْمَوْتَ
یعنے حمد ہے خدا کے لیے مین گواہی دیتا ہون کہ بیشبہہ رسول خدا صلعم نے ذائقہ موت کا چکھا ہے اور آگاہ ہو
خبر اس بات کی حق تعالے نے اونکو دی ہے جو تمہارے پاس موجود ہے کہ فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ ۝
ثُمَّ اِنَّکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عِنْدَ رَبِّکُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ یعنے اسے محمد ضرور تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی یعنے کل
موجودات مرنے والی ہین بعد ازان تم لوگ روز قیامت روبرو اپنے پروردگار کے باہم جھگڑنے والے ہو
بالآخر لوگون کو یقین ہوا کہ ضرور آن حضرت صلعم نے وفات فرمائی تب صحابہ نے درمیان حضرت اور اونکے
اہل بیت کے تخلیہ کر دیا کہ اہل بیت نے اونکو غسل دیا اور کفن پہنایا بعد ازان سب باہم ذکر کرنے لگے کہ کہان دفن
کرین بعضون نے کہا اِدْفِنُوْہُ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ کَانَ یُصَلِّیْ فِیْہِ یعنے حضرت کی نماز کی جگہ جسوقت جہان کھڑے ہوتے تھے
دفن کرو یعنے نماز مین جس جگہ کھڑے ہوتے تھے (اور مترجم کہتا ہے کہ مقام سے احتمال منبر ہے یعنی محراب یا نزدیک
تر منبر) تب عباس نے کہا ایسا نہین ہوا ہے کہ رسول خدا صلعم نے ابھی قبل یکساعت وفات کے تمسے کہا ہے
کہ فرماتے تھے لَعَنَ اللّٰہُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَھُمْ مَسَاجِدَ کہ خدا لعنت کرے اوس قوم پر جنہون نے اپنی قبرون کو سجدہ گاہ کر لیا
پس حضرت نے تمسے اس بات کا ذکر اسلیے کیا ہے تاکہ تم اونکو اونکی نماز کی جگہ مین دفن نکرو (یعنے اسلیے کہ تم مشغول ہو
کے اوسپر یا اوسکو سجدہ کروگے) تب لوگون نے کہا کہ پھر ہم بقیع مین دفن کرین عباس نے کہا نہین واللہ ہم
بقیع مین دفن نکرینگے سب نے کہا کیا وجہ ہے عباس نے کہا ہمیشہ وہان لونڈیان اور غلام قبر پر حضرت کے
آیا کرینگی (یعنے بھاگ بھاگ کر چھپا کرینگی) اور اونکے مالک وہان سے اونکو پکڑ لیجایا کرینگے تب لوگون نے کہا
آخر پھر کہان دفن کرین حضرت عباس نے کہا جس جگہ اونکی قبض روح ہوئی ہے آخر ایسا ہی کیا پھر جب غسل کفن
سے فارغ ہوے تو جس جگہ حضرت نے وفات پائی تھی وہین نعش رکھی گئی تب لوگون نے نماز جنازہ پڑھی
روز دوشنبہ اور روز سہ شنبہ کو اور چار شنبہ کو دفن کیا اور نماز حضرت پر بے امام کی تھی چنانچہ پہلے مہاجرین نے
شروع کی کہ اونمین سے جسقدر لوگ اندر مکان کے سماتے تھے حضرت پر نماز بے امام پڑھتے تھے اور اونکے لیے استغفار
کرتے تھے اور جب وہ باہر آتے تھے تو اور لوگ داخل ہوتے تھے اور اوسیطرح کرتے تھے پھر جب مہاجرین فارغ ہو
تو انصار داخل ہونے لگے اور اونہون نے بھی مثل مہاجرین کے عمل کیا بعد ازان زنان مہاجرین و بعد ازان زنان
انصار نے بھی اوسیطرح کیا پھر جسوقت حضرت کو دفن کرنے لگے انصار چلانے اور کہنے لگے کہ رسول خدا صلعم
کی موت مین ہمارے لیے بھی حصہ رکھو یعنے ہم بھی دفن کرین اسلیے کہ ہم اونہین سے ہین یعنے ہم بھی تو اونہین کے یار ہین

چنانچہ اوس بن خولی انصاری جو بنی حبلی سے تھا وہ بھی دفن کرنے والون مین شریک تھا۔ یہ جو کچھ بیان ہوا احادیث وفات حضرت سرور کائنات سے ہے صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ٭

آخر کتاب المغازی

مصنف کہتا ہے کہ مجھسے حدیث بیان کی ابو الحسین النوری اور ابو طلحہ بن العوام سے اونہون نے کہا مجھسے حدیث بیان کی ابو یزید محمد بن عبد الاعلی الصنعانی سے اونہون نے کہا مین نے معتمر بن سلیمان سے اوسقدر حدیثین سُنی ہین کہ نہ شمار کر سکتا ہون نہ یاد رکھ سکتا ہون سو وہ کہتے تھے کہ مین نے اپنے والد سے سُنا ہے کہ مین بعد قرآن کے کسی کتاب کو صحیح تر اور حافظ تر اس سیرۃ سے نہین جانتا ہون یعنے تواریخ مین اس کتاب سے زیادہ تر معتبر کسی کتاب کو نہین پاتا ہون وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین والحمد للہ رب العالمین آمین

خاتمۃ الطبع

الحمد لله والمنۃ کہ فتوح المغازی تصنیف حضرت واقدی رحمہ اللہ تعالے کی کتب تواریخ قدیم زمانہ کی نہایت معتبر و مشہور ہے سب سے پہلا اس مطبع مین ترجمۂ فتوح الشام ترجمہ کیا ہوا سید عنایت حسین صاحب سیادت پوری کا چھپایا گیا اور کثرت خواہش خریداران سے وہ ترجمہ ہاتھون ہاتھ ہوگیا بعد ازان فتوح المصر کو بھی سید مہدی حسین صاحب سیدان پوری نے ترجمہ فرمایا اور ترجمہ فتوح الشام و ترجمہ فتوح المصر کیجا ہو کر اشاعت پائی اور ایسی قدر دانی شائقان کی ہوئی کہ وہ ترجمہ چھپکر اشاعت پذیر ہوا اکثر شائقان والا ہمت و قدر دانان بلند مرتبت نے فرمایش کی کہ حصہ اول مغازی الرسول صلعم غزوات آنحضرت کی اور آخری حصہ فتوحات کا ترجمہ بھی ہو کر یکجا مجموعہ طبع ہون چنانچہ مطبع کی طرف سے جناب افضل العلما حضرت مولانا محمد کفایت علی خان صاحب جو سابق مین نائب میر منشی محکمہ چیف کمشنری ملک اودہ کے تھے اس خدمت جلیلہ ترجمہ کو بخوبی تمام انجام فرمانے پر مستعد ہوئے اور ایسی زبان پاکیزہ مین ترجمہ فرمایا کہ اتنا بھی قدر ترجمہ عربی زبان سے

زبان ہندی ہی میں نظر آسکے اسکے ساتھ کچھ مناسبت نہ پائی یہ ایسا عمدہ ترجمہ روزمرہ کی زبان و محاورہ کے ساتھ کہ
کہیں گر ترجمہ معلوم نہیں ہوتا بلکہ نفس الامر میں ایک نہایت عمدہ کتاب معلوم ہوتی ہے غرض کہ
شائقان خود اسکے مطالب خیر مضمون اور ترجمہ معانی افزا و بندش خیالات پاکیزہ و لطافت کو دیکھکر قدردانی
فرمادینگے چونکہ اکثر خریداران کے پاس مطبوعہ فتوح الشام و آخر کا حصہ موجود ہے اسلیے کارخانہ کیطرف سے
علاوہ تعداد مجموعہ کے کسیقدر جلدیں زائد بھی طبع ہوئی ہیں اور یہ تجویز ہے کہ جن اصحاب قدردانان نے
مجموعہ مذکور مطبوعہ سابق کو خرید فرمایا ہے صرف حصہ اول مغازی الرسول جسکا نام تاریخی ترجمہ کیلیے
مغازی الصادقہ مترجم صاحب نے تجویز کیا ہے پہلے اشاعت پاوے تاکہ اپنے اپنے مجموعہ مرتب بنالیں
اور اسی سلسلہ میں بعد اسکے کل مجموعہ کامل حضرت واقدی کا یعنے مغازی الرسول و فتوح الشام
والمصر و فتوح العجم ہر ایک مرتب ہوکر ایک جلد میں شائع کیا جاوے اب آخر میں توفیق ایزدی کا
شکر کرتے ہیں کہ یہ نایاب ترجمہ مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں ماہ مارچ ۱۸۹۳ء
چھپکر شائع ہوا خدائے تعالیٰ قدردانوں کے قلوب کو توفیق توجہ بخشے

اور تا زمان قیام مقبول
خلائق کرے
آمین

فہرست کتاب فتوح الشام والمصر

بعوض صنائع مستحسن و افضال خلاق زمین و آسمان
کتاب فوائد انضمام مسمی
فتح الشام
ہر سہ جلد از آغاز تا انجام
بمطبع منشی نولکشور میں ملبس بلباس طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الواحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد
والصلوٰة والسلام علی رسوله ونبیه محمد الذی لیس له فی الخلق ضد ولا ند
وعلی آله واصحابه الذین مناقبهم لا تحصی وفضائلهم لا تعد

اما بعد بیان مدعا یہ ہے کہ اس خجستہ زمانے میں کہ سن ایک ہزار دو سو بیاسی ہجری ہیں کتاب مستطاب فتوح الشام بعبارت عربی
از مرویات واقدی علیہ الرحمۃ مطبوعہ کلکتہ اس ذرہ بیمقدار سید عنایت حسین ابن مولوی نوازش احمد ابن مولوی عبد الحکیم
سیدنپوری مضافات لکھنؤ کے نظر سے گذری اور حقیر نے باقتضائے شوق طبیعت کے ابتدا سے انتہا تک مکرر اوسکو مطالعے سے
حظ وافر اوٹھایا آخر کار یہ خیال دل میں لایا کہ ہر چند کساد بازاری علوم دینیہ وما یتعلق بہا کی زمانہ کثیر سے بر روی ہے لیکن
فی زماننا ہذا کہ شغل تعلیم وتعلم زبان عربی وفارسی کا یکسر رو بانحطاط اور منزلت درس وتدریس زبان اردو کی ترقی پذیر ہے
اگر یہ عمدہ حالات کتاب موصوف کی زبان عربی سے عبارت اردو رائج الوقت میں ترجمہ ہو کر لقید کتابت در آویں تو یہ امر
باعث نفع کثیر متصور ہے اسواسطے کہ حالات مذکورہ کو پڑھنے اور سننے میں جسکو کچھ بھی مادہ فہم صحیح ہوگا وہ بالیقین جانیگا
کہ دین ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق اور اللہ کے نزدیک ایسا محبوب اور پسندیدہ ہے کہ اوسنے عرصہ قلیل میں
تھوڑی جماعت سے اس دین متین کو سب دینوں پر غالب اور آخر کار شرق سے غرب تک بنا اس دین پاک کی تا قیامت
مستحکم کر دی اور اللہ جل شانہ نے ہمارے نبی کی امت کو امم سابقہ سے بہتر ارشاد فرمایا اور برگزیدگی اس امت پر قواطع نقلیہ سے
دیگر دلائل وبراہین واضحہ کے یہ ایک معاملہ فتوح بلاد شام اور فارس وغیرہ کا بھی جو عہد خلفائے راشدین رضی میں واقع ہوا حجت کامل

کہ ایسے ایمان راسخ العقیدہ لوگ اس امت مرحومہ مین ہوئے جنھون نے اپنا گھر بار چھوڑ کر با وصف قلت جماعت اور بےسامانی
کے گروہ کثیر بالدار کے ساتھ اللہ کی راہ مین ایسی جانبازی کی کہ وقائع اونکی اور فتوح سے حیرت افزای عقول سامعین و ناظرین ہین
مگر اہل ایمان اور یقین کی نظر مین کچھ محل حیرت اور استعجاب کا نہین ہے کہ عالم اسباب مین تو اون لوگون نے واسطے رضامندی اللہ اور
اللہ کے رسول کی جانبازی کی اور واقع مین اللہ نے اپنے وعدہ صادقہ کو جو درباب خلافت و تمکین فی الارض نسبت صلحای
اس امت مرحومہ کی اپنے حبیب سے کیا تھا اون لوگون کے ہاتھون پر پورا کیا اور تائید اپنے دین کی کما ینبغی فرمائی اور اگر
عقل سلیم سے غور کیا جاے تو یہی معاملات کافی ثبوت خلافت حقہ خلفای راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین ہین کہ اگر وہ لوگ
اللہ پاک کی مشیت اور اوسکے نبی کے حکم اور تبعیت سے اس عمدہ کام مین کو کہ عبارت جہاد فی اعداء اللہ سے ہے انجام نہ دیتے
تو ظہور وعدہ الہی کا اونکے ہاتھون سے نہوتا اور اونکو سرمایہ قرب اور ذخیرہ معیت ابدی حالت حیات اور ممات مین ساتھ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس عالم فانی و نیز بہشت جاودانی مین بمضمون حدیث شریف
مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ یہ تو خاص و ذات قدسی صفات کا ہے حاصل نہوتا پس نظر بوجوہ مصرحہ
کے حقیر نے اس ارادے کو مصمم اور چند سطرون کی [illegible] مین باوصف ضیق فرصت اور مشاغل کثیرہ دنیاوی کے ترجمہ
کتاب موصوف کا بعبارت اردو باندازہ فہم ناقص اپنے کے تمام کیا اور واضح ہو کہ حقیر نے اس ترجمے مین چند امور کا
التزام کیا ہے اولاً یہ کہ لفظی ترجمہ عبارات عربی کا بلا تقدیم و تاخیر مطلب کے لکھا گیا ہے اگر کسی مقام مین کوئی تقدیم
واقع ہوئی ہو تو سبب اوسکا وہی ترجمہ لفظی ہوگا ثانیاً یہ کہ جس جگہ مین آیات قرآنی اور احادیث نبوی اصل کتاب
مین مذکور تھین اونکو حقیر نے تیمناً و تبرکاً بالفاظہا اس کتاب مین لکھکر ترجمہ اوسکا حاشیے پر لکھا ہے ثالثاً
یہ کہ جو خطوط و کتابت معاملات شام مین باہم خلفاء راشدین اور اونکے عمال کے ہوے اون خطوط کو بھی مع اکثر ادعیہ
اور منقولات متبرکہ صحابہ کرام کے متن کتاب مین اور ترجمہ اوسکا حاشیے پر لکھدیا ہے رابعاً یہ کہ جو اشعار رجزیہ
عرب کے مواقع لڑائی مین بطور رجز کے درج اصل کتاب مین اس وجہ سے کہ اونکو اصل مطلب سے کچھ تعلق نہ تھا حقیر نے وہ تمام
اشعار اپنے موقع مین مع ترجمے اوسکے حاشیے پر ثبت کیے خامساً یہ کہ حقیر نے برعایت اختصار کے نام رواۃ کے
ترجمے مین نہین لکھے اور صرف **واقدی** رحمۃ اللہ کی روایت پر حوالہ کیا ہے ناظرین با تمکین
کی خدمت مین التماس یہ ہے کہ ہر چند حال علم و فضل خاندانی آبا سے کرام حقیر کا اکثر لوگون کو معلوم ہے اور
اس دیار مین مشہور بین الجمہور ہے لیکن یہ وصف اضافی حقیر کے مطلب کو کافی نہین ہوسکتا ہے کیونکہ
حقیر کی علوم مین بمجواے بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ بَصِیْرَۃٌ حقیر کو خود یقین اور معلوم ہے پس اگر کہین
کوئی سہو اور غلطی واقع ہو تو امید عفو ہے وَالْعَفْوُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَأْمُوْلٌ
وَالْاٰنَ اَشْرَعُ فِی الْمَقْصُوْدِ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْمَعْبُوْدِ وَمِنْہُ الْمَبْدَءُ وَاِلَیْہِ الْمُنْتَہٰی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

واقدی رحمہ اللہ نے ثقات سے روایت کی ہے کہ جب جناب رسالتمآب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اس عالم ناپایدار سے انتقال فرمایا اور امر خلافت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ پر قرار پایا اور ابتدای زمانہ خلافت صدیق میں مسیلمہ کذاب اور سجاح وغیرہ مدعیان نبوت قتل
اور مقہور ہوئے اور فتح یمامہ کی حاصل ہوئی اور بنو حنیفہ مارڈالے گئے اور اہل عرب نے اطاعت حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کی قبول کی تب حضرت صدیق نے بدل ارادہ اس امر کا کیا کہ لشکر مومنین کو بجانب ملک شام کے اور
واسطے لڑائی اہل روم کے بھیجیں پس ایک روز اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یکجا کر کے اون سے کہا کہ
سمجھو تم لوگ اس بات کو کہ اللہ تعالے نے تمکو فضیلت اسلام کی عطا فرمائی اور تمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گردانا اور تمہارے ایمان اور یقین کو زیادہ کیا ہے اور تمکو کھلی ہوئی مدد بخشی ہے چنانچہ جناب احدیت جل شانہ
قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور اس بات کو
بھی جانو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدل ارادہ فرمایا تھا کہ اپنی ہمت عالی کو بجانب ملک شام
مصروف فرماویں لیکن خداوند تعالے شانہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلالیا اور اختیار کی
اونکے واسطے وہ چیز جو اوسکے نزدیک ہے آگاہ ہو کہ تحقیق میں قصد رکھتا ہوں اس امر کا کہ لشکر مسلمانوں کا مع اہل
وعیال اونکے بجانب ملک شام بھیجوں اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش از وفات خود ہمکو اس بات کی
خبر دی فرمایا تھا زُوِیَتْ لِیَ الْاَرْضُ فَرَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَیَبْلُغُ مُلْکُ اُمَّتِیْ مَا زُوِیَ لِیْ مِنْهَا
پس تم سب کا اس بات میں کیا مشورہ ہے تمہیں رحمت کرے اللہ تعالے پس سب اصحاب اور مومنین نے بالاتفاق یہ جواب دیا
کہ ہم آپکے حکم کے تابع ہیں جہاں ارشاد ہو ہمکو بھیجیے کیونکہ خداوند تعالے شانہ قرآن مجید میں فرماتا ہے وَاَطِیْعُوا
اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس جواب کے سننے سے بہت خوش ہوے

اور خطوط بنام ملوک یمن اور امرائے عرب و اہل مکہ معظمہ کے ایک ہی لفظ و عبارت سے روانہ کیے وھو ھذا
بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ عتیق بن ابی قحافۃ الی سائر المسلمین سلام علیکم فانی احمد اللہ
الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد عولت ان اوجھکم الی
الشام لیاخذوھا من ایدی الکفار الطغام اللئام فمن عول منکم علی الجہاد فلیبادر علی طاعۃ
الملک الوہاب بعد اسکے لکھا انفروا خفافا وثقالا وجاھدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ
اور ان خطوط کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ روانہ فرمایا جابر بن عبد اللہ کی
روایت ہے کہ بہت دن نہیں گذرے تھے مگر تھوڑے دن کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے واپس آکر حضرت صدیق رضی اللہ
عنہ کو خوشخبری آنے اہل یمن کی سنائی اور کہا کہ نہیں پڑھکر سنایا میں نے آپکا خط کسی کو مگر یہ کہ دوڑا وہ
بجانب طاعت خدا کے اور آپکا حکم منظور و قبول کیا اور سب اپنے اپنے گروہ اور سامان اور زرہ و تیر و ذخیرہ سامان
جنگ کی ساتھ آمادہ روانگی و حضوری خدمت آپکے ہوئے ہیں اور میں پیشتر یہ خوشخبری لوگوں کی آنیکی لیکر آیا ہوں
اور جنھوں نے فرمانبرداری آپکی بحالت ژولیدہ موئی اور غبار آلودگی کی منظور کیا وہ لوگ دلیران یمن اور سواران
بہادر اور رئیس ہان کے ہیں اور مع اپنے اہل و عیال کے روانہ ہو چکے ہیں اور قریب ہے کہ پہنچ جاویں آپ انکی ملاقات کو
آمادہ رہیں پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوئے اور وہ دن تو گذر گیا اور دوسرے دن
ارباب مدینہ کو آثار آمد فوج مجاہدین معلوم ہوئے پس آئے ارباب مدینہ حضرت صدیق کے پاس اور آگاہ کیا
انکو اس حال سے پس حضرت صدیق مسلمانوں کو ہمراہ لیکر واسطے استقبال لشکر مجاہدین کے سوار ہوئے اور ظاہر کیا
انھوں نے اپنی آراستگی اور جماعت کو اور بلند اور ظاہر کیا نشانوں کو پس نہیں عرصہ گذرا تھا مگر اندک تا اینکہ
ظاہر ہوا لشکر اور گروہ سواروں کا اس حیثیت سے کہ ایک قوم کے پیچھے دوسری قوم اور ایک قبیلہ کے بعد دوسرا قبیلہ
اور سب کے آگے قبیلہ یمن سے قوم حمیر تھی زرہیں اور خود پہنے اور کمانیں عربی لٹکائے ہوئے اور آگے انکے
ذوالکلاع الحمیری تھے عمامہ باندھے ہوئے جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہنچے
سلام کیا حضرت صدیق کو اور ظاہر کیا تپاک اور نشان اپنے لشکر اور اپنی قوم کا اور اشعار عربی متضمن بہادری اور
لڑائی اپنی کے پڑھے پس حضرت صدیق کلام انکا سنکر ہنسے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ یا علی کیا نہیں سنا تھا
تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اذا اقبلت حمیر و معھا نساؤھا تحمل اولادھا
فابشروا بنصر اللہ للمسلمین علی اھل الشرک اجمعین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا سچ ہے میں نے بھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سنی ہے جیسا کہ تمنے سنا تھا انس بن مالک کہتے ہیں اور [illegible] روایت
کی ہے کہ جب قوم حمیر مع لشکر اور لڑکے بالے مال و متاع اور چارپایوں کے [illegible]

سوار پر سے باندھے ہوی آئے اور آگے اوس جماعت کی **قیس بن ہبیرة المرادی** سردار اونکی تھے
جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے پتا اور نشان اپنی قوم اور مسکن کا دیا اور اشعار عربی
متضمن بہادری اپنی قوم کی پڑھے پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے دعای خیر اونکو دی اور وہ آگے بڑھے مع اپنے لشکر کے
پھر پیچھے اونکی قبائل طی دکھائی دیے اور آگے اوس جماعت کی **حابس بن سعید الطائی** سردار اونکی تھے
پس جب وہ قریب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پہونچے حابس نے واسطے تعظیم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے
ارادہ اوترنے کا پشت گھوڑی سے کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے قسم دیکر اونکو اوترنے سے منع فرمایا اور مصافحہ
اور سلام کرکے شکریہ اونکی آنیکا بیان فرمایا پھر اوس قبیلے کے پیچھے قوم **ازد** کی بڑی بھاری جماعت آئی اور آگے
اونکی **جندب بن عمرو الدوسی** تھے اور اس گروہ میں **ابو ہریرہ** رضی اللہ عنہ کمان و ترکش باندھے ہوے
شامل تھے جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو اس حیثیت سے دیکھا ہنسے اور فرمایا کہ تمہارے آنے کا کیا سبب ہے
تم تو لڑائی کی طریقے سے کمتر واقف ہو ابی ہریرہ رضی نے کہا کہ میرے آنیکے دو سبب ہین ایک یہ کہ جہاد کی ثواب مین داخل ہون
دوسرے یہ کہ ملک شام کی میوہ جات کھاؤن حضرت صدیق رضی اللہ عنہ یہ جواب اونکا سنکر ہنسے اور بعد ہنسی کے
قوم **بنو عبس** آئی اور آگے اوسکے سردار اونکی **میسرہ بن مسروق عبسی** تھے اور اونکے پیچھے قوم کنانہ اور
آگے اونکے **قثم بن اشیم الکنانی** تھے اور ان سب قبائل کی لڑکے بالے عورتین گھوڑی اونٹ وغیرہ اونکی ساتھ تھے
پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سب کیفیت ہر قوم کی دیکھی بہت خوش ہوے اور شکر خدا کا ادا کیا پھر
یہ سب قوم گرد مدینہ طیبہ کی ہر گروہ جدا جدا اوترے بعدہ جب لوگ کثرت سے جمع ہوگئے اور بسبب کم ملنے ضروریات
کھانے اور دانے اور چارے کی لوگون کو تکلیف ہونے لگی سردار ہر قبیلے نے یکجا ہوکر مشورہ کیا کہ حضرت صدیق
رضی اللہ کی خدمت مین جاکر درخواست کرو کہ ہمکو بجانب ملک شام کے روانہ کرین کسواسطیکہ اس مقام مین
بسبب کثرت جماعت کی تکلیف اور سختی ہوتی ہے پس وہ سب سردار بعد اس مشورے کے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور سلام کرکے اونکے سامنے بیٹھ گئے اور ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اس خیال سے
کہ کون شخص اونمین کا بموجب قرار داد مشورے کے عرض حال کرتا ہے پس اونمین سے جسنے پہلے عرض حال کیا
وہ **قیس بن ہبیرة المرادی** تھے اونہون نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ہمکو
ایک کام کا حکم دیا اور ہمنے بپاس اطاعت خدا و رسول کی اور بخواہش جہاد اوسکے قبول کرنے مین جلدی کی اور ہمارا
لشکر پورا ہوگیا اور سب سامان درست ہے اور اس شہر مین بوجہ کم ملنے ضروریات کے ہمکو تکلیف اور تنگی ہوتی ہے اسواسطیکہ
شہر تمہارا ایسا نہین ہے جسمین بقدر کثرت شتر اور اسپ کی جگہہ ہو اور نہین فراخی ہے اوترنے والے لشکر کو پس اگر
ظاہر ہوا ہے تمکو کوئی سبب اوس امر مین جسکا تمنے قصد کیا تھا پس ہمکو حکم دیجیے کہ اپنے اپنے شہرون کو پلٹ جاوین

اور اسیطرح ہر گروہ کی سردار نے عرض کیا پس جب سب کہہ چکے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ای اہل مکہ
اور ای آنے والے اور ملکون سے قسم ہی خدا کی کہ مین تمہاری سختی اور ایذا نہین چاہتا ہون اور یہ توقف میرا
روانگی مین صرف بانتظار یکجا اور پورے ہونے سب گروہون کے تہا جو آپ اسکے سب سردارون نے کہا
کہ اب ہم لوگون مین سے کوئی پیچھے باقی نہین رہگیا ہی آپ خدا کی برکت اور مدد پر نظر کر کے ہمکو روانہ مقام مقصود
کیجیے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اوسیوقت پاپیادہ اوٹھ کھڑے ہوے
اور حضرت **عمر** اور حضرت **عثمان** اور حضرت **علی** رضی اللہ عنہم و سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور مثل اونکے
اور صحابہ قوم **اوس** اور **خزرج** سے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ہوکر جس مقام مین لشکر مجاہدین کا
تہا وہان کو روانہ ہوے مسلمانان لشکر یہ خبر سنکر خوش ہوی اور تکبیرین کہنے لگے اور جواب دیا اونکو پہاڑون نے
بسبب گونجنے اونکی آوازون اور اونکی کثرت کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ وہان پہونچکر ایک اونچی جگہ مین کھڑے ہوے
اور مسلمانون کی لشکر کو ملاحظہ فرمایا اور دیکہا لوگون کو کہ بہر لیا ہی انہون نے بیچ بیچ پس چمکنے لگا چہرہ اونکا خوشی سے اور دعا مانگی
کہ ای اللہ میری صبر عطا کر ان لوگون کو اور مدد دی انکو اور نہ ڈال کر انکو انکے دشمنون کی ہاتہ مین پہر جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے
سب سے پہلی یزید بن ابی سفیان کو اپنے پاس بلایا اور اونکو ایک ہزار سوارون پر لشکر مسلمانون سے سردار مقرر کیا اور ایک نشان فوج
بنا کر اونکو دیا پہر حضرت صدیق نے اونکی بعد بلایا ایک شخص کو قوم بنی عامر سے جنکا نام ربیعہ بن عامر تہا اور وہ بڑے شہسوار اور بہادر ملک حجاز
مین مشہور تہی پس اونکو بہی ایک ہزار سوارون پر سب قسم کے لوگون سے سردار کیا اور ایک نشان فوج کا بنا کر اونکے سپرد کیا
بعد اوسکے یزید بن ابی سفیان سے فرمایا کہ ربیعہ بن عامر سردار اشراف اور آبرو دار ہین اور اونکی بہادری اور بزرگی
تمکو معلوم ہے سو مین نے اونکو تمہاری ساتہ اور تمکو اونپر امیر مقرر کیا تمکو چاہیے کہ اپنے لشکر کے آگے اونکو رکہو
اور اونکے مشورے سے کام کرو اور اونکی رای کے خلاف نکرو یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ آپکا فرمانا مجکو بخوشی خاطر
منظور ہی پہر وہ دونون ہزار سوار مسلح اور تیار ہوی اور یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سوار ہوکر مع اپنی فوج
ہمراہی کے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئے اور رخصت ہوی حضرت صدیق رض پاپیادہ اونکی ساتہ چلے
تب یزید بن ابی سفیان نے کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو خدا کی غضب سی شرم معلوم ہوتی
کہ ہم سوار ہوکر چلین اور آپ پاپیادہ ہون یا آپ بہی سوار ہولین یا ہم سواری سی اوتر پڑین حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہ مین سوار ہونگا اور نہ تمکو اوترنے دونگا اور مین اپنی اس خدا کا اجر اللہ تعالی سے
امید رکہتا ہون چنانچہ اوسی حال سی اونکی ساتہ ثنیۃ الوداع تک چلکر وہان ٹہر گئے اور یزید بن ابی سفیان
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ہمکو کچہ وصیت
فرماوین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس مضمون کی کلمات وصیت ارشاد فرمائی کہ جب وقت کوچ کرو تم مقام

ساتھیون کو تیزروی کی سختی نکرو اور نہ جدا ہو تم اپنے لشکر سے اور اپنے کام مین ساتھیون سے مشورہ لیا کرو
اور طریقہ عدالت اختیار کرو ظلم و جور سے دور رہو کسواسطے کہ ظالم کو رستگاری نہین ہوتی ہے ظالم دشمن پر فتحیاب
نہین ہوتا ہے اور اس آیت پر عمل کرو وَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ وَمَنْ
یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ
اور جب دشمن پر فتح پاؤ پس نہ مار ڈالو چھوٹے لڑکے اور نہ کم سن اور نہ بڈھے ضعیف کو اور نہ عورت کو اور نہ جاؤ
نزدیک درخت خرمے کے اور نہ جلاؤ کھیتون کو اور نہ کاٹو پھلتے ہوے درخت کو اور نہ کاٹو کوچین جانورون کی مگر
وہ جانور جنکا کھانا حلال ہے اور جو عہد و پیمان کفار سے کرو اوسمین بیوفائی نکرو اور صلح کو نہ توڑو اور قریب ہے کہ تمہارا
گذر ایسی قوم پر ہوگا جو اپنی عبادت خانون مین بیٹھے رہتے ہین اور گوشہ نشینی کو خدا کی راہ مین بیٹھنا جانتے ہین حالانکہ
ایسا نہین ہے بلکہ یہ بات صرف اونکی خواہش اور پسندیدگی نفس سے ہے پس اونکی عبادت خانون کو نہ کھودو اور اون
لوگون کو قتل نکرو اور ایک قوم اور تمکو ملینگے کہ وہ کفار اور گروہ شیاطین اور بندہ صلیبان ہین اور منڈائی ہین
وہ درمیان اپنے سرون کو کہ وہ مشابہ ہوے سر اونکے مشابہ گرد قطا جانور کے ہین پس بلند کرو تم اونکے سرون پر تلوارین
اپنی یہان تک کہ اختیار کرین وہ لوگ دین اسلام یا ادا کرین جزیہ کو درانحالیکہ وہ ذلیل اور خوار ہون یہ وصیت فرماکر
حضرت صدیق نے کہا اے امیرو تمکو اللہ کے سپرد کرتا ہون اور یزید بن ابی سفیان سے مصافحہ اور معانقہ کیا اور
ربیعہ بن عامر سے بھی مصافحہ کیا اور فرمایا کہ اے ربیعہ ظاہر کرو تم شجاعت اور بزرگی اور دکھاؤ اپنی بمقابلہ قوم بنی اصفر
کہ خدا تمکو تمہاری مراد کو پہونچا دے اور ہمکو تمکو بخشے راوی نے کہا ہے کہ بعد اس گفتگو کے یزید بن ابی سفیان
اور ربیعہ بن عامر منزل مقصود کو روانہ ہوے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مع ہمراہیان اپنی بجانب مدینہ طیبہ
کے معاودت فرمائی اور جب یزید بن ابی سفیان کچھ دور مدینہ منورہ سے بڑھ گئے چلنے مین جلدی کی ربیعہ بن عامر
نے کہا اوس سے کہ یہ شتابی ہوی خلاف حکم اور وصیت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے یزید بن ابی سفیان
نے جواب دیا کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جیسا کہ ہمکو تمکو روانہ فرمایا ہے اوسیطرح عنقریب لشکر مسلمانون کو بھی پیچھے
ہمارے روانہ فرماوینگے سو میری تیزروی کا سبب یہ ہے کہ ہم پہلے سے ملک شام مین پہونچین پس شاید قبل پہونچنے
اور لشکر کے ہمکو فتح حاصل ہو اور اس وجہ سے ہم تین خصلتین حاصل کرین ایک خوشنودی خدا اور اوسکے رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے رضامندی ہمارے خلیفہ کی تیسرے لوٹنا اموال کفار کا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے
ربیعہ بن عامر نے کہا کہ بہتر جسطرح جی چاہے سب زور اور قوت اللہ برتر کے اختیار مین ہے پس روانہ ہوے وہ بجانب
وادی قرای کے اس قصد سے کہ براہ تبوک اور جابیہ بجانب دمشق پہونچین واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ جب یہ خبر بواسطہ بعض قوم عرب نصرانی کے جو مدینہ منورہ مین تھے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچی ہرقل نے

سب اپنے ارکان دولت کو جمع کر کے کہا کہ ای قوم بنی اصفر جان لو تم اس بات کو کہ جب تک تم بموجب حکم اپنے دین کے
پابند احکام شریف کے تھے اور جادۂ خدا پر جیسا کہ انجیل میں ہے قائم تھے تب تک جس بادشاہ نے ملک شام کا قصد کیا
تم اوس پر غالب ہوے چنانچہ کسریٰ ابن ہرمز نے لشکر فارسی کو ساتھ تم پر چڑھائی کی تھی اوسکو ہزیمت ہوئی اور ترک نے
تم پر غلبے کا قصد کیا تھا اونھون نے شکست پائی اسیطرح قوم جرامقہ کو تمنے بھگا دیا مگر جب سے تمنے تغیر اور تبدیل احکام
دین میں کیا اور ظلم کو شعار اپنا گردانا اور مجرم خدا ہوے تب سے بہ پاداش ان باتون کے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کو بھیجا
کہ زیادہ اوس سے کوئی ضعیف نہ تھی اور کبھی ہمارے دلون میں یہ خیال نہیں گذرتا تھا کہ وہ لوگ ہمسے ملک کیواسطے
جھگڑا کرینگے پس اونکو ملک کے قحط اور اونکی بھوک نے اونکو ہمارے ملک میں پہونچایا اور اونکے پیغمبر کے خلیفہ نے اونکو
ہماری طرف بھیجا ہے کہ ہمارا ملک چھینکر ہمکو نکالدین پھر ہرقل نے سب مفصل حال روانگی لشکر اہل اسلام کا بیان کیا
بجواب اوسکے سب ارکان دولت نے کہا کہ ای بادشاہ تو ہمکو اونکے مقابلے میں روانہ کر کہ ہم اونکو ارادے سے باز رکھینگے
اور اونکے شہر میں جاکر اونکے کعبے کو کھود ڈالینگے اور سب کو اونہین سے نکھوٹینگے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہے کہ جب ہرقل نے یہ کلام خوشی اور مستعدی اپنے ارباب دولت کا سنا آٹھ ہزار سوار بہادر اپنی افواج سے علیحدہ کیے
اور چار شخصون کو اپنے مردان مبارز سے اوس فوج پر سردار مقرر کیا **ایک** کا نام باطلیق **دوسرا** بھائی اوسکا کہ
نام اوسکا جرجیس تھا **تیسرا** حاکم شہر کا لوقا بن شمعان **چوتھا** صلیبا حاکم غزہ اور عسقلان اور یہ چارون شخص
شجاعت اور عقل میں ضرب المثل تھے پھر اون لوگون نے زرہیں پہنیں اور اپنے ساز و سامان سے درست اور طیار ہوے
اور اونکے مہتر ترسایان نے اونکے واسطے نماز نصرت کی پڑھی اور دعای فتح مانگی کہ ای اللہ مدد دے اوس شخص کو جو ہم میں سے
حق پر ہو اور جو خوشبو کی چیز اونکے عبادتخانون میں جلائی جاتی تھی اوسکی دھونی اون چار شخصون پر دی اور معمودیہ کا
پانی اونپر چھڑکا پھر وہ سردار مع اپنی فوج کے روانہ ہوے اور اوسکے آگے قوم عرب نصرانی تھی راہ بتلانے کیواسطے **واقدی**
رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ یزید بن ابی سفیان مع اپنی فوج کے تین دن قبل پہونچنے لشکر روم کے بمقام تبوک داخل ہوے تھے
جب چوتھے روز صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک سے ارادہ کوچ کا کیا تھا کہ اوسیوقت لشکر روم کا وہان
پہونچا پس جب اوڑتی ہوئی گرد اونکے لشکر کی مسلمانون نے دیکھی تب مسلمان ہوشیار ہو گئے اپنی جانون پر اور یزید بن
ابی سفیان نے ایکہزار مسلمانون کو اپنے لشکر سے پوشیدہ بطور کمین کے بٹھا دیا اور ربیعہ بن عامر کو اونپر سردار مقرر کیا
اور ایک ہزار سوار سے آمادہ جنگ لشکر روم ہوے اور لڑنے کے واسطے صفین ترتیب دین اور مسلمانون کو نصائح اور
ذکر نعمتہای خدا کا کیا اور کہا کہ جانلو تم لوگ ای مسلمانو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مدد کا وعدہ فرمایا ہے اور بہت الوف
فرشتون کو بھیجکر تمہاری کمک کی ہے اور قرآن شریف میں کہا ہے كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِينَ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ اور یہ لشکر تمہارا

جو ملک شام مین واسطے جہاد کے بمقابلہ قوم بنی اصفر کے داخل ہوا ہی اور تم یقین جانو کہ گویا اور لشکر مسلمانون کا پہونچکر
تم مین ملگیا ہی پس تم مسلمانون کی گمان کو اپنی نزدیک جانو اور احتیاط رکھو اس بات کی کہ دشمن تمہاری قتل مین امید کرین
اور مدد کرو تم اللہ کی اللہ تعالی تمہاری مدد کریگا پس یزید بن ابی سفیان مسلمانون کو یہ نصائح کر رہی تھی کہ اوسی وقت
لشکر روم کا سامنی نمودار ہوا پس جب رومیون نی قلت لشکر مسلمانون کی دیکھی اور سمجھی کہ سوائے اس جماعت کی اور کوئی
اونکی پیچھے نہین ہی ایک نی دوسرے سی اپنی زبان مین باواز خشمگین کہا تم جانی دو ان لوگون کو جو تمہارا ملک
لینے کو آئی ہین اور پردہ دری تمہاری حرمت کی اور قتل تمہاری بادشاہونکا چاہتی ہین اور طلب نصرت کی کرو تم صلیب سے
کہ وہ مدد دیگی تمکو پھر یہ کہکر رومیون نے مسلمانون پر حملہ کیا اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہمت در
اور قلب ساقت ہوا اپنی باراداہ لڑائی کی اونکی لشکر مین ملگئی اور لڑائی شروع ہوگئی اور غلبہ و ہجوم کیا رومیون نی اوپر اور بوجہ
اپنی کثرت کی یہ جانا کہ یہ لوگ ہمارے قبضے مین آگئی کہ اسی حالت مین ربیعہ بن عامر اور ہزار سوار لشکر مسلمانون کی
کمین گاہ سی نکلی اور باواز بلند تکبیر کہتی ہوئی اور درود پڑھتے ہوئی گھوڑے عربی دوڑا کر رومیون پر حملہ کیا جب
رومیون نی یہ حال دیکھا ہمتین اونکی ٹوٹ گئین اور اللہ تعالی نے اونکی دلون مین خوف مسلمانون کا ڈال دیا
پس وہ فورا پیچھے پھرے اور ربیعہ بن عامر نے باطلیق سردار لشکر رومیون کو دیکھا کہ وہ اپنی ساتھیون پر لڑنیکی
تاکید اور ترغیب کرتا ہی یہ کیفیت دیکھکر ربیعہ بن عامر نے جانا کہ وہ رومیون کا سردار ہی پس حملہ کیا اوسپر اور ایسے
زور سی اوسکی نیزہ مارا کہ اوسکی سینہ سی توڑکر دوسرے جانب نکلا اور گر پڑا وہ بیہوش ہوکر زمین پر پس جب رومیون نی
یہ حال دیکھا بھاگ نکلی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالی نے فتح اور نصرت نازل فرمائی
واقدی رحمہ اللہ نی **روایت** کی ہی کہ اس لڑائی مین دو ہزار دو سو سوار رومی مارے گئی اور ایک سو بیس مسلمان
شہید ہوئی کہ اکثر اونمین سے قوم سکاسک ہی تھی اور جب رومیون کو ہزیمت ہوئی جرجیس نی کہا اونسی کہ افسوس ہی تمپر
کہ اب مین کون منہ لیکر ہرقل بادشاہ کی سامنی جاؤنگا حالانکہ شکست ہمکو ایک چھوٹے لشکر مسلمانون سی ہوئی کہ اونھون نی
دلیری کرکے زمین کو ہماری لاشون سی بھر دیا اور ہمارے بڑون کو قتل کیا پس مین نہ پھرونگا جب تک کہ بدلا اپنی
بھائی باطلیق کا نہ لونگا یا مین بھی اوسی سی جا ملونگا پس جب رومیون نی یہ کلام سنا بعضون نی بعض کی تعریف کی اور
اظہار رضامندی اور بعض کو ملامت کی اور باراداہ لڑائی کی پھری اور قصد لڑائی اور حملے کا کیا پس جب ٹھہرے وہ اپنی
جگہون مین خیمے کھڑے کئی اونھون نی اور بواسطہ ایک شخص عرب نصرانی کی جسکا نام **قداح بن واثلہ** تھا
مسلمانون کی پاس کہلا بھیجا کہ ایک شخص عاقل اور بزرگ سے اپنی لشکر سی ہماری پاس بھیجین تاکہ ہم دریافت کرین
کہ وہ لوگ ہمسی کیا چاہتی ہین **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ جب قداح بن واثلہ نی مسلمانون کی لشکر مین
آکر ادای پیغام کیا تب ربیعہ بن عامر نی چاہا کہ رومیون کی لشکر مین جاوین یزید بن ابی سفیان نی اون سے کہا کہ

تمہارے جانے مین مجھکو تمہارے واسطے اندیشہ ہے کیونکہ کل تمنے ایکبڑے شخص کو اونکی قوم سے قتل کیا ہے ربیعہ بن عامر نے
یہ آیت پڑھی قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا اور کہا کہ مین تمسے اور سب مسلمانون سے یہ وصیت
کیے جاتا ہون کہ تمہاری نگاہ اور ہمت میری طرف مصروف رہے کہ اگر رومی میرے ساتھ بیوفائی اور فریب کرین اور
اسوجہ سے مین اونپر حملہ کرون پس تم بھی اونپر حملہ کرو یہ کہکر ربیعہ بن عامر گھوڑے پر سوار ہوے اور مسلمانون سے
سلام علیکم کرکے بجانب لشکر دشمن کے روانہ ہوے جب قریب لشکر اور خیمے بادشاہ کے پہونچے قداح بن وائلہ نے
اونسے کہا کہ بادشاہ کے لشکر کی تعظیم کرو گھوڑے سے اوترو ربیعہ بن عامر نے کہا کہ مجھسے تو یہ ممکن نہین ہے کہ عزت سے
ذلت اختیار کرون اور مین گھوڑا اپنا دوسرے کو نہ دونگا اور سوا دروازہ خیمے کے بیچ مین کہین نہ اوترونگا
اور اگر خلاف اسکے مجھسے چاہتے ہو تو مین ابھی پھرا جاتا ہون کسواسطے کہ ہمنے تمہارے پاس پیغام نہین بھیجا تھا
بلکہ تمہارا پیغام ہمارے پاس آیا تھا پس قداح نے یہ حال رومیون سے بیان کیا اونہون نے کہا کہ یہ مرد عربی اپنے کلام مین
راستگو ہے آنے دو اونکو جسطرح سے وہ چاہین پس ربیعہ بن عامر خیمے کے قریب پہونچکر گھوڑے سے اوترے اور گھوڑے کی
باگ اپنے ہاتھ مین لیے ہوے زمین پر بیٹھ گئے پس جرجیس نے اونسے کہا کہ اے برادر عربی باوجود اس بات کے کہ تم ضعیف ترین
اقوام تھے ہمارے نزدیک ہو اور یہ خیال ہرگز ہمارے دلون مین نہ تھا کہ تم ہمسے لڑوگے تم کس امر کو ہمسے چاہتے ہو
ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ ہم صرف تمسے یہ چاہتے ہین کہ تم دین اسلام مین داخل ہو اور جو ہم کہتے ہین اور کرتے ہین
وہی تم بھی کہو کرو اور اگر یہ امر تمکو منظور نہو جزیہ دو اور اگر جزیہ دینے مین بھی انکار ہو پس تلوار حکم ہے ہمارے تمہارے
بیچ مین جرجیس نے کہا کہ کیا قباحت اور کون چیز تمکو اس امر کی مانع ہے کہ تم ملک فارس پر چڑھائی کرو اور ہمسے راہ و رسم
اور دوستی رکھو ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ بہ نسبت اہل فارس کے تم ہمارے ملک سے قریب ہو اور اللہ تعالی نے اپنی کتاب عزیز
مین فرمایا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ يَلُونَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً جرجیس نے پوچھا کہ کوئی کتاب بھی تمپر اوتری ہے
ربیعہ بن عامر نے کہا ہان جیسے انجیل تمہارے نبی پر اوتری ہے جرجیس نے کہا اچھا ہمارے ساتھ صلح کرو تم اپنی اور ہماری قوم کیساتھ
اس شرط پر کہ دیوین ہم ہر مرد کو تمہارے لشکر سے ایک دینار اور ایک وسق غلہ اور تمہارے لشکر کے سردار کو ایک سو دینار اور دس وسق
غلہ اور تمہارے خلیفہ کو ایک ہزار دینار اور ایک سو وسق غلہ اور ہمارے تمہارے اس بات کی لکھا پڑھی ہو جاے کہ نہ تم ہمسے لڑو
اور نہ ہم تمسے ربیعہ بن عامر نے جواب دیا کہ یہ بات نہین ہوسکتی ہے ہمارا تمہارا معاملہ وہی ہے جو پہلے ہم کہہ چکے ہین کہ
دین اسلام اختیار کرو یا جزیہ دو یا تلوار کا سامنا ہے جرجیس نے کہا کہ دین اسلام تو ہم کسیطرح قبول نہین کرسکتے ہین گو ہم
سب کے سب مار ڈالے جاوین کسواسطے کہ اپنے دین کا بدل ہمکو کسیطرح نہین دکھائی دیتا ہے اور مرجانا تو ہم ادا جزیہ سے
آسان اور سہل جانتے ہین اور لڑائی مین تو ہمسے زیادہ تم لوگ خواہشمند نہین ہو کہ ہمارے لشکر مین اولاد بطارقہ اور
عمالقہ اور لڑائی اور نیزہ اور تلوار کے لوگ ہین پھر جرجیس نے ایک ترجمان سے کہا کہ سقیفانہ تیر سا بات کر اسوقت ہمارے سامنے حاضر

کہ اونسے امور دین کی گفتگو کرے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نے ایک بڑے دانا اور معتبر بطریق کو
جو اونکے دین اور شرع کے مسائل خوب جانتا تھا اس لشکر کے ساتھ بھیجا تھا سو وہ شخص جرجیس کے سامنے آکر بیٹھا اور جرجیس نے
اوس سے کہا کہ ای باپ ہمارے دریافت کر تو ہمارے لیے اس مرد سے حالات اونکے دین اور شرع کے پس بطریق نے ربیعہ ابن عامر سے کہا کہ
ہماری کتابوں مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی ایک نبی عربی ہاشمی قریشی پیدا کریگا اور علامت اونکی نبوت کی یہ ہوگی کہ اللہ تعالی
اونکو آسمان پر بلاویگا سو یہ بات واقع ہوئی یا نہین ربیعہ بن عامر نے کہا ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی
چنانچہ خود اللہ تعالی قرآن مجید مین اوسکی خبر دیتا ہی سُبْحَانَ الَّذِيٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ
الْاَقْصَا الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ پھر اوس شخص نے کہا کہ ہماری کتابون مین مذکور ہی کہ خدا اونکی امت پر ایک مہینے کا
روزہ فرض کریگا ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے روزہ فرض کیا ہی اور اپنی کتاب مین یہ فرمایا ہی شَهْرُ رَمَضَانَ
الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ اور دوسری جگہ فرمایا ہی كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ
پھر اوسنے کہا کہ ہماری کتب مین یہ بات لکھی ہی کہ اونکی امت سے جو کوئی ایک نیکی کریگا اوسکے لیے دس نیکیان لکھی جاوینگی اور جو کوئی ایک برائی کریگا
اوسکے واسطے ایک ہی برائی لکھی جاویگی ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہی مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا
وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا پھر اوسنے کہا کہ ہماری کتابون مین لکھا ہی کہ اللہ تعالے اونکی امت کو حکم کریگا کہ
اوسپر درود بھیجا کرین ربیعہ بن عامر نے کہا سچ ہی اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا پس شخص مذکور یہ سب جوابات ربیعہ بن عامر کے سنکر
متعجب ہوا اور سرداران روم سے اوسنے کہا کہ حق انہین قوم کے ساتھ ہی پھر بعد اس گفتگو کے ایک دربان نے جرجیس سے کہا کہ
یہ وہی عرب بدو ہی جسنے تیری بھائی بالیلیق کو مار ڈالا ہی پس جب جرجیس نے یہ کلام سنا لال ہوگئین آنکھین اوسکی غصے
سے اور چاہا اوسنے ربیعہ بن عامر پر حملہ کرے مگر ربیعہ بن عامر اوس حالت کو دیکھکر مثل بجلی کے فوراً اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑے ہوے
اور دست بقبضۂ شمشیر ہوگئے اور جلدی کی جرجیس پر اپنی تلوار کے وار سے پس ڈال دیا اوسکو زمین پر بیہوش اور مردہ اور
دوڑے بطارقہ اور اوسپر حملہ کیا تب ربیعہ بن عامر اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر آمادہ مقابلہ ہوے اور حملہ کیا رومیون پر اور دیکھا
یزید بن ابی سفیان امیر لشکر مسلمانون نے سامنے سے اس حال کو پس کہا اونھون نے مسلمانون سے کہ دشمنان خدا نے صحابی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم یعنی ربیعہ بن عامر کے ساتھ بیوفائی اور فریب کیا پس چلو اور تم اونکو جانے نہ دو پس
حملہ کیا مسلمانون نے اور ملگئے دونون لشکر ایکجا اور خوب مضبوطی سے روم سے لڑے تھے کہ اوسی حالت مین ایک لشکر مسلمانونکا
بسرداری **شرحبیل بن حسنہ** کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائی دیا اور جب اوس لشکر کے مسلمانون نے
اپنے بھائیون مسلمانون کو رومیون سے لڑتے دیکھا حملہ کیا اونھون نے رومیون پر اور گھیر لیا اونکو اور خوب
تیغ زنی کی اونکے سرون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اوس آٹھ ہزار جماعت

رومیون سی ایک شخص بھی زندہ نہ بچا کر اہل عرب نی لیا تھا اونکو گھوڑے دوڑا کر سب پر ہوئی تا شام کی تبوک سے اور
سب مال و اسباب اونکا مسلمانون کی قبضے مین آگیا پھر ہمراہیان یزید بن ابی سفیان نی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
اور اونکے ساتھیون سی ملاقات کی اور سب ایک جگہ اوتری اور شرحبیل بن حسنہ نی سب مال لوٹ کا یکجا کر کی یزید
بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر سی مشورہ کیا سو اون دونون سردارون نی یہ کہا کہ مناسب ہی کہ سب مال جو رومیون سے
ہاتھ لگا ہی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی حضور مین بھیجا جاوی تا کہ مسلمان اوسکو دیکھکر قصد جہاد رومیون کا کرین
پس اس رای کو سبھون نی پسند کیا اور سب مال اسباب سوای ہتھیارون اور سامان جنگ کی واسطی تقویت مسلمانون کی
ہمراہی شداد بن اوس اور پانچون سوار کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا اور مسلمانون نے بانتظار آمد لشکر کی
بمقام تبوک قیام کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب شداد بن اوس وہ سب مال و اسباب
لیکر مدینہ منورہ مین پہونچے اور وہان کی مسلمانون نی اوسکو دیکھا بڑی خوشی سی آوازین لا الہ الا اللہ و
اللہ اکبر کی بلند کین کہ شور اونکی آوازون کا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی کانون تک پہونچا پس اوس شور کی
سبب اوسکا استفسار فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ شداد بن اوس اور مال اسباب کو جو رومیون سی ہاتھ آئین
بلا ہی لیکر آئی ہین پس یہ ذکر ہو رہا تھا کہ اوسی وقت شداد بن اوس مع ہمراہیان اپنی کی آپہونچے اور سواریون سے
اوترکر مسجد شریف نبوی مین علی ساکنہا الف التحیۃ والثناء داخل ہوکر اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی پڑھین پھر قبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کیا اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور مین آئی اور سلام کرکے
مبارکباد فتح کی دی اور تمام سرگذشت لڑائی رومیون کی بیان کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سجدہ شکر اللہ تعالی
جل شانہ کا ادا کیا اور بہت سے صحابہ کو شگون نیک فتح اہل اسلام کا تصور فرمایا اور اوس مال و اسباب سے دوسرا لشکر
مسلمانون کا آراستہ کیا اور ایک خط بطلب اہل مکہ بعد از بسم اللہ کے واسطے جہاد کے لکھا و هو هذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم من ابی بکر عبد اللہ عتیق ابن ابی قحافۃ الی المسلمین من اہل مکۃ وحولہا سلام
علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد
فانی قد استنفرت من قبل المسلمین الی جہاد عدوہم وفتح بلاد الشام وقد کتبت الیکم
لتسرعوا الی ما امر ربکم سبحانہ وتعالی حیث یقول انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم
وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون وہذہ الآیۃ نزلت فیکم وانتم
احق بہا واولی من صدق بہا وقام بحکمہا فمن نصر دین اللہ فاللہ ینصرہ ومن بخل بنفسہ
عن ذلک استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید ○ سارعوا الی جنۃ عالیۃ قطوفہا دانیۃ
اعدہا اللہ للمجاہدین والمہاجرین والانصار ومن اتبع سبیلہم وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ○

اور اس نامی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر کرکے عبد اللہ بن حذافہ کو حوالہ کیا پس عبد اللہ وہ نامہ لیکر
روانہ ہوے اور مکہ معظمہ مین پہونچکر اہل مکہ کو آواز دی جب اہل مکہ یکجا ہوے عبد اللہ بن حذافہ نے وہ خط پڑھکر
اون لوگون کو سنایا پس سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ قبول کی ہمنے دعوت
اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سچا جانا ہمنے قول اونکا اور حارث بن ہشام اور عکرمہ بن ابی جہل نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ باز رہین سکے ہم مدد دینے دین خدا سے اور کب تک راہ دیکھین اور باز رکھین گے ہم اپنی جانون کو
اون لوگون سے جنھون نے سبقت کی ہمپر لڑائیون مین اور بہ تحقیق پہونچا مطلب کو وہ شخص جسنے سبقت کی کہ اگر
پیچھے رہے ہم سبقت کرنیوالون سے پس شاید کہ ہم بھی پیچھے ملنے والون مین لکھے جائین پس روانہ ہوے عکرمہ بن
ابی جہل ساتھ چودہ سو آدمی اپنی قوم کے بنی مخزوم سے اور روانہ ہوے سہیل بن عمرو ساتھ چالیس آدمیون کی قوم عامر سے
اور حارث بن ہشام بھی انکے ساتھ ہوے اور دیگر اہل مکہ معظمہ نے بھی ساتھ دیا کہ تعداد کل اس جماعت کی پانچ سو تھی
اور اسیطرح حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط قوم ہوازن اور ثقیف کو بھی لکھا تھا سو اوس قوم کے بھی چار سو
آدمی بجانب مدینہ منورہ روانہ ہوے **واقدی** رحمہ اللہ نے عبد اللہ ابن سعید اور اونھون نے ابی عامر ہوازنی
سے **روایت** کی ہے کہ ابی عامر نے کہا کہ ہم طائف مین تھے جسوقت یہ خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا
ہمارے پاس پہونچا پس اوس خط کے پڑھتے ہی چار سو آدمی قوم ہوازن و ثقیف سے چلکر راستے مین اہل مکہ سے ملاقی ہوے
کہ ہم وہ سب ملکر نو سو آدمی سوار تھے اور ہر شخص ہم مین کا یہی کہتا تھا کہ ہم مین سے ہر ایک شخص نو سو سوار رومی کا مقابلہ
کر سکتا ہے پس ہم سب بالاتفاق مدینہ منورہ مین پہونچکر بمقام بقیع اوترے جب یہ حال حضرت صدیق کو معلوم ہوا
حضرت صدیق نے ہمارے پاس کہلا بھیجا کہ اپنے بھائیون کے پاس روانہ ہو تم یعنی جس مقام مین شرحبیل بن حسنہ اور
یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر ہین پس روانہ ہوے ہم لوگ جرف کو اور وہان بیس روز قیام کیا اور مسلمان آکر
ہم مین ملتے جاتے تھے شداد بن اوس نے جو اس جماعت مین تھے **روایت** کی ہے کہ آئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
مع جماعت مہاجرین اور انصار کے ہمارے پاس اور کھڑے ہوے اور خطبہ پڑھا پس حمد و تعریف بیان کی اللہ تعالی کی پھر کہا
کہ اے لوگو اللہ تعالی نے مسلمانون پر فرض کیا ہے جہاد کو اور ثواب اوسکا بڑا ہے اللہ تعالی کے نزدیک پس اچھی کرو تم اپنی اراد
اور نیتون کو تاکہ بڑھ جاوین نیکیان تمہاری اور جلدی چلو اے بندگان خدا بجانب عمل کرنے فرض اپنے پروردگار اور
سنت اپنے نبی کی اور نہین ہے یہ کام مگر ایک دو نیکیون کا یا فتح یا شہادت پس جو شخص شہید ہوگا تم مین سے جا ملیگا گذرے ہوے
لوگون مین اور جو پھر جائیگا تم مین سے پس بہتر خبر دینا اوسکا اللہ تعالی کو ذمہ ہے اور چار سو مسلمان قوم حضر موت کے آکر
اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک نامہ اصید بن سلمہ کلابی اور قوم بنی کلاب کو بھی لکھا اور واسطے جہاد روم کے
اونکو بلایا تھا پس جسوقت کہ پہنچا ابن سفیان ابن عوف کلابی نے بطور خطبہ پڑھنے کے قوم کلاب سے کہا کہ اے قوم بنی کلاب

پرہیزگاری اختیار کرو اور روانہ ہو تم بجانب خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مدد دو دین محمدی کی کرو پس ایک شخص پیر
نے قوم بنی کلاب سے جو بار بار ملک شام میں گیا تھا کہا کہ اے ضحاک تم ہمکو ایسی قوم سے لڑنیکو کہتے ہو جنکے واسطے عزت اور قوت
اور لشکر اور گھوڑے بیشمار ہیں اور اہل عرب طاقت اونکے مقابلے کی نہیں رکھتے ہیں کیونکہ یہ لوگ بھوکے ضعیف جماعت کے تھوڑے ہیں ضحاک نے کہا
کہ جو فتح اور نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہوئی تھی وہ بسبب کثرت لوگوں اور ہتھیار کے نتھی بلکہ وہ نصرت اظہار دین حق کیواسطے
تھی جس دین پر اللہ نے اونکو بھیجا تھا چنانچہ ہنگام غزوہ بدر کے ہمکو تین سو تیرہ آدمی ہمراہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
تھے اور قریش کے پاس لشکر اور ہتھیار سے بہت کچھ سامان تھا اور ہمیشہ فتح و نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھی اونکی وفات تک کہ
اس عالم سے انتقال فرمایا اور جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوئے اونکو تمنے دیکھا ہے اون لوگوں کو
جو بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین اسلام سے پھر گئے تھے کیونکر مارا ہے اونکو مغلوب کیا اور کوئی تعریف تمہارے
خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مسلمانوں کی نزدیک نہوگی جب تک کہ تم مسلمانوں کی کمک نکروگے جیسا کہ قوم حمیر اور قوم طے نے کیا ہے
پس میں اللہ تعالی کی قسم تمکو دیتا ہوں کہ تیار کہلاؤ تم اپنی قوم کو درمیان اہل عرب کے حال آنکہ اہل عرب میں اونٹ گھوڑے جماعت ہتھیار میں تم سے
زیادہ ہو پس اللہ سے ڈرو اور حکم خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مان لو راوی نے کہا ہے کہ جب قوم بنی کلاب
نے یہ گفتگو ضحاک کی سنی کھل گئیں آنکھیں اونکی اور جوانمردی کی اونھوں نے واسطے جہاد کے پس سوار ہوئے اونٹوں پر
اور کوتل کر لیا عربی گھوڑوں کو اور آئے میدان مدینہ منورہ زادہا اللہ تعظیما و تشریفا میں ساتھ ہتھیار اور سلاح اور گھوڑوں پر
سوار ہوئے اور مدینہ طیبہ میں پہونچکر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور حضرت صدیق اونکے آنے سے خوش ہوئے
اور ایک نشان فوج اوس جماعت کے واسطے بنا کر سپرد ضحاک بن سفیان کیا اور اونکو حکم دیا کہ لشکر اسلام میں جا ملو اور
ضحاک نے بہت گھوڑے اونٹ اپنے ساتھ لا کر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حضور میں اس خواہش سے نذر کیے تھے کہ جہاد روم میں
وہ کام آئیں راوی نے کہا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے وہ گھوڑے بہ رنگ سرخ و سفید دیکھے بہت خوش ہوئے
اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے خیل الدنیا محجلۃ طلیقۃ راوی نے
بیان کیا ہے کہ اس لشکر کے جمع ہونیکا شور ہو گیا اور اولاد مہاجرین و انصار کے بھی لوگ آ کر اس لشکر میں
شریک ہوئے اور بمقام جرف پورا ہوا لشکر اور حضرت صدیق نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے اس تمام لشکر پر امین الامۃ
ابو عبیدہ بن الجراح کو سردار مقرر فرماویں اور کسی اور شخص کو اس لشکر کے طلیعہ پر امیر مقرر کریں سو یہ امر سعید بن خالد
بن سعید بن العاص کے واسطے جو جوان بزرگ تھے تجویز کیا اس وجہ سے کہ سعید نے حضرت صدیق سے کہا تھا کہ اے خلیفۂ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ نے ارادہ اس امر کا کیا تھا کہ لشکر کا ایک امیر طلیعہ پر اور امیروں کے
میرے باپ کو مقرر فرماویں تب مسلمانوں نے اس معاملے میں آپس میں گفتگو کی تھی پس آپ نے اونکو معزول
فرمایا اور حال یہ ہے کہ میرے باپ نے اپنے نفس کو راہ خدا میں وقف کیا تھا اور میں نے بھی اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ میں

قید کیا ہو اور بیعت آپ کی دعوت اور بیعت کا قبول کرنیوالا ہون پس اگر آپ مجکو امیر طلیعہ اس لشکر کا مقرر فرماوین
تو اللہ تعالے سے لڑائی مین مجکو عاجز نہ دیکھیگا راوی نے کہا ہی کہ سعید اپنے باپ سے زیادہ بزرگ منش اور ہوشیار تھا
پس حضرت صدیق رض نے اونکی درخواست کو منظور فرمایا اور نشان فوج اونکے واسطے بناکر اونکو دیا اور دوہزار سوار
عرب پر اونکو امیر کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سب حال
گفتگو سعید بن خالد کا اور خواہش اونکی درباب امارت لشکر اور مقرر ہونا اونکا اس کام پر سنا تو یہ امر اونکو اچھا
نہ معلوم ہوا اور حضرت صدیق رض کے پاس آئے اور کہا کہ ای خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ نشان تمنے سعید بن
خالد کو واسطے بنایا ہی اور اونکو اوس شخص پر جو اوس سے بہتر ہی ترجیح دی ہی اور جو گفتگو سعید بن خالد نے بوقت بنانے
نشان کے تمسے کی وہ سب مین نے سنی ہی سو مین بقسم بخدا کہتا ہون کہ تم جانتے ہو کہ سعید نے اوس قول سے یعنی یہ کہ
مسلمانون نے اونکے باپ کی مقدمہ مین گفتگو کی سوا ئے میرے اور کسیکو مراد نہین لیا ہی حالانکہ قسم ہی خدا کی کہ
مین نے اونکے باپ کے مقدمہ مین کوئی کلام نہین کیا اور نہ مجکو اون سے دشمنی ہی پس جب حضرت صدیق رض نے یہ کلام
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سنا بہت گران گذرا او نیز دو وجہون سے ایک معزول کرنا سعید بن خالد کا دوسری عمل کرنا
خلاف رای حضرت عمر رض کے کسواسطے کہ وہ حضرت عمر رض کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور حضرت عمر رض ہوا خواہ مسلمانون کے تھے
اور اونکا ایک تقرب و منزلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل تھی پس اوٹھہ کھڑے ہو حضرت صدیق رض
او حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس جاکر یہ حال بیان کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے
کہ عمر رضی اللہ عنہ کو اصلاح اور بھلائی دین کی منظور رہتی ہی اور اونکو کسی مسلمان کے ساتھ دل مین دشمنی نہین ہے
پس حضرت صدیق نے قول حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا قبول کرکے ابی اروی الدوسی کو سعید بن خالد
کی پاس بھیجا اور یہ پیغام دیا کہ میری نشان کو میری پاس پھیر بھیجو جب یہ پیغام بمقام جرف سعید بن خالد کو پہنچا نشان
مطلوبہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پھیر بھیجا اور کہا قسم ہی خدا کی مین کافرون کی ساتھ لڑونگا تحت نشان ابی بکر
صدیق کے جس جگہ ہوا اور جسکے ہاتھ مین ہو کیونکہ مین اپنے نفس کو اللہ تعالی کی راہ مین قید کرچکا ہون واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس فکر مین تھے کہ کس شخص کو امیر طلیعہ لشکر
ابی عبیدہ بن الجراح کا کرنا چاہیے کہ اس اثنا مین سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور حرث بن ہشام آئے
اور یہ لوگ ہتھیار بند اور خواہشمند اس امر کے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اونکے واسطے نشان سرداری فوج کا
بنا دین پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اون لوگون کو دیکھکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس امر کا مشورہ کیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ امر تو کرنیکا نہین ہی پس حرث بن ہشام نے حضرت عمر رض سے کہا کہ تم قبل اسلام کے
ہمارے واسطے شمشیر بران تھے اب کہ اللہ تعالی نے ہمکو تمکو ہدایت اسلام کی کی سو ہم کچھ پاس قرابت تم مین نہین دیکھتے

حال آنکہ اللہ تعالیٰ نے پاسداری قرابت کا حکم کیا ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس امر مین اونھین کو
مقدم گردانتا ہون جو پہلے ایمان لائے ہین سہیل بن عمرو نے کہا کہ اگر تمہاری یہی رای ہے کہ سابقین کو مقدم
گردانو تو قسم ہی خدا کی کہ ہم نافرمانی نہ کرینگے اور جو خرچ ہمنے بایام جاہلیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی لڑائی
مین کیا ہی اوسکا دوچند ہم راہ خدا مین خرچ کرینگے اور جسقدر مدت کہ ہم بمقابلہ لڑائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
کے ٹھہرے ہین اوسکے دو حصے اب بمقابلہ دشمنان خدا لڑینگے اور عکرمہ بن ابی جہل نے کہا کہ ای لوگو مین خدا کو
اس بات پر گواہ کرتا ہون کہ مین نے اپنا نفس اور اپنے ساتھیون کے نفوس کو اور اونہی مال کو راہ خدا مین قید کیا ہی
اور ہم کبھی جہاد سے نہ پھرینگے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کلام اونکا سنکر یہ دعا مانگی اَللّٰھُمَّ بَلِّغْھُمْ
اَفْضَلَ مَا یَأْمُلُوْنَ وَاجْزِھِمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص
بن وائل السہمی کو اپنے سامنے بلایا اور ایک نشان فوج اونکے سپرد کرکے فرمایا کہ مین نے تمکو اس لشکر یعنی
اہل مکہ معظمہ اور ثقیف و طائف و ہوازن و بنی کلاب کا سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین فلسطین کے
اور ابی عبیدہ بن الجراح کی کمک کرو تم اگر وہ اوسکے خواہان ہون تمسے اور کوئی کام بدون اونکی صلاح
اور مشورہ کے نکرنا پس روانہ ہو تم برکت دی خدا تم مین اور تمہارے ساتھیون مین پس عمرو بن العاص
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا کہ تم کو میری شدت اور سختی دشمنان دین پر اور صبر میرا جہاد مین
معلوم ہی سو تم خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے واسطے سفارش اس امر کی کرو کہ مجھکو ابو عبیدہ
بن الجراح پر سردار مقرر کرین اور میرا لڑنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تمنے دیکھا ہی اور مین خدا سے امید
رکھتا ہون کہ میرے ہاتھون سے بلاد شام فتح اور دشمنان دین ہلاک ہون حضرت عمر رضی نے کہا جو تمنے یہ اپنے حالات کا
ذکر کیا مین اوسمین کچھ تکذیب اور کلام نہین کرتا ہون لیکن مین اس امر مین خوش نہونگا کہ تم ابو عبیدہ بن الجراح رضی
امیر مقرر ہو کہ میرے نزدیک ابو عبیدہ رضی کا مرتبہ تمہارے مرتبے سے بڑھکر ہی اور وہ سابق الایمان ہین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے اونکی حق مین ارشاد فرمایا ہی اَبُوْ عُبَیْدَۃَ اَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عمرو بن العاص نے کہا کہ اگر مین ابو عبیدہ
امیر مقرر کیا جاؤن تو یہ امر باعث کمی اونکی مرتبے کا نہین ہوسکتا ہی حضرت عمر رضی نے کہا افسوس ہی تیرے ای عمرو اس بات کا
کہ بیان تمہارا تو دلیل ہی اس امر کی کہ اس درخواست سے غرض تمہاری صرف حصول مرتبہ اور بزرگی دنیا ہی سو ڈرو ای عمرو
خدا سے اور نہ طلب کرو تم کچھ سوا بزرگی آخرت کی عمرو بن العاص نے کہا کہ درحقیقت بات تو یہی ہی جو تمنے کہا پھر بعد اس گفتگو کے
عمرو بن العاص آمادہ بردانگی ہوئے اور اہل مکہ اور بنو کلاب و ہوازن و ثقیف وغیرہ سے اونکے ساتھ ہوئے اور مہاجرین
اور انصار واسطے ہمراہی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ٹھہر گئے اور عمرو بن العاص نے اپنے ہمراہی لشکر کا سعید بن
خالد کو مقدمۃ الجیش کیا ابو الدردا نے بیان کیا ہی کہ مین عمرو بن العاص کے لشکر مین تھا اس سفر مین تھا

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو جو عمرو بن العاص کو بوقت رخصت کے وصیت فرمائی تھی اور خلاصہ یہ ہی کہ ڈرتے رہو تم
اللہ تعالی سے ہر حال چھپے ہوئے اور ظاہر میں اور شرم رکھو اللہ تعالی سے حالت تنہائی مین کہ وہ تمہارے کام کو دیکھتا ہے اور
یہ تو تم جان چکے ہو کہ تم سے بہتر اور باعزت لوگون پر مین نے تمکو سردار کیا ہے اور کام آخرت کا کرو اور اللہ کو اپنے کام سے
راضی رکھو اور اپنے ساتھیون پر مثل باپ کے شفقت کرو اور چلنے مین شتابی نکرو اور ساتھیون کی خبر گیران رہو کہ اون مین
ضعیف لوگ بھی ہین اور تمکو بہت دور جانا ہے قال اللہ تعالی ناصر دینہ لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ۝
اور جب تم مع اپنے اس لشکر کے روانہ ہو تو اوس راہ کو بچا جس راہ مین یزید بن ابی سفیان اور ربیعہ بن عامر اور شرحبیل
بن حسنہ گئے ہین بلکہ براہ ایلہ جاؤ کہ اوس راہ سے ارض فلسطین کو پہونچ جاؤ گے اور لوگ خبر رسان اور جاسوس مقرر کر کے
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجکر اونکا حال دریافت کرو پس اگر سنو کہ وہ اپنے دشمن پر غالب ہین تو تم اون دشمنون سے
جو ارض فلسطین مین ہین لڑو اور اگر اونکو تم سے کمک کی خواہش ہو تو لشکر کو کمک کے واسطے ایک کے پیچھے دوسرا
بھیجتے جاؤ اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی جہل اور ہشام بن حرث اور سعید بن خالد کو مقدمۃ الجیش اس لشکر کا کرو
اور جس کام کے واسطے مین نے تمکو مقرر کیا ہے اوس مین سستی اور کاہلی نکرو اور ڈرو تم کاہلی سے اور کثرت دشمنون کی
دیکھکر یہ نہ کہو کہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو ایسی جگہ بھیجا ہے کہ ہم مقابلہ نہین کر سکتے کیونکہ تمنے
بہت جگہ کثرت کفار اور قلت مسلمانون کی اپنی آنکھ سے دیکھی ہے اور معاملہ جنگ خیبر اور فتح مسلمانون کی بھی تمکو
معلوم ہے اور تمہارے ساتھ صحابۂ مہاجرین اور انصار اہل بدر سے ہین سو اونکی پاسداری اور بزرگداشت اور حفظ مراتب
اور حقوق اونکی کا کرنا اور اون پر کوئی دست درازی اپنی حکومت کی نکرنا اور اس بات کا غرور اپنے دل مین نہ لانا کہ مجھکو ابو بکر نے
اسوجہ سے سردار اونکا کیا ہے کہ مین اون سے بہتر ہون اور فریب نفس سے ڈرتے رہنا اور اپنے کو مثل ایک اپنے ہمراہیون کے سمجھنا
اور جس وقت جس امر کا قصد کرنا اوس مین اون لوگون سے مشورہ لے لینا اور نماز کا التزام رکھنا اور کوئی نماز بے اذان نہ پڑھنا
اور جب نماز کا وقت آوے اذان کہنا تا کہ تمہارے ساتھی سنین پھر ارادہ نماز کا کرنا پس جو کوئی ہمراہیون سے تمہارے ساتھ نماز
پڑھیگا اوسکے واسطے بہتر ہوگا اور جو اپنے قیامگاہ مین پڑھیگا اوسکو بھی اجر ہوگا اور تم خود ایلچیون کی بات چیت مین مالک
رہنا اور دشمنون سے نڈر نرہنا اور اپنے ساتھیون کو قرآن مجید پڑھنے کی تاکید کرنا اور اونکا ہمسائی کے واسطے ساتھیون باری باری
سے مقرر کرنا پھر تم خود اسکی نگران رہنا اور رات کو اپنے ہمراہیون کے ساتھ زیادہ یکجائی اور نشست رکھنا اور جب کسی ہمراہی کو
بعوض کسی امر خلاف شرع کے عقوبت کرنا زیادہ شدت اوس مین نکرنا اور سزا کو بھی بیچھوڑ دینا کہ زیادہ تر دلیری اوسکو ہو جاوے
اور جب تک تمکو امکان ہو سکے ڈرسے نہ مارنا کیونکہ تم بیخوف نہین رہ سکتے ہو اوس شخص سے کہ جا ملے دشمنون مین اور کمک کرے اونکی تمہارے
اوپر اور نہ برملا کرنا کسیکے بھید کی بات کو اور اکتفا کرنا ظاہر اور کھلی ہوئی اونکی باتون پر اور اپنے کام مین کوشش کرتے رہنا
اور بوقت مقابلہ دشمن کے یاد اور تصدیق خدا کی کرنا اور کلام کرنے مین وصیت کو مقدم رکھنا اور اپنے ساتھیون پر حکم اس کا

کرنا کہ خیانت نکرین اور بحالت ثبوت خیانت کی سزا دینا اور وقت نصیحت کی کلام مختصر کہنا اور اصلاح رکھنا اپنی نفس کی تاکہ
اصلاح پذیر ہو رعیت تمہاری اور امام اور پیشوا انہین ہوتا ہی مگر وہ شخص جو اپنی فعل و عمل مین بہ نسبت رعیت کی نزدیکی
خدا کی ملحوظ رکھی اور مین نی سردار کیا ہی تمکو تمہارے ساتھیون اہل عرب پر پس ہر گروہ کی منزلت اوسکی قدر پہچانتے رہنا
اور بہ نسبت اونکی مثل باپ کی مہربان رہنا اور کوچ کی وقت اپنی لشکر کی خبر گیری رکھنا اور کچھ لشکر بطور طلیعہ کی اپنی فوج
کی آگی مقرر کرنا اور جس شخص سی راضی ہو اوسکو نگرانی کیواسطی پیچھے لشکر کی رکھنا اور دشمن کی مقابلی مین صبر کرنا اور
پیٹھ پیچھے نہ پھیرنا کہ اسمین ضعف اور عاجزی تمہاری ثابت ہوگی اور بالالتزام رکھنا اپنی ساتھیون کو قرآن پڑھنی پر اور
مذاکرہ امور زمانہ جاہلیت اور کفر سی اپنی ساتھیون کو باز رکھنا کہ ایسی باتون سی آپس کی دشمنی پیدا ہوتی ہی اور تازگی
اور خوبی دنیا سی احتیاط رکھنا اوسوقت تک کہ جا ملو تم گذشتگان گرسنہ شکم سی اور اپنی تئین اون لوگون مین ملانا جنکی
مدح قرآن شریف مین مذکور ہی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ ابو درداء رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جسوقت حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ یہ وصیت عمرو بن العاص کو کر چکی تھی اوسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بھی اوس جگہ موجود تھی
پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روانہ ہو ساتھ برکت اور مدد خدا کی وصیت کرتا ہون مین تمکو اس بات کی
کہ خدا سی ڈرتے رہو اور اوسکی راہ مین جہاد اور کفارون کو قتل کرو کہ اللہ مدد کرتا ہی اوس شخص کی جو مدد کرتا ہی اللہ کی پس
روانہ ہوا لشکر مسلمانون کا جسکی تعداد نو ہزار تھی بسرداری عمرو بن العاص کی بارادہ فلسطین کی اور جب یہ لشکر ایک کوس
سے آگی پہونچ گیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی نشانہای فوج واسطی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی بنایا اور اونکو تمام لشکر
مسلمانون پر سردار مقرر کیا اور حکم دیا کہ مع اپنی ہمراہیان کی بجانب زمین جابیہ روانہ ہون اور کہا کہ ای امین الامۃ
جو وصیتین مین نی عمرو بن العاص کو کی ہین وہ تم سب سن چکی ہو اب مین تمکو رخصت کرتا ہون پس مع انہوی مسلمان بجانب
منزل مقصود کی پھر بعد رخصت کرنے ابو عبیدہ بن الجراح کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی خالد بن الولید المخزومی کو
اپنی پاس بلایا اور سردار کیا اونکو قوم بنی لخم اور جذام پر اور ساتھ کیا اونکی لشکر جسکی تعداد نو سو سوارون کی تھی اور دیا خالد
بن الولید کو نشان حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو سیاہ رنگ تھا اور یہ نو سو سوار وہ لوگ تھی جو اکثر لڑائیون مین
سامنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لڑی تھی پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نی خالد بن الولید سی فرمایا کہ ای ابا سلیمان
مین نی اس لشکر پر تمکو سردار مقرر کیا پس روانہ ہو تم بجانب زمین ایلہ اور فارس کی اور مین اللہ تعالی سی امید اس بات کی
رکھتا ہون کہ فتح کریگا اللہ تعالی اوس ملک کو تمہارے ہاتھ سی اور مدد دیوے تمکو پس روانہ ہوی خالد بن الولید بجانب ملک عراق کے
روکھیم بن عامر نے بیان کیا ہی کہ تھا مین اوس لشکر مین جسکو حضرت صدیق نی عمرو بن العاص کی ساتھ بجانب ایلہ اور
فلسطین کی بھیجا تھا اور حضرت نشان عمرو بن العاص کی سعید بن خالد کی سپرد کیا تھا مین نی اونکو کہ نشان کو بلند کی ہوئی اپنی پاس

اور اشعار رجز پڑہتے تہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لشکر مسلمانون کو بجانب ملک شام و عراق روانہ کر کے مدینہ طیبہ مین واپس تشریف لائے اور وہ اللہ تعالیٰ سے دعا فتح و نصرت کی مسلمانون کے واسطے مانگتے تہے اور اوسوقت حضرت صدیق کے دل مین مسلمانون کے واسطے ایک قلق اور غم پیدا ہوا کہ آثار اوسکے اونکے چہرے سے نمایان تہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکہکر پوچہا کہ یہ قلق کس امر کا ہے تمکو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجکو مسلمانون کیواسطے قلق ہے اور مین اللہ سے امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ مسلمانون کو اونکے دشمنون پر غالب کرے اور ایسا نکرے کہ مسلمانون کو کسی معاملہ لڑائی اور جہاد مین مجکو غم لاحق ہووے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی مجکو کبہی کسی لشکر مسلمانون کی روانگی کا ایسا سرور نہین ہوا جیسا کہ اس لشکر کی روانگی مین بجانب ملک شام کے مین خوش ہوا اور یہ سرور میرا اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے وعدہ فتح ملک شام کا فرمایا ہے اور اللہ کا وعدہ خلاف نہین ہوتا ہے حضرت صدیق نے کہا سچ ہے اور مین جانتا ہون کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا دربارہ فتح ملک شام کے راست ہے اوسمین کچہ خلاف نہین ہے اور بیشک ہم روم اور فارس پر غالب ہونگے لیکن ہم نہین جانتے ہین کہ یہ امر کسوقت مین واقع ہوگا آیا اسی لشکر کے ہاتہ سے ہوگا یا اور دوسرے لشکر کے ہاتہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا سچ ہے ولیکن خدا سے گمان نیک رکہنا چاہیے راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی شب کو حضرت صدیق نے یہ خواب دیکہا کہ عمرو بن العاص اور اونکے ساتہی مسلمان ایک رستہ دشوار گذار مین پہونچے ہین اور کام اونپر سخت ہوگیا ہے پہر عمرو بن العاص نے چاہا کہ اوس رستہ دشوار اور تنگ سے نجات پاوین پس حملہ کیا اونہون نے سوار ہے آپ اوسمین اور ساتہیون نے بہی بمعیت اونکی کی پس ناگہان پہونچ گئے وہ ایک زمین میدان اور سیراب مین اور اوترے وہان اور راحت حاصل کی پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو اوس خواب کے دیکہنے سے سرور حاصل ہوا اور اس خواب کو لوگون سے بیان کیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تعبیر اس خواب کی یہ ہے کہ مسلمانون کو فتح حاصل ہوگی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پہلے عمرو بن العاص اور اونکے ساتہی لوگون کو جنگ مشرکین سے مشقت شدید اوٹہانی پڑیگی پہر اوس مشقت سے نجات حاصل ہوگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ زمانہ جاہلیت اور اسلام مین ہمیشہ معمول تہا کہ عوام الناس ملک شام کے گیہون جو روغن زیت منقی انجیر وغیرہ عمدہ چیزین مدینہ منورہ مین لاکر بیچتے تہے پس جس زمانے مین کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سامان روانگی لشکر کا کر رہے تہے اور عمرو بن العاص کو مامور بروانگی جانب ارض ایلہ اور فلسطین کے کیا تہا اوسوقت بہی یہ لوگ برسم تجارت آئے تہے اور سب معاملہ دیکہا سنا تہا سو اون لوگون نے یہ خبر و نیز حال ماری جانے مشرکین کا بمقام تبوک سے ہرقل بادشاہ روم کو پہونچایا پس ہرقل نے سب اپنے ارکان دولت اور سرداران جنگجو اور بہتر ان رعایان کو اکٹہا کر کے اس حال سے مطلع کیا اور کہا کہ سنو اور آگاہ ہو تم کہ یہ معاملہ وہی ہے جسکی خبر مدت سے مین تمکو دیتا ہون اور بیشک اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس میرے تختگاہ تک مالک ہوجاینگے سو وقت اسکا قریب پہونچا ہے اور ساتہی تمہارے بمقام تبوک مارے گئے

اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لشکر مسلمانون کا تمہاری طرف روانہ کیا ہی کہ اوسکو تم اپنے پاس سے نکالو ہی سمجھ
پس مناسب ہی کہ جو دوڑ کرو تم اور اپنے دین اور شرع اور لڑکے بالے اور مال کیواسطے اونسے لڑو اور اگر اس باب مین
سستی اور کاہلی کروگے تو ملک اور مال تمہارا سب اونکی ملکیت مین آجاویگا پس وہ سب یہ کلام ہرقل کا سنکر اپنے ساتھیون کے
جو بمقام تبوک مارے گئے تھے رونے لگی ہرقل نے کہا کہ رونا چھوڑو کہ یہ کام عورتونکا ہی اور جاکر تم سب بمقام اجنادین جمع ہو
ہرقل کو وزیر نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ اس خبر کو جسکو مضمون نے بیان کیا ہی ہم اونکی زبان سے سنین پس ہرقل نے اونمین سے
ایک شخص عرب نصرانی تنوخ قوم کو سے اپنے سامنے بولایا اور اوس سے پوچھا کہ تجکو مدینہ منورہ چھوڑے سے کتنے دن گذرے ہین
اوسنے کہا کہ پچیس ۲۵ روز گذرے ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ مسلمانون کا سردار کون ہی اوسنے کہا ایک شخص ہین جنکا نام ابوبکر ہی اور
اونھون نے اپنا لشکر تمہارے ملک کو روانہ کیا ہی اور مین نے دیکھا ہی کہ وہ لوگ بڑے مستعد اور مضبوط ہین پھر ہرقل نے پوچھا کہ تونے
ابوبکر کو دیکھا ہی اوسنے کہا کہ ہان مین نے دیکھا ہی اور ابوبکر نے مجھسے ایک چادر چار درم کو مول لیکر اپنے شانون پر ڈال لی تھی
اور دیکھا مین نے اونکو مثل اور سب مسلمانون کے بیدون فرق کے کہ صرف دو کپڑے پہنے ہوے بازارون مین پھرتے ہین اور نگرانی
خلائق کی کرتے ہین اور حق کم زور کا زور آور سے دلاتے ہین اور معاملہ حق مین اونکے نزدیک کم زور اور زور آور برابر ہین پھر ہرقل نے
کہا کہ اونکا حلیہ بیان کرو اوسنے کہا کہ قد اونکا لانبا ہی رنگ گندم گون ہی دونون رخسارے ہلکے اور پتلے ہین اور خوش زبان اور
بیان ہین دانت بہت اچھے ہین پس ہرقل یہ سنکر ہنسا اور کہا کہ وہی خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین اور ہمنے
اپنی کتب مین یہ لکھا دیکھا ہی کہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے وہی کام دین کا کرینگے اور ہمکو یہ بھی اپنی کتابون سے
معلوم ہوا ہی کہ اونکے بعد ایک اور شخص سیاہ چشم دراز قد گندم رنگ حملہ آور مثل شیر کے جسکے ہاتھون سے ہلاکی اور جلاء وطنی دشمنان
دین ہوگی اس کام کو کرینگے پس اوس عرب نصرانی نے کہا کہ اوس شخص کو بھی جسکی صفت تمنے بیان کی مین نے دیکھا ہے
ابوبکر کے ساتھ کہ اونسے کبھی جدا نہین ہوتے ہین ہرقل نے کہا کہ ٹھیک ہوا معاملہ اور مینے تو رومیون کے واسطے بہتری اور فلاح
چاہا تھا مگر اونھون نے میری اطاعت سے انکار کیا اور قریب ہی کہ نکالے جاوینگے روم کی زمین سے وریہ ہی کہ پھر بعد اس گفتگو کے
دلدار کیا ہرقل نے ایک صلیب سونے کی اور سپرد کیا روبیس کو جو سردار اوسکے لشکر کا تھا اور کہا اوس سے کہ مین نے
حاکم کیا تجکو اپنے لشکر پر پس روانہ ہو تو اور باز رکھ اہل عرب کو فلسطین مین آنے سے کہ یہ شہر بہت اچھا فراخ اور میوہ دار ہے
اور اوسی سے ہماری عزت ہی پس روبیس مذکور صلیب کو لیکر اوس دن مع لشکر بجانب اجنادین روانہ ہوا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب عمرو بن العاص مع اپنے ساتھیون کے ارض فلسطین مین پہونچے اور
جانور اونکے کم زور اور لاغر ہوگئے تھے پس وہ ایک مقام سبز اور سیر مین پہونچکر اونسے اور گھوڑون اور اونٹون کو چرنے کیواسطے
چھوڑ دیا پس جاتی رہی لاغری اونکی پھر مہاجرین اور انصار کی جماعت اور اپنے کام مین اونھون نے مشورہ کیا پس وہ مشورہ
کر رہے تھے کہ اسی حالت مین عامر بن عدی جو بہترین مسلمانون سے تھے اوس مقام مین آئے اور اونکے عزیز اقارب

ملک شام مین بہت تھی کہ وہان کے آنے جانے سے اونکی شہرون اور رستون سے واقف ہوگئی تھی اور وہ اوسوقت اپنے
بیگانون کے پاس سے جو ملک شام مین تھی آگئے تھے پس مسلمانون نے اونکو اپنے ساتھ لیا اور عمرو بن العاص کی پاس لیگئے
پس جب دیکھا عمرو بن العاص نے چہرہ عامر بن عدی کا بہت گھبرایا ہوا ہے پوچھا کہ ای عامر تمہارے اضطرار کا کیا سبب ہے
عامر نے کہا کہ میرے پیچھے ایک بڑا لشکر رومیون کا آپہونچا ہے درانتیا ایکا کھینچے ہین اور پھاڑتے ہین وہ لوگ درختون کو
اپنے گھوڑون پر عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا کہ اسے عامر تمنے تو مسلمانون کی دلون کو خوف سے بھر دیا پس ہم اللہ تعالی
سے دشمنون پر مدد چاہتے ہین تم یہ تو بتلاؤ کہ کسقدر جماعت کا تمنے اندازہ کیا ہے عامر نے کہا کہ مین نے ایک بلند پہاڑ پر
چڑھکر دیکھا ہے کہ زنانون اور شیرون اور صلیبون سے تمام وادی الاحمر جو ایک بڑا مقام ارض فلسطین مین ہے
بھرا ہوا ہے اور بقدر ایک لاکھ آدمی کی جماعت میرے اندازہ مین معلوم ہوتی ہے اور مجکو تو اسیقدر حال معلوم ہے
اور تحقیق عند خدا ہی کو ہے اور شخص نے کہ ڈرایا تھا پس جب عمرو بن العاص نے یہ کیفیت سنی کہا اونہون نے کہ اعانت
طلب کرتے ہین ہم اللہ سے اور نہین ہے طاقت اور قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر متوجہ ہوے اونلوگونکی
طرف جو موجود تھے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا کہ ای لوگو ہم تم اس معاملۂ جہاد مین برابر ہین پس
مدد چاہو تم اللہ سے اوسکی دشمنون پر اور لڑو اونسے اپنی دین کیواسطے پس تم مین سے جو مارا جائیگا وہ رتبۂ شہادت کا
پاویگا اور جو زندہ رہیگا وہ سعید و نیکبخت زندگانی کریگا پس تم لوگ اس معاملہ مین کیا رای دیتے ہو سمجھو اسبات پس کلام کو
ہر شخص کو جو رای مناسب معلوم ہوئی اوسنے بیان کی اور ایک گروہ بادیہ اعراب نے عمرو بن العاص سے یہ کہا
کہ ای سردار ہماری رای یہ ہے کہ تم ہم سب کو لیکر بیچ جنگل مین چلو کہ وہ لوگ وہان حملہ کرنے پر قادر نہونگے اور قلعجات
اور گانون کو نچھوڑینگے اور جماعت اونکی متفرق ہوجاویگی اوسوقت ہم اونپر بسبب غفلت کے حملہ کرینگے اگر خدا نے
چاہا بھگا دینگے سہیل بن عامر نے کہا کہ یہ مشورہ تو مرد عاجز کا ہے اور ایک جماعت مہاجرین اور انصار نے کہا
کہ ہمنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھوڑی جماعت سے بہت جماعت کو بھگا دیا ہے اور اللہ تعالی نے
وعدہ مدد دی ہے اور حکم صبر کا فرمایا ہے اور نہین ہے وعدہ اللہ کا ساتھ صابرین کے مگر اچھا اور نیک اور اللہ تعالی نے
قرآن مجید مین فرمایا ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوْا فِيْكُمْ غِلْظَةً ط
اور حال یہ ہے کہ ہم لوگ دشمن کے دریا مین ہین اور وہ درپے ہمارے قتل کی آئے ہین پس عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہ پھیرینگے ہم ان لوگون کے مقابلہ اور لڑائی کفار سے اور نہ کھینچینگے ہم اپنی
تلوارون کو اونسے پس جسکا جی چاہے اونکی مقابلے کو آگے بڑھے اور جسکا جی چاہے پلٹ جاوے اور جو شخص پھیریگا
پس اللہ تعالی اوسکی راہ مین ہے پس جب عمرو بن العاص نے قول مسلمانان نکو سنکر اور کلام عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا
سنا خوش ہوے اور کہا کہ ای بیٹے فاروق کے کیا اچھی بات تمنے کہی گویا تمکو میرے دل کا بھید معلوم ہوگیا کہ میرے

دل مین بھی یہی تھا جو تمنے کہا اور میری تجویز یہ ہی کہ مین تمکو کسیقدر مسلمانون پر سردار کرون کہ وہ میری لشکر کیواسطے
بطور طلیعہ کی ہون اور خبر لشکر کفار کی ہمسے بیان کرین اور دیکھین اور معلوم کرین اس امر کو کہ آیا پاوینگے ہم کوئی لڑائی
کی اونکی ساتھ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو ارادہ تمنے کیا ہی وہ کرو کسواسطے کہ مین اپنی جان کے ساتھ
بخیل نہین ہون اس امر مین کہ اوسکو خدا کی راہ مین صرف کرون پس عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ایک نشان لشکر بنا کر
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیا اور ایک ہزار سوار مسلمانون سے اونکے ساتھ کیے جسمین قوم بنی کلاب اور اہل طائف
اور ثقیف سی تھی اور حکم روانگی کا دیا پس عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مع ہمراہیان کے روانہ ہوئے اور وہ باقی دن
اور تمام رات صبح تک چلنے مین گذرا ناگہ دفعتہً صبح کے وقت ایک غبار انکو دکھائی دیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون
سے کہا کہ یہ گرد تو لشکر کی معلوم ہوتی ہی اور میرا گمان یہ ہے کہ یہ لشکر طلیعہ فوج روم کا ہی پس توقف کیا عبداللہ بن
عمر نے مع اپنے ہمراہیان کے اور ایک قوم نے بادیہ اعراب سے کہا کہ اگر اجازت دو تو ہم جاکر دیکھین کہ یہ گرد کیسی ہی
عبداللہ بن عمر نے کہا کہ ایک کا دوسرے سے جدا ہونا مناسب نہین ہی جب تک نہ معلوم ہووے کہ یہ کیا ہی اور اسی گفتگو مین
غبار قریب لشکر مسلمانون کے آگیا اور دس ہزار سوار رومی دکھلائی دیے جنکو روبیس سردار رومیون نے بطور طلیعہ لشکر کے
بھیجا تھا بسرداری ایک بطریق اپنے ہمراہی کے جسکا نام راوی کو نہین معلوم ہوا تاکہ مسلمانون کے لشکر کی اخبار
دریافت کرکے اوسکو اطلاع دیوین پس جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اوس لشکر کو دیکھا اپنے ساتھیون سے کہا کہ
مہلت نہ دو انکو کہ آخر تمہارے ہی مقابلے کو آئے ہین اور اللہ تعالیٰ تمکو اونپر غالب کریگا اور مدد دیگا اور یقین جانو
اس بات کو کہ بہشت تلوارون کے سایے مین ہی پس مسلمانون نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ باواز بلند کہا
اور حملہ کیا اور سب سے پہلے عکرمہ بن ابی جہل پھر سہیل بن عمرو نے حملہ کیا اور حملہ کیا ضحاک بن سفیان نے
اور للکارا اپنے ساتھیون کو پھر اوسکے پیچھے مہاجرین اور انصار حملہ آور ہوئے اور ملگئین دونون جماعتین اور
کام کیا تلوارون اور نیزون نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہی کہ ہم اوسی واقعہ جنگ
مین تھے کہ دیکھا مین نے ایک سوار رومی بڑے ڈیل ڈول کا کہ وہ داہنی بائین لشکر کے گھوڑا دوڑاتا تھا
پس مین نے اپنے دل مین کہا کہ لشکر کا مالک اور کھنبہ یہی شخص معلوم ہوتا ہی حال آنکہ لڑائی کی گھبراہٹ اور
نامردی اوسپر چھا گئی تھی اور وہ بسبب بڑائی اور بھاری ہونے ڈیل کی شل و نشست کی معلوم ہوتا تھا
پس حملہ کیا مین نے اوسپر اور بڑھایا مین نے اپنے نیزے کو اوسکی طرف اور پیچھے ہٹا اوسکا گھوڑا میرے نیزے کے
پس روک لیا مین نے نیزے کو ضرب سے اور گمان کیا اوسنے بہ نسبت میرے فرار کا اور حملہ کیا مجھپر پس ڈالدیا مین نے
نیزے کو ہاتھ سے اور تلوار کو اوسکی نیزے پر مارا کہ پھل اوسکا کاٹکر نیزے کو شل ایک چوب کی کردیا پھر دوسرا وار تلوار کا
کیا پس قسم ہی خدا کی کہ معلوم ہوا مجھکو کہ گویا مین نے تلوار کو پتھر پر مارا اور سنا مین نے آواز تلوار کی مثل آواز [illegible]

یہان تک کہ دو را ہین کہ تلوار ٹوٹ نہ گئی ہو لیکن تلوار بدستور باقی تھی اور دشمن خدا کا کام شدت ضرب سے تمام ہو گیا تھا
بیچ مین سے ایک اور ضرب تلوار کی اوسکی رگ شانی پر ماری اور وہ مر گیا اور لے لیا مین نے زرہ وغیرہ اسباب اوسکا
پس جب کفار نے اپنے سردار کا یہ حال دیکھا ڈرے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور مسلمان لوگ اونکے قتل مین بسختی آمادہ ہو گئے
اور ضحاک بن سفیان اور حرث بن ہشام کی نیکو کاری واسطے اللہ کے تھی کہ وہ اس واقعے مین مصیبت سخت مین پہنچی تھی
مگر تھوڑے عرصے مین غلبہ دیا اللہ تعالی نے مسلمانون کو مشرکین کے بازو و نیز کہ غالب ہو گئے اونپر اور بہت کفار مارے گئے
اور بہت زندہ پکڑ لیے گئے پس اکٹھا ہوے مسلمان اور اکٹھا کیا اسباب کفار مقتولین اور اسباب لوٹ کا اور مسلمانون نے
آپس مین کہا کہ نہین معلوم کہ اللہ تعالی نے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ کیا معاملہ کیا کہ اونکا پتا نہین معلوم ہوتا ہے پس بعضون نے
کہا کہ وہ مارے گئے اور بعض نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے اور بعضون نے کہا کہ ہمکو اللہ تعالی سے امید یہ ہے کہ اونسے عبد اللہ بن عمر کے ساتھ
سوای بہتری کے اور کچھ نکیا ہوگا کہ وہ اچھے زاہد اور عابد ہین اور بعضون نے کہا کہ اگر عبد اللہ بن عمر ہماری ہاتھ سے گئے تو بیشک فتح
اونکی ایک بال کے برابر بھی ہمارے نزدیک نہین ہے اور مین یہ سب گفتگو مسلمانون کی سنتا تھا اپنے نشان کے پیچھے پس بلند
کیا مین نے آواز کو بقول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اور بلند کیا اور جنبش دی مین نے نشان کو پس مسلمانون نے
جب نشان کو دیکھا پھرے اور میل کیا اونہون نے میری طرف اور پوچھا کہ کہان تھے تم اے سردار مین نے کہا کہ مین سردار لشکر
مشرکین کے ساتھ لڑائی مین مشغول تھا پس مسلمان بہت خوش ہوے اور دعا دیکر کہا کہ فتح اللہ تعالی نے تمہاری برکت سے
دی مین نے کہا کہ فتح تم سب لوگون کے سبب سے ہوئی پھر اکٹھا کیا مسلمانون نے مال اور گھوڑے اور کپڑے اور ہتھیار وغیرہ
مقتولین مشرکین کے اور جو کچھ سو قیدیون کو اونمین سے اور شہید ہوے اس لڑائی مین مسلمانون کے لشکر سے سات آدمی جنکے
نام یہ ہین سراقہ بن عدی نوفل بن عامر سعید بن قیس سالم مولی عامر بن بدر الیربوعی عبد اللہ بن
خویلد المازنی جابر بن راشد الحضرمی اوس بن سلمہ الہوازنی پس چھپا دیا مسلمانون نے اون شہیدون کو مٹی مین
اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اونپر نماز جنازہ کی پڑھی اور کوچ کیا بجانب عمرو بن العاص کے اور پہونچکر سب گذشت اونکو
بیان کی پس خوش ہوے عمرو بن العاص اور اللہ تعالی کا شکر ادا کیا اوسکی نعمت رسانی اور مدد دہی پر پھر طلب کیا عمرو بن العاص
نے قیدیون کو اور چاہا سمجھانا اونکا اوس شخص کو جو عربی زبان جانتا ہو پس تین شخص شامی کے سوا اور کوئی اونمین کا واقف زبان
عرب نہ تھا پس عمرو بن العاص نے اون تینون سے خبر اونکے لشکر کی پوچھی اونہون نے بیان کیا کہ روبیس سردار ایک لاکھ
فوج لیکر آیا ہے اور ہرقل بادشاہ نے اوسکو حکم دیا ہے کہ کسیکو زمین ایلہ تک آنے نہ دیوے اور روبیس نے اس سردار کو جو مارا گیا
و بطریق ملعون اپنی فوج سے بھیجا تھا اور تم اوس فوج کو اپنے قریب پہونچی ہی جانو اور تحقیق روانہ ہوا ہے وہ اور ہلاک
کریگا تم سبکو اسواسطے کہ ہرقل کی بلاد مین رومیون سے زیادہ کوئی شخص ماہر اور آزمودہ کار لڑائی کا ساتھ
اہل عرب کے نہین ہے پس عمرو بن العاص نے یہ سنکر کہا قریب ہے کہ اللہ تعالی اوسکو بھی قتل کریگا جسطرح اوسکا

ساتھی مارا گیا پھر عمرو بن العاص نے اونپر دین اسلام پیش کیا پس کوئی اونمین کا مسلمان نہوا پس عمرو بن العاص
نے مسلمانون سے کہا کہ گویا تم نزدیک ہوا اونکی سرداری سے جو بدلا لینے آتا ہے ہمسے اور ان قیدیون کو زندہ چھوڑنا
ہمارے واسطے ایک بلا ہے پھر حکم دیا کہ اونکی گردنین ماری جائین اور مسلمانون سے کہا کہ طیار ہو جاؤ کیونکہ میرا گمان یہ ہے
کہ کفارون کا لشکر چل چکا ہے تمہاری جانب کو پس اگر وہ ہماری طرف آئے تو ہم ڈالینگے اونکو شدت اور سختی مین بیچ
لڑائی کے اور اگر نہ آئے تو قوت اونکی گھٹیگی اور اگر ہم خود چلکر لڑینگے تو ہم اللہ سے امید فتحیابی کی اونپر رکھتے ہین جیسا کہ
ہمکو پہلے فتح ہوئی دوسرون پر اور اللہ تعالی سے اچھے کام کی ہم امید رکھتے ہین ابو درداء جو مسلمانون کے لشکر مین تھے
روایت کرتے ہین کہ شب کو ہم اوس جگہ مین رہے جب صبح ہوئی کوچ کیا ہمنے پس کچھ راہ طے کی تھی ہمنے کہ دیکھا
ہمنے نو صلیبان کو کہ تحت میں صلیب کے دس ہزار سوار تھے پس جب سامنے اور قریب ہوے دونون لشکر دیکھا ہمنے روبیس کو
مثل نمرود اور [illegible] کے کہ اپنے لشکر کو لڑائی کے واسطے ترتیب دیتا تھا اور اسطرف عمرو بن العاص نے بھی اپنے لشکر کو لڑائی
کے واسطے ترتیب دیا پس بجانب میمنہ کے ضحاک بن سفیان کو اور بجانب میسرہ سعید بن خالد کو مقرر کیا اور ساقہ مین ابو الدرداء
رضی اللہ عنہم ٹھہرے اور قلب مین خود عمرو بن العاص نے اور ساتھی اونکے اہل مکہ معظمہ مہاجرین و انصار نے قرار پکڑا اور
عمرو بن العاص نے مسلمانون کو قرآن مجید کے پڑھنے کا حکم کیا اور کہا کہ جان لو تم کہ اللہ تعالی کا ارادہ ہے کہ تمکو مبتلا کر
کر کے امتحان کرے پس چاہیے کہ صبر کرو تم اللہ تعالی کی بلا پر اور خواہش کرو اللہ تعالی سے حصول ثواب اور بہشت کی پھر بعد
اس کلام کے عمرو بن العاص نے [illegible] جنگ صف بندی کی اور دیکھا روبیس نے صفوف لشکر مسلمانون کو اسطرح سے
کہ باگ سے باگ اور رکاب سے رکاب نہین بڑھتی ہے گویا کہ وہ مشابہ ایک بنائے مضبوط کے ہین اور مسلمان قرآن شریف
پڑھتے ہین اور اونکے گھوڑون کی پیشانی سے نور چمکتا ہے پس معلوم ہوئی خوشبوئی فتح مسلمانون کی روبیس کو اور اوسنے
اپنے نفس کو عاجز دیکھا اور جانا کہ سب سپاہی میرے ہمراہیون کا یہی حال ہوگا پس توقف کیا اوسنے اپنے سرداران سے کہ دیکھیے
مسلمان کیسا کام کرتے ہین اور ٹوٹ گئی غیرت اور ہمت اوسکی **واقدی** نے رحمہ اللہ نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
سے **روایت** کی ہے کہ پہلے جو شخص ہمارے لشکر سے واسطے مقابلہ کفار کے نکلا سعید بن خالد بن سعید بھتیجے عمرو بن العاص
کے تھے پس جب نکلے وہ مقابلے کو پکارا آواز بلند کہ نکلو واسطے مقابلے کے اے اہل شرک اور شام کے پھر بعد کہا کہ بجانب
میسرہ لشکر دشمنان کے حملہ کیا اور بہت لوگون اور دلیرون کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا اونمین پس پریشان کر دیا
اونکی صفون کو اور ہلا دیا اونکے لشکر کو پس دشمنون نے گھیر کر اونکو شہید کیا پس مسلمان اس سانحہ سے بہت ملول ہوے
اور سب سے زیادہ عمرو بن العاص کو رنج ہوا اور بہت افسوس کیا اور کہا کہ گذر گئے سعید قسم ہے خدا کی کہ بیچا اپنی جان کو
ساتھ اللہ کے پھر عمرو بن العاص نے مسلمانون سے کہا کہ اے جوانمردان کون شخص تم مین سے ایسا ہے کہ [illegible]
دو مین کیا چاہتا ہون شریک ہوا چاہتا ہے تاکہ دیکھون مین کہ انجام کار ہمارا کیا [illegible]

پس ضحاک بن سفیان وذو الکلاع الحمیری وعکرمہ بن ابی جہل وحرث بن ہشام ومعاذ بن جبل وابو دردا وعبد اللہ بن عمرو اخنس بن دارم ونوفل وسیف بن عباد الحضرمی وسالم بن عبید اور مہاجرین اہل بدر اور مثل انکے اور لوگون نے ساتھ دینا منظور کیا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ حملہ کیا ہمنے سب کے ساتھ اور ہم سب ستے ہوے تھے تا اینکہ نزدیک دشمنون کے ہو پہنچے ہم پس حملہ کیا ہمنے اونپر اور انکو اس ہماری حملے کا کچھ فکر و خیال نہ تھا کہ وہ مثل پہاڑون لوہے کے معلوم ہوتے تھے پس جب دیکھا ہمنے انکی ثبات اور قرار کو آپسمین ہمنے ایک دوسرے سے کہا کہ انکی سواری کے جانورون کو چھیڑو کہ سوای اسکے اور کوئی صورت انکی ہلاک کی نہین ہے پس انکی جانورون کی شکمین ہمنے نیزون کی نوکین چبھوئین تب اونہون نے جنبش کر کے ہمپر حملہ کیا اور ہمنے اونپر حملہ کیا اور حملہ کیا سب مسلمانون نے اور دکھائی دیتی تھی ہماری جماعت انکی لشکر مین مثل سفید تل کے کہ بیچ جلد شتر سیاہ کے ہو اور اس معرکے مین شعار ہمارا یہ تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ابو الدردا رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ اس لڑائی نے ہمکو اشعار پڑھنے سے باز رکھا تھا اور حال یہ تھا کہ ہم مین سے جو کوئی ضرب لگاتا تھا بسبب کثرت مار دھاڑ کے وہ نہین جانتا تھا کہ مین نے اپنے ساتھی کو مارا یا دشمن کو اور ثابت قدم رہے مسلمان اس لڑائی مین اوس وقت باوجود تھوڑی ہونے اپنی جماعت کے اور سپرد کیا اونہون نے اپنے کام کو اللہ تعالیٰ کے اور ہر مسلمان کے دل مین یہی دعا تھی اَللّٰھُمَّ انْصُرْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلٰی مَنْ یَّخْذُلُ مَعَکَ نَبِیَّکَ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ صبح سے تا وقت زوال ہمارے اونکی لڑائی رہی اور ہوا چلی اور لوگ لڑ رہے تھے اور وہ دعا کی مین نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو تعلیم فرمائی تھی اور دیکھا مین نے بیچ آسمان کے کہ کھل گیا اور میں نے ایک دروازہ اور نکلے اوسمین سے گھوڑے سبز کہ اونکے سوار نشانہا سبز لیے ہوے تھے اور نوکین نشانون کی چمکتی تھین اور پکارنے والا ساتھ فتح کے یہ پکارتا تھا اَبْشِرُوْا یَا اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَتَاکُمُ النَّصْرُ مِنْ عِنْدِ اللہِ تَعَالٰی پس مین نے یہ دیکھکر کہا کہ فتح حاصل ہوئی امت کو یہ برکت دعا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کچھ دیر نہین گذری تھی کہ دیکھا مین نے رومیون نے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوے اور مسلمان اونکے پیچھے تعاقب مین ہین اور منادی آواز فتح کی دے رہا ہے اور تھکے جانور مسلمانون کے زیادہ تر دوڑنیوالے رومیون کے جانورون سے پس مارڈالا ہمنے بیچ اس لڑائی فلسطین کے دس ہزار رومیون کو یا زیادہ اس سے اور رات ہونے تک مسلمان اونکے تعاقب مین چلے گئے اور عمرو بن العاص کو اس فتح کی خوشی ہوئی لیکن فکر انکا مسلمانون مین لگا تھا جنہون نے رومیون کا پیچھا کیا تھا عمرو بن عتاب روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے عمرو بن العاص کو اوس وقت اس حال مین کہ نشان اونکے ہاتھ مین تھا اور ڈالدیا تھا اونہون نے نیزے کو اپنے شانے پر اور بحالت انتشار اوسکو ہاتھ سے ہلاتے تھے اور یہ کہتے تھے کہ جو شخص پھیر لاوے لوگون کو میری طرف پھیرے اللہ اوسکی گمشدہ کو کہ اس اثنا مین دیکھا مین نے

اہل عرب کو کہ پھر ہو آئی ہیں پاس عمرو بن العاص کے اونکا استقبال کیا اور وہ یہ کہتی تھی کہ راضی کیا اللہ کو ان ذاتوں نے
جنہوں نے مشقت اوٹھائی اللہ تعالی کی طلب رضا میں آیا نہیں کافی تھی اسقدر فتح تمکو جو اللہ تعالی نے دی تھی یہانتک
کہ تم نے کافروں کا پیچھا کیا مسلمانوں نے کہا کہ اس تعاقب سے غنیمت مقصود نہ تھی بلکہ صرف بارادہ جہاد تھا پس جب پھر آئے
مسلمان تو تھا اونکو کوئی رنج مگر یہ کہ کچھ لوگ اونمیں سے مفقود الخبر ہو گئے تھے کہ تعداد اونکی اکتیس تھی اور سعید
بن عباد الحضرمی و نوفل بن دارم و سالم بن رویم و شہاب بن شداد منجملہ اونکے تھے اور سوائے انکے یمن کے لوگ اور بادیہ کے
لوگ تھے پس عمرو بن العاص کو اونکے مفقود الخبر ہونے سے بڑا رنج ہوا بعدہ مراجعت کی اپنی لشکر کی طرف اور کہا کہ
اللہ تعالی اونکے ساتھ نیکی چاہتا ہے اور نواحی عمرو نے انکار کرتا ہے اوسکی اور نماز پڑھائی مسلمانوں کو وہ نمازیں جو لڑائی کے
سبب سے فوت ہو گئی تھیں ساتھ اذان اور اقامت کے جیسا کہ حکم کیا تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو جیسا کہ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما نے **روایت** کی ہے کہ کچھ تھوڑے لوگوں نے نماز اونکے ساتھ پڑھی باقی سبھوں نے بسبب ماندگی
و مشقت کے اپنے اپنے قیام گاہوں میں نمازیں پڑھیں اور اسباب لوٹ کا بھی اوسوقت تھوڑا ہی کیا اور
رات کاٹی لوگوں نے پھر جب صبح ہوئی اذان کہی عمرو بن العاص نے اور نماز صبح کی پڑھائی اور حکم کیا کہ اسباب غنیمت کا
اکٹھا کرو اور لاشیں شہیدوں کی میدان جنگ سے اوٹھاؤ پس ڈھونڈنے اور اوٹھانے لگے مسلمان لاشوں کو اور
اکتیس لاشیں نکالیں مگر اونمیں سعید بن خالد کی لاش نہ تھی پس عمرو بن العاص درپئے تلاش اونکی لاش کے ہوئے
پس اونکی لاش کو اس حیثیت سے پایا کہ گھوڑوں نے سموں سے ایسا روندا تھا کہ ہڈی وغیرہ چور چور ہو گئی تھیں پس
عمرو بن العاص بیحالی بیکسی سے رو دئے اور اونکے واسطے دعای رحمت کی پھر سب لاشوں کو دفن کر دیا اور نماز جنازہ کی
اونپر پڑھی اور سب کا مدفن ایک ہی [illegible] اور تقسیم مال لوٹ کی واقع ہوا پھر لکھا گیا اسباب لوٹ کا اور لکھا عمرو بن العاص نے
خط اطلاعی اس لڑائی کا بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

مِنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اِلٰی اَمِیْنِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَیْدَةَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِیْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنِّیْ قَدْ وَصَلْتُ
اِلٰی اَرْضِ فِلَسْطِیْنَ وَلَقِیْنَا عَسْکَرَ الرُّوْمِ مَعَ بِطْرِیْقٍ یُقَالُ لَهٗ رُوبِیْسُ فِیْ مِائَةِ اَلْفٍ وَمَنَّ اللّٰهُ
عَلَیْنَا بِالنَّصْرِ وَقُتِلَ مِنَ الرُّوْمِ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا وَفَتَحَ اللّٰهُ فِلَسْطِیْنَ عَلٰی یَدَیَّ بَعْدَ اَنْ قُتِلَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
مِائَةٌ وَثَلَاثُوْنَ رَجُلًا اَکْرَمَهُمُ اللّٰهُ بِالشَّهَادَةِ وَاَنَا مُقِیْمٌ بِاَرْضِ فِلَسْطِیْنَ فَاِنِ احْتَجْتَ اِلَیَّ سِرْتُ
اِلَیْکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ اور یہ خط دیکر ابی عامر الدوسی کے ہاتھ روانہ کیا
پس ابی عامر وہ خط لیکر روانہ ہوئے اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اول ملک شام میں پایا کہ نہیں قدرت پائی تھی اونہوں نے
داخل ہونے کی ملک شام میں مگر اونہوں نے بموجب حکم حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اپنے لشکر کو [illegible] مقدمہ

پس جب پہونچے ابو عامرؓ دوسی ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس گمان کیا اونہوں نے بہ نسبت ابو عامرؓ کے کہ حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے پاس سے آئے ہیں پس کہا اور پوچھا اونسے کہ کیا خبر ہے تمہارے پیچھے یعنے جہاں سے تم آئے ہو اونہوں نے کہا
نیکو کاری اور خوشخبری ہے اور یہ خط ہے عمروؓ بن العاص کا تمہارے نام کہ لکھی ہے اوسمین خبر فتح کی جو اللہ تعالیٰ نے اونکے
ہاتھ پر کی پھر دیدیا خط اونکو پس جب پڑھا خط کو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے منہ کے بھل گر پڑے سجدے مین بسبب دینے
اللہ تعالیٰ کے مسلمانوں کو پھر ابو عامرؓ نے اونسے بیان کیا کہ قسم ہے خدا کی کہ بہترین لوگ اسمین مارے گئے مسلمانوں سے
جنمین سعیدؓ بن خالد بن سعید تھے اور باپ سعیدؓ کے اوسوقت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر تھے پس
جب اونہوں نے اپنے بیٹے کی شہادت کا حال سنا بہت بیتاب ہوکر بیٹے کو یاد کرکے روئے اور اونکو رونے سے مسلمان بھی
روئے پھر بعجلت اپنے گھوڑے پر سوار ہوکر بقصد زیارت قبر اپنے بیٹے کے ارادہ جانے ارض فلسطین کا کیا پس ابو عبیدہؓ بن الجراح
نے اونسے کہا کہ کہاں جاؤگے اے خالد حال آنکہ تم ایک رکن ہو ارکان مسلمانوں سے خالدؓ نے کہا کہ مین صرف بارادہ زیارت
قبر اپنے بیٹے کے جاتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مین بھی اپنے بیٹے سے جا ملوں پس ابو عبیدہؓ بن الجراح نے سکوت کیا
اور عمروؓ بن العاص کے خط کا جواب لکھا ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِنَّمَا اَنْتَ مَامُوْرٌ فَاِنْ کَانَ
اَبُوْبَکْرٍ اَمَرَکَ اَنْ تَکُوْنَ مَعَنَا فَسِرْ اِلَیْنَا وَاِنْ کَانَ اَمَرَکَ بِالثَّبَاتِ فِیْ مَوْضِعِکَ فَاثْبُتْ وَالسَّلَامُ
عَلَیْکَ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اور اوس خط کو لپیٹ کر حوالہ خالدؓ بن سعید کے کیا
اور خالدؓ بن سعید ابی عامرؓ کے ساتھ روانہ ہوکر عمروؓ بن العاص کے لشکر مین پہونچے اور خط اونکو دیا اور خود روتے تھے پس عمروؓ
بن العاصؓ نے اوٹھکر اونسے مصافحہ کیا اور اونکی تعظیم کی اور اونکے بیٹے کی غمداری کی پس خالدؓ نے مسلمانوں سے پوچھا کہ
آیا دیکھا تھا تمنے سعیدؓ کو نیزے اور برچھی سے کفار کے ساتھ لڑتے ہوئے مسلمانوں نے کہا کہ ہان خوب لڑے کسیطرح کی کمی اور
کوتاہی لڑائی مین نہین کی اور دین کو مدد دی پھر خالدؓ مسلمانوں سے نشان پوچھکر اپنے بیٹے کی قبر پر گئے اور کہا کہ اے
میرے بیٹے روزی کرے اللہ تعالیٰ مجھکو صبر تمہارے اوپر اور ملاوے وہ مجھکو تمہارے ساتھ فَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ
پھر کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھکو قدرت اور طاقت دے تو مین تمہارا بدلا لونگا اور نزدیک اللہ کے امید صبر اور ثواب کی رکھتا ہون
مین تمہارے لیے پھر خالدؓ نے عمروؓ بن العاص سے یہ درخواست کی کہ مین چاہتا ہون کہ تھوڑا لشکر بطور سریہ کے ہمراہ لیکر
کفار کی تلاش مین جاؤن کہ شاید کچھ مال اونکا ہاتھ لگے یا کچھ لوگ اونمین سے ملین کہ مین اونکو مار ڈالون کہ اس صورت مین
میرا بدلا اونسے ملجاوے عمروؓ بن العاصؓ نے کہا کہ اے بھائی لڑائی تو تمہارے آگے اور سامنے ہے جب ایسا اتفاق ہوکہ دشمن سے
تمہارا سامنا ہو جاے پس دشمن کو تم نہ باقی رکھنا خالدؓ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ مین ضرور جاؤنگا اگرچہ نہو میرے ساتھ کوئی یاری
کرنیوالا اور قوت دینیوالا یہ کہکر خالدؓ بن سعید نے اسباب سفر و سلاح جنگ وغیرہ درست کیے اور چاہا کہ تنہا روانہ ہون تب ساتھ دیا
اونکا اور سوار ہوے اونکے ساتھ تین سو سوار مسلمان لیکن قوم حمیر سے اور اجازت چاہی اونہون نے عمروؓ بن العاص سے خالدؓ کے ہمراہ

کیواسطے پس اجازت دی عمرو بن العاص نے اور وہ اوسیوقت روانہ ہوئے پس ارادہ کیا اونہون نے ٹھہرنیکا بعض
میدان مین تاکہ دانہ چارہ دیوین جانورون کو پھر چلین رات کے وقت کہ دفعتہ خالد بن سعید نے چند آدمی بوڑھی کو ایک پچھ
پہاڑ پر دیکھا اور مسلمانون سے کہا کہ میرا گمان یہ ہے کہ یہ لوگ جاسوس مشرکین کے ہین اور مین خوف اس بات کا رکھتا ہون
کہ مبادا مشرکین ہمپر دوڑ پڑین مسلمانون نے کہا کہ ہم اون تک کیونکر پہونچ سکتے ہین کہ وہ پہاڑون پر ہین اور ہم میدان مین
خالد بن سعید نے کہا کہ مین اون تک جانیکا ارادہ رکھتا ہون تم سب اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو جب تک کہ مین پھر کر نہ آؤن
پس اوترے خالد گھوڑے سے اور لیلیا اور باندھا تہبند اپنا اور گردن مین لٹکایا تلوار کو اور پانی بھرے ہوئے ڈول کو کاندھے پر ڈال لیا
اور مسلمانون سے کہا کہ ابھی ان لوگون نے ہمکو نہین دیکھا ہے ورنہ اپنی جگہ پر نہ ٹھہرتے پس اگر تم مین سے کوئی شخص اپنی جان
خدا کی راہ مین صرف کرنا چاہتا ہے تو جو مین کرون وہ بھی وہی کرے پس دس آدمی مسلمانون سے مثل خالد کے طیار ہو کر اونکے ساتھ ہوے
اور ہمراہ خالد کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور اوس قوم تک پہونچ گئے اور وہ اپنی اپنی جگہ پر تھے پس خالد نے مسلمانون کو للکارا کہ لو تم انکو اللہ
تعالی برکت دیوے تم مین پس جلدی سے دوڑے مسلمان اونکی طرف اور دو شخص کو اونمین سے مار ڈالا اور چار کو پکڑ لیا پس طلب بولنے
اور بات کہنے کی کی اونسے خالد بن سعید نے پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ گروہ شام سے ہین پس خالد نے اونکا حال پوچھا اونہون نے کہا
کہ ہم اہل دیر البقیع اور جامعہ اور کفر الغریزہ سے ہین اور ہمپر سخت مصیبت پڑی ہے بسبب کہ اہل عرب ہمارے ملک مین آئے ہین اور
ہم بڑی گھبراہٹ مین مبتلا ہین اور اکثر ہم مین سے بھاگ کر قلعون مین رہے ہین اور ہمنے اس پہاڑ پر پناہ لی ہے کہ اس پہاڑ سے
زیادہ کوئی جگہ اور موضع پناہ کی جگہ نہین ہے اور ہم خبر کی تجسس مین اس پہاڑ پر چڑھے تھے کہ تم لوگون نے ہمکو پکڑ لیا پھر خالد نے
پوچھا کہ لشکر روم کا کہان ہے اونہون نے کہا کہ بمقام اجنادین ہے اور بادشاہ نے ارادہ کوچ کا بجانب فلسطین کے کیا ہے تاکہ باز رکھے
بیت المقدس سے اور یکجا ہوا ہے لشکر اوسکا مع مفرورین کے بمقام اجنادین کے اور اوسکے سردارون سے ایک سردار رسد لینے
ہماری یہان آیا ہے اور یکجا کیا اونہون نے باربرداری واسطے لیجانے رسد کے اور اونکو ڈر اس امر کا ہے کہ گروہ عرب اون تک پہونچ جاوین
سو ہمکو تو یہی خبر اونکی معلوم ہے اور بیشک اونہون نے آج ہی کوچ کیا ہے پس جب خالد بن سعید نے یہ حال سنا کہا قسم ہے
پروردگار کعبہ کی کہ یہ مال غنیمت ہے پھر دعا مانگی کہ اے میرے اللہ مدد دے ہمکو اونپر پھر اون لوگون سے پوچھا کہ وہ کس راہ
سے جاوینگے اونہون نے کہا یہی راہ جسمین تم ہو بڑا درہ ہے اور رسد کا حال یہ ہے کہ گرد ایک بڑے ٹیلے کے جسکا نام
تل نبی سیف ہے یکجا ہے پھر خالد نے اون سے کہا کہ تم ہمارے دین کے باب مین کیا کہتے اور کیا اعتقاد رکھتے ہو
اونہون نے کہا کہ ہم تو سوائے دین صلیب کے اور کچھ نہین جانتے ہین اور ہم زراعت پیشہ ہین ہمارے مار ڈالنے مین تمکو
کوئی فائدہ نہین ہے پس خالد نے چاہا کہ اونکو چھوڑ دین مگر ہمراہیان خالد نے کہا کہ انکو اس شرط سے چھوڑو کہ وہ جگہ
جہان رسد یکجا ہے ہمکو بتا دیوین پس اونہون نے اس امر کو قبول کیا اور خالد کے آگے چلے یہانتک کہ پہنچ دری مین
پہونچے پس خالد نے کسیکو بھیجکر اپنے ساتھیون کو جو میدان مین تھے طلب کیا وہ آکر خالد کے ساتھ ملگئے اور

چلنے مین بہت کوشش کرتے تھے اور وہ چارون شخص راستہ ٹیلے کا بتلاتے تھے پس جب وہان پہونچے دیکھا کہ رومی رسد کو جانورون پر لادے ہوے ہین اور گرد اوس ٹیلے کے پانسو سوار رومی ہین پس جب خالد بن سعید نے یہ حال دیکھا مسلمانون سے کہا جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے وعدہ تمہاری مدد دینے اور غلبے کا دشمنون پر فرمایا ہے اور جہاد کو تم پر فرض کیا ہے اور یہ دشمنون کا لشکر تمہارے سامنے ہے پس خواہش کرو تم اللہ تعالی کے ثواب کی اور سنو جو اللہ تعالی نے اپنے قرآن مجید مین فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۔ پس مین دشمنون پر حملہ کرتا ہون تم بھی حملہ کرو اور نہ پیٹھ پھیرے تم مین کا ایک کوئی اپنے ساتھی سے پس حملہ کیا خالد بن سعید اور اونکے ساتھیون نے اور عامر بن سعید روایت کرتے ہین کہ جب دیکھا گروہ رومیون نے اپنی طرف آتے ہوے ہم کو اور بھاگ گئے وہ لوگ جو جانورون کے ساتھ تھے از قبیل کاشتکار اور غلامون کے اور کیا رومیون نے ہمارے مقابلے مین ایکساعت پس اوسی حالت مین کہ ذوالکلاع الحمیری اپنے ساتھیون اور قوم سے یہ نصیحت کر رہے تھے کہ ای آل حمیر جان لو تم اس امر کو کہ دروازے آسمان کے کھولے گئے ہین اور بہشت تمہارے واسطے آراستہ ہوئی ہے اور حورین قریب ہو رہی ہین کہ اوسیوقت خالد بن سعید قریب سردار رومیون کے پہونچے اور پہچانا اوسکو اوسکے ساز و سامان اور زرہ اور حشمت اور سواری سے اور وہ اپنی قوم کو ترغیب لڑائی کی دیرہا تھا پس متوجہ ہوے خالد اوسکی طرف اور سطرح سے اوسکو ڈانٹا کہ وہ رعب مین آگیا اور کہا خالد نے بدلا لیا سعید کا پھر مارا اوس ستمگار رومی کو ایک نیزہ پس گرپڑا وہ مثل برج لوہے کے اور خالد کے ہر ایک ساتھی نے ایک ایک سوار رومی کو مار ڈالا حذافہ روایت کرتے ہین کہ اونمین سے تین سو بیس سوار مارے گئے اور باقی بھاگ گئے اور چھوڑ دیے اونہون نے سب جانور اور رسد وغیرہ پس ہمنے اوسپر بحکم اللہ تعالی کے اپنا قبضہ کیا اور خالد بن سعید نے ایفاے وعدہ کیا اون کاشتکارون سے اور چھوڑ دی راہ اونکی بعدہ خالد بن سعید مع اپنے ہمراہیان اور مال لوٹ کے عمرو بن العاص کے پاس واپس آئے پس خوش ہوئے عمرو بن العاص بوجہ صحیح اور سالم آنے مسلمانون کے مع اسباب لوٹ کے اور ایک خط اطلاعی اس امر کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا اور دوسرا خط بنام ابوبکر رضی اللہ عنہ متضمن حال لڑائی رومیون کے لکھکر عامر دوسی کے ہاتھ بحضور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ روانہ کیا اور وہ خط لیکر پہونچے حضرت صدیق کے پاس پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط پڑھکر مسلمانون کو سنایا مسلمان بہت خوش ہوے اور غایت سرور سے کلمہ و تکبیر آوازین بلند کین پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عامر سے حال ابو عبیدہ بن الجراح کا پوچھا عامر نے کہا کہ وہ اوائل ملک شام مین مقیم ہین اور نہین قادر ہوئے وہ ملک مین داخل ہونے پر اسواسطے کہ اونہون نے سنا ہے کہ ہرقل کی فوج بکثرت بمقام اجنادین جمع ہے اور مسلمانون کے واسطے اونکو یہ رنج اور خیال ہے کہ دشمن اونپر غالب ہوجاوین پس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا

معلوم کیا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ملائم طبیعت ہین کہ صلاحیت لڑائی کی رومیون سے ساتھ نہین رکھتے ہین اور قصد اسبات کا کیا کہ خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ عنہ کو واسطے قتل دشمنون کے سردار مقرر فرماوین پس اس امر مین مسلمانون سے مشورہ کیا مسلمانون نے کہا کہ رای وہی ہے جو آپکو بہتر معلوم ہو پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک خط بنام خالد بن الولید کے لکھا اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَتِيْقِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اِلٰى خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ قَدْ وَلَّيْتُكَ عَلٰى جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرْتُكَ لِقِتَالِ الرُّوْمِ فَسَارِعْ اِلٰى مَرْضَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِتَالِ اَعْدَاۗءِ اللّٰهِ وَكُنْ مِمَّنْ جَاهَدَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ

سب ہوسکے لکھا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ وَقَدْ جَعَلْتُكَ الْاَمِيْرَ عَلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالسَّلَامُ

اور یہ خط نجم بن مفرج الکنانی کو دیا سو وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر بجانب عراق روانہ ہوے اور وہان پہونچکر خالد بن الولید کو اس حال سے پایا کہ قریب تھا کہ قادسیہ کو فتح کرین اور دیا خط اونکو پس خالد بن الولید نے خط پڑھکر کہا کہ اطاعت خدا و خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منظور ہے پھر قادسیہ سے رات کو کوچ کرکے عین التمر کی راہ سے روانہ ہوے اور ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مشعر اطلاع وہی اونکی معزولی اور اپنی روانگی بجانب ملک شام کے لکھا اس الفاظ سے قَدْ وَلَّانِيْ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى جُيُوْشِ الْمُسْلِمِيْنَ فَلَا تَبْرَحْ مِنْ مَّكَانِكَ حَتّٰۤى اَقْدَمَ عَلَيْكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ اور یہ خط عامر بن طفیل دوسی کے ہاتھ روانہ کیا اور وہ ایک پہلوان دلیران مسلمانون کے سے تھے پس عامر اوسکو لیکر بجانب ملک شام کے روانہ ہوے اور خالد بن الولید جب ارض سماوہ تک پہونچے ساتھیون سے کہا کہ اس سرزمین کا سفر بدون اشیاء سیراب کنندہ اور بہت پانی کے نہین ہوسکتا ہے اسواسطے کہ پانی اوسمین کم اور ہمارے ساتھ لشکر ہے پس کیا کرنا چاہیے رافع بن عمیرہ الطائی نے کہا کہ جیسا مین مشورہ دون ویسا کرنا چاہیے خالد بن الولید نے کہا جو مناسب جانو کرو پس رافع نے تیس اونٹنیان لشکر سے لیے اور پیاسا رکھا اونکو سات دن پھر اونکو پانی پلایا پس جب وہ پانی پی چکے باندھ دیے منہ اونکے پھر سوار ہوی اونٹون پر اور کوتل رکھا گھوڑون کو اور روانہ ہوے پس جس منزل مین پہونچکر اوترتے تھے دس اونٹ کو اونمین سے ذبح کرتے تھے اور اونکے پیٹون کو چاک کرکے جسقدر پانی پاتے تھے پیالون مین بھر لیتے تھے اور جب وہ ٹھنڈا ہوجاتا تھا گھوڑون کو پلاتے تھے اور گوشت اونٹون کا خود کھا لیتے تھے اسیطرح ہر منزل مین کرتے تھے یہانتک کہ تیس اونٹ ذبح ہوگئے اور دو منزلین بدون پانی کے قطع کین اور خالد بن الولید

اور ساتھی اونکے پانی نہ ملنے سے قریب بہلاکت پہونچے پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ پانی نہ ملنے سے
ہم سب قریب بہلاکت ہین آیا جانتے ہو تم ہمارے واسطے کوئی جگہ پانی کی کہ چلکر ٹھہرین آور رافع بعارضہ آشوب چشم
علیل تھے پس کہا کہ اے امیر جسوقت تم سب بمقام قراقر اور سوی پہونچو مجھکو وہان کی پہونچنے سے آگاہ کرو پس کوشش کی مسلمانون نے
چلنے مین تا آنکہ بمقام قراقر اور سوی آکر پہونچے اور اکثر مسلمان پیچھے چھوٹ گئے پس رافع کو اوس مقام کی پہونچنے سے اطلاع دی وہ
خوش ہوکر کنارہ اپنے عمامے کا اپنی آنکھ پر سے اوٹھا کر بحالت سواری داہنے بائین کو چلے اور لوگ اونکے گرد تھے تا آنکہ قصد کیا رافع
نے بجانب درخت اراک کے اور رافع اور مسلمانون نے تکبیر کہی پھر کہا رافع نے کہ کھودو تم اس جگہ کو پس کھودا اہل عرب نے دفعتہ پانی
دکھائی دیا اور ظاہر ہوا مثل دریا کے پس آواز کی مسلمانون نے اور ادا کیا شکر اللہ تعالی کا اور رافع کی تعریف بخیر کی اور پانی پیا
اور اونٹون کو پلایا پھر توشہ دان اور مشک پانی کی اونٹ پر لاد کر اون لوگون کی تلاش مین پہونچے جو پیچھے چھوٹ گئے تھے پس
اونکو پانی پلایا اور اونمین قوت آگئی اور آکر لشکر مین ملگئے اور آرام لیا بعدہ کوشش اور تیزی کی چلنے مین
یہانتک کہ اونکے اور مقام ارکہ کے بیچ مین ایک منزل باقی رہی کہ دفعتہ ایک جگہ کے قریب پہونچے جو راہ پر
واقع تھی اور اوسمین بکریان تھین اور اونٹ تھے پس جلدی روانہ ہوے کچھ مسلمان بجانب چرواہے
کے بغرض دریافت خبر قوم کے اور دیکھا کہ وہ چرواہا اوسوقت شراب پیتا تھا اور ایک جانب اوسکے ایک مرد
اہل عرب سے مشکین بندھا ہوا تھا اور وہ عامر بن الطفیل تھے پس مسلمانون نے بعجلت خالد بن الولید کے
پاس جاکر اس حال سے اونکو آگاہ کیا پس خالد بن الولید گھوڑا دوڑا کر اوس مقام مین آئے اور عامر بن الطفیل کو
دیکھکر ہنسے اور سبب اونکے قید کا پوچھا عامر نے کہا کہ جب مین اس قوم مین پہونچا مجکو پیاس اور گرمی معلوم ہوئی
پس مین اس چرواہے کے پاس آیا اس غرض سے کہ مجکو دودھ پلا دے سو مین نے اوسکو شراب پیتے دیکھا اور
اوس سے کہا کہ اے دشمن خدا شراب پیتا ہے تو حالانکہ شراب حرام ہے اوسنے کہا کہ یہ شراب نہین ہے بلکہ پانی ہے
تم سواری سے اوتر کر دیکھ لو اور اسکی سونگھ لو اگر شراب نکلے تو جو چاہو سو کرو پس یہ کلام اوسکا سنکر مین پالان
اونٹنی سے اوترا اور بیٹھ گیا زانو کے بل تا کہ سونگھون مین اوس چیز کو جو اوسکے بڑے کاسے مین تھی کہ اتنے مین
اس شخص نے ایک لاٹھی جو اوسکے پاس تھی مجکو اس شدت سے ماری کہ میرے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اوسکے
صدمے سے مین اپنی جانب کو پھرا اسنے جلدی کرکے میرا بازو پکڑ کر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ مین تمکو صحابی
محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گمان کرتا ہون اور نہ چھوڑون گا مین تمکو جب تک کہ میرا مالک بادشاہ کے
پاس سے نہ آویگا مین نے پوچھا کہ تیرا مالک اہل عرب سے کون ہے اوسنے کہا کہ اوسکا نام **قداح بن واثلہ** ہے
اور اسی حالت مین مجکو تین دن گذرے ہین کہ جب یہ شخص شراب پیتا ہے تو مجکو اپنے سامنے بلاتا ہے اور
باقیماندہ شراب مع ظرف مجھپر ڈال دیتا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو یہ حال سنکر بہت غصہ آیا اور

اوس چہرہ والے شخص کیطرف جھکا اور ایک ضرب تلوار کی اوسکے سر پر ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر گیا اور مسلمانون نے
اونٹ بکری سب لوٹ لیے اور اوس جگہ کو کھود ڈالا اور عامر بن الطفیل رضی اللہ عنہ کو قید سے چھوڑ لیا اور خالد بن
الولید نے عامر سے پوچھا کہ میرا خط کہان ہے عامر نے کہا کہ میرے عمامے کے پیچ مین ہے کہ اوسکو کسی نے
نہین جانا ہے پس خالد بن الولید نے کہا کہ تم وہ خط لیکر ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے پاس روانہ ہوا ور احتیاط کو چادر اپنی
گردانو پس عامر بن الطفیل خالد بن الولید سے رخصت ہو کر بجانب ملک شام روانہ ہوے **واقدی** رحمۃ اللہ علیہ
روایت کی ہے کہ خالد بن الولید اوس مقام سے روانہ ہو کر ارکہ مین پہونچے اور یہ تمام جنگل خطرناک تھا
اوس شخص کے واسطے جو عراق سے چلے اور روم کے قافلے وہان ٹھہرنے مین تشویش کرتے تھے اور بادشاہ
کی طرف سے وہان ایک حاکم جنگ آزمودہ رہتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اوسکے اطراف مین
پایا لوٹ لیا اور وہان کے لوگ قلعے مین محصور ہو گئے اور تھا وہان ایک حکیم حکماے روم سے جسنے کتابین اور
ملاحم پڑھا تھا پس جب اوسنے مسلمانون کے لشکر کو دیکھا خوف سے رنگ اوسکا بدل گیا تھا اور کہا کہ نزدیک
آگیا وقت قسم ہے اپنے دین کی اہل ارکہ نے اوس سے پوچھا کہ یہ کیا بات اور کیونکر ہے اوسنے کہا کہ میرے پاس ملحمہ ہے
جسمین اس قوم کا ذکر ہے اور یہ بھی اوسمین مذکور ہے کہ پہلا نشان جو اسطرف عراق سے آویگا وہ نشان فتحمندی کا
ہوگا اور قریب ہے ہلاکت روم کی پس تم لوگ اس بات کو دیکھو کہ اگر نشان اوسکا سیاہ ہے اور سردار اوسکا لانبا چوڑا
موٹا دونون مونڈھون مین اوسکے بہت فرق ہے اور اوسکے چہرے مین نشان چیچک کے ہونگے پس یہی شخص
ملک شام مین سردار اونکے لشکر کا ہے اور اوسیکے ہاتھ فتح ہوگی پس دیکھا اون لوگون نے لشکر مسلمانون کو اور
نشان فوج خالد بن الولید کے سر پر تھا اور پایا اونکو اوسیطرح جیسا کہ حکیم شمعان نے کہا تھا پس یکجا ہوے
وہ سب اپنے حاکم کے پاس اور کہا کہ تجکو معلوم ہے کہ حکیم شمعان کوئی بات خلاف حکمت کی نہین کہتا ہے اور
اوسنے ایسا کچھ بیان کیا ہے اور جو اوسنے کہا وہ ہمنے آنکھون سے دیکھا ہے اور ہماری راے یہ ہے کہ ہم اہل عرب سے
مصالحہ کرلیوین اور جان و مال اولاد کیطرف سے امین رہین حاکم نے کہا کل صبح تک مجکو مہلت دو تاکہ مین اپنے
مین کوئی راے تجویز کرون پس وہ لوگ حاکم کے پاس سے چلے گئے اور حاکم رات بھر اس معاملے مین اپنے نفس سے گفتگو
اور اپنے کام کی تدبیر کرتا رہا اور تھا وہ عالم اور عاقل اور یہ سوچا کہ اگر قوم کے مشورے کے خلاف کرون تو خوف
اس بات کا ہے کہ گردن پکڑ کر مجکو اہل عرب کے حوالہ کرین اور یہ امر مجکو تحقیق ہو چکا ہے کہ سردار بولص نے
ایک چھوٹے گروہ انہین عرب سے فلسطین مین مقابلہ کر کے شکست پائی اور رعب عرب کا رومیون کے دلون مین
چھا گیا ہے اور کبھی اہل عرب سے اونکو فلاح نہوگی چنانچہ حاکم مذکور صبح تک اپنے نفس سے یہ مشورہ کرتا رہا
پھر قوم کو بلا کر پوچھا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے انہون نے کہا کہ ہم اہل عرب سے مصالحہ کرینگے اور اپنے شہر پنا

مقیم ہیں سنگر یہ حاکم نے کہا کہ مجکو بھی تم مثل ایک شخص کے منجملہ اپنے جانو اور جو تم کروگے ہین اوسکی خلاف نکرونگا پس بوڑھے لوگ ارکہ کے خالدؓ بن الولید کے پاس آئے اور مصالحہ کی گفتگو کی خالدؓ بن الولید نے مصالحہ منظور کیا اور اونسے گفتگو سے نرم اور اونکی خاطر داری کی تاکہ سوا اونکے اور لوگ باشندہ سخنہ اور حوران اور تدمر اور قریتین یہ حال سنکر اسلام قبول کرین پس خالدؓ بن الولید نے کہا کہ ہین مصالحہ اس اقرار پر کرتا ہون کہ ہم یہان سے چلے جاینگے اور باز رہینگے تم سے اور جو شخص تم مین سے ہماری دین مین داخل ہوگا قبول کرینگے ہم اوسکو اور جو شخص اپنے دین پر رہیگا اوس سے جزیے پر اکتفا کرینگے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اہل ارکہ نے دوہزار درہم چاندی اور ایکہزار اشرفی پر مصالحہ کیا اور خالدؓ بن الولید نے دستاویز صلح کی اونکو لکھدی اور ہنوز خالدؓ بن الولید نے وہان سے کوچ نہین کیا تھا کہ اہل سخنہ اور تدمر نے بھی اونسے مصالحہ کیا اور صورت مصالحہ تدمر کی یہ ہوئی کہ جب خبر تدمر مین پہونچی تو اونکے حاکم نے جبکا نام کرکیعارس تھا یکجا کرکے کہا کہ اہل عرب نے ارکہ اور سخنہ کو بطور مصالحہ کے فتح کیا اور ہمنے سنا ہے کہ اہل عرب صالح اور عادل اور نیک سیرت ہین اور طالب فساد نہین ہین اور ہرچند یہ قلعہ ہمارا ایسا بلند اور مضبوط ہے کہ کوئی اوسمین آنہین سکتا ہے لیکن ہمکو یہ خوف ہے کہ ہماری کھیتی اور درخت برباد نہو جاوین اور اگر ہم اہل عرب سے مصالحہ کر لیوین تو اسمین ہمارا کچھ ضرر نہین ہے کس واسطے کہ اگر ہماری قوم کو اہل عرب پر فتح حاصل ہووےگی تو ہم مصالحہ اہل عرب کا توڑ دینگے اور اگر اہل عرب کو فتح حاصل ہوئی تو ہم اونکی طرف سے امن مین رہینگے یہ کلام حاکم کا سنکر قوم اوسکی خوش ہوئی اور سامان ضیافت کا یکجا کیا تا اینکہ خالدؓ بن الولید وہان پہونچے اور اہل تدمر نے حاضر ہوکر اونکی خدمتگذاری کی اور خالدؓ بن الولید نے اوسکو قبول کیا اور اونسے تین سو اوقیہ سونے اور چاندی پر مصالحہ کرکے صلحنامہ لکھدیا اور اونسے اسباب خور و نوش واسطے زاد راہ کی مول لیکر بجانب حوران کے کوچ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب عامر بن الطفیل نے خط خالدؓ بن الولید کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پہونچایا ابو عبیدہ بن الجراح خط کو پڑھکر ہنسے اور کہا الحمد للہ السمع والطاعۃ للہ ولخلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر اپنی معزولی اور خالدؓ کی منصوبی سے مسلمانون کو آگاہ کیا اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قبل پہونچنے اس خط کے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معیت چار ہزار سوار کے بجانب بصری روانہ کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ وہان پہونچکر اوسکی حوالی مین اوترے تھے اور وہان کا حاکم روماس تھا جو بادشاہ اور رومیون کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتا تھا اور پچھلی کتابین اور گذرے ہوے حالات پڑھے تھا اور تھا وہ بھاری ڈیل ڈول کا اور رومی تمام بلاد شام سے اوسکے پاس آتے تھے اور اوسکے ڈیل ڈول کو دیکھتے اور اوس سے حکمت کی باتین سنتے تھے

اور شہر بصرہ بہت آباد اور آدمیون سے بھرا تھا اوسمین بارہ ہزار رومی رہتے تھے اور اہل عرب حجاز اور یمن سے
مع اپنے اسباب تجارت کے اوسکے پاس آتے تھے اور دستور یہ تھا کہ بایام موسم ایک لوہے کی کرسی اوسکے
واسطے بچھائی جاتی تھی اور وہ اوسپر بیٹھکر کلمات علم اور حکمت کے بیان کرتا تھا اور لوگ جمع ہوکر اوسکی ڈیل ڈول کو
دیکھتے تھے اور اوسکی باتین سنتے تھے پس ایسے ہی وقت اور حالت مین شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ مع لشکر
وہان پہونچے پس حاکم مذکور ہنگامہ آمد لشکر مسلمانان سنکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی قوم کو بلایا سو وہ سب
اوسکے پاس یکجا ہوے اور اوسنے اپنی قوم سے کہا کہ کچھ بات چیت نکرو تم جبتک کہ دیکھین ہم مسلمانون کو اور
سنین اور دریافت کرین اونکی باتون کو اور اونکے مطلب کو پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آیا اور پکار کر
کہا کہ اے گروہ عرب میرا نام رُوماس ہے اور مین حاکم بصرہ ہون اور مین چاہتا ہون کہ تمہارے لشکر کے
سردار سے ملاقات کرون پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اوسکے قریب آئے تب اوسنے پوچھا
کہ تم کون ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی امّی تھے اور جنکا ذکر
توریت و انجیل مین ہے روماس نے پوچھا کہ اونہون نے کیا کام کیا شرحبیل نے کہا کہ اللہ تعالی نے اونکی
روح کو قبض کرکے اپنے پاس بلا لیا اور اختیار کی اونکے واسطے وہ چیز جو اللہ تعالی کے نزدیک ہے روماس نے
پوچھا کہ اونکے بعد کون شخص اونکی جگہ پر ہوا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بعد اونکے عبداللہ عتیق بن ابی قحافہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے روماس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ مین جانتا ہون اس امر کو کہ تم لوگ
حق پر ہو اور ضرور تم مالک شام و عراق کے ہوگے اور مین براہ مہربانی تمسے کہتا ہون کہ تمہاری جماعت تھوڑی
اور ہمارے سانہ جماعت کثیر ہے پس تم اپنے ملک کو پلٹ جاؤ کہ ہم تمسے تعرض نکرینگے اور جان لو تم اس بات کو
کہ ابوبکر میرے دوست ہین اگر وہ یہان موجود ہوتے تو تمسے نہ لڑتے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ اگر اونکے بیٹے بھتیجے خلاف دین اور ملت ہون تو وہ اونکو بھی عفو نہین کرینگے کیونکہ وہ مکلف ہین اور مامور بعمل
حکم خدا ہین اور یہ معاملہ اونکا ذاتی نہین ہے بلکہ اللہ تعالے نے ہمکو تمہارے جہاد کا حکم دیا ہے اور ہم تمسے
دبا نہین گے جبتک کہ تم تین باتون سے ایک کو اختیار نکروگے یا دین ہمارا اختیار کرو یا جزیہ دو یا ہم سے لڑو
پس روماس نے کہا قسم ہے اوسکی جسکا مین اعتقاد رکھتا ہون کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو مین تمسے نہ لڑتا کسواسطے کہ
مین جانتا ہون کہ تم حق پر ہو اور یہ قوم کیا چاہتی ہے پس مین چاہتا ہون کہ اونکے پاس پلٹ جاؤن اور اونسے بات چیت
کرون اور دیکھون کہ اونکو کیا منظور ہے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس باب مین جلدی کرو کیونکہ
ہم تمسے جنگ کے جلد مین ہین ہمکو ضرور کرنا ہے یعنی لڑائی یا جزیہ یا دین اسلام پس روماس اپنی قوم کے پاس پلٹ گیا اور
اور اونکو یکجا کرکے کہا کہ اے اہل دین نصرانیہ و ملت [illegible] جان لو تم اس امر کو کہ جو تمہاری کتابون مین ذکر اسکا

اہل عرب کا تمہارے شہرون مین اور لوٹنا اونکا تمہارے مالون کو اور مار ڈالنا اونکا تمہارے بہادرون کو لکھا ہے
اوسکا وقت یہی ہے اور تم لوگ جماعت اور لشکر مین روم سے بڑھکر نہین ہو جو وہ خود اور اوسکے ساتھی بہادر
ارض فلسطین مین ایک چھوٹی جماعت مسلمانون کے ہاتھ سے مارے گئے اور باقی بھاگ نکلے اور مین نے سنا ہے کہ
اونمین سے ایک شخص نے جسکا نام خالد بن الولید ہے عراق کی طرف سے خروج کیا ہے اور اوسنے ارکہ اور تدمر اور حوران کو
فتح کرلیا ہے اور عنقریب تمہاری طرف پہونچیگا پس بہتر یہ ہے کہ ہم اہل عرب کیواسطے ادای جزیہ قبول کرین اور جانون سے
محفوظ رہین اور یہ لوگ یہان سے چلے جاوین پس جب روماس کی قوم نے یہ تقریر سنی اوسکے قتل پر آمادہ ہوے
روماس نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ مین نے اس قصد سے یہ بات کہی تھی کہ تمہاری غیرت اور حمیت بہ نسبت تمہارے
دین کے دیکھون ورنہ مین تمہارے ساتھ ہون اور تمہارے آگے ہونگا **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
کہ بعد اس گفتگو کے رومی مستعد بہ جنگ اور سب کے سب زرہین سا بری پہنکر آمادہ حملہ ہوے پس شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
یہ حال دیکھکر اپنے ساتھیون کو نصیحت کی اور کہا کہ جانو تم اس بات کو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
اَلْجَنَّةُ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ وَاَحَبُّ مَا اِلَى اللّٰهِ قَطْرَةُ دَمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ دَمْعَةٌ
جَرَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ جَاهِدُوا الْعَدُوَّ وَارْمُوا السِّهَامَ وَلْتَكُنْ مُجْتَمِعَةً فَاِنَّهَا لَنْ تَخِيْبَ
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۵
پھر حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور مسلمانون نے لشکر بصرہ پر ماجد بن رویم العبسی نے روایت
کی ہے کہ بصرے کی لڑائی مین شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین مین بھی تھا اور دشمنون نے ہم مین طمع کرکے بارہ ہزار
رومیون سے حملہ کیا اور ہم لوگ اونکے بیچ مین اسطرح تھے جیسے کہ ایک تل کی سپیدی سیاہ اونٹ کے پہلو مین ہوتی ہے
پس ہم لوگون نے اونکی لڑائی مین ایسا صبر کیا جیسا کوئی ارادۂ موت اور عالم آخرت کے واسطے صبر کرتا ہے اور ہمارے
اونکے بیچ مین لڑائی تا دوپہر رہی تھی اور دشمنون نے ہم مین طمع کی اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو
کہ آسمان کیطرف دونون ہاتھ اوٹھائے یہ دعا پڑھتے تھے یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قَدْ وَعَدْتَنَا عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ بِفَتْحِ الشَّامِ وَفَارِسَ اَللّٰهُمَّ
انْصُرْ مَنْ يُّوَحِّدُكَ عَلٰى مَنْ يَّكْفُرُ بِكَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ پس قسم ہے خدا کی کہ تمام نہین کیا تھا شرحبیل رضی اللہ عنہ نے اپنی دعا کو کہ آگئی مدد اور حال یہ گذرا
کہ رومیون نے ہمکو گھیر لیا تھا اور اپنے دلون مین غالب جان چکے تھے اپنے کو پھر کہ دفعۃً دیکھا ہمنے ایک غبار کہ قریب
ہوا ہمسے حوران کی طرف سے گویا وہ غبار ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا پس جب وہ غبار نزدیک ہوا ہمسے
دیکھا ہمنے تیز اور سبک چلنے والے گھوڑے اور دکھائی دیے ہمکو نشان اور جھنڈے اور آگے بڑھکر آئے

ہماری طرف اوسمیں سے دو سوار کہ ایک اونمیں کا یہ کہتا تھا اے شرحبیل بشارت اور خوشی ہو تمکو ساتھ مدد اللہ تعالی کے
میں شہسوار مشہور ہوں میں خالد رضی اللہ عنہ بن الولید ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن ابی بکر صدیق ہوں
پھر قوم لخم اور جذام وغیرہ سب لشکر قریب ہو پہنچے اور بلند دکھائی دیا انکا لشکر کا جسکا نام رایت العقاب تھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی اوسکو اوٹھائے ہوئے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ ٹھنڈی ہوئی
اور پست ہوگئیں آوازیں رومیوں کی جسوقت سنی اونہوں نے آواز بلند خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور مسلمانوں نے
آکر ایکدوسرے کو سلام کیا پس خالد بن الولید نے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نہیں جانتا تھا تو یہ کہ
یہ ایام یکجا ہوئے ہیں اہل شام اور حجاز اور عراق کے بیچ اور اسمیں لشکر رومی اور سردار اونکے یکجا ہوتے ہیں اور کیونکر
غرور کیا تم نے اپنی نفس پر اور اپنے ساتھیوں پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ بات بموجب حکم ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کی کی ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ مرد مسلمان ہیں لڑائی کا ڈھنگ نہیں جانتے ہیں پھر
خالد بن الولید نے لوگوں کو آرام حاصل کرنیکا حکم دیا پس اوترے وہ لوگ اور آرام دی بعضوں نے بعض کو اپنے
توشے سے پس جب دوسرا دن آیا لشکر بصرے کا آمادہ جنگ ہوا پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ ہمکو اور ہمارے
جانوروں کو تھکا ماندہ آئے سمجھکر ہماری طرف آئے ہیں پس سوار ہو تم لوگ ساتھ برکت اور مدد اللہ تعالی کے پس سوار ہوئے
مسلمان مسلح ہوکر اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو بجانب میمنہ اور ضرار بن الازور کو بجانب میسرہ کے
مقرر کیا اور ضرار بن الازور کم سن اور لڑائی میں لیر تھے اور اونکی بہادری اور دانشمندی ہر جگہ مشہور تھی اور پیادہ فوج پر
عبدالرحمن بن حمید الجمحی کو مقرر کیا پھر تقسیم کیا لشکر زحف کو اور تھوڑے سے لشکر پر مسیب بن عتبہ اور تھوڑی جماعت پر
مذعور بن غانم الاشعری کو مقرر کیا اور سب کو حکم دیا کہ جب میں حملہ کروں تم سب بھی برابر حملہ کرو **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ بعد ترتیب اور تقسیم فوج کے خالد بن الولید لوگوں کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے اور عبدالرحمن
بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بھی یہی حال تھا اور عزم کیا سبھوں نے حملہ کرنیکا کہ دفعۃً رومیوں کی صفیں پھٹ گئیں
اور اونمیں سے ایک سوار بھاری ہیکل ڈول کا اور بہت خوش پوشاک جسکے جسم پر سونا اور چاندی اور حریر اور یاقوت
چمکتے تھے نکلا اور دونوں لشکروں کے بیچ میں آیا اور بزبان عربی کہنے لگا کہ اے گروہ عرب تم میں سے جو سردار ہو
میرے مقابلے میں آوے کہ میں سردار اور حاکم بصرے کا ہوں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ لشکر سے نکلکر اوسکے
نزدیک گئے اور اونسے پوچھا کہ تم ہی سردار مسلمانوں کے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہاں مسلمان لوگ ایسا ہی جانتے ہیں اور
میں اونکا سردار جبھی تک ہوں کہ اللہ تعالی کی اطاعت پر قائم رہوں اور جب مجھ سے نافرمانی اللہ تعالی کی ہووے تو میری
حکومت اونپر نہیں ہے بطرس نے کہا کہ میں ایک شخص انایان اور بادشاہان روم سے ہوں اور بڑا
دانشمند ہوں کوئی چیز مجھسے چھپی نہیں رہتی اور میں نے پہلی کتابوں اور گذرے ہوئے علم اور اخبار میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالی

قریشی عربی مبعوث کریگا جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگا خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ہمارے پیغمبر ہین روماس نے
پوچھا کہ آیا اللہ تعالی نے کوئی کتاب تمپر نازل کی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان اور نام اوسکا قرآن ہے روماس نے کہا
کہ آیا شراب تمپر حرام کی گئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان جو شخص شراب پیتا ہے ہم اوسپر حد جاری کرتے ہین اور جو زنا
کرتا ہے ہم اوسپر دُرّے لگاتے ہین اور اگر مرد زن دار یا عورت شوہر دار زنا کرتے ہین تو اونکو ہم بموجب حکم خدا کے
سنگسار کرتے ہین پھر روماس نے پوچھا کہ آیا نماز تمپر فرض ہوئی ہے خالد بن الولید نے کہا ہان پانچ وقت کی نماز
ہمپر فرض ہوئی ہے روماس نے کہا تم لوگ حج کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان روماس نے کہا تمپر جہاد فرض کیا گیا ہے
خالد بن الولید نے کہا ہان اگر ہمپر جہاد فرض نہوتا تو ہم تم لوگون سے لڑنیکو نہ آتے پھر روماس نے کہا کہ مین خوب اور
تحقیق جانتا ہون کہ تم لوگ حق پر ہو اور مین تمکو دوست رکھتا ہون اور اپنی قوم کو تمہاری طرف سے مین نے ڈرایا
اور دھمکایا لیکن اونہون نے نمانا اور مین اونسے ڈرتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا روماس سے
کہ کہہ تو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
کہ اسکے کہنے سے ہمارا تیرا حال برابر ہوجاوے پس روماس نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاؤن تو مجکو اس امر کا ڈر ہے
کہ میری قوم مجکو مار ڈالینگے اور میرے لڑکے بالون کو قید کرلینگے لیکن مین جاتا ہون اپنی قوم کے پاس کہ
دھمکاؤن اور ترغیب دون مسلمان ہونے کی اونکو شاید اللہ تعالے راہ راست پر لاوے اونکو پس خالد بن الولید نے
روماس سے کہا کہ اگر تو بعد ان لڑنے جھگڑنے کے اپنی قوم کے پاس چلا جائیگا تو مجکو تیرے واسطے اونکی طرف سے
ڈر ہے پس مین تجھپر حملہ کرتا ہون اور تو مجھپر حملہ کرتا کہ قوم تیری تہمت سازش لینیکی تجھپر نکرین پھر اسکے بعد اپنی قوم
کے پاس جانا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس گفتگو کے بعد آپس مین ایک دوسرے پر حملہ آور ہو کر دونون لشکرون کو
لڑائی کے ڈھنگ دکھائی یہانتک کہ بچایا روماس نے اپنے تئین اور کہا کہ تم مجھپر شدت کرو حملے مین تاکہ مین پیٹھ پھیر کر
بھاگ جاؤن اور مین ڈرتا ہون تمہارے واسطے ایک سردار سے جسکو بادشاہ نے میری کمک کے واسطے بھیجا اور
نام اوسکا دریجان ہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تعالے مجکو اوسپر غالب کریگا اور مدد دیگا پھر خالد
بن الولید نے روماس پر حملے مین شدت کی یہانتک کہ روماس بھاگ کر اپنی قوم مین پہونچا لوگون نے اوس سے حال پوچھا
اوسنے کہا کہ اہل عرب بڑے مضبوط و بہادر ہین تم اونکی لڑائی مین طاقت ٹھہرنے کی نہین رکھتے ہو اور بالضرور وہ لوگ
مالک ملک شام تا تختگاہ بادشاہ کے ہوجاوینگے پس ڈرو تم اللہ تعالی سے اور اہل عرب کی اطاعت قبول کرو اور جو بات
اہل ایکہ اور تدمر اور حوران نے کی ہے تم بھی وہی کرو اور مین تمہاری بہتری کا خواہان ہون پس قوم نے اوسکو جھڑکا اور
اوسکے مار ڈالنے کا ارادہ کیا اور اگر خوف بادشاہ کا مانع نہوتا تو مار ڈالتے پھر اوس سے کہا کہ تو شہر مین جا کر اپنے مکان مین ٹھہر رہ
ہم اہل عرب سے لڑینگے پس روماس اونکے پاس سے چلا گیا اور یہی تو اونکی مین خواہش اور آرزو تھی اور اوسنے اپنے دل مین تصفیہ کیا تھا

کہ شاید اللہ تعالیٰ خالد بن الولید کو فتح دیوے تو ہم اپنے لڑکے بالے لیکر جہان وہ جاوین وہان چلا جاوین پھر اہل
بصرے نے دریحان کو اپنا حاکم مقرر کیا اور اوس سے کہا کہ جب ہم مسلمانون کی لڑائی سے فراغت پاوینگے اوسوقت تیرے ساتھ
بادشاہ کے پاس چلکر روماس کی معزولی اور تیری صوبہ‌داری کی درخواست کرینگے کیونکہ تو بہ نسبت روماس کے بڑا مضبوط
اور دانشمند ہے دریحان نے اونسے پوچھا کہ تمہارا قصد کیا ہے اونھون نے کہا کہ ہم چاہتے ہین کہ حملہ کر کے مسلمانون کے
لشکر پر اور اونکے سردار سے مقابلہ کرین اگر غالب ہو جاینگا تو اونکے سردار پر تو باقی لوگ اونکے بھاگ جاینگے راوی نے
بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے دریحان زرہ وغیرہ ہتھیار اور لباس پہن کر نکلا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو
اپنے مقابلے مین طلب کیا پس عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما نے خالد بن الولید سے کہا کہ تم سردار
لشکر کے ہو اور بقا و ثبات ہمارا سب کا تمہارے سبب سے ہے اور مین اس دشمن کا مقابلہ کرونگا پھر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ
نے لشکر سے نکلکر دریحان پر حملہ کیا اور طرفین سے معرکہ آرائی ہوئی اور دونون لشکرون کے لوگ گرد ہین اونکی
لڑائی دیکھتے تھے پس تھوڑے سے عرصے مین دریحان تھک کر بھاگ نکلا اور گھوڑا اوسکا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے گھوڑے
سے زیادہ دوڑنے والا تھا اسوجہ سے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بچکر اپنی قوم مین پہونچ گیا پس اوسکی قوم
نے پوچھا کہ کیا سبب ہے تیرے پھر آنیکا دشمن کی لڑائی سے اوسنے کہا کہ دشمن نے مجھپر شدت کی پس مین نہ ٹھہر سکا اور
بھاگا مگر تم سب دشمن پر حملہ کرو پس اللہ تعالیٰ نے رومیون کے دلون مین رعب ڈالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کو یہ بات معلوم ہو گئی پس حملہ کیا خالد بن الولید اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور قیس بن ہبیرہ
اور شرحبیل بن حسنہ اور رافع بن عمیرہ الطائی اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور عبد الرحمن بن حمید الجمحی رضی اللہ عنہم
اور سب مسلمانون نے پس جب اہل بصری نے مسلمانون کو حملہ کرتے دیکھا اور سمجھے کہ ضرور لڑنا ہوگا پس آگے بڑھے
اور ظاہر ہوا اونکا پیچ رومیون کا اور کھینچے انکے ناقوس دیوار قلعے کے اوپر اور شور کیا راہبون نے ساتھ کلمہ کفر کے پس دعا کی
شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات سے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْجَاسَ يَبْتَهِلُوْنَ اِلَيْكَ
بِكَلِمَةِ كُفْرِهِمْ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَنَحْنُ نَبْتَهِلُ اِلَيْكَ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا نَصَرْتَ هٰذَا الدِّيْنَ عَلٰى اَعْدَائِكَ الْكَافِرِيْنَ
اور مسلمانون نے اس دعا پر آمین کہی پھر سبھون نے یکبارگی حملہ سخت کیا اور اہل بصری کو اوس حملے سے معلوم ہوا کہ گویا دیوار
شہر پناہ کی گر گئی پس نہ ٹھہر سکے وہ لوگ اور پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور باقی رہگئی زمین مُردون کی لاشون سے بھری ہوئی اور
اور بعضون نے اونمین سے دروازون شہر پناہ پر بعضون کو مار ڈالا پس جب وہ لوگ شہر مین پہونچ گئے اور برجون پر قرار پکڑا اور
بیرق اور صلیبان کو بلند کیا اور اپنی جانون کو بچایا تب ارادہ اس بات کا کیا کہ بادشاہ کو اس حال سے اطلاع دیوین تاکہ
وہ لوگ بھیجکر اونکی کمک کرے عبد اللہ بن رافع نے روایت کی ہے کہ جب اہل بصرہ شہر مین جاکر شہر پناہ کی دیوارون

چڑھ گئے ہم لوگ اونکے تعاقب سے پلٹے اور اپنے بعض ساتھیون کو مفقود دیکھا پس پایا ہم نے دو سو تیس آدمیون کو اپنی جماعت سے مقتول کہ اکثر اونمین کی قوم بجیلہ اور ہمدان سے تھی اور منجملہ رؤسا ہمارے لشکر کے بدر بن حرملہ اور علی بن رفاعہ اور مازن بن عوف اور سہل بن ناشط اور جابر بن مرارہ اور ربیع بن حامد اور عباد بن بشر شہید ہوے اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب اہل بصری کا اور نماز پڑھی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے شہیدون پر اور دفن کرا دیا اونکو پھر جب ایک ربع حصہ رات کا گذرا تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مالک اشتر نخعی او رایک ہزار سوار نے لشکر جمعیت سے نگہبانی لشکر کیواسطے گشت کرنا شروع کیا اور یہ لوگ لشکر کے گرد گھوم رہے تھے کہ دفعتہ گھوڑے سوارون کی چوکنے ہوے اور بولنے لگے پس ہوشیار اور خبردار ہو گئے مسلمان اور ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ یکایک ایک شخص رومی کو دیکھا کہ وہ موٹا کپڑا بالون کا مثل کمل کے پہنے تھا پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف پیش قدمی کرکے چاہا کہ اوسکو پکڑ لیوین پس اوس شخص نے کہا کہ ٹھہرو اور توقف کرو کہ مین روماس حاکم بصری کا ہون پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اوسکو ساتھ لیکر خالد بن الولید کے پاس گئے پس خالد بن الولید نے اوسکو پہچانا اور پہلے روماس نے کہا کہ ای امیر لشکر مسلمانون کی میری قوم نے مجھکو نکال دیا اور کہا کہ تو اپنے مکان مین بیٹھ رہ ورنہ ہم تجھکو مار ڈالینگے پس مین اپنے مکان مین جا بیٹھا اور میرا مکان دیوار شہر پناہ سے ملا ہوا ہے پس جب تاریکی رات کی ہوئی میرے غلام اور اولاد نے موجب میرے حکم کے شہر پناہ کو کھود کر ایک دروازہ اوسمین کھول دیا سو مین اوسی راہ سے تمہارے پاس اس غرض سے آیا ہون کہ تمکو میرے ساتھ اونچے کون کو اپنے ساتھیون سے جن پر تمکو اعتماد ہو کہ اگر اللہ تعالی چاہیگا تو وہ شہر پر قابض ہو جاوینگے پس خالد بن الولید نے یہ کلام سنکر سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ جن پر اونکو اعتماد ہو اونمین سے ایک سو سوار لیکر روماس کے ساتھ جاوین اور اون سوارون پر عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کیا ضرار بن الازور سے روایت ہے کہ مین بھی اوس جماعت مین تھا جو شہر مین داخل ہوئی پس جب پہنچے ہم روماس کے مکان پر کھول دیا اوسنے ہمارے واسطے اپنا خزانہ اور جدا کیا ہمارے واسطے ہتھیار اور کہا کہ لباس رومیون کا پہن لو پھر پہن لیا ہمنے لباس اونکا پھر بانٹ دیے گئے ہم چارون کنارے شہر مین ہر کنارہ پر پچیس سوار تھے اور حکم کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اس امر کا کہ جسوقت تم ہماری تکبیر کی آواز سنو تم بھی تکبیر کہو پس جب ہم لوگ بموجب حکم کے روانہ ہوے ہوشیار ہو گئے ہم اپنی جانون سے واسطے حملہ کرنیکے قوم پر واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بعد روانہ کرنے اپنے ساتھیون کی شہر کے کنارون پر خود زرہ پہنکر مستعد کارزار ہوے اور روماس بھی مسلح اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو ایک تلوار اور ایک کلاہ دی جسکو عبد الرحمن نے اپنے لباس پر ڈال لیا اور روماس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اوس برج کی طرف چلا جسمین ریحان مع اپنے ہمراہیان کے تھا پس ریحان نے اون دونون کو دیکھکر پوچھا کہ تم کون ہو روماس نے کہا کہ مین لطریق ہون ریحان نے کہا کہ نہ آرام و آسانی ہو تجھکو کیا سبب ہے تیرے آنے کا

اور یہ ساتھی تیرا کون ہے رو ماس نے کہا کہ یہ میرے دوست ہیں تیری ملاقات کے مشتاق ہو کر آئے ہیں دریجان نے کہا کہ مجھے ہے
تجھے وہ کون ہیں روماس نے کہا کہ عبد الرحمن ابن ابی بکر صدیق خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں اور تیرے پاس
اسواسطے آئے ہیں کہ تیری روح کو دوزخ میں بھیجیں پس جب دریجان نے یہ کلام سنا چاہا اونپر حملہ کرے مگر اوسکے دل سے
نامردی سے نہ مانا اور عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے جلدی سے تلوار کا وار اوسکے شانے پر مارا پس گر پڑا وہ بیہوش ہو کر مردہ
ہو کر زمین پر راوی نے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے آواز تکبیر بلند کی وقت مار ڈالنے دریجان کے
اور روماس نے بھی تکبیر کہی اور اصحاب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیروں کی سنکر شہر کے کناروں سے
تکبیریں کہنے لگے اور جواب دیا اونکی تکبیروں کا پتھروں اور پہاڑوں اور درختوں اور چرندوں نے اور سب لوگوں نے
آبادیوں سے اور کہا اونہوں نے کہ اے معبود اور مالک ہمارے کیا خوش اور پاک ہے نام تیرا اور ذکر کرنا اور
کون شخص ہم میں سے تیری حقیقت تک میں قیام کر سکتا ہے اور تحقیق سنا ہے کلام توحید کو اور دیکھا ہے تیرے
شکر کرنیوالوں اور بزرگداشت کرنیوالوں کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب تکبیر کہی مسلمانوں نے اطراف شہر میں
رکھا اونہوں نے تلوار کو رومیوں میں اور قتل کرنا شروع کیا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی آواز تکبیر سنکر
مع اپنے ساتھیوں کے شہر میں پہونچے پس جب دیکھا اہل بصرہ نے اپنے شہر کو کہ وہ فتح کر لیا گیا اور رومیوں کو تلوار سے قتل کیا
جاتا ہے سب مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے پس خالد بن الولید نے کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں روماس نے کہا کہ امان چاہتے
کرتے ہیں پس کہا خالد بن الولید نے کہ اوٹھا لو اونکے اوپر سے تلوار کو پس اوٹھا لیگئی تلوار اور خالد بن الولید نے
اونکو امان دی پس جمع ہوا اہل بصرہ یکجا ہوئے اور خالد بن الولید سے کہا کہ اگر ہم تم سے مصالحہ کر لیتے تو نوبت یہانتک
نہ آتی خالد بن الولید نے کہا کہ اللہ تعالی کا حکم ٹلتا نہیں ہے پھر اہل بصرہ نے خالد بن الولید سے پوچھا کہ کس شخص کے ہاتھ
ہمارا شہر فتح کیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حیا سے نام روماس کا نہیں بتلایا پس روماس اوٹھ کھڑا ہوا اور
کہا اے دشمنان خدا میں نے بھلا کیا خوشنودی خدا اور بغرض جہاد کی راہ بتلائی اہل بصرہ نے کہا کہ کیا تو ہمارے دین پر نہیں تھا
روماس نے کہا کہ اے میرے اللہ نہ کر تو مجھکو ان لوگوں سے میں منکر صلیب اور اوسکی پرستش کرنیوالوں کا ہوں میں نے
یہ کام واسطے رضامندی اللہ اور بنیت و غرض جہاد کرنیکے پھر کیا ہے راضی ہوا میں اور کیا میں نے اللہ تعالی کو پروردگار
اپنا اور اسلام کو دین اپنا اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول اپنا اور کعبے کو قبلہ اپنا اور قرآن کو پیشوا اپنا اور مسلمانوں کو
بھائی اپنا یہ سنکر وہ لوگ روماس سے ناراض ہوے اور ارادہ برائی کا اوسکے ساتھ کیا پس روماس نے خالد بن الولید سے کہا کہ
میں اس شہر میں ان لوگوں کے ساتھ نہ رہونگا اور جہاں کہیں تم جاؤگے میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا اور جب کل ملک شام
تمہارا دخل ہو جائیگا پھر اپنے وطن کو اوٹونگا کہ گھر کی الفت اور چاہ دل سے کب ہوتی ہے واقدی رحمہ اللہ نے عمر بن الرجب
بن نافع سے روایت کی ہے کہ سب سے پہلا شہر ملک شام کے شہروں میں سے جو فتح ہوا بصرہ تھا

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین روماس کو بصری کا حاکم مقرر کیا اور روماس تھوڑے دن وہان کی حکومت کرکے ایک بیٹا چھوڑکر مرگیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے چند اشخاص اپنے ہمراہی کو واسطے امانت روماس کے بضرورت نکالنے اور اوٹھانے مال و اسباب خانگی روماس کے شہر سے مقرر کیا پس اون لوگون نے امانت روماس کی کی کہ اوسی حالت مین لوگون نے روماس کی زوجہ کو روماس سے لڑتے جھگڑتے دیکھا مسلمانون نے کہا کہ تو کیا چاہتی ہے اوسنے کہا کہ میرا فیصلہ تمہارے لشکر کے سردار کے پاس ہوگا تب مسلمان اوسکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس لائے اور اوسنے نالش کی اور ایک شخص رومی واقف زبان عربی نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے اوسکے مطلب کو بیان کیا کہ یہ عورت اپنے شوہر روماس پر نالشی ہے خالد بن الولید نے بواسطہ اوس رومی کے عورت سے سبب نالش کا پوچھا اوسنے بواسطہ ترجمان کے بیان کیا کہ حال میرا یہ ہے کہ رات کو مین نے بحالت خواب ایک شخص نہایت خوبصورت کو مثل ماہ شب چہاردہ کے دیکھا کہ وہ کہتے ہین کہ یہ شہر بصرہ اور تمام ملک شام اور عراق اسی گروہ عرب کے ہاتھ سے فتح ہوگا مین نے اون شخص سے پوچھا کہ آپ کون ہین اونہون نے فرمایا کہ مین **محمد رسول اللہ** ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر مجھکو بجانب اسلام کے دعوت فرمائی اور مین نے اسلام قبول کیا پھر مجھکو آپ نے دو سورتین قرآن مجید کی سکھائین تب خالد بن الولید نے یہ کلام اوسکا سنکر تعجب کیا اور بواسطہ ترجمان کے اوس سے کہا کہ وہ دونون سورتین پڑھ پس اوسنے **سورۂ فاتحہ** اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھکر سنائین اور خالد بن الولید کے ہاتھ پر اپنے اسلام کو تازہ کیا اور اپنے شوہر روماس سے کہا کہ یا تو میرا دین قبول کر یا مجھکو چھوڑ دے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام اوسکا سنکر ہنسے اور کہا **سُبْحَانَ مَنْ وَفَّقَهُمَا** پھر بواسطہ ترجمان کے اوس عورت سے کہا کہ تیرا شوہر تجھسے پہلے مسلمان ہوچکا ہے یہ سنکر وہ عورت بہت خوش ہوئی پس خالد بن الولید نے اہل بصری سے جس مقدار پر چاہا مصالحہ کرلیا اور اونکی خاطرداری کی اور ارادہ امر کا کیا کہ ایک شخص کو اپنا نائب مقرر کرین تاکہ وہ قوم اپنے مطلب اوس سے کہتے رہین پس باتفاق رای اونکی ایک شخص کو اونپر حاکم کیا پھر ایک خط مشعر فتح بصرہ بنام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لکھا اور اوسمین یہ بھی لکھا کہ مین بجانب دمشق کوچ کرتا ہون تم وہان مجھسے آملو اور ایک خط بنام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ اور عبارت سے لکھا **فَقَدْ سِرْتُ اِلَی الشَّامِ كَمَا اَمَرْتَنِیْ وَقَدْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی يَدَیَّ تَدْمُرَ وَاَرَكَةَ وَحَوْرَانَ وَسُخْنَةَ وَبُصْرٰی وَيَوْمَ كَتَبْتُ اِلَيْكَ هٰذَا الْكِتَابَ اَرْتَحَلْتُ اِلٰی دِمَشْقَ وَاَسْاَلُ اللّٰهَ النَّصْرَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ** اور یہ خط دونون ساتھی روانہ کرکے بجانب دمشق کے کوچ کیا اور ایک گانون مین جسکو ثنیہ کہتے ہین پہونچکر توقف کیا اور اپنے نشان کو جسکا نام **رایت العقاب** تھا گاڑ دیا پس اوس جگہ کا نام ثنیۃ العقاب رکھا گیا پھر وہان سے بجانب غوطہ کوچ کیا اور ایک دیر

اوتری کہ وہ ابتک مشہور بہ دیر خالد ہی اوحال دمشق کا یہ تھا کہ قرب وجوار کے لوگ بھی انتھا وہان یکجا ہوی تھی اور بارہ ہزار
سی زیادہ اوسمین سوار تھی اور اونھون نی شہر پناہ کو نشان اور بیرقون اور صلیبان سی آراستہ کیا تھا اور خالد بن الولید نی انتظار
آنی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکی ساتھیون کا اوس دیر مین قیام کیا ہی واقدی رحمہ اللہ نی روایت کی ہی
کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ارکہ اور تدمر اور حوران وبثنیہ وبصرے کو فتح کر کی بجانب دمشق متوجہ
ہوی تب اپنی سرداروں کو یکجا کر کے کہا کہ جو مین تمسی کہتا تھا اور تمکو ڈراتا تھا وہ تمنی کچھ نمانا اور نہ سنا اور اہل عرب تدمر اور
ارکہ وحوران وبثنیہ وبصرہ فتح کر کے متوجہ دمشق ہوی ہین پس اگر دمشق کو بھی فتح کر لیا تو بڑی مصیبت کی بات ہی کہ شہر دمشق
ملک شام کا بہشت ہی اور مین نی اہل دمشق کی پاس واسطی مقابلہ مسلمانون کا اپنا لشکر بھیجا ہی پس تم مین سی کون شخص اونکی مقابلی کا
قصد کریگا اور کفایت کریگا مجکو اونکی کام مین کہ جو شخص اونکو شکست دیویگا مین کل محصول اون شہرون کا جو مسلمانون کی
قبضے مین ہین اوسکو معاف کر دونگا پس منجملہ اوسکے سردارون کی ایک شخص جسکا نام کلوص تھا اور اوسکی بہادری اور
شجاعت اوس زمانی مین جب کسری بادشاہ فارس نی قصد لینی ملک شام کا کیا تھا ظاہر ہوئی تھی بولا کہ ای بادشاہ مین
مسلمانون کی لیی کافی ہون اور مقابلہ کر کے اونکو بھگا دونگا ہرقل نی یہ کلام اوسکا سنکر ایک صلیب نی کی اوسکو دی اور
پانچ ہزار سوار اوسکے ساتھ کیی اور کہا کہ صلیب کو آگی رکھنا کہ یہی تجکو مدد دیگی پس کلوص نی اوسی روز انطاکیہ سی کوچ کیا
اور حمص مین پہونچا اور اوس مقام کو ہتھیار اور لوگون سی بھر اپایا اور جب وہان کی لوگون کو اوسکی آنی کی خبر پہونچی نکلے
وہ لوگ اوسکی ملاقات کی واسطے اور اپنی آگی کیا اونھون نی قسون اور راہبون کو ساتھ خوشبودار جلتی ہوئی چیزون کے
اور انجیل اونکی پاس تھی پس آی وہ آگی اوسکی لشکر کے اور جھنڈا اوسپر پانی معمودیہ کا اور اوسکی فتح کیواسطے دعا مانگی پس
کلوص ایک شب اور روز وہان مقیم رہکر بجانب شہر حمص کی روانہ ہوا اور وہان کی لوگ بھی مثل اہل حمص کی اوسکے ساتھ
پیش آئی پھر شہر بعلبک مین پہونچا پس وہان کی لوگ اور عورتین منہ پیٹتی اور بال نوچتی ہوئی مثل فریادیون کے
اوسکی پاس آئین اور بیان کیا کہ اہل عرب نی ارکہ وتدمر وحوران وبصرے کو فتح کر لیا ہی اور ہمنی سنا ہی کہ وہ لوگ ارادہ دمشق کا
رکھتی ہین کلوص نی کہا کہ مجکو تو یہ معلوم ہی کہ وہ لوگ بمقام جابیہ ہین اور مین متعجب ہون کہ اون لوگون نے کیونکر
شہرون اور قلعون پر قدرت حاصل کی اہل بعلبک نی کہا کہ سچ ہی وہ لوگ تو اپنی جگہ پر یعنی جابیہ مین ہین اور جسنی کہ
یہ مقامات یعنی ارکہ وغیرہ فتح کیا ہی یہ شخص عراق سی آیا ہی اور نام اسکا خالد بن الولید ہی کلوص نی کہا کہ اونکی تعداد کسقدر
اونھون نے کہا کہ پندرہ سو سوار ہین کلوص نی یہ سنکر کہا قسم ہی اپنی دین کی کہ مین اوسکا سر کاٹ کر اپنی قنطاریہ کی
نوک پر لٹکاؤنگا پھر وہان سی کوچ کر کے بجانب دمشق روانہ ہوا اور دمشق کا سردار جو ہرقل کیطرف سی مقرر تھا اوسکا نام
عزرائیل تھا اور وہ رومیون کی نزدیک بہت معزز تھا اور اوسکی ساتھ تیس ہزار سوار اور پیدل تھی پس جب کلوص دمشق
مین پہونچا وہانکی بڑی بڑی رئیس اور سردار کلوص کی پاس یکجا ہوی اور بادشاہ کا فرمان دربارہ ماموری اوسکی واسطے مقابلہ مسلمانون کے

پڑا ہماپس کلوص نے اونسی کہا کہ مین تمہاری طرفسی لڑونگا اور تمہاری دشمنون کو تمہارے شہر سی ہٹادونگا لیکن یہ کام اس پر
موقوف ہی کہ تم عزرائیل کو اپنی شہر سی نکالدو کہ مین اکیلا اس کام کو لیکر بجاؤن اونہون کہا کہ دشمن ہمارے شہر پر چڑھی آتی ہین
پس کیونکر ہوسکتا ہی کہ ہم عزرائیل کو نکالدیوین بلکہ ایسی وقت مین اگر دس سردار تم مین سی ملین تو ہم لوگ اونکی خواہش
رکھتی ہین اور ہم بقوت اونکی اہل عرب سے مقابلہ کرین پس جب عزرائیل نے یہ حال سنا کہا کہ جسوقت اہل عرب اس شہر کو
محاصرہ کرین تب مین اور کلوص دونون جدا جدا ایک ایک دن اونسی لڑون پس ہم دونون مین سی جو شخص اہل عرب کو
بھگادی وہی حاکم اس شہر کا قرار پاوی اہل دمشق نے اس رای کو پسند کیا اور اپنی اپنی جگہ پر گئی اور اس گفتگو سی عداوت قلبی
باہم بیچ کلوص اور عزرائیل کی ہوگئی **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ رومی ہر روز باب جابیہ دمشق سی نکلکر
واسطے دریافت حال کی ابوعبیدہ بن الجراح کی ایک فرسخ تک جایا کرتے تھی یہانتک کہ آئی اونپر خالد بن الولید جانب
ثنیہ سی جیسا کہ ہمنی اوپر بیان کیا ہی رفاعہ بن مسلم نے **روایت** کی ہی کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر خوطہ
آکر اوترے تھی کہ دفعۃً اونہون نے فوج دمشق کو اپنی جانب مثل ٹڈیون کی آتی دیکھا پس یہ امر دیکھکر خالد بن الولید نے زرہ اپنی
زرہ مسیلمہ کذاب کی اور باندھا اپنی کمر کو اپنی عمامے سے اور گلے مین لٹکا لیا اوسکی کنارے کو اور مسلمانون کو آواز دی اور کہا
کہ یہ لشکر دشمن کا سوارون اور پیادون سی آ پہونچا ہی لو تم اونکو جانے نہ دیوین اور مدد دو تم خدا کی دین کو مدد دیگا اللہ تعالیٰ
تمکو اور ہو تم مصداق اس آیت کی اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ بِاَنَّ لَہُمُ الْجَنَّۃَ
یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الی آخر الآیۃ اور جان لو تم اس بات کو کہ مسلمان بھائی تمہاری جو ابی عبیدہ بن الجراح کی ساتھ ہین
وہ تمہارے پاس پہونچ گئی ہین پس مسلمان یہ کلام نصیحت انجام خالد بن الولید کا سنکر جلدی سی مسلح اور سوار ہوکر بجانب
دشمن کی متوجہ ہوئی یہ حال دیکھکر ٹھہر گیا لشکر رومیون کا سامنی لشکر مسلمانون کی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنی لشکر کی ترتیب واسطی لڑائی کی اسطرح پر کی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی کو میمنہ اور مسیب بن نجبۃ الفزاری کو میسرہ اور دائین
بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو اور بائین بازو مین عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور پیادون پر سالم
بن نوفل کو مقرر کیا اور خود مع اپنی ساتھیون کی بیچ مین ٹھہرے اور جب یہ امر کر چکی ضرار بن الازور سی کہا کہ اختیار کرو تم راہ
اپنی باپ اور قوم کی اس معاملی مین اور مدد دو تم اللہ کی دین کو کہ مدد دیگا اللہ تعالیٰ تمکو ڈالو تم رعب رومیون مین اپنی
حملے سے اور جنبش مین لاؤ اونکی لشکر کو اپنی شجاعت سی پس نکلی ضرار بن الازور مسلمانون کی لشکر سی اس ہیئت سی کہ تھی کپڑی
اونکی میلے اور بندھا اونکی سر پر پرانا عمامہ اور اونکی سواری مین ایک بچہ مادہ اسپ لاغر تھی مگر وہ ہوا کی آگی چلتی تھی اور حملہ کیا
رومیون کی لشکر پر اور ہیج مین ڈالا اونکی صفون کو اور اس حملی مین چار سو سوار رومی کو مار ڈالا پھر دوبارہ حملہ کیا پیادون
اور اونمین سی چھ کو مار ڈالا اور اگر رومی تیر اور پتھر نہ چلاتی تو ضرار اونکی مقابلی سی نہ پھرتی پس جب واپس آئی ضرار بن الازور
اپنی لشکر مین خالد بن الولید اور مسلمانون نے اونکا شکریہ ادا کیا پھر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما زرہ پہنکر لشکر سی نکلی

پس خالد بن الولید نے اونسے کہا کہ ای بیٹے صدیق کے رعب ڈال دو تم دشمنو پر اپنے حملے سے اور پریشان کرو صفین اونکی
اللہ تعالی تم مین برکت عطا فرماوے پس عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے بھی مثل ضرار کے حملہ اور قتل کفار کر کے سعادت کی پھر خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے خود حملہ کیا اور طریقہ اپنی نیزہ بازی اور شجاعت کا رومیون کو دکھلایا اور اونکو تعجب مین ڈالا پس
جب کلوص سردار رومیون نے خالد بن الولید کو اسطرح پر دیکھا قرینے سے اونسے جانا کہ مسلمانون کے لشکر کے سردار یہی ہین اور سمجھا کہ
خالد بن الولید میرا ساز و سامان سرداری کا دیکھکر میری ہی اوپر قصد حملے کا رکھتے ہین پس یہ سوچ کر پیچھے کو ہٹا اور خالد بن الولید
نے اوسپر حملہ کیا اور سرداران رومی نے خالد بن الولید کو ڈانٹا اور اونپر تیر اندازی شروع کی مگر خالد بن الولید نے کچھ التفات
نکیا اور گھوڑا اونکا صف دشمنون مین بجلی کی طرح چمکتا تھا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حملے مین دس آدمیون کو
رومیون سے مار ڈالا پھر پلٹ کر میدان جنگ مین آئے اور پہلی دفعہ سے زیادہ ڈھنگ لڑائی کے رومیون کو دکھائے اور لشکر
رومیون سے اپنے مقابلے کے لیے لڑنے والے کو طلب کیا لیکن کوئی اونکے لشکر سے نہ نکلا پس خالد بن الولید نے کہا کہ
مجھے اکیلے کے مقابلے مین تم دو سوار یا چار سوار بلکہ دس تک آکر لڑو مگر کسی نے جواب اسکا نہ دیا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ خرابی ہو تمکو مین تو اس جگہ اکیلا ہون اور حال یہ ہے کہ لڑائی مین تیرے لشکر کا ہر ایک آدمی میرے برابر ہے واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ خالد بن الولید کی اس گفتگو کو بعض رومی سمجھے اور بعض نہین سمجھے کہ اسی حالت مین
عزرائیل نے کلوص سے کہا کہ بادشاہ نے تجکو لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عرب سے لڑنے کو بھیجا ہے پس بچانا شہر اور رعیت کا
تیرے ذمے ہے کلوص نے جواب دیا کہ تو مجھسے زیادہ اس کام کا مستحق ہے کیونکہ تو پہلے سے اس شہر مین ہے اور تو نے جانا اور
گمان کیا ہے اس امر کا کہ تو بدون حکم ہرقل کے اس شہر سے نہین نکل سکتا ہے پس کیا سبب ہے کہ نہین نکلتا ہے تو عرب کے مقابلے کو
عزرائیل نے کہا کہ میرے اور تیرے یہ شرط ہوچکی ہے کہ ایکدن مین لڑون اور ایکدن تو پس آج تو مقابلہ کر کل مین لڑونگا
پس کلوص نے کہا کہ تو مجھسے پہلے اس شہر مین ہے اور مین تجھسے یہ درخواست کرتا ہون کہ آج تو ہی لڑ کل مین لڑونگا پس
گفتگو اونکی طول کو پہونچی تا اینکہ لوگون نے یہ تجویز کیا کہ دونون کے نام قرعہ ڈالا جاے جس شخص کے نام قرعہ نکلے وہ آج لشکر اسلام سے
مقابلہ کرے کلوص نے کہا ایسا نہین بلکہ مناسب ہے کہ ہم سب ملکر حملہ کرین کہ اسمین ہیبت کی صورت بنی رہیگی
عزرائیل نے کہا کہ مجکو اس بات سے کچھ مطلب نہین ہے راوی نے کہا ہے کہ کلوص کو اس بات کا خوف پیدا ہوا
کہ اگر بادشاہ کو اس قیل و قال کی اطلاع ہوگی تو اوسکو اپنی مصاحبت سے نکالدیگا اور مار ڈالیگا یہ سوچکر قرعہ اندازی کا
راضی ہوا اسوقت قرعہ کلوص کے نام نکلا پھر عزرائیل نے اوس سے کہا کہ نکل تو واسطے مقابلے کے اور ظاہر کر اپنی بہادری کو
جیسا امیر لشکر مسلمانون نے کیا اور مین کل واسطے مقابلے کے نکلونگا اور دونون فریق دیکھینگے کہ ہم دونون مین
کون زیادہ شہسوار اور بہادر ہے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ بعد اس قرارداد کے کلوص ہتھیار لگا کر
گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ تم بھی میرے ساتھ مقابلے کو چلو

پس اگر تم مقابلے مین میری جانب سے کچھ کمی اور عجز دیکھو تو حملہ کرکے مجکو بچاؤ ساتھیون نے کہا کہ یہ بات تو عاجزی اور
ڈر کی ہے اسکو فلاح نہین ہے پھر کلوص نے کہا کہ یہ شخص جسکے مقابلے کو مین جاتا ہون بدوی ہے اور اوسکی زبان میری
زبان کے خلاف ہے اور مین اوس شخص سے بات چیت کیا چاہتا ہون اور احتیاط کرنا آدمی کیواسطے ایک نعمت ہے
پس مین ایک شخص کو چاہتا ہون کہ میرے اور اوسکے بیچ مین واسطہ گفتگو ہو پس ایک شخص نصرانی جسکا نام
جرجیس اور وہ بہت دانشمند اور فصیح تھا کلوص کے ساتھ ہوا اور کہا کہ مین مترجم گفتگو کا ہونگا کلوص نے اوس سے
کہا کہ یقین جان تو اس بات کو کہ یہ شخص بڑا بہادر ہے اہل عرب سے سو اسکے مقابلے مین اگر تو مجکو سست دیکھنا تو میری
اعانت کرنا اور اسکے عوض مین مین تجکو اپنا مصاحب اور وزیر کرونگا اور اس میری گفتگو کو پوشیدہ رکھنا پس
مین اب جاتا ہون مقابلہ کرنیکو اور فریب دیکر پھر آتا ہون اور قریب ہے کہ کل کے دن عزرائیل مقابلے کو نکلیگا پس
مارا جائیگا وہ اور مجکو راحت اور فرصت ملیگی اوسکی تیزی سے جرجیس نے کہا کہ مین تو لڑنا نہین جانتا ہون بات
چیت مین تیری اعانت اور دشمن کے ساتھ فریب کرونگا جہانتک ممکن ہوگا پس اگر یہ امر تجکو منظور نہین ہے تو اپنے دل کے
مشورہ کر کلوص نے کہا افسوس ہے تو یہ چاہتا ہے کہ مجکو دشمن کے حوالہ کردے جرجیس نے کہا کہ تیرا دل یہ چاہتا ہے کہ
تیرے ساتھ دیوے اور تیری رضامندی مین مین مارڈالا جاؤن پس جب مین مارا گیا تو تیرا انعام اور احسان پھر
کس کام آویگا پھر کلوص چلا کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے قریب آیا اور مسلمانون نے دونون کی طرف دیکھا
اور رافع بن عمیرۃ الطائی نے چاہا کہ بڑھکر کلوص پر حملہ کرین پس خالد بن الولید نے اونکو روکا اور کہا کہ تم اپنی
جگہ پر رہو مدد دین کی میرا کام ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب کلوص اور جرجیس
خالد بن الولید کے نزدیک آئے کلوص نے جرجیس سے کہا کہ تو اس سے استفسار کر کہ تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو اور ہمارے
دبدبے اور کثرت فوج سے اونکو ڈرا اور دریافت کر کہ اونکا ارادہ کیا ہے پس جرجیس قریب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کے آیا اور کہا کہ اے اعرابی مین تمسے ایک مثال بیان کرتا ہون وہ یہ ہے کہ ہماری تمہاری مثال ایک شخص کی
مثل ہے کہ اوسکے پاس کچھ بکریان تھین اور اونکی چرانے کے واسطے چرواہے کو سپرد کیا اور چرواہا بڑا
ڈرنیوالا تھا اور جانور درندے کے مقابلے کی جرأت بہت کم رکھتا تھا پس ایک درندہ جانور ہر روز آکر ایک بکری
اوٹھالیجاتا تھا یہانتک کہ بکریان کم ہوگئین اور وہ درندہ جانور اس امر کا عادی ہوگیا اسوجہ سے کہ کوئی
روکنے والا نہ پاتا تھا پس جب بکریون کے مالک نے یہ حال دیکھا معلوم کیا اوسنے اس بات کو کہ یہ چرواہے کی
سستی اور غفلت سے ہے پس مالک نے ایک شخص مضبوط کو بکری چرانے پر مقرر کیا پس وہ شخص رات بھر بکریون کے
گرد پھرتا تھا کہ اسی حالت مین وہ جانور درندہ اپنی عادت کے موافق آیا اوس نگہبان نے حملہ کرکے برچھی سے
جو اوسکے ہاتھ مین تھی اوس جانور کو مارڈالا پھر بعد اوسکے کوئی درندہ جانور بکریون کے قریب نہین آتا تھا پس

ایسا ہی حال تمہارا ہی کہ ہمنے تمہارے معاملے مین سستی کی اسوجہ سے کہ تم لوگ ہمارے نزدیک ایک گروہ ضعیفا
ہوسکے ننگے محتاج تھے اور غذا تمہاری چینا اور جَو اور روغن زیت وغیرہ تھی پس جب تم ہمارے شہرون مین
آسئے اور ہماری غذائین کھائین تب سیر ہوگئے ہیر پس پہونچے تم جہانتک پہونچے اور کیا تمنے جو کیا اور
اب بادشاہ نے تمہارے مقابلے کیواسطے ایسے شخص کو بھیجا ہی کہ وہ آدمیون مین نہین شمار کیا جاتا ہی اور
نہین پیدا رکھتا ہی بہادرون کی اور وہ یہی شخص ہی جو میری جانب مین موجود ہی پس ڈرو تم اوس سے اوسی بات سے
کہ پہونچے تمکو اوس سے وہ چیز کہ پہونچی اوس مضبوط نگہبان بکریون سے شیر کو اور اس شخص نے مجھسے یہ کہا ہے
کہ مین بلطف و مہربانی تمسے بات چیت کرون پس بیان کرو تم کہ ہمسے کیا چاہتے ہو اور کیا مانگتے ہو کسواسطے
کہ ایسے دریا مین تم لوگ درآئے ہو کہ جو شخص اوسمین درآتا ہی اوسکی لہرون مین ڈوب جاتا ہی اور جو پانی اوسکا
پیتا ہی اوسکے حلق مین وہ پانی پھنس جاتا ہی پس اگر تم مسلمانون کے لشکر کے سردار ہو تو اپنے دل اور مسلمانون سے
اس امر مین گفتگو اور مشورہ کرو پیش ازین کہ حملہ کرے یہ شیر شمشیر اور پھاڑ ڈالے تمکو اپنے چنگل سے پس جب خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے یہ کلام جرجیس کا اور فصاحت بیانی اوسکی سنی کہا کہ اے دشمن خدا ہمارے واسطے تو مثلین
بیان کرتا ہی قسم ہی خدا کی کہ نہین سمجھتے ہین ہم تمکو اپنے نزدیک لڑائی مین مگر مثل شکاری اون چڑیون کے
جو اوسکے جال مین پھنسی ہون اور وہ شکاری پکڑ لیتا ہی داہنی اور بائین سے کبوتر اور نہین گھبراتا ہی اونکی کثرت
سے پکڑ لینے مین اور جو تونے ہمارے شہر اور وہان کی تنگ سالی کا ذکر کیا سو ایسا ہی ہی جیسا کہ تونے بیان کیا
لیکن اللہ تعالی نے ہمکو اوس سے بہتر عنایت کیا ہی اور جو کے عوض مین گیہون اور میوہ اور روغن اور شہد ہمکو
عطا فرمایا ہی اور یہ ملک ہماری زمین ہی کہ ہمارے پروردگار نے اوسکو ہمارے واسطے پسند کیا ہی اور اوسکا
وعدہ بزبان ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا تھا اور جو تو ہمارے قصد اور ارادے کا حال پوچھتا
سو ہم تین باتین چاہتے ہین یا اسلام قبول کرو یا جزیہ دو یا لڑو حتی یحکم اللہ بیننا وھو خیر
الحاکمین اور جو تونے عظمت اور بڑائی اس شخص بدکی بیان کی سو وہ ہماری نگاہ مین سب تھوڑون کا
تھوڑا ہے پس اگر وہ بادشاہ کا کارندہ ہے تو ہم دین اسلام کے کارندے ہین اور ہم حاکم تدمر اور ارکہ اور
حوران اور بثنیہ اور بصرے کے ہین اور نام میرا خالد بن الولید ہی پس جب جرجیس یہ کلام خالد بن الولید کا سنکر
پیچھے کو ہٹا اور خوف سے رنگ اوسکا بدل گیا کلوص نے یہ حال اوسکا دیکھکر کہا کہ پہلے تو مین نے تجکو اس
معاملے مین ایسا دیکھا تھا جیسا شیر حملہ کرتا ہے اب کیا سبب ہے کہ تجکو گھبرایا اور پیچھے پھرتا دیکھتا ہون
جرجیس نے کہا قسم ہے اپنے دین کی تجکو کہ مین اس شخص کو اوباش آدمیون سے سمجھتا تھا اور مین نہین جانتا تھا
کہ یہ شخص مثل بلند سینگ مارنیوالے کے ہے اور یہ شہسوار اور رسوا کنندہ لوگون کا ہے یہ سردار اس قوم کا

جسنے زمین کو شر سے بھر دیا ہے پس تو اوسکی طرف متوجہ ہو اور اپنی شجاعت ظاہر کر پس جب کلوص نے یہ ذکر
خالدؓ بن الولید کا سنا ڈر گیا اور کانپنے لگا اپنے زین پر مثل اوس شاخ درخت کے جو ہوا سے تندی سے ہلتی ہے
اور کہا کہ ای جرجیس درخواست کر تو انسے کہ لڑائی تو کل صبح پر اوٹھا رکھیں جرجیس نے کہا کہ مین درخواست تو کرونگا
لیکن مین گمان نہین کرتا ہون کہ وہ اس درخواست کو منظور کرین پھر جرجیس نے خالدؓ بن الولید کیطرف
متوجہ ہو کر کہا کہ ای سردار اپنی قوم کے میرا ساتھی تمسے یہ درخواست رکھتا اور کہتا ہے کہ وہ پلٹ جاوے اپنی قوم
کے پاس اور جس امر کے تم خواہان ہو اوس بارہ مین اپنی قوم سے مشورہ کرے خالدؓ بن الولید نے کہا
کہ تو مجھسے فریب کرتا ہے حالانکہ مین جڑ فریب کی ہون اور تمہارا بچنا بہت دور ہے پھر تانا خالدؓ بن الولید نے
اپنے نیزے کو جرجیس کی طرف پس جرجیس نے جب نیزے کو دیکھا خوف سے زبان اوسکی بند ہو گئی اور پیچھے کو
ہٹا گا پھر خالدؓ بن الولید نے کلوص کو مقابلے کیواسطے طلب کیا اور حملہ کیا اوسپر تا قرب لشکر روم کے پہنچایا تاکہ
کہ بھاگنے نہ پایا اوسکو پس جب کلوص نے یہ حال دیکھا آمادہ جنگ کا ہو کر خالدؓ بن الولید پر حملہ اور اونکی لڑائی مین
صبر کیا اور دونون نے آپسمین ایسی نیزہ بازی کی کہ گرمی اوسکی چنگاری آگ سے زیادہ تھی پھر کلوص نے حملات
خالدؓ بن الولید سے کنارہ کشی چاہی پس خالد بن الولید نے یہ حال دیکھکر اپنے گھوڑے کو اوسکے گھوڑے سے
نزدیک کیا اور بسبب قرب کے اوسکے نیزے کو بیکار کر دیا اور اپنے چھوٹے نیزے کو داہنی جانب سے بائین طرف
پھیر کر اوسکے حلق مین مارا اور پڑھا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر کھینچ لیا اوسکو
اپنے ہاتھ سے اور جدا کر لیا اوسکو زین اسپ سے پس مسلمانون نے یہ کام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا دیکھکر
آواز تکبیر کی بلند کی اور سردار اور دلیر لوگ مسلمانون کے خالدؓ بن الولید کے پاس پہونچے پس حوالے کیا خالدؓ بن
الولید نے کلوص کو مسلمانون کی اور کہا کہ مضبوط باندھو تم مشکین اوسکی اور وہ اوسی حالت مین بڑبڑاتا تھا
پس بلایا مسلمانون نے رومااس حاکم بصری کو اور پوچھا رومااس سے کہ یہ شخص کیا کہتا ہے رومااس نے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے
کہ تم میری مشکین نہ باندھو مین تو اوس بات کو قبول کرتا ہون جو تمہارے سردار نے کہا تھا یا تم جزیہ اور مال مجھسے
نہین مانگتے ہو سو مین اقرار کرتا ہون کہ جسقدر مال مجھسے طلب کروگے مین دونگا پس مسلمانون نے خالدؓ بن الولید کو
اس حال سے آگاہ کیا خالدؓ بن الولید نے کہا کہ مضبوط باندھو اوسکو کہ مین اوسکو سردار قوم کا گمان کرتا ہون پھر
خالدؓ بن الولید اپنے گھوڑے سے اوتر کر ایک شتر پر سوار ہوئے جو حاکم تدمر نے اونکو بطور تحفے کے بھیجا تھا
اور ارادہ حملے کا رومیون پر کیا پس ضرارؓ بن الازور نے اونسے کہا کہ تم اس رومی سردار کی لڑائی مین محنت اوٹھا چکے
اب مجھے اجازت دو کہ مین تمہاری طرف سے حملہ کرون تاوقتیکہ تم آرام حاصل کرو خالدؓ بن الولید نے کہا کہ آرام تو اور آرام نہین ہے
مگر عالم آخرت مین اور جو آج محنت اور مشقت کریگا وہ کل راحت حاصل کریگا پھر خالدؓ بن الولید نے کہا کہ انشاء اللہ نگاہبان

اور خلیفہ ہی تمہیں اور یہ کہکر متوجہ بجملہ ہوئے پس کلوص نے چلا کر خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے تمکو اپنے نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ پلٹ آؤ تاکہ میں تمسے کچھ باتیں کرلوں پس مسلمانوں نے باواز بلند خالد بن الولید سے
کہا کہ یہ بطریق چلا کر تمکو پکارتا ہے پس خالد بن الولید پلٹ آئے اور روماس سے پوچھا کہ یہ شخص کیا چاہتا ہے پس
روماس نے اوس سے ایک ساعت باتیں کیں اور خالد بن الولید سے کہا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ میں مصاحب
بادشاہ کا ہون اور بادشاہ نے پانچ ہزار سوار میرے ساتھ کرکے تمہارے مقابلہ کو بھیجا تھا اور میرے اور عزرائیل حاکم دمشق
کے بیچ میں جھگڑا ہوا اور ایسی ایسی باتیں واقع ہوئیں اور تمنے مجکو پکڑ لیا پس میں تمکو تمہارے دین کی قسم دلاتا ہوں
کہ اگر عزرائیل تمہارے مقابلے میں آوے تو اوسکو باقی نچھوڑنا اور اگر مقابلے کو نہ نکلے تم خود استدعا کرکے
اوس سے مقابلہ کرنا اور اوسکو مار ڈالنا کہ وہ سردار قوم کا ہے پس جب اوسکو تم مار ڈالوگے تو دمشق کے
مالک ہو جاؤگے پس آیا تم یہ امر کروگے پس خالد بن الولید نے روماس سے کہا کہ اس سے کہدو کہ میں تو کسی مشرک اور
[illegible] شخص کو جو اللہ تعالی کے واسطے بیٹا قرار دیتا ہے باقی نچھوڑونگا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ [illegible] اشعار
پڑھتے ہوئے حملہ کیا واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جب جرجیس نصرانی خالد بن الولید کے
خوف سے بھاگ کر کانپتا ہوا اپنی قوم میں پہونچا اوسکی قوم نے کہا کہ تیرے پیچھے کیا معاملہ ہے جرجیس نے کہا کہ یہ [illegible]
موت ہے جس سے لڑائی نہیں ممکن ہے اور وہ شیر ہے جسکا مقابلہ نہیں ہوسکتا ہے اور سردار مسلمانوں کا ہے اور وہ
بذات خود ہمارے مارنے کو آیا ہے وہ طلب کریگا ہمکو جہانتک اور جہان کہیں ہم جاوینگے اور [illegible] کریگا ہمارے قتل میں اور
میں بڑی محنت سے اپنی جان بچا کر بھاگ آیا ہوں پس مناسب یہ ہے کہ پیشتر ازینکہ وہ سب ملک [illegible] کرلیں تم اوس سے
مصالحہ کرلو پس رومیوں نے کہا خرابی اور سختی ہو تجکو کیا بھاگ آنا تیرے واسطے کافی نہوا جو اسکے سوا تو ہمارے
دلوں میں رعب اور دہشت ڈالتا ہے اور چاہا کہ جرجیس کو مار ڈالیں پھر رومیوں نے اوسے چھوڑ دیا [illegible] کہ کلوص کو خالد بن الولید
نے پکڑ لیا تھا عزرائیل نے ملامت سے کہا کہ کلوص مصاحب بادشاہ کا تو قید ہو گیا اور اوسنے لڑنے میں کمی
نہیں کی اور تیرے اور اوسکے بیچ میں شہرہ ہو چکی تھی کہ ایکدن وہ مسلمانوں سے لڑے اور ایکدن تو [illegible]
مقابلے کیواسطے نکل اور اس بدوی کو قتل کر عزرائیل نے کہا کہ جان لو تم اس بات کو کہ اگر خالد بن الولید مارے جائینگے
تو اونکی جگہ پر اور کوئی شخص اہل عرب سے قائم مقام ہو جائیگا اور جو میں مارا جاؤنگا تو تم لوگ مثل بکریوں کے بے چرواہے
کے رہجاؤگے پس میری رائے یہ ہے کہ ہم تم سب کے سب بالاتفاق حملہ کریں رومیوں نے کہا کہ ایسا کبھی نکرنا چاہئے
کہ اس صورت میں بہت لوگ مارے جائینگے اور بہت عورتیں رانڈیں ہو جائینگی پس یہ گفتگو اونمیں ہو رہی تھی
کہ کلوص کے ساتھی لوگ اوس مقام پر آئے اور چلا کر عزرائیل سے کہا کہ تو ہمارے پاس سے [illegible] بادشاہ کے نزدیک عزیز نہیں ہے اور
تیرے اور کلوص کے درمیان [illegible] ہو گئی تھی [illegible] کلوص نے تو اوسے [illegible] کیا اور گرفتار ہو گیا [illegible] تو بھی حملہ کر [illegible]

عزرائیل نے کہا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ مین پہلے سے اس بدوی سے ڈر گیا ہون یہ ایسا نہین ہے اب مین لڑنیکو جاتا ہون
اور دونون طرف کے لوگ دیکھینگے کہ ہم دونون سے کون شخص بڑا شہسوار اور ثابت قدم اور بہادر ہے پھر عزرائیل سازوسامان
جنگ سے طیار ہوکر ایسے گھوڑے پر جو قابل گرداوے اور سواری وقت لڑائی کے تھا سوار ہوا اور خالد بن الولید کے
مقابلے کو نکلا پس قریب اونکے آکر کہا کہ اے برادر عربی میرے نزدیک آؤ کہ مین تم سے کچھ سوال کرون اور عزرائیل
زبان عربی جانتا تھا پس خالد بن الولید یہ کلام اوسکا سنکر غصے مین آئے اور کہا کہ اے دشمن خدا تو ہی میرے
نزدیک آ کہ تو ڑون مین تیرے سر کو اور یہ کہکر خالد بن الولید نے ارادہ حملہ کا اوسپر کیا اوسنے کہا کہ مین تمہارے نزدیک
آتا ہون پس خالد بن الولید نے جانا کہ یہ شخص ڈر گیا ہے پس توقف کیا حملہ کرنے سے تا اینکہ عزرائیل نزدیک آیا اور کہا
کہ اے برادر عربی کس چیز نے تمکو اس بات کا آمادہ کیا ہے کہ اپنی قوم کے ہوتے ہوئے تم بذات خود حملہ کرو پس اگر تم مارے جاؤگے
تو تمہارے ساتھی مثل بکریون بدون چرواہے کے رہجاوینگے خالد بن الولید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے دیکھا ہے
حال دو شخصون کا میرے ساتھیون سے کہ اونہون نے تیری قوم کے ساتھ کیا کچھ کیا اور اگر مین اون دونون کو اونکے حال پر
چھوڑ دیتا تو خدا کی مدد سے تیرے ساتھیون کو چیر پھاڑ ڈالتے اور میرے ساتھی ایسے لوگ ہین کہ موت کو غنیمت جانتے ہین
اور زندگی کو عذاب سمجھتے ہین پھر خالد بن الولید نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے عزرائیل نے کہا کہ مین ہی سردار شہسوارون کا
شہرون و ملکون کا مٹانیوالا لشکر ترک اور حبش اور مقدمہ کا ہون خالد بن الولید نے پوچھا کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ مین ملک الموت کا ہمنام ہون
اور میرا نام عزرائیل ہے پس خالد بن الولید یہ کلام اوسکا سنکر ہنسے اور کہا کہ اے دشمن خدا جسکے نام پر تیرا نام رکھا گیا ہے
وہ تیرا مشتاق ہے اس غرض سے کہ تجکو دوزخ کو پہونچا دیوے پھر عزرائیل نے پوچھا کہ کلوص کے ساتھ تمنے کیا معاملہ کیا خالد
بن الولید نے کہا کہ وہ ساتھ میرے مشکین بندھا ہوا بیٹھا ہے عزرائیل نے کہا کہ اوسکو مار کیون نڈالا کہ وہ بلا ہے اس قوم سے
خالد بن الولید نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے اوسکو قتل نہین کیا کہ مین تم دونون کو ساتھ ہی مار ڈالونگا عزرائیل نے کہا کہ آیا
یہ بات تم کرسکتے ہو کہ ایکہزار مثقال سونا اور دس کپڑے ریشمی اور پانچ گھوڑے مجھسے لو اور کلوص کو مار ڈالو اور
اوسکا سر مجکو دو خالد بن الولید نے کہا کہ یہ مال تو کلوص کا عوض خون ہوگا تو اپنے مارے جانیکا عوض کیا دیگا
پس عزرائیل غصے مین آکر کہنے لگا کہ مجھسے تم کیا لے سکتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین سر تیرا جزیے مین لونگا دراینحالیکہ
تو خوار اور ذلیل ہوگا عزرائیل نے کہا کہ اے برادر عربی جتنی کہ ہم تمہاری تعظیم اور بزرگی کرتے ہین اوتنا ہی تم ہماری
اہانت اور تذلیل اور ہمارے ساتھ زبان درازی کرتے ہو پس بچاؤ تم اپنے تئین کہ مین تمہارا قاتل ہون پس جب
خالد بن الولید نے یہ کلام سنا مثل شعلۂ آگ کے عزرائیل پر حملہ کیا پس عزرائیل بھی اپنے کو بچاتا ہوا اونکے مقابلے مین آیا
اور دیر تک دونون اپنے گھوڑے کے گرد گھومے اور عزرائیل کی بہادری اور شجاعت ملک شام مین زبانون پر مذکور تھی پس آخر
خالد بن الولید سے کہا کہ مین قسم اپنے دین کی یہ بات کہتا ہون کہ اگر مین چاہون تو تجپر غالب ہو سکتا ہون لیکن عمدًا تجکو

چھوڑے دیتا ہون اسواسطے کہ بنظر شفقت اور مہربانی کے تمہارے اور تمہارے ساتھیون کے حال پر مین ارادہ صلح کا بھی
رکھتا ہون سو تم میری قید مین آجاؤ تاکہ لوگ معلوم کرین کہ تم میرے قیدی ہو پھر بعد اسکے اس شہر طبریہ کو رہا کر دونگا کہ تم یہانسے
کوچ کر جاؤ اور جن شہرون پر تمنے قبضہ کیا ہے وہ ہمکو سپرد کرو پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام عزرائیل کا سنا کہا کہ اے
دشمن خدا تو ہم لوگون کے ساتھ ایسی امید اور طمع رکھتا ہے حالانکہ یہ گروہ مسلمانونکا جنھون نے تدمر اور ارکہ اور حوران اور بصریٰ
فتح کیا ہے وہ لوگ ہین جنھون نے اپنی جانون کو بعوض بہشت کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچا ہے اور عالم آخرت کو اس عالم پر اختیار کیا ہے
اور قریب تر تجکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم مین سے کون اپنے نزدیک والے پر غالب اور مالک ہوجاتا ہے پھر خالد بن الولید نے
اپنی شجاعت اور بہادری اور بہت ہوشیاری سے کچھ باتین لڑائی کی اوسکو دکھائین پس عزرائیل اپنی گفتگو سے
شرمندہ ہوا اور کہا کہ اے برادر عربی تم تو یہ باتین مزاح کی کرتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ مزاح میرا تلوار مارنا ہے اور غرض
حصول خوشنودی خدا کی پس بچا تو اپنے تئین پھر خالد بن الولید نے بڑھکر اوسپر تلوار کا وار کیا اگر تلوار نے کچھ کام
نہ کیا اور کچھ بھی نہ کاٹا اور ڈر گیا دشمن خدا کا دبدبہ خالد بن الولید سے اور اندوہگین ہوا دل اوسکا اور جانا اوسنے کہ
مین انکے مقابلہ اور ان تک پہونچنے کی قدرت نہین رکھتا ہون پس پیٹھ پھیر کر بھاگا اور خالد بن الولید نے اوسکا پیچھا کیا
عامر سے بیان کیا ہے کہ مین فوج قلب مین تھا اور مین خالد بن الولید اور عزرائیل کیطرف دیکھتا تھا پس
جب بھاگا دشمن خدا کا پیچھا کیا اوسکا خالد بن الولید نے لیکن اسسبب سے کہ عزرائیل کا گھوڑا خالد بن الولید کے
گھوڑے سے تیز رو تھا خالد بن الولید اوس تک پہونچ نہ سکے پس جب عزرائیل نے دیکھا کہ وہ پیچھا کرنے سے رک گئے
براہ طمع اپنے دل مین سوچا کہ یہ مجھسے ڈر گئے ہین پس کیا وجہ ہے کہ مین اونکو گرفتار کرلون اور پکڑ لاؤن یہانتک
کہ وہ مجھسے آملین پس شاید کہ مسیح مجکو اونپر غالب اور میری اعانت کرین پس یہ منصوبہ کرکے وہ ٹھہر گیا تا اینکہ خالد بن
الولید قریب اوسکے پہونچے اور گھوڑا اونکا تھک گیا اور پسینہ مین تر ہوگیا تھا پس عزرائیل نے چلاکر کہا کہ تمہارا گمان یہ ہے
کہ مین خوف سے بھاگا ہون سو ایسا نہین ہے بلکہ مین نے یہ چاہا کہ تمکو تمہارے لشکر سے دور لاکر پکڑ لون خالد بن الولید نے
کہا کہ اسکا تو علم اللہ کو ہے پھر اوسنے کہا کہ اے برادر عربی اپنی جان پر رحم کرو اور خصومت کو بڑھانے سے اپنی جان کو نہ کھوؤ اور
اپنے تئین میرے حوالے کرو اور اگر اپنی موت کے خواہان ہو تو مین اوسکو تمہارے پاس پہونچا دیتا ہون مین نکالنے والا جانون کا
ہون اور مین عزرائیل ملک الموت ہون پس خالد بن الولید نے کہا کہ اے دشمن خدا تو نے جو مجھسے دعوی کیا ہے اگر تو سچا ہے
پس اگر تو بھاگ نہ جائیگا تو مین پیادہ ہوکر تجکو مار ڈالونگا پس اوتر پڑے خالد بن الولید گھوڑے سے اور تلوار نکالکر مثل شیر کے چلے اور
اوسکی طرف قدم بڑھایا پس جب عزرائیل نے خالد بن الولید کو پیادہ دیکھا زیادہ ہوئی طمع اوسکی اور گھوڑے کو اونکے گرد
منڈلانے لگا اور بڑھا چاہا کہ اونپر تلوار کا وار کرے پس خالد بن الولید نے غصہ کیا اور للکارا اوسکو اور ایک پتھر
ایسا مارکر اوسکے گھوڑے کی کونچین کاٹ ڈالین اور وہ گھوڑے سے گر پڑا اور اپنی شامت کیطرف بھاگا اور خالد بن الولید نے اوسکا پیچھا کیا

اور کہا اسے یہ کہ ای دشمن خدا جسکا نام پہلے تیرا نام رکھا گیا ہے وہ تجھپر غصے میں ہے اور تیری جان کی نکالنی کیواسطے
آ پہونچا ہے پس آمادہ ہوجا تو پھر خالد بن الولید نے اوسپر شدت کرکے زمین سے ہاتھوں پر اوٹھا لیا اور چاہا کہ مارڈالیں
اوسکو پس جب رومیوں نے اوسکو خالد بن الولید کے ہاتھ میں دیکھا اوسکی رہائی کیواسطے قصد حملے کا کیا کہ اسی حالت میں
لشکر مسلمانون کا ہمراہی امین الامتہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آ پہونچا اور اونکی آنے کی یہ صورت ہوئی کہ خالد
بن الولید نے مقام بصری سے قاصد کو ابی عبیدہ بن الجراح کی پاس بھیجا تھا پس قاصد نے اونکو رستے میں آتے ہوئے پایا
اور وہ قاصد کے ساتھ خالد بن الولید کے پاس آگئے اور خالد بن الولید عزرائیل کی لڑائی میں مصروف تھے پس جب اہل دمشق نے
دیکھا کہ مسلمانون کا لشکر آگیا اونکی دلون میں رعب سما گیا اور حملہ نکرسکے اور خالد بن الولید نے عزرائیل کو گرفتار کر لیا

واقدی رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ خالد بن الولید کے نزدیک پہونچے
چاہا کہ سواری سے اوتریں پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قسم دلاکر اونکو اوترنے سے منع فرمایا اور سبب اوسکا یہ تھا
کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو بہت دوست رکھتے تھے پھر ایک نے دوسرے کی طرف
متوجہ ہوکر سلام علیک کیا اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خالد بن الولید سے کہا کہ قسم ہے خدا کی یہ میرے
بیٹے میں بہت خوش ہوا ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے خط سے جو متضمن تمہاری سرداری کی آیا تھا اور میں نے دل میں تمہاری
نسبت اس معاملے میں کچھ خیال نہیں کیا اسواسطے کہ میں تمہاری لڑائیوں کو اہل فارس و عرب کے ساتھ جانتا ہوں خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ میں کوئی کام بدون تمہارے مشورے کے نکرونگا اور نہ کسی بات میں کسی طرح تمہارا
خلاف کرونگا قسم ہے خدا کی کہ اگر امام اور خلیفہ کا حکم نہوتا تو میں یہ امر نکرتا کیونکہ تم مجھسے پہلے مسلمان ہوئے ہو اور تم خاصان
درگاہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پھر دونون صحابیوں نے آپسمیں مصافحہ لیا اور خالد بن الولید کا گھوڑا سامنے
لایا گیا اور وہ اوسپر سوار ہوکر ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ساتھ باتیں گرفتاری دونون سرداران رومی اور شامل ہونے
نصرت الہی کی اس معاملے میں کرتے ہوئے مقام دیر کو پہونچے اور وہان اوترے اور مسلمانون نے آپسمیں ملاقاتیں کیں
پھر جب دوسرا دن آیا لشکر مسلمانون کا آراستہ اور لوگ سوار اور اہل دمشق لڑنیکو آمادہ ہوئے اور حاکم مقرر ہوا اہل دمشق پر
توما داماد بادشاہ کا جو معتمد علیہ تھا پس جب متوجہ ہوئے وہ لوگ خالد بن الولید نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہا کہ رومی لیل ہو
اور رعب اسلام کا اونکی دلون میں سما گیا اور دونون سردارون کی گرفتار ہوجانے سے اونکی توہین ہوئی پس مناسب ہے کہ ہم تم
باتفاق اونپر حملہ کریں ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر ہے میں تمہارا تابع حکم ہوں پس سب مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوئے حملہ کیا اور
اونکی تکبیروں سے گرد و نواح اوس مقام کا کانپ اوٹھا اور واقع ہوا قتل رومیوں میں اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایسا جہاد کیا کہ کفار ذلیل ہوئے اور اللہ تعالی راضی ہوا عامر بن الطفیل نے **روایت** کی ہے کہ اوس حملے میں ایک ایک نے
ہم میں سے دس دس رومیوں کو قتل کیا اور وہ لوگ سوا ایک ساعت کے شہر سے نکلے اور بھاگ نکلے اور ہم مقام دیر

شرقی دروازۂ دمشق تک اونکو مارتے چلے گئے پس جب دیکھی اہل دمشق نے ہزیمت اپنے لشکر کی تیار کر لیا اونہون نے شہر کے
دروازون کو اون لوگون پر جو باقی رکھے تھے قیس بن ہبیرہ نے بیان کیا ہے کہ بعضون کو ہمنے مار ڈالا اور بعضون کو
پکڑ لیا اور ہم اپنی جگہ پر پلٹ آئے پس خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ میری رای یہ ہے کہ مین دروازۂ شرقی پر
اوترون اور تم دروازۂ جابیہ پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ یہ صلاح اچھی ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جو مسلمان حجاز اور یمن اور حضرموت اور ساحل عمان اور طائف اور حوالی مکہ کے ابی عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے ساتھ تھے وہ سب سینتیس ہزار تھے اور عمرو بن العاص کی ساتھ بمقام فلسطین نو ہزار مسلمان تھے اور جو خالد بن الولید
کے ساتھ عراق سے آئے تھے وہ پندرہ سو تھے پس کل تعداد مسلمانون کی سینتالیس ہزار پانسو تھی سوائے اونکی جو حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت مین اور لشکر مسلمانون کا بھیجا کیا کہ اوسکا ذکر اپنی جگہ پر بیان ہوگا پس خالد بن
الولید نصف لشکر لیکر دروازۂ شرقی پر اوترے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نصف لشکر لیکر باب جابیہ دمشق پر
اوترے اور اہل دمشق یہ معاملہ دیکھکر گھبرا گئے پھر خالد بن الولید نے کلوص اور عزرائیل کو اپنے سامنے بلا کر اونپر اسلام
عرض کیا مگر اونہون نے انکار کیا پس بموجب حکم خالد بن الولید کے ضرار بن الازور نے عزرائیل کو اور رافع بن عمیر الطائی
نے کلوص کو قتل کیا اور جب اہل دمشق نے اپنے دونون سردارون کا یہ حال دیکھا ہرقل بادشاہ کو سب حال مع
دونون سردارون اور محصور ہونے دمشق کا اور فتح ہونے اکثر شہرون کا لکھکر درخواست کمک کی اور خط ایک قاصد کو دیکر
رات کے وقت اوسکی کمر مین ایک رسی باندھکر دیوار شہر پناہ سے اوسکو اوتار دیا اور وہ قاصد بمقام انطاکیہ ہرقل کے
پاس پہونچا پس جب ہرقل نے خط پڑھا ہاتھ سے پھینک دیا اور رونے لگا پھر سب سردارون کو پکار کر کہا کہ اے
بنی الاصفر مین تمکو پیشتر اِن اہل عرب سے ڈرا چکا ہون اور اس امر سے تمکو مین نے آگاہ کیا ہے کہ یہ لوگ میرے اس تخت گاہ تک
مالک ہو جاوینگے پس تم میری بات کو ہنسی اور ٹھٹھول سمجھے تھے اور ارادہ کیا تھا تمنے میرے مار ڈالنے کا اور یہ لوگ
اہل عرب قحط کی ہلاکت اور غذا سے چھٹے اور جو اور خرمے سے نکلکر شہر سرسبز اور میوہ دار مین آگئے اور یہانکی چیزین اور
یہ شہر ہمارے اونکو اچھے معلوم ہوے اور کوئی چیز اونکو ہمسے باز نرکھیگی مگر ارادہ قوی اور لڑائی سخت اونسے اور اگر
شرم کی بات نہوتی تو مین ملک شام کو چھوڑکر قسطنطنیہ مین چلا جاتا یا اپنے اہل و عیال کی حفاظت کیواسطے اونسے لڑتا
پس اون سردارون نے یہ کلام ہرقل کا سنکر کہا کہ اے بادشاہ ہرگاہ شدت اہل عرب کی یہانتک پہونچی ہے کہ تو بذات خود
اونکے مقابلے کا ارادہ رکھتا ہے پس تجکو چاہیے کہ اس کام کو واسطے وردان حاکم حمص کو اختیار کر کیونکہ وردان کے
ہم مین سے کوئی شخص طریقہ لڑائی کا جاننے والا نہین ہے اور اوسکی بہادری بتا یا لشکر فارس کو جب اوس پر لشکر کرتے
ہمارا فیروزہ کیا تھا تیرے سامنے ظاہر ہوئی تھی پس ہرقل نے وردان کو طلب کیا اور کہا کہ واسطے مقابلہ دشمن کے آمادہ ہو
وردان نے کہا کہ اے بادشاہ روم کے اگر تجکو خیال تیری خفگی اور غضب کا نہوتا تو مین اہل عرب سے لڑنے جاتا کیونکہ قوت مجکو اونسے لڑنے کی

اپنے سب امرا اور سرداران سے پیچھے ڈال دیا ہرقل نے کہا کہ مین نے اسوجہ سے سب سے پیچھے تجکو اس کام کیواسطے تجویز کیا کہ تو بجای
میری تلوار کے ہے اور پشت پناہ میرا ہے پس اسیوقت تو اس کام پر روانہ ہو کہ مین نے بارہ ہزار رومیون پر تجکو سردار
مقرر کیا اور جب تو بمقام بعلبک پہونچے تو اوس لشکر رومیون کو جو بمقام اجنادین ہے حکم کر کہ وہ لوگ ارض بلقا اور
جبال سواد مین متفرق ہوکر ٹھہرے رہین اور کسی عرب کو اسراہ سے نہ آنے دین کہ وہ اپنے ساتھیون مین یعنی
عمرو بن العاص کے ساتھ جو اوسی نواح مین ہین آملین وردان نے کہا کہ سب حکم تیرا مجکو بخوشی منظور ہے اور مین نہ پھرونگا
مگر خالد بن الولید اور اوسکے ساتھیون کا سر لیکر بعدہ حجاز مین جاونگا اور وہان سے نہ پھرونگا مگر بعد کھود ڈالنے کعبے
اور مدینے کے ہرقل نے کہا قسم ہے انجیل کی کہ اگر تو اپنا قول پورا کریگا تو وہ شہر جو مسلمانون نے فتح کیا ہے مین تجکو
دیدونگا اور تجکو اس بات کی دستاویز لکھدونگا کہ میرے بعد تو ہی بادشاہ ہو پھر ہرقل نے اوسکو خلعت اور ایک صلیب
سونے کی دی جسکی چارون کنارون مین یاقوت بیش قیمت لگے تھے اور کہا کہ جسوقت دشمن سے مقابلہ ہو تو اس صلیب کو
اپنے آگے رکھنا کہ یہ تجکو مدد دیگی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے صلیب کو لیا کنیسہ مین
گر(؟) معمودیہ کے پانی مین در آیا اور قسیسون نے اوسکے واسطے نماز فتح کی پڑھی اور کنائس کی خوشبوؤن کی دھونی دی(؟)
بعدہ اوسیوقت وردان نے شہر سے نکلکر باب فارس پر خیمہ کھڑا کیا اور رومی لوگ ہمراہی اوسکے ارادہ بکوچ [illegible]
پس جب لشکر اوسکے ساتھ کا پورا اور یکجا ہو گیا ہرقل مع اپنے ارباب دولت اوسکی رخصت کرنے کو سوار ہوکر [illegible] کے
پل تک آیا اور وہان ٹھہر کر وردان کو رخصت کیا اور وردان براہ سقرات(؟) روانہ ہوکر حماۃ مین پہونچا اور وہان ٹھہر کر
فورا ایک قاصد اجنادین کو بھیجا اور وہان کی فوج کو یہ حکم دیا کہ وہ سب راستون پر متفرق ہوکر ٹھہرین اور عمرو بن العاص
کے لشکر کو خالد بن الولید کے لشکر مین ملجانے سے مانع اور مزاحم رہین پھر اوسنے اپنے روسا اور سرداران ہمراہی کو یکجا کر کے
کہا کہ میرا ارادہ یہ ہے کہ مین اہل عرب کی غفلت اور بیعلمی مین اونتک پہونچکر سبکو اونمین سے باقی نہ چھوڑون سرداران نے
اوسکی اس تجویز کو پسند کیا پس جب رات ہوئی وردان براہ سلمیہ اور وادی الحیات کے روانہ ہوا راوی نے
بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کلوص اور عزرائیل کو مار ڈالا تب اپنے لشکر کو حکم دیا کہ دمشق پر
حملہ کرین پس مسلمانون نے اس حیثیت سے حملہ کیا کہ اکثرون کے ہاتھون مین واسطے بچانے کے تیر اور پتھرون سے چمڑے کی
ڈھالین تھین پس اہل دمشق نے یہ دیکھکر تیر اور پتھر چلانا شروع کیا اور مسلمانان بھی کہ اونپر تیر مارتے تھے
اور شور و ہنگامہ بپا ہوا اور اہل دمشق ضیق محاصرے مین مبتلا ہوے اور یقین ہو گیا رومیون کو اپنے ہلاک کا شداد
بن اوس نے روایت کی ہے کہ بیشک اثنا مین ہم اہل دمشق کو محاصرہ کیے ہوئے تھے کہ ہمکو یہ خبر معلوم ہوئی کہ بڑا بھاری
لشکر رومیون کا بمقام اجنادین اکٹھا ہوا ہے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے مقام سے سوار ہوکر جناب(؟)
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور اونسے مشورہ کیا اور کہا کہ ای امین الامۃ میری یہ رائے ہے کہ ہم سب [illegible] اجنادین کو

کوچ کرین اور وہان رومیون سے لڑین پس اگر اللہ تعالی ہمکو اونپر غالب کریگا تو پھر یہان پلٹ آوینگے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ یہ بات میری راے کے خلاف ہے اسواسطے کہ ہمنے ذائقہ جدائی کا اہل دمشق کو چکھا دیا اور محاصرہ کرکے اونکو تنگی مین
ڈالا ہے اور ہمارا رعب اونکے دلون مین سما گیا ہے پس اگر ہم یہان سے کوچ کر جاوینگے تو اون لوگون کو قوت حاصل ہوجاویگی اور کھانے پینے
کی چیزین یکجا کر لینگے پھر ہم لوگ ان مقامات پر نہ آسکینگے سو ہم تو یہان سے دور نجاوینگے خالد بن الولید نے کہا
قسم ہے خدا کی کہ مین کسی بات مین تمہاری نافرمانی نکرونگا پھر خالد بن الولید سوار ہوے اور سرداران لشکر کے پاس جو دمشق
کے دروازون پر متعین تھے حکم بھیجا کہ اپنی اپنی طرف اہل دمشق پر حملہ کی شدت کرو پھر خالد بن الولید نے باب شرقی کیطرف
بذات خود حملہ کیا اور مسلمانون کو لڑنے کی ترغیب دی اور اشعار رجز پڑھتے تھے پس خوشی سے مستعد ہوے لوگ لڑنیکو
اور آگے بڑھے واسطے شمشیرزنی کی اور اسیطرح کئی راتین محاصرہ اور لڑائی مین گذرین پس خراب ہوا حال اہل دمشق کا
اور شکستہ حال ہوگئے وہ اور بادشاہ کی طرف سے کوئی لشکر بطور کمک کے اونکو نہ دکھائی دیا پس اونہون نے ارادہ
صلح کا کیا اور خالد بن الولید کے پاس زبانی جا فلیقا کے کہلا بھیجا کہ ہم ایکہزار اوقیہ چاندی اور پانسو اوقیہ سونا
اور ایکسو کپڑے ریشمی دینا قبول کرتے ہین بشرطیکہ تم یہان سے کوچ کر جاؤ خالد بن الولید نے اس امر کو نمانا اور کہا جب تک
تین باتون سے ایک نہوگی مین یہان سے کوچ نکرونگا یا وہ مسلمان ہوجاوین یا جزیہ دیوین یا لڑین اہل دمشق نے جب یہ جواب
سنا اونپر سخت معلوم ہوا **عروہ بن شداد نے روایت** کی ہے کہ میلان اہل دمشق کا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کیطرف بہت تھا
بہ نسبت اونکے میلان کے طرف خالد بن الولید کی اسوجہ سے کہ خالد بن الولید لڑائی اور تلوار کے آدمی تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح مرد بوڑھے
پارسا تھے اور اہل دمشق سے آمادہ صلح اور خالد بن الولید آمادہ جنگ تھے پس اسی حالت مین کہ خالد بن الولید نے مسلمانون کو لڑنیکا حکم دیا تھا
اہل دمشق کو سلحہ سے دیکھا کہ وہ لوگ تالیان بجاتے اور کود کود کر ناچتے اور مثل مجانون کے آوازین کھیل کود کی کرتے ہین پس خالد بن الولید نے حال
دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ لوگ جو دیوار قلعہ پر تھے اشارہ کرتے تھے بجانب پہاڑ اور پشت لبیا کے پس دیکھا اونہون نے
ایک بڑے غبار کو جس نے کنارہ اور درمیان زمین و آسمان تاریک ہوگیا ہے پس خالد بن الولید سمجھ گئے کہ یہ لشکر ہے
کہ اہل دمشق کی کمک کو آتا ہے پس آواز دی خالد بن الولید نے مسلمانون کو اور حکم کیا کہ سوار ہون مسلح اور سوار ہوے وہ اور
ہر گروہ اپنے اپنے سردار کے پاس یکجا ہوا اور بعضے فروشون نے خالد بن الولید کو یہ خبر دی کہ ہمنے بجانب گھاٹی پہاڑ کے
ایک لشکر جرار دیکھا ہے اور وہ بیشک لشکر رومیون کا ہے پس خالد بن الولید نے یہ شکر اللہ تعالی کی عنایت پر نظر کرکے
کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر لوگون کو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر خود گھوڑا دوڑا کر باب الجابیہ پر آئے
اور ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال سے آگاہ کیا اور کہا کہ اے امین الامۃ اسوامر مین تمہاری کیا راے ہے مین تو یہ چاہتا ہون
کہ اس لشکر سے لڑنے جاتا ہون ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری راے تو یہ نہین ہے اسواسطے کہ جب ہم ادہر گئے تو اس جگہ چلے جاوینگے
اہل دمشق یہان اپنا قبضہ کرلینگے خالد بن الولید نے کہا پھر کیا صلاح ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ میری یہ تجویز ہے کہ

کہ تم اپنے لشکر سے ایک جوانمرد بہادر جنگ آزمودہ کو چنکر اس لشکر کے مقابلے کو بھیجو پس اگر پاوے وہ اونہین جگہ اسپاہ کی تو ٹھہرے
اونسے ورنہ ہمارے پاس پلٹ آوے پس جب خالد بن الولید نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا سنا کہا اونہون نے کہ
اے امین الامۃ مین زمرۂ لشکر مسلمانون سے ایک شخص کو جانتا ہون کہ وہ موت سے نہین ڈرتا ہے اور دلیر اور بہادر ہے وقت
لڑنے مین آگاہ اور دانا ہے اور اوس شخص کے باپ اور چچا جہاد مین شہید ہوے ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے پوچھا
کہ وہ کون شخص ہے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ ضرار بن الازور بن سنان بن طارق ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ قسم ہے خدا کی تمنے ایسے شخص کی تعریف کی جسکی بہادری مشہور ہین پس تم اونہین کو اس کام پر بھیجو پس خالد بن الولید
اپنی جگہ پر آئے اور ضرار بن الازور کو طلب کیا پس آئے ضرار بن الازور اور سلام کیا خالد بن الولید نے اونکو اور کہا
کہ اے بیٹے ازور کے مین ارادہ رکھتا ہون کہ تمکو ایسے پانسو سوار پر سردار مقرر کرون جنہون نے اپنی جانین بعوض بہشت
کے اللہ تعالی کے ہاتھ بیچی ہین اور اس رفاقت سے عالم باقی کو اختیار کیا ہے اور پیچھلے گھر کو پہلے گھر سے اور جاؤ تم بمقابلے
اس لشکر کے جو بہ کمک اہل دمشق کے آتا ہے پس اگر دیکھو تم کہ اونپر کچھ قابو چل سکتا ہے تو اونسے لڑو اور اگر طاقت مقابلے کی نہو
تو پلٹ آؤ ضرار بن الازور یہ کلام سنکر بہت خوش ہوے اور کہا کہ تمنے میرے دل کو اس معاملے سے بڑھکر کبھی خوش نہین کیا ہے
اور اگر تم منع نکرو تو مین اکیلا بذات خود اس کام پر جا سکتا ہون خالد بن الولید نے کہا ہین اپنی جان کی قسم کہا کہ
کہتا ہون کہ تم مضبوط اور بہادر ہو لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ دیدہ و دانستہ اپنے کو ہلاکت مین ڈالو و لیکن
جن لوگون کو مین نے چنکر تمہارے ساتھ کے واسطے مقرر کیا ہے اونکو لیکر روانہ ہو راوی نے بیان کیا ہے کہ ضرار بن الازور
بہوشیاری تمام مسلح ہوے اور چاہا کہ فوراً روانہ ہو جاوین خالد بن الولید نے کہا کہ اپنے لوگون کے ساتھ نرمی اور مہربانی کرو
تا اینکہ یکجا ہو جاوے لشکر تمہارے ساتھ کیونکہ ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین نہ پھرونگا اور جو شخص اس
معاملے کو بہتر جانیگا وہ مجھسے آملیگا پھر جلدی کرکے ضرار بن الازور روانہ ہوے اور بیت لہیا تک پہونچے اور یہ وہ مقام ہے
جہان آذر بت تراش بت بناتا تھا اور وہان پہونچکر ٹھہرے تا اینکہ اونکے ساتھی بھی وہان پہونچکر اونسے جا ملے
پس جب جماعت پوری اور یکجا ہو گئی ضرار بن الازور نے بجانب لشکر دشمن کے دیکھا کہ لوگ اوس لشکر کے مثل چیونٹی یا
ٹڈی کی پہاڑ کی گھاٹی سے اوترتے ہین اور وہ لوگ لپٹے ہوے ہین زرہون اور لباس سے اور آفتاب اونکی زرہون اور خودون پر
چمک رہا ہے پس صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ حال دیکھا ضرار بن الازور سے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ یہ لشکر
بہت بڑا ہے بہتر یہ ہے کہ ہم لوگ پلٹ چلین ضرار بن الازور نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ مین خدا کی راہ مین شمشیر زنی کرونگا اور
تبعیت راہ اوس شخص کی کرونگا جسنے اللہ تعالی کیطرف رجوع کیا ہے اور اللہ تعالی بھی مجھکو پیٹھ پھیر کر بھاگتے نہ دیکھیگا اور خود
اللہ تعالی فرماتا ہے فلا تولوهم الادبار پس اگر مین بھاگونگا تو اللہ تعالی کا گنہگار و نافرمان بردار ہونگا پس رافع بن
عمیرۃ الطائی نے کہا کہ اے مسلمانون یہ کیا ڈر ہے ان کفر سے آیا اللہ تعالی نے تمکو اکثر لڑائیون مین مدد نہین دی ہے اور مدد [illegible] صبر

نزدیک ہوتی ہی اور ہمیشہ بہا اگر وہ قلیل جماعت کثیر سے لڑا کیا ہی پس مناسب ہی کہ اونکی لوگونکی راہ پر چلو اور بزاری عجز
بجانب پروردگار عالم کی اور مثل اصحاب طالوت کی مقابلی جالوت کی یہ دعا مانگو رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا اور پڑھو اس آیت کو
كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً الی اخر الآیۃ پس رافع بن عمیرۃ الطائی کی اس کلام نصیحت انجام سی مسلمانون کے
دل جنبش مین آئی اور اونہون نے کہا کہ اللہ تعالی ہمکو بچا کے تو ہم سے نہ کیجو البتہ ہم دشمنان خدا سی لڑینگے پس جب
ضرار بن الازور نے یہ کلام مسلمانون کا سنا اور یہ کہ اونہون نے اختیار کیا عالم آخرت کو دنیا پر سبکو ساتھ لیکر سبب لہیا کے
نزدیک لبطور کا ڈیسی کے چھپے ہی اور ضرار بن الازور کا حال یہ تھا کہ وہ ننگی بدن عربی گھوڑی پر سوار تھی اور اونکی ہاتھ مین
ایک بڑا لانبا نیزہ تھا اور دیکھ رہی تھی وہ قوم رومی کو اور وہ اس حیثیت سی بجوش جہاد تھی پس جب لشکر رومیون کا
نزدیک پہونچا پہلی ضرار بن الازور تکبیر کہتی ہوئی نکلی اور اونکی ساتھ مسلمانون نی بھی تکبیر کی آوازین بلند کین کہ مشرکین کے
دلون مین رعب سما گیا اور دفعۃً مشرکین پر حملہ کیا راوی نے بیان کیا ہی کہ دیکھا رومیون نی ضرار بن الازور کی طرف
اور وہ پہرتے تھی اول لشکر مین اوسی حالت اور حیثیت مذکورۃ الصدر سے اور وردان مقدمۃ الجیش تھا اور صلیب اور نشان تہا
لشکر ایک دوسری سے ملی ہوئی اوسکی اوپر چھائی ہوئی تھی اور قربانی والی لوگ گرد اوسکی تھی پس ضرار بن الازور نی یہ سمجھکر کہ
سردار لشکر کا اونہین مین ہی سوائی اوس جماعت کی اور کسیکو طلب نہین کیا اور تلوار کھینچکر نڈر ہو کر اونپر حملہ کیا قلب لشکر مین
اور نیزہ مارا ایک سوار کی جو نشان فوج کا اوٹھائی تھا پس نیزہ اوسکی سینے مین لگا اور وہ گھوڑی پر سی گر پڑا اور نشان اوسکی
ہاتھ سے چھوٹ گیا پھر ضرار بن الازور دوسری شخص پر جھپٹے سینہ مین اوسکی بھی مار ڈالا اور دوبارہ حملہ کیا بارادہ قتل سپاہ
کی اور وردان کو دیکھا کہ صلیب اوسکی سر پر ہی اور جواہر اوسکی چمکتی ہین اور اوس صلیب کو ایک سوار جو تاتاری گھوڑی پر
سوار تھا اوٹھائی ہوئی ہی پس مقابلہ کیا ضرار بن الازور نے اوس سوار سے اور ایک ضرب نیزہ کی اوسکو ماری پس پار ڈالا
نیزہ سے فی اوسکی [illegible] کو انتڑیون تک پس گر پڑا وہ سوار بیہوش ہو کر اور گر پڑی صلیب اوسکی ہاتھ سی زمین پر پس جب
وردان نے صلیب کی طرف دیکھا یقین ہوا اوسکو اپنی ہلاکت کا اور چاہا کہ گھوڑی سی اوتر کر پار کاب مین جھک کر
صلیب کو اوٹھا لیوے مگر اوٹھا نسکا اسوجہ سے کہ ایک گروہ مسلمانون نے گھوڑی دوڑائی اور اوتر کر صلیب کو لینے کو اوسکے
گھیر لیا تھا پس ضرار بن الازور نے کہ حالت مشقت لڑائی مین تھی مسلمانون سی کہا کہ [illegible]
ملعون لشکر جسوقت [illegible] اور آپکی ساتھ ہونگے فراغت پاؤنگا پلٹ کر اوسکی لوگونکی پس جب وردان نی یہ کلام سنا
اور وہ زبان عربی سمجھتا تھا پھر اقلب لشکر سی بارادۂ فرار کی پس اوسکی ساتھیون نے اوس سے کہا کہ کہان جاؤ گے تم حالانکہ سردار
ابنی اشارہ بجانب ضرار بن الازور کر کے کہا کہ مین اس شخص شریر سی بھاگتا ہون آیا تمنے اس شخص سی زیادہ وحشتناک کوئی بھی
دیکھا ہی یا بڑا ڈرانیوالا زیادہ اوسکی ہیبت سے راوی نے بیان کیا ہی کہ جب ضرار بن الازور نے وردان کو پھیر منہ کر دیکھا
سمجھ گئی کہ وہ ارادہ بھاگنی کا رکھتا ہی پس پکارا ضرار بن الازور نے اپنی قوم کو اور باگ پھیری اونہون نے بجانب وردان کے

اور بیخوف ہوکر اوسکا پیچھا کیا اور نیزہ بڑھا کر گھوڑے کو خبر کیا اور شور کرکے رومیون کی طرف بالکین پھیرین اور ضرار بن الازور یہ شعر پڑھتے تھے پھر ضرار بن الازور نے جماعت رومیون کو پھاڑتے ہوئے اونپر حملہ کیا اور ضرار بن الازور کے طالب وردان تھی اور سرہنگان روم نے ضرار بن الازور کو گھیر لیا تھا اور وہ داہنے بائین سب کو اپنے سے باز رکھتے تھے اور جس شخص کو نیزہ مارتے تھے وہ شخص ہلاک ہوجاتا تھا اور جو سوار اونکے نزدیک آتا تھا اوسسے مقابلہ کرتے تھے یہانتک کہ ایک جماعت کثیر کو رومیون سے مارڈالا اور باواز بلند مسلمانون سے کہا کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ پھر آپڑا لشکر رومیون کا مسلمانون پر اور شور کیا اور ڈٹا اونکو اور لڑائی کا شعلہ بلند ہوا اور حمران بن وردان نے ضرار بن الازور کے پاس پہونچکر ایک نیزہ اونکی مارا کہ اونکو بائین جانب بازو میں لگا پس سست کردیا اونکو اور ادراک کیا اونکی اذیت کو ضرار نے پس اونہون نے براہ غیرت کے وردان کی بیٹے پر حملہ کرکے نیزہ اوسکے مارا کہ اوسکے دل مین لگا اور وہ مر گیا اور جب ضرار نے نیزے کو اپنی طرف کھینچا تو نیزہ بدون پھل کے نکلا اور اوس نیزے نے حمران کا کام اسطرح سے تمام کیا تھا کہ پیٹھ کی کریون تک پار ہوگیا تھا پس جب رومیون نے دیکھا کہ نیزہ بے پھل کا نکلا درپے قتل ضرار بن الازور ہوکر اونکو گرفتار کرلیا اور اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ضرار کو بدست دشمن کے اسیر دیکھا یہ امر اونپر بہت شاق گذرا اور وہ بہت سخت لڑائی لڑے اس غرض سے کہ ضرار بن الازور کو چھوڑا وین لیکن کوئی راہ اونکی چھوڑانیکی اونکو نملی اور ارادہ بھاگنے کا کیا تب رافع بن عمیرۃ الطائی نے مسلمانون سے خطاب کرکے کہا کہ اے لوگ حافظ اور حامل قرآن شریف کے کہان جاتے ہو کیا تم نہین جانتے ہو تم کہ جو شخص جہاد سے پیٹھ پھیریگا وہ اللہ تعالی کے غضب مین مبتلا ہوگا اور حال یہ ہے کہ بہشت مین دروازے ہین کہ وہ سوا ہے مجاہدین صابرین کے اور کسیکو واسطے نہین کھولے جاتے ہین صبر کرو صبر کرو اے حامیان دین کے اور حملہ کرو تم بندگان صلبان پر آگاہ ہو کہ مین تمہارے ساتھ اور تمہارے آگے ہونگا اور اگر تمہارے سردار ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے یا مارڈالے گئے پس اللہ تعالی تو زندہ ہے اور نہین مرا ہے اور وہ تمکو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمانون نے اس کلام کے سننے سے ہمراہ رافع بن عمیرۃ الطائی کے رومیون پر حملہ کیا اور بہتون کو مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑے پھر جب یہ خبر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو پہونچی کہ ضرار بن الازور گرفتار ہوگئے اور بہت مسلمان مارے گئے پس یہ ماجرا اونپر سخت گذرا اور پوچھا اونہون نے کہ رومیون کی تعداد کسقدر ہے مخبرون نے کہا کہ بارہ ہزار ہین خالد بن الولید نے یہ سنکر کہا قسم ہے خدا کی کہ مین نے یہ گمان کیا تھا کہ دشمن کی جماعت تھوڑی ہے اور یہ سمجھکر جرأت بھیجنے اپنی قوم کی کی تھی پھر پوچھا کہ سردار اونکا کون ہے مخبر نے کہا کہ وردان حمص کا حاکم اونکا سردار ہے اور ضرار بن الازور نے اوسکے بیٹے کو قتل کیا ہے پس یہ سنکر خالد بن الولید نے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پھر کسی ایک شخص کو ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجکر اس معاملے مین مشورہ طلب کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ کہلا بھیجا

کہ میری یہ رای ہی کہ جو لوگ تمہارے متعلق ہین اونکو دروازہ شرقی پر چھوڑ کر تم خود بمقابلہ دشمن کے جاؤ کہ بیشک تم پیس ڈالوگے
اونکو ایسا کہ چکی غلہ کو پیستی ہی اور مار کر بیہوش ڈالدوگے تم اونکو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ سنکر کہا
کہ قسم ہی خدا کی کہ مین اون لوگون مین نہین ہون جو اللہ تعالی کی راہ مین اپنی جان کا بخل کرتے ہین پھر میسرہ بن
مسروق العبسی کو بجماعت ایکہزار سوار کی اپنی جگہ پر مقرر کیا اور اونسے کہا کہ اس جگہ سے نہ ٹلنا اور اللہ تعالی سے
مدد چاہنا اور اوسی پر بھروسا کرنا میسرہ بن المسروق نے کہا کہ تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہی پھر ٹھہرے میسرہ اونکی
جگہ پر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون کی طرف متوجہ ہوکر اونسے کہا کہ باگین گھوڑون کی چھوڑ دو اور
نیزے سیدھے کرلو اور جب دشمن کے قریب پہونچو یکبارگی سبکے سب حملہ کردو کہ شاید اسی سبب سے ہم ضرار بن الازور کو چھڑائین
اگر باقی رکھا ہی رومیون نے اونکو اور قسم ہی خدا کی کہ اگر رومیون نے جلدی کرکے اونکو مار ڈالا تو انشاء اللہ تعالے
ہم ضرور ضرار کا بدلا رومیون سے لیوینگے اور اللہ تعالی سے مجکو یہی امید ہی کہ ضرار بن الازور کی معاملے مین اللہ تعالے
ہمکو نہ رولاویگا یعنی وہ زندہ سلامت پاوین پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اشعار رجز پڑھتے ہوے آگے آگے اپنے لشکر کے
روانہ ہوے کہ ناگاہ دیکھا اونہون نے ایک سوار کو کمیت گھوڑے بلند قامت کوتاہ گردن پر اور اوسکے ہاتھ مین ایک نیزہ
تھا اور نہین ظاہر ہوتی تھین اوس سے سوا کنارہ آنکھون کے اور سوارکاری اور ہوشیاری اور دانائی اوسکی شکل
اور وضع سے اور شجاعت اوسکی باگین گھوڑے کی پھیرنے سے ظاہر ہوتی تھی اور ڈھیلا کر دیا تھا اونے گھوڑے کی
باگ کو اور جما ہوا تھا وہ گھوڑے کی زین پر گویا اوسمین چسپان تھا اور لباس سیاہ پہنے تھا اپنی زرہ کے اوپر اور مضبوط
باندھی تھا اپنی کمر کو ایک چادر سے اور ڈالی ہوی تھا اوسکو سینے کیطرف سے پشت تک اور سب کے آگے مثل شعلہ آگ کے جاتا تھا
پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اس حال سے اوسکو دیکھا کہا کہ کاش مین جانتا اس امر کو کہ یہ سوار کون شخص ہی
اور قسم ہی خدا کی کہ یہ سوار بہادر ہی پھر پیچھے اوسکے روانہ ہوے اور وہ سوار مشرکین کیطرف سب کے آگے جاتا تھا واقدی
رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ رافع بن عمیرۃ الطائی اور اونکے ہمراہی بہت استقلال سے رومیون کے ساتھ لڑ رہے تھے
کہ دفعۃً دیکھا اونہون نے خالد بن الولید کو کہ مع لشکر ہمراہی کمک کو پہونچ گئے اور دیکھا اوسی سوار کو جسکا ذکر اوپر ہو چکا
کہ حملہ کیا اوسنے روم کے لشکر مین اسطرح سے جیسے باز جھپٹا یہ حملہ کرتا ہی پس ہلا دیا اوس سوار نے رومیون کے لشکر کو اور توڑ دیا
اونکے گروہ کو پھر غائب ہو گیا وہ ایک ساعت درمیان لشکر مین پس نہ تھا وہ غائب ہونا مگر مثل ایک گرد اوڑنے کے تا آنکہ وہ
باہر نکلا اور نیزہ اوسکا خون سے بھرا تھا اور بہتون کو اوسنے مار ڈالا اور بہت بہادرون سے لڑکر پھرا اور افسوس اور قلق اوسکی
صورت سے ظاہر ہوتا تھا اور اپنی جان کو اوسنے معرض ہلاکت مین ڈال دیا تھا پھر دوبارہ حملہ کیا اور جدا ہوکر لشکر کے لوگون کو
ہٹاتے ہوے ایک گروہ کیطرف پھرا اور اپنے لشکر کے لوگون سے پوشیدہ ہو گیا اور قلق اوسکا بڑھتا جاتا تھا پس رافع بن عمیرہ
الطائی تو سمجھے کہ یہ سوار خالد بن الولید ہین اور آپسمین کہا کہ ایسا حملہ سوا خالد بن الولید کے اور کوئی نہین کرسکتا ہے

پس مسلمان اسی سوچ مین تھی کہ دفعۃً خالدؓ بن الولید مع اپنی لشکر کی قریب اونکی پہونچے پس رافعؓ نے باواز بلند خالدؓ
بن الولید سی پوچھا کہ یہ سوار جو اپنی جان کو راہ خدا مین خرچ کر رہا ہی اور دلیری کر رہا ہی ساتھ دشمنان خدا کی کون ہی خالدؓ
بن الولید نی کہا قسم ہی خدا کی کہ مین خود نہین جانتا ہون اور اوسکی حالات اور صفات نی مجھکو تعجب مین ڈال رکھا ہے
رافعؓ نے کہا کہ حال اوسکا یہ ہی کہ وہ درآتا ہی رومیون کی لشکر مین اور داہنی بائین نیزہ مارتا ہی پس خالدؓ بن الولید
رضی اللہ عنہ نی کہا کہ ای گروہ مسلمانون کی سبکے سب بالاتفاق حملہ کرو اور واسطے حمایت دین خدا کی مستعد ہو جاؤ
راوی نے بیان کیا ہی کہ ملا لیا مسلمانون نی گھوڑون کی باگون کو اور راست کر لیا نیزون کو اور ملگئی بعض
اونکی بعضون سے اور خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اونکی آگی اور مستعد حملہ تھی کہ دفعۃً دیکھا اوسی سوار کو کہ قلب فوج سی
مثل شعلہ آگ کی نکلا اور وہ خون سی بھرا ہوا تھا اور گھوڑے سی پسینا ٹپکتا تھا اور جو رومی اوس سوار کی نزدیک
آجاتا تھا اوسکی خوف سی پلٹ کر اپنی قوم مین جا ملتا تھا پس لڑتا تھا وہ سوار رومیون کی چند اشخاص کی ساتھ
پس اس حالت مین خالدؓ بن الولید رضی اللہ عنہ اور اونکی ساتھیون نی رومیون پر حملہ کیا اور بچایا اوس سوار کو
رومیون کی تیزیٔ حملہ سی اور آملا وہ سوار مسلمانون کی لشکر مین پس مسلمانون نے بنظر غور اوسکو دیکھا تو معلوم ہوا
کہ گویا وہ ایک ٹکڑا ارغوان پھول کا ہی جو سرخ رنگ ہوتا ہی اور خون مین آلودہ تھا پس خالد بن الولید نی اوسکو
پکارا اور کہا کہ خدا تجکو جزای خیر دیوے کون شخص ہی تو کہ صرف کیا تو نے اپنی جان کو اللہ کی راہ مین اور ظاہر کیا تو نے
اپنی غصّے کو دشمنان خدا پر کھول تو ہماری آگی کیواسطی اپنی ڈھاٹے کو راوی نے بیان کیا ہی کہ اعراض کیا
اوس سوار نی خالدؓ بن الولید سی اور کچھ کلام نہین کیا اونسے اور چھپایا اپنی تئین لوگون کی بیچ مین پس پکارا اور کہا
اوسسے اہل عرب نی ہر طرف سی کہ ای نیک مرد سردار تیرا تجکو پکارتا ہی اور تجھسی کلام کرتا ہی اور تو اونسے اعراض کرتا ہی چل اپنی
سردار کی پاس اور بیان کر اپنا نام اور حال اپنی سردار سی تاکہ زیادہ کرین وہ بزرگداشت تیری سو اوس سوار نی اونکی بات کا
کچھ جواب نہ دیا پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو حال اوسکا نہ کھلا خود اوسکی پاس گئی اور کہا کہ افسوس ہی تجھ
پر کہ بیچیے اور مسلمانون کی دل تیری تحقیق حال مین متعلق ہین سو تو کون شخص ہی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اوس سے اصرار کیا تب جواب دیا اوس سوار نی اپنی ڈھاٹے کے نیچے سی اونکو عورتون کی زبان مین اور کہا کہ ای سردار مین
جو کنارہ کشی کی ہی مین نی تجسی سو راہ نافرمانی کی نہین لیکن بسبب حیا و شرم کی اسواسطی کہ مین پردہ کی بیٹھنے والیون سی ہون اور مین کیا
مین نی اس کام کو مگر رنجیدگی دل کی سبب سی پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نی کہا کہ
میرا نام خولہؓ ہی اور مین ازور کی بیٹی ہون اور ضرار جو قید ہوئی ہین میرے بھائی ہین اور مین عورات عرب قوم مذحج مین
بیٹھی تھی کہ دفعۃً مجھکو خبر قید ضرار کی پہونچی پس سوار ہوئی مین اور کیا مین نی جو کیا راوی نے کہا ہی کہ خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ یہ حال سنکر بنظر مہربانی اور شفقت کے خولہؓ کے حال پر رونی لگی اور کہا کہ ہم سب ملکر ایک حملہ کرین اور مجکو خدا سے

امید ہی کہ تمہاری بھائی تک پہونچین اور اونکو قید سے چھوڑادین خولہ نے کہا کہ اس حملہ مین مین بھی آگی ہونگی عامر بن الطفیل نے روایت کی ہی کہ مین خالد بن الولید کے داہنی جانب مین تھا اور حملہ کیا خولہ بنت الازور نے آگے خالد بن الولید کے اور حملہ کیا مسلمانون نے پس بہت بڑا معلوم ہوا رومیون کو وہ معاملہ جو خولہ بنت الازور کے ہاتھ سے اونپر گذرا اور اونہون نے آپس مین کہا کہ اگر سب اہل عرب مثل اس سوار کے بہادر ہین تو ہمکو طاقت اونکی مقابلہ کی نہین ہی پس جب خالد بن الولید نے مع اپنی ساتھیون کے حملہ کیا اوسوقت رومیون کی لشکر مین گھبراہٹ پڑگئی اور سردارون نے یہ حال اپنی لشکر کا دیکھکر اوس سے کہا کہ ثابت قدمی کر او نکی مقابلہ مین کیونکہ جسوقت تمکو ثابت قدم دیکھینگے پیٹھ پھیر دینگے اور اہل دمشق نکلکر تمہاری اعانت اور کمک کرینگے اور اونکی ناگہانی کمک مین کوئی اونمین سے بچ نہ سکیگا راوی نے کہا ہی کہ سردارون کے سمجھانے سے اہل روم نے ثابت قدمی کی اور خالد بن الولید نے مع ہمراہیان اپنی حملہ سخت کیا اور رومیون کی جماعت کو دایین بایین متفرق اور پریشان کر دیا اور چاہا کہ جس مقام پر سردارون سردار لشکر کا ہی وہان پہونچین لیکن ممکن نہ ہوا کیونکہ وہ سردار مضبوط اور مسلح اوسکی گرد تھی اوس تک نہ پہونچ سکے اور مسلمان متفرق ہو کر لڑنے لگے اسطرح جبکہ دوپہر کے نزدیک پہونچا اوسی ہی لڑائی مین مشغول ہوا اور رافع بن عمیرۃ الطائی بہت سخت لڑائی کی ہی اور خولہ بنت الازور کا یہ حال تھا کہ رومیون کا لشکر پھاڑکر دایین اور بایین لڑتی تھین اور اپنی بھائی کو ڈھونڈتی اور باواز بلند یہ اشعار دردانگیز پڑھکر اونکو پکارتی تھین راوی نے کہا ہی کہ مسلمان لوگ خولہ کا کلام سنکر رونے لگے مگر ضرار بن الازور کا کچھ پتا نہ معلوم ہوا اور یہ لڑائی تا زوال دوپہر رہی پھر جدا ہوئی لوگ ایک دوسرے سے اور غالب رکھا اللہ تعالیٰ نے مسلمانون کو رومیون پر اور بہت رومیون کو مسلمانون نے مار ڈالا پھر رجوع کیا ہر فرد نے اپنی جگہ اور قیام اور اراندہ ناک ہوئے دل رومیون کے مسلمانون کی معاملہ جنگ سے اور ارادہ فرار کا کیا اور نہین روکا اونکو بھاگنے سے مگر خوف سردارون نے پس جب مسلمان اپنی جگہ پر آئے خولہ بنت الازور نے ہر شخص سے بھائی کا حال پوچھا لیکن کسی مسلمان نے یہ نہین کہا کہ ہمنے ضرار کو قیدی یا مقتول دیکھا پس جب خولہ کو بھائی کی طرف سے نا امیدی ہوئی بھائی کو یاد کر کے رونے لگی بہت روئین اور کہا یَا ابْنَ اُمِّی لَیْتَ شِعْرِیْ فِی الْبَیْدَاءِ طَرَحُوْكَ اَمْ بِرُمْحِهِمْ ضَرَبُوْكَ یَا لَیْتَ اُخْتَكَ لَكَ الْفِدَاءُ اَتَرَاىْ اِنِّیْ اَرَاكَ بَعْدَ هَا اَبَدًا تَرَكْتَ وَاللهِ فِیْ قَلْبِ اُخْتِكَ جَمْرَةً لَا یُطْفِیْ لَهِیْبُهَا وَلَا یَخْمُدُ لَحِقْتَ بِاَبِیْكَ الْمُجَدَّلِ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصْطَفٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ مِنِّی السَّلَامُ اِلٰی یَوْمِ اللِّقَاءِ پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور مسلمان لوگ خولہ کا نوحہ سنکر رونے لگے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ پھر حملہ کرین کہ اسی حالت مین اونہون نے دیکھا کہ ایک گروہ سوارون کو کہ نکلا میمنہ فوج روم سے اور وہ باگین گھوڑون کی چھوڑتے تھے گویا وہ تعاقب کنندہ معلوم ہوتے تھی پس مسلمان آمادہ ہوگئے اونسے لڑنے کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بھی ستعد اور آمادہ ہو اور گرد اونکی بہادر مسلمان لوگ تھی پس جب نزدیک مسلمانون کی آئی وہ سوار پھینک دئی اونہون نے ہتھیار اپنی روان کو بادل اور

اوتر پڑی گھوڑون پر سے اور چلائی لغون لغون خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہا کہ قبول کرو تم اونکو امان مانگنے کو اور لاؤ اونکو میرے سامنے پس سامنے لائی گئے وہ لوگ اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم کون ہو اونہون نے کہا کہ ہم وردان کی فوج کے لوگ ہین اور مقام ہمارا حمص ہے اور ہمکو خوب یقین ہو گیا ہے کہ ہم لوگون کو طاقت مقابلہ اور لڑائی کی تم لوگون سے نہین ہے پس ہم اسواسطے آئے ہین کہ تم ہمکو اور ہمارے اہل و عیال کو امان دو اور ہمکو اون لوگون مین سمجھو جنسے تمنے صلح کیا ہے کہ جتنا مال طلب کروگے ہم تمکو دیوینگے اور جو لوگ ہمارے شہر مین ہین وہ بھی ہمارے اس قرارداد پر راضی ہو جاوینگے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اونسے کہا کہ جب ہم تمہارے شہر مین پہونچین گے تب صلح کرینگے اس جگہ ہم صلح نکرینگے لیکن تم کو ہمارے ساتھ رہو اوسوقت تک کہ حکم کرے اللہ تعالیٰ ہمارے اور دشمن کے بیچ مین جو حکم اوسکو منظور ہو پھر حکم کیا خالد بن الولید نے اونکی حوالات مین رکھنے کا اور پوچھا اونسے کہ آیا تمکو حال ہمارے اوس ساتھی کا معلوم ہے جنھون نے تمہارے سردار کے بیٹے کو قتل کیا ہے اونہون نے کہا کہ شاید وہ ننگے بدن ہین جنھون نے مارا ہم مین سے جسکو مارا اور رنج مین ڈالا ہے ہمارے سردار کو بسبب قتل کرنے اوسکے بیٹے کے خالد بن الولید نے کہا کہ ہان مین اونہین کو پوچھتا ہون اون لوگون نے کہا کہ اونکا حال یہ گذرا کہ جب وردان نے اونکو اپنے قابو مین پایا تب ایک استر پر سوار کر کے ہمراہی سو سوار کے بجانب حمص بارادہ اس امر کے روانہ کیا ہے کہ وہان سے ہرقل بادشاہ کے پاس بھیجے بغرض اظہار اپنی شجاعت کے پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ یہ کلام سنکر خوش ہوے پھر بلایا اونہون نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور کہا کہ تم اس ملک کی راہون سے خوب واقف ہو اور تمہاری تجویز اور تدبیر سے ہمنے ارض سماوہ وغیرہ باسانی طے کی تھی جبکہ تمنے اونٹون کو پیاسا کر کے پانی پلایا تھا اور باندہ دیئے تھے منہ اونکے اور ہم ذبح کرتے تھے اونمین سے ہر روز دس اونٹ اور کھاتے تھے گوشت اونکا اور پیاتے تھے گھوڑون نے وہ پانی جو اونٹون کے پیٹون مین تھا یہانتک کہ نکل آئے ہم اوسکے بیچ مین اور تدبیر اور حیلہ مین تم لوگون مین یکتا ہو اور ضرار بن الازور بمعیت ایک سو سوار کے حمص کو بھیجے گئے ہین پس تمکو چاہیے کہ لشکر مسلمانون سے جسکو دوست رکھتے ہو اپنے ساتھ لو اور اس قوم کے پیچھے جاؤ اور قریب ہے کہ تم اونہین ملجاؤ گے اور ضرار کو اونسے چھوڑا لوگے پس اگر تمنے ایسا کیا تو قسم ہے خدا کی کہ یہ بات بڑی کشود کار ہو گی رافع نے کہا کہ مین یہ امر بخوشی خاطر قبول کرتا ہون پھر رافع نے ایک سو سوار مسلمانون کے لشکر سے چن لیے اور ارادہ روانگی کا کیا اور یہ خوشخبری خولہ بنت الازور کو پہونچی پس وہ بہت خوش ہوئین اور مسلح ہو کر گھوڑی پر سوار ہوئین اور خالد بن الولید کے پاس آ کر کہا کہ اے ہمارے سردار مین تمکو واسطہ ذات پاک اور بہترین خلائق یعنی رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دلاتی ہون کہ مجکو بھی اس جماعت کے ساتھ روانہ کرو کہ مین بھی اونکی مدد دہی مین شریک ہون پس خالد بن الولید نے رافع سے کہا کہ تمکو خولہ کی شجاعت اور بہادری معلوم ہے سو اونکو بھی اپنے ساتھ لو پس رافع نے خولہ کو بھی ساتھ لیا اور روانہ ہوے اور خولہ بھی مسلمانون کے پیچھے پیچھے اونسے دور دور چلی جاتی تھین اور جب مسلمان راہ سلمیہ مین پہونچے تب رافع نے ادھر ادھر دیکھا اور

کوئی آثار نشان قدم گھوڑے رومیون کے اونکو دکھائی نہ دیے پس رافع نے مسلمانون سے کہا کہ بشارت ہو تمکو کہ رومی
یہانتک نہین پہونچے ہین پھر مسلمانون کو بطور گاڑہے کے وادی الحیاۃ مین چھپایا اور وہ لوگ پوشیدہ ٹھہرے تھے کہ اوسی
حالت مین ایک غبار ظاہر ہوا پس رافع نے اپنے ساتھیون سے کہا کہ ہوشیار ہو جاؤ پس مسلمان لوگ ہوشیار ہو گئے اور انتظار کرنے لگے
کہ ناگہان رومی ضرار بن الازور کو اپنے بیچ مین گھیرے اور لیے ہوے وہان پہونچے اور ضرار بن الازور اوسوقت اشعار دردناک
پڑھتے تھے پس جواب دیا خولہ نے کمین گاہ سے اور کہا کہ اللہ تعالی نے تمہاری دعا اور زاری و نالی قبول کی اور تمکو نجات دیا آگاہ ہو کہ
مین تمہاری بہن ہون پھر خولہ نے تکبیر کہکر حملہ کیا اور رافع اور مسلمانون نے بھی تکبیر کہتے ہوے حملہ کیا حمید بن سالم نے
روایت کی ہے کہ مین مسلمانون کی جماعت مین تھا جسوقت تکبیر کہی ہم لوگون نے گھوڑے ہمارے ہنہنانے لگے بسبب
ہونے الہام کے اللہ تعالی کیطرف سے اور قصد کیا ہر سوار نے ہم مین سے ایک ایک سوار رومی کا سوا ایک گھڑی بھی نہین گذری
کہ ہر ایک مسلمان نے اپنے خصم مقابل کو مار ڈالا اور نجات و رہائی دی اللہ تعالی نے ضرار بن الازور کو اور لیے ہم سبھون نے
گھوڑے اور ہتھیار رومیون کے رافع بن قادم التنوخی سے روایت کی ہے کہ مین اونہین مسلمانون مین تھا
اور خولہ نے چھوڑایا اپنے بھائی کو اور سلام کیا اونکو اور ضرار نے مرحبا کہا خولہ کو اور سوار ہوے ایک گھوڑے پر جو ہر طرف [illegible]
اور ہاتھ مین لیا ایک نیزے کو جو اوس مقام مین پڑا تھا اور وہ شکر ہے خدا کی پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت
کی ہے کہ اوس حالت مین کہ مسلمان لوگ بعد چھوڑانے ضرار بن الازور کے اسباب اور گھوڑے یکجا کرتے تھے کہ رومی بھاگے ہوے
وہان پہونچے اس گھبراہٹ سے کہ اگلا پچھلے کیطرف متوجہ نہین ہوتا تھا پس رافع نے اونکو دیکھکر معلوم کیا کہ رومی خالد بن الولید سے
بھاگ نکلے پس اپنے ساتھیون کو لیکر آگے بڑھے اور جو رومیون سے ملتا تھا اوسکو پکڑ لیتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ
جب خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کو ضرار کے چھوڑانے کو بھیجا تھا ایسی سختی سے اونہون نے وردان اور اوسکی
قوم کو صدمہ پہونچایا جیسے کوئی طالب شہادت اور خواہش حصول سعادت کی سختی اوٹھاتا ہے اور مسلمانون نے صدمہ سخت
پہونچایا رومیون پر پس بلاتوقف رومیون نے پیٹھ پھیری اور وردان اونکے آگے تھا اور مسلمانون نے اونکا پیچھا کیا اور
مال اور گھوڑے لیے اور تعاقب کرتا ہوا تا بمقام وادی الحیاۃ کے پہونچے اور خالد بن الولید اور لوگ ہمراہی اونکے رافع اور ضرار کے
پاس پہونچکر یکجا ہوے اور ضرار کی سلامتی پر مبارکباد دی اور خالد بن الولید نے رافع بن عمیرۃ الطائی کی تعریف کی پھر
سب یکجا ہو کر جانب دمشق کی پلٹے اور مسلمان اس فتح سے خوش ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خوشخبری فتح کی دی
اور دریا بغلبہ اور فتح دمشق کی یقین حاصل کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جب خبر ہزیمت وردان اور مارے جانے
اوسکے بیٹے کی ہرقل کو پہونچی اوسکو اپنے زوال ملک کا یقین ہو گیا پس وردان کو اوس نے خط اس مضمون کا لکھا کہ تحقیق خبر
پہونچی مجکو کہ اہل عرب بھوکھون اور ننگون نے تجکو ہزیمت دی اور تیرے بیٹے کو مار ڈالا پس نہین رحم کیا مسیح نے تجھ پر اور تیرے
بیٹے پر اور اگر مین جانتا ہوتا کہ تو لڑائی مین دانا اور ہوشیار اور بڑا نیزہ باز اور شمشیر زن ہے تو تجکو گرفتار عذاب کرتا [illegible]

اب مین نے روانہ کیا ہے بطرف اجنادین کے نوے ہزار فوج اور تجکو اوس فوج کا سردار مقرر کیا پس جب آنا ہو تو اوس مقام کو اور فوج کو لیکر اہل دمشق کی کمک کر اور مدد دے اونکو اور بھیج تو بعض اپنے ساتھیون کو واسطے مقابلے اون اہل عرب کے جو بمقام فلسطین ہین کہ یہ ساتھی تیرے اون اہل عرب کے جو فلسطین مین ہین اور اونکے ساتھیون کے بیچ مین جو دمشق مین ہین حائل ہو جاوین اور مدد دے تو اپنے سردار کو اور روانہ کیا اوسنے خط ڈاک پر پس جب خط ہرقل کا وردان کے پاس پہونچا اور پڑھا اوسکو دور ہوا اوس سے جو رنج و غم اوسکو اپنی شکست اور بیٹے کے مارے جانیکا تھا اور روانہ ہوا وہ بطرف اجنادین کے پس وہان پہونچکر رومیون کو لباس اور نشان اور صلیبون سے آراستہ پایا اور رومی اوسکے استقبال کو آئے اور اوسکے بیٹے کی مارے جانیکی تعزیت کی پس جب وردان اپنے خیمے مین اوترا بادشاہ کا خط اونکو پڑھکر سنایا اون لوگون نے حکم بادشاہ کا بخوشی منظور کیا اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ تعاقب وردان سے پھر کر اپنے مقام پر آئے اوسیوقت عباد بن سعید الحضرمی بھیجے ہوئے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بمقام بصرے سے خالد بن الولید کے پاس آئے اور بیان کیا کہ نوے ہزار رومی اجنادین کو آئے ہین پس خالد بن الولید یہ حال سنکر سوار ہوے اور ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس گئے اور کہا کہ اے امین الامۃ یہ عباد بن سعید الحضرمی شرحبیل بن حسنہ کے بھیجے ہوے میرے پاس آئے ہین اور بیان کرتے ہین کہ ہرقل نے وردان کو اون رومیون پر جو بمقام اجنادین یکجا ہوے ہین سردار مقرر کیا ہے اور تعداد اونکی نوے ہزار ہے پس اب کیا صلاح ہے تمہاری رائے کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان اشراف اور رئیس ہم مسلمانون کے دوسرے مقامون مین ہین جیسے شرحبیل بن حسنہ بصرے مین اور معاذ بن جبل ارض حوران مین اور یزید بن ابی سفیان ارض بلقا مین اور نعمان بن مقرن تدمر مین اور عمرو بن العاص فلسطین مین ہین پس بہتر یہ ہے کہ ہم ان سب کو لکھبھیجین کہ وہ ہمارے پاس چلے آوین پھر انکے آجانے کے بعد ہم ارادہ مقابلہ دشمن کا کرینگے اور مدد اور اعانت اللہ تعالی کیطرف سے ہوتی ہے پس خالد بن الولید نے عمرو بن العاص کو خط لکھا ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ عَوَّلُوْا عَلَى الْمَسِيْرِ اِلٰى اَجْنَادِيْنَ فَاِنَّ هُنَاكَ مِنَ الْعَدُوِّ تِسْعِيْنَ اَلْفًا وَهُمْ يُرِيْدُوْنَ الْمَسِيْرَ اِلَيْنَا يُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ فَاِذَا وَصَلَ اِلَيْكَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاقْدَمْ بِمَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى اَجْنَادِيْنَ فَاِنَّكَ تَجِدُنَا هُنَالِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۞ پھر اسی مضمون کا خط سب امرا کے نام جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے لکھا بعدہ لشکر کو حکم کوچ کا دیا پس لادے گئے خیمے اونٹون کی پشت اوپر پیچھے کیا مال اور اسباب غنیمت کو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ مین لشکر کے آگے رہون اور تم مع اصحاب خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر کے پیچھے اسباب اور عورتون کے ساتھ رہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین پیچھے ہونگا اور تم آگے رہو کہ اسصورت مین اگر روم کا لشکر مع وردان کے تمہارے سامنے آویگا تم باز رکھوگے اوسکو پہونچنے سے عورات اور

اور اپنے گھر مین بیٹھ رہ اور جس چیز کی تو طاقت نہین رکھتا ہی اوسکو نہ طلب کر اسواسطے کہ مینے رات کو خواب مین یہ دیکھا ہی کہ گویا تو
اپنی کمان لیے ہوے اور تی ہوئی چڑیون پر تیر چلاتا ہی اور بعض چڑیان اونمین سے زمین پر گر پڑین اور پھر اوڑ گئین پس مین یہ دیکھکر
تعجب سے ہی تھی کہ دفعتہ دیکھا مینے چڑیان تیز چنگل کی کہ وہ ٹوٹ پڑین ہوا سے تجھپر اور تیرے ساتھیون پر پس چنگل مارتی تھین وہ
تمہارے سرون اور منہون پر پھر تم سب اونسے بھاگ نکلے اور دیکھا مینے اون چڑیون کو کہ جس شخص پر تم مین سے چنگل مارا اوسکو بیہوش
کر دیا پھر مین چونک اوٹھی گھبرائی اور ڈری ہوئی تیرے حال پر پس بولص نے پوچھا کہ آیا تونے مجھکو بھی بیہوشون مین سے دیکھا اونے
کہا ہان قسم ہے خدا کی کہ تحقیق چنگل سے زخمی کیا تجھکو ایک بڑی چڑیا شکاری نے پس بیہوش کر دیا اوسنے تجھکو پس طمانچہ مارا بولص نے
اپنی زوجہ کے منہ پر اور کہا کہ خرابی ہو تجکو نہ خوشخبری سنائی تو نے بہ تحقیق سما گیا خوف اہل عرب کا تیرے دل مین یہانتک کہ
خواب مین بھی تو اونکو دیکھتی ہے تو خوف نکر قریب ہی کہ مین سردار عرب کو تیرا خادم بنا دونگا اور اونکے ساتھیون کو چرواہے بکریون
اور سورون کا کر دونگا اوسکی زوجہ نے کہا کہ جو تو چاہتا ہی کہ تحقیق مین نصیحت کر چکی ہون تجکو پس نمانا بولص نے اوسکی بات کو اور
طیار ہو کر گھر سے نکلا اور یہ لوگ دمشق مین تھے سب اوسکے ساتھ سوار ہوے اور تھے وہ چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل آزمودہ کار اور
وارشتہ [illegible] اور روانہ ہوے یہانتک کہ پیچھے آ لگے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مقدمہ لشکر مین تھے
اور دور اور فاصلہ پر تھے [illegible] عورتون اور لڑکون بالون کے پس اوسی حالت مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اونٹون کی
چال پر چلے جاتے تھے کہ دفعتہ اونکے ایک ہمراہی نے ایک غبار دیکھا اور ابو عبیدہ بن الجراح سے کہا کہ مین اس غبار کو دشمن کا لشکر
گمان کرتا ہون پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیشک وہ اہل دمشق ہین کہ ہم لوگون مین طمع رکھتے ہین اور ٹھہر گئے ابو عبیدہ
بن الجراح یہانتک کہ آ گئی فوج سواری عورات اور اغنام کی اونسے اور وہ غبار بڑھتا جاتا تھا اور آوازین بلند ہوتی تھین
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے مسلمانو ہوشیار ہو جاؤ کہ دشمن تم تک پہنچنے والے ہین پس وہ یہ کلام تمام نہین کر چکے تھے
کہ ظاہر ہوا لشکر گویا وہ ایک ٹکڑا اندھیری رات کا تھا اور بولص لشکر کے آگے تھا پس جب دیکھا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح
کو [illegible] قصد حملے کا کیا اوسپر اور تھے اوسکے ساتھ چھ ہزار سوار اور بولص کے بھائی بطرس اور پیدل فوج نے عورتون پر حملہ کیا اور
اونمین سے ایک جماعت کو پکڑ لیا اور بجانب دمشق کے واپس گیا پس بطرس نہر استرباق پر پہونچا وہان اس غایت سے
ٹھہرا کہ دیکھے اور دریافت کرے کہ اوسکے بھائی بولص کا معاملہ کیونکر گذرتا ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح کا حال یہ ہوا کہ جب
اونہون نے یہ معاملہ ناگہانی رومیون کی طرف سے دیکھا کہا قسم ہے خدا کی کہ رای وہی اچھی تھی جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کہا تھا یعنی اپنے پیچھے لشکر کے تجویز کیا تھا اور اسی حالت مین بولص اونکے قریب آیا اور ارادہ حملے کا اونپر کیا اور نشان اور
[illegible] اونکو [illegible] اور عورتین [illegible] اور لڑکے چلاتے تھے اور [illegible] مسلمان اونکی طرف ٹوٹ پڑے اور مقابلہ اوسکا
بہ قتال شدید کیا اور دشمن خدا بولص نے قصد بجانب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے کیا اور ہونے لگی آپس مین دونون کی لڑائی اور
واقع ہوئی لڑائی درمیان [illegible] اور رومیون کے اور اونچا ہوا غبار لڑائی کا اونکے سرون پر اور [illegible] لوگ [illegible] لڑائی مین [illegible]

اہل روم کی قیدیوں مین ہین بہت دشوار گذرا اور یہ معاملہ پیش آیا کہ وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انکو اس حال سے
آگاہ کیا خالد بن الولید نے اونسے کہا کہ بیصبری نہ کرو تم اسوجہ سے کہ ہمنے اونکے سردار اور ایک گروہ رومیون کو پکڑ لیا ہے پس قریب ہے
کہ بعوض اونکے ہم اپنی عورتونکو چھوڑا لیوین گے اور ہمکو بدل ہے رات کی دمشق کا جانا ضرور ہے پھر خالد بن الولید نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ عورتون کو لیکر آہستگی رفتار روانہ ہوں یہانتک کہ دیکھین وہ کہ بمقابلہ ہماری عورات سے
کیا ہوتا ہے پھر جریدہ روانہ ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دو ہزار سوار کے اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
کے ساتھ روانہ کیا اس خوف و خیال سے کہ شاید وردان مع لشکر کے اونسے مقابل ہو جاوے پس روانہ ہوا لشکر اور چلے خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ مع اون لوگونکے جو اونکے ساتھ تھے واسطے قیدیون کے اور آگے اونکے رافع بن عمیرۃ الطائی اور میسرہ
بن مسروق العبسی اور ضرار بن الازور اور رؤسا مسلمان تھے اور کوشش کی سبھون نے چلنے میں اور ضرار بن الازور شعار پڑھتے
تھے پس ہنوز خالد بن الولید اپنے مقصود شہر سے دور چلے جاتے تھے تا اینکہ قریب آنے سیاق کے پہونچے پس دیکھا ایک گرد بلند کو کہ
اوسکے بیچ میں تلواریں چمکتی ہین پس خالد بن الولید نے کہا کہ عجب کا معاملہ ہے قیس بن ہبیرۃ المرادی نے کہا کہ یقینیہ
گروہ دمشق کی ہین خالد بن الولید نے کہا کہ رسے آگے دوڑو تم اور چلاؤ نیزون کو تاکہ دیکھین ہم کہ یہ کیا ہورہا ہے پس آگے کر لیا
اونہون نے نیزون کو اور چلے پس راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس برادر بولص عورات عرب کو پکڑ لیجا رہا تھا ہم
نہر استریاق اونہا بیٹھا دیکھنے حال غنیمت کی کو تقسیم کیا اونے عورتون کو اپنے ساتھیون کو بلا یا پس خولہ بنت الازور کیسیکو
زیادہ آدمی خوبصورت تھا پس کہا کہ یہ خاص تیرا حصہ ہے اور وہ بین اونکو واسطے آپنی کوئی کچھ جھگڑا نہ کرے اور
اسیطرح تمام ہمراہی اونکی ہر عورت کو نسبت کنتی تھی کہ یہ میرے لیے ہے پھر چلا کیا اون لوگون کا مال لوٹ کر اور ٹھہری باہر
دریا حال بولص اور اوسکے ہمراہیان کا اور عورتون کا حال یہ تھا کہ اون مین بوڑھی عورتین قوم حمیر اور اولاد عمالقہ اور
تبابعہ سے تھین اور وہ عورتین گھوڑے کی سواری اور لڑائی کی چلنے اور دوڑنے اور مقابلہ کرنے مین اہل عرب پر عادت رکھتی تھین
راوی نے کہا ہے کہ یکجا ہوئین عورتین ایکجا دوسرے کے پاس اور خولہ بنت الازور نے کہا اونسے کہ ای بیٹیان حمیر اور باقی نام و نشان
تبع کی آیا راضی ہو تم اس امر مین کہ غالب ہوجاوین تمپر گبران روم کے اور ہو تم خدمت کنندہ اہل شرک کی پس کہان گئی
اور کیا ہوئی وہ شجاعت اور دانشمندی تمہاری جسکا چرچا اور مذکور مجالس عرب میں ہوتا تھا اور مین تمکو اس امر مین کنارہ کش
دیکھتی ہوں اور مین تمہارا اسیکا مارا جانا آسان دیکھتی ہوں اس مصیبت اور خدمتگاری اہل روم سے پھر ہم [illegible] ہو [illegible]
تھا راسے پھر کہا کہ اوسی بنت الازور [illegible] خدا کی [illegible] شجاعت [illegible] اور سواری [illegible]
جیسا کہ تمنے بیان کیا لیکن کیا کام اور کیا [illegible] کوئی تلوار نہیں [illegible] اور [illegible]
گرفتار کر لیا [illegible] سامان [illegible] ولا [illegible] خولہ بنت الازور نے کہا اے
بیٹیان تبابعہ کی [illegible]

یا یہ کہ ہم سب مار ڈالی جاوین تب راحت پاوین گی اس شرم و عار سی تب عفیرہ بنت عفار نی کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تمنی بات کہی
اس سی بہتر کوئی بات نہین ہی تب لیا ہر ایک عورت نی ایک ایک چوب خیمی کی اور پکار کی شور کر کے رومیون کی مقابل کو نکلین
اور خولہ بنت الازور سب عورتون کی آگی تھین اور ایک چوب خیمی کی اونکی کاندھی پر تھی اور اونکی پیچھی عفیرہ بنت غفار اور ام ابان
بنت عتبہ اور سلمہ بنت النعمان ابن مقرن تھین اور اونہین سی عورتین تھین تب خولہ نی اونسی کہا کہ سب یکجا ہو کر رہو
اور کوئی ایک دوسری سی جدا نہو کہ معرض ہلاکت اور پریشانی مین پڑو اور نیزون اور تلوارون سی شکستہ ہو تب قدم بڑھایا
خولہ نی اور ایک شخص رومی کی سر پر چوب ماری کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا اور مر گیا تب رومی متوجہ بہ تحقیق حال ہوئی تب نگاہ اونہون نی
عورتون کو آتی ہوئی دیکھا اور چوبین اونکی ہاتھون مین تھین یہ دیکھ کر بطرس نی چلا کر کہا کہ تمنی ہو تم ای عورتو یہ کیا معاملہ
ہی تب عفیرہ بنت عفار نی کہا کہ یہ کام ہمارا اسلئے ہی کہ ہم اپنی کو عار سی بچاوین اور تمکو آج کی دن [illegible] چوبون سی مارین گی
تا اینکہ نفس جاوین کی پیچھی تمہاری تجھ کو اور منقطع ہو جاوینگی عمرین تمہاری ابھی تھی لگا بطرس یہ کلام سنکر اور اپنی قوم
چلا کر کہا کہ تمنی ہو متفرق کرو عورتون کو اور تلوارون سی نہ مارو اور پکڑ لو اونکو اور جو کوئی تم مین سی خولہ کو پکڑے
کوئی امر بد اونکی نسبت نکرے راوی نی بیان کیا ہی کہ قوم نی ہر طرف سی عورتون کو گھیر لیا اور قصد پہونچنی کا اونتک کیا
لیکن کوئی سبیل پہونچنی کی نہ پائی اور جو شخص قریب اونکی جاتا تھا اوسکی گھوڑی کی پاؤن پر وہ توڑ ڈالتی تھین اور جب وہ شخص گھوڑی
سی گرتا تھا دوڑ کر چوب سی اوسکو مار ڈالتی تھین واقدی رحمہ اللہ نی روایت کی ہی کہ عورتون نی تیس سوار
رومی کو مار ڈالا تب جب بطرس نی یہ حال دیکھا خشمناک ہو کر گھوڑی سی اوترا اور اوسکی ساتھی بھی گھوڑون سی اوتر پڑی اور حملہ کیا
عورتون پر ساتھ [illegible] اور تلوارون کی اور عورتین ایک دوسری کی پاس جمع ہوتی تھین اور کہتی تھین کہ اختیار کرو تم موت کو
مثل شریف اور بزرگ لوگون کی اور نہ مرو تم مثل کمینون کی راوی نی بیان کیا ہی کہ بطرس نی ظاہر کیا شجاعت اور پیچ اپنا
بوقت دیکھنی اسی کام عورتون کی اور دیکھا اوسنی خولہ بنت الازور کو کہ وہ مثل شیر کی [illegible] تھین اور اشعار بہادری کی
پڑھتی تھین تب بطرس نی اونکی قریب جا کر کہا کہ ای عرب [illegible] رہو تم اپنی کام سی کہ مین تمہاری فعل پر [illegible] ہون اور [illegible]
وہ امر دل مین رکھتا ہون جس سی تم خوش ہو گی کیا تم نہین راضی ہو گی اس امر سی کہ مین تمہارا مالک ہون کہ مین وہ ہون
کہ جسکی [illegible] عورتین میری خواہش رکھتی ہین [illegible] اور [illegible] اور دل [illegible] ہین اور [illegible] بادشاہ
[illegible] تب خولہ بنت الازور نی کہا کہ ای [illegible]
نا کس بدکارہ کو قسم ہی خدا کی کہ اگر [illegible] پاؤن گی [illegible] تیری سر کو [illegible] توڑ ڈالونگی تم ہی خدا کی کہ
ہرگاہ مین [illegible] راضی نہین ہون [illegible] اپنی بکریون اور اونٹون کا چرواہا بناؤن [illegible] ہو سکتا ہی کہ [illegible]
[illegible] راوی نی کہا ہی کہ [illegible] خولہ بنت الازور کی [illegible] اپنی قوم کی ساتھ
[illegible] کہا کہ [illegible] زیادہ [illegible] بادشاہ اور [illegible] شرم کی ہو گی کہ عورتین [illegible]

پس ڈرو تم سے اور ہرقل کے غضب سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ پہنچنا مین آئے وہ لوگ بعد سے
کلام ہو اور یکبارگی حملہ سخت کیا اور صبر کیا عورتون نے اونکے مقابلہ مین اور وہ اوسی حالت مین تھین کہ دفعۃً قریب پہنچے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے آور دیکھا اونہون نے اوڑتے ہوئے گرد اور چمک تلوارون کی پس اپنے
ساتھیون سے کہا کہ کون شخص تم مین ہے اس معاملہ کی خبر مجکو دیگا پس رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہا کہ مین خبر لاؤنگا یہ کہکر رافع
بن عمیرۃ روانہ ہوئے اور اپنے گھوڑے کی باگ کو چھوڑ دیا یہانتک کہ قریب عورتون کے پہنچے اور دیکھا کہ وہ لڑ رہی ہین پس پھر کے
رافع اور بیان کیا خالد بن الولید سے جو دیکھا تھا پس خالد بن الولید نے کہا کہ بڑی تعجب کا یہ معاملہ ہے تحقیق یہ عورتین اولاد
عمالقہ اور اولاد تبابعہ سے ہین کہ بعض اونمین سے تبع بن لاقرن اور تبع بن ابی کرب وذی رعین عبد الکلال
اعظم اور تبع بن حسان بیٹے اوس تبع کی ہین جنھون نے قبل ظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر رسول اللہ کا
کیا تھا اور گواہی اونکی نبوت کی دی تھی اور اشعار نعت کے تصنیف کیے تھے اور جانو تم اے رافع کہ ان عورتون کی لڑائی بہت
جگہ مشہور ہے سو اگر اونہون نے ایسا ہی کیا ہے جیسا کہ تم بیان کرتے ہو پس بڑائی حاصل کی اونہون نے تمام لوگون اور عرب کی
لڑکیون پر ہمیشہ کیواسطے اور دور کر دیا عورات عرب سے بدنامی کو راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ حال عورات کا سنکر مسلمان
بہت خوش ہوئے اور اوٹھ کھڑے ہوئے ضرار بن الازور اور پھینکا اونہون نے اپنے بڑائی کپڑون کو اور لیا نیزے کو اور سوار ہوکر
ڈھیلی کر دی باگ گھوڑے کی بقصد مدد دینے عورتون کی پس خالد بن الولید نے کہا کہ جلدی نکرو تم اے ضرار جانتے ہیں ہم اس کو کہ جو شخص
درنگ کرتا ہے اپنے کام مین پہنچ جاتا ہے اپنے مطلب کو اور خوشی حاصل ہوتی ہے اوسکو اور جلدی کرنیوالے کا کام نہین بنتا ہے اور
نہین سوگاری پاتا ہے پس ضرار بن الازور نے کہا کہ اے سردار نہین صبر ہوسکتا ہے مجھسے اپنی بہن کی مدد دینے مین پس خالد بن
الولید نے کہا کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو کشود کار قریب ہے پھر مرتب کیا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون کو اور نزدیک ملا دیا
سب گھوڑون کے سرون کو اور بلند کیا نشانون کو اور آگے قلب فوج مین اور کہا کہ اے گروہ مسلمانان جسوقت پہنچ جاؤ تم
رومیون تک پس متفرق ہو کر گھیر لو اونکو پس شاید اللہ تعالی ہماری عورات کو رہائی بخشے اور ہمارے لڑکون پر رحم کرے پس
سبھون نے کہا کہ ہمکو تمہارا کہنا بخوشی خاطر منظور ہے پس اوسی حالت مین کہ رومی عورتون سے لڑ رہے تھے کہ قریب پہنچے اونکے لشکر
اور نشان مسلمانون کے پس چلا کر کہا خولہ بنت الازور نے کہ اے اولاد تبابعہ کی تحقیق آئی تمہارے لیے کشود کار پروردگار بزرگ اور
مہربان سے اور خوشی دی اوسنے تمہارے دلون کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب بطرس نے مسلمانون کے لشکر کو اسطرح سے دیکھا
کہ نیزے اور تلواریں اونکی مثل بجلی کی چمکتے ہین تب اوس کے لشکر کا دل ہل گیا اور کانپنے لگے ہاتھ پیر اوسکے اور رومی آپس مین ایک
دوسرے کو دیکھنے لگے پس بطرس نے کہا کہ اے گروہ عورتون کے تحقیق میرے دل مین تمہاری نسبت مہربانی اور شفقت آگئی ہے
اسوجہ سے کہ تم اوس کی بہنین اور بیٹیان ہو پس تمکو چھوڑ دیتا ہون تمہارے صاحب کے صدقہ مین جب تمہارے مرد
آنیوالے ہین اونکو اس حال کی اطلاع کر دینا پھر باگ پھیر کر ارادہ بھاگنے کا کیا تھا کہ ناگاہ دیکھا آتے دو سوارون کو لشکر

مسلمانوں ہی سے نکلا ایک یا دونوں نے رہ وغیرہ پہنے تھے اور دوسرے ننگے بدن عربی گھوڑے پر سوار جسپر زین وغیرہ نہتی سوار تھے اور اونکے ہاتھ میں نیزہ تھا اور دونوں سوار باگیں چھوڑے ہوئے مثل شیر کے آتے تھے ایک اونمیں سے خالد بن الولید تھے اور دوسرے ضرار بن الازور پس خولہ نے ضرار کو دیکھا کہا کہ اے بھائی کہاں چلے تم اور بتحقیق اللہ تعالی نے کفایت کیا ہمکو اور بلا پہونچا دیا تمہاری مدد سے پس ضرار کو کہا بطرس نے خولہ سے کہ جاؤ تم اپنے بھائی کے پاس کہ میں نے دیدیا تمہارے تئیں انکو اگرچہ تمہارے بھائی کو میں دوست نہیں رکھتا ہوں یہ کہکر وہ بھاگا پس خولہ نے اوسکا پیچھا کیا اور کہا کہ یہ امر خصائل عرب سے نہیں ہے کہ تو ہمسے تقرب اور شفقت ظاہر کرے اور ہم تجھسے دوری اور جفا چاہیں پس تو اپنی خواہش طبیعت کا پابند رہ یہ کہکر خولہ اوسکے سامنے ہوئیں پس کہا اوسنے کہ چھپاؤ تم اپنی صورت کو مجھسے کہ بتحقیق جاتی رہی محبت تمہاری میرے دل سے پس خولہ نے کہا کہ ضرور ہے مجکو تیرا ساتھ دینا چال میں پھر چلدی خولہ نے بجانب بطرس کے اور ضرار بن الازور اور خالد بن الولید اور لشکر نے بھی قصد اوسکا کیا پس بطرس نے ضرار کو دیکھکر شور کیا اور کہا کہ اے عربی اپنی بہن کو لو مبارک ہوں تمکو کہ وہ ہدیہ اور تحفہ میں میری طرف سے تمکو پس ضرار نے کہا کہ قبول کیا میں نے تیرے ہدیہ کو اور اوسکا بدلا تو میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر نوک نیزے کی پس لے تو اوسکو یعنی ونیکے مجھسے پھر حملہ کیا ضرار نے اوسپر اور وہ پڑھتے تھے اس آیت کو وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا پھر نیزہ مارا ضرار نے اوسکے دل پر اور پہونچ گئیں خولہ بنت الازور اوس تک اور مارا بطرس کو اوسکے گھوڑے کے پیروں میں پس جھکا گھوڑا اور چلا دشمن خدا نے گرگیا پیٹھ کے بل زمین پر پس دوڑے ضرار قتل کرنے کو اوسکے اور نیزہ مارا اوسکی پیٹھ میں کہ دوسری طرف پار ہوکر نکلا اور وہ اوندھا گرکر مرگیا پس چلا کر تعریف کی خالد بن الولید نے اور کہا کہ یہ وہ ضرب ہے کہ نہیں زبانکار ہوتا ہے مارنیوالا اوسکا اور حملہ کیا مسلمانوں نے رومیوں پر پس تھا وہ حملہ مثل ایک گرداب کے یہانتک کہ تین ہزار رومی مارے گئے حاکم بن عون الرخمی نے بیان کیا ہے کہ بتحقیق شمار کیا تھا میں نے کہ ضرار بن الازور نے اوس لڑائی میں تیس رومیوں کو مار ڈالا اور خولہ بنت الازور نے پانچ رومیوں کو ضرب سے مار ڈالا اور دیکھا تھا میں نے عفیرہ بنت عفار الحمیری کو کہ وہ بہت سخت لڑائی لڑتی تھیں کہ نہیں دیکھا تھا میں نے مثل اوس لڑائی کے اور بھاگ نکلی رومی اور مسلمانوں نے برابر تا دمشق اونکا پیچھا کیا اگر نہ نکلا کوئی شخص اونمیں کا دمشق تک بلکہ پڑ گیا خوف اونپر اور ڈر اونکا اور پلٹ آئے مسلمان اور اکٹھا کیا اونھوں نے مال غنیمت اور گھوڑے اور ہتھیار رومیوں کو اور کہا خالد بن الولید نے مسلمانوں سے کہ چلو تم ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف تا کہ وردان سے فوج کو اونکے پاس آنے نہ دیں اور اونکا لیا ضرار بن الازور نے سر بطرس کا اپنے نیزے کی نوک پر اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچ گئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس تمام صبح رابطہ کے اور وہاں ٹھہرے تھے یہانتک کہ آئے مسلمان اونکے قریب اور آوازیں تکبیر کی بلند کیں اور اکیلی نے اپنے مسلمانوں کی اور دیکھا اونھوں نے عورتوں کو پس خوش ہوئے اونکے دیکھنے سے اور اونکا آنا اور بشارت حاصل کی واسطے والی کی اور فتح ہوا اونکو کر ملک شام کا اونھوں نے پیش کیا پھر سامنے بلایا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ کو اور سلام کیا اونھوں نے اونکا کیا اور خالد بن الولید نے کہا کہ اسلام اختیار کرو ورنہ تیرے ساتھ کچی بات ہی ہوگی [illegible]

کہا کیا خالد بن الولید نے کہا کہ مار ڈالا میں نے اوسکو اور یہ سر اوسکا میرے پاس ہے جو وہی ادر سر منگوا کر اوسکے سامنے ڈالا پس
بولس سر کو دیکھ کر رو دینگا اور کہا کہ بھائی کے پیچھے کچھ لطف زندگی کا نہیں ہے پس مجکو بھی اوسین ملا دو پس مسیّب بن
نجبۃ الفزاری نے اوسکی گردن ماری پھر روانہ ہوے مسلمان واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے
کہ جب خالد بن الولید نے خطوط بجانب شرحبیل بن حسنہ و معاذ بن جبل و یزید بن ابی سفیان و عمرو بن العاص کے روانہ کیے
اور سبھوں نے خطوط کو پڑھا بجانب ... مع لشکر ہمراہی اپنے کے واسطے اعانت مسلمانوں کی بجانب اجنادین روانہ ہوے
شفیق غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا ہے کہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا اور پہونچے
ہم سب بمقام اجنادین کے ساتھ ہی ایک ہی وقت میں اور یہ معاملہ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری میں واقع ہوا اور مسلمانوں نے
آپس میں سلام علیک کی اور دیکھا ہمنے لشکر رومیوں کو کہ گنتی کا نہ تھا پس جب ہم دکھائی دیے اونکو ظاہر کیا اونہوں نے لباس اور
ہتھیار اپنے اور صف بندی کی اونہوں نے اپنے لشکر کی اور پھیل گئے وہ ہمارے واسطے زمین اجنادین میں اور تخمین میں اونکی
نوے ہزار اور ہر صف میں ایک ہزار آدمی تھے ضحاک بن عروہ نے روایت کی ہے قسم ہے خدا کی کہ میں عراق کے ملک میں
گیا تھا اور لشکر کسری اور فوج جرامقہ کو دیکھا تھا لیکن رومیوں کے لشکر اور اونکی تعداد اور ہتھیاروں سے بڑھکر وہاں
نہیں دیکھا تھا پس اوسی دن ہم لوگ اونکے مقابل میں تھے پس جب دوسرا دن ہوا قصد مقابلے کا کیا اونھوں نے پس جب
دیکھا ہمنے کہ وہ تیار ہوے ہیں ہوشیار ہو گئے ہم اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وہ ہماری صفوں کے بیچ میں آئے تھے اور
کہتے تھے کہ جان لو تم لوگ اس امر کو کہ اس سے بڑھکر لشکر تم نہ دیکھو گے پس اگر اللہ تعالی نے اس لشکر کو تمہارے ہاتھوں سے بھگا دیا
پھر کوئی اونکی جگہ پر آگے تمسے نہ لڑیگا پس رغبت کرو تم جہاد میں اور مدد دو دین کو اور ڈرو پیٹھ پھیرنے سے کہ پیٹھ پھیرنا
سبب خفگی خدا اور آگ کا ہوتا ہے اور کاندھوں سے کاندھے ملا لو اور جنبش نہ دو تلواروں کو اور نہ حملہ کرو تم جبتک کہ میں حکم نہ دوں اور
ہوشیار رہو اور ہتھیار اپنے آگے کو متعلق رکھو واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب وردان نے دیکھا کہ اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارادہ جنگ جمع ہوے ہیں تب بلایا اوس نے بطارقہ اور ملوک کو اور کہا اونسے کہ اے بنی الاصفر جان لو تم
اس بات کو کہ ہرقل بادشاہ کو تم پر ناز ہے اور اوس نے یہ بوجھ تمہارے اوپر رکھدیا اور تمسے اعانت چاہی ہے پس اگر شکست اوٹھائی
تمنے اس لڑائی میں تو پھر کوئی تمہاری جگہ ایسی نہیں کہ لڑنے کو نہ آویگا اور مالک ہو جاوینگے وہ تمہارے شہروں کے اور مار ڈالینگے
تمہارے مردوں کو اور پکڑ لینگے تمہاری عورتوں کو پس چاہیے کہ صبر کرو تم لڑائی میں اور یکبارگی سب حملہ کرو اور
متفرق نہو اور جان لو تم اس امر کو کہ تم میں تین آدمی اونکے ایک آدمی کے مقابل میں ہیں اور اعانت طلب کرو تم صلیب سے کہ وہ
مدد دیگی راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مسلمانوں کیطرف متوجہ ہوے اور کہا اونسے کہ تم میں سے کون ہے
جو جنگگاہ کی طرف جاوے واسطے دشمنوں کے اور آزمایش کرے اونکی تعداد کی پس ضرار بن الازور نے کہا کہ یہ کام میں کرونگا خالد بن الولید نے
کہا قسم ہے خدا کی کہ یہ کام تمہیں سے ہوگا لیکن اے ضرار جسوقت تمہارا سامنا ہو جاوے دشمن سے تو ابتدا لڑائی کی تم اپنی طرف سے

کہ قریب یہ ہین آجاؤ تم اپنی نفس کے غرور پر اور جرات زائد از طاقت کرو کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نہین کیا ہے اور فرمایا ہے وَلَا تُلْقُوا
بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُکَةِ پس سوار ہوے ضرار اور چھوڑ دی باگ گھوڑے کی تا آنکہ پہونچے وہ قریب لشکر رومیون کے پس دیکھا
ساز و سامان اونکا اور خیمے اونکے اور چمک خودون اور طوق اور نشانون کی مثل پرہای چڑیون کے اور وردان اوس وقت
بجانب لشکر مسلمانون اور اونکے طریقون کو دیکھ رہا تھا کہ دفعۃً اوس نے ضرار بن الازور کو دیکھا پس کہا اوس نے اپنی سوارون سے کہ مین
ایک سوار کو دیکھتا ہون کہ چلا آتا ہے اور وہ بیشک سردار قوم کا ہے پس کون تم مین سے اوسکو میرے پاس لا دیگا پس نکلے رومیون سے
تین سوار بطلب ضرار بن الازور کے پس جب ضرار بن الازور نے اونکو دیکھا تو اونکے سامنے سے پیٹھ پھیری اور پیچھا کیا اون لوگون
نے اور سمجھے وہ کہ ضرار بن الازور بھاگے جاتے ہین اور مطلب ضرار کا یہ تھا کہ اونکو اونکے ساتھیون سے دور لیجاوے فاصلہ پر لاوین پس
جب دور لائے اونکو موڑا منہ اپنے گھوڑے کا اونکی طرف اور راست کیا نیزہ کو بجانب اونکے پس ایک سوار کو اونہون نے نیزہ مار کر
گرا دیا اور دوسرے پر ارادہ کیا اور حملہ کیا اونپر مثل حملہ شیر نر کے اور ڈرایا اونکو اور ہٹا گیا رعب ضرار بن الازور کا اونکے
دلون مین اور بھاگ نکلے وہ اور پیچھا کیا اور مار ڈالا ضرار نے اس تعاقب مین ایک سوار کو دوسرے کو بھی یہانتک کہ مارا
اونہین سوارون کو پس جب وہ قریب لشکر روم کے پہونچے تب پھرے وہان سے اور آکر خالد بن الولید کو حقیقت حال کی [illegible]
پس خالد بن الولید نے کہا کہ آیا نہین کہا تھا مین نے تجھسے کہ نہ جرات کر اپنے نفس کی فریب دہی پر اور نہ حملہ کرنا اور ضرار
بن الازور نے کہا کہ اون لوگون نے مجھسے مقابلہ کیا اور مین نے اس امر کا خوف کیا کہ اللہ تعالیٰ مجھکو بھاگتے اور شکست کھاتے [illegible]
نہ دیکھے پس کوشش کی مین نے ساتھ نیت خالص کے اور لا جرم اللہ تعالیٰ نے مدد دی اور غالب کیا مجھکو اونپر اور قسم ہے خدا کی اگر
مجھکو تمہاری ملامت کرنیکا ڈر نہ ہوتا تو مین نہ پھرتا یہانتک کہ کل لشکر پر حملہ کر لیتا اور وردان اوس لشکر کا سردار [illegible]
مال غنیمت ہوا [illegible] کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنے لشکر کو میمنہ [illegible]
اور دو بازو پر [illegible] مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور میسرہ مین سعید بن عامر اور [illegible] بازو پر [illegible]
بن مقرن اور بائین بازو پر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور ساقہ مین یزید بن ابی سفیان کو ساتھ [illegible] ہزار
سوارون کے گرد اولاد اور عورتون کے مقرر کیا پس متوجہ ہوے خالد بن الولید طرف عورتون کے اور نام اونکی [illegible] عفیرہ بنت غفار
اور ام حکیم ابان بنت عتبہ بن ربیعہ اور انہین دنون مین اونکا نکاح ہوا تھا اور رنگ مہندی کا اونکے ہاتھ مین تھا اور خوشبو
عطر کی اونکے سر مین تھی اور خولہ بنت الازور اخت ضرار اور مزروعہ بنت عملوق اور سلمی ام [illegible] بن عروہ اور لبنیٰ
بنت [illegible] اور سلمی بنت النعمان اور اوسکے سوا اور عورتین جنکی شجاعت اور بہادری قوم کی لڑنے والون مین مشہور تھی
پس کہا خالد بن الولید نے اونسے کہ اے اولاد [illegible] عمالقہ اور سرداران [illegible] تمنے وہ کام کیے ہین جس سے
خدا اور مسلمانون کو راضی کیا اور اوسکی وجہ سے ذکر نیک تمہارا باقی ہے اور یہ دروازے بہشت کے تمہارے واسطے کھولے گئے ہین
اور آگ دوزخ کی روشن کی گئی ہے تمہارے دشمنون کے لیے اور جان لو تم [illegible]

کوئی گروہ دشمنون کا تم پر ٹوٹے تو تم اوس سے اور اگر دیکھو تم کسی مسلمان کو کہ گھیرا گیا ہے پس تو تم اوسکو واسطے چھڑانے کی
اوٹھو اور اوسکا اوسکی اولاد کو اور کہو اوس سے کہ لڑکے بالے چھوڑ کر کہان جاتے ہو کہ اس صورت مین تم آمادہ کروگے مسلمانو
واسطی لڑائی کی پس عنیزہ بنت الغفار نے کہا کہ ای سردار قسم ہے خدا کی ہماری خوشی تو یہ ہے کہ اگر تم ہمکو اپنی لشکر کے آگے
کرو تو ہم تلوارین ماریں دشمنون کی منھون مین اور گردنون اور سینہ پیہانتک کہ نہ باقی رہے ہم مین سے کوئی شخص اور
خولہ بنت الازور نے کہا کہ ای امیر قسم ہے خدا کی کہ نہین پروا ہے ہمکو کسی چیز کی بخشی کی پس دعاے جزاے خیر دی خالد بن
الولید رضی اللہ عنہ نے اونکو اور پہری وصیت دی مسلمانون کی طرف اور گہومتے تھے اونکے بیچ مین اپنی گھوڑی پر اور
تشویق لڑائی کی لوگون کو دیتے تھے اور آواز بلند سے کہتے تھے کہ ای گروہ مسلمانون کے اگر مدد کروگے تم اللہ کو مدد دیگا وہ تمکو
اور لڑو تم اللہ کی راہ مین [illegible] اور قتال کرو اپنی جانون کو اللہ کی راہ مین اور صبر کرو دشمنون کی لڑائی مین اور لڑو
اپنی حرم اور اولاد کی محافظت اور دین کے واسطے اور نہین ہے تمہارے لیے کوئی پناہ کی جگہ کہ رجوع کروگے تم اوسکی طرف
اور نہ کوئی چھپنے کی جگہ کہ چھپ رہوگے تو مین ایسا پاتا ہون تم شانون کو اور آسنگ کرو تلوارون کو اور نہ حملہ کرو جبتک کہ
مین حکم کرون [illegible] پس جس وقت نکلین تیر کمانون سے تو یہ معلوم ہو کہ گویا ایک ہی کمان کے
تیر ہین [illegible] مثل ٹیڑیون کی تو بے شبہہ کوئی تیر اونمین کا کارگر ہوگا فاصبروا
وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون [illegible] پناہ اور جان لو تم اس بات کو کہ نہ باقی ہوگے تم کسی دشمن سے
مثل حمایت کنندگان اور دلیران اور بادشاہان اس گروہ کی راوی نے بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے مسلمان خالد
بن الولید کی باتون سے پہر خوشی آمادہ ہو گئے واسطے لڑائی کی اور نکال لیا تلوارون کو اور کھینچ لیا کمانون کو
اور چڑھایا تیرون کو اونپر اور خالد بن الولید قلب فوج مین ٹھہرے مع عمرو بن العاص اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق
رضی اللہ عنہما اور قیس بن ہبیرۃ المرادی اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذوالکلاع اور ربیعہ
بن عامر اور مثل ان لوگون کی پہر چلے بجانب دشمن کی آہستگی اور آرام کے ساتھ پس جب دیکھا وردان نے بجانب لشکر مسلمانان
اور اونکی آمادگی اور چلنے کو وہ بھی مع لشکر کے آمادہ ہو کر چلا اور اوسکے لشکر نے طول و عرض مین کثرت جوانمردون سے
زمین کو بہر لیا تھا اور پوری ہوئین جماعتین اور ایک نے دوسری کی طرف رجوع کیا اور ظاہر کیا دشمنان خدا نے اپنے لشکر
مین صلیبان اور نشانون کو اور بلند کیا آواز کو ساتھ کلمہ کفر کی پس جب قریب ہوئین دونون جماعتین نکلا صفوف قوم سے
ایک شخص بوڑھا سیاہ کپڑے پہنے ہوئے اور کبر لوگ اوسکے آگے تھے پس جب وہ نزدیک مسلمانون کے آیا عربی زبان مین آواز
پکار کر کہا کہ کون تم مین سے سردار ہے جو گفتگو کرے مجھ سے اور آوے میری طرف کو پس نکلے آدمی اوسکی طرف خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اور پوچھا اوس دشمن [illegible] نے کہ آیا تم سردار مسلمانون کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہان مسلمان لوگ ایسا ہی سمجھتے ہین جبتک کہ
مین طاعت خدا اور طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم ہون اور اگر مجھ سے کچھ تغیر اور تبدیل واقع ہو جاوے تو میری

سرداری اونپر باقی نہ رہیگی پس اونہی کہا کہ اسی وجہ سی تم ہمپر غالب ہوگئی اور اگر تم کچہ تغیر اور تبدل اپنی طریقی مین کرتی تو ہرگز
ہمپر غالب ہوتی پہر اونہی کہا کہ تم آگئی اور داخل ہوے اون شہرون مین جنکی نسبت کسی بادشاہ نی جرأت نکی اور داخل ہونیکی
ہمارے ملکون کی اور اہل فارس اور جرامقہ اون شہرون مین آئی اور پشیمان ہوکر پہر گئی تہی اور اپنی مراد کو نہ پہونچی اور اب تم ہمپر غالب
ہوگئی ہو اور حال یہہ ہی کہ غلبہ ہمیشہ نہین رہتا ہی اور ہمارے سردار وردان نی بنظر شفقت کی تمہاری حال پر مجہکو تمہاری پاس بہیجا
اور اونہی کہا ہی کہ مین ہر ایک کو تمہاری لشکر سی ایک ایک کپڑا اور عمامہ اور دینار اور تمکو ایکسو دینار اور دس کپڑی اور تمہاری خلیفہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ایکہزار دینار اور سو کپڑی دونگا اس شرط سی کہ تم مع لشکر اپنی پلٹ جاو کسواسطی کہ ہماری تعداد مثل چیونٹیون
کی ہی اور تم یہہ نہ سمجہو کہ یہہ گروہ مثل اون اشخاص کی ہی جنسی تم ملاقی ہوئی ہو اور اٹکی ہو اسواسطی کہ بادشاہ نی نہین بہیجا ہی اس
لشکر مین مگر بڑی سرہنگان جنگ آزمودہ اور مشہور بہادر پس بیان کو سنکر خالد بن الولید نی کہا قسم ہی خدا کی کہ ہم پہر نہ جاوینگی
اور نہ پلٹ جاوینگی ہم تمسی مگر سب ایک کی تین باتون سی یا داخل ہو تم ہماری دین مین اور کہو تم جو ہم کہتی ہین یا ادا کرو
جزیہ یا لڑو ہمسی اور جو تعداد اپنی مثل چیونٹیون کی بیان کرتی ہو پس تحقیق اللہ تعالی نی ہمسی وعدہ مدد دینی کا فرمایا ہی
بزبان ہماری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور قرآن کو اپنی کتاب مین بیان کیا ہی اور جو تم ہمکو طمع کپڑون اور دینار
کی دیتی ہو پس عنقریب دیکہو گی تم اپنی کپڑون اور اپنی اسبابون کو ہماری پاس اور اپنی شہرون کو ہماری ملک مین پس راہب نی کہا کہ مین
اس تمہاری گفتگو کو اپنی سردار کو مطلع کرونگا پہر پلٹ گیا وہ اور جو کچہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نی جواب مین کہا تہا
وردان سی بیان کیا پس وردان نی کہا کہ وہ ہمکو مثل ان لوگون کی سمجہتی ہین جنسی کہ مقابلہ ہوا ہی اور اونکو ہم لوگون نی
اسیر اور طمع لاحق ہوئی ہی اس سبب سی کہ ہمنی کمی کی اونکی لڑائی مین اور بادشاہ نی دلیران قوم ارامنہ اور اردحا
اور مصر و قاطیہ اور کفار ایلہ اور رقہ کو اونکی مقابلی کیواسطی بہیجا ہی پس یہ مین ہی ہمارا اونکی بیچ مین مگر ایک گردا کہ اوس وا اونکو
ہم اونکی بستی مین پہونچا دینگی پہر مرتب کیا وردان نی اپنی لشکر کو اور آمادہ جنگ ہوکر چلا اور آگی گیا اونہی سید راح
کو صف باندہی ہوی اور اونکی ہاتہون مین کمانین اور تیر تہی پس کیفیت یہہ دیکہکر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نی پکارا
اور کہا کہ ای مسلمانو تحقیق بہشت آراستہ کی گئی ہی اور دروازہ آگ کا بند کر لیا گیا ہی اور ملائکہ قریب ہوتی ہین واسطی دیدار
آراستگی اور زینت تیار کی ہوی پس بشارت ہو انکو ساتہ زندگانی دائمی کی پہر پڑہا اونہون نی یہہ آیت اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ آخر تک برکت دیوی اللہ تعالی
تم مین حملہ کرو پس خالد بن الولید نی کہا ٹہرو اور توقف کرو ای معاذ تا اینکہ وصیت کرون مین لوگون کو پس خالد بن
الولید صفون مین آئی اور کہا کہ ای لوگو تم سمجہو اونکو سوتا ہوا اور جان لو اونکو ای لوگو کہ یہہ گروہ تمہاری دوچند ہین اور پہر مار تم
لڑائی تو اوسی تاوقتیکہ مصر کی تحقیق وہ ایسی ساعت ہی کہ اوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فتح اور غلبہ حاصل ہوا اور
دشمنون پر اور اعتماد رکہو اسی امر کی کہ تمہی پہیر دشمن کو منہ اونکو کیونکہ اللہ تعالی دیکہتا ہی کہ اگر تم ساتہ برکت اور بارادہ ذات اللہ تعالی کی

کہ جب وردان نے اصطفان کو قریب ہلاکت دیکھا اور جان لیا اوسنے کہ اگر وہ کمک نکریگا تو اصطفان ہلاک ہوجاویگا پس کہا
اوسنے اپنی قوم سے کہ ای قوم اس شیطان نے اوٹھایا ہے ایک ٹکڑا میرے جگر کا اور اگر آج مین اوسکو نمارونگا تو مین اپنے کو آپ
ہلاک کرونگا ضرور ہے ہمکو اسسے مقابلہ کرنا اور چھوڑدونگا مین بادشاہون کو اس حالت مین کہ سرزنش کرینگے وہ میرے
نکلنے اور مقابلے کو اس بدوی ضعیف کیطرف راوی نے بیان کیا ہے کہ نہ دور ہوے بطارقہ اور قیاصرہ اور سر قلیہ یہانتک کہ وردان
نے واسطے مقابلے ضرارؓ کے قسم صلیب کی اونکو دلائی پس نکلا وہ بجانب ضرارؓ کے ساتھ دس آدمیون کی قربانی والے لوگون سے
اور وہ زرہین پہنے ہوے تھے اور اونکے پانون مین موزے لوہے کے تھے اور بازو اونکے بھی لوہے کے تھے اور اونکے ہاتھون مین لوہے کے
عمود تھے اور وردان لپٹا ہوا تھا اپنی زرہ مین اور اوسکے سر پر تاج تھا پس نکلے وہ لوگ اور وردان اونکے آگے تھا مثل شعلہ
آگ کے اور دیکھا اس حال کو اصطفان نے جو ضرارؓ سے لڑ رہا تھا پس قوت حاصل کی اور مضبوط ہوگیا دل اوسکا بعد ازینکہ وہ
یقین ہلاک کا رکھتا تھا اور خوشی حاصل کی اوسنے واسطے لڑائی کے بعد از مایوسی خلاص کے اور چلا کر کہا ضرارؓ سے کہ آمادہ ہو واسطے
لڑائی کے پس نہ التفات کیا ضرارؓ نے بطرف اوسکے اور نہ بجانب اون لوگون کے جو ضرارؓ کیطرف آتے تھے مگر یہ کہ مستعد ہوے گئے
وہ اونکے مقابلے کیواسطے پس وہ اسیحالت مین تھے کہ دفعتہً دیکھا خالد بن الولید نے قوم کو آتی ہوئی اور دیکھا تاج کو کہ چمکتا تھا اوسکے
سردار کے سر پر پس کہا خالد بن الولید نے کہ تاج نہین ہوتا ہے مگر بادشاہ کے سر پر اور بیشک یہ سردار قوم کا ہے کہ ہمارے ساتھی کیطرف
خروج کیا ہے پس ہمکو بھی مدد دینی اپنے ساتھی کی چاہیے پھر کہا خالد بن الولید نے اپنے ساتھیون سے کہ نکلو تم میرے ساتھ دس
آدمی تاکہ برابر ہوجاوین ہم قوم کے پھر نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ دس آدمیون کے اپنے بہترین ہمراہیون سے پس چھوڑ دیا
اور ڈھیلی کردی اونہون نے باگین اپنے گھوڑون کی قوم کی طرف اور پہونچے رومی بجانب ضرارؓ کے پس صبر کیا ضرارؓ نے اونکے مقابلے
مثل صبر بڑے صبر والون کے اور لڑے اونسے یہانتک کہ پہونچ گئے خالدؓ بن الولید مع ہمراہیان اپنے اور پکار کر کہا کہ بشارت ہے
تمکو اے ضرارؓ پس تحقیق اللہ تعالی نے سعید کیا تمکو پس نخوف کرو تم کفار سے پس کہا ضرارؓ نے کیا نہین نزدیک ہے مدد اللہ کی طرف سے
راوی نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا خالدؓ بن الولید نے اونکو مع اپنے ساتھیون کے اور متوجہ ہوے لوگ آپسمین اور جدا ہوا
ہر ایک شخص بمقابلے ہر ایک شخص کے اور خالدؓ بن الولید نے طلب کیا سردار قوم یعنی وردان کو اور ضرارؓ بن الازور اپنے خصم سے
لڑ رہے تھے اور حال اونکے خصم کا یہ تھا کہ تھک گئے تھے بازو اور کاٹنے لگے تھے ہاتھ اوسکے پس بدل گئی خوشی اوسکی ساتھ رنج کے
جب دیکھا اوسنے خالد بن الولید اور اونکے ساتھیون کو پس پھیرتا تھا وہ داہنے اور بائین اور نہین جنبش تھی اوسکے
گھوڑے کو پس سمجھ گئے ضرارؓ بن الازور حال اوسکا اور حملہ کیا اوسپر ساتھ نیزے کے پس جب یقین ہوا اوسکو اپنی موت کا گرا دیا اوسنے اپنے
گھوڑے سے اور بھاگا پس ضرارؓ بھی گھوڑے سے اوتر کر اوسکے پیچھے دوڑے اور پہونچ گئے اوس تک پس اوسوقت پھینک دیا ضرارؓ نے نیزے کو
اپنے ہاتھ سے اور دونون کشتی لڑنے لگے زمین پر اور ایک نے دوسرے کا مونڈھا پکڑا اور معرکہ آرائی کی اور تھا دشمن خدا مثل بڑے پہاڑ اور پتھر
کے اور ضرارؓ بن الازور دبلے پتلے تھے مگر اللہ تعالی نے اونکو حیلہ اور قوت عطا فرمایا تھا پس جب بڑھی اونمین معرکہ آرائی پکڑ لیا ضرارؓ نے

جاری ہندیش ازار دشمن خدا کو اور اوٹھا لیا اوسکو زمین سے اور دے پٹکا پس چلایا دشمن خدا کا اور رہی زبان بیچ رودان ہو کر کہا
کہ ای سردار بچا تو مجکو اس مصیبت سے جسمین ہم ہین کہ ہلاک ہوا مین پس چلا کر کہا ضرار نے کہ سختی ہو تجھپر مجکو کون بچا دیگا ان درندہ
جانورون سے اور سنا خالد بن الولید نے آواز اور زیادہ گوئی اوسکی اور وہ دونون آپسمین گفتگو کرتے تھے پس امید اور طمع کی خالد
بن الولید نے اور حملہ کیا اور دوان پر اور قصد کیا ضرار نے اپنی نزدیکی پر اور دیکھا اون دونون کیطرف جوانان دونون لشکر نے
اور شور کیا رومیون نے اور تکبیر کہی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس نچھوڑا ضرار نے اپنے نزدیک والے کو مگر یہ کہ
چڑھے اور قائم ہوے اوسکے سینے پر اور وہ ڈرتا تھا اونکی نیچے اور آواز اور فریاد کرتا تھا مثل آواز شتر نر کے اور ہر ایک شخص قوم کا
باز رہا تھا مدد دینے اپنے ساتھی سے پس اسی حال مین نکالا ضرار نے اپنی تلوار کو اور مارا اور ٹھہرایا اوسکو دشمن خدا کی سینے مین
پس نکلی تلوار اوسکی حلق کی طرف سے اور فریاد کی اور چلایا دشمن خدا اس شرح سے کہ سنا اوسکو دونون لشکرون نے اور اوسکی آواز
سنکر سب رومیون نے حملہ کیا اور ٹوٹ پڑا لشکر پس جب دیکھا ضرار نے اس حالت کو اور یہ کہ مصیبت آ پڑی اوپر لشکر کے کہا اونہون نے
اپنے دل مین کہ مین اتنا توقف نہین کر سکتا ہون کہ روند ڈالین مجھے گھوڑے دشمنون کے اپنے سمون سے پھر تکبیر کہی اور کاٹ لیا سر
دشمن خدا کا اور اوٹھ کھڑے ہوے اوسکے سینے پر سے اور وہ بھرے ہوے تھے خون مین پھر تکبیر کہی اونہون نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے
اور حملہ کیا اونہون نے اپنی جگہ سے اور حملہ کیا رومیون نے جیسا کہ بیان کیا ہے اونکو میمنہ والون نے معاذ بن جبل پر اور میسرہ والون نے
سعید بن عامر پر اور چلائی قوم رزین کی سر سے تیر ایک پر دوسرے پر یہانتک کہ چھپا دیا اونہون نے آفتاب کو کثرت تیرون سے اور پکار کر
کہا سعید بن زید بن عامر بن نفیل نے کہ ای گروہ مسلمانون کی یاد کرو تم اس امر کو اللہ تعالی کے سامنے اور اعتماد کرو اس امر کہ پیٹھ
پھیر کر بھاگنا واجب کرتا ہے آگ دوزخ کے ہو صبر کرو ای حمایت والو دین کی اور پڑھنے والو قرآن کی اور زیادہ کیا سعید نے اپنے کلام سے
لوگون کی خوشی اور جرات اور بڑھکر لڑنے پر راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑے آپسمین دونون فریق یہانتک کہ قریب آ گیا وقت
عصر کا پس جدا ہو گئے آپس سے اور دونون گروہ کے لوگ مارے گئے مگر مشرکین بہ نسبت مسلمانون کے بہت مقتول ہوے اور جو بیچ واقعہ
اجنادین کے مسلمانون سے شہید ہوے تھے اونکے نام یہ ہین سلمہ بن ہشام المخزومی اور نعمان العدوی اور ہشام بن العاص
السہمی اور ابان بن سفیان اور عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور ذر بن عوف النمیری اور رافع بن [illegible]
الخزرجی اور قادم بن مقدام التمیمی اور ذو الیسار بن خروجہ التیمی اور حزام بن سالم العدوی اور سعید بن عامر
بن ابی لیلی الکلابی اور حازم بن بشر السکسکی اور اسید بن حبیب بن یسار اور عبد اللہ بن عبد الدار اور [illegible]
بن واثق الیربوعی اور مجلی بن حنظلہ الثقفی اور [illegible] بن یسار الاسدی اور مالک بن نعمان الطائی اور سالم
بن طلحۃ الغفاری اور بارہ آدمی اور عوام الناس سے جنکے نام نہین معلوم ہوئے پس کل چالیس آدمی ہوئے رضی اللہ عنہم اجمعین
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ اس معرکہ مین قریب تین ہزار رومی کے مارے گئے اور اونمین دو
بادشاہ اونکے تھے اور نام اونکے یہ ہین ہاربیس بن مناف حاکم عمان اور اوسکے گرد و نواح کا اور [illegible] قنش بن لبنا

حاکم حمص کا اور دیرایوب اور زوبی کا اور ذوقار بن قالا حاکم حوران کا تا مقام لہف اور رقیم کا اور لاوان بن حبنہ حاکم
جبل السواد اور عمان کا اور جرشعون بن زہیب حاکم غزہ اور عسقلان کا اور سجار بن عبد المسیح حاکم جلولی اور اوسکی بلاد متعلقہ
اور جبر قیاس بن جرون حاکم یافا اور رملہ کا اور بطرلونس حاکم ارض بلقا کا اور کورک حاکم نابلس کا اور شیر حاکم زمین
عواصم کا جسکا نام معلوم نہین ہوا پھر جدا ہوئی قوم روم و پلٹ آیا وردان اپنی جگہ پر اور پھر لیا اوسکی دل نے بڑی رعب کو
دیکھنی شدت صبر مسلمانون سے بیچ لڑائی کی پس جمع کیا اوسنے سرہنگان جنگ کو اور کہا کہ ای اہل ہمارے اس دین کی کیا کہتی ہو
اور کیا صلاح دیتے ہو تم ان اہل عرب کے سفر میں کہ بتحقیق ہین اونکو غالب دیکھتا ہون اور کسیطرح اونکو مغلوب نہین پاتا ہون
اور بتحقیق دیکھا مین نے اونکی تلوارون کو کاٹنے والی اور تمہاری تلوارون کو کند اور تمہاری گھوڑون کو ہانپنے والی اور اونکی گھوڑے
بسبب کرنیوالی اور اونکی بازو سخت اور تمہارے بازو سست اور وہ لوگ بہت زیادہ تر مطیع ہین اپنے پروردگار کے اور بڑی
تصدیق کرنیوالی ہین دل سے اور نہین خوار و خراب ہوئے تم مگر بسبب ظلم اور فریب کاری کے اور نہین معلوم ہوتی ہے مجھکو تمہارے
واسطے بقای دولت مگر اس صورت مین کہ دھو ڈالو تم جو تمہارے دلون مین نافرمانی خدا کی ہے اور کثرت گناہون سے توبہ کرو
بجانب اپنے پروردگار کے پس اگر ایسا کرو گے تو مین امید رکھتا ہون تمہارے غلبہ کی تمہارے دشمنون پر اور اگر انکار کرو گے ان امور
پس قریب ہو جاؤ گے تم ہلاکت کے اسواسطے کہ بتحقیق اللہ تعالی نے سخت عذاب مقرر کیا ہے جو مسلط کر دیا ہے تم پر ایسی قوم کو جو ہمارے
نزدیک کچھ شمار مین نہ تھی اور ہم اونکی فکر نہین کرتے تھے اور نہین گذرتی تھی وہ ہمارے دلون مین کسواسطے کہ [illegible]
اور غلام بھوکی غریب تھی کہ قحط ملک حجاز اور شدت تنگی اور بلائی اونکو ہم تک پہونچایا پس اب سیر کا دیکھا ہین اونہون نے
اچھی چیزین اور میوہ جات تمہارے شہرون کے اور کہایا عوض روٹی جو اور چنے کے صاف روٹی گیہون کی اور کہایا سرکہ اور
زیت کی جگہ شہد اور گھی اور مسکہ تازہ اور انجیر اور انگور اور اچھی اور نادر چیزین اور سب سے بڑھکر یہ ہے کہ پکڑ لیا اونہون نے تمہاری
عورتون اور بانوئن اور اولادون کو پس کیونکر صبر کیا تمنے بیچ اپنی حرم اور بڑی بلا پر ادمی کی دیکھا ہے کہ نہین باقی رہا
کوئی رومی مگر چلا کر رویا اور کف افسوس ملا اور بڑی غصے مین آئے وہ لوگ اور کہا کہ لڑینگے ہم جبتک کہ ایک ہم مین کا باقی
رہیگا اور نہوسکیگی یہ بات اونسے اور ہم مارینگے اونکو تلوارون سے اور نیزون سے اور ہٹا دینگے اونکو شہرون سے اور نکال سکینگے
وہ لوگ ہمارے ساتھ جو معاملہ کہ ذکر کیا تونے پس جب وردان نے یہ گفتگو اونکی سنی بہت خوش ہوا اور پکارا اور بلایا قوم اور روم کے
بطارقہ کو واسطے مشورے کے اور کہا اونسے کہ سنا تمنے جو بادشاہ کے لشکر نے کہا پس کہا ایک شخص نے قوم سے کہ ای وردان نہ اعتماد
کر تو لوگون کی بات پر اور جان لی تو اس بات کو کہ تو بلا مین ڈالا گیا ہے بسبب ایسی قوم کے کہ اونکی مقابل ہین تو برابری
نہین کر سکتا ہے اور دیکھا تونے ایک کو اونمین سے کہ حملہ کرتا ہے وہ ہماری تمام لشکر پر اور نہین پروا کرتا ہے ہمارے بہت ہونے
اور نہین پھرتا ہے وہ جبتک کہ نہین مار ڈالتا ہے ہم مین سے لوگون کو اور اون لوگون نے دل سے یقین کیا ہے اپنے نبی کے
قول پر کہ اونکے نبی نے اونسے یہ کہا ہے کہ جو شخص ہم مین کا مارا جاویگا وہ دوزخ کو جاویگا اور جو مسلمان اونمین سے مارا جاویگا

پس غصے مین آیا وردان اور کہا کہ مین تجھسے اس امر مین مشورہ نہین لیتا ہون اور نہین حکم دیتا ہون تجکو مگر یہ کہ جا تو
میرا پیام لیکر پس کر تو جو مین نے حکم دیا ہی اور چھوڑ دے جھگڑے کو داؤد نے کہا کہ تمہارا کہنا مین نے بخوشی منظور کیا پھر روانہ ہوا
وہ اور پہونچا جاتا تھا اور سوچتا اس معاملہ فریب کو جو وردان سے سنا تھا اور دل مین کہا کہ وردان نے ارادہ کیا ہی کہ اپنے بیٹے سے جا ملے
پھر وہ قریب لشکر مسلمانون کے آکر ٹھہرا اور آواز بلند سے پکار کر کہا کہ ای گروہ عرب کے آیا کافی جانتے ہو تم لڑائی اور خونریزی کو
پس بتحقیق اللہ تعالی سوال کریگا تمسے خونریزی کا اور ہمنے اتفاق کیا ہی ایک امر مین کہ ہم اوسمین امید صلح کی رکھتے ہین
پس چاہیے کہ نکلے سردار تمہارے لشکر کا تا کہ بیان کرون مین اوس سے وہ بات جسکے واسطے مین بھیجا گیا ہون یا نکلے کوئی
ایسا شخص ای سردار کے جو پہونچاوے میرے پیغام کو پس نہین تمام ہوا تھا یہ کلام اوسکا کہ نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
مانند شعلہ آگ کی اور وہ زرہ پہنے ہوے تھے اور اونکے ہاتھ مین نیزہ تھا کہ رکھدیا تھا اوسکو درمیان دونون کانون گھوڑے کے
پس جب دیکھا داؤد نصرانی نے اونکو دیکھا کہا اوسنے کہ ٹھہر جاؤ تم ای عربی اپنی جگہ اور روش نرم پر کہ مین لڑنے کو نہین آیا ہون
اور نہ مین لڑائی کے لوگون سے ہون اور نہ مین طلب کرتا ہون نیزہ بازی اور شمشیر زنی کو اور مین ارادہ پیغام رسانی کا
رکھتا ہون اور سنو تم جو مین کہتا ہون پس دور کر لو تم مجھسے اپنے نیزے کو تا کہ گفتگو کرون مین تمسے پس پھیرا اور اوٹھا لیا
خالد بن الولید نے نیزے اپنے کو اور رکھ لیا اوسکو پہنہ زین مین اور نزدیک ہوے اوس سے اور کہا کہ پہونچا تو اپنے پیام کو اور
استعمال کر سچائی کو کہ حفظ اوٹھاوے تو اوسمین کسواسطے کہ جو شخص سچ کہتا ہی وہ نجات پاتا ہی اور جو جھوٹ بولتا ہی وہ گڑھے مین
گرتا ہی داؤد نے کہا کہ سچ کہا تمنے ای اعرابی اور پیغام یہ ہی کہ بتحقیق ہمارا سردار برا جانتا ہی خونریزی کو اور نہین چاہتا ہی
تمسے لڑنے کو اور دونون طرف کے مقتولین کو دیکھکر غمگین ہوا ہی اور اوسنے یہ تجویز کی ہی کہ کچھ مال دیکر خون آدمیون کا بچاوے
بشرطیکہ ہمارے تمہارے بیچ مین ایک تحریر ہو جاوے جسپر تمہاری اور تمہاری قوم کے بڑے بڑے لوگون کی گواہی ہو اور مضمون یہ ہو
کہ تم ہمارے سردار اور اوسکے ساتھیون سے تعرض نکرو اور ہمارے شہر مین نہ ٹھہرو اور ہمارے قلعون سے مزاحم نہو پس اگر تم ایسا
کروگے تو ہم امید رکھینگے تمہاری مضبوطی قول کی اور رضامندی تمہارے فعل کی اور ہمارا سردار تمسے درخواست کرتا ہی کہ آج
باقی دن تک لڑائی موقوف کرو پس جب صبح ہو تو تم اکیلے اپنی قوم سے نکلو اور کوئی تمہارے ساتھ نہو پس نکلیگا اور ملاقات کریگا
سردار ہمارا کہ اس امر پر تم اور وہ متفق ہوتے ہو اور کسراہ پر تم چلتے ہو اور جوانمردی اور نرمی کرے بعض تم مین کا واسطے بعض کے
شاید کہ اللہ تعالی بچاوے تم دونون کی جہت سے خون لوگون کا پس جب خالد بن الولید نے یہ کلام اوسکا سنا دیر تک
سوچ مین رہے پھر کہا کہ اگر وہ اس امر سے جو اوسکے دل مین ہی اور جسواسطے تجکو بھیجا ہی کوئی حیلہ اور فریب چاہتا ہے
پس قسم ہے خدا کی کہ ہم خبر رکھتے ہین اور فریب کی ہین اور اس امر مین کوئی ہمارا مثل نہین ہی پس اگر یہی امر اوسکے دل و اعتقاد مین ہے
تو ہمین یہی بات مگر بسبب قریب ہونے اوسکی موت کے اور منقطع ہونے امید اوسکی اور ہلاک ہوجانے تمہاری جماعت
کے اور اگر یہ قول اوسکا سچ ہی پس نہ مصالحہ کرونگا مین تمسے مگر اوپر قبول کرنے اسلام یا ادا کرنے جزیہ کے تمہاری جماعت

اور تمھاری اولاد سے اور جو مال کا ذکر کیا تو نے پس نہین خواہش رکھتا ہون مین مال کی مگر اوسی طریق سے جو کہا ہے مین نے تجھسے پس لونگا مین وہ مال تجھسے بطول مدت مین فی کس ہر سال مین پس گران گذرا اوسپر کلام خالد بن الولید کا اور کہا اونے کہ تمھاری ہی خواہش کے مطابق ہوگا اور جسوقت تم دونون یکجا اور موافق ہوگے فیصلہ اوسکا تم دونون کے بیچ مین ہوجائیگا اور آگاہ ہو تم کہ مین اب پھرا جاتا ہون اور بتحقیق بھر گیا رعب اوسکے دل مین خالد بن الولید سے اور ڈرا اوس سے جو کچھ کہ سنا اوسنے پھر اپنے دل مین کہا اوسنے کہ قسم ہے خدا کی سچا ہے عربی اپنے قول مین اور قسم ہے خدا کی مین جانتا ہون امر کو کہ وردان مارا جائیگا اور ہم بھی اوسکے بعد مارے جائینگے اور غنیمت سمجھیگا مگر اسمین کہ بیچ کہون عربی سے اور سوال لون اپنی اور اپنے اہل کیواسطے امان اوسسے پھر ملتفت ہوا وہ طرف خالد بن الولید کے اور کہا کہ اے برادر عربی مین ایک امر کہنے کو بھول گیا ہون اپنے سردار کی طرف سے خالد بن الولید نے کہا وہ کیا ہے اوسنے کہا کہ ہوشیار ہوجاؤ تم اور شفقت کرو اپنے نفس پر اسواسطے کہ وردان نے تمھارے واسطے دل مین مکر کیا اور فریب کا کیا ہے پھر سب قصہ اوسنے بیان کیا اور کہا کہ مین چاہتا ہون تمسے امان اپنے اور اپنے اہل و عیال کے واسطے پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان دی مین نے تجھکو اور تیرے مال کو اور تیری اولاد کو بشرطیکہ تو خبردار نکریگا قوم کو اور نہ فریب کریگا تو ہم سے اوسنے کہا کہ اگر مجھکو فریب کرنا منظور ہوتا تو مین تمسے یہ حال نہ کہتا پس خالد بن الولید نے پوچھا کہ قوم کے گاڑنے کی جگہ کون ہے اوسنے کہا وہ جگہ نزدیک ٹیلہ سرخ کی داہنے جانب اونکے لشکر کے ہے پھر رخصت ہوا اور پلٹ گیا اور اپنے سردار سے جواب خالد بن الولید کا بیان کیا پس خوش ہوا وردان اور کہا اب مین امید رکھتا ہون صلیب سے کہ مجھکو فتح دیگی اونے پھر بلائے اوسنے دس آدمی بہادر اور دلیر اور کہا اونسے پیدل ہوکر جاؤ تم اور پوشیدہ ہوکر بیٹھو اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پھرے اوس مقام سے پس ملے اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور دیکھا اونہون نے خالد بن الولید کو ہنستے ہوے پس کہا اونہون نے کہ اے ابا سلیمان ہنستے ہو رکھے اللہ تعالی تمھارے دانتون کو کیا حال ہے پس خالد بن الولید نے سب حال جو اوس گبر نے کہا تھا بیان کیا پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تمھارا ارادہ کیا ہے خالد بن الولید نے کہا مین ارادہ رکھتا ہون کہ اکیلا جاؤن مین اونکے پاس پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے ابا سلیمان قسم ہے اپنی جان کی کہ بیشک تم کافی ہو اونکے واسطے لیکن اللہ تعالی نے تمکو یہ حکم نہین کیا ہے کہ اپنے ہاتھون سے ہلاکت مین پڑو اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَأَعِدُّوا لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ اور تمھارے مقابلہ مین اوس دس آدمی آمادہ کیے ہین اور وہ خود گیارہوان ہے اور مجھکو اطمینان نہین ہے تمپر اوس ملعون سے مگر یہ کہ مقرر کرو تم بھی دس آدمی جیسا کہ اوسنے مقرر کیے ہین اور چھپا کر بٹھاؤ اونکو قریب اونکے اور جسنے راہ تمسے بتائی ہے آیا اوسنے وہ جگہ بھی بتائی ہوگی خالد بن الولید نے کہا ہان جگہ معلوم ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا پس حکم دو تم اپنے ساتھیون کو کہ گاڑے جاکر بیٹھین قریب اونکے پس جب پکارے ملعون پکارو تم اپنی قوم کو

پس نکال لو تم تلواروں کو اور چلو اونکی جانب اور مار ڈالو اونکو جسطرح سے چاہو اور ہر ایک ہم میں کا اپنا یہی وار ہو اور چاہیے کہ
ضرب تلواروں کی ایک ہو اور چھپاؤ تم جہانتک ہوسکے اپنی آوازوں کو ساتھیوں نے کہا کہ یہ سب ہم نے سنا اور ہم بہر بالکل تیار
ہوئے لوگ زرہیں پہنے اور نکال لیا اونہوں نے تلواروں کو میان سے اور ضرار بن الازور اونکے آگے ہوئے اور چلے تا اینکہ پہونچے قوم تک
اور ہر ایک کی ہتھیار اونکے سرہانے رکھے تھے اور ہر ایک کے پاس گھوڑا تھا پس مسلمان متفرق ہوکر ہر ایک ایک کیطرف جدا ہو گئے پس جب قرار پکڑا اونہوں نے
اونپر مانند کیا تلواروں کو اور مارا قوم کی چہروں اور گردنوں اور پیٹھوں پر پس نہ جاگے وہ لوگ مگر اوسوقت کہ ضربات تلواروں نے
لے لیا تھا اونکو پس کاٹ ڈالا اونکو ٹکڑے ٹکڑے اور فنا کر دیا سبکو پھر لے لیے ہتھیار اور جو کچھ اونکے پاس تھا اور کہا ضرار نے
بشارت ہو تمکو کہ یہ پہلی فتح ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور امید رکھتے ہیں ہم اللہ تعالی سے تمام اور پوری کرنے وعدہ کی پس تعریف کی
اونہوں نے پروردگار کی بسبب اوسکی مدد کے اور شب گذرانی اونہوں نے دراں حالیکہ وہ شکر کرتے تھے اللہ تعالی کا اور مدد
مانگتے رہے اوس سے اور وہ اسیحال میں تھے کہ سفیدی صبح کی دکھائی دی پس اکٹھے ہوئے سب اور نکالا لاشوں کو اپنے اور پہن لیے
کپڑے رومیوں کے اور باندھ لیا اونہوں نے سربند وغیرہ کو اور چھپا کر بیٹھے اس خوف سے کہ شاید آوے کوئی شخص بھیجا ہوا
وردان کا اور چھپا دیا مقتولین کو بیچ نشیب ٹیلہ ریگ کے اور ڈالی اونپر مٹی اور مسلح ہوکر بیٹھے باامید کشود کار کے
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب صبح ہوئی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے نماز صبح کی پڑھی ساتھ
مسلمانوں کے اور مرتب کیا اپنے ساتھیوں کو واسطے لڑائی کے اور ظاہر کیا اپنے تئیں لباس ریشمی سرخ میں اور عمامہ زرد باندھا
اوسیطرح رومیوں نے بھی صف بندی کی اور ظاہر کیا اونہوں نے ہتھیار اپنے اور بلند کیا نشان اور صلیبان کو پس مسلمان
اسیحال میں تھے کہ دفعتاً ایک سوار فوج قاتل سے رومیوں کی نکلا اور ظاہر کیا کہ اے گروہ عرب کیا آیا ہے تمہی اور غریب کیا تمہیں گمان
وہ معاملہ جو کل تمہارے ہمارے بیچ میں قرار پایا تھا پس نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور کہا کہ ہمارا اطلاق ... عذر اور
بیوفائی کرنیکا نہیں ہے پس لوٹ وہ سوار نے کہا کہ وردان چاہتا ہے کہ تم اوسکے پاس چلو تاکہ دیکھو اور دریافت کرو کہ آپس میں کیا
کہ تم اور وہ کس امر پر اتفاق کرتے ہو پس خالد بن الولید نے کہا کہ پھر جا اور کہہ تو اوس سے کہ آگاہ ہو میں آتا ہوں بجانب اوس
بدوں پیچ اور بے صبری کے پس پلٹ گیا وہ سوار اور اطلاع دی اوسنے وردان کو جواب خالد بن الولید سے پس اوسیوقت نکلا
دشمن خدا لپٹا ہوا اپنی زرہ میں اور نمایش کی تھی دشمن خدا نے اپنے ساتھ گردن بند جڑاؤ اور سربند اور تاج کی پس جب دیکھا
خالد بن الولید نے اوسکو کہا کہ یہ سب مال لوٹ کا ہے مسلمانوں کے واسطے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
سے کہ میرا گمان یہ ہے کہ ضرار بن الازور اور ساتھی اونکے پہونچ گئے ہیں ہمارے دشمنوں تک پس جسوقت دیکھو تم مجھکو حملہ کرتے ہوئے پس
حملہ کرو تم بھی ساتھ اپنے ساتھیوں کے پھر سلام کیا مسلمانوں کو اور چلے وہ اور اشعار رجزیہ پڑھتے تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ جب دیکھا دشمن خدا نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اونکے لباس کو تعجب ہوا اور گمان کیا اوسنے کہ وہ قریب
اونکے پاس پہونچتی ہیں تا اینکہ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نزدیک اوسکے اور اوسیوقت وردان نزدیک ہوا اونکے ریگ کے

پس جب پہونچی خالد بن الولید نزدیک وسکی اوتر پڑا وردان اپنی استر سے اور اوتری خالد بن الولید اپنی گھوڑی سے
اور بیٹھ گئے دونوں اور وردان نے رکھ لیا تلوار کو اپنی دونوں ہاتھوں کے بیچوں بیچ بخوف حملہ خالد بن الولید کی اور خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ اوسکی سامنے بیٹھ گئے اور کہا اوس سے کہ تو جو کچھ جانتا ہے اور استعمال کر سچ کو اور اختیار کر حق کو اور جان لے
اس امر کو کہ تو اوس شخص کی سامنے بیٹھا ہے جو نہیں پروا رکھتا ہے فریب اور مکر کی کیونکہ وہ خود جڑ اور کھمبہ مکر اور فریب کا ہے
پس کہا وردان نے کہ بیان کرو تم مجھ سے کہ تم کیا چاہتے ہو اور نزدیک ہوا ہے معاملہ میری اور تمہاری اور بچاؤ تم خون آپسون کے
اور جان لو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تم سے سوال اور مطالبہ کریگا اوس چیز کا جو تم نے کیا ہے اور مار ڈالا ہے بندگان خدا کو
پس اگر تم کوئی چیز دنیا کی ہم سے چاہتے ہو تو ہم بخل نہ کرینگے ہم اور دینگے بطور صدقہ اور خیرات کے کیونکہ ہماری نزدیک کوئی
گروہ تم سے زیادہ ضعیف نہیں ہے اور ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ تم لوگ مارے قحط کی بھوکے اور ننگے اور لاغری سے مری ہوئی ہو
پس کہو جو کچھ تم کو منظور ہو اور تھوڑی چیز سے اکتفا کرو پس جب سنا خالد بن الولید نے اوسکی کلام کو کہا کہ اے کتے نصرانیہ کے
تحقیق اللہ تعالیٰ اور بزرگ نے پیدا کیا ہے ہم کو تمہارے صدقی اور خیرات سے اور تمہارے مال کو ہم پر حلال کر دیا ہے کہ ہم اوسکو
آپس میں بانٹ لیتے ہیں اور تمہاری عورتیں اور اولاد کو ہم پر حلال کر دیا ہے مگر یہ کہ کہو تم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس اگر اس سے انکار ہے تو جزیہ دو ہر شخص کی طرف سے در حالیکہ تم خوار اور ذلیل ہو
اور اگر اس سے بھی انکار ہے پس تلوار حاکم ہے ہمارے اور تمہارے بیچ میں تا دم مرگ اور اللہ تعالیٰ مدد دیگا جس شخص کو چاہیگا
تم میں اور ہم میں سے اور ہماری پاس تو تمہاری واسطے یہی ہے جو سنا ہے تم نے پس اگر اس سے انکار ہے تو لڑائی موجود ہے اور قسم ہے
خدا کی کہ ہم کو صلح سے لڑائی کی خواہش زیادہ ہے اور جو تو نے حال ضعف ہمارے گروہ کا بیان کیا ہے پس قسم ہے خدا کی کہ تم لوگ
ہمارے نزدیک مثل کتوں کے ہو اور تحقیق ایک شخص ہم میں کا تمہارے ایک ہزار شخص کو ضعیف جانتا ہے اور یہ گفتگو تیری اوس
قبیل کی نہیں ہے جیسا کہ ہمارے ساتھ صلح کرنے والوں نے گفتگو کی پس اگر یہ گفتگو تیری اس طمع سے ہے کہ تو مجھکو جدا اور اکیلا
میری قوم سے پاکر مجھ تک پہونچ جاوے پس لا اور کر جس امر کا تو ارادہ رکھتا ہے کہ تحقیق میں تیری واسطے مثل اور کافی ہوں
اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ جب وردان نے گفتگو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کی سنی اوٹھ کھڑا ہوا بدن اسکی کہ نکالی تلوار کو باعتماد اس امر کی کہ ساتھی اوسکی قریب نکلیں گے پس اوچھل کر دونوں ہاتھ
خالد بن الولید کی پکڑ لیے اور بدلا لیا خالد بن الولید نے اوس سے اور لپٹ گئے اوسکو اور پکڑ لیا اوسکو دونوں بازو اور لگے
دونوں آپس میں اور ایک نے دوسرے پر سبقت کی اور چلا کر پکارا دشمن خدا نے اپنی قوم کو اور کہا کہ دوڑو میری پاس کہ تحقیق
قابو میں کر لیا ہے میں نے سردار عرب کو پس یہ کلام اوسکا تمام نہیں ہوا تھا کہ سنی قوم نے آواز اوسکی پس دوڑے
اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشت ٹیلہ کی گویا کہ مثل عقاب تیز چنگل زمین پر اوترنے والے کی اور پھینک دیا اونہوں نے
کپڑے اپنے اور زرہیں جو پہنے ہوئے تھے اور نکال لیا تلواروں کو اور سبقت کی ضرار بن الازور نے تلوار لیے ہوئے ننگے بدن سوائے ازار کے

اور کوئی کپڑا نہیں پہنے تھے اور مثل شیر کے جوش اور خروش مین تھے اور باقی لوگ اونکے پیچھے تھے پس متوجہ ہوا اور دیکھا
دشمن خدا نے اونکو آتے ہوے اور وہ یقین رکھتا تھا کہ یہ لوگ میری قوم کے ہین تا اینکہ جب اوسکے قریب پہونچے دیکھا اونسے قوم کے
آگے ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ کو اور وہ مثل گرگ کے جست کرتے ہوے بعجلت اوسکی طرف آتے اور تلوار کو جنبش دیتے اور
ہلاتے تھے پس جب دیکھا وردان نے اس کیفیت کو کانپنے لگے ہاتھ اوسکے اور سست ہوگئے بازو اوسکے اور کہا کہ اے خالد مین تجھسے
بواسطہ تمہارے معبود کے سوال کرتا ہون کہ تم مجھکو مار ڈالو یہ شیطان مجھکو نہ مارے کہ مین متغیر الحال ہوتا ہون اوسکی صورت سے
پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تیرے قاتل خواہ مخواہ وہی ہین پس خالد اور وردان مین یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ
پہونچ گئے ضرار بن الازور اور وہ جنبش دیتے تھے تلوار کو اور جوش مین آئے مثل شیر کے اور اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور کہا کہ
اے دشمن خدا کہان گیا تیرا مکر تیرا بلہ مارا اور حیلہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور تلوار کو چمکایا ضرار نے اوسکی طرف
پس کہا خالد بن الولید نے کہ توقف کرو اے ضرار اور باز رہو تم اوسکے پاس جانے سے اور صبر کرو یہانتک کہ حکم کرون تمکو اوسکے
مار ڈالنے کا اور پہونچ گئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تلوارون کو ہلاتے اور چمکاتے ہوے اور دوڑے وہ سب وردان کی طرف
قتل کرنیکو پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا اونسے کہ تم سب اپنے طریقے اور روش نرم پر رہو اور توقف کرو یہانتک کہ
حکم دون مین اوسکو مار ڈالنے کا اور دیکھا وردان نے اس مصیبت اور سختی کو پس ڈر گیا وہ اور کانپنے لگے ہاتھ اور بازو اوسکے
اور گر پڑا وہ زمین پر اور اشارہ کرتا تھا وہ اپنی انگلی سے اور پکار کر کہتا تھا امان امان پس خالد بن الولید نے کہا کہ امان
اوسکو دیجاتی ہے جو مستحق امان کا ہوتا ہے اور تو وہ شخص ہے کہ تحقیق ظاہر کیا تو نے ہمسے طریقہ سلامت روی اور یہ واسطے کہ
اور پوشیدہ کیا تو نے ہمارے لیے فریب اور مکر کو واللہ خیر الماکرین پس جب سنا ضرار بن الازور نے
یہ کلام خالد بن الولید کا نہ مہلت دی اوسکو اور ماری تلوار اوسکے گردن پر پس لپک کر لیا تاج کو اوسکے سر سے اور کہا کہ اس کا
سبقت کی کسی چیز کی طرف وہ مستحق اوسکا ہے اور پٹخ دیا اوسے پر تلوارین مجاہدین کی پس کاٹ ڈالا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے
اور دوڑے اوسکے کپڑون کی طرف پس لے لیا اوسکو پھر خالد بن الولید نے اپنی قوم سے کہا کہ مجھکو تمہارے واسطے اوسکی قوم کی
طرف سے اطمینان نہیں ہے کسواسطے کہ وہ حال انہی سے نہی کا دیکھ رہے ہین پس کاٹ لو تم سر دشمن خدا کا اور پہن لو کپڑے
رومیون کے اور متوجہ ہو واسطے مقابلے اوسکی قوم کے پس جب قریب اونکے پہونچو تکبیر کہو اور حملہ کرو پس حملہ کرینگے تمام
مسلمان وقت تمہارے تکبیر کہنے کے راوی نے بیان کیا ہے پس قصد کیا ہر ایک شخص نے طرف اوس شخص کی جسکو اوسنے
قتل کیا تھا اور پہن لیا اسباب جنگ اور زرہ اور اونکے مقتول کا پس متوجہ ہوے واسطے مقابلے رومیون کے اور چھپایا اپنے شکلین پیچھے
ہتھیارون کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ضرار بن الازور سب سے آگے تھے اور سر وردان کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین
تھا پس جب ظاہر ہوے وہ دونون لشکرون کے سامنے پہچانا شاہ نے انکو اور دیکھا کفار نے اپنے سردار کا اونکے ہاتھ مین پس
کچھ شک نکیا اونہون نے اسمین کہ وہ سر خالد بن الولید کا ہے اور وہ لوگ اونکے ساتھی اور قوم ہین پس آواز بلند کی دونون نے

مثل آواز ہواؤن کے چلنیوالون کی اور تالیان بجائیں اور ظاہر کیا صلیبان کو اور بہت ہوا شور اور غل اونکا اور دیکھا مسلمانون نے
اس حالت کو اور ہجوم کیا اونکے دلون مین خوف نے اور ڈرے اس امر کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مبتلا مصیبت ہو گئے ہین
پس بعض ڈر کر دعا مانگنے لگے اور چلانے لگے پس جب قریب صفوف لشکر روم کے پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
سر کو لیکر دکھلایا اور پکار کر کہا کہ اے دشمنان خدا یہ سر ہے سردار تمہارے لشکر کا ہے اور مین خالد بن الولید صحابی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پھر پھینکدیا اور انہون نے سر کو ہاتہ سے اور تکبیر کہکر حملہ کیا اور تکبیر کہی اور حملہ کیا ضرار نے اور انکے
پیچھے اور حملہ کیا مسلمانون نے تکبیر کہتے ہوے اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے نگہبانان اور حامیان
دین کے حملہ کرو پھر حملہ کیا انہون نے اور حملہ کیا مسلمانون نے بھی اونکے ساتہ پس جب دیکھا رومیون نے اپنے سردار کے
سر کو اور یہ یقین جانا کہ اونکی قوم کے لوگ مارے گئے پیٹہ پھیر کر بھاگ نکلے اور لے لیا تلوار نے اونکو ہر جگہ مین اور مارے گئے
وہ لوگ پیچھے پیچھے اور ڈھیلے ہوگئے اور کام کیا تھا تلوارون نے اونمین صبح سے عصر کے وقت تک اور متفرق اور جدا ہو گئے
مثل شتران پریشان کے جاثمر بن النبیل الدوسی نے بیان کیا ہے کہ مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین تھا
اور میرے ساتھ گھوڑے دمشق کے تھے اور تعاقب کیا ہمنے مشرکین کا ساتھ عصر تک کہ دفعتہً ظاہر ہوا ہمکو ایک غبار پس
گمان کیا ہمنے کہ وہ گروہ رومیون کا ہے کہ ہرقل بادشاہ کے پاس سے آتا ہے پس ہوشیار ہوگئے ہم اور جب قریب ہوا وہ غبار کے
تو دیکھا ہمنے کہ وہ لشکر ہے جو حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہماری کمک کو بھیجا تھا پس اس لشکر کے لوگون نے بعض
رومی سوارون کو پایا اونکو مار ڈالا اور جو کچھ اونکے پاس تھا لے لیا راوی نے بیان کیا ہے کہ جو لشکر بمقام اجنادین کے
بعد ہزیمت مشرکین کے مسلمانون کے پاس آیا تھا وہ عمرو بن العاص بن وائل السہمی مع لشکر کے تھے اور وہ اور اونکے
ساتھی مسلمان آپس ملکر اجنادین مین موجود اور شریک تھے اور وہ اوسدن آگئے تھے جسدن کہ رومیون کو ہزیمت ہوئی
واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ لشکر رومیون کا اجنادین مین نوّے ہزار تھا کہ جنمین سے پچاس ہزار
آدمی سے کچھ زیادہ مارے گئے اور آپسمین اونہون نے اوس لڑائی کی گرد اور غبار مین ایک دوسرے کو مار ڈالا اور باقی متفرق
ہوگئے پس بعض تو بیت المقدس کو چلے گئے اور بعضون نے دمشق کا رستہ لیا اور لوٹا مسلمانون نے مال و اسباب کہ اوس وقت تک ایام گذشتہ مین
اونہون نے اوسقدر لوٹا نتھا اور لیا سونے اور چاندی کی صلیبان کو اور سونے کی زنجیرین بے گنتی پس یکجا کیا خالد بن الولید
رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ سب مع اور تاج کے جو وردان سے لوٹ مین لیا تھا اور کہا کہ تقسیم کرونگا مین اونمین کی کوئی چیز
جسوقت تک کہ حاصل ہو فتح دمشق کی اگر چاہا اللہ تعالی نے واقدی رحمہ اللہ تعالی نے روایت کی ہے
کہ یہ واقعہ اجنادین کا ہفتہ کے دن اٹھائیسوین تاریخ جمادی الاول سنہ ۱۳ ہجری مین ہوا تھا اور یہ معاملہ تیرہ روز قبل از وفات
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقع ہوا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ایک خط متضمن حال اس فتح کا بنام حضرت ابوبکر
صدیق رضی اللہ عنہ کے لکھا اس الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من خالد بن الولید الی خلیفۃ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام علیکم فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثم ازیدہ حمدا وشکرا علی سلامۃ المسلمین ودمار المشرکین وانجاد جمعھم وانصداع بیضتھم وانا لقینا جموعھم باجنادین مع وردان صاحب حمص وقد نشروا کتائبھم ورفعوا صلبانھم وتقاسموا بدینھم الا یفرون ولا ینھزمون فخرجنا الیھم واثقین باللہ متوکلین علی اللہ فعلم ربنا ما اضمرناہ فی افئدتنا وسرائرنا فرزقنا الصبر وایدنا بالنصر وکبت عدو اللہ بالقہر فقتلنا منھم فی کل فج وشعب وواد وجملۃ من احصینا من الروم ممن قتل خمسون الفا وقتل من المسلمین فی اول یوم وثانیہ اربع مائۃ وخمسۃ وسبعون رجلا ختم اللہ لھم بالشھادۃ وفی یوم کتبت الیک ھذا الکتاب وھو یوم الخمیس للیلتین مضتا من جمادی الاخرۃ ونحن راجعون الی دمشق فادع اللہ لنا بالنصر والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین پھر لپیٹا خط کو اور دیا عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو تاکہ اور حکم دیا اونکو کہ اسیوقت بجانب مدینہ منورہ روانہ ہو پس روانہ ہوئے عبد الرحمن اوسیوقت اور کوچ کیا خالد بن الولید نے بعد اسکے بجانب دمشق کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر روز بتلاش اخبار شام کے مدینہ منورہ کے باہر آیا کرتے تھے پس اسی حالت انتظار میں عبد الرحمن بن حمید الجمحی پہونچے اور صحابہ نے اونسے پوچھا کہ کہاں سے آئے ہو اونہوں نے کہا ملک شام سے پس خوشخبری سنائی لوگوں نے اونکو آنے اور فتح مسلمانوں کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو پس سجدہ شکر کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے پھر سامنے آئے عبد الرحمن اور کہا سلام علیک یا خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھاوین آپ اپنے سر کو کہ تحقیق ٹھنڈی کیا اللہ تعالی نے آپکی آنکھوں کو بسبب مسلمانوں کے پس اوٹھایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے سر کو سجدے سے اور دیا عبد الرحمن نے خط اونکو اور تھا وہ خط لکھا ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پھر پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے خط کو باواز خفی پس خوب سمجھ لیا اوسکے مطلب کو پڑھکر سنایا لوگوں کو باواز بلند اور ہجوم کیا لوگوں نے اور مشہور ہوئی یہ خبر فتح کی مدینہ طیبہ میں پس آئے لوگ دوڑتے ہوئے دروازہ مسجد نبوی پر پس پڑھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس خط کو دوبارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا اہل مدینہ منورہ نے کیفیت حال ہونے فتح اور بال کی مسلمانوں کو پس آپس میں عہد اور ارادہ کیا مسلمانوں نے واسطے جانیکے بخواہش حصول ثواب اور اقامت ملک شام کے اور جب پہونچی خبر فتح کی اہل مکہ معظمہ کو پس آئے مدینہ منورہ میں بڑے بڑے رئیس مکہ معظمہ کے ساتھ گھوڑوں اور ہتھیاروں اور ہیبت سخت کے کہ آگے اونکے ابو سفیان بن صخر بن حرب اور عبیداق بن ہشام اور مثل اونکے اور لوگ بھی تھے پس آئے وہ طلب اجازت جانے ملک شام کے پاس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پس برا جانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکے جانے کو بجانب ملک شام کے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان قوم سے

دلون مین مسلمانون کی نسبت انکار اور دوری اور کینہ ہے اور تعریف ہے اوس اللہ تعالی کی جسکا کلام برتر ہے اور اوس قوم کا
قول و کلام پست ہے اور یہ لوگ کفر پر ہین اور چاہا تھا اونہون نے کہ بجھا دین نور اللہ کو اپنے منہہ سے اور انکار کرتا ہے اللہ تعالی
اونکی خواہش سے مگر یہ کہ پورا اور تمام کریگا اللہ تعالی اپنے نور کو اور ہم کہتے ہین کہ نہین ہے اللہ کے ساتھ کوئی معبود اور شریک
اور یہ لوگ کہتے ہین کہ اللہ تعالی کے ساتھ اور معبود و شریک ہین پس جس وقت کہ غالب اور بزرگ کیا اللہ تعالی نے ہمارے دین کو
اور مدد دی ہماری شریعت کو اسلام لائے یہ لوگ بخوف تلوار کے اور جب سنا اونہون نے کہ فوج اللہ تعالی کی غالب ہوئی
رومیون پر رجوع لائے ہمارے پاس تاکہ بھیجین ہم اونکو بطرف دشمنون کی اور برابر ہو جاوین وہ سابقین مہاجرین اور
انصار کے اور بہتر تو یہ ہے کہ تم اونکو وہان نہ بھیجو پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین تو کسی قول اور کام مین
تمہارے خلاف نہ کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ گفتگو اہل مکہ معظمہ کو معلوم ہوئی پس آئے
وہ سب کے سب حضرت صدیق کے پاس مسجد نبوی مین اور پایا گرد اونکے ایک جماعت کو مسلمانون نے کہ باہم ذکر فتح مسلمانو
کی اور اونکی غلبے کا مشرکین پر کر رہے تھے اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ وکرم وجہہ داہنی جانب اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
بائین جانب اور مسلمان گرد حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹھے تھے پس آئی قریش حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور
سلام کیا اونکو اور بیٹھ گئے اونکے سامنے اور آپسمین بات چیت کی کہ کون شخص تم مین کا پہلے کلام کریگا پس جسنے پہلے گفتگو
کی وہ ابوسفیان صخر بن حرب تھے کہ سامنے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کہا کہ اے عمر تھے تم دشمن رکھنے والے ہمارے اور
چھوڑنے والے زمانہ جاہلیت مین اور تھے تم مخالف ہمارے اور ہم تمہارے پس جب ہدایت فرمایا اللہ تعالی نے ہمکو اسلام کی ہٹا دیا
اوس چیز کو اللہ تعالی نے جو ہمارے دلون مین تمہاری نسبت تھی کسواسطے کہ ایمان نے مٹا دیا شرک اور دشمنی اور نفرت کو
اور تم اب بھی پراگندہ کرتے ہو اور دشمن رکھتے ہو ہمکو آیا نہین ہین ہم تمہارے بھائی اسلام مین اور ایک باپ کی اولاد
نسب مین پس یہ کیا عداوت ہے تمہاری ہمارے ساتھ اے عمر تمکو جتلانا سابق کی آگے اور اب بھی آیا نہین ہوسکتا ہے کہ دھو ڈالو تم
اپنے دل کو کینہ اور دشمنی سے جو ہمارے ساتھ ہے اور ہم جانتے ہین کہ تم بیشک بہتر ہو ہم سے اور تم سبقت کرنیوالے ہو ایمان
اور جہاد مین اور ہم خوب اس امر کو پہچانتے ہین اور اس سے منکر نہین ہین پس سکوت کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
بسبب شرم و حیا کے یہانتک کہ پسینا نکل آیا پھر کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہ تھا مطلب میرا اوس کلام سے مگر خدا کی نابدی اور
بچانا خونریزی کا کسواسطے کہ غیرت زمانہ جاہلیت کی تم مین باقی ہے اور تم بڑائی اپنے نسب کی ظاہر کرتے ہو اون لوگون پر
جو سابق الایمان ہین پس کہا ابوسفیان نے کہ مین گواہ کرتا ہون تمکو اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین نے
قبلہ کیا ہے اپنی ذات کو خدا کی راہ مین اور اسیطرح سب رفیقون مکہ معظمہ نے کہا پس راضی ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اونکی گفتگو سے
اور دعا مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے کہ اے میرے اللہ پہنچا تو اون لوگون کو بہتر اوس چیز کا جسکی وہ لوگ امید رکھتے ہین اور
نیک جزا دے اونکے کامون کی جو کرینگے اور دے اونکو مدد اونکے دشمنون پر اور نہ غلبہ قرار دے اونکے دشمنون کا اونپر واقدی نے

روایت ہے واقدی کی ہر کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں گذری تھی مگر تھوڑی دن تا اینکہ آئی گروہ کثیر یمن سے کہ مقدم اونکی عمرو بن معدیکرب الزبیدی
تھے اور اونکے ساتھ عورتیں اور لڑکے تھے اور آئے تھے بارادہ جانے ملک شام کے پس ٹھہرے مدینہ طیبہ میں پہونچکر قرار نہیں پکڑا تھا کہ مالک
اشتر نخعی آئے اور یہ تھے وہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور تھے وہ فریفتہ محبت حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حاضر ہوئے تھے
وہ اکثر معرکوں میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ اور ارادہ کیا اونہوں نے لوگوں کے ساتھ شام کو جانیکا پس جمع ہوا مدینہ منورہ
میں ایک بڑا لشکر یعنی سات ہزار سوار سے اور اس لشکر کے ساتھ قوم جرہم بھی تھی پس جب پورا ہو گیا کام اس لشکر کا لکھا حضرت
صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے ایک خط خالد بن الولید المخزومی رضی اللہ تعالی عنہ کو اس عبارت سے **فاھو ھذا**

بسم الله الرحمن الرحيم ٥ من ابی بکر خلیفة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
الى خالد بن الوليد المخزومي ومن معه من المسلمين **اما بعد** فاني احمد الله الذي
لا اله الا هو واصلي على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم وآمرك بتقوى الله في السر
والجهر والرفق بالمسلمين والحمل لضعيفهم والتجاوز عن مسيئهم والمشاورة لهم وقد فرحت
بما فتح الله عليكم وافاء الله عليكم من النصر وهزيمة الكفار فاجعل السير دأبك الى ان تطأ اقصى ارضهم
وانزل على جنبة الشام الى ان يأذن الله تعالى بفتحها على يديك ثم الى حمص والعراقات ثم الى انطاكية
والسلام عليك وعلى من معك من المسلمين ورحمة الله وبركاته وقد نفذت اليك ابطال اليمن
والموت النخع وابطال مكة ويكفيك عمرو بن معديكرب ومالك الاشتر وان نزلت على المدينة العظمى
ذات الجبل الطل انطاكية فان الملك هناك فان صالحك فصالحه وان حاربك فحاربه ولا تدخل
الدروب او تكاتبني بذلك ثم اني اظن ان الاجل قد قرب هرقل کے واسطے کیونکہ کل نفس ذائقة الموت والسلام پھر لپیٹا خط کو
اور ثبت کیا اوسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور سپرد کیا وہ خط عبد الرحمن بن حمید الجمحی کو اور کہا اونسے کہ تمہیں قائد لشکر کی تھی اور تمہیں
دوا سے بھی پہونچا او پس لے لیا عبد الرحمن نے وہ خط اور چلے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر براہ شارع عام کی طے کرتے ہوئے منازل کو شام
کے پہونچے دمشق میں اور پہونچایا خط خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب خالد بن الولید
نے خط پایا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے روانہ کیا تھا کوچ کیا تھا اونہوں نے بجانب دمشق کے اور اہل دمشق خبر پا چکے تھے
دلیران لشکر بادشاہ اور اونکی ہزیمت کی جن لشکر تھی پس فکر میں رہے اور گھبرا گئے وہ لوگ اور بھاگے اہل دیہات اور بستیوں کے اور پناہ گزین
ہوئے وہ دمشق میں اور مہیا کیا سامان قلعے کا اور بلند کیں اونہوں نے تلواریں اور تلوار فقرا دنبیں اور ڈھلواسیاں اور
عراوات کو اوپر دیوار شہر پناہ کی اور ظاہر کیا نشانوں کو پس جب تیار ہو گئے وہ لوگ پہونچے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور لشکر
اونکا اور زیادہ ہوئے عمرو بن العاص ساتھ دو ہزار کے اور لشکر شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن ربیعہ کا ساتھ دو ہزار کے اور یکہ گئی ربیعہ
سوار اونکے ساتھ معاذ بن جبل کے اور دیکھا اہل دمشق نے ایک بڑا لشکر آراستہ میں ہو گیا اونکی ہلاکت کا اور آ کر اونے کہ ابن خالد بن الولید

بمقام دیرکی جو اونکی نام سے مشہور ہی اور دیرا اور دمشق کے بیچ کی مسافت آدہ کوس سے کم تھی پس جب اوترے وہ اوس مقام مین بلایا امیر لشکر کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تمکو معلوم ہی جو فریب ان لوگون نے ہماری ساتھ وقت ہمارے پھر نیکو کیا ہی پس جاؤ تم مع ہمراہ اپنے اور اوترو اونکو لیکر باب جابیہ پر اور جگہ کو نچھوڑو اور نہ جوانمردی کرو تم واسطی قوم کے ساتھ امان کی پس قریب ہین فتح الہی تمکو پا آوین تمہارے پاس اپنی پکر سے اور دروازون ہی فاصلے پر ٹھہرو اور بھیجو اونکی طرف ایک فوج کو دوسرے کے بعد اور مقرر کرو واسطی اپنی لوگون کی نوبت اور باری کو اور نہ دل تنگ ہو زیادہ اوس مقام کی ٹھہرنے سے اور صبر کی پیچھے فتح ہوتی ہی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تمہارا کہنا مجھے بخوشی منظور اور پسند ہی پھر روانہ ہوئی وہ ساتھ چوتھائی لشکر کی یہانتک کہ پہونچی باب جابیہ پر اور کھڑا کیا گیا اونکی واسطے ایک گھر چڑے طائفی کا فاصلے پر دروازہ جابیہ سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی سلیمان بن عوف سے اور اونہون نے عبداللہ سے اور اونہون نے ابی محمد عبداللہ بن حجاز الانصاری سے کہا حجاز نے کہ مین نے پوچھا اپنی جد سے جو ہنگام فتح دمشق کی لشکر ابو عبیدہ بن الجراح مین موجود تھی اس بات کو کہ کیا چیز مانع تھی ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ کھڑا کیا جاتا اونکی واسطے کوئی خیمہ خیمہ ہائے روم سے جو مال لوٹ مین بمقام اجنادین اور بصرہ اور شہورا اور حوران ملے تھے اور وہ کئی ہزار خیمے اونکی پاس مال لوٹ سے موجود تھی پس کہا میرے جد نے کہ ای میری بیٹی باز رکہا تھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے فروتنی اور عاجزی نے واسطے اللہ تعالی کے اور یہ کہ نہ گھمنڈ کرین مسلمان زینت دنیا مین اور یہ دیکہین اور جانین رومی اس بات کو کہ مسلمان بطلب خواہش ملک کی نہین لڑتی ہین بلکہ بامید ثواب از جانب اللہ تعالی اور طلب آخرت کے لڑتی ہین اور حال یہ تھا کہ ہم لوگ مسلمان جاتے اور اوترتی تھی اونکی شہرون مین پس دیکھتی کرتی تھی ہم خیمی اونکی اور رکھتی اونکی آگے ہتہیاری اور ہتہیار اور زرہین اور قنطاریات اور طوارق اور نہین نزدیک اونکی جاتا تھا کوئی شخص ہم مین کا اور کبھی بھیگ جاتے تھے اکثر لوگ ہم مین سے پانی مین پس نہین رجوع کرتے تھی خیمون کی طرف اسواسطے کہ اللہ تعالی کا نام اون مین نہین لیا گیا تھا اور ساتہ شرک کی اور تھی ہم کہ جاتی تھی دشمن کی لڑائی مین خالی ہاتہ ہتہیار سے اور بعض ہم مین سے ایسی تھی کہ کھجور کی ٹہنیون کو ایک دوسری کی ساتہ ڈوری مین لپیٹ کر باندھ لیتے تھے اور اوسکو بجای زرہ کی پہنتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ جب اوتری ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ باب جابیہ پر حکم کیا اپنی ساتھیون کو لڑائی کا پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان کو بلایا اور کہا کہ جاؤ تم اپنی ہمراہیون کے ساتھ باب الصغیر پر اور نگاہ رکھو اپنی اور اوس کو جہان مین تمکو مقرر کرتا ہون اور اگر شہر سے کوئی ایسا نکلی جسکے مقابلی کی تم طاقت نرکھتی ہو پس روانہ کرو تم کسیکو میری پاس تاکہ مین کمک کرونگا تمہاری اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر بلایا شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور کہا اونسی کہ تم اپنی ساتھیون کو لیکر باب توما پر جاؤ اور احتیاط رکھو حاکم اوس دروازی سے جسکا نام توما ہی اور اگر وہ تمہارے مقابلی کو نکلی پس اطلاع دو مجھکو تاکہ کمک کرونگا مین تمہاری کہ مین نے سنا ہی کہ تحقیق توما سخت اور ہوشیار ہی لڑائی مین اور وہ سردار قوم کا ہی داماد ہرقل بادشاہ اوسکو دوست رکھتا ہی اور یہ امر بسبب اوسکی شجاعت کی ہی اور اسیوجہ سے ہرقل نے اوسکو اپنی بیٹی

بپاہ دیتی ہیں کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے کہ نہیں ہے ہم میں کوئی ایسا کہ پھیرے اوسکا حیلہ اور فریب چل سکیگا اگر چاہا
اللہ تعالیٰ نے پھر طلب کیا خالد بن الولید نے عمرو بن العاص بن وائل السہمی کو اور کہا کہ جاؤ تم مع اپنے لشکر کے باب
الفرادیس پر اور ٹھہرو وہاں اور نہ ہٹو تم اوس جگہ سے کسو واسطے کہ میں نے سنا ہے کہ وہاں بہادر اور دلیر لوگ قوم کے ہیں پس گئے
عمرو بن العاص باب الفرادیس پر پھر بلایا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ المرادی کو اور تھوڑا لشکر اونکے ساتھ کر کے کہا
کہ تم مع اپنے ساتھیوں کے جا کر باب کیسان پر ٹھہرو پس گئے قیس بن ہبیرہ اوس باب پر واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ باب فرش دمشق کا بند تھا اور اوس دروازے پر لڑائی نہ تھی اور ایک جماعت عرب نے اوسکا
نام باب السلامۃ رکھا تھا پھر خود خالد بن الولید رضی اللہ عنہ باب شرقی پر اوترے اور طلب کیا ضرار بن الازور
کو اور دو ہزار سوار اونکے ساتھ کر کے کہا کہ تم بطور طلیعہ لشکر کے رہو اور پھرو گرد تمام شہر کے پس اگر پیش آوے تمکو کوئی امر
یا دکھائی دیں تمکو جاسوس قوم کے پس اطلاع دو ہمکو اور روانہ کرو بجانب میرے تاکہ میں جو کچھ مناسب ہوگا کرونگا ضرار بن الازور
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ تو میری خواہش کی بات نہیں ہے کہ لڑائی کو چھوڑ کر مشغول بانتظار اور عود آرائی رہوں پس
کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ لڑو تم جہاں تک کہ قدرت اور طاقت رکھتے ہو پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے
کہ اگر ایسا ہی تو بہتر ہے پھر روانہ ہوے ضرار بن الازور اشعار رجز کے پڑھتے ہوے مثل شیر غضبناک اور چیتے خشمگین کے
اور باقی خالد بن الولید باب شرقی پر اور حملہ کیا قوم نے اوس مقام پر پس چلی قوم لڑنے کو اور ارادہ کیا اہل دمشق نے
اس امر کا کہ نہیں وہ جب تک کوئی اونمیں کا باقی رہے اور نہ حوالہ کردیویں عورتوں اور اولاد کو اور چلائی دونوں لشکروں نے
آپسمیں تیر اور پتھر اور دھاوا ہی رہا یہانتک کہ زخمی ہوے اکثر لوگ دونوں طرف کے اور آیا عبد الرحمن بن حمید جمحی لیکے نوشتہ
خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایکدروازہ شرقی پر اوس حالت میں کہ تھے خالد بن الولید دروازہ شرقی پر اور
ایک جماعت اونکے ساتھیوں کی ہمراہ رافع بن عمیرہ الطائی کے دشمنوں سے لڑتے تھے پس دیا عبد الرحمن نے خط اونکو پس جب
پڑھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اوس خط کو خوش ہوے اوسکے مضمون سے اور خوشخبری سنائی اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے
لشکر کے ہمراہی ابی سفیان اور عمرو بن معدیکرب زبیدی کے اور مشہور ہوئی یہ خبر سب مسلمانوں میں اور دن بھر
لوگ مصروف لڑائی رہے تا اینکہ رات ہوئی اور دونوں فریق جدا ہوے اور ہر سردار مسلمانوں کا اپنے دروازے پر ٹھہرا اور خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے خط حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا ہر دروازے پر بھیجا اور پڑھکر سنایا گیا اون لوگوں کو پس
خوش ہوے مسلمان بسبب آنے کمک کے اور شب گذرانی لوگوں نے درانحالیکہ مستعد تھے واسطے لڑائی کے نگاہبانی کرتے تھے نوبت بنوبت
اور ضرار بن الازور گشت کرتے تھے گرد اونکے اور وہ نہیں ٹھہرتے تھے ایک جگہ باحتیاط اس امر کے کہ مشرکین ہیں کہ نکلیں وہ شہر سے مسلمانوں پر
یا آ پڑے کوئی لشکر اوسپر ہرقل کیطرف سے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ رات کو زیادہ ہوئی آواز تکبیر مسلمانوں کی
اور رومی بھی چلاتے تھے ساتھ کلمات ہذیان و دشنام اپنے کے دیوار شہر پناہ سے اور گھنٹے بجاتے تھے اور مشعلیں روشن تھیں مثل روشنی دن

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جمع ہوئے اہل دمشق اپنے رئیسون اور دانشمندون کے پاس اور مشورہ کیا آپسمین پس
بعضون نے کہا کہ ہماری راے تو یہ ہے کہ مصالحہ کر لیوین ہم قوم مسلمانون سے اوس مقدار پر کہ طلب کرین وہ ہمسے کسواسطے کہ نہین ہے
ہمکو طاقت اونکے مقابلے کی اور نہ ہم زیادہ شجاع ہین اونسے جو ہوچکا ہے تھے اجنادین مین قوم ہرقلیہ اور بطارقہ اور ارآجنہ اور
قیاصرہ سے اور پیس ڈالا اونکو مسلمانون نے مثل پیسنے غلے کی پس کہا بعض رومیون نے چاہیے بادشاہ کے داماد توما کے پاس کہ مشورہ
کرین ہم اوس سے اور سنین کہ وہ کیا کہتا ہے اور درخواست کرین اوس سے اس امر کی کہ دور کرے وہ ہمسے اوس چیز کو جسمین ہم ہین
یا مصالحہ کرینگے ہم مسلمانون سے یا اونکے مقابلے کو نکلین گے پس حمایت کریگا وہ ہماری **راوی نے بیان** کیا ہے کہ چلی
اور آئی قوم توما کے دروازے پر اور دروازے پر لوگ ہتھیار بند مقرر تھے پس پوچھا اون لوگون نے قوم سے کہ کیا چاہتے ہو تم
اونہون نے کہا کہ ہم بادشاہ کے داماد توما کو چاہتے ہین پس گیا بعض اونمین کا بطلب اجازت کے پاس توما کے اور اجازت
دی اوسنے پس داخل ہوئی قوم اوسکے پاس اور بوسہ دیا زمین کو اوسکے سامنے پس خوش ہوا وہ اور حکم بیٹھنے کا دیا اونکو پس
بیٹھے وہ اور تھے وہ بڑے رنج مین بسبب اوس چیز کے جو اوتری تھی اونپر پھر متوجہ ہوا اونکی طرف توما اور پوچھا اونسے کہ کیا
سبب ہے تمہارے آنیکا اندھیری رات مین پس کہا اونہون نے کہ اے سردار شاہ اور داماد ہمکو اوس بلا سے جو ہمپر نازل ہوئی ہے
اور گھیر لیا ہے ہمارے شہرون کو کہ وہ چیز ہمارے سامنے آئی ہے جسکی طاقت ہم نہین رکھتے اور ہم آئے ہین تیرے پاس اور تم اونسے ہین نجات ہمیں
پس یا مصالحہ کر تو اہل عرب سے اوس چیز پر جو وہ مانگین یا لکھ بادشاہ کو کہ ہماری کمک کرے یا باز رکھے مسلمانون کو ہمسے کہ ہم
قریب ہلاکت کے پہونچے ہین پس جب سنا توما نے اونکی گفتگو کو ہنسا اور کہا کہ خرابی ہو تمکو طمع اور امید دلائی تمنے اپنے دشمن کو اپنے مین
پس طمع کی دشمن نے تم مین قسم بادشاہ کے سر کی کہ نہین دیکھتا ہون مین قوم مسلمانون کو اہل اور لائق واسطے لڑائی کے اور نہ اونکو
لائق ٹھہر نے جگہ تیر اندازی کی اور اگر پہونچین گے وہ مجھ تک تو ملادونگا اونکے اگلے والون کو پچھلے والون مین اور لونگا بدلا اپنی قوم کا
اونسے اور رہو تم اپنے شہر مین اطمینان سے پس اگر کھولدیا جاوے اونکے واسطے دروازہ تو نہین جرات ہے قوم کو کہ آجاوین وہ شہر مین
پس کہا اہل دمشق نے کہ اے سردار قوم مسلمان بہت بڑھکر ہین اون صفات سے جو بیان کیا تونے اور ایک شخص چھوٹا اور چھوٹا
اونمین کا دس اور بیس سے لڑتا ہے اور سردار اونکا بڑا سخت ہے کہ اوسکا مقابلہ نہین ہو سکتا ہے پس اگر ہے تو اس مین رکھنے والا
ہمارے شہرون اور نگہبان ہمارے اموال کا اور حمایت کرنیوالا ہمارا اپنی ذات اور اپنی قوم سے پس مصالحہ کرلے تو اونسے یا چل تو
ہمارے ساتھ اونکے مقابلے مین پس کہا توما نے کہ اے قوم تم زیادہ ہو جماعت مین مسلمانون سے اور پیچھے تمہارے مثل اس شہر کے ہے اور
تمہارے واسطے جو سامان اور ہتھیار اور زرہ وغیرہ ہین اونکے پاس اوسقدر نہین ہین کسواسطے کہ وہ لوگ ننگے سر اور ننگے بدن ہین
پس کہا اون لوگون نے کہ اے سردار اونکے ساتھ ہمارا سامان اور ہمارے ہتھیار بہت ہین جو اونہون نے لیا ہے فلسطین مین لشکر
روبیس اور جو لیا ہے بصری مین اور ہمسے بروز مقابلہ کرنے اونکے کلوص اور عزرائیل سے بمقام بیت لہیا کے اور جو لیا ہے اونہون نے
بمقام شہر اکی بولص اور اوسکے بھائی بطرس سے اور جو کچھ لیا ہے اونہون نے اجنادین مین پس تحقیق سامان اور مال ہمارا لیا ہے

قوم نے ولیکن نہین پناہ لیتے ہین وہ لوگ اوس سے بوجہ بے پروائی کے علاوہ اسکے اونکی نبی نے اونکو اللہ کی طرف سے خبر دی ہے کہ جو شخص
کفار مین سے مارا جائیگا وہ جائیگا طرف آگ کی اور جو شخص مسلمانون سے مقتول ہوگا جائیگا طرف بہشت اور حیات ابدی کی پس
اسیواسطے مقابلہ کرتے ہین وہ لوگ ہمسے نہ کہ پیٹھ پھیرنیکے ہین تاکہ پہونچین وہ بجانب اوسکے جو کہا ہے اونکے نبی نے اونکے واسطے پس جب سنا تو بادشاہ نے اون
لوگون کی کلام سے اور کہا کہ اسی سبب سے کہ تمہارے دلون مین یہ کلام اور سوا اسکے اور اونکی باتین در آئی ہین امید اور طمع کیا ہے
انہون نے فرمایا اونکا غلاموں تم ہین اور اگر صدق اور راستی سے لڑو تم اونسے تو تم ہین اونپر غالب ہوجاتے لڑائی مین کسواسطے کہ
تم کبھی حملہ اونپر ... ہو شمار مین پس کہا اون لوگون نے کہ اے سردار آسان کر تو اونکی بار اور شدت کو جسطرح سے تجھکو منظور ہو
اور جان لے تو اس امر کو کہ اگر تو بازرکھیگا قوم کو ہمسے تو کھولدینگے ہم دروازے شہر کے اونکے واسطے اور مصالحہ کرلیوینگے ہم اونسے
اور جس چیز پر ہو طالب [illegible] کرینگے وہ لوگ ہمسے پس جب سنا تو بادشاہ نے اونکی گفتگو کو سوچا دیر تک اور ڈرا اس امر سے کہ یہ لوگ ایسا ہی کرینگے
جیسا کہ کہتے ہین پس کہا اوس نے کہ مین پھیر دونگا اہل عرب کو تمسے اور مار ڈالونگا اونکے سردارون کو ایک ایک کرکے مین چاہتا ہون
کہ تم قوت دو مجھکو اور لڑو میرے ساتھ ہوکر ایسی لڑائی کہ پسند کرون مین اوسکو اور پہونچ جاؤ تم اوس سے ... اپنی مراد کو پس کہا
اون لوگون نے کہ ہم تیرے ساتھ ہین اور تیرے سامنے لڑینگے اور سب [illegible] پس کہا تو بادشاہ نے کہ ... قوم کو واسطے
لڑائی کے پس اوسوقت آویگا عرب پر بڑا کام سخت اور ناگوار راوی نے بیان کیا ہے کہ بعد اس گفتگو کے پھر وہ لوگ
اپنی جگہون مین آپس قرار داد پر اور تھے وہ تو باکی شکر گذار اور تھے وہ منتظر اوسکے حکم کے اور ... تمام رات نگہبانی پر اوپر
برجون اور دروازون پر روشن تھی اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی جگہ ... تھے اور
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بمقام دیر [illegible] اور لڑکون اور مال غنیمت کے پاس تھے اور رافع بن عمیرة الطائی بیچ لشکر ...
وغیرہ کے تھے اور لوگ رات نگہبانی کرتے رہے تا اینکہ چمکی روشنی صبح کی اور نماز پڑھی ہر سردار نے ہمراہ اپنے لشکر کے اور نماز پڑھی
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مع اپنے ساتھیون کے بمقام باب الجابیہ کے اور حکم دیا اپنے ساتھیون کو لڑائی پر جانیکا اور کہا کہ
نزدیک ہے لڑائی ہونے پس جو شخص کہ آج کے دن مشقت اوٹھاویگا کل راحت پاویگا اور وہ بڑی راحت ہوگی اور احتیاط رکھو تیرون
سے تحقیق تیر غلطی کرتے ہین اور کارگر ہوتے ہین اور نہ سوار ہو گھوڑون پر اسواسطے کہ دشمنان خدا تمسے اونچی جگہ پر ہین
اور اونکو تیر چلانیکا موقع اچھا ہے اور قوت دیوے بعض تم مین کی بعض کو اور ثابت رہو اور مقابلہ دشمن مین ... راوی نے
بیان کیا ہے پس روانہ ہوئے وہ سب بارادہ لڑائی کے پیادہ پا طرف دشمنون کی اور لیا اپنے ہاتھون مین ڈھالون کو اور آمادہ کر
چلا یزید بن ابی سفیان باب الصغیر کیطرف اور قیس بن ہبیرہ باب کیسان کو اور رافع بن عمیرہ باب شرقی کو اور شرحبیل بن حسنہ
باب توما کو اور عمرو بن العاص باب فرادیس واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے رفاعہ بن قیس سے روایت
کی ہے کہا رفاعہ نے کہ نہین تھا کوئی ہم مین اوس لڑائی مین سوار مگر بقدر دو ہزار سوار کے ساتھ ضرار بن الازور کے تھا کام محاصرہ
کہ وہ پھرتے تھے گرد شہر کے تاکہ نہ آوین دشمن ناگہان مسلمانون پر اور جسوقت ... ضرار بن الازور [illegible]

اور امادہ اور تیز کرتی تھی لوگون کو لڑائی پر اور کہتی تھی کہ صبر کرو صبر کرو واسطے لڑائی دشمنان خدا کی اور اٹھائی جاؤ گی کل یعنی قیامت کو
بیچ سایہ قرب اللہ تعالی کی اور اگر ایسا ہو کہ دشمنان خدا ظاہر ہون اور مقابلہ کرین تمسے پیچھے دیوار شہر پناہ کی پس اللہ تعالی قادر
اوپر اسکے کہ بھیجے اوپر انکے عذاب اور انکو اوپر سے اور انکے پیرون کے نیچے سے اور مین امید رکھتا ہون تمہارے واسطے فتح کی اگر چاہا اللہ تعالی نے
راوی نے بیان کیا ہے پس بلایا لوگون نے ایک دوسرے کو واسطے لڑائی کی اور چلائی تیر اندازون نے تیر اور آگے پتھر پھینکنے والون
کی طرف سے اور کام کیا عرادات اور ڈھال ہون نے اور مسلمان ثابت قدم تھے اوس بلا پر جو شہر کین کی طرف سے اوپر آتی تھی اور نکلا
توما داماد بادشاہ کا اوس دروازے سے جو اوسکے نام سے بولا جاتا تھا اور تھا ایک شخص اہل دمشق کی جماعتون مین راہب عابد
زاہد اور شجاع اور دانشمند بھی تھا اور اونکے نزدیک شہر کفر مین اوس سے زیادہ عابد اور زاہد اونکے دین کا کوئی نہ تھا اور تھا وہ
بزرگ قوم کے نزدیک پس نکلا وہ اوس دن اپنے مکان سے اور صلیب اعظم اوسکے سر پر تھی پس گاڑ دیا اوسنے صلیب کو برج کے اوپر اور
ٹھہرا اور جمع ہوئے پادری اور راہب اور بڑے بڑے نصرانی گرد اوسکے اور انجیل ایک شخص عالم کے ہاتھ مین تھی اونہین مین سے
اور رکھا انجیل کو قریب صلیب کے اور بلند کین قوم نے آوازین اپنی اور زیادہ ہوئی گفتگو اونکی اور قال وقیل اور آگے آیا اور رکھا
توما نے اپنے ہاتھ کو ایک سطر پر انجیل کی اور کہا اوسنے کہ اے اللہ اگر ہم ہین ساتھ اوس شخص کے جو حق پر ہے تو غالب کر ہمکو اور نہ ڈال
ہمکو دشمنون کے ہاتھ مین اور تباہ اور برباد کر ظالمون کو کہ تو ظالم کو جانتا ہے اے اللہ ہم تیری نزدیکی چاہتے ہین ہم تجھسے بوسیلہ صلیب
اور اوس شخص کے جو سولی دیا گیا اور ظاہر کین اوس شخص نے نشانیان ربوبیت اور افعال لاہوتیہ کی اور وہ شخص قدیم اور ہمیشہ
تیرے ساتھ ہے دنیا مین آیا پھر تیرے پاس لوٹ گیا اور لایا ہے اسی انجیل کو تیرے پاس سے پس مدد دے ہمکو ان ظالمون پر اور غالب کر
اوس شخص کو جو راہ راست پر ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آمین کہی قوم نے اوسکی دعا پر رفاعہ بن قیس نے کہا ہے کہ اسیطرح
بیان کیا مجھسے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور جسنے شرح اور بیان کیا اس کلام توما کو شرحبیل
بن حسنہ سے وہ رومان حاکم بصرہ کا شرحبیل بن حسنہ کے لشکر مین باتوبہ پاس تھے اور جو کلام رومی اپنی زبان مین کرتے تھے وہ ہمکو
ہماری زبان مین بتا دیتے تھے رفاعہ نے کہا ہے کہ پناہ مانگی مسلمانون نے اللہ تعالی سے اہل دمشق کی کلمات کفر اور اونکے
تہمت لگانے سے حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام پر اور بڑھی شرحبیل بن حسنہ اور مسلمان ساتھی اونکے اور ارادہ کیا توما کا
اپنے حملے سے اور سخت ناگوار گذرا اونکو قول توما مردود کا اور کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے
کیونکہ تحقیق مثل عیسی علیہ السلام کی اللہ تعالی کے نزدیک مثل آدم کی ہے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے اونکو مٹی سے زندہ رکھا اونکو
جبتک چاہا اور بلا لیا اونکو جب چاہا پھر شدت اور سختی کی شرحبیل نے اوپر لڑائی مین اور اوسکے ساتھ مسلمان ایسی سخت
لڑائی لڑے کہ کبھی ایسی لڑائی دیکھی نہین گئی تھی اور باہر کے لوگون نے پتھر اور چلائے تیر پے در پے پس زخمی کیا بہت لوگون کو اور
تھے منجملہ زخمیون کے ابان بن سعید بن العاص کہ ایک تیر زہر آلودہ اونکے لگا تھا پس نکال لیا اونہون نے تیر کو اور باندھ لیا
زخم کو اپنے عمامے سے اور پایا ابان نے اثر زہر کا اپنے بدن مین پس پیچھے ہٹے وہ اور اوٹھا لیا اونکو اونکے بھائیون نے اور لائے

مسلمانوں کے لشکر میں اور ارادہ کیا مسلمانوں نے عمامے کو کھولنے کا تاکہ علاج کریں اونکے زخم کا پس کہا ابان نے کہ نہ کھولو میرے
عمامے کو زخم سے کیونکہ اگر کھولوگے اوسکو تو اوسکے ساتھ ہی میرا دم نکل جائیگا اور قسم ہے خدا کی کہ اوسنے دیدیا مجھکو وہ چیز جسکی میں امید رکھتا تھا
پس نا مانا اور نہ سنا مسلمانوں نے اونکے کلام کو اور کھولا عمامے کو پس نہیں کھولنے پائے تھے مسلمان عمامے کو کہ کھولی ابان نے اپنی آنکھ
آسمان کیطرف اور اونگلی اوٹھا کر کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ
پس نہیں تمام کیا تھا ابان نے اس کلام کو کہ مرگئے رحمت کرے اللہ اونپر اور سنا اس سانحے کو ام ابان بنت عتبہ بن [illegible]
نے جو ابان نے اونسے نکاح کیا تھا ابان نے اونکے ساتھ بروز جنگ اجنادین کے اور تھوڑے دن گذرے تھے اونکے نکاح کو کہ نشان مہندی کا
اور خوشبوی عطر کی اونکے ہاتھ اور سر میں باقی تھی اور تھیں وہ عورتوں بایبادہ لڑنیوالی اور دلیر خاندان شجاعت سے
پس جب سنا اونہوں نے حال موت اپنے شوہر کا آئیں وہ ساتھ گھبراہٹ کے دراینحالیکہ ٹھوکریں کھاتی تھیں بیچ دامنوں
اپنے کپڑوں کے اور کھڑی ہوئیں اپنے شوہر کی لاش کے پاس پس جب دیکھا اونکو صبر کیا باسید ثواب کے اللہ تعالی کیطرف سے اور
نہیں سنا گیا اونسے کوئی کلام سوا اسکے کہ کہا اونہوں نے اپنے شوہر کی لاش پر هَنِيْئًا لَّكَ مَا اُعْطِيْتَ مَضَيْتَ
اِلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ اِلٰى جِوَارِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هُوَ الَّذِيْ جَمَعَ بَيْنَنَا ثُمَّ فَرَّقَ وَاللّٰهِ لَاَجْهَدَنَّ حَتّٰى اَلْحَقَ بِكَ
لِاَنِّيْ مُشْتَاقَةٌ اِلَيْكَ لِمَا اَرٰى مِنْكَ وَلَمْ تَرَ مِنِّيْ وَلٰكِنْ اَبَى اللّٰهُ اِلَّا اَنْ يَّنْقُصَنِيْ بِشَيْءٍ حَرَامٌ عَلَيَّ اَنْ
يَلْمِسَنِيْ بَعْدَكَ اَحَدٌ فَقَدْ حَبَسْتُ نَفْسِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَسٰى اَنْ اَلْحَقَ بِكَ وَاَرْجُوْ اَنْ يَّكُوْنَ ذٰلِكَ عَاجِلًا
راوی نے بیان کیا ہے کہ نہیں دیکھا لوگوں نے ام ابان سے اچھی صبر کرنیوالی کو پس تجہیز اور تکفین کر کے دفن کیا اونکی
جگہ میں اور قبر اونکی مشہور ہے اور نماز پڑھی خالد بن الولید اور مسلمانوں نے پس جب چھپ گئے وہ مٹی میں نہیں رکیں
ام ابان اور نہ ٹھہریں اونکی قبر پر بسبب اسکے کہ آئیں وہ اپنے ہتھیاروں کیطرف اور مسلح ہوگئیں اور بدلی ہیئت اپنی اور
ڈھاٹا باندھا اور لیا ڈھال اور تلوار کو اور ملگئیں بیچ مسلمانوں کے لشکر میں بدون علم اور اطلاع خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
کے پھر پوچھا کہ کس دروازے پر شہید ہوگئے شوہر ہمارے کہا لوگوں نے کہ دروازہ توما پر وہ داماد ہرقل بادشاہ ہے وہ مارے گئے اور اوسی نے
مارا ہے اونکو اور روانہ ہوئیں وہ شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ اوسی کیطرف پس ملگئیں اونسے اور بہت سخت لڑائی لڑیں اور
تھیں وہ بڑی تیرانداز لوگوں میں سے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ہم دروازہ توما پر لڑائی لڑ رہے تھے
دروازہ توما پر ایک شخص کو صلیب لیے ہوئے آتا ہوا آگے اور وہ اشارہ کرتا تھا ہماری طرف اور پکار کر کہتا تھا کہ اے اللہ مدد دے
صلیب کو اور اوس شخص کو جسنے پناہ لی ہے ساتھ صلیب کے اے اللہ ظاہر کر اوسپر غلبہ اوسکا اور بلند کر مرتبہ اوسکا کہا شرحبیل نے
کہ میں دیکھتا تھا اوسکی طرف کہ ناگاہ چلایا ام ابان نے ایک تیر کہ خطا کی اوسکے بدن سے اور گر پڑی صلیب اوسکے ہاتھ سے
[illegible] اور روئے [illegible] پس [illegible] ہم میں کا اوسکے اپنے کو دوڑا اور
[illegible]

اس شخص نے پیچھا کیا تھا طرف صلیب کے کہ لیوے اوسکو اور دیکھی دشمن خدا توما نے کثرت لوگون کی بجانب صلیب کی اور ارادہ
کرنے کو ہماری طرف پس یقین کیا اوسنے اپنی خواری کا اور رنجیدہ ہوا اور کفر و انکار ظاہر کیا اور سخت گذرا اوسپر یہ معاملہ اور کہا
اوسنے کہ پہونچیگی یہ خبر بادشاہ کو کہ صلیب سیاہ بزرگ لیگئی تھی مجھسے اور اہل عرب اوسکے مالک ہوگئے تھے کچھ عرصے تک
پس مضبوط باندھی اوسنے کمر اور لے لی تلوار اور سپر اپنی اور کہا اپنے ساتھیون سے کہ جس شخص کو تم مین سے میرا ساتھ دینا ہو
پس ساتھ دے میرا اور جس کسیکا جی چاہے ٹھہر رہے اور مین ضرور مقابلے کو جاؤنگا اور آرام دونگا مین اپنے دل کو ان
دشمنون کو دفع کرنے سے اور اوترا وہ جلدی سے اور حکم کیا دروازہ کھولدینے کا پس کھولا گیا دروازہ اور نکلا وہ سبکے
پہلے پس جب اوسکی قوم نے یہ حال دیکھا نہین باقی رہا کوئی مگر یہ کہ اوترا حصار سے اوسکے پیچھے اس وجہ سے کہ حرص
اور ارادہ اور دانشمندی اور شدت ریودگی اوسکی وہ لوگ جانتے تھے پس بعضون کے ہاتھ مین کمان اور تیر تھے اور
بعضون کے پاس سپر اور شمشیر اور نکلے سب مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مسلمان لوگ صلیب کے
لینے مین مصروف تھے پس جب نکلی رومی دروازے سے اور بلند ہوئین آوازین اونکی ہوشیار کردیا بعضون نے
بعض کو پس جب دیکھا اونہون نے اس حالت کو مالک کیا صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور جدا ہوگئے
ایک ایک واسطے مقابلے اپنے دشمنون کے اور پھرے اونکی طرف اور حملہ کیا اونکے لشکرون پر اور اٹھا لیکر ڈرانیوالا تھا اونکو اور
آ لگے اونکے اوپر تیر اور پتھر ہر جگہ سے دروازون کے اوپر سے پس آواز دی اور پکار کر کہا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ
نے کہ اے لوگو پیچھے پھرو تاکہ بیاڑ رہو جاؤ دشمنون کے تیرون اور پتھرون سے جو اوپر دروازے کے ہین پس پھرے لوگ پیچھے کو
تا اونکے بیاڑ ہوگئے اپنے دشمنون کی بدی سے اور پیچھا کیا اونکا دشمن خدا توما نے داہنے بائین لوٹتے اور مارتے ہوئے
اور گرد اوسکے دلیر لوگ اوسکی قوم کے تھے اور وہ مثل اونٹ مست کے تھا پس جب دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے
کثرت اور غلبہ مشرکین کا پکارا اور برانگیختہ کیا اپنی قوم کو لڑائی پر کہتے ہوے کہ بھول جاؤ تم اپنی عورتون کو اور ہو جاؤ
طلب کرنے والے بہشت کے اور راضی کرو تم اپنے خالق کو اپنے کام سے کیونکہ وہ نہین پسند کریگا تمسے بھاگنے کو
اور پیٹھ پھیرنے کو حملہ کرو اوپر اور ملجاؤ اونپر برکت عطا کرے اللہ تم لوگون مین راوی نے بیان کیا ہے
پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے اور بڑی لڑائی ڈالی قوم نے اور ملگئے بعض اونمین کے بعض سے اور کام کیا تلوارون
اور چلایا تیر اور پتھر اور ملایا بعضون نے برچھون کو اور سنا اہل دمشق نے اسبات کو کہ توما مسلمانون کے مقابلے کو نکلا ہے
اور صلیب اعظم اوسکے ہاتھ سے گر کر مسلمانون کی طرف جاتی رہی پس نکلے وہ لوگ واسطے لڑائی کے اور اٹھا لیکر
دوڑتے تھے وہ یہانتک کہ بڑھ گئی جماعت اونکی اور دشمن خدا توما داہنے اور بائین طرف دیکھتا اور رغبت دیتا تھا اپنی
قوم کو واسطے تلاش اور لینے صلیب کے دفعتہ دیکھا اوسنے صلیب کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس پس دوڑا
طرف اونکے اور حملہ اوپر پھر کیا اوسنے اوپر اور چلایا اور کہا کہ لے ویکر ڈالدو تم صلیب کو تحقیق پہونچ گئی تمپر بلا اوسنے اونکی

راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے اوسکے ناگہانی ڈرانیکو اپنے اوپر پس ڈالدیا صلیب کو اپنے ہاتھ سے
اور سامنے اپنے سینے کے کیا سپر کو اور نکال لیا اپنی تلوار کو اور سامنا کیا اوسکا اور حملہ سخت کیا دشمن خدا نے جب دیکھا
اوسنے صلیب کو پڑی ہوئی اور آواز سخت سے پکارا اپنے ساتھیون کو پس آ گئے وہ اور کمک کی اوسکی مشرکون نے اور دیکھا
ام ابان بنت عتبہ بن ربیعہ نے حملہ دشمن خدا کو شرحبیل بن حسنہ پر پس کہا اور پوچھا اونہون نے کہ یہ کون شخص ہے
تواوسکو نہ پایا الا اپنے نفس کا مسلمانون نے کہا کہ یہ داماد بادشاہ کا اور قاتل تمہارے شوہر ابان بن سعید بن العاص کا ہے پس
جب سنا ام ابان نے یہ کلام حملہ سخت کر کے اوسکے نزدیک پہونچین پھر چڑھایا تیر کو کمان مین اور چلایا بجانب تھی ماکے
پس دوڑے بجانب ام ابان کے کیر لوگ اور گھیرا اور گزند پہونچائی اونکو تا کہ ڈرادین اونکو پس نہ التفات کیا ام ابان نے
بجانب اونکی خیر اندیشی کے راست کیا تیر کو اونکے سردار پر اور پکار کر کہا بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ پھر چھوڑا تیر کو اور دشمن خدا
پہونچ گیا تھا شرحبیل بن حسنہ تک اور قریب تھا کہ غالب ہو جاوے اوپر صلیب کے اور لیلیوے اوسکو کہ دفعۃً تیر پہونچا آنکھ
داہنی اوسکی پر اور گھس گیا اوسمین پس پھرا دشمن خدا پیچھے کو چلاتا ہوا اور ارادہ کیا ام ابان نے کہ دوسرا تیر چلاوین اوس پر
پس دوڑے لوگ اونکی طرف اور چھپا لیا دشمن خدا کو ساتھ سپرون اور ڈھالون کے اور بچاتے تھے توما کو اونسے پس جب
بیٹھ رہین اپنی جگہ ام ابان شروع اس سے چلانی لگین تیر اور پڑھتی تھین اشعار واقدی نے بیان کیا ہے کہ
پھر مارا اونہون نے تیر ایک کیر کو پس جا لگا اوسکے سینے مین اور گر پڑا وہ زمین پر اور دوسرا تیر مارا اوسکو پس لگا اوسکی
گردن مین پس اوندھا ہو کر گرا اور مر گیا اور دشمن خدا توما پس پھرا اور بھاگا کا تھا بسبب حرارت لگنے تیر کے
پس چلایا وہ مثل اونٹ کے تا آنکہ داخل ہوا دروازے مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اوس
حال کو پس پکار کر کہا اپنے ساتھیون کو تحقیق ہو تم پس چیز نے تمکو روک رکھا ہے اور تحقیق وہان پائی سگ رومی نے
حملہ کر تم ان کتون پر قریب ہے اللہ کے نزدیک یہ امر کہ پہونچ جاو تم دشمن خدا تک پس حملہ سخت کیا مسلمانون نے
اور حملہ کیا شرحبیل بن حسنہ اور سب لوگون نے اور مار ہٹایا لشکر روم کو تا آنکہ پہونچے وہ لوگ دروازے تک اور حمایت
کی اونکی قوم نے دیوار کے اوپر سے ساتھ تیرون اور پتھرون کے پس پھر آئے مسلمان اپنی جگہ پر اور مار ڈالا اونہون نے
تین سو رومیون کو اور سلب لیے کپڑے اور ہتھیار اور صلیب اونکی اور داخل ہوا دشمن خدا توما شہر مین در انحالیکہ
تیر نے اوسکی آنکھ مین قرار پکڑا اور نہین نکلا تھا پس جب ملا توما قوم مین بند کر لیا اونہون نے دروازے کو اور
اکٹھا ہوئے گرد اوسکے بڑے بڑے معزز رومی قوم نصرانیہ اور اساقفہ اور راحبہ سے اور چاہا اونہون نے کہ نکالین
تیر کو اور کھینچ لین اوسکی آنکھ سے مگر نہ نکل سکا وہ تیر اور اپنی جگہ مین رہا اور وہ نالہ و فریاد کرتا تھا پس جب یہ گذری
اسپر یہ بہین اور کوئی سبیل واسطے نکالنے کی نہ ملی پس کاٹ لیا تیر کی لکڑی کو اور باقی رہ گئی گانسی اوسکی آنکھ مین اور باندھ دیا
اوسکو پٹی سے اور کہا اوس نے چلنے کو پس انکار کیا اونے اور بیٹھ گیا اندر دروازے کے یہانتک کہ سکون ہوا اوسکے درد مین

قاصد سے پھر آکر جواب خالد بن الولید کا شرحبیل کو پہونچایا پس صبر اور استقامت کیا اونہون نے اور لڑا کیے باقی دن تک
اور صبر کیا مسلمانون نے اپنی جگہون پر اور سرداران مسلمانون کی چال لڑائی اور سختی توما کا ساتھ شرحبیل کے اور لوٹ لینا
شرحبیل بن حسنہ کا صلیب کو پس لشکر بہت خوش ہوے اور ثابت رہے لوگ لڑائی مین یہانتک کہ گذر گیا اوسے وقت نماز ظہر کا اور
نزدیک ہوا وقت عصر کا پس موقوف کر دیا اونہون نے لڑائی کو اور پھرا ہر فرقہ اپنی جگہ پر تا اینکہ شام ہوگئی اور روشن کی گئی
آگ اور پڑھا گیا قرآن مجید اور اذان کہی موذنون نے اور نماز عشا کی پڑھی ہر سردار نے اپنی جماعت کے ساتھ واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تاریکی رات کی ہوئی بلایا توما ملعون نے بڑے بڑے لوگون اور دلیران دمشق کو پس آئے
وہ لوگ اوسکے پاس اور کہا اوسنے اونسے کہ اے اہل دین کے تحقیق گھیر لیا ہے تمکو ایسی قوم نے کہ نہین ہے اونکی نیکی اور
نہ دین اور نہ ایمان نہ وفاداری اور نہ ذمہ داری اور اگر مصالحہ کرو گے تم اونسے اور دینگے تمکو وہ امان تو نہ وفاداری
کرینگے وہ تمہاری ساتھ اور نہ صلح رکھین گے تمسے اور اپنی اولاد اور عورتین اپنی اسواسطے ساتھ لائی ہین کہ اونکو تمہارے
شہرون مین آباد کرا دین خوشی سے چاہو اس بات کو یا کہ انکار کرو پس ایسی صورت مین کیونکر صبر کیا تمنے اپنی بہن بیٹی
اور قید ہونے اپنی عورتون اور نکل جانے اپنے گھرون اور اس امر سے کہ ہون عورتین تمہاری لونڈی غلام تابعدار اونکے
اور نہین جاتی رہی صلیب اونکی طرف کہ سبب خشم اور غضب کے تم پر اسوجہ سے کہ ارادہ کیا ہے تمنے اپنے دلون مین مٹانا
اس دین اور مصالحہ مسلمانون کا پس ایذا دی تمکو صلیب نے اور اہانت کی تمہاری اور نہین ہوا اونکی مقابلہ کو نکلا تھا اگر
زخمی ہو جاتی میری آنکھ نہ پھرتا مین اونکی لڑائی سے یہانتک کہ فراغت پاتا مین اونسے اور اب ضرور مین اپنا بدلا لونگا
اور دور کرونگا اپنی عار کو پس بتحقیق قسم کھاتا ہون مین عزت بادشاہ رحیم کی کہ ضرور ہے مجکو بدلا لینا اور یہ کہ ایک کان کا
مین دو ہزار آنکھین اہل عرب کی اور بھیجونگا بادشاہ کے پاس پھر اپنی صلیب لونگا اور اگر غفلت کی تمنے ان باتون مین
تو نہ بے خوف رہو گے تم مین [illegible] بادشاہ سے بہ نسبت اپنی پس جب سنی اون لوگون نے یہ گفتگو توما کی کہا اے سردار حال یہ ہے کہ قوم
مسلمان بہت ہین اور نہین ہے تیری تدبیر مگر یہ کہ قصد کیا جاوے ایک جمعیت اور طرف کا اون جنود (؟) یہانتک کہ پاوین
پھیر کر آوینگی قوم ہر جگہ سے اور لشکر پھر آوینگا تیری طرف بڑا سردار اونکا دروازہ شرقی سے اور آوینگا دوسرا سردار باب جابیہ
اور سخت گذریگا اوسے پیش آوینگا وہ امر جسکی طاقت تجھی نہین ہے اور جب اونکو ہم راضی ہین اوس امر پر جو ہین تو اونی سے
پس اگر حکم دیگا تو نکلینگے ہم اونکی مقابلہ مین نکلینگے ہم اور اگر حکم کریگا تو ہم [illegible] شہر پناہ پر لڑینگے ہم توما نے کہا کہ قریب ہے
کہ تمہارا کو واسطے ایک خاص تدبیر لڑائی کی تجویز کرونگا مین پھر حکم کیا اوسنے سب خاص و عام کے اکٹھا ہونیکا پس اکٹھا ہوے
سب لوگ اگرچہ کسی کچھ تھوڑے لوگ دروازون پر بچو ونہ مسلمانون کی تیر [illegible] جب اکٹھا ہوچکے سب لوگ کہا توما نے کہ مین نے ارادہ
کیا ہے کہ در آوین ہم ناگاہ مسلمانون پر اس رات مین اور جا پڑین اونکی جگہون پر اسواسطے کہ یہ رات خوفناک ہے اور تم لوگ نہ یاد
واقفت اور سپرد [illegible] شہر کے [illegible] پس [illegible] صلح [illegible] دروازے [illegible] پار [illegible]

اور بہت اپنے ساتھیوں سمیت اپنے دروازے سے نکلونگا اور مین امید رکھتا ہون کہ پھرونگا مگر ساتھ خوشی اور سرور کے پس
جسوقت فراغت پاؤنگا مین قوم سے اور باگ پھیر کر آؤنگا تمہاری طرف پس باپ ایک ایک کو اونمین سے بھگاؤ اور ہٹاؤ تب ہووے
سردار قوم تک پہونچونگا پس قید کر لونگا اوسکو اور روانہ کرونگا بادشاہ کے پاس تا کہ حکم کریگا اوسکی نسبت جو چاہیگا پس نہ کوئی شخص
نکلے تم مین سے کسی جہت کیطرف پس نہ پھرے اور نہ ہٹے وہ اپنی جگہ سے یا پہونچ جاؤن مین اوس تک سمعون نے کہا کہ تیرا حکم
بخوشی منظور ہے پس اوسیوقت قصد کیا توما نے بجانب قوم کے اور جدا جدا کر دیا ہر گروہ کو اور بھیجا ایک گروہ کو باب جابیہ
اور ایک گروہ کو باب شرقی پر اور کہا اونسے کہ نڈر رہو تم کسواسطے کہ بڑا سردار قوم کا خالد بن الولید دور ہے تمسے اور نہین ہین
باب جابیہ پر مگر ناکس اور غلام لوگ پس ہیبت ڈالو تم اونکو مثل پسینے غلے کے اور کہا جاؤ تم اونکو مثل کھانے کے پس روانہ ہوے
وہ لوگ اور بلا کر بھیجا توما نے ایک اور گروہ کو باب الفرادیس پر بجانب عمرو بن العاص کے اور ایک گروہ کو باب کیسان پر
بطرف سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے پس روانہ ہوا ہر گروہ جسطرف کو وہ بھیجا گیا اور خاص کر لیا توما نے
اپنے تئین اپنے دروازے کے واسطے اور اوسکے ساتھ دلیران قوم تھے اور نہین چھوڑا کسی بہادر دلیر کو اونسے جسکی شجاعت کو
وہ جانتا تھا مگر یہ کہ اپنے ساتھ مقرر کیا اور اوسکو پھر کہا قوم سے کہ قریب ہے کہ چڑھاؤنگا مین تمہارے واسطے اپنے دروازے پر ایک شخص کو
جسکے پاس ناقوس ہوگا کہ بجا دیگا وہ اوسکو اور آواز گھنٹے کو پس جسوقت سنو تم اوسکی آواز کو پس وہی نشانی ہے درمیان میرے
اور تمہارے بیچ مین پس کھولدو دروازون کو اور نکلو جلدی کر کے بجانب اپنے دشمنون کے اور دوڑو ناگاہ اونپر اور البتہ
تم پاؤگے مسلمانون کو اس حیثیت سے کہ کوئی اونمین کا سوتا اور کوئی بیٹھا ہوگا پس دوڑو تم اونپر پیشتر اس سے کہ پہونچین وہ اپنے
ہتھیارون تک پس لگاؤ اونپر ضربات ایذا دہندہ اور مار ڈالو اونکو جسطرح سے چاہو تم پس اگر کروگے تم اس کام کو صدق دل
اور راستی سے نسبت قوم کے اس بات مین سے کرو گے تم او نمین اس امر کی کہ شکست اوٹھاوینگے اور لوٹ جاوینگے وہ ایسا
لوٹنا کہ نہ بندہ سکینگے اور نہ درست حال ہوسکینگے کبھی بعد اسکے پس خوش ہوئی قوم اس کلام سے اور چلے جب بیان اوسکے
حکم کا اور ارادہ کیا ہر فرقے نے ایک دروازے کا دروازون سے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا توما ملعون نے ایک نصرانی کو
اور کہا اوس سے کہ لے تو ناقوس کو اور چڑھ جا دروازے پر پس جسوقت دیکھے تو ہمکو کہ کھولا ہمنے دروازے کو آواز دے تو ہمکو اوس
ایسی آواز کہ سنین اوسکو سب لوگ ہمارے جو دروازون پر مقرر ہین اور دوڑین وہ اپنے دشمنون کی طرف پس کہا اوسنے کہ
یہ امر بخوشی منظور اور پسند ہے پھر روانہ ہوا وہ اور جلدی کی اوسنے اس کام پر اور لایا ایک بڑا ناقوس اور چڑھ گیا دروازے پر
اور چلا توما ساتھ ایک لشکر کے اپنے لشکر سے جو بڑے ہین اور خود پہنے تھے اور اونکے ہاتھون مین عمود اور تلوارین تھین اور توما اونکے
آگے تھا اور اوسکے ہاتھ مین چوڑی تلوار ہندی کی اور سپر جو مقیبہ کی تھی اور پہنے تھا دشمن خدا جوشن لوہے کی اور اوسکے سر پر خود
کسری تھا جو ہرقل نے اوسکو اپنے سلح خانے سے بطور تحفہ کے بھیجا تھا اور اوسپر سونے چاندی کا کام تھا اور سیف بران اوس مین
کچھ کارگر نہین ہوتی تھی پس جب پہونچا وہ دروازے پر اور پورا ہو گیا لشکر اوسکا کہا اوسنے اپنے ساتھیون سے کہ ایسی جلدی ہو اور کوشش کرو تم

کہ پہونچ جاؤ دشمنون تک اور پہونچکر حملہ کرو اور ناگہان در آؤ اور ٹھہراؤ تلوارون کو اونپر اور جو شخص تمسے امان طلب کرے
پس نہ باقی رکھو اوسکو مگر یہ کہ وہ سردار قوم کا ہو اور تم مین سے جو شخص دیکھے صلیب کو پس پہونچ جاوے اوس تک اور اگر دور ہو
صلیب اوس شخص سے پس آواز دیکر پکارے مجکو تا اینکہ جاؤن مین بجانب اوسکی سب جنون نے کہا کہ بہتر اعلم ہمکو بخوشی پسند
اور منظور ہے پھر اوسکی حکم سے دروازہ کھولا گیا اور ایک شخص نے اوسکی ساتھیون سے صاحب ناقوس کے پاس جاکر حکم اوسکے
بجالانیکا دیا پس ایک ایسی آواز سخت بجائی اونسے کہ سوا اوسکی کوئی آواز نتھی یہانتک کہ کھولا قوم نے سب دروازون کو اور دوڑے
لوگ اوسیوقت اور نکلا تو ملعون دروازی سے اور سنی مسلمانون نے آواز پس دوڑے وہ لوگ بجانب صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ غافل تھے قوم کے فریب سے مگر یہ کہ جاگتے اور ہوشیار تھے پس جب سنا لوگون نے آواز کو جگا دیا
بعضون نے بعض کو اور آوازین دینے لگے اور اوٹھ کھڑے ہوئے لوگ اپنے خوابگاہون سے مثل شیر حملہ آور کے پس نہین پہونچے
اونتک دشمن اونکے مگر یہ کہ وہ ہوشیار ہوگئے تھے اور متوجہ مقابلۂ دشمن ہوگئے بے ترتیب تھے پس لڑے لوگ بیچ اندھیری
رات کے اور کام کیا تلوارون نے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے آواز کو پس اوٹھ کھڑے ہوئے بدحواس گھبرائے ہوئے
بسبب سننے آواز اور فریاد کے اور چلا کر کہا وَاغَوْثَاهُ وَاسَدَّمَاهُ وَامُحَمَّدَاهُ آكِيدًا وَاقَوْمِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَللّٰهُمَّ
اُنْظُرْ اِلَيْهِمْ بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَنَامُ وَانْصُرْهُمْ وَلَا تُسَلِّمْهُمْ اِلٰى عَدُوِّهِمْ پھر بلایا سنان
بن زید طائی برادر عدی بن حاتم طائی کو اور کہا اونسے کہ تم میری جگہ پر ٹھہرو میری قوم اور لڑکے بالون مین کہ نہین صبر ہے
مجکو اونسے جو سنا ہے مین نے اور احتیاط رکھو تم ایسا امر سے کہ آوے کوئی تمہارے سامنے سے پھر چھوڑا خالد بن الولید نے لشکر کو
فتحیان کے ساتھ اور روانہ ہوئے وہ ساتھ چارسو سوار کے اپنے لشکر سے اور وہ بدون زرہ کے تھے اور نہین پہنے تھے وہ مگر کپڑے
ملک شام کے اور کھلے سر تھے بدون خود کے اور بازو کھلا تھا اونکو عجلت روانگی نے بجانب مسلمانون کے شامل ہونے سے اور چھوڑ دیا تھا
گھوڑون کی باگ کو اونہون نے اور اونکے ہمراہیون نے اور وہ آگے اپنی قوم کے تھے اور آنسو اونکے جاری تھے رخسارون پر بسبب خوف کے
بحال مسلمانون کے اور سنا لوگون نے اونکو یہ شعار تیغ آمیز پڑھتے ہوئے پھر کوشش کی چلنے مین اور چارسو سوار اونکے پیچھے تھے
اور شمشیر برہنہ تھی تلوارون کو تا اینکہ پہونچے باب شرقی پر اور اوسیوقت وہ گروہ جو اوس دروازے پر تھا ناگہان آیا تھا
رافع بن عمیرہ پر اور وہ ثابت اور قائم تھے واسطے مقابلے اور لڑائی کے قوم روم سے اور لڑ رہے تھے اور تلوارین چلتی تھین اور کام کرتی تھین
اور سنائی دیتی تھین آوازین تلوارون کی ڈھالون پر اور آوازین چلانیکی پشت دروازون سے اور بلند تھین آوازین
مسلمانون کی ساتھ تکبیر کے اور قوم شہر پناہ کے اوپر سے دھمکاتی تھی اور چلاتی تھی یوقت بیدار اور ہوشیار ہونے مسلمانون کے
اونکے مقابلے مین پس حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے قوم پر اور پکارا اپنی بلند آواز سے کہ بشارت ہو تمکو اے گروہ
مسلمانون کے آیا تمہاری مدد مین فریاد رس پروردگار عالم کی طرف سے مین ہون سوار ہلاک کرنیوالا ہون مین خالد بن الولید ہون پھر
حملہ کیا اور وہ میمون ہمراہ اپنے ساتھیون کے پس مار ڈالا اونہون نے لوگون کو اور ڈالدیا زمین پر دلیرون کو اور بتایا اپنی قوت کو

دل اونکا مشتاق تھا ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانون کی جنکو دروازون پر مقرر کیا تھا اور وہ سنتی تھی
آوازین اور فریاد کرنا اونکا اور آوازین اور فریاد روم اور نصاری اور یہود کی بلند تھین سنان بن عوف نی روایت
کی ہی کہ پوچھا مین نی اپنی چچا زاد بھائی قیس بن ہبیرہ سی کہ آیا یہودی بھی تمسی لڑتی ہین اونھون نی کہا ہان لڑتی تھی دیوار کی
اوپر سی اور چلاتی تھی وہ ہمپر تیر اور پتھر راوی نی بیان کیا ہی کہ ڈری خالد بن الولید شرحبیل بن حسنہ کی واسطی بسبب
ہونی دشمن خدا توما ملعون کی اونسی کسواسطی کہ وہ اوسی دروازی پر تھا پس خوف کیا خالد بن الولید نی شرحبیل بن حسنہ پر
بسبب شجاعت توما کی واقدی رحمہ اللہ نی بیان کیا ہی کہ پیش ہوا شرحبیل بن حسنہ کو دشمن خدا توما سی ایسا سخت
اور بڑا معاملہ کہ نہین پیش آیا کسیکو مثل اوسکی اور صورت یہ ہوئی کہ ناگہان در آیا توما اوس گروہ پر جو شرحبیل بن حسنہ کی ساتھ تھی
اور سبسی پہلی نکلنی والا قوم سی اور پہلی پہونچنی والا مسلمانون کی طرف توما ملعون تھا پس صبر کیا مسلمانون نی مثل صبر کرنیوالون کی اور
ثابت اور قائم رہی لڑائی پر اور لڑا اوس دشمن خدا توما سخت لڑائی در انحالیکہ پکارتا تھا وہ صفون کو داہنی اور بائین اور
پکارتا تھا کہ کہان ہی تمہارا سردار جسنی تیر چلا کر مجکو زخمی کیا مین رکن بادشاہ کا ہون مین مدد دینی والا صلیب کا ہون پس لاؤ
اوسکو میری پاس اور سپرد کرو اوسکو میری تا کہ پلٹ جاون مین تمہاری مقابلی سی پس جب سنی شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نی آواز اوسکی ارادہ کیا اوسکی طرف کا اور زخمی کیا تھا اوسی توما نی بہت لوگون کو مسلمانون سی پس کہا شرحبیل
بن حسنہ رضی اللہ عنہ نی کہ مین ہون ساتھی تیرا اور برخواہ اور مخالف تیرا اے دشمن خدا اور قوم کا ہون مین ہلاک کرنیوالا تمہاری
جماعت کا ہون مین لینی والا تمہاری صلیب کا ہون مین کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون پس بھاگ پھری
توما نی مثل پھرنی شیر کی اپنی شکار پر اور کہا کہ تمہین کو طلب کیا مین نی اور تمہاری ہی خواہش رکھتا ہون مین پھر سبقت کی اوسنی
اونکی مقابلہ مین اور صدمہ پہونچایا اونکو اور نہین دیکھا تھا لوگون نی مارتون مین زد و خورد مثل زد و خورد اون دونون کی
اور سراسیمہ تھی مین اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نی ایسی چیز کو کہ خوفناک کیا اوسنی اونکو پس تھی وہ دونون اسی حالت مین گذری
آدھی رات اور ہر شخص اپنی نزدیک والی سی لڑتا تھا اور تھین ام ابان بنت عتبہ ساتھ شرحبیل بن حسنہ کی نہین دور رہتی تھین
اوسی اور سراسیمہ تھی مین بڑا صبر اور تمام ہلال کیا اونھون نی اور چلائی تیر اور کوئی تیر اونکا نہین پڑتا تھا مگر کسی مشرک پر
یہانتک کہ قتل کیا بہت لوگون کو اور رومی اونکو مرد سمجھتی تھی اور اسطرح وہ تیر چلاتی تھین یہانتک کہ سوا ایک تیر کی اور
اونکی پاس باقی نہ رہا تھا پس وہ اوس تیر کو لیکر سیدہی داہنی اور بائین قوم کو دیکھتی تھین اور قوم رومی مخالف تھی اونکی خوف تیر
کی کہ دفعتہ قریب آیا اونکی ایک شخص قوم سی اور چلایا اونھون نی اوسپر تیر کو پس جا لگا تیر اوسکی سینی پر پس جب قریب ہوا وہ
موت کی ناگہان حملہ کیا اور در آیا اوسپر اور فریاد اور آواز دیکر پکارا اپنی قوم کو پس پھری وہ لوگ واسطی اوسکی اعانت کی اور
ناگہان در آئی وہ ام ابان پر اور گرفتار کر لیا اونکو اور حرکیا وہ دشمن خدا جسکو ام ابان نی تیر مارا تھا اور شرحبیل بن حسنہ کا
حال یہ تھا کہ پیش آیا اونکو دشمن خدا سی وہ معاملہ جو نہین پیش آیا کسیکو مگر یہ کہ صبر اور ثابت قدمی کی اونھون نی اور باری ایکدفعہ

تلوار کی دشمن خدا نے پس لیا اوسنے اوس ضرب کو اپنی ڈھال پر اور ٹوٹ گئی تلوار شرحبیل بن حسنہ کی پس طمع کی دشمن خدا نے اونکی
اونمین اور حملہ کیا اونپر اور گمان کیا اونکو کہ وہ میری قیدی ہو چکے اور اوسی حالت مین ظاہر ہوی دو سوار اور اونکے پیچھے لشکر سوارون کا
تھا پس ناگہان در آئی وہ لوگ رومیون پر اور دیکھا اونہون نے ام ابان کو اس حیثیت سے کہ ایک سوار اونکو اپنے دونون ہاتھون سے
پکڑے ہوی اور وہ فریاد کرتی ہین پس آ پہونچے دونون سوار اونکے پاس ایک عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق اور دوسرے ابان
بن عثمان رضی اللہ عنہم تھے پس مار ڈالا اون دونون نے اوس سوار کو اور چھوڑایا ام ابان اور شرحبیل بن حسنہ کو اور پلٹ گیا
دشمن خدا الٹا بجانب شہر کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے بسلسلہ راویون کے تمیم بن عدی سے کہا تمیم بن
عدی نے کہ تھا مین بیچ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور سارے لشکر مین کوئی سردار مسلمانون کا مثل ابو عبیدہ
بن الجراح اور اونکے ساتھیون کے نہین لڑا اور صورت یہ ہوئی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے خیمے مین نماز پڑھتے تھے اور
وہ قوم سوئے ہوئے تھے کہ ناگہان سنی اونہون نے آواز کو جو بلند ہوئی اور دروازہ کھولا گیا اور دوڑے مسلمان قوم کی طرف پس
جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس معاملے کو مختصر کر کے تمام کیا نماز کو اور کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
پھر مسلح ہوئے اور اوٹھ کھڑی ہوئی قوم اونکے ساتھ اور زرہین پہنی اونہون نے ساتھ ہتھیار روانگی کے اور قریب ہوا ابو عبیدہ بن الجراح
قوم سے اور دیکھا اونکو رزمگاہ مین کہ لاکارتے اور لڑتے تھے پس پھری وہ قوم کی طرف سے دہنی بائین کو یہانتک کہ تجاوز کیا اونسے
اور بڑھی بجانب دروازے کے اور پہونچے وہان اور قوم لڑ رہی تھی پس آواز تکبیر کی بلند کی ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون نے
پس جب سنی مشرکون نے آواز کلمے کو سمجھے وہ کہ مسلمان آپڑے اونپر ساتھ لشکر کے یا بھاری جماعت کے پس پھری وہ اپنی طرف کو
اور آگے اونکے جرجی بن قالا سردار اونکا تھا پس تعاقب کیا اونکا مسلمانون نے اور خرچ کیا اونمین تلوار کو یہانتک کہ جب دیکھا
پہونچے وہ لوگ دروازے کو پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے ساتھیون نے اونکے اوپر پہنچ گئے قوم تک اور
پڑتے تھے تیر اور پتھر مسلمانون پر دروازے کے اوپر سے اور مسلمان نہین پھرتے تھے … قصد کیا مسلمانون نے اونکا
موقوف کیا پتھر اور تیر چلانا اون لوگون نے اس خیال سے کہ اپنی قوم پر پڑینگے اور ایذا پہونچا دینگے اور قصد کیا اور دیکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو حسن اتفاق سے پس صرف کیا مسلمانون نے تلوارون کو اونمین واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ معلوم کیا مین نے کہ نہین بچا اس واقعے مین رومیون کا کوئی شخص نہ چھوٹا نہ بڑا اور سب کے سب مارے گئے اور مارا گیا
جرجی بن قالا اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایسی لڑائی لڑے کہ مثل اوسکے نہین دیکھی گئی تھی پس وہ اسی حالت مین تھے کہ دکھائی دئے
ضرار بن الازور اور وہ آلودہ تھے خون سے پس خالد بن الولید نے اونسے پوچھا کہ کیا حال ہے تمہارے پیچھے ضرار بن الازور نے کہا کہ بشارت ہو
تمکو اے سردار کہ نہین آیا مین تمہارے پاس مگر اوسوقت کہ شمار کر لیا مین نے کہ اس راستے مین مین نے ڈیڑھ سو آدمیون کو مار ڈالا اور میرے
ساتھیون نے اسقدر لوگون کو مارا جنکی حد و شمار نہین ہے اور کفایت کیا ہے تمہارے واسطے اون لوگون کی شدت کو جنکی تھی باب شرقی کی
طرف یزید بن ابی سفیان کو پھر مائل کہ گھیری ہے اونسے سب سردارون کی طرف پس مار ڈالا ہے اونہین لوگون کو اور تائید کی مین نے اپنی قوم کی

راوی نے بیان کیا ہے کہ بہت خوش ہوئے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اس حال کے سُننے سے پھر چلے سب یہانتک کہ
آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے پاس ور شکر یہ اونکے کاموں کا ادا کیا **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ رات
بڑی سخت تھی کہ کبھی پیش نہین آئی تھی لوگوں کو مثل اوسکے اور اس رات مین مسلمانون نے ہزار ہا رومیون کو مار ڈالا پس لکھا ہو
بڑے شہری رئیس دمشق کے توما کے پاس اور کہا اوس سے کہ ای سردار مین نے نصیحت کی تھی تجھکو مگر نہ قبول کیا تو نے اور نہ نفع کیا ہماری
نصیحت نے اور جو کچھ گذرا وہ تجھپر بھی گذرا اور مارڈالے گئے ہم مین سے بہت لوگ اور یہ وہ معاملہ ہے جسکے اوٹھانیکی ہمکو طاقت نہین ہے
پس مصالحہ کر لے تو قوم سے کہ وہ ہماری اور تیری واسطے موجب سلامتی ہوگا اور اگر تو اس امر سے انکار کریگا تو ہم لوگ اپنے واسطے
مصالحہ کر لینگے اور تجھکو تیری حال پر چھوڑ دوینگے پس کہا توما نے کہ ای قوم مہلت دو مجھکو یہانتک کہ لکھون مین یہ حال
بادشاہ کو پس اگر اعانت اور کمک کی آوے تو بہتر ہے ورنہ صلح تو ہماری آگے ہے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ اوسیوقت توما نے
ایک خط بادشاہ کو لکھا جسکا مضمون یہ تھا کہ اہل عرب نے گھیر لیا ہے ہمکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کے اوسکی سیاہی کو اور
مار ڈالا اون لوگون نے ہماری قوم کو اجنادین مین اور پلٹ کر ہماری طرف آئے اور قتل کیا اون لوگون نے ایک بڑا بھاری
قتل اور مین اونکے مقابلے کو نکلا اور زخمی ہوا مین اونسے مگر تیری قوم اور اہل شام نے چھوڑ دیا مجھکو اور جاتی رہی میری آنکھ
اور ارادہ کیا ہے قوم نے صلح کرنیکا اہل عرب سے اور جزیہ دینے کا اونکو پس تو یا خود اسطرف روانہ ہو یا لشکر ہماری پاس بھیج تاکہ
کہ کمک ہماری کرے یا حکم دے ہمکو مصالحہ کر لینے کا کہ تحقیق سخت ہوگیا اور بڑھ گیا ہے ہمپر معاملہ اونکا پھر لپیٹا اونے خط کو اور
مُہر کی اوسپر اپنی اور قبل از صبح ہونیکے روانہ کیا پس جب صبح ہوئی ارادہ کیا مسلمانون نے لڑنیکا اور حکم بھیجا خالد بن الولید نے
ہر سردار کو کہ روانہ ہو اپنی جگہ سے اور لڑے اور سوار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور واقع ہوئی لڑائی اور سخت ہوا
معاملہ اہل دمشق پر پس کہلا بھیجا اونہون نے خالد بن الولید کے پاس کہ مہلت دو ہمکو تاکہ سوچین ہم اپنے کام مین پس
انکار کیا خالد بن الولید نے اور نہ ہٹے اونکی لڑائی اور مقابلے سے یہانتک کہ تنگ آئے وہ محاصرے سے اور اسکے سوا وہ منتظر جواب کے بادشاہ
کے پاس سے تھے اور یکجا ہوئے بعض رئیس شہر کے بعض کے پاس اور کہا کہ ای قوم نہین صبر ہو سکتا ہے ہمسے اس معاملے مین جسمین
ہم ان لوگون کے سبب سے ہین اگر لڑتے ہین ہم اونسے تو غالب ہوتے ہین وہ ہمپر اور اگر ترک لڑائی کر کے اپنے شہر مین بیٹھ رہتے ہین
تو ضیق اور تنگی مین پڑینگے پس چھوڑ دو اور دور کرو تم جھگڑنے اور خصومت کو اپنے سے اور مانگو اونسے امان اور صلح جس مقدار پر
کہ وہ طلب کرین تمسے پس کہا اونسے ایک بوڑھے آدمی رومی نے جو اگلی کتابین پڑھے ہوئے تھا کہ ای قوم قسم ہے خدا کی کہ تحقیق
مین جانتا ہون کہ اگر آتا بادشاہ لشکر اور سامان سے تو اونکو تمسے دفع نہین کر سکتا تھا اسواسطے کہ مین نے کتابون مین پڑھا ہے
کہ سردار اونکے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین اور قریب ہے کہ دین اونکا سب دینون پر غالب ہوجائیگا
پس چھوڑو تم حیلہ جوئی اور مشغول رہنے کو محال کامون مین اور دو تم اونکو جو تمسے مانگین کہ یہی تمہارے واسطے بہتر اور موافق
ہے پس جب سُنا قوم نے یہ کلام اوسکا میل کیا اوسکی طرف اسوجہ سے کہ بزرگی اوسکی اور عالم اور واقف ہونا اوسکا اخبار اور

حالات گذشتہ سے اونکو معلوم تھا اور کہا کہ تیری کیا رائے ہے اوسنے کہا کہ جان تو تم اس بات کو کہ وہ سردار مسلمانون کا جو باب شرقی پر ہے
یعنی خالد بن الولید وہ ایک مرد خونریز ہے پس اگر چاہتے ہو کہ اپنے کام اور مطلب سے نزدیک ہو جاؤ پس جاؤ تم اوس شخص کیطرف
جو باب جابیہ پر ہے یعنی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ پس قرین صواب جانا قوم نے رائے اوس شخص کو اور جب اندھیری ہوئی
آئے وہ سب باب جابیہ پر اور کلام کیا اونہین سے ایک شخص نے جو زبان عربی جانتا تھا پس کہا اوسنے بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب
کیا آیا ہمکو تمسے امان مل سکتی ہے یہانتک کہ آوین ہم تمہاری طرف اور بات چیت کرین تمہارے سردار سے تاکہ صلح کرلیوین ہم اپنے
اور تمہارے بیچ مین ابو ہریرہ دوسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگ
مسلمان مقرر کیے تھے کہ وہ نگہبانی کرتے اہل دمشق کی مثل شب گذشتہ کے دروازے کے قریب تھے اور اوس رات کو قوم دوس کی
باری تھی اور سردار اونپر عامر بن طفیل الدوسی تھے پس اوسی حالت مین کہ لوگ اپنی جگہون مین بیٹھے تھے قریب دروازے کے
کہ سنا مینے قوم کو پکارتے ہوے پس دوڑ گیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور خوشخبری سنائی اونکو اور کہا مین نے کہ شاید
اللہ تعالی راحت دیوے مسلمانون کو مشقت سے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح میرے کلام سے اور کہا کہ جاؤ تم اور کہو اون سے
کہ امان ہے تمکو ہماری طرف سے جب تک کہ اپنے شہر مین بسلامت پھر جاؤ پس گیا مین قوم کے نزدیک اور پکار کر کہا مینے اونسے
کہ او تم تمہارے واسطے امان ہے پس کہا قوم نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاکہ ہم تمہارے کلام پر اعتماد
کرین مین نے کہا کہ مین ابو ہریرہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور نہین ہے ہمارا طریقہ غدر اور فریب کرنا
اگر ہم مین سے ایک غلام تمکو امان دیوے اور ذمہ داری کرے تو ہم وفائے اقرار اوسکا کرینگے اسواسطے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے واوفوا
بالعہد ان العہد کان مسئولا اور ہمیشہ وفائے عہد اور ذمہ داری نشانی اور پہچان اہل عرب کی
زمانہ جاہلیت مین تھی اب کہ راہ راست بتلائی اللہ تعالی نے ہمکو بسبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کیونکر خلاف اوسکے ہو سکتا ہے
پس کھولا قوم نے دروازے کو اور نکلے اور وہ اکیسو آدمی تھے رؤسا اور علما سے پس جب قریب ہوے لشکر ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے دوڑے مسلمان اونکی طرف اور دور کیا اونسے زنار اور صلیبون کو یہانتک کہ آئے وہ ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس پس مرحبا کہا اونکو اور اوٹھ کھڑے ہوے اونکے واسطے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو فرمایا ہے
اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ پھر بات چیت کی اونہون نے صلح کے باب مین اور کہا اونہونے کہ ہم تمسے
صلح کیا چاہتے ہین اس شرط پر کہ چھوڑ دو ہمارے واسطے کنائس ہمارے اور اونکو ہمسے غصب نکرلو اور وہ کنیسہ یحیی ہے جو اب
جامع مسجد ہے اور کنیسہ مریم اور کنیسہ حنینا اور کنیسہ لوبص اور کنیسہ مقلاط اور کنیسہ سوق اللیل اور کنیسہ اندریا اور کنیسہ
قرناری سے پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس امر کو اور جو شرطین اونہون نے پیش کین اور لکھدی
اونکو ایک تحریر صلح اور امان کی مگر اپنا نام اوسمین نہین لکھا اور نہ گواہی کسیکی لکھی اور یہ امر اسواسطے تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح
بعد ازینکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکو معزول کیا تھا اس امر کو درست نہین رکھتے تھے کہ وہ مسلمانون کے

معاملہ مین مداخلت کرین اور جب لکھدی ابو عبیدۃ بن الجراح نے یہ دست آوینر اور سپرد کیا اونکو کہا اون لوگون نے اب چلو تم ہمارے ساتھ پس اوٹھہ کھڑے ہوے ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور سوار ہوے اونکے ساتھ ابو ہریرۃ اور معاذ بن جبل اور سلمۃ بن ہشام المخزومی اور نعیم بن عدی اور ہشام بن العاص السہمی اور دہبان بن سفیان او عبد اللہ بن عمرو الدوسی اور عامر بن الطفیل اور سعید بن الحبیر الدوسی اور ذو الکلاع الحمیری اور حسان بن نعمان الطائی اور جریر بن نوفل الحمیری اور سالم بن فرق الیربوعی اور سیف بن سلم الطائی اور معمر بن خویلد السلمی اور سنان بن اوس الانصاری اور مخلد بن عوف الکندی اور ربیعہ بن مالک التمیمی اور محکم بن عدی النبہانی اور مغیرہ بن شعبۃ الثقفی اور بکر بن عبد اللہ التمیمی اور راشد بن سعد اور قیس بن سعید اور سعید عمرو ابن الغنوی اور رافع بن سہیل اور یزید بن عامر اور عبیدۃ بن اوس اور مالک بن الحرث اور عبد اللہ بن طفیل اور ابو الثنا بابن المندر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عباد بن علقمۃ النبہانی اور سبرہ بن عامر اور عبد اللہ بن قرط الازدی رضی اللہ عنہم یہ سب پینتیس امر د صحابی تھے اور منتخبہ آدمی اور عام مسلمانون سے ساتھ ہوے پس جب سوار ہوکر چلے طرف دروازے کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونسے جنسے مصالحہ کیا تھا کہ مین چاہتا ہون تمسے کچھ بطور گروسے کے راوی نے بیان کیا ہے کہ نہین لی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز بطور گرو کے اونسے بلکہ بھروسا اور اعتماد کیا اللہ تعالی پر اور سبب اوسکا یہ تھا کہ اوسی رات مین کہ مصالحہ کیا اونسے جسوقت کہ نماز فرض پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے اور سو گئے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین کہ فرماتے ہین آپ اَللَّیْلَۃَ تُفْتَحُ الْمَدِیْنَۃُ اِنْشَآءَ اللہُ تَعَالٰی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مستعجل پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ کیا سبب ہے کہ مین آپ کو مستعجل دیکھتا ہون پس فرمایا آپ نے کہ مین آیا ہون اسواسطے کہ جنازہ ابو بکر صدیق پر جاؤن پس بیدار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اور اوسیوقت ابو ہریرۃ نے آکے بشارت صلح کی دی تسپر یقین لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے قوم سے گرو باعتماد ارشاد صادق نبی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے ساتھیون کے شہر مین داخل ہوے چلے ساتھ اونکے قسیس اور راہب اور وہ لباس پہنا ہوا سیاہ بالون کا پہنے تھے اور لیے ہوے تھے انجیلون کو اور دہونی دیتے تھے اوپر عود اور خوشبو دار چیزون کی اور یہ معاملہ بروز دوشنبہ گیارہوین جمادی الثانی سنہ تیرہ ہجری مین واقع ہوا تھا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دمشق مین دروازہ جابیہ سے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس حال سے مطلق خبر نہ تھی اسواسطے کہ اونہون نے شدت اور سختی کی لڑائی ڈال رکھی تھی باب شرقی پر اور بہت خشم اور غضب مین تھے اہل دمشق پر اسوجہ سے کہ مار ڈالا تھا اون لوگون نے خالد بن سعید برادر عمرو بن العاص کو تیر زہر دار سے پس نماز پڑھی خالد بن الولید نے اوپر اور دفن کیا اونکو مابین دروازہ شرقی اور دروازہ توما کے اور تھا ایک قسیس روم کے قسیسون سے کہ نام اوسکا یوشا بن مرقش تھا اور رہتا تھا وہ ایک مکان مین جو شہر پناہ سے ملا ہوا تھا قریب دروازہ شرقی کے اور تھی اوسکے پاس کتابا

باب شرقی پر سے محمد بن یوشا بن مرقش کے اندر سے قریب ...

ملاحم دانیال پیغمبر علیہ السلام کی اور اوسمین لکھا تھا کہ اللہ تعالی فتح کریگا شہرون کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی ہاتھون سے اور دین اونکا سب دینون پر غالب ہوگا پس جب آئی رات دوشنبہ گیارہوین تاریخ جمادی الثانی کی نقب
دیکر نکلا وہ اپنے گھر سے بحالت بےعلمی اور غفلت اپنے اہل و عیال کی اور آیا خالد بن الولید کے پاس اور بیان کیا اونسے کہ مین
اپنے گھر سے نقب دیکر آیا ہون اور اپنے اہل و عیال کیواسطے امان چاہتا ہون پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
اپنا ہاتہ اوسکی ہاتہ مین واسطے اطمینان امان کے دیا اور روانہ کیا اوسکے ساتھ ایکسو مسلمان مستعد او مسلح کو اور اکثر
اونمین کی قوم حمیر کے تھے اور کہا اونسے کہ جسوقت داخل ہوجاؤ تم شہر مین پس بلند کرو تم آوازین اپنی سب کی اور
ارادہ کرو بجانب دروازی کے اور توڑ ڈالو قفل اوسکے اور پھینکدو زنجیرین اوسکی یہانتک کہ داخل ہوجاوین ہم شہر مین
اگر چاہا اللہ تعالی نے پس روانہ ہوے وہ لوگ اور سردار کیا اونپر کعب بن ضمرہ یا مسعود بن عون کو علی اختلاف
الروایات اور روانہ ہوا یوشا بن مرقس آگے اونکے یہانتک کہ اونکو لیکر داخل ہوا جسطرح سے کہ نکلا تھا پس جب
داخل ہوے وہ لوگ اوسکے گھر مین زرہین پہنین اور ہوشیار اور طیار ہوکر نکلے اور چلے دروازے کی طرف اور بلند کیا
آوازون کو ساتھ تکبیر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ قوم لڑ رہی تھی دروازے کے اوپر سے پس جب سنی اونہون نے
آواز تکبیر کی بھول گئی لڑائی کو اور جانا اونہون نے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم داخل ہوگئے شہر مین پس
گر پڑے ہتھیار وغیرہ جو اونکے ہاتھون مین تھے خوف سے اور کعب بن ضمرہ نے قصد کیا دروازے کا اور توڑ ڈالا قفل کو اور کاٹ ڈالا
زنجیرون کو اور داخل ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور ساتھی اونکے اور شمشیرزنی کی رومیون پر اور وہ آگے جاتے تھے
اونکے سامنے یہانتک کہ پہونچے کنیسہ مریم تک اور خالد بن الولید قتل اور گرفتار کرتے تھے اونکو واقدی رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ ملاقی ہوے دونون لشکر خالد بن الولید اور لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کے نزدیک کنیسہ مریم
کے پس جب مل گئے دونون لشکر دیکھا خالد بن الولید نے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکے ساتھیون کو کہ وہ لوگ چلے جاتے ہین اور قسیس اور راہب
اونکے سامنے ہین اور نہین تھا کوئی ساتھی ابو عبیدہ بن الجراح کا تلوار نکالے ہوے پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اونکی طرف اور اس امر کو کہ
اونمین کا کوئی لڑتا نہین ہے متحیر ہوے اس معاملے سے اور براہ تعجب کے اونکی طرف دیکھتے تھے اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پس جانی اور پائی خالد بن الولید کے چہرے اور بشرے سے ناگواری اس امر کی پس کہا کہ اے
ابا سلیمان تحقیق فتح کیا اللہ تعالی نے شہر دمشق کو از روے صلح کے میری ہاتہ سے اور کفایت کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے
واسطے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ نہین کلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بروز فتح دمشق کے مگر ساتھ لفظ امارت کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے امیر پوری ہوگئی صلح پس کہا خالد بن الولید نے
کہ صلح کیا چیز ہے نہ نیک کرے اللہ تعالی اونکو حال کو پس تحقیق فتح کیا ہے شہر کو بزور تلوار کے از روے ہیبت کے اور نہ
باقی رہا اونکا کوئی حمایت کرنے والا پس کس وجہ سے صلح کی تم نے اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ڈرو تم اللہ سے

اے امیر قسم ہے خدا کی کہ مین نے مصالحہ کیا ہے قوم سے اور پہونچ گیا تیر نشانے پر اور لکھدی مین نے تحریر صلح کی اور وہ یہ ہے
جو ان لوگون کے پاس ہے پس کہا خالد بن الولید نے کیونکر مصالحہ کیا تمنے بغیر میرے حکم کے اور بدون میرے مطلع کرنیکے
اور مین سردار ہون تمپر اور نہ موقوف کرونگا مین شمشیر زنی کو جب تک کہ اونکو مٹا نہ دونگا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے قسم ہے خدا کی کہ نہین جانتا تھا مین نے اس امر کو کہ تم مخالفت کروگے میرے کلام امر اور کسی امر مین پس قسم ہے خدا کی
ٹہرا ہے یہ معاملہ میرا اللہ کے نزدیک کسواسطے کہ قسم ہے خدا کی کہ ذمہ داری کی مین نے سب قوم سے اور دی ہے اونکو
امان اللہ بزرگ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اور راضی ہوے اس معاملے سے مسلمان ہمراہی میرے
اور نہین ہے عذر اور فریب کرنا ہماری عادتون سے رحم کرے اللہ تمپر **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت**
کی ہے کہ بلند ہوا شور کلمہ و کلام کا دونون کے بیچ مین اور ٹکٹکی لگائی لوگون نے اون دونون کی طرف اور بانہہ
خالد بن الولید اپنے ارادے سے نہین پھرتی تھی اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمراہیان خالد بن
الولید کو جو لوگ بیشتر جنت اور اہل بادیہ عرب سے تھے کہ وہ لڑتے تھے اور قتل کرتے تھے گبرون کو اور گرفتار کرتے تھے
اونکی اولاد کو اور نہین پھیرتے تھے تلوار کو کسی سے پس فریاد کی ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے تئین بد دعا دیا اور کہا کہ ناچیز
جانی گئی قسم ہے خدا کی ذمہ داری میری اور توڑا گیا عہد میرا اور پھیرتے تھے اپنے گھوڑے کو اور اشارہ کرتے تھے بجانب
اہل عرب کی کبھی داہنے اور کبھی بائین اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ مسلمانان قسم دیتا ہون مین تمکو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ نہ بڑھاؤ تم اپنے ہاتھون کو اوس راہ کی طرف جس راہ سے مین آیا ہون یہانتک کہ دیکھون مین
کہ کس امر پر مین اور خالد بن الولید متفق ہوتا ہون پس جب یہ کہکر پکارا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے موقوف کیا
اونہون نے لڑائی اور لوٹ کو اور یکجا ہوے اون دونون کے پاس سواران مسلمانون کے اور مالک نشانون کے مثل معاذ بن جبل
اور یزید بن ابی سفیان اور سعید بن زید اور عمرو بن العاص اور شرحبیل بن حسنہ اور ربیعہ بن عامر اور قیس بن ہبیرہ
اور عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور عبد اللہ بن عمر الخطاب رضی اللہ عنہما اور ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما
اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور ذو الکلاع الحمیری اور مانند اونکے اور لوگ یکجا ہوے اوس کنیسہ کے پاس جہان دونون
لشکر ملے تھے واسطے مشورے اور گفتگو کے پس کہا ایک گروہ مسلمانون نے جنمین معاذ بن جبل اور یزید بن ابی سفیان تھے
کہ صلاح یہ ہے کہ چلو تم اوس راہ پر جس راہ ابو عبیدہ بن الجراح گئے ہین اور باز رہو قوم سے اسواسطے کہ شہر ملک شام کی جیسا
چاہیے ہنوز فتح نہین ہوئی ہین اور بعد اسکے ہرقل اللعین کہ مین موجود ہے پس اگر یہ خبر اور شہر والون کو پہونچے گی
کہ تمنے مصالحہ کرکے غدر کیا پس نہ فتح ہوگا کوئی شہر از روے مصالحے کے دوسری بات یہ ہے کہ داخل کرلو تم ان گبرون کو
اپنی صلح مین کہ یہ تمہارے واسطے بہتر ہے اونکو مار ڈالنے سے پھر کہا اون لوگون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے
کہ اپنے قبضے مین رکھو تم وہ چیز جو فتح کیا ہے تمنے تلوار سے اور قبضے مین رکھین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چیز جو اونکی طرف تھی

ہے اور لکھو تم دونوں یہ حال خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حکم کر دا نوا ونکو پس جو حکم خلیفہ دیوین اوسی کو صحیح
جانو تم خالد بن الولید نے کہا کہ مان لیا مین نے اس بات کو اور قبول کیا تمہارے مشورے کو اور اہل دمشق کو اور جو اوسمین ہین
امان دی مین نے مگر ان دونوں ملعون **توما** اور **ہربیس** اور ان دونوں کے لشکروں کو **واقدی** رحمہ اللہ نے
روایت کی ہے کہ جب سرداری توما پر مقرر ہوئی تھی تب اوسنے ہربیس کو نصف شہر کا حاکم کیا تھا پس ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ دونوں پہلے سے میری صلح مین داخل ہو چکے ہین آیا جانتے ہو تم اس امر کو کہ اگر تم ایسا کرتے تو مین
تمہاری ذمہ داری کو نا چیز کرتا پس نا چیز نہ کرو تم میری ذمہ داری کو خدا رحم کرے تم پر آیا جانتے ہو تم کہ توما اور ہربیس
شہر مین تھے یا باہر شہر کے پس اگر داخل شہر تھے تو وہ دونوں بھی ذمہ داری مین ہین اور اگر خارج اور باہر شہر کے تھے
پس نہین ہے ذمہ داری اونکے واسطے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی اگر نہوتی ذمہ داری تمہاری تو مین مار ڈالتا
اون دونوں کو ولیکن نکل جاوین وہ دونوں ملعون اس شہر سے جہان چاہین پس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ اسی اقرار پر مین نے اونسے اور اونکے ساتھیوں سے مصالحہ کیا ہے اور توما اور ہربیس کو حال منازعت خالد بن الولید کا
ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ دیکھکر خوف اپنے ہلاک کا لاحق ہوا اور تھا ایک شخص ترجمہ کرنیوالا زبان رومی کا ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ پس کہا اوس مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ یہ دونوں کہتے ہین کہ اگر تمہارے ساتھی یعنی
خالد بن الولید ہمارے ساتھ غدر اور فریب کرنیکا ارادہ رکھتے ہین پس ہم اور شہر کے لوگ صلح مین برابر ہین اور توما نے کہا کہ ہم
اپنے مقتولین کے خون کا تمسے مطالبہ نہین کرتے ہین بلکہ تمسے یہ درخواست رکھتے ہین کہ چھوڑ دو مجھکو تا کہ چلا جاؤن مین مع اپنے
ساتھیوں کے اس شہر سے اور چلا جاؤن جس راہ چاہوں پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو ہماری ذمہ داری مین ہے
پس چلا جا جس راہ سے تجھکو منظور ہو پس جب پہونچیگا تو دار الحرب مین یعنی جس زمین کے تم لوگ مالک ہو پس نکل جاویگا تو اور
تیرے ساتھی ذمہ داری اور عہد سے پس کہا توما اور ہربیس نے کہ ہمکو تین دن تک ذمہ داری مین رکھو کہ جس راہ چاہین ہم
چلے جاوین اور کوئی تم مین کا ہمارا پیچھا نکرے اور جب تین دن گذر جاوین گے پس نرہیگی ہمارے واسطے ذمہ داری تمہاری
اور ایفائے عہد تمہارے ذمے کا اور بعد تین دن کے جو کوئی تم مین کا ہم تک پہونچیگا ہم اوسکے بجائے غلام کے ہونگے چاہے
قید کرے اور چاہے مار ڈالے پس کہا خالد بن الولید نے کہ مین نے قبول کیا اس امر کو اس شرط پر کہ نہ لیجاؤ تم اس شہر سے
سوائے کھانے کی چیزوں کے ابو عبیدہ بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا سبحان اللہ یہ کلام تو عہد شکنی چاہتا ہے
اور میرے اونکے تو یہ قرارداد ہو چکا ہے کہ نکل جاوین یہ لوگ مع اسباب اور مال کے اور اسمین پورا ہوگا جو عہد میرے
اونکے بیچ مین ہے پس کہا خالد بن الولید نے کر دیا اور آسان کیا مین نے اونکو یہی مگر ہتھیار کہ اونمین سے ایک چیز بھی
اونکے واسطے نچھوڑونگا پس کہا ہربیس نے کہ ضروری ہے ہمکو ہتھیار تا کہ باز رکھین ہم اوس سے راہ مین کسی بلا کو جو ہمارے
سامنے آوے یہانتک کہ پہنچ جاوین ہم مقام مطلوب کو اور اگر ایسا نہوگا تو ہم تمہارے قابو مین ہین جو چاہو سو کرو تم ابو عبیدہ

بن الجراح نے کہا خالد بن الولید سے کہ چھوڑ دو ہر شخص کیواسطے انہین سے ایک ہتھیار یعنی جو شخص لیوے تلوار کو پس نہ لیوے وہ نیزے کو اور جو لیوے کمان کو پس نہ لیوے وہ چھری کو تو ما نے کہا کہ راضی ہوے ہم اس امر پر اور نہین چاہتا ہے ہمسے کوئی مگر ایک ہتھیار پھر کہا تو ما نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے پس لکھدو تم ہمکو اس قرارداد پر ایک عہدنامہ اور گواہی کرادو اوسپر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رض نے کہ خاموش ہو کم عزتی تجکو یاں تیری ہم لوگ گروہ عرب کی ہین نہین فریب کرتے ہین اور نہین جھوٹ بولتے ہین اور خالد بن الولید کا قول مضبوط قول ہے اور عہد اونکا مضبوط عہد ہے نہین کہتے ہین وہ مگر حق اور نہین عادت ہے اونکی مگر سچ بولنا راوی نے بیان کیا ہے کہ جمع کیا تو ما اور ہربیس نے اپنی قوم کو اور حکم دیا اونکو اپنے اسباب نکالنے کا اور تھا واسطے ہرقل کے ایک خزانہ ریشمی کپڑون کا جسمین قریب تین سو بوجھ کے کپڑے طلائی کام کی تھی پس ارادہ کیا اون دونون نے اوس خزانے کے لیجانیکا اور توما کے حکم سے استادہ کیا گیا ایک خیمہ ریشمی باہر شہر کے اور نکالتے اور لیجاتے تھے رومی اسباب اور مال متاع اور باربرداری یہانتک کہ نکالکر لیجا کیا اونہون نے مال عظیم اور دیکھا خالد بن الولید نے اوس جماعت اور مال کثیر کو پس کہا اونہون نے کہ کیا بڑی ہے جماعت اونکی اور بڑا ہے اسباب اونکا پھر کہا کہ سچ فرمایا ہے اللہ تعالی نے وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً الی آخر الآیۃ پھر دیکھا بجانب قوم کی کہ گویا وہ بھاگنے والے ہین مثل گدھے بھاگنے والون کی کہ نہین متوجہ ہوتا تھا کوئی اونہین کا بجانب اپنے ساتھیون کی بسبب شتابی و جلدی کی پس جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے یہ معاملہ دیکھا بلند کیا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا وَمَلِّكْنَا اِيَّاهُ وَاجْعَلْ هٰذَا الْاَمْتِعَةَ فَيْئًا لِّلْمُسْلِمِيْنَ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ پھر آئے اپنے ساتھیون کے پاس اور کہا اونسے کہ مین نے ایک رای تجویز کی ہے آیا تابعیت کروگے میری تم اوسکی اوسپر اونہون نے کہا کہ ہماری رای تمہاری رای کی تابع ہے اور نہ خلاف کرینگے ہم تمہاری کسی امر مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ اوٹھو اور جاؤ تم اپنے گھوڑون کی طرف اور جہانتک ہوسکے تیمارداری کرو اونکی اور لو اپنے ہتھیارون کو اسواسطے کہ مین قصد رکھتا ہون کہ روانہ ہون بعد گذرنے تین دن کے ان گبرون کی پیچھے امید رکھتا ہون مین اللہ تعالی سے کہ غنیمت مین دیوے ہمکو یہ مال جو دیکھا ہے ہمنے اور دل میرا مجھسے یہ کہتا ہے کہ قوم نے کوئی اچھی چیز اور اچھا کپڑا انہین چھوڑا ہے مگر یہ کہ اپنے ساتھ لیا ہے اونہون نے پس مسلمانون نے کہا کرو تم جو تجویز کیا ہے تمنے ہم کسی امر مین تمہارے خلاف نکرینگے پھر مصروف ہوے مسلمان درستی اپنے حال اور تیمارداری اپنے گھوڑون مین اور ہربیس اور توما نے اپنے پاس بلایا کا تبون کے لوگون کو اور جو مال ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے دینے کو کہا تھا وہ اونکے پاس لائے پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رض اوس مال کو دیکھ اور کہا کہ تمنے ایفائے وعدہ کیا پس چلے جاؤ تم جہان چاہو کہ تین دن تمہارے لیے ہماری طرف سے امان ہے اور بعد تین دن کے اگر کوئی مسلمان تم تک پہونچیگا تمکو پکڑ لیگا تو ملامت اوسکی ہمپر عاید نہوگی راوی نے بیان کیا ہے کہ جب وہ قوم مال ابو عبیدہ بن الجراح کو

دیکر روانہ ہوئی تو دکھائی دیتی تھی مثل ایک سواد تاریک کی اور ایک جماعت کثیر اہل دمشق کی بیچ اپنی لڑکے بالون کی بسبب
نفرت تہ ہے ساتھ کی مسلمانون کی اونکی ساتھ نکلی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ بازرہی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
اونکو پیچھا کرنے سے بسبب واقع ہونے خلاف کی درمیان اہل اسلام اور اہل دمشق کے بابت گیہون اور جو کی جو بکثرت
شہر مین پایا گیا تھا پس مسلمانون نے کہا کہ اسکے مالک ہم ہین اور اہل دمشق نے کہا کہ یہ مال ہمارا ہی ابو عبیدہ بن الجراح رض
نے کہا کہ یہ مال اہل دمشق کا ہی اور داخل ہی انکی صلح مین اور قریب تھا کہ واقع ہو وے فساد درمیان پھر درمیان خالد بن
الولید اور پھر درمیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کی اور متفق ہوئی رای سب مسلمانون کی اس بات پر کہ لکھا جاوے
اس مقدمہ مین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور اس حال سے اونکو خبر نہ تھی کہ بروز فتح دمشق کی حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال فرمایا ہی **عطیہ** بن عامر سلکی نے **بیان** کیا ہی کہ مین کھڑا تھا باب الجابیہ پر اور ہو گئے
جبکہ توما اور ہربیس روانہ ہوئے اور اونکے ساتھ ہرقل کی بیٹی تھی پس دیکھا مین نے ضرار بن الازور رض کو اس حال سے
کہ دیکھتی تھی وہ قوم کی طرف گوشہ چشم سے ساتھ غضب کی اور دانتہ پر دانت پیستی تھے مثل حسرت زدہ کی اوس چیز پر جو
جاتی رہی اوس سے پس کہا مین نے کہ اے بیٹے ازور کے کیا باعث ہی کہ مین تمکو مثل حسرت زدون کی دیکھتا ہون کیا
اللہ تعالی کے نزدیک اس مال سے زیادہ نہین ہی پس کہا ضرار رض نے قسم ہی خدا کی کہ نہین ہی آرزو میری لوٹ کی طرف اور
نہین افسوس ہی مجھکو مگر اونکی جانی اور رنج پہنچ پہنچے اور برا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو کام مسلمانون کی ساتھ کیا
پس کہا مین نے اے بیٹے ازور کے نہین ارادہ کیا امین الامتہ نے اس معاملہ مین مگر بچانا خون آدمیون کا اور
راحت پانا اونکا مشقت لڑائی سے اور نگاہ رکھنا ایک مرد کا افضل ہی اللہ تعالی کے نزدیک اوس چیز سے جس پر آفتاب
طلوع کرتا ہی اور اللہ غالب اور بزرگ نے رکھدی ہی مسلمانون کی دلون مین رحمت اور مہربانی کو اور دور کر دیا ہے
اوسکو کفار کے دلون سے اور فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی بعض کتابون اوتاری ہوئی مین اَنَا اللّٰہُ الرَّبُّ الرَّحِیْمُ
لَا اَرْحَمُ مَنْ لَا یَرْحَمُ اور فرماتا ہی وَالصُّلْحُ خَیْرٌ تو ضرار بن الازور نے کہا قسم ہی اپنی جان کی تم سچ کہتے ہو
ولیکن گواہ رہو تم اس امر پر کہ مین تحقیق نہ رحم کرونگا اوس شخص پر جسنے اللہ تعالی کی واسطے جورو اور لڑکا قرار دیا ہی
پھر ارادہ کیا خالد بن الولید نے پیچھا رہنے کا توما کی تعاقب سے پس نہین آمادہ کیا اونکو اس امر پر مگر ایک شخص نے اہل دمشق
سے جو خالد بن الولید کے پاس تھا اور وہ شخص بڑا شہسوار تھا رومیون سے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان**
کیا ہی کہ **واثلہ** بن الاسقع نے کہا ہی کہ مین لشکر دمشق مین خالد بن الولید کے ساتھ تھا اور مقرر کیا تھا
اونہون نے مجھکو اوس گروہ پر جو گشت مین رہتا تھا ضرار بن الازور کے ساتھ باب شرقی پر تھا اور درمیان باب السلامہ اور درمیان
باب فرادیس اور پھر باب الجابیہ اور پھر باب کیسان اور پھر باب الصغیر تک اور یہ معاملہ قبل فتح دمشق کے تھا
پس اوسی حالت مین کہ ہم لوگ ایک شب گشت کر رہے تھے چاندنی رات مین اور نزدیک ہو گئے تھے باب کیسان کے

کر دفعتہً سنی ہمنے آواز دروازے کی پس ٹھہر گئے ہم اور اوسیوقت کھولا گیا دروازہ اور نکلا اوس سے ایکسوار پس
نہین تعرض کیا ہمنے اوس سے یہانتک کہ نزدیک ہوا ہمسے اور پکڑ لیا ہمنے اوسکو اور کہا اوس سے کہ اگر تو کچھ بولیگا تو ہم تیری
گردن مارین گے اور اوسیوقت وہ سوار اور دروازے سے نکلا احتیاطاً دروازے پر ٹھہر گئے اور پکارتے تھے اوسکا
نام لیکر جسکو ہمنے پکڑ لیا تھا پس کہا ہمنے اوس سے کہ بات چیت کر اونسے یہانتک کہ آوین وہ دونون پس کہا اوسنے
اون دونون سے زبان رومی مین کہ چڑیا جال مین پھنس گئی پس جانا اونہون نے کہ وہ گرفتار ہو گیا اور پلٹ کر
بعجلت داخل ہو گئے دروازے مین اور بند کر لیا اوسکو پس ارادہ کیا ہمنے اوس قیدی کے مار ڈالنے کا مگر بعض لوگون نے
ہم مین سے کہا کہ نہ مارو اوسکو جبتک کہ لیچلین ہم اوسکو اپنے سردار کے پاس تاکہ اپنی رای سے وہ جو چاہے کرین
پس جب دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اوسکو پوچھا تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین بطارقہ اور ملوک سے ہون اور
مین نے قبل تمہارے محاصرہ کرنیکے ایک عورت اپنی قوم کے ساتھ شادی کی تھی اور اوسکو مین دوست رکھتا تھا پس
جب بڑھ گیا زمانہ محاصرے کا درخواست کی مین نے اوسکے گھر والون سے کہ اوسکو میرے پاس رخصت کرین پس انکار کیا اونہون نے
اور کہا کہ ہم ایسے کام مین مشغول ہین کہ اونکو رخصت نہین کر سکتے ہین اور مین دوست رکھتا تھا اس امر کو کہ اوس سے
ملاقات کرون اور ہم لوگون مین بازیون کی جگہہ مین مقرر تھین کہ کھیلتے تھے ہم اونمین پس مین نے وعدہ کیا اور کہلا بھیجا مین نے
اوسکے پاس کہ نکلکر آوے وہ اون بازی گاہون مین پس آئی وہ اور گفتگو اور درخواست کی اوسنے مجھسے کہ نکلون مین
اوسکو ساتھ لیکر دروازے شہر کی طرف پس نکلا مین دروازے سے تاکہ دریافت کرون مین خبر تمہاری پس پکڑ لیا مجکو
تمہارے ساتھیون نے اور نکلا میرا ساتھی اور وہ عورت پس پکار کر کہا مین نے کہ چڑیا جال مین پھنس گئی اور ڈرایا مین نے
اوسکو اس خوف سے کہ قید نکر لیوین تمہارے ساتھی اوس عورت کو اور اگر اوسکے سوا کوئی اور ہوتا تو مجھپر آسان تھا یہ امر
پس خالد بن الولید نے اوس سے کہا کہ کیا منظور ہے تجکو اختیار کرنے دین اسلام مین اور اگر داخل ہونگا مین شہر مین
تو نکاح کرونگا مین تیرا اوسکے ساتھ اور اگر انکار کریگا تو قبول کرنے دین اسلام سے تو مار ڈالونگا مین تجکو پس اختیار کیا اوسنے
دین اسلام کو اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑتا تھا وہ ہمارے ساتھ ہو کر سخت لڑائی پس جب داخل ہوئے ہم شہر مین اور وہی صاحب
آیا وہ شخص دراثنا ایکہ تلاش اور طلب کرتا تھا اپنی زوجہ کو پس کہا لوگون نے اوس سے کہ اوس عورت نے کپڑے
راہبون کے پہنے ہین اور راہبہ ہو گئی ہے سبب اس رنج کے تیری حال پہ پس آیا وہ بیچارہ کنیسے کے اور دیکھا اوسکی طرف
پھر اوس عورت نے نہین پہچانا اوسکو پس پوچھا اوس نے کہ کس چیز نے تجکو راہبہ بنایا ہے اوسنے کہا کہ سبب یہ ہے کہ مجکو
محبت تھی اپنے شوہر کے ساتھ یہانتک کہ پکڑ لیا اوسکو اہل عرب نے پس مین اوسکے رنج مین راہبہ ہو گئی ہون پس کہا
اوس شخص نے کہ مین ہی تیرا شوہر ہون اور داخل ہوا ہون مین دین اہل اسلام مین اور تو میری ذمہ داری مین ہے پس

جب سنا اوسنے یہ کلام کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی ایسا کبھی نہوگا اور نہیں ہے تیرے واسطے کوئی طریق میرے ملنے کا اور چلی گئی
وہ ساتھ توما اور ہربیس کے پس جب دیکھا اوس شخص نے اوسکے باز رہنے کو آیا خالد بن الولید کے پاس اور اونسے شکایت
اس معاملے کی کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے شہر کو براہ صلح کے فتح کیا ہے اور کوئی راہ تیرے واسطے
اوسکے ملنے کی نہیں ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ معلوم کیا اوس شخص نے کہ خالد بن الولید اونکے تعاقب کا ارادہ
رکھتے ہیں پس کہا اونسے کہ میں تمہارے ساتھ چلونگا شاید کہ اون تک پہونچ جاؤن اور ٹھہرے خالد بن الولید چوتھے
دن تک بعد نکل جانے توما وغیرہ قوم کے اور وہ نہیں روانہ ہوے تھے پس آیا وہی شخص خالد بن الولید کے پاس اور کہا کہ
اے سردار ارادہ کیا تھا تمنے روانگی کا بتعاقب اون دونون ملعونون کے اور لینے اونکے مال و اسباب کا خالد بن الولید نے
کہا ہان اوسنے کہا پس کس چیز نے تمکو روک رکھا ہے اس ارادے سے خالد بن الولید نے کہا کہ دور نکل جانا قوم کا اور
ہمارے اونکے بیچ میں چار دن اور راتیں گذر چکی ہین اور وہ جاتے ہین ڈر کی چال ہے اور کوئی راہ ہمکو اون تک پہونچنے کی
معلوم نہیں ہوتی ہے پس کہا اوس شخص نے اور نام اوسکا یونس تھا کہ اے سردار اگر باز رہنا تمہارا اس ارادے سے
بسبب بعد اور دوری کے تمہارے اونکے بیچ میں ہے پس میں جانتا ہون اس ملک کی زمین کو اور تمہارے ساتھ چلونگا
راہ بیچ میں لیجاؤنگا تم اونہیں اگر چاہا اللہ تعالے نے اور میں یہ ضرور کرونگا تاکہ مالک ہوجاؤن اپنی زوجہ کا پس میل کیا
خالد بن الولید نے اوسکے قول کی طرف اور کہا اے یونس آیا جانتا ہے تو راہ اور بتا سکتا ہے ہمکو اوسنے کہا ہان لیکن یہ حکم ہے
لباس قوم لخم اور جذام کے اور یہ لوگ عرب نصرانی تھے اور لیا زاد راہ کو پس ایسا ہی کیا مسلمانون نے اور ساتھ لیا خالد
بن الولید نے لشکر زحف کو اور وہ چار ہزار تھے اور حکم کیا اونکو کہ چلاو اور سوار ہوے تیز رو گھوڑون پر اور ہلکا کرو بار زاد راہ کے
پس ایسا ہی کیا اونہون نے اور روانہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور وصیت کی ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو
واسطے شہر دمشق کے زید بن طریف نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوے ہم اور یونس ہمارے آگے تھا اور توما کی قوم کا
حال یہ تھا کہ نہیں گرا کوئی اونٹ اور خچر اوسکے ساتھ کا راستے میں مگر یہ کہ چھوڑ دیا اوسکو اور نہیں رکا اونکے ساتھ کا کوئی
مگر یہ کہ کوچیں کاٹ ڈالیں اوسکی اور ہم لوگ برابر رات دن چلتے تھے اور نہیں ٹھہرتے تھے مگر وقت نماز کے یہانتک کہ
گذر گئے نشان چلنے قوم کے پس بڑا جانا ہمنے اسکو اوسکے معاملے میں پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے یونس تیرا حال بگڑ
مقدمے میں کیا ہے اوسنے کہا کہ اے سردار چلے چلو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالے سے کس واسطے کہ قوم روانہ ہوئی ہے [illegible]
تمسے پس نکل گئی ہین وہ راہ سے اور لی ہے اونہون نے راہ پہاڑون اور گھاٹیون کی اور تم عنقریب ہوگے ملنے والے اونسے
اگر چاہا اللہ تعالے نے پھر چھوڑ دیا یونس نے راہ کو اور لیا چھپی ہوئی اور پوشیدہ راہیں ضحاک بن سفیان نے
بیان کیا ہے کہ روانہ ہوا یونس ہم لوگون کو لیکر ایسی راہ سے جسمیں بات تھی [illegible] کہ نہیں حکمت تھی [illegible] اور
گذرنا اوس [illegible] ناگواری گذرتے تھے ہم وہان پر ساتھ گھوڑون کے اور ہم دیکھتے تھے خود کو [illegible]

گھوڑون کی پیرون سے گتھڑے ہوئے سے اور نعل اونکی علیحدہ ظاہر ہوتی جاتی تھی موزون سے اور موزے ہمارے پیرون کی پارہ پارہ
ہو گئے تھے یہانتک کہ نہین باقی رہین مگر پنڈلیان اوسکی عباد بن سعید الحضرمی نے بیان کیا ہے کہ تھا مین
اوس دن ساتھ خالد بن الولید کے اور تھا ہمارے ساتھ یونس رہبر پس قسم ہے خدا کی کہ تھی میرے پاس دو موزے چمڑے کے
کہ اونمین نعل یمانی لگایا تھا مین نے اور بسبب اونکی مضبوطی کے مین اپنے دل مین یہ کہتا تھا کہ وہ برسون میرے پاس
رہینگے پس قسم ہے خدا کی کہ باقی رہی اوس رات کو پنڈلی موزون کی میری پنڈلیون مین اور مین ڈرتا تھا اوس چیز سے
جو لاحق ہوئی تھی مجکو شدت درشتی پہاڑون اور اوسکے دشوار ہونے سے یہانتک کہ دیکھا مین نے اہل عرب کو
شکایت کنندہ ایک دوسرے سے اور وہ کہتے تھے کہ کاش راہبر ہمکو کھلی ہوئی اور درمیان راہ چلتی ہوئی پر لیجاتا
پس نہین کٹی وہ رات یہانتک کہ کاٹا ہمنے شدت راہ کو پس جب نکلے ہم دیکھا ہمنے نشان قوم کو کہ آگے ہمارے گئی ہین
بھاگی ہوئی پس خالد بن الولید نے کہا کہ بچ گئے اور نجات پائی اونہون نے اپنی جانون سے پس کہا یونس راہبر نے
کہ مین امید رکھتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی کہ باز رکھے اونکو یہانتک کہ ملجاوین ہم اونمین اگر چاہا اللہ تعالی نے
پس جلدی کرو تم میرے ساتھ پس جلدی کی خالد بن الولید نے اور کہا مسلمانون سے کہ جلدی کرو چلنے مین رحمت
کرے اللہ تم پر مسلمانون نے کہا کہ اے سردار سختی چلنے کی اور دشواری راہ کی تنگی مین ڈالا ہے ہمکو پس راحت دو ہمکو ایک ساعت
یہانتک کہ راحت حاصل کرین ہمارے گھوڑے اور چارپائے ہم اونکو خالد بن الولید نے کہا چلو تم اللہ تعالی کا نام لیکر
وہی سیر کرانیوالا ہے اور کوشش کرو اپنے دشمن کی طلب مین پس روانہ ہوے وہ لوگ اور راہبر اونکے سامنے تھا اور اسیطرح
چلے جاتے تھے اور راہبر یہ کہتا تھا کہ نہین داخل ہوئے ہین ہم کسی شہر مین شہرون روم سے مگر یہ کہ گمان کرتے ہین وہانکے
لوگ ہمکو عرب نصرانی اور قوم غسان اور لخم اور جذام سے یہانتک کہ قطع کیا راہبر نے ہمارے ساتھ جبلہ اور لاذقیہ کو
اور پہونچا وہ کنارے دریا کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قدم قوم کو اور قوم نے چھوڑ دیا تھا راہ انطاکیہ کو اور نہین
داخل ہوئی تھی وہان بخوف ہرقل بادشاہ کے پس متحیر کیا یونس راہبر حیرت زدہ ہو کر اپنے کام مین اور گیا ایک گانون مین
جو اوس جگہ پر تھا اور پوچھا بعض گانون والون سے پس بیان کیا اونہون نے کہ پہونچی ہرقل بادشاہ کو یہ خبر کہ توما
اور ہربیس نے شہر دمشق کو مسلمانون کے سپرد کر دیا پس غصہ اور غضبناک ہوا بادشاہ اون دونون پر اور نہ چاہا اوسنے
کہ آوین وہ دونون اوسکے پاس اور یہ امر اوسنے اسواسطے کیا ہے کہ وہ بھیجا کرتا ہے جماعتون اور لشکرون کو اور روانہ کرتا ہے
اونکو بجانب یرموک کی پس ڈرا وہ اس امر سے کہ بیان کرینگے توما اور ہربیس خبر اوسکی فوج سے حالات اونکی وفا
شجاعت اور بہادری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پس ضعیف ہو جاوینگے دل اونکے پس کہلا بھیجا اوسنے توما اور ہربیس
کو کہ روانہ ہو تم مع اپنے ساتھیون کے بجانب قسطنطنیہ کے پس انحراف کیا اونہون نے انطاکیہ سے اور گئے ہین وہ بارادہ
اونکا ہم سے تھے پس جب معلوم کیا یونس نے کہ قوم پھر گئی انطاکیہ کی راہ سے اور لیا اونہون نے راستہ دریا کا پیچھا جاننا اونکا واپس کرو

اور ڈر اسلمانون کے واسطے پس ٹھہر گیا حیرت زدہ ہوکر اپنے کام مین اور واقع ہوا یہ معاملہ صبح کو روز شنبہ پہلی غرہ ماہ
رجب مین راوی نے بیان کیا ہے کہ صبح کی نماز پڑھی خالد بن الولید نے لوگون کے ساتھ بعدہ ارادہ سوار ہونیکا
کر دفعتہً اونہون نے اثر شکستگی اور عجز یونس مین دیکھا پس کہا اوس سے کہ کیا حال ہے تیرا تجھے اے یونس اوسنے کہا کہ اے
سردار قسم ہے خدا کی کہ فریب اور دھوکھے مین آکر جرات دلایا مین نے تمکو اور پہونچایا مین انتہا کو طلب دشمن مین اور
نہ ملی کچھ تمکو اس سے یہ مین وہ چیز جسکو طلب کرتے ہو تم اور جاتی رہی تمہارے ہاتھ سے دشمنان خدا کی اور بال ورثہ
اونکے ساتھ کہ خالد بن الولید نے کہا کہ کیونکر جانا تو نے اس بات کو اوسنے کہا کہ مین نے پیروی کی اونکے نشان قدم کی اس جگہ
تک با امید پہونچنے اور پانے کے اونہین بمقام سوریہ کہ پس جب دیکھا اور جانا مین نے کہ نکل گئے وہ اسراہ سے معلوم ہوا
مجکو کہ نجات پائی اونہون نے اپنے جانون اور مالون سے اور بیان کیا مجھسے ایک دہقانی نے کہ بادشاہ نے منع کیا اونکو الطاکیہ
مین جانے سے اس وجہ سے کہ رعب مسلمانون کا ڈالین اوسکے لشکر مین اور حکم دیا اونکو قسطنطنیہ کی طرف جانیکا اور واقع
ہوا ہے تمہارے اور انکے بیچ مین بڑا پہاڑ اور تم قریب شہر ہرقل اور مجمع اوسکے لشکر کے ہو جسکو وہ بھیجنے والا ہے تمہارے ساتھ
لڑنے کو اور مین ہو ڈرتا کہ ہر دن تمہارے واسطے اس خیال سے کہ چھوڑ دو گے تم اس پہاڑ کو پس پشت اپنے حال یہ ہے آئندہ جو
حکم تمہارا ہو اور مجکو بے حکم ہو گئے وہ مین کہ انکا ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے خالد بن الولید کو
کہ بعد سننے اس کلام کے رنگ اونکا مثل خضاب کی ہو گیا اور گمان کیا مین نے کہ یہ امر بسبب بے صبری اور رنج کے
ہوا ہے حال انکہ بیرست دیکھا وہ اپنے تئین پس کہا مین نے کہ اے سردار کس چیز کا ارادہ کیا ہے تم نے کسواسطے کہ مین تمکو
دیکھتا ہون ملال اور مجکو جا ہوا اپنے کام مین باز رہے اور سکے کر بیٹھے پس کہا اونہون نے کہ اے ضرار قسم ہے خدا کی کہ
نہین ہے خوف موت اور قتل سے ڈرا اس بات کا ہے کہ لا کر جاوین کے مسلمان بروز قیامت کو میرے ساتھ اور مین نے دیکھا ہے قبل فتح
دمشق کے ایک خواب جسنے خوف دلایا مجکو اور مین منتظر اوسکی تعبیر کا ہون اور مین امید رکھتا ہون اللہ تعالیٰ
سے کہ بہتر کرے اوس خواب کو میرے واسطے اور مدد اور غلبہ دیوے ہمکو دشمنون پر پس کہا مسلمانون نے کہ جو دیکھا
تمنے خیر ہے اور ہوگا خیر اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کیا دیکھا ہے تمنے کہا خالد بن الولید نے کہ گویا ہو مین اور مسلمان
ایک جنگل بے پانی گھاس مین اور ہم اوس مین چلے جاتے ہین پس ہم اسی حال مین تھے ناگہان دیکھا مین نے ایک گروہ
حارون وحشی کا کہ تھے اجسام اونکے بڑے اور لمبی تھین خلقتین اونکی اور اچھی دکھائی دیتی تھین جلدین اور
بال اونکے اونہون نے کسی کی تکلیف اور قریب آگئے ہمارے ساتھ ہمارا اور بار کو اپنے پاؤن
اور ہمنے با اپنے گھیر لیا اور بار کو رستے ہم اونکو اپنے نیزون سے اور تلوارون سے اور نہین کرتے تھے
وہ اندیشہ اوس اذیت سے جو اونپر پہونچتی تھی ہم ولوگ ایسا ہی کرتے تھے یہانتک کہ تنگ مین
پڑے ہم اور ہمارے گھوڑے پس کو اور گویا مین آیا اپنے ساتھیون کے پاس اور جدا کر دیا مین نے اپنے ساتھیون کو

اونپر چارون طرف جنگل مین اور حملہ کیا ہم سبھون نی اونپر ہر طرف سے پس بھاگی وہ ہماری سامنی ہو کر بجانب تنگ
جگہون ٹیلون اور اپنی گھرون اور پشتون کی پس نہ قادر ہوسکی ہم مگر تھوڑون پر اونمین سی پس اوسی حالت مین کہ ہم پکاتی
اور بریان کرتے تھی اونکو اچھی اچھی گوشتون کو کہ میٹھی وہ بطلب پنیر اونکی کے ہمسے پس جب دیکھا مین نی اونکی طرف کہ
نکلی وہ تنگ جگہون اور اپنی گھرون سی پکار کر کہا مین نی مسلمانون سی کہ سوار ہو تم انکی طلب مین برکت عطا فرماوے
اللہ تعالی تم مین پس سوار ہوی مسلمان اپنی گھوڑون پر اور سوار ہوا مین بھی ساتھ اونکی اور پیچھا کیا اونکا یہانتک کہ جاپہنچے
ہم اونپر اور شکار کیا مین نی اونمین سی ایک اونٹ کو جو سبکی آگی اونمین تھا اور مسلمان قتل کرتے اور شکار کرتے تھے
پس نہین ناپدید ہوی اونمین سی مگر تھوڑی پس اوسی حالت مین کہ مین خوش تھا اونکی شکار کرنے اور پکڑ لینے سی اور ارادہ رکھتا تھا
مین پلٹ جانیکا مع مسلمانون کی بجانب اونکی وطنون کی کہ دفعتہً گرا دیا مجکو میری گھوڑی نی پس اوڑ گیا میرا عمامہ میری سرسے
اور خواہش کی مین نی اوسکی لینے کی اور سست اور تعب مین ہو گیا مین اوسکی سبب سے پس خبردار اور بیدار ہو گیا مین بعد
دیکھنی اس خواب کی اور مین ڈرا اور گھبرایا ہوا تھا پس ہی کوئی ایسا جو تعبیر بیان کری اسواسطے کہ میری نزدیک تو یہی تعبیر
خواب کی ہی جسمین ہم سب مبتلا ہین پس دشوار گذرا یہ امر مسلمانون پر اور خالد بن الولید اپنی دل مین قصد چلنی کا رکھتی
پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نی کہ تو اتا اور غور سے ہوش تو یہی لوگ ہین جنکی طلب مین ہم ہین کہ اونکی
سبب سے ہم ڈالی گئی ہین محنت اور رنج مین اور گرنا تمہارا زمین کی طرف پس یہ ایک کام ہے تمہاری گھوڑی کا کہ وہ جاوے
بلند سی پست جگہ کی طرف اوتریگا اور گرنا تمہارے عمامی کا سر سی پس عمامی تو تاج اہل عرب کی ہین اور اوڑ جانا اوسکا ایک بلا ہی
کہ لاحق ہوگی تمکو خالد بن الولید نی کہا سوال کرتا ہون مین اللہ تعالی سی اس امر کا کہ اگر ہے یہ خواب اور تاویل اوسکی حق پس
ظاہر کری اللہ تعالی اوسکو ہماری امورات دنیاوی مین اور نہ کری اوسکو امورات آخرت سی اور اللہ تعالی سی طلب اعانت
کرتا ہون مین اور اوسی پر بھروسا ہی سب کامون مین پھر کہا خالد بن الولید نی کہ اے شہسواران مسلمین یہ تحقیق مین نہ مالک
ہون مگر اپنی جان کا اور اوسکو مین نی اللہ کی راہ مین قید کیا ہی پس آیا ہوسکتا ہی تمسے یہ کہ ارادہ کرو تم لوگ بیچ طلب
اس گروہ کے پس یا تو اسمین ملی مین فتح اور دولت ہی یا وعدہ گاہ ہماری تمہاری ملنی کا بہشت ہی پس مسلمانون نی کہا کرو جو تم
ارادہ رکھتی ہو کہ ہم تمہاری ساتھ ہین مگر کچھ تھوڑی لوگون نی جنکو محنت اور رنج لاحق ہوا تھا برا جانا اس تجویز کو پھر آسکے
خالد بن الولید یونس راہبر کی پاس اور نام اوسکا خالد بن الولید نی نجیب رکھا تھا پس کہا اونہون نی کہ اے یونس آیا ہوسکتی ہی
کہ ہم لوگ چلکر ملجاوین گو قوم مین پس کہا اوسنی کہ بیشک تم ملجاوگی اونسے اور نہین ڈرتا ہون مین تمہاری واسطی مگر اس
امر کا کہ اگر جا نہین گی لشکر رومی تمہاری یہان آنیکو پس دوڑ پڑینگی تمپر ہر طرف اور ہر جگہ سی پس کہا خالد بن الولید نی اے یونس
ہماری ساتھ اے یونس بھروسا کرتا ہون مین اللہ غالب اور بزرگ پر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام سے
سینیکا شیر کی اور حق بیعت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ نہین کمی کی مین نی اونکی طلب اور تلاش مین پھر سوار ہوی وہ

اپنے گھوڑے پر اور سوار ہوے مسلمان اور چلا یونس راہبر اونکا آگے یہانتک کہ پہونچے وہ اونچی جگہ پر اور قطع کیا یونس نے مع مسلمانون کے جبل لگام کو اور وہ ڈھونڈھتا تھا نشان قوم کو اور دیکھتا تھا نشان قدم اونکا اور نشان اونکے جانورون کا پس جب آئی وہ رات جسمین ہمنے ارادہ کیا تھا کہ صبح کرینگے ہم قوم کے پاس برسا اور آیا ہمپر پانی مثل منھون مشک کے اور یہ امر موافقت اور مدد اللہ سے تھا ہمارے واسطے کہ روک رکھا تھا اوسنے قوم کو چلنے سے فروخ بن طریف نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اشارہ کرتے تھے آپسمین ایک دوسرے کو اور پانی برستا اور پڑتا تھا ہمپر بہت رات گئے تک پس جب روشنی صبح کی نمودار ہوئی اور ابر دور ہو کر کھل گیا اور نکلا آفتاب کہا یونس راہبر نے کہ ای سردار ٹھہرو تم یہانتک کہ دریافت کرون مین تمہارے واسطے خبر قوم کی کہ بیشک وہ ہمسے نزدیک جگہ مین ہین اور تحقیق مین نے سنا ہے شور وغل ونکا پس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہا آیا سنا ہے تونے آواز اونکی اوسنے کہا ہان ای سردار اور مین چاہتا ہون کہ مجھکو اجازت دو کہ جاؤن مین اور خبر اونکی لاؤن اگر چاہا اللہ تعالی نے **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہے کہ خالد بن الولید بڑے دیکھنے والے مکر اور فریب کے تھے پس متوجہ ہوے وہ ایک شخص کیطرف جنکا نام **مفرط** بن جعدہ تھا اور کہا کہ ای مفرط جاؤ تم نجیب کے ساتھ اور ہو تم مونس تنہا اوسکے اور لاؤ تم دونون خبر قوم کی پس مفرط نے کہا کہ اطاعت اللہ تعالی کی اور اطاعت تمہاری بخوشی منظور ہے پھر روانہ ہوے وہ دونون یہانتک کہ چڑھ گئے اوس پہاڑ پر جسکا نام **ابرش** ہے اور رومی اوسکو جبل بارق کہتے ہین **مفرط** بن جعد نے **بیان** کیا ہے کہ جب ہم دونون شخص پہاڑ کی چوٹی پر گئے دیکھا ہمنے اوسکی پشت پر ایک چراگاہ وسیع بہت ہری اور سبز کو اور دیکھا ہمنے اوسکے وسط مین جماعت قوم کو کہ بہتون کو اونمین سے اثر بارش کے پانی کا پہونچا تھا یہانتک کہ بھیگ گئے تھے کپڑے اور اسباب انکے اور گرم ہوا آفتاب اونپر پس خوش تھا اونھون نے اوسکے تلف ہوجانیکا اور نکالا اوسکو بار برداریون سے اور پھیلایا اوسکو میدان چراگاہ مین اور سو گئے اکثر اونکے بسبب شب کے چلنے اور اوٹھانے محنت اور بھیگنے پانی سے تمام رات پس جب دیکھا مین نے یہ حال بہت خوش ہوا مین اور اوترا پہاڑ کی چوٹی سے اور روانہ ہوا اور چلا مین بہت جلد اس غرض سے کہ خوشخبری سناؤن مین خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو ساتھ مال غنیمت کے اور چھوڑا مین نے اپنے ساتھی یونس کو پیچھے اپنے اور وہ دیکھ رہا تھا قوم کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مجھکو تنہا جلدی سے آتے وہ میری طرف اور گمان کیا اونھون نے کہ میرے ساتھی نے فریب کیا اور کہا اونھون نے مجھسے کہ کیا حال ہے تمہارے پیچھے ای مفرط کہا مین نے بہتر ہے اور مال لوٹ کا ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے اور قوم اس پہاڑ کے پیچھے ہین اور بھیگ گئے ہین وہ پانی سے اور حاصل ہوئی تھی اونکو راحت بسبب نکلنے آفتاب کے اور پھیلا دیا ہے اونھون نے اسباب اپنا پس کہا خالد بن الولید نے کہ بشارت دے اللہ تعالی تمکو ساتھ نیکی کے پھر دیکھے مین نے اونکے چہرے سے آثار خوشی کے پس وہ اسی حالت مین تھے کہ آیا یونس آپ کہا خالد بن الولید نے کہ بہتری ہے ای نجیب اونھے کہا بشارت ہو تمکو ای سردار اسواسطے کہ قوم نے بچایا اپنی جانون کو سبب ڈھینے الفالکیہ کے اپنی پشت پر اور جانا تھا اونھون نے کہ تم یہانتک اونکا پیچھا نکروگے لیکن وصیت کرو تم اپنے ساتھیون کو کہ جو شخص پہونچے میری زوجہ تک پس نگاہ رکھے اوسکو میرے واسطے کہ مین نہین چاہتا ہون مال لوٹ سے سوا اوسکے پس کہا خالد بن الولید

گروہ تیرے واسطے ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے تقسیم کیا اپنے ساتھیون کو چار گروہون پر اور سردار مقرر کیا ایکہزار سوار پر ضرار بن الازور کو اور ایک گروہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی کو اور ایک گروہ پر عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کو اور ساتھ رکھا اپنے ایک چوتھائی لشکر کو اور کہا سب سے کہ روانہ ہوا اللہ تعالی کی برکت اور اعانت پر اور احتیاط رکھو تم اس بات کی کہ نہ نکلو تم سب ایکدفعہ بلکہ نکلے ہر سردار تم مین سے اور اوسکے اور دوسرے سردار کے بیچ مین کچھ تھوڑا تفاوت ہو پھر متفرق ہو جاؤ تم قوم پر اور حملہ کرو تم سب یہانتک کہ حملہ کرون مین پس آگے ہوئے ضرار بن الازور اور نکلے وہ شگاف پہاڑ سے جو وہان تھا اور قوم مطمئن اور بیخبر تھی پھر پیچھے ضرار کے رافع بن عمیرۃ الطائی پھر پیچھے اونکے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما پھر خالد بن الولید سب کے پیچھے چلے یہانتک کہ پہونچے درمیان چراگاہ مین عبید بن سعید التیمی نے بیان کیا کہ تھا مین اوس جماعت مین جسمین خالد بن الولید تھے پس جب پہونچے ہم چراگاہ مین اور ظاہر ہوئی ہمکو خوبی اور تروتازگی اوسکی دکھائی دیا جاری ہونا اوسکے پانی کا اور رنگتین ریشمی کپڑون کی مابین زردی اور سرخی کے کہ خیرہ کرتی تھی آنکھ کو پس قسم ہے خدا کی قریب تھا کہ فتنہ اور آزمایش خدا مین پڑین ہم لوگ اوسکی اچھی دکھائی دینے سے اور باز رہین طلب جہاد سے پس کہا ایک شخص نے بنی تمیم سے مبارک ہے اللہ تعالی دنیا کا پس کون چیز ہے زیادہ جانیوالی اوسکی جانے اور اوسکے اولٹ پھیر سے پس ڈرو تم اس امر سے کہ میل کرو طرف دنیا کی کسواسطے کہ وہ بڑی فریب دینے والی اور بڑی مکارہ ہے پس سنا قول اوسکا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اوس شخص کی کلام سے اور کہا کہ سچا ہے تو قسم خدا کی سچی ہے قول مین پھر پکار کر کہا مسلمانون سے کہ طلب کرو دشمنان خدا کو اور خواہش کرو اونکی لڑائی مین اور اونکی ہلاکی مین اور نہ متوجہ ہو طرف غنائم کے کسواسطے کہ اگر اللہ تعالی نے چاہا تو وہ تمہارے ہی واسطے ہین اور نہین ہوتی ہے قوت اور طاقت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر باگ پھیری خالد بن الولید نے ساتھ اپنے ہمراہیون کے قوم پر مثل پھرنے شیر کے اپنے شکار پر اور دیکھا رومیون نے بطرف گروہ کے کہ نکلے اوسپر اور خالد بن الولید اونکے آگے ہین اور نشان فوج کا اونکے ہاتھ مین ہے پس جانا اونہون نے کہ وہ گروہ مسلمانون کا ہے پس پکارے اور فریاد کی اونہون نے کہ خراب اور ہلاک اور برباد ہوئے ہم اور رو رو اور پکار اتو مانے اپنے گروہ کو اور ہر سیب نے اپنے بطارقہ کو پس دوڑے وہ لوگ اپنے ہتھیارون کیطرف اور سوار ہوئے گھوڑون پر اور کہا بعض نے بعضون سے کہ یہ گروہ تھوڑا ہے جسکو بھیجا ہے مسیح نے تمہاری طرف اور کیا ہے اونکو غنیمت تمہارے واسطے پس دوڑو تم اونکی طرف اور اعتماد کرو اوپر مدد دینے صلیب کے پس رومی مسلح اور گھوڑون پر سوار ہوکر ٹھہرے ہیں قریب مالون کے واسطے باز رکھنے مسلمانون کے اوس سے اور وہ جانتے تھے کہ سوائے خالد بن الولید کے اور کوئی نہین ہے اور اوسیوقت ضرار بن الازور دکھائی دیے اونکو ایکہزار سوار سے اور ظاہر ہوئے بعد اونکے رافع بن عمیرۃ الطائی ساتھ ایکہزار سوار کے اور ظاہر ہوئے بعد اونکے عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور خوشنگار رہوا اور قصد کیا ہر فرقے نے ایک جانب قوم کے مثل مرغان تیز جنگل پرمیں کے اور تیر ہوا کی اور متفرق ہو گئی گرد اونکی اور ارادہ کیا الٹنے اوس چیز کا جو تم کو قبضے مین ہے اور بلند کیا اپنی آوازون کو ساتھ قول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے راوی نے بیان کیا ہے کہ بھاگ گئے گروہ

مسلمانون کی رومیون پر مثل تنہ ہوی بانی کی اور پکار کر کہا ہر ایک ملعون نی اپنی لوگون سی کہ لڑو تم واسطی اپنی نعمتون کی
پس نہو گا اس قوم کا کوئی مددگار اور نہ رہائی پاوینگے وہ اس جگہ سی کبھی پس منقسم ہوی اور بٹ گئی رومی بارادہ لڑائی مسلمانون کی ایک گروہ
ساتھ توما کی اور ایک گروہ ساتھ ہربیس کی پس پہلی شخص خالد بن الولید کی مقابلی اور لڑائی کو نکلا وہ توما تھا اور گرد اوسکی پانچ ہزار سوار مسلح
کہ نہین ظاہر ہوتی تھی اونسی سوای پتلی آنکھ کی اور بلندی تھی اونکی ساتھ اپنی دونون آنکھون کی ایک صلیب جواہر کی جڑی ہوئی سونی مین
پس پھری خالد بن الولید اوسکی طرف اور حملہ کیا مع اپنی ساتھیون کی اور کہا اوسکا نام لیکر ای دشمن خدا آیا تم اوس جاتی تھی اس امر کو
کہ تم نابود ہو جاوگی اور جاتی رہوگی ہماری ہاتھون سی اور اللہ تعالی نی لپیٹ دیا ہماری واسطی شہرون کو پس قصد کیا توما کا اور وہ کانا تھا کہ
ام ابان نی اوسکو کانا کر ڈالا تھا پس حملہ کیا خالد بن الولید نی اوسپر اور نیزہ مارا اوسکی دوسری آنکھ مین پس پھوڑ دیا اوسکی دوسری آنکھ کو
اور گرا دیا اوسکو گھوڑی سی اور حملہ کیا خالد بن الولید کی ساتھیون نی توما کی لوگون پر اور اوندھی ہو گئی صلیب پس قتل کرتی تھی مسلمان
اونکو جلدی جلدی پس واسطی اللہ کی تھا کام نیک عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا کہ وہ نہین مشغول ہوی سوای توما کی اور
سبب اوسکا یہ ہوا کہ جب دیکھا اونہون نی توما کی طرف کہ گرا وہ اوندھا ہو کر گھوڑی سی متوجہ ہوی اوسکی طرف اور چڑھی اوسکی سینی پر اور کاٹ لیا
سر دشمن خدا کا اور اوٹھا لیا سر کو اپنی نیزی کی نوک پر اور پکار کر کہا مسلمانون سی کہ مارا گیا دشمن خدا کا توما ملعون پس
طلب کرو تم ہربیس کو پس خوش ہوی مسلمان اس معاملی سی رافع بن عمیرہ الطائی نی بیان کیا ہی کہ تھا مین بیچ میمنہ
خالد بن الولید کی اور نکلا مین ساتھ اپنی گروہ کی اوس طرف جہان قوم اور اونکی اہل و عیال اور ذریت تھی پس دیکھا مین نی
رومیون کی عورتون کو کہ وہ ٹھہری ہوئی تھین لشبہ بازرکھتی تھین لوگون کو اپنی سی اور دیکھا مین نی ایک سوار کو کہ لباس
اوسکا مثل لباس رومیون کی تھا اور وہ اوترا اپنی گھوڑی سی اور لڑتا تھا ایک عورت رومی سی اور کبھی عورت اوسپر غالب
ہو جاتی تھی اور کبھی وہ عورت پر غالب ہو جاتا تھا پس نزدیک گیا مین اس ارادی سی کہ دیکھون وہ کون ہی اور تھا وہ یوس
راہبر اور لڑائی لڑرہا تھا اپنی زوجہ سی اور کشتی کرتا تھا اوس سی مثل کشتی لڑنے شیر کی اپنی مادہ سی پس چاہا مین نی کہ بڑھون اوسکی
طرف اور اعانت کرون اوسکی پس قصد کیا میری طرف دس عورتون نی کہ چلاتی تھین وہ سب گھوڑی پر تھین پس نکلا
ایک بڑا پتھر ایک عورت خوبصورت کی ہاتھ سی جو کپڑی ریشمی پہنی ہوی تھی اور پڑا وہ پتھر گھوڑی کی پیشانی مین پس توڑ مارا اوسنی
اپنی سر کو اور تھا وہ گھوڑا کہ حاضر ہوا تھا مین اوسکی سواری پر جنگ یمامہ مین ساتھ خالد بن الولید کے پس گر پڑا گھوڑا میرا اور
مر گیا پس کود پڑا مین پشت گھوڑی سی اور مین خشمگین تھا اوس عورت پر پس جلدی کیا مین نی اوسکی طلب مین پس بھاگی وہ
میری سامنی سی مثل ہرن شکاری کی اور پھرین اور بھاگین عورتین اوسکی پیچھے سی پس دوڑا مین اونکی پیچھے اور جا ملا مین اونمین
اور ارادہ کیا مین نی اونکی مار ڈالنی کا پھر باز رہا مین مار ڈالنی سی اور ڈرا مین نی اونکو اور دھمکایا اور نہین تھا ارادہ میرا متعلق
مگر اوس عورت سی جسنی میری گھوڑی کو مار ڈالا تھا پس نزدیک ہوا مین اوسکی اور بلند کیا مین نی تلوار کو چوڑان مین اوسکی سر کی
پس رکھ لیا اوسنی اپنی ہاتھ کو سر پر اور وہ کہتی تھی الغون الغون یعنی امان امان پس باز رہا مین اوسکی مار ڈالنی سی اور آگی بڑھا

قبضہ کرلیا اوسپر اور وہ بھاری کپڑی دیباج کی پہنے تھی اور اوسکی سر پہ لڑیان موتیون کی تھین پس قید کرلیا مین نی اوسکو اور
اون عورتون کو جو اوسکی ساتھ تھین اور باندہ لیا مین نی مشکین اون سبکی اور پیچھی کو پھرا اور دیکھا مین نی ایک ہزار دون کو جمع
بغیر سوار کی پس سوار ہوا مین اوسپر اور چاہا کہ پھرون لڑائی کی طرف پھر کہا مین نی قسم ہی خدا کی کہ نہ جاؤنگا مین جبتک
دریافت کرون کہ حال یونس راہبر کا کیا ہی پس ڈھونڈھتا تھا مین اوسکی جگہ کو کہ دفعۃً دیکھا مین نی اوسکو بیٹھا ہوا اور
زوجہ اوسکی سامنی اوسکی اور آلودہ ہی اپنی خون مین اور یونس روتا ہی اوسپر پس پکار کر پوچھا مین نی کہ کیا حال گذرا تیرا ای یونس
پس کہا اوسنی کہ یہ میری زوجہ ہی جسکی طلب مین آیا تھا مین کہ مجکو سوای اسکی اور خواہش نتھی اسواسطی کہ قسم ہی خدا کی کہ
مین اوسکو دوست رکھتا تھا پس جب دیکھا مین نی اوسکو کہا مین نی اوس سی کہ آگاہ ہو تو کہ پہونچ گیا مین تیری پاس
اور تو بھاگتی ہی میری سامنی سی پس کہا اوسنی قسم ہی حق مسیح کی کہ نہ یکجا ہونگی مین اور تو کبھی اور تو نی چھوڑ دیا ہی اپنی
دین کو اور داخل ہوا ہی دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور مین نی اپنی جان کو ہبہ کر دیا ہی واسطی مسیح کی اور مین جاتی ہون
قسطنطنیہ کو پس وہان جاکر راہبہ بن بیٹھونگی پھر باز رکھا اوسنی مجکو اپنی سی ساتھ لڑائی کی اور لڑا مین اوس سے یہانتک کہ
قابض ہوگیا اوسپر اور پکڑ لیا مین نی اوسکو پس جب دیکھا اوسنی یہ حال نکالی اوسنی ایک چھری جو اوسکی پاس تھی اور
ماری اوسنی اپنی سینی مین اور گر پڑی اور مر گئی پس مین روتا ہون اوسپر بسبب شدت خواہش ور شوق کی اوسکے ساتھ عامر
بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ مین رو دیا یونس کی باتون سی اور کہا مین نی کہ اللہ بزرگ نے عوض دیا ہی
تجکو وہ چیز جو بہتر اور خوبصورت ہی اوس سی اور وہ کپڑی ریشمی اور لڑیان موتیون کی اور کنگن سونی کی پہنی ہی اور مثل چاند
کی چہرہ اوسکا چمکتا ہی پس لی تو اوسکو بعوض اپنی زوجہ کی پس کہا یونس نی وہ کہان ہی مین نی کہا کہ یہ میری ساتھ ہی پس جب
دیکھا یونس نی اوسکی طرف اور اوسکی زیور کو اور ظاہر ہوا حسن وجمال اوسکا گفتگو کی اوس سی زبان رومی مین اور پوچھا
حال ایک گھڑی تک اور وہ روتی تھی پھر متوجہ ہوا یونس میری طرف اور کہا کہ آیا جانا تمنے کہ یہ کون ہی مین نی کہا کہ
مین نہین جانتا ہون اوسنی کہا یہ بیٹی ہرقل بادشاہ اور زوجہ توما کی ہی اور مجھسا آدمی اوسکی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور
ضرور ہرقل خواستگار ہوگا اوسکا اپنی لوگ لیکر اور اوسکی عوض مال دیگا تمکو پس کہا مین نی اوس سی کہ اب تو یہ تیری واسطی ہی
اور نہ اسکی واسطی پس لیلیا اوسنی اوسکو اور مسلمان اوسوقت ایسی لڑائی مین مصروف تھی جس سی زیادہ نہین ہوسکتی
اور بعض یکجا کرتی تھی کپڑی ریشمی اور اسباب ومال کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **روایت** کی ہی کہ اسی وجہ سی
اس برج کا نام **برج الدیباج** رکھا گیا اور اسی نام سی ابتک مشہور ہی اور وجہ تسمیہ و شہرت اس نام کی یہ ہی کہ کوئی اہل
عرب جس وقت کسی کی پاس کپڑا دیباج کا دیکھتا تھا تو اوس سی پوچھتا تھا کہ یہ کہان سی ملا تمکو پس وہ شخص جواب مین
کہتا تھا کہ یہ مال غنیمت برج الدیباج کا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ کھو دیا اور گم کیا مسلمانون نی
اپنی سردار خالد بن الولید کو اور نہ دیکھا کہین نشان اونکا پس سخت گھبرائی اور بے چین ہوئی وہ لوگ اونکی واسطی

انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ جب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ روانہ ہوے بطرف مرج الدیباج کی بطلب مال غنیمت
دمشق کی اور پہونچے وہان چار ہزار سوارون سے پس مار ڈالا اونہون نے توما کو اور قید کیا اوسکی بطارقہ کو اور لوٹا بڑا مال اور جاتا رہا تھا
ہربیس اونکے ہاتھ سے اور صورت یہ ہوئی کہ خالد بن الولید نے ڈھونڈھا اوسکو جنگگاہ مین پس نپایا اوسکو اور قصد کیا اوسکی
تلاش کا پس اوسی حالت مین کہ خالد بن الولید گرد اوسکے تھے لشکر روم مین اور قتل کرتے تھے لوگون کو اور زمین پر گراتے تھے
دلیرون کو کہ دفعۃً دیکھا اونہون نے ایک گبر بھاری ڈیل ڈول سرخ رنگ بڑی داڑھی والے کو اور وہ بھاری کپڑے دیباج کے
پہنے تھا اور کپڑون کے اوپر لوہا تھا پس خالد بن الولید نے جانا کہ وہی ہربیس ہے پس دوڑایا اپنے گھوڑے کو اوسکی طرف اور سخت
حملہ کیا اوسپر اور شدت سے خواہشگار ہوے اوسکی تاکہ مار ڈالین اوسکو اور گبر نے جب نگاہ کی اونکی اور اونکی حملہ کی طرف پس بھاگا
اونکے سامنے سے اور خالد بن الولید نے پیچھا کیا اوسکا اور گبر نے چکر کھایا اونکے سامنے سے پس چھویا خالد نے اوسکی پشت پر نیزے کو زور سے
اور اوسیوقت جھکا وہ بجانب زمین کی اپنے جانور سے اور گر پڑا سر کے بھل اور جا پڑے اوسپر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مثل شیر
غضبناک کی اور وہ کہتے تھے کہ سختی ہو تجھپر اے ہربیس آیا جانتا تھا تو نے کہ جاتا رہیگا تو میرے ہاتھ سے اور وہ کافر زبان عربی سمجھتا تھا
پس فریاد کی اوسنے کہ اے عربی مین ہربیس نہین ہون پس چھوڑ دو اور نہ مار ڈالو مجھکو یہانتک کہ دون مین اپنے عوض مین وہ چیز کہ
کہ خوش ہو جاویگا دل تمہارا اوس سے اور جو کچھ مجھسے مانگوگے وہ تمکو دونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ سختی ہو تجھپر نہوگی تجکو
رہائی میرے ہاتھ سے جبتک کہ بتا دیگا تو ہربیس کو پس نہین ہے میری آرزو سوائے اوسکے اور بتحقیق مار ڈالا اللہ تعالی نے میرے ہاتھون
سے توما کو اور مین امید رکھتا ہون کہ ملجاونگا ہربیس سے پس اگر راہ بتا دیگا تو مجھکو بطرف ہربیس کی چھوڑ دونگا مین تجکو بدون
عوض و مال کے پس کہا اوس کافر نے کہ خوش ہو تم اے برادر عربی کہ بتحقیق پہونچے تم اپنی مراد کو لیکن مین چاہتا ہون کہ لیلون
تمسے عہد اور اقرار اس امر کا کہ جسوقت راہ بتا دون مین تمکو بطرف ہربیس کی چھوڑ دو تم راستہ میرا پس خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ تیرے واسطے ایسا ہی ہوگا اگر چاہا اللہ تعالی نے بشرطیکہ راہ بتا دیگا تو مجکو اور آجاویگا ہربیس میرے قابو اور قبضے مین پس
کہا اوس گبر نے کہ اے برادر عربی یہ بات تو تمہاری غدر اور بیوفائی کی ہے اسواسطے کہ تمنے دی تھی امان پھر پیچھا کیا تمنے ہمارا اوس
جگہ تک کہ نہین جانتے تھے ہم اس امر کو کہ پہونچیگا وہان کوئی شخص تم مین کا اور تعاقب کیا تمنے اور لے لیا اوس چیز کو جو لیکر ہم
دمشق سے نکلے تھے اسوجہ سے کہ جاسوس تمہارے دمشق مین تھے پھر کہتے ہو مجھسے اسوقت کہ اگر قابو مین آجائیگا ہربیس تو چھوڑ دونگا
مین تیری راہ کو مگر کیونکر ذمہ دار ہون مین ہربیس کی گرفتار ہو جانے اور قابو مین آجانیکا اور ہربیس سے ہے قدرت رکھنے والا
اپنے حریفون پر اور یہ کلام تمہارا چاہتا ہے غدر اور بیوفائی تو پس خشمناک ہوے خالد بن الولید اوسکی کلام سے اور کہا کہ تیری
مان مرے آیا منسوب کرتا ہے تو ہمکو بطرف بیوفائی اور عہدشکنی کی حالانکہ نہین ہے یہ امر ہماری خصلتون سے کسواسطے کہ ہم اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہین جو نبی الرحمۃ اور شفیع الامۃ تھے جو ہم کہتے ہین پورا کرتے ہین اور جو ہم امانت رکھتے ہین
ادا کرتے ہین قسم ہے خدا کی کہ نہین نکلے ہم تمہاری تلاش مین مگر چوتھے دن اور اللہ غالب اور بزرگ نے آسان کر دیا ہمارے واسطے

دوڑے کو اور لپیٹ دیا ہمارے لیے دشواری شدید کو اور نہین کیا ہے مین نے تجھسے یہ کہ راہ بتادے مجھکو بطرف ہرمیس کی مگر جسوقت
کہ دکھائی دیگا وہ میری آنکھون مین لیا دونگا مین ہرمیس کو ساتھ مدد اللہ تعالی کی اور یہ امر میرے جی مین ہے اور قسم ہے حق بیعت ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ اگر راہ بتادیگا تو مجھکو اوسکی طرف تو چھوڑ دونگا مین تیرا راستہ بدون عوض مال کے پس جب سنا کافر نے یہ کلام
کہا کہ اے جوانمرد عرب کے اوٹھہ کھڑے ہو تم میرے سینے سے تاکہ راہبری کرون مین بجانب ہرمیس کے پس اوٹھہ کھڑے ہوے خالد بن الولید اوسکے
سینے پر سے اور راہ چلے کہ دیکھنے لگا کافر داہنے اور بائین پھر کہا اوسنے آیا دیکھتے ہو تم اس گروہ چڑھنے والے کو بلندی پر خالد بن الولید نے
کہا ہان اوسنے کہا کہ قصد کرو تم جماعت گروہ کا کہ ہرمیس مقدمہ اس گروہ کا ہے اور چمکنے والی اوسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی ہے پس مقرر کیا
خالد بن الولید نے ایک شخص کو قوم حمیر یا زبید سے جسکا نام اسد بن جابر تھا اور کہا اے اسد نگاہبان ہو تم اس گبر کے پس
اگر پہونچا دے یہ شخص مجھکو طرف ہرمیس کی پس چھوڑ دو اوسکے واسطے راہ کو اور اگر ہو وہ اپنے قول مین جھوٹا پس مارو گردن اوسکی
پس مقرر ہوے اوسپر اسد بن جابر پھر چھوڑ دیا خالد بن الولید نے باگ اپنے گھوڑے کی اور سیدھا کیا اپنے نیزے کو یہانتک کہ جا ملے ساتھ
اوس جماعت گروہ کی اور چلا کر آواز دی اور کہا کہ سختی ہو تمپر کہان ہے تمہارے لیے مجھسے نجات اور رہائی اور یہ دن کھینچے بال پیشانیون
ہے پس جب سنا ہرمیس نے اونکی آواز اور کلام کو جانا اوسنے کہ وہ بعض اہل عرب سے ہین اور طمع اور امید کی اوسنے اونمین پس ٹھہر گیا وہ
اور ٹھہر گئے گرد اوسکے سرہنگان مبارز اوسکے اور پوری تھی وہ لوگ ہتھیارون اور تلوارون اور عمودون سے اور نہین تھا کوئی اونمین مگر اہل
شجاعت اور دانشمندی کا پس حملہ شدید کیا خالد بن الولید نے اوسپر اور کہا سختی ہو تمپر آیا جانا تمنے کہ اللہ غالب اور بزرگ نہ قادر کریگا
ہمکو تمپر اور اوس چیز پر جو تمہارے پاس ہے اور نہ مالک کریگا ہمکو تمہارے مال و متاع کا مین شہسوار شدت کرنیوالا ہون مین لیسر دار ہون مین
خالد بن الولید ہون پھر نیزہ مارا ایک سوار کو اونمین سے پس گرا دیا اوسکو پھر مارا دوسرے کو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ
جب سنا ہرمیس نے کلام خالد بن الولید کا سست ہو گیا وہ زین گھوڑے پر اور فریاد کر کے پکارا اپنے لوگون کو کہ سختی ہو تمپر یہ وہ شخص ہے جسنے
اولٹ دیا ہے ملک شام کو ویران کی لوگون پر اور یہ مالک ارکہ اور تدمر کا ہے اور یہ سردار حوران اور بصری کا ہے یہ حاکم دمشق و اجنادین کا ہے تم
اوسکے تئین اسیر کر لیا تمنے اور مالک ہو گئے اس شخص پر پھر آوے گی عزت اور آبرو تمہاری جیسی کہ تھی اور پھرینگے شہر تمہارے واسطے اور
لیلوگے بدلا اون لوگون کا جو مار ڈالے گئے ہین تم مین سے پس تم اس شخص کو **راوی** نے بیان کیا ہے کہ طمع اور امید کی قوم نے خالد
بن الولید مین بسبب کمی اور تنہا ہونے اونکے اپنے ساتھیون سے اور مصروف تھے مسلمان بیچ لڑائی رومیون کی اور لوٹنے اونکے مالون کے اور
ہر شخص اونمین کا مشغول تھا اپنی ذات مین اور زیادہ ہو گئی تھی بلا رقہ گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے اسواسطے کہ وہ لوگ ایسے
پہاڑ دشوار گذار پر تھے کہ جسمین درخت بکثرت اور انبوہ تھے اور گھیر لیا تھا خالد بن الولید کو اوس چیز نے جسکے دفع کی قدرت اونکو نہ تھی
اور اوسوقت پاپیادہ ہوے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اور اوترے اپنے گھوڑے سے اور لی تلوار اور سپر اور صبر کیا اونکی مقابلے اور لڑائی مین
واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ جب اوترے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے سے کہا کہ ٹھیک ہوا
خواب تمہارا اے خالد اور امر کو مین نے نہین طلب کیا تھا اور جانا اونہون نے اپنے دل مین یہ کہ مین نے اس کام مین خطا کی اور

اپنے لڑکوں سے پس جب دیکھا اونہون نے خالد بن الولید کیطرف خوش ہوے اور دوڑے سلام کرتے ہوے اوپر پس خالد بن الولید نے جواب
سلام کا دیا اونکو اور شکریہ اونکے کاموں کا ادا کیا پھر بلایا خالد بن الولید نے اوس گبر کو جسنے راہ بتلایا تھا اور کہا کہ تو نے پورا کیا قول اپنا ہم اپنے
ہم چاہتے ہین کہ پورا کرین وعدہ اپنا تجھسے اسواسطے کہ واجب ہے اوپر تیرے واسطے خیر خواہی کرنا پس آیا منظور ہے تجھکو کہ ہو جاوے تو اصحاب مین
نماز و روزہ اور ملت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس ہو جاویگا اہل بہشت سے اوسنے کہا کہ مین اپنے دین کو بدلنا نہین چاہتا ہون پس
چھوڑ دیا خالد بن الولید نے اوسکو واسطے راہ کے نوفل بن عمرو نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے اوس گبر کو کہ سوار ہوا وہ اپنے گھوڑے پر
اور اکیلا چلا بطلب شہرون روم کے پھر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے حکم کیا مسلمانون کو ساتھ یکجا کرنے مال غنیمت اور قیدیون
کے اور یکجا کیا گیا وہ سب اونکے پاس پس جب دیکھی اونہون نے کثرت اوسکی شکر کیا اور تعریف ادا کیا واسطے اللہ تعالی کے اور بلایا اپنے راہبر
اور کہا تو یونس نجیب ہے پھر پوچھا اوس سے کہ کیا کیا تیری زوجہ نے پس بیان کیا اوسنے حال اپنی زوجہ کا پس متوجہ ہوے خالد بن
الولید اسطرف اوسکے پس کہا رافع بن عمیرۃ الطائی نے کہ اے سردار یہین نے گرفتار کیا ہے ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو اور یونس کو سپرد کیا ہے
بعوض اوسکی زوجہ کی پس پوچھا خالد بن الولید نے کہ کہان ہے بیٹی ہرقل کی پس لائی گئی وہ اونکے سامنے اور دیکھا اونہون نے
حسن و جمال اوسکا جو اللہ تعالی نے اوسکو دیا تھا پس پھیر لیا منہ اوسکی طرف سے اور کہا سُبحانک اللّٰہم وبحمدک تخلق
ما تشاء وتختار پھر پڑھا وربک یخلق ما یشاء تمام آیت کو اور کہا یونس سے کہ آیا تو لیویگا اوسکو عوض اپنی زوجہ کے اوسنے کہا ہان
ولیکن مین جانتا ہون کہ ہرقل دیگا اوسکے عوض مین مال بہت سا اسواسطے پس کہا خالد بن الولید نے کہ لے تو اوسکو عوض مین اپنی
زوجہ کے پس اگر نہ طلب کریگا ہرقل اوسکو تو وہ تیری ہے اور اگر خواستگار ہوگا ہرقل اوسکا پس اللہ تعالی عوض دیگا تجکو بہتر اوس سے
پھر یونس نے کہا کہ اے سردار تم شہرون اور مقام تنگ اور دشوار مین ہو پس قصد کرو چلنے کا یہان سے پیشتر اسکے کہ آملین تم مین جماعت
رومیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی ہمکو کافی اور ہمارے ساتھ ہے پھر روانہ ہوے وہان سے اور کوشش کی چلنے مین
اور مال لوٹ کا اونکے ساتھ تھا اور مسلمان اونکے پیچھے تھے بحالت خوشی کے بسبب حاصل ہونے مال غنیمت اور سلامتی کے رویح بن عطیہ نے
بیان کیا ہے کہ ہمنے سب راہ قطع کیا اور کوئی رومی ہمسے متعرض نہوا اور ہم ورآتے تھے اونکے ملکون مین پس جب پہونچے ہم نزدیک مرج الصفر
قریب بلاد حکیم کے کہ دفعتہ دیکھا ہمنے ایک غبار اپنے پشت سے اور گرد گھومتی ہوئی تھی پس جب دیکھا ہمنے وہ غبار ناگوار معلوم ہوا ہمکو
وہ امر اور دوڑا گیا ایک شخص مسلمانون سے بجانب خالد ابن الولید کے اور آگاہ کیا اونکو پس کہا اونہون نے کہ کون شخص تم مین کا اسکی
خبر مجکو لاویگا پس منظور کیا ایک شخص نے قوم غفار سے جسکا نام [illegible] تھا اور کہا اوسنے کہ مین خبر لاونگا پھر دوڑا وہ شخص اپنے
گھوڑے سے اور اوسکو اپنی مضبوطی پر اعتماد تھا اور سبقت لیجاتا تھا اور دوڑاتا تھا گھوڑے کو اپنے دشمن کے مقابل پس پہونچا
وہ شخص غبار کے قریب اور دریافت کیا اوسکو اور پھیرا اپنی پشت پر اور پکار کر کہتا تھا کہ اے سردار لے لیا ہمکو صلیبان نے اور اونکے پیچھے
قوم مین بند کیے گئے اور پیچھے ہوے ساتھ اوسکے کہ نہین ظاہر ہوتی ہے اونکی جسم سے سواے پتلی آنکھ کے پس بلایا اونہون نے یونس راہبر کو
وقت نزدیک پہونچنے جانے گروہ کے اور کہا کہ جا تو بجانب گروہ کے اور دیکھ اور دریافت کر کہ اونکا ارادہ کیا ہے اوسنے کہا بہتر اور گیا وہ

گروہ کے قریب پھر پلٹ آیا خالد بن الولید کے پاس اور کہا آیا مین نہین کہتا تھا تمسے ای سردار کہ ہرقل غافل نہوگا اپنی بیٹی کی
طلب کرنیسے اور اوسنے بھیجا ہے اس گروہ کو بارادہ لینے مال غنیمت کے مسلمانون کے ہاتھ سے پس جب ملجاوینگے وہ لوگ تم مین قریب دمشق
کے بھیجینگے تمہارے پاس کسی ایلچی کو اور درخواست اور طلب کرینگے تمسے دختر ہرقل کو یا بطور بیع کے یا بطریق ہدیہ کے پس اوسی حالت مین
کہ خالد بن الولید یونس سے باتین کر رہے تھے کہ آیا اونکے پاس ایک شخص بوڑھا اور وہ لباس بالونکا بنا ہوا پہنے تھا پس آکر نزدیک پہونچا مسلمانو
سے اور کہا کہ مین ایلچی ہون پس کہان ہے سردار تمہارا پس مسلمانون نے اوسکو لاکر خالد بن الولید کے سامنے کھڑا کیا اور کہا اوسسے کہ بیان کر
تو جو کچھ چاہتا ہے اوسنے کہا کہ مین ایلچی ہرقل بادشاہ کا ہون اور اوسنے کہا ہے تمسے کہ سنا مین نے جو تمنے میرے لوگون کے ساتھ کیا اور مار ڈالا
میری بیٹی کے شوہر کو اور قید کر لیا عورتون کو اور ظلم اور زیادتی گرانی والی چیز ہے اور فتحمند ہوئے اور بسلامت رہے تم اور نہ تجاوز کرو تم حد سے تا کہ
نہ گر پڑو تم اور اب یا بیچ ڈالو میرے ہاتھ میری لڑکی کو یا بطور ہدیہ کے میری پاس بھیجدو اسواسطے کہ کرم اور بخشش تمہاری خصائل سے ہے اور نہین
رحم کیا جاتا ہے وہ شخص جو رحم نہین کرتا ہے اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ ہوجاوے ہماری تمہاری صلح پس جب سنا خالد بن الولید نے
یہ کلام کہا اوس شخص سے کہ کہدے تو اپنے سردار سے کہ قسم ہے خدا کی کہ پھر جاونگا مین یا مالک ہو جاونگا تیری تختگاہ تک جیسا کہ تجھکو اونکے علم
سے معلوم ہے اور چھوڑ دینا تیرا اسکو پس اگر پاتا تو کوئی سبیل اور راہ اوسکی تو نہ کمی کرتا تو اور مین اور بیٹی تیری ہے یہ ہماری طرف سے تجھکو اور
مین امید رکھتا ہون کہ وہ پہونچ جاوے اپنی جگہ پر پس خالد بن الولید نے چھوڑا اور دیدیا اوسکی بیٹی کو اور کچھ مال اوسکی عوض مین نہین لیا
پس جب پھر گیا ایلچی ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے اپنے رئیسون اور بادشاہون سے کہ یہی معاملہ ہے جو مین نے تمسے کہا تھا پس تمنا اور ارادہ لیا
تمنے میرے قتل کا اور قریب ہے کہ اسی سے ہلاک بھی ہوگا اور یہ امر تمہاری طرف سے نہین ہے بلکہ پروردگار آسمان کی طرف سے ہے پس بہت روئے
سب اوسکے کلام سے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید یہانتک کہ پہونچے وہ دمشق مین اور مسلمانات اور ابو عبیدہ ابن الجراح ناامید ہوگئے تھے خالد
بن الولید اور اونکے ساتھیون کے صحیح اور سالم پھر آنے سے پس وہ سب بڑی ناامیدی مین تھے کہ دفعتاً آپہونچے خالد بن الولید پس نکلے سب مسلمان
اونکی ملاقات کو اور مبارکباد سلامتی کی دی اونکو اور سلام کیا بعضون نے بعض کو اور پایا خالد بن الولید نے عمرو بن معدیکرب اور زبیدی اور
مالک الاشتر النخعی اور اونکے ساتھیون کو دمشق مین اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور سب گذشتہ بیان کیا اور ابو عبیدہ
بن الجراح تعجب کرتے تھے اونکی شجاعت اور دلیری سے پس جب ٹھہرے خالد بن الولید اپنی جگہ پر نکالا پانچوان حصہ مال غنیمت سے اور بانٹ دیا
باقی کو مسلمانون پر پھر دیا خالد بن الولید نے اپنے مال سے یونس کے مہر کو اور کہا اوسسے کہ لے یہ مال اور نکاح کر اس مال کو صرف کرکے یا مول
لے کوئی عورت دختران روم سے یونس نے کہا قسم ہے خدا کی نہ نکاح کرونگا مین بعد اپنی زوجہ کے اس دنیا مین کسیکے ساتھ اور نہین چاہتا ہون
مگر اپنی زوجہ کو عالم آخرت مین یعنی حور العین کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ موجود رہے ہمارے ساتھ یونس لڑائیون مین
تا روز لڑائی یرموک کے پس وہ ہر لڑائی مین جہاد عظیم کرتے تھے پس جب آیا دن لڑائی یرموک کا دیکھا مین نے اونکو امتحان کے لگا
دنیا مین پس لگا ایک تیر اونکی سینے مین اور گر پڑے وہ مردہ ہوکر رحمت کرے اونپر اللہ پس کہا مین نے ہے بیشک دنیا اور برابر خواب پس دیکھا
مین نے اونکو خواب مین پس دیکھا مین نے اونکو حلہ پہنے ہوئے اور لباس اونکا چمکتا تھا اور اونکے پاؤن مین نعلین طلائی تھی اور پھرتے تھے باغ بہشت مین

پس کہا مین نے کہ کیا کیا اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ اونہون نے کہا کہ بخش دیا مجھکو اور عطا فرمایا مجھکو بعوض میری زندگی کے شہر بہشت مین اگر ظاہر
ہوے اونمین سے ایک بھی دنیا مین تو دور کرے روشنی اوسکی چہرہ کی روشنی سورج اور چاند کو پس نیک بدلا دیوے اللہ تعالی تمکو اس واقعے کے
بیان کیا ہے کہ ذکر کیا مین نے اس خواب کو خالد بن الولید سے پس کہا اونہون نے کہ نہین ہے یہ مرتبہ قسم ہے خدا کی مگر بسبب شہادت کے
پس گوارا ہو جسکو نصیب ہوے شہادت **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جناب خالد ابن الولید رضی اللہ عنہ پھرے ساتھ مال غنیمت کے
جانا اونہون نے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات نہین فرمائی پس ارادہ کیا کہ
لکھین خط دمشق فتح اور خوشخبری کی کیفیت مال غنیمت کی اور ابو عبیدہ ابن الجراح نے اونکو حال وفات حضرت صدیق اور خلافت حضرت
عمر سے آگاہ نہین کیا تھا پس طلب کیا دوات اور کاغذ اور لکھا خط ان الفاظ سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

لعبد اللہ خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عاملہ علی الشام خالد بن الولید المخزومی
اما بعد فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وذلک انا لم نزل من مکابدۃ العدو فی حرب دمشق انزل اللہ علینا نصرہ وقہر عدوہ وفتحنا
دمشق عنوۃ من الباب الشرقی بالسیف وکان ابو عبیدۃ علی باب الجابیۃ فخدعہ الروم
فصالحوا علی الباب الاخر ومنعنی ان اسبی واقتل واتفقنا عند کنیسۃ یقال لها کنیسۃ مریم
والامۃ القسوس والرہبان ومعہم کتاب الصلح وان صہر الملک توما واخوہ یقال له ہربیس خرجا
من المدینۃ بمال عظیم وقتال جسیم فسرت خلفہم وغنمت الغنیمۃ من ایدیہما وقتلت
اللعینین واسرت ابنۃ ملک ہرقل ثم اہدیتہا الیہ وقد رجعت سالما وانا انتظر امرک والسلام

اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اوسپر اپنی اور بلایا ایک شخص کو اہل عرب سے کہ نام اونکا عبد اللہ بن قرط تھا پس دیا خط اونکو اور
روانہ ہوے وہ جانب مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس پہنچے وہ اور خلیفہ اوسوقت حضرت **عمر فاروق**
رضی اللہ عنہ تھے پس پڑھا عمر رضی اللہ عنہ نے آغاز خط کا اور وہ تھا خالد بن الولید کیطرف سے بنام خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا نہین جانی مسلمانون نے خبر وفات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی
عبد اللہ نے کہا کہ نہین یا امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین نے بھیجا ہے ایک خط بنام ابو عبیدہ ابن الجراح کے اور سردار مقرر کیا
ہے مین نے اونکو مسلمانون پر اور معزول کیا ہے مین نے خالد بن الولید کو اور نہین جانتا ہون مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے ارادہ کیا ہے
سرداری کا اپنی ذات کو واسطے پھر سکوت کیا اور پڑھا خط کو **اصحاب سیر** نے ثقات سے **روایت** کی ہے کہ جسوقت وفات
پائی حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے بعد اونکے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور گنتی عمر اونکی باون برس
پس بیعت کی لوگون نے اونسے بیچ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پوری بیعت کہ نہین پیچھے رہ گیا تھا اونکی بیعت سے
کوئی شخص شیطانہ چھوٹا اور موقوف ہو گئی اونکی فرمانے خلافت مین خلافت اور دشمنی اور نفاق اور منقطع ہوا باطل اور ثابت ہوا اور

جسکا نام ہربیس تھا مگر وہ دونون شہر سے ساتھ بہت مال کے پس تعاقب کیا مین نے اونکا اور پالیا مین نے غنیمت کو اون دونون کی ہاتھ سے اور مار ڈالا مین نے

قائم ہوا حق اور قوی ہوا غلبہ دین کا ضعیف ہوگیا مکر شیطان کا اور ظاہر ہوا حکم خدا کا حالانکہ کافر لوگ برا جانتے تھے حکم خدا کو
اور وفا ہی اپنے زمانہ خلافت مین غربا پر لطف اور مہربانی کرتے تھے اور رحم کرتے تھے رعیتون پر اور بزرگداشت کرتے تھے بزرگون کی
رعایت اور مہربانی کرتے تھے یتیم پر اور داد دلاتے تھے مظلوم کی ظالم سے یہانتک کہ پھیرتے تھے حق کو اوس کی جگہ پر اور نہین
پکڑتے تھے اونکو بیچ اجرای حکم خدا کے ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی اور اپنے زمانہ خلافت مین وہ گھومتے تھے مدینہ کے شہر کی بازارون
مین اور لباس اونکی گدڑی تھی اور ہاتھ مین اونکے درہ ہوتا تھا اور اونکے درون کا خوف تمہاری ان تلوارون سے زیادہ تھا
اور غذا اونکی ہر روز جو کی روٹی تھی ساتھ نمک کوٹے ہوے کی اور کبھی کھاتے تھے روٹی جو کی بدون نمک کے بسبب خفیف ہونے
دنیا اور پاسداری مسلمانون کے بنظر مہربانی کے مسلمانون کی حال پر اور نہین چاہتے تھے وہ اس امر سے مگر ثواب اللہ
غالب اور بزرگ سے اور نہین باز رکھتا تھا کوئی کام ادای فرض اور حقوق خدا اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہی کہ قسم ہی خدا کی کہ متولی خلافت ہوئے عمر اور قائم مقام
اپنے دونون صاحبون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے بیچ آبادگی کامون دین کے
اور چھوڑ دیا تھا اپنے نفس سے بڑائی اور غرور کو اور جلا دیا اور ضعیف کر دیا تھا اونکو جو اور نمک نے اور اذیت دیا تھا اونکو
کھانے زیت اور خشک چھوہارے نے اور کبھی لیتے اور کھاتے تھے کسیقدر گھی کو اور کہتے تھے کہ کھانا جو کا نمک کے ساتھ
اور بھوکا رہنا آسان تر ہے کلیجہ واسطے آگ ہی کہ جو در آویگا اوسمین نہ مریگا اور نہ پاویگا اوسمین استراحت گہرائی اوسکی
دور ہے اور عذاب اوسکا سخت ہی اور پانی اوسکا پیپ ہی نہین پانی ... اور طلب کرتے تھے ... مسلمانون کو ...
لشکر اونکے زمانہ خلافت مین اور ... مین اونہون نے فتح کیا اور حاصل کیا فتح اور آباد کیا شہرون کو ...

ترجمہ جلد دوم فتوح الشام
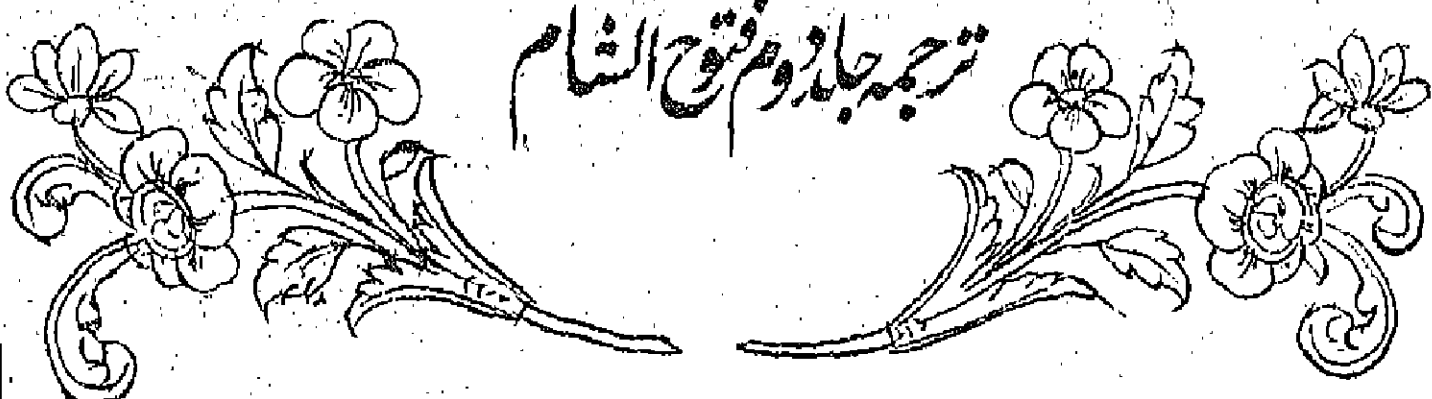
بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ جب ہرقل کو یہ خبر پہونچی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متولی کام خلافت کی ہوی یکجا کیا اوسنی ملوک اور بطارقہ اور قیاصرہ اور اپنی ارباب دولت کو اور ایک منبر بیچ اوسکی واسطے کنیسۂ قسطنطنیہ میں نصب کیا گیا تھا کھڑا ہو کر اس مضمون کا خطبہ سنایا کہ اے بنی الاصفر یہ وہی شخص ہی جس سے میں تمکو ڈراتا تھا پس نہ سنا تمنے میری کلام کو اور بتحقیق دشوار اور سخت ہو گیا کام تمپر بسبب حکومت مرد گندم رنگ سیاہ چشم کی اور نزدیک ہوا وہ معاملہ جو بعد اسکی ہی بسبب داری صاحب فتوح شام کے اور قسم ہی خدا کی پھر قسم ہی خدا کی کہ ضرور وہ مالک ہو جاینگے میری اس تخت تک پس ڈرو تم ڈرو تم قبل واقع ہونے معاملہ اور پیش آنے سختی اور ویران ہونے محلوں اور مارے جانے قسون اور بیکار کیے جانے ناقوس کی یہ شخص سردار لڑائی کی ہین اور یہ شدت اور سختی کیطرف کھینچنے والے اہل روم اور فارس کی ہین یہ لوگ اپنے دین میں سخت اور درشت ہین اوسنے پیروی کی خلاف اونکی دین سے اور مین امید رکھتا ہون تمہاری واسطے مدد اور غلبے کی بشرطیکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے پابند ہو جاؤ تم اور چھوڑ دو طریقۂ ظلم کو اور پیروی کرو احکام مسیح علیہ السلام کی ادا کرنے فرائض اور رغبت کرنے طاعات اور چھوڑ دینے حرامکاری اور سب طرح کی بیہودہ گوئیون اور اگر انکار کروگے تم ان کامون سے اور ثابت رہوگے خلاف حق اور نافرمانی اور میلان خواہش دنیا پر مقرر او رغالب کیا جاینگا تمپر دشمن تمہارا اور ایسی بلاؤن مین تمکو مبتلا کرینگا جسکی طاقت تم مین نہین ہی اور مین جانتا ہون کہ اس قوم کا دین بہت جلد ظاہر اور غالب ہو جائیگا سب دینون پر اور ہمیشہ لوگ اس دین کی بنا کو کار بند رہینگے جبتک کہ وہ کوئی تغیر اور تبدیل اپنے دین مین نکرینگے پس تم لوگ یا رجوع کرو اوس دین کی طرف یا مصالحہ کر لو اوس قوم سے جزیہ دینے پر پس جب سنا قوم ہرقل نے یہ کلام اوسکا جھپٹے اوسکی طرف اور قصد اوسکی مار ڈالنی کا کیا پس گھبرایا ہرقل نے اونکی خشم کو گفتگو سے نیک سے اور کہا کہ قصد میرا اس بیان سے نہ تھا مگر دیکھنا اور جاننا اس امر کا کہ حمیت اور غیرت تمہاری اپنے دین مین کیونکر اور کسطرح ہی اور خوف اہل عرب نے تمہاری دل مین جگہ پکڑی ہی یا نہین پھر بلایا ہرقل نے ایک شخص نصرانی عرب کو جسکا نام طلیعہ بن مازن تھا اور قبول کیا اوسکو واسطے کچھ مال دینے کو اور کہا اوس سے کہ روانہ ہو تو اسیوقت مدینہ منورہ اور دیکھ فکر او رتامل سے اس امر کو کہ کیونکر قتل کر سکتا ہی تو

عمر کو پس طلیقہ نے منظور کیا اس امر کو اور روانہ ہوا بطرف مدینہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور پہنچا چھپتا ہوا حوالی مدینہ طیبہ
مین اور اوسیوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نکلا اور دیکھ رہے تھے بیٹیون اور راتڈون کی مالون کو اور خبرگیری کرتے تھے اونکی باغون
اور احاطون کی اور چڑھ گیا وہ نصرانی ایک درخت پیچیدہ شاخ والی پر اور چھپ رہا اوسکی پتون مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
اوسی درخت کی نزدیک آکر زمین پر لیٹ رہے اور ایک پتھر سے تکیہ لگا لیا پس جب سو گئے وہ ارادہ کیا اوس نصرانی نے اس امر کا کہ
درخت سے اوترکر اونکو مار ڈالی کہ اوسیوقت ایک درندہ جانور آیا اور گھوما گرد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اور آگے کر چاٹا اپنی زبان سے
دونون پانون اونکی اور ناگہان ہاتف غیبی نے آواز دیکر یہ کلمات کہے یا عمر عدلت فامنت ثم نمت فامنت پس جب بیدار ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ چلا گیا وہ درندہ اور اوترا وہ نصرانی درخت سے اور آیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس اور بوسہ دیا اونکی پانون
کو اور کہتا تھا کہ میری جان باپ قربان ہون اوس شخص پر جنکی حفاظت اور نگہبانی مخلوقات اور جانور اور اونکا وصف اور
تعریف فرشتے اور جن کرتے ہین پھر ظاہر کیا اوس نصرانی نے اپنا حال و ارادہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوا اونکی ہاتھون سے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ایک خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اون عبارت
سے قد ولیتک علی الشام وجعلتک امیر جیوش المسلمین وعزلت خالدا والسلام پھر حوالہ کیا خط عبداللہ ابن قرط کو
اور اختیار کیا مشقت اور بے آرامی کو اپنے اوپر بسبب جمع کرنے کام اور معاملات مسلمانون کے راوی نے بیان کیا ہے
کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام مسلمانون کا اپنے ذمے لیا پھیرا اپنی ہمت کو بجانب ملک شام کی پھر راوی نے ثقات سے
بیان کیا ہے کہ جس رات کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عالم سے انتقال کیا اوسی رات کو عبدالرحمن بن عوف الزہری
رضی اللہ عنہ نے ایک خواب دیکھا پس بیان کیا اونہون نے اوس خواب کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اوس دن کہ لوگون نے اون سے
بیعت کی تھی پس وہ خواب بعینہ مطابق تھا اوس خواب سے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسی رات کو دیکھا تھا عبدالرحمن نے کہا
دیکھا مین نے اپنی آنکھون سے دمشق کو اور مسلمانون کو گرد اوسکی اور گویا مین سنتا ہون آواز تکبیر مسلمانون کی اپنے کانون مین اور
ہنگام تکبیر کہنے اور حملہ کرنے مسلمانون کی دیکھا مین نے ایک شہر پناہ کو کہ دھنس گئی وہ زمین مین یہانتک کہ نہ دیکھا مین نے
کوئی نشان باقی اوس سے اور دیکھا مین نے خالد بن الولید کو کہ داخل ہوے دمشق مین بزور تلوار کی اور دمشق ایسا آگ ہو گیا اونکی آگے پھر دیکھا
مین نے کہ گویا پانی پڑا آگ پر پس وہ بجھ گئی پس کہا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ رضی اللہ تعالی عنہ نے کہ بشارت ہو تمکو کہ دمشق
فتح ہوا اسی دن اگر چاہا اللہ تعالی نے اور بعد چند روز کی عقبہ بن عامر جہنی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دمشق سے
مدینہ طیبہ مین آئے اور اونکے پاس خط فتح اور خوشخبری کا تھا پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو کہا اونسے کہ
اے ابن عامر کتنے دن گذرے تمکو ملک شام چھوڑے ہوے اونہون نے کہا کہ جمعہ کے روز مین نے چھوڑا تھا اور آج جمعہ
اور برابر چلا آیا مین جیسے کہ روانہ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے سنت ادا کی پس کہا خبر تمہارے ساتھ ہے اونہون نے
کہا کہ نیکوکاری اور بشارت ہے کہ مین قریب تر بیان کرونگا اوسکو سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی [illegible]

رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انتقال کیا اونھون نے اس عالم سے قسم ہے خدا کی اچھا لیا وہ ستودہ صفات تھی اور کہی وہ بجانب پروردگار
کریم کی اور اپنی ذمے لیا عمر ضعیف نے اوس کام کو پس اگر عدالت کریگا وہ اوس کام مین نجات پاویگا اور اگر چھوڑ دیگا یا کمی اور
قصور کریگا ہلاک ہوگا عقبہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ رویا مین یہ حال سنکر اور دعای رحمت کی مین نے حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کے واسطے پھر نکالا مین نے خط اور دیدیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اونھون نے خط کو پوشیدہ رکھا
خبر کو تا وقت نماز جمعہ کے پس جب خطبہ اور نماز پڑھ چکے چڑھ گئے منبر پر پس گرد اونکے بیٹھے مسلمان اور پڑھکر سنایا اونھون نے
مسلمانون کو خط فتح دمشق کا پس شور کیا مسلمانون نے ساتھ آواز تکبیر کے اور خوش ہوے پھر اوترآئے عمر رضی اللہ عنہ منبر
پس جب اوترے وہ منبر سے لکھا ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے مشعر منصوبی اونکے اور معزولی خالد بن الولید کے اور مجکو حکم دیا
پلٹ جانیکا دمشق کو پس پھر گیا اور پہونچا مین دمشق مین پس پایا مین نے خالد بن الولید کو کہ وہ توما اور ہربیس کے تعاقب
مین گئے تھے پس دیا مین نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کو اور پڑھا اونھون نے پوشیدہ مسلمانون سے اور نہین آگاہ کیا کسی کو
حال انتقال حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اور چھپایا اپنی منصوبی اور خالد بن الولید کی معزولی کو یہانتک کہ
واپس آئے خالد بن الولید اور لکھا اونھون نے خط متضمن فتح کرنے مسلمانون کے دمشق کو اور غالب ہونے اونکے
اور مالک ہونے مال لوٹ مرج الدیباج اور چھوڑ دینے بیٹی ہرقل کے اور سپرد کیا خط عبد اللہ بن قرط کو پس جب پہونچے عبد اللہ بن
پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور پڑھا اونھون نے سرا خط کا از طرف خالد بن الولید المخزومی کے بنام حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
کے ناگوار گذرا یہ امر اونکو اور گنا ہم گون رنگ اونکا سپید ہو گیا اور کہا اے ابن قرط آیا نہین معلوم کیا مسلمانون نے حال وفات
ابوبکر صدیق اور مقرر کرنے میرے ابو عبیدہ کو بکار سرداری مسلمانون کے عبد اللہ بن قرط نے کہا کہ مسلمانون کو اس حال سے
اطلاع نہین ہے پس خشمناک ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور بلایا لوگون کو اور چڑھ گئے منبر پر اور سنایا مسلمانون کو حال فتح
ہونے دمشق اور حاصل ہونے مال غنیمت مرج الدیباج کا پس بلند ہوئین آوازین مسلمانون کی ساتھ کلمات خوشی اور دعا کے
نسبت برادران اسلامی کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے لوگو مین نے سردار مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح کو جو مرد امین
ہین اور پایا مین نے اونکو لائق اس کام کے اور معزول کیا مین نے خالد بن الولید کو سرداری سے پس کہا ایک شخص نے قوم بنی مخزوم
کے آیا معزول کرتے ہو تم ایسے شخص کو کہ مشہور کیا اللہ تعالی نے سیف ناطق اونکو اور کیا اونکو دافع اور دور کرنیوالے مشرکین کا اور
لوگون نے اونکی معزولی کے واسطے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا مگر اونھون نے منظور نہین کیا اور کہا تھا کہ معزول
کرونگا مین اوس تلوار کو جسکو کھینچا ہے اللہ تعالی نے اور بلند کی ہے اوس سے اپنے دین کو اور اللہ تعالی اور مسلمان نہ معذور
جانینگے مجکو اور خیال کرینگے ہم سیا ان باتون کو ہم گئی تلوار کو اور معزول کرو گے ایسے سردار کو جسکو سردار کیا اللہ تعالی
نے تحقیق منقطع کر دیا اپنے رشتہ کو اور برائی چاہی چچا زاد بھائی کی یہ کہکر خاموش ہو رہا وہ شخص پھر دیکھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکی طرف اور پایا اوسکو کم سن پس کہا کہ جوان کم سن ہے کہ خشمناک ہوا اپنے چچا زاد بھائی کے واسطے

پھر اوترا آگے منبر سے اور رکھ لیا خط کو اور رات میں اپنے بستر خواب کے بیچ اور مشورہ کرتے تھے اپنے نفس سے بمقدمہ معزولی خالد کے پس جب صبح کی نماز پڑھی لوگون کے ساتھ کھڑے ہوے منبر پر اور حمد اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی اور ذکر کیا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اوپر اور دعاے رحمت مانگی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کیواسطے پھر کہا اے لوگو مین نے اوٹھایا ہے بڑا بوجھ امانت کا اور مین مثل چرواہے کے ہون اور جو چرواہے سے سوال کیا جائیگا اوس سے بہ نسبت حال اوسکی رعیت کے اور تحقیق دوست رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے نیکو خواہی تمہاری اور نگرانی تمہارے امور معیشت اور اون کا مونکی جو نزدیک کر دین تمکو تمہارے پروردگار سے پس یہ معاملہ ہمارے تمہارے اور سکنا ہے اس شہر کے بیچ مین ہے اور مین نے سنا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مَنْ صَبَرَ عَلٰی بَلَاۗئِہَا وَشِدَّتِہَا کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا وَّشَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور یہ شہر تمہارا ایسا ہے جسمین نہ کھیتی ہے نہ دودھ مگر وہ چیز کہ لائی جاوے اونٹ پر ایک مہینے کی راہ سے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے مجھسے بہت مال غنیمت کا اور مین امید رکھتا ہون نیکو خواہی سب عام وخاص کی اداے امانت مین اور نہین دے سکتا ہون مین اپنی امانت اوس شخص کو جو لائق اور سزاوار اوسکا نہین ہے بلکہ اوس شخص کو دونگا جو خواہش کرنیوالا ہو اداے امانت اور پورا کرنے حقوق مسلمانون کی طرف اور مین ناپسند کرتا ہون سرداری خالد کو اسواسطے کہ وہ ایسے شخص ہے جنہین عادت پریشان کرنے اور بیجا صرف کرنے مال کی ہے کہ دیتے ہین وہ شاعر کو جو اونکی تعریف کرتا ہے اور دیتے ہین اوس سوار کو جو اونکے سامنے جہاد کرتا ہے زائد اوسکے استحقاق سے اور کچھ بھی باقی نہین رکھتے ہین واسطے ضعیفون اور غریب مسلمانون کے اور مین نے معزول کیا اونکو اور اونکی جگہ پر ابو عبیدہ کو سردار مقرر کیا ہے پس نکہے کوئی تم مین کا یہ بات کہ معزول کیا گیا شخص شدید اور سخت اور سردار مقرر کیا گیا امین نرم آسان کار مطیع پس اللہ تعالیٰ اوسکے ساتھ ہے واسطے استوار کرنے اور اعانت کرنے اوسکی پھر اوترے آپ منبر سے اور لیا ایک چمڑا صاف اور لکھا خط اوسمین بنام ابو عبیدہ کے ان الفاظ سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَجِیْرِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَلَّیْتُکَ عَلٰی اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَا تَسْتَحْیِیْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا وَاِنِّیْ اُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ الَّذِیْ یَبْقٰی وَیَفْنٰی مَا سِوَاہُ الَّذِیْ اسْتَخْرَجَکَ مِنَ الْکُفْرِ اِلَی الْاِیْمَانِ وَمِنَ الضَّلَالَۃِ اِلَی الْہِدَایَۃِ وَقَدْ اَمَّرْتُکَ عَلٰی جُنْدِ خَالِدٍ فَاقْبِضْ مِنْہُ جُنْدَہٗ وَاعْزِلْہُ عَنْ اِمَارَتِہٖ وَلَا تُقَدِّمِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی ہَلَکَۃٍ رَجَاءَ غَنِیْمَۃٍ وَلَا تَبْعَثْ سَرِیَّۃً اِلٰی جَمْعٍ کَثِیْفٍ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ اَرْجُوْ لَکُمُ النَّصْرَ فَاِنَّ النَّصْرَ مَعَ التَّدْبِیْرِ وَالثِّقَۃِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَاِیَّاکَ وَالتَّغْرِیْرَ وَاِلْقَاءَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَی الْہَلَکَۃِ وَغُضَّ عَنِ الدُّنْیَا عَیْنَیْکَ وَاَلْہِ عَنْہَا قَلْبَکَ وَاِیَّاکَ اَنْ یُّہْلِکَکَ کَمَا اَہْلَکَ مَنْ کَانَ مِنْ قَبْلِکَ فَقَدْ رَاَیْتَ مَصَارِعَہُمْ وَاخْتَبَرْتَ سَرَائِرَہُمْ وَاِنَّمَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الْاٰخِرَۃِ سِتْرٌ کَاَنَّہَا رِدَاءٌ وَقَدْ تَقَدَّمَ اِلَیْہَا سَلَفُکَ وَاَنْتَ مُنْتَظِرٌ رَحِیْلَہٗ

مِن دارٍ قضت لِضارتها وذهبت زهرتها فاخرجوا الناس الراحل منها الى غيرها ويكون زاد التقوى
وراعِ المسلمين ما استطعت واما الحنطة والشعير الذي قد وجدت في دمشق وكلوا فيها امثالكم
فهو للمسلمين واما الذهب والفضة ففيه الخمس والسهام واما ما تشاء ملكها انت وخالد
في الفتح والصلح فالفتح بالصلح لا بالقتال لانك انت الوالي وصاحب الامر وان كان صلحك جرى
على الحنطة انها للروم فسلمها اليهم والسلام عليك وعلى جميع المسلمين واما سرية خالد خلف العدو
الى مرج الديباج فانه مزيد ماء المسلمين وكان بها بنتها وابنة هرقل وهديتها لابيها بعد
اسرها فذلك تفريط وقد كان ياخذ بها مالا كثيرا يرجع على ضعفاء المسلمين ○

پھر لپیٹا خط کو اور مہر کی اوسپر اور بلایا عامر بن ابی وقاص برادر سعد بن وقاص کو اور خط اونکے سپرد کرکے کہا کہ روانہ ہو تم
دمشق کو اور یہ خط الہ دو ابو عبیدہ کو اور اوسکے لوگون کو کہ جاکر پہنچا اونکے پاس اور آگاہ کرو وفات حضرت صدیق رضی اللہ عنہ
سے اور کہو اونسے کہ پڑھکر سناوین وہ خط لوگون کو اور بلایا شداد بن اوس کو اور مصافحہ کیا اونسے اور کہا جاؤ تم
عامر کے ساتھ شام کو پس جب پڑھین عامر خط کو پس حکم کرو تم لوگون کو کہ بیعت کرین مجھسے تاکہ ہو جاوے تمہارے ساتھ
بیعت کرنے سے میرے ساتھ بیعت کرنا پس روانہ ہوے دونون یار حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دراٰنحالیکہ کوشش کرتے تھے
وہ چلنے مین یہانتک کہ وارد ہوے دمشق مین اور لوگ منتظر تھے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دریافت حال اور اس امر کے
کہ کیا حکم کرتے ہین وہ اونکو پس جب سامنے ہوے وہ دونون یار مسلمانون کے دراز ہوئین گردنین مسلمانون کی اونکی جانب
اور دوڑے لوگ اونکی طرف اور خوش ہوے اونکو آنے سے یہانتک کہ اترے وہ دونون خالد بن الولید کے خیمہ مین اور
سلام کیا اونپر اور پوچھا خالد بن الولید نے کس حال مین چھوڑا تمنے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اونہون نے کہا کہ چھوڑا
ہمنے ساتھ خیر کے یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور میرے پاس خط اونکا ہے اور اونہون نے مجھکو حکم دیا ہے کہ پڑھکر سناؤن مین
مسلمانون کو پس حکم دو تم اونکو کہ جمع ہوںگے پس بڑا جانا خالد بن الولید نے اس امر کو اور شاق گذرا اونہون نے مسلمانون مین
اور جمع ہوے مسلمان اونکے پاس اور کھڑے ہوے عامر بن وقاص اور پڑھا خط کو پس جب پہونچے مضمون وفات حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ تک شور کیا مسلمانون نے ساتھ بڑی آواز رونے کے اور روئے خالد بن الولید اور کہا کہ اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے وفات پائی پس تحقیق متولی خلافت ہوے عمر رضی اللہ عنہ اور مجھکو بھی اطاعت اونکی منظور ہے قسم ہے خدا کی کہ نہ تھی کوئی چیز دوست
زیادہ مجھکو خلافت اور حکومت ابوبکر صدیق سے اور نہ تھی کوئی چیز دشمن مجھکو خلافت اور حکومت عمر رضی اللہ عنہ سے اور اب مجھکو بھی
اطاعت انکی اور شکر کی اور جو حکم اونہون نے کیا منظور ہے اور پڑھا خط کو آخر تک پس جب سنا لوگون نے خط کو اور اسمین حکم بیعت
کرنیکا تھا شداد بن اوس کو سو لوگون نے بیعت امیر المومنین کی اور اٹھکھڑے ہوے لوگ سامنے شداد بن اوس کے اور بیعت کی اونسے پس
واقع ہوئی یہ بیعت دمشق مین بیسوین تاریخ ماہ شعبان سنہ تیرہ ہجری کو واقدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے

کر لیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مال و لشکر کو اپنے اختیار مین اور آگاہ کیا مسلمانون کو حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو گران گذریگا یہ امر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ پر اور کمی کرینگے وہ مقابلے اور تلاش دشمن
اور سستی کرینگے بعد اسکے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجھکو پہونچی ہے روایت اس امر کی کہ تھے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ بعد معزولی کے دشمن پر زیادہ شدید اور سخت شکست دینے اور جہاد کرنے مین خصوصاً حصن ابی القدس کی لڑائی مین واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پوچھا مین نے اوس شخص سے جسنے مجھسے بیان کی ہے کیفیت حصن ابی القدس کی کہ کس جگہ تھا وہ
ملک شام مین کہا اوس شخص نے کہ وہ حصن درمیان عرقہ و طرابلس و مرج السلسلہ کے تھا اور اوسکے سواے جیسے مین ایک دیر اور
اوس دیر مین ایک صومعہ اور اوسمین ایک راہب عالم دین نصرانیت کا رہتا تھا اور وہ پڑھا ہوا تھا کتب گذشتہ اور حالات
اگلی امتون کے اور آتی تھی رومی اوسکے پاس بغرض فائدہ لینے کے اوسکے علم سے اور عمر اوسکی زیادہ ایکسو سال سے تھی اور وہ ہر سال اونچے
دیر کے قریب ایک عید قائم کرتا تھا وقت آخر ہونے ایام صیام رومیون کے اور وہ عید شعانین کی تھی پس اکٹھا ہوتے تھے رومی اور
نصرانی وغیرہ سب اطراف اور کنارون دریا اور مصر کے قوم قبط اور آتی تھی یہ سب اوسکے پاس اور گرد ہوتے تھے اوسکے پس نکلتا اور
ظاہر ہوتا تھا وہ اون لوگون پر اپنے طاق سے اور سکھلاتا تھا اونکو نصائح انجیل کی اور قائم ہوتی تھی اوسکے دیر کے نزدیک ایک بازار
بعد ایک سال کے اور لاتے تھے لوگ مال و متاع اور سونا اور چاندی اوس بازار مین اور تین دن یا سات دن تک وہان خرید فروخت
ہوا کرتی تھی اور مسلمان لوگ اس بازار کو نہین جانتے تھے یہانتک کہ راہ بتلائی اونکو ایک عرب نصرانی معاہدی نے جسکے ساتھ ابو عبیدہ
بن الجراح نے نیکی کی تھی اور امان دی تھی اوسکو اور اوسکے گھر والون کو پس سبب متوطن ہونے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے ملک
کے کام سے ارادہ کیا اوس معاہدی نے کہ تقرب اپنا نزدیکی حاصل کرے ابو عبیدہ بن الجراح سے اور شاید کہ فتح ہو جاوے دیر اور بازار اونکے ہاتھ
پس آیا وہ سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ اوس سے پوچھ اور فکر مین تھے کہ کیا کرنا چاہیے اور کس شہر کا شہرون روم سے قصد کرنا چاہیے
پس کبھی یہ کہتے تھے کہ بیت المقدس کو یا مدینہ جاوینگے کہ وہ بہترین شہرون روم کا ہے اور وہ کرسی اونکی بادشاہت کی اور اوسی سے
قیام اونکے دین کا اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ جاون اور قصد ہرقل کا کرون اور فراغت حاصل کرون اوس سے اور وہ اندیشہ مند تھے
اپنے کام مین ہرقل سے اور بلایا کیا تھا مسلمانون کو واسطے مشورے کے کہ اوسی وقت آیا وہ معاہدی اور تھا وہ نصاری شام سے کہا اوسنے
کہ اے سردار تحقیق تمنے نیکی اور احسان کیا میرے ساتھ بسبب تخصیص دینے امان کے مجھکو اور میرے لڑکے بالون کو اور مین آیا ہون تمہارے پاس
ساتھ خوشخبری اور اظہار مال غنیمت کے جسکو لوٹ لیوینگے مسلمان اور ہے چاہا ہے اللہ تعالی نے اوسکو تمہارے واسطے پس اگر فتح دیگا اللہ تعالی
نے مسلمانون کو اوسپر تو البتہ مالدار ہو جاوینگے لوگ بعد اوسکے حاجتمند نہ رہینگے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بیان کر تو کہ یہ
غنیمت کیا چیز اور کہان ہے کہ نہین جانتا ہون مین تجکو مگر نیکو خواہ پس کہا اوسنے کہ اے سردار تحقیق تمہارے برابر [illegible]
کنارہ دریا پر [illegible] حصن ابی القدس [illegible] نصرانی
بزرگ [illegible] اوسکے علم [illegible] سال [illegible]

اوسمین لوگ سب اطراف و جوانب اور دیہات اور دیرون سے اور قائم ہوتی ہے اوسکی نزدیک ایک بازار کہ ظاہر کیے جاتی ہین اوسمین اچھی کپڑی
اور رخت دیباج کی اور سونا چاندی اور ٹھہرتی ہین لوگ اوسکی نزدیک تین یا سات دن پھر متفرق ہوجاتی ہین اور بہ تحقیق نزدیک آیا ہے وہ وقت
ہونی بازار کا پس اگر بھیجو تم اوسکی طرف ایک لشکر کو جسمین عرب کی لوگ ہون کہ جاپڑین اوس بازار پر دراںحالیکہ وہان کی لوگ بیخوف
اور مطمئن ہونگی پس لیلیوین گی مسلمان سب مال جو بازار مین ہوگا اور مار ڈالین گی مردون کو اور پکڑ لین گی عورتون کو اور اونکی
اولاد کو اور ہوگا یہ معاملہ باعث سستی مشرکین اور حاصل ہوئی مال غنیمت کا مسلمین کو واسطی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے
یہ حال بہت خوش ہوی باُمید اسکی کہ واقع ہو وہ بات جو معاہدی نے ظاہر کی ہے اور پوچھا اوس سے کہ ہمارے اور اوسکے بیچ مین کسقدر
مسافت ہے اوسنی کہا کہ دس فرسخ ایک دن کی راہ ہے واسطی جلد چلنی والے کے پھر پوچھا کتنی دن باقی ہین بازار کی جمع ہونیکو اوسنے کہا
کہ تھوڑے دن ہین پھر پوچھا کہ آیا کوئی حامی بھی اونکا رومیون سے ہے اوسنی کہا کہ نہین مشہور ہوا ہے یہ معاملہ بازار وغیرہ کا بادشاہ
کی شہرون مین ہو واسطی کہ ہرقل بادشاہ کی ہیبت اونکی نزدیک بہت ہے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال پوچھا
کہ آیا قریب اوسکی کوئی شہر شام کا ہے اوسنے کہا ہان ای سردار قریب بازار قوم کی ایک شہر ہے جسکا نام طرابلس ہے اور وہ شہر فرضہ ہے ملک
شام کا اور اوسی کی طرف کشتیان ہر جگہ سے آتی ہین اور اوس شہر مین ایک بطریق بڑا لشکر رکھتا ہے کہ دیدی ہے بادشاہ نے بطور جاگیر کے
وہ زمین اوسکے حصے مین بسبب غرور ہونے اوسکے اور وہ نہین آتا ہے بازار مین اور مین نہین اقرار کرسکتا ہون تمسے اس بات کا
کہ کوئی رومی اس بازار کا حامی ہے مگر یہ کہ اب حامی ہوجاوی بسبب خائف ہونے اونکی تمسے اور اگر روانہ ہووین اونے مسلمان تو جاوین
دیر اور بازار کے پس آپنے امید رکھتا ہون مین فتح اور حصول مال غنیمت کی اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے کہ ای لوگو کون شخص تم مین سے ہبہ کریگا اپنی جان کو واسطی اللہ تعالی کی اور روانہ ہوگا اوس لشکر کے ساتھ جسکو مین
اس بازار کیطرف بھیجونگا پس شاید اللہ تعالی مدد کری اوسکی اور ہووی یہ امر فتح واسطی مسلمانون کی راوی نے بیان کیا ہے کہ سکوت کیا
مسلمانون نے اور نہین جواب دیا اونکو کسی نے پس دوبارہ پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور نہین ارادہ کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اپنی کلام سے مگر خالد بن الولید کو اور براہ شرم اونکو خاص مخاطب نہین کیا پس خاموش رہے خالد بن الولید اور کچھ کلام نہین کیا
پس اوٹھ کھڑے ہوی سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان لوگون سے ایک شخص جوان سبزہ آغاز اور یہ تھے جوان عبداللہ بن
جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور تھین والدہ اونکی اسماء بنت عمیس الخثعمیہ اور باپ اونکی جعفر طیار رضی اللہ عنہ جو غزوہ موتہ مین شہید ہوے
اور ہاتھ اونکی کاٹ ڈالی گئی تھے اور چھوڑا تھا اونھون نے اپنے بیٹے عبداللہ کو کم سن پس نکاح کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ساتھ
اسماء بنت عمیس کے اور کفالت اور پرورش کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کی پس جب زیادہ ہوا سن عبداللہ
بن جعفر طیار کا کہتے تھے وہ اپنی مان سے کہ ای مان تمہارے باپ نے کیا کام کیا پس کہتی تھین وہ کہ ای بیٹے اونکو رومیون نے شہید کیا پس
کہتے تھے عبداللہ کہ اگر مین جیتا رہا تو بدلا اپنے باپ کا لونگا پس جب وفات پائی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اور خلیفہ ہوے
حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما بجانب شام کے اوس لشکر مین جسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ

ابن انیس الجہنی کو ساتھ بھیجا تھا اور عبداللہ بن جعفر طیار مشابہ تھے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صورت اور سیرت میں اور یہ بھی
اور جوان مرد تھے پس جب کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں سے کہ کون شخص تم میں کا جائیگا بجانب ان کے پس اوٹھ کھڑے ہوئے
عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما اور کہا کہ اے امین الامۃ میں پہلا ہوں اوس شخص کا اس لشکر میں جسکو تم بھیجا چاہتے ہو
پس خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اونکے اوٹھ کھڑے ہونے اور آمادگی سے اور منتخب کیا اونکے ساتھ کیواسطے لوگوں کو مسلمانوں سے اور
شہسواران وجوانوں کو اور کہا عبداللہ بن جعفر طیار سے کہ تم سردار ہو اور اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور طیار کیا
اونکے لیے ایک نشان سیاہ رنگ فتح کا اور سپرد کیا اونکو اور تھا یہ گروہ پانچ سو سواران کا کہ بعض ونہیں کے اہل بدر سے تھے اور منجملہ
ہمراہیان عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے ابوذر غفاری اور عبداللہ بن ابی اوفی اور عامر بن ربیعہ اور عبداللہ
بن انیس الجہنی اور عبداللہ بن ثعلبہ اور عقبہ بن عبد السلمی اور واثلہ بن الاسقع اور سہیل بن سعید اور سعد بن مالک سہمی اور
عبداللہ بن بشر السلمی اور سائب بن زید اور انس بن عصمہ اور محمد بن ربیع ابن سراقہ اور عمرو بن النعمان الاحمر اور یہ
یہ بدری اور سالم بن رافع اور یہ بھی بدری تھے اور جابر بن مسروق النخعی اور یہ بھی بدری تھے اور رفاعہ بن خزعل اور یہ بھی
بدری اور ناجی بن معاذ الاسلمی اور یہ بھی بدری تھے اور مثل ان لوگوں کے اور بھی رئیس تھے رضی اللہ عنہم واقدی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
بیان کیا ہے کہ جب جمع ہوئے پانچ سو سوار تحت نشان حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما کے نہیں تھے اونمیں کوئی
مگر وہ کہ موجود ہوئے تھے بدر میں اور درآئے ہوئے تھے معرکوں اور لڑائیوں میں نہیں پیٹھ پھیرتے تھے اونمیں سیل کرتی تھی بجانب
فرار کے پس جب قصد کیا اونہوں نے روانگی کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما سے کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہ تاخت تاراج کرو تم قوم کو مگر تھوڑے دن میں ایام قائم ہونے بازار کے پھر رخصت کیا اونکو روانہ ہوئے وہ لوگ
واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا ہے کہ تھا میں بیچ لشکر ہمراہی عبداللہ بن جعفر طیار کے اور واقع ہوئی روانگی ہماری بیت المقدس سے
بجانب دیر ابی القدس کے نصف مہینے شعبان کی رات میں اور روشنی چاندنی کی زیادتی میں تھی اور میں بجانب پہلو کے عبداللہ
بن جعفر کے تھا پس کہا اونہوں نے کہ اے ابن الاسقع کیا اچھی چاندنی اس رات کی ہے میں نے کہا کہ اے بیٹے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے یہ رات نصف شعبان کی بڑی برکت کی رات ہے پس کہا اونہوں نے کہ سچ ہے اس رات میں لکھی جاتی ہے موت اور
روزی بخشی جاتی ہیں گناہ اور میرا ارادہ اس شب میں بیداری کا تھا پس کہا میں نے کہ یہ ہمارا چلنا بہتر ہے قیام سے اور اللہ تعالیٰ
بہت دینے والا بخشش کا ہے اونہوں نے کہا سچ کہتے ہو تم پس چلے ہم وہ تمام رات صبح تک پس صبح کی ہماری ساتھ اور سر راہ ہمارے تھی
ایک بڑی پہاڑ پس اوس حال میں کہ چلے جاتے تھے ہم کہ دفعتہً پہونچے ہم قریب صومعہ ایک راہب کے اور وہ ہمارے داہنی جانب واقع
تھا پس پھرے عبداللہ بن جعفر اوسکی طرف اور ہم لوگ بھی اونکے ساتھ اوسکی طرف چلے پس نکلکر آیا راہب صومعہ سے ہمارے پاس
اور وہ ایک ٹوپی بالوں کی پہنے تھا پس دیکھتا تھا وہ ہماری تامل کی نگاہ سے اور پوچھا کہ تم کون ہو ہم نے کہا کہ اہل عرب ہیں پس کہا اوس نے کہ
کیا تم محمدی ہو ہم نے کہا ہاں پس بتامل نگاہ ایک ایک کو ہم میں سے وہ دیکھتا تھا پھر دیر تک دیکھتا رہا بجانب عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہما

پس کہا اوسنے کہ یہ جوان تمہارے ساتھی کیا ہیں میں نے کہا ہان ہیں کہا اوسنے کہ نور نبوت کا اونکے ماتھے پر ہے اور اونکی دونوں آنکھوں سے بیس آیا
نبوت کی فراست ہی اوسکو تمہاری نبی سے میں نے کہا یہ ہماری نبی کی چچا کے بیٹے ہیں پس کہا اور نیز اپنے گناہ سے پیغمبر ہیں اور یہ تو درخشان ہوتے ہیں
پس کہا عبداللہ بن جعفر نے کہ اے راہب آیا جانتا اور پہچانتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسنے کہا کیونکر نہ جانون
اور پہچانون اونکو حالانکہ نام اونکا لکھا ہے توریت اور انجیل اور زبور میں اور صفت ہی کہ وہ صاحب اونٹ سرخ اور شمشیر برہنہ کے
ہیں پھر کہا عبداللہ بن جعفر نے پس کیوں تو اونکا ایمان نہیں لاتا اور تصدیق اونکی نہیں کرتا ہے پس اوٹھایا راہب نے اپنے
ہاتھون کو بجانب آسمان کی اور کہا کہ یہ امر اوسوقت ہوگا جسوقت چاہیگا مالک اس آسمان کا پس تعجب کیا اوسکی کلام سے
ہم لوگون نے اور روانہ ہوئے ہم اور راہب ہمارے آگے تھا تا اینکہ پہونچے ہم ایک جنگل پر بہت درخت اور پانی والی میں اور راہب نے ہمسے کہا
کہ ٹھہرے رہو تم یہان اور اوسنے عبداللہ بن جعفر طیار سے کہا کہ میں جاتا ہوں اس غرض سے کہ دریافت کرون میں تمہارے لیے
خبر قوم کی پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ جلدی کر تو اپنے جانے میں اور پھر آ ہمارے پاس پس روانہ ہوا وہ بعجلت اور ٹھہرے
عبداللہ بن جعفر مع ہمراہیان اپنے اوس جنگل میں پوشیدہ ہوکر پس درست کیا ہم نے اپنی زاد راہ کو اور کھایا ہم نے پس جب گذری
تھوڑی سی رات اوٹھکر عبداللہ بن جعفر نے نماز پڑھی اور ہم نے ساتھ اوسکے لیکن بذات خود نگہبانی مسلمانون کی کرتے رہے وہ صبح تک پس جب صبح ہوئی
نماز پڑھی ہم نے اور انتظار کیا ہم نے راہب کا منتظر تھے لیکن وہ نہیں آیا وہ اور دیر ہوئی اوسکو حال معلوم ہوئی نہیں پس بدل گئے چہرے مسلمانون کے
اور رنگ اونکے ہو گئے متغیر اور خوف کیا مکر اور فریب سے اور مشوش کیا شیطان نے اونکو اور بدگمان ہوئے ساتھ راہب کے پس مسلمانون نے
اوسکی نسبت بہت گمان برائی کا کیا مگر ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ گمان نیک رکھو اوسکے ساتھ اور نہ خوف کرو تم اوسکی طرف سے کسی مکر و فریب کا
اوسکی وجہ سے اونکا یہ حال ہے جسکو تم لوگ آئندہ معلوم کروگے پس تسکین ہوئی مسلمانون کو اور اوسیوقت راہب پہونچا پس ہم لوگ اوسکو دیکھکر
خوش ہوئے اور سمجھے ہم کہ وہ کہیگا ہمکو واسطے چلنے کے بجانب دشمن کی پس کھڑا ہوا وہ مسلمانون کے بیچ میں اور کہا کہ اے اصحاب محمد صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم ہے دین عیسیٰ مسیح کی کہ جو کچھ میں نے تمسے بیان کیا تھا اوس میں کوئی حیلہ و خیانت کی بات نہ تھی اور میں امید رکھتا ہوں تمہارے
حصہ غنیمت کی کہ ایک امر مانع اور حائل ہو گیا ہے تمہاری اور غنیمت کی بیچ میں پس کہا عبداللہ بن جعفر طیار نے کہ کیونکر حائل ہو گیا ہے ہمارے
اور غنیمت کی بیچ میں پس کہا اوسنے کہ حائل ہو گیا ہے ایک دریا بڑی زور و شور کا اور پھیر دیا راستہ سو جون ہے اور وہ یہ ہے کہ میں گیا تھا
قوم کی قریب بازار میں اور اوسمیں خرید و فروخت قائم ہو چکی تھی اور اہل دین نصرانیہ وہان مجتمع ہوئی ہیں اور اکثر اونمیں کے گرد بعض
اہل بیت المقدس کے اکٹھا ہیں اور مجتمع ہوئی ہیں قسیس اور راہب اور بطریک اور بطارقہ پس جب میں نے یہ حال دیکھا جا ملا اونمیں اور سبب اونکے
یکجا ہونیکا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سردار طرابلس نے جسی ایک بادشاہ روم کی ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کیا ہے اور لائی ہیں اوس
لڑکی کو نزدیک دیر ابی القدس کے تاکہ موجب رسم اپنے دین کے اوسکے واسطے قربانی کرین اور جمع ہوئی ہیں گرد اوسکی بہادران روم اور
عرب نصرانیہ بکثرت مع ہتھیارون کے اور اس حیثیت سے یکجا ہونا اونکا بسبب خوف کی ہے تمہاری گروہ عرب کی اور یہ ہیں نزدیک
قدس میں صدہا سپاہی ہیں پھر تم لوگون کا جانا اونکی طرف کہ وہ ایک جماعت کثیر و فتنہ ہیں اور شہر سے یکجا ہیں پس عبداللہ بن جعفر نے کہا

کہ کسقدر ہین وہ لوگ تیر انداز نگاہ مین پس کہا اوسنی کہ ہزارہا ہین تو زیادہ بیس ہزار سی عوام الناس سی ہی اور اونسی اور تمہاری
اور قبیلی بہمرہ کی اور یہودی اہل سواد اور ایلیا رقہ اور تنصر ہو ہین اور وہ جو تعداد لڑائی کی رکھتی ہین اونکا تعداد پانچہزار سوار ہی اور لیکہ قتال
اونکی مقابل کی نہین ہی اور اگر بیچارہ ہین گروہ تو اور لوگ شامل اونکی یکجا ہو جاوین گی اسواسطی کہ شہر اونکی نزدیک ہین اور تمہاری عسکر
تھوڑی اور فریاد رس تمسی دور ہی راوی نی بیان کیا ہی کہ دشوار گذرا یہ حال مسلمانون پر پس کہا عبد اللہ بن جعفر نی
کہ اے گروہ مسلمانون کیا کہتی ہو تم اس امر مین مسلمانون نی کہا رای یہ ہی کہ ہم اپنی تئین معرض ہلاکت مین نہ ڈالین جیسا کہ
ہمکو ہمارے پروردگار نی اپنی کتاب بزرگ مین حکم دیا ہی اور پھر چلین ہم سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی پاس اور اللہ تعالی
نہ رائیگان کریگا ہمارے اجر کو پس جب سنا عبد اللہ بن جعفر نی قول مسلمانون کا کہا اونسی کہ مجکو تو یہ ڈر ہی کہ اگر مین ایسا کرونگا
تو لکھیگا اللہ تعالی مجہی بھاگنے والون مین اور مین واپس جاونگا یا یہ کہ ظاہر کرون مین کوئی عذر اللہ تعالی کی نزدیک پس جو
شخص قوت دیکھتا ہی اپنی اجر اوسکا اللہ تعالی کی ذمے ہی اور جو پھر جاویگا پس نہین سرزنش ہی اوسپر پس جب سنا مسلمانون نی یہ کلام
عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا در باب خرچ کرنی اپنی جان کی اللہ کی راہ مین شرما گئی اونسی اور منظور کیا انکی رای کو اور کہا کہ تم
جو ارادہ رکھتی ہو اسواسطے کہ نہین نفع کرتی ہی احتیاط امر قضا سے پس خوش ہوئی عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اونکی قبول کرنی
سی پہنا اوسی وقت اونی اپنی زرہ کو اور رکھا سر پر خود کو اور مضبوط باندھا کمر کو پٹکے سی اور گردن سی لٹکایا اپنی باپ کی تلوار کو اور
سوار ہوئی گھوڑی پر اور لیا نشان اپنی ہاتھ مین اور حکم کیا مسلمانون کو واسطی ساختگی سامان لڑائی کی پس پہنین مسلمانون نی
زرہین اپنی اور لگائی ہتھیار اور سوار ہوی اپنی گھوڑون پر اور کہا راہبر سی کہ چل تو ہمارے ساتھ قوم کیطرف پس قریب نزدیک ہوا تو
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی جو مصاحب تھا واثلہ بن الاسقع نی بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نی راہبر کو کہ
چہرہ اوسکا زرد ہوگیا اور بدل گیا تھا رنگ اوسکا اور کہا اوسنی کہ چلو تم اپنی راہ سی مجھپر تمہاری اس کام مین کچھ الزام اور
ننگ گیری نہوگی ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نی بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نی عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو کہ مہربانی
اور ملاطفت کرتی تھی راہبر کی ساتھ یہانتک کہ چلا وہ اونکی سامنی ہو کر راہ بتلاتا ہوا جانب قوم کی ایک ساعت پھر ٹھہر گیا وہ اور
کہا اوسنی کہ ٹھہر جاؤ تم لوگ نزدیک پہنچی ہو تم قوم سی پس ہو تم اپنی جگہون مین پوشیدہ ہو کر صبح ہونی تک پھر تاخت تاراج
کرو تم قوم کو واثلہ بن الاسقع نی بیان کیا ہی کہ رات گذرانی ہمنی اوسی حالت پوشیدگی مین اور ہم مانگتے تھے اللہ تعالی
سی کشود کار کو اور مارنا دشمنون پر پس جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی مسلمانون کو عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہما نی
اور جب فارغ ہوی وہ نماز سی مسلمانون سی کہا کہ کیا رای ہی تمہاری تاخت کرنی قوم مین پس عامر بن ربیعہ نی کہا کہ مین ایک رای
تم سب کو بتلاؤن کہ اوسکی موافق عمل کرو مسلمانون نی کہا کہ بیان کرو تم عامر بن ربیعہ نی کہا کہ رای یہ ہی کہ چھوڑ دو قوم کو
خرید اور فروخت مین اور دیکھنی اور دکھانی مال مین پھر جا پڑو تم اونپر بسبب غفلت کی پس مناسب اور بہتر جانا مسلمانون نی
اونکی رای کو اور صبر کیا وقت قائم ہونی بازار تک پھر نکالا اونہون نی تلوارون کو میان سی اور چڑھایا کمانون کو اور تان لیا

نیزون کو اور عبد اللہ بن جعفر اونکے آگے تھے اور نشان اونکے ہاتھ مین تھا پس جب نکلا آفتاب قصد کیا عبد اللہ بن جعفر نے
مسلمانون کی طرف اور کیا اونکو پانچ گروہ ہر گروہ مین ایکسو سوار تھے اور ہر سیکڑے پر ایک شخص واقفکار کو سردار مقرر کیا اور
کہا کہ ہر ایک گروہ تم مین کا ایک جانب بازار لیلیوے اور نہ مشغول ہو تم لوٹ پاٹ مین ولیکن مارو اور رکھو تم تلوارون کو اونکے
سرون پر پہر کہلکر آگے ہوے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نشان لئے ہوے اور چلکر ظاہر ہوے قوم پر پس دیکھا قوم کو پہیلی ہوئی
زمین مین مثل چیونٹیون کی بسبب کثرت کی اور گہیرے ہوے تہی ایک جماعت کثیر دیر راہب کو اور وہ اپنے دیر سے نکالی ہوے
لوگون کو نصیحت اور وصیت کرتا تھا اور سکہلاتا تھا علم اونکو بلا کی کو اور وہ لوگ اوسکی طرف تاکتی لگائے دیکہہ رہے تھے اور
لڑکی بادشاہ کی دیر مین اوسکی نزدیک تھی اور بطارقہ اور اولاد اونکی کپڑے دیباج کے پہنے تھے اور اوسکو اوپر زرہین اور جوشن
اور خود پہنے ہوے اور منتظر اوسکی آنیکے اپنے پاس تھی اور احتیاط کو اونہون نے چادر اپنی گرد ڈالی تھی گویا کہ وہ منتظر تھی کسی شور اور
آواز کی اپنے سامنے سے یا کسی سختی کی جو آویگی اوسپر اور دیکہا عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے یہ سب معاملہ پس حرف ناک کیا اونکو اس حال
نے پہنچ کام قوم کی اور پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے قبل حملہ کی کہ اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حملہ کرو تم برکت و مدد پر اللہ تعالے
تم مین سے اگر پاس حاصل ہوئی غنیمت اور خوشی پس وہ فتح اور سلامتی ہے اور ہوگی یکجائی دیر راہب کے پاس اور اگر ہو سوا اوسکے
اور امر اور پناہ مانگتے ہین ہم ساتھ اللہ کے پس وعدہ گاہ ہماری اور تمہاری بہشت ہے اور ملاقات ہماری نزدیک حوض پیغمبر کے
سچا کہ پیشے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پہر جنبش دی اونہون نے نیزے کو اور حملہ کیا طرف مشرکین کے اور سو سوار
ساتھی اونکے گرد اونکے تھے اور اونکے حملے کے ساتھ حملہ کرتے تھے اور اونمین سابق الایمان لوگ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم تھے اور طلب کیا عبد اللہ بن جعفر نے اوس جگہ کو جہان مجمع عظیم تھا پس در آئے اونمین اور مارتے تھے اونکو کبھی تلوار سے
اور کبھی نیزے سے اور مسلمان بھی اونکے پیچھے حملے مین شریک تھے اور سنی رومیون نے آواز تہلیل و تکبیر مسلمانون کی پس
یقین کیا اونہون نے اس امر کا کہ لشکر مسلمانون کا آپہونچا اونپر اور وہ اوسکی راہ دیکھتے تھے اپنے کام مین بیدار اور ہوشیار تھے
اور بازاریون کا یہ حال ہوا کہ دوڑے وہ اپنے ہتھیارون کی طرف اور بجانب بازرگانی مسلمانون کی اپنی جانون اور مالون سے
اور لئے اونہون نے تلوارین اور عمود اور پہرے بجانب مسلمانون کی مثل پہیڑ شیر شکاری کی پس طلب کیا اونہون نے
صاحب نشان مسلمانون کو اور تہا مسلمانون کے ساتھ سوا اوس نشان کے جو عبد اللہ بن جعفر کے پاس تھا پس گہیر لیا
اونہون نے نشان کو ہر طرف سے اور قائم ہوئی اور جم گئی لڑائی اور بلند ہوا غبار اور گہیر لیا اونہون نے مسلمانون کو ہر طرف سے
پس تہے مسلمان اونمین مگر مثل سپید تل کی پوست مین اونٹ سیاہ کی اور نہین پہچانتے تھے اصحاب عبد اللہ بن جعفر کے
ایک دوسرے کو اپنی جماعت سے مگر ساتھ تکبیر اور تہلیل کے اور ہر شخص کو اپنی ذات سے کام تھا اور باز رہا تھا دوسرے سے آلوسی رضی اللہ عنہ
بن ابراہیم بن عبد العزیز بن ابی انیس نے جو سابق الایمان صاحب ہجرت مین تہا بیان کیا ہے کہ حاضر ہوا تھا مین لڑائی حبشہ
مین ساتھ جعفر بن ابی طالب کی اور حاضر ہوا تھا مین بدر اور احد اور حنین کی لڑائیون مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کو پس کہا تھا مین نے کہ ایسے معرکے کبھی نہین دیکھنے مین آوینگے پس جب وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غمگین ہوا مین اوس سانحے سے اور نہ ٹھہر سکا مین مدینہ منورہ مین بعد وفات آپکی اور چلا گیا مین مکہ معظمہ کو اور اقامت
اختیار کی وہان پس عتاب کیا گیا مین خواب مین بسبب باز رہنے اور بچھڑ جانے اپنے کے جہاد سے پس روانہ ہوا مین بجانب
ملک شام کے اور حاضر ہوا تھا مین وہان اور تھین میرے ساتھ زوجہ میری ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو بن العاص پس
آیا مین ملک شام مین اور حاضر ہوا تھا مین لڑائی اجنادین اور سریہ خالد بن الولید مین بجانب توما اور ہربیس کے
اور حاضر ہوا تھا مین سریہ عبد اللہ ابن جعفر مین اور تھا مین اونکے ساتھ دیر ابی القدس پر پس بھولا دیا مجکو دیر ابی القدس کے
واقعے نے اون لڑائیون کو جنمین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین موجود تھا اور کیفیت یہ گذری کہ دیکھا مین نے
رومیون کو جسوقت حملہ کیا ہمنے اونکی جماعت کثیر ہے اور کہا ہمنے کہ اونکے سوائے اور کوئی نہین ہے اور نہ کوئی جماعت پوشیدہ بطور
گھات کے ہے کہ دفعتہ نکلی ایک بڑی جماعت اونکی گاڑی سے پس دیکھا ہمنے اونکے قدون کو بڑا مہیب اور زرہین پہنے ہوے تھے نہین
دکھائی دیتی تھی اونکے جسم سے کوئی چیز سوائے تیلی آنکھون کے اور بلند تھین آوازین اونکی اور اونکے گھوڑون کی ٹاپون کی وقت
حملہ کرنیکے یہانتک کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ چھپ گئے اونکے بیچ مین اور نہین سنتا تھا مین مگر آوازون کو ایکبار پھر بلند
ہوجاتی تھین آوازین پس کہتا تھا مین کہ ہلاک ہوے مسلمان پھر دیکھا مین نے نشان کو بلند عبد اللہ بن جعفر کے ہاتھ مین
پس خوش ہوا مین اوسکو دیکھنے سے اور عبد اللہ بن جعفر نشان لیے ہوے لڑتے تھے اور حملہ کرتے تھے مشرکین پر پس نہین دیکھا
دوسرا شخص جہاد اور کوشش کرنیوالا ہم سے لوینگا اور برابر قائم تھی لڑائی اور جہانتک بڑھتی جاتی مدت لڑائی کی بڑھتی تھی
گرمی اوسکی اور بلند ہوتی تھی گرد اوسکی اور شعلہ زن تھی آگ اوسکی اور تھے عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما قوم کے بیچ مین اور وہ
لوگ اونکے اور اونکے ساتھیون کے گرد تھے مثل حلقہ دائرہ کے پس اگر عبد اللہ بن جعفر حملہ کرتے تھے داہنی جانب کو مین بھی حملہ کرتا تھا
داہنی جانب کو اور اگر حملہ کرتے تھے وہ بائین طرف کو مین بھی حملہ کرتا تھا بائین طرف کو اور برابر ہم لوگ لڑتے رہے تھے یہانتک
کہ تھک گئے بازو اور دشمن ہوگئے شانے ہمارے اور دشوار دکھائی دیا معاملہ اور سخت گذرا اوسپر صبر کرنا اور لے لیا اونکو عاجزی اور زاری نے
اور پیٹھ پھیری دن نے اور رخنہ دار ہوگئی تلوار عبد اللہ بن جعفر کی اور قریب تھا کہ ٹھہر جاوے اور گر پڑے گھوڑا اونکا اونکے
نیچے سے پس پناہ لی اونہون نے مع اپنے ساتھیون کے ایک جگہ مین تاکہ یکجا ہووین لوگ اونکے پاس پس دیکھا مسلمانون نے نشان کو
اور قصد کیا اوسکی طرف اور سب خستہ بازو تھے بسبب کینہ کے پس تنگی کی عبد اللہ بن جعفر کی زرہ نے اونپر بسبب پسینہ عالی کے
اونہین ہیچ تھا اونکو اپنی ذات کیواسطے اوسقدر جتنا کہ مسلمانون کیواسطے تھا پس التجا کی اونہون نے اپنے کام مین اللہ کی طرف اور
حوالہ کیا اپنے کام کو علام الغیوب پر اور اوٹھایا اپنے دونون ہاتھون کو آسمان کیطرف اور کہا اونہون نے اپنی دعا مین یہ کلمات
یَا مَنْ خَلَقَ خَلْقَهُ فَاَحْسَنَ خَلْقَهُمْ وَاَبْلٰی بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ وَجَعَلَ ذٰلِكَ مِحْنَةً لَهُمْ اَسْاَلُكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
اِلَّا جَعَلْتَ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا فَرَجًا وَمَخْرَجًا پھر رجوع کیا طرف لڑائی کے اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑتے تھے اونکی ہیبت مین اونکو

نشان کی نیچی پس اللہ کی واسطی تھی نیکو کاری ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی کہ مدد دی اونھون نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی چچا کی بیٹی کو اوس مال سی اور جہاد اور کوشش کی اونکی سامنی عمرو بن ساعدہ نے بیان کیا ہی کہ دیکھا مین نی ابوذر غفاری
رضی اللہ عنہ کو کہ باوصف زیادہ ہونی سن کی تلوارین مارتی تھی رومیون پر اور آملتی تھی اپنی قوم مین اور حملون کی وقت اپنا نام
لیتی اور کہتی کہ ابوذر ہون اور مسلمان بھی کام کرتی تھی مثل اونکی کام کی یہانتک کہ آگئی اور آپہونچی دل اور کا پہونچی عمان تک اور جابیا مانو
نی عمدہ جگہ اونکی قبرون کی ہی واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی عبداللہ بن انیس سی کہا عبداللہ بن انیس نی
کہ دوست رکھتا تھا مین جعفر کو اور اونکی اولاد عبداللہ کو پس جب وفات کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نی اپنی بان
اسما بنت عمیس کو ملول اور غمگین اور بیزار جانا اونکو حالت رنج مین دیکھنی کو اور تھی ابوبکر صدیق بیاہی چچا جعفر رضی اللہ عنہما والد عبد اللہ
کی اور بہت دوست رکھتی تھی عبداللہ کو پس اجازت کی عبداللہ بن جعفر نی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی واسطی جانی ملک شام کی اور
کہا مجھسی کہ ای ابن انیس خواہش رکھتا ہون مین شام کو جانی اور جہاد کرنی کی اپنی ساتھ دو تم ہمراہ مین نی کہا کہ ہان مین ہمراہ ہونگا
پس رخصت ہوی عبداللہ اپنی چچا علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور مسلمانون سی اور روانہ ہوی ہم بارادہ ملک شام
کی اور ہمارے ساتھ بیس سوار مین اور قوم آزاد کی تھی یہانتک کہ پہونچی ہم تبوک مین پس کہا عبداللہ نی کہ ای ابن انیس آیا جانتی ہو تم
جگہ شہید ہونی میری باپ کی کہا ہان قبر اونکی موتہ مین ہی اونھون نی کہا کہ خواہش رکھتا ہون مین کہ دیکھون اوس جگہ کو پس چلی ہم
یہانتک کہ آگئی ہم اونکی باپ کی قبر اور اوس جگہ پر جہان لڑائی ہوئی تھی اور قبر پر اونکی پتھر تھی جو قوم کلب نی واسطی تبرک کی رکھی تھی
پس جب دیکھا عبداللہ نی قبر اپنی باپ کی اوترے وہان اور گئی قبر پر اور روئی پھر دعای رحمت مانگی اونکی واسطی اور قیام کیا نزدیک
قبر کی باپ کی وقت صبح دوسرے دن کی پس جب کوچ کیا ہم نی دیکھا مین نی عبداللہ بن جعفر کو کہ روتی تھی اور چہرہ اونکا مثل رنگ
زعفران کی ہوگیا تھا پس پوچھا مین نی سبب اوسکا پس کہا اونھون نی کہ مین نی رات اپنی باپ جعفر کو خواب مین دیکھا
اور وہ دو کپڑی سبز پہنی ہوی تھی اور اونکی دو پر تھی اور اونکی ہاتھ مین ایک تلوار برہنہ خون آلودہ تھی پس دی اونھون نی
وہ تلوار مجھکو اور کہا کہ ای بیٹی لڑو تم ساتھ اس تلوار کی دشمنان خدا اور اپنی دشمنون سی اور بیٹھا مین آپ تیری کو
اور گیا مین لڑتا ہون ساتھ اوس تلوار کی یہانتک کہ ریزہ ریزہ ہوگئی وہ تلوار
کہا ہی کہ روانہ ہوی ہم یہانتک کہ پہونچی ابو عبیدہ بن الجراح کی لشکر مین بمقام دمشق
کی پس بھیجا اونھون نی عبداللہ کو اپنی اوس سریہ کا سردار مقرر کرکی بجانب بیرابل القدس کی پس جب دیکھا مین نی یہ واقعہ
اونکا اور رونی اونکی کہا مین نی اپنی دل مین کہ قریب ہی کہ شہید ہون عبداللہ بن جعفر پس روانہ ہوا مین شامل ہو
کی اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی لشکر مین پس کہا اونھون نی کہ خوشخبری ہی ای بیٹی انیس کی یا نہین پس کہا مین نی
کہ بھیجا تم مسلمانون کو بجانب عبداللہ بن جعفر کی پھر بیان کیا مین نی حال لڑائی کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نی انا للہ وانا الیہ راجعون تمام رنج اور افسوس کا ہی اگر ہلاک ہو عبداللہ بن جعفر اور ساتھی اونکی تیری نشان کی نیچی

ای ابا عبیدہ رضہ اور یہ پہلا معاملہ ہی تیری سرداری مین پہر متوجہ ہوی وہ بجانب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور کہا کہ درخواست
کرتا ہون مین تمسے بواسطہ خدا کی کہ جاؤ تم عبید اللہ مین کہ تمہین لائق اور با سامان ہو انجام اس کام کیواسطی پس کہا خالد
بن الولید نی کہ مین ایسا ہی کرونگا قسم ہی خدا کی اگر چاہا اللہ تعالی نے اور مین تمہاری حکم کا منتظر تھا پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نی کہ مین نی عزم کی تھی تمسی خالد بن الولید نی کہا قسم ہی خدا کی کہ اگر سردار مقرر کرین مجہپر حضرت عمر رضی اللہ عنہ
لڑکے کو تو اطاعت کرونگا مین اوسکی پس کیونکر مخالفت کر سکتا ہون مین تمسی حالانکہ تم مقدم ہو ایمان مین مجھسے اور آگے ہو
تم بسبب اپنے ایمان لانے کے اور ملگئی ہو سابقین مین اور جلدی کی ہی تمنی نسبت اختیار کرنے دین اسلام کی اور ملگئی ہو جلدی
کرنیوالون مین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی تمہارا نام امین رکھا تھا پس کیونکر سبقت کر سکتا ہون مین تمسی اور کسطرح
پہونچ سکتا ہون تمہاری مرتبہ کو قسم ہی خدا کی کہ شمشیر زنی کی ہی مین نی مسلمانون کی سامنی بہت تک اور اب گواہ کرتا ہون مین
تمکو اس بات پر کہ وقف کیا ہی مین نی اپنی ذات کو اللہ کی راہ مین اور قریب ہی ظاہر کرونگا مین حال اپنی جان بازی کا
امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر کہ میری نسبت کہا اونہون نی کہ مین نہین ارادہ کرتا ہون جہاد کا مگر واسطی ملنے نام کی
پس قسم ہی خدا کی کہ نہین خواہش کی مین نی کبھی امارت اور سرداری کی پس جب تمام ہوئی یہ گفتگو خالد بن الولید کی مسلمانونکو
اور ابو عبیدہ بن الجراح نی کہا کہ ای ابا سلیمان روانہ ہو تم اور جا ملو اپنی مسلمان بھائیون مین پس اوٹھ کھڑی ہوی خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ مثل شیر کی اور گئی اپنی اسباب کیطرف اور پہنی زرہ حلیمہ کہ نام اسکی ... لڑائی میں باندہ کر اونکا ملتی تھی اور رکھ لیا خود کو
سر پر اور حمائل کر لیا تلوار کو گردن مین اور جا بیٹھی گھوڑی کی زین پر ... کہ گویا وہ مثل کوہ کی ... اور نقش ... اور پکار کر کہا
لشکر زحف کو کہ چلو بجانب شمشیر زنی کی پس قبول کیا اون لوگون نی اونکی پکار کو اور جا پڑی پیادہ مثل ... جنگل مین پر اونچی
والیون ... اور دوڑی بجانب خالد کی اور لیا خالد بن الولید نی نشان کو اپنی ہاتھ مین اور جنبش دی اور رکھ لیا اوسکو اپنی رکاب مین
اور ... کیا گرد اونکی لشکر زحف کا ... اور رخصت ہوی مسلمانون سی اور سلام کیا خالد بن الولید نی مسلمانون پر اور عبد اللہ
بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ اونکو راہ بتلاتی تھی پس راوی ... عمیرہ السلمی نی بیان کیا ہی کہ تھا مین اوس دن ہمراہیان خالد
بن الولید ... اور بہت کوشش کی ... اور ... خالد ... راہ ...
... قریب پہونچی ہم قوم کی ... کی ... اور ... مین آگئی ... مسلمان ... کی ...
پس خالد بن الولید نی کہا کہ ای ابن انیس کس جانب مین تلاش اور طلب کرین ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچا کی
بیٹے کو پس کہا ابن انیس نی کہ عبد اللہ بن جعفر نی وعدہ کیا تھا اپنی ساتھیون سی یہ کہ مین اور ... ہو دین ... کا
پاس یا وعدہ گاہ اونکی ... پس دیکھا خالد بن الولید نی بجانب ... کی اور دیکھا اونہون نی نشان اسلامیہ کو عبد اللہ ابن جعفر
کی ہاتھ مین اور نہین تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ زخمی اور عجیب ایک ہوا تھا اور نا امید ہو گئی تھی مسلمان زندگی فانی سی اور طمع اور امید کی تھی
اونہون نی زندگانی دائمی مین اور رومیون نی ڈال رکھی تھی اونپر لڑائی کی چکی اور نیزہ زنی اور شمشیر زنی تھی اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

کہتی تھی اپنی ساتھیون سی کہ تو تم مشرکین کو اور صبر کرو اس گروہ غدار کی لڑائی مین اور جان لو تم کہ تحقیق اللہ دیکھ رہا ہی تمکو اور تجلی
کی ہی تمپر ارحم الراحمین نے پھر پڑھا اونہون نے اس آیت کو کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ پس جب دیکھا خالد بن الولید نے مسلمانون کو صبر اور مضبوطی کو دشمنون کی لڑائی مین نہو سکا صبر اونسے
سوای اسکے کہ جنبش دیا نشان کو اور کہا اپنے ہمراہیون سے کہ تو تم قوم فتیح اور زشت کو اور سیراب کرو تم اونکی خون سے تلوارون کو اور
بشارت حاصل کرو ساتھ برآنے حاجت کے ای اہل ستگاری اور فتحمندی کے واقدی رحمہ اللہ نے روایت کی ہی کہ اوسی حال
مین کہ ہمراہیان عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے سختی مین تھے ناگہان نکلا اونکی طرف لشکر مسلمین اور گروہ موحدین سے
اور گویا تھے وہ مثل مرغان تیز چنگل اور شیرون حملہ آور کے اور ڈوبے تھے وہ لوہے اور زرہون مین اور بلند تھین اونکی آوازین اور
آوازین ہنہناہٹ گھوڑون کی پس جب دیکھا ہمراہیان عبداللہ ابن جعفر نے یہ حال یقین ہو گئی اونکو اپنی ہلاکی اور دیکھنے لگے
اوس گروہ کیطرف اور وہ اونکی جانب آتے تھے پس گھبرائے اور ڈرے اور جانا اونہون نے کہ یہ لشکر گاڑے کا ہی رومیون سے کہ اونکو مار ڈالنے
اور پکڑنے کو نکلا ہی پس شعار گذرا اونپر یہ معاملہ پس وسی حالت مین سنی اونہون نے آواز ہاتف کی کہ کہتا تھا ان الفاظ سے خذل
الاعمی ونصر الخائف یا حملة القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرتم علی عبدة الصلبان
اور تحقیق آگئی اور پہونچی تھی دل اور کلیجے مسلمانون کے منہون تک اور کام کیا تھا شمشیر ہای برّان نے اونمین اور اوسیوقت ایک سوار
آگے اوس لشکر کے مثل شیر نڈر کا شیوالی کو دکھائی دیا اور اوسکے ہاتھ مین نشان چمکنے والا تھا ساتھ نور کے مثل چمکنے چاند کے پس پکار کر کہا
اوس سوار نے کہ بشارت ہو تمکو ای گروہ مسلمانون کے ساتھ ہلاک کرنے والے کافرون کے مین خالد بن الولید ہون پس جب سنی
مسلمانون نے آواز اونکی اور گویا تھی وہ دریا کی موجون مین پس جواب دیا اونہون نے خالد بن الولید کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
پس تھین آوازین اونکی مثل آواز سخت رعد اور ہوا تند کے پھر حملہ کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مع لشکر زحف کے
جو کبھی اونسے جدا نہین ہوتی تھی اور رکھا تلوارون کو رومیون کے سرون پر عامر بن سراقہ نے بیان کیا ہی کہ تھا حملہ اونکا
رومیون مین مثل شیر کے بکریون مین پس متفرق کر دیا اونکو داہنے اور بائین پر اور ثابت قدمی کی کافرون نے واسطے لڑائی کے
اور باز رکھا مسلمانون کو اپنی جانون اور مالون سے اور خالد بن الولید چاہتے تھے کہ پہونچ جاوین وہ عبداللہ بن جعفر تک
پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب گروہ آنیوالے کی اپنی طرف نہین جانا اونہون نے کہ یہ کیا ہی یہانتک کہ سنی اونہون نے
آواز خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کی اور وہ اظہار اپنی بزرگی اور فخر کا کرتے تھی اپنی ذات اور نسب مین اور سنا اوسکو عبداللہ
بن جعفر نے پس کہا اونہون نے اپنے ہمراہیون سے کہ لو تم دشمنون کو پس تحقیق آئی تمکو مدد آسمان سے پھر حملہ کیا عبداللہ بن جعفر
اور مسلمانون نے ابن الاشقع نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم لوگ مایوس اپنی جانون سے یہانتک کہ بھیجی اللہ تعالی نے مدد پس
نہین ہوئی تھی تاریکی شب کی یہانتک کہ دیکھا ہمنے خالد بن الولید کو کہ نشان اونکے ہاتھ مین تھا اور بھگاتے اور چلاتے تھے شترکین کو
مثل چلانے بکریون کی بجانب چراگاہ کے اور مسلمان قتل کرتے تھے اور قید کرتے تھے اونکو اور وہ واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری اپنی ذرغفاری

اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری رضوان اللہ علیہم کی کہ تحقیق ملایا تھا اونہون نے شانونکو اور ہنسلی وہی تھی تلوار ونکو
اور قتل کیا تھا رومیون کو ہر طرف مین اور ملاقی ہوے ضرار بن الازور عبد اللہ بن جعفر سے پس دیکھا ضرار نے اونکی طرف اور خون اونکی
زرہ کی آستینون اور بدن پر مثل ٹکڑے کلیجی اونٹ کے تھا پس کہا ضرار بن الازور نے کہ فائدہ مند کرے اور جزای خیر دے اللہ تعالی تمکو
اے چچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس تحقیق لے لیا تمنے بدلا اپنے باپ کا اور سکون اور آرام دیا تمنے اپنے سوزش دل کو پس کہا
عبد اللہ بن جعفر نے کہ یہ کون شخص ہین کلام کرنیوالے اور ہو گئی تھی تاریکی شام کی اور ضرار بن الازور ڈھاٹا باندھے تھے پس کہا اونہون نے
کہ مین ضرار صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون پس کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فراخی اور کشائش ہو تمکو بسبب تمہارے آنیکے
ہماری مساعدت اور مدد ہی کو عبد اللہ بن انیس نے بیان کیا ہے کہ وہ دونون اسی حال مین تھے کہ آئے خالد بن الولید رضی اللہ
عنہ اور لوگ لشکر جعف کی اور کہا عبد اللہ بن جعفر نے کہ فائدہ مند کرے اللہ اور جزای خیر دے اللہ تعالی تمکو پھر کہا عبد اللہ بن جعفر نے
کہ اے ضرار بطارقہ حمایت کرنیوالے رومیون کے نزدیک دیر کے ہین بسبب ہونے لڑکی حاکم طرابلس کے اوس مقام مین اور تحقیق گھیر لیا ہم
دیر دراثا کو کیونکہ باز رکھا ہے لوگون کو اوس لڑکی سے اور گھیر لیا ہے ہمارا دیر نے اوسکو پس آیا ہو سکتا ہے تمسے اے ضرار کہ حملہ کرو
میرے ساتھ ضرار نے کہا کہ وہ لوگ کہان ہین عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اونکو پس نگاہ اوٹھا کر دیکھا اونہون نے
اور تھے اوس وقت دلیران مسلح رومی اور حاکم طرابلس گھیرے ہوے داہنی جانب دیر کو یا باز رکھتے تھے اوس لڑکی کو اور آگ روشن تھی اور
سلیمان چمکتی تھین آگ کی روشنی مین مثل تیز تلوار کے پس کہا ضرار نے کہ راہ بتلاوے اللہ تمکو پس کیا خوب ہے وہ بتلانیوالا سو تم حملہ کرو
تاکہ حملہ کرون مین ساتھ تمہارے حملہ کی پس حملہ کیا خالد بن الولید نے ایک طرف سے اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما نے ایک جانب سے اور حملہ کیا
ضرار بن الازور نے ایک طرف سے اور تبعیت کی اونکی لوگون نے اور ڈانٹا رومیون کو اور چلایا مشرکین نے اپنی زبانون کو اور سب سے زیادہ
اور سخت لڑنیوالا اونکا بطریق تھا پس نکلا وہ سامنے لڑائی کی آگ قوم کے گویا وہ اچھا شیر تھا اور وہ ڈہنکتا تھا مثل ڈہنکنے شیر کے
اور قصد کیا اوسنے ضرار بن الازور پر اور حملہ سخت کیا اوسپر اور ضرار نے تعجب کیا تھا اوسکے بھاری پن دل اور اوسکے قرار پکڑنے سے زمین پر
اور اوسکی شدت حملہ اور جست اور احتیاط بچانے سے اپنے کو پس ہوشیار ہو گئے ضرار بن الازور اوس سے اور وہ اونکی طلب مین شدید تھا کرتا تھا
اور ہر ایک پاؤن دونون سے طمع اور امید رکھنے والا تھا اپنے ساتھی مقابل پر اور اکیلا اور الگ ہو گیا وہ ضرار کے مقابلے مین پس کشادہ ہوگیا
ضرار اوسکے سامنے اور ارادہ کیا اوسنے اور اوسکے ساتھیون نے ضرار کی طلب مین پس قصد کیا ضرار نے ایسی جگہ کی طرف جو صلاحیت رکھتی تھی
اور دوڑانے گھوڑے کی رکھتی تھی پس پھسل کر ٹھوکر کھائی گھوڑے ضرار نے اور حائل ہوگیا اوسکا پاؤن بیچ مین ایک گڑھے کے جو اونکی زمین پر تھا پس
اوندھا ہوگیا گھوڑا ضرار کا اور جھکا کر گرپڑے ضرار زمین پر پھر ضرار نے کہ بیٹھے غصہ مین آکر قصد اپنے گھوڑے کا کیا کہ کوئی سبیل اوسکی
کی اونسے نہ ہو سکی پس ٹھہرے اور قائم رہے وہ اپنی جگہ پر اور ڈھال تلوار اونکے ہاتھ مین تھی اور کوشش اور جہاد کرتے تھے اونکے ساتھ بچانے
پیادہ پائی کے اور صبر کیا تھا اونکے مقابلے مین مثل صبر اچھے لوگونکی پس آیا اونپر بطریق رومی اور آگے چلایا گھوڑا کو اور اونپر عمود اپنی سے
پس جب متصل اونکے آیا اور وار کیا اونپر عمود کا خالی گیا ضرار نے اوسکے وار کو پھر جھپٹے اوسکی طرف مثل جھپٹنے شیر کے پس تنہائی کی بطریق کے

گھوڑے نے اوسکی پیچھے اور کھڑا ہوگیا وہ دونون پانون کے بل اور اوندھا ہوگیا زمین کیطرف پس پہونچا دار عمود کا گھوڑے کی گردن میں
اور گر پڑا بطریق پشت گھوڑے سے اور اوٹھہ کھڑا ہوا نہوسکا اسواسطے کہ وہ چھپ گیا تھا گھوڑے کی زین میں پس جلدی کی ضرار نے اوسکے پیٹ
قبل پہونچنے اوسکے غلامون کے اور ماری تلوار اوسکی رگ گردن پر پس وار زم دی تلوار نے اور بچکار کر نہوئی پس اوٹھنا چاہا کافر نے
اور یقین ہوگیا اوسکو اپنی ہلاکت کا پس جھپٹے ضرار اور تھا بض ہوگئے اوسپر اور تھا وہ مثل بڑے پہاڑ کے پس پھینک دیا اوٹھا کر اوسکو
ضرار نے اور کر لیا اوسکو اپنے نیچے اور چڑھہ بیٹھے اوسکے سینے پر اور تھی ضرار کے پاس ایک چھری یمن کی بنی ہوئی اور اوسکو اپنے پاس سے
کبھی جدا نہین کرتے تھے پس نکالا اوسکو میان سے اور ماری ایک ضرب چھری کی اوسکے سینے مین پس گر پڑا وہ مردہ ہوکر اور جلدی
روانہ کر دیا اللہ تعالیٰ نے اوسکی روح کو بجانب آگ دوزخ کے پھر جھپٹے ضرار اور لے لیا اوسکے گھوڑے کو اور تھا اوس گھوڑے پر جڑاؤ زیور
سونے اور چاندی کا جسکی قیمت کثیر تھی پس جب سوار ہوئے ضرار گھوڑے پر تکبیر کہی انہون نے اور حملہ کیا رومیون پر پس متفرق کر دیا
انکو داہنے بائین اور جب فراخی اور کشادگی حاصل کی ضرار بن الازور نے اور دشمن خدا کے مالک ہوگئے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما
دیرکے اور جو کچھ اوسمین تھا اور گھیر لیا اوسکو مسلمانون نے پس نہین لی انہون نے اوسمین سے کوئی چیز اوسوقت تک کہ پھرے خالد
بن الولید رومیون کے تعاقب سے اور صورت یہ گذری کہ خالد بن الولید نے تعاقب کیا تھا اونکا ایک بڑی نہر تک جو اونکے اور طرابلس کے
بیچ مین تھی اور رومی جانتے تھے اوسکی راہ کو پس اوتر گئے وہ لوگ پار اوسکے اور ٹھہر گئے خالد بن الولید اور واپس آئے اپنے ساتھیون
کی طرف پس پایا اونکو اسحال مین کہ مالک ہوگئے تھے وہ دیر کے اور یکجا کیا غنایم کو اور جو چیزین متاع اور اقسام پارچہ اور طعام سے
بازار مین تھی **واثلہ نے بیان** کیا ہے کہ جمع کیا ہمنے اوس سب مال کو پالانون مین اور رکھا ہمنے اچھی چیزین کھانیکی اور نکالا
مسلمانون نے اون اشیا کو جو دیر مین تھین اقسام ظروف اور چاندی اور جانور وغیرہ سے اور نکالی گئی اوسمین سے حاکم کی لڑکی اور
اوسکے ساتھ چالیس لڑکیان تھین اور زیور اور کپڑا تھا اور بار کیا اور سوار کر لیا سبکو برذونون اور خچرون پر اور پھر کر روانہ ہوئے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غنیمت اور بہت مال کے **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ شمار کی گئی یہ لڑائی
تین شخصون کے نام سے عبداللہ بن جعفر سردار اوسکے تھے اور عبداللہ بن انیس پہونچنیوالے اور خبر دینے والے اور خالد بن الولید کمک
کرنیوالے اوسکے تھے اور خالد بن الولید کو اس لڑائی مین بہت مشقت سے سامنا ہوا تھا اور زخم رنج دہندہ اونکے جسم مین پہونچا تھا پس
جبکہ اترے وہ اوس مقام سے آئے وہ بجانب راہب دیر کے اور آواز دی اوسکو پس کلام کیا اوسنے پھر دوبارہ پکارا اور دھمکایا اوسکو پس
نکلکر آیا وہ اونکے پاس اور کہا کہ جو کچھ کہنا ہو کہو تم پس قسم ہے مسیح کی کہ ہرگز نہ مطالبہ کریگا تمسے مالک اس آسمان نہر کا ساتھ خون
مقتولین کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیونکر مطالبہ کریگا وہ ہمسے حالانکہ ہم مامور ہین اس امر پر کہ لڑین اور جہاد کرین تمسے اور
وعدہ کیا گیا ہے ہمسے اس امر پر ثواب کا قسم ہے خدا کی کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فرماتے کہ نہ متعرض ہون ہم تمسے ہرگز تو نیچے اوتار لیتا مین
تجکو تیرے صومعہ سے اور مار ڈالتا تجکو تیری سستی پس چپ ہو رہا راہب اور روانہ ہوئے خالد بن الولید ساتھ مال غنیمت کے یہانتک کہ پہونچے دمشق مین
اور ابو عبیدہ بن الجراح منتظر تھے اونکی آنیکے پس جب دیکھا اونہون نے غنایم کو بہت خوش ہوئے وہ اور مسلمان ہمراہی اونکے اور استقبال کیا

ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور شکریہ اونکا ادا کیا اور سلام کیا مسلمانون اور عبداللہ بن جعفر
رضی اللہ عنہما پر اور آئے اپنی جگہ مین اور پانچوان حصہ جدا کیا مال غنیمت سے اور بانٹ دیا باقی غنایم مسلمانون کو اور دیا ضرار بن
الازور کو گھوڑا بطریق کا مع زین اوسکی اور جو کچھ تھا اوسپر زیور جڑاؤ سونے اور چاندی کا پس لائے ضرار بن الازور وہ سب اپنی بہن
کے پاس راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے اونکی بہن کو کہ نکال لیے تھے اونہون نے نگینے جواہر کے اوس زیور سے اور تقسیم کردیے
سب مسلمانون کی عورتون پر اور ایک ایک نگینہ بڑی بڑی قیمت کا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ لائے گئے قیدی ابو عبیدہ بن
الجراح کے سامنے اور اون سب مین لڑکی بطریق کی تھی پس درخواست کی عبداللہ بن جعفر نے کہ اوسکو مجھے دو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ اجازت طلب کرلون مین اس مقدمہ مین امیر المومنین سے اور لکھا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو متضمن اس حال کے پس جواب مین
لکھا حضرت عمر رض نے کہ دیدو اور حوالہ کرو اوسکو عبداللہ بن جعفر کے راوی نے بیان کیا ہے کہ مقیم رہی وہ عورت اونکے نزدیک
مدت تک اور کھلایا عبداللہ بن جعفر نے اوسکو کھانا پکانا اور وہ رومی کھانا اچھا پکاتی تھی پس تھی وہ عبداللہ بن جعفر کے نزدیک
تا زمانہ یزید کے پس بیان کیا لوگون نے حال اوسکا یزید سے اور بطور ہدیہ کے طلب کیا اوسکو یزید نے پس بھیجدیا عبداللہ بن جعفر نے
اوسکو یزید کے پاس عاصم بن ربیعہ نے بیان کیا ہے کہ میرے حصے مین غنایم دیر سے کپڑے دیباج حریر کے ملی تھی جسمین صورتین
روسیون کی بنی ہوئی تھین اور منجملہ اوسکے ایک کپڑے مین صورت مریم اور عیسیٰ علیہما السلام کی تھی پس لیگیا مین وہ کپڑے یمن مین
اور بیچا اوسکو بعوض قیمت کثیر کے اور مول لیا مین نے اسباب طائف مین اور لکھا مجھکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حالانکہ تھا مین ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ اس مضمون کا خط کہ اے بیٹے میرے بھائی کے اسی قسم کے کپڑے میرے پاس بھیجا کر کیونکہ وہ کام آوین مسلمانون کے زخم باندھنے کے
کفنون مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب واپس آیا لشکر مسلمانون کا ساتھ فتح اور غنایم کے لکھا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مشعر حال فتح دیر ابی القدس و حصول غنایم کے اور تعریف اور شکر گزاری خالد بن
الولید کی اور جو گفتگو اونہون نے وقت روانگی دیر ابی القدس کے کی تھی اور لکھا اور درخواست کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آپ
خالد بن الولید کو کلمات بشارت اور مہربانی کے لکھین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے
یہ خط وقت روانگی بجانب ہرقل اور بجانب بیت المقدس کے اور لکھا تھا اوسمین حال بعض مسلمانون کا جنہون نے شراب پی تھی عاصم
بن ذویب عامری نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین ملک شام کی لڑائی مین اور فتح دمشق اور اوسکی غوطہ مین اور عرب آئے ہوے تھے یمن کے
جنہون نے شراب پی تھی اور پاک جانا تھا اوسکو پس برا جانا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے پس کہا ایک شخص نے اہل عرب سے اون لوگون
سے اور شاید وہ سراقہ بن عامر تھے کہ اے گروہ مسلمانون کے چھوڑدو شرابخواری کو اسواسطے کہ وہ کھو دیتی ہے عقل کو اور بڑھا دیتی ہے ارتکاب
گناہ کو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعنت فرماتے تھے شراب کے پینے والے کو یہانتک کہ لعنت فرماتے تھے اوسکے لیجانے والے اور طلب کرنے والے کو
اسامہ بن زید اللیثی نے حمید بن عبدالرحمن ابن عوف الغسانی سے روایت کی ہے کہ کہا حمید نے کہ تھا مین ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح
کے ملک شام مین پس لکھی اونہون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر فتح بازار کی اور یہ بھی لکھا کہ مسلمانون نے شراب پی ہے اور اونکی

ہوئے ہین پس روانہ ہوا مین یہ خط لیکر اور پہونچا مدینہ طیبہ مین اور پایا مین نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور تھے اونکے نزدیک چند اصحاب جنمین حضرت عثمان اور حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم تھے اور باہم ایک باتین کر رہے تھے پس دیا مین نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس جب پڑھا اونہون نے خط کو سوچنے لگے مضمون خط مین پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دُرّے لگائے ہین شراب پینے والے کو اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور کہا کہ تمہاری رای اس معاملے مین کیا ہے پس کہا حضرت علی نے اِنَّ السَّکْرَانَ اِذَا سَکِرَ هَذَا وَاِذَا هَذَا افْتَرَىٰ وَاِذَا افْتَرَىٰ فَعَلَيْهِ ثَمَانُوْنَ جَلْدَةً فَاجْلِدْ فِيْهِ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً پس لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا ان الفاظ سے اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ وَرَدَ كِتَابُكَ فَفَهِمْتُهُ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدْهُ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَلَعَمْرِيْ مَا يُصْلِحُ لَهُمْ اِلَّا الشِّدَّةُ وَالْفَقْرُ وَلَقَدْ كَانَ حَقُّهُمْ اَنْ يُحْسِنُوْا نِيَّاتِهِمْ وَيُرَاقِبُوْا رَبَّهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُوْهُ وَيُؤْمِنُوْا بِهِ وَلْيَشْكُرُوْهُ فَمَنْ عَادَ فَاَقِمْ فِيْهِ الْحَدَّ وَاقِدِیْ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھا اوسکو پکار کر سنا دی مسلمانون کو یہ بات کہ جس شخص پر ہووے حد اللہ کی پس چاہئے کہ قبول کرے اور دیوے اوس حد کو اپنی ذات سے اور توبہ کرے اللہ تعالی کے حضور مین پس آیا ہے کیا لوگون نے اور جنہون نے شراب پی تھی آئے اور جاری کی حد اپنے اوپر قبول کی پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ مین ارادہ رکھتا ہون انطاکیہ کے جانیکا بقصد رومیون کے اور شاید کہ اللہ تعالی فتح کرے اوسکو ہمارے ہاتھون پر پس کہا مسلمانون نے کہ چلو تم جہان منظور ہو تمکو ہم تمہارے تابع حکم ہین پس خوش ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اونکے کلام سے اور کہا کہ مستعد ہو جاؤ تم واسطے کوچ کے پس ہین تم سب کو لیکر چلنے جاونگا پس جس وقت حلب کو فتح کر لیوینگے تو اگر خدا نے چاہا پھر متوجہ انطاکیہ ہونگے پس تعمیل کی مسلمانون نے بجانب اصلاح اپنے حالات اور خبر گیری اسباب اور تیاری ساز و سامان جنگ کی پس جب فراغت پائی ابو عبیدہ بن الجراح نے سب کاموں سے حکم کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اس بات کا کہ لیوین وہ اپنے نشان عقاب کو جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بروز روانگی اونکے بجانب ایلیہ کے بنایا تھا اور روانہ ہون آگے فوج کے لشکر زحف کو ساتھ لیکر پس روانہ ہوے خالد بن الولید بمقدمہ لشکر مین اور تھے اونکے ساتھ ضرار بن الازور اور رافع بن عمیرہ الطائی اور میسرہ بن مسروق العبسی اور لوگ ایک دوسرے کے پیچھے تھے اور چھوڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے دمشق مین صفوان بن عامر السلمی کو اور چھوڑا اونکے ہمراہ پانچ سو مسلمانون کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح پیچھے مسلمانون کے اور ہمراہ اونکے عرب مین در پیچھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوے ابو عبیدہ ابن الجراح براہ بقاع اور لبوہ کے پس جب پہونچے بانتک بھیجا اونہون نے خالد بن الولید کو بجانب حمص کے اور کہا کہ ای ابا سلیمان کوچ کرو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر اور جا پڑو قوم پر اور تاخت و تاراج کرو ارض حمص اور قنسرین کو اور مین بعلبک کو روانہ ہوتا ہون اور شاید کہ اللہ تعالی آسان اور میسر کرے ہمپر فتح اوسکی پھر رخصت کیا اونکو اور روانہ ہوے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے بجانب حمص کے اور متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح اہل بعلبک کے اور راہ مین وقت آیا ایک بطریق جو بیٹا ہے اور اوسکے ساتھ ہدایا اور تحفے تھے اور مصالحہ کیا اوسنے مسلمانون سے ایکسال کامل پر اور کہا اوسنے کہ

پس جو شخص کہ پئے شراب پیوے پس جاری کرو تم اوسپر حد شرعی کی ۱۲

اگر فتح کرلیا اونے حمص او بعلبک کو پس ہم تمہارے سامنے حاضر ہونگے اور کسی بات مین تمہاری خلاف نکرینگے پس صالحہ کیا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے چار ہزار درہم اور پچاس کپڑے دیباج پر پس جب مضبوط ہوگئی صلح روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بعلبک کے پس وہ چلے نہین دور گئے تھے کہ دکھائی دیا ایک ناقہ سوار اور وہ کھائی جاتا تھا مین کو اپنی تیزروی سے پس ٹھہر گئے ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اونکے قریب آیا وہ ناقہ سوار اور وہ اسامہ بن زید طائی تھے پس پوچھا اونہون نے کہ اے اسامہ تم کہان سے آئے ہو پس بٹھایا اسامہ نے اپنے ناقہ کو اور سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور کہا کہ مین مدینہ منورہ سے آتا ہون اور دیا اسامہ نے ایک خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اونکو پس توڑا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکی مہر اور پڑھا اوسکو اور اوسمین یہ لکھا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ اَمِيْنِ الْاُمَّةِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّهٖ اَمَّا بَعْدُ فَلَا مَرَدَّ لِقَضَاءِ اللّٰهِ وَقَدَرِهٖ وَمَنْ كُتِبَ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ كَافِرًا فَلَا اِيْمَانَ لَهٗ وَذٰلِكَ اَنَّ جَبَلَةَ بْنَ الْاَيْهَمِ الْغَسَّانِيَّ كَانَ قَدِمَ عَلَيْنَا فِيْ بَنِيْ عَمِّهٖ وَسَرَاةِ قَوْمِهٖ فَاَنْزَلْتُهُمْ وَاَحْسَنْتُ اِلَيْهِمْ وَاَسْلَمُوْا عَلٰى يَدَيَّ وَفَرِحْتُ بِذٰلِكَ اِذْ شَدَّ اللّٰهُ عَضُدَ الْاِسْلَامِ بِهِمْ وَلَمْ اَعْلَمْ مَا فِيْ كَمِيْنِ الْغَيْبِ وَاَنَا اَسِرْنَا اِلٰى مَكَّةَ حَرَسَهَا اللّٰهُ نَطْلُبُ الْحَجَّ فَطَافَ جَبَلَةُ بْنُ الْاَيْهَمِ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَوَطِئَ اِزَارَهٗ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ فَسَقَطَ الْاِزَارُ عَنْ كَتِفَيْهِ فَالْتَفَتَ اِلَى الْفَزَارِيِّ وَقَالَ يَا وَيْلَكَ اَكْشَفْتَنِيْ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ الْفَزَارِيُّ وَاللّٰهِ مَا تَعَمَّدْتُكَ فَلَطَمَ الْفَزَارِيَّ لَطْمَةً هَشَمَ اَنْفَهٗ وَكَسَرَ ثَنَايَاهُ الْاَرْبَعَ فَاَقْبَلَ الْفَزَارِيُّ اِلَيَّ مُسْتَعْدِيًا عَلٰى جَبَلَةَ فَاَمَرْتُ بِاِحْضَارِهٖ وَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَطَمْتَ اَخَاكَ فِي الْاِسْلَامِ فَكَسَرْتَ ثَنَايَاهُ الْاَرْبَعَ وَهَشَمْتَ اَنْفَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ وَطِئَ اِزَارِيْ فَحَلَّهٗ وَوَاللّٰهِ لَوْلَا حُرْمَةُ الْبَيْتِ لَقَتَلْتُهٗ فَقُلْتُ قَدْ اَقْرَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَاِمَّا اَنْ يَعْفُوَ عَنْكَ وَاِمَّا اَنْ اٰخُذَ مِنْكَ الْقِصَاصَ لَهٗ فَقَالَ اَتَقْتَصُّ مِنِّيْ وَاَنَا مَلِكٌ وَهُوَ سُوْقِيٌّ فَقُلْتُ قَدْ شَمَلَكَ وَاِيَّاهُ الْاِسْلَامُ مَا تَفْضُلُهٗ اِلَّا بِالْاِسْلَامِ فَقَالَ يَا عُمَرُ تُؤَخِّرُنِيْ اِلٰى غَدٍ فَتَقْتَصُّ مِنِّيْ فَقُلْتُ لِلْفَزَارِيِّ تُؤَخِّرُهٗ اِلٰى غَدٍ فَقَالَ نَعَمْ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ رَكِبَ فِيْ بَنِيْ عَمِّهٖ وَتَوَجَّهَ اِلَى الشَّامِ اِلٰى كَلْبِ الطَّاغِيَةِ وَاَرْجُوْ اَنْ يُّظْفِرَكَ اللّٰهُ بِهٖ فَاَنْزِلْ عَلٰى حِمْصَ وَلَا تَبْعُدْ عَنْهَا فَاِنْ صَالَحَكَ اَهْلُهَا فَصَالِحْهُمْ وَاِنْ اَبَوْا فَقَاتِلْهُمْ وَابْعَثْ عُيُوْنَكَ اِلٰى اَنْطَاكِيَّةَ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِّنَ الْمُتَنَصِّرَةِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَّعَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو آہستہ آواز سے پڑھا اوسکو دوبارہ بلند آواز سے پھر اوسکے رجوع کیا اہل حمص کی اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ایک تہائی لشکر لیکے پہلے وہان پہونچ گئے تھے پس پہونچے تھے وہان روز شنبہ ماہ شوال سن چودہ ہجری مین اور تھا وہان ایک بڑا بطریق ہرقل کیطرف سے اور نام اوسکا نقیطا ابن گرس تھا اور پیر روز پہونچے خالد بن الولید کو وہ مرگیا تھا پس جب دیکھا اہل حمص نے کہ لشکر خالد بن الولید او مسلمانون کا وہان پہونچ گیا ہے جمع ہوئے وہ سب ایک بڑے کنیسہ مین اور کہا اونکے بطریق نے اونسے کہ وہان تم لوگ اس امر کو کہ ساتھی بادشاہ کا مرگیا اور بادشاہ کو اہل عرب کی خبر نہین ہے اور وہ لوگ ہماری اوپر آگئے ہین حالانکہ یہ

خلاف ہمارے ظن اور علم کے واقع ہوئی اور ہم جانتے تھے کہ وہ لوگ ہمارے یہان نہ آوینگے جبتک کہ جوسیہ اور بعلبک کو فتح نہ کرلینگے
اور اگر لڑوگے تم اونسے اور بادشاہ کو خبر لکھا لشکر اور سردار بھیجنے کی درخواست کروگے پس تحقیق اہل عرب کسی ایک کو لشکر بادشاہ سے تم تک
نہ آنے دینگے اور تمہارے نزدیک سامان کھانیکا نہین ہے جو باعث قوت وقت محصور ہونیکے ہوگا پس اون لوگون نے کہا کہ تیری رائے
اس معاملے مین کیا ہے اوسنے کہا کہ مصالحہ کرلو تم مسلمانون سے اوس چیز پر جسکو وہ چاہین اور طلب کرین تمسے اور کہو تم کہ ہم تمہارے تابع ہین
اور تمہارے سامنے قابو نہین ہین ہونگے اگر فتح کرلوگے تم حلب اور قنسرین کو اور شکست دوگے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو پس بعد اسکے قرارداد
کی جب قوم مسلمان ہمارے یہان سے چلے جاوینگے کسیکو بھیجکر طلب کرینگے ہم ہرقل سے لشکر کثیر کو اور ایک سردار اوسکے گھر والون یا اوسکے
حاشیون سے اور یکجا ہوجائیگا ہمارے واسطے غلہ اور سامان اور بعد اسکے ہم لڑینگے اونسے پس قرین صواب اور بہتر جانا قوم نے اوسکی
رائے کو اور کہا اوسسے کہ تو اپنی اچھی تدبیر اور رائے سے ہمارے اس کام کا سامان اور بندوبست کردے پس بھیجا بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس **جبا بلیقا** کو جو اوسکے نزدیک معزز تھا واسطے منعقد کرنے صلح کے اونکے اور مسلمانون کے بیچ مین پس نکلکر روانہ ہوا اور پہونچا
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور اونسے صلح کے باب مین اور جو بطریق نے درباب چلے جانے مسلمانون کے بجانب حلب و قنسرین اور عواصم
اور انطاکیہ کے کہا تھا بات چیت کی پس قبول و منظور کیا اوسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مصالحہ کیا اہل حمص سے بارہ ہزار دینار اور دو سو
کپڑے دیباج پر اور مدت صلح کی ایکسال قرار پائی کہ ابتدا اوسکی ماہ ذیقعدہ اور انتہا شوال سن پندرہ ہجری تھی **راوی نے**
بیان کیا ہے کہ مضبوط ہوگئی صلح اور نکلے بازاری لوگ حمص سے اور معاملہ خرید و فروخت اشیا کا مسلمانون سے جاری کیا اور دیکھا
اہل حمص نے جوانمردی اہل عرب کی خرید و فروخت مین اور نفع کثیر حاصل کیا اون لوگون نے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
بلایا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو اور ساتھ کیا اونکے چار ہزار سوار قوم لخم اور جذام اور کندہ اور کسلان اور سنبس اور نبہان اور طے
اور حولان سے اور کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہ اے ابا سلیمان روانہ ہو تم یہ لشکر لیکر اور قصد کرو تم معرات کا اور نزدیک ہو تم
حلب سے اور تاخت و تاراج کرو بلاد عواصم کو اور پھر واپس آؤ تم اپنے پیچھے کو اور بھیجو تم جاسوس اپنے تاکہ لاوین وہ لوگ خبر تمہارے پاس اور دیکھو تم
اور دریافت کرو اس امر کو کہ قوم کا کوئی معین اور مددگار اونکی قوم سے ہے یا نہین پس منظور کیا اس بات کو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے اور لیا نشان اپنا اور آگے ہوئے لشکر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے اور پہونچے بمقام شیزر کے اور وہان نہر مقلوب پر دو دن قیام کیا
پھر بلایا اونہون نے مصعب بن محارب الیشکری کو اور ساتھ کیا اونکے پانچ سو سوار اور حکم کیا اونکو کہ تاخت و تاراج کرین بلاد عواصم کو
اور روانہ ہوئے خالد بن الولید بجانب کفرطاب اور پھیر وہان سے بطرف معرات کے دیر نعمان تک اور سفر کیا اونہون نے اپنی فوج کا
اسطرح پر کہ لوٹتے تھے وہ داہنے بائین گانون کو اور حاصل کرتے تھے غنایم اور قیدی پس جب جمع ہوگئے اونکے ہاتھ غنایم اور قیدی لوٹے
سے پھر آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنایم اور قیدیون کو اونکے ساتھ بہت خوش ہوئے
اور ابو عبیدہ بن الجراح اسی حال مین تھے کہ دفعۃً سنا اونہون نے ایک بڑا شور جو واقع ہوا بسبب کلمات تہلیل اور تکبیر کے اور تھے وہ کچھ مرد
مسلمان اور اونکے ساتھ ایک بڑی جماعت تھی پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان یہ کون لوگ ہین خالد بن الولید نے کہا کہ

ای سردار یہ مصعب بن محارث الیشکری ہین جنکو واسطی بنایا تھا ہمنے اور ایک نشان پانچسو سوار پر اونکی قوم اہل یمن سی اور اونہون نے
تاخت تاراج کیا زمین عرب ہم کو اور آئے ہین قیدی اور مال لیکر پس ملاقات کی اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے اور دیکھا اونکے ساتھ ایک
بڑا گلہ گائے اور بکریون اور بھیڑون کا جن پر مرد اور عورتین اور لڑکے سوار تھے اور اونکے پیچھے چلاہٹ اور شدت رونیکی آواز تھی پس
متوجہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح آواز شور غل کیطرف اور تھے وہ کفار اہل یمن بندھے ہوئے رسیون مین اور روتے تھے اپنے لڑکے بالون اور
لٹ جانے گھرون اور مالون پر پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم سے جو کبھی اونسے جدا نہین ہوتا تھا کہ پوچھ تو اونسے کہ کیون
روتے ہو تم اور کس وجہ سے داخل نہین ہوتے ہو دین اسلام مین اور کیون نہین طلب کرتے ہو ذمہ داری کو اور کیون بیٹھ نہین ہو جاتے ہو
اپنی جانون و مالون اور لڑکے بالون سے پس کہا اون لوگون نے کہ ہم قوم دور کے رہنے والے ہین اور تمہاری اخبار ہمکو پہنچتے تھے
اور نہین جانتے تھے ہم کہ تم لوگ ہم تک پہنچو گے پس نہین خبر ہوئی ہمکو یہانتک کہ آگئی ہم پر یہ قوم تمہاری پس لوٹ لیا اونہون نے
ہمارے مالون کو اور باندھ لیا ہمکو رسیون مین اور لے لیا ہمارے جانورون کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھے یہ کہ
قریب چار سو کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے کہ اگر احسان کرین ہم تم پر اور رہا کرین قیدیون اور پھیر دیوین تمکو تمہاری
اولاد کو پس آیا تم ہمارے مطیع ہوگے اور جزیہ اور خراج دوگے ہمکو اونہون نے کہا کہ یہ باتین ہمارے ساتھ کون کریگا اور ہم تو تمہاری سب
شرائط پر عمل کرینگے پس بعد اس گفتگو کے آئے ابو عبیدہ بن الجراح روسای مسلمین کے پاس اور کہا اونسے کہ میری رای یہ ہے کہ امن دوین
اس قوم کو قتل سے اور پھیر دون اونکو اونکے لڑکے بالون کو پس ہو جاوینگے وہ لوگ ہمارے تابع اور آباد کرینگے زمین کو اور لوینگے ہم خراج
اور جزیہ اونسے پس تم لوگ اس بات مین کیا کہتے ہو کہ مین بدون تمہارے مشورے کے کوئی کام نہین کرتا ہون پس کہا مسلمانون
نے کہ اے سردار حکم اور رای وہی ٹھیک ہے جو تم کہو اور کرو اگر تمہارے نزدیک یہ امر قرین صلاح ہے مسلمانون کے واسطے پس کرو تم جو تمنے
سمجھ لیا ہے پس مقرر کیا اونہون نے ہر شخص کے ذمے اونمین سے چار دینار اور اسی طرح سے لکھا تھا اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
پھر بعد اسکے پھیر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکے اہل و عیال و اموال کو اور چھوڑ دیا اونکو اور ساکن کر دیا اونکو اونکی زمینون مین
اور لکھ لیے نام اونکے اور حکم کیا اونکو واپس جانیکا پس پھر گئے وہ اپنے وطنون کو اور جب قرار پکڑا اونہون نے اپنی جگہون مین آگاہ کیا
اون لوگون نے اپنے قریب اور جوار کے لوگون کو عادت نیک عرب اور اونکی عدالتون اور نیکیون سے اور کہا اونسے کہ ہم جانتے تھے کہ اہل
عرب ہمکو مار ڈالینگے اور ہمکو اور ہماری اولاد کو غلام بناوینگے پس رحم کیا اونہون نے ہم پر اور مقرر کر لیا ہم سے جزیہ اور خراج کو پس
جب سنا قریب اور جوار کے رومیون نے یہ حال آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بطلب امان اور اقرار ادای جزیہ کے پس قبول کیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکی درخواست کو اور لکھ لیے نام اونکے قلعون اور گانون کے اور پہنچی یہ خبر اہل قنسرین اور حاضر کو کہ ابو عبیدہ
بن الجراح امان دیتے ہین اوس شخص کو جو اونکے پاس جاتا ہے پس بہتر اور پسندیدہ جانا اونہون نے اس امر کو کہ حاصل کرین وہ اپنے واسطے
امان کو ابو عبیدہ بن الجراح سے اور متفق الرای ہوئے وہ لوگ اسی بارے مین اور اس بات پر کہ بھیجین کسی ایلچی کو بدون علم اور آگہی اپنے بطریق حاکم کے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھا حاضر اور قنسرین مین ایک بڑا بطریق بطارقہ بادشاہ سے اور تھا وہ بہت لحن لڑائی کا

جوامرد اور وہان کی لوگ اوس سی ڈرتی تھی اور نام اوسکا **لوقا** تھا اور حاکم حلب سی ملک اور سلطنت مین دشمنی رکھتا تھا **واقدی** نی
رحمہ اللہ نی **بیان** کیا ہی کہ ہرقل بادشاہ نی دونون کو اپنی پاس بلا کر کہا تھا کہ اہل عرب کی مقدمہ مین تمہاری کیا رای ہی پس کہا تھا
دونون نی بادشاہ سی کہ ہم اونمین نہین ہین کہ چھوڑ دیوین اپنی ملک کو بدون لڑی بھڑی اہل عرب سی پس وعدہ کیا تھا ہرقل نی اونسی
لشکر کی بھیجنی کا اونکی پاس اور وہ دونون اس امر کی راہ دیکھتی تھی اور ہر ایک کی ساتھ اون دونون سی دس ہزار سوار تھی مگر وہ
دونون اکٹھی نہین ہوتی تھی پس جب سنا حاکم قنسرین نی ارادہ اہل قنسرین کا واسطی صلح کی ابو عبیدہ بن الجراح سی شدت سی
غضبناک ہوا اوپر اور ارادہ مکر و فریب کا اونکی ساتھ کیا پس یکجا کیا اوسنی اہل قنسرین کو اپنی پاس اور کہا کہ ای بنی الاصفر عباد المسیح کی
کیا رای تمہاری ہی تم اس باری مین کہ کیا کرون مین ان اہل عرب کی مقدمہ مین اور تم گویا اونکی سامنی ہو اور وہ آگئی ہین ہماری طرف پس
فتح کرلین گی وہ ہماری شہر کو جیسا کہ فتح کیا ہی اونہون نی تمام شہرون کو پس جواب مین کہا اون لوگون نی کہ ای سردار ہمنی سنا ہی
کہ وہ لوگ اہل وفا اور ذمہ داری کی ہین اور بتحقیق فتح کیا ہی اونہون نی اکثر بلاد شام کو پس جو شخص لڑا اون سی قتل کیا اونہون نی
اوسکو اور لونڈی اور غلام بنایا اوسکی اولاد کو اور جو شخص داخل ہوا اونکی ذمہ داری اور اطاعت مین اوسکو برقرار اور قائم رکھا اوسکی
شہر مین اور ہو گیا وہ بیڈر اونکی دبدبہ سی اور رای ہماری نزدیک یہ ہی کہ مصالحہ کرلیوین ہم اونسی اور ہوجاوین بیڈر اپنی جانون پر بطریق
نی کہا کہ کلام نیک کیا اور مشورہ بہتر دیا تم لوگون نی اسواسطی کہ یہ عرب فتحمند ہوئی ہین ہر شخص پر جو لڑا ہی اونسی اور ہم منعقد کرینگی اونسی
صلح کو ایک سال کامل کیواسطی یہانتک کہ پورا کرلین گی ہم لشکر کو ہرقل بادشاہ کی پاس سی اور بیاگین پھیرینگی ہم اونکی طرف حالانکہ وہ مطمئن
اور بیخوف ہونگی پس ہلاک کر ڈالین گی ہم اون سب کو پس کہا اون لوگون نی اگر تو جو تو نی تجویز کیا ہی اوسپر متفق ہوئی رای اہل قنسرین اور
رای بطریق کی اس امر پر اور اونکی دلون مین غدر اور فریب کی بات تھی پس بلایا لوقا بطریق نی ایک شخص اپنی ہمراہیون سی جسکا نام
اصطخر تھا اور تھا وہ شخص بڑا راہب اور عالم دین نصرانیہ کا اور دین یہودیہ کو بھی جانتا تھا اور زبان عربی مین بھی فصیح تھا پس
کہا لوقا نی کہ جا تو سرداران اہل عرب کی پاس اور کہہ اونسی کہ مصالحہ کرلیوین ہم سی ایک سال کامل کیواسطی یہانتک کہ مٹا دین گی اور ہلاک کرینگی
ہم اونکی ساتھ حیلی اور مکر کی اور لکھا اوسنی ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کی جسکا مضمون بعد ذکر کرنی کلمات کفر کی یہ تھا کہ شہر ہمارا
بازنطینی والا ہی اور اوسمین آدمی اور سامان اور کھانا بہت ہی اور کسی چیز کی کمی نہین ہی اور تم اگر چالیس برس ہا گھیری اور یہان
مقیم رہوگی تب بھی ہمپر قادر نہو سکو گی اسواسطی کہ بادشاہ نی کمک طلب کی ہی روسیون کی تمہاری مقابلی مین صلح سی رو گردان الکی
تک اور ہم مصالحہ کرتی ہین تم سی ایکسال کیواسطی یہانتک کہ دیکھین ہم شہرونکو کہ کسکی ملکیت اور قبضی مین آگئی ہین اور چاہتی ہین کہ
مقرر ہوجاوی ایک نشانی ہماری تمہاری بیچ مین حد قنسرین اور جو ہم سی یہانتک کہ جسوقت ارادہ کرین اہل عرب تاخت اور تاراج
کرنیکا اور دیکھین اوس نشانی کو پھر جاوین اور باز رہین دست اندازی سی اور ہم بادشاہ سی حالت پوشیدہ رکھینگی اپنی مصالحہ کرنی مین
کسواسطی کہ اگر بادشاہ کو معلوم ہوجاویگا یہ حال تو مار ڈالیگا وہ ہمکو اور سلامتی ہو تمپر پھر لکھا اور عمدہ خلعت دی اوسنی
اصطخر کو اور دیا اوسکو ایک استر اپنی سواری کا اور ساتھ کیا اوسکی دس غلامون کو اور روانہ ہوا اصطخر اور پہونچا

حمص مین اور پایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ پڑھتے تھے وہ نماز عصر کی ساتھ لوگون کی پس ٹھہر گیا ایلچی
اور دیکھتا تھا وہ مسلمانون کی فعل کو پس جب فارغ ہوی مسلمان نماز سی نظر کی بجانب قس اور اوسکی ساتھیون کی اور معلوم کیا
اونہون نی کہ وہ ایلچی ہی پس نزدیک گئی اوسکی عبد اللہ بن ربیعہ اور پوچھا کہ تو کون ہی اوسنی کہا مین ایلچی ہون اور میری پاس ایک خط
ہی پس سامنی ابو عبیدہ بن الجراح کی لائی اوسکو اور تھی داہنی جانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی خالد بن الولید اور بائین
جانب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور مسلمان اونکی سامنی تھی پس ارادہ کیا قس نی سجدہ کرنیکا پس باز رکھا
ابو عبیدہ بن الجراح نی اوسکو سجدہ کرنی سے کہ ہم لوگ بندگان خدا تعالی اور بزرگ کی ہین ہم مین بڑی بھی ہوتی ہین اور اچھی بھی
ہوتی ہین پس جو بری ہین اونکی واسطی دوزخ ہی جسمین آواز سخت ہی مثل آواز خر کی اور جو اچھی ہین وہ بہشتی ہین پس پکار کر پوچھا
اوس سی خالد بن الولید نی کہ ای شخص کیا تیرا حال ہی اور تو کون ہی اور کسکا بھیجا ہی اوسنی کہا کہ آیا تم سردار قوم کی ہو خالد بن الولید
نی کہا نہ بلکہ مین ایک شخص ہون قوم سی اور یہی یعنی ابو عبیدہ بن الجراح ہماری سردار ہین اسطخر نے کہا کہ مین ایلچی بھیجا ہوا حاکم قنسرین
اور حاضر کا ہون بجانب تمہاری سردار کی پھر نکالا اوسنی خط اور دیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس لیا اونہون نی خط اور
پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس جب سنا خالد بن الولید نی مضمون اور صفت اونکی شہر اور کثرت آدمیون اور زادگی اور دھمکانا
اونکا ساتھ لشکرون ہرقل کی حرکت دی اپنی کو اور کہا ای سردار قسم ہی حق اوسکی کی جسنی تائید ہماری کی ساتھ مدد اپنی کی اور گردانا
ہمکو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی تحقیق یہ خط ایسی شخص کا ہی جسنی نہین ارادہ کیا ہی اس خط سی مصالحت کا اور نہین چاہتا ہی
وہ مگر مکر کرنا ہماری ساتھ پس نہ قبول کرو تم اوسکی درخواست کو اور چاہو یہانتک کہ اوترو اوسپر پس قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی اور قسم ہی حق بیعت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ ہر آئنہ گردانین گی ہم اوسکو
اور اوسکی شہر والون کو غنیمت واسطی مسلمانون کی اور ڈرادین گی ہم سبب اونکی اورون کو جو گرد نواح مین اونکی اہل
حصون اور قلعون اور دیرون سی ہین ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نی کہا کہ توقف کرو ای ابا سلیمان اسواسطی کہ اللہ تعالی
نی اپنی امور غیبی اور پوشیدہ پر کسیکو آگاہی نہین دی ہی اور سوای اللہ تعالی کی کوئی حال پوشیدہ بندون کا نہین جانتا ہے
حالانکہ اونہون نی ہمکو طلب کیا ہی بجانب صلح کی پس کہا خالد بن الولید نی کہ ای سردار نہ مصالحہ کرو تم اوسی مگر ہمیشہ کی واسطے
پس اگر منظور کرین وہ اس امر کو تو بہتر ہی ورنہ چھوڑ دو اونکو اونکی حال پر اور ہم اونکی واسطی ساتھ مدد اللہ کی مثل اور کافی ہین راوی
نی بیان کیا ہی کہ اسطخر سنتا تھا یہ گفتگو خالد بن الولید کی اور اونکی فصاحت بیانی کو اور ظاہر ہوئی اس کلام مین چالاکی اور
شدت اور شجاعت اونکی پس سامنی آیا وہ خالد بن الولید کی اور کہا کہ ای سردار کیا نام ہی تمہارا اور کس نسب اور نشان سی تم مشہور ہو
اہل عرب کی بیچ مین کہ تحقیق ہمنی سنا ہی کہ تمہاری ساتھ ایسی لوگ ہین کہ بعض اونکی افضل ہین بعض سی شدت اور شجاعت مین پس کہا
اونہون نی کہ مین خالد بن الولید المخزومی ہون مین ہی لیکر جنگجو ہون مین تلوار اٹھانیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہون اسطخر نی کہا کہ تحقیق معلوم کیا
مین نی کہ تم اہل شجاعت سی ہو اور قسم ہی حق مسیح کی کہ مین نی پہچان لیا تھا تمکو جسوقت دیکھا تھا اور سنا تھا کلام تمہارا اور اسطرح جسطے

تمہارے حال کی ہمکو خبر پہونچی تھی کہ حالانکہ تم مضبوط ہو اور دلیر جنگجو ہو اور یہی بات تمہاری ہمکو نہیں پہونچی ہے بلکہ عادات نیک
اور راستی قول اور نرمی طبیعت تم لوگون کی اور جوانمردی اور مردمی تمہارے گروہ کی بھی اور شخص کی نسبت جو تمہارے پاس آتا ہے
پہنچتی ہے اور تم استباز رحیم ہو اور راست ہارے مرحوم سے ہو اور ہین معاملے کے خلاف ان سب باتون کے دیکھتا ہون اور اوسکے
ہم تم سے مصالحہ چاہتے ہین پس انکار کیا تمنے اور ہم طالب امن ہین تم سے پس باز رکھتے ہو تم پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے
کہ ہم ایسی قوم ہین کہ مکر و فریب مین نہین آتے ہین اور پہچان لیتے ہین ہم کلام مکر اور فریب کا اور تحقیق جان لیا ہے ہمنے اس امر کو تمہارے
مضمون خط سے در باب صلح کے پس بحالت صلح کے اگر آویگا لشکر بادشاہ کا اور پاؤگے تم قوت اپنی جانب کی توڑ دوگے عہد ہمارا اور ہوگے
تم پہلے اون لوگون کے جو ہم سے لڑین گے اور اگر دیکھوگے تم غلبے کو تو بھاگ جاؤگے بجانب نافرمانبردارون کے پس اگر تو چاہتا ہے کہ ہم تیرے ساتھ
صلح کرین تو اس قرار سے کرینگے کہ نہ لڑینگے ہم بدون اسکے کہ ہو جاوے ایکسال کامل پس اگر آیا تم مین کوئی لشکر اسی سال مین ہرقل کیطرف سے
پس اوس لشکر سے ہم ضرور لڑین گے اور جو شخص تم مین کا مقیم رہیگا شہر مین اور لشکر کے ساتھ شریک ہو کر نہ لڑیگا اوس سے ہماری صلح
بدستور رہیگی اور کچھ تعرض ہم اوس سے نکرینگے اصطخر نے کہا کہ ہمنے یہ صورت منظور کی پس اسی مضمون کی ایک دستاویز تم لکھدو پس کہا
خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار لکھدو تم اوسکے واسطے ایک دستاویز مصالحہ ایکسال کی جسکی ابتدا چاند ماہ
ذیحجہ سنہ چودہ ہجری ہوگی پس ایسا ہی کیا اونہون نے پس جب فارغ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح دستاویز کے لکھنے سے اصطخر نے
اونسے کہا کہ اے سردار ہمارے شہر کی حد معلوم اور مشہور ہے اور ہمارے شہر کے سامنے حاکم حلب کا ہے اور اوسکے شہر کی بھی حد ہے اور ہم
چاہتے ہین کہ تم مقرر کرو ہمارے واسطے اوس جگہ مین جو ہمارے اور مسلمانون اور رومیون کے بیچ مین ہے کوئی علامت کہ تمہارے
ساتھی اوس علامت سے تجاوز نکرین پس راضی ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اس امر پر اور کہا اوس سے کہ تو نے بات اچھی کہی ہے اور مین مقرر
کرکے بھیجدونگا کسی شخص کو کہ وہ نشانی حد کی بنا دیگا تمہارے واسطے پس کہا اصطخر نے کہ تم کسیکو اپنے ساتھیون مین سے نبھیجو بلکہ ہم ایک
ستون بنا کر کھڑا کر دینگے اور اوسپر صورت ہرقل بادشاہ کی ہوگی پس جب دیکھین تمہارے ساتھی اوسکو نہ تجاوز کرین اوس سے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ تو ایسا ہی کر اور دیدی دستاویز صلح کی اوسکو اور پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے اور تاخت اور
تاراج کرنیوالے لوگون سے کہ جو شخص دیکھے ستون کو نہ تجاوز کرے اوس سے بلکہ تاخت تاراج کرے زمین حلب اور اوسکے بعد کو اور نہ تجاوز کرے
ستون سے وہ شخص اور پہونچا دے خبر اوسکی حاضر غائب کو پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کے اور دیدیا صلحنامہ اور مطلع کر دیا
اوسکو سب گفتگو سے جو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی تھی پس خوش ہوا وہ اور بنایا اونے ایک ستون اور اوسپر صورت
ہرقل بادشاہ کی اس حیثیت سے کہ وہ بیٹھا ہے اپنے ملک پر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بعد اسکے گروہ مسلمانون کے
تاخت تاراج کرتے تھے انتہا سے بلاد حلب اور حمص اور انطاکیہ کو اور نگاہ رکھتے تھے قنسرین اور حاضر کو اور نزدیک نہین جاتے تھے
عمر بن عبد العزیز نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ صلح مسلمانون کے ساتھ اہل قنسرین اور حاضر کی چار ہزار دینار
بادشاہی اور ایک سو اوقیہ چاندی اور ایک ہزار کپڑے حلب کے اور ایک ہزار وسق غلے پر واقع ہوئی تھی عامر بن فاید نے بیان کیا ہے کہ

اسیطرح سنا مین نے معاذ بن جبل کو بیان کرتے ہوئے کہ گروہ چار سو سوار تھا ذکر کرتے تھے واقدی نے کہا رحمہ اللہ نے کہ مجھ سے ثابت بن عامر سے
روایت کی ہے کہا ملتمس نے کہ تھے ہم بعض تاخت مین کہ دفعۃً دیکھا ہمنے بجانب ستون کے اور اوسپر صورت ہرقل بادشاہ کی تھی
پس متعجب ہوے ہم اوس سے اور ہم لوگ اوسکے گرد گھومتے اور گھوڑا دوڑاتے تھے اور اونکو کاوے پھیرنا سکھلاتے تھے اور قصد کیا ابو جندل
بن سہیل بن عمرو نے درانحالیکہ چلاتے تھے وہ ایک تیر کو اور ہم چاہتے تھے کہ بازی کی کھیل میدان مین کھیلین اور ابو جندل کے ہاتھ مین ایک پورا
نیزہ تھا پس جب نزدیک ہوا گھوڑا اونکا مع نیزے کے ہرقل کی تصویر سے اور یہ امر اونسے قصداً اور عمداً نہین ہوا پس اندھی ہوگئی نیزے کی
آنکھ تصویر کی اور رومی غلام حاکم قنسرین کے مامور بحفاظت ستون کے تھے پس گیا بعض اونمین کا پاس حاکم کے اور یہ حال اوس سے بیان کیا
پس رومی اوسنے ایک صلیب ہے نے کی اپنے بعض ساتھیون کو اور سپرد کیا اوسکے ایک سو سوار رومی جو کپڑے دیباج کے پہنے اور اونکی کمرون مین پٹکے
تھے اور حکم کیا مصطفر کو کہ جاوے اونکے ساتھ اور کہا اوس سے کہ جا تو سردار اہل عرب کے پاس اور کہہ اوسے کہ غدر اور فریب کیا تمنے ہمسے اور نہ وفا کیا
اپنی ذمہ داری کو اور جس شخص نے فریب کیا وہ غدار ہوا پس لیا مصطفر نے صلیب کو اور چلا ساتھ ایکسو سوار کے یہانتک کہ آیا ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس پس جب دیکھا مسلمانون نے بجانب صلیب کے درانحالیکہ وہ بلند تھی دوڑے مسلمان اور اوندھی کر دیا اوسکو اور اوٹھ کھڑے ہوے
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور استقبال کیا اونکا اور پوچھا تم کون ہو مصطفر نے کہا کہ مین ایلچی ہون بھیجا ہوا حاکم قنسرین کا تمہارے
پاس اور بتحقیق تمنے غدر اور نقض عہد کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا سبب ہے ہمارے توڑ دینے کا تمہاری صلح کو اور کسنے توڑا ہے اوسکو
اونہون نے کہا کہ اوس شخص نے توڑا ہے جسنے اندھا کر دیا ہے آنکھ ہمارے بادشاہ کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا قسم ہے حق رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی مجکو یہ حال معلوم نہین ہے اور قریب ہے تحقیقات کرونگا مین اسکی پھر پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اے اہل جمع
گروہ عرب جس شخص نے پھوڑی ہے آنکھ تصویر کی وہ مجکو اس امر سے آگاہ کرے ابو جندل ابن سہیل نے کہا کہ یہ امر مجھسے ہوا ہے بغیر قصد
اور ارادے کے پس اس امر پر تم لوگ راضی ہو کافرون نے کہا کہ نہ راضی ہونگے ہم یہانتک کہ پھوڑ ڈالین گے آنکھ تمہارے بادشاہ کی اور اس
کلام سے اونکا مقصد یہ تھا کہ وفا ہی ذمہ داری مسلمانون کا امتحان کرین پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین جو چاہو
کرو تم میرے ساتھ اوسیطرح جیسا کہ تمہاری تصویر کے ساتھ کیا گیا ہے اونہون نے کہا کہ اس امر مین ہماری رضامندی نہوگی بلکہ رضامندی
ہماری اسمین ہے کہ تمہارے بڑے بادشاہ کے ساتھ جو کل عرب کا مالک ہے ایسا کرین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آنکھ ہمارے بڑے بادشاہ کی
بڑی بازرکھنے والی ہے اس امر سے راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر اور غضبناک ہوے مسلمان جسوقت کافرون نے حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کی آنکھ کا ذکر کیا اور ارادہ اونکے مار ڈالنے کا کیا پس منع کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو اس امر سے پس کہا مسلمانون نے کہ ہم لوگ
اپنے امام کی حفظ مین جان فدا کر دے اور آنکھین نہ پھوڑ دین پس جب مصطفر نے مسلمانون کا ارادہ نسبت اپنے قتل کے دیکھا کہا
نہ پھوڑین گے ہم اونکی آنکھ کو اور نہ تمہاری آنکھین مگر بنا دینگے ہم تصویر تمہارے سردار کی ایک ستون پر اور ویسا اوسکے ساتھ
کرینگے جیسا کہ تمنے ہمارے بادشاہ کی تصویر کے ساتھ کیا پس مسلمانون نے کہا کہ ہمارے ساتھی نے یہ امر عمداً او قصداً نہین کیا ہے
اور تم یہ امر عمداً کیا چاہتے ہو پس ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ چھوڑ دو اور توقف کرو تم لوگ اس امر مین کیا

اگر اونکی ہوویں یہ لوگ ساتھ میری التصویر کی تو میں اسکو منظور کرتا ہوں کہ بیوفائی ادمیں نکرونگا اور نہ کہیں گے یہ لوگ ہماری نسبت کہ عہد کیا تھا تمنے پھر بیوفائی کی تمنے اسواسطے کہ یہ قوم احمق اور بیعقل ہیں پھر منظور کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کو **راوی نے بیان** کیا ہے کہ بنائی رومیوں نے ایک تصویر مثل صورت ابو عبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ کی ایک ستون پر جسمیں دو شیشے کی آنکھیں تھیں پس آگے آیا ایک شخص ونمیں کا بحالت خشمناکی کے اور پھوڑ دی اوسنے آنکھ تصویر کی اپنی نیزے سے پس واپس گیا اصطخر بجانب حاکم قنسرین کی اور آگاہ کیا اوسکو اس حال سے پس کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ ایسی ہی باتوں سے سب ارادے اونکی پوری ہوتی ہیں پس ابو عبیدہ بن الجراح تاخت وتاراج کرتے تھے دائیں بائیں حمص کے بانتظار ہونے سال کے اور دیر ہوئی ابو عبیدہ بن الجراح کو خبر پہنچنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس کہ نہ دیکھا اونہوں نے کوئی خط اونکا اور نہ کسی فتح ہونیکی خبر اور جانا اونکی کام کو اور برا گمان کیا اونکی نسبت اور جانا کہ اونکے دل میں نامردی سماگئی ہے اور میل کیا ہے اونہوں نے بیٹھ رہنے پر جہاد سے پس خط لکھا اونکو اس عبارت اور مضمون سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُوْصِیْکَ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَاُحَذِّرُکَ مَعْصِیَتَہٗ وَاَنْہَاکَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ قَالَ اللّٰہُ فِیْہِمْ فِیْ کِتَابِہٖ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ الاٰیۃ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ ٭ اور روانہ کیا خط اونکے پاس پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اور سنایا مسلمانوں کو جانا اونہوں نے اس امر کو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ برانگیختہ اور آمادہ کرتے ہیں اونکو جہاد پر اور نادم ہوے ابو عبیدہ بن الجراح مصالحہ قنسرین سے اور نہ تھا کوئی مسلمان مگر یہ کہ رویا مضمون خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور کہا اونہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو جہاد سے پس چھوڑ دو تم اہل قنسرین کو اور ارادہ کرو تم ہمکو ساتھ لیکر حلب اور انطاکیہ کا اور شاید اللہ تعالیٰ فتح کرے اوسکو اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور تحقیق گذر گئی مدت اور نہیں باقی رہے مگر تھوڑے دن پس ارادہ روانگی کا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور طیار کیا ایک نشان واسطے معصب بن محارث الیشکری کے اور بنایا دوسرا نشان واسطے سہیل بن عمرو کے اور سردار کیا عیاض بن غنم الاشعری کو اونکے مقدمہ لشکر پر اور پیچھے اونکے مقرر کیا خالد بن الولید کو اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب **رستن** کے اور مصالحہ کیا وہاں کے لوگوں سے اور آگے ابو عبیدہ بن الجراح **حماۃ** کے پس آئے وہاں کے لوگ اور تھی اونکے ساتھ انجیل جسکو اوٹھائے ہوے تھے راہب اپنے ہاتھوں میں اور قسیس آگے قوم کے تھے اور وہ آگے واسطے مصالحہ کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو ٹھہرایا اونکو اور پوچھا کہ کیا چاہتے ہو اونہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہو جاویں ہم تمہارے عہد اور ذمہ داری میں کہ تم ہمارے نزدیک محبوب تر ہو ہماری قوم سے پس مصالحہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے اور لکھدی اونکو ایک دستاویز صلح اور ذمہ داری کی اور درخواست کی اونہوں نے کہ کسی ایک شخص کو اونکے پاس چھوڑ دیں اور روانہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ پہونچے **شیزر** میں پس استقبال کیا اونکا وہاں کے لوگوں نے اور اون سے بھی مصالحہ کیا اور پوچھا اونسے کہ آیا معلوم ہے تمکو خبر ہرقل کی اونہوں نے کہا کہ ہمنے اور کوئی خبر اوسکی نہیں سنی ہے

مر اور اللہ تعالیٰ نہیں راہ بتاتا ہے نافرمانوں کو ۱۲ ف ذکر مصالحہ اہل رستن وحماۃ کا اور قیام کرنا ابو عبیدہ بن الجراح کا مقام شیزر میں اور قصہ عامر بن سعید کا ساتھ جبلہ بن ایہم کے ٭

سوا اسکے حاکم قنسرین نے ہرقل کو لکھکر کمک طلب کی ہے اور اوسکو بلایا ہے واسطے اپنی مدد کے اور بھیجا ہے ہرقل نے اوسکو واسطے جبلہ بن ایہم الغسانی کو ساتھ قوم غسان اور عرب متنصرہ کے اور اوسکے ساتھ حاکم عمودیہ ہے جمعیت دس ہزار لشکر کے اور وہ لوگ مع اپنی فوج کے لوہیکوپل پر ٹھہرے ہین پس تم اونسے ہوشیار ہو جاؤ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کافی ہے ہمکو اللہ اور وہ کیا خوب کارساز ہے پس توقف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے شیزر مین اور وہ متحیر تھے اور کہتے تھے کہ کدھر جاؤن اپس کبھی کہتے تھے کہ حلب کو جاؤن اور کبھی کہتے تھے کہ انطاکیہ کا ارادہ کرون پس یکجا کیا اونہون نے مسلمانون کو اور کہا اونسے کہ مین نے سنا ہے کہ حاکم قنسرین نے بادشاہ سے کمک طلب کی ہے اور سبب اسکا نہین ہے مگر یہ کہ اوسکے دل مین ارادہ بیوفائی اور مکر کا ہے کہا پس خالد بن الولید نے کہا اے سردار آیا مین نے تجسے نہین کہا تھا کہ کلام اوسکا مکر اور فریب پر دلالت کرتا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان اوسکو نفع کریگا حیلہ اور مکر اوسکا حالانکہ اللہ تعالی اوسکی راہ اور گھات مین ہے واقدی علیہ الرحمۃ نے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح اپنی نفس سے مشورہ اس امر کا کرتے تھے کہ ابتدا جہاد کی کرین ساتھ اہل قنسرین کے جبکہ فارغ ہو وینگے مدت عہد اور صلح سے اور باقی تھا مدت صلح مین ایک مہینا یا کمتر پس توقف کیا یا انتظار توڑنے عہد کے راوی نے بیان کیا ہے کہ غلام اہل عرب کو لاتے تھے انجیر زیتون اور انار وغیرہ اون درختون کی جنکے پھل کھائے جاتے ہین پس گران گزرا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح پر اور بلایا اونہون نے غلامون کو اور کہا کہ یہ کیا ہے اللہ تمہارا بھلا کرے کیا فساد کی بات ہے اونہون نے کہا کہ اے سردار یہ پایا ہمنے اور لائے ہین ہم یہ درخت ہمنے تیرے پاس ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے میری طرف سے ہر آزاد و غلام کو کہ کاٹے ایسے درخت کو جسمین پھل لگتا ہو اور اوسکے نزدیک جاوے اور مین ہر آینہ سختی اور عذاب کرونگا ایسے درخت کے کاٹنے پر پس جب سنا غلامون نے یہ کلام تو ڈرے وہ پاداش اور عذاب سے اور لگی رہین وہ لکڑیان دور دور سعید بن عامر نے جو مسلمانون کے لشکر مین تھے بیان کیا ہے کہ تھا میرے ساتھ ایک غلام جسکو نہینا کہتے تھے نام اوسکا صبیح تھا اور حاضر ہوا تھا وہ میرے ساتھ لڑائیون مین اور لڑائی مین طول کا مضبوط تھا اور جب تھا وہ پاتا تھا لڑائی کی تلاش مین بار وسطے تاخت و تاراج کے جاتا اچھا جاتا تھا اپنے سامنے سے ہوا اور لڑتا تھا اور حملہ اسی کی اچھی لڑائی پس نکلا وہ اور ایک جماعت غلامون کی یہان تک کہ ابو عبیدہ بن الجراح مقیم تھے بتلاش لکڑیون کی پس دیر کی اوسنے اپنی خبر پہونچانے مین اپنے مالک کو کہ سعید بن عامر تھے پس سعید ہوئے سعید مالک اوسکے اپنے گھوڑے پر اور نکلے تلاش مین اور اوسکو ڈھونڈہتے رہے تھے کہ دفعتہ دکھائی دیا اونکو ایک شخص پس گئے وہ اوس شخص کے پاس اور تھا وہ غلام اونکا شکستہ سر اور خون بہتا تھا اوسکے منہ پر سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ کہا اور پوچھا مین نے اوس سے کہ اے صبیح تیرے کیا حال ہے اور کیا خبر ہے اوسنے کہا مصیبت اور بلا کی ہے اے میرے مالک پس کلام سخت کہکر مین نے اوسکا حال پوچھا پس تھوڑا عرصہ بھی نہین گزرا کہ وہ ٹھہر جاوے یہانتک کہ گرپڑا منہ کے بل پس اوترا مین اور گیا مین اوسکے پاس اور چہرہ کا مین نے پانی اوسکے منہ پر پس تسکین ہوئی اوسکو اور کہا اوسنے مجھسے کہ اے میرے مالک بچاؤ تم اپنی تئین ورنہ پہونچ جاوینگی قوم تم تک اور کرینگے وہ لوگ تمہارے ساتھ مثل اوسکے کہ میرے ساتھ اونہون نے کیا پس پوچھا مین نے کہ وہ قوم کون لوگ ہین اوسنے کہا کہ اے میرے مالک گیا تھا مین اور میرے ساتھ ایک جماعت غلامون کی تھی تاکہ جمع کرین ہم لکڑی کو اور دور گئے تھے ہم اور ارادہ پھرنیکا کیا تھا کہ دفعتہ بلا ہوا ایک گروہ اونپر سوار کا اور وہ سب اہل عرب تھے

اور اونکی گردنون مین سونے کی صلیبان لٹکتی تھین اور وہ باندھے تھے تیرون کو درمیان رکابون کی پس جب دیکھا اونہون نے ہمکو دوڑے
ہماری طرف اور گھیر لیا ہمکو اور ارادہ ہمارے مار ڈالنے کا کیا پس کہا مین نے اپنے ساتھیون سے کہ لو تم انکو اونہون نے کہا افسوس ہے تجھپر کیسے
لڑین ہم اور کیونکر ہے ہمکو طاقت مقابلے کی اس لشکر سے اور نہین ہو سکتا ہے تجھسے مگر یہ کہ اپنے ہاتھون قیدی ہو جاوین کہ آسان تر ہے
قتل سے پس کہا مین نے قسم ہے خدا کی مین تو اپنے تئین کبھی اونکے سپرد نکرونگا سواے قتل کے پس جب دیکھا میرے ساتھیون نے میری کوشش کو
کیا اونہون نے جیسا کہ مین نے کیا اور لڑے ہم قوم سے پس قید کر لیا اونہون نے ہم مین سے دس کو اور مین سست ہو گیا تھا سبب زخم کے
اور گر پڑا مین منہ کے بل پس پلٹ گئے وہ لوگ پس اوٹھکر چلا آیا مین جیسا کہ تم مجھکو دیکھتے ہو پس نہین کیا مجھکو اوسکے حال نے اور اپنے گھوڑے
سوار کر لیا مین نے اوسکو اور چاہتا تھا مین پہنچون کو کہ دفعۃً دیکھا مین نے ایک گروہ کو اپنے پیچھے کہ دوڑتے تھے مثل ہوا چلنے والی کے اور وہ
غسان سے تھے پس گھیر لیا مجھکو تیرون نے اور وہ کہتے تھے کہ ہم اہل غسان سے ہین ہم گروہ سلیمان اور رہبان انکے ہین پس پکار کر کہا مین نے
کہ ہم گروہ محمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین پس جلدی کی میری طرف بعض نے اون مین سے اور چاہا کہ بلند کرے میرے اوپر تلوار کو پس کہا
مین نے کہ ٹھہرو ہے تجھپر آیا قتل کریگا تو ایک شخص کو اپنی قوم سے اوسنے کہا کہ تم کن لوگون سے ہو مین نے کہا کہ قوم خزرج سے ہون پس
پھیرا اوسنے تلوار کو مجھسے اور کہا کہ تمکو طلب کیا ہے ہمارے سردار جبلہ نے قسم ہے حق مسیح کی پس کہا مین نے کہ کہان ہے جبلہ اوسکو جبلہ نے
جو طلب کرتا ہے پس کہا اوسنے کہ وہ طلب کرتا ہے ایک شخص کو مکن ہے کہ انصار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پھر کہا اوسنے چاہئے تم
خوشی سے اگر منظور ہے تمکو ورنہ بکراہ و ناگواری چلو پس گیا مین انکے ساتھ اور غلام میرے ساتھ تھا یہانتک کہ پہنچا مین ایک بڑے
لشکر اور اچھے سامان اور بھاری نعمت پر اور صلیبان بلند تھین پس پہنچا مین اونکے ساتھ تھا یہانتک کر آئے وہ میرے ساتھ جبلہ کے خیمہ کے
خیمے تک اور وہ بیٹھا تھا سونے کی کرسی پر اور پہنے تھا کپڑے دیباج کے موتی جڑے ہوے اور اوسپر لڑیان جواہر کی تھین اور اوسکے گلے مین ایک
صلیب یاقوت کی تھی اور ٹھہرا مین اوسکے سامنے اوٹھایا اوسنے اپنے سر کو اور کہا کہ کس عرب سے ہو تم مین نے کہا مین ہون پس کہا کس گروہ
مین سے ہو مین نے کہا کہ مین اولاد حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن حارثہ بن ثعلبہ بن امرء القیس بن عبد اللہ بن الازد بن غوث
بن نبت ابن مالک بن زید بن کہلان بن سبا سے ہون پس کہا اوسنے کس لڑکی کی اولاد سے ہو تم اون دونون لڑکون سے
جو منسوب اپنی مان کیطرف ہین مین نے کہا کہ اولاد خزرج بن حارثہ الکرام انصار محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہون پس اوسنے کہا کہ تم بھی
تمہاری قوم اور غسان سے ہون پس اوسنے کہا کہ تو اوس قبیلہ سے ہے جو منسوب کیا گیا ہے جانب نسب مادری کے اوسنے کہا ہان مین جبلہ
بن ایہم وہ شخص ہون کہ پھر گیا مین اسلام سے تاکہ نہ ظلم کرون مین آیا نہ راضی ہوے تمہارے سردار اس امر پر کہ ہووے مجھسا شخص
اس دین پر یہانتک کہ لینے تھے مجھسے قصاص بعوض ایک شخص حقیر کے اور مین سردار قوم غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون پس کہا مین نے
کہ اے جبلہ اللہ تعالی کا حق تیرے حق سے زیادہ واجب ہے اور ہمارا دین پایدار ہوتا ہے مگر انصاف کرنے سے اور حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نہین لیتے ہین اپنے واسطے حقوق خدا مین کسی کی ملامت کو پس کہا جبلہ نے کہ تمہارا نام کیا ہے مین نے کہا کہ میرا نام سعید بن عامر
انصاری ہے پس کہا اوسنے مجھسے کہ اے سعید بیٹھو تم پس بیٹھا مین اور کہا اوسنے مجھسے کہ کسقدر زمانہ گذرا تمکو حسان بن ثابت

انصاری سے مین نے کہا کہ وہ شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اور اونکے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اَنتَ حَسّانٌ وَلِسانُكَ حُسامٌ پس کہا اوسنے کتنے دن ہوے تمکو اونکو چھوڑے ہوے مین نے کہا تھوڑے دن گذرے ہین
نام تیرا حسان ہے اور زبان تیری شمشیر بران ہے ۱۲
اور اونہون نے ایک مجلس دعوت منعقد کرکے مجکو اوسمین بلایا تھا اور اونہون نے اشعار ہمارے واسطے کہے اور پڑھے تھے پھر وہان سے
ہم ملک شام مین آئے اور یہ پچھلا وقت ہے میرا اونکو چھوڑے ہوے پس کہا اوسنے آیا یاد کر لیے تو نے وہ اشعار مین نے کہا ہان پس
حکم کیا اوسنے میرے واسطے ایک کتان رومی کا اور کہا کہ مین کتان تمکو اسواسطے دیتا ہون کہ پہنو اور نہ حرام جانو تم اوسکو پھر کہا
اوسنے کہ جہان سے تم آئے ہو وہان کیا کام کرتے تھے مین نے کہا کہ سچ بولنا پورا کرتا ہے بندون کے کام کو مین سردار ابو عبیدہ
بن الجراح کے لشکر سے ہون اور ہم ارادہ حلب اور انطاکیہ کا رکھتے ہین پس کہا اوسنے کہ ہرقل بادشاہ نے بھیجا ہے مجکو اوس طرف کو
تاکہ مدد دیوین ہم قنسرین کو اسواسطے کہ اوسنے فریب کیا ہے تمہارے ساتھ صلح کرنے مین اور پلٹ جاؤ تم اپنے سردار ابو عبیدہ بن
الجراح کے پاس اور ڈراؤ اونکو ہمسے اور ہماری تلوارون سے اور کہو اونسے کہ پلٹ جاوین وہ جسطرح سے کہ آئے ہین اور نہ متعرض
ہوویں بادشاہ کے شہرون سے اور ہم نیکی اور جوانمردی کرینگے ساتھ مدد دہی دین بادشاہ کے اور قریب تر ہے یہ بات کہ ہم تمہارے
ہاتھون سے وہ چیزین جو لی ہین تم نے ملک شام سے پس بعد اس گفتگو کے سوار ہوا مین اپنے گھوڑے پر اور پیچھے اپنے سوار کر لیا مین
اپنے غلام کو اور روانہ ہوا یہانتک کہ آیا مین مسلمانون کے لشکر مین پس دوڑے مسلمان میری طرف اور کہا کہ اے ابن عامر تم
کہان تھے کہ تمہارے گم ہونے سے ہم لوگ رنج مین ہین پس آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا مین نے اونسے تمام
حال کو جو ساتھ جبلہ بن ایہم کے گذرا تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ [illegible] تھا اور رہائی دی تمکو اللہ
تعالے نے سبب ذکر کرنے تمہارے حال حسان بن ثابت کو پھر بلایا اونہون نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے
مشورہ کے اور کہا کیا رائے دیتے ہو تم لوگ اس بات کے [illegible] اونہون نے [illegible] عہد کی اور اونہون نے ہمارے ساتھ فریب کیا
پس کہا خالد بن الولید نے کہ ظلم اور بغاوت کرنیوالے کے واسطے جگہ ہے [illegible] اور اللہ تعالی اوسکی کفایت [illegible]
فریب کیا ہے [illegible] ہم اوسکے ساتھ [illegible] فریب [illegible] ہوگا اور جاوینگے ہم [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible] پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ کام [illegible]
اے ابا سلیمان ولیکن [illegible] تم اپنے ساتھ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے [illegible] دوست
رکھتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہان ہین عیاض بن غانم اشعری اور عمرو بن سعد الیشکری کہان ہین
سہیل بن عامری اور رافع بن عمیرۃ الطائی اور سعید بن عامر الانصاری اور عمرو بن معدیکرب اور عبد الرحمن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور ضرار بن الازور اور مسیب بن نجبۃ الفزاری اور قیس بن ہبیرۃ [illegible]
یہ لوگ اونکے پاس آئے پس کہا خالد بن الولید نے اونسے کہ ہوشیار ہو جاؤ تم [illegible]
نزدیک ہین [illegible] مسلمانون نے اور لیا اپنے سامان جنگ کو اور آئے خالد بن الولید کے پاس پس پایا اونکو اسی حال مین

زرہ پہنی تھی اونہون نے اور سوار ہوئی تھی اپنی گھوڑی پر پھر کہا اونہون نے اپنی غلام سے جسکا نام ہمام تھا کہ چل تو میری ساتھ
یہانتک کہ دیکھیگا تو مجھسے معاملۂ عجیب کو پس چلا ہمام اور چلے خالد بن الولید اور آئی دسون ساتھی اونکی اور ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے اونکے واسطے پس جب روانہ ہوئے خالد ابن الولید سامنے آئی سعید بن عامر الانصاری کی
اور کہا اونسے کہ ای سعید جبلہ نے تجھسے کہا تھا کہ حاکم قنسرین اوسکی پاس آویگا سعید نے کہا ہان کہا تھا خالد بن الولید نے کہا پس
لیچلو تم اوس رستے مین جو بجانب لشکر جبلہ کی ہے تاکہ پوشیدہ ہوکر ٹھہرین ہم وہان پس جسوقت آویگا حاکم قنسرین اوطرف
کی ہوینگے ہم اوسکو اور اوسکی ساتھیون کو اور ہلاک کرینگے ہم اونکو پس روانہ ہوئی سعید بن عامر آگی قوم کی درانحالیکہ کوشش
کرتے تھے ساتھ اونکی راہ چلنی مین بجانب لشکر جبلہ کی اور تھا چلنا اونکا رات کو پس جب قریب ہوئے اونسی اور پہونچے نزدیک [illegible]
آگ کی اور سنی اونہون نے آواز قوم کی پھیری سعید بن عامر مسلمانون کو ساتھ لیکر بجانب راہ بطریق قنسرین کی اور پوشیدہ ہوکر ٹھہرے
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ وہان مع اپنی ساتھیون کی صبح تک پس نہ آیا اونکی طرف کوئی شخص پس نماز صبح کی پڑھی خالد
بن الولید اور مسلمانون نے اور ٹھیرے رہے [illegible] اوس حالت مین تھے کہ دفعتہً دکھائی دیا اونکو اور آیا لشکر جبلہ بن ایہم
اور حاکم عموریہ کا اونکی طرف گویا کہ تھا وہ ایک پہاڑ [illegible] تھے اوس مین پس کہا مسلمانون نے خالد بن الولید
سے آیا دیکھتے ہو تم اس لشکر کو جو آتا ہے ہماری طرف بیشمار ہے اور [illegible] اور عدد کانٹون اور درختون کی پس کہا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ [illegible] اونکی کثرت [illegible] اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے لیجاؤ تم
اونہین اور ہوجاؤ مثل اونکی گویا کہ تم اونکی لشکر سے ہو یہانتک کہ آجاوے بطریق قنسرین اور کرے اللہ تعالی جو چاہے پس اوسوقت
ملگئے مسلمان اونمین اور ہوگئے مثل اونکی اور وہ چپ تھے اور اونمین کلام کرتے تھے رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ جب
چلے ہم اور ظاہر ہوئی ہمکو شہر عواصم اور قنسرین کی کہ دفعتہً حاکم قنسرین ہمارے آگے آیا اور بلند کی گئی تھی اوسکی آگے صلیب اور قسیس لگے
اوسکی آگے تھے انجیل پڑھتے ہوئے اور بلند تھا اونکی بیچ مین کلمہ کفر کا اور قریب تھی بعض اونکی بعض سے اور نکلا حاکم قنسرین آگے
اپنی ساتھیون کے تاکہ آوی وہ بجانب جبلہ اور حاکم عموریہ کی اور سلام کرے اون دونون کو پس سامنے گئے اوسکے خالد بن الولید اور
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اونکے تھے پس جب نزدیک ہوئے وہ اوس سے کہا بطریق قنسرین نے سلامت
اور باقی رکھے دین مسیح اور صلیب تمکو خالد بن الولید نے اوس سے کہا کہ تجھی سے تجھپر ہم لوگ بندگان صلیب کے نہین ہین
بلکہ ہم اصحاب محمد حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور کھولا خالد بن الولید نے ڈھاٹا اپنا اور پکار کر کہا لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور مین خالد بن الولید ہون
اور مارا خالد بن الولید نے اپنا ہاتھ اوسپر اور کھینچ لیا اوسکو زین سے اور دوڑے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی ساتھیون کی طرف اور کھینچا مسلمانون نے تلوارون کو اونپر اور بلند ہوئی آواز شور و فریاد کی اور اعلان کیا
دشمنان خدا نے ساتھ کلمۂ کفر کے اور شور کیا مسلمانون نے ساتھ کلمۂ توحید کے اوسی جبلہ اور ہمراہیان حاکم عموریہ نے

آواز مسلمانون کی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے پس جنبش مین آئی وہ دونون اس معاملہ سی اور دیکھا اونہون نے تلوارون کو برہنہ
اور نیزون کو راست پس وہ ڈری وہ بھاگ ابھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور گھیر لیا اونکو ہر جگہ سے پس جب
دیکھا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اور اپنے ساتھیون کی طرف آگی بھیڑ بلا کو اور حاکم قنسرین اونکی ہاتھ اور پاؤن مین تھا
کہ نہین جدا کرتی تھی اوسکو اور تحقیق مالک ہو گئے تھی اوسکی رسی کی اور وہ ڈرتے تھی اس امر سے کہ مبادا نکل جاوے وہ اونکی ہاتھ سے
یا آجاوی اونپر کوئی حادثہ قبل اسکی کہ مار ڈالین اوسکو پس ارادہ کیا اوسکی مار ڈالنے کا اور بلند کیا تلوار کو اوسپر پس ہنسا وہ
بطریق اونکی اس کام سے اور تعجب کیا خالد بن الولید نے اوسکی ہنسی سے پس کہا اونہون نے کہ کس چیز سے ہنسی ہے کس چیز نے تجھکو
ہنسایا ہے اوسنی کہا کہ مین سوچتا ہون کہ تم اور تمہاری ساتھی تو خود ہی مار ڈالی جاؤ گے اور تم میری مار ڈالنے کا
ارادہ رکھتی ہو اور اگر تم مجھکو باقی رکھو گے مین تمکو بھی باقی رکھونگا پس روک لیا خالد بن الولید نے ہاتھ کو اوسکی مار ڈالنے سے
پھر پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے کہ ای اصحاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ تحقیق گھیر لیا
اور حمایت کرو تم میری اور حمایت کرون مین تمہاری اور صبر کرو تم سختی پر پس بہت نہ جاؤ تم اوس چیز کو جسنی تمکو گھیر لیا ہے
اسواسطے کہ سخت تر اوس چیز کا جس سے تم ڈرتے ہو موت ہے اور مارا جانا تو نہایت آرزو ہماری اور آرزو خالد کی ہے اللہ کی راہ
مین اور مین نے قسم ہے خدا کی کہ ہبہ کر دیا ہے اپنی جان کو بطرف قتل کی اور ڈالا ہے مین نے اوسکو معرض ہلاکت مین شاید کہ
پاؤن مین شہادت کو اور جان لو تم رحمت کری اللہ تمپر اس امر کو کہ راہ ہماری اللہ کی طرف کھلی ہے اور گویا تم پہونچ گئے
بجانب پروردگار کریم کی اور جارہے ہو ایسے گھر مین کہ نہین مرتا ہے رہنے والا اوسکا اور نہین بڈھا ہوتا ہے جوان اوسکا
پھر پڑھا اس آیت کو لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ ؛ واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جمع ہوی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بجانب خالد بن الولید کی اور ہو گئی گرد اونکی
اور گئے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما داہنی جانب اونکی اور رافع بن عمیرہ الطائی بائین طرف
اونکی اور غلام اونکا ہمام اونکی پشت پر اور باقی لوگ گرد اونکی تھی پس سپرد کیا خالد بن الولید نے بطریق قنسرین کو
اپنے غلام کی اور کہا کہ مضبوط کر کے رکھ تو اوسکے بازو کو اپنے ہاتھ مین اور نہ جدا ہو اپنی جگہ سے راوی نے بیان
کیا ہے کہ آئی مسلمانون کی طرف عرب نصرہ قوم غسان کی آگی اونکی جبلہ بن ایہم الغسانی تھا اور اوسکی گردن مین طوق پڑا تھا
جسمین صلیب جواہر کی تھی اور پہنے تھا بھاری کپڑے دیباج کی اور اوسکی اوپر زرہ اور سر پر اوسکی خود لوہے کا اور اوسکی
اوپر دوسرا خود سونیکا تھا جسکے اوپر صلیب جواہر کی تھی اور اوسکی ہاتھ مین ایک بڑا نیزہ تھا جسکا پھل مثل ستارہ کی
چمکتا تھا اور حاکم عموریہ کا ایک جانب مین اوسکی مثل برج مضبوط کی تھا اور اوسکی گرد قوم ملک ... کا فوجین تھی اور گرد
اون فوجون کی لشکر تھا پس جب دیکھا بطریق عموریہ نے خالد بن الولید کو اس حال سے کہ وہ مالک ہو گئے ہین حاکم قنسرین کے
اور وہ اونکی ہاتھ مین ہے کہ نہین جدا کرتی ہین اوسکو ڈرا وہ اس امر سے کہ مبادا قتل کرین گے خالد بن الولید اوسکی مار ڈالنے مین

اور آیا جبلہ بن ایہم کے پاس اور کہا اوسنے کہ یہ عرب کا شیطان آیا نہین دیکھتا ہی تو اس عربی اور اوسکے ساتھی بارہ
شخصون کو اور بہ تحقیق گھیر لیا ہی اونکو ہماری گھوڑون کی باگون نے اور محاصرہ کر لیا ہی اونکا اس بڑے لشکر نے اور وہ کچھ اندیشہ
نہین کرتے ہین اس امر مین اور مالک ہوگئے ہین ہمارے ساتھی کے اور وہ اونکے ساتھ قید ہی اور نہین چھوڑتے ہین اوسکو اپنے
ہاتھون سے اور مین خوفناک ہون اس امر سے کہ مار ڈالین گے اوسکو پس جا تو اس عربی کی طرف اور کہہ تو اوسسے کہ پھیر دلوین وہ
ہمارے ساتھی کو ہماری جانب تاکہ جوانمردی اور نیکی کرین ہم اونپر ساتھ اونکی جانون کے پس جب چھوڑ دینگے وہ ہمارے ساتھی کو
میل کرینگے ہم اونپر اور مار ڈالین گے اون سب کو رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہی کہ تھے ہم اونکے بیچ مین مثل
گروہ کے بیچ میدان مین اور ہمکو اونکی کثرت سے کچھ فکر و اندیشہ نتھا اسواسطے کہ ہمکو اللہ تعالی پر اعتماد تھا اور اوسیوقت آیا
ہماری طرف جبلہ بن ایہم الغسانی اور وہ اپنی بلند آواز سے پکار کر پوچھتا تھا کہ تم کون ہو آیا تم لوگ صحابہ مشہور ہو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے ہو یا عرب تابعین سے ہو آگاہ کرو مجکو اپنے حال سے قبل اسکے کہ آوے تمپر بلا کی اور تھی ہماری طرف سے گفتگو کرنیوالے
خالد بن الولید اور کہا اونہون نے کہ ای جبلہ ہم صحابہ مشہور ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ہم اہل قبلہ اور اسلام ہین اور
بزرگی اور بخشش کے لوگ ہین ہم کئی متفرق قبیلون سے ہین اور اللہ تعالی نے ہمارے دلون کو ایک کر دیا ہی اور ہم لوگ متفق ہین
ایک کلمہ پر اور وہ کلا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہی پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا بہت خشمناک ہوا اور کہا
اوسنے کہ ای جوان عرب کے آیا تم سردار ہو عرب کے خالد بن الولید نے کہا کہ مین سردار اونکا نہین ہون بلکہ مین اونکا بھائی ہون
اسلام مین پس کہا جبلہ نے کہ تم کون شخص ہو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونہون نے کہا کہ مین مشہور سردار بنی مخزوم سے
ہون مین خالد بن الولید ہون اور یہ جو میرے داہنی طرف ہین عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اور یہ جو میرے
بائین طرف ہین وہ ایک مرد اہل یمن بزرگ اور بلند قبیلہ طی سے ہین اور یہ رافع بن عمیرۃ الطائی ہین اور لیا ہی مین نے
اپنے ساتھ ہر قبیلہ سے بہادر مشہور اور دلیر تعریف کیا گیا اوسکا پس جبکہ دیکھا تونے ہمکو بسبب ہماری قلت کے اور نہ خوش ہو تو اپنی کثرت
اور نہین ہو تم ہمارے نزدیک لڑائی مین مگر مثل چڑیون کے کہ آیا اونپر شکاری اونکا اور وہ پوشیدہ ہین خانون مین طرق الدیا شکاری نے
جال کو اونپر پس نہین نکل سکتی اونمین سے مگر بہتر اور برگزیدہ اونمین کے پس زیادہ ہوا غصہ جبلہ کا خالد بن الولید کے کلام سے اور کہا
اوسنے کہ قریب ہی تم جانو گے تم ای بنی مخزوم کے کہ کلام تمہارا تمپر فال بد ہوگا جسوقت گھیر لوینگے تمکو کھیل شہرون کے اور ہوجاؤگے تم اور
تمہارے ساتھی غذا جانوران وحشی کے اس میدان مین کہ پھاڑینگے وہ تمکو صبح سے شام تک پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ وہ بات ہی
کہ نہ گران گذرے گی ہمپر اور یہ آسان ہی ہمارے نزدیک پس تو اپنا حال بیان کر کہ جن عرب نے کوشش کی ہی واسطے عبادت صلیب کے
اونمین سے تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین سردار غسان اور بادشاہ ہمدان کا ہون مین جبلہ بن ایہم ہون خالد بن الولید نے کہا کہ
تو ہی ہی پھیر نیوالا اسلام کو اور اختیار کرنیوالا گمراہی کا ہدایت پر اور راہ تیری راہ تاریک یا ورگمراہی کی ہی جبلہ نے کہا کہ ایسا نہین ہی بلکہ
مین نے اختیار کیا ہی بزرگی کو دولت پر خالد بن الولید نے کہا کہ تو اپنے نفس کی ذلت پر طمع کرنیوالا ہی اور تو اپنے نفس کا خوار اور سبک کرنیوالا

اور نہین ہی بزرگی مگر اوس گھر مین جو ہمیشہ باقی ہی اور دور رہنی مین اوس گھر سی پس کہا جبلہ نی کہ اے بھائی تینی محروم زیادہ کر دیا
نہ کرو تم اسواسطی کہ میرا چھوڑ دینا اور باقی رکھنا تمکو اور تمہارے ساتھیون کو نہین ہی مگر اسسبب سی کہ مین ڈرتا ہون کہ جو تمہارے قابو اور ہاتھ مین
کہ مین خوف اس امر کا رکھتا ہون کہ بحالت سیری حملہ کرو گی تم اوسکو مار ڈالو گی اور وہ آبرو والا ہی بادشاہ کی نزدیک اور نسب مین
اوسکے ملتا ہی پس چھوڑ دو تم اسکو اپنی ہاتھ سی تا کہ چھوڑ دون مین تمکو اور تمہارے ساتھیون کو قتل سی کہ تم لوگ تھوڑی ہو اور ہم
بہت ہین خالد بن الولید نی کہا کہ قیدی کو تو مین نہ چھوڑونگا تا اینکہ اوسکو مار ڈالونگا اور نہین پروا ہی مجکو اوس چیز سی جو بعد اوسکے
قتل کے تم کرو گی اور جو تو کہتا ہی کہ مین باوصف اپنی کثرت کی تمسے اور تمہارے ساتھیون سی لڑائی مین کمی کرتا ہون یہ کہنا تیرا کلام
انصاف کا نہین ہی اور یہ بات تو ہمکو معلوم ہی کہ تم جماعت مین کثیر ہو اور ہم بارہ آدمی ہین اور گھیر لیا ہی ہمکو تمہاری گھوڑون کی
باگون نی اور تمہاری نیزون کی نوکون اور تمہاری تلوارون نی پس اگر چاہتی ہو تم عدالت کو لڑائی مین پس نکلو واسطی لڑائی کی
ہماری طرف ایک بعد ایک کی پس اگر مار ڈالا تمنی ہمکو تو قیدی تمہارا تمکو آسانی سی ملجاویگا اور اگر غلبہ دیا اللہ تعالی نی ہمکو تمپر اسواسطے
کہ مدد اور غلبہ اللہ تعالی کی طرف سی ہی جسکو چاہی دیوی پس نہ گراں گذریگا تمپر ہلاک ہونا اوسکا جسوقت کہ تم خود پیشتر اوسکی
ہلاک ہو جاؤ گی پس جھکا لیا جبلہ نی اپنی سر کو اور آیا وہ حاکم عموریہ کے پاس اور بیان کیا اوس سی حال گفتگو ی خالد بن الولید کا
پس برہم اور خشمناک ہوا وہ بطریق اور نکال لیا اپنی تلوار کو میان سی اور دیکھا خالد بن الولید نی اوسکی طرف نکالا ہی اوسنی
تلوار کو پس جانا اونہون نی کہ وہ غصی مین ہی اور ارادہ لڑائی کا رکھتا ہی پس جب قصد کیا حاکم عموریہ نی لڑائی کیواسطے
نکلنے کا روکا اوسکو جبلہ نے اور کہا اوسنی خالد بن الولید سی کہ لڑائی بیشک عدالت کو چاہتی ہی جیسا کہ تمنی بیان کیا ہی اور یہ قوم
بنی اصفر کی مثل بھیڑ و بکری کی ہین کہ نہین سمجھتی ہین بات کو اور مین نی اپنی اور تمہاری گفتگو سب اونسی بیان کر دی پس راضی ہین
وہ میدان مین نکلکر ایسے نے تو پس جس شخص کو تم مین سی منظور ہو وہ میدان مین نکلی پس ارادہ کیا خالد بن الولید نی نکلنی کا لیکن
روکا اور باز رکھا اونکو عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نی اور کہا اے ابا سلیمان قسم ہی حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہ نکلی اونکی مقابلے کو کوئی شخص سوا میرے اور مین خرچ کرونگا کوشش کو اونمین پس شاید جا ملون مین اپنی
باپ سی پس چھوڑ دیا خالد بن الولید نی اونکو اور اونکا ارادہ پورا اور کہا اونسی شَكَرَ اللّٰهُ مَقَامَكَ وَعُرِفَ فَعَالُكَ پس نکلی
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنی ساتھیون کی بیچ سی اور وہ سوار تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی گھوڑی پر جو دیا تھا اونکو قسمت واقعہ
اجنادین مین سی اور تھا وہ گھوڑا امرت بن نصرہ کا قوم لخم سے اور تھا وہ مثل بڑی پہاڑ کی اور پہنی تھی عبد الرحمن رضی اللہ عنہ زرہ اور اونکی
ہاتھ مین ایک پورا نیزہ تھا پس گردا اوا دیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نی میدان مین دونون صفون کی بیچ مین تا اینکہ کم ہوگئی تیزی
اونکی گھوڑی کی پھر متوجہ ہوئی اونکی طرف اور طلب کیا میدان مین لڑنیوالی کو اور کہا اوتم اے بنی الاصفر کہ مین بیٹا صدیق کا ہون
کہ اشعار رجز کی پڑھی واقدی نی عبد اللہ الہلالی نی بیان کیا ہی کہ نکلی پانچ سوار بہادر ان مین سی ایک کی پیچھی ایک پس نہین گردا اوا دیا
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نی ہر ایک پر اور نہین ہو زیادہ ایک گردا دینی سی یہانتک کہ مار ڈالا اوسکو پس قتل کیا اونہون نی پانچون کو ایک کی بعد ایک

پھر ارادہ حملہ کا کیا اونہون نے قلب لشکر روم پر اور اسیوقت نکلا اونکے مقابلے کو جبلہ بن ایہم اور وہ بہت خشمناک تھا اور کہا اونے
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے کہ تجھکو تجاوز کیا تھنے حد سے ہمارے اور ہمارے کامون اور لڑائی مین پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
کہ یہ امر کیونکر ہے حالانکہ تجاوز تو اور بیوفائی ہماری عادات سے نہین ہے جبلہ نے کہا تھنے بھر دیا زمین کو ہمارے پھراہیون کی لاشون
سے اور مین اسواسطے نہین آیا ہون کہ مار ڈالون مین تجکو کیونکہ تم میرے مثل نہین ہو بلکہ مین اسواسطے آیا ہون کہ باز رکھون مین
تمہارے ساتھیون کو تمہاری اعانت سے اسواسطے کہ جب ہمارا کوئی ساتھی تمہارے مقابلے کو نکلا تو نکلا ایکشخص تمہارے ساتھیون سے
تا کہ اعانت کرے وہ تمہاری اور یہ امر نہین ہے یہ بات عادت انصاف اور کامون اشرافون سے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب سنا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ بن الایہم کا ہنسے وہ اور کہا کہ اے بیٹے ایہم کے آیا میرے ساتھ
تو مکر اور فریب کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ مین تربیت یافتہ عم چچا کے بیٹے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہون اور مین حاضر
ہوا ہون معرکے اور لڑائیون مین جبلہ نے کہا کہ مین مکار نہین ہون اور نہین کہا مین نے مگر امر حق پھر کہا عبد الرحمن
رضی اللہ عنہ نے او بیہودے کہ نکل تو اور نکلے تیرے ساتھ کوئی دوسرا تیری قوم سے اگر سچا ہے تو اپنے کلام مین اور حملہ کرو تم دونون مجھپر
اسواسطے کہ مین مثل اور کفو ہون تم دونون کے پس جب دیکھا جبلہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو اس حال مین کہ کسیطرح نہین
ڈرتے ہین وہ اوسکے فریب اور حیلے مین تعجب ہوا اونکے کام اور درشتی اور جرأت اور تیزی نیزہ اور اونکی کم سنی سے اور پکار کر
کہا جبلہ نے اونسے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ آؤ تم ہم مین اور غوطہ دون مین تمکو خوشبو کے پانی مین پس نکلو تم اوس مین سے پاک
گناہون سے اسطرح جیسے کہ نکلے تم ماں کے پیٹ سے اور ہو جاؤ تم گروہ صلیب اور اہل مسیح سے اور دیکھو تم قربان کو اور [illegible]
بادشاہ رحیم سے اور بیاہ دون مین تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کو اور ہو جاؤ تم مثل میرے بیٹے کے اور زیادہ کرونگا مین تمپر اپنی نعمتون اور
بخشش کو اور مین وہ ہون کہ تمہارے ہی کو شاعر نے میری تعریف کی ہے پس ابدی کرو تم اس امر کے کرنے مین جو مین نے تمسے بیان
کیا ہے تا کہ نجات پاؤ تم ہلاکی سے اور واصل ہو جاؤ تم نعمت باقی اور زندگانی بہتر مین پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سختی ہے تجھپر اے جبلہ آیا بلاتا ہے تو مجکو ہدایت سے ضلالت
اور گمراہی کیطرف اور ایمان سے بدل کیا ہے تونے اور مین اون لوگون سے ہون جو ایمان لایا ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور جگہ پکڑی ہے اسلام نے
اوسکے دل مین اور جانا اونہون نے راہ راست کو گمراہی سے اور تصدیق کی ہے اللہ کے نبی کی اور دشمن ہے کفار کا پس لے تو اور
آمادہ ہو لڑائی کو اگر ارادہ رکھتا ہے تو انبیکہ دکھاؤنگا مین تجھپر ایسی ضرب کہ جلدی کرون مین اوس ضرب سے تیری موت مین اور ہلاک مین
ملا دون تیری [illegible] کو اور [illegible] اس امر سے کہ نسبت دیا جاوے تجھسا شخص اونکی طرف ہوا کہ زندگانی [illegible] سے پس
خشمناک ہوا جبلہ [illegible] اور نکالا اوسنے اپنی تلوار کو اور ارادہ کیا نیزہ مارنے کا اور [illegible] وہ دونون آپس مین لڑائی کی
یہانتک کہ گران گذرا [illegible] زندگی کی [illegible] عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو [illegible] اپنے ہاتھ سے اور نکال لیا تلوار کو
[illegible]

نیزے کو اور پھینک دیا جبلہ نے باقیماندہ نیزے کو اور نکالا اوس نے اپنی تلوار کو میان سے اور تھی وہ تلوار قوم کندہ کی جو منجملہ باقیماندگان قوم عاد کے تھا چمکتی تھی مثل بجلی کے اور جس جگہ پر پڑتی تھی اوسکو کاٹ ڈالتی تھی پس حملہ کیا جبلہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر رافع بن عمیرۃ الطائی نے بیان کیا ہے کہ تعجب میں تھے ہم عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی استقلال اور صبر سے جبلہ کی لڑائی میں ہم اسطرح کھڑے تھے وہ جبلہ کے مقابلے میں بعد اسکے کہ تھک گئے تھے پیشتر اوسکے پانچ سواروں کی لڑائی میں اور سخت اور دشوار ہو گیا معاملہ اون دونوں کی لڑائی کا اور دونوں نے ایک ہی ساتھ وار تلوار کا کیا لیکن سبقت لے گئے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ جبلہ سے تلوار مارنے میں اور لیا جبلہ نے اوس وار کو اپنی ڈھال پر اور نہ کاٹ ڈالا تلوار نے ڈھال کو اور پہونچی خود تک پس ٹیڑھی ہو گئی تلوار عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کی اسواسطے کہ وہ تلوار بار بار رکھی ہوئی تھی پس زخمی کیا جبلہ کو اور جاری ہوا خون اوسکا اور مارا جبلہ نے ایک وار تلوار کا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پر پس کاٹ ڈالا اونکی زرہ کو اور زخمی کیا اونکو مونڈھے کو پس جب جانا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کیفیت ضرب تلوار کو ثابت رکھا اپنے تئیں اور چھپایا زخم کو پہونچنے کو اور فی الفور پیچھے پھیرا اپنے گھوڑے کو یہانتک کہ آئے خالد بن الولید اور مسلمانوں میں پس جب دیکھا مسلمانوں نے اوس خبر کو جو لاحق ہوئی اونکو اوتارا اونکو گھوڑے سے اور مضبوط باندھا اونکے زخم کو اور کہا خالد بن الولید نے کہ اے بیٹے صدیق کے میں جانتا ہوں کہ جبلہ نے تمکو رنج آگیں کیا ہے ساتھ ضرب تلوار کے اور قسم ہے حق تمہارے باپ اور اونکے صدق کی کہ ہر آئینہ مصیبت اور درد میں ڈالونگا میں اوسکو عوض میں اسکے جیسا کہ دردمند کیا اوس نے ہمکو بسبب تمہارے رنج پہونچانے کے پھر آواز دی خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو اور کہا کہ لا تو گبر کو میرے پاس پس لایا ہمام حاکم قنسرین کو اونکے پاس پس کاٹ کر زمین پر پھینک دیا خالد بن الولید نے اوسکے سر کو اور دیکھا رومیوں نے اپنے ساتھی کو جبکہ کہ مار ڈالا اوسکو خالد بن الولید نے پس مصیبت اور رنج میں ڈالا اونکو اس امر نے اور غضبناک ہوا جبلہ اور کہا مسلمانوں سے کہ بد عہدی اور بیوفائی کی تمنے اور ہوئے تم مستوجب قتل کے بسبب مار ڈالنے ہمارے ساتھی کے پس پکارا اونہوں نے عرب متنصرہ اور قوم روم اور ارمن کو اور برانگیختہ کیا اونکو لڑائی پر اور کہا اونسے کہ نہ باقی چھوڑو تم اونمیں سے کسیکو پس پکار ہوئے رومی اور آگے گئے اونہوں نے حملہ کیا اور دیکھا خالد بن الولید نے اونکو کہ ارادہ حملے کا کرتے ہیں پس آواز دی اور کہا اونہوں نے کہ اے ہمام ٹھہر تو ساتھ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کے اور باز رکھ جو ارادہ اونکا کرے پھر کہا اپنے ساتھیوں سے کہ نہ جدا ہو کر نکلے کوئی تم میں سے اور ہو جاؤ تم گرد میرے پس میں جاتا ہوں اور مدد ہوگی اللہ تعالی کی طرف سے پس ٹھہرے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گرد خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے جسطرح سے کہ حکم کیا تھا اونہوں نے اور وہ سب ناامید ہو گئے تھے اپنی جان سے اور حملہ کیا رومیوں نے مسلمانوں پر اور بہت سخت لڑائی اور مار دھاڑ ہوئی اونمیں ربیعہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ جب حملہ کیا رومیوں نے ہمپر سامنا کیا اونکا خالد بن الولید نے بذات خود اور دور کر دیا اونکو ہمسے بزور اپنی تلوار کے اور اسیطرح پیرہ مارا اور اونکی شدت کی لڑائی ہوتی تھی کہ نہ پائی تھی ہم کوئی راہ خلاص کی اور معلوم ہوئی پیاس اور زیادہ ہوئی ہمپر شدت گرمی اور پسینے کی رافع بن عمیرہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا میں نے یہ حال کہا میں نے خالد بن الولید سے کہ اے ابا سلیمان آئی ہمپر قضا پس کہا اونہوں نے کہ قسم ہے خدا کی کہ سچ کہا تمنے اے ... میں بھول گیا اپنی کلاہ مبارک کو اور نہیں پہنی تہ لایا اوسکو اور ہوئی تھی بڑی برکت اوسمیں حالت شدت و سختی میں ... یہ قصہ ایسا ہے کہ راوی نے

بیان کیا ہی کہ دشوار اور بڑا دکھائی دیا مسلمانون کو معاملہ اور سختی اور دشواری کی اوپر صبر کی اور لاحق ہوئی اونکو
زاری اور آئی کافرون پر بلا کی اور سخت کیا اونہین لڑائی نے آگ کو اور تلوارین چلتی تھین اور سر لوگون کی کٹ کر گرتی تھی اور
زمین بھر گئی تھی مردون سی اور تھی مسلمان رومیون کی بیچ مین مثل قیدیون کی اور قوم سخت لڑائی مین تھی اور تلوارین
کام کرتی تھین لوگون مین کہ دفعۃً پکار کر کہا مسلمانون سی بالقین عیسی نے خذلکم الله ونصرکم الخائف یا
حملة القرآن جاءکم الفرج من الرحمن ونصرکم علی عبدة الصلبان اور آ گئی تھی کلیجی منہون مین
اور کام کیا تھا شمشیر ہای بران نی اور شخص اپنی نزدیکی کی مقابلہ مین صبر کرنیوالا تھا اور گھبر گئی تھی مسلمان اور لاحق
ہوئی تھی اونکو تشنگی اور شخص نے اپنی نزدیکی کو بیچ مین ڈالا تھا **واقدی** رحمہ الله نے بسلسلہ راویونکی ابی سلم حضرمی
سی **روایت** کی ہی کہا ابی سلم نے کہ تھا مین ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنہ کی ساتھ ہر لڑائی اجنادین وغیرہ مین اور موجود تھا
مین اونکی ساتھ قنسرین اور حلب مین اور نہین دیکھی مین نے اونکی معاملات جہاد مین کہ بہتری اور مدد اور غلبہ کسکو سی حالانکہ
کہ ہم بمقام شیزر تھی اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنہ ایک رات کو اپنی خیمی مین تھی کہ دفعۃً نکلے وہ خیمے سی مسلمانون کو آواز
دیتی ہوی اور وہ پکارتی تھی النفیر النفیر فقد احیط بفرسان الموحدین پس دوڑی ہم سب اونکی طرف ہر جگہ اور
مکان سی اور کہا ہمنے کہ کیا حال ہی تمہارا اے سردار اونہون نے کہا کہ مین اسوقت سوتا تھا کہ دفعۃً جگا دیا مجھکو رسول الله صلی الله
علیہ وآلہ وسلم نے اور جھڑکا اور درشتی سی فرمایا مجھکو یا ابن الجراح اتنام عن نصرة القوم الکرام فقم والحق بخالد
فقد احاط به اللئام فانک تلحقه ان شاء الله تعالی مشیئة رب العالمین **واقدی**
رحمہ الله نے **بیان** کیا ہی کہ جب سنا مسلمانون نے کلام ابو عبیدہ بن الجراح کا دوڑی وہ بجانب ہتھیارون کی اور سوار ہوے
گھوڑون کسی اور بکسی ہوی سیاہ اور جلدی کی اونہون نے چلنے مین بارادہ جا ملنے خالد بن الولید اور اونکی ساتھیون سی پس اسی
حال مین کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنہ آگی اس گروہ کی تھی کہ دیکھا اونہون نے ایک سوار کو کہ جلد جاتا تھا آگی قوم کے
پس حکم کیا مسلمانون کو کہ جا ملین اوس سوار سی پس نہ مل سکی وہ لوگ بسبب تیز رفتاری گھوڑی اوس سوار کی **ابو عبیدہ**
بن الجراح نے **بیان** کیا ہی کہ گمان کیا مین نے کہ وہ سوار کوئی فرشتہ ہی جسکو الله تعالی نے ہمارے لشکر کی آگی بھیجا ہی **راوی**
نے **بیان** کیا ہی کہ جب تھک گئی گھوڑی اوسکی پانی سی پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنہ نے اوس سوار سی کہ ٹھہر جا تو اپنی
طرف اے اور دلیر شخص نرم پر ای سوار کوشش کرنیوالی اور دلیر سختی اور جلدی کرنیوالی نرمی کر تو اپنی ذات کی ساتھ رحمت کری الله تجھپر
پس ٹھہر گیا وہ سوار جسوقت سنا اوسنی آواز کو پس جب قریب ہوی ابو عبیدہ بن الجراح رضی الله عنہ اوس سی تو دیکھا کہ وہ ام تمیم
زوجہ خالد بن الولید رضی الله عنہ ہین پس جب ابو عبیدہ بن الجراح نے پہچانا اونکو کہا کہ اے ام تمیم کیا خبر باعث تمہارے چلنے کی ہوئی
پس کہا اونہون نے کہ اے سردار جب سنا مین نے اس بات کو کہ خالد بن الولید کو دشمنون نے گھیر لیا ہی پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ خالد بن الولید
کبھی پست اور مغلوب نہوگا حالانکہ گیسوے مبارک مصطفی صلی الله علیہ وآلہ وسلم کی اونکی پاس ہین اور جسوقت پھر آپسے خیال نے نکالا پس دیکھا

بین نی بجانب کلاہ کی جسمین موی مبارک کہ بھول گئی خالد بن الولید اوسکو پس لیا مین نی اوسکو اور بجانب چلی مین ان دشمنی طرف پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نی کہ واسطی اللہ کی یہ کام تمہارا امی اوتم چلو تم اللہ تعالی کی برکت اور مدد پر اہم تمیم نی بیان کیا ہی کہ تھی مین
ساتھ ایک جماعت عورات قوم مذحج وغیرہ کی اور گھوڑی ہماری سوار تھی تو ہم [illegible] مثل پرندون کی اوڑتی تھی یہانتک کہ پہونچی ہم
قریب ایک غبار اور لڑائی کی اور دیکھی نیزون کی چمک [illegible] گرد کی مثل تارون کی اور مسلمانون کی کوئی حملہ کی آواز سنی ہمنی چلانی تھی
پس مراجانا ہمنی اس امر کو اور کہا مین نی اے قوم مسلمانون پر غالب ہو گئی ہین دشمن [illegible] پس تکبیر کہی ابو عبیدہ بن الجراح اور اونکی ساتھیون
نی اور حملہ کیا دشمنون پر رافع بن عمیرۃ الطائی نی بیان کیا ہی کہ اوس حال مین کہ ہم اپنی جانون سی مایوس ہو گئی تھی سنی ہمنی آواز تہلیل
اور تکبیر کی پس کہا ہمنی کہ لایا ہمارے واسطی اللہ تعالی کشود کار کہ اگر چاہا اللہ تعالی نی پس نہین کچھ عرصہ گذرا تھا تا آنکہ گھیر لیا مسلمانون
نی لشکر مشرکین کو اور دیکھا اور مارا اونھین تلوار کو ہر جگہ سی اور اونچی ہوتی تلوارین اور بلند ہوا شور مصعب بن محارب نی بیان
کیا ہی کہ دیکھا مین نی بندگان صلیب کو اور گویا وہ بھاگنی والی ہین اور دیکھا مین نی خالد بن الولید کو کہ وہ ثابت اور قائم تھی اور دیکھتی اور
رفیقان کو دیتی آوازون کو کہ وہ کسکی اور کمان ہی مین تیر اوس وقت ایکسوار نکلا گرد سی اور وہ پہاڑ تا تھا رومیون کو یہانتک کہ دور کردیا
اونھی اونکو جو بھاگ گئی پس جلدی گئی خالد بن الولید اونکی طرف اور پوچھا کہ تو کون ہی اونھون نی کہا کہ مین تمہاری وجہ سی تم ہو
ای ابا سلیمان لائی ہون تمہاری اوس کلاہ مبارک کو جسکی [illegible] اور تم [illegible] ہوتی ہو تم بجانب اللہ پاک کی پس قبول
کرتا ہی اللہ تعالی دعا کو تمہاری لیے تو تم اوسکو اپنی پاس پس قسم ہی خدا کی کہ نہین بھول گئی تھی تم اوسکو مگر اسی دن کی واسطی پھیری کلاہ اونکو
پس چمکا گیسوی مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] پس تمہی ہو علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کہ نہین رکھا تھا خالد بن الولید نی کلاہ کو اپنی سر پر اور حملہ کیا تھا قوم پر مگر یہ کہ پھیرا اور ہلادیا اونکی آگی والون کو پیچھی والون مین
اور حملہ کیا اونکی ساتھ مسلمانون نی پس نہین ہوئی تھی بہت دیر یہانتک کہ پیٹھ پھیر کر بھاگی کافرون نی اور اوتری اونپر بلا کی صحابہ محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہاتھون سی اور نہین تھی قوم رومیون مین مگر کشتہ اور زخمی اور قیدی اور پہلی کہا اگلی والون پر حملہ تھا
اور عبد اللہ منصورہ اوسکی پیچھی تھی راوی نی بیان کیا ہی کہ پھیری مسلمان اونکا تعاقب سی اور یکجا ہوئی گرد نشان ابو عبیدہ بن الجراح
کی اور آئی خالد بن الولید اور ساتھی اونکی اور سلام کیا اونھون نی ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون پر اور شکر ادا کیا اللہ تعالی کا کیا سلامتی
مسلمانون پر کافرون سی اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نی خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو گویا وہ مثل [illegible] شیر غران کی ہین کہ [illegible]
ہوتا ہی پس مصافحہ کیا اونسی اور کہا کہ واسطی اللہ کی ہی نیکو کاری تمہاری پس تحقیق تسکین دی تم نی مسلمانون دل کو اور راضی کیا تم نی خدا
بزرگ کو پھر مسلمانون سی کہا کہ میری رای یہ ہی کہ فورا چلین ہم بجانب قنسرین اور اوسکو حاضر کرین پس مسلمانون نی کہا کہ بہتر رای تمہاری
ای امین الامۃ پس چن لیا اور جدا کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نی دلیر مسلمانون کو اور مقرر کیا ساتھ اونکی لشکر [illegible] میسرہ [illegible]
بن غانم الاشعری کو اور کہا اونسی کہ قریب ہو اور جاؤ تم قنسرین اور حاضر ہو اور تاخت و تاراج کرو تم اور قید کرو اونکی اولاد کو اور بانٹ ڈالو
اونکی چارپایون کو پس جب دیکھا اہل قنسرین نی اوس لشکر کو جو اوتری اونپر شتاب کرلیا اونھون نی دروازون کو اور قبول کیا اونھون نی

صلح اور جزیہ دینی کو پس منظور کیا اس امر کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لکھدی اونکو دست آویز صلح کی اور فرض اور مقرر کیے ہر بالغ
جوان پر چار دینار یا اڑتالیس درہم بدلے دینار کے اور اسیطریقے پر حکم کیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ روایت کی تھی عبد الملک بن محمد بن ابی عبد اللہ نے سلمان بن علی سے کہا سلمان نے کہ تھا میں قیدیان
حاضر قنسرین میں پس جب بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے پانچوان حصہ مال غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اوسکے ساتھ مجکو بھی بھیجا
پس جب سامنے لائے گئے ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سنا میں نے اونکو اپنے ہمنشینون سے کہتے تھے کہ میری رائے میں یہ آتا ہے کہ مقرر کرون میں ان قیدیون کو
مکتب میں پس تعلیم پاوین اور سیکھین بعض مرد لوگ ہمارے پھر سپرد کیا قیدیون کو زید بن ثابت کے اور کہا اونسے کہ جاؤ اور داخل کرو تم قیدیون کو
حارث انصاری کی بیٹی کے گھر مین اور یہی دستور تھا عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زمانہ خلافت حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر
رضی اللہ عنہما مین پس جب فتح کیا اللہ تعالی نے قنسرین اور حاضر کو ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کے ہاتھ پر پھر اس حیثیت سے کہ شہر کو
از روے صلح اور دیہات گرد و نواح اور زمین مزروعہ کو ساتھ قہر اور غلبہ کے اور مال غنیمت حاصل کیا مسلمانون نے اور بھیجا گیا پانچوان حصہ
غنیمت کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ مشورہ دو مجکو اپنی رائے سے رحمت کرے اللہ تم پر اسواسطے کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ اور اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ آیا چلین ہم بجانب
حلب اور اوسکے حصار کے یا بطرف انطاکیہ اور اوسکے مالک کی پاس پیچھے کو پھرین ہم پس کہا مسلمانون نے اے سردار کیونکر ہو سکتا ہے کہ چلین ہم
بجانب حلب اور انطاکیہ کے اور مشغول ہوویں ہم ہرقل کی لڑائی مین اور حال یہ ہے کہ زمانہ صلح کا ہمارے اور اہل شیزر اور حماۃ اور رستن اور حمص اور
اور جو سکے بیچ میں ہے گذر گیا ہے اور بیشک اون لوگون نے اکٹھا کیا ہے سامان اور اسباب قلعہ داری کا اور مضبوط کیا ہے اپنے شہرون کو ساتھ غلات اور
لشکرون کے پس ہم ڈرتے ہیں اس امر سے کہ پراگندہ اور متفرق کرینگے وہ لوگ اون شہرون کو جو ہمارے قبضے میں ہیں اور تاخت و تاراج کرینگے
اونکو خصوصا اہل بعلبک سے اسواسطے کہ وہ لوگ صاحب شدت اور سختی اور صاحب فوج ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ پھر چلیں ہم اور لڑین اونسے
اور شاید اللہ تعالی فتح کرے اوسکو ہمارے ہاتھون پر پس بہتر جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونکی رائے کو اور پھرے وہ اپنی راہ پر پس
پایا شہرون کو جیسا کہ مسلمانون نے کہا تھا کہ مضبوط کیے گئے ہیں ساتھ سامان جنگ اور گھوڑون اور رجوع کا اور تھا ارادہ ابو عبیدہ بن الجراح کا کہ
واسطے حمص کے پس پایا اوسکو اس حیثیت سے کہ مضبوط کیا گیا تھا اور بھیجا تھا بادشاہ نے اوسکی طرف ایک بطریق سخت اور لڑنیوالے کو اپنے گورنرون میں سے
جسکا نام ہربیس تھا ساتھ لشکر کثیر کے پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس حال کو چھوڑا خالد بن الولید کو واسطے محاصرہ کرنے حمص کے اور خود
متوجہ ہوے بجانب بعلبک کے پس جب پہونچے قریب اوسکے دیکھا ایک بڑی جماعت کو جنکے پاس طرح طرح کے سامان تجارت کے کنارون دریا سے
پس جب دیکھا اونکو دور سے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ یہ لشکر کیسا ہے لوگون نے کہا ہم نہین جانتے ہیں پس گیا ایک گروہ اون قافلے کی طرف اور
دریافت کی خبر اونکی اور بعض اونمین کے خبر لیکر آئے کہ یہ قافلہ رومیون کا ہے مال اسباب لیے ہوے شداد بن عبدی الغنوی نے بیان کیا ہے کہ بڑا بوجھ قافلے کا
شکر تھی جو اہل بعلبک کے واسطے لائی تھی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال کہا مسلمانون سے کہ بعلبک ہمارے واسطے دار الحرب ہے اور ہمارے اونکے
بیچ مین کچھ قول و قرار نہیں ہے پس یہ مال غنیمت ہے جسکو اللہ تعالی نے تمہارے واسطے بھیجا ہے شداد نے بیان کیا ہے کہ گھیر لیا ہم نے قافلے کو اور

اور کہا کہ مین بھیجا گیا ہون تمہارے پاس پس نکالا اونہون نے اوسکو قطری کو اور باندھا رسی کو اوسکی گردن مین اور لیلیا اوسکو قوم نے
اپنے پاس اور لیگئی نزدیک ہربیس کے پس سلام کیا اوسنے ہربیس کو اور دیا خط اوسکو پس لکھا ہوا تھا رقعہ اور بلوکا اور پڑھنیوالی لوگ اور پڑھکر سنایا
اونکو ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا راوی نے بسلسلۂ راویون کے بیان کیا ہے کہ کہا سفیان بن خزیمہ نے سوال کیا مین نے
اپنے باپ خزیمہ بن عمرو المازنی سے جو حاضر تھا فتوح ملک شام مین جو ورپے اس امر کا کیونکر پڑھا ہربیس نے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا حالانکہ وہ خط
زبان عربی مین تھا پس کہا اونہون نے کہ ایک شخص میری موجود تھا مین اوسوقت کہ لکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل بعلبک کے اور صورت
اوسکی یہ ہوئی کہ بلایا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک شخص نصرانی کو شام سے اور اوسکو کاتب اپنا مقرر کیا تھا کہ لکھے وہ اوسکو جس وقت
چاہتے تھے بنام اہل روم کے اور نام اوسکا قیس بن کورک یا حبیب تھا اور اللہ بڑا جاننے والا ہے پس جب پڑھا ہربیس نے اوس خط کو
اپنی قوم پر کہا اوسنے کہ مشورہ دو تم مجکو اپنی رای سے پس کہا بطریق صاحب مشورہ نے کہ میری رای یہ ہے کہ نہ لڑین ہم ان اہل عرب سے کسواسطے
کہ ہم طاقت اونکے مقابلہ کی نہیں رکھتے ہین اور جب صلح کرلوینگے تو ہوجاوینگے ہم بیچ فراخی اور فارغ البالی کے جیسا کہ ہوئے اہل ارکہ اور
تدمر اور حوران اور بصرہ اور دمشق سے آ اونکے اور جسنے مصالحہ کیا ہے اس قوم سے اور اگر ہم لڑینگے اونسے اور لوٹینگے وہ ہمکو بیچ لڑائی کے تو
مار ڈالینگے وہ ہمارے بہتر لوگون کو اور غلام بناوینگے ہماری لڑکون کو اور عورتون کو اور صلح کرنا موافق تر ہے پس کہا ہربیس نے کہ نہ رحم کرین
مسیح تیری جد پر پس تحقیق دیکھا مین نے روم مین بڑا اور بیدا الا تجھسے اور کیونکر حکم کرتا ہے تو ہمکو اس امر کا کہ سپرد کرین ہم اپنا شہر مردم بازاری کو
خصوصا اوس حالت مین کہ پہچان لیا ہے مین نے اونکی لڑائی کو اور آزمایش کی ہے مین نے اونکے حملون کی اور مین نے حملہ کیا تھا اونکے لشکر کے
حمایت کرنیوالون پر میمنہ مین اور اگر حملہ کرتا مین میسرہ مین تو بھگا دیتا اونکو پس کہا بطریق نے آیا فوج میمنہ اور قلب فوج کی تھی تجھسے اور
جدا ہوگئی اہل بعلبک دو گروہ سے ایک قوم طالب تھی صلح کو اور ایک قوم چاہتی تھی لڑائی کو اور دیکھا کہ کہ ڈالا ہربیس نے خط کو ساتھ [illegible]
کے پاس اور حکم دیا اپنے غلامون کو کہ اوسکو باہر شہر کے کرلوین اور آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور بیان کیا اوسنے
سب حال قوم کا اور کہا کہ اکثر قوم نے چھوڑ دیا ہے تمسے لڑائی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہ بشارت ہو اور تحقیق
کرو تم اوپر اور جان لو تم اس امر کو کہ یہ شہر تمہارے عمل اور شہرون کے بیچ مین ہے پس اگر باقی رہیگا یہ شہر تو ہوگا گران اون لوگون پر
جنہون نے تمسے مصالحہ اور معاہدہ کیا ہے یا نہ طاقت رکھینگے وہ سفر کرنے اور کسی امر کی پس نہ بنا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ہتھیارون کو اور آگے بڑھے اور آواز تہلیل کی کی ہین اونہون نے اور لڑے وہ اور دشمن خدا ہربیس کے واسطے
رکھا گیا تھا ایک تخت بڑا بیچ برطرف شہر کے اور باندھی گئی زنجیر اوسکے اور اوسکے سر پر ایک صلیب جواہر کی تھی اور گرد اوسکے
قوم ارازورہ اور اراجیہ اور ارادحانیہ تھی جنکے ہاتھون پر زرین ملالی اور اونکے [illegible] پر ایات [illegible] کی تھین اور
اونکی گردنون مین صلیبان سونے کی اور جواہرات کی تھین اور اونکے ہاتھون مین تیر اور کمان تھی روایت ہے [illegible] نے
بیان کیا ہے کہ تھا مین موجود بعلبک کی لڑائی مین اور مسلمان قریب شہر پناہ کے تھے اور رومیون کے [illegible] مشغول ہوا [illegible]
[illegible]

گرتے تھے وہ بلندی شہر پناہ سے مثل چڑیوں کے خندق میں پس ہم میل کیا ہمنے طرف ایک شخص کے اون لوگوں سے جو گرتا تھا
ساتھ تلوار کے اس ارادے سے کہ ماریں ہم اوسکو پس چلا کر کہا اوسنے لفظ عربی پس کہا ہمنے افسوس ہے تجھپر تیرے واسطے امان ہے
پس کس چیز نے ڈالا ہاتھ تیرے کو ہماری طرف شہر پناہ کی اوپر سے پس کلام کیا اوسنے بیچ زبان رومی میں اور سمجھا ہمنے کہ وہ
کیا کہتا ہے پس کھینچ لیگیا ہمنے اوسکو بجانب خیمہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کہا ہمنے واسطے اوسکے دعا دیکر اے سردار طلب کیجئے تم
اوس شخص کو جو پہچانتا ہو اس کے کلام کو واسطے اسکے کہ ہمنے دیکھا ہے قوم کو کہ بعض رومی بعض کو گرا دیتے ہیں بلندی شہر پناہ سے
پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے مترجم کو اور کہا اوس سے کہ سوال کر تو اوس سے پس سوال کیا ترجمان نے اور کہا اوس سے کہ
افسوس ہے تجھپر تیرے لیے امان ہے پس سچ بول تو ہمسے پس کہا اوسنے کہ ہمنے بیاتی لوگوں سے سونا پس جب سنا ہمنے تمہارے عطایا اور ہمپر کرم
تمہیں سے کیا ہو گئے چلے ہم لوگ بیاتوں سے تاکہ پناہ لیویں ہم شہر میں اور آئی ایک جماعت کثیر ہم لوگوں سے بجانب شہر پناہ کے
اسواسطے کہ نہیں ہے ہمارے واسطے کوئی جگہ کہ رجوع کریں ہم طرف اوسکی پس جب چلے تم لوگ واسطے لڑائی کے نکلے تمہارے مقابلے کو لڑائی کے
لوگ پس فتح ہاتھ لیا اون لوگوں نے انکو پس جس وقت سخت ہوئی اوپر لڑائی اور آگئے اوپر تیر تمہارے لشکر سے دفع کیا بعض لوگوں نے
اونمیں سے بعض ہم لوگوں کو اور گرا دیا تمہاری طرف پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال خوش ہوئے اور کہا کہ
اسیواسطے کہتے ہیں ہم اس امر کی اللہ تعالی سے کہ اونکو ہماری غنیمت کرے اور لیا لڑائی نے اپنی جگہ کو اور جلنے لگی اوسکی اور بلند ہوا شور
فریاد کا اور گریہ ہوے رومی اپنی شہر پناہ کے پس نہیں طاقت رکھتا تھا کوئی مسلمان انکی نزدیک جانے کی بسبب تیر اور پتھر اور
ڈھیلوں کی پس ہاں سے گئے مسلمانوں سے بارہ آدمی اور رومیوں سے بہت لوگ اور وہ جو گرتے تھے شہر پناہ کی بلندی سے اور پھر گئے
مسلمان اپنی قیامگاہ کی طرف اور نہیں تھا اونکو قصد کہ کھانے پانی میں سے روشن کریں آگ کو بسبب شدت سردی کے پس نہ گذری
ہم لوگوں نے رات اسطرح کہ آگ روشن کرتے تھے ہم اور نوبت بہ نوبت نگاہبانی کرتے تھے اور اعلان کرتے تھے ہم ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
صبح تک پس جب نماز صبح کی پڑھی ہمنے پکار کر کہا منادی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قسم ہے سردار کی طرف سے ہر ہر مسلمان کو
اس امر کی کہ نہ نکلے کوئی واسطے لڑائی اس قوم کے یہانتک کہ صبح کریں وہ اپنی جگہ میں اور تیار کریں اپنے واسطے نان خورش گرم کو تاکہ
ہووے وہ قوت دینے والی دشمن کی لڑائی پر پس ادھر رہے ہم لوگ واسطے اصلاح اپنے کاموں کے اور دیکھا اہل بعلبک نے ہماری توقف اور
ٹھہر جانے کو اپنی لڑائی سے اور گمان کیا اونہوں نے اس امر کو ہماری عاجزی سے پس امید کی اونہوں نے ہم میں اور پکار کر کہا
اونمیں سے بعض نے نکلو تم اونکی طرف پس نہیں جانتے ہمنے مگر یہ کہ دروازے شہر کے کھولے گئے اور نکلے سوار اور پیدل مثل [illegible]
پھیلی ہوئی کے اور بعض ہمارے نے [illegible] ہاتھ اپنے کو کھانے کی طرف اور بعض پکا رہی تھی کلیہ اور بعض فارغ ہو چکے تھے پس اوسکو
پکار کر کہا [illegible] اے گروہ اللہ کی [illegible] دشمن [illegible] قوم کو [illegible] ان بن اسد حضرمی
نے بیان کیا ہے کہ تھا میرے پاس ایک پیالہ کہ پکاتا تھا میں اوسکو [illegible] اور [illegible]
کہ [illegible] آواز [illegible] واقع ہوئی [illegible]

کہ مین کہتا ہون کہ کرو گی تم اسبات کو جو تمہاری نصیحت کو آگیا الله تعالیٰ نے اور نہین قوت اور طاقت ہی مگر سبب الله بزرگ اور برتر کی پھر بلایا ابو عبیدہ ابن الجراح
نے ضرار کو اور دیا اونکی لیے ایک نشان سرخ اور اونکو ساتھ پانسو سوار اور دو سو پیادون پر اور روانہ کیا اونکو دروازہ شام پر اور حکم کیا اونکو لڑنیکا
اون لوگون سے جو اوس دروازہ مین تھی پس روانہ ہوئی وہ جیسا کہ حکم دیا تھا اونکو پس جب صبح کی مسلمانون نے نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہ
ابن الجراح نے مسلمانون کو تاریکی شب مین اور بیٹھے اوسوقت نے ہتھیار اپنی پس جب آفتاب قریب طلوع کی ہوا کھولا گیا بڑا دروازہ شہر کا جسپر
ابو عبیدہ ابن الجراح اوترے تھے اور نکلی لوگ واسطے لڑائی کی اور صف بندی کی اپنی ساتھیون کی ابو عبیدہ ابن الجراح نے اور وہ دیکھتے تھے
کثرت اون لوگون کی جو شہر سے اونکی طرف نکلی تھی اور ابو عبیدہ ابن الجراح مشورہ کرتے تھے اپنی ساتھیون سے لڑائی کی باب مین اور قوم
پوری ہوتی جاتی تھی گرد اپنی بطریق کی اور وہ کہتا تھا اونسے کہ اے گروہ نظر اینہ کہ وہ لوگ جو تمسے پہلی تھی تحقیق بد دلی اور خوف کیا اونہون نے
عرب کی لڑائی سے اور تمنے سپرد کر دیا ہے اپنی جانون کو مسیح کی واسطی اور تم حمایت اور نگہبانی کرتے ہو اپنے دین اور اہل اور گھر بار اور ملک کی
پس کہا بڑی لوگون نے قوم کی کہ اے سردار خوش رکھ تو اپنی جان اور ٹھنڈی رکھ اپنی آنکھ کو پس تحقیق ہم لوگ ڈرتے تھے عرب سے قبل
لڑنے اور آگاہ ہونے کی اونکی لڑائی سے اور اب جان پہچان گئی ہم اونکی لڑائی کو اور معلوم کیا ہم نے اس امر کو کہ وہ ایسی قوم ہین کہ جسوقت
راست کیا اونہون لڑائی کو تو نہین زیادہ تر سخت ہمسے اور نہ بڑی صابر رہنے والے ہمسے اور اون مین کا مرد نکلتا ہے لڑنے کو بدون ہتھیار کی
اور نہین ہے اون مین ہر ایک کے پاس مگر ایک کپڑا جس سے چھپاتا ہے وہ اپنے بدن کو یا پوستین ہے اور تھا یہی استعمال عرب کا اور ذلت ایسے
اونکا ہے اور ہم ایسی قوم ہین کہ ہمارے پاس پوری زرہین اور دو ہرے جوشن اور مضبوط خود ہین علاوہ اسکے ہم جان دینے کی لڑائی لڑتے ہین
پس جب دیکھی ابو عبیدہ ابن الجراح رضی الله عنہ نے کثرت رومیون کی پکارا اپنی بلند آواز سے اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے نہ خوف اور بد دلی
کرو تم تو جاتی رہیگی تمہاری اور گر جائیگی ہیبت تمہاری اور ضرب المثل ہو جاؤ تم لوگون کے نزدیک اسامر مین کہ اہل بعلبک نے بھگا دیا تمکو
اور شہر بیری کی تمہاری اونہون نے پس صبر کرو تم کسواسطی کہ الله تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے فرمایا ہے صابرین کی ساتھ ہی پس کہا مسلمانون نے کہ
اے سردار قریب ہے بہت کہ کرینگے ہم کوشش کہ پھر رومیون کے دلون مین داخل ہوئی طمع اور امید بہ نسبت مسلمانون کی سہیل بن
صباح العبسی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین بعلبک مین اور نکلی وہان کی لوگ ہماری طرف دوسرے دن اور اونکو زیادہ طمع اور امید
ہوگئی تھی ہم مین اور ارادہ شہید ہونیکا کیا تھا اونہون نے حملے کا پہلے اور مین زخمی اور زخم میری داہنی بازو مین تھا اور مین ہاتھ کو جنبش
دیسکتا تھا اور نہ تلوار اوٹھا سکتا تھا پس پیادہ ہوگیا مین اوتر کر اپنے گھوڑے سے اور نکلا اپنی ساتھیون کی بیچ سے اور کہا مین نے کہ اگر
تمہارے میرے آئیگا کوئی ان گھروں مین قدرت ہوگی مجھکو اوسکے دفع کرنیکی اپنی ذات سے پس پھرا مین بجانب بلندی پہاڑ کی اور چڑھ گیا
اوسپر اور بلند ہوا مین دونون لشکرون پر اور دیکھتا تھا مین اونکی لڑائی کو اور رومیون نے طمع کی تھی مسلمانون مین اور مسلمان
پکارتے تھے الصَّبْرُ الصَّبْرُ اور ابو عبیدہ بن الجراح وعدہ کرتے تھے اونسے ساتھ مدد کی اور قبائل اور گروہ مسلمانون کا اظہار فخر
اور بڑائی کا کرتے تھے اور مین دیکھتا تھا ضرب تلوارون کو خود اور ڈھال پر اور چنگاریان اوڑتی تھین اونکی آگ سے اور بالہم ملگئے تھے
دونون فریق پس کہا مین نے کہ نہین قریب ہے کہ نفع کرے مجھکو ہونا میرا یہان زیادہ اور فراز مین الا دروازہ کا بند دروازون پر چالا کہ

سعید بن زید نے ہنوز سنا تھا آواز ابو عبیدہ بن الجراح کو اور اگر سنتے وہ آواز کو تو نہ تعاقب کرتے قوم کا اور بجاتی اونکی پیچھے اور جاتا
سعید پیچھے انکے کہ مسلمان سب کے سب اونہین لگے ہین اور پیچھا کیا ہے اونکی نشان قدم کا پس جب پناہ لی بطریق اور اوسکے
بڑے بڑے لوگون نے اوس حصار مین کہا سعید بن زید نے کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ ہلاکی اس گروہ کا کیا ہے پس گھیر لو اونکو ہر طرف سے
اور نہ چھوڑو کسیکو اونمین سے کہ نکالے سر کو اپنے ساتھیون سے تاکہ ملجاوین اگر تم مین مسلمان اور معلوم ہو تمکو یہ تجویز اور رہے
سردار کی پھر آئے سعید ایک بڑے مرتبے والے شخص کے پاس مسلمانون سے اور کہا کہ تم میرے قائم مقام رہو یہانتک کہ جاؤن مین
اور دریافت کرون راے سردار کی ان رومیون کے مقدمہ مین پھر لیا سعید نے قریب بیس سوار کے اپنے ہمراہیون سے اور چلے
تا اینکہ آملے وہ مسلمانون کے طرف نا پس جب دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکی طرف کہا انا للہ وانا الیہ راجعون گئے قسم ہے خدا کی مسلمان
پس آگئے اونکے اور پوچھا کہ اے سعید کہان ہین لوگ ہمراہی تمہارے اور کیا کام کیا تمنے اونکے ساتھ پس کہا سعید نے اونسے
کہ بشارت ہو تمکو اے سردار کہ مسلمان ساتھ بہتری اور سلامتی کے ہین اور محاصرہ کیا ہے اونہون نے دشمنان خدا کو ایک
حصار مین اور بیان کیا سب حال اور کہا کہ جب دیر لگی تجھپر پہنچنی خبر مسلمانون کی اور تو آپ خود پہاڑ سے تاکہ دریافت کرون مین
خبر مسلمانون کی اور تمہاری تجویز کو رومیون کے مقدمے مین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ شکر اور تعریف ہے
اوس خدا کی جسنے بھگا دیا اونکو اونکے گھرون سے اور اونکی جگہ سے اونکو جنبش دی پھر کہا اونہون نے سعید اور ضرار سے کہ کیا [illegible]
تھی تمہاری میرے ساتھ رحمت کرے اللہ تمپر آیا نہین حکم دیا تھا مین نے تم دونون کو ٹھہرنے کا شہر کے دروازے پر اور باز رکھنے قوم کی
پس کس چیز نے تمکو میرے نزدیک کر دیا پس تحقیق بیقرار کر دیا تم دونون نے میرے دل اور میرے ساتھیون کے دلون کو اور گمان کیا
ہمنے کہ تمہارے ہمراہی مسلمان ہلاک ہو گئے اور شہر والون نے مکر اور فریب کیا تمسے اور اسی امر نے باز رکھا مجھکو تعاقب کرنے
سے ضرور ہین تا اینکہ چڑھ گئے وہ پہاڑ پر پس کہا سعید نے کہ اے سردار نہین نافرمانی کی ہمنے تمہاری کسی امر مین اور نہین مخالفت کی
ہمنے تمسے کسی قول مین اور ہم ٹھہرے تھے جس طرح جسکے تمنے حکم دیا تھا کہ وقتہ دیکھا ہمنے ایک دھوین کو کہ بلند ہوئی گرد اوسکی اور
دکھائی دیا پہاڑ پر ظاہر ہونا اوسکا پس کہا ہمنے کہ یہ ایک شخص بڑا کام ہے کر رہا رومیون سے یا نشانی پکار کی ہے مسلمانون کو
پس جلدی آئے ہم تمہاری طرف یہانتک کہ ہوا وہ جو دیکھا تمنے اور ہم ڈرے اس امر کو کہ ٹھہرے رہین اپنی جگہ پر اور ہووین خلاف
کرنیوالے تمہارے حکم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر وما توفیقی الا باللہ قسم ہے خدا کی کہ اوپر چڑھے
ہم اوس پہاڑ پر اور حیلہ کیا تھا ہمارے لشکر سے تا اینکہ کہا تھا مین نے اپنے دل مین کہ کاش ہوتا ہمارے واسطے کوئی حیلا کہ پکارتا
وہ سعید اور ضرار اور اونکے ساتھیون کو یعنی مسلمانون سے کہ آوین وہ ہمارے ساتھ اور ہوتا کوئی ایسا کہ چڑھ جاتا اس پہاڑ پر اور
دھوان [illegible] دیکھتے وہ دشمن کو اور آتے ہمارے پاس پس کہا سعید بن زید نے قسم ہے خدا کی کہ
دیکھا ہمنے آگ کو پہاڑ پر اور دھوان اوسکا پہنچتا تھا آسمان کی طرف [illegible] اور اسی ذکر مین پکارا ابو عبیدہ ابن الجراح نے
لشکر مین کہ اے گروہ مسلمانون کے جس شخص نے تم مین سے دیکھا ہو آگ کو پہاڑ پر وہ سردار کے پاس [illegible]

بیان کیا ہے کہ جب سنا میں نے آواز کو اور وہ قسم دیتی تھی ہمکو اللہ غالب اور بزرگ کی اور حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی اور میں پھر آچکا تھا لشکر میں بعد ہزیمت قوم روم کے پس جواب دیا میں نے پکارنیوالے کو اور آیا میں سردار کے پاس اور
کہا میں نے یہ کام میں نے کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ کیا چیز باعث ہوئی تمکو اسپر پس میں نے
اپنا سب قصہ بیان کیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بتحقیق توفیق دیا تمکو اللہ تعالی نے بیچ جانب جنت کے
پس احتیاط کرو تم بعد اسکے کوئی بات کرنے میں بدون حکم اپنے سردار کے پس ابو عبیدہ بن الجراح سہیل بن صباح سے یہ باتیں کر رہے تھے
کہ دفعۃً ایک شخص مسلمانوں سے اوترا پہاڑ سے اور پکارا اونچے کہ چلو چلو پہونچو اور خبر لو اپنے بھائیوں کی پس تحقیق گھیر لیا ہے
اونکو رومیوں نے اور وہ شدت لڑائی اور بڑی ایذا اور سختی میں ہیں اور حال یہ ہوا کہ جب بطریق ملعون نے دیکھی ثابت
مسلمانوں کی جو اونکو گھیری تھی پس پکار کر کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ نکالو تم اس تھوڑے گروہ کیطرف جسنے احاطہ کیا ہے تمکو پس
مار ڈالو انکو اور پھر چلو شہر کو اور اگر مار ڈالو گے تم انکو توڑ دوگے تم عرب کی تیزی کو اور پلٹ جاوینگے وہ تمہارے بیان سے
مصعب ابن عدی تنوخی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا میں بروز لڑائی بعلبک کے بیچ ہمراہیان سعید بن زید کے
اور ہم گھیرے ہوئے تھے بطریق اور رومیوں کو جو حصار میں ہیں اور ہم قریب پانچ سو کے تھے لیکن نہیں خبردار ہوئے ہم مگر اوس حال میں
کہ بطریق اور ساتھی اوسکے ڈھونڈھتے ہمارے طرف ہر جگہ سے پس پکارا ہمنے ایک دوسرے کو اور پکارا ہوگئے ہم سب اور قسم ہے خدا کی کہ موجود تھا
میں اکثر وقائع شام اور لڑائی رومیوں میں پس نہیں دیکھا تھا میں نے شدید اور سخت تر اون لوگوں سے جو سردار بعلبک
کے ساتھ تھے اور ثابت اور قائم تر اون سے لوگ سے کہ تیغ دیتے قسم ہے خدا کی کہ دفعۃً ہجوم کیا اونہوں نے ہمپر اور پسپا کر گئے گروہ
ہمارے تا اینکہ گھیر لیا اونہوں نے ہمکو بعد اسکے کہ ہم اونکو گھیرے ہوئے تھے اور تھی نشانی ہماری اوس وقت آپس میں یہ کلام
[illegible] اور ہم اسی شدت لڑائی میں تھے کہ دفعۃً سنا ہمنے ایک آواز بلند کو کہ پھر لیا تھا اوسنے ہمارے کانوں کو الفاظ
سے اما من رجل یہب نفسہ للہ تعالی ولرسولہ ویستنقذ المؤمنین فانہم بالقرب منا ولا یلحق ما نزل بنا
پس جب سنا میں نے آواز کو دیا میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ اور گرم کیا میں نے اوسکو کوڑے سے اور تھا وہ گھوڑا مثل باز کے
کہ پرواز کرتا تھا ہوا میں پس نکلا وہ مثل بجلی کے اور نہیں روکا مجھسے کوئی رومی مگر گرد کو اوسکے کہ مار ڈالا تھا میں نے اونمیں سے
دو شخصوں کو اور دیکھا میں نے گھوڑے کو کہ وہ اوچھلتا جاتا تھا پتھر سے پتھر کو اور چلتا تھا وہ جاے دشوار پر تا اینکہ
قریب پہونچا میں مسلمانوں کے پس پکار کر کہا میں نے اونسے چلو چلو پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
آواز کو پکارا اونہوں نے تیراندازوں کو پس آئے اونکے پاس منجملہ تیراندازوں کے ایک سو تیرانداز جنکے پاس کمانیں عربی تھیں
پس بلایا اور ساتھ کیا اونکو سعید بن زید کے اور کہا اون سے کہ جاؤ تم اپنے ساتھیوں میں قبل اسکے کہ آوے دشمن اونکی طرف پھر بلایا
ضرار بن الازور کو اور کہا اونسے کہ قوت دو تم اپنے بھائی سعید کو پس روانہ ہوئے وہ پہاڑ کی چوٹی پر اور قریب رومیوں کے
پہونچے اور وہ گھیرے ہوئے تھے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ابو زید بن عامر زبیدی نے بیان کیا ہے

سب یہ حال ہوا ہے اور آیا ترجمان سعید بن زید کے پاس اور بیان کیا اوسنے پس کہا سعید نے کہ چھوڑ دے تو اوسکو
اس حال پر کہ متوجہ ہو جسکی طرف وہ چاہے اور اوسکے واسطے امان ہے یہانتک کہ پھر جاوے وہ اپنی طرف کو پس آگاہ کیا
ترجمان نے اوسکو پس آیا ہربیس نے اوسکی مرتبے والے اور عاقل ہمراہی کے پاس اور کہا اوس سے کہ تحقیق دیکھا تو نے
اوس چیز کو جو نازل ہوئی اور کیونکر لے لیا ہے عرب نے راہ کو ہمارے اوپر اور مسیح نے بلاد شام کی خرابی کا حکم دیا ہے اور
غالب ہوگئے ہین عرب ہمپر اور ہم مبتلا ہے شدت اور سختی ہین اور اگر نہ لیوین گے ہم اونسے امان کو تو مر جائینگے ہم بھوکھ
اور پیاس سے اور بعد اسکے حاکم ہو جائینگے وہ ہمارے گھر بار لڑکے بالون پر اور تقسیم کر لیوین گے وہ ہمارے مال اور ملک کو
اور نہین ہے ہمارا کوئی کمک کرنیوالا اسواسطے کہ ہرقل حاکم اور بطریق مشغول ہے اپنے ذاتی کام مین اور باز رہا ہے اور حمص محصور ہے
اور بادشاہ باز رکھا گیا ہے بسبب فکر اپنی ذات کے ہماری مدد دہی سے پس جا تو اس قوم کے پاس اور لے اونسے ہمارے واسطے
امان اور عہد و میثاق کو تا اینکہ جاؤن مین اونکے پاس شاید کہ ہو جاوے ہمارے اونکے بیچ مین مصالحہ اور شاید کہ قدرت
مکر اور حیلے کی حاصل کرون مین تا اینکہ پھر چلین ہم بجانب شہر کے پس لڑین ہم اونسے اور شاید کہ لاؤن مین اونسے اپنے اور تمہارے
اور شہر والون کیواسطے امان کو کچھ تھوڑی مقدار پر اپنے مال سے کہ رغبت دلاؤن مین اونکے سردار کو شاید کہ وہ خواہش کرین
اوس مال مین اور چلے جائین اور باز رہین ہم سے یہانتک کہ دیکھین ہم کہ اونکے اور بادشاہ کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہے پس گیا وہ
شخص اور کھڑا ہوا سامنے سعید بن زید رض کے اور ارادہ زمین بوسی اور سجدے کا کیا پس اشارہ سے منع کیا اوسکو سعید بن زید نے
کہ وہ ایسا نکرے اور دوڑے مسلمان اوسکی طرف اور روکا اوسکو اس کام سے پس ڈرا وہ اور کہا ترجمان سے کہ کیون باز رکھتے ہو
تم مجھکو اس امر سے کہ تعظیم کرون مین تمہارے سردار کی پس بیان کیا ترجمان نے اوسکے اس کلام کو سعید بن زید رض سے پس کہا سعید
بن زید نے کہ ہم اور وہ نہین ہین مگر دو بندے خدای برتر کے نہین جائز ہے سجدہ مگر اللہ تعالی کے واسطے پس کہا بطریق نے کہ آپ عجیبہ
عادتہ دیکھی تم ہمپر اور دوسرون پر پس کہا سعید بن زید نے اوس سے کہ کیا سبب ہے تیرے آنیکا اوسنے کہا کہ مین اسواسطے آیا ہون
کہ حاصل کرون مین تجھسے اپنے بطریق کیواسطے امان کو اور یہ بات عادت سرداران اور حکام لشکر سے نہین ہے کہ بیوفائی
کرین وہ بعد دینے امان کے اور توڑین عہد کو سعید بن زید رض نے کہا کہ اے شخص شکر ہے خدا کا کہ ہم اون لوگون مین نہین ہین کہ
نقض عہد اور غدر اور بیوفائی کرین کسیکے ساتھ اور بتحقیق دی مین نے تیرے سردار کو امان اور اوسکے ساتھیون کو اور اوسکو چاہئے کہ
ہتھیار کھولے اور نکلے بحالت اطاعت بطلب امان کے پس کہا اوسنے کہ یہ امان تمہارے اور ہمارے سردار اور تم دونون کے ہمراہیون
کی واسطے ہے سعید بن زید رض نے کہا ہان ایسا ہی ہے تمہارے لیے پس پھرا اور آیا وہ ہربیس کے پاس اور بیان کیا اوس سے
جواب سعید بن زید کا اور کہا کہ چلو اور پرہیز کرو تم غدر اور بیوفائی سے اسواسطے کہ غدر ہلاک کرتا ہے غدر کرنیوالے کو اور یہ قوم
نہین خیانت کرتے ہین اپنی امانت مین اور نہین کبھی غدر کرتے ہین اوپر جو آتا ہے اونکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ ہربیس نے پہنا لباس صوف کا اور نکالڈالا اوسنے ریشمی کپڑا اور ڈالدیا ہتھیارون کو اور اٹھا لیا کہ

گرد اگرد اور برہنہ لیے ہتھیار تھے کچھ لوگ اوسکی قوم کی اپنی وضع اور لباس میں تا اینکہ کھڑا ہوا وہ سامنے سعید بن زید کے
پس جب دیکھا سعید بن زید نے اوسکو اور وہ لباس صوف کے پہنے تھا گر پڑے وہ اللہ تعالیٰ کے سجدہ میں اور کہا
الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذَلَّ لَنَا جَبَابِرَتَهُمْ وَاَمْكَنَنَا مِنْ بِلَادِهِمْ پھر آئے اوسکی طرف اور بٹھایا اوسکو
اپنے پہلو میں اور کہا اوس نے کہ یہ بہتر لباس ہے اوس سے جو پہلے پایا ہے تو نے اوسکو پس کہا اوس نے قسم ہے حق مسیح اور قربان کی کہ میں نے
کبھی اس لباس کو نہیں پہنا تھا مگر اسوقت اور نہیں پہچانا تھا میں نے سوای حریر اور دیباج کو اور نہیں پہنا اوسکو مگر
اسوقت کہ نہیں ارادہ رکھتا ہوں میں تجھسے لڑائی کا پس آیا ہوں سکتا ہے تجھسے کہ صلح کرو تم میرے ساتھ ان میرے ہمراہیوں
اور اہل شہر کے واسطے پس کہا سعید بن زید نے اوس سے کہ آیا نہ مصالحہ کرونگا میں تجھسے اور تیرے ساتھیوں سے ان شرطون
کہ جو شخص داخل ہووے ہمارے دین میں تو ہمارا اوسکا حال یکسان ہوگا اور جو شخص رہے اپنے دین پر اور ڈال دیوے ہتھیار کو
ہوگا وہ بیانہ قتل سے اور اوسپر عہد اسلام کا ہوگا کہ نہ اوٹھاوے وہ ہمارے اوپر ہتھیار اور نہ لڑے تجھسے اور شہر کو ہمارے
سردار محاصرہ کیے ہوے ہیں اور نزدیک ہے فتح اوسکی اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس اگر تجکو یہ منظور ہے کہ چلے تو میرے ساتھ ہمارے سردار
کے پاس اور ختم ہو گفتگو تیری اور مصالحہ کرین تیری قوم سے پس چل تو میری ذمہ داری میں پس اگر اتفاق ہو جاویگا کام میں
تیرے اور اونکے تو بہتر ہے ورنہ پہونچا دونگا میں تجکو اور اوس شخص کو جو تیرے ہمراہیوں سے ارادہ پھرنیکا کریگا اس جگہ تا اینکہ
فیصلہ کردیگا اللہ تعالیٰ ہمارے تمہارے بیچ میں پس کہا بطریق نے کہ میں ایسا ہی کرونگا پس اوسوقت بلایا سعید بن زید نے
وقاص بن عوف العامری کو اور کہا اوس سے کہ ہو تم خوشخبری پہونچانیوالے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس امر سے
جو سنا اور دیکھا ہے تمنے پس چلا سوار ہوے وقاص گلدار گھوڑے پر اور تھا وہ گھوڑا بڑا مضبوط پس روانہ ہوے وہ تا اینکہ
پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ خوشخبری دیتا ہوں میں تمکو اے سردار اور بیان کیا سب حال بطریق کا پس
سجدہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے اوسکے شکر اللہ تعالیٰ کے پس جب اوٹھایا سر کو کہا اے لوگو آگے ہو واسطے لڑائی شہر کے
اور رکھو اپنے ہتھیاروں کو اور سب ایک ساتھ تکبیر کہو تاکہ رعب میں ڈال دو تم قوم کو پس ایسا ہی کیا مسلمانوں نے اور سبھوں نے
ایک ساتھ تکبیر کہی پس رعب میں ڈالا اونہوں نے قوم کو اور چلے لوگ واسطے لڑائی کے پس گھیر لیا اونہوں نے شہر کو ہر طرف سے
پس ہل گیا تمام شہر ایک طرف اور دی شہر والوں کو خبر بطریق کی وہ ہرقال بن علیہ تھے اور کہا اونسے کہ تھے تم پھر ہلاک کے
حمایت کرنیوالے تمہارے اور لیا ہے تمہارے سردار کو اور ہمارے سردار نے صرف کیا تھا صلح کو تمہاری جانون اور اہل و عیال
اور مالون پر پس انکار کیا تمنے اور اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان مبارک پر اس امر کا
کہ فتح کریگا وہ ہمارے لیے تمہارے شہرون وغیرہ کو اور اللہ تعالیٰ پورا کرنیوالا اپنے وعدہ کا ہے پس جب سنا اہل بعلبک نے یہ حال پھر گئے
منہ اونکے اور ڈر گئے دل اونکے لڑائی سے اور کہا اونہوں نے کہ ہلاک کیا ہمکو بطریق نے اور ہلاک کیا اوسنے اپنی جان کو اور اگر رہ جاتے
کرتے لیتے ہم اہل عرب سے مقابلہ تک کہ آتی کو ہمپر یہ محاصرہ اور لڑائی تو بہتر تھا ہمارے واسطے اور تحقیق ہوئی لڑائی اور واقع ہوا اون

خوف سے پکار کر کہا اونہون نے لفون لفون یعنی امان امان **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے جانا اس امر کو کہ آگ لڑائی کی روشن کی گئی ہے اہل بعلبک پر کہلا بھیجا سعید بن زید کے پاس کہ جلد آؤ تم
میرے پاس اور جس شخص کو لیکر جسکو تمنے امان دی ہے اور ہماری طرف سے بھی امان ہے اوسکو اور ہم نہین ناچیز کرینگے تمہاری ذمہ داری
کو اور نہ پھیرینگے تمکو کسی کام مین اور نہین توڑین گے تمہاری عہد کو پس جب پہونچا ایلچی ابو عبیدہ بن الجراح کا سعید بن زید کے
پاس چھوڑا اور مقرر کیا اونہون نے اوس حصار پر ایک شخص کو اپنے ساتھیون سے اور چلے وہ مع بطریق کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ
بن الجراح کے پاس پس جب ٹھہرا بطریق اونکے سامنے اور دیکھا اونکے اور اونکے ساتھیون کا جہاد اور اوس چیز کو جو سامنے تھے
شہر کے شدت اونکی لڑائی سے جنبش دی اوسنے اپنے سر کو اور کاٹین دانتون سے اپنی انگلیون کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اپنے مترجم سے کہ سوال کر تو اوس سے پس سوال کیا مترجم نے پس آیا بطریق آگے مترجم کے اور کہا اوس سے کہ تحقیق مین نے
جانا تھا اس امر کو کہ تم بہت ہو تعداد مین اوس سے کہ جتنے ہو تم اور خیال مین آتا اور معلوم ہوتا تھا ہمکو تمہاری لڑائی کے وقت
اور ہنگام اوٹھانی شدت کے تمہاری لڑائی مین یہ کہ تم لوگ بے تعداد سنگریزون کی ہو کثرت مین اور ہم دیکھتے تھے سبز سبز گھوڑونکو
کہ سر اونکے ہوا سے ملے ہوے اور اوپر لوگ سبز پوش نشان لیے ہوے سوار ہوتے تھے پس جب آیا مین تمہارے بیچ مین نہ دیکھا مین نے
کوئی چیز اوس مین کی اور دیکھتا ہون مین تم لوگون کو اب تھوڑے تعداد مین اور نہین جانتا ہون مین کہ کیا کام کیا اون
لوگون نے اور کیا ہوے آیا اونہین لوگون کو بھیجا ہے تمنے بجانب مین الجسر کے یا اور کسی طرف کو پس سامنے آئے اوسکے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا مترجم سے کہ کہ تو اوس سے کہ سختی ہو تجھپر ہم لوگ گروہ مسلمانون کی ہین بہت دکھلاتا ہے اللہ تعالی
ہماری تعداد کو مشرکین کی آنکھون مین اور مدد دیتا ہے ہمکو ساتھ فرشتون کے جیسا کہ اوسنے ہمارے ساتھ بدر کی لڑائی مین کیا تھا
اور یہ امر احسان اور بزرگی کا ہے اللہ تعالی کیطرف سے ہمارے اوپر اور اسی سے فتح کیا اللہ تعالی نے ہمارے اوپر تمہارے شہرون اور
ملکون کو اور گھٹا دیا اوسنے تمہارے لشکرون کو اور بھگا دیا تمہاری جماعتون کو اور ہٹا دیا اوسنے تمہارے بڑون کو پس ناچیز جانو تم
اوس چیز کو جو دی ہے اللہ تعالی نے بڑائی سے مسلمانون کو پس جب سنا بطریق نے یہ کلام جو بیان کیا مترجم نے ابو عبیدہ بن الجراح
کے کہنے سے کہا اوسنے کہ تحقیق سچ ہے سچ کہا تمنے اوس ملک شام کو جسنے عاجز کر دیا تھا اہل فارس اور جبابرہ اور ترک کو اور نہین
جانتے تھے ہم کہ ایسا کبھی ہوگا اور یہ ہمارا شہر ایسا ہے کہ نہین محصور ہوتا تھا اور نہین عاجز کرتی تھی اوسکے لوگون کو لڑائی
اس واسطے کہ یہ شہر مضبوط ہے کہ نہین ہے ملک شام مین مثل اوسکا بنایا تھا اوسکو سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے
اپنے واسطے اور مقرر کیا تھا اوسکو گھر اپنے رہنے کا اور رکھنے خزانہ اپنے ملک کا اور اگر نہ واقع ہوا ہوتا تجاوز کرنا ہمارا حاکم سے
اور نکلنا تمہارے مقابلہ کو اور منحرف ہونا ہمارا شہر سے نہ مصالحہ کرتے ہم تمسے اور نہ ڈرتے ہم تمہاری لڑائی سے اگرچہ ٹھہرتے تم
رہتے ہمسے برس تک اور اب تو جو ہوا سو ہوا اب آیا مین واسطے اسکے کہ مصالحہ کرو تم شہر کیواسطے تاکہ مصالحہ کر لیوین ہم تمسے اور حوالہ کرین ہم اپنی
اور درخواست کرین کہ یہ امر نہ دیکھے راہ راستی کی ہمارے اور تمہارے بیچ اور آشتی ہے اور قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ اگر [illegible]

ہم تمہارے لیے اس شہر کے دروازے کو توڑنا دشوار ہوگا تمہیں ملک شام میں کوئی شہرپناہ نہ کوئی قلعہ نہیں جب آگاہ کیا مترجم
نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اس گفتگو سے کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مترجم سے کہ تو اوس سے کہ
اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جگہ دی ہمکو تمہاری زمینوں پر اور مقرر کیا ہے ہمارے لیے غنیمت تمہارے مالوں میں اور ذلیل اور خوار کیا
ہمارے واسطے تمہارے بادشاہوں کو دراں حالیکہ ادا کرتے ہیں وہ جزیہ اور ذلیل و خوار ہیں اور بتحقیق ڈالا تھا تجھ میں تیرے
نفس نے جھوٹے اعتماد کو اور گمان کیا تھا تو نے ساتھ گمان اپنے کے فریب دے سکے تا اینکہ پھیرا تھا اللہ تعالیٰ نے تیرے نفس میں
بدبیوں کو اور چکھایا تجھکو مزا ذلت اور حقارت کا اور ضرور ہے ہمکو کہ ملکیت حاصل کرینگے ہم تمہارے شہر اور اوس چیز پر جو
اوس میں ہے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور مار ڈالینگے ہم لوگوں کو اور قید کرلیونگے ہم اون لیروں کو جنہوں نے ارادہ کیا ہے ہمسے لڑائی کا اور نہ داخل ہوئے
وہ ہماری صلح میں پس جب سنا بطریق نے یہ کلام زبان مترجم سے کہا اوس نے کہ البتہ یقین ہوگیا مجھکو اس امر کا کہ تحقیق خشمناک
ہو گئے ہیں اس شہر اور سوائے اسکے اور شہروں پر کہ بھیجا تمکو اونکی طرف اور غالب کر دیا تمکو اوپر اون کے تحقیق میں نے کوشش کی
تمہاری لڑائی میں اور مکر اور فریب کیا تمہارے ساتھ لیکن کچھ نفع نہ پایا میرے حیلے اور فریب نے اسواسطے کہ تم قوم غالب ہو کہ کوئی
کہ نہیں بے پرواہ کرتا ہے کسیکو تم میں حیلہ اور مکر اور نہیں اندوہگین کرتی ہے تمکو لڑائی اور نہیں طلب کیا میں نے تمسے مگر
سلامتی اور حفوظی کو اسواسطے کہ نہیں آیا میں از خود تمہارے پاس مگر اسلئے کہ کوشش کروں بنظر مہربانی کے اپنی جان پر اور رعیت
باقی رہے واسطے ملک کے ولیکن ارادہ کیا ہے میں نے بہتری شہروں اور آبادی شہروں کا اسواسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں دوست
رکھتا ہے فساد کو پس تحقیق منظور کیا میں نے صلح کو پس آیا منظور ہے تمکو یہ امر کہ مصالحہ کرو تم مجھسے شہر اور وہاں کے لوگوں
اور میرے ساتھیوں کے واسطے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہ کیا دیگا تو ہمکو اپنی صلح میں اور کہا کہ
یہ امر بہتر ہے لیس کچھ اور تجویز کرو تم کہ کیا چاہتے ہو ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ فتح کرے مسلمانوں پر
صلح سے اس شہر کو دراں حالیکہ پھر لیوین وہ سونے اور چاندی کو پس نہیں ہے یہ بات پسند اور محبوب تر مجکو خون کے گرانے
مسلمانوں سے ولیکن اللہ تعالیٰ دیتا ہے شہیدوں کو عالم آخرت میں بہت زیادہ اس سے پھر پڑھا اونہوں نے اس آیت کو
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ آخر تک پس کہا بطریق نے کہ اب مصالحہ کرتے ہیں ہم تم
ایکہزار اوقیہ سونے اور دو ہزار اوقیہ چاندی اور ایکہزار کپڑے ریشمی پر پس مانگی ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور اونکے
مسلمانوں کے ساتھی اور کہا اونسے کہ نہیں خوشی ہے تم قبول اس کے کرنا اونہوں نے کہا ان سنا ہے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کہا پس کیا رائے ہے تمہاری اوسکی شرط میں پس کہا اونہوں نے کہ رائے سردار کی بہتری ہے اور سردار اونکی پسند ہوگی ہمکو اور
نہ باہر ہونگے ہم تمہاری اطاعت سے پس آئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بطریق کے پاس اور کہا اوس سے کہ اے شخص مصالحہ
کرتے ہیں ہم تجھسے دو ہزار اوقیہ سونے اور چار ہزار اوقیہ چاندی اور دو ہزار کپڑے ریشمی اور پانچ ہزار تلواریں شہر سے اور
اون ہتھیاروں پر جو تیرے ساتھیوں کے پاس تھا جاتے ہیں اور لیوینگے ہم محصول تمہاری زمین کا آئندہ سال سے

اور جزیہ اور تم بعد اس مصالحے کے نہ اوٹھاؤ ہتھیار ہمارے مقابلے مین اور نہ لکھا پڑھی رکھو کسی بادشاہ سے اور نہ کرو بعد
صلح کے کوئی نئی بات اور نہ بناؤ کوئی کنیسہ اور نہ کوئی دیر پس جب سنا بطریق نے ان شرائط کو کہا اونے کہ یہ سب تمہاری
وہ شرطیں ہماری اوپر منظور ہوا اور مین ایک اور شرط کرتا ہون تم پر اور تمہارے ساتھیون پر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ شرط
کیا ہے اوسنے کہا کہ وہ یہ ہے کہ نہ داخل ہووے تم مین کا کوئی ہمارے پاس اور شہر سے وہ شخص جسکو تم بجاے اپنے ہمارے اوپر
مقرر کروگے باہر شہر کے مع اپنے ساتھیون کے پس ہوگی اوسکے واسطے نگاہبانی اور جزیہ لینا اور چھوڑ دے گا وہ اندر شہر
کے تمہاری طرف سے واسطے اصلاح اور بہتری اور نگرانی امور لوگون کی اور ہم باہر لاوینگے شہر سے اوس شخص کی
پاس جو تمہاری طرف سے مقرر ہوگا ایک بازار کو کہ اوسمین ہر چیز ہمارے شہر کی ہوگی پس خرید فروخت کرینگے بازاری لوگ
اوسکے ساتھ اور نہ داخل ہونگے وہ ہمارے یہان اس خوف سے کہ سخت کلامی کرین وہ ہمارے لڑکون سے پس فساد ڈالین
معاملے کو ہمارے اور تمہارے بیچ مین اور ہو جاوے وہ معاملہ سبب غدر اور بیوفائی اور عہد شکنی اور آغاز برائی کا پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم جسوقت مین مصالحہ کرینگے تمسے اپنے ذمے کر لین گے تمہارے کام کو اور باز رکھین گے تمسے اور کوشش
کرینگے تمہارے دشمن پر اسواسطے کہ تم ہو جاؤگے ہماری ذمہ داری مین اور ہوگا وہ شخص جسکو ہم مقرر کر جاوینگے
مثل ہمسایانی کی تمہارے بیچ مین بطریق نے کہا پس مقرر ہووے وہ شخص باہر شہر کی اور کرے وہ جو چاہے حمایت اونکی نگہبانی
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمنے منظور کیا تمہاری واسطے شرط کو اور ہمکو کوئی حاجت تمہاری فائدہ مین داخل ہونے
اور اقامت پس پشت پتھرون کی تمہاری شہر مین نہین ہے بطریق نے کہا کہ تمام ہوئی صلح اس قرار داد پر پس چلے اپنے
بطریق بجانب شہر کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوسکے ساتھ تھے پس جب پہونچا وہ دروازے پر پہونچ کر کہا اونے
اپنے سر کو موافق دستور کی اور آہستہ کلام کیا اونے اپنی زبان مین پس پہچانا اوسکو شہر والون نے اور کہا اوسے
کہ کیا حال ہے تیرا اور تیرے ساتھی کہان ہین پس بیان کیا اونے سب قصہ اپنا اور اپنے ساتھیون کا اور آگاہ کیا اونکو
صلح سے پس روئی قوم کے لوگ اور کہا اونہون نے تم ہلاک ہوئین جانین اور گیا مال پس کہا اونسے بطریق نے کہ اے قوم
نہین مصالحہ کیا مین نے اونسے مگر اسمین ہے مطلب اور ہے سواے صلح کے پس کہا اونہون نے کہ جا تو اپنی ذات کیواسطے
صلح کر اور ہم اونسے کبھی مصالحہ نہ کرینگے اور نہ چھوڑینگے ہم کسیکو عرب سے اس امر کیواسطے کہ مالک ہو جاوین وہ ہماری گردنون کے
اور داخل ہووین ہمارے شہر مین اور ہمارا شہر مضبوط تر شہرون کا ہے ملک شام مین اور بہت ہے سب شہرون سے مال مین
اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے آگاہ کیا تھا مسلمانون کو مصالحہ بطریق سے اور حکم کیا تھا اونکو کہ باز رہین وہ
لڑائی سے اور پلٹ جاوین اپنی جگہون اور خیمون مین پس جب سنی شہر والون نے گفتگو اہل بعلبک کی اونکو بطریق سے خبر دی
اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس حال کی پس متوجہ ہوے ابو عبیدہ بن الجراح بطریق کیطرف اور کہا اوسسے کہ کیا جواب دیتا
تو ہے پس کہا بطریق نے کہ اے سردار تم اپنی روش اور طریق نرم پر ہو اور چھوڑ دو مجھکو اور قوم کو پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر نہ قبول

کرینگے وہ میری صلح کو ہر آئینہ داخل کرونگا مین تمکو شہر پناہ مین بناگواری اونکی پس جھوگے تم اونمین اپنی تلوار کو اور مار ڈالوگے
تم اونکو لوگون کو اور لونڈی غلام بناؤگے اونکی عورتون کو اور لوٹ لوگے اونکی مالون کو سو ہوئی کہ مین آگاہ ہون پوشیدہ ہوا اونکو
شہر سے اور جانتا ہون اونکی راہون کو اور اس امر کو کسطرح سے اومین داخل ہونا چاہیے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے جو اللہ تعالی چاہے
وہی ہوتا ہے اور ہم شکر کرتے ہین اللہ تعالی کا ہر حال مین اور رومی دیوار شہر پناہ پر سنتے تھے کلام اپنے بطریق کا اور ترجمہ شرح بیان
کرتا تھا اوسکی ابو عبیدہ بن الجراح سے پس جب سنی اونہون نے یہ گفتگو تاریک ہوگئے چہرے اونکے اور داخل ہوا خوف اونکے دلون مین
اور بدل گئین رنگتین اونکی پس آیا اوسوقت اونکے سامنے بطریق اور کہا اونسے کہ کیا کہتے ہو تم لوگ صلح عرب کے مقدمے مین اسلئے
مین قید ہون اونکے ہاتھون مین اور یہی حال ہمارے لوگون اور بیٹی اعمام کا ہے پس اگر نہ مصالحہ کروگے تم مار ڈالینگے وہ ہم سبکو
اور بعد ہمارے پھرینگے تمہاری طرف پس کہا اونہون نے کہ اے سردار ہم نہین طاقت رکھتے ہین سب اسقدر مال دینے کی بطریق نے
کہا چہارم حصہ وہ مال کا مین دونگا یعنی پانچ سو اوقیہ سونا اور ایک ہزار اوقیہ چاندی اور دو سو پچاس کپڑے ریشمی اور
اسیقدر تلوارین پس خوش ہوئے دل رومیون کے اس بات سے اور کہا اونہون نے بطریق سے کہ کھولدیتے ہین ہم دروازے کو صرف بیس
واسطے اور نہ داخل ہووے تیرے ساتھ کوئی شخص عرب کا جبتک کہ اصلاح کرین ہم اپنے شہر کی اور اوٹھالیوین ہم اسباب اپنا اور چھپا دیوین
اپنی عورتون کو اور مطمئن ہو جاوین اونکی اور ہمارے دل پس کہا بطریق نے کہ مین نے اسی بات پر اونسے مصالحہ کیا ہے کہ کوئی شخص
اونمین کا شہر مین داخل نہوگا اور جسکو وہ تمہارے اوپر مقرر کرینگے وہ شخص مع اپنے ہمراہیون کے باہر شہر کے رہیگا اور تم مقرر کرکے
بھیجوگے ایک بازار اونکے پاس کہ خرید و فروخت کرینگے وہ اوس سے پس خوش ہوئی قوم اس بات سے اور کھولدیا اونہون نے دروازہ
پس داخل ہوا البطریق اونکے پاس لے بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے سعید بن زید کو بجانب حصار دیر واقع پہاڑ کی تا اینکہ چھوڑ دیا سعید بن زید
نے اون لوگون کو جو اوسمین محصور تھے اور لائی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے تو بھیجا اونکو اور رکھا
لوگون کو اپنے پاس بطریق رہن کے اسواسطے کہ خوف کیا اونہون نے اس امر کا کہ اگر چھوڑدین اونکو اور جاوین وہ اپنے شہر مین تو غدر
اور بیوفائی کرینگے مسلمانون کے ساتھ اور تھے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لشکر مین اور نہین کوئی برائی کیجاتی تھی اونکے ساتھ اور بطریق
جمع کرتا تھا مال کو سو نقل ہے تمیم بن صبان نے بیان کیا ہے کہ آیا البطریق مع مال بارہ دن کے بعد اور لائے وہ مسلمانون کے لشکر مین غلہ اور
چارہ پس جب پورا ہوگیا مال اور کپڑے اور ہتھیار سپرد کیا اوسکو بطریق نے ابو عبیدہ بن الجراح کی اور چھوڑ دیا اپنے لوگون کو اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ لاؤ تم اوس شخص کو جسکو تم ہمپر مقرر کروگے تاکہ شرط کرون مین اوس سے تمہارے سامنے اس امر کی کہ نہ جور و ظلم کرے وہ ہمپر اور نہ
مطالبہ کرے ہمسے اون امور کا جنکے ہم متحمل نہوسکین اور نہ داخل ہو وہ ہمارے شہر مین پس بلایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کو
بہترین قریش سے جسکا نام رافع بن عبد اللہ السہمی تھا پس کہا اوس سے کہ مین مقرر کرتا ہون تمکو اس شہر پر اور متعین کرتا ہون تمہارے
ساتھ پانچ سو سوار تمہاری برادری اور گروہ کے اور چار سو سوار مسلمانون سے اور مین حکم کرتا ہون تمکو مطابق حکم اللہ تعالی کے پرہیزگاری کا پس
ڈرو اور پرہیز کرو تم اللہ سے اوسقدر جسقدر اوس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہو تم حاکمان عدالت کنندہ سے اور بچتے رہو ظلم سے اس حالت مین تم اوٹھاؤگے

ساتھ ہو لیا اور گھوڑے اور ہتھیاروں کو اور تجدید کی اوسنے صلح کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور ٹھہرے وہ وہاں ایک دن اور روانہ ہوئے طرف
حمص کے پس جب قریب ایک جگہ کے پہونچے جسکو زراعہ کہتے ہیں روانہ کیا اونہوں نے پیشتر اپنے میسرہ کو اور ساتھ کیے اونکے پانچ ہزار سوار
پس روانہ ہوئے میسرہ تا اینکہ پہونچے وہ حمص میں پس نکلے اور آئے خالد بن الولید اونکی ملاقات کو اور سلام کیا اونپر اور مسلمانوں پر اور
بھیجا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے بعد میسرہ کے ضرار بن الازور کو ساتھ پانچ ہزار سوار کے اور بعد ضرار کے بھیجا تھا عمرو بن معدیکرب کو ساتھ
پانچ ہزار سوار کے ہر دن ایک سردار کو اور روانہ ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بعد اونکے ساتھ باقی لشکر کے پس جب قریب حمص کے پہونچے یہ دعا مانگی
اَللّٰهُمَّ عَجِّلْ عَلَيْنَا فَتْحَهَا وَاخْذُلْ مَنْ فِيْهَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اور استقبال کیا اونکا سب مسلمانوں نے اور سلام کیا
اے میرے اللہ جلد کر تو ہم پر اوسکی فتح کو اور خوار اور ذلیل کر تو اون لوگوں کو جو اوسمیں ہیں مشرکین سے ۱۲
اونپر اور اوترے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نہر پر پس جب ٹھہرے اور مقام کیا لکھا اونہوں نے ایک خط بنام اہل حمص اور
اوسکے بطریق ہرس کے ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْفِهْرِيِّ
عَامِلِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى الشَّامِ وَقَائِدِ جُيُوْشِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى قَدْ فَتَحَ اَكْثَرَ بِلَادِكُمْ عَلٰى اَيْدِيْنَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ عِظَمُ مُدُنِكُمْ وَتَشْيِيْدُ بُنْيَانِكُمْ وَكَثْرَةُ
زَادِكُمْ وَهَوْلُ اَجْسَامِكُمْ فَمَا مُدُنُكُمْ عِنْدَنَا اِذْ قَدْ اَتَاكُمُ الْحَرْبُ اِلَّا كَبُرْمَةٍ اَنْصَبْنَاهَا عَلٰى حِجَارَةٍ
فِيْ وَسَطِ عَسْكَرِنَا وَاَلْقَيْنَا اللَّحْمَ فِيْهَا وَجَمِيْعُ الْعَسْكَرِ يَتَوَقَّعُ الْاَكْلَ مِنْهَا وَقَدْ دَارُوْا بِهَا
يَنْتَظِرُوْنَ نُضْجَهَا هٰذَا يَاْتِيْ بِعُوْدٍ وَهٰذَا يَاْتِيْ بِجَمْرَةٍ وَهٰذَا يَاْتِيْ بِنَارٍ فَمَا اَسْرَعَ نُضَاجُهَا
وَاَكْلَ مَا فِيْهَا وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلٰى دِيْنٍ ارْتَضَاهُ لَنَا رَبُّنَا وَشَرِيْعَةٍ جَاءَ بِهَا نَبِيُّنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاِنْ اَجَبْتُمْ كَانَ لَكُمْ مَا لَنَا وَعَلَيْكُمْ
مَا عَلَيْنَا وَارْتَحَلْنَا عَنْكُمْ وَخَلَّفْنَا فِيْكُمْ رِجَالًا مِنَّا يُعَلِّمُوْنَكُمْ اَمْرَ دِيْنِنَا
وَمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْنَا كَمَا فَعَلْنَا بِكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَاِنْ اَبَيْتُمُ الْاِسْلَامَ اَقْرَرْنَاكُمْ
عَلٰى اَدَاءِ الْجِزْيَةِ وَاِنْ اَبَيْتُمُ الْجِزْيَةَ فَهَلُمُّوْا اِلٰى حَرْبِنَا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِيْنَ
پھر لپیٹا خط کو اور سپرد کیا ایک شخص معاہد کو جو زبان عربی اور رومی یاد رکھتا تھا اور کہا اوس سے کہ جا تو یہ خط لیکر اہل حمص کے پاس اور لا تو
میرے لیے جواب اوسکا پس لیا اوسنے خط کو اور روانہ ہوا تا اینکہ پہونچا وہ نزدیک شہر پناہ کے پس ارادہ کیا اہل حمص نے اوسپر تیروں کے چلانے کا
پس کہا اوسنے کہ اے قوم ٹھہرو اور روکو اپنے ہاتھوں کو کہ میں ایک شخص تمہیں سے ہوں اور میرے پاس ایک خط ہے اہل عرب کا پس لٹکائی اونہوں نے
اوسکے واسطے ایک رسی اور باندہ دی اوسکی کمر میں اور چڑھا لیا اور کھینچ لیا اوسکو اپنی طرف اور لیگئے اپنے سردار کے پاس پس ٹھہرا وہ اوسکے سامنے اور
سجدہ کیا اوسکو لیے اور دیا اوسکو خط پس کہا اوس سے بطریق نے کہ پھر گیا تو اپنے دین سے اس قوم کے دین کیطرف اوسنے کہا کہ ایسا نہیں ہے
ولیکن میں اور دیگر اہل ذمہ اونکی ذمہ داری اور عہد میں ہیں اور نصیحت یہ بھی ہے میں نے قوم کو نیکی کی اور بہتر یہ ہے کہ نہ لڑو تم اون سے واسطے اسکے
قوم بڑی سخت اور شدید ہیں لڑائی میں نہیں ڈرتے ہیں موت اور آواز سخت سے اور جنگل آراستہ اونہوں نے اپنے دین کی راہ میں جانوں کی

بہی نے تہا اونکے واسطے پس مرجانا اونکے نزدیک بہتر ہی زندگی سے اور بتحقیق قسم کہائی ہی قوم نے اپنے دین کی اس بات پر کہ نہ جدا ہونگے
وہ تمہاری شہر سے مگر اوس حال مین کہ سپرد کر دوگے تم اونکو شہر یا فتح کریگا اللہ تعالیٰ اوسکو اونکے ہاتھون پر اور قسم ہی حق مسیح اور اپنے
دین کی مجھکو کہ تم محبوب اور دوست ترین مجھکو قوم سے ہو اور مین چاہتا ہون تمہاری مدد کو سواے اونکے اور مین ڈرتا ہون تمہاری
واسطے اونکی شامت لڑائی اور بدلے سے پس آشتی اور صلح کرو تم تاکہ سلامت اور محفوظ رہو اور نہ مخالفت کرو تم کہ ندامت اور پشیمانی
اوٹھاؤ پس جب سنا مرسیح نے قول اوسکا ظاہر ہوا خشم اور غصہ اوسکے چہرے مین اور بڑبڑانے لگا اور کہا قسم ہی اپنے دین کی کہ اگر
نہوتا تو ایلچی تو حکم دیتا مین تیری زبان کے کاٹ ڈالنے کا بسبب تیری جرأت کی ایسی بات کہنے سے میرے فرش پر اور دیا اوسنے خط
اوس شخص کو جو اچھی طرح سے پڑھتا تھا عربی لکھے ہوے کو اور حکم دیا اوسنے اوسکو خط کے پڑھنے کا پس جواب لکھا اور ابتدا کیا کلمہ کفر
کیا اور اوسکے بعد لکھا اَمَّا بَعْدُ یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ فَاِنَّہٗ قَدْ وَصَلَ اِلَیْنَا کِتَابُکُمْ وَعَلِمْنَا مَا فِیْہِ مِنَ التَّہْدِیْدِ وَلٰکِنْ لَنَا مِنَ
الْحَرْبِ وَالْقِتَالِ وَالسَّلَامُ اور لپیٹا خط اور دیا معاہدی کو اور حکم کیا اوسکو اوتار دینے کا ساتھ رسی کے پس جب آیا وہ ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیا اونکو خط پس توڑا اور کھولا اور پڑھا اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس مائل ہوے وہ لڑائی پر اور تقسیم کیا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لشکر مسلمانون کو چار گروہ پر اس طریقہ سے کہ بھیجا اونہون نے ایک ٹکڑی کو ساتھ مسیب بن نجبۃ
الفزاری کے پس اوترے وہ باب الجبل پر اور بھیجا اونہون نے دوسری ٹکڑی کو ساتھ شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور بھیجا ایک ٹکڑی کو ساتھ مرقال ہاشم بن عتبہ کے اور ایک ٹکڑی کو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح
اور خالد بن الولید باب حتن پر راوی نے بیان کیا ہی کہ حملہ کیا اور روانہ ہوے مسلمان اونکی طرف اور تمام دن وہ لڑتے رہے
پس جب دوسرا دن ہوا اکیلا گیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے سب غلامون کو جو لشکر مین تھے اور حکم کیا اونکو جانیکا بجانب شہر پناہ کے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ نہ کافی ہونگے ہمکو یہ کام اونکے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اے سردار تم اپنی
روش نرم پر رہو اور نہ مخالفت کرو تم میری اس کام مین جو کیا ہی مین نے تاکہ جانین رومی اس بات کو کہ نہین ہی اونکے واسطے ہمارے نزدیک
کوئی قدر اور مرتبہ اور نہین لڑتے ہین ہم اونسے بذات خود ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کر و تم جو تمکو منظور اور پسند ہی اور تھے وہ
غلام قریب چار ہزار کے راوی نے بیان کیا ہی کہ مطلع ہوا اور دیکھا حصار کے اوپر سے غلامون کو مرسیس ملعون نے اور بتحقیق کر رکھے تھے
اوسکے پیچھے بطارقہ اور صلیبان باندھی تھین اونہون نے اپنے سرون پر اور کہا اونہون نے کہ نہین جانا تھا میں نے عرب کو اس صفت پر تا
اور اسوقت تو وہ سب کے سب سیاہ رنگ ہین پس کہا بعض نے اونمین سے جسنے دیکھا تھا اونکو اچھا دین ہین کہ یہ لوگ گروہ عرب کے نہین ہین یہ
اونکے غلام ہین اور یہ بات مکر و فریب سے ہی مطلب اوسکا یہ ہی کہ نہین ہی ہمارے واسطے اونکے نزدیک کوئی قدر اور مرتبہ کہ نہین لڑتے ہین وہ بذات خود
ہمسے راوی نے بیان کیا ہی کہ غلام لڑتے رہے تمام اوس روز آغاز رات تک اور بھیجا مرسیس نے ایک ایلچی کو مع خط کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
پس آیا وہ ایلچی بطرف مسلمانون کے اور دیکھا اوسکو مسلمانون نے اور لیگئے اوسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس پوچھا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اوس سے کہ تو کون ہی اوسنے کہا کہ مین ایلچی ہون حاکم کی طرف سے اور چاہتا ہون جواب اس خط کا پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور

پڑھا خط اور اوسمین یہ لکھا تھا أَمَّا بَعْدُ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ قَدْ تَبَيَّنَ عِنْدَنَا ضَعْفُكُمْ وَسَغَبُكُمْ إِذْ وَجَّهْتُمْ إِلَيْنَا الْعَبِيْدَ لِلْقِتَالِ وَنَحْنُ
جَيَّشْنَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ نَخْرُجُ إِلَيْكُمْ وَاللّٰهُ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ پس جب پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس خط کو مشورہ کیا اونہون نے اس بات مین مسلمانون
سے پس کہا اونہون نے ہماری رای یہ ہے کہ لکھیں ہم اس قوم کو اور درخواست کریں ہم اونسے اس امر کی کہ دیوین ہمکو وہ بہت غلہ کھانے کا اور ضمانت
کریں ہم اونسے اس امر کی کہ کوچ کر جاوینگے ہم اونکے یہان سے تا اینکہ فتح کرے اللہ تعالیٰ تمہیں سوائے اس شہر کے پھر رجوع کرینگے اور پھر آوینگے ہم اونکی طرف اور حصر
ہو چکا ہوگا غلہ اونکے کھانے کا اور متفرق ہو گئے ہونگے وہ سب اپنی جگہوں مین پس تاخت تاراج کر ڈالینگے ہم اونکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ تمہاری رائے بہتر اور مضبوط ہے پس اگر چاہا اللہ غالب اور بزرگ نے تو مین قریب تر ایسا ہی کرونگا جو تمنے بیان کیا ہے
پس طلب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دوات اور کاغذ کو اور لکھا اونہون نے جواب خط اہل حمص کا ان الفاظ اور عبارت سے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّيْ قَرَأْتُ كِتَابَكُمْ وَرَأَيْتُ أَنَّ قَوْلَكُمْ صَدَقَهَا وَلَسْنَا مِمَّنْ يَبْدُ الْبَغْيَ عَلٰى
أَحَدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ نَّرْحَلَ عَنْكُمْ فَابْعَثُوْا إِلَيْنَا مِيْرَةَ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فَالطَّرِيْقُ قُدَّامَنَا
شَاسِعٌ وَإِذَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْنَا رَجَعْنَا إِلَيْكُمْ فَإِنْ فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ كَانَ صَدَقَهَا لَكُمْ وَالسَّلَامُ اور لپیٹا خط کو اور مہر کی اوسپر
اور دیا ایلچی کو پس پڑھا مرسین نے خط کو بہت خوش ہوا اور بھیجا کیا اوسنے شیوخون کو اور کہا اونسے کہ تحقیق عرب تمسے غلہ طلب کرتے ہیں تاکہ
کوچ کر جاویں وہ تمہارے یہان سے واسطے اسکے کہ مثل عرب کی مثل جانور درندہ کے ہے کہ جب قوت پاویگا وہ شکار تو نہ چھوڑیگا اوسے [illegible]
راوی نے بیان کیا ہے کہ بھیجا مرسین نے قسیسون کو اور کھولدیا اونکے واسطے دروازہ شہر کا پس آئے وہ لوگ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور لیا
اونہون نے مہلت کوچ کر جانیکا اور پوری ہوئی صلح اس قرارداد پر پھر کہا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے اہل حمص میں نے قبول کیا جو لائے تم ہمارے
واسطے خوشی سے پس اگر تم غلہ اور دانہ چارے کو ہمارے ہاتھ بیچنا مناسب جانو پس کرو تم اس کام کو اونہون نے کہا کہ ہان ہمکو منظور ہے [illegible]
مسلمانون نے وہ چیزیں جسکی وہ حاجت مند تھے اور کوچ کیا اونکے یہان سے اور اہل حمص خوش تھے عرب کے غلہ لینے اور کوچ کر جانے سے راوی نے
بیان کیا ہے کہ کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون نے حمص سے تا اینکہ آئے وہ رستن مین اور دیکھا اوسکو کہ مضبوط اور بنا ہوا [illegible]
اور بھرا ہوا آدمیون سے ہے پس بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکے پاس ایلچی کو واسطے گفتگوے صلح کے پس انکار کی اور کہا اونہون نے کہ ہم صلح
نکرینگے تا اینکہ دیکھین ہم ایسا امر کہ کیا تمہارا معاملہ ہرقل بادشاہ کے ساتھ کیا ہوتا ہے اور بعد اسکے جو اللہ چاہیگا وہ ہوگا ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ ہم جاتے ہیں بادشاہ کے شہرون کی طرف اور ہمارے ساتھ اسباب ہے کہ بوجھ ہو گیا ہے ہمکو اور ہم خواہش رکھتے ہیں اس امر کی کہ سپرد کرین
اور چھوڑ دیوین ہم اوسکو تمہارے شہر مین تا وقت اپنے پھر آنیکے پس لائے اہل رستن ایلچی کو اپنے بطریق کے پاس جسکا نام نقیطا تھا اور آگاہ کیا
اوسکو اس حال سے اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے دستور ہے بادشاہون کا کہ امانت سپرد کرتے ہیں بعض اونکے بعض کے پاس اور یہ امر مضر نہیں ہے پس کہا ایلچی
اونسے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ جو حاجت اور کام تمہارا ہوگا ہم اوسکو بجا لانا انجام دینگے واقدی رحمہ اللہ نے ثابت بن عاصم سے
روایت کی ہے کہا ثابت بن علقمہ نے کہ تھا میں [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس جب کہ کوچ کیا تھا اونہون نے اور اوترے تھے رستن مین اور
بلایا اونہون نے اہل [illegible] اور مشورہ کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کہا اونسے کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ شہر بڑا مضبوط ہے اور

بن الجراح رضی اللہ عنہ کو سجدہ کیا اونہون نے واسطے ادای شکر اللہ تعالی کے اور روانہ کیا ایکہزار مرد کو اور وصیت کی اونکو واسطے حفاظت
رستن کے اور سردار مقرر کیا اونپر بلال بن عامر الیشکری کو پس جب ٹھہرے اور مقام کیا اون لوگون نے رستن مین آملے خالد بن الولید اور
عبد اللہ بن جعفر اور ساتھی اونکے ابو عبیدہ بن الجراح کے لشکر مین اور متوجہ ہوے وہ سب بجانب حماۃ کے پس جب پہونچے اور اوترے وہان صلح کر لی
اور داخل تھے حماۃ کے لوگ مسلمانون کی صلح مین جیسا کہ بیان کر چکے ہین ہم اور اسیطرح اہل شیزر بھی مسلمانون کی صلح مین داخل تھے
مگر یہ کہ بطریق اونکا مر گیا تھا اور بھیجا تھا اونکی طرف ہرقل طاغی نے ایک بطریق ظالم کو جسکا نام لکس تھا پس توڑ دیا اوسنے صلح کو اور
چکھایا اہل شیزر کو ذائقہ نقصان کا اور جب یہ خبر ابو عبیدہ بن الجراح کو پہونچی بھیجا اونہون نے ایک گروہ مسلمانان اور سوار تھے
پیشتر اپنے بجانب شیزر کے پس تاخت تاراج کیا گروہ نے اونکے ملک کو اور واقع ہوا شور غل اور سنا لکس بطریق نے شور اور فریاد قوم کو پس
آیا وہ اہل شیزر کے پاس اپنے قلعہ سے اور کہا کہ اے اہل شیزر جانو تم اس امر کو کہ بادشاہ رحیم نے حاکم مقرر کیا ہے مجکو تمپر واسطے حفاظت تمہارے
شہر کے پھر کھول دیا اوسنے خزانہ ہتھیارون کا اور تقسیم کیا اونکو اور حکم کیا اونکو لڑنیکا لیکن تھی قوم اسی حال مین کہ پہونچے خالد بن
الولید مع اپنے ساتھیون کے اور ڈرایا اونکو اس لشکر نے اور حیران ہوئین عقلین اونکی پس لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط بنام اہل شیزر کے
ان الفاظ سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَّا بَعْدُ یَا اَھْلَ شَیْزَرَ فَاِنَّ حِصْنَکُمْ لَیْسَ بِاَمْنَعَ مِنْ حِمْصَ وَبَعْلَبَکَّ وَلَا
مِنْ رَسْتَنَ وَلَا رِجَالُکُمْ بِاَشْجَعَ مِنْ رِجَالِھِمْ فَاِذَا قَرَاْتُمْ کِتَابِیْ ھٰذَا فَادْخُلُوْا فِیْ طَاعَتِیْ وَلَا تُخَالِفُوْا فَتَلُوْمُوْا وَبَالُ ذٰلِکَ عَلَیْکُمْ
اور لپیٹا اور دیا خط ایک شخص کو سواران سے پس جب پہونچا خط اہل شیزر کے پاس پڑھا اونہون نے اوس خط کو اپنے بطریق لکس کو پس کہا
اوسنے کیا رای ہے تمہاری اے اہل شیزر پس کہا اونہون نے کہ سچ ہی عرب سو اسطے کہ نہین ہے ہماری شہرپناہ اون لوگون کی شہرپناہ سے
زیادہ مضبوط جسکو لیا ہے مسلمانون نے پس کیونکر شیزر اونکو باز رکھیگا پس برا اور سخت کہا لکس نے اونکو اور لعنت کی اونپر اور حکم کیا
اپنے غلامون کو اونکو مار ڈالنے کا اور بیکو وہ لڑنے کو پس توڑ دیا اونکو مسلمانون نے اور داخل ہوے شہر مین اور واقع ہوئی لڑائی پس خوش
ہوے مسلمان اس معاملہ سے پھر منادی کروائی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون مین اس امر کی کہ فتح کیا اللہ تعالی نے اس شہر کو تمپر ساتھ آسانی
کے اور تحقیق نکل گئے ہین اہل حمص اب تمہاری ذمہ داری ہے پس اب پھر چلو تم میرے ساتھ اونکی طرف کو پس متوجہ ہوے عرب اپنے گھوڑون پر اور
ارادہ کیا تھا اونہون نے روانگی کا کہ دفعۃ ظاہر ہوا اونکو ایک بڑا غبار جو آتا تھا اونکی طرف انطاکیہ کی راہ سے پس جلدی کی ایک گروہ نے
طرف اوسکی اور تھا وہ ایک بڑا قافلہ اوسکے ساتھ ایک سو بیرون تھے اور اونکو ایک سو گبر گھیرے ہوے تھے اور وہ نہین جانتا تھا مسلمانون کے
اوترنیکا حال شہرون مین واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ڈانٹا اونکو خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے اور
ہانک لیا بیدارون کو اور قید کر لیا قافلہ اور گبرون کو اور لیکر چلے یہ سب بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے اور پایا اونکو نہر مقلوبن پر اور استفسار
حال کیا قافلہ سے پس بیان کیا اونہون نے جو کچھ جانتا تھا اپنے بادشاہ کا حال اور یہ کہ ستم اور روسیہ اور صقالیہ اور فرنج اور ارمن نے کمک کی ہے
بادشاہ کی اور وہ سب ارادہ رکھتے ہین تمہارے اوپر کا پس تڑ اونکا دکھائی دیا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح کو اور عرض کیا اونہون نے قبول اسلام کو پس کہا
کہا اوس ترجمان نے کہ یہ لوگ اپنے سردار سے کہ شب کو دیکھا تھا اوسنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور اسلام قبول کیا ہے اونکے ہاتھون پر اور

ساتھ جماعت بنی عبس کے تکبیر اور تہلیل کہتی ہوئی اور دوڑے رومی بڑبڑاتی ہوئی اپنی لغت مین پس ظاہر ہوئی قتل کرنا اونکا اور پھیر دیا
مثل بھیڑیون کی اور گھیر لیا مسلمانون کو اور بیٹھ گئے گویا گرگ رانون کے بل اور چھپے وہ ساتھ ڈھالون کی اور خالی کیے تیر اپنی
ترکش کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے یہ حال نکلے ساتھ نشان کی اور وہ حمص کی لڑائی مین بموجب حکم ابو عبیدہ ابن الجراح
کی صاحب نشان تھے اور پکارا تھے اپنے ساتھیون سے کہ شدت کرو تم برکت دیوے اللہ تعالی تم مین سو سطی کی یہ معاملہ قسم ہے خدا کی
کہ غنیمت ہے دین اور دنیا مین پس اوسی حال مین کہ وہ برانگیختہ کرتے تھے مسلمانون کو لڑائی پر دفعۃً سامنے آیا ایک بطریق
رومی اور وہ زرہ مضبوط اور بازو رکھنے والی پہنے اور جوش خروش مین تھا مثل شیر کے پس حملہ کیا اوس نے خالد بن الولید پر پس
خالی دیا خالد بن الولید نے اوسکے حملے کو اور آیا اوسپر ساتھ اپنی تلوار کے تا اینکہ جس وقت قصد کیا لگانے اور مارنے تلوار کا گبر کے سر پر
اوسکے علیحدہ ہوکر گری تلوار اونکی ہاتھ سے اور باقی رہا قبضہ تلوار کا خالد بن الولید کے ہاتھ مین پس آمیدہ کی گبر نے اونمین اور حملہ کیا اوسنے
پس دوڑائی خالد بن الولید اوسپر اور چپٹ گئے اوسکو اور لپٹ لیا ایک نے دوسرے کو اپنے گھوڑے کی زین پر اور ہلا لیا خالد بن الولید نے
گبر کو اپنے جسم سے اور گود مین لیا اوسکو درمیان اپنے دونون ہاتھون کے پس پہنچے والین اونہون نے لیا اوسکی اور ڈال دیا
اوسکو مارکر اور لی خالد بن الولید نے تلوار اوسکی پس جنبش دی اوسکو اپنے ہاتھ مین پس اوڑین اوس سے چنگاریان مشابہ
آگ کی اور رکھ لیا اوسکی سر کو بیچ زین پر اور پکارا اپنی مخزوم کو اور برانگیختہ کیا اونکو لڑائی پر پس حملہ کیا اونہون نے اور در آئے وہ
رومیون مین اور خالد بن الولید شمشیر زنی کرتے تھے داہنے اور بائین اور پکار کر کہتے تھے کہ مین خالد بن الولید ہون اور
لڑتے رہے اسیطرح تا اینکہ لٹکا آفتاب وسط آسمان مین اور گرم ہوئی زرہ اونکی بدن پر پس نکلے خالد بن الولید معرکہ سے اور
بنی مخزوم اونکے پیچھے تھے اور خون اونکی زرہون پر تھا اور چہرے اونکے مثل گل لالہ کے تھے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ہتھیار رکھ
دیتے تھے پس پکار کر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمہاری اے ابا سلیمان تحقیق کوشش کی تم نے
اللہ کے واسطے جیسا کہ حق کوشش کا تھا اور جب دیکھا مرقال ہاشم بن عتبہ نے یہ حال پکارا اپنی قوم بنی زہرہ کو اور حملہ کیا اوسنے
روم پر اور اونکے ساتھ میسرہ بن مسروق تھے مع اپنی قوم کے پس ملگئے ساتھ قوم کے بیچ مین اور مارا تلوارون سے اور صبر کیا
اونہون نے موت پر اور حملہ کیا بعد اونکے قیس بن ہبیرہ نے مع اپنی قوم کے میسرہ روم پر پس وہ قوم گرا اپنی تلوارین سے ٹکڑے ٹکڑے
کرتے تھے اور پارہ پارہ کر دیتے تھے اونکو اور حملہ کیا بعد اونکے عکرمہ بن ابی جہل نے اور اونکے گرد ایک جماعت بنی مخزوم کی تھی اور در آئے
جماعت روم مین پس پھرا اسیوقت گرم ہوئی لڑائی اور منتظر ہوتے تھے جانین مسلمانون کی واسطے شہادت کے اور یقین کیا اونہون نے
شہادت کا پس نہین دیکھا اونہون نے حمص کی دن کسیکو مضبوط زیادہ بنی مخزوم سے سواے اسکے کہ عکرمہ بن ابی جہل رضی اللہ تعالی
اونمین سے لڑائی مین اور وہ امید رکھتے تھے تیرون کی اور قصد کرتے تھے اونکی طرف اور کہا گیا اونسے کہ پرہیز کرو تم اللہ
سے اور مہربانی اور نرمی کرو اپنی جان کے ساتھ پس کہا اونہون نے کہ اے قوم ہر گاہ مین لڑتا تھا بتون کی طرف سے پس واسطے
آج کے دن اطاعت اللہ اور رسول مین نہ لڑون اور تحقیق مین دیکھتا ہون حورون کو ظاہر اور قریب ہوئی والی اپنی طرف

کہ اگر ظاہر کرے ایک اونمین کی اپنے ہاتھ کی کلائی کو اہل فنا کی واسطے تو مرجاوین اہل فنا اوسکی خواہش اور تمنا مین اور مین
دیکھتا ہون ایک کو اونمین سے کہ اوسکے ہاتھ مین دستار ریشمی اور کاسہ جواہر کا ہے اور وہ کہتی ہے جلدی کرو تم ہماری طرف اٹھو ہم تو تمہارے
کہ ہم مشتاق تمہارے ہین اور کہا عکرمہ نے تحقیق سچا وعدہ کیا تھا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اشعار
پڑھتے تھے اور نکلا لا اور حملہ کیا اونہون نے اپنی تلوار کو اور دور کی وہ مشرکین مین اونمین زیادہ کی اونہون نے مگر پیش قدمی اور
دلیری کو اور تعجب کیا رومیون نے اونکی اچھی صبر کرنے سے اور اونکے لڑنے سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ اوسیوقت قصد کیا مین
بطریق نے اور اوسکے پاس ایک نیزا تھا چمکتا ہوا اٹھا اوسنے جنبش دی اوسکو اوسکو اپنے ہاتھ مین اور چلایا اوسکو پس پڑا وہ عکرمہ
بن ابی جہل کے دل پر پس گر پڑے وہ مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ اوسپر پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اس حال کو کہ اونکے
چچا کے بیٹے مارے گئے آکر گھوڑے سے اونکی لاش پر اور بہت روئے اور کہا کہ کاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھتے میرے چچا کے بیٹے کے
مرجانے کو تاکہ جانتے وہ کہ ہم جسوقت ٹھہرتے ہین دشمن کے تو سوار ہوتے ہین اور آجاتے ہین ہم نیزون کی نوکون پر تمہاری
جانبازی ہے اور لڑتے رہے مسلمان حالت تھی اور خوف مین تا اینکہ آئی رات اور پلٹ گئے رومی اپنے شہر کی طرف اور بند کر لیا
اونہون نے دروازون کو اور پھرے مسلمان اپنے اسباب اور قیام گاہ کی طرف اور رات گزرانی اونہون نے پس جب
صبح کی نماز پڑھی اونہون نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے اللہ تمپر اگر تمنا کرو کہ تم
اس بات کی کہ اہل حمص ہاتھ آوین تمکو باہر شہر کے تو پھر آئینہ پوری اور روان ہو گی خواہش تمہاری اسواسطے کہ اللہ تعالی نے
قوت اور غلبہ دیا ہے تمکو روم پر اور فتح کی اوسنے تمہارے واسطے شہر بناہون اور قلعون کو پس نہ کیا کمی اور کوتاہی ہے اور نہ بھاگا
تمہارے سامنے اور تمکو دیکھتا ہے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار یہ اہل حمص سوار اور بہادر روم کے اور شہر آدمیون کے ہین اور
نہیں ہارین اونمین بازاری اور ڈرپوک اور بد دل اور وہ بڑے سخت ہین لڑائی مین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیا صلاح
تمہاری ہے ای ابا سلیمان راہ پر کرے اللہ تعالی تمہارے کامون کو اور خوشنودی اور راستی دیوے تمہاری رائے کو خالد بن الولید نے کہا کہ
میری رائے یہ ہے کہ ہم کشادگی دیوین گے قوم کو اور دور ہو جاوین اونسے اور چھوڑ دیوین ہم اونکے لیے اپنی جگہ اور اونٹون کو
پس جب اتفاق کرینگے وہ ہمارا شہر سے اور ہو وینگے وہ ہمارے ساتھ راہ ہموار اور برابر مین پائین پھر ینگے ہم اونپر اور بھاگ جاوینگے
اونکے لیے اونکو دور اور فاصلے پر ہونگے شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بہتر رائے تمہاری ہے تدبیر کی ہے تمنے اور وعدہ کر لیا ابو عبیدہ
مسلمانون نے ارادہ کرنے اور چھوڑ دینے اپنی جگہ کا رومیون کے سامنے پس جب صبح کی قوم نے کھولے دروازے اور نکلے
واسطے لڑائی کے اور مسلمانون نے اسباب لادے اونکا اپنی جانورون پر اور پھرے تھے اونسے تا اینکہ جب روشن ہوا دن اور
نکلا آفتاب اور پھیلی خوشبو لڑائی کی طمع اور امید کی قوم نے مسلمانون مین جب ایسا دیکھا کہ ظاہر ہوئی قوم کو کمی اور کوتاہی
مسلمانون کا لڑائی مین اور شدت کی قوم نے مسلمانون پر پس بھاگ گئے عرب اونکے سامنے سے اور چھوڑ دی اپنی جگہ کو اور
شہر بن قادم [illegible] فتوح ملک شام مین موجود تھے سلسلہ راویون کی روایت کی ہے کہ کہا شراقہ نے بھاگے ہم

آسے گے رومیون سے اور تعاقب کیا ہمارا مریس نے ساتھ ایک جماعت کے اپنے گروہ سے اور وہ ایک ہزار آدمی اور بڑے
سخت تھے قوم کر اور بھاگ گئے ہم آگے رومیون کے لشکر بیچ سے یہ کہ اور پہنچ گئے اور لے لیا ہمکو بطارقہ نے اور تھا حمص مین ایک قس
بڈھا بڑے مرتبے کا کہ مضبوط کیا تھا اوسکو تجربے نے اور جانتا تھا وہ راہین مکر اور فریب کی اور تھا وہ ایک عالم علما کے
روم سے کہ پڑھی تھی اوسنے توریت اور انجیل اور صحف شیث اور ابراہیم علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کو اور پائی تھی اوسنے
صحبت بعض حواریون عیسیٰ علیہ السلام کی پس جب چڑھا وہ شہر پناہ کے اوپر اور دیکھا مسلمانون کو کہ بھاگ گئے اور چھپے
مین اگلی جگہ اونکی اور لوٹا جاتا ہے اسباب اونکا پکار کر کہتا تھا وہ کہ قسم ہے حق مسیح اور انجیل کی کہ یہ بات مکر اور فریب کی ہے
اہل عرب کی طرف سے اور مین نے سنگھی ہے بو آسمان کی اہل حمص سے چھپی ہوئی تیر اے اہل حمص تحقیق اہل عرب نہ پھیر کر رکھینگے
اپنی اہل اور اولاد کو اگر چہ پارہ پارہ ڈالے جاوین وہ سبکے سب **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ قس شور کرتا تھا
اور اہل حمص لوٹتے تھے توشہ اور اسباب کو اور بطریق مریس درپے تھا عرب کی طلب مین پس پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ نے مسلمانون سے ساتھ بلند آواز کے کہ پھرو پھرو اے گروہ مسلمانون کے برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین اور مدد کرے تمہارے
دشمنون پر پس جب سنی مسلمانون نے آواز اونکی پھرے رومیون پر مثل ستارہ ٹوٹنے والے کے آسمان سے اور مثل تیر چلنے والے کے کمان
گویا کہ وہ جانور درندہ گروہ در گروہ بازی کے تھے تا اینکہ گھیر لیا اونکے لشکر اور بطریق کو اور رومی مسلمانون کے بیچ مین مثل تل سپید کے
سیاہ بیل مین تھے پس چڑھایا گبرون نے اپنی کمانون کو اور چلائی عرب نے اپنی تیرہای زہر دار کو اور مسلمان حملہ کرتے تھے اونپر مثل
حملہ کرنے شیر کے اور مثل باندھی گرد اونکی مثل گیسون کی پس مار گرائی تھی اونکو داہنے بائین سے یہانتک کہ انکو لشکر کر دیا ہتون نے
اونمین سے عطیہ بن فہر الزہری نے **بیان** کیا ہے کہ جب دیکھا رومیون نے ہمارے ساتھ ملکو اپنے ساتھ حملہ کیا اونہون نے پھر تا اینکہ
گرم ہوا تنور لڑائی کا اور نکل کر دوڑے خالد بن الولید وسط معرکہ گاہ سے ایک گھوڑے پر کہ دم اوسکی سرخ تھی اور وہ پہنے تھے
کپڑے ملائی حاکم [illegible] باپ کے اور اونکے سر پر عمامہ سرخ تھا اور وہ جوش خروش مین تھے مثل شیر مست کے اور نکال لیا تھا اپنی تلوار کو
میان سے اور ہلایا اوسکو پس اڑتین اوس سے چنگاریان اور چمکتی وہ مثل روشنی بجلی کے اور پکارا بلند آواز سے کہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ
اوس شخص پر جسنے نکالا اپنی تلوار کو اور مضبوط کیا اپنے ارادے کو اور بڑھایا اپنے نیزے کو اور وہ اشعار رجز پڑھتے تھے پس اوسی وقت
نکالا عرب نے اپنی تلوارون کو میان سے اور جا پڑے رومیون پر مثل گرنے چڑیون کے دانے پر اور پکار کر کہا ابوعبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ اے لوگو لڑو تم اپنے حرم اور جگہ لیوے اپنی اور حمایت کرو تم اہل اور اولاد کی واسطے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے
اور دیکھنے والا ہے تمکو اور مدد دینے والا ہے تمکو تمہارے دشمنون پر اور تھے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس حال مین کہ ملے ہوئے تھے ساتھ پانچ سو
سوار کے جماعت کے پس ٹوٹ پڑے وہ رومیون پر اور نہین آگاہ ہوئے گبران رومی مگر اوسوقت کہ ضربات نیزون نے لیا تھا اونکو
مثل اگ [illegible] دشمنون کو اور پکار کر کہا مسلمانون سے معاذ بن جبل نے کہ اے جوانمردو لو تم دروازے کو تاکہ نہ نجات پاوین رومی تمہارے
ہاتھون سے پس قصد کیا مسلمانون نے شہر کے دروازون کا پس جب دیکھا رومیون نے اونکو پھینک دیا اونہون نے اسباب کو

اور قصد کیا اونہون نے دروازون کا پس ہار گئی رومیون سے جو مارے گئے اور بھاگ گئے اونمین سے جو بھاگ بچے تھے نضر بن سیف
الفزاری نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین بھاگ بچے ایک ہزار سوار ہمراہی ہربیس کے مگر کچھ زیادہ ایک سو سوار سے اور تھی بڑی
مصیبت اونپر مارا جانا اونکا اور واسطے اونکے پر اسواسطے کہ عوام الناس اونہین کے باہر شہر پناہ کے تھی سعید بن زید نے بیان
کیا ہے کہ موجود تھا مین روز واقعہ حمص مین اور تھا مین حریص ساتھ شمار کرنے کشتگان کے پس شمار کیا مین نے سولہ سو رومیون کو
کہ مارے گئے تھے سوائے زخمی و قیدی کے اونمین سے پس بشارت دی مین نے اس امر کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس کہا اونہون نے
کہ آیا دیکھا ہے تمنے مارا جانا اونکے بطریق کا مین نے کہا کہ اگر وہ مقتولین مین ہے تو سوائے میرے اور کسی نے اوسکو نہین مارا ہے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ کیونکر جانا تمنے کہ وہ تمہارا کشتہ ہے مین نے کہا کہ دیکھا تھا مین نے ایک مرد موٹا تازہ بھاری ہیکل قد ول سرخ رنگ والا کو
اور وہ زرہ وغیرہ اسلحہ جنگ کی پہنے تھا اور خوشبو کی مشک کے پھیلی تھی اوسکی ریشمی کپڑون سے اور تھی اوسکے ہاتھ مین ایک تیغ لوہے کی اور تھا
رومیون کے بیچ مین پس حملہ کیا مین نے اوسپر اور یہ دعا پڑھی مین نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُقَدِّمُ قَدْ تَرَانِیْ قَبْلَ قَدْ تَرَانِیْ
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ قَتْلَہٗ عَلٰی یَدَیَّ وَارْزُقْنِیْ اَجْرَہٗ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا آیا لیے تمنے کپڑے اوسکے مین نے
کہا کہ نہین ولیکن میری نشانی اوسمین ایک تیر ہے جسکو مارا اور چھپا دیا ہے مین نے اوسکے دل مین اور دو ضرب تلوار کی ہین اوسکے ازار بند
کی جگہ مین ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون سے کہا کہ جاؤ اور پہچانو تم اوسکو پاس اوسکے اور لیکر دیدو اسباب اوسکا سعید کو پس ایسا ہی کیا
مسلمانون نے پس جب رکھدیا لڑائی نے اپنے بوجھ کو لیے مسلمانون نے کپڑے اور زرہین اور ہتھیار اونکے اور لائے سب کو ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے سامنے اور واقع ہوا شور اور چلانا رومیون کا حمص مین اور جاتی رہی اونکی رونق تب جمع ہوے لوگ اور بوڑھے آدمی
اونکے کنیسہ مین اور بات چیت کی اونہون نے قصد اور رائے ہوئی یہ کہ حمص کو مسلمانون کے سپرد کردین پس نکلکر آئے وہ لوگ ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور مصالحہ کیا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے اس امر پر کہ سپرد کردین شہر کو اونکو اور
سے دین وہ اونکی مددواری ہین پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم ہمارے صلح اور ذمہ داری مین ہو اور جب ہم فتح کرینگے شہر
تمہاری ادہر چلے جاوینگے ہم تمہارے یہانسے ولیکن نہ داخل ہونگے ہم تمہارے شہر مین اوسوقت تک کہ دیکھین ہم کہ ہمارے اور بادشاہ روم
کے بیچ مین کیا معاملہ ہوتا ہے اور چاہا رومیون نے تعظیم اور تکریم مسلمانون کی ساتھ ٹھہرانے کے حمص مین لیکن منع کیا اونکو ابو عبیدہ
بن الجراح نے اس امر سے اور نہین داخل ہوا کوئی شخص مسلمانون سے حمص مین مگر بعد لڑائی یرموک کے اور یہ سب اسواسطے تھا کہ نزدیک
ہو جاوین مسلمان واسطے رومیون کے ساتھ عدالت اور نیکوخواہی کے خبر دی بشیر بن عون نے بخار سے روایت کی ہے کہا بخار نے کہ مصالحہ
کیا اہل حمص نے بعد مارے جانے ہربیس کے اور نکلے وہ اور دفن کیا اونہون نے اپنے مردون کو اور شہید ہوئی جماعت مسلمانون سے ایک سو
پینتیس آدمی کہ وہ سب قوم حمیر اور ہمدان کی تھی مگر تیس آدمی اہل مکہ سے رحمت کرے اللہ تعالی اونپر واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا
کہ پہنچی خبر ہرقل کو کہ مسلمانون نے فتح کرلیا حمص اور رستن و شیزر کو اور چھین لیا اونہون نے اونسے بعد اسکے اور مرعش کو اسواسطے
بھیجا تھا ہیں پہونچا وہ سے ملک سے کہ جس جان کو اور توقف کیا اونہی بانتظار آنے لشکر کے اون شہرون سے جہان لکھا تھا اوسنے باشندگانکو

اپنی جماعت کو اور آراستہ کیا لشکروں کو پس تھا طول اوسکے لشکر کا انطاکیہ سے آخر لشکر تک ایک فرسخ کا اور بھیجا اونہی فوجوں کو بجانب
شہر قیساریہ کنارے ملک شام کے تاکہ نگہبانی کرین وہ صور اور عکا اور طرابلس اور بیروت اور طبریہ کی اور بھیجا اونہی دوسرے
لشکر کو بجانب بیت المقدس کے اور توقف کیا بانتظار آنے باہان ارمنی کے کہ آوے وہ ساتھ قوم ارمن کے اور جمع کی تھی اونہی قوم ارمن سے اسقدر
جماعت کہ نہین جمع کیا تھا اسقدر کسی بادشاہ نے پس بعد تھوڑے دنون کے آیا لشکر اوسکا ہرقل بادشاہ کے پاس اور نکلا بادشاہ مع اپنے ارباب
دولت کے اور پاپیادہ ہو گیا باہان اور لشکر اوسکا واسطے استقبال بادشاہ کے اور دعائین دین اوسکی تئین اور گیا بادشاہ بجانب کنیسہ قسوں کے
اور بیٹھا اونکے منبر کے اوپر اور گھیرے ملوک اور سرقلیہ اور قیاصرہ کنیسہ میں اور بلند کیا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتھ گریہ و زاری کے پس منع کیا
ہرقل نے اونکو اس امر سے اور کہا اے اہل صلیب تحقیق میں نے ڈرایا اور دھمکایا تمکو عرب سے پس نہ مانا تمنے میرے کہنے کو اور قسم ہے اپنے دین کی
کہ ضرور وہ مالک ہو جاوینگے میرے اس تختگاہ تک اور گریہ اور زاری کام عورتون کا ہے اور تحقیق یکجا ہوا ہے تمہارے واسطے اوسقدر لشکر و سامان
کہ نہین قدرت رکھتا ہے اوس مقدار پر کوئی پادشاہ نصرانی اور تحقیق صرف کیا میں نے اپنے مال اور لوگون کو تاکہ باز رکھون میں اہل عرب کو
تمسے اور تمہارے دین اور آبرو سے پس توبہ کرو تم طرف مسیح کے اپنے گناہون سے اور قصد کرو اپنی رعیت کے واسطے نیکی کا اور نہ ظلم کرو تم اوپر اور
صبر کرو تم لڑائی میں اور نہ حسد کرو تم آپسمین اور نہ ڈرو ہو تم غرور سے کہ جس قوم نے غرور کیا وہ مخذول اور عاجز ہوا اور میں ایک بات تمسے
پوچھتا ہون اور اوسکا جواب تمسے چاہتا ہون پس کہا اونہون نے سوال کر تو ہمسے جو تجکو منظور ہو پس کہا اونہی کہ تحقیق تم لوگ
بہت ہو اور روم کے ملک اور شمار کے اور بڑے ہیں قلعے تمہارے اور زیادہ ہے قوت تمہاری اہل عرب سے پس کس وجہ سے اور کہان واقع ہوئی
تمپر ماندگی اور عاجزی حالانکہ ترک اور اہل فارس ڈرتے تھے تمہارے دبدبے اور مکر سے اونہون نے تمہاری طرف کا قصد کیا اور شکست
اوٹھا کر پلٹ گئے اور اب غالب ہو گئے تمپر قوم ضعیف ترین خلق کی جو ننگے بدن اور بھوکھے اور بے سامان اور بے ہتھیار ہیں اور مارڈالا
اونہون نے تمکو بصرے اور حوران میں اور غالب ہو گئے تمپر اجنادین اور دمشق اور بعلبک اور حمص میں پس چپ کیا قوم نے اس کلام
ہوا سے اور اوٹھ کھڑا ہوا ایک قسیس عالم اونکے دین کا اور کہا اونہی کہ اے بادشاہ آیا جانتا ہے تو کس وجہ سے عرب ہمپر غالب ہو گئے ہیں اونہی کہا
کہ نہین قسیس نے کہا کہ وہ اس وجہ سے غالب ہو گئے ہین کہ ہماری قوم نے تغیر اور تبدیل کیا ہے اپنے دین میں اور انکار کی وحدون نے اوس خبر کی
جسکو عیسی بن مریم لائے تھے پس ظلم کیا بعضون نے بعض پر اور کوئی اونمین پابند امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین ہے اور رائیگان کر دیا
اونہون نے اپنی نماز کو اور رکھا یا سود کو اور مرتکب ہوئے زنا کے اور ظاہر ہوا اونمین گناہ اور بدکام اور اہل عرب کا حال یہ ہے کہ فرمانبرداری
کرتے ہیں وہ لوگ اپنے پروردگار اور اپنے نبی کی عبادت کرتے ہیں رات کو اور روزہ رکھتے ہیں دن کو اور نہین سستی کرتے ہیں وہ اپنے پروردگار
کی یاد اور اپنے نبی پر درود بھیجنے سے اور کوئی اونمین کا ایسا نہین ہے کہ ایک دوسرے پر ظلم اور بڑائی کا اظہار کرے اور خصلت اور عادت اونکی
راستی اور جہاد ہے اگر حملہ کرتے ہیں تو وہ نہین پھرتے ہیں اور اگر ہم اونپر حملہ کرتے ہیں تو نہین پیٹھ پھیرتے ہیں وہ جان لیا ہے اونہون نے
اس امر کو کہ دنیا نیست ہونیوالی ہے اور عالم آخرت پایدار اور باقی ہے پس جب سنا پادشاہ نے یہ کلام کہا اونہی کہ بالضرور اسی وجہ سے غلبہ دیا گیا ہے
اہل عرب ہمارے اوپر اور ہرگاہ تیرا قول یہ ہے پس مجھکو کچھ ضرورت نہین ہے تمہاری مدد دہی کی اور نہ قیام کرونگا میں تمہارے بیچ میں

خواہش تھی دریافت کرنے تعداد لشکروں کی پس جب قریب ہمارے پہونچین فوجین روم کی یرموک مین چڑھ گیا مین ایک اونچی زمین پر پس
شمار کیا مین نے بیچ نشان پس جب ٹھہری وہ اپنی جگہوں پر مین بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے رواس حاکم بصری کو واسطے
دریافت اور تلاش اونکی تعداد کی پس گئی رواس بہ تبدیل وضع اپنی اور غائب ہو وہ ایک دن رات پھر واپس آئے پس جب دیکھا تھا پھر
اونکو پھر آیا ہوئے ہم ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس آئے اور پوچھا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے اونہون نے کہا کہ سنا تھا مین نے قوم کو کہ ذکر
کرتی تھی کہ کل فوج دس لاکھ ہے پس نہین جانتا ہوں مین کہ وہ اس غرض سے یہ تعداد بیان کرتے ہین کہ سنین او وساوس ہمارے جاسوس اور بیان
کرین وہ ہم سے تاکہ ڈرو تم لوگ کہا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے کہ اے رواس تمہارے وقت مین ہر نشان کے نیچے کتنے لوگ ہوتے ہین پس کہا
رواس نے کہ ام سپہ دار ہمارے لشکروں مین ہر نشان کے نیچے پچاس ہزار ہوتے ہین پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضہ نے اس کلام کو کہا
اللہ اکبر اشہدوا اور پھر پڑھا اونہون نے اس آیت کو کم من فئۃ قلیلۃ آخر تک **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ جب ہرقل نے سطیح اور پھر حکم کیا اپنے لشکر کو باہان ارمنی کا اور خلعت دی اوسکو سردار ہوا ہرقل اور ملوک اور بجائی گئی قرنا واسطے
کوچ کے اور نکلا ہرقل پاپیادہ واسطے پس وہ پیدل رخصت کرنے اپنے لشکر کے اور چلا ساتھ اونکے وصیت کرتا ہوا اور کہا قناطر اور جرجیر اور دیرجان اور
اپنے بھانجے قورین کو لیوے اور اختیار کرے ہر ایک پیادہ تم مین سے ایک ایک کو اور حکم ہر ایک کا تم مین سے جاری اور نافذ ہوگا اوسکے لشکر پر اوسوقت تک
کہ صحبت رہے یا رہی کرو تم عرب سے پس حکمرانی تم مین واسطے باہان کے ہوگی کہ اوسکے ہاتھ کے اوپر کوئی ہاتھ نہوگا اور جان لو تم اس امر کو کہ
تمہارے اور اہل عرب کے بیچ مین لڑائی واقع ہوگی پس اگر غالب ہوجاوینگے وہ تمپر پس نہ اکتفا اور قناعت کرینگے وہ شام کے شہروں پر بلکہ
امید کرینگے تم پر اور ڈھونڈینگے تمکو بیچ شہروں مین تم جاؤگے اور نہ اکتفا کرینگے مال پر سوا جان کے اور بناوینگے تمہارے بیٹوں کو
غلام اور لاونڈی تمہاری لڑکیوں کو الگ ہین اور تمہاری عورتوں کو لونڈیان بناوینگے پس صبر کرو تم لڑائی پر اور مدد دو اپنے دین اور
شرع کو **واقدی** رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ پھر روانہ کیا اونسے قناطر کو اوپر گھاٹی طرطوس اور جبلہ اور لاذقیہ
پہاڑوں کی اور بھیجا جرجیر کو راہ پر حران اور سمیر مین کی اور روانہ کیا قورین کو حلب اور حماۃ پر اور بھیجا دیرجان کو نواحی عواصم
اور قنسرین پر اور روانہ ہوا باہان ارمنی پیچھے سب قوم کے مع اپنے لشکر کے اور پیدل لوگ وسکے آگے تھے کہ دور کرتی تھی شہروں اور گھبراہٹ کو
راہ سے اور نہین گذر کرتے تھے کسی شہر مین مگر یہ کہ سختی کرتے تھے وہان کے لوگون پر اور مانگتے تھے اور لیتے تھے اونسے مرغیان اور بکریان اور وہ چیزین
جسکی طاقت اور قدرت اونکو تھی اور لوگ دعا کرتے اوپر اور کہتے تھے کہ خدا انکو پھیر پھیر کر لاوے اور جبلہ بن ایہم الغسانی مقدمۃ الجیش تھا اور اوسکی
ساتھ بنو غسان تھے **راوی** نے بیان کیا ہے کہ جب بھیجا ہرقل طاغی نے اپنے لشکر کو واسطے لڑائی مسلمانوں کے موجود تھے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح کے ساتھ بیچ لشکر رومیوں مین کہ دریافت کرتے تھے اخبار روم کی پس جب پہونچا لشکر شیزر تک جدا ہوئے اونسے جاسوس ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور چلے وہ ڈھونڈتے ہوئے مسلمانوں کے لشکر کو پس نہ پایا اونکو حمص مین اور کہا لوگوں نے اونسے کہ لشکر مسلمانوں کا
جابیہ مین ہے سوا ایک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے جب فتح کیا حمص کو چھوڑا تھا اہل حمص کے نزدیک اوس شخص کو جو لیتا تھا اون سے
خراج اور جزیہ اور جاسوس چلکر جابیہ مین پہونچے اور جو دیکھا تھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے بیان کیا پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ حال بڑا معلوم ہوا اونپر یہ معاملہ اور کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور رات گذرانی حالت قلق اور بیقراری مین
نہین آنکھ بند کی بسبب خوف کے بحال مسلمانون کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی اور نماز پڑھی ساتھ مسلمانون کے تاریکی رات مین پس جب
فارغ ہوئے وہ نماز سے متوجہ ہوئے لوگون کی طرف اور کہا اور قسم دلائی اونکو اس امر کی کہ نہ پلٹ جاوین وے یہانتک کہ سنین اونکی کلام کو پھر کھڑے
ہوئے بحالت خطبہ پڑھنے کے پس حمد اور تعریف اللہ تعالیٰ کی بیان کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اونپر اور دعاے
رحمت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اور دعا کی واسطے مسلمانون کے ساتھ مدد اور غلبے کے پھر کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے رحمت کرے
اللہ تعالیٰ تمپر تحقیق اللہ تعالیٰ نے آزمایش تمہاری بلا اور نیکی مین کی ہے تاکہ دیکھے کہ وہ کیونکر عمل کرتے ہو تم اور سچا کیا اوسنے اپنے وعدے کو اور لایا
تمپر اپنی مدد اکثر جگہون مین اور تحقیق میرے جاسوس نے مجکو خبر دی ہے کہ دشمن خدا ہرقل نے طلب مدد کی ہے تیرہ ترک کے شہرون سے اور
روانہ کیا ہے اونکو تمہاری طرف بعد ازانکہ تعجیل کردیا ہے اونکو ساتھ زاد اور سامان کے چاہتے ہین وہ کہ بجھاوین نور خدا کو اپنے منہون سے اور
اللہ تعالیٰ پورا اور تمام کرنیوالا ہے اپنے نور کا اور جان لو تم اس امر کو کہ روانہ ہوے ہین وہ مختلف راہون مین اور وعدہ اون سب کا یہ ہے کہ
ہو جاوین وہ سب تمہارے مقابل مین اور جان لو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور ہوگا وہ شخص تھوڑا جسکے ساتھ اللہ ہے اور اللہ
تعالیٰ مخذول اور پشیمان کرنیوالا ہے تمہارے دشمنون کا اور ہوگا وہ شخص بہت جسکو مخذول اور پشیمان کریگا اللہ تعالیٰ پس کیا رائے ہے تمہاری
اس معاملہ مین پھر کہا اوسنے بعض جاسوس سے کہ اوٹھ کھڑا ہوا اور آگاہ کر تو مسلمانون کو اوس امر سے جو دیکھا ہے تو نے پس اوٹھ کھڑا ہوا وہ اور
آگاہ کیا اوسنے مسلمانون کو ساتھ اوس چیز کے جو دیکھی تھی اوسنے بعضی اور کثیر لشکر سے پس بڑا معلوم ہوا یہ معاملہ مسلمانون پر اور دخل ہوا
بعض کے دلون مین خوف اور دیکھنے لگے بعض اونمین کے بعض کی طرف اور کسی نے اونمین سے کچھ جواب نہ دیا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے کہ یہ کیا سکوت ہے تمہارا جواب دو رحم کرے اللہ تعالیٰ تمپر مشورہ دو تم مجکو اپنی رائے سے کہ مین نہین ہون مگر مثل ایک کے تم مین سے پس کلام کیا ایک
لوگون نے سابق الایمان لوگون سے اور کہا اوسنے کہ اے سردار تم بزرگی اور عمر کے آدمی ہو اور تمہاری شان مین آیات قرآن شریف نازل ہوئی
تم وہ ہو کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمکو امین کہا اس امت کا مقرر فرمایا ہے اور ارشاد کیا لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِيْنٌ وَ اَمِيْنُ
هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ پس ایسا مشورہ دو تم ہمکو جسمین بہتری مسلمانون کی ہو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ مین مثل ایک مرد کے ہون تم مین سے کلام کرتے ہو تم کلام کرتا ہون مین بھی مشورہ دیتے ہو تم مشورہ دیتا ہون مین بھی اور
اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے پس اوٹھ کھڑے ہوے اونکی طرف دوس مسلمان جنمین کچھ لوگ قوم مین اور کچھ لوگ قوم مضر سے تھے اور کہا اونہون نے کہ اے
تم وہ شخص ہو کہ تمہارے واسطے بلندی اور مرتبہ ہے اور ہماری رائے تو یہ ہے کہ روانہ ہو تم اپنی اس جگہ سے اور اوترو ایک میدان چراگاہ اور جاے کشادہ
میں تاکہ پاس ہو وادی القریٰ کے پس ہونگے مسلمان قریب مدینہ طیبہ کے اور کمک پہونچیگی ہمکو خلیفہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے
جب بہت آوینگے دشمن ہماری طرف ہونگے ہم مقابلے میں اونکے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جزاک اللہ تم رحمت کرے اللہ تمپر تحقیق مشورہ
دیا تمنے جو تمہاری تجویز مین آیا حالانکہ اگر مین ایسا کرونگا اور چلا جاؤنگا اپنی جگہ سے برا جانینگے حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے اوس فعل کو
اور مشرکین کو راحت ملیگی اور کہینگے کہ چھوڑ دیا اونہون نے اون شہرون کو جنکو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ پر اور چلے گئے وہان سے

اور یہ امر مثل شکست اور ہزیمت کے ہمسے واقع ہوا پھر کہا کہ مشورہ دو مجکو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس اوٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرۃ المرادی
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے امین الامۃ نہ پھرینگے ہم اپنے اہل و عیال کی طرف صحیح اور سالم اگر نکل جاوینگے ہم ملک شام سے کبھی اور کیونکر چھوڑینگے
ہم یہ چشمے بہنے والے اور نہریں اور کھیتی اور انگور اور سونا اور چاندی اور ریشمی کپڑا اور کیونکر پھرینگے ہم بجانب قحط حجاز اور زمین خشک
و گیاہ اور غذا ہے جو اور لباس صوف کا اور ہم لوگ اس مقام میں مثل ایسے عیش کے ہیں اور پاک ہیں کہ اگر مار ڈالے جاوینگے ہم یہاں پس بہشت
وعدہ گاہ ہماری ہے اور ہونگے ہم بیچ ایسی نعمتوں کے کہ ہر آئینہ نزدیک کریگا اللہ اوس شخص کو جو چھوڑیگا اور جاویگا طرف عالم ثابت اور
برقرار اور ہمسایگی محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہیں قیس بن ہبیرہ اور کلام حق کہا
اونہوں نے پھر کہا کہ اے لوگو آیا پلٹوگے تم بجانب شہر شہر اور ڈھیلے کو اور چھوڑ دوگے تم ان گھروں کیواسطے محلوں اور شہر پناہوں اور باغوں
اور نہروں اور کھانوں اور میووں اور چاندی کو تحقیق سچے ہیں قیس اپنے کلام میں اور ہم نہیں جانیوالے ہیں اپنی جگہ سے تا اینکہ حکم کرے
اللہ تعالی ہمارے بیچ میں اور وہ بہترین حکم کرنیوالا ہے پس اوٹھ کھڑے ہوے قیس بن ہبیرہ اور کہا کہ بجکو کرے اللہ تعالی تمہارے کلام کو اور اعمال
کو بیچ تمہاری سرداری پر اور نہ جدا ہو تم اپنی جگہ سے اور بھروسا کرو تم اللہ غالب پر پس اگر جاتی رہیگی تمسے فتح اس عالم کی ایسے کہتی ہیں ہم
نجات ہو سکیگا ہم سے ثواب اوس عالم کا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے قیس بن ہبیرہ سے کہ مشکور کرے اللہ تعالی تمہارے کاموں کو پس
رائے تمہاری ہے اور پڑا درپے ہوا اول مسلمانوں کا ساتھ اچھائی تجویز قیس بن ہبیرہ کے مگر خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کہ چپ تھے
اور کچھ نہیں بولتے تھے پس سامنے آئے اونکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے ابا سلیمان تحقیق تم مرد دلیر کرنیوالے اور تیز
اور چالاک ہو اور تم صاحب تدبیر اور ارادہ اور صاحب کاموں کے ہو پس تم کیا کہتے ہو قیس کے کلام میں پس کہا خالد بن الولید نے
کہ ہاں سنا میں نے مشورہ قیس کا مگر یہ کہ میری رائے سوا اونکی رائے کے ہے لیکن میں نہیں چاہتا ہوں کہ مخالفت کروں میں
مسلمانوں کی اور تحقیق متفق ہو چکی ہے رائے اونکی اس جگہ کے ٹھہرنے میں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ بیان کرو تم رحمت کرے اللہ تم پر
پس اگر ہوگی رائے تمہاری موافق واسطے مسلمانوں کے اختیار کرینگے ہم اوسکو اور ہونگے ہم تابع تمہاری رائے کا پس کہا خالد بن
الولید نے کہ جان تو تم اے سردار اس امر کو کہ اگر ٹھہرے ہوگے اپنی اس جگہ میں تحقیق اعانت دوگے تم اپنے اوپر دشمن کو اسواسطے کہ یہ مقام
جابیہ کا نزدیک ہے قیساریہ سے اور اوسمیں قسطنطین ہرقل کا بیٹا چالیس ہزار کی جماعت سے ہے اور اہل اردن سبب تمہارے خوف
کے وہاں یکجا ہوے ہیں اور میں تمکو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ کوچ کرو تم اپنی جگہ سے اس طرح کہ گویا تم استقبال کرنیوالے ہو اپنے دشمن کے
اور چھوڑ دو تم اذرعات کو پس پشت اپنے یہاں تک کہ جاو تم یرموک میں اور ہوگی مدد اور کمک امیر المومنین کی پاس
(نام موضع ہے بشام ۱۲)
آنیوالی تم میں اور رہو تم سامنے اپنے دشمن کے بیچ جگہ کشادہ اور قابل لڑائی اور گرد اوسکے گھوڑوں کے ہوگی پس جب کہا خالد بن الولید
نے یہ کلام مسلمانوں نے کہا کہ مشورہ خالد بن الولید کا بہتر ہے ہمکو اوسپر عمل کرنا چاہیے اور اوٹھ کھڑے ہوے ابو سفیان اور کہا کہ اے سردار
عمل کرو تم خالد بن الولید کی رائے پر اور روانہ کرو اونکو اوس جانب کو جو نزدیک ہے رقادہ کے ہو کہ ہووین وہ بیچ میں ہمارے لشکر اور روم
کے لشکر کے چار دن میں تم مقیم ہو تا کہ نہ ہو تنگی اور دشواری میں نہ پڑے ہمارا لشکر وقت ہمارے کوچ کرنے کے اسواسطے کہ قریب ہے کہ بلند ہونگے

واسطے کوچ لشکر کی ان درختون سے آواز ین پس داخل ہوگی تمہاری دشمنون کی دلون مین طمع اور امید پس گر آوینگی وہ بارادہ غارتگری
یا مکر اور فریب کی ملاقی ہونگی اونسے خالد بن الولید مع اپنے ہمراہیون کے پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی اے بیٹے عرب کے یہ بات تو
تمنے میرے دل کی کہی اور میری رای یہی تھی پس کوچ کیا مسلمانون نے اور بلا آیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوس لشکر خالد بن الولید کو جو
آیا تھا اونکے ساتھ عراق سے اور خالد بن الولید کے ساتھ کیا اوس لشکر کو اور حکم دیا اونکو کہ رہین وہ مسلمانون کی نگہبانی پر اور طلیعہ
اونکی لشکر کی پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید نے اور واقع ہوا شور مسلمانون کا وقت اونکی کوچ کرنیکے یہان تک کہ سُنی گئی آواز اونکی
شور کی ایک فرسخ پر اور طلب کیا اونہون نے یرموک کو اور سُنی اون رومیون نے جو بیٹھی تھی اردن مین آواز مسلمانون کی وقت اونکی
کوچ کی پس طلب کیا رومیون نے مسلمانون کو اور گمان کیا فرار کا نسبت مسلمانون کی اور امید کی اونکے ملنے کی اور ملاقی ہوے وہ خالد بن الولید
اور لشکر زحف سے پس آگے آئی رومی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے گروہ مشرکین کو باگون کی طرف درانحالیکہ وہ آگے آتے تھے پس
اور کہا کہ احتیاط رکھو کیا اچھی زرہ مضبوط ہے پھر پکار کر کہا اپنے ساتھیون سے کہ لو تم یہ نشانی غلبے کی ہے پس نکالا مسلمانون نے تلوار ان کو
اور بڑھایا نیزون کو اور حملہ کیا خالد بن الولید اور رافع اور ضرار بن الازور اور طلحہ بن نوفل عامری اور عامر بن الطفیل اور زبیر اور
ابن اکال الدم اور ہلال بن عامرہ اور صخر بن غانم اور مثل اونکی اور لوگون نے پس نہوئی رومیون کو طاقت اونکے مقابلہ کی پس پیٹھ پھیر کر
بھاگی وہ اور مسلمان مارتی اور قید کرتی تھی اونکو یہانتک کہ ڈالا یا زمین پر اونہون نے رومیون سے ایک بڑا پشتہ کشتون کا اور قریب ہوے
اونسے خالد بن الولید وقت نزدیک ہونے کے دریا اردن تک پس ڈوب گئی اوسمین ایک جماعت کثیر رومیون کی پھر روانہ ہوے خالد بن الولید
مع اپنے ہمراہیون کے بارادہ شمول لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کی اسواسطے کہ وہ پہونچ گئے تھے یرموک مین اور چھوڑا تھا ذرعات کو پس پشت اپنی
اور تھا وہان ایک بڑا ٹیلا مثل پہاڑ کے پس چڑھایا ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کی عورتون اور اونکی اولاد کو اوس ٹیلے پر اور حکم کیا
اونکو ہوشیار اور بیدار رہنے کا اور کھڑی کی نگہبان اور مقرر کیے طلائع اور جاسوسون کو سر راہ پر اور آئی خالد بن الولید لڑائی سے اور اونکی
ساتھ قیدی اور مال غنیمت کا تھا پس دعا اور جزای خیر دی اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی نشانی غلبے کی ہے بشارت
پروردگار عالم کی طرف سے اور ٹھہرایا مسلمانون کو یرموک مین اور وہ لوگ ساتھ سامان اور ہشیاری کے مستعد تھے واسطے لڑائی دشمنون کے
گویا کہ وہ منتظر وعدہ کی تھے اور پہونچی خبر قسطنطین سے ہرقل کو اس امر کی کہ ملوک نے کوچ کیا ہے بجانب یرموک کی پس بھیجا اوسنے اپنے ایلچی کو
بجانب باہان کے درانحالیکہ وہ سرزنش اور ملامت کرتا تھا باہان کو اور سست سمجھتا تھا اوسکی رای کو توقف روانگی مین اور برانگیختہ
کرتا تھا اوسکو چلنے پر بجانب لڑائی مسلمانون کی پس جب پہونچا باہان کے پاس خط قسطنطین کا بلایا اوسنے بطارقہ اور ملوک کو اور پڑھکر
سنایا خط اونکو اور حکم کیا اونکو چلنے کا اور کہا اوسنے ملوک اور بطارقہ سے کہ نہوگا کہ گذرو تم کسی شہر مین شہرہای شام سے مگر یہ کہ اپنے ساتھ
لیلو تم وہان کے لوگون کو خوشی یا جبر سے پس روانہ ہوئی فوج رومیون کی بعض کے پیچھے بعض اور نہین پہونچتے تھے وہ کسی شہر مین اون شہرون
سے جنکو مسلمانون نے فتح کیا تھا مگر یہ کہ درشتی اور ملامت کرتے تھے اونکو اور کہتے تھے تحقیق ہے تم پر چھوڑ دیا تمنے اپنے دین کو اور میل کیا تمنے
بجانب اہل عرب کی پس وہ لوگ کہتے تھے کہ تم بہ نسبت ہمارے زیادہ تر مستحق ملامت کے ہو کہ تم لوگون نے فرار اختیار کیا اور چھوڑ دیا ہمکو نشانہ

واسطے بلا کی پس طمع بنایا ہمنے اپنی جان کو واسطے ان عرب کی پس بچا پہچانتے تھے رومی حق بات کو اور سکوت کرتی تھی اونکی جواب سے اور
ہمیشہ لیتی تھی عوام الناس کو آگے اپنے تا آنکہ پہونچے وہ یرموک مین پس اوترے وہ بمقام دیر الجبل کے اور وہ نزدیک تھا مین قادس
اور جولان سے اور اپنے اور مسلمانون کے بیچ مین تین فرسخ جگہ چھوڑی اور پڑاو اونکو لشکر کا چھ فرسخ طول او عرض مین تھا پس جب
پیدا ہو گیا لشکر روم کا دکھلائی دیا اور قریب ہو گئی گروہ اونکی مسلمانون کی لشکر پر اور تھا وہ جبلہ بن ایہم غسانی اور ساٹھ ہزار
عرب متنصرہ جو مقدمۃ الجیش باہان کی تھی پس جب دیکھا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بجانب کثرت دشمن کے
کہا اونہون نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم عطیہ بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہین مشابہت دیا جاتا تھا
لشکر رومیون کا مگر ساتھ پھیلی ہوئی ٹیڑی کی جسوقت منہ کر دیتی ہے وہ کنارہ ہائے آسمان اور زمین کو بسبب اپنی کثرت کے اور
دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ بدل گئین رنگتین اونکی اور ظاہر ہوا اونسے رنج اور گھبراہٹ اور نہین جدا ہوتی تھی وہ قول لا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ دیکھتے تھے اونکی طرف اور کہتے تھے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا
صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا آخر آیت تک اور احتیاط کیا مسلمانون نے احتیاط کو اور بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون کو
اور حکم کیا اونکو کہ داخل ہون بیچ قوم روم کے لشکر مین اور دریافت کرے مسلمانون کے واسطے خبر اونکی پس روانہ ہوے اور غائب رہے ایکدن
اور ایک رات اور پھر کر وہ بجانب لشکر مسلمانون کی اور بیان کیا اونسے حال تعداد اونکا اور گروہ اور گھوڑے اور ہتھیار وان کا
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ امید رکھتا ہون مین اللہ سے اس امر کی کہ ہو جاوے سارا سامان اونکا مال غنیمت ہمارے واسطے
پس جب اوترا باہان مع اپنے لشکر کے مسلمانون کے مقابل مین نہر یرموک اور بلند زمین اور ارض جولان اور بلد سواد پر چند روز
ٹھہرے وہ مسلمانون سے اور نہین ڈالا اونہون نے لڑائی کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سبب توقف اور بچھڑ جانے
باہان کا مسلمانون کی لڑائی سے یہ تھا کہ ہرقل نے ایک ایلچی بھیجا باہان کو یہ کہلا بھیجا تھا کہ نہ جاری کر تو لڑائی کو اپنے اور مسلمانون کے
بیچ مین یہان تک کہ بھیج تو اونکے پاس ایک ایلچی کو اور وعدہ کر تو اونسے ہماری طرف سے ہر سال مین ساتھ مال کے واسطے اونکے دار
عمر رضی اللہ عنہ اور دوتکی ہمراہ [illegible] پس جب پہونچا ایلچی باہان کے پاس [illegible]
اوسے پس کہا باہان نے افسوس ہے کہ بلادین عرب ہماؤ اس امر کی طرف پس کہا جرجیر نے کہ جو بادشاہ نے کہا اوسکی کرنے مین تجکو
کیا مشقت ہو گی پس کہا باہان نے جرجیر سے کہ جا تو اونکی طرف اور طلب کر تو اونمین سے کسی ایسے مرد عاقل کو جس سے بات چیت کرے تو
اس امر مین جو سنا ہے تو نے اور کوشش کر تو اس مین پس پہنی جرجیر نے ریشمی کپڑے اور باندھا اوسنے سر پر ریشمی سنہرا اور ڈال لیا
گردن مین حمائل [illegible] کو اور سوار ہوا ایک گھوڑے پر سنہری زین کی تھی اونکی اور اوسکے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے [illegible] پس جب ظاہر
اور قریب ہوا وہ مسلمانون کے لشکر کے ٹھہرا اونکے سامنے اور کہا اے گروہ مسلمانون کے سامنے آوے ہمارے تمہارا سردار تاکہ بات کرین ہم
ساتھ اوسکے [illegible] کہ ہم صلح کرلین اور نہ خونریزی کرین ہم اور سنا اوسکی کلام کو مسلمانون نے اور آگاہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کو پس سوار ہو کے وہ اپنے گھوڑے پر اور چلے بجانب جرجیر کے یہانتک کہ مل گئین گردنین ان دونون کے جانورون کی اور بولے

دیکھتے تھے اون دونون کی طرف پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے بھائی کفر کے کہہ تو جو تجکو کہنا ہے اور پوچھ جو تجکو پوچھنا ہے
پس کہا جبیر نے کہ اے برادر عربی نہ فریب مین ڈالے تمکو یہ کہنا تمہارا کہ بھگا دیا ہے ہمنے رومیون کو بہت جگہون مین اور فتح کر لیا ہے
اونکے شہرون کو پس دیکھو تم آپ اوس چیز کو جو تمہارے سامنے آئی ہے اسواسطے کہ ہمارے ساتھ تمام مختلف زبانون کے لوگ ہین اور آپس مین
قول و قسم کی ہے روم اور ارمن نے اور معاہدہ اس امر کا کیا ہے کہ نہ بھاگین گو وہ تمہارے مقابلہ سے اور تمکو اونکے مقابلہ کی طاقت نہین ہے
پس پھر جاؤ تم اپنے شہرون کی طرف کہ تحقیق پایا اور پہونچ گئے تم بادشاہ کی زمین سے اوسقدر کو کہ پایا تمنے اور تحقیق قصد اور
میل اس امر کا کیا ہے عظیم روم نے کہ ترقی کرے تمہارے ساتھ احسان کرنیکا اور وہ دیتا ہے اور ہبہ کرتا ہے اوسقدر جو لیا ہے تمنے شہرون
تین سال کی مدت مین اور لیا ہے تمنے گھوڑے اور ہتھیار اور جب تم آئے تھے تو پاپیادہ چلتے تھے اور اب تم نیک اور خوشحال ہو گئے ہو
پس منظور اور قبول کرو تم اوس امر کو جسکی طرف بلاتا ہون مین تمکو ورنہ ہو جاؤگے تم ہلاک ہونیوالون سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا
کہ آیا تو کہہ چکا اوسنے کہا ہان پس تمہارا جواب کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جو تو نے حال اپنے ساتھیون کا قوم روم اور ارمن کے
اور قصد نہ بھاگنے کا اونکی نسبت بیان کیا پس خطا کی تو نے اس کلام مین اور ہم لوگ تلوار سے ڈرنیکا نہ اور ڈرانے مین اسواسطے کہ ہم تلوار سے
نہین ڈرتے ہین اور ہم شمشیر زنی کرنیکے ہین اور اپنے کام مین ہم یقین رکھتے ہین اور عنقریب ہم فتح کرینگے تمہاری زمین کو اور ولایتون کو تمہارے
بادشاہ کو خبر دی کو جیسا کہ وعدہ کیا تھا ہمسے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور ہمارے نبی کا وعدہ خلاف نہین ہے اور جو تونے
حال ہمارے روپیہ کا اور باب نہ بھاگنے کے بیان کیا ہے پس چھپا لین گے رومیون کو تیر اور کین ہماری تلوارون کے پس بھاگین گے وہ اپنے کہے کو
اور کہنا اور ڈرانا تیرا اپنی کثرت تعداد اور جماعت سے پس تحقیق دیکھا ہے تمنے حال قلت اور عدد ہمارا اور کیونکر تمپر غالب ہوئے ہم تمہاری بڑی
جماعتون با سامان اور ہتھیار سے اور دوست ترین چیزون کا ہمکو وہ دن ہے جسدن جاری کرینگے ہم لڑائی کو یہانتک کہ معلوم ہو جاویگا
کہ کون ہم مین کا ایسا ہے جسکی جوانمردی اور نام لڑائی ہے پس جب سنا جبیر نے کلام اونکا منہ پھیرا وہ ایک مرد ارمنی کیطرف اور کہا کہ تحقیق
تجھپر اے منقبل بادشاہ نے بھیجا ہے [illegible] پھیری اوسنے باگ اپنے گھوڑے کی اور پلٹ گیا ماہان کیطرف اور آگاہ کیا اوسکو ابو عبیدہ
بن الجراح کی گفتگو سے پس کہا ماہان نے جبیر سے کہ آیا [illegible] تو نے اونکو پہچانتا ہے ساتھ اوسکے کہا نہین قسم ہے حق مسیح کی کہ نہین
اس بار مین اونسے کوئی آغاز گفتگو نہین کی لیکن بھیج تو اونکے پاس بعض عربون میسے کہ [illegible] بیچ قوم اونکی کے بعض کیطرف میل
کرتے ہین پس اوسوقت بلایا ماہان نے جبلہ بن ایہم غسانی کو اور کہا اوس سے کہ جا تو ان قوم کی طرف اور ڈرا تو اونکو ہماری کثرت سے
اور ڈال تو اونکے دلون مین خوف اور دہشت کو اور اوتار تو اونپر مکر اور فریب بہا پس نکلکر روانہ ہوا جبلہ یہانتک کہ مسلمانون کے سامنے
آ ٹھہرا اور پکار کر کہا اوسنے اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے آوے تم مین سے میرے پاس کوئی مرد اولاد عمرو بن عامر سے کہ گفتگو کرون مین اوس سے
پس سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کلام جبلہ کا اور کہا مسلمانون سے کہ بھیجا ہے قوم نے تمہارے پاس تمہارا ابنائے جنس کو بارادہ مکر و فریب
کے بسبب آپس یگانگت اور قرابت کے پس بھیجو تم اوسکے سامنے ایک گروہ کو انصار سے پس جلدی کی اونکے پاس جانے کی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے
اور کہا اونھون نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ اے سردار مین اونکے پاس جاؤنگا اور دیکھونگا جو وہ کہیگا اور جواب اوسکا دونگا پس جلدی کی اونے

کھوڑی پر سوار ہوکر گئے عبادہ بن صامت سامنے جبلہ کے پہنچے کہا جبلہ نے ایک مرد سخت سیاہ رنگ کو گویا وہ قوم شنوہ سے ہے اور ڈرا
اونکو دیکھنے سے بسبب بڑائی اونکے ڈیل ڈول کے پس کہا اونسے جبلہ نے کہ اے جوان تم کن لوگون سے ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ مین اوس قوم
ہون جس قوم کا آدمی تو نے طلب کیا ہے مین اولاد عمرو بن عامر سے ہون جبلہ نے کہا مبارک ہے تجکو کون قبیلے سے ہو تم عبادہ بن صامت نے کہا
مین قبیلہ خزرج سے ہون نام میرا عبادہ بن صامت صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اب سوال کر تو جو تجکو منظور ہے تب کہا جبلہ نے
کہ اے بیٹے چچا کے مین نہین آیا ہون تمہاری طرف مگر اسوجہ سے کہ مین جانتا ہون کہ اکثر تمہاری جماعت کے لوگ قریب اور یگانے ہین پس مین
بہتر خواہ اور مشورہ دینے والا تمہارا ہون اور یہ قوم جو اوتری ہین گرد اگرد تمہارے انکے ساتھ ایسا لشکر ہے کہ نہین سنا ہوسکتا ہے تمکو اور
اور لشکر کے پیچھے لشکر ہے اور یہ بات نہ کہو تم کہ ہمنے کاٹ ڈالا ہے تمہاری جماعتون کو ایک بعد دوسرے کے اور جہان ہو تم کہ لڑائی گھوڑے والی
مثل ڈیل ڈول کی ہے اور اگر غالب ہو جاوینگے وہ تمپر تو نہوگی تمکو کوئی جاے پناہ مگر شرب اور اگر وہ شکست اوٹھاوینگے تو پلٹ جاوینگے
وہ اپنے لشکرون اور شہر پناہون اور خزانون اور شہرون کی طرف اور جو تمنے پایا ہے پس لیلو تم اوسکو اور پھر جاؤ تم اپنے شہرون کیطرف
عبادہ بن صامت نے کہا کہ فارغ ہوا تو اپنے کلام سے جبلہ نے کہا کہ ہان تم کہو جو تمکو منظور ہو عبادہ بن صامت نے کہا کہ اے جبلہ آیا نہین جانتا تو
اوس چیز کو کہ ملاقی ہوے ہم تمہاری پہلی جماعت سے اجنادین وغیرہ مین اور کیونکر فتح اور غلبہ دیا ہمکو اللہ تعالی نے تمپر اور بھگا دیا تمہارے
نافرمانی کرنیوالون کو اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ جسقدر رہ تمہاری جماعت باقی ہے اوسکا معاملہ ہمپر آسان ہوگیا ہے اور ہم لڑتے ہین
اور لڑینگے ایسے دین کیواسطے کہ چاہتے ہین ہم مدد اوسکی نہین ڈرتے ہین ہم جو آگے آتا ہے ہمارے اور نہین پروا کرتے ہین ساتھ تمہاری جماعت کے
اور تم حریص ہو حق حشمت دنیا مین خونریزی مین پس نہین دیکھتے ہین ہم کوئی چیز بہت میٹھی واسطے اپنے خون سے اور مین دعوت کرتا ہون اے
جبلہ تجکو بسبب اسلام کے اور داخل ہو تو مع اپنی قوم کے ہمارے دین مین تاکہ حاصل ہو تجکو بزرگی دنیا اور آخرت کی اور نہو تو تابع اوس امر کا
کہ عذاب کرے تو اپنی جان کو اوسپر ساتھ برائی اور شقاوت کے اور تو سردار عرب سے ہے اور ہمارا دین ظاہر اور غالب ہوچکا ہے پس تابعت کر اور
اختیار کر تو راہ اوس شخص کی جسنے رجوع کی ہے بجانب حق کے اور کہہ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس خشمناک ہوا جبلہ کلام عبادہ رض
بن صامت سے اور کہا اوسنے کہ چپ رہ تو اے شخص میرے سامنے ایسی کلام سے کہ نہین جدا ہونیوالا ہون مین اپنے دین سے عبادہ بن صامت نے کہا کہ اگر
انکار کرتا ہے تو اور رہیگا اپنے کفر پر پس ڈرا اس امر سے کہ ڈالین ہم تجکو اول نیزہ بازی مین کہ ہم گزند پہونچانیوالے ہین لڑائی مین اور اگر
لیلیوینگے تجکو ہماری تلوارین تو نہ رہائی پاویگا تو اونکی نوکون کی تیزی سے اور چھوڑدے تو ہمکو اور رومیون کو اپنے حال پر کہ وہ نسبت
تیرے آسان اور سبک ہین ہمپر اور اگر تو انکار کریگا اس سے اور آیا وہ رہیگا اونکی مدد دینے پر تو اوتریگی تجپر وہ چیز جو اوتریگی اونپر پس خشمناک
ہوا جبلہ اور کہا اوسنے کہ قسم ہے مجکو اپنی تلوار کی تو آج ڈرانے آیا ہے یا نہین ہون مین مثل تمہارے اور نہین ہوتا ہے ایک مرد مگر مقابل ایک مرد کے
عبادہ بن صامت نے کہا کہ جان لیا ہے تمنے اس امر کو کہ تو ہمارے پاس آکر اور ہمارا نقصان کرنے آیا ہے حالانکہ ہم مثل تم لوگون کے نہین ہین
تحقیق ہم سے تمپر حال یہ ہے کہ ہم باوصف اپنی قلت جماعت کے توحید کرتے ہین اپنے پروردگار کی اور درود بھیجتے ہین اوسکے نبی پر اور ہمارے پیچھے ایک لشکر ہے
کہ پھیرلیگا وہ کنارہ ہاے عالم کو جبلہ نے کہا کہ مین تمہارے پیچھے کوئی لشکر مثل اس لشکر کے جو تمہارے ساتھ ہے نہین دیکھتا ہون اور نہ کوئی اور گروہ

تمہاری مدد کو نہ ہوا الا ہے عبادہ بن صامت نے کہا کہ تو جھوٹا ہے قسم ہے خدا کی اس کلام میں ہمارے پیچھے لوگ بہ نسبت گنتی عرب [illegible] زیادہ ہیں [illegible]
ہو تو ہم کو غنیمت ہے اور نہ بھاگنی تو تمہاری ہر ایک کا [illegible] یا بھول گیا امیر عمر رضی اللہ عنہ اور اونکی بشارت [illegible]
رضی اللہ عنہ اور اونکی لڑائی اور جو انجیری کو اوسکی کہ [illegible] اور اونکو دیا کہ وہ بشارت [illegible] اور [illegible] لوگ [illegible]
کیا ہے ہوئے ہیں اونکی پاس ہامان [illegible] ہیں ٹھہرو پس جب جبلہ نے یہ کلام کہا [illegible] آیا تھا میں بار بار تمہاری
نصیحت کو پس ہر گاہ ہمکو تکرار کی تم نے پس میں درخواست کرتا ہوں تم سے اس امر کی کہ سوال کرو تم اپنی قوم سے کہ قبول کریں وہ صلح کو جسکی طرف
ہم اونکو بلاتے ہیں عبادہ بن صامت نے کہا قسم ہے خدا کی نہ صلح ہوگی ہمارے اور تمہارے بیچ میں مگر ساتھ ادائے جزیہ یا اسلام یا تلوار کے اور اگر [illegible]
اور بیوفائی کرنا امر ہے ہمارے نزدیک [illegible] البتہ بلند کرتا میں تیرے اوپر اپنی اس تلوار کو اور بھیجدیتا تیری روح کو دوزخ کی طرف [illegible] جبلہ نے [illegible]
عبادہ بن صامت کا حال [illegible] کی جبلہ سے کلام میں [illegible] کی جانب کو پس پھرا وہ ڈرتا ہوا جانب ہامان کی در انحالیکہ بھر لیا تھا
اوسکے دل نے گفتگو سے عبادہ بن صامت کی خوف اور ڈر کو پس جب ٹھہرا وہ آگے ہامان کے ظاہر تھا اوسکے چہرے پر خوف پس کہا ہامان نے جبلہ سے کہ
تجھے کیا حال ہے [illegible] کہا کہ ای بادشاہ میں نے ڈرایا اور رغبت دلائی [illegible] پس سب اونکی نزدیک یکسان ہے اور اونہوں نے کہا ہے کہ نہیں ہے ہماری
اور آرزو مگر لڑائی ہامان نے کہا کہ یہ کیا بے صبری ہے تجھ سے [illegible] ظاہر ہوئی ہے آیا نہیں ہیں وہ عرب مثل تمہارے میں نے سنا ہے کہ وہ تیس ہزار ہیں اور
تم ساٹھ ہزار ہو آیا نہیں لڑ سکتے ہیں دو آدمی تمہارے اونکی ایک آدمی سے تو اونکو اور جاتو ای جبلہ [illegible] لڑائی کو [illegible] اور
تمہارے پیچھے ہیں پس اگر فتح اور غلبہ پایا تم نے اوپر تو ہوگا ملک ہمارے بیچ میں شرک اور ہوگے تم نزدیک میرے [illegible] رہیگا بادشاہ
وہ ملک ہمارا جو [illegible] لیا ہے اور ہامان ترغیب دیتا تھا جبلہ کو بخشش اور انعام میں اور [illegible] دلاتا تھا اوسکو لڑائی پر پس منظور کیا جبلہ
اس امر کو اور آگاہ کیا اپنی قوم بنی غسان کو اور حکم کیا اونکو کہ ہوشیار ہو جاویں اور زرہیں پہنیں [illegible] کیا قوم نے اور سوار ہوے وہ ساتھ
پوری تیاری کے در انحالیکہ نہیں ملا تھا کوئی رومی اونمیں اور آگے اونکے جبلہ [illegible] سنہری زرہ پہنے ہوے اور لٹکائی ہوئی تھی اوس تلوار کو جو بنائی
گئی تھی اور اوسکے ہاتھ میں [illegible] نشان تھا جو ہرقل نے اوسکو [illegible] بنایا تھا پس چلا وہ جانب صحابہ کے ساتھ ساٹھ ہزار کی جماعت کے پس جب [illegible]
اور قریب ہوے وہ مسلمانوں کے مثل دیوار آہنی کے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ وہ باتیں کر رہے تھے عبادہ بن صامت سے جو اونکی اور جبلہ کے
بیچ میں ہوئی تھیں کہ یکایک دکھائی دیے اونکو بنی غسان پس جب دیکھا اونکو مسلمانوں نے پہچانا اونکو اور آواز دی بعض نے بعض کو کہ ای گروہ
مسلمانوں کی تحقیق [illegible] تم [illegible] مسلمانوں نے کہا کہ [illegible] ہم اونسے اور [illegible] اللہ سے امیدوار [illegible] اور
غلبے کی [illegible] اور قصد کیا لوگوں نے اونکی طرف کوچ کرنے کا پس پکار کر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہ صبر کرو تم رحمت کرے
اللہ تمپر اور نہ جلدی کرو تم پس تحقیق ور آئی ہے اوپر تمہارے [illegible] ایسا مکر کرونگا میں اونکے ساتھ کہ اوسکے سبب سے وہ ہلاک ہو جاوینگے ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ وہ کیا مکر ہے ای ابا سلیمان خالد بن الولید نے کہا کہ ای سردار [illegible] اعانت چاہتے ہیں [illegible] اور یہ شمار میں
ہمارے دونے ہیں اور اگر ہم تمام اپنی جماعت سے اونپر اٹھینگے تو یہ بات ہمارے لیے باعث ضعف کی ہوگی اور میں بھیجونگا اونکے مقابلے میں کچھ لوگ
اونمیں سے کہ کام کرینگے وہ اونکی پیچھے [illegible] اور جب پلٹ جاوینگے وہ ہمارے سامنے سے تو ہوگا یہ امر باعث شکست کی [illegible] اور اونکی بڑی [illegible] کا

وضو کیا اور بلند کیا آواز اذان کو ساتھ اذان کے اور نماز صبح کی پڑھائی اونکو ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پس جب فراغت پائی اونہوں نے نماز سے
تو سب کے سب جلدی کی نکلنے اور لڑائی میں خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اور وہ اشعار پڑھتے تھے اور گئے وہ اپنے اسباب کیطرف اور پہنا اپنے ہتھیاروں کو اور
رخصت کیا اپنی ازواج کو اور سوار ہوئے وہ آگے لشکر مسلمانوں کے اور یکجا ہوئے تھے ساتھی اونکے نزدیک اونکے پس سب کے پیچھے جو آئی اونکے پاس وہ ابو عبیدہ بن الجراح
تھی اور تھی ہمراہ اونکے زبیر بن العوام اور اونکے ساتھ اونکی زوجہ اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما تھیں اور ایک جانب میں اونکی عبدالرحمن رضی اللہ عنہ
تھے اور اسما دعا کرتی تھیں اونکی سلامتی کی اور کہتی تھیں کہ اے بھائی میرے جدا ہونا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی سے
وقت اپنے حملہ کرنیکے کرنا تم وہ امر جو وہ کرینگے اور لڑنا تم اوسطرح جسطرح سے وہ لڑیں اور نہ لاحق ہو تمکو اللہ کے کام میں ملامت کسی ملامت کرنیوالے کی
اور رخصت کیا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہل کو اور روانہ ہوئے اور خالد بن الولید اونکے بیچ میں تھے گویا وہ شیر تھے اور گرد اونکے شیر تھے
یہانتک کہ ٹھہرے وہ ساتھ ہمراہیان جبلہ کے پس جب دیکھا بنو غسان نے صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف حالانکہ وہ تھوڑے سے تھے
گمان کیا اونہوں نے کہ وہ بھیجے ہوئے آئے ہیں اونکے پاس طلب صلح اور ترک لڑائی کو اور چلا کر پکارا جبلہ نے اپنی قوم کو اور درخواست کی اونکی اور
اور پکار کر کہا اے غسان کے جلدی کرو تم بجانب دوہی صلیب کے پس تعمیل کیا اونہوں نے اور لیا اونہوں نے سامان لڑائی کو اور بلند کیا صلیبان کو
اور صف بندی کی واسطے لڑائی کے اور بلند ہوا آفتاب اور نیزہ اور تلواریں چمکتی تھیں مثل روشنی آفتاب کے اور چمک خودون کی مثل روشنی آگ کے
تھی اور ٹھہرے وہ بانتظار اس امر کے کہ کیا کام کرتے ہیں صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور جب برابر ہوئیں دونوں جماعتیں نکلا خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے بیچ سے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے کہ اے عبادت کرنیوالو صلیب کے اور کہا نیوالو قربان کے نکلو اور چلو تم
بجانب لڑائی اور نیزہ بازی کی پس جب سنا جبلہ نے کلام خالد بن الولید کا جانا کہ مسلمان بھیجے ہوئے نہیں آئے ہیں بلکہ لڑنے کو آئے ہیں پس نکلا جبلہ
قلب لشکر سے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتا تھا پھر کہا جبلہ نے کہ کون شخص ہے ہمارا پکارنیوالا اور واسطے ہماری لڑائی کے خالد بن الولید نے کہا کہ وہ شخص
میں ہوں پس نکلو تم بجانب میدان لڑائی کے جبلہ نے کہا تحقیق میں نے درست کیا ہے اپنے کاموں کو تمہاری لڑائی کے واسطے اور تم نہیں ہو سزاوار
ہماری ملاقات کے اور قسم ہے حق مسیح کی کہ نہ منظور کرینگے ہم اوس چیز کو جو تم سے چاہیں امان ہو پلٹ جاؤ تم اپنی قوم کیطرف اور آگاہ کرو اونکو اس امر سے کہ
ہم واسطے لڑائی کے ہم کچھ نہیں چاہتے ہیں پس ظاہر کیا اوسکے لیے خالد بن الولید نے تعجب کو اوسکے کلام سے اور کہا کہ اے جبلہ آیا جانتا ہے تو کہ ہم نہیں آئے ہیں
مگر واسطے لڑائی کے پس اگر تم ہماری نسبت یہ کہو گے کہ ہم گروہ قلیل ہیں پس اللہ تعالی مدد اور غلبہ دینے والا ہمارا ہے پس جبلہ نے کہا کہ اے جوان تحقیق غرور اور
فریب کیا تمنے اپنی ذات اور قوم کو ساتھ جو تم ہمسے لڑنے کو آئے ہو خالد بن الولید نے کہا تو ایسا گمان نکر پس قسم ہے خدا کی کہ ہم جدا ہوئے ہیں قسمی
لڑنے کو پھر وہ ہم میں کا تمہارے ایک ہزار کو واسطے کافی ہے اور ہمارے پیچھے ایسی قوم رہ گئی ہے کہ وہ زیادہ خواہشمند ہیں لڑائی کی خواہش ہماری سے
سر دیا اپنی طرف جبلہ نے کہا کہ اے بھائی مخزوم کی تحقیق میں بزرگ جانتا تھا تمکو عقل میں اور قصد کیا تھا میں نے تمہارے مقابلے میں
جلا اور بھیجے دلیروں کو تا ایک سینہ نابین بھی تم سے یہ کلام کہ تم ساٹھ آدمی قصد ہماری لڑائی کا کرتے ہو اور ہم پس غسان اور قوم لخم اور جذام
کے ہیں اور اب ہم حملہ کرتے ہیں تم پر ساٹھ ہزار سے پس نہ باقی رہیگا تم میں کا کوئی شخص اور پکار کر کہا جبلہ نے اپنی قوم سے کہ اے آل غسان
حملہ کرو حملہ کرو پس حملہ کیا ساٹھ ہزار نے ایک ہی ساتھ خالد بن الولید اور اونکے ہمراہیوں پر پس ثابت قدمی کی اونکے مقابلے میں جوانانہ

اور سخت ہوئی لڑائی اونکی بیچ مین پس نہین سُنی جاتی تھی مگر آواز شور غل قوم کی اور پڑنے تلوارین خودون پر یہانتک کہ یقین کیا
ہر مسلمان اور مشرک نے اس امر کا کہ خالد بن الولید اور ہمراہی اونکے نجات پاوینگے قتل سے پس تکبیر کہی مسلمانون نے اور لاحق ہوا اونکو قلق
اور اضطراب اپنے مسلمان بھائیون پر اور بعض اونکے بعض سے یہ کہتے تھے کہ تحقیق خالد بن الولید قریب نفس مین اگئے بنسبت ہمارے ساتھیون کے
اور ہلاک کیا اونکو اور رومی کہتے تھے کہ اگر ہلاک کیا جبلہ نے اس گروہ کو پس لامحالہ ہلاک عرب کا ہمارے ہاتھ سے حاصل ہے اور اسیطرح برابر لڑائی ہوتی رہی
عبادہ بن صامت نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری خالد بن الولید اور زبیر بن العوام اور عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق اور
فضل بن عباس اور ضرار بن الازور اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کی کہ تحقیق دیکھا تھا مین نے ان چھہ شخصون کو کہ ملائے ہوئے تھے
مونڈھے لڑائی مین اور بچاؤ اور نگاہ رکھتے تھے بعض اونمین کے بعض کو اور نہین جدا ہوتے تھے پس کتنے لوگ ایسے تھے کہ باقی رہ گئے بیدون مددگار کے
دائین جانب مین اور کتنے ایسے تھے کہ نیست ہو گئی تھی مدد اونکی بائین جانب کی اور زیادہ کیا تھا لڑائی نے شعلون کو پس کتنے خون تھے کہ
بہنے لگے اور کتنے قرار پکڑنیوالے زین کے جھک گئے اور متوجہ ہوئے دلیر ساتھ دلیرن کے اور چلائے تھے تیرون کو اور نیزہ بازی کی اونہون نے ساتھ نیزہ ہائے بلند کے
اور تنگی مین ڈالا ساتھ تلوارون چمکتی ہوئی کے اور سُن ہو گئے بازو تھک گئے ہاتھ اور آئی کوشش اور گئی سستی اور دست بستگی اور رخنہ دار ہوگئین
ٹھیکریان کودہ دار سردارون کے مونڈھون کی اور جب یہ آگئی اونمین چھ صحابی اور قتل کیا اونکو جلدی سے پس اصل یہ ہے کہ ساتھ اونکے اور کہا
مین نے کہ ہو چکی گی جگہ وہ چیز جو پہنچ گئی اونکو اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی جگہ ہو قیامت ہے
اور تحقیق دی گئی خالد بن الولید کو وہ چیز جسکی وہ تمنا کرتے ہین پس جب گرم ہوئی ہمارے بیچ مین لڑائی پاپیادہ ہو گئے خالد بن الولید
اپنے گھوڑے سے اور پاپیادہ ہو گئے مرقال بن ہاشم اور ہجوم کیا اونپر لوگون نے اور منڈل باندھا گرد اونکے زبیر بن العوام اور فضل بن عباس نے
درانحالیکہ بچاتے تھے اون دونون کو اور فضل بن عباس پکار کر کہتے تھے کہ جلا ہوا ای گروہ کشتون کا اور دور ہو اصحاب رسول سے مین شہسوار نیزہ زن ہون
مین ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون **عبادہ بن صامت نے بیان** کیا ہے کہ قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
کہ مین نے شمار کیا تھا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کی بیس حملے کہ حملہ کرتے تھے وہ خالد بن الولید کیطرف سے اوس لشکر پر جو گرد اونکے تھا پس
مار ڈالتے تھے وہ ہر حملہ مین ایک سوار کو گروہ قوم سے اور سوار ہوئے خالد بن الولید ایک گھوڑے پر سوا اپنے گھوڑے کے اور سوار ہوئے مرقال ایک
گھوڑے پر آیا ان قوم سے اور حملہ کیا اونہون نے مشرکین پر اسطرح سے کہ گویا وہ لڑے نہ تھے اور برابر تمام اوس دن سخت لڑائی لڑتے رہے تا اینکہ
قریب غروب ہوا آفتاب اور تھے وہ مثل شیر حملہ آور کی اور مسلمانون کو سخت قلق تھا اپنے بھائیون پر پس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
شور کر کے کہا مسلمانون سے کہ حملہ کرو برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم مین پس دیکھین ہم کہ ہمارے بھائیون کا کیا حال ہوا کیونکہ بیشبہہ ہلاک ہوئے خالد
بن الولید اور ساتھی اونکے پس سبھون نے اونکا کہنا منظور کیا سوائے ابوسفیان کے پس کہا ابوسفیان نے ابوعبیدہ بن الجراح سے کہ ای سردار
ضرور قوم مسلمانون کو خلاصی حاصل ہوگی اور دیکھو گے تم جو کچھ ہوگا پس نہ التفات کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے جانب کلام ابوسفیان
کی اور بوجہ قلق کے قصد حملہ کا کیا اور رونے لگے پس اوسی حال مین کہ وہ آمادہ تھے حملہ کرنے پر کہ دفعۃً لشکر متنصرہ کا بھاگ نکلا اور آوازین
مسلمانون کی بلند ہوئین ساتھ قول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سے کہ

اور پیچھا ہوئی بعض اونکی بعض کی پاس ایک گروہ منتشرہ کا بھاگا جاتا تھا اسطرح جیسے کہ گویا کسی پکارنے والی نے آسمان سے پکار کر بھگا دیا تھا اونکو
اور آگئی خالد بن الولید اور ساتھی اونکے وسط معرکہ سے درانحالیکہ پیاسے تھی وہ بسبب لاحق ہونی مشقت اور شدت کی پس تحقیق بس لیا تلاش کی
اپنی ساتھیون کی خالد بن الولید نے پس نہ دیکھا اونمین سے مگر بیس مردون کو پس تحقیق وہ پانچ ہزار تھی وہ اپنی منہ پر مارتی تھی اور کہتی تھی کہ ہلاک کیا تو نے
مسلمانون کو اپنی بیٹی ولید کے قتل سے پروردگار عالم کے سامنے تجھکو اس بارے میں کیا عذر ہوگا پس دیکھا انکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
اور پکار کر پوچھا اونسے کہ کیا حال ہے تمہارا ای خالد اونہون نے کہا کہ ای سردار کم کردیا ہمین نے مسلمانون سے چالیس شخص رہ گئے منجملہ اونکی زبیر
بن العوام اور فضل بن عباس اور جابر اور ابو ایوب اور فلان فلان شہسوار ان لوگون میں بہت مجروح ہیں اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور کہا ای خالد میں نے کہا تھا تجسے کہ تمہارا غرور قریب ہے تمہارے ساتھ کچھ نہ کچھ کریگا پھر کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پس کہا اونسے سلامہ بن عوف نے کہ ای سردار ابو تم جلد لڑائی کی
اور تلاش کرو صحابہ کو پس اگر دیکھو گے تم اونکو تو خیر ورنہ لوگ یا تو قید ہوگئی ہیں یا تعاقب کفار کا کیا ہے پس لائی گئیں ابو عبیدہ بن الجراح کی
پاس مشعلین آگ کی اور دیکھی وہ لڑائی کی جگہ میں پس دیکھا اونہون نے کہ بنی غسان سے پانچ ہزار آدمی مارے گئے ہیں اور صحابہ سے دس آدمی
شہید ہوئے ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ احتمال ہے کہ بقیہ صحابہ قید ہیں یا مشرکین کا پیچھا کیا ہے پھر کہا اونہون نے اَللّٰهُمَّ
اَلْطُفْ عَلَيْنَا بِالْفَرَجِ وَلَا تُفْجِعْنَا بِابْنِ عَمِّ نَبِيِّكَ وَلَا بِابْنِ عَمَّةِ الْفَضْلِ پھر کہا اونہون نے
کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم میں سے پیچھا کریگا نشان قوم کا اور دریافت کریگا خبر مسلمانون کی اور ثواب اوسکی مزدوری اوسکی اللہ تعالی
ہوگی پس متوجہ کیا اس امر کو خالد بن الولید نے اور کہا کہ میں ایسا کرونگا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تم اس کام کو نہ کرو کہ تم تھکے اور مشقت اوٹھائی ہوئی
خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی میں ضرور جاؤنگا اونکی تلاش کو پھر بدل لیا خالد بن الولید نے اپنی گھوڑے کو جابر بن جبیر کے گھوڑی سے
جسکا نام سرطال تھا کہ تیز روی میں نہیں ملتا تھا اوسے گرد غبار پس کہا اوسکی گھوڑی کے مالک نے کہ ای ابا سلیمان بشارت ہو تمکو
ساتھ اوس چیز کے کہ خوش کریگی تمکو کہ ایسی گھوڑی پر تم سوار ہوئے ہو کہ جسکی سواری میں آئے احد اور خیبر اور ذات السلاسل اور تبوک
اور یمامہ میں کی ہے اور سوار ہوئے تھے اوسپر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بروز غزوہ حنین کے اور سوار ہوئے تھے اوسپر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
بروز ردہ کے جب کہا تھا اونہون نے کہ لڑونگا میں ساتھ اونکے ہمراہ اپنی ان دونون بیٹون کے پس خوش ہوئی خالد بن الولید اور ڈالدی
اوسکی باگ کو بطلب تعاقب قوم کے اور تفتیش کی اونکی ایک جماعت نے مسلمانون سے پس بہت دور نہیں چلی تھی خالد بن الولید کہ دفعۃً سنی اونہون نے
آواز تہلیل اور تکبیر کی پس جواب دیا خالد بن الولید نے مثل اوسکی پس آئی قوم خالد بن الولید کیطرف کہ آگے اونکی زبیر بن العوام اور فضل بن
عباس اور ربیعہ بن عامر تھی پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اونکی طرف مرحبا کہا اونسے اور تعظیم کی اونکی اور سلام کیا اونپر اور کہا فضل
بن عباس سے کہ ای ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا حال تھا تمہارا اونہون نے کہا کہ ای ابا سلیمان شکست دی اللہ تعالی نے مشرکین کو
اور پھیردیا اونکو اور اونکے پیچھے پس تعاقب کیا ہم نے اونکا اور یہ امر اسوجہ سے ہمنے کیا تھا کہ کچھ لوگ ہم میں سے قید ہوگئی ہیں پس اصیل کی ہمنے اونکی رہائی کی
پس نہ دیکھا ہمنے اونکو اور بیشک وہ مارڈالے گئی ہیں خالد بن الولید نے کہا کہ قوم ضرور قید ہیں میں ہی سے زبیر بن العوام نے اونسے پوچھا کہ اونکو قید کیا حال

مسلمانون نے مضمون خط کو سنکر کیا انہون نے ساتھ آواز بلند کے بنظر شوق کے بحال مسلمانون کے اور سب سے زیادہ عبدالرحمن بن عوف الزہری رو دئے اور کہا کہ اے
امیر المومنین بھیجو تم ہمکو واسطے اسکے کہ ہم لوگ جب ملک شام مین جاوینگے تو مضبوط کریگا اللہ تعالیٰ پشت مسلمانون کو پس قسم ہے خدا کی کہ مین نہین مالک ہون
مگر اپنی جان اور مال کا اور نہین بخل کرونگا مین اسکے ساتھ مسلمانون پر پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کلام عبدالرحمن کا اور دیکھا شفقت اور
بیصبری مسلمانون کی اونکے بھائیون پر آگے میری پاس اور کہا کہ ای بیٹے قرط کون شخص سردار ہے رومیون کا ہے پس کہا مین نے پانچ ہزار تھے ایک اونمین کا
بھانجا ہرقل بادشاہ کا اور نام اوسکا توریہ ہے اور دریجان اور رقناطر اور جرجیر اور صلیبان ان چارون کی تحت حکم صلیب باہان کی ہے اور رجحکم ان کے
اونپر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر پڑھا اس آیت کو یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ آخر تک پس کہا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے اس معاملہ مین کیا مشورہ دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تعالیٰ تمپر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ بشارت ہو تمکو رحمت کرے اللہ تمپر واسطے کہ اس معاملہ مین ہوگی
نشانی قدرت کی اللہ تعالیٰ کیطرف سے کہ آزمایش کریگا وہ آدمیون اپنے بندون کی تاکہ دیکھے وہ اونکی کامون کو پس جو شخص صبر کریگا اور امید ثواب کی رکھیگا اللہ تعالیٰ
کیطرف سے پس لکھا جاویگا اللہ تعالیٰ کی نزدیک صابرین مین اور جو شخص ٹلیگا اور سستی کریگا پیچھے پھریگا امر بیا ہے اور جان لو تم کہ یہ وہ لڑائی ہے جسکا حال پہلے بیان
فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہمیشہ ذکر اوسکا باقی رہیگا اور یہ فتنہ ہلاک کرنیوالا اور برا ہے پس کہا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہ یہ لڑائی
کسپر ہوگی کہ یہ بیٹے میری بھائی کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ ای چچا اوس شخص پر ہوگی جسنے کفر کیا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور عبادت کی صلیب کی
اور قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ کیواسطے بیٹے کو پس اعتماد کرو تم ساتھ مدد اللہ کی اور بھروسا کرو تم اوسپر پھر کہا کہ ای امیر المومنین لکھو تم خط ابو عبیدہ بن الجراح
اور نیکو خواہی کرو اونکے دل کی پس قریب ہے کہ تیار ہونگے وہ ایک بڑی معاملہ مین پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے ان الفاظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ
وَالْاَنْصَارِ وَالْمُجَاہِدِیْنَ بن سدہم عَلَیْکُمْ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبَعْدُ فَقَدْ قَرَأْتُ کِتَابَکَ وَفَہِمْتُہٗ وَسَاُمِدُّکُمْ بِالْاَمْدَادِ وَاِنْ کَانَ
مَدَدُ اللّٰہِ وَالنَّصْرُ مِنْہُ خَیْرٌ لَّکُمْ وَاعْلَمُوْا اَنَّہٗ لَیْسَ بِالْجَمْعِ الْکَثِیْرِ ہُزِمَ الْیَسِیْرُ وَاِنَّمَا ہُوَ بِمَا
یُنْزِلُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنَ النَّصْرِ وَاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ وَلَنْ تُغْنِیَ عَنْکُمْ فِئَتُکُمْ شَیْئًا وَّلَوْ کَثُرَتْ
وَرُبَّمَا یَنْصُرُ اللّٰہُ تَعَالَی الْعِصَابَۃَ الْقَلِیْلَ عَدَدُہَا عَلَی الْکَثِیْرَۃِ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَقَالَ اللّٰہُ
تَعَالٰی فَمِنْہُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ الْاٰیَۃَ فَطُوْبٰی لِلشُّہَدَآءِ وَلِمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ فَالْقَ
الْعَدُوَّ وَمَنْ مَّعَکَ وَتَاَسَّ بِمَنْ صُرِعَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا عَجَزُوْا عَنْ
عَدُوِّہِمْ فِیْ مَوْطِنٍ مِّنْ مَّوَاطِنِہِمْ حَتّٰی قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَمْ یَہَابُوْا لِقَآءَ
الْمَوْتِ فِیْ جَنْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا وَہَنَ بَعْدَہُمْ مَّنْ بَقِیَ مِنْ اِخْوَانِہِمْ وَلٰکِنْ تَاَسَّوْا بِہِمْ
وَجَاہَدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِہَادِہٖ وَقَدْ اَثْنَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی قَوْمٍ بِصَبْرِہِمْ
فَقَالَ تَعَالٰی وَکَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ قٰتَلَ مَعَہٗ رِبِّیُّوْنَ کَثِیْرٌ وَاِذَا وَرَدَ عَلَیْکَ کِتَابِیْ ہٰذَا

سوای تمہارے کسی کو نہ مخصوص ہو تو میں اوسپر بہت ملامت اور غصہ کرتا اور بیان کیا اونہی حال سختی اور تنگی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور صدیق رضی اللہ عنہ کا پھر کہا کہ اے حفصہؓ آیا نہیں جانتی کہ تھے وہ دونوں میرے ساتھی اور سردار یہ وہ ایک راہ کو اور میں چاہتا ہوں
کہ اونکے طریقہ کی موافقت میں رفاقت کروں پھر کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اگر عمر رضی اللہ عنہ نے تمہارے واسطے دعا کی ہی تو پہنچ گئے تم
قبولیت دعا کو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا عبداللہ نے قسم ہے خدا کی اے امیر المومنینؓ کہ جو فضائل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آپ نے ذکر کیے ہیں
میں اونکو جانتا ہوں لیکن میں اوسکے سوا آپ کی دعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کی دعا چاہتا ہوں خصوصاً نزدیک
قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس اوٹھایا حضرت علیؓ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حضرت عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت
امام حسینؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے اور بیٹھی تھیں اونکے پاس حضرت حفصہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما پھر پڑھا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے اس دعا کو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَقَرَّبُ اِلَیْكَ بِھٰذَا الرَّسُوْلِ الْمُجْتَبٰی وَالنَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی الَّذِیْ
تَوَسَّلَ بِهٖ اٰدَمُ فَاَجَبْتَ دَعْوَتَهٗ وَغَفَرْتَ خَطِیْئَتَهٗ اِلَّا سَهَّلْتَ عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ طَرِیْقَهٗ وَطَوَیْتَ لَهُ الْبَعِیْدَ
وَاَیَّدْتَ اَصْحَابَ نَبِیِّكَ بِنَصْرِكَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اور آمین کہی حضار نے حضرت علیؓ کی دعا پر پس کہا
حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ روانہ ہوای بیٹے قرط کے پس تحقیق اللہ تعالی نہ پھیریگا دعای علیؓ اور عمرؓ اور عباسؓ اور حسنؓ اور حسینؓ اور
ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالانکہ وسیلہ اختیار کیا ہے ہمنے اوسکی طرف ساتھ بزرگترین خلائق کے عبداللہؓ نے بیان کیا ہے
کہ نکلکر باہر آیا میں حجرۂ شریف سے اور میں خوش تھا اور سوار ہوا میں اپنی اوٹنی پر اور دوڑایا میں اوسکو دشت بے آب گیاہ میں بعد نماز
عصر کے اوسی دن کہ جس روز میں مدینہ طیبہ میں داخل ہوا تھا اور میں نگاہ رکھتا تھا قطع راہ کو پس جب ملی تاریکی اور آئی رات ڈھیلی کردی
میں نے باگ اوٹنی کی پس جانا میں نے کہ وہ مجکو لیے ہوئے اوڑتی ہے اور اسیطرح میں تین دن برابر چلتا رہا پس جب ہوا وقت عصر کا تیسرے دن
قریب ہوا میں یرموک کے اور سنا میں نے شور اذان اور تکبیر مسلمانوں کا پس قصد کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے خیمہ کا اور
بٹھایا میں نے اپنی اوٹنی کو اور اوترا میں اوسکی پالان سے اور سلام کیا میں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور مسلمانوں کو پس جواب
سلام کا دیا اونہوں نے مجکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں تعجب کرتا ہوں تمہارے جلد جانے اور پھر آنے سے حالانکہ رستہ دور ہے
اور جسوقت سے کہ تم ہمسے جدا ہوے دس دن گذرے ہیں پس آگاہ کیا میں نے اونکو کیفیت دعای حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ سچے ہو تم اونکی دعا نہیں پھیری جاتی ہے پھر پڑھکر سنایا اونہوں نے خط مسلمانوں کو پس خوش ہوے
دل اونکے اور کہا اونہوں نے کہ ہم میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ نہ چاہتا ہو شہادت کو پس اللہ تعالی ہے بخادے ہمکو مرتبہ شہادت پر واقدی
رحمہ اللہ نے عمرو بن العلا اور اونہوں نے ایک مرد ثقہ سے روایت کی ہے کہ کہا اوس مرد نے کہ جسوقت آئے عبداللہ بن قرط
ہمارے لشکر میں کہ دفعۃً سنا ہمنے آوازیں ڈرانیوالی کو پس دوڑے ہم آوازوں کیطرف کہ اوسیوقت دیکھا ہمنے قوم میں کو صنعا
اور زبید اور بجیلہ اور بلادیمن اور علاقہ اور دی جبلہ اور حنا جر اور تجوہ اور حضر موت سے کہ آئے تھے واسطے
جہاد کے تعداد اونکی چھ ہزار تھی اور سپہ سالار اونکا جابر بن خویلد الربعی تھے پس سلام کیا ہمنے اونکو اور مرحبا کہا اور نسبت اونہیں آئی تھی

تاریکی رات کی تا اینکہ آئی ایک ہزار سوار اہل مکہ معظمہ اور طائف سے اور اونکے سردار سعید بن عامر رضی تھے کہ بنایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
اونکے واسطے نشان فوج کا اور وصیت کی اور کہا تھا اونسے کہ اے سعید میں نے سردار مقرر کیا تمکو اس لشکر پر اور نہیں ہو تم بہتر اونسے مگر یہ کہ
ہو جاؤ تم زیادہ ڈرنیوالے اور پرہیزگار اونسے پس جب روانہ ہو تم تو نرمی کرو اونکے ساتھ اور نہ دشنام دو اور نا خوش دلی کرو تم
اونکے سامنے اور نہ ناچیز جانو تم اونکے چھوٹے کو اور نہ برگزیدہ کرو تم اونکے قوی کو ضعیف پر اور نہ تبعیت کرو تم اپنے خواہش نفس کی اور
اور پرہیز کرو تم اونکے ساتھ راہ چلنے جنگل میں اور چلو اونکو لیکر راہ آسان میں اور نہ لاؤ تم اونکو سخت راہ پر اور اللہ خلیفہ ہے تمپر اور تمہارے
ساتھیوں پر پس کہا سعید رضی نے کہ اے امیر المومنین آپنے مجکو ایسی وصیت کی ہے کہ اگر عمل کرونگا میں اوسپر تو ہو جاونگا نجات پانیوالوں سے
پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے سعید رضی یاد رکھو تم وصیت اپنے امام کی اور جب پہنچو تم ابو عبیدہ رضی بن الجراح کے پاس اور ملاقی اور
مقابل ہو تم اوس لشکر سے کہ نہ ملاقی ہوگے کبھی مثل اوسکے اور دشوار ہووے تمپر معاملہ اوسکا پس لکھو تم امیر المومنین کو تاکہ بھیجیں وہ مجکو
تمہارے پاس پس یکجا ہونگا میں اور تم اور جو میرے ساتھ ہونگے مہاجرین سے پس الٹ دیوینگے ہم زمین شام کو اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور رخصت کیا سعید کو اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ جب دور پہنچا میں مدینہ طیبہ سے چلا میں
تبوک کی راہ پر اور کہا میں نے کہ جا ملونگا میں مسلمانوں کو لیکر بصری میں پس ٹھہرا میں تبوک میں اور وہ مقام مسلمانوں میں
داخل تھا اور اوسکے پیچھے جندل تھا جسکو عیاض بن غانم نے فتح کیا تھا اور کوچ کیا میں نے بارادہ جابیہ اور چھوڑ دیا میں نے شاہراہ کو
میں خوفناک تھا مسلمانوں کو واسطے دشمن سے اور تھا یہ معاملہ میری روانگی کا بسبب توفیق اور لطف اللہ تعالی کے پس پیش آئی راہ مشکل
مجکو گویا کہ میں نہیں چلا تھا اوس راہ میں ایک ساعت کبھی پس متحیر ہوا میں اور یکجا ہوئے مسلمان میرے پاس اور میں پڑھتا تھا
لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم پس لگے ایسے میں مسلمان اور نہیں پہچانا میں نے کسیکو اپنے کام میں پس چلا میں دو دن دو راتیں اور تھا
لوگوں کو چلنے کیواسطے اور لوگ مجھسے سوال کرتے تھے اور میں اونسے یہ کہتا تھا کہ میں راہ پر ہوں پس جب سوال اون ہوا ظاہر ہوا ہمکو
ایک بڑا پہاڑ پس دیکھا میں نے اوسکی طرف اور نہیں پہچانتا تھا میں اوسکو اور کہا میں نے اپنے دل میں کہ قریب نفس میں آیا کیا کیا تو نے مسلمانوں
سے اور اپنے ساتھ اور میں کہتا تھا کہ یہ پہاڑ بعلبک کا ہوگا اور دیکھا تھا میں نے پہاڑ کو آغاز دن میں پس نہیں پہونچے اوسکے پاس ہم مگر
اوس وقت کہ رات آگئی پس جب پہنچے ہم ایک گانوں میں اور آگے آیا ہمارے ایک بڑا جنگل جسمیں بہت سے درخت وغیرہ تھے پس کہا میں نے
اپنے ساتھیوں سے کہ بشارت ہو تمکو کہ یہ درخت ملک شام کے ہیں اور اوسوقت ایک جنگل متوحش پیش آیا جسمیں راہ نہ تھی پس شکایت کی اوسکی
مسلمانوں نے اوس میں اور اکثر لوگ پیدل تھے اور اوٹھائے تھے بعض اونکے بعض کو اور ایک دوسرے کے پیچھے تھے گھوڑوں اور اونٹوں کی
پیٹھوں پر پس کہا مسلمانوں نے کہ ہم جانتے ہیں اے سعید کہ تمنے خطا کی چلنے میں ہمارے ساتھ پس تھوڑی راحت دو ہمکو اس جنگل میں کہ
تھک گئے ہیں سعید نے کہا کہ قبول کیا میں نے اس امر کو اور تھا جنگل میں ایک چشمہ جسمیں بہت پانی تھا پس اوترے مسلمان اوس مقام میں
اور پانی پیا اوس چشمہ سے اور پانی پلایا اپنے گھوڑوں اور اونٹوں کو اور نماز پڑھی اور چرایا گھوڑوں اور اونٹوں کو درختوں کے پتوں سے
اور سو رہے لوگ اور بعضے نماز پڑھتے تھے اور بعضے اپنے پروردگار سے دعا مانگتے تھے اور میں بیٹھا تھا پس سو گیا میں اور دیکھا میں نے خواب میں کہ

گویا مین ایک باغ سبز اور سہری مین ہون جسمین درخت اور پھل بہت ہین اور مین اوسکے پھل کھاتا ہون اور اوسکی نہرون کا پانی پیتا ہون اور پھرتا تھا مین چل اور پھرتا تھا مین اپنے ساتھیون کو اور وہ کھاتی تھی اور مین اوسمین خوش تھا کہ دفعتہ نکلا میری طرف اوس اون درختون سے ایک بڑا شیر پس دیکھا اوسنے میری منہ کیطرف اور قصد ناگہان ور آنیکا کیا مجھپر اور مین خوفناک تھا کہ اوسیوقت نکلا اوس شیر پر درد اور بڑی پس گرادیا اوس دونون نے زمین پر اوسکو پس سنا مین نے اوس سے ایک بڑی آواز کو پس متنبہ اور بیدار ہوگیا مین خواب سے اور میٹھائی پھلون کی میری منہ مین تھی پس تعبیر کی اوسکی مین نے کہ یہ مال غنیمت ہوگا کہ حاصل کرینگے مسلمان اوسکو اور مین بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا تھا کہ دفعتہ سنا مین نے آواز دینے والے غیب کو کہ پکارتا تھا جنگل مین اور اشعار تقویت اور بشارت دہی کے پڑھتا تھا سعید رض نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مین نے اشعار ہاتف اور اوسکی بشارت دہی کو مسلمانون کے واسطے در باب حصول مال غنیمت کے سجدہ شکر اللہ تعالی کا ادا کیا مین نے اور بیدار ہوے مسلمان بسبب آواز ہاتف کی پس یاد رکھا مین نے ایک شعر کو اور یاد رکھا شاخ چے صعن کا ہی نے تین شعرون کو اور پھر کہ سنایا اونہون نے مجھکو اور خوش ہوے مسلمان کلام ہاتف کا سنکر اور خوش ہوے دل اونکی واسطے حصول غنیمت کی اور اونکو مسلمانون نے بعد پڑھنی نماز صبح کی اوس طرف جنگل کا دو فرسخ تھا پس دیکھا مین نے اوسکو اور تحقیق کیا تو وہ جبل رقیم تھا پس جب دیکھا اور پہچانا مین نے اوسکو تکبیر کہی مین نے اور تکبیر کہی مسلمانون نے میری تکبیر کہنے سے اور کہا اونہون نے مجھسے کہ کیا چیز دیکھی ہے تمنے اے بیٹے عامر کے مین نے کہا کہ نزدیک ہو پہنچے ہم شام کے شہرون کو کہ یہ جبل رقیم ہے اور اکثر ہمارے ہمسیر جاہل تھے اور کہا اونہون نے کہ اے سعید رقیم کیا چیز ہے پس کہا مین نے کہ یہ اس پہاڑ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا اور آیا مین مسلمانون کو لیکر غار کیطرف پس نماز پڑھی مسلمانون نے اوسمین اور روانہ ہوے ہم تا اینکہ پہنچے ہم شہر عمان مین سعید نے بیان کیا ہے کہ تجاوز کیا مین نے راہ سے ایک گانون کی طرف جسکا نام انجاب تھا پس دیکھا مین نے گانون والون کو کہ وہ نکلی تھی گانون سے مع لڑکے بالون کے گویا کہ وہ چھوڑنی والی تھی گانون کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اونکو حملہ کیا اونپر بدون اسکے کہ حکم دون مین اونکو حملہ کرنیکا پس قید کرلیا اونہون نے بعضون کو اور پھیری قوم گانون کی طرف اور تھی اوسمین ایک شہر پناہ مضبوط پس پناہ لی اونہون نے اوسمین پس نزدیک گیا مین شہر پناہ کی اور پکار کر کہا مین نے اون لوگون سے جو اوسمین تھی کہ سختی ہو تمپر کیا حال ہے تمہارا جو نکلی جاتی ہو تم اپنی گانون سے پس قریب آیا میرے ایک گانون والا اونمین اور کہا اوسنے کہ اے عرب ہم نکلے جاتی تھی اپنی گانون سے پس ڈر گئی ہم تمسے اور سبب ہمارے جانیکا یہ تھا کہ حاکم عمان نے پیام بھیجا تھا ہمارے پاس اور حکم کیا تھا کہ روانہ ہو وین ہم اوسکے پاس تا کہ ہو جاوین ہم اوسکی حمایت مین آیا ہو سکتا ہے تمسے اے گروہ عرب کہ ہم تمہاری فرمانبرداری اور امان مین رہین پس کہا مین نے کہ ہان ہمکو منظور ہے پس واقع ہوئی صلح ہمارے اونکے بیچ مین دس ہزار درہم پر اور لکھدی مین نے اونکو دستاویز صلح کی پس جب قصد کیا مینے چلنے کا کہا دہقان نے تحقیق امیر یا اور بیدار کردیا تمنے ہمکو اے گروہ عرب اور ڈرتی ہین ہم اپنی قوم سے اور جان لو تم اس امر کو کہ تقیطیا حاکم عمان کی طرف سے ضرور تمکو سختی پہنچیگی پس اگر غنیمت ہو تم اوسپر تو ہوگی فتح ہمکو اور تمکو پس کہا مین نے اوس سے کہ کیونکر فتح پاوین گے ہم اوسپر اونہون نے کہا کہ ملک باہان ارمنی نے کہلا بھیجا ہے اوسکو پاس یہ کہ کوچ کرے وہ بجانب کنارے دریا کی قیساریہ کو تا کہ ہو وے ساتھ قسطنطین بیٹے ہرقل بادشاہ کی یکجا اور موافق پس اگر غنیمت ہو تم اوسپر تو ہوگی وہ فتح بڑی غنیمت مین نے کہا کہ کستقدر اوسکا لشکر ہے

اونہو نے کہا کہ پانچہزار ہتھیار بند ہین و لیکن ڈر آتا ہے تمہارا خوف اونکے دلون مین پس وہ نہ شکار ہونگے پس کہا سعید نے مسلمانون سے کہ کیا مشورہ دیتے ہو تم اس بات مین عمان اور اوسکی غنیمت کی بابت مین مسلمانون نے کہا کرو تم جو چاہتے ہو پس اگر لڑائی کرو گے تم اوس سے تو ہوگا یہ امر بہتر واسطے مسلمانون کے اور باعث سستی اور ضعف مشرکین کا سعید بن زید نے بیان کیا ہے کہا مین نے گانون والون سے کہ وہ قوم کس راہ پر آوینگے اونہون نے کہا اسی راہ پر اور بتایا ہمکو راہ حوران کی پس چلے ہم طرف ایک بڑی جنگل کے پس پوشیدہ رہے ہم اوس مین ایک دن ایک رات پس جب صبح کی ہم نے کہا مین نے کہ ای گروہ مسلمانون کے وہ امر جسکے واسطے بھیجا ہے ہمکو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے یعنی کمک ابو عبیدہ بن الجراح کی بہتر اور بزرگتر ہے ہماری اس مقام کی ٹھہرنے سے پس نکلو اور چلو تم رحمت کرے اللہ تم پر تاکہ کمک کرین ہم اصحاب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور جس وقت پہونچینگے ہم قریب مسلمانون کی جماعت سات ہزار سے ضرور کی تو ہوگا یہ امر باعث سستی اور ذلت مشرکین کا پس کہا مسلمانون نے اے سعید عامر کہ ہماری دلون کو یقین حصول غنیمت کا ہے پس نہ محروم کرو تم ہمکو اوس سے پس مسلمان اسی حال مین تھے کہ دفعۃً قریب پہونچی اونکے ایک قوم جو بالون کے بُنے ہوے کپڑے پہنے تھی اور اونکے ہاتھون مین صلیبان تھین اور ہنڈیا لٹکتی ہوئی تھی اپنے سرون کو پس گھیر لیا مسلمان اور لیکیا اونکو اور لا کھڑا کیا سامنے سعید کے پس کہا سعید نے اونسے کہ تم کون ہو اور تھا اونمین ایک بڑا بوڑھا پس کہا اوسنے کہ ہم لوگ راہب ہین دیرون مین رہتے ہین ارادہ کیا تھا ہم نے بادشاہ کے بیٹے قسطنطین کے پاس جانیکا تاکہ دعا کرین ہم واسطے اوسکے غلبے لشکرون کی پس سعید نے کہا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ پس تمہارے پیچھے کیا خبر ہے اونہون نے کہا ہمارے پیچھے

اور نہیں ہے پکار منکرون کی مگر سب بھٹکتی ہوئی ۱۲

حاکم عمان کا ساتھ جمعیت پانچہزار ہتھیار بند کے ہے پیچھے واسطے نصرانیت اور بہادر عبادت کرنیوالے صلیب کے ہے پس کہا مسلمانون نے اللهم اجعلهم غنيمة لنا پھر کہا سعید بن عامر نے اوس راہب سے جس سے گفتگو کی تھی کہ ای بوڑھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

یا اللہ کر تو انکو غنیمت ہمارے واسطے ۱۲

ہمیں فرمایا تھا کہ نہ تعرض کرین ہم اون راہبون سے جنہون نے قید کیا ہے اپنی ذات کو اپنی جگہ پر اور اگر نہ ڈر ہوتا دغا کا تو ہم چھوڑ دیتے ہم تمہاری راہ کو پھر حکم کیا سعید نے اونکی مشکین باندھنے کا اونکے زنارون سے پس وہ اسی حال مین تھے کہ دفعۃً دکھائی دیا اور قریب پہونچا سر کا لشکر حاکم عمان کا پس جب نزدیک ہوے وہ مسلمانون کے حملہ کیا اونہون نے مسلمانون پر اور مسلمان اوس وقت مسلح لڑائی سے درستی تھے مگر یہ کہ بلند کیا اونہون نے اپنی آوازون کو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور کھینچ لین تلوارون کو پس مار ڈالا اونکے لوگون کو اور خبر دی گئی حاکم کو پس جب دیکھا اوسنے مسلمانون کے کام کو لڑائی مین حکم کیا اوسنے اپنے ساتھیون کو حملہ کرنیکا پس بڑھایا اوسنے کمانون کو اور بڑھایا قنطاریات کو اور کھینچ لیا تلوارون کو اور حملہ کیا مسلمانون پر اور حملہ کیا مسلمانون نے اونپر اور سخت لڑائی لڑے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے مسلمانون کو کہ وہ مار ڈالتے تھے رومیون کو اور کر دیتے تھے اونکو مثل بکری کی پس دیکھا نقیفلا نے مسلمانون کی لڑائی کو اور بھاگ نکلا وہ اور پیچھا کیا اوسکا مسلمانون نے اور بعض مسلمان مشغول ہوے اور لیا کچھ غنیمت مین سے اور بعض مسلمان قیدیون کی نگاہبانی کرتے تھے اور نقیفلا بھاگتا جاتا تھا پس ٹھہر گیا وہ تاکہ بچا رہے اوس سے بھاگتے ہوے لوگ کہ دفعۃً پہونچا اور قریب ہوا اونکے پیچھے سے دوڑتا ہوا ایک گروہ سوارون کا اور تحقیق راست کیا تھا اونہون نے نیزون کو اور وہ قریب ایک ہزار سوار کے اور پیشرو اونکے دو مرد تھے مثل دو شیر کے تھی پس تامل کیا مین نے اونکو دونون مین تو ایک [illegible]

دوسرے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما تھے پس جب دیکھا رومیوں نے اونکی طرف پھیری اپنی پشتوں پر پس حملہ کیا زبیر بن العوام نے بطریق پر
اور نیزہ مارا اوسکے اور اولٹ کر گرا دیا اوسکو زین سے زمین پر اور جلدی بھیجا اللہ تعالی نے اوسکی روح کو آگ کیطرف اور فضل بن عباس رضی اللہ
عنہما اوندھا گرا دیتے تھے شہسواران کو یہانتک کہ مار ڈالا اونہوں نے اونکی جماعت سے بہتوں کو اور پکار کر کہا زبیر بن العوام نے کہ اے
گروہ مسلمانوں کے پکڑ لو اور قید کر لو تم قوم کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر کہ ہم قریب کرینگے اونکے سبب سے اپنے دشمن کے ساتھ راوی نے
بیان کیا ہے کہ پہونچے ہمراہی سعید کے اوس جگہ پس دیکھا اونہوں نے طرف معرکہ کی پس تحقیق دیکھا اونہوں نے رومیوں کو
کہ آپس میں لڑ رہے ہیں اور بعض اونکے بعض کو قتل کر رہے ہیں پس جب نزدیک ہوئے اونسے سنا اونہوں نے آواز تکبیر اور تہلیل کو پس داخل ہوئے
سعید غبار میں پس آئے طرف فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ کہتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا بیٹا ہوں پس
نزدیک ہو گئے سعید اونکے اور کہا کہ واسطے اللہ کے ہے نیکوکاری تمہاری اے فضل رضی اللہ عنہ کون تمہارے ساتھ ہیں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فضل نے
کہا کہ میرے ساتھ زبیر بن العوام ہیں سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ نہیں چھوٹ گیا قوم سے کوئی شخص مگر یہ کہ مارا گیا
اور گرفتار ہوا تھا اور حاصل کیا مسلمانوں نے بڑے مال غنیمت کو اور سلام کیا بعضوں نے بعض کو پس آئے زبیر بن العوام سعید کے
سامنے اور کہا کہ اے ابن عامر کس چیز نے روک رکھا تھا تمکو چلنے سے تا اینکہ پایا ہمنے تمکو اس مقام میں حالانکہ آئے تھے سالم بن نوفل
العدوی اور آگاہ کیا تھا اونہوں نے ہمکو تمہاری روانگی سے ہماری طرف کو پس بڑے ہوئے گمان مسلمانوں کے تمہاری نسبت پس بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ہمکو کہ تاخت و تاراج کریں ہم عمان کو پس پہنچے ہم تمہارے پاس پس شکر ہے اللہ کا سلامتی پر پھر
حکم کیا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ نے جدا کرنے سروں کا اور اوٹھا لیا سروں کو عرب نے نیزوں کی نوکوں پر اور تھی سب چار ہزار
اور قیدی ایک ہزار اور چھوڑ دیا سعید بن عامر نے راہبوں کو اور روانہ ہوئے مسلمان تا اینکہ پہونچے وہ قریب لشکر مسلمانوں
کے اور بلند کیا اپنی آوازوں کو ساتھ تکبیر اور تہلیل کی اور جواب دیا اونکو ساتھ تہلیل اور تکبیر کے لشکر نے پس اپنی جگہ سے نکلے یہ لوگ
رومیوں کو اور دیکھا اونہوں نے آٹھ ہزار مسلمانوں کو اور سروں کو نیزوں کی نوکوں پر پس متحیر ہو گئے وہ اس حال کو دیکھنے سے اور سلام کیا
مسلمانوں نے سعید بن عامر رضی اللہ عنہ پر اور بیان کیا مسلمانوں نے حال شامل ہے حمد واللہ تعالی اور حاصل ہوئے غنیمت رومیوں کا
ابو عبیدہ بن الجراح سے پس سجدہ شکر ادا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم کیا نسبت ایکہزار رومیوں کے پس ماری گئیں گردنیں
اونکی قسطنطین بن سوید نے بیان کیا ہے کہ نہیں معلوم کیا ہمنے کسی لشکر رومی کو کہ نہیں بچ رہا اوس سے کوئی شخص مگر لشکر عمان کو
اور زبیر بن العوام نے لیا تھا اونمیں سے ایک غلام پس ٹھہرا وہ اونکے نزدیک تین دن اور بھاگ گیا بجانب لشکر باہان کے
اور ملال ہوا زبیر بن العوام کو اوسکے چلے جانے سے پس بعد ختم ہونے لڑائی کے ہاتھ آیا وہ ایک بار مسلمانوں کے پس دیکھا اوسکو زبیر نے
اور پہچانا اوسکو اور مطالبہ کیا اوسکا پس منع کیا اوس شخص نے اونکو پس جھگڑتے ہوئے آئے وہ دونوں پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
پس حاکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکی نسبت واسطے زبیر کے پس لیا اوسکو زبیر نے اور تھا وہ زبیر کے ساتھ یہانتک کہ ہجرت کی اونہوں نے
مدینہ طیبہ کو اور مرتد ہو گیا مسلمانوں کے سبب اونکے جا کر اونکے پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب گرفتار ہو گئے

پانچ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رنج ہوا اونکی گم ہونے سے صحابہ کو اور سب سے زیادہ ابو عبیدہ بن الجراح کو رنج تھا اور وہ روتے تھے اور
عاجزی اور دعا کرتے تھے قیدیوں کی رہائی کیواسطے اور پانچوں قیدیوں کا یہ حال گذرا کہ جب لائے گئے باہان ملعون کے سامنے پس جب دیکھا اوسنے
اونکو ناچیز جانا اونکی حال کو اور پوچھا جبلہ سے کہ یہ کون ہیں اوسنے کہا کہ یہ لوگ کمینے لشکر مسلمانوں کے ہیں اور تھے وہ ساٹھ آدمی کہ مارڈالا
ہمنے اکثر اونمیں سے اور گرفتار کیا ہمنے ان پانچ کو اور نہیں باقی رہا اونکے لشکر میں کوئی ایسا شخص کہ ڈریں ہم اوسکے فریب کاری سے
مگر ایک شخص کہ وہی ثابت قدم رکھتا ہے اونکو اور ہر ایک اوس سے ڈرتا ہے اوسنے فتح کیا ہے ارکہ اور تدمر اور حوران اور بصرے اور دمشق اور
وہی ہے جسنے توڑ دیا تھا لشکر اجنادین کو اور تعاقب کیا تھا توما اور ہربیس کا مرج الدیباج تک اور مارڈالا تھا اون دونوں کو اور پکڑ لیا تھا
ہرقل بادشاہ کی بیٹی کو پس جب باہان نے یہ حال سنا تھا اوسنے کہا ضرور ہے مجھکو کہ کوئی حیلہ اور مکر کروں میں اوسکے ساتھ کہ یہانتک بلاؤں میں اوسکو
اپنے پاس اور مارڈالوں اوسکو ساتھ ان پانچوں کے پھر بلایا اوسنے ایک مرد رومی کو جسکا نام جرجہ اور وہ حکیم دانا اور زبان عرب میں فصیح تھا
اور کہا اوس سے کہ اے جرجہ جا تو ان عرب کے پاس اور کہہ تو اونسے کہ بھیجیں وہ ہمارے پاس ایک ایلچی کو اور وہ ایلچی خالد بن الولید ہوں پس سوار ہوا
جرجہ اور روانہ ہوا بجانب مسلمانوں کے پس ملاقی ہوے خالد بن الولید اوس سے اور کہا کس واسطے تو آیا ہے اوسنے کہا کہ بادشاہ نے مجھکو تمہارے پاس
بھیجا ہے اور کہا ہے کہ بھیجو تم اپنی جماعت سے ایک شخص کو شاید کہ اللہ تعالی بچاوے ہماری اور تمہاری خونوں کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ میں خود
ایلچی ہو کر جاؤنگا اور ٹھہرایا اونہوں نے ایلچی روم کو اور بیان کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے یہ کہ میں باہان کے پاس جانیکا ارادہ رکھتا ہوں
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ جاؤ تم سلامت رکھے اللہ تعالی تمکو پس شاید کہ اللہ تعالی ہدایت دیوے اونکو یا ایک گروہ کو اونمیں سے تمہارے
ہاتھوں پر اور گردن نہیں اور منظور کریں وہ صلح اور ادا جزیہ کو اور بچا لیجاویں خون تمہارے ہاتھوں پر پس بچانا خونوں اہل اسلام کا دوست
ہے اللہ کے نزدیک سب کاموں سے کہا خالد بن الولید نے کہ میں طالب ہوں اعانت اور تائید کا اللہ تعالی سے پھر گئے وہ اپنے خیمے کی طرف اور پہنا اونہوں
حجازی موزوں کو اور سیاہ عمامہ سر پر باندھا اور مضبوط کیا اپنی کمر کو ساتھ پٹکے چرمے کے جسمیں کڑیاں چاندی کی تھیں اور لٹکایا ایک تلوار
یمن کی جو مسیلمہ ملعون کی تھی اور حکم کیا اپنے غلام ہمام کو کہ لیوے وہ اپنے ساتھ قبہ سرخ اونکا جو طائف کے چمڑے سے بنا ہوا تھا اور اوسمیں
دو ستون سونے کے بنے تھے جو چمکتے تھے اور حلقے اوسکے چاندی کے تھے مول لیا تھا اوسکو خالد بن الولید نے زوجہ مسیلمہ بن مسروق عبسی سے بقیمت تین
دینار کے اسپر لاد لیا اوسکو ہمام نے سبز خچر پر اور سوار ہوے خالد بن الولید اپنے گھوڑی پر اور تھا وہ سبقت لیجانے والا گردنوں گھوڑوں سے اور کوتل کیا
ہمام اونکے غلام نے اوس خچر کو جسپر قبہ تھا اور ہمام پہنے تھے جامہ سبز اور عمامہ سرخ اور کمربند جسمیں کڑیاں چاندی کی تھیں اور لٹکائے ہوے تھے تلوار اپنی
پس جب ارادہ کیا خالد بن الولید نے چلنے کا کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے ابا سلیمان لیجاؤ تم اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو مسلمانوں سے خالد بن الولید
نے کہا کہ اے سردار میں نہیں دوست رکھتا ہوں اس امر کو اور نہیں درست ہے جبر کرنا دین میں اور نہیں ہے اونکو ذمہ میری طاعت کرنا پس جب سنا
مسلمانوں نے کلام خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا کہا اونسے معاذ بن جبل نے کہ اے ابا سلیمان تحقیق تم بزرگی کے لوگوں سے ہو اگر حکم کروگے تم
ہمکو کسی کام میں تو ہم فرمانبرداری کرینگے ہے ایسا کہ تم ہمارے والی ہو اللہ اور رسول کی طاعت میں اور اس مقام میں کوئی تمہاری بات نہیں ٹالی گئی کرو
جو تمکو منظور ہو کہ ہم طاعت کرینگے اللہ اور رسول کی طاعت میں راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار کرایا خالد بن الولید نے مسلمانوں سے ایک سو [illegible]

انصار کو جنمین مرقال بن ہاشم اور عتبہ بن ابی وقاص الزہری اور سعید بن زید اور ہبیرہ بن مسروق اور قیس بن ہبیرہ اور شرحبیل بن حسنہ
اور یزید بن ابوسفیان اور سہیل بن عمرو اور قعقاع بن عمرو التمیمی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور عبادہ بن صامت اور اسود بن سوید
المازنی اور ذوالکلاع الحمیری اور مقداد بن عمر البلی اور مقداد بن اسود الکندی اور عمرو بن معدیکرب الزبیدی تھے رضی اللہ عنہم اور ہر ایک خالد بن
الولید نے منتخب کر لیا تھا ایسے ہی بزرگ لوگون کو تا اینکہ پورے کیا اونکو ایک سو سوار کہ ہر فرد اونمین کا اکیلا نکلنے والا تھا ایک لشکر کے مقابلے مین اور
پہنا اونہون نے ہتھیارون کو اور باندھا عمامون کو اور ڈال لیا اپنے اوپر چادرون کو اور لٹکایا خنجرون کو اور مونڈھون پر ڈال لیا ڈھالون کو
اور داہنی طرف اونکے معاذ بن جبل اور بائین جانب اونکے مقداد بن عمرو اور سب گرد اونکے تھے معاذ بن جبل نے بیان کیا ہے کہ اعلان کیا
ہمنے وقت چلنے کے ساتھ تکبیر اور تہلیل کے فضر بن سالم نے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جس وقت کہ روانہ ہوے
خالد بن الولید اور ساتھی اونکے پڑھتے تھے ایک آیت قرآن شریف کی اور آنسو اونکے جاری تھے پس کہا مین نے کہ اے سردار کون چیز تمکو رلاتی
ہے اونہون نے کہا اے بیٹے سالم کے یہ لوگ قسم ہے خدا کی مدد دینے والے اس دین کے ہین پس اگر مصیبت پہونچے کسیکو اونمین سے ابوعبیدہ کی
سرداری مین تو کیا ہوگا عذر اوسکا اللہ کے نزدیک واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب پہونچے خالد بن الولید اور ساتھی اونکے
قریب لشکر روم کے بڑھایا مسلمانون نے اپنی نگاہون کو پس دیکھا اونہون نے دشمن کے لشکر کو پانچ فرسخ تک اور لوہا چمکتا تھا اونکے لشکر مین
پس شور کرکے کہا خالد بن الولید اور اونکے ساتھیون نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
پس اسی حال مین تھے کہ آگے آئی اونکے فوج طلیعہ روم کی کہ پیشرو اوسکا جبلہ بن ایہم الغسانی تھا پس کہا اوسنے کہ تم کون ہو پس جواب دیا گیا اوسکو
کہ یہ خالد بن الولید ہین کہ چاہتے ہین باہان کو آئے ہین اوسکے پاس بطور ایلچی کے بلائے ہین اوسکی طرف سے ہدایت اوسنے کہا کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ
اوس وقت تک کہ اجازت حاصل کرون مین تمہارے واسطے بادشاہ سے پھر آیا جبلہ باہان کے پاس اور کہا اوسنے کہ اے بادشاہ تحقیق آئے ہین سردار
عرب کے خالد بن الولید اور ہمراہ اونکے ایک سو سوار ہین اصحاب اوسکے ہین گویا وہ شیر حملہ کرنیوالے ہین پس کہا باہان نے مین نے تو فقط خالد بن الولید کو
چاہا تھا اور اونکے سوا اور کسیکو نہین بلایا تھا پس آگے پھرا جبلہ سامنے مسلمانون کے اور کہا اوسنے اے گروہ عرب کے ملک باہان نہین چاہتا تھا
مگر تنہا خالد بن الولید کو کہ سوال کریگا وہ جس بات کا وہ ارادہ کریگا شاید اون دونون مین صلح واقع ہو جاوے خالد بن الولید نے کہا کہ تو
کہدے اپنے سردار سے کہ خالد نہ آوینگے تیرے پاس مگر اصحاب اپنے کے ہمراہ اونکے ہونگے کہ مین نہین پرواہ ہون اونکی رائے پھر کیا جبلہ
باہان کے پاس اور آگاہ کیا اوسکو گفتگو سے خالد بن الولید کی پس کہا باہان نے کہ اجازت دو تو اونکو آئین پس جب آئے وہ سامنے خیمے کے پکارا
پس حکم کرو اونکو گھوڑون سے اوترینگے اور تلوارون کو جدا کرینگے پس کیا جبلہ اور اپنے ساتھ چلنے کو اونسے کہا پس چلے اور داخل ہوے صحابہ
رضی اللہ عنہم اور اطاعت کرتے اونکے جاتے تھے اور خالد بن الولید سر جھکائے ہوے خاموش تھے اور نہین دیکھتے تھے داہنے اور بائین کو اور
ساتھی بھی اونکے بہت فکر اور اندیشہ کرتے تھے روم مین اور نہ اونکے ساز وسامان مین یہانتک کہ پہونچے وہ باہان کے خیمے تک پس جب
سامنے ہوے خیمے کے پکار کر کہا اونسے جبلہ نے کہ اے گروہ عرب کے پہونچ گئے تم بادشاہ کے خیمے تک پس اوترو تم اپنے گھوڑون سے اور رکھدو تم
اپنی تلوارون کو پس کہا خالد بن الولید نے کہ گھوڑون سے تو ہم اوترینگے مگر تلوارین ہماری بزرگی کی عزت ہین یا رہنے نہین

زیادتی کرنے والے لوگون پر اور تھے ایک گروہ تم مین سے کہ آئے تھے اور درخواست کرتے تھے ہماری اچھی گری اور ہماری بخشش اور انعامونکی
پس ہم نیکی کرتے تھے تمہارے ساتھ اور تعظیم کرتے تھے تمہارے مہمان کی اور بڑھاتے تھے تمہارے مرتبے کو اور احسان کرتے تھے تمپر اور الفام و عدہ
کرتے تھے تمسے اور ہم جانتے ہین کہ سب قبائل عرب کے ہمارے اس معاملے کو جانتے ہین اور ہمارے شکرگزار ہین اوس خیر سے جو بخشش کیا تھے ہمنے اپنی
نعمتون بزرگ سے تمکو پس نہین آگاہ ہوئے ہم تا اینکہ آئے تم ہمارے یہان ساتھ گھوڑون اور مردون کے اور جانا ہمنے کہ تم آئے ہو طلب اوس چیز کی
جسے سبب کو طلب کیا تھا تمہارے بھائیون نے پس نہ گمان تم اوسکے خلاف پائے گئی یہانتک کہ آئے تم درانحالیکہ قتل کرتے ہو مردون کو اور قید کرتے ہو
عورتون کو اور لوٹ لیتے ہو مالون کو اور رکھو دیتے ہو اور مٹاتے ہو آثار اور نشانیون کو اور چاہتے ہو ہمارے نکالنے کو ہمارے شہرون سے
اور بتحقیق طلب کیا تھا تم سے ان باتون کو ان لوگون نے جو تمہارے پیشتر اور تم سے زیادہ تعداد اور ہتھیار اور مال مین تھے اور پھیر دیا ہمنے اونکو درانحالیکہ
تھے وہ ناامید ہونیوالے اور ڈرنیوالے درمیان خیمون اور رانده ہوؤن کے پس پہلے جو ہمنے ایسا کیا تھا وہ بادشاہ فارس کے ساتھ تھا اور
پھیر دیا تھا اوسکو اللہ تعالی نے اوسکی پشت پر ساتھ ناامیدی اور ذلت کے اور ایسا ہی ہمنے بادشاہ ترک اور جرامقہ وغیرہ کے ساتھ بھی کیا
لیکن نہ تھا کوئی گروہ تم سے زیادہ چھوٹا اور شکستہ حال تمسے اے گروہ عرب بتحقیق تم اہل لون اور شہر شتر اور بکری کے لوگ یعنی محتاج ہو اور تم بانہمہ
امید اور طمع رکھتے ہو ہمارے شہرون اور مالون مین اور ہمارے گرد بہت سے لشکر ہین اور ہمارا دبدبہ سخت ہے اور گروہ ہمارے بڑے ہین اور نہین
وہ لائے آئے تم ہماری اوپر مگر اس سببسے کہ نکلی تمہاری زمین خشک ہو گیاہ اور قحط پانی سے پس آئے تم شام کے ملکون مین اور فساد کیا تمنے
تمام [illegible] تم ایسے اربون پر کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے [illegible] ایسی کہ نہین ہین وہ مثل تمہارے
[illegible] کیا تمنے [illegible] شہرون روم اور اونکی لڑکیان [illegible] کرنیوالیون کے پس مقرر کیا تمنے اونکو خدمت کننده
اپنے واسطے اور کھائے تمنے وہ کھانے جو نہین ہین مثل تمہارے کھانون کے اور بھر لیا تمنے اپنے ہاتھونکو سونے اور چاندی اور متاع بزرگ سے اور بتحقیق
ملاقی ہوئے ہین ہم تمسے اب لائے تمہاری ساتھ ہمارا مال و متاع اور جو کچھ ہمنے لوٹا ہے [illegible] پس چھوڑ دیتے ہین ہم تمکو اس حال مین کہ نہ مطالبہ
کرینگے ہم تمسے اون چیزون کا اور نہ جھگڑا کرینگے ہم تمسے اور نہ خشم اور غصہ کرینگے ہم تمپر تمہاری گذری ہوئی کامون مین اور اب چلے جاؤ
ہمارے ملک سے پس اگر انکار کرو گے تم پھر جانے سے تو عزیمت سخت کرینگے ہم تمپر پس نیست کر دین گے ہم تمکو مثل کل کے دن گذرے اور نیست ہو گے اور
اگر میل کرو گے تم بجانب صلح کی تو حکم کرینگے ہم دینے کا ہر ایک کو تمہارے لشکر سے ایک دینار اور ایک کپڑا اور تمہارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح
کیواسطے ایکہزار دینار اور تمہارے خلیفہ کیواسطے دس ہزار دینار اس اقرار پر کہ قسم کھاؤ تم ہمسے اس امر کی کہ پھر و تم بجانب ہماری لڑائی کی
راوی نے بیان کیا ہے کہ باہان کبھی خواہش اور رغبت دلاتا تھا اور کبھی دھمکاتا اور ڈراتا تھا اور خالد بن الولید خاموش تھے
اور کچھ کلام نہین کرتے تھے پس جب فارغ ہوا باہان اپنی کلام سے کہا خالد بن الولید نے کہ بادشاہ نے کلام کیا اور اچھا کلام کیا اور سنا
ہمنے اوسکی کلام کو اور ہم کلام کرتے ہین پس سنو وہ ہماری کلام کو پھر کہا خالد بن الولید نے کہ سب تعریف ثابت ہے واسطے اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود
نہین ہے پس جب سنا باہان نے یہ کلام پڑھایا اپنے ہاتھون کو آسمان کی طرف اور کہا کہ سچ ہے جو تمنے کہا اے عربی پس کہا خالد بن الولید نے کہ گواہی
دیتا ہون مین اس امر کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین بندے پسندیدہ کیے گئے ہین نبی اوسکے برگزیدہ ہین پس کہا باہان نے

کہ نہ قسم ہے خدا کی میں نہیں جانتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول ہیں نہیں اوٹھایا ہوں جیسا کہ تم کہتے ہو پس کہا خالد بن الولید نے
کہ پسند کیا مرد نے اپنے دین کو پھر کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ بزرگ ترین ساعتوں کی وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کیجاوے پس کہا
باہان نے اپنی قوم سے کہ یہ شخص مرد حکیم اور دانشمند اور عاقل ہے کلام حکمت کا کرتا ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ تو نے اپنی قوم سے
کیا کہا پس آگاہ کیا اونے اونکو اپنی گفتگو سے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے کہ اگر دیکھی ہے مجھکو عقل پس اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا گیا ہے
اس باب میں اور ہمنے سنا ہے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مَا خَلَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الْعَقْلِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
لَمَّا خَلَقَ الْعَقْلَ وَصَوَّرَہٗ وَقَدَّرَہٗ قَالَ لَہٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَہٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ فَقَالَ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ مَا خَلَقْتُ
شَیْئًا اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْکَ بِکَ تَنَالُ طَاعَتِیْ وَتَدْخُلُ جَنَّتِیْ باہان نے کہا کہ جب تم میں ایسی عقل ہے تو کیوں لائے تم ان لوگوں کو
ساتھ اپنے خالد بن الولید نے کہا کہ میں انکو واسطے لایا ہوں کہ مشورہ کروں میں اونسے باہان نے کہا کہ تم باوصف اپنی تیزی عقل اور اچھی
اپنی رای اور ادراک کے محتاج مشورہ غیر کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو مشورہ کا حکم فرمایا ہے اور وہ
زمین کے لوگوں سے زیادہ عاقل تھے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اونکو وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَا
ضَاعَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَہٗ وَلَا ضَاعَ مُسْلِمٌ قَبِلَ مَشْوَرَۃَ اَخِیْہِ اگر میں صاحب رای اور عقل ہوں جیسا کہ یقین کرتا ہے تو
اور جیسا کہ سنا ہے تو نے پس تحقیق نہیں لینا ہوں میں مشورہ دانشمند سے پس کہا باہان نے کہ تمہارے لشکر میں مثل تمہارے عاقل اور ہشیار
کس قدر ہیں خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے لشکر میں زیادہ ایک ہزار مرد سے ہیں کہ نہیں مستغنی ہوتے ہیں اونکی رای اور مشورہ سے باہان نے کہا کہ
ہم نہیں جانتے تھے کہ تم میں ایسے لوگ ہیں اور ہمنے تو یہی سنا تھا کہ تم لوگ فرومایہ جاہل بے عقل ہو پس کہا خالد بن الولید نے کہ اکثر ہم میں ایسے ہی تھے
یہاں تک کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہدایت کی اللہ تعالیٰ نے ہمکو راہ راست اور بتلایا ہمارے نبی نے ہمارے [illegible]
اور سمجھی ہم نے دنیا کو بدی سے اور ہدایت کو گمراہی سے پس کہا باہان نے کہ ای خالد تعجب میں ڈالا ہے مجھکو تمہاری عقل اور دانشمندی نے اور میں دوست رکھتا ہوں
اس امر کو کہ بھائی ہو جاؤں میں تمہارا پس ہو جاؤ تم بھائی میرے اور دوست میرے پس کہا خالد بن الولید نے کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اگر پورا کرے
اللہ تعالیٰ تیرے کلام کو اور ہو جاوے تو نیکبخت اور یکجا ہو جاویں ہم اور تم اور نہ جدا ہوویں پس کہا باہان نے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے خالد بن الولید
نے کہا کہ گواہی دے اور کہہ تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ
بَشَّرَ بِہِ الْمَسِیْحُ عِیْسٰی پس جس وقت تو ایسا کریگا ہو جاویگا تو بھائی میرا اور میں بھائی تیرا اور ہو جاویگا تو دوست میرا اور میں دوست تیرا
اور نہ جدا ہونگے ہم مگر بسبب پیش آنے کسی نئی بات کے باہان نے کہا کہ جو تم سمجھے ہو دین چھوڑ دینے اور تمہارے دین میں داخل ہونے کو چاہتے ہو پس
نہیں ہے میری طرف اس امر کی کوئی راہ خالد بن الولید نے کہا کہ مجھکو بھی تیرے بھائی بننے کی کوئی راہ نہیں ہے جس حال میں کہ تو اپنے
دین پر ہے باہان نے کہا کہ میں دوست رکھتا ہوں اس امر کو کہ صلاح پر ہو جاوے کام ہمارا اور تمہارے بیچ میں خالد بن الولید نے کہا کہ جو اللہ تعالیٰ
چاہیگا وہ ہوگا باہان نے کہا پس تحقیق میں چاہتا ہوں کہ دور کروں میں جنگ اور غصے کو اپنے اور تمہارے بیچ سے اور بات چیت کروں میں [illegible] کہ
بھائی بھائی سے کلام کرتا ہے پس جمع [illegible] تم سے اس کلام کا جس کے لیے میں نے تمکو بلایا ہے کہ سنوں میں کہ تم کیا کہتے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ [illegible]

حال یہ ہی کہ تو بیان کرتا ہی اسباب کو کہ جو کیفیت تو نے اپنی قوم کی عزت اور مالداری کی اور غلبہ انکا دشمنون پر اور قرار پکڑنا ملکون مین بیان کیا
پس ہم جانتے اور آگاہ ہین اوس سے اور جو تو نے اپنی بخششون کا حال ہمارے ہمسایون سے سب ذکر کیا وہ بھی ہم جانتے ہین و لیکن نہین کیا تم
یہ مگر واسطے باقی رکھنے اپنی نعمتون کے اور واسطے نگاہ رکھنے اپنی جانون اور اولاد کے اور بڑھانے اپنے ملک اور عزت کے تاکہ زیادہ ہوجاوے جماعت
تمہاری اور ڈرین اوس سے بدی کو وہ لوگ جو تمہارے مقابلے کا قصد کرین اور جو تو نے ہماری محتاجگی اور اونٹ چرانے کا ذکر کیا سو اکثر لوگ
ہم مین سے اونٹ چراتے ہین اور جس شخص نے ہم مین سے اونٹ چرایا حاصل ہوئی اوسکو بزرگی اوس شخص پر جسنے نہین چرایا اور جو تو ہمکو محتاج
اور بدبخت کہتا ہی پس ہم ایسے ہی تھے اور یہ تحقیق اوتارا تھا اللہ تعالی نے ہمکو ایسی جگہ مین جہان نہرین اور درخت اور کھیتی نہین
مگر تھوڑی اور تھے ہم جاہلیت کے لوگ ایسے جاہل کہ نہین مالک تھا ہم مین کا کوئی شخص مگر اپنی تلوار اور گھوڑے اور اونٹون اور
بکریون کا اور کہا جاتا تھا زبردست ہم مین کا ضعیف کو اور نہین ڈیرا اور امن مین رہتے تھے بعض ہمارے بعض سے مگر چار مہینے حرام مین
عبادت کرتے تھے ہم سوائے اللہ تعالی کے اون بتون کی جو نہ سنتے تھے اور نہ نفع دیتے تھے اور ہم اونپر منہ کے بل پڑے رہتے تھے یہانتک کہ بھیجا
اللہ تعالی نے ہم مین نبی عربی کو کہ پہچانا ہمنے شرافت اور بزرگی اونکی اور تھے وہ نبی پیشوا پرہیزگار ظاہر کیا اونہون نے اسلام کو اپنی
دعوت سے اور لائے وہ ہمارے واسطے قرآن روشن اور ہدایت مضبوط کو اور دکھایا ہمکو راہ راست تمام کیا اللہ تعالی نے بسبب
اونکے انبیا کو پس حکم کیا اونہون نے ہمکو ساتھ عبادت پروردگار عالم کے کہ عبادت کرتے ہین ہم اوسکی اور نہین شریک
کرداتنے ہین ہم اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور نہین پرستش کرتے ہین ہم اوسکے سوا کسی بت کو اور نہین اختیار کرتے ہین
ہم اوسکے سوا کسی مالک اور حاکم کو اور نہین سجدہ کرتے ہین ہم چاند اور سورج کا اور نہ آگ اور صلیب کا اور نہ قربان کا اور نہین سجدہ کرتے ہین
ہم مگر واسطے اللہ تعالی کے اور اقرار کرتے ہین ہم ساتھ نبوت اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کہ ہدایت کیا اللہ تعالی نے ہمکو اونکے سبب سے
پس اطاعت کی ہمنے اونکے حکم کی پس منجملہ اونکے احکام کے ہمکو ایک یہ ہی کہ جہاد کرین ہم اوس شخص کے ساتھ جو ہمارے دین کو نہ اختیار کرے
اور جو ہم کہتے ہین وہ نہ کہے یہ وہ شخص ان لوگون سے جنہون نے نہین مانا اور نہ سیاہی کی ساتھ اللہ تعالی کے اور مقرر کیا اوسکے ساتھ شریک کو
حالانکہ نیک اور بری ہی پروردگار ہمارا ایسا ہے لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ (نہین پکڑتی ہی اوسکو اونگھ اور نہ نیند ۱۲) پس جس شخص نے متابعت کی ہماری ہو گیا وہ ہمارا بھائی
اسلام مین اور جسنے انکار کیا قبول کرنے اسلام سے پس جزیہ دینا بچاتا ہی اوسکے خون اور مال کو اور جسنے انکار کیا جزیہ سے پس تلوار حکم ہی ہمارے
اوسکے بیچ مین یہانتک کہ جاری کرے اللہ تعالی حکم اپنا اور وہ بہترین حاکمون کا ہی اور ہم تمکو ان باتون پر چھوڑتے ہین یا کہو تم
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یا جزیہ دو ہر سال مین ہر مرد جوان کی طرف سے
ایک دینار اور نہین ہی اوس شخص پر جو نہین پہنچا ہی مرتبہ بلوغ کو اور نہ عورت پر نہ راہب جو بیٹھ رہا ہی اپنے صومعہ مین اور کہا باہان نے کہ
آیا بعد کہنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے کوئی اور بات بھی مجھپر لازم ہوگی خالد بن الولید نے کہا کہ بعد اسکے نماز پڑھو تم اور زکوۃ دو تم اور روزہ رکھو
رمضان کے مہینے مین اور حج کرو بیت الحرام کا اور قتل کرو کافرون کو اور حکم کرو ساتھ احکام شریعت کے اور منع کرو منہیات شرعیہ سے اور
دوستی رکھو اللہ کے کامون مین اور دشمنی رکھو دشمنان خدا کے ساتھ پس اگر انکار کروگے تم اس سے پس لڑائی ہوگی ہمارے اور تمہارے بیچ مین یہانتک کہ حکم کرے اللہ

وارث کریگا اللہ تعالیٰ اپنی زمین کا جسکو کہ وہ چاہیگا اپنے بندوں سے باہان نے کہا کہ جو تمکو منظور ہو کر دکہ ہم تمہیں کچھ اپنے دین سے دیدیں اور تم کچھ
دیدین گا اور جو تم کہتے ہو کہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے پس سچ کہتے ہو اسواسطے کہ وہ ہماری اور تمہاری نہ تھی بلکہ ہمارا اور تمہارے سوا اوروں کی تھی پس
آئے ہم اونسے اور مالک ہوگئے ہم زمین کے اور ہمارے تمہارے بیچ مین لڑائی ہوگی پس نکلو تم مقابلے کو اللہ کا نام لیکر پس کہا خالد بن الولید نے کہ قسم خدا کی
کہ تم ہمسے زیادہ خواہش مند لڑائی کے نہیں ہو اور گویا مین دیکھتا ہوں تمہارے لشکر کو کہ شکست اوٹھائی ہے اونسے اور مدد اور غلبہ ہمارا آگیا ہے اور تو
چلایا جاتا ہے خوار اور ذلیل اس حال مین کہ رسی تیری گردن مین ہے اور سامنے لایا گیا ہے تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پس [illegible] ہے اور انہوں نے تیری
گردن کو پس جب سنا باہان نے کلام خالد بن الولید کا بہت سخت غضبناک ہوا وہ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب دیکھا اصحاب اور ارباب
اور بطارقہ اور قیاصرہ نے باہان کے خشم اور غصے کو ارادہ کیا اونہون نے خالد بن الولید کے مار ڈالنے کا لیکن وہ لوگ منتظر حکم باہان کے تھے
پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین تجھسے بات چیت کرتا تھا اور میرے دل مین تمہاری نسبت مہربانی تھی اور اب ہوگیا اوسکی جگہ پر خشم اور غصہ پس
قسم ہے حق مسیح کی کہ سامنے بلاؤنگا مین تمہارے پانچوں اصحاب قیدی کو اور گردنیں مارونگا اونکی پس کہا خالد بن الولید نے کہ
سن تو جو مین تجھسے کہتا ہوں کہ مارا جانا تو اون پانچوں کی خواہش اور تمنا ہے اور یہ بھی [illegible] ہیں پس قسم ہے حق [illegible] دعا کی
کی اور دعوت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امارت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اگر مار ڈالیگا تو اونکو تو مار ڈالونگا مین تجکو اپنی اس تلوار سے
اور مار ڈالیگا ہر ایک شخص ہمسے ہر ایک کو تیرے ساتھیوں سے ایک ایک کو تیرے ساتھیوں سے پھر اوٹھکر کھڑے ہوئے خالد بن الولید اور کھینچ لیا اونہوں نے اپنی تلوار
میان سے اور اونکے ساتھیوں نے بھی ایسا ہی کیا اور وہ کہتے تھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمد رسول اللہ راوی نے سلسلہ
روایت کے بیان کیا ہے رافع بن مازن نے کہا رافع مازن نے کہ تھا مین ہمراہ خالد بن الولید کے باہان کے خیمہ مین اور نکال لیا تھا ہمنے
اپنی تلواروں کو اور قصد کیا تھا ہمنے قوم کا اور نہیں تھی ہماری آنکھوں مین رو برو کوئی چیز اور یقین کی تھی ہمنے کہ حشر ہمارا اسی جگہ
ہوگا پس [illegible] کیا باہان نے حال خالد بن الولید کا اور ہمارا اور ظاہر ہوئی سختی ہماری تلواروں کی تیزی سے پس پکار کر کہا باہان نے
کہ اے خالد تو ٹھہر کر عجلت نکر کہ جلدی مین ہلاکت ہے [illegible] کہ مین چاہتا ہوں کہ تمسے یہ کام نہیں کیا ہے مگر اس وجہ سے کہ تم [illegible]
اور ایلچی نہیں مار ڈالا جاتا ہے [illegible] یہ باتین تمسے کہیں [illegible] آزمایش کروں مین تمہاری اور دیکھوں اور دریافت کروں مین
کہ تمہاری کیا رائے ہے اور [illegible] پس پلٹ جاؤ تم اپنے لشکر کو اور قصد اور تیاری لڑائی کی کرو اور دیگا اللہ تعالیٰ
مدد اور غلبہ جس شخص کو چاہیگا پس جب سنا خالد بن الولید نے یہ کلام باہان کا میان مین کیا تلوار کو اور کہا کہ اے باہان قیدیوں کی بابت
تو کیا ارادہ رکھتا ہے باہان نے کہا کہ مین چھوڑ دونگا اونکو بطور بخشش کے تمہارے حال پر اور چھوڑ دونگا اونکی راہ کو تاکہ ہووین وہ مددگار
تمہارے اور نہ حاضر ہوویں مسلمان لڑائی مین کل کے روز پس خوش ہوئے خالد بن الولید اس کلام سے اور حکم کیا باہان نے چھوڑ دینے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس چھوڑ دئے گئے وہ قیدی اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے روانگی کا پس کہا باہان نے کہ اے خالد مین دوست
رکھتا تھا صلح ہوجانے کو اونمین اور تمہارے بیچ مین [illegible] سوال کرتا ہوں ایک حاجت کا خالد بن الولید نے کہا کہ سوال کر تو جس چیز کو کہ تو چاہتا ہے
باہان نے کہا کہ تمہارے اس سرخ قبہ نے عجب [illegible] کہ مین چاہتا ہوں کہ تم [illegible] نشانی کو [illegible]

اچھی معلوم ہووے مین تمکو دیدون خالد بن الولید نے کہا قسم ہے خدا کی ہر اپنے خوش کیا تو نے مجکو جبکہ مانگا تو نے میری ملکیت کی چیز کو پس
یہ ہبہ ہے تجکو اور جو تو نے اپنے لشکر کی چیزون کو کہا ہے پس مجکو اوسکی کچھ حاجت نہین ہے باہان نے کہا کہ تم اللہ والے لوگ ہو ہر اپنے بخشش کی تمنے
اور نیکی کی تمنے خالد بن الولید نے کہا کہ تحقیق تو نے ہم پر احسان اور نیکی کیا جو ہمارے ساتھیون کو قید سے چھوڑ دیا پھر ہلٹے خالد بن الولید باہان کے
پاس سے اور ساتھی اونکے گرد اونکے تھے اور آگے لایا گیا گھوڑا اونکا پس سوار ہوے وہ اور سوار ہوے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور حکم کیا باہان نے
اپنے حجاب اور ہمراہیون کو کہ جاوین وہ مسلمانون کے ساتھ اوس جگہ تک جو اونکے قبضے مین ہے پس ایسا ہی کیا قوم نے اور پہونچے خالد بن الولید
اور ہمراہی اونکے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور سلام کیا اونکو اور خوش ہوے مسلمان ملاقات پانے سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور بیان کیا خالد بن الولید نے ابو عبیدہ بن الجراح سے تمام سرگذشت کو پھر کہا خالد بن الولید نے قسم ہے حق صاحب منبر اور روضہ شریف کی
کہ نہین چھوڑا باہان نے ہمارے ساتھیون کو مگر بخوف ہماری تلوارون کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ باہان مرد حکیم اور دانشمند ہے مگر شیطان
اوسکی عقل پر غالب ہو گیا ہے پس کس قرار داد پر تم اونسے جدا ہوے ہو خالد بن الولید نے کہا کہ ہمارے اونکی لڑائی پر قرار داد ہوئی ہے اور مددگار
اور غالب اللہ تعالی جسکو چاہیگا پس جب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال سنا کیا کیا پس لوگون کو مسلمانون سے اور کھڑے ہوے اونکے
بیچ مین اٹھالیا وہ خطبہ پڑھنے والے تھے پس حمد اور ثنا بیان کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا اونپر اور
آگاہ کیا مسلمانون کو اس امر سے کہ کل صبح کو دشمن کا ارادہ لڑائی کا ہے اونسے اور حکم کیا اونکو واسطے درستی ساز و سامان لڑائی کے اور کہا کہ بھروسا اور
اعتماد کرو تم اللہ تعالے پر پس درست کیا مسلمانون نے سامان اپنا اور شہسوار مسلمانون کے آمادہ کرتے تھے بعض اونمین سے بعض کو اور آئے خالد بن الولید
اپنے ساتھیون پاس اور وہ لوگ لشکر رحمت کے تھے اور کہا اونسے کہ جان لو تم اس بات کو کہ ان کافرون نے ہمین پر مدد دی ہے اللہ تعالی نے تمکو بہت جگہون مین
ایسا کی ہے جماعت اپنے ملکون کی اوسمین گیا تھا اونکے بیچ مین اور دیکھا مینے کہ وہ کثرت مین مثل چیونٹیون کے ہین اور وہ سامان کے لوگ ہین
مگر نہ دل رکھتے ہین نہ کوئی اونکا مددگار ہے اور یہی لڑائی ہے ہمارے اونکے بیچ مین اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین فرمایا ہے ذٰلِكَ
بِأَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ اور قرار پائی ہے لڑائی کل کی صبح پر اور تم جوانمردی
اور شدت کے لوگ ہو پس کیا رائے ہے تمہاری رحمت کرے اللہ تمپر پس کہا خالد بن الولید کے ہمراہیون نے کہ لڑائی تو ہماری خواہش اور تمنا ہے اور
برابر صبر کرینگے ہم اونکے مقابلے مین لڑائی اور شدت اور نیزہ اور تلوار پر یہانتک کہ حکم کریگا اللہ تعالے ہمارے اونکے بیچ مین اور وہ بہتر ہین
حاکمون کا ہے پس خوش ہوے خالد بن الولید اونکے کلام سے اور کہا اونسے کہ درست کرو تم اپنے آلات لڑائی کو پس نہین بہ رات گذرانی کسی نے
مگر یہ کہ وہ مسلح تھا اور رات کاٹی خوشی سے واسطے جہاد کے پس جب صبح ہوئی اذان کہی موذنون نے اور وضو کیا مسلمانون نے اور نماز پڑھائی اونکو
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اور سوار ہوئے مسلمان اپنے گھوڑون پر واسطے لڑائی کے اور آراستہ کیا اپنی صفون کو پس ہو گئین تین صفین کہ نہین
دیکھنے تھے سر صفون اپنی پچھلی کو اور آئے خالد بن الولید ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور کہا کہ اے سردار کیا حکم دیتے ہو تم مجکو ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہا کہ مقرر کرو تم معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو میمنہ مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ وہ اسکے لائق ہین پس کہا کہ اے معاذ جاؤ تم میمنہ پر پس گئے معاذ
بجانب میمنہ کے اور ٹھہرے وہان ساتھ نشان کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ اے سردار کسکو مقرر کروگے تم میسرہ پر اونسے کہا کہ کنانہ بن اشیم کو

پس ویسا ہی انہونے کیا جیسا کہ حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کنانہ کی شجاعت کا حال یہ تھا کہ وہ آتے تھے قبائل عرب کے پاس جو اونکے دشمن تھے
پس پکارتے اور ڈانٹتے تھے اونکو اور لڑائی اپنے نام کی بیان کرتے تھے پس نکلتے اور آتے تھے اونکی طرف لوگ تیز رو گھوڑوں پر پس لڑنے لگتے تھے
پس اگر فتحمند ہوتے تھے اونپر تو یہی اونکا مطلب تھا اور اگر دیکھتے تھے اونکی طرف سے غلبہ اور حملہ کرنا دشوار ہوتا تھا اونپر کام اونکا
اور اترتے تھے اپنے گھوڑوں سے اور دوڑتے تھے اونکے سامنے ہو کر پس نہیں پاتے تھے وہ لوگ اونسے مگر گرد کو **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی
کہ جب مقرر کیا اونکو ابوعبیدہ بن الجراح نے میسرہ پر جا کر ٹھہرے وہ میسرہ میں اور متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ بجانب
خالد بن الولید کی اور کہا اونسے کہ ای ابا سلیمان سردار مقرر کیا ہیں نے تمکو لشکر پر پس سردار مقرر کرو تم پیادہ لوگوں پر جسکو چاہو تم خالد
بن الولید نے کہا کہ قریب تر سپرد کرونگا میں اونکے کام کو ایسے شخص کو کہ نہ لائیگا جاوینگے مسلمان اوسکے آگے سے پس پکارا خالد بن الولید نے
ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور کہا اونسے کہ حاکم مقرر کیا ہی تمکو سردار نے پیادہ لوگوں پر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ اوترو ای
ہاشم اور ہو تم اونکے ساتھ آگاہ ہو کہ میں اس جگہ تمہاری موافقت کرنیوالا ہوں **راوی نے بیان** کیا ہی کہ جب مرتب اور آراستہ کیا
ابوعبیدہ بن الجراح نے مسلمانوں کی صفوں کو کہا خالد بن الولید نے کہ ای سردار کہلا بھیجو تم اب سرداران مالکان نشانوں کے پاس کہ سنیں وے
میری بات کو پس بلایا ابوعبیدہ بن الجراح نے ضحاک بن قیس کو اور کہا اونسے کہ ای بیٹے قیس کے جاؤ تم اصحاب الرایات کے پاس اور کہو اونسے
کہ ابوعبیدہ تمکو حکم دیتے ہیں کہ سنو اور اطاعت کرو تم واسطے خالد بن الولید کے پس ایسا ہی کیا ضحاک نے اور کہا وہ سب اصحاب الرایات
یہانتک کہ آئے معاذ بن جبل کے پاس اور ابلاغ حکم کیا پس کہا معاذ بن جبل نے کہ بخوشی اور اطاعت یہ حکم منظور ہی پھر آئے معاذ اپنے ہمراہی
لوگوں کے پاس اور کہا اونسے کہ آگاہ ہو تم کہ مامور کیے گئے ہو تم ساتھ اطاعت مرد مبارک پیشانی اور مبارک صورت کے پس جو حکم وہ دیوین اوسکی
خلاف نکرنا تم کہ وہ سوا بہتری مسلمانوں کے اور کچھ نہیں چاہتے ہیں پس جب وصیت کر چکے ضحاک بن قیس اصحاب الرایات کو ساتھ قول ابوعبیدہ
بن الجراح اور تابعداری خالد بن الولید کی پھرتے تھے خالد بن الولید درمیان صفوں کے اور ٹھہرتے تھے نزدیک نشانوں کے اور کہتے تھے کہ ای
مسلمانو تحقیق صبر کرنا ارادہ اور قصد ہی اور ڈرنا اور بزدلی کرنا عاجزی ہی اور جانو تم اس بات کو کہ صبر کرنیوالے غالب ہیں اور ڈرنا اور
نامردی دونوں سبب خواری کے ہیں پس جسنے صبر کیا اللہ تعالیٰ اوسکو مدد اور غلبہ دیتا ہی اوسکے دشمن پر سو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ اوسکے ساتھ ہی پس
جسنے صبر کیا تلواروں کی تیزی پر پس جب آویگا وہ اللہ تعالیٰ کے پاس بزرگ کریگا اللہ تعالیٰ اوسکی جگہ کو اور مشکور ہوگی سعی اوسکی
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الشَّاكِرِينَ راوی نے بیان کیا ہی کہ اسیطرح خالد بن الولید ہر صاحب نشان سے یہی کلام کرتے
اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی شکر کرنیوالوں کو ۱۲
تا اینکہ گذرے ساتھ جماعت اون لوگوں کے پھر خالد بن الولید نے علیحدہ کیا اپنے پاس گروہ مسلمانوں کو اہل شجاعت اور صبر سے اور جو شخص کہ ہوا
اونکے ساتھ لشکر زحف میں پس تقسیم کیا اونکو چار ٹکڑوں پر پس مقرر کیا ایک ٹکڑے پر قیس بن ہبیرۃ المرادی کو اور کہا اونسے کہ تم شہسوار عرب کے ہو پس
رہو تم اس گروہ کے ہمراہ جیسا میں کروں ویسا ہی تم بھی کرو اور مقرر کیا دوسرے حصے پر میسرہ بن مسروق العبسی کو اور اسیطرح کی وصیت اونکو بھی
کی اور بلایا عامر بن طفیل کو اور اسیطرح اونکو بھی وصیت کی اور مقرر کیا اونکو تیسرے ٹکڑے پر اور ٹھہرے خود خالد بن الولید بیچ لشکر زحف اور باقی لشکر کے
واقدی رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ نہیں بلند ہوا تھا آفتاب مگر یہ کہ خالد بن الولید فراغت پا چکے تھے ترتیب لشکر سے اور باہان رومی کا یہ حال تھا

کہ اونہون نے حکم کیا رومیون کو ساتھ کرنے زینت اور درستی سامان لڑائی کے پس ایسا ہی کیا اونہون نے مگر یہ کہ مسلمانون نے زیادہ جلدی کی کرنیوالی تھی
ترتیب لشکر اور درستی سامان جنگ مین راوی نے بیان کیا ہے کہ چلا لشکر رومیون کا بجانب لشکر مسلمانون کے اور دیکھا باہان
اور اوسکی قوم نے مسلمانون کو اور اونکی آراستگی صفون کو کہ گویا چڑیان ہین زیر سایہ کے ہین اور صفین ملی ہوئی ہین اور نیزے بلند ہین پس
ڈر آیا اونکے دلون مین خوف اور ہیبت پھر آراستہ کیا باہان نے اپنے لشکر کو اور مقرر کیا اوس نے عرب کو قوم غسان اور لخم اور جذام اور عاملہ سے آگے صفون کے
اور آگے کیا اوس نے اپنی صلیب کو اور وہ صلیب کھری چاندی کی تھی بوزن پانچ رطل کے اور سونے کا کام اوس مین تھا اور اوسکی چارون کونون مین جواہر
جڑے تھے اور روشن تھی مثل ستارے کے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ صفین جنکو باہان نے آراستہ اور مرتب کی تھین تین صفین تھین کہ
ایک صف اونمین کی مثل لشکر مسلمانون کی تھی اور ظاہر کیا باہان نے اپنے تئین صفون مین اور قسیس اور راہب دھونی دیتے تھے اوسکو اور پڑھتے تھے
وہ انجیل کو اور زینت بنایا تھا باہان نے اپنے لشکر مین نشان اور علمون کو پس جب برابر اور پوری ہوگئین صفین اونکی نکلا ایک بطریق بطارقہ
روم سے بھاری ڈیل ڈول کا جو سنہری زرہ پہنے تھا اور اوسکی گردن مین صلیب جڑاؤ سونے اور جواہرات کی تھی اور اوسکی سواری مین سبزہ گھوڑا تھا
اور وہ بطریق مرتبے والی رومیون سے تھا جو بادشاہ کے تخت کے پاس کھڑا ہوتا تھا پس جب نکلا وہ لشکر سے مقابلہ کو تو چلاتا تھا ساتھ
کلام رومی کے اپنی آواز سے مثل گرجنے بادل کے پس جانا مسلمانون نے کہ وہ طلب کرتا ہے لڑنیوالے کو پس توقف کیا مسلمانون نے نکلنے سے پس چلا کر کہا
خالد بن الولید نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ یہ کافر بلاتا ہے تمکو واسطے اپنی لڑائی کے اور تم سمجھتے ہو پس اگر تم لوگ نہ نکلو گے
اوسکی طرف تو مین خود نکلونگا اور ارادہ کیا خالد بن الولید نے اوسکے مقابلہ مین نکلنے کا کہ دفعتہ نکلا ایک جوان مسلمانون سے ایک ٹٹو پر
بڑا دون سبزہ رنگ پر اور وہ زرہ وغیرہ ہتھیار سے اچھا اور پورا تھا اور قصد کیا اوس نے جانب بطریق کے پس نہین تھا کوئی شخص خالد بن الولید سے
پھر اسکو نہین پہچانتا تھا وہ اور اور لوگ پس کہا خالد بن الولید نے اپنے غلام ہمام کو جا تو اوس سے آگے بڑھ اور دیکھ کہ وہ کون شخص ہے ہمراہ اون
اور کس گروہ سے ہے پس گیا ہمام اور آواز دی اوس سوار کو اور اسکا لیکر ارادہ کیا [illegible] بطریق کے جانیکا [illegible] ہمام
کہ اے مرد تم کون شخص ہو پس کہا اوس سوار نے مین ہون یاسر حاکم بصری کا ہون پس پھرا ہمام اور آگاہ کیا خالد بن الولید کو اوس حال سے پس
جب جانا خالد بن الولید نے اسکو دعا کی اور کہا اللھم بارک فیہ وزدہ ثباتہ پس جب گیا [illegible] کلام کیا
اوس سے زبان رومی مین [illegible] رومی نے اور کہا کہ اے رومان کیونکر [illegible]
کہا کہ دین [illegible] داخل ہوا ہون مین اسلام دین بزرگ ہے کہ جو شخص داخل ہوا اوس مین ہو گیا [illegible]
کر اوہ ہوا وہ پھر حملہ کیا رومان [illegible] بیچ آستین [illegible] کہ تعجب کیا دونون لشکرون نے اون دونون کی
لڑائی سے [illegible] اور ارادہ کیا [illegible] ماری [illegible]
اور پوچھا کیا اوسکا [illegible] اور قریب تھا کہ [illegible] مسلمانون نے ہر طرف سے
مضبوط ہوگیا دل [illegible] مسلمانون کی آواز دینے سے اور [illegible] رومان کی طلب سے اور [illegible]
روماس مسلمانون کے لشکر مین [illegible] مسلمانون اور باندھا اونکے زخم کو اور شکر ادا کیا اونکے کام پر

عبادت شب بیداری اور روزہ وغیرہ کی بدولت چلی جسم کی تھی پس جب دیکھا قیس نے طرف گبر کی کہ غالب آگیا وہ او پر جلد ہو گئی وہ اوسکی ہاتہ سے
اور دور ہو گئی اوس سے اور دیکھتی تھی اوسکو گوشہ چشم سے بطور غصہ کی اور سیدہ چلتی تھی اوسکی لیکر اور قریب تھا کہ مگر یہ کہ تلوار اونکی نکل گئی تھی اونکی ہاتہ سے
پس پھیری باگ اپنی گھوڑی کی بارادہ اوسکی کہ مسلمانوں میں تا کہ لیوین وہ کسیکی تلوار کو اور پھرین طرف لڑائی کی اور تحقیق یاد میں آگئی تھی
وہ اپنی جان سے پس جب پھیرا باگ کو ڈرا تھا لیکہ وہ پلٹنے والی تھی شور کیا گبر نے اونکی پیچھے اور دوڑا اونکی طلب میں پس کہی کی قیس بن ہبیرہ نے
پلٹنے میں اور کہا اپنی دل میں کہ ای نفس طلب تیرا موت ہی اور تو بہا گتا ہی پھر تو بچا نہ گبر سے پس پکار کر کہا انسے خالد بن الولید نے کہ اے
قیس میں واسطہ خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تمکو دیتا ہوں کہ پھر او تم او چھوڑ دو تم اوسکی کام کو میرا او پر اور یہ واسطے تھا
کہ خالد بن الولید نے دیکھا تھا او نکین تعب کو پس کہا قیس نے کہ ای خالد تمنے بڑی قسم دلائی مجکو لیکن اگر پھر او نگا میں تمہارے پاس آیا
بڑھا دو گی تم میری وقت مقرر میں خالد بن الولید نے کہا کہ نہیں قیس نے کہا پس اختیار کرونگا میں فرار کو اور ہونگا میں اصحاب نار سے
بلکہ صبر کرونگا میں اور پہونچونگا میں مرتبہ بخشش کو اللہ تعالی کیطرف سے اور پھیری وہ اپنی نزدیکی کی طرف اور اونکی ہاتہ میں تلوار نتھی بلکہ
نکال لیا تھا اونہوں نے خنجر کو جو اونکی کمر میں تھا پس دیکھا خالد بن الولید نے قیس بن ہبیرہ کو اس حال سے کہ اونکی ہاتہ میں تلوار نہیں ہے
پس کہا خالد بن الولید نے کہ کون شخص لیگا اس تلوار کو اور پہونچا دیگا قیس بن ہبیرہ تک بامید حصول ثواب خدائے غالب اور بزرگ کے
پس کہا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے کہ ای ابا سلیمان میں اس کام کو کرونگا پس کہا خالد بن الولید نے کہ یہ کام تمہین سے
ہوگا ای بیٹے صدیق کی پھر نکال لیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو سیان سے اور چلے وہ قیس بن ہبیرہ سے بارادہ پہونچا دینے تلوار کے
پس جب دیکھا رومیوں نے بجانب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور اونکی چلنے کو قیس بن ہبیرہ گمان کیا اونہوں نے کہ وہ بارادہ اعانت قیس بن
ہبیرہ کی اوس طرف پڑتی ہیں پس نکلا رومیوں سے ایک وسط الطریق اور آیا وہ اپنی ساتھی کی پاس اور ٹھہرا اوسکی ساتہ اور دیا تلوار کو عبد الرحمن
نے قیس بن ہبیرہ کو اور ٹھہری وہ اونکی پاس اور نہ پھیری وہ جسوقت کہ دیکھا اونہوں نے دو کو اور وہ گبر نکلنے والا لشکر رومیوں سے کچھ بڑی باتین
کرتا تھا کہ مسلمان کچھ بھی اوس کلام سے واقف نہیں ہوئے پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ خواری ہو تجکو کیا بات کہتا ہی تو کہ ہم
نہیں سمجھتے ہیں تیری کلام کو پس نکلا اونکی طرف ایک مترجم رومیوں سے اور کہا او نے کہ ای گروہ عرب کے کیا نہیں کہا تھا تمنے یہ کہ ہم لوگ صاحب
انصاف اور حق ہیں عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں ہم ایسے ہی ہیں قسم ہی خدا کی ترجمان نے کہا پس نہیں دیکھا ہمنے تمہاری انصاف
سے کچھ بھی ڈرا تھا لیکہ نکلی سو تم دو سوار ایک سوار کی طرف عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اسواسطے نکلا ہوں کہ دیدوں میں اپنی
ہاتہ کی تلوار اور پلٹ جاؤں اور اگر نکلا میں تم سے ایک سو مرد ہم میں سے ایک شخص کی مقابل میں تو ہر آئینہ نہ ڈرا اور دشوار ہوگا ہمپر یہ امر اور
آگاہ ہو کہ تم تین شخص ہو اور میں اکیلا ہوں اور میں تمہارے واسطے کافی اور مثل ہوں پس آگاہ کیا مترجم نے اپنی ساتھی کو پس تعجب کیا اونے
عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کی کلام سے اور دیکھتے تھی وہ دونوں گوشہ چشم سے براہ تکبر اور غصہ کے پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ درخواست
کرتا ہوں میں تجہ سے بوجہ اللہ اور اللہ کی کہ ای قیس کہ تمنے مشقت اوٹھائی ہی پس ہٹ جاؤ تم تا کہ ایک ساعت آرام حاصل کرو اور دیکھو تم اس امر کو جو
[illegible] عبد الرحمن نے اوس شخص پر جس سے گفتگو کرتی تھی پس نیزہ مارا اونہوں نے اوسکے سینے میں کہ جا نکلا اوسکی پشت سے

پس گر پڑا وہ زمین پر اور دیکھا دونوں گبروں نے اپنے ساتھی کو زمین پر گرتے ہوئے پس حملہ کیا اونھوں نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ پر پس قصد کیا
عبد الرحمن کی طرف قیس نے اور ارادہ اعانت کا پس کہا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے کہ اے قیس سوال کرتا ہوں میں تجھسے بواسطہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور بحق ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے یہ کہ چھوڑ دے تو مجھکو کہ آگے میں لڑونگا میں ان دونوں سے پس اگر مارا گیا میں تو ہوگے تم
شریک بیچ ثواب جہاد میں اور کہیو عائشہ رضی اللہ عنہا کو میری طرف سے سلام پس پیچھے ہٹے اونکے پاس سے قیس اور تعجب کیا اونکے کام سے اور
حملہ کیا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے ایک پر اون دونوں گبروں سے اور نیزہ مارا اوسکے پس گھس گئی نوک اونکے نیزہ کی گبر کی زرہ میں پس
ڈالدیا عبد الرحمن نے نیزہ کو اپنے ہاتھ سے اور نکالا میان سے اپنی تلوار کو اور مارا گبر کو ایسا ایک وار کہ دو ٹکڑے کر دیا اوسکو اور دیکھا تیسرے
گبر نے بجانب عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اور اونکی جرأت کی پس متحیر اور متعجب ہوا وہ اونکے کام سے اور دیکھا قیس رضی اللہ عنہ نے اوس بطریق
کی طرف کہ وہ متحیر اور مبہوت تھا پس ظاہر ہوئی اونمیں غفلت پس کہا اونسے عبد الرحمن نے کہ اے قیس کیا باعث ہے تمہارے توقف کا پس پیچھے
حملہ کیا قیس رضی اللہ عنہ نے اوس بطریق پر اور مارا اوسکو ایسا وار تلوار کا کہ توڑ دیا سر اوسکا اور گر پڑا وہ زمین پر بیہوش ہو کر اور جلدی پہنچایا
اللہ تعالی نے اوسکی روح کو آگ کی طرف پس جب دیکھا رومیوں نے حال اپنے اون ساتھیوں کا کہا بعض نے اونمیں کے بعض سے کہ نہیں ہیں
یہ گروہ مگر شیطان واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آگاہ کیا گیا باہان اونکے کام سے پس کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ بادشاہ
سب سے بہت جاننے والا ہے حال اس قوم کا ہے قسم ہے حق مسیح کی میں جانتا ہوں کہ تم میں کوئی ایسی بات ہے جسکے سبب سے غالب ہو گئی تم پر قوم
پس اگر نہیں ڈالوگے تم اونکو اپنی کثرت سے پس کوئی شخص کھڑا ہوگا تمہارے واسطے اونکے مقابلہ میں پھر آیا باہان کے پاس ایک بطریق اور
سرگوشی کی اوس سے پس کہا اوسنے کہ اے بادشاہ قوم مسلمان بیشک غالب ہو گئی ہے ہم پر اسواسطے کہ میں نے شب کو خواب میں دیکھا ہے کہ گویا
کچھ لوگ اوترے ہیں آسمان سے طرف زمین کے اور وہ سبز اور ابلق گھوڑوں پر سوار ہیں اور پورے ہتھیاروں سے مسلح ہیں اور گھیر لیا ہے اونھوں نے
ان عربوں کو اور ہم لوگ اونکے سامنے لکڑی ہیں اس حال میں کہ نہیں نکلتا ہے کوئی شخص ہمارے لشکر سے مگر یہ کہ مار ڈالتے ہیں وہ اوسکو یہانتک
کہ ہمارے بتوں کے ساتھ ایسا ہی کیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ٹوٹ گیا اوس بطریق کے کلام سے دل باہان کا اور کچھ جواب
اوسکو نہیں دیا پس اکٹھا ہوئی قوم اوسکے پاس اور سوال کیا اوس سے پس آگاہ کیا اوسنے اونکو پس غالب ہوئی بہت بات ہیبت کی قوم کے
اونکے لشکر پر اسواسطے باہان اوٹھ کھڑا ہوا بیچ میں مثل خطیب خطبہ پڑھنے والے کے اور کہا کہ اے اہل اس دین کے اگر نہ لڑوگے تم عرب سے تو ہوگے تم زیانکار دونوں جہان میں اور خشم اور
غصہ کرینگے تمپر مسیح اور اللہ تعالی ہمیشہ مدد اور نصرت دینے والا ہے تمہارے دین کا اسواسطے کہ اللہ تعالی کی حجت تمپر یہ ہے کہ اوسنے بھیجا تمہاری
ہدایت کو رسول کو اور اوتارا تمہارے اوپر کتاب کو پس نہیں تبعیت کی تمہارے رسول نے دنیا کی اور حکم کیا تمکو رسول نے یہ کہ نہ تبعیت کرو تم دنیا کی
اور اوسکی کتاب میں یہ حکم ہے کہ نہ ظلم کرو تم اسواسطے کہ وہ ظالم کو دوست نہیں رکھتا ہے پس جب تبعیت کی تمنے دنیا کی اور ظلم کیا تمنے اور
مخالفت کی تمنے اوسکی غالب کیا اوسنے تمہارے دشمنوں کو تمپر پس کیا عذر ہے تمہارا اپنے خالق کے نزدیک اور تحقیق چھوڑ دیا تمنے حکم اپنے
نبی اور احکام مندرجہ کتاب الہی کا اور یہ عرب تمہارے سامنے چاہتے ہیں قتل تمہارے شہسواروں اور اولادوں اور عورتوں کا اور تم گناہ
کے کام کرتے ہو اور نہیں ڈرتے ہو اپنے پروردگار سے پس اگر دور کر دیا اللہ تعالی نے تمہاری غلطی کو تمہارے ہاتھوں سے اور غالب کیا تمکو اوپر تمہارے

پس روئی قیس رضی اللہ عنہ اور کہا کہ اے چچا میں وقت معین اور لکھا ہوا ہے اور شاید کہ تمہارے واسطے وقت دراز ہو پس کہا سوید نے کہ
افسوس ہے قریب ہوا ہے قسم ہے خدا کی معاملہ میں یا قدرت اور طاقت رکھتے ہو تم اس امر کی کہ اوٹھا لیجاؤ مجھکو بجانب مسلمانوں کے اور مروں میں
اونہی جگہ قیس نے کہا کہ ہان پس اوٹھا لیا قیس نے اونکو اپنی پیٹھ پر اور لائے اونکو مسلمانوں کے لشکر میں اور لیگئے اونکو فرودگاہ میں [illegible] اوتارا
اونکو اور دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ نے قیس بن ہبیرہ کو آئے ہوئے پس آئے وہ اونکے پاس اور دیکھا اونکے بھتیجے کیطرف کہ اونہوں نے جوانمردی
کی ساتھ اپنی جان دینے میں پس سلام کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو اور بیٹھے قریب اونکے اور روئے وہ اور مسلمان پس کہا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح نے کیونکر
اور کس حال میں ہو ہم پاتے ہیں تمکو اے بھتیجے سوید نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری اور مغفرت کے جزائے نیک عطا کرے اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس ہر ایک سچے تھے وہ اپنے قول میں اور رسول نے ارشاد کیا تھا جیسے اور سوید باتیں کرتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح سے
یہانتک کہ مر گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالیٰ اون پر پس نہیں جدا ہوے ہم لوگ تا اینکہ چھپایا ہمنے اونکو اونکی قبر میں اور آگاہ کیا قیس نے ابو عبیدہ
بن الجراح کو مشرکین کے قتل کرنے سے پس بہت خوش ہوے وہ اور جانا اونہوں نے کہ یہ بات نشانی مدد اور غلبے کی ہے اور باقی رات گذرانی
مسلمانوں نے درانحالیکہ پڑھتے تھے وہ قرآن مجید کو اور مانگتے تھے اللہ تعالیٰ سے مدد اور اعانت کو اور باہان کا یہ حال گذرا کہ جب پھرا وہ
بجانب اپنے لشکر کے کہ بھاگے ہوے اوسکے پاس بطارقہ روم اور راہب اور عالم دانشمند اور لایا گیا باہان کے سامنے کھانا اور بچھایا گیا دسترخوان اوسکا
پس نہیں کھایا اوسنے کچھ بسبب واقع ہونے خوف کے اوسکے دل میں اور غم کے جسکو ایک طریق نے دیکھا تھا اور مطلب اوسکا مصالحہ کر لینا عرب سے
اور دینا جزیہ کا تھا مگر مغلوب تھا اپنی رای میں بسبب خلاف کرنے رومیوں کے اوس سے اور بوجہ خوف ہرقل بادشاہ کے ولکن لیقضی اللہ امرا
کان مفعولا راوی نے بیان کیا ہے کہ پس راہب اونکے باہان کے آئے اور کہا اونہوں نے کہ کیا حال ہے بادشاہ کا جو باز رہا ہے
کھانے سے پس اگر یہ امر بسبب رنج اور غم معاملہ لڑائی کے ہے تو حال یہ ہے کہ لڑائی پھرنے والی ہے مثل ڈول کے ایکدن تیرے واسطے ہے اور ایکدن تجھپر ہے
اور جان تو اے بادشاہ اس امر کو کہ قوم مسلمان غلبہ اور فتح دیگئی ہے ہمپر اور نہیں ہلاک کر سکتے ہیں ہم اونکو مگر اسطرح کہ ہم سب کے
اونپر حملہ کریں پس باقی رکھیں اونمیں سے ایک کو باہان نے کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں مگر ایک چیز کو تمہارے واسطے جو کہ تمنے بدل دئے اپنے
احکام اپنے دین کے اور ظلم کرنے اپنی حکومت میں پس اسیوجہ سے غلبہ دیگئی عرب تمپر پس اوس وقت اٹھا ایک مرد اونکے دین والوں سے اور
کہا اوسنے کہ اے بادشاہ تو ہمیشہ زندہ رہے حال یہ ہے کہ میں ایک مرد اہل بلد اور تیرے دین والوں سے ہوں اور میرے پاس ایکسو بکریاں تھیں
شبکو میں اونہیں چرایا کرتا تھا پس خیمہ کھڑا کیا ایک بڑے آدمی نے تیرے بڑے مرتبے والوں سے بکریوں کے پہلو میں پھر دوسرے دن کیا اوسنے
وہان [illegible] لیا اوسنے بکریوں سے بقدر حاجت کے اور لیا باقی بکریوں کو اوسکے ساتھیوں نے پس آئی اوسکے پاس میری عورت اور [illegible]
وہ شکایت کرتی تھی اوسکے نزدیک میری بکریوں کے لیجانے کی پس جب دیکھا اوسنے اوس عورت کو حکم کیا اوسکو اپنے پاس آنیکا پس داخل ہوئی
وہ اوسکے پاس اور روتی تھی اوسکے نزدیک ٹھہری پس جب دیکھا اس حال کو اوسکے بیٹے نے آیا وہ نزدیک خیمے کے پس دیکھا اوسنے کہ وہ اوسکی ماں کے
ہمراہ [illegible] پس شور کیا لڑکے نے پس حکم دیا اوس ظالم نے اوسکے مار ڈالنے کا اور مارا گیا وہ اور آیا میں اوسکے پاس بارادہ رہائی اپنے بیٹے کے پس بلایا اوسنے مجھکو
اور مارا مجھے [illegible] اپنے ہاتھ پر سر کاٹ ڈالا [illegible] پھر بعد اس کلام کے نکالا اوس شخص نے اپنے ہاتھ کو پس وہ ہاتھ درحقیقت

کٹھا ہوا تھا پس بہت خشمناک ہوا باہان یہ حال کو سنکر ہوا اور کہا کہ آیا تو پہچانتا ہے اوسکو اوسنے کہا کہ ہاں وہ یہ شخص ہے اور اشارہ کیا اوسنے
اپنے ہاتھ سے جانب ایک بطریق کے بطارقہ سے جو بیٹھا تھا پاس باہان کے پس باہان بطریق کیطرف بحالت غضب کے پس خشمناک ہوے اور بطارقہ اوسکو سبب سے اور
میل کیا اونہون نے اوس شخص نے خیانت چاہنے والی ہے اور مار ڈالا اوسکو اپنی تلوار سے اور باہان اونکی طرف دیکھتا تھا پس زیادہ ہوا خشم اوسکا اور کہا
خوار ہوے تم قسم ہے حق صلیب کی سختی ہو تمپر کیونکہ امانت کیتی ہو تم .. اور ظاہر کی حال انکے تم ایسے کام کرتے ہو آیا نہین ڈرتے ہو تم کل کے عوض کی کہ نصرت
اللہ تعالیٰ بدلا لیویگا تمسے اور چھین لیویگا تمہارے ہاتھون سے اوس چیز کو جو اوسنے تمکو دی ہے اور دیدیویگا اوس چیز کو تمہارے غیر کو جو موافق حکم
شریعت کے حکم کرتے ہین اور منہیات شرعیہ سے باز رہتے ہین پس اسبب تمہارے نزدیک مثل کتون اور گدہون کے ہو اور جانورون کے پیٹ ہوا اور قریب دیکھو کہ تم بیجا کام
اپنے ظلم کا کہ کس چیز کیطرف لیجاویگا وہ تمکو اور کس جگہ جاوگے تم یہ حکم کیا اوسنے اونکو پھر جانیکا اور بعضون نے یہ روایت کی ہے کہ اوٹھ کھڑا ہوا وہ اور
اونکو حال پر چھوڑا ایسے جب پلٹ گئی قوم اوسکی نزدیک سے نہین باقی تھا مگر ایک بطریق پس کہا اوسنے کہ اے بادشاہ قسم ہے خدا کی تابعی سے کچھ
کبھی نہین .. ہین ہم مگر یہ کہ ہم مغلوب ہین بسبب اپنے ظلم کے اور جان تو اس امر کو کہ بیشک مین نے اپنے خواب مین دیکھا ہے کہ کچھ لوگ اوترے ہین آسمان
سبز گھوڑون پر پس گھیر لیا اونہون نے ان عرب کو اور وہ لوگ ہتھیارون سے مسلح ہین اور ہم لوگ اونکے ساتھ گھیرے ہوے اونکو دیکھتے ہین نہین نکلتا ہے
ہم مین سے کوئی مگر یہ کہ اوسکو مار ڈالتے ہین یہانتک کہ بہتون کو ہم مین سے مار ڈالا اور بیان کی اوسنے کیفیت خواب کی جیسا کہ پہلے بطریق نے بیان کی تھی
اور باہان تمام رات سوچتا رہا کہ مسلمانون سے معاملہ مین کیا کرنا چاہیے پس آسانی کی اوسکی رائے نے واسطے اوسکے اس امر پر کہ نہ جاری کرے وہ لڑائی کو اپنے
اور مسلمانون کے بیچ مین پس جب صبح ہوئی آراستہ کیا مسلمانون نے اپنی صفون کو اور دیکھا اونہون نے کہ نہین ہے کوئی جنبش رومیون کے لشکر مین
پس جانا اونہون نے کہ رومیون کے واسطے کوئی امر درپیش ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دو اونکو جیسا کہ اونکا حال ہے اور نہ زیادتی کرو تم اونپر
راوی نے بیان کیا ہے کہ بلایا ہے بطارقہ باہان نے پاس اپنے چارون ملوک قناطر جرجیر اور دیرجان اور قورنیر اور وہ لشکر کے سردار تھے کہ
طلب اجازت لڑائی کی اوس سے کرتے تھے پس کہا باہان نے کہ کیونکر لڑون مین حالانکہ یہ قوم کہ ظلم کرتے ہین پس اگر ہوتے تم لوگ اہل قوم کے پس لڑتے تم اپنے
مالکون اور حکومت کیواسطے اور باز رکھتے تم اونکو اپنی حرمت اور گھربار سے پس کہا اونہون نے کہ ڈالدی تو اور جو اگر لڑائی کو ہمپر پس قسم ہے حق مسیح بن
مریم کی کہ نہ جدا ہونگے ہم اونسے یہانتک کہ دور کردیوین ہم اونکو ملک شام سے یا مار ڈالین انکو بالکل پس اگر ارادہ کرے تو ہمارے کلام سے اور رجوع کرے اونکی طرف
پس جسوقت قصد کرے تو لڑائی کا پس جب تک کہ ٹوٹے ہر ایک کو ہم مین سے اوسکی باری پر ہر روز اوسکے لشکر کو کہ لڑے ہر ایک ہم مین سے ایکدن تا اینکہ معلوم
ہوجاوے کہ کون شخص ہم مین سخت اور شدید ہے اور کون شخص بیقرار کرتا ہے مسلمانون کو طول دینے لڑائی سے اور یہ جانتے ہین کہ ہم اپنے لڑکے بالون اور
مالون کو کشتیون مین بھیرا اگر ہوگا غلبہ ہمارا عرب پر تو پھیرینگے ہم اونکو اور اگر ہوگا غلبہ عرب کو ہمپر پس چلے جاوینگے لڑکے بالے اپنے شہرون مین روم
اور ہوگی لڑائی ہماری اونکے بیچ مین ایک ہفتہ مین پانچ دن اور آرام حاصل کرینگے ہم دو دن اور امید رکھتے ہین ہم اس امر کی کہ جلد اوسکا حاصل
ہوجاویگا کام ہمارا اونکے بیچ مین ایکدن یا دو دن مین باہان ملعون نے کہا اے .. پھر لکھا اوسنے اوپر قول کو اس مضمون سے کہ بعد حمد کے
پس حال کرتے ہین ہم اللہ کی اے بادشاہ تیرے لشکر اور تیرے گھر والون کے واسطے مدد اور غلبہ کا اور تیری سلطنت کیواسطے عزت اور حکومت کا
تحقیق بھیجا تو نے ہمارے ساتھ بیشمار لشکر کو اور آیا ہے عرب پر پس اوسکی شرارتین اونکی سیاہ ان پر اور طمع دی ہین اونکو پس طمع کی اونہون نے

اور درخواست کی مین نے اونسے صلح کی پس نہ قبول کیا اونہون نے اور کہی مین نے اونکو واسطے عمل اس امر کے کہ پھر جاوین وہ اپنے ملک کیطرف پس
نہ کیا اونہون نے اور بہت سخت خوفناک ہوگیا ہے لشکر بادشاہ کا اونسے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ بزدلی اور ڈر اون سب کو شامل ہو اور اون
سب کے دلون مین داخل ہو جاوے اور یہ امر بسبب کثرت رواج ظلم کے ہے اونمین اور تحقیق یکجا کیا مین نے عقلا اور اہل نصیحت کو اپنے ساتھیون سے
اور متفق ہوئی ہماری سب کی رائے کوچ کرنے پر تمام اپنی جمعیت سے ایکدن مین اونپر اور برابر لڑین گے ہم اونسے یہانتک کہ حکم کرے اللہ تعالی
ہمارے اونکے بیچ مین پس اگر غالب کریگا اللہ تعالی ہمارے دشمن کو ہمپر پس راضی ہو جا تو ساتھ حکم خدا کے اور جان تو کہ دنیا دور ہونیوالی ہے
تجھسے پس نہ افسوس کر تو اوس چیز پر جو جاتی رہے اوس دنیا سے اور نہ غبطہ کر تو دنیا کی کسی چیز پر جو تیرے ہاتھ مین ہے اور جا مل تو اپنی
پناہ کی جگہ اور دار الریاست قسطنطنیہ مین نیکی کر تو اپنی رعیت کے ساتھ کہ نیکی کریگا اللہ تیرے ساتھ اور رحم کر تو کہ رحم کیا جاے تجھپر اور عاجزی
اختیار کر واسطے اللہ تعالی کے کہ بلند مرتبہ کریگا تجھکو اللہ تعالی اسواسطے کہ اللہ تعالی نہین دوست رکھتا ہے غرور کرنیوالی کو اور تحقیق کیا مین نے
مکر اور حیلہ سردار قوم خالد بن الولید کی لڑائی مین پس نہ قادر ہوسکا مین اور خوشامد اور رغبت دلایا مین نے اونکو مال پر پس نہ قبول کیا
اونہون نے اور دیکھا مین نے اونکو حق پر ثابت اور قائم اور ارادہ کیا تھا مین نے اونپر ناگہان در آنیکا اور مکر کرنیکا پس خوف کیا مین نے
انجام کار مکر کو اور نہین نمایان ہوئی وہ مکر بسبب عدالت اور تعصب طریقہ اپنے کے اور سلامتی ہو تجھپر پھر لپیٹا خط کو اور بھیجا اوسکو بعض [illegible]
ہاتھ اپنے معتمدون کے پاس ہرقل کے راویون نے بیان کیا ہے کہ باہان بعد پہلی لڑائی کے سات دن مسلمانون سے نہین لڑا اور نہ مسلمان
اوس سے لڑے اور بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے جاسوسون سے ایک شخص کو جو دریافت کرے اوس امر کو جسنے باز رکھا ہے قوم کو لڑائی کرنے سے
پس گیا وہ جاسوس ایکدن اور رات پھر واپس آیا اور آگاہ کیا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر سے کہ باہان نے خط لکھا ہے ہرقل
بادشاہ کو اور وہ راہ دیکھتا ہے اوسکے جواب کی پس کہا خالد بن الولید نے قسم ہے خدا کی کہ نہین باز رہا ہے باہان لڑائی سے مگر اسوجہ سے
کہ در آیا ہے خوف ہمارا اوسکے دل مین پس آنہ کرو تم ہمکو اوسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے خالد جلدی نکرو تم کہ جلدی کرنا شیطان کا
کام ہے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نرم طبیعت تھے اور دوست رکھتے تھے نرمی کو پس جب
آٹھوان دن ہوا دیکھا باہان نے افسوس اور ملال اپنے ساتھیون کا لڑائی پر پس بلایا اوسنے ایک شخص کو عرب متنصرہ سے اور کہا اوس سے
کہ جا تو اور داخل ہو اس قوم کے لشکر مین اور دریافت کر تو میرے واسطے اونکے حالات کو اور دیکھ تو اس امر کو کہ اونکے نزدیک ہماری خبر کیا ہے اور
کیونکر ہے ارادہ اونکا ہماری لڑائی مین اور کام اور خصلتین اونکی کیا ہین اور کیونکر ہے خوف ہمارا اونکے دلون مین پس چلا وہ شخص بھی
یہانتک کہ داخل ہوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر مین اور رہا اوسمین ایکدن اور رات درانحالیکہ پھرتا تھا وہ اون
لشکر مین اور کوئی مسلمان اوس سے انکار نہین کرتا تھا اسواسطے کہ وہ عرب سے تھا اور اوسکی اور اونکی لباس یکسان تھی پس دیکھا اوسنے
مسلمانون کو کہ بیٹھے رہے اونکے خیمون مین نہین ہے اونمین کسیطرح کا پیچ مگر یہ کہ حال اونکا درست تھا اور اونمین نماز اور قرآن اور تسبیح جاری ہے
اور اونمین کوئی امر تجاوز کرنیکا حد سے نہین ہے اور نہ کوئی کسی پر ظلم اور ستم کرتا ہے اور قصد کیا اوس آدمی نے اوس جگہ کا جہان ابو عبیدہ بن
الجراح رضی اللہ عنہ تھے پس دیکھا اونکو گویا وہ ضعیف ترین عرب سے ہین کہ بیٹھے ہین زمین پر اور کوئی تخت سوتی نہین بچھا تا ہے

دیکھتا ہون

اوسکو اس کلام سے کچھ آگاہی تھی پس جب صبح ہوئی اذان کہی صبح دونون نے اور آئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور نماز پڑھی اونکو ساتھ لوگون نے اور وہ
نہین جانتے تھے بات اس کی مگر اور قریب کو پس پڑھا اونہون نے پہلی رکعت مین سورۃ والفجر تو یہانتک کہ جب پڑھی اونہون نے یہ آیت اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ
پس پکار کر کہا مسلمانون سے ہاتف غیبی نے در حالیکہ وہ نماز مین تھے یہ کلام ظَفِرْتُمْ بِالْقَوْمِ وَمَا يُغْنِي كَيْدُهُمْ شَيْئًا وَمَا جَزَى
اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلٰى لِسَانِ اَمِيْرِكُمْ اِلَّا بِشَارَةً لَّكُمْ پس جب سنا مسلمانون نے آواز ہاتف کو تعجب کیا اونہون نے
پھر پڑھا ابو عبیدہ بن الجراح نے دوسری رکعت مین والشمس وضحٰہا اس آیت تک فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا
وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا اور اوسیوقت ہاتف غیبی نے یہ کہا تَمَّ الْفَالُ وَصَحَّ الزَّجْرُ هٰذِهٖ عَلَامَةُ النَّصْرِ پس جب فراغت
پائی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نماز سے کہا اونہون نے مسلمانون سے کہ آیا سنی تمنے آواز ہاتف غیب کی اونہون نے کہا کہ ہان
سنا ہمنے وہ ایسا ایسا کہتا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی ہاتف مدد اور غلبہ پہونچنے کا مطلب کہا ہے پس خوش ہو تم ساتھ مدد اللہ تعالیٰ
کی پس قسم ہے خدا کی کہ اللہ مدد اور غلبہ دیگا ہمکو اور اوپر اونکے بھیجیگا اونپر شدت اور سختی عذاب کی جیسا کہ اوتارا تھا اللہ تعالیٰ نے عذاب کو اگلے لوگون پر
پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جانو تم اس امر کو کہ مین نے رات کو خواب دیکھا جو دلالت کرتا ہے ہمارے غلبے کو اوپر اعدا
اور شامل ہوا اعانت اللہ تعالیٰ کی طرف سے پس دعا دیکر کہا مسلمانون نے کہ کیا خواب دیکھا تمنے اونہون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ مین کھڑا ہون
سامنے دشمنان دین کی تا اونکے گھیر لیا مجکو ایسے لوگون نے جو سفید کپڑے پہنے تھے کہ مثل اونکی نہین دیکھا تھا مین نے اور چمک اونکے نور کی ڈھانپ لیتی تھی
بینائی آنکھون کو اور اونکے سرون پر عمامے سبز اور اونکے ہاتھون مین نشان زرد اور وہ سبز گھوڑون پر سوار تھے پس جب وہ صف بستہ ہوگئے
گرد میرے کہا اونہون نے مجھسے کہ آگے بڑھو تم اپنے دشمنون پر اور نہ ڈرو تم کہ تمہین غالب ہے اور اللہ تعالیٰ مددگار تمہارا ہے اور بلایا اونہون نے
کچھ لوگون کو تم مین سے پس پلائی اونکو شراب جو اونکے کاسون مین تھی اور گویا مین دیکھتا ہون اپنے لشکر کو کہ داخل ہوا وہ لشکر روم مین
پس جب دیکھا رومیون نے ہمکو ہمارے سامنے سے بھاگ نکلے وہ لوگ پس کہا مسلمانون نے کہ صالح اور نیک کرے اللہ تمکو اے سردار بشارت
کہ ٹھنڈا کیا اللہ تعالیٰ نے اوسکے سبب سے تمہاری آنکھون کو اور اچھی بشارت دی تمکو پس اوٹھ کھڑا ہوا ایک شخص قوم خولان سے اور کہا اوس
کہ صالح اور نیک کرے اللہ تعالیٰ سردار کو مین نے بھی رات کو ایک خواب دیکھا ہے ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کہا کہ نیک خواب دیکھا اور نیک ہے اگر
چاہا اللہ تعالیٰ نے کیا دیکھا ہے رحمت کرے اللہ تیرے اوپر اونہون نے کہا کہ دیکھا مین نے کہ گویا ہم نکلے ہین اپنے دشمن پر پس ڈالا اونہون نے ہمپر لڑائی کو
اور اوسیوقت لوٹ پڑین اوپر آسمان سے سفید چڑیان جنکے پر سبز اور چنگل اونکے مثل گدھ کے تھے پس وہ توڑتی تھین اونکو مثل توڑنے چڑیون چنگل
کو پس جب تیزی کی کسی مرد نے اونسے تو ایسا چنگل مارا اونہون نے کہ ٹکڑے کر دیا اوسکو پس خوش ہوئے مسلمان اس خواب سے اور کہا بعضون نے
بعض سے کہ بشارت ہو تمکو کہ تحقیق بیخوف کر دیا اللہ تعالیٰ نے اور غلبہ پایا تمکو اور نابینائی تمہارے ساتھ فرشتون کے کہ لڑینگے وہ تمہارے ساتھ ہوکر جیسا
اونہون نے تمہارے ساتھ بدر کے دن کیا تھا اور خوش ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اونہون نے کہ یہ اچھا خواب ہے اور سچ ہوا اور تعبیر اوسکی مدد اور غلبہ ہے
اور مین امید کرتا ہون اللہ تعالیٰ سے کہ دیکھینگے ہم کوئی عاقبت بہتر اسکی کارروائی پس کہا ایک شخص نے زمرہ مسلمانون سے کہ اے سردار کیا سبب ہے تمہارے توقف
کرنیکا ان گبرون کی تھوڑی سے واسطے کس چیز کے سبب تم منتظر لڑائی کے ہو اور دشمن خدا نے مکر اور فریب کیا ہے ہمارے ساتھ بسبب اپنے طول نہر کی اور

وہ ہمارے مقابلہ سے مگر بارا دے آپڑنے کو ہمیں کسی رات میں ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی جو تم گمان کرتے ہو
سعید بن رفاعہ حمیری نے بیان کیا ہے کہ ہم لوگ اسی حال میں تھے کہ دفعتہً سنا ہم نے آوازوں اور چلانے کو کہ بلند ہوتی تھیں وہ ہر طرف سے
پکارتی تھیں لڑنے کو اور رومی چلے آتے تھے ہماری طرف کو اور جانا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ فریب دے گئے اور پڑے ہیں مسلمان لوگ
آغاز صبح میں پس اوٹھ کھڑے ہوئے وہ اور اوٹھ کھڑے ہوئے ہم لوگ اور اوس رات میں نگاہبان لشکر مسلمانوں کے سعید بن زید بن عمرو
بن طفیل العدوی تھے کہ دفعتہً آئے وہ ہماری طرف اور پکارتے تھے کہ چلو چلو اے گروہ عرب کے یہانتک کہ آکر ٹھہرے وہ آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور اونکے
ساتھ کچھ لوگ عرب منتصرہ تھے پس کہا اونہوں نے کہ اے سردار تحقیق باہان نے فریب کیا مسلمانوں کے ساتھ بسبب اپنے باز رہنے کے لڑائی سے اور آتے ہیں
آراستہ اور مرتب کی ہیں صفیں اپنے لشکر کی اور چلا ہے ہماری طرف بارادہ آپڑنے کے ہم پر اور ہم بے سامان جنگ اور بے ترتیب ہیں اور تنبیہ آئی ہے
ہمارے پاس نجم ہشیں اسلام کی ڈرانیوالی ہیں ہمکو باہان کی سختی سے اور کہتے ہیں وہ کہ باہان روانہ ہوا ہے مع اپنے لشکر کے اور آتے ہیں ہماری طرف
حامی بطارقہ کے اور برے اونکی اس امر پر متفق ہوئی ہے کہ لڑے ہم سے ایک بادشاہ اونکی بادشاہ ہو مع اپنے لشکر ہمراہی کے ایکدن اور یہ صورت
سخت ترین لڑائیوں کی ہے اور دیکھا مسلمانوں نے نشانہائے قوم کو کہ قریب ہی ہیں اونسے اور صلیبان نزدیک آئی ہیں پس کہا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر کہا اونہوں نے کہ کہاں ہیں ابا سلیمان خالد بن الولید پس آئے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونسے کہ تم اس کام کیواسطے ہو اے ابا سلیمان جاؤ اور نکلو تم ساتھ دلیر اور بہادر مسلمانوں کے اور باز رکھو تم
دشمنوں کو اہل و عیال تک آنے سے تا اینکہ لوگوں کی صفیں آراستہ ہو جاویں اور درست کر لیویں وہ اپنے آلات حرب کے پس کہا خالد بن الولید نے
کہ تمہارا کہنا بخوشی منظور ہے اور پکار کر کہا خالد بن الولید نے کہ کہاں ہیں ہاشم مرقال کہاں ہیں زبیر بن العوام کہاں ہیں عبد الرحمن بن ابی بکر
صدیق کہاں ہیں فضل بن عباس کہاں ہیں یزید بن ابی سفیان کہاں ہیں ربیعہ بن عامر کہاں ہیں میسرہ بن مسروق العبسی کہاں ہیں
میسرہ بن قیس کہاں ہیں عبد اللہ بن انیس الجہنی کہاں ہیں صخر بن حرب الاموی کہاں ہیں عمارہ سدوسی کہاں ہیں سلام بن مخرم الہذلی
کہاں ہیں مقداد بن اسود کندی کہاں ہیں ابو ذر غفاری کہاں ہیں عمرو بن معدیکرب الزبیدی کہاں ہیں عمار بن یاسر عبسی کہاں ہیں
ضرار بن الازور کہاں ہیں عامر بن طفیل کہاں ہیں ابان بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین اور اسی طرح خالد بن الولید بلاتے
ایک کو بعد ایک کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اون لوگوں کو جو موجود تھے اونکے ساتھ سخت لڑائیوں میں یہانتک کہ بلایا
اونہوں نے پانچ سو سوار کو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ ہر ایک اونمیں کا مانند ایک لشکر تھا جو کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتا تھا
پس آئے وہ سب کے سب خالد بن الولید کے پاس اور نکلے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ ساتھ پانچ سو سوار کے اور حملہ اور استقبال کیا اونہوں نے لشکر
مشرکین کا اپنے نیزوں کی نوکوں سے اور شعلہ زن ہوئی لڑائی اونکے بیچ میں اور مشغول ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح ترتیب صفوف اور آراستگی
لشکر میں اور آئے ابو سفیان ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اونسے کہ اے سردار حکم کرو تم عورتوں کو کہ چڑھ جاویں وہ اس ٹیلے پر
ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اچھی ہے آپ نے تجویز کی ہے رائے جو کہا ہے کہ حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتوں کو پس چڑھ گئیں وہ ٹیلے پر اور
بچایا اونہوں نے اپنی جانوں کو اور اونکے ساتھ لڑکے اور لڑکیاں تھیں پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے عورتوں سے کہ لو تم اپنے ہاتھوں میں چوبیں خیموں کی

[illegible]

اور پتھروں کو اپنے سامنے رکھو اور غیرت دلاؤ تم مسلمانوں کو لڑائی پر پس اگر فتح اور غلبہ تمہارے واسطے ہوا تو بہتر ہے ورنہ تم جسطرح جبر کہ ہوا اور اگر بھاگتے ہوئے
دیکھو تم کسی مسلمان کو پس مارو تم اونکے منہوں میں پتھر پتھروں کو اور دکھاؤ تم اونکی اولاد کو اور کہو اونسے کہ لڑو تم اپنے گھر بار اور اولاد اور اسلام کے واسطے
تب کہا عورتوں نے کہ اے سردار خوش ہو تم اوس پر جو کہ آسان ہم کہالی دیا ہے کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب بٹھا دیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے عورتوں کو ٹیلے پر تو متوجہ ہوئے وہ واسطے ترتیب لشکر کے اور دوڑے لوگ لڑائی کیطرف بعد اوسکے آراستہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو میمنہ اور
میسرہ اور قلب اور دونوں بازو پر اور رکھے جھنڈے نشانوں کو اور مقرر کیا مہاجرین اور انصار کو قلب میں اور ظاہر کیا مسلمانوں نے سامان اور
ہتھیاروں کو اور گرد اونکے اپنے لشکر میں تین صفیں تھیں پہلی صف میں تیر انداز لوگ اہل یمن کے تھے اور ایک صف میں ڈھال تلوار والے لوگ اور ایک صف میں
صاحب نیزہ و اسپان جو سامان تھا اوسکو تقسیم کیا سواروں کو تین فوجوں پر اونکی تین فوجوں کا ایک ایک مقرر کیا اور تین شخص کو شہسواران مسلمین میں سے
کر ایک ایک پر مقرر کیا غیاث بن حرملہ عامری اور دوسرے سلمہ بن سعید الیربوعی اور تیسرے قعقاع بن عمرو التمیمی تھے اور تھے مسلمان اونکے نشانوں کے
پیچھے اور تھے ابو عبیدہ بن الجراح اپنے نشان کے پیچھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وقت روانگی اونکی بجانب ملک شام کے اونکے واسطے بنایا تھا اور وہ
زرد نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا تھا جو غزوہ خیبر میں ہمراہ تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ خالد بن الولید کے ساتھ ایک نشان تھا
اور وہ سیاہ رنگ کا تھا اور پیدل لوگوں پر شرحبیل بن حسنہ اور بازوی میمنہ پر یزید بن ابی سفیان اور بازوی میسرہ پر قیس بن ہبیرہ مقرر تھے پس جب
آراستہ ہو گئیں صفیں چلے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں اور وہ ترغیب دیتے تھے مسلمانوں کو لڑائی پر اور کہتے تھے کہ اے بندگان
اللہ تعالیٰ کو مدد دیگا وہ تمکو اور لازم پکڑو صبر کو کہ صبر نجات دینے والا رنج سے اور پسندیدہ پروردگار اور دفع کرنے والا ذلت کا ہے پس دور کرو تم اپنی صفوں کو
اور نہ توڑو اپنی بیتوں کو اور نہ چلو تم ایک قدم مگر یہ کہ یاد کرو تم اللہ غالب بزرگ کو اور نہ آغاز کرو تم لڑائی کو یہانتک کہ ابتدا کریں وہ پہر اور اراد
کرو تم نیزوں کو اور چھپاؤ تم اپنے کو ساتھ ڈھالوں کے اور التزام کرو تم خاموشی کا مگر اللہ غالب بزرگ کی یاد کرنے میں اور کوئی نئی بات نکرو یہانتک کہ
حکم دوں میں تمکو اوسکی خبر سنکا پھر گئے وہ قلب کیطرف اور نظر کی انہوں نے پس ناگاہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ درانحالیکہ وہ ترغیب دیتے تھے لوگوں کو اور
کہتے تھے يَا أَهْلَ الدِّينِ وَيَا أَنْصَارَ الْهُدَى وَالْحَقِّ اعْلَمُوا أَنَّ رَحْمَةَ اللهِ تَعَالَى لَا تُنَالُ إِلَّا بِالْعَمَلِ وَالنِّيَّةِ
وَلَا تُدْرَكُ بِالْمَعْصِيَةِ وَالتَّمَنِّي بِغَيْرِ عَمَلِهِمْ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ مَعَ رَحْمَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَلَا يُؤْتِي اللهُ رَحْمَتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ الْوَاسِعَةَ إِلَّا الصَّالِحِينَ وَالصِّدِّيقِينَ أَلَمْ تَسْمَعُوا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي
لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ؛ وَاسْتَحْيُوا رَحِمَكُمُ اللهُ
مِنَ اللهِ تَعَالَى أَنْ يَرَاكُمُ اللهُ مُنْهَزِمِينَ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَأَنْتُمْ فِي قَبْضَتِهِ وَلَيْسَ لَكُمْ مَلْجَأٌ مِنْ دُونِهِ
اور سیر کیا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں میں ایسا ہی کہتے تھے یہانتک کہ پھرے وہ اپنی قوم کی طرف اور نکلے بعد اونکے سہیل بن عمرو کہ چلتے تھے
صفوں کے بیچ میں اور نصیحت کرتے تھے مثل نصیحت معاذ بن جبل کے اور پھرے وہ اپنی قوم کیطرف اور نکلے بعد اونکے ابو سفیان بن حرب پس گھومے

خالد بن الولید سے کہ تمہاری کیا رای ہے ای ابا سلیمان پس کہا خالد بن الولید نے کہ جانو تم اس امر کو کہ باہان نے آگے کیا ہے جماعت کثیر کا
اپنے ہمراہیوں کا اپنے لشکر کی او ربہت بندی کی ہے اونکی بمقابلہ مسلمانوں کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ باہان نے اپنے آگے
کیا تھا رومیوں کے اون لوگوں کو جنکی شجاعت اور دلیری اونکی ثابت تھی مشہور تھی ایک لاکھ کو پس جب دیکھا خالد بن الولید نے اونکو
جانا اونہوں نے کہ وہ لوگ اہل شہادت سے ہیں پس کہا اونہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ میری رای یہ ہے کہ ٹھہراؤ تم اپنی اوس جگہ پر جہاں
تم ہو صفوں میں زبیر کو اور ٹھہراؤ اونکی پشت پر معاذ بن جبل کو جمعیت دیکر ساتھ مسلمانوں کے اپنے ساتھیوں میں پس جب جانیں گے
مسلمان اس امر کو کہ تم اونکے پیچھے ہو شرم کرینگے وہ اللہ پاک سے کہ پیٹھ پھیر بھاگیں گے پس قبول کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
مشورہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا اور بلایا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو اور یہ سعید اون میں سے تھے مسلمانوں کی جن سے
رضامندی اپنی ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالی نے اس آیت میں لقد رضی اللہ عن المؤمنین اخیر تک پس ٹھہرایا اونکو اپنی جگہ پر
پھر منتخب کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک سو سوار کو سو سوار ان میں سے اور اون میں کے لوگ مہاجرین سے تھے اور ٹھہرایا اونکو پیچھے
پیچھے صف کی معاذ بن جبل کے ساتھ کہ راوی نے ورقہ بن مہلل التنوخی سے جو یرموک کی لڑائی میں تھا علمبردار ابو عبیدہ بن الجراح کے
روایت کی ہے کہا ورقہ نے کہ پہلے جو نکلا لڑائی کو مسلمانوں کے لشکر سے وہ ایک شخص قوم ازد سے کم سن تھا پس کہا اوس شخص نے ابو عبیدہ
بن الجراح سے کہ ای سردار میں چاہتا ہوں کہ تسکین دوں اور سیراب کروں اپنے دل کو اور جہاد کروں اپنے اور اسلام کے دشمن کا اور خرچ
کروں میں اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ میں شاید دیوے مجھکو شہادت پس آیا اجازت دیتے ہو تم مجھکو اس بارے میں اور اگر کوئی تمہارا
مطلب ہے حاجت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہو پس آگاہ کرو تم مجھکو اوس سے پس روئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور یہ کہا
اقرأ محمدا منی السلام واخبرہ انا وجدنا ما وعدنا ربنا حقا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے
کہ پھیرا ازدی نے اپنے گھوڑے کے سر کو اور حملہ کیا بارادہ لڑائی کے پس نکلا اونکے مقابلہ میں ایک گبر کفار روم کو پورا قد و قامت کا ہمسر سے
گھوڑے پر پس جب دیکھا اوسکو ازدی نے چلے اوسکی طرف اور تحقیق قصد کیا تھا اونہوں نے اپنی جان کو اللہ تعالی کی راہ میں پس جب
نزدیک ہوئے پڑھا اونہوں نے شعر رجز کا اور حملہ کیا ہر ایک نے اون دونوں میں سے اپنے ساتھی پر پس جلدی کی ازدی نے رومی پر اور نیزہ مارا
اوسکو اور گرا دیا اوسکو زمین پر بیہوش اور لیلیا اسباب اور گھوڑا اوسکا اور سپرد کیا یہ سب ایک مرد کو اپنی قوم سے پھر پلٹے وہ میدان
کی طرف اور بلایا لڑنے والی کو پس نکلا اونکے مقابلہ میں دوسرا رومی پس مار ڈالا اوسکو اور نکلا تیسرا اور چوتھا یہانتک کہ قتل کیا اونہوں نے چار
رومیوں کو پس نکلا اونکے مقابلہ میں پانچواں رومی اور شہید کیا اوسنے ازدی کو رحمت کرے اللہ تعالی اونپر پس غضبناک ہوئی قوم ازد سبب
مارے جانے اپنے ساتھی کے اور نزدیک ہوئے وہ رومیوں کی صفوں کے پس اوسوقت آگے بڑھے رومی اور حملہ کیا مثل پھیلی ہوئی ٹڈی کے یہانتک کہ نزدیک پہنچا
ایک کنارہ اوسکا میمنہ مسلمین سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق دشمن خدا کے اور تمہارے آمادہ حملے کے ہوئے ہیں پس جانو تم اس امر کو کہ
اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے پس قائم رکھو تم اپنے تئیں ساتھ صبر و راستی اور بلاقی اور شامل ہو نیمدد کی اللہ تعالی کی پاس پھر دیکھا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اپنی گوشۂ چشم سے آسمان کی طرف اور یہ دعا مانگی اونہوں نے اللہم ایاک نعبد وایاک نستعین ولک توحیدا

ولا نشرك بك شيئا وان هؤلاء يكفرون بك وبآياتك ويتخذون ذلك وكذا اللهم انصرنا عليهم يا من قال
في كتابه واعتصموا بالله هو مولاكم فنعم المولى ونعم النصير ٭ اللهم زلزل اقدامهم وارعب قلوبهم
وانزل علينا السكينة والزمنا كلمة التقوى وامنا اعداءك يا من لا يخلف الميعاد پس حملہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ
نے وہاں کر رہی تھی کہ دفعتہً حملہ کیا رومیوں نے میمنہ مسلمین پر اور اونمین قوم ازد اور مذحج اور حضرموت اور حمیر اور خولان تھی اور ایک ہی
حملہ کیا اونپر رومیوں نے پس صبر کیا مسلمانوں نے اونکے مقابل میں اور سخت لڑائی لڑے وہ اور بہت اچھی ثابت قدمی کی پس حملہ کیا
اونپر دوسرے لشکر رومیوں کا پس پھر صبر کیا مسلمانوں نے اونکے مقابل میں اور حملہ کیا تیسرے لشکر نے اونپر پس ہٹ گئے مسلمان میمنہ سے اور
چھوڑ دیا ایک گروہ نے لوگوں میں سے جگہ کو اور پھر گئے وہ اپنے لشکر کیطرف اور بہت اچھی ثابت قدمی کی ایک گروہ نے اور لڑے وہ رومیوں سے
انہیں نشانوں کے نیچے اور خالی کر دیا اپنی جگہ کو قوم زبید نے اور سیوف قیس اور وہ میمنہ میں تھی لیس فرسی اونمین سے عمرو بن معدیکرب الزبیدی
رضی اللہ عنہ اور وہ سردار تھے قوم زبید کے اور قوم زبید اونکی تعظیم کرتی تھی سبب اونکی شجاعت کے جو زمانہ جاہلیت اور اسلام میں تھی
اور یرموک کی لڑائی تک عمر اونکی ایک سو دس برس کی ہو چکی تھی مگر یہ کہ آمادہ کیا تھا اونکو شجاعت نے پس جب دیکھا اونہوں نے
اپنی قوم کی طرف کہ چھوڑ دیا ہے جگہ کو چلا کر کہا اونہوں نے یا آل زبید یا آل زبید تفرون من الاعداء وتفرون من
ثواب کوس الرحى ترضون لانفسكم بالعار والذلة فما هذا الانزعاج من كلاب الاعلاج
فاعلموا ان الله مطلع على المجاهدين الصابرين فاذا نظر اليهم قد لزموا الصبر في مرضاته
وثبتوا للقتاله وامدهم بنصره وايدهم بصبره فاين تهربون من الجنة ارضيتم بالعار
وغضب الجبار پس جب سنا قوم زبید نے کلام اپنے سردار عمرو بن معدیکرب الزبیدی یا الحجاج بن عبید کا علی
اختلاف الروایات پھر گئے وہ اپنی جگہ کیطرف مثل پھرنے بکری وغیرہ جانوروں کے اپنے بچوں کی طرف اور یکجا ہو گئے گرد عمرو بن معدیکرب
الزبیدی کے اور وہ پانچ سو سوار تھے اور شرارت کی اونہوں نے رومیوں پر اور حملہ کیا اونکے ساتھ قوم حمیر اور حضرموت اور خولان نے اور حملہ کیا
اون سب نے بالاتفاق رومیوں پر بہت سخت حملہ پس ہٹ گئے اور پھر گئے رومی اپنی جگہ سے اور حملہ کیا قوم دوس نے مشرکین پر ساتھ ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کے پس جنبش دی ابوہریرہ نے اپنے نشان کو اور ترغیب دلاتے تھے وہ اپنی قوم کو لڑائی پر اور نصیحت کرتے تھے وہ اس کلام سے یا ایها
الناس سارعوا الى معانقة الحور العين وجوار رب العالمين في جنات النعيم وما من موطن احب الى الله
من هذه المواطن الا وان الصابرين فضلهم الله على غيرهم الذين لم يشهدوا وامن شهد هذه
پس جب سنا دوس نے اونکے کلام کو گرد ہو گئے اونکے اور حملہ کیا رومیوں پر اور گھیر لیا اونکو جیسا کہ گھیر لیتی ہے چکی اور ہجوم کیا جماعت رومیوں نے
میمنہ مسلمین پر پس چلایا اور ہٹایا اونکو بجانب قلب کے پس بہت اچھا صبر کیا مسلمانوں نے اونکے مقابل میں اور جا پہنچا اونپر دوسرا
لشکر رومیوں کا پس شکست اوٹھائی لشکر میمنہ مسلمانوں نے اور نکال لیا وہ اپنے پیچھے پھیرے ہوئے تھی اور گھوڑے پھرتے تھے اپنی سموں کی طرف اور نکالا لشکر
میمنہ کا درانحالیکہ چھوڑنے والا تھا اپنی جگہ کو مثل بکری جگہ چھوڑنے والی کے شیر کو آگے سے اور دیکھا عورتوں نے شکست اوٹھاتے ہوئے

اور اے پڑھنے والے قرآن کے اور اے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحقیق واقع ہوئی قوم روم میں شکست نہیں باقی ہے اونکے
نزدیک کوئی شخص مضبوط اور لڑنیوالا مگر اوسقدر کہ دیکھا تمنے اور تحقیق توڑ دیا اللہ تعالیٰ نے اونکی تیزی کو پس پھیرو تم اپنے حملے کو اور شدت کرو
رحمت کرے اللہ تعالیٰ تم پر قسم ہے اوسکی جسکے ہاتھ میں خالد کی جان ہے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ دیگا اللہ تعالیٰ تمکو غلبہ اونکے
بازوں پر پس کہا اونسے مسلمانوں نے ہر طرف سے کہ حملہ کرو تم اے خالد بن الولید تاکہ حملہ کریں ہم تمہارے ساتھ پس نکال لیا خالد بن الولید نے
اپنی تلوار کو اور حملہ کیا باتفاق اپنے ہمراہیوں کے عبدالرحمن بن حمید الجمحی نے بیان کیا ہے کہ میں اون لوگوں میں تھا جنہوں نے
خالد بن الولید کے ساتھ حملہ کیا تھا پس قسم ہے خدا کی کہ جگہ چھوڑ دی رومیوں نے ہمارے سامنے سے اور بھاگے وہ مثل بھاگنے بکری کے شیر کے ڈر کا رنے
اور تعاقب کیا اونکا مسلمانوں نے پس واقع ہوا میمنہ روم کی میمنہ پر پس بُری طرح سے جگہ کو چھوڑ دیا اونہوں نے اور وہ لوگ جو زنجیروں میں
تھے پس نہیں چھوڑا اونہوں نے اپنی جگہ کو درانحالیکہ چلاتے تھے وہ تیروں کو اور وہ نگاہبان قوم کے تھے اور خالد بن الولید ہمارے آگے تھے
حملے میں اور ہم اونکے پیچھے تھے اور ہمارا شعار اوس حملے میں یہ تھا یا محمد یا منصور اجب اجب پس خالد بن الولید برابر
حملہ کرتے تھے یہانتک کہ پہونچے وہ دریجان تک اور وہ کھڑا تھا اپنی اوس جگہ جہاں باہان نے اوسکو کھڑا کر دیا تھا اور اوسکے ساتھ صلیب جواہر
کی تھی اور ساتھی اوسکے منتظر حملے کے تھے اوسکی بیعت میں پس جب پہونچا لشکر مسلمانوں کا اوس جگہ تک جہاں دریجان تھا کہا
اوسکے رفقا نے اوس سے کہ اے بادشاہ آیا نہیں حملہ کرتا ہے تو کہ حملہ کریں ہم اوسکے ساتھ یا پیچھے کو پھیریں ہم کہ ملگیا ہے ہم میں لشکر عرب کا
پس کہا اوسنے اپنے ساتھیوں سے کہ جاؤ تم اس امر کو کہ میں بُرے دن کا دیکھنا اور اوسمیں حاضر ہونا نہیں چاہتا ہوں اور بادشاہ نے
مجھکو اس جگہ ٹھہرایا ہے اور میں مرا جاتا ہوں یہاں سے ٹھہر تو مگر لپیٹ دو تم میرے منہ اور سر کو اس کپڑے میں تاکہ نہ دیکھوں میں
لڑائی کو پس لپیٹ دیا اونہوں نے اوسکے چہرے کو ایک ریشمی کپڑے میں اور لوگ لڑتے تھے یہانتک کہ بھاگ گئے رومی مسلمانوں کے سامنے سے اور پہونچے
وہ دریجان کے پاس درحالیکہ چہرہ اوسکا لپیٹا گیا تھا کپڑے میں پس حملہ کیا اوسپر ضرار بن الازور نے اور مارا اپنے نیزہ سے اوسکو اور مار ڈالا
اوسکو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اچھا معاملہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے ساتھ یہ ہوا کہ جرجیر اور قناطر نے باہم
اختلاف اور جھگڑا کیا اور جرجیر میمنہ میں تھا ساتھ قوم ارمن کے اور قناطر میسرہ میں تھا جرجیر نے قناطر سے کہا کہ حملہ کر اوپر عرب کے میسرہ کیا
تیرا توقف ہے حملے میں پس قناطر نے کہا کہ آیا تو مجھکو حکم حملے کا دیتا ہے جرجیر نے کہا ہاں اور کیونکر نہیں تجھپر حکم کرتا ہوں میں تیرا
سردار نہیں ہوں قناطر نے کہا کہ تو مجھکو کہتا ہے تو ایک سردار ہے میں [illegible] سردار ہوں اور میرا مرتبہ تجھپر زیادہ ہے اور تو مامور ہے میری
اطاعت کا پس مخالفت کیا اونہوں نے اور غضبناک ہوا جرجیر گفتگو سے قناطر کی پس سخت حملہ کیا اوسنے مسلمانوں پر اور تھا [illegible]
کنانہ اور قیس اور خثعم اور جذام اور قضاعہ اور عاملہ اور غسان [illegible] اور یہ لوگ اوس دن درمیان لشکر میسرہ اور قلب مسلمانوں کے
اور دور کر دیا رومیوں نے مسلمانوں کو اونکی جگہ سے یہانتک کہ دور ہو گیا لشکر میسرہ مسلمانوں کا اپنی صفوں کی جگہ سے اور نہ باقی رہے
اونمیں سے مگر والی نشانوں کے پس لڑے وہ [illegible] بہت سخت لڑائی اور پہونچا رومیوں نے اور مسلمانوں کا [illegible]
شکست اوٹھائی تھی یہانتک کہ داخل ہوئے اونکے ساتھ لشکر [illegible] آئیں اونکی عورتیں ساتھ [illegible] خیموں کے [illegible]

بن الایہم سی اور مین نکلا ہون تمہاری طرف کو جسوقت کہ دیکھا مین نی تمکو اور تحقیق مار ڈالا تمنی ابن لطریق سخت کو اور وہ مثل پہاڑ کی ہر جری
کی تھا شجاعت مین پس نکلا مین تمہاری طرف تا کہ مار ڈالون مین تمکو اور بہرہ مندی حاصل کرون مین پاس الہ سے قتل کی نزدیک تمہارے
مار ڈالنی سی عامر بن طفیل نے کہا کہ ہو تو بشارت اوسیختی قوم کی اور بہت ہو ذلیل قول کا ذکر کیا پس اللہ تعالی نے شاید تو بہی باز رکھی مین اور
ہلاک کرنیوالا ظالمون کا ہی اور جو تو یہ کہتا ہی کہ میری مار ڈالنی سی بہرہ مندی حاصل کریگا نزدیک مخلوق کی اور وہ مثل تم سب کی ہی پس مین
ارادہ رکھتا ہون کہ بہرہ مندی حاصل کرون بسبب تیرے جہاد کے نزدیک پروردگار عالم کی اور حملہ کیا عامر بن طفیل نے جبلہ بن ایہم
پر اور حملہ کیا جبلہ نے اوپر اور باقی رہی دونون ضربون سی پس نکلا وار عامر بن طفیل کا بیکار اور بیجگہ اور نکلا وار جبلہ کا کارگر اور جگہ پر
پس کاٹ ڈالا اونکی گردن سی شانی تک پس گری عامر بن طفیل شہید ہو کر رضی اللہ عنہ اور گھوما جبلہ عامر بن طفیل کی جگہ کھڑی ہی
اور ٹھہرا اور تعجب کرتا تھا وہ اپنے دل مین اور اوس چیز پر جو کیا تھا اوسنی اور طلب کیا جبلہ نے لڑنیوالے کو پس نکلی اوسکی طرف جندب بن
عامر بن طفیل الدوسی اور اونکی پاس نشان تھا پس آئی وہ ابو عبیدہ بن الجراح کی پاس اور کہا کہ ای سردار میرے باپ مار ڈالی گئی مین اور مین
چاہتا ہون کہ اونکا بدلا لون یا جا ملون اونکی ساتھ اور دیدو تم اپنی نشان کو جو میرے پاس ہے جس شخص کو چاہو تم قوم دوس سے پس لیا
ابو عبیدہ بن الجراح نے نشان کو اونکی ہاتھ سی اور دیدیا ایک شخص کو قوم دوس سے پس اوٹھا لیا اوسنی نشان کو اور نکلی جندب بن عامر
واسطے لڑائی جبلہ کی اور وہ اشعار رجز کی پڑھتی تھی اور نزدیک ہوی جبلہ بن الایہم سی اور چلا کر کہا اوس سے کہ ٹھہر تو ای قاتل میرے باپ کے
مین اونکی عوض تجھکو مار ڈالونگا جبلہ نے کہا کہ تم کون ہو عامر کی اونہون نے کہا کہ مین اونکا بیٹا ہون جبلہ نے کہا کہ کس چیز نے برانگیختہ کیا
تمکو اپنی اور اپنی اولاد کی ہلاک کرنے پر اور قتل نفوس کا برا اور حرام ہی پس کہا جندب نے کہ قتل نفس اللہ کی راہ مین نیک اور بہتر ہی جسکے
سبب سے ثواب بہت ملتا ہی جبلہ نے کہا کہ مین تمہارا مار ڈالنا نہین چاہتا ہون حالانکہ تم جوان کم سن ہو پس پلٹ جاو تم یہانتک کہ
نکلی میرے مقابلی کو اور کوئی سوا تمہارے جندب نے کہا کہ مین کیونکر پھر جا سکتا ہون حالانکہ غمدیدہ ہون بسبب اپنے باپ کی قسم خدا کی
نہ پھرونگا مین یا اونکا بدلا لونگا مین یا اونسی جا ملونگا پھر حملہ کیا اوپر جبلہ نے اور حملہ کیا اونہون نے جبلہ پر اور برابر ایک دوسری پر دوڑ آتی تھے
اور کھلی ہوئی تھین آنکھین لوگون کی دونون کی طرف اور دیکھا جبلہ نے جندب کی طرف اور اوس چیز کو جو ظاہر ہوئی اونکی شجاعت سی پس
جانا اوسنی کہ وہ بڑی سخت اور شدید ہین لڑائی مین پس اختیار کیا اوسنی اونسی احتیاط کو اور قوم غسان دیکھتی تھی اپنی سردار جبلہ کو پس جب دیکھا
اونہون نے جندب کو کہ غالب ہو گئی ہین وہ لڑائی مین پس پکار کر کہا بعض نے اونمین سے بعض کو کہ یہ جوان چونکہ ہین تمہارے سردار کی مقابلہ کو جوان لیف
اور نزدیک ہین پس اگر دیکھو تم انکو کہ غالب ہو گئی ہین تمہارے سردار پر پس کمک کرو تم اپنے سردار کی ورنہ چھوڑو اونکو کہ مار ڈالین اوسکو پس آیا وہ ہو کے شہسوار غسان کی واسطے کمک
کی نجابت سردار کی تاکہ بچاوین اوسکو اگر لاحق ہو جاوے اوسکو کوئی ضرر سخت اور دیکھا مسلمانون نے اپنے ساتھی جندب بن عامر بن طفیل کی طرف اور اونکی شدت اور شجاعت کو پس
خوش ہوی وہ اوس سے اور دیکھا سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اونکو اور اونکی کامون کو پس دعا دی وہ اور کہا کہ ایسی ہی
ہوتی ہین وہ لوگ جو خرچ کرتی ہین اپنی جان کو اللہ کی راہ مین آگہی اللہ نہ فراموش کرے اونکی واسطے اونکی کامون کو جابر
بن جبل رضی اللہ عنہ سی بیان کیا ہی کہ موجود تھا مین یرموک کی وان لڑائی مین دیکھا مین نے ایک جوان کو شریف اور

بزرگ کشتہ دوسی ہوا اور وہ جندب بن عامر بن طفیل تھی کہ جب یہ تھے وہ جبلہ بن ایہم الغسانی ہی سوا اسکو کہ اسوقت آجاتی ہی سو تب تو نہین نفع
دیتی شدت لڑائی مین اور نہ کثرت ہتھیارون کی اور صورت یہ ہوئی کہ جوان دوسی نے حملہ کیا جبلہ پر اور مارا اوسکو ایک نیزہ اور تلوار کا جس سے
شکست کر دیا اوسکو اور مارا جبلہ نے ایک ہی ایسا کہ قتل کیا اونکو اور جا رہی لیگیا اللہ تعالی اونکی روح کو بجانب بہشت کی اور رسیدہ کیا اللہ تعالی نے
خون عامر بن الطفیل کا اور گرد گھوما جبلہ اونکی لاش پر پس چلا کر کہا اونکی قوم نے کہ پھر تو ای سردار اپنی جگہ پر کہ تحقیق جاری کر چکا تو اونسی
چیز کو جو تجھ سے فوت ہوئی تھی پس پلٹ گیا جبلہ اور وہ مغرور کرنیوالا تھا اپنے کام پر یہانتک کہ ٹھہرا وہ اپنی صلیب کی نیچے اور بادشاہان نے اوسکا شکر
کہلا بھیجا اور لیکن جو مسلمان ہین سبب عامر بن طفیل اور اونکی شہید ہونیکی پس اوسوقت آپس مین پکارا یہ کلمات قوم دوس نے الجنۃ الجنۃ
الجنۃ حذوا بنار سید کمدهام وبعالیۃ من اعداء اللہ یعنی نکلی قوم دوس بجانب لڑائی کی اور قوت دی انکو
قوم ازد اور اوس نے اور وہ اونکی ہم سوگند تھی اور حملہ کیا اونہون نے قوم غسان اور لخم اور جذام پر اور پکارا اونہون نے ساتھ الفاظ اپنی پہچان کی
پس اوسوقت آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور کہا کہ ای لوگو جلدی دوڑو تم بجانب مغفرت اپنی پروردگار اور ملاقات حوران
بہشتی کی بہشت مین پس نہین ہی کوئی جگہ دوست تر اللہ کے نزدیک ان جگہون سے آگاہ ہو کہ صابرین کو بزرگی دی ہی اللہ نے اون لوگون
جو نہین حاضر ہوئی ہین اونکی حاضر ہونیکی جگہون مین پس جب سنا قوم ازد نے اس کلام کو حملہ کیا اونہون نے ساتھ دوس کے مشرکین پر بڑا سخت حملہ
اور پکارتی تھی وہ اپنی الفاظ پہچان کو الجنۃ الجنۃ **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے **بیان** کیا ہی کہ بروز جنگ یرموک
شعار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا یہ تھا **امت امت** اور شعار قوم عبس کا یہ تھا **یا آل عبس یا آل عبس** اور شعار اہل یمن کا
جسمین ہر قسم کی لوگ تھی یہ تھا **یا انصار اللہ یا انصار اللہ** اور شعار خالد بن الولید اور اونکی ہمراہیون کا یہ تھا **یا حزب اللہ**
یا حزب اللہ اور شعار قوم دوس کا یہ تھا **یا آل اللہ یا آل اللہ** اور شعار قوم حمیر کا یہ تھا **الفتح الفتح** اور شعار قوم مراد اور
سکاسک کا یہ تھا **الصبر الصبر** اور شعار بنی مراد کا یہ تھا **یا نصر اللہ انزل یا نصر اللہ انزل** پس یہ شعار مسلمانون کی تھی
یرموک کی لڑائی مین پس جب حملہ کیا قوم دوس نے اور تعصب کی اونکی قوم ازد نے قصد کیا اونہون نے عسکر نصرہ کا اور طلب کیا جگہ اونکی صلیب کی
اور پھاڑا اونکی جماعت کو سخت پھاڑنا یہانتک کہ پہنچی وہ صلیب تک پس نیزہ مارا ایک مسلمان نے اوٹھانیوالی کو اوس صلیب کی جو قوم غسان کی ہوا
تھی پس گرا دیا اوسکو گھوڑی سی اور گری صلیب اوسکی ہاتھ سی اور اندھی ہو کر اور حملہ کیا قوم غسان نے بار دیگر اپنی صلیب کی پس لڑی وہ صلیب کی نزدیک
یہانتک کہ بہت لوگ اونکی مارے گئے اور مارے گئے کچھ لوگ قوم ازد اور دوس کی مگر یہ کہ وہ غسان کے بیچ مین مثل سپیدی تل کی بیچ پوست شتر سیاہ
کی تھی پھر نکلے وہ غسان کے بیچ سی **واقدی** رحمہ اللہ نے ہشام بن عامر اور اونہون نے ابن جویریہ اور اونہون نے نافع بن جبیر اور اونہون نے
عبداللہ بن عدی سے **روایت** کی ہی کہا عبداللہ نے کہ موجود تھا مین یرموک مین پس تعداد مسلمانون کی چھتیس ہزار تھی پس
خشمناک ہوا ابن جویریہ اور کہا اونہون نے کہ جھوٹ کہا جسنے تم سی یہ تعداد بیان کی اور تحقیق تھا مسلمان یرموک کی دن اکتالیس ہزار
تھی اور مین نے اسی طرح ثقہ راویون سی سنا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ یہ قول تحقیق کیا ہی اسواسطی کہ مسلمان بروز جنگ
اجنادین کی بتیس ہزار تھی پھر آئی کر کے بعد اوسکی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہی کہ جب حملہ کیا قوم ازد اور دوس نے بروز جنگ

یرموک کی مشرکین پر ڈالا مشرکین کو بڑی قہر اور ذلت میں اور قہر میں ڈالا اونکو مشرکین نے اور ڈرانیوالا حملہ کیا مشرکین نے پیس ہوے اور
پیچھے ہٹا مسلمانون نے جگہہ کو اور تھے صاحب نشان مسلمانون کے بروز یرموک کے عیاض بن غنم الاشعری پس شکست اوٹھائی اونہون نے اور دیکھا مسلمانون
نے پیٹھ پھیری عیاض بن غنم الاشعری کو کہ پیٹھ پھیری اونہون نے اور نشان اونکے ہاتہ مین ہے پس چلا کر کہا اونسے مسلمانون نے ثابت قدمی قائم اور
لڑنیوالون کی نہین ہوتی ہے مگر سبب اونکی نشان کے پس پہونچے وہ طرف نشان کی عمرو بن العاص کے اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما اور تھا
سب سے قبضہ کرتے تھے وہ دونون نشان کیطرف پس سبقت کی عمرو بن العاص نے نشان کو لینے مین اور برابر لڑتے رہے وہ یہانتک کہ شکست اوٹھائی
رومیون نے اور فتح کیا اللہ تعالی نے مسلمانون کے ہاتہ اور تیسرے دن یرموک کا بہت سخت تھا کہ تین مرتبہ شکست اوٹھائی تھی اور ان مین سے مسلمانون
کے پھرتی تھین اونکو عورتین سیاہ پتھرون اور چوبون خیمہ کی اور ظاہر کرتی تھین اونکے سامنے لڑکون کو پس پھر مسلمان جانب لڑائی کی
راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے اور لوگ لڑتے تھے اور مشرکین کے بہت لوگ مارے گئے اور مسلمانون مین تھوڑے
شہید ہوے تھے اور لیکن ہوے ان مین بہت زخمی ہو گئے تھے پس جب آئی رات ساتھ اپنی تاریکی کے روانہ ہوے رومی اپنی جگہون پر اور رات
گذاری اونہون نے بحالت سلاح بندی کے اور یہی حال مسلمانون کا تھا اور نہین تھا واسطے واسطے کوئی ارادہ مگر نماز اور باندھنا اپنے
باندھا اور نہون نے زخمون کو اور نماز پڑھا ئین اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے دو نمازین ایک ساتہ پھر کہا کہ اے لوگو رحمت کرے اللہ
جو وقت سخت اور دشوار ہو بلا میں منتظر رہو تم واسطے کار سے کہ آتی ہے وہ اللہ تعالی کی نزدیک سے اور روشن کرو تم آگ کو اونچا پہاڑی
کرو تم اور ظاہر کرو تم تہلیل اور تکبیر کو اور اوٹھ کھڑے ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ درانحالیکہ وہ چلتے پھرتے تھے مسلمانون
کے بیچ مین اور وہ پکڑے تھے ہاتہ خالد بن الولید کا اور دریافت حال کرتے تھے مسلمانون کی اور باندھتے تھے اونکے زخمون کو اپنے ہاتہ
اور کہتے تھے کہ اے لوگو دشمن بھی تمہارے مثل زخمی ہیں جیسا کہ تم زخمی ہو اور امید رکھتے ہو تم اللہ تعالی سے اور اس چیز کی جسکی
وہ امید نہین رکھتے ہین اور پھر آگئے ابو عبیدہ بن الجراح مع خالد بن الولید کے اور رہا آئے ہم مسلمانون کے خیمون مین تمام
رات صبح تک اور قطع کی رومیون نے راہ کو جانب یرموک کے ساتہ باہان کو اور جرجیر کا اور خشم ناک ہوا وہ اونپر اور کہا کہ مین
جانتا تھا کہ تمہارا یہی حال ہے تا ہی سبب اوس چیز کے جو دیکھا تھا مین نے تم مین خوف اور بیدلی اور بے صبری اسی سے وہ شدید الحال ہے
پس عذر کیا اونہون نے اوس سے اور کہا کہ کل ہم اونسے لڑین گے اسواسطے کہ ہم مین بہادر اور شجاع لوگ ہیں جو اپنا تن لڑنے مین اور رکھتے ہیں
راست بازی کرینگے ہم اونسے لڑائی مین اور غالب ہو جاوینگے ہم اونپر پس وقت کیا باہان نے اپنے جھگڑے سے اونپر اور حکم کیا اونکو کہ اپنے سامان
اور ہتھیارون کی اصلاح اور درستی کرین پس ایسا ہی کیا اونہون نے اور رات گذاری دونون فریق نے درانحالیکہ نگاہبانی کرتے تھے وہ اپنے لشکر
کی اور ڈرتے تھے رومیون کے دل سبب مار کھانے اونکے دن کی اونہین اور مسلمان لوگ قوی تھے اپنے دین مین اور درست تھین نیتین اونکی پس
جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھی ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتہ مسلمانون کے اور اوسیوقت دیکھا مسلمانون کو کہ ظاہر ہوئین وہ مقابلہ
مسلمانون کے اور نشان رومیون کے بلند ہوے مثل شاخ درختون کے اور درختون سے گویا کہ نہین ملاقی ہوے تھے وہ کبھی دشمن سے اور نہین
لڑے تھے پس ٹھہرے وہ اپنی صفون کی جگہہ مین اور رکھا گیا باہان کا تخت اوس ٹیلے پر جہان وہ بیٹھا تھا الغرض دیکھنے والا دونون

لشکروں کے اور حکم کیا اونہی رومیوں کو کہ درست اور مرتب کریں صفوں کو اور نہ لڑیں مسلمانوں سے مگر اوس وقت کہ لڑیں مسلمان
اونسے لیں صف بندی کی اونہوں نے اور لازم پکڑا اپنی جگہوں کو پس جب دیکھا سرداران مسلمین نے بجانب جاری کرنے رومیوں کے
واسطے قتال کے پکارا ہر سردار نے اپنے لوگوں کو اور ترغیب دی اونکو لڑائی کی پس پھرے وہ لوگ نماز سے بطرف گھوڑوں کے اور سوار ہوئے
اور مسلح ہو گئے اور پھرا ہر سردار اپنی جگہ پر اور تھا ایک نصیحت کرتا تھا وہ اپنے ہمراہیوں کو اور وعدہ کرتا تھا اونسے شامل ہونے مدد خدا کا اور
تھے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ صفوں کے بیچ میں پس بیان کرتے تھے اونسے بزرگی اور فضائل جہاد کی اور اوس چیز کو جو مہیا کیا ہے
اللہ تعالیٰ نے مجاہدین صابرین کے واسطے اور مقرر کیا عورتوں اور اولاد اور مال اور اسباب غنیمت پر عمیر بن سعید بن عامر الانصاری کو اور مقرر کیا
پیدل لوگوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کو اور آگے کیا تیر چلانیوالوں کو قوم حمیر سے اور انصار سے اور مقرر کر دیا اونمیں سے پانچسو کو
میمنہ میں اور پانچسو کو میسرہ میں اور پانچسو کو قلب میں اور کھڑے ہوئے آگے ابو عبیدہ بن الجراح اونکے پاس اور کہا کہ اے گروہ چلانیوالے تیروں کے
لازم پکڑو تم اپنی جگہوں کو پس اگر دیکھو تم قوم روم کو کہ پھری وہ ہماری طرف کو سب کے سب پس تیر اندازی کرو تم اونپر اور یاد کرو نام اللہ تعالیٰ
بزرگ کا اور نہ چلاؤ تیروں کو جدا جدا ایک ایک لیکن تیر تمہاری کمانوں سے نکلیں اس طرح کہ گویا وہ ایک ہی کمان کی تیر ہیں اگر چلیں وہ ہی
ہماری طرف پس ٹھہرو تم اپنی جگہ پر یہانتک کہ پہونچے تمہارے پاس حکم میرا پس کیا اونہوں نے وہ کام جو حکم دیا تھا اونکو سردار ابو عبیدہ
بن الجراح نے اور آئے ابو سفیان اپنے بیٹے یزید کے پاس اور نشان اونکے ہاتھ میں تھا اور اونکے ہمراہی اونکے ساتھ تھے اور ارادہ کیا تھا اونہوں نے
حملہ اور جہاد کا اور کہا اونہوں نے اے بیٹے نیک کام کیا تم نے نیکی کرے اللہ تمہارے ساتھ لازم پکڑو تم پرہیزگاری اور خوف خدا کا غالب اور
بزرگ کو اور صبر کرو تم اوس واسطے کہ نہیں ہے کوئی شخص اس وادی میں اپنے پرہیزگار مگر وہ اوٹھنے والا جہاد و صبر کا ہے پس پرہیزگاری کرو اور ڈرو تم
اللہ سے جیسا کہ چاہئے اور مدد کرو اللہ کی دین اور شرع اوسکے نبی کو اور احتیاط کرو بیصبری اور خوف سے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہے اوسکو
وہ ضرور جاری کریگا اور صبر کرو مع اپنے ساتھیوں کے مثل صبر صاحب ارادہ لوگوں کی اور ڈرو تم اس امر سے کہ دیکھے اللہ تعالیٰ تمکو شکست
اوٹھائی ہوئی پس رجوع کرو تم بجانب غضب اللہ غالب بزرگ کی یزید بیٹے نے کہا کہ قریب ہے صبر کرونگا میں بقدر اپنی کوشش اور طاقت کے اور
اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں میں اعانت اور مدد کا اور آواز دی یزید بن ابی سفیان نے اپنے لوگوں کو اور جنبش دی اپنے نشان کو اور
پکارا اونکو واسطے لڑائی کے اور حملہ کیا تمام اون دشمنوں پر جو اونکے نزدیک تھے اور قوم یزید کی اونکے ساتھ تھی لیکن تھے وہ ایسے سخت اور بڑی لڑائی
کو تعجب کیا لوگوں نے اوس سے اور برابر لڑتی رہی وہ اسی طرح یہانتک کہ بڑا قتل اور جرح کیا اونہوں نے دشمنوں میں اور مبتلا ہوئے وہ آزمائش
نیک میں اور لڑائی اونکی لشکر کی قلب کی جانب سے تھی اور یزید بن ابی سفیان اسی حال میں اپنے کام میں جوانمردی میں مصروف تھے یہانتک کہ
نکلا اونکی طرف ایک بطریق بطارقہ سے جو بھاری بڑے دل کا اور شہ سوار سخت تھا اور اوسکے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا جس میں لپیٹنے کی چیز تھی
اور گرد اوسکے دس ہزار سوار رومی تھے پس ناگہاں گھیریں اونہوں نے مسلمانوں کے لشکر میمنہ پر اور میمنہ میں عمرو بن العاص تھے پس چلے اور پھرے
بجانب اپنی پشت کے عمرو بن العاص مع ہمراہی اونکے اور ڈرا لیا وہ شکست اوٹھانیوالی تھی یہانتک کہ داخل ہوئے ردّی اور ان میں کے مسلمانوں
میں قریب میمنہ کی اور عمرو بن العاص رساتھی اونکے پھر سے تھے لوگوں پر پس حملہ کرتے تھے اونپر اور لڑتے تھے یہانتک کہ غالب ہو گئے

اور پھر رومی پس دور کر دیا اونکو اونکی جگہون سے تا اینکہ ملا دیا اونھون نے اونکو اون ٹیلون پر جسپر عورتین تھین اور گھیر لیا رومیون نے
ٹیلے کو پس آواز دی ایک عورت انصاری نے کہ کہان ہین مددگار دین کے کہان ہین حمایت کرنیوالے اسلام کے راوی نے بیان
کیا ہے کہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے اپنی زوجہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ علاج کرتی تھی اونکی
آنکھ کا اور اونکو عارضہ آشوب چشم کا تھا کہ دفعۃً سنی اونھون نے آواز عورت کی جو پکارتی تھی کہ کہان ہین مددگار دین کے پس کہا اونھون نے
اپنی زوجہ سے کہ اس عورت کا کیا حال ہے جو آواز دیتی ہے مددگاران دین کو پس عفیرہ بنت غفار نے کہا کہ اے ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم شکست اوٹھائی ہے لشکر میمنہ مسلمانون نے یہانتک کہ ملا دیا ہے اونکو ہم تک اور ہمارے بچے اور جلا گئے ہین گھبرا ہم ہین اور عورتین
انصار سے طلب مدد کرتی ہے مددگاران دین سے پس کہا زبیر بن العوام نے قسم ہے خدا کی مددگاران دین کے ہم ہین اور نہ دیکھے گا
مجھکو اللہ پاک اس جگہ بیٹھے ہوے پھر ڈالدیا اونھون نے کپڑے کو آنکھ سے اور سوار ہوے وہ اپنی گھوڑی کی پشت پر اور لے لیا اپنی چھوٹی نیزے کو
اور ٹہرے اپنا نام لیکر اور کہا اپنے حملہ مین کہ مین زبیر بن العوام ہون بیٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کا بیٹا ہون اور برابر
اونھین نیزہ بازی کرتے تھے یہانتک کہ پھیر دیا اونکو اونکی پشتون کی طرف اور گھوڑے اونکے پھر گئے تھے اپنی دمون کی جانب لپیٹ کر جا پڑے
کہا ہے کہ واسطے اللہ کی تھی نیکوکاری زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی کہ تحقیق پھیرا اونھون نے رومیون کو ایک فوج سے جسوقت حملہ کیا اونپر
اور نہ تھا اونکے کوئی شخص سواے اونکے ساتھ تنہا یہانتک کہ پھیر دیا اونکو اونکے لشکر کی طرف اور پھیری گروہ عمرو بن العاص کی اور لوگ اونکے اور
زبیر بن العوام پکارتے تھے اَلرَّجْعَةُ الرَّجْعَةُ اَلْجَنَّةُ الْجَنَّةُ اَلْحَمْلَةُ الْحَمْلَةُ یَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ اَلصَّبْرُ الصَّبْرُ پھر حملہ کیا عمرو بن
العاص اور اونکے ساتھیون نے اور دور کر دیا رومیون کو بعد شکست اوٹھانے کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جو فوج ارمنی کی
ساتھ جمعیت تیس ہزار قوم ارمن کے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کیا پس خالی کر دیا جگہ کو ہمراہیان
شرحبیل بن حسنہ نے اور نہین ثابت قدم رہا سواے اونکے کوئی واسطے لڑائی کے مع چند کس اپنی قوم کے سواے پانسو آدمی کے پس حملہ کیا
شرحبیل بن حسنہ نے قوم ارمن پر اور پھیر دیا اونکو اونکی پشتون کی طرف پھر پلٹے وہ حملے سے اور وہ یہ پکار کر کہتے تھے یَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ
مِنَ الْمَوْتِ الصَّبْرُ الصَّبْرُ پس پھیر کے ہمراہی اونکے اور حملہ کیا وقت اونکے پھیرنے کے قوم ارمن پر پس پھیر دیا اونکو اونکی پشتون کی طرف
اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی اور تیر اندازی کی ہمراہیان شرحبیل بن حسنہ نے ارمن پر یہانتک کہ ایسی سخت پہونچائی اونھون نے
ارمن کو کہ نہین پہونچائی تھی ارمن نے اونکی نسبت کیوقت پھر واپس آئے شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر اور اونکے ساتھی
گرد اونکے ہو گئے پس پہچانی کی شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اونکے ساتھ غصے کے اور وہ کہتے تھے اپنے ہمراہیون سے کہ کیا سبب ہے پہونچا تمکو
جو شکست اوٹھائی تمنے ان رومیون سے جنکے سبب سے کافر ہو گئے حالانکہ تم لوگ حمایت کرنیوالے دین کے اور فرمانبردار رسول کے قرآن اور بندگان
رحمان ہو کیا نہین سنا ہے تمنے کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مجید مین فرماتا ہے وَمَنْ یُّوَلِّهِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ کیا نہین سنا ہے تمنے کہ اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے اپنی کتاب بزرگ مین اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ کیا سونا ہے تم لوگ بھاگتے ہو بہشت سے کہ زیرک تو نہین ہو اونھون نے کہا اے صحابی رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ لغزش تھی شیطان کیطرف سے مثل وزراحد اور حنین کے اور اب ہم تمہارے ساتھ ہین پس حملہ کرو تم تاکہ حملہ کرین ہم
تمہارے ساتھ پس دعا دی خیر اور جزاے خیر دی اونکو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے اور ٹھہرے وہ اپنی جگہ مین قریب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل
العدوی کے اور لازم پکڑا اونھون نے اپنی جگہ کو اور نہین متحرک ہوے وہ اپنی جگہون سے بغرض نگاہبانی کے اور دیکھا قیس بن ہبیرہ رضی اللہ
عنہ نے کہ شرحبیل بن حسنہ کو کہ ٹھہرے وہ اپنی جگہ پر پس نکلے قیس مع اپنے ساتھیون کے اور حملہ کیا دشمن پر اور وہ پکارتے تھے
ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور سنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اونکی پکار کو پس نکلے خالد بن الولید بیچ جماعت رومیون کے پس پکارا
اونھون نے اور اونکے ساتھیون نے ساتھ کلمات اپنے شعار کے اور شعار اونکا یہ تھا یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ
اور یہی شعار مسلمانون کا بروز جنگ بدر اور احد کے تھا اور حملہ کیا خالد بن الولید نے رومیون پر میمنہ کیطرف سے اور حملہ کیا قیس بن
ہبیرہ نے میسرہ کیجانب سے پس بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور گرد اوٹھے سخت اوپر رومیون کے پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری [illegible]
اور ہاشم مرقال اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم کی کہ حملہ سخت کیا اونھون نے یہانتک کہ باہان کے خیمے کے قریب پہونچ گئے پس جب
دیکھا باہان نے یہ حال بھاگا وہ اپنے تخت سے اوتر کر اور آواز دی رومیون کو اور شدت اور سرزنش کی اونپر پس پھری رومی واسطے
لڑائی کے اور آواز دی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے سعید بن زید کو پس حملہ کیا سعید نے مع اپنے ساتھیون کے اور وہ کہتے تھے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ اَمِتْ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ اور سخت مارا اونکو اور تحقیق اوتارا اللہ تعالیٰ نے
اپنی مدد کو مسلمانون پر اور جلد جلد مارا اونھون نے رومیون کو پس مسلمان اسی حال اپنے حملے مین تھے کہ دفعۃً سنا اونھون نے ایک آواز دینے والے کو
کہ یہ کہتا تھا یَا نَصْرَ اللّٰہِ اَنْزِلْ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اقْتَرِبْ اَیُّھَا النَّاسُ الثَّبَاتَ اے معشر اہل اسلام پس التفات کر کے دیکھا آواز دینے والے کو تو وہ ابو سفیان
تھے اور وہ تحت نشان اپنے بیٹے یزید کے تھے واسطے بشارت کے سبب داخل ہونے اونکے رومیون پر جو اونکے قریب تھے اور بہت سخت لڑائی لڑے وہ اور نہ تھا رومیون مین زیادہ
ثابت قدم تیراندازی مین ارمن کے لوگون سے اور وہ ٹھہرے رہے اپنی جگہ اور تیر چلانے والی قوم ارمن تھی قابلیت تھی رومیون کے لشکر مین اور وہ
ایک لاکھ تیرانداز تھے اور تیر چلانے کی بوچھار تھی پس اگر نہ ہوتی اعانت اللہ کی شامل حال تو البتہ مسلمان ہلاک ہو جاتے
اور جب ہوئے مسلمان اس حالت سرور اور خوشی کے بہت لوگ ہلاک ہوے روایت کی واقدی نے بیان کیا ہے کہ نکلا ایک گبر گبران روم سے
گویا وہ مثل شہر بھاری درخت کے تھا اور وہ سنہری زرہ پہنے تھا اور اوسکے سر پر خود طلائی کام کا تھا جسمین صلیب جڑاؤ موتیون کی
لگی تھی اور وہ سوار تھا ایک گھوڑے سنہری پر اور اوس گھوڑے پر ایک زرہ لوہے کی پڑی تھی اور اوسکے ہاتھ مین نیزہ تھا پس گرد اوڑائی
گبر نے اور ظاہر کیا اپنے کو اور طلب کیا لڑنے والے کو پس جب دیکھا مسلمانون نے اوسکے بھاری اور مہیب ڈیل ڈول کو پس دبکتے تھے وہ برابر
اوسکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو خوفناک کرے تمکو وہ چیز جو دیکھتے ہو تم اوسکی بڑائی قد و قامت سے
کیونکہ بھاری ڈیل ڈول کے ایسے ہوتے ہین جنکا دل مضبوط نہین ہوتا ہے پس کون شخص نکلیگا تم مین سے اوسکے مقابلہ کو اور اعانت
طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور سے پس نکلا ایک غلام اہل یمن کے غلامون سے اور وہ سیاہ رنگ تھا اور اوسکے ہاتھ مین ڈھال اور تلوار تھی
اور وہ پیدل تھا پس جب ارادہ کیا اوس نے گبر کے نزدیک جانیکا آواز دی اوسکو اوسکے مالک نے اور وہ ذوالکلاع حمیری تھے پس

جب واپس آئی یا غلام اونکا تو وہ دوڑ کر بجانب گبر کے اور سخت گرا دیا اونہون نے اور تھے ذوالکلاع الحمیری اہل شجاعت سے
پس گرد گھومے ساتھ اپنے نیزہ کے اور اونکے گرد گھوما گبر اور رہے وہ دونون نیزہ بازی مین قریب ہو کر سخت نیزہ بازی کی دونون نے
یہانتک کہ تھک گئے نیزہ بازی سے اور ایک ساعت جدا ہو گئے وہ دونون پس نکالا اون دونون نے تلوارون کو اور نزدیک ہوے
پس مارا ذوالکلاع الحمیری نے تلوار کو گبر پر اور گبر نے بھی اونپر تلوار ماری اور تلوار اوسکی کاٹنے والی اور بازو اوسکے قوی تھے
پس کاٹ ڈالا اوسنے اپنی تلوار کی دھار سے سپر اور زرہ اور جو اوسکے نیچے کے کپڑون کو اور پڑی تلوار ذوالکلاع الحمیری کی بازو پر بہت زخمی
کر دیا اونکو اور بوجھ ہو گیا ہاتھ اونکا اوپر پس جب دیکھا ذوالکلاع الحمیری نے اوس امر کو جو لاحق ہوا اونکو گبر سے پھیرا اونہون نے
سر اپنی گھوڑی کا بارادہ لشکر مسلمانون کی اور دیکھا گبر نے اونکو باگ پھیرتے ہوے پس طمع کی اوسنے اونمین اور للکارا اپنی بردون
سواری کو تاکہ پہنچا دے اونسے اور گھوڑا ذوالکلاع الحمیری کا تیز چلنے والا تھا پس نہین پایا اونکو گبر نے یہانتک کہ ملگئے وہ مسلمانون مین
پس آئے وہ اپنی قوم کے نشان کی طرف اور خون جوش مارتا تھا اونکے زخم سے مثل ٹونٹی کے اور اکٹھا ہوے اونکے پاس شہسواران قوم
حمیر کے اور کہا اونہون نے کہ کیا حال ہے تمہارا اے سردار پس کہا اونہون نے کہ اے شہسواران حمیر ڈرو تم غرور سے اور نہ بھروسا
کرو تم لڑائی مین ہتھیارون اور اونکی مضبوطی پر اور بھروسا کرو اللہ غالب اور بزرگ پر پس قوم حمیر نے کہا کہ اے سردار یہ بات
کیونکر ہے پس کہا اونہون نے کہ مین نے باز رکھا تھا اپنے غلام کو لڑائی سے بنظر شفقت کے اوسکے حال پر جسوقت کہ نہ تھی اوسکے
پاس زرہ پس کہا آہ یا حسرتہ سرزد ہوا میرے ساتھ وہ معاملہ جو تم دیکھتے ہو قسم ہے خدا کی کہ قبل اسکے کسی لڑائی مین مجھکو ایسا زخم
نہین لگا تھا پس باندھا قوم حمیر نے اونکے زخم کو اور ٹھہرے ذوالکلاع الحمیری اپنے نشان کے نیچے جسکو ایک شخص اونکی قوم کا
اوٹھائے تھا پس پکارا ذوالکلاع الحمیری نے اے لوگ حمیر کے اگر پھر آئے تمہارے سردار زخمی ہو کر پس آیا نہین ہے کوئی تم مین
ایسا جو اونکا بدلا لیوے پس نکلا ایک سوار شہسواران حمیر سے اور اوسکے پاس پورے ہتھیار تھے یمن کے بنے ہوے تلوارون
اور نیزے سے مثل شعلہ آگ کے اور دلیرانہ حملہ کیا اوسنے بجانب گبر کے اور بڑا گرد اوڑا دیا اوسنے اوسکے ساتھ اور پھیرا حمیری نے اپنے
نیزے کو گبر پر قائم کر دیا اوسکے سینے مین اور مار ڈالا اوسکو اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اوسکی روح کو بجانب دوزخ کی اور ارادہ کیا حمیری
نے اوترنیکا اپنی گھوڑی سے واسطے لینے اسباب اور کپڑے گبر کے پس حملہ کیا اوسپر ایک گروہ نے رومیون سے پس دفع کر دیا رومیون نے حمیری کو
اوسکے مقتول کے پاس سے اور پھیر دیا حمیری نے اونکو ذلیل و خوار پھر واپس آئے حمیری گبر کیطرف پس لیلیا اسباب اوسکا اور لائے وہ سب
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس دیدیا ابو عبیدہ بن الجراح نے وہ اسباب اونکو پس خرچ کیا اونہون نے اسباب کو اپنی قوم کے اور
پھر گئے وہ اپنی جگہ لڑائی پر پس نکلا اونکی طرف دوسرا گبر پس مار ڈالا اونہون نے اوسکو اور نکلا تیسرا گبر پس اوسکو بھی مار ڈالا پس
نکلا چوتھا گبر پس قتل کیا اوسنے حمیری کو اور ارادہ کیا گبر نے حمیری کے اسباب لینے کا پس تیر چلایا اوسپر ایک مرد نے تیر اندازان
انصار سے پس مارا تیر اوسکے سینہ پر اور زمین پر گرا دیا اوسکو بیہوش اور جلدی لیگیا اللہ تعالی اوسکی روح کو طرف آگ دوزخ
اور گرے وہ دونون ایک ساتھ پس آ ازدی بعض بطارقہ نے بعض کو اور دوڑے وہ مسلمانون کی جماعت سے اور بطریق

جو چیز سے مارا گیا اوسکی نزدیک بڑی مرتبہ والون سے تھا پس پکارا اونکو بابان نی اور تسکین دی اونکی گھبراہٹ کو اور نکلا واسطے
لڑائی کی بادشاہ لان کا جسکا نام مرقونس تھا اور وہ شاہانہ زرہ پہنے تھا اور ظاہر کیے تھے اوسنے اپنے ریشمی کپڑے اور جواہرات کو
اور اوسکی کمر مین جڑاؤ پٹکہ تھا پس گردا وادیا اوسنے دونون صفون کے بیچ مین اور ظاہر کیا اپنی تلوار کو اور شناسا کیا اپنی ذات کو
اور کہا کہ مین بادشاہ لان کا ہون پس نکلے میرے مقابلہ مین مگر سردار تمہارا پس نکلے اوسکی طرف شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے ہاتھ مین نشان تھا اور وہ زرہ پہنے اور اوسکے اوپر کمر بند چمڑے کا باندھے اور سبز گھوڑے پر سوار تھے
پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ یہ کون شخص اس گبر کے مقابلہ کو نکلا ہے لوگون نے کہا کہ شرحبیل بن حسنہ ہین
پس کہلا بھیجا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکے پاس کہ دیدو تم نشان جسکو چاہو اور نکلو تم مقابلہ کو بدون نشان کے پس جب پہنچا
اونکے پاس پیغام اوس شخص کے جسکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا دیدیا نشان اوسکو اور کہا اوس سے کہ ٹھہر تو
اوسکو لیکر اپنی جگہ پر پس اگر اللہ تعالی نے میری نسبت قضا وقدر کا معاملہ کیا پس دیدینا نشان ابو عبیدہ بن الجراح کو تاکہ سپرد
کرینگے وہ جسکو چاہین گے اور اگر پھر آیا مین تو لونگا نشان کو پس لیا اوس شخص نے نشان کو اور رکھا اوسکو اور نکلے شرحبیل بن حسنہ
رضی اللہ عنہ بجانب گبر کے اور وہ اشعار رجز کے پڑھتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سنا لانی نے شعر
شرحبیل بن حسنہ کا پس نہین سمجھا وہ شعر کو اور وہ اندک زبان عربی جانتا تھا پس کہا اوسنے کہ اے عربی کیا کہا تمنے شرحبیل بن حسنہ
نے کہا کہ مین وہ کلام کہتا ہون جو اہل عرب لڑائی کے وقت کہتے ہین کہ شجاعت حاصل ہوتی ہے اوسکے سبب سے اونکے دلون کو اور اعتماد
کرتے ہین وہ اللہ تعالی کے اون وعدون پر جسکا وعدہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے پس کہا اوسنے کہ تمہارے نبی نے
تمسے کیا وعدہ کیا تھا شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہمسے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ فتح کریگا اللہ تعالی ہمارے واسطے شہرون کو طول و عرض مین
اور مالک ہوجاوینگے ہم شام و عراق اور خراسان کے اور ہم لڑینگے ترک اور خزر اور لان سے پس ہونگے ہم غالب اور فتح مند اونپر
بسبب مدد الہی اللہ تعالی کے اوسنے کہا کہ اللہ تعالی نہین مدد دیتا ہے اوس شخص کو جو ظلم کرے اور تم ظلم کرتے ہو ہمپر اور مانگتے ہو ہمسے
وہ چیز جسکے تم مستحق نہین ہو شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ ہم وہ قوم ہین کہ حکم دیا ہے اللہ تعالی نے ہمکو اس کام کرنیکا اور زمین کا
مالک اللہ تعالی ہے وارث کرتا ہے وہ زمین کا جسکو چاہتا ہے اپنے بندون سے اونکو اور عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہے
اور مین تجکو پہچانتا ہون الا بعض لغت عرب کا دیکھتا ہون پس اگر چھوڑ دے تو عبادت صلیب کی اور داخل ہو تو دین اسلام مین
تو ہوجائیگا اہل بہشت سے اور نیکبخت ہوجاویگا تو پس کہا اوسنے کہ مین اپنے قول سے پھرنیوالا نہین ہون اور نکالا اوسنے ایک صلیب
اپنی گردن سے پس بوسہ دیا اوسکو اور رکھا اپنی دونون آنکھون پر اور ملا بیچ ڈاڑھی کے پس خشمناک ہوئے شرحبیل بن حسنہ اوسکے
کامون سے اور کہا اوس سے کہ سختی ہو تجھپر اور تیرے ساتھیون پر اور اوسپر جنکا قول مثل تیرے قول کے ہے پھر گردش دی اوسکی اور آمادہ ہوئے
دونون لڑائی پر اور شور و گرد اوڑی اور دونون نے اور برابر ایک گھڑی دونون گرد اوڑاتے رہے اور دیکھتی تھین اونکو آنکھین لوگون کی اور
مسلمان عاجزی مدد اور اعانت کرتی تھی واسطے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دیکھا شرحبیل بن حسنہ نے شکر کی شدت

اور سختی اور تیزی کو پس دیکھ رہے تھے وہ اور اسکو سامنے سے مثل شکست اوٹھانیوالی کے پس جانا کفر نے کہ شکست اوٹھائی اونہون نے پس تعاقب کیا اونکا اور کی شرحبیل بن حسنہ نے اپنے گھوڑے سے دوڑانے مین تا اینکہ جسوقت جانا اونہون نے کہ کفر نزدیک پہونچ گیا ہے اونکی پھیری باگ گھوڑے کی اور پھیرا شیر کو اوسپر بارادہ مارنے کے اوسکو پیٹھ پر پس خالی دیا مشرک نے نیزہ کو اور صحیح اور سالم بچ رہا پھر کہا اوسنے کہ اے گروہ عرب تم نہین چھوڑتے ہو تم فریب اور مکر کو پس کہا شرحبیل بن حسنہ نے کہ ٹھہر سختی ہو تجھپر آیا نہین جانتا تو نے کہ لڑائی فریب اور حیلہ ہے اور مکر کرنا اصل اوسکی ہے پس کہا کفر نے کہ کیا نفع دیا تمکو تمہارے مکر نے پھر متوجہ ہوئے دونون بجانب حملے کے اور شمشیر زنی کی آپسمین یہانتک کہ ٹوٹ گئین دونون کی تلوارین اور پیوستہ سخت لپٹ گئے آپسمین دونون پس تھا مشرک مضبوط اور بھاری قد و قامت کا اور شرحبیل بن حسنہ نحیف اور لاغر تھے بسبب ہمیشہ روزہ رکھنے کی پس الٹ دیا زور سے اونکو دبا یا مشرک نے اور سست کر دیا اونکو اور قصد کیا اوسنے اونکے اوٹھا لینے کا زین پر اپنے اور دونون گروہ دیکھتے تھے اونکی طرف ضرار بن الازور نے بیان کیا ہے کہ در آیا مجھمین غصہ اور کہا مین نے اپنے دل مین کہ افسوس ہے تجھپر اے ضرار اس بات کا کہ یہ کفر قتل کریگا کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس کس چیز نے باز رکھا ہے تجھکو اونکی مدد دینے سے **واقدی** نے رحمہ اللہ نے **بیان** کیا کہ نکلے ضرار بن الازور اونکی طرف دوڑانیکہ وہ پیدل تھے اور دوڑتے تھے اپنے قدمون سے مثل ہرن بار یک کمر کے یہانتک کہ نزدیک ہوے وہ اون دونون کے اور وہ دونون اس حال سے بے علم تھے اور ضرار کے ہاتھ مین خنجر تھا پس مارا ضرار نے خنجر کو اوسکی پشت سے پس نکلا خنجر اوسکی دل کیطرف سے پس گرا گبر مردہ ہوکر اور چھوڑا یا اللہ تعالی نے شرحبیل بن حسنہ کو اوسکے فشار اور سختی سے **راوی نے بیان** کیا ہے کہ جب گر پڑا گبر اپنے گھوڑے کی پشت سے اوتر ے اور گئے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور گبر کیطرف اور لیلیا جو کچھ زرہ وغیرہ سامان لڑائی کا اوسکی پاس تھا اور سوار ہوے ضرار اوسکے گھوڑے پر اور پھرے وہ اور شرحبیل بن حسنہ بجانب مسلمانون کی پس مبارکباد دی مسلمانون نے شرحبیل بن حسنہ کو اونکی سلامتی پر اور شکریہ ادا کیا ضرار بن الازور کے کامون کا پھر شرحبیل بن حسنہ نے لیا اسباب گبر کا پس جھگڑا کیا اوسمین ضرار بن الازور نے اور کہا کہ اسباب مجھکو چاہیے اسواسطے کہ مین نے گبر کو مارا ہے اور شرحبیل بن حسنہ نے کہا کہ مینے اوسکو مارا ہے اور منازعت کی اس بارہ مین اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوف کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس امر کا کہ فیصلہ کرین وہ اس مقدمہ مین پس نہ راضی ہون وہ دونون اونکے فیصلہ پر اور لکھا خط بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ سے **یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّ عَبْدًا خَرَجَ اِلَی الْبَرَازِ وَقَاتَلَ عِلْجًا مِنْ عُلُوْجِ الرُّوْمِ وَبَلَغَ مَعَهُ فِی الْحَرْبِ اِلَی الْجَهْدِ جَهِیْدٍ وَخَرَجَ اٰخَرُ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاَعَانَ الرَّجُلَ وَقَتَلَ الْعِلْجَ فَالسَّلَبُ لِمَنْ هُوَ مِنْهُمَا** پس آیا جواب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے اس تفصیل سے کہ اسباب مقتول کا اوسکی مار ڈالنے والے کو چاہیے پس لے لیا اسباب کو ابو عبیدہ بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ سے اور دیدیا ضرار بن الازور کو پس کہا ایک مسلمان نے شرحبیل سے کہ کیونکر دیا ضرار نے اسباب کو پس کہا شرحبیل نے **ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ** **راوی نے بیان** کیا ہے کہ جب مار ڈالا ضرار بن الازور نے بادشاہ لالان کو خشمناک ہوے رومی پس نکلا اونمین سے ایک بہادر سوار در انحالیکہ طلب کرتا تھا وہ لڑنے والے کو پس نکلے زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ اور مار ڈالا اوسکو اور لے لیا اسباب اوسکا اور نکلا دوسرا سوار پس مار ڈالا زبیر نے اوسکو اور لے لیا اسباب اوسکا اور نکلا

ساکت رہیں جواب دینے سے پس پکارتا تھا میں ہر قبیلہ عرب کو اور ہر قبیلہ باز رہا تھا بسبب اپنے معاملہ ذات کے مجکو
جواب دینے سے پس بہت پڑھا مین نے کلام لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کو پس تھوڑا عرصہ نہیں گذرا تھا
کہ نازل ہوئی مدد آسمانی اور معاملہ یہ گذرا کہ مسلمان لوگ پھرے بجانب مقابلہ رومیوں کی اور نہیں ثابت قدمی کی اونکے ساتھ کسی نے سوا اصحاب نشانوں کے
عبداللہ بن قرط ازدی نے بیان کیا ہے کہ موجود تھا مین شام کی سب لڑائیوں میں پس نہیں موجود ہوا اور نہیں دیکھا مین نے زیادہ سخت کسی لڑائی کو
مسلمانوں پر یرموک کے دن سے اور نہیں موجود تھا اور نہیں دیکھا مین نے یرموک مین زیادہ سخت لڑائی یوم التعویر سے اور چلتی تھی گھوڑی مسلمانوں کی انکے موہون
کیطرف اور لڑتے تھے سردار بذات خود اور نشان اونکے ہاتھوں میں تھے یہانتک کہ ابو عبیدہ بن الجراح اور یزید بن ابی سفیان اور عمرو بن العاص جان دینے کی
لڑائی لڑتے تھے اور دیکھا مین نے شرحبیل بن حسنہ اور ضرار بن الازور اور ہاشم مرقال اور مسیب بن نجبہ الفزاری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق
اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہم کو کہ بہت بڑی لڑائی لڑتے تھے پس کہا مین نے اپنے دل مین کہ کتنی مدت یہ لوگ لڑ سکتے ہیں حالانکہ وہ
چند کس ہیں تا اینکہ مساعدت کی اللہ تعالی نے ہمارے ساتھ حملہ اون عورتوں کے جو حاضر ہوئی تھیں لڑائیوں مین ہمراہ رکاب سعادت انتساب
حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمر بن راشد زہری نے بیان کیا ہے کہ عورتیں حاضر ہوئی تھیں لڑائی مین ساتھ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس وہ علاج زخموں کا کرتی تھیں اور پانی پلاتی تھیں اور میدان جنگ مین لڑنے کو نکلتی تھیں
پس نہیں دیکھا مین نے کسی عورت کو عورات قریش سے لڑتے ہوئے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ جنگ یمامہ مین ہمراہی
خالد بن الولید کی مثل اوسکے کہ لڑین عورتیں قریش کی یرموک کے دن جسوقت کہ سخت ہوا مسلمانوں پر قتل اور ملگئے رومی مسلمانوں میں
پس بڑی شمشیر زنی کی عورتوں نے اور یہ بات زمانہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین واقع ہوئی اور ملگئی تھیں عورات مہاجرین
کی ساتھ مسلمان عورتیں لخم اور جذام کی اور قائم تھی لڑائی پہر کے اول وقت ظاہر تھیں نشانیاں اوسکی پس بیان کرتی تھیں عورتیں
اپنی قومیت اور نام اپنی ماؤں اور اپنے بیٹوں کو اور جان دینے کی لڑائی لڑتی تھیں اور مارتی تھیں گھوڑوں کے منہوں مین جو نکو
اور ظاہر کرتی تھیں اولادوں کو اور بعض اونمین کی لڑتی تھیں مشرکین سے اور بعض لڑتی تھیں مسلمانوں سے یہانتک کہ پھرے
مسلمان بجانب لڑائی کے اور حمایت کی اور بچایا اونہوں نے لوگوں کو تا اینکہ شکست اوٹھائی مسلمان عورتوں لخم اور جذام اور
جذام نے پس نکلیں اونکی طرف خولہ بنت الازور بن طارق اور ام حکیم بنت الحرث اور لبنی بنت سالم
اور سلمی بنت لوی بن عاصم الیربوعی اور مارتی تھیں وہ اونکے منہوں اور سروں پر چوبوں کو اور کہتی تھیں اونسے کہ نکلجاؤ تم ہمارے
بیچ سے کہ تمنے سست کر دیا ہماری جماعت کو پس پھریں عورتیں لخم اور جذام کی اور وہ جان دینے کی لڑائی لڑیں اور لڑیں ام حکیم بنت
الحرث تا وقتیکہ آگے لشکر کے اور پھیرتی تھیں وہ مشرکین کو واقدی نے ابی عون سے بیان کیا ہے کہ دیکھا مین نے ہندہ بنت عتبہ کو
کہ اونکے ہاتھ مین ہندی تلوار تھی اور وہ شمشیر زنی کرتی تھیں مشرکین مین اور پکار کے کہتی تھیں اپنی بلند آواز سے کہ اے گروہ عرب کے
کاٹو تم گردن نا ختنہ بریدہ کو ساتھ تلواروں کے اور اوس وقت ہو گیا ابو سفیان کو اور کسی کی آواز نہیں سنی جاتی تھی اور وہ
نصیحت کرتے تھے اپنی بلند آواز سے اور کہتے تھے کہ اے گروہ مسلمانوں کے یہ ایک دن ہے اللہ تعالی کے دنوں سے پس آج ماشینگ مین اکرم

اللہ کی کام مین اور اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کا یہ حال تھا کہ ملا دیا تھا اونھون نے اپنی باگ کو ساتھ باگ اپنے شوہر زبیرؓ
بن العوام کے پس نہین مارتی تھی زبیرؓ بن العوام کوئی وار تلوار کا مگر یہ کہ مارتی تھین اسماؓ مثل اوسکے اور پھیری مسلمانون نے جانب لڑائی
کی جسوقت دیکھا اونھون نے عورتون کو کہ جان دینے کی لڑائی لڑتی ہین اور کہتے تھے مرد اپنے نزدیک اپنے الی ہی کہ اگر نہ لڑینگے ہم تو عورتین
زیادہ مستحق ہین ہم سے پردہ نشینی کی پس واسطے اللہ کے تھی نیکوکاری عورتون کی یرموک کے دن واقدی رحمہ اللہ نے باسلسلہ
راویون کے بیان کیا ہی کہ لڑائی یرموک کی رجب کے مہینہ سن پندرہ ہجری مین ہوئی تھی ابن عامر نے بیان کیا کہ حملہ کیا
خولہؓ بنت الازور اخت ضرارؓ نے ایک گبر رومی پر جسنے حملہ کیا تھا ہم پر پس سامنا کیا خولہؓ نے اوسکا اور جسوقت کرتی تھین وہ اوسپر ساتھ
تلوار کے سیاہ تھا کہ اوڑ گئی تلوار اونکے ہاتھ سے اور مارا اگبر نے اپنی تلوار کو اونکے سر پر پس جاری ہوا خون اور گر پڑین وہ زمین پر پس
آواز دی عفیرہؓ بنت عفار نے جسوقت دیکھا اونکے گرنے کو اور پکار کر کہا کہ اندوہگین ہو قسم ہی خدا کی ضرارؓ کے سبب اپنی بہن کے پھر حملہ کیا
عفیرہؓ نے گبر پر اور مارا اوسپر لیا وار تلوار کا کہ جدا کر دیا اوسکے سر کو اور آئین عفیرہؓ خولہؓ بنت الازور کے پاس اور اوٹھایا اونکے سر کو اور خون نے
رنگین کر دیا تھا اونکے بالون کو مثل سرخ پھول لالہ کے پس کہا عفیرہؓ نے کہ تمھارا کیا حال ہی پس کہا خولہؓ نے کہ بخیر ہون ولیکن میرا گمان ہی
کہ مین ضرور مر جاؤنگی پس آیا تمکو میرے بھائی ضرار کا حال معلوم ہی پس کہا عفیرہؓ نے کہ مین نے تو اونکو نہین دیکھا ہی پس کہا خولہ نے
اللّٰھم اجعلنی فداءً لاخی ولا تفجعہ بی الاسلام عفیرہؓ نے بیان کیا ہی کہ کوشش کی مین نے اونکو اوٹھا کر اور کھڑی
کر دی مین پس نہ کھڑی ہو سکین وہ پس نہین ہوئی تھی رات تا اینکہ دیکھا مین نے کہ گھومتی تھین وہ اور پانی پلاتی تھین لوگون کو
اور گویا اونکو کوئی اذیت تھی پس مین نے کہا اونکو اونکے بھائی نے اور زخم اونکے سر مین تھا پس کہا بھائی نے کہ تمکو کیا ہوا ہی اونھون نے کہا
کہ یہ امر سبب ایک گبر کے ہوا ہی جسکو عفیرہؓ نے مار ڈالا اونھون نے کہا کہ اب مین خوش ہوا کہ تحقیق ایک زخم کی عوض مین نے بہت عوض لیے ہین
اور مار ڈالا ہین مین نے اونکے شہار لوگون کو اور برابر قائم تھی لڑائی آغاز روز سے اور جب کہ بات قریب آئی لڑائی زیادہ اور شعلہ زن ہوئی گرمی
لڑائی کی اور ابو عبیدہ بن الجراحؓ لڑتے تھے اپنی جان سے اور سرداران مسلمان مثل اونکے لڑتے تھے اور ارادہ کیا اور آئی ابو عبیدہ بن الجراح
جانب مسلمانون کی اور اونکے ساتھ ہاشم بن مرقال و سعید بن زید اور [illegible] تھے اور بار بار کہتی تھی قوم التعوبہ پس ہزار رومی قتل کیے زیادہ اس
اور خالد بن الولید کے ہاتھ سے [illegible] اور اونکے ساتھ [illegible] کے دیکھنے والون نے خالد بن الولید کے لڑنے کو مثل ایک شیر و بہادر
جوانون کی لڑائی کی روایت کیا ہی جابرؓ بن عمرؓ نے بیان کیا ہی کہ [illegible] بیچ لڑائی مین [illegible]
سبز اور ابلق گھوڑون پر گویا وہ مثل پہاڑون قائم [illegible] لڑائی مین [illegible] حملہ کیا
اونھون نے اور بلند کی اونھون نے اپنے بیچ مین ایک بڑی [illegible] اور حملہ کیا [illegible] ہمارے میسرہ پر اور [illegible]
ہمارے میمنہ پر پس قرار کیا ہمنے اونکے سامنے گویا ہم مثل [illegible] کے تھی [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح نے جانب مسلمانون کے
[illegible] لا الٰہ الا اللہ [illegible]
[illegible] واتقوا اللہ [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح [illegible]

اور وہ بڑی حاضر جواب اور خوش بیان اور فصیح ترین عرب اور بلند آواز تھی بنی محارب میں مشہور تھی کہ آتی تھی فصحاء عرب اونکے پاس واسطے
سماعت اونکے نثر اور نظم کے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویوں کے صفوان بن راشد سے روایت کی ہے کہ نہیں پھیرا گردونوں کو
ہزیمت اور شکست سے بعد حکم اور مدد اللہ تعالی کے یرموک کی لڑائی میں مگر کلام ایک عورت کا بنی محارب سے جنکا نام مفرج تھا اور کوئی کلام ان کا
خالی از سجع اور قافیہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ جمع کرتی تھی اوس کلام کو اپنے حسن ترتیب سے اور یاد کیا ہمنے اونکے کلام کو ہزیمت یرموک کے دن جسکا ذکر
کرینگے ہم اور فصحاء متاخرین اصمعی اور ابو عبیدہ معمر اونہیں کی طرز کی پیروی کرتی تھی اور وعظ اونکا بہ نسبت مسلمانوں کے بروز جنگ یرموک
یہ ہے أَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا يَوْمٌ لَهُ مَا بَعْدَهُ وَقَدْ غَابَتْ قُرْبَهُ وَبُعْدَهُ وَلَنْ تَنَالُوا الْجَنَّةَ إِلَّا بِالصَّبْرِ عَلَى الْمَكَارِهِ
بِاللّٰهِ مَا أَبْدَلَ خَلْفَهَا مَنْ هُوَ فِي الْجِهَادِ كَارِهٌ وَلِلّٰهِ فِي عَرْضِ السَّمٰوٰتِ جَنَّةٌ مَحْفُوفَةٌ بِالْمَكَارِهِ وَأَعْلَى الدَّرَجَاتِ
دَرَجَةُ الشَّهَادَةِ فَارْضُوا عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهٰذَا الْجِهَادُ قَدْ قَامَ عَلَى سَاقِهِ وَبَدَا اشْتَاقَ فِي أَسْوَاقِهِ
وَاتَّصَلَ نِيَاقُهُ فِي نِفَاقِهِ أَمَا أَنْتُمْ أَصْحَابُ نَبِيِّ الْعَصَى أَفَايَسْتَوِي مِنَ الثَّابِتِ الْمُتَصَبِّي بِشَرْعِ الْمُصْطَفٰى بِثَبَاتِكُمْ وَقَدِّمُوا
الْعَزْمَ بِصَفَاءِ نِيَّاتِكُمْ وَإِيَّاكُمْ تُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ فَتَسْتَوْجِبُ غَضَبَ الْجَبَّارِ أَمَا وَالَّذِي قَدَّرَ الْأَقْدَارَ وَأَجْرَى الْأَفْلَاكَ الدَّوَّارَ
وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ لَقَدْ تَزَيَّنَتْ لَكُمْ حُورُ الْعِينِ بِأَيْدِيهِنَّ أَبَارِيقُ وَكَأْسٌ مِنْ مَعِينٍ لِمَنْ طَلَبَ لَذَّةَ الْبَقَاءِ فَإِنْ غَلَبَهُ
الْيَوْمَ مَا يَلْقَى فَصِيحُوا أَطْلَابَكُمْ تَنَالُوا دَرَجَتَكُمْ وَقَدِّمُوا أَجْلَالَكُمْ تَنَالُوا أُمْنِيَّتَكُمْ وَأَطِيعُوا الصَّادِقِينَ تَنَالُوا الْحُورَ وَتَشْرَعُوا الْأَسِنَّةَ
تَنَالُوا الْجَنَّةَ وَاعْتَمِدُوا عَلَى الصَّبْرِ يُكْتَبْ لَكُمُ الْأَجْرُ بَشِّرُوا الْمُؤْمِنِينَ بِحُسْنِ عَمَلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تَضِلُّوا عَنْ سَبِيلِكُمْ كَالَّذِينَ أَفْقَرُوا
الْكُفَّارَ فِي جَهْلِهِمْ وَأَعْرَضُوا عَنْ طَرِيقِ قَوْمِهِمْ وَوَافِقُوا مَنْ سَبَقَ مِنْ أَسْلَافِكُمْ فِي فِعْلِهِمْ وَاسْمَعُوا مَا أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِهِمْ
وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ثُمَّ بَيَّنَ مَنْ يَعْلَمُ السِّرَّ الْمَكْنُونَ فَقَالَ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ
بِي شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ سِيرُوا فَقَدْ سَبَقَ الْمُجِدُّونَ وَاجْتَهِدُوا فَقَدْ فَازَ الْمُجْتَهِدُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ اور حملہ کیا خالد بن الولید نے اور وہ سرخ سر [illegible]
اور دوڑاتے تھے گھوڑے میدان کو اپنے نام سے اور کہتے تھے کہ میں خالد بن الولید ہوں اور نکلا اونکے مقابلہ میں ایک بطریق جسکا نام اسطور اور وہ پہنے ہوا
کپڑے ریشمی تھا اور آیا وہ اور انکا مطالبہ کرتا تھا خالد بن الولید کو سچانتے میدان لڑائی کو اور وہ تو ملامت کرتا تھا اپنی زبان میں اور لڑائی
ہوئی دونوں اور بڑی سخت لڑائی کی جیسا کہ چاہیئے پس مع نہایت لڑائی کی تیزی میں تھی کہ دفعۃ منہ کے بل گر پڑا گھوڑا خالد بن الولید کا اور پھسلکر
خالد بن الولید رضی اللہ عنہ اوسکی سر کے طرف اور دیکھا مسلمانوں نے اونکی جانب کہ وہ جھکی ہیں پس کہا مسلمانوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور خالد بن الولید کہتے تھے یہی اور بلند کیا بطریق نے اپنی تلوار کو خالد بن الولید کی پشت پر پس سست کر دیا

اور بھیجا کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم اور نکالا اونمین سے پانچواں حصہ اور لکھا خط بشارت اور فتح کا بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ اوسکے الفاظ

یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلوتہ علی نبیہ المصطفی ورسولہ المجتبی من ابی عبیدۃ عامر بن الجراح فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو واشکرہ ملیا علی ما اولی علینا من نعمتہ وخصنا بہ من کرمہ ببرکۃ نبی الرحمۃ وشفیع الامۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم واعلمک انی نزلت الیرموک ونزل باھان بالقرب منا ولم یر المسلمون اکثر منہ جمعا ولا عددا ففض اللہ تلک الجموع ونصرنا علیھم بمنہ وفضلہ فقتلنا منھم زھاء علی مائۃ الف وخمسۃ الاف واسرنا اربعین الفا وقتل المسلمون اربعۃ الاف ختم اللہ لھم بالشھادۃ ووجدت رؤسا قطعت لم اعرف اصحابھا فصلیت علیھا ودفنتھا وقتل باھان علی دمشق قتلہ عاصم بن خول الیربوعی وکان قبل الوقعۃ نصب علیھم رجل منھم یقال لہ ابو الجعید من اھل حمص فالقاھم فی موضع من الیرموک یقال لہ یاقوصۃ ففرق منھم مالا احصیھم الا اللہ تعالی واما من قتل فی الاودیۃ والجبال من المنھزمین وغیرھم فاخذت عدتھم سبعین الفا وقد ملکنا اللہ اموالھم واخوالھم وحصونھم وبلادھم وکتبنا الیک فی ھذا بعد الفتح من دمشق وقد جمعت الغنائم وخمستھا وانا منتظر امرک فی الخمس والغنائم والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین

اور پیچھا خط کو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور مہر کی اوسپر اپنی اور بلایا حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کو اور دیا خط اونکو اور ساتھ کیے اونکے دس مسلمان مہاجرین اور انصار سے اور کہا حذیفہ سے کہ روانہ ہو تم ساتھ خط فتح اور بشارت کے بجانب امیر المومنین کے اور فرود سی تمہارے الٰہ تعالی پر ہو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ اوسی وقت اور اوسی ساعت مین اور وہ دس مسلمان اونکے ساتھ تھے ور آنحالیکہ وہ کوشش کرتے تھے چلنے مین دن اور رات کو تا اینکہ پہونچے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے رومیونکو یرموک کے دن اور ہوا معاملہ مطابق اوسکے جو اللہ تعالی نے مقدر کیا تھا دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شب خیریت ہ وسیم کو یہ خواب کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مقدس مین ہین اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اونکے ساتھ ہین اور عمر رضی اللہ نے سلام کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا دل مسلمانونسے متعلق ہے اور نہین مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی نے اونکے ساتھ کیا کیا اونکے دشمنونکے معاملہ مین اور میں سنا ہے کہ رومی آٹھ لاکھہ مین پس ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے عمر خوش ہو تم کہ بتحقیق فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانون کو اور شکست دی اونکے دشمنون کو اس مقدار اونمین سے مارے گئے پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ اور کسی نے بیان کیا ہے کہ جب صبح ہوئی نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو اور آگاہ کیا مسلمانونکو اپنے خواب سے اور ہوئے خوش ہوئے مسلمان اوسکے سبب سے اور جانا اونھوں نے کہ شیطان خواب مین صورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین بن سکتا ہے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب آئے حذیفہ بن الیمان اور ساتھ سلمان کے خط ابو عبیدہ بن الجراح کا مشعر فتح شام کا پس تھا مضمون اوسکا مطابق ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سجدہ شکر ادا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور تکبیر کہی سنایا خط اوسکو لوگوں کو پس بلند ہوئیں آوازیں مسلمانوں کی ساتھ شکر اور تعریف پروردگار عالم کے پھر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حذیفہ سے کیا تقسیم کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو اونہوں نے کہا نہیں یا امیر المومنین بلکہ اونہوں نے جدا کیا پانچواں حصہ کو اور وہ منتظر تمہارے حکم کے ہیں پس منگایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قلم دوات کو اور لکھا خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالشَّامِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَقَدْ فَرِحْتُ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ نَصْرِهٖ وَاِهْزَامِ عَدُوِّهِمْ فَاِذَا وَصَلَ اِلَيْكَ كِتَابِیْ هٰذَا فَاقْسِمِ الْغَنَائِمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَفَضِّلْ اَهْلَ السَّيْفِ وَاَعْطِ كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ وَاحْفَظِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَكْلِئْهُمْ وَاشْكُرْ لَهُمْ صَبْرَهُمْ اَفْعَالَهُمْ وَاَقِمْ لِمَوْضِعِكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ اَمْرِیْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَّعَكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر لپیٹا خط اور دیا حذیفہ بن الیمان کو پس لیا حذیفہ نے خط کو اور روانہ ہوئے وہ یہانتک پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا اونکو دمشق میں پس سلام کیا اونکو اور دیا خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس تکبیر کہی سنایا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے خط مسلمانوں کو حکم کیا لانے غنائم کا پس لائے گئے غنائم اونکے سامنے پس تقسیم کیا اوسکو مسلمانوں پر پس پہونچا ہر سوار کے حصہ میں چودہ ہزار مثقال سرخ سونا اور ہر پیدل کے حصہ میں آٹھہ ہزار اور اسیطرح چاندی بھی تقسیم ہوئی اور دیا فرس ہجین کو ایک سہم اور فرس عتیق کو دو سہم اور ملا دیا براذین کو عرب میں پس جب اسطرح سے تقسیم کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا اصحاب الیمن نے کہ ملا دو تم ہمکو ساتھ عرب کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ میں نے تقسیم کیا ہے غنائم کو جیسا کہ تقسیم فرمایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اپنے صحابہ کے غنیمت کو پس نہ مانا اونہوں نے اونکے قول کو اور لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حال جھگڑا لوگوں کا بیچ فضل افراس ہجین اور عرب کے پس لکھا اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط اس عبارت سے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّكَ فَعَلْتَ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَمْ تَتَعَدَّ حُكْمَهٗ فَاَعْطِ الْفَرَسَ الْعَرَبِیَّ سَهْمَيْنِ وَالْهَجِيْنَ سَهْمًا وَاعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَرَّبَ الْعَرَبِیَّ وَهَجَّنَ الْهَجِيْنَ فَجَعَلَ لِلْهَجِيْنِ سَهْمًا وَلِلْعَرَبِیِّ سَهْمَيْنِ پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور پڑھکر سنایا مسلمانوں کو اونکو اونہوں نے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں ارادہ کیا تھا ابو عبیدہ بن الجراح نے ناحق کرنے کسی مرد کا ہم میں سے ولیکن تابعیت کی تھی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب تقسیم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے غنائم کو مسلمانوں پر کہا اونسے خالد بن الولید نے کہ ایک شخص مسلمانوں سے خواہش کرتا ہے میرے واسطے اس امر کی کہ ملاؤ تم اوسکے ہجین گھوڑے کو عربی گھوڑوں میں اور دو تم اوسکو دو سہم پس انکار کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا کہ نہیں جانتا ہوں میں کہ اسکو دوست ہو اسکی غنیمت میں میں نے روایت کی ہے کہ جو بیٹھا ہو زبیر بن العوام سے کہ آئے تھے اور اونکے پاس دو گھوڑے تھے کہ ایکدن ایک پر سوار ہوتے تھے اور ایکدن دوسرے پر پس جب آیا وقت تقسیم غنائم کا دیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو تین سہم اور اونکے گھوڑے کو دو سہم پس کہا زبیر بن العوام نے کہ آیا تھا میرے ساتھ اوسکو حصہ دو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز حنین کے میرے ساتھ کیا تھا اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مجھکو پانچ سہم اور میرے گھوڑے کو چار سہم مجھکو ایک سہم مقداد بن عمرو نے کہا کہ تھا مین اور تم بدر کی لڑائی مین اور میرے ساتھ دو گھوڑے تھے پس مجھکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو ایک ایک حصہ واسطے میرے دونون گھوڑون کے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم سچ کہا اے مقداد یہی کام کرونگا مثل کام رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کیا تھا اونھون نے حنین کے دن اور آئے جابر بن عبد اللہ انصاری پس گواہی دی اونھون نے ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کے پاس یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوام کو حنین کے دن پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس دیا ابو عبیدہ بن الجراح
پانچ سہم زبیر بن العوام کو پس جب ایسا کیا اونھون نے تو آئے عرب کے لوگ جنکے پاس چار گھوڑے اور پانچ گھوڑے تھے پس کہا اونھون نے کہ دلاؤ ہم
ہمکو ساتھ زبیر بن العوام کے پس اجازت طلب کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اسباب مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پس جواب لکھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق زبیر بن العوام تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اونکو پانچ سہم عطا فرمائے تھے پس نہ دو تم اور کسیکو سوائے
اونکی نسل اونکو سوا واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب شکست دی اللہ تعالی نے روسیون کو یرموک کی لڑائی مین مسلمانون کے ہاتھ پر پہونچی خبر ہزیمت لشکر
اور قتل ہونیکی ہرقل کو اور نہ کہا کہ مین جانتا تھا کہ معاملہ ایسا ہی ہوگا پھر توقف کیا اونھون نے باانتظار دیکھنے اس امر کے کہ اب مسلمان لوگ کیا کام کرینگے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مسلمانونکا حال یہ گذرا کہ اقامت اختیار کی اونھون نے ایک مہینہ برابر دمشق مین اور بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے مسلمانونکو اپنے پاس اور کہا اونسے کہ مشورہ دو تم مجھکو اس امر کا کہ مین کون کام کرون اور کسطرف جاؤن اسواسطے کہ میری
رائے تو اس امر مین قاصر ہے کہ یا بجانب قیساریہ کے کوچ کرون یا بطرف بیت المقدس کے پس تم لوگ کیا رائے دیتے ہو پس کہا مسلمانون نے کہ تم
رئیس ہو اور تم جہان کہین جاؤ گے ہم تمہارے تابع ہیں پس کہا معاذ بن جبل نے کہ اے سردار لکھو تم امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کو پس وہ جہان
کہین جانیکا حکم تمکو دیوین پس طلب اعانت کرو تم اللہ سے اور روانہ ہو تم اوسطرف کو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تمہاری رائے مناسب ہے توفیق
خیر دے اللہ تعالی تمکو اور تمکو پھر لکھا اونھون نے خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہو کہ مین ارادہ قیساریہ یا بیت المقدس کا رکھتا ہون اور
تمہارے حکم کا منتظر ہون اور بھیجا خط ساتھ عرفجہ بن ناصح نخعی کے اور حکم دیا اونکو پس روانہ ہوئے وہ یہانتک کہ پہونچے مدینہ طیبہ مین اور دیا خط
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پس پڑھا حضرت عمر نے خط کو اور مشورہ کیا اس امر مین مسلمانون سے پس کہا حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے کہ اے
امیر المومنین حکم کرو تم ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاوین ساتھ جمعیت لشکر مسلمانونکی بیت المقدس پر پس گھیر لیوین اوسکو اور لڑین ساتھ
لوگونکے کہ یہ بہتر اور مبارک رائے ہے پس جس وقت فتح کریگا اللہ تعالی بیت المقدس کو پھیرینگے وہ اپنے لشکر کو بجانب قیساریہ کے وہ بعد اسکے فتح ہو جاویگا
اگر چاہا اللہ تعالی نے ایسی ہی خبر دی تھی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر نے کہا کہ سچ فرمایا تھا مصطفی صلوات اللہ علیہ نے اور سچ کہا تم
اے ابا الحسن پھر منگایا دوات کاغذ اور لکھا خط اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من عبد اللہ امیر المؤمنین الی عاملہ بالشام
ابی عبیدة فانی احمد الله الذی لا اله الا هو واصلی علی نبیه وقد وصلنی کتابك تستشیرنی الی ای ناحیة تتوجه وقد
اشار ابن عم رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمسیر الی بیت المقدس فان الله یفتحها علی یدیك والسلام علیك
وعلی من معك من المسلمین ورحمة الله وبرکاته وحسبنا الله ونعم الوکیل پھر لپیٹا خط اور دیا عرفجہ
بن ناصح نخعی کو اور حکم کیا لیجانیکا سو انکو لیکر روانہ ہوئے عرفجہ یہانتک کہ پہونچے وہ ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس پس پایا انکو ساتھ [illegible]

ہین اور دیا تھا اونکو پس پھر کہ بنایا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے مسلمانوں کے پس خوش ہوئے وہ بسبب اپنی عزیمت کے بجانب بیت المقدس کے پس بلایا
ابو عبیدہ نے ابو عبیدہ بن الجراح نے یزید بن ابی سفیان کو اور بنایا اونکے واسطے ایک نشان سفید اور دیا اونکو وہ نشان اور ساتھ کئے اونکے
پانچہزار سوار مسلمانوں سے اور روانہ کیا اونکو اور کہا کہ اے بیٹے ابی سفیان کے مین نہین جانتا ہون تمکو مگر خیرخواہ دین کا پس جب قریب ہو تم شہر
ایلیا کے پس بلند کرو تم اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل و تکبیر کے اور سوال کرتا ہون مین اللہ سے بواسطہ مرتبہ اوسکے نبی اور صالحین ساکنان بیت المقدس کے
اس امر کا کہ آسان کرے اللہ تعالی اوسکی فتح کو مسلمانون پر پس لیا یزید نے نشان کو اور روانہ ہوئے وہ بارادہ بیت المقدس کے پھر بلایا ابو عبیدہ
بن الجراح نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اور بنایا اونکے واسطے ایک نشان سیاہ اور سپرد کیا اونکو اور ہمراہ کئے
اونکے پانچہزار سوار اہل یمن اور حضرموت اور کہلان اور ہمدان اور خولان اور سنبس اور ازد سے اور کہا روانہ ہو تم یہانتک کہ پہونچو تم بیت المقدس کو
پس اوترو تم معہ اپنے لشکر کے اور نہ ملاؤ تم اپنے ساتھیون کو یزید بن ابی سفیان کے ساتھیون مین پھر بنایا تیسرا نشان بعدہ وہ نشان سفید تھا اور سپرد کیا
مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص کو اور ساتھ کئے اونکے پانچہزار سوار عرب قوم مضر وغیرہ سے اور روانہ کیا اونکو پیچھے شرحبیل بن حسنہ کے اور کہا
اوترو تم بیت المقدس کے شہر پناہ پر اور ہو جگہ تمہاری اوسکی دور تمہارے دونون ساتھیون سے اور بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا مسیب بن
نجبہ الفزاری کو اور کہا اوس سے کہ جا ملو اپنے بھائیون مین اور ساتھ کئے اونکے پانچہزار سوار قوم نخع اور خثعم اور غطفان اور فزارہ سے اور بنایا پانچوان
نشان اور سپرد کیا قیس بن ہبیرة المرادی کو اور ساتھ کئے اونکے پانچہزار سوار کو اونکی قوم سے اور بنایا چھٹوان نشان اور سپرد کیا عروہ
بن مہلہل بن زید الخیل کو اور ساتھ کئے اونکے پانچہزار سوار اونکی قوم سے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تمام وہ لشکر جو روانہ کیا تھا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے بجانب بیت المقدس کے تیس ہزار تھا اور روانہ ہوئے سرداران لشکر چھ دن اسطرح سے کہ ہر سردار
ایک دن روانہ ہوا تاکہ ڈرا دین وہ دشمنان خدا کو ہر روز بسبب پہونچنے ایک سردار معہ لشکر کے اور جو پہلے ظاہر ہوئے وہ یزید بن ابی سفیان
تھے پس جب قریب ہوئے اونسے تکبیر کہی اونہون نے اور اونکے ساتھیون نے اور سنا اہل بیت المقدس نے شور اونکی آوازونکا پس ہل گئے
دل اونکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کے اوپر پس جب دیکھا اونہون نے بجانب قلت ہمراہیان یزید بن ابی سفیان کے نا چیز جانا اونکو اور سمجھے کہ
یہ کل تعداد لشکر مسلمانون کی ہے پس اوترے یزید بن ابی سفیان معہ اپنے ہمراہیون کے قریب باب اریحا کے اور آئی دوسرے دن شرحبیل بن حسنہ
اور تیسرے دن مرقال ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص پس اوترے وہ باب غربی پر اور آئی چوتھے دن مسیب بن نجبہ الفزاری پس اوترے
اوس طرف بیت المقدس کی اور آئی بعد اونکے قیس بن ہبیرة المرادی پس اوترے سامنے اوسکے اور آئی عروہ بن مہلہل بن زید الخیل پس
اوترے وہ قریب راہ رملہ سامنے محراب داؤد علیہ السلام کے عبد اللہ بن عامر ربیعة الغنائی نے بیان کیا ہے کہ نہین آیا اور اوترا کوئی شخص
مسلمانون سے بیت المقدس پر مگر یہ کہ اوترکر نماز پڑھی اونسے بیت المقدس کے سامنے اور تکبیر کہی اور دعائے مدد اور فتح کی دشمنون پر
مانگی اور شہر سے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید اور باقی لوگ اور اولاد اور عورتین اور جانور اور جو چیزین اللہ تعالی
نے جانورون اور مال سے دی تہین اونہین سے جدا ہوئے اپنی جگہ سے اور وہ ٹھہرے اور توقف کیا مسلمانون نے تین دن اور اوترے بیت المقدس پر
اور تھا یہ کہ نہین ڈالتے تھے اونپر لڑائی کو اور راہ دیکھتے تھے اونکی طرف کہ ایلچی کی پس نہین کلام کیا مسلمانونسے کسی نے وہان کے لوگون سے

پس جب فارغ ہوئے وہ نماز سے پکارا اونہون نے کہ بچاؤ اے مخلوق خدا کی پس پہلے سب کے بند ہوئے چہرے اور نہین کر لوگ نکلے واسطے لڑائی کے اور نکلے مسلمان
مثل شیر حملہ آور کے اور دیکھا اہل بیت المقدس نے مسلمانونکو اور ظاہر ہوئے وہ واسطے لڑائی مسلمانونکے اور چڑھایا اونہون نے اپنی کمانونکو اور
چلایا مسلمانون پر اپنے تیرونکو اور تھے وہ تیر مثل پھیلی ہوئی ٹیڑی کے پس بچاتے تھے مسلمان تیرونکو ساتھ سپرون کے اور صبح سے غروب آفتاب تک
برابر اونمین سخت لڑائی ہوتی رہی اور نہین ظاہر کرتے تھے اور مسلمانون کیطرف سے کسیطرح خوف اور دہشت کو اور نہین امیدوار کرتے تھے
مسلمانون کو اپنے شہر مین پس جب غروب ہوا آفتاب پھرے مسلمان اپنے لشکر کی طرف اور نماز پڑھی اونہون نے اور صلاح طعام شبینہ کیا پس
جب فارغ ہوئے وہ اوس سے کثرت سے روشن کی آگ کو کہ لکڑیان اونکو ممکن اور موجود تھین پس بعض قوم نماز پڑھتے تھے اور بعض قرآن مجید کی
تلاوت کرتے تھے اور بعض جناب باریکی درگاہ مین دعا اور زاری کرتے تھے اور بعض سوتے تھے بسبب پہونچنے مشقت لڑائی کے پس جب صبح ہوئی
چلے مسلمان اونکی طرف اور آمادہ ہوئے واسطے اونکے لڑائی کے اور بکثرت ذکر اور تعریف اللہ تعالی کی کی اور درود بھیجا اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور آگے بڑھے چلانیوالے تیرونکے اور وہ تیر چلاتے تھے اور ذکر اللہ تعالی کا اور تسبیح اوسکی کرتے تھے واقدی رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ مسلمان دس دن لڑائی اہل بیت المقدس مین مصروف رہے اور اہل بیت المقدس ظاہر کرتے تھے سرور کو اور اونکے دلون مین
مسلمانونکی طرف سے کچھ جنبش اور گھبراہٹ نتھی پس جب ہوا گیارہوان دن ظاہر ہوا اونپر نشان ابو عبیدہ بن الجراح کا جسکو غالب بن سالم
لیے تھے اور نشان کے پیچھے شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین گرد ابو عبیدہ بن الجراح کے تھے اور خالد بن الولید اونکی داہنی جانب اور
عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما اونکی بائین جانب تھے اور آئین عورتین اور مال پس بڑا شور کیا مسلمانون نے ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے پس جواب دیا اونکو تمام قبائل نے اور واقع ہوا رعب اہل بیت المقدس کے دلونمین اور رجوع کیا اونکے رئیسونے اور بطارقہ نے بجانب اوس
کنیسہ کے جو اونکے نزدیک معزز اور نام اوسکا قمامہ تھا پس جب ٹھہرے وہ اپنے بطریق کے سامنے سلام اور سجدہ تعظیمی کیا اوسکو پس کہا اوس نے
کہ یہ کیا شور ہے جو مین سنتا ہون پس کہا اونہون نے کہ تحقیق آئے ہین سردار قوم کے ہماری طرف اور نزدیک ہوئے ہین ساتھ باقی مسلمانونکے
ہمسے پس یہ شور اونکے سبب سے ہے پس جب سنا بطریق نے یہ کلام اونسے بدل گیا رنگ اور متغیر ہو گیا چہرہ اوسکا اور کہا اوسنے ہی
پس کہا اونہون نے کہ یہ کیا بات ہے اوسنے کہا کہ قسم ہے حق انجیل کی کہ اگر ہین وہ سردار اونکے پس نزدیک ہوئی ہلاکی تمہاری اونہون
نے کہا کہ یہ معاملہ کیونکر ہے بطریق نے کہا کہ جو علم ہمکو سفاین سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے اوس سے ہمکو معلوم ہوا ہے کہ جو شخص فتح کریگا
طول اور عرض مین وہ سرخ رنگ صحابی اونکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونگے پس اگر وہی آئے ہین تو کوئی راہ
تمہارے واسطے اونکی لڑائی اور تمکو طاقت مقابلے اونکے کامون کی نہین ہے اور ضرور ہے کہ قریب ہو نکین اونسے اور دیکھونگا
اونکی صفت کو پس اگر وہی ہین تو مین اونسے مصالحہ کرونگا اور قبول کرونگا جس امرکا وہ ارادہ کرینگے اور اگر اونکے سوا
کوئی اور ہین پس نہ سپرد کرونگا مین شہر کو کبھی اسواسطے کہ ہمارا شہر نہ فتح ہوگا مگر اوس شخص کے ہاتھ سے جسکا ذکر میننے
کیا ہے پھر اوٹھ کھڑا ہوا قس اور راہب اور شماسے اوسکے گرد تھے اور بلند کی تھین صلیبان اوسکے سرپر اور کھولا تھا انجیل کو سامنے
اوسکے اور گھیرے تھے بطارقہ گرد اوسکے اور چڑھے وہ شہر پناہ کی دیوار پر یہانتک کہ آئے وہ اوس راستے کے نزدیک

جس راہ سے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ آئی تھے پس دیکھا بطریق نے مسلمانونکی طرف اور مسلمان کھڑے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کو سلام کرتی تھے اور انکی تعظیم کرتی تھے اونکی سپر رجوع کی اونھون نے بجانب لشکر کے گویا کہ وہ شیر جانے آور تھے پس پکارا مسلمانونکو ایک شخص نے جو بطریق کے ساتھ چلتا تھا بموجب حکم بطریق کے اور کہا اوسنے کہ اے گروہ مسلمانونکے باز رہو تم لڑائی سے یہانتک کہ سوال کرین اور طلب کرین ہم تم سے پس توقف کیا مسلمانون نے لڑائی سے پس پکار کر کہا اوسنے اوس شخص رومی نے زبان عربی مین کہ جان لو تم اس امر کو کہ صفت اوس شخص کی جو فتح کریگا ہمارے اس شہر اور سب شہرون اور زمین کو ہمارے پاس موجود ہے اور ہمکو معلوم ہے پس اگر وہی تمھارے سردار ہین تو ہم تم سے نہ لڑینگے بلکہ سپرد کر دینگے ہم شہر تمکو اور اگر وہ نہین ہین پس نہ باز رہینگے ہم تم سے اور نہ سپرد کرینگے ہم شہر تمکو کبھی **واقدی** رحمہ اللہ نے **بیان** کیا ہے کہ جب سنا مسلمانون نے کلام اونکو مترجم کا آگے گئے لوگ اونمین سے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور آگاہ کیا اونکو اوس گفتگو سے جو اونھون نے سنی تھی پس نکلے اور چلے اونکی طرف ابو عبیدہ بن الجراح یہانتک کہ اونکے سامنے آئے اور دیکھا اونھون نے ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور تحقیق کیا اونکی صورت کو پس کہا بطریق نے اہل بیت المقدس سے کہ یہ وہ شخص نہین ہین خوش ہو تم اور لڑو اپنے دین کے واسطے پس جب سنا اونھون نے اوسکے کلام کو بلند کیا اونھون نے اپنی آوازونکو اور آشکارا کیا اپنے کلمہ کفر کو اور متوجہ ہوئے وہ بجانب لڑائی کے درستی کرتے تھے لڑنیکی تھی وہ سخت لڑائی اور چلا گیا بطریق بجانب کنیسہ قمامہ کے اور کچھ کلام نہین کیا اوسنے ابو عبیدہ بن الجراح سے بلکہ حکم کیا اوسنے اپنی قوم کو لڑائی کا اور پھیرا اوسیوقت ابو عبیدہ بن الجراح بجانب اپنے ہمراہیون کی پس کہا خالد بن الولید نے کہ کیا حال گذرا تمھارا اے سردار ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین کچھ نہین جانتا ہون سوا اسکے کہ مین گیا تھا اونکے طرف جیسا کہ تمنے دیکھا ہے اور قریب ہوا اور دکھائی دیا مجکو ایک شیطان اونکے شیاطین سے جو اونکو گمراہ کرتے ہین پس تحقیق وہ مجکو دیکھا اوسنے میری طرف یہانتک کہ اونکے ساتھ اون سبھون نے شور کیا پھر چلا گیا وہ اونکے پاس سے اور کچھ کلام نہین کیا اوسنے مجھسے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ اس بات مین اونکو نرمی کہ کوئی تجویز اور رائے ہو کر واقف ہونگے ہم اوسپر بعد اسکے اور جانینگے ہم خبر اوسکی بعد اسوقت کے پس کہا خالد بن الولید اور ابو عبیدہ بن الجراح نے مسلمانون کو اور حکم کیا اونکو لڑنیکا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ لڑنا اور اوترنا مسلمانون کا بیت المقدس پر ایام جاڑون اور سردی مین تھا اور جاڑا تمھارے ملکونکی مسلمانون کو طاقت نہ تھی کہ بیٹھیں گے تھمینکی راوی نے بیان کیا ہے کہ چلے مسلمان اونکی طرف اور حملہ کیا اونپر اور نکلے تیر انداز لوگ اہل یمن سے اور تھین کمانین اونکی درختان کوہی کی جسکا تیر بہت تیکا کرتا تھا اور لیٹ گئے وہ ورسخا لیکہ کھینچنے والے کمانون کے تھے سلنے سکے بعمل اور چلایا اونپر تیرونکو اور رومی کم اٹھاتا ملکر نیوالے تھے تیرونسے بسبب اپنی ڈھالونکی کو تیرو یہانتک کہ دیکھا مسلمانون نے تیرونکو کہ اونہا کر دیتے تھے اونکو سرونکی بعمل اور نکلتے تھے اونکو کشتہ تو تیسے ہوئے پر جبایل نے بیان کیا ہے واسطے اللہ کے تھی اونکو کاری جنین کی پس تحقیق دیکھا میںنے اونکو کہ وہ تیر چلاتے تھے اور رومی نے گرنے تھے شہر پناہ کی دیوار سے مثل پارشن قطرات بارانکی پس جب دیکھا اونھون نے تیرونکا کارگر ہونا اونکو احتیاط کی تیرونسے اور محفوظ کیا اونھون نے واسطے تیرونکے شہر پناہ کو ساتھ ڈھالون اور چمڑون اور نمدہ وغیرہ کے جو باز رکھتے تھے اون تیرونکو اور دیکھا اپنے ضرار بن الازور کو کہ آگے بجانب باہر سے دروازے شہر پناہ کے اور اوسپر ایک بطریق تھا جسکی سر پر سونے کی صلیب تھی اور گرد اوسکے غلام گرد آئی ہوئے اور اونکی ہاتھون میں عمود اور کمانین چھوٹی ہوئی تھین اور بطریق لوگونکو لڑائی پر ترغیب دیتا تھا پس دیکھا اوسنے ضرار نے کو قصد کیا اوسکا اور وہ چھپتے تھے اپنی ڈھال کے نیچے یہانتک کہ وہ نزدیک پہونچے اوس برج کے جسپر وہ بطریق تھا پھر چلایا اونھون نے اپنے تیر کو بطریق کی طرف دیکھا اپنے تیر کو۔

دہی ہے جیکو اللہ تعالی نے انجیل کتاب میں اس امر کی کہ تم یہ کہتے ہو اَنَّ الْمَسِيْحَ ابْنُ اللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ الظَّالِمُوْنَ
عُلُوًّا كَبِيْرًا بطریق نے کہا کہ اس بات کو ہم کبھی منظور نہ کرینگے پس دوسری بات کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ دوسری بات یہ ہے کہ بعد اسکے تم
اپنے شہر کے بسطے اور دو ہمکو جزیہ دینا قبول کر لیکہ تم حقیر اور ذلیل ہونیوالے ہو جیسا کہ تمہارے سوا اور شام کے سب لوگوں نے ہمکو جزیہ دیا ہے بطریق نے
کہا کہ یہ بات پہلی بات سے زیادہ بڑی اور دشوار ہے ہم اور کبھی ذلت اور حقارت گوارا نکرینگے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس جبکہ ہم تمہاری لڑائی پر
یا فتحیاب کریگا اللہ تعالی ہمکو تم پر پس لوٹینگے ہم غلام بنا لینگے ہم تمہاری عورتوں اور اولاد کو اور مار ڈالینگے ہم تم میں سے جو اوس شخص کو جو مخالفت کریگا
کلمہ حق سے اور قیام کریگا کلمہ کفر پر بطریق نے کہا کہ ہم اپنا شہر نہ سپرد کرینگے یا ہم سبکے سب ہلاک ہوجاوینگے اور کیونکر ہم سپرد کرینگے اپنے شہر کو حالانکہ
اوسمیں مہیا کیا ہے جو سامان حصار کا اور اوسمیں اچھا سامان اور سخت اور شدید لوگ ہیں اور نہیں ہیں بیچ کل اون لوگوں کے جنکو ملاقی ہوئے تم اہل
شہر ولیسا اور انہوں نے اقرار ادائے جزیہ کا اسی واسطے کر لیا کہ اوس قوم پر مسیح نے غضب کیا ہے پس داخل ہو گئے وہ تمہاری اطاعت میں اور ہم ایسے شہر میں
جسے قوت سوال اور [illegible] آئے تمہاری بات سے قبول کرینگے وہ ہماری دعا کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ تو جھوٹا ہے او دشمن خدا کے
مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ خَلَقَهُ اللهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
پس کہا بطریق نے کہ ہم اپنے دین اور اعتقاد سے نہ پھرینگے پس کہا اوس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ
بطریق نے کہا کہ میں قسم مسیح کی کہا کرتا ہوں کہ اگر تم تیس برس یہاں پڑے رہو تو کبھی ہمارے شہر کو فتح نہ کر پاؤگے اور نہ فتح کریگا ہمارے شہر کو مگر ایک مرد
کہ نعت اوسکی ہم اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی پاتے ہیں اور وہ صفات تم میں نہیں ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کیا صفت ہے اوسکی جو تمہارا شہر فتح کریگا
بطریق نے کہا ہم اوسکی صفت کو تم سے بیان نہ کرینگے مگر ہم پاتے ہیں اوسکو اپنی کتابوں میں سطر میں کہ جو شخص فتح کریگا اس شہر کو وہ صحابی محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہوں گے اور نام اونکا عمر بن الخطاب ہے وہ مشہور بہ فاروق اور وہ سخت مرد ہونگے کہ نہ ڈرینگے اوپر الله کی کام کے ملامت کسی ملامت کرنیوالے
کی اور ہم اونکی صفت تم میں نہیں دیکھتے ہیں جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے اس بات کو بطریق کی گفتگو سے خوش ہوئے اور کہا اونہوں نے فتحنا البلد و
رب الكعبة پھر کہا بطریق سے کہ اگر اونکو دیکھو تو پہچان سکتا ہے اوسنے کہا ہاں اور کیونکر میں اونکو نہ پہچانونگا حالانکہ صفت اونکی اور شمار اونکی نسب کا
اور نشانیاں اونکی ہمکو معلوم ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ قسم ہے خدا کی وہی ہمارے خلیفہ اور صحابی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں بطریق نے کہا
کہ یہ بات ہے اور تمکو معلوم ہوگئی صداقت ہمارے قول کی پس سچ ہے تو تم خونریزی نکرو اور کہلا بھیجو اپنے خلیفہ کو کہ وہ یہاں آویں پس جس وقت ہم اونکو دیکھینگے
اور ثابت اور تحقیق ہو جاویگی ہمکو پہچان اور صفت اونکی کھولدینگے ہم اونکے آگے دروازہ شہر کو اور جزیہ دینگے ہم اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ
اگر خدا نے چاہا تو میں قریب تر اونکو پاس یہاں آنیکو واسطے کہلا بھیجونگا آیا تم دوست رکھتے ہو لڑائی کو اپنے ساتھ یا نہیں پس بطریق نے کہا کہ اسکو کرو اور تم
کہ تم ہمیں چھوڑ دو [illegible] اور جبر کیونکہ یہی بات ہے کہ دی کہ واسطے بچانے خونوں کے اور ترک لڑائی کو خواہاں ہیں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لڑائی [illegible]
ہماری دونوں زندگانی سے ایسے لگتی ہیں ہم لڑائی کو سبب بڑی مرتبہ اور بخشش کی اپنے پروردگار کی طرف سے [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح نے اور حکم
کیا اونہوں نے مسلمانوں کو بازرہنے کا لڑائی سے پھر بلا لیا اور آگاہ کیا اونکو بطریق کی گفتگو سے اور بلند کیا مسلمانوں نے اپنی آوازونکو ساتھ تہلیل اور
تکبیر کے اور کہا اونہوں نے کہ اے سردار تم ایسا ہی کرو اور لکھو تم امیر المومنین کو یہ حال پس شاید وہ روانہ ہوں ہماری طرف اور فتح کریں اس شہر کو اللہ

ہمپیں اوسیوقت لکھا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لِعَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ عَامِلِہٖ عَلَی الشَّامِ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ اَمَّا بَعْدُ سَلَامُ اللّٰہِ عَلَیْکَ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاُصَلِّیْ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَاعْلَمْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِنَّا مُنَازِلُوْنَ لِاَھْلِ مَدِیْنَۃِ اِیْلِیَا نُقَاتِلُھُمْ کُلَّ یَوْمٍ وَیُقَاتِلُوْنَا وَلَقَدْ لَقِیَ الْمُسْلِمُوْنَ مَشَقَّۃً عَظِیْمَۃً مِنَ الْبَرْدِ وَالْاَمْطَارِ اِلَّا اَنَّھُمْ صَابِرُوْنَ عَلٰی ذٰلِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَۃَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِکَ فَلَمَّا کَانَ فِی الْیَوْمِ الَّذِیْ کَتَبْتُ اِلَیْکَ اَنَّہٗ اَشْرَفَ عَلَیْنَا بِطْرِیْقُھُمُ الَّذِیْ یُعَظِّمُوْنَہٗ قَالَ اَنَّہٗ یَجِدُ فِیْ کُتُبِھِمْ لَا یَفْتَحُ بَلَدَھُمْ اِلَّا صَاحِبُ اَمِیْرِنَا وَاَنَّہٗ یَعْرِفُہٗ بِصِفَتِہٖ وَقَدْ سَاَلَنَا حَقْنَ الدِّمَاءِ وَاَنْ تَسِیْرَ اِلَیْنَا وَتَجِدَنَا بِنَفْسِکَ فَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یَفْتَحَ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃَ عَلٰی یَدَیْکَ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ

پھر کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کون شخص لیجائیگا یہ خط کو بجانب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اور مزدوری اوسکی اللہ پر ہے پس جلدی کی جواب میں میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا اونھوں نے کہ اے سردار میں ایلچی ہونگا اور واپس آؤنگا ساتھ عمر رضی اللہ عنہ کے اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ تو تم خدا کی برکت دیوے اللہ تعالیٰ تم میں پس لیا خط کو میسرہ بن مسروق نے اور سوار ہوئے وہ اپنی اونٹنی پر اور برابر کوشش کرتے رہے چلنے میں یہانتک کہ آئے مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پس داخل ہوئے وہ رات کیوقت اور آئے مسجد شریف میں اور سلام کیا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قبر ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر پھر آئے وہ ایک جگہ مسجد میں اور سو رہے حالانکہ کئی راتیں اونکو گذر رہی تھیں کہ وہ نہیں سوئے تھے پس لگ گئیں آنکھیں اونکی پس نہیں بیدار ہوئے وہ مگر حضرت عمرؓ کی اذان سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اعلان کرتے تھے اذان میں پس جب اذان کہی اونھوں نے داخل ہوئے وہ مسجد میں اور وہ یہ کہتے تھے اَلصَّلٰوۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ میسرہ نے بیان کیا ہے کہ اوٹھ کھڑا ہوا میں اور وضو کیا میں نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز صبح کی پڑھی میں نے پس جب پھرے وہ نماز سے کھڑا ہوا میں اونکے سامنے اور سلام کیا میں نے اونکو پس جب دیکھا اونھوں نے مجھکو مصافحہ کیا مجھسے اور خوش ہوئے اور کہا اونھوں نے کہ میسرہ ہیں قسم پروردگار کعبہ کی اور کہا کہ تمھارے پیچھے کیا حال ہے اے بیٹے مسروق کے میں نے کہا کہ اے امیر المومنین بہتری اور سلامتی ہے پھر دیا میں نے اونکو خط ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا پس بوسہ دیا اونھوں نے خط کو اور پڑھ کر سنایا مسلمانوں کو پس خوش ہوئے مسلمان اوسکو سنکر اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا رائے دیتے ہو تم رحمت کرے اللہ تم پر اس بارہ میں جو مجھکو امین الامت نے لکھا ہے پس سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کلام کیا اور کہا اونھوں نے کہ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے ذلیل کیا رومیوں کو اور نکالا اونکو ملک شام سے اور مدد و غلبہ دیا مسلمانوں کو اونپر اور محاصرہ کیا ہے ہمارے ساتھیوں نے ایلیا کا اور تنگی میں ڈالا ہے اونکو اور ہر روز اونکی ذلت اور پستی اور دہشت بڑھتی جاتی ہے پس اگر ٹھہرے رہو گے تم یہاں اور نجاؤ گے تم اونکی طرف جانینگے وہ کہ تمھیں اونکی کام کو خفیف اور سبک جانا ہے پس نہ ٹھہرینگے وہ مگر اندک مدت یہانتک کہ اختیار کرینگے وہ ذلت اور حقارت کو اور ادا کرینگے جزیہ کو پس جب سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکا کلام کو دعا ئے جزائے خیر دی اونکو اور کہا مسلمانوں سے کہ آیا اس رائے کے سوا اور کوئی رائے بھی تم لوگوں کے نزدیک ہے پس کہا حضرت علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے کہ ان میری رائے اس رائے کے خلاف ہے اور میں ظاہر کرتا ہوں اوسکو رحمت کرے اللہ تم پر پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ کیا ہے وہ کیا رائے ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ قوم نے درخواست کی ہے تمھارے آنیکی اور اونکی درخواست میں ذلت ہے اور شاید کہ مسلمانوں کیواسطے صورت

فتح کی ہو اور تحقیق اوٹھایا ہی مسلمانون نی بڑی سختی کو سہہ دی اور لڑائی اور طول مقام سی اور میری رای یہ ہی کہ اگر تم روانہ ہوگی اونکی طرف تو فتح کریگا اللہ تعالیٰ
شہر کو تمہاری ہاتھو پر اور ہوگا تمہاری چلنی مین بڑا اجر پیاس اور بھوک مین اور ہر جنگل کی کاٹنی اور پہاڑ کی چڑھنی مین یہانتک کہ پہنچو گی تم اونکی پاس اور جس وقت
پہنچو گی تم اونپر ہوگی دعاری اور مسلمانونکی واسطی اطمینان اور آرام اور بہتری اور فتح اور مین بیٹھ نہین ہون اس امر سی کہ اگر مایوس ہو جاینگی وہ لوگ
تمہاری آنی اور قبول کرنی صلح سی تو مشکل ہارینگی اور پکڑینگی وہ اپنی شہرونکو اور آویگی مدد اونکی بطارقہ اور طاغیہ کی پاس سی پس آویگی اسوجہ سی مسلمانوں پر
سختی اور بلا اسواسطی کہ بیت المقدس اونکی نزدیک بزرگ اور معظم ہی اوسیکا وہ حج کرتی ہین اور نہین چھوڑتی ہین وہ اوس سی اور بہتر یہی ہی کہ تم روانہ
ہو اونکی جانب کہا پس خوش ہوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مشورہ سی اور کہا اونہون نی کہ نظر کی عثمان رضی اللہ عنہ نی بہتری
مکر کی واسطی دشمن کی اور نظر کی علی رضی اللہ عنہ نی مسلمانونکی حال مین اور دعا خیر کی اونکو اور کہا اونہون نی کہ نہ اختیار کرونگا مین مگر علی
رضی اللہ عنہ کی مشورہ کو کہ نہین دیکھا مینی اونکو مگر نیک مشورہ اور مبارک صورت پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی حکم کیا لوگونکو واسطی درستی سامان
روانگی کی اپنی ساتھ پس خوش ہوی مسلمان اس سبب سی اور درستی سامان کی کی مسلمانون نی اور آئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد مین اور پڑھین بیچ اوس کی
چار رکعت نماز کی پڑھین اونہین پھر آئی بجانب قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چھوڑا اپنی طرف سی مدینہ طیبہ مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو
اور اوسیوقت چلی وہ مدینہ منورہ سی اور لوگ اونکی مشایعت کرتی تھی اور رخصت کرتی تھی اونکو اور سوار تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی سرخ اونٹ پر
جسپر دو تھیلی تھی ایک مین ستو دوسری مین چھوارے بھری تھی اور اونکی سامنی ایک مشک بھری ہوئی پانی کی تھی اور پشت پر اونکی ایک بڑا کاسہ
کھانیکا تھا اور نکلی اونکی ساتھ ایک جماعت صحابہ کی جو پیدل کی لڑائیون حاضر ہوئی تھی پھر پلٹ گئی تھی بجانب مدینہ منورہ کی اور ساتھ اونکی زبیر بن العوام
اور عبادہ بن صامت تھی اور روانہ ہوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب بیت المقدس کی اور وہ جب کسی منزل مین پہنچتی تھی تو نہین کوچ کرتی تھی
وہانسی مگر بعد نماز صبح کی پس جب فارغ ہوتی تھی نماز سی متوجہ ہوتی تھی بجانب مسلمانونکی اور حمد و ثنا اللہ کی بیان کرتی تھی ان کلمات سی الحمد للہ
الذی اعزنا بالاسلام وخصنا بنبیہ علیہ السلام وھدانا من الضلالۃ وجمعنا من بعد الشتات علی کلمۃ
التقوی والف بین قلوبنا ونصرنا علی عدونا ومکن لنا فی بلادہ وجعلنا اخوانا متحابین فاحمدوا اللہ
عباد اللہ علی ھذہ النعمۃ واسألوہ المزید منھا والشکر علیھا وعلی ما اصبحتم تتقلبون فیہ من النعم السابغۃ
والمنن الظاھرۃ فان اللہ یزید المستزیدین والراغبین فیما لدیہ ویتم نعمتہ علی الشاکرین پھر تھی حضرت عمر کا اسی کو
سبب بھی تھی اوسکو ستو سی اور چھواری تھی گرد اوسکی خبر اونکو اور کہتی تھی مسلمانونسی کہ کھاؤ تم کو اللہ رحمت کری اللہ تم پر اور کھاتی تھی خود اور کھاتی تھی
مسلمان ساتھ اونکی پھر کوچ کرتی تھی پس برابر اسیطرح سی وہ کوچ کرتی تھی ہر روز ایک ناسی راوی بیان کیا کہ تابعین ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
جسوقت کہ وہ روانہ ہوئی تھی بجانب ملک شام کی پس گذری اثنای راہ مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک پانی پر جسکا مالک قوم جذام تھی اور اوسیکی کہ وہ
جذام کا اوترا تھا اور جگہ پانیکی ذات المنار کی نام سی پکاری جاتی تھی پس اوتری مسلمان اوس پر پس دیکھا ہین کہ بھری حضرت عمر رضی اللہ عنہ
وہان اور اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرد اونکی تھی کہ آئی اونکی پاس ایک قوم جذام کی پس کہا اونہون نی کہ ای امیر المومنین ہمارا
نزدیک ایک مرد ہی جسکی دو زوجہ ہین اور وہ دونون آپس مین ایک ماں باپ سی ہین پس خشمناک ہوی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا کہ لاؤ تم اوس

وہ دونوں بیس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ دونوں عورتیں کون ہیں اونسے کہا میری زوجہ ہیں حضرت نے کہا کیا ان دونوں میں کوئی قرابت ہے اونسے کہا ان میں دونوں
حقیقی بہنیں ہیں ایک ماں باپ سے ہیں پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ دین تیرا کیا ہے آیا تو مسلمان نہیں ہے اوسنے کہا کہ میں مسلمان ہوں حضرت عمرؓ نے کہا
آیا نہیں جانتا تو اسکو کہ یہ صورت حرام ہے تجھپر آیا نہیں فرمایا ہے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اوس مرد نے کہا
کہ قسم ہے خدا کی میں اس امر کو نہیں جانتا ہوں کہ وہ دونوں مجھپر حرام ہیں پس خشمناک ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور کہا تو جھوٹا ہے قسم ہے خدا کی
کہ وہ مجھپر حرام ہیں ہر آئینہ چھوڑ دے تو راہ ایک کی اون دونوں سے ورنہ میں تیری گردن ماردونگا اوس مرد نے کہا کہ آیا [illegible] ہے یہ میری
زوجہ کو اسقدر میں یہ ایسا دین ہے کہ نہیں پہونچا میں اوس میں کسی بہتر کو ہر آئینہ تھا میں پہلا اوس میں داخل ہونیسے پس کہا حضرت عمرؓ نے اوس کو
نزدیک آ تو پھر وہ پس نزدیک ہوا وہ اونسے پس مارے حضرت عمرؓ نے چند درے اوسکے سر پر اور کہا آیا گالی دیتا ہے اور پھر کہتا ہے تو اسلام کو اے دشمن
خدا کا اور دشمن اپنی جان کا حالانکہ یہ وہ دین ہے جسکو پسند کیا ہے اللہ تعالی نے اپنے فرشتوں اور پیغمبروں اور بہترین لوگوں کو واسطے [illegible] دینے کی
تجھپر راہ ایک کی ان دونوں سے ورنہ میں حد افترا کی تجھپر جاری کرونگا اوس مرد نے کہا کہ میں کیا کروں حالانکہ میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں کہا
قرعہ ڈالو تم دونوں کا جسکا نام پس جسپر قرعہ پڑے وہ میری ہے اور میں اوسکا ہوں اگرچہ میں دونوں کا دوست رکھنے والا ہوں پس قرعہ ڈالا حضرت
عمرؓ نے اون دونوں عورتوں پر اور پڑا قرعہ تین مرتبہ ایک بہن پر اون دونوں میں سے رکھا اوس مرد نے ایک کو اور چھوڑا دوسری کو پھر آگے حضرت
عمرؓ اوسکے سامنے اور کہا کہ سن اے مرد اور نگاہ رکھ اس امر کو جو میں تجھسے کہتا ہوں کہ جو شخص داخل ہوا ہمارے دین میں پھر [illegible] کی اوس نے
سے تو ہم اوسکو مار ڈالتے ہیں اور سر تو جدا ہونے اسلام اور اس امر سے کہ خبر پہنچی مجکو تیرے بارہ میں یہ کہ شب گذرانی تو نے ساتھ [illegible] اپنی زوجہ
کی پس اگر تو ایسا کریگا تو میں تجکو سنگسار کرونگا اور یہی نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوس مقام سے یہانتک کہ پہونچے
ایک قبیلہ پر جہاں مردوں سے پس اوس وقت دیکھا اونہوں نے ایک قوم کو کہ کھڑے کیے گئے ہیں وہ آفتاب میں درآنحالیکہ سختی کیجاتی ہے اونپر حضرت عمرؓ نے
کہا کہ ان قوم کا کیا حال ہے جو اونپر سختی کیجاتی ہے لوگوں نے کہا کہ اونکے ذمہ خراج ہے پس اوسکے مطالبہ میں اونپر سختی کیجاتی ہے پھر حکم کیا حضرت
عمرؓ نے اونکے چھوڑ دینے کا اور کہا کہ وہ لوگ کیا کہتے ہیں لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ عذر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نہیں پاتے ہیں کہ جو ادا کریں ہم
خراج کو حضرت عمرؓ نے کہا کہ چھوڑ دو اونکو اور نہ تکلیف دو اونکو اوس چیز کی کہ جسکی وہ طاقت نہیں رکھتے ہیں پس بہ تحقیق میں نے سنا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لَا تُعَذِّبُوا النَّاسَ فَاِنَّ الَّذِیْنَ یُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا یُعَذِّبُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ پھر روانہ ہوئے
حضرت عمرؓ یہانتک کہ جب آئے وہ وادی القریٰ میں آگاہ کیا لوگوں نے اونکو اس حال سے کہ یہاں ایک پیر مرد ہے اور اوسکی ایک زوجہ ہے اور
اوس بوڑھے کا ایک شخص دوست ہے پس کہا اوس بوڈھے سے اوسکے دوست نے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے یہ امر کہ مقرر کرے تو اپنی زوجہ میں میرے
واسطے حصہ کو اور میں تیرے اونٹوں کو چراونگا اور پانی پلاؤنگا اور اونکی نگہبانی کرونگا اور زوجہ تیری ایکدن رات میرے حصہ میں رہیگی اور
ایکدن رات تیرے حصہ میں پس کہا اوس بوڈھے نے کہ منظور کیا میں نے اس امر کو پس جب خبر پہنچی اسحال سے حضرت عمرؓ کو حکم دیا حضرت عمرؓ نے
اونکے حاضر کرنیکا پس حاضر کیے گئے وہ دونوں پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ تحقیق ہے تم دونوں نے تمہارا دین کیا ہے اونہوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس کہا
حضرت عمرؓ نے کہ یہ کیا بات ہے کہ تم دونوں کو جو پہنچی ہے اونہوں نے کہا کہ وہ کون بات ہے پس حضرت عمرؓ نے جو سنا تھا اوس سے اونکو آگاہ کیا

کہا بوڑھے مرد نے کہ سچ ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آیا نہیں جانتا تھا کہ یہ امر حرام ہے دین اسلام میں افسوس ہے تجھپر اور اوس شخص پر جسنے اس امر قبیح کی
طرف تجھکو بلایا ہے پس کہا اوسنے کہ میں مرد بوڑھا مسن ہوں اور ضعیف ہوگیا ہوں اور میری کوئی اولاد نہیں ہے جسپر اعتماد اور بھروسا
کروں اور کہا تھا کہ یہ شخص کفایت کریگا میرے اونٹوں کی چرائی اور پانی پلانیکو اور اعانت کریگا میری ہر جانب میں پس اوسکو مقرر کردونگا
میں اوسکے واسطے حصہ اپنی زوجہ سے اور اب کہ میں واقف ہوگیا ہوں اس امر کے حرام ہونیسے پس ایسا نکرونگا میں حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا کہ اٹھا ہاتھ اپنی زوجہ کا نہیں ہے کسیکو تجھپر کوئی راہ اسبابمیں پھر کہا حضرت عمرؓ نے اوس جوان سے کہ ڈر تو اس عورت کے نزدیک جانیسے
پس اگر خبر پہنچیگی مجھکو اس امر کی تو میں تیری گردن مارونگا پھر کوچ کیا حضرت عمرؓ نے بارادہ بیت المقدس کے یہانتک کہ قریب ہوئے
آغاز ملک شام سے اسلم بن برقانی جو حضرت عمرؓ کے غلام تھے بیان کیا ہے کہ جب پہنچے ہم شام میں دفعتہ دیکھا ہمنے ایک چھوٹی جماعت کو سواروں کی
پس کہا حضرت عمرؓ نے زبیر سے کہ اے عبداللہ جلد جاؤ تم اور دیکھو کہ یہ گروہ کیسا ہے پس جلد گئے زبیر اوس گروہ کی طرف پس جب نزدیک
گئے تو دیکھا اوس گروہ کو کہ وہ اہل یمن میں جنکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے واسطے دریافت خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھیجا تھا زبیر نے بیان
کیا ہے کہ سلام کیا اون لوگوں نے مجھکو اور کہا اونھوں نے کہ اے جوان تم کہاں سے آئے ہو میں نے کہا کہ مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
آتا ہوں اونھوں نے کہا کیونکر چھوڑا تمنے وہاں کے لوگوں کو میں نے کہا ساتھ نیکی اور بہتری کے اونھوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کیا کام کیا
زبیر نے کہا آتے ہیں وہ ہماری طرف کیا نہیں ملے ہو تم کہا کہ تم کون لوگ ہو اونھوں نے کہا کہ ہم قوم عرب ہیں اور بھیجا ہے ہمکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے
تاکہ دریافت کریں اور پہونچاویں ہم اونکو خبر حضرت عمرؓ کی راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر بعد اس گفتگو کے بجانب حضرت عمرؓ کے اور بیان
کیا اونسے پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ خاموش ہو اے عبداللہ اور آئے بعد اونکے پیچھے والے لوگ پس سلام کیا اونھوں نے ہمپر اور پوچھا حال حضرت
عمرؓ کا پس کہا ہم نے اونسے کہ یہ حضرت عمرؓ ہیں پس تم کیا چاہتے ہو اونھوں نے کہا کہ اے امیر المومنین تحقیق بیدار ہوئیں آنکھیں اور بلند ہوئیں گردنیں بسبب
طول مدت کے بجانب تمہارے آنیکی پس شاید کہ اللہ فتح کرے ہم پر بیت المقدس کو راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر چلے وہ لوگ اپنے لشکروں کی طرف یہانتک
کہ پہنچے وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے لشکر میں اور پکار کر کہا بلند آواز سے کہ خوش ہو اے گروہ مسلمانوں کے حضرت عمرؓ کے آنیسے راوی نے بیان کیا
کہ جنبش میں آئے لوگ اور قصد کیا سبھوں نے سوار ہونیکا واسطے استقبال حضرت عمرؓ کے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری طرف سے
ہر مرد کو کہ نہ نکلے کوئی اپنی جگہ سے پس چلے ابو عبیدہؓ بن الجراح ساتھ تھوڑے لوگوں کے مہاجرین اور انصار سے یہانتک کہ پہنچے وہ اور ہوئے
اونکے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور دیکھا حضرت عمرؓ نے بجانب ابو عبیدہؓ بن الجراح کے کہ وہ سوار تھے ایک مادہ شتر جوان پر جو پہنی گئی تھی گلیم
قطوانی سے اور باگ اوسکی بالونکی تھی اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اپنے ہتھیاروں سے مسلح تھے پس جب دیکھا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے حضرت عمرؓ کو
بٹھایا اونھوں نے اونٹنی کو اور بٹھایا حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ کو اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور سامنے آئے مسلمان واسطے استقبال کے سلام
کرتے تھے حضرت عمرؓ کو پھر سوار ہوئے حضرت عمرؓ اور ابو عبیدہؓ بن الجراح اور روانہ ہوئے آگے لوگوں سے اور آپس میں باتیں کرتے
تھے اور اسی طرح سے چلے جاتے تھے یہانتک کہ اوترے وہ دونوں اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو
پھر بہت اچھا خطبہ سنایا مسلمانوں کو ان الفاظ سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَمِیْدِ الْقَوِیِّ الْمَجِیْدِ الْفَعَّالِ لِمَا یُرِیْدُ

ہوا کہ کہا اِنَّ اللہَ تعالیٰ اکرمنا بمحمدٍ علیہ السلام فازال عنا الضلالۃ وجمعنا بعد الفرقۃ والّف بین قلوبنا ومنّ
علینا بعد الضلالۃ فاحمدوہ علی ہدایۃ النعم تستوجبوا منہ المزید لان اللہ عزوجل قال لئن شکرتم لازیدنکم
پھر پڑھا اس آیت کو مَنْ یَّھْدِ اللہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا پس جب پڑھا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو اوٹھ کھڑا ہوا ایک قس نصرانی جو اونکے سامنے بیٹھا تھا اور کہا اوسنے کہ اللہ تعالیٰ تو کسیکو گمراہ نہیں کرتا ہے پس جب
کہا اوسنے اس کلام کو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں سے کہ دیکھتے رہو تم لوگ اگر پھر کہے یہ شخص اسی کلام کو تم گردن مارو اوسکی اور جان لیا قسّ نے
جو حضرت عمر نے کہا تھا پس خاموش ہو گیا وہ اور خاموش ہوا اور پڑھنا شروع کیا حضرت عمرؓ نے اپنے خطبہ کو ان الفاظ سے اما بعد فانی اوصیکم
بتقوی اللہ عزوجل یبقی ویفنی ما سواہ الذی ینتفع بطاعتہ اولیائہ وبمعصیتہ یشقی اعداؤہ ایھا الناس
ادوا زکوۃ اموالکم طیبۃ بھا نفوسکم لا تریدون بھا جزاء من مخلوق ولا شکرا افھموا ما توعظون بہ فان
الکیس من احرز دینہ وان السعید من وعظ بغیرہ الا وان شر الامور مبتدعاتھا وعلیکم بالسنۃ سنۃ نبیکم
والزموھا فان الاقتصاد فی السنۃ خیر من الاجتھاد فی البدعۃ والزموا القران فانکم تجدون فیہ الشفاء
والنور ایھا الناس انہ قد قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کقیامی فیکم وقال الزموا سنۃ اصحابی
ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب حتی یشھد من لا یستشھد ویحلف من لا یستحلف فمن
اراد بحبوحۃ الجنۃ فلیلزم الجماعۃ وان الفرقۃ من الشیطان ولا یخلون احد منکم بامراۃ فانھن حبائل الشیطان
ومن سرتہ حسنتہ وساءتہ سیئتہ فھو مؤمن والصلوۃ ثم الصلوۃ پس جب فارغ ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ
خطبہ سے بیٹھے وہ اور ابو عبیدہ بن الجراح بیان کرتے تھے اونسے سب کیفیات فتوحونکی اور اونکی اور حضرت عمر خاموش تھے پس کبھی وہ روتے تھے اور کبھی سکوت
کرتے تھے یہانتک کہ آیا وقت نماز ظہر کا پس کہا لوگوں نے کہ یا امیر المومنین درخواست کرو تم ہمارے واسطے بلالؓ سے موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ وہ اذان کہیں اور بلال رضی اللہ عنہ ملک شام میں مقیم تھے پس جب سنا اونھوں نے کہ مسلمان اوترے ہیں بیت المقدس پر آئے وہ
مسلمانوں کے پاس اور حاضر ہوئے لڑائیوں میں اور لڑتے تھے اونکی معیت میں پس جسوقت سنا اونھوں نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابو عبیدہ بن الجراح
کے پاس آئے ہیں آئے بلالؓ اور سلام کیا حضرت عمرؓ کو اور تعظیم کی اونکی بزرگی و رتبہ کی پس جب آیا وقت ظہر کا سوال کیا مسلمانوں نے حضرت عمرؓ سے
کہ درخواست کریں وہ بلالؓ سے اذان کہنے کو پس بلوایا اونکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ اے بلالؓ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمسے درخواست کرتے ہیں کہ اذان کہو اونکیواسطے اور یاد دلاؤ تم اونکو اوقات اونکے نبی کے بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اذان کہونگا پس
جب کہا اونھوں نے اللہ اکبر اللہ اکبر تمام جاری کی مسلمانوں نے اور کرنے لگے بدن اونکے پس جب کہا بلالؓ نے اشھد ان لا الہ الا اللہ
اشھد ان محمدا رسول اللہ چیخ شدت سے روئے مسلمان یہانتک کہ قریب پھٹ جانیکے ہوئے دل مسلمانوں کے وقت ذکر اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور قریب تھا کہ بلالؓ قطع کر دیویں اذان کو بسبب لاحق ہونے خوف اور درد اور رونے مسلمانوں کے اور ذکر [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس جب فارغ ہوئے بلال رضی اللہ عنہ اذان سے نماز پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو پس جب فارغ ہوئے حضرت عمرؓ نماز سے

اور پھر کہا بلال نے کہ یا امیر المومنین سرداران لشکر شام کے کھاتے ہین تازہ گوشت چڑیون اور صاف روٹی کو اور وہ چیزین جو نصیب مسلمانونکو
نہین ملتی ہین اونسے یہان پہنچتی ہین ضعیفون کو اتنا اون چیزون کا نہین پہنچتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا اسوقت پس کہا یزید بن ابی سفیان
نے کہ یہ نرخ ہے اس ملک کا ارزان ہے اور ہم پہنچتے ہین اوس قیمت کو جو کہا ہے بلال نے بیان جیسا کہ ہم نے کیا تھا اور قوت ہے تھی اپنی جانون کو
بچانے مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ اگر یہی بات ہے تو کھاؤ گوارا ہو تمکو اور مین نہ جدا ہونگا اپنی اس جگہ سے یہانتک کہ بیان کرو تم میرے پاس
اون لوگونکو جو اپنی جگہونمین ہین یعنی لکھو تم محتاج مسلمانونکو جو شہرونمین اور گانوونمین ہین پس مقرر کرونگا واسطے ہر ایک گھرانے کی وہ چیز جو
کفایت کرے اونکو گیہون اور جو اور شہد اور زیتہ اور عدس اور سرکہ سے اور سوا اسکی اور جو کچھ اونکو ضرور ہو پھر کہا حضرت عمرؓ نے ضعفاے
مسلمین کو کہ یہ چیزین تمہارے واسطے تمہارے سردارونسے ملینگی اور سوا اوسکے جو دونگا مین تمکو بیت المال سے پس اگر موقوف اور منقطع کر دیوین یہ
چیزین تمسے سردار تمہارے آگاہ کرو تم مجکو یہانتک کہ معزول کرونگا مین اونکو پھر حکم دیا حضرت عمرؓ نے مسلمانونکو کوچ کرنیکا پس جب ارادہ کیا
حضرت عمرؓ نے اپنے اونٹ پر سوار ہونیکا اور جو لباس پہنے تھے بکری کے بالونکا بنا ہوا تھا اور پہنے تھے وہ ٹکڑے کہ سیتہ سیا ہوا تھا اور جو اوسمین چودہ پیوند اور بعض
پیوند چمڑے کے تھے پس کہا مسلمانون نے کہ یا امیر المومنین اگر سوار ہو تم عوض اپنے اونٹ کی کسی گھوڑے پر اور پہن لو تم کپڑونکو یہ باعث بڑی ہیبت کا
ہوگا تمہارے دشمنونکے دلمین پس آئے مسلمان آگے اونکے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے اور نرمی کرتے تھے اونکے ساتھ یہانتک کہ منظور کیا
حضرت عمرؓ نے اونکی درخواست کو اور نکال ڈالا اپنے لباس کو اور پہنا سفید کپڑونکو پھر بیان کیا ہے کہ مین جانتا ہون کہ وہ کپڑے
مصر کے تھے اور قیمت اوسکی پندرہ درہم تھی اور ڈال لیا تھا اونہون نے اپنے شانہ پر ایک دستار کو کہ نہ وہ نئی تھی اور نہ پھٹی پرانی اور وہ لایا تھا اونکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے اور لایا گیا اونکے سامنے ایک برذون سبز رنگ نژاد بین روم سے پس جب سوار ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اوسکی
پشت پر خوش رفتاری کی برذون نے اونکی سواری مین پس جب دیکھا حضرت عمرؓ نے اوسکی چال ڈھال کو جلد اوتر پڑے اوسکی سواری سے اور کہا
کہ چھوڑ دو تم میری لغزش کو چھوڑ دے اللہ تمہاری لغزشونکو بروز قیامت کے قریب تھا کہ بہائی تمہارا ہلاک ہو جاوے بسبب اسکے کہ داخل
ہوا میرے دلمین کبر اور مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ وَزْنُ مِثْقَالِ حَبَّةٍ
مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ اور قریب تھا کہ ہلاک کرے مجکو
سپید کپڑا تمہارا اور برذون شرفتار تمہارا پھر اوتار ڈالا حضرت عمرؓ نے اون کپڑونکو اور پہن لیا اپنے پہلے لباس کو پھر راوی نے بیان کیا ہے کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے بارادہ گھاٹی پہاڑ اور اوسکی چڑہائی کے بیت المقدس کی راہ مین پس ملاقی ہوئی اونسے ایک قوم مسلمانون کی
جو کپڑے دیباج کے پہنے تھے جسکو اونہون نے یرموک سے پایا تھا پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے مٹی ڈالنے کا اونکے منہون پر اور پھاڑ ڈالنے کا اونکے
کپڑونکو اور برابر چلے تھے وہ گھاٹی پہاڑ پر یہانتک کہ قریب بیت المقدس کے پہونچے پس جب دیکھا بیت المقدس کو کہا اونہون نے
اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا فَتْحًا کَبِیْرًا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِیْرًا اور [illegible] کیا
گروہ مسلمانون اور سوار لشکر نے اور چلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہانتک کہ پہونچے وہ اوس جگہ مین جہان ابو عبیدہ بن الجراح
اوترے تھے پس کھڑا کیا گیا اونکے واسطے ایک خیمہ بنا ہوا بالونکا پس بیٹھے اوسکے کفار کی جانب مین مٹی پر پھر [illegible]

اور چار رکعت نماز کی پڑھی اونھوں نے راوی نے بیان کیا ہے کہ بلند ہوا واسطے مسلمانوں کے ایک بڑا شور جنبش و نیز واسطے تہلیل اور تکبیر کے
اور سنا اہل بیت المقدس نے شور کو بیرون لڑائیکے پس چڑہ گئے وہ شہرپناہ پر پس کہا اونسے اونکے بطریق نے کہ سختی ہو تمپر دیکھو تم کہ عرب کا کیا حال
ہے جو بلند ہوئین آوازین اونکی بیرون لڑائیکے پس قریب ہوا ایکمرد عرب متنصرہ سے اور کہا اونسے کہ ای گروہ عرب کو آگاہ کرو تم ہم کو کہ تمہارا قصد
کیا ہے مسلمانون نے کہا کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ آئی ہین ہمارے پاس مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس یہ شور مسلمانون کی
خوشی کا بسبب اونکی آنیکے ہے پس پھرا وہ متنصرہ اور آگاہ کیا اوسنے بطریق کو مسلمانونکی کلام سے پس چپ ہو رہا وہ اور کچھ کلام نہین کیا اوسنے
پس جب صبح ہوئی اور نماز صبح کی پڑھائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسلمانونکو کہا اونھون نے کہ ای عامر جاؤ تم قوم کی طرف اور آگاہ کرو اونکو
اس امر سے کہ مین آیا ہون پس گئے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور پکارا اونکو اور کہا اونسے کہ ای لوگ اس شہر کے ہمارے سردار امیر المومنین
عمر بن الخطاب آئی ہوئی پس کیا کرتے ہو تم اوس امر مین جو تمنے کہا تھا پس آگاہ کیا لوگون نے بطریق کو پس نکلا وہ اپنے کنیسہ سے اور وہ لباس
پہنا ہوا باپ اونکا پہنتے تھا اور گرد اوسکے راہب اور قسیس اور اساقفہ تھے اور اوٹھائی گئی تھی اوسکے سامنے بڑی صلیب کہ وہ نہین نکالتا تھا اہل شہر کے
واسطے مگر اونکی عیدون مین اور چلا اوسکے ساتھ باطلیق جو حاکم بیت المقدس کا تھا اور وہ کہتا تھا بطریق سے کہ اگر تو اوسکی صفت کہ پہچانتا ہے
تو خیر والا نہ کھولین گے ہم اونکے واسطے دروازہ نکو اور چھوڑ دے تو ہمکو اور عادات ان عرب کو پس شاید کہ وہ ہمکو پاس سا دینگے ہم اونکو بطریق نے کہا
کہ مین ایسا ہی کرونگا اور بلند ہوا وہ شہرپناہ پر اور سامنے آیا ابو عبیدہ بن الجراح کی کہ کہو تم جو تمکو منظور ہو ای شیخ نیک و خوب سیرت ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہا کہ یہ امیر المومنین جنکے اوپر کوئی سردار نہین ہے ابھی آئی ہین پس نکلو تم اونکی طرف اور لو تم اونسے امان اور ذمہ اور مقرر
کرو تم اونکے واسطے جزیہ کو بطریق نے کہا کہ ای مرد اگر سردار تمہارے آئی ہین اور وہ ایسے ہین جنپر کوئی سردار نہین ہے پس کہو تم اونسے کہ قریب
اور سامنے ہون وہ ہمسے پس پہچانین ہم اونکی صفت اور نعت سے اور جدا کرو تم اونکو بیچ سے اور ٹھہرین وہ سامنے شہرپناہ کے تاکہ دیکھین
ہم اونکو پس اگر ہونگے وہ ساتھی ہمارے جنکی صفت ہم انجیل مین پاتے ہین اوترینگے ہم اونکی طرف اور مستعد کرینگے ہم اونسے امان اور ذمہ اور رکھو
اور اقرار کرینگے ہم اونکے واسطے جزیہ دینے کا اور اگر وہ سوای اوس شخص کے ہین جنکی صفت اور نعت ہمکو معلوم ہے پس نہین ہے تمہارے واسطے
ہمارے طرف سوای لڑائیکے پس پھرے ابو عبیدہ بن الجراح بجانب حضرت عمر کے اور آگاہ کیا اونکو بطریق کے مقولہ سے پس قصد کیا حضرت عمر نے کھڑے
ہونے اور چلنے کا پس کہا اونسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یا امیر المومنین جاتے ہو تم اونکی طرف تنہا اور نہین ہے تمہارے پاس
کوئی ساز و سامان لڑائیکا سوای اس مرقع کے پس ہم ڈرتے ہین تمہارے واسطے اس امر کو کہ وہ تمہارے ساتھ بیوفائی کرین پس پہچانین اور
پاجاوین وہ تمکو پس کہا اور پڑھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ پھر طلب کیا اونھون نے اپنے اونٹ کو پس لایا گیا اونٹ اونکے پاس پس سوار ہوئے وہ اوپر اور لباس اونکا وہی مرقع تھا اور سوای
اوسکے اور کچھ نہ تھا اور تھا اونکے سر پر ایک ٹکڑا گلیم قطوانی کا جس سے باندھا تھا اپنے سر کو اور سوای ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوئی اونکے ساتھ
نہ تھا کہ چلتے تھے ابو عبیدہ سامنے اونکے یہانتک کہ نزدیک ہوئے وہ شہرپناہ سے اور ٹھہرے سامنے بطریق اور باطلیق کے اور کلام کیا اور کہا ابو عبیدہ
بن الجراح نے کہ ای لوگو یہ امیر المومنین آئے ہین پس پہچانا بطریق نے اپنی نگاہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرف پس شور کیا اور کہا اوسنے

اونچا بلند آواز سے کہ یہی قسم ہے خدا کی وہ شخص ہیں جنکی صفت اور نعت ہم اپنی کتابوں میں پاتے ہیں اور یہی وہ شخص ہیں کہ انہی کی فتح ہمارے شہر کی اونکو
ہاتھ ہو نیر اور ضرور یہ بات ہوگی پھر کہا اونسے اہل بیت المقدس نے کہ تحقیق ہو چکا پس اوترو اور جاؤ تم اونکے پاس اور منعقد کرو تم اونسے امان اور ذمہ داری
پس یہی قسم ہے خدا کی صحابی مُحَمَّد بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ کے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم پس جب سنا رہبانوں نے کلام بطریق کا چلے وہ اور اوترے جلد
حالانکہ جان اونکی پہنچی تھی بیچ حلق کے اور کھولدیا اونہوں نے دروازہ کو اور آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس درانحالیکہ درخواست کرتے
تھے اونسے عہد اور ذمہ کی اور اقرار کرتے تھے جزیہ دینے کو پس جب دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اونکو اسحالمین عاجزی کی اونہوں نے واسطے اللہ تعالی
کے اور گر پڑے سجدے میں اونٹ کے پالان پر سامنے آئے وہ میں انکی اور کہا اونسے کہ پھر جاؤ تم اپنے شہر کی طرف اور تمہارے واسطے ذمہ اور عہد ہوگا
اگر درخواست کی تمنے ہمسے اور اقرار کرو گے دینے جزیہ کا۔ کہا راوی نے بیان کیا ہے کہ رجعت کی قوم نے اپنے شہر کی طرف اور انہوں
بند کیا اونہوں نے دروازہ کو اور پھیرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے قیامگاہ اور لشکر کی طرف اور رات گذاری وہاں پس جب صبح ہوئی
ہوا اور کھڑے ہوئے وہ پس داخل ہوئے بیت المقدس میں اور تھا داخل ہونا اونکا دوشنبہ کے روز اور ٹھہرے وہاں جمعہ تک اور بنایا ایک
نشان محراب کا بنایا اسمیں اور وہ جگہ مسجد کی ہے اور آئے پس نماز جمعہ کی پڑھائی اپنے ہمراہیونکو پس قصد کیا رہبانوں نے اونکے ساتھ
بیوفائی کا اور تھا ابوالجعید جسنے پیچ اور بلا میں ڈالا تھا رہبانوں کو جو ہوتے ہیں اہل بیت المقدس کے نزدیک بسبب اپنی لمبے بالوں اور
مال کے پس کہا اون لوگوں نے ابوالجعید سے کہ کیا ای تیری ہے ہماری تدبیر اور بیوفائی کریں ہم ان عرب کے ساتھ جسوقت کہ مشغول ہوں وہ
اپنی نماز میں اور سجدہ کریں وہ اور نہیں ہیں اونکے پاس ہتھیار لڑائی کے پس کہا اونسے اونکے ساتھی ابوالجعید نے کہ ای قوم نکرو ایسا کام اور
نہ بیوفائی کرو تم اونکے ساتھ اگر تم ایسا کرو گے تو مغلوب کیے جاؤ گے تم وقت بیوفائی اور غدر کے ولیکن ظاہر کرو تم اونکے واسطے زینت دنیا کو اور حرص
اونکو تم پس اگر وہ اہل دنیا میں اور اوسکے خواہاں ہیں سوائے عالم آخرت کے تو میں شہود ہونگا اوس کام کا جو تم اونکے ساتھ کرنا چاہتے ہو اور انہوں
نے کہا کہ ہم کون کام کریں ابوالجعید نے کہا کہ ظاہر کرو تم واسطے عرب کے اوس چیز کو کہ جو تمہارے پاس ہے زینت اور متاع دنیا اور دنیا کی اور
چیز ہے جس سے ساتھی دنیا کا صبر نہیں کر سکتا ہے پس اگر طلب کیا اونہوں نے اوسکو اور قصد بیوفائی کا کیا پس تمکو اختیار ہے اوس کام کے
کرنیکا جسکا تم ارادہ رکھتے ہو۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ آئی قوم اون چیزوں کی جسکی وہ قدرت رکھتی تھی اچھی مال و متاع سے پس ظاہر کیا
اوسکو اور آراستہ کر دیا اوسکو مسلمانوں کی راہ میں پس مسلمان اوسکو دیکھتے تھے ہنگام آنے بیت المقدس کو اور تعجب کرتے تھے اور یہ کہتے تھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَوْرَثَنَا دِیَارَ قَوْمٍ لَہُمْ مِثْلُ ھٰذَا مِنَ الدُّنْیَا وَلَوْ سُوِّیَتِ الدُّنْیَا عِنْدَ اللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ مَا سَقَی الْکَافِرَ مِنْہَا شَرْبَۃَ مَاءٍ
سعود بن سالم نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہیں تھا کوئی مسلمان ایسا جسنے ہاتھ لگایا ہو کسی چیز پر اونکی متاع سے اور ابوالجعید
اونسے کہا کہ یہ وہی قوم ہیں جنکی تعریف اللہ تعالی نے توریت اور انجیل میں بیان کی ہے اور وہ ہمیشہ حق پر ہیں اور کوئی شخص اونکے آگے
نہ ٹھہریگا جبتک کہ وہ قائم رہینگے اوس چیز پر جسپر وہ قائم ہیں۔ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دس دن
بیت المقدس میں قیام کیا شہر بن حوشب کی روایت ہے کہ کعب بن احبار کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جسوقت صلح کیا اہل
بیت المقدس سے اور داخل ہوئے وہاں تو اقامت کی اونہوں نے وہاں دس دن [illegible] اونکے پاس آتے تھے [illegible] کانوں میں [illegible]

قلعہ کی طرف گئے پس آیا میں اونکے پاس تاکہ اسلام اختیار کروں میں اونکے ہاتھ پر اور سبب اوسکا یہ تھا کہ میرے باپ بڑے جاننے والے تھے اوس چیز کے جو نازل کی تھی اللہ تعالی نے موسی بن عمران علیہ السلام پر اور مجکو بہت دوست رکھتے تھے اور مجہپر بہت شفقت کرتے تھے اور کوئی چیز اونہوں نے مجھسے نہیں چھپائی تھی مگر یہ کہ تعلیم اور آگاہ کر دیا تھا مجکو اوس چیز سے پس جب اونکی موت کا وقت آیا بولایا اونہوں نے مجکو اپنے پاس اور کہا کہ اے میرے بیٹے تم جانتے ہو کہ میں نے نہیں چھپایا اور نہیں اوٹھا رکھا تجھسے کسی چیز کو جسکو میں جانتا تھا مگر میں ڈرتا ہوں تمہارے واسطے اس امر کو کہ خروج کریں بعض جھوٹے لوگ پس بیعت کرو تم اونکی اور میں رکھتا ہوں ان دو ورقونکو اس مکان کی روزن میں جسکو تم دیکھتے ہو پس نہ متعرض ہونا اور نہ دیکھنا اونکو مگر اوس وقت کہ سنو تم خبر نبی کی جو آخر زمانہ میں مبعوث ہونگے اور نام اونکا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا پس اگر چاہیگا اللہ تعالی تمہارے ساتھ نیکی اور بہتری کو پس بیعت کروگے تم اونکی پھر مرگئے میرے باپ بعد اس وصیت کرنیکے مجکو پس دفن کیا میں نے اونکو پس نہیں تھی کوئی چیز دوست تر مجکو اس سے کہ گذر جاوین ایام تعزیت کے تاکہ دیکھوں میں کہ اون دو ورقوں میں کیا ہے پس جب گذر گئے دن تعزیت کے آیا میں روزن کیطرف پس کھولا میں نے اوسکو اور نکالا میں نے اون دونوں ورقوں کو اور پھیلایا میں نے اونکو اور نظر کی میں نے بیجانب اوس چیز کی جو اوس میں تھی اور دیکھا میں نے کہ اوس میں لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ و دار ہجرتہ طیبۃ الطیبۃ الامینۃ لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب امتہ الحامدون والذین یحمدون اللہ علی کل حال السنتہم مرطبۃ بالتکبیر والتہلیل وہو منصور علی کل من ناواہ من اعدائہ اجمعین یغسلون فروجہم ویستترون اوساطہم اناجیلہم فی صدورہم وتراحمہم بینہم تراحم الانبیاء بین الامم وہم اول من یدخل الجنۃ یوم القیامۃ من الامم فہم السابقون المقربون الشافعون المشفع لہم

کعب نے بیان کیا ہے کہ جب پڑھا میں نے اوسکو کہا میں نے دل میں کہ آیا کوئی چیز بھی میرے باپ نے مجکو تعلیم کی ہے جو اس سے بہتر ہو پھر ٹھہرا میں بعد موت اپنے باپ کے جبتک کہ اللہ تعالی نے چاہا تا آنکہ سنا میں نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے ہیں مکہ معظمہ میں اور وہ مکہ ظاہر کرتے ہیں اپنے کام کو پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ یہ وہی ہیں لامحالہ قسم ہے خدا کی اور برابر میں ذکر اور گفتگو کرتا تھا اونکے حال اور کام سے یہانتک کہ بیان کیا لوگوں نے مجھسے کہ وہ مکہ کو چھوڑ کر یثرب میں آئے ہیں پس نگاہ رکھتا میں اونکے معاملہ کی یہانتک کہ جہاد کیا اونہوں نے اور پھر وہ لڑائیاں اپنی اور جا ہوئی اپنے دشمنوں پر پس قصد اور سامان کیا میں نے اونکے پاس جانیکا پس سنا میں نے کہ اونہوں نے اس عالم سے انتقال فرمایا پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ شاید یہ وہ نہیں تھے جنکا میں انتظار کرتا ہوں تا آنکہ دیکھا میں نے اپنے خواب میں کہ گویا دروازے آسمانکے کھول گئے ہیں اور فرشتے گروہ در گروہ اوترتے ہیں اور کہنے والا یہ کہتا ہے کہ انتقال فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور موقوف اور منقطع ہوئی وحی اہل زمین سے پس بعد اس خواب کے پھر آیا میں بجانب زمین اپنی قوم کی اور پہنچی مجکو یہ خبر کہ بعد اونکے ایک خلیفہ ہوئے ہیں اونکی امت سے جنکا نام ابو بکر صدیق ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ جاؤنگا میں اونکے پاس پس نہیں دیر ہوئی تھی کہ آیا ہمارے طرف لشکر اونکا ملک شام میں پھر آئی میرے پاس خبر اونکی وفات کی پس سنا میں نے کہ اونکے بعد ایک شخص خلیفہ ہوئے ہیں جنکا نام عمر ہے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ نہ داخل ہونگا میں اس دین میں جبتک کہ معلوم کر لونگا میں حقیقت اونکی اور سیرت اونکی اسیلئے رکھتا تھا میں یہانتک کہ آئے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیت المقدس میں اور صلح کیا اونہوں نے وہاں کے لوگوں سے اور دیکھا

وفانیوںتھا اور اوس خبر کو جو اللہ تعالی نے اونکو نعمتونکی ساتھ کی تھی پس جانا میں کہ یہی لوگ ہین جو نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی این اور ارادہ اوس گفتگو کیا مینے اپنے دلمین اونکے دین مین داخل ہونیکا اور مین پس و پیش کرتا تھا اس امر مین پس قسم ہے خدا کی کہ ایک رات مین گھر اپنے کی چھت پر تھا
اور اوسیوقت ایک مسلمان یہ آیت پڑہتے تھے یا ایھا الذین اوتوا الکتاب امنوا بما نزلنا مصدقا لما معکم من قبل ان نطمس
وجوھا فنردھا علی ادبارھا او نلعنھم کما لعنا اصحاب السبت وکان امر اللہ مفعولا پس جب سنا مینے اس آیت کو ڈرا مین قسم ہے
خدا کی اس امر کو کہ صبح کرونگا مین تا اینکہ پھیر جائیگا منہ میرا پس کوئی بات مجکو صبح کرنے سے زیادہ دوست نہ تھی پس جب صبح کی
مینے چلا مین اپنے گھر سے اور پوچھا مینے حال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا پس کہا گیا مجسے کہ وہ بیت المقدس مین مقیم ہین پس قصد کیا مینے
اونکیطرف اور وہ اوسیوقت نماز صبح کی پڑہ چکے تھے ساتھ اپنے ساتھیونکی پس سامنے آیا مین اونکے اور سلام کیا مینے اونکو پس جواب سلام کا دیا
اونھون نے اور کہا کہ تم کون ہو پس کہا مینے کہ مین کعب احبار ہون اور مین آیا ہون بارادہ داخل ہونیکی دین اسلام مین اسواسطے کہ مینے
دیکھا اور پایا ہے صفت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکی امت کی اوتری ہوئی کتابون مین بتحقیق اللہ تعالی نے وحی کی تھی بجانب موسی
علیہ السلام کی اپنی بعض کتابون مین اور یہ فرمایا ہے یا موسی انی ما خلقت خلقا اکرم علی من محمد لولاہ لما خلقت جنۃ
ولا نارا ولا سماء ولا قمرا ولا ارضا امتہ خیر الامم ودینہ خیر الادیان ابعثہ فی اخر الزمان امتہ محمودۃ وھو نبی الرحمۃ
النبی الامی التھامی القرشی الرحیم بالمومنین الشدید علی الکافرین سریرتہ مثل علانیتہ وقولہ لا یخالف فعلہ القریب
والبعید عندہ سواء صلوتہ متراصۃ صلوات متراصون پس کہا حضرت عمر نے کہ آیا سچ ہے جو تم کہتے ہو اے کعب کہا کعب نے کہ ہان قسم ہے اوسکی جو جانتا ہے
میرے اس کہنے کو اور جانتا ہے اوس خبر کو جو پوشیدہ ہے سینون مین پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ الذی اعزنا واکرمنا وشرفنا
ورحمنا برحمتہ التی وسعت کل شیء وھدانا بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آیا ہو سکتا ہے اے کعب کہ داخل ہو
ہمارے دین مین پس کہا کعب نے کہ یا امیر المومنین آیا تمھاری کتاب مین جو تمپر نازل ہوئی ہے ذکر تمھارے نبی کا ہے حضرت عمر نے کہا ہان پڑہا
اونھون نے اس آیت کو ووصی بھا ابراھیم بنیہ ویعقوب یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون
ام کنتم شھداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی قالوا نعبد الھک والہ اباءک
ابراھیم الایہ پھر پڑہی حضرت عمر نے آیت ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا الایہ پھر یہ آیت ومن یبتغ
غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ پھر پڑہی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا پھر پڑہی یہ آیت
وما جعل علیکم فی الدین من حرج ملۃ ابیکم ابراھیم ھو سماکم المسلمین من قبل کعب احبار نے بیان کیا ہے کہ
جب سنا مینے یہ کہا کہ یا امیر المومنین انا اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ پس خوش ہوئے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ لبسبب مسلمان ہونے کعب کے پھر کہا اونہون نے کعب سے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ چلو تم میرے ساتھ مدینہ طیبہ
کو پس زیارت کرو تم قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فائدہ حاصل کرو تم قبر شریف کی زیارت سے پس کہا کیون نہین یا امیر المومنین
مین ایسا ہی کرونگا راوی نے بیان کیا ہے کہ کوچ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعد اسکے کہ لکھدیا اہل بیت المقدس
کو عہدنامہ اور ساکن کر دیا اونکو اونکے شہر مین ادائے جزیہ پر اور روانہ ہوے ساتھ اپنے لشکر کے بجانب جابیہ کی پس ٹھہرے
وہان اور ترتیب دیا فوج کو اور لیا خمس واسطے اللہ تعالی اور بزرگ کے اوس خیر سے جو دی اور لوٹی کی تھی اللہ تعالی نے
مسلمانون پر پس تقسیم کیا ملک شام کو دو قسمون پر دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو حوران سے حلب تک
اور جو اوسکے قریب تھا اور حکم کیا اونکو [illegible] آگے حلب اور [illegible] کے لوگون سے قتال کا یہانتک کہ فتح کرے اللہ تعالی حلب کو
اونکے ہاتھون پر اور دیا ارض فلسطین اور ارض القدس اور ساحل یزید بن ابی سفیان کو اور مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح
کو حاکم اوپر اور حکم کیا اونکو کہ لڑین وہ ساکنان قیساریہ سے تا اینکہ فتح کرے اللہ اوسکو اونکے ہاتھون پر اور دیا اکثر ملک اجنادین کا
ابو عبیدہ بن الجراح کو مع خالد بن الولید کے اور روانہ کیا عمرو بن العاص کو بجانب مصر کے اور مقرر کیا عہدہ قضا حمص پر
عمرو بن سعید الانصاری کو پھر روانہ ہوے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بجانب مدینہ طیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کعب کو
اپنے ساتھ لیا اور مدینہ منورہ کے لوگ گمان کرتے تھے اس امر کا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اقامت کرینگے ملک شام مین بسبب
دیکھنے کثرت بہتری اور پاکی اور ارزانی نرخون ملک شام کی اور اوسی وجہ سے کہ اوس ملک کو بلاد الانبیا کہتے ہین اور وہ بیت
المقدس ہے اور اوس سے محشر ہوگا پس ڈہونڈہتے تھے اونکی خبر کو اور نکلتے تھے شہر کے باہر ہر روز بانتظار اونکے یہانتک کہ آئے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور بخشش مین آیا مدینہ طیبہ اونکو آنیکے دن مین اور خوش ہوے صحابہ اونکے آنے سے اور سلام کیا اونپر اور مرحبا کہا اور
مبارکباد دی اونکو اوس خیر پر جو فتح کیا اللہ تعالی نے اونکے ہاتھون پر پس پہلے سب کے آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد شریف مین
اور سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر اور چند رکعتین نماز کی پڑہین
اوسمین اور بولایا کعب احبار کو اور کہا اوسنے بیان کرو تم مسلمانون سے
جو کہ دیکھا تھا تمنے وہ ورقون مین پس بیان کیا کعب نے
پس زیادہ کیا لوگون نے ایمان کو
رضی اللہ عنہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقدی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ قسم ہے اوس اللہ کی کہ سوا اوسکے کوئی معبود نہیں ہے اور وہ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا ہے
کہ نہیں اعتماد کیا مینے فتوح ملک شام کی خبروں مگر صدق اور راستی کو اور نہیں بیان کیا مینے اون خبروں کو مگر بطریقہ راستی تو کہ ثابت کر دون
اون میں خبر کیان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نہ ذکر کرون [illegible] اہل فضل و منکرین ہیں اور
مرض کی اس واسطے کہ اگر نہوتے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ خواہش اور ارادہ اونکی غالب اور زبردست ہو گئی تو ہوتی قیصر شاہ وغیرہ
مسلمانونکی ملکیت اور قبضہ مین اور نہ ظاہر اور بلند ہوتا نشان اس دین کا لیس واسطے اللہ کی تھی نیکو کاری اونکی کہ بتحقیق کوشش اور
جہاد کیا اونہون نے اور صبر دلایا اور ثابت قدمی کی اونہون نے واسطے مقابلہ دشمن کے اور خرچ کیا [illegible] اونہون نے اپنی کوشش کو
اور نہیں کمی اونہون نے یہانتک کہ دور کر دیا اونہون نے کفر کو اوسکے تخت سے اور آمادہ ہو گیا کفر اپنے پیچھے جانے پر اور ذلیل اور
خوار کیا اونہون نے کسرے اور قیصر اور بیلشہ کہ کی کہ گویا اینکہ بہتر اور ظاہر ہو گیا اسلام اور ذلیل اور خوار ہوا کفر اور پیچھے کو
پھرا اسیواسطے اللہ تعالی نے اونکے حق مین یہ ارشاد فرمایا فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بھیجا سرداران شام کو تو بھیجا اونہون نے ابو عبیدہ بن عامر الجراح
رضی اللہ عنہ کو بجانب حلب اور انطاکیہ اور بعد اوسکے ان قلعون کی جو اون مقامات کے نزدیک تھے اور بھیجا عمرو بن العاص کو
بجانب مصر کے اور بھیجا [illegible] یزید بن ابی سفیان کو بجانب [illegible] شام کے [illegible]
[illegible] ہرقل بادشاہ کا بیٹا [illegible]
[illegible] ہرقل [illegible]

ہرقل نے حاکم دمشق لاون بن منجال کو ساتھ بیس ہزار دلیران قوم روسیہ کے اودہر بھیجین اوسکو واسطے کشتیان غلے اور کھانے کی پس جب دیکھا
یزید بن ابی سفیان نے یہ حال اور پایا اونھون نے کہ نہیں قدرت ہے اونکو قیساریہ پر خط لکھا اونھون نے بنام امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہ کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم من یزید بن ابی سفیان عاملہ علی بعض الشام الی امیر المومنین
عمر ابن الخطاب سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اما بعد یا امیر المومنین انی نزلت قیساریہ وہی مدینۃ اہلہا بالخلق کثیرۃ الجند ولیس الیہا سبیل وان قسطنطین
ابن الملک ہرقل قد استنجد بابیہ وقد انجدہ بصاحب دمشق وہو لاون بن منجال فی عشرین الفا من الروسیۃ
والمراکب تردد علیہ فی کل یوم بالعلوفۃ والطعام واریدُ النجدۃ والسلام اور بھیجا خط کو بجانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
ساتھ سالم بن حمید النخعی کے پس جب پہونچے سالم مدینہ طیبہ میں سپرد کیا خط حضرت عمرؓ کو اور سلام کیا اونپر پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ یہ خط کہاں سے
ہو سالم نے کہا کہ تمھارے عامل یزید بن ابی سفیان کی طرف سے ہو پس لیا حضرت عمرؓ نے خط کو اور کھولا اور پڑھا اوسکو پس جب پہونچے اوسکی نہایت
کو فکر کی یزید بن ابی سفیان کے کام اور اونکی درخواست میں اور اوسیوقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے پس اوٹھ کھڑے ہوئے حضرت عمرؓ
اور معانقہ کیا اونسے اور سلام کیا ایک نے دوسرے کو پھر بیٹھے وہ دونون صحابی پس کہا حضرت علیؓ نے کہ یا امیر المومنین کیونکر ہے حال تمھارا
پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ میں اللہ کی طرف سے ساتھ نیکی اور بہتری کے ہون اور میں اوس سے درخواست اعانت کی کرتا ہون اوسکاموں میں جو
اونسے مجکو سپرد کیا ہے قسم ہے خدا کی کہ اگر ضائع اور رائگان ہوجاوے کوئی بکری کنارے دریاے فرات کے تو ماخوذ ہونگا اوسکے سبب سے مجہ
اور یہ خط یزید بن ابی سفیان کا جو قیساریہ شام میں ہے بطلب کمک کے مجہے آیا ہے پس کہا حضرت علیؓ نے کہ تم مسلمانونپر کچہ رنج اور غم کرو
اور نہ بے صبری کرو تم اسواسطے کہ اللہ تعالی قریب ہے اوسکو فتح کریگا تمپر بحالت نہ پاکین مالی مشرکین کو پس کمک کرو تم یزید بن ابی سفیان
کی جسقدر تم قدرت رکھتے ہو پس خط لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحکم کمک کرنے اور مدد دینے یزید بن ابی سفیان
کی اور روانہ کیا اونکو پاس واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تعداد لشکر کی ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح کے بیس ہزار
اور ساتھ یزید بن ابی سفیان کے چھہ ہزار اور ساتھ عمرو بن العاص کے دس ہزار تھی پس جب پہونچا خط حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کا ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس بھیجا اونھون نے یزید بن ابی سفیان کے پاس تین ہزار سوارونکو ہمراہ حرب بن عدی کے اور باقی رہے
ابو عبیدہ بن الجراح کے ساتھ سترہ ہزار کہ اکثر اونمین اہل یمن سے تھے اور معاملہ یہ گذرا کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے صلح کی تھی اہل قنسرین
اور حاضر کے ساتھ بحالت خواری اون لوگون کی پانچہزار اوقیہ سونے اور اسیقدر چاندی سپید اور دو ہزار کپڑون اقسام دیباج اور
پانسو بار شترون انجیر پس جب تمام ہوئی صلح اونکی اور منظور اور حاضر کی اونھون نے وہ چیز جسکو ذمہ دار ہوئے تھے واسطے شہر کی
لکھدی ابو عبیدہ بن الجراح نے اونکو دستاویز صلح کی اوسیقدر کہ اوسمین شرطین اونکے واسطے اور داخل ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور
خالد بن الولید اور چند سرداران اسلام شہر میں پس پہنچا اونھون نے شہر میں خط سعید کا اور سنا اہل حلب نے حال صلح قنسرین اور حاضر کی
عرب کا انکے جانب کو پس بہت گھبرائے اور وہ تھے اہل حلب پر دو شخص یلیس اور وہ دونون حقیقی بھائی ایک مان باپ سے تھے اور وہ رہتے تھے شہر میں

اور اوسوقت تک شہر قلعہ مین داخل نہ تھا بلکہ قلعہ سے جدا تھا اور ایک بطریق کا نام یوقنا تھا اور دوسرے کا نام یوحنا تھا اور باپ اون دونونکا
مالک ہوگیا تھا شہر حلب اور اوسکے اطراف وجوانب کا تا جبگھاٹی پہاڑون اور حد فرات کے اور برسون حلب کا وہ مالک رہا کہ کسینے اوس سے
جھگڑا نہین کیا اور ہرقل بادشاہ روم نے حلب کو اوسکے واسطے بطور جاگیر کے جدا کردیا تھا بسبب اوسکی بڑائی اور اوسکی بزرگی اور قرب
اور ملوک روم کے اوس سے ڈرتے تھے اور اوسکی تعظیم کرتے تھے اور اوس سے نہین لڑتے تھے بوجہ دوست رکھنے اپنی حکومت اور جمعیت کے اور بوجہ
اسکے کہ وہ جنبش مین لاتا تھا لوگون کو اپنے قصد اور ارادے سے کہ وہ جوان کمسن تھا اور اس خیال سے کہ وہ مالک نہو جاے کل سلطنت کا بسبب
اپنی قوت اور تدبیرون کے اور کثرت اور شدت اپنے بھائی بند کے پس جب در آیا وہ عواصم مین خاص کرلیا اوسنے قلعہ حلب کو واسطے رہائی اور
حفاظت اپنے نفس کے اور بنایا اوسکو اور شہر پناہ سے استوار کیا اوسکو اور فراخ دستی کی اوسنے شہر مین پس جب ہلاک ہوا وہ مالک ہوا
اوسکا بڑا بیٹا اوسکا یوقنا اور وہ بڑا شجاع اور دلیر جمع کرنیوالا مال کا اور آگے آنے والا لڑائیمین تھا کہ نہین ڈرتا تھا اوسکی آگ سے اور بھائی اوسکا
یوحنا نرم طبیعت تھا اور چھوڑ دیا تھا اوسنے ملک کو اپنے ہاتھ سے اور راہب ہوگیا تھا اور وہ اپنے زمانہ کا بڑا عالم تھا اور جب سنا اوسنے کہ ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قصد اونکے طرف کا کیا ہے کہا اوسنے اپنے بھائی یوقنا سے کہ کس چیز کیطرف میل کیا ہے تونے اوسنے کہا کہ عرب کی لڑائی پر
اور نہ چھوڑونگا مین اونکو کہ وہ میری زمین اور شہر کے نزدیک آوین اور دکھا دونگا مین عرب کو یہ امر کہ مین اون بطارقہ شام وغیرہ سے
نہین ہون جنکا سا سنا اہل عرب نے کیا ہے اور یوحنا نے کہا تھا اجمل اور بہتر امیر کو اور نہین تھا اوسکا کام مگر آباد کرنا کلیسا اور بنانا دیرون
اور مضبوط کرنا معبدون اور لباس اور کپڑے دینا شماسہ اور قسون اور راہبونکا اور مشغول ہونا اونکے کامونکا پس جب پہونچی اون دونون بھائیونکو
خبر فتح حاضر اور قنسرین کی بزور غلبہ اور قہر اور از روے صلح کے اور یہ کہ عرب اوس مقام مین اوترے ہین اور لشکر اونکا متواتر اور علاوہ عواصم اور بقاع
سے حد فرات تک مار دھاڑ کرتا ہے پس آیا یوحنا اپنے بڑے بھائی یوقنا کے پاس اور کہا اوس سے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو کہ خلوت کرون تیرے
ساتھ ایک رات اور مشورہ کرون تجھسے اور آگاہ کرون تجکو اپنی راے سے اور اطلاع حاصل کرون تیری راے سے پس منظور کیا یوقنا نے اوسکی
درخواست کو پس جب ملاقات ہوئی وہ دونون اور چھپایا اونکو رات نے اکٹھا ہوے وہ دونون اپنے باپ کے ایک گھر مین جو قلعہ مین تھا پس جب
بیٹھے وہ واسطے مشورہ کے سامنے آیا یوقنا اپنے بھائی کے اور کہا اوسنے کہ اے میرے بھائی آیا نہین دیکھا تونے اوس چیز کو جو اوتری اور آئی ہے واسطے
ان عرب بھوکے اور ننگونسے اور اوس خبر کو جو آئی اہل شام پر اونکے ہاتھونسے مار ڈالنے اور لوٹ لینے اور زبردستی لیلینے مالونسے اور نہین
اوترتے ہین وہ کسی شہر پر شام کے شہرونمین سے مگر یہ کہ فتح کرلیتے ہین اوسکو اور مالک ہوجاتے ہین واسکے لوگونکے پس اونکے ساتھ کیسا امر کریگا
تو مجکو مشورہ دیتا ہے کہ گویا مین اونکے سامنے ہون اور پہونچ گئے ہین وہ ہمپر پس کہا یوحنا نے کہ اے میرے بھائی تحقیق تونے مشورہ طلب کیا مجھسے
اپنے کام مین پس مین نصیحت خالص کرونگا تجکو اگر قبول کرے تو میری نصیحت کو کیونکہ مین تجھسے ڈرتا ہون اور لڑائی کے کامونکو
تجھسے کم جانتا ہون پس قسم ہے حق مسیح کی کہ اگر قبول کریگا تو میرے مشورہ کو تو بالا رہیگی بات تیری اور درست اور سلامت رہیگا حال اور
جان تیری پس کہا یوقنا نے کہ مین تجکو خیرخواہ جانتا ہون پس تیری کیا راے ہے پس کہا یوحنا نے کہ میری راے یہی ہے کہ بھیج تو ایک ایلچی کو
عرب کے پاس اور اگر تجکو منظور ہو تو مین خود تیری طرف سے ایلچی ہوکر اونکے پاس جاؤن پس خرچ کر اور دے تو اونکو کسیقدر مال اور

کہ آوین اور پہونچین وہ اوسکی شہر کیطرف پھر متوجہ ہوا وہ ایک بطریق کیطرف انہی بطارقہ سے جسکا نام کرکس دیا کر انکلس تھا اور ساتھہ کیے اوسکی
ایکہزار ہتیار بند اور مقرر کیا اوسکو واسطی نگہبانی اپنی شہر کی اور اسلیے کہ بچاوے وہ شہر کو تاخت و تاراج اونسے اور روانہ ہوا یوقنا مع اپنی ساتھیون کے
بقصد مقابلہ لشکر ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانونکو اور مسلمان اوس دن بارہ ہزار مسلح تھے سوای اونکے جو ہتیار بند تھے اور باہر گئے اور اوسکی آگی نشان
اور وہ صلیب جسکی وہ تعظیم کرتا تھا اور وہ صلیب جواہر کی بنی تھی اور اوسکی گرد ایکہزار نشان تھے صہیب بن ثعلبہ کندی نے بیان کیا ہے کہ اقامت
کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے قنسرین مین بعد اسکی کہ فتح کیا تھا اوسکو ساتھہ صلح کی یہانتک کہ آیا اونکی پاس قاصد مع خط امیر المومنین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جسمین حکم کیا تھا اونھون نے کہ یہ روانہ کرین وہ کسیقدر لشکر اپنی ہمراہی کا پاس یزید بن ابی سفیان کی پس بھیجا
ابو عبیدہ بن الجراح نے تین ہزار سوار اونکو اور پیدل کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے روانگی حلب کا پس بلایا اونھون نے ایک سردار کو بنی ضمرہ سے
جسکا نام کعب بن ضمرۃ الضمری تھا اور وہ بڑی دلیر اور سخت لڑنیوالی تھی اور جسوقت قائم ہو جاتی تھی وہ زمین پر واسطی لڑائی کی تو نہین ڈرتی تھی
لشکر ونسے تھوڑی ہون یا بہت اور ساتھہ کیا اونکی ایکہزار سوار اور روانہ کیا آگی اپنی لشکر کی اور کہا اونسے کہ ای کعب لڑنا تم ایسی لشکر سے جسکو مقابلہ کی
طاقت تم مین نہو اور احتیاط کرنا اس خبر سے اور دریافت کرنا اوسکی حال کو اور تمھاری پیچھے مین بہی کوچ کرونگا پس روانہ ہوئے کعب بن ضمرہ
بارادہ حلب کی اور یوقنا نے اپنی لشکر کی آگی خبر رسانی کی واسطی جاسوس مقرر کیے تھے پس خبر دی اوسکی جاسوسون نے یہ کہ مسلمانونکا لشکر بارادہ
اوسکی شہر اور اوسکی لڑائی کی آتا ہے پس کہا اونسے کہ کسقدر عرب ہین اوس لشکر مین جاسوسون نے کہا کہ ایکہزار سوار ہین اور وہ اوتری ہین چھہ میل
کی فاصلہ پر تیری شہر سے پس پوشیدہ بطور گھات لگا بیٹھا یوقنا آدھی لشکر کو لیکر پھر روانہ ہوا وہ ساتھہ آدھی لشکر کے یہانتک کہ پہونچا وہ سامنے
مسلمانونکی اور مسلمان اوتری تھے اپنی جگہہ مین ایک پانی کی نہر پر اور پانی پلاتی تھے وہ اپنی گھوڑونکو اور اونٹونکو اور تھے پس وہ اسی
حالمین تھے کہ دفعتاً یوقنا مع اپنی لشکر اور بطارقہ کی اونکی سامنے آیا پس جب سامنے آیا اونکی یوقنا اور صلیب اوسکی آگی تھی پکارا بعض مسلمانون نے
بعض کو اور سوار ہوئے وہ اپنی گھوڑونپر اور سوار ہوئے کعب بن ضمرہ اپنی گھوڑی پر اور وہ آگی اپنی قوم کی تھی اور سامنے ہوئے لشکر یوقنا
پس اندازہ کیا اور دیکھا اونھون نے اوسکی لشکر کو پانچہزار کی تعداد مین اور یوقنا نے اپنی لشکر کو دو حصے کیے تھے نصف اوسکی ساتھہ اور نصف
گھات مین تھا جب دیکھا کعب بن ضمرہ نے یوقنا اور اوسکی لشکر کو پھیری وہ اپنی ساتھیونکی طرف اور کہا اونسے کہ ای مددگاران دین خدا کی
دیکھا اور اندازہ کیا دشمنونکی لشکر کا اور وہ پانچہزار ہین اور وہ تمھارے واسطی بجای مال غنیمت کی ہین آیا نہین مقابلہ کریگا ایک تم مین کا
اونکی پانچ نفر سے مسلمانون نے کہا ہان قسم ہے خدا کی ایسا ہی ہوگا اور شجاعت دلائی تھی بعض مسلمان نے بعض کو اور نزدیک ہوا ایک گروہ
ساتھہ ایک گروہ کی اور پکارا یوقنا نے اپنی لوگون اور غلامون اور بطارقہ کو اور حملہ کیا اونکو حملہ کا مسلمانون پر پس لوگون نے بہت
سخت حملہ کیا اور حملہ کیا مسلمانون نے اونپر اور مل گئے وہ دونون جماعتین اور درآئی لڑائی اور اہل عرب سخت کی لڑائی اور یقین کیا تھا
اونھون نے غنیمت اور فتحیابی کا کہ دفعتاً نکلا [illegible] لشکر کا [illegible] مسلمانونکو [illegible] اور حملہ کیا اونھون نے مسلمانون پر مسعود بن
عون الجمحی نے بیان کیا ہے کہ [illegible] کعب بن ضمرہ کی ساتھہ بھیجا تھا
[illegible] دونون لشکر [illegible] ہم جانتے تھے کہ اونکا لشکر

کاٹتے ہیں ہو پس وکھائی دیا وہ لشکر بھاری جسمین بہت کثیر تھے اور وفعتہً آ وارد ہوئے ہمکو وہ لوگ جو ہمارے ساتھ تھے ہمیں بس نہیں آگاہ ہوئے ہم مگر اوس وقت کہ آپڑا وہ
لشکر ہم پر پس یقین کیا انہوں نے اپنی ہلاکی کا بعد اسکے کہ یقین رکھتے تھے ہم حصول غنیمت کا اور ہو گئے ہم گھبرا کر بیچ مین پس منتشر ہوا ہمکو لشکر اپس جدا
ہو گئے مسلمان تین گروہ مین ایک گروہ نے شکست اوٹھائی اور ایک گروہ نے واسطے لڑائی لشکر کا قصد کیا اور ایک گروہ کعب بن ضمرہ کے ساتھ رہا
اور وہ کوشش کرتا تھا یہ وقت اور اوسکے ساتھی کوشش کرتے اور صلیب کی لڑائی مین مسعود بن عون نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ کے تھی ہماری قوم
کندہ کی گروہ بہت سخت لڑائی لڑے اور آزمایش کے گئے وہ بلا مین نیک بین اور صبر کر دیا تھا اونھون نے اپنی جانونکو واسطے اللہ تعالی کے یہانتک کہ مارے گئے اون مین
اوس دن ایک سو آدمی ایک جگہ پر اور پڑا سخت کام کیا کا فرون والی لشکر نے اور کعب بن ضمرہ نے آرام تھے مسلمانونکو حال پر اور لڑتے تھے مشرکین سے اور وہ گرفتار
دیتے تھے ساتھ نشان کے اور پکارتے تھے ان کلمات سے یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰهِ اَنْزِلْ یَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَثْبُتُوْا لَهُمْ فَاِنَّمَا هِیَ سَاعَةٌ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ
اور مسلمان آتے تھے اونکے پاس یہانتک کہ یکجا ہو گئے وہ گروہ اونکے پس دیکھا کعب بن ضمرہ نے اونکو اور زخم ظاہر تھے اون مین اور مارے گئے مسلمانون سے ایک سو تیرہ
آدمی پس رئیس لوگ اون مین سے یہ لوگ تھے عباد بن عاصم یحیی اور زہیر بن عامر الیماضی اور حازم بن شہاب اور سہیل بن اشیم الجیلی اور رفاعہ
بن محصن الطفوی اور عامر بن قدامہ الضمری اور قیس بن طالب الضمری و ربیعہ بن دارم الضمری اور عیان بن سیف الضمری اور ہمام بن ضمرہ
الضمری اور محکم بن عامر الیشکری اور سنان بن عمرو اور سعید بن مفلح اور یہ لڑائی بوقت اسلام سلامتی رہ غزوہ تبوک مین ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور
یمامہ مین ہمراہ خالد بن الولید کے حاضر تھے مسعود بن عون نے کہا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ افسوس کیا ہمنے سعید بن مفلح کے قتل پر اور اون مین چالیس زخم
دیکھے ہمنے کہ وہ سب اونکے سینون مین تھے اور کوئی زخم اونکی پشت مین نہ تھا پس یہ چودہ رئیس تھے مگر یہ کہ کوئی شخص نہیں مارا گیا یہانتک کہ مار ڈالا او
بہتونکو مشرکین سے اور ظاہر ہوئی بہادری مشرکین مین جس وقت کہ دیکھا اونھون نے ثابت قدمی مسلمانونکو اونکی تھوڑی تعداد پر اور مارا جانا
ہمراہی اونکا اونکا پس قصد کیا اونھون نے شکست اوٹھانیکا پس ثابت قدم کیا اونکو بوقنانے اور کہا اونسے کہ سختی ہو تمہین عرب کی
کمینونکو کہ اگر ہٹائی اور پھیر دیجاتی ہین تو پھر جاتے ہین اور اگر اپنے حال پر چھوڑ دیجاتی ہین تو امید اور طمع کرتے ہین اور جب دیکھا کعب بن ضمرہ
نے اون لوگونکو جو اونکے نشان کے نیچے تھے کہ بہت طول ہوا انکا اور انہین ہوئے وہ پس اور تھے وہ اپنے گھوڑے سے اور پہنا ایک زرہ کو زرہ پر اور
مضبوط باندھا اپنی کمر کو پٹکے سے اور ساتھ پھیرا اپنے گھوڑے کا منہ پر اور اوسکی تھوتھنی پر اور وہ گھوڑا اونکے پاس اکثر لڑائیون مین موجود رہا تھا
اور جہاد کیا تھا اونھون نے اوسکی سواری مین سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اوسکا نام ہطال رکھا تھا پھر سوار ہوئے
اور پھر اوٹھے اور آگے مسلمانونکے اور دیکھتے تھے مشرکوں کی طرف اور وہ اندیشہ مند تھے اپنے کام مین اور نشان اونکے ہاتھ مین تھا اور راہ دیکھتے
تھے ابو عبیدہ بن الجراح کیطرف سے کہ لشکر یا کسی طلیعہ کی جو آوے اونکی جانب کو پس کوئی اثر اور نشان اوسکا اونھون نے نہین دیکھا
سبب یہ ہوا کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو باز رکھا تھا اونکی طرفکی روانگی سے آنا اہل حلب کا اور صورت اوسکی یہ ہوئی کہ جب روانہ ہوا یوقنا
واسطے لڑائی مسلمانونکی کہا اونکے رئیس اور بوڑھے آدمی حلب کے بعض اونکے بعض کے پاس اور کہا کہ اے قوم تم خوب جانتے ہو کہ اہل دین صلیب نے ان
عرب کی اطاعت قبول کی ہے اور اونکی ذمہ داری مین داخل ہوئے ہین اور بعض نے اون مین سے اونکے دین کیطرف رجوع کیا ہے اور جو شخص اونسے لڑا
وہ نہایت کامیاب ہوا اور اسیر اگر ہو سکتا ہو تو اسکے کہ جلدی تم مدد مانگو عرب کے پاس اور طلب کرو اونسے صلح کو اپنے واسطے اور مصالحہ کرین ہم سب اپنے شہر کے واسطے اور دیوین اونکو

وہ چیز جو بہت اچھی ہو انچہ مالونسی پس اگر فتحیاب ہونگے مسلمان یوقنا لطریق پر تو ہونگے ہم بخوف تسبب بسبقت صلح کی اور اگر غالب ہوگا یوقنا
اور پھریگا وہ بحالت سلامتی کے تو نہ آگاہ کرینگے ہم اوسکو اپنی صلح سے اور متفق ہوئی اون سبکی رای اس امر پر اور نکلے تیس آدمی اونکے بیشیو
اور روانہ ہوئے وہ سوار اور سن اوکی جب راہ سے یوقنا گیا تھا یہانتک کہ قریب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پہونچے اور وہ قنسرین میں
اوترے تھے اور ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے رکھتے تھے کعب بن ضمرہ کو پس جب قریب پہونچے وہ لوگ پکار کر کہا اونہوں نے لقوں لقون
اور عرب کو یہ امر معلوم تھا کہ اس کلمہ کو معنی امان ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہونچی تھی اور لکھ بھیجا تھا اونہوں نے اپنے عمال کو جو
ملک شام میں تھے یہ کہ لفظ لقوں معنی رومی لغت میں امان کی ہین پس جو کہے تمکو یہ کہ سنو اور پھر تم جلدی نکرو ساتھ قتل کے کہ مطالبہ کریگا تمسے اللہ تعا
اوسکی خونکا قیامت کی دن اور عمر اوس سے بری ہونگا پس عرب پہچانتے تھے اس کلمہ کو پس جب سنا مسلمانوں نے اونکے پکارنیکو دوڑے اونکی طرف
اور لاکے ٹھہرایا اونکو سامنے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس کہا خالد بن الولید نے کہ قریب ہے کہ یہ لوگ طلب کرینگے صلح اور امان کو
اپنی جانونکے واسطے اور یہ اہل حلب ہین ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ مین اللہ سے یہی امید رکھتا ہوں اگر چاہا اللہ تعالی نے اور سا کرد ہمکو
کنکی بھیجو تو مصالحہ کرینگے ہم اونسے راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ لوگ جانتے تھے حال اپنے ساتھیونکا جو یوقنا کی ہمراہ تھے اور آئے تھے وہ لوگ ساتھ تحفونکے
اور آگے بڑھتے تھے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے اور بعض مسلمان نماز میں کھڑے تھے اور قرآن شریف پڑھتے تھے پس کہا بعض اہل حلب نے
بعض سے کہ ایسے ہی کاموں سے مدد اور غلبہ دیگئی ہین یہ لوگ ہم پر پس جب سنا ترجمان نے اونکی گفتگو کو آگاہ کیا اونسے ابو عبیدہ بن الجراح کو
اونکی گفتگو سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ہم وہ قوم ہین کہ سبقت کی ہے عنایت ہمارے خالق نے ہمارے لیے واسطے انکے ہونے کے اور پھر وہ لوگ ہین
کہ نہین بیچتے ہین ہم اللہ اور رسول اللہ کو دین کو اور نہین بیچتے ہین کہ خرید ہین ہمارے دانے دشمنونسے پس آگاہ کیا ترجمان نے اونکو اسکا مضمون اور کہا اونکو کہ
تم کون لوگ ہو پس کہا اونہوں نے کہ ہم حلب کے رہنے والے ہین اور وہانکے تاجر اور رئیس ہین اور ہم آئے ہین طلب صلح کی تمسے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے
کہ کیونکر ہم تمسے مصالحہ کرین حالانکہ ہمنے سنا ہے کہ تمہارے یوقنا لطریق نے ہمسے لڑنیکا ارادہ مصمم کیا ہے اور مضبوط کیا ہے اوسنے اپنے قلعہ کو اور رکھی ہے چیز
اوسمین وہ چیز جو برسون کی کھانیکو اوسکو کافی ہوگی اور بہت لشکر جمع کیا ہے اور تمہارے واسطے ہمارے نزدیک صلح نہین ہے پس کہا اونہون
نے کہ اے سردار ہمارا سردار یوقنا نکلا ہے ہمارے پاس سے بارادہ تمہاری لڑائی کی ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ وہ کب نکلا ہے اونہوں نے کہا کہ آج
صبح کو اور ہم لوگ بعد اوسکے روانہ ہوئے ہین اور اوسکی راہ کے سوا ہم دوسری راہ سے آئے ہین اور ہم امید رکھتے ہین کہ وہ مبتلا ہلاک ہوگا اسواسطے
کہ وہ تیزی کرنیوالا ہے بغاوت میں اور نہین راضی ہوا وہ ساتھ صلح کی اور اطاعت کی ہے اوسنے اپنی خواہش نفس کی پس اوسنے والی کیا اوسنے ناحق
کیا جاتا ہے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال روانگی یوقنا لطریق کا ڈرے وہ اپنی فوج پر جسکو کعب بن ضمرہ کے ساتھ بھیجا تھا
اور کہا اونہوں نے لاحول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم هلك واللہ كعب ومن معه انا للہ وانا الیه راجعون اور بہت رنج کیا اور سر کو
زمین کیطرف اور خاموش ہو رہے اور کہا اہل حلب نے ترجمان سے کہ گفتگو کر تو ہمارے واسطے سردار سے واسطے صلح کی پس گفتگو کی ترجمان نے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح نے ساتھ اپنی بلند آواز کی کہ ہمارے نزدیک واسطے تمہارے صلح نہین ہے پس ڈری اہل حلب اپنی جانوں پر اور کہا اونہوں نے
کہ بتحقیق یکجا ہوئے ہین ہمارے پاس بہت لوگ گانوں اور زمینوں کی پس اگر مصالحہ کرو گے تم ہمسے تو آباد کرینگے ہم

تمہارے واسطے زمین کو اور ہوگا بہت مددگار تمہارے اوس کی آبادی پر اور زندگانی کرینگے ہم تمہارے ساتھ عدل سے اور اگر تم صلح سے انکار کروگے پس
بھاگینگے لوگ تم سے اور چلے جائینگے اور نہ آئینگے اپنے شہروں کو اور شہروں میں جاویگی یہ خبر کہ تم سے لڑائی نہیں کرتی ہو پس نہ باقی رہیگا کوئی شخص گرد تمہارے
پس آگاہ کیا تم نے ہم کو ابوعبیدہ بن الجراح کو اونکی گفتگو سے پس دیکھتے تھے ابوعبیدہ بن الجراح اونکی طرف اور اوسیوقت نکلا اونمین سے ایک مرد
پستہ قد سرخ رنگ اور وہ حکماے روم سے اور فصیح تھا زبان عرب میں پس کہا اوسنے کہ اے سردار سنو تم جو بیان کرتا ہون میں تم سے اوس علم کو جو
اللہ تعالی نے صحیفون میں اپنے انبیا پر نازل کیا ہے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم ہم سنتے ہیں پس اگر وہ حکم حق ہوگا عمل کرینگے ہم اوسپر
اور اگر حق نہوگا نہ سنینگے ہم اوسکو پس کہا اوسنے کہ اے سردار اللہ پاک نے نازل کیا ہے اپنے انبیا پر اَنَا الرَّبُّ الرَّحِیْمُ خَلَقْتُ الرَّحْمَةَ وَ
اَسْکَنْتُهَا قُلُوْبَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِنِّیْ لَا اَرْحَمُ مَنْ لَا یَرْحَمُ فَمَنْ اَحْسَنَ اَحْسَنْتُ اِلَیْهِ وَمَنْ تَجَاوَزَ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ وَمَنْ عَفَا عَفَوْتُ
عَنْهُ وَمَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَمَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا اَمِنْتُهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَبَسَطْتُ لَهُ فِیْ رِزْقِهِ وَبَارَکْتُ لَهُ فِیْ عُمْرِهِ وَکَثَّرْتُ
لَهُ اَهْلَهُ وَنَصَرْتُهُ عَلٰی عَدُوِّهِ وَمَنْ شَکَرَ الْمُحْسِنَ عَلٰی اِحْسَانِهِ فَقَدْ شَکَرَنِیْ اور ہم آئے ہیں تمہارے پاس بحالت اندوہ اور خوف کے
پس قبول کرو تم ہماری لغزشون کو اور امن دو تم ہمارے خوف کو اور احسان اور نیکی کرو ہمارے ساتھ پس روئے ابوعبیدہ بن الجراح
اوسکے کلام سے اور پڑھا اونھون نے اس آیت کو اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ پھر کہا اونھون نے صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ فَبِهٰذَا وَاللّٰهِ
اَرْسَلَ نَبِیَّنَا اِلٰی جَمِیْعِ الْخَلْقِ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا پھر متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح مسلمانونکی طرف اور وہ لوگ گرد اونکے تھے اور اونمین
سے کوئی مہاجرین اور انصار تھے اور کہا اونسے یہ لوگ بازاری اور تاجر ہیں اور یہ دادخواہ ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ نیکی اور سلوک کرو
اونکے ساتھ اور خوش کرو ان کو اونکی دلونکو اسواسطے کہ سبب شہر ہمارے قبضہ میں ہوگا اور بازاری لوگ ہمارے ساتھ ہونگے تو وہ اعانت کرینگے ہماری
رسد اور کھانے سے اور آگاہ کرینگے ہمکو ہمارے دشمن کی غیبت سے اور ارادے سے اور ہونگے وہ جاسوس ہمارے پس کہا ایک مرد نے مسلمانون سے کہ نیک حال
رکھے تمکو اللہ تعالی اے سردار ان لوگونکا شہر قلعہ سے نزدیک ہے اور ہم نہیں جانتے ہیں اور بیٹھے رہے ہیں اس قوم سے اس امر پر کہ اوسے بتادین وہ دشمن کو
ہمارے پوشیدہ کاموں پر اور آگاہ کرین دشمنونکو ہمارے جاسوس سے اور نہین آئے ہیں قوم مگر بارادہ مکر اور فریب کے آیا نہیں دیکھتے ہو تم اس امر کو کہ
اونکا نکلا ہے بارادہ ہمارے لڑائی کے پس کیونکر یہ لوگ ہم سے صلح چاہتے ہیں اور کچھ شک نہیں ہے اس امر میں کہ اونھون نے کعب بن ضمرہ اور
اونکے ہمراہیونکے ساتھ فریب کیا ہے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے مرد نیک گمان کر تو ساتھ اللہ تعالی کے اور اعتماد کر تو اللہ تعالی
پر اسواسطے کہ اللہ تعالی ہمکو خوار اور ذلیل نکریگا اور ہمارے دشمنکو ہم پر غلبہ نہ دیگا پس رحم کرے اللہ تعالی اوس شخص پر جسنے نیک اور بہتر
بات کہی یا سکوت کیا اور میں اونسے صلح میں شرط خیرخواہی مسلمانونکی کرونگا پھر متوجہ ہوئے ابوعبیدہ بن الجراح بجانب قوم حلب کے
اور کہا اونسے کہ میں چاہتا ہون کہ تم اپنی صلح میں اسقدر مجھکو دو جسقدر اہل قنسرین نے دیا ہے اونھون نے کہا کہ اے سردار شہر قنسرین کا ہمارے
شہر سے بڑا ہے اور لوگ اوسمین بہت ہیں اور ہمارا شہر مختلف ہے لوگونسے بسبب ظلم ہمارے سردار کے ہم پر اسواسطے کہ اوسنے لیلیا ہے ہمارے مال اور لڑکوں
اور سبکو لیکر قلعہ پر چڑھ گیا ہے اور باقی رہگئے ہیں ہمارے نزدیک ضعیف اور وہ لوگ جنکے پاس مال نہیں ہے اور ہم سوال کرتے ہیں تم سے اس امر کا کہ نرمی
کرو تم ہم پر اور نیکی کرو ہمسے ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کسقدر مال ہمکو اپنی صلح میں دوگے اونھون نے کہا کہ جسقدر اہل قنسرین نے

کرین اوسدن نوبت خود اوٹہتا تھا اور باز رکہتا تھا سٹہ کہین کو مسلمانون سی اور نگاہ رکہتا تہا مین اونکو ساتھ اپنی جان کی پس جب باز رکہا
اور ملول کیا مجکو لڑائی نی بنیاد لی ہوئی طرف انہی ساتھیونکی اور بادصف اسکی مین اللہ تعالی سی امید کشود کار کی رکہتا تہا اور دیکہتا تہا
راہ آنی نشان ابو عبیدہ بن الجراح کی پس دیر کی اس امر نی ہم پر اور برابر لڑائی جاری رہی ایکدن ایکرات دوسری صبح تک پس قسم
کہاتا ہون اللہ کی اس امر پر کہ ہمکو نماز میسر ہوئی اور نہ کوئی کہانا پانی تک پہونچا اور ہم درمیان یاس اور امید کی تہے اور مین امید رکہتا تہا راہ
تفسیر مین پر اس امر کی کہ ظاہر ہو نشان اسلام کا اور ہم ساتھ سی اونہین دیکہا مینی کوئی اثر اوسکا کہ دفعۃ دشمن کی لشکر نی جنبش کی اپنی کنارہ سی
اور ایک بڑا شور و غل اونکا بلند ہوا پس کہا مینی کہ نہین ہی یہ مگر کمک کہ آن ملی ہی اونکی شہر یا بادشاہ کی پاس سی پس بنیاد لی مینی ساتھ اوس کلمہ کی
جو حالت رنج اور سختی مین کہا جاتا ہی یعنی لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پس قسم ہی عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کی کہ نہین کہہ چکا تہا مین اس کلمہ کو تا اینکہ دیکہا مینی دشمن کی لشکر کو کہ چہوڑ دیا اونہون نی اپنی جگہ کو اور پہیرا اپنی پشت کیطرف پس کہا مینی
الحمد للہ حمد الشاکرین اور مین گمان کرتا تہا کہ کسی آواز دینی والی نی آواز دی ہی اونکو آسمان سی پس بہگا دیا اونکو یا ملائکہ نازل ہوئی ہین اونپر
مثل جنگ بدر کی پس نہین دیکہا مینی کوئی اثر اور نشان دشمنونکا اور ارادہ کیا مینی اونکی تعاقب کا پس پکار کر کہا مسلمانون نی کہ کہان جاتی ہو اے
ابو کعب پہرو تم ہماری طرف آیا نہین کافی ہی تمکو یہ امر جسمین ہین ہم چلو تم ہمارے ساتھ اور راحت دو ہمکو مشقت اور سختی سی اور نگاہ رکہو ہمارے حق
واسطی فرض کو اور آرام دو ہماری گہوڑونکو کہ نہین پہیرا ہی اللہ تعالی نی دشمنونکو ہم سی مگر اپنی ارادہ سی اور قدرت سی پس لوٹا کعب بن ضمرہ اور
آرام کیا مسلمانون نی واقدی رحمہ اللہ نی بیان کیا ہی کہ دیر کی خبر کعب بن ضمرہ نی ابو عبیدہ بن الجراح پر پس جب نماز پڑہ چکی ابو عبیدہ نی
صبح کی پہرے وہ نماز سی اور متوجہ ہوئی مسلمانون کیطرف اور خطاب کیا خالد بن الولید سی اور کہا کہ اے ابا سلیمان تمہاری بہائی ابو عبیدہ نہین ہو
انکو سبب رنج کی اگر ہو واجب ہی ہمپر شکر کرنا اوس خبر پر جو فتح کی ہی اللہ تعالی نی ہمپر اور دل میرا مجسی یہ کہتا ہی کہ وہ لوگ جو کعب بن ضمرہ کی ساتھ ہین
ہلاک ہوئی اور ساری گئی بسبب پائی کرنی اوس گروہ کی جسنی کہ ہم سی درخواست صلح اور ذمہ داری کی کی تہی اس امر کو کہ اونکا حاکم یوقنا روانہ ہوا
مسلمانونکی طرف اور مین کوئی اثر اور نشان اونکا نہین دیکہتا ہون اور گمان کرتا ہون اس امر کا کہ اونسی دیکہا ہمارے ساتھیونکو پس لڑا اونسی
اور مار ڈالا اونکو پس کہا خالد بن الولید نی کہ مین بہی تمہاری طرح قسم ہی خدا کی نہین ہوا سبب رنج کا مسلمانون پر پس کیا کام کرنیکا تمہارا ارادہ
ہی ابو عبیدہ بن الجراح نی کہا کہ مین کوچ کا قصد رکہتا ہون پہر حکم دیا لوگونکو درستی سامان سفر کا پس کوچ کیا مسلمانون نی اور روانہ ہوئی
بارادہ حلب کی اور آگی لشکر کی خالد بن الولید اور پیچہی ابو عبیدہ بن الجراح تہی پس تہوڑا عرصہ نہین گذرا تہا تا اینکہ آئی خالد بن الولید مسلمانوں کی
اوس گروہ کی سی جو تہی اور مقرر کیا تہا اونکو خالد نی واسطی دیدبان تاکہ نگہبانی کرین پس جب اونکی قریب آئی خالد بن الولید اور نشان
فوج کا اونکی ہاتہ مین تہا پکارا مسلمانونکو ان کلمات سی اللہ اکبر یا انصار الدین پس اونکی شہر کی طرف مسلمان اپنی خوابگاہ ہون سی
مثل شیرون ڈکارتی ہوئی اونکی اور سوار ہوئی اپنی گہوڑونپر اور استقبال کیا صاحب نشان کا اور پہچانا اونکو پس پکار کر کہا بعض نی بعض کو
کہ خوش ہو تم کہ یہ نشان مسلمانونکا ہی جسکو خالد بن الولید اوٹہاتی ہین اور لشکر اونکی اوہین اور ساتہ ابو عبیدہ بن الجراح پس جب دیکہا
اونہون نی کہ کعب بن ضمرہ صحیح اور سالم ہین حمد اور شکر اللہ کا ادا کیا اور دیکہا لڑائی کی جگہ کو اور مقتولین کی لاشونکو اور مسلمانونکی

کلام کو ہمارے ساتھ پس کہا اونھون نے کہ اے سردار قسم ہے خدا کی کہ ہم کوئی پوشیدہ راہ اوسکی نہین جانتے ہین اسواسطے کہ بوقنا نے بند کر لیا ہے قلعہ
کی راہونکو اور دشوار گذار کر دیا ہے اونکو اور اون راہونکو ہم نہین جانتے ہین پس اوسیوقت اوٹھہ کھڑا ہوا سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے ایک مرد مسلمانون سے
اور کہا اوسنے کہ نیک حال ہے اللہ تعالی سردار کو دیکھو تم اس قوم کو کہ اگر وہ داخل ہو گئے ہین ہمارے گروہ مین تو وہ ہمارے خیر خواہ ہونگے اور
راہ پوشیدہ قلعہ کی ہمکو بتلا دینگے پس کہا اہل حلب نے اوس شخص سے کہ قسم ہے خدا کی ہم تمہارے گروہ مین داخل ہوئے ہین اور قسم ہے خدا کی کہ ہم اوسکی کوئی
پوشیدہ راہ نہین جانتے ہین اور ہم تمہارے ساتھ بیوفائی نکرینگے اور نہ چھپاوینگے ہم تم سے کوئی بات تمہارے دشمنون کی جسکو ہم جانینگے پس [illegible]
خوش کرو تم اپنے دلونکو ہم پس قسم ہے خدا کی کہ ہم کبھی غدر اور بیوفائی نکرینگے پس اوسیوقت متوجہ ہوا ابو عبیدہ بن الجراح خالد بن الولید اور
مسلمانونکی طرف اور کہا کہ مشورہ دو تم ہمکو جو چاہے کرے اللہ تعالی تمپر پس سامنے آیا ایک مرد مسلمانون سے کہ نام اوسکا یونس بن عمر الغسانی تھا اور وہ
واقف تھا شام کے ملک اور اوسکے شہرون سے اور تمام زمین شام مین چلا پھرا تھا اور کوئی راہ آسان اور دشوار ملک شام کی اوس سے پوشیدہ نتھی
پس کہا اوسنے دعا دیکر کہ اے سردار مین ان شہرونکا حال جانتا ہون اور اپنی راے بیان کرتا ہون پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بیان کر تو
اے یونس عمر و غسانی کہ تو بیشک نزدیک خیر خواہ مسلمانونکا ہے پس کہا اوسنے کہ اے سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ غالب اور بزرگ نے فتح کیا ہے تمہارے
ہاتھون پر شام کے شہرونکو اور ہلاک کیا اوسکے کافران گمراہ اور اونکے حاسدونکو اور باقی لشکر اونکا بھاگ گئے ہین اور درونمین پہاڑ اور تنگ [illegible]
اور دشوار گذار اور ویران مین اور قوم روم کے دل خوفناک ہین بسبب اسکے کہ بھگا دیا اللہ تعالی نے اونکو پس نہین باقی ہین اونمین ایسے دل کہ
لڑین وہ بقوت اونکی مسلمانون سے پس گھیر دار محاصرہ کرو تم اس قلعہ کو اور پراگندہ کرو تم گروہونکو اور تاخت تاراج کرو اطراف اور نواح کو کہ
اونکے پاس تو نہین ہے جو کافی ہوگا اونکو پس ہنسے خالد بن الولید غسانی کے کلام سے اور کہا کہ قسم ہے خدا کی اے یونس ہے اور مین تمکو دوسرا مشورہ
دیتا ہون وہ یہ ہے کہ حملہ کرو اور جاو تم ہمکو لیکر جانب اس قلعہ کی پس شاید کہ اللہ تعالی اوسکو ابھی فتح کرے اسواسطے کہ مجھکو خوف اس امر کا ہے کہ اگر
خبر جاویگی مدت ہماری قیام کی تو نزدیک ہے پھر یگا ہمپر لشکر روم کا پس حائل ہوجاوینگے درمیان ہمارے اور قلعہ کے بیچ مین ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے ابا سلیمان تمنے مشورہ نیک دیا ہے اور بات سچی کہی ہے پس حکم کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے حملہ کرنے اور چلنے کا جانب قلعہ کے
پس پاپیادہ ہوئے سوار اپنے گھوڑونسے اور بلکہ ہوگئے وہ اپنے گھوڑونسے اور ملکے غلام اور سادات سب ایک ہین اور بڑائی اور نسب اپنا دور کیا
ہر قبیلہ اور گروہ نے اور جوان نے اپنا ایک نے دوسرے کو ساتھ اشعار کے مسروق بن مالک البلوی نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی نہین دیکھا
ہمنے شام کے قلعونکی لڑائیون مین کوئی سخت اور بڑا اس دن سے اور ہم تشبیہ دیتے تھے لڑائی کی گردش کو ساتھ گردش چکی کی کہ پیس ڈالتی ہے
اوس چیز کو جسپر وہ گھومتی ہے اور نکلے ہم اونکی طرف ابتداے لڑائی مین اور پکارتے تھے دلیران ہین اور رئیسان ربیعہ اور مضر بعض اونمین
کے بعض کو اور طلب کرتے تھے وہ لوگ قلعہ کو ایسی جانب سے جس طرف راہ نہ تھی پس جب بلند ہوئے وہ قلعہ کی طرف لیا اونکو
پتھرون نے ہر طرف سے اور چلایا اہل قلعہ نے اونپر ڈھالے ہوے سیسیان اور عراوات کو اونمین اور ساتھی میرے بہت نزدیک زمین کے تھے
پس بلندی پر سے ہم پشتون کی طرف اور دفع کرتے تھے بعض ہم مین کے بعض کو نہین جانتے تھے ہم کہ بچیگا کوئی شخص ہم مین کا اور واقع
ہوئی خواری واسطے مسلمانون کے اور توڑ ڈالا پتھرون سے ایک جماعت کثیر کو پس مار ڈالا بعض ہمارے لوگون کو اور سر پھوڑا

آئی ہوئی متوجہ ہوا وہ بجانب مسلمانونکی اور کہا اونسے کہ ای اولاد زنان عربیہ کو یہ ایک بطریق بطارقہ روم سے ہمارے سامنے آیا ہے پس توجہ ہوا وہ
اور حملہ کر دیا ہتھی پر تاکہ پہونچو تم بہشت کو پھر حملہ کیا مسلمانون نے رومیونپر پس در آیا اونپر دشمن ساتھ اپنے گروہ اور لوگونکے پس شدت کی مسلمانون
نے اونپر اور بہت سخت لڑائی لڑے اور مارے گئے سنادش بن ضحاک اور عیلان بن عاشور اور عطیف بن ثابت اور منیع بن عاصم اور کہلان بن جرہ
اور مطر بن حمید اور یاسر بن عوف اور کثیر بن سراقہ اور شیبہ بن الاشلع اور سنہال بن الیشکر اور سنجام بن عقیل اور مسیب بن نافع اور
حنظلہ بن حمید اور سنادش بن شلیا اور ربیعہ بن فارع اور عروہ بن ماہر اور نوفل بن عدی اور عطا بن یاسر اور عفال بن جابر اور سالم بن
خفاف اور فضل بن ثابت اور اقرع بن فلیح اور سعید بن عامر اور یہ سب قوم طی سے تھے اور منجملہ ایک سو کو تیس آدمی مارے گئے اور ہلاک ہو گئے ہمکی
جانورونکا اور اونٹون کے جو مسلمانونکے ساتھہ تھے اور پھیری مسلمان بحالت شکست اوٹھا یا نکو پس اوسیوقت متوجہ ہوا بطریق اپنے ہمراہیونکی طرف اور
کہا اونسے کہ گرد تم ہو جیو نکو اونٹونکے اور مار ڈالو انکو پھر فرنگی نوکرونسے اور لیلیون جانورونکو جو سدہ سے اور چلو پہاڑ پر اور پوشیدہ ہو کر
شہر و پہاڑ مین عرب کی آنکھونسے ورنہ اسیوقت آوینگی تمپر گروہ عرب کی شکل ہوا کے پس سنتی ہو اونکی تمپر تا انکہ جب تاریکی رات کی ہوگی چلیں ہم سب کے
ہم قلعہ کو اور ہو جاوینگے پس اسیوقت قصد کیا رومیون نے اونٹون کی طرف اور گرا دیا اوس خبر کو جو اونکی پشتونپر تھی اور پھر گئے
اونکی سینونپر اور لیا اون جانورونکو جو پرستے تھے اور پھر گئے بجانب پہاڑ کی ایک گانون مین جو پہاڑ پر تھا پس ٹھہرے وہ تمام دن اور انتظار کیا اسبات
کا کہ تاریکی رات کی تاکہ پھر جاوین بجانب قلعہ کو اور مقرر کیا اپنے واسطے نگاہبانونکو کہ نگاہبانی کریں اونکی عرب سے یعقوب بن صبیح الطائی
نے بیان کیا ہے کہ مین اوسدن مسلمانون کے گروہ مین تھا جبکہ ملک پسنادش چچا میرے اور ہم لوگ تھوڑے تھے اور آپہنچے ہم اور سختی پڑی اوپر ہمارے
ہمکو گروہ روم جوان نے پس جب دیکھا ہمنے اونکی کثرت اور شدت لڑائی کو ساتھہ قلت اپنی تعداد کے پھیرے ہم لوگ اپنے پیچھے کو پس آیا مین مسلمانونکی
طرف اور گروہ ساتھی ہمارے پیچھے میرے تھے پس دوڑے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور کہا کہ تمہارے پیچھے کیا حال ہے ہمنے کہا کہ ہمارے
پیچھے لڑائی ہے مارے گئے قسم ہے خدا کی سنادش اور مارے گئے اونکے ساتھہ بہت لوگ شہسواران طی اور زیادہ اور لیلیا گیا ہمارے ساتھہ
غلہ اور جانور ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ کس شخص نے تمپر سختی ڈالی ہے حالانکہ محاصرہ مین ڈالا ہے اللہ تعالی نے رومیونکو پس کوئی اونمین کا
قدرت نکلنے کی نہین رکھتا ہے مسلمانون نے کہا کہ ہم نہین جانتے ہین سوای اسکے کہ دیکھا ہمنے ایک بڑے بطریق کو کہ آیا وہ ہمارے سامنے اسیطرح
سامان اور لشکر بیشمار سے کہ نہین جانتے ہم تعداد اونکی اور نہین جانتے ہم کہ وہ کہان سے آئی پس ناگہان در آئی وہ ہمپر اور ہم چلے جاتے تھے
پس مارے گئے سردار ہمارے اور مار ڈالا اونھون نے ہمارے لوگونکو اور لیلیا اونھون نے جو کچھ ہمارے ساتھہ جانورون اور غلہ سے تھا پس جب
سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہ حال بولایا خالد بن الولید کو اور کہا اونسے کہ ای ابا سلیمان تمہین سے یہ کام ہوگا اور تمہین باسامان ہو ایسے
کامونکے واسطے اور مین اعتماد رکھتا ہون اللہ تعالی پر اور تمپر یا ہمہ مین طلب بہتری کی کرتا ہون اللہ تعالی سے سب کامونمین تو تم اپنے ساتھہ مسلمانونکو
جسقدر چاہو اور روانہ ہو تاکہ پہونچو تم سانحہ کی جگہ پر اور پیچھا کرو تم نشان قدم اون لوگونکا جنھون نے مار ڈالا ہے ہمارے لوگونکو اور طلب اور تلاش
کرو تم اونکو جہان کہین وہ ہوون پس شاید کہ پاجاؤ تم اونپر اور بدلہ لو مسلمانونکا اور جانو تم اس امر کو کہ مینے مصالحہ کیا ہے اس جنگل کے لوگونسے
اور مین نہین سمجھتا ہون کہ ہی عہد کو اور نہین کھولتا ہون کسی گروہ کو بلکہ یہ کہ قوم نے فریب کیا ہو پس پاؤ گے تم اونکو بجانب اونکے قتل کی راہ کو پس پیچھا کرو

اور ڈرو تم اللہ تعالی سے اونکو معاملہ مین روانہ ہو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس چلا گیا خالد بن الولید بجانب اپنے خیمہ کے اور مسلح ہوا اور سوار
ہوا اپنے گھوڑے پر اور تنہا قصد کیا سوا انکی کالپس کہا اوس سے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہان جاتے ہو تم اے ابا سلیمان کہا اونھون نے کہ جلدی جاتا
ہون سکا قصد کہ طرف جسکا تمنے حکم کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ لیلو تم اپنے ساتھ مسلمانون سے جنکو تم چاہو خالد بن الولید نے کہا کہ مین اکیلا
جاونگا اور نہین چاہتا ہون اپنے ساتھ کسیکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ تم کیونکر تنہا جاوگے حالانکہ تمھارے دشمن کی تعداد بہت سے
خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کسقدر ہونگے اور اگر ہونگے وہ ایکہزار پس مین اکیلا اونکا مقابلہ کرونگا ساتھ اعانت اللہ تعالی کے ابو عبیدہ بن الجراح
نے کہا کہ بات یہی ہے لیکن لیلو تم اپنے ساتھ کچھ لوگ قوم مین سے جیسے ضرار بن الازور اور ربیعہ بن عامر ہون پس ایسا ہی کیا خالد بن الولید
نے اور روانہ ہوئے وہ مع اپنے ساتھیون کے تا اینکہ پہونچے معرکہ کی جگہ مین پس دیکھا اونھون نے مردون کو کہ پڑے ہوئے ہین اور گرد اونکے جنگل کے
لوگ ہین اور وہ روتے ہین بخوف اپنی جانون اور اولاد کے اور بخیال مطالبہ کرنے اہل عرب کے اونسے پس جب آئے خالد بن الولید اونکے
پاس شور اور فریاد کی قوم نے اونکے سامنے اور ڈالا اپنے تئین خالد بن الولید کے سامنے خالد بن الولید نے اپنے مترجم سے جو اونکے ساتھ تھا
کہا کہ یہ لوگ کیا کہتے ہین مترجم نے کہا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ ہم تمھارے ساتھیونکے خون سے بری ہین اور ہم تمھاری صلح مین ہین پس قسم طلب کی
خالد بن الولید نے اونسے بیچ قتل مسلمین کے پس قسم کھائی اونھون نے اس امر پر خالد بن الولید نے کہا پس وہ کون شخص تھا جو آپڑا ہمارے
ساتھیون پر اونھون نے کہا کہ ایک بطریق ہمراہی یوقنا کے جسکی ساتھ ایکہزار مرد سخت ترین قوم یوقنا سے تھے یہ امر کیا ہے اور یوقنا کے جاسوس تمھارے لشکر
مین ہین جو پہنچاتے ہین اوسکو خبر تمھاری خالد بن الولید نے کہا کہ وہ کس راہ سے گئے ہین اونھون نے کہا کہ یہی اونچی راہ اور دیکھا ہمنے اونکو کہ طلب کرتے تھے ہمارے
پس کہا خالد بن الولید نے اپنے ہمراہیونسے کہ قوم نے جانا ہے اس امر کو کہ ہمارا لشکر ضرور اونکو تلاش کریگا پس بتاؤ کیا ہے اونھون نے ہماری راہ کو
تاکہ در آوے اونپر رات پس پہنچ جاوین وہ بجانب اپنی قلعہ کے پھر کہا کہ ڈھیلی کرو تم باگون کو پس ایسا ہی کیا اونکے ہمراہیون نے اور خالد بن الولید اونکے آگے تھے
اور لیلیا تھا اپنے ساتھ ایک مرد کو معاہدین سے کہ راہ بتلاتا تھا وہ اور مسلمان اوسکے پیچھے جاتے تھے پس جب آئے راہ پر کہا خالد بن الولید نے اوس مرد
معاہد سے کہ آیا سوای اس راہ کے اور کوئی راہ بھی اونکی قلعہ مین جانیکی ہے اوسنے کہا نہین پوشیدہ ہوکر ٹھہرو تم پس تحقیق فتحیاب ہوگے تم اونپر
اور تھے خالد بن الولید اور ہمراہی اونکے جنگل مین اور وہ سید رکھتے اور راہ دیکھتے تھے بطریق کی پس جسوقت گذری تھوڑی رات تو اونھون نے
دریافت کیا مسلمانون نے آواز گھوڑونکے سمونکی تاریکی مین اور بطریق آگے تھا اور لشکر اوسکے پیچھے تھا اور وہ چلا جاتا تھا اور دلیری کرتا تھا
اور بہ آہنگ جنگ کرتا تھا اونکو چلنے مین پس اوسیوقت نکلے خالد بن الولید گاڑیسے اور ایک بڑی آواز دی مثل شیر کے اور نکلے اونپر اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمراہ خالد بن الولید کے پس نہین تھی خالد بن الولید کو خواستگاری سوای اونکے بطریق پیشرو کی
اور جانا خالد بن الولید نے کہ وہ یوقنا ہے اور سامنا کیا اوسکا اور مارا اوسپر ایک ایسا وار تلوار کا کہ ڈالدیا اوسکو دو ٹکڑے کرکے اور رکھا
مسلمانون نے اونمین تلوار کو اور ڈھونڈتے تھے اور تلاش کرتے تھے اونکو اور وہ بھاگتے تھے پس نہین نجات پائی اونمین سے کسینے اور لیلئے جانور اونکے اور
پھرے بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور وہ نکلکر راہ دیکھتے تھے مسلمانونکے آنیکی پس جب قریب آئے خالد بن الولید اور ہمراہی اونکے اور
تھی اونکے ساتھ قیدی اور بہت کثیر کے اور سامان [illegible] اونھون نے اور چلا لیا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور [illegible]

مسلمانون نے ساتھہ کلمہ اور تکبیر کے اور آئے خالد بن الولید اور اونکے ساتھہ زیادہ تین سو سے قیدی اور سات سو آدمی یا کچھہ کم مقتولین کے تھے پس عرض کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے اونپر اسلام کو پس انکار کیا اونھون نے اور کہا کہ ہمکو اپنے عوض مین مال دو یہہ کہا خالد بن الولید نے کہ بہتر یہہ ہے کہ ہم انکو مارنا سامنے اہل قلعہ
کہ ایسا کرنے سے دشمن خدا اور دشمن مسلمانون کو ضعف آ جاویگی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے یہہ کلام خالد بن الولید کا حکم دیا اونھون نے قیدیونکی
گردنین مارنیکا پس مارے گئے گردنین اونکی اور دیکھتا اوسکو اس امر کو دیکھتے تھے پس جب مارے گئے گردنین اونکی کہا خالد بن الولید نے
ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ ہم جانتے تھے کہ ہم قوم کو محاصرہ کیے ہین اور اب لوگ خلاف اسکے ہین کہ امیدوار ہین ہماری غفلت کے اور انتظار کرتے
ہین ہماری ناآنے مددگی کی اور بیٹھے ہوئے ہین ہمارے اونٹون اور جانورون کو اور بہتر یہہ ہے کہ تم حکم کرو اپنے لوگونکو با سامان اور ہوشیار اور بیدار رہنے کا
اور نگہبانی کرنے تم سٹنکلین یہہ ہر راہ مین تاکہ ممکن ہو اونکو نکالنا اونکی قلعہ سے اور تنگی مین ڈالو اونکو جہانتک ہو سکے تم سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے کہ جزا اچھی دیوے تمکو اللہ تعالی اے ابا سلیمان تمہاری مشورہ مین پس جب ہوا دوسرا دن نماز صبح کی پڑھائی ابو عبیدہ بن الجراح نے
مسلمانون کو اور متوجہ ہوئے وہ نماز سے اپنے ہمراہیونکی طرف اور بلایا عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اور ضرار بن الازور اور سعید بن عمرو بن نفیل العدوی
اور قیس بن ہبیرہ اور میسرہ بن مسروق کو پس متفرق کردیا اونکو گرد قلعہ کے اور حکم کیا اونکو لینے اور ضیق مین ڈالنے اونکا یوقنا پس ایسا ہی کیا
اونھون نے اور شدت کی اونھون نے اوسکے اوپر تنگ کیے ہین تا اینکہ اگر اوڑتی اوسکی طرف کوئی چڑیا تو شکار کرلیتے اوسکو اور اقامت کی قوم مسلمانون
نے محاصرہ قلعہ پر پس جب طول ہوا زمانہ اونکی گھیر لینے کا ۔ دشمنونکو اور بیقرار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح بسبب طول مقام کے حکم کیا لوگونکو کوچ کرنیکا
اور ارادہ کیا دیر تک کا اونسے اور قلعہ سے تا اینکہ پاویں وہ اونسے کسی غفلت کو کہ غنیمت جانین وہ اوسکو یا موقع ایسی جست کرنیکو کہ پہنچین
عجانب قلعہ کے پس دور ہوگئے وہ قلعہ سے کئی میل اور وہ چاہتے تھے کسی مکر اور فریب کو کہ پہنچین اوسکے سبب سے قلعہ تک
اور یوقنا نہین اوترتا تھا قلعہ سے اور نہین کھولتا تھا اوسکے دروازے کو اور ابو عبیدہ بن الجراح کو یہہ امر بہت ناگوار اور دشوار معلوم ہوا
اور آئے وہ خالد بن الولید کے پاس اور کہا اونسے کہ اے ابا سلیمان مین گمان کرتا ہون اس امر کا کہ جاسوس دشمن خدا کے پہونچاتے ہین خبر اوسکو اور ڈراتے ہین
اوسکو ہم سے اور مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابا سلیمان اس امر کی کہ کہو تم ہمارے لشکر مین اور آزمایش کرو تم لوگونکی کام کی پس شاید دریافت کرو تم دشمنان خدا کے
جاسوسونپر پس سوار ہوئے خالد بن الولید اور حکم کیا لوگونکو گشت کرنیکا لشکر مین اور وہ بذات خود اونکے ساتھہ تھے اور حکم کیا اونکو اس امر کا کہ قبضہ
کرلیوین وہ ہر اوس شخص پر جسکو وہ نہ پہچانتے ہون پس ایسے حالمین کہ خالد بن الولید گشت کرتے تھے کہ دفعتہ دیکھا اونھون نے ایکمرد کو عرب سے
اور اوسکے سامنے ایک قسم کا کمل تھا جسکو وہ اولٹتا پلٹتا تھا پس خالد بن الولید اوسکو دیکھتے تھے اور انکار کیا تھے اوسکی شناسائی مین پس
متوجہ ہوئے اوسکی طرف اور سلام کیا اوسپر اور کہا اوس سے کہ اے برادر عربی تو کس عرب سے ہے اوسنے کہا کہ مین ایکمرد ہون مین سے خالد بن الولید
نے کہا کہ تو کس قبیلہ سے ہے پس ارادہ کیا تھا اوسنے بیان کرنیکا اپنے کو غیر قبیلہ اپنے سے پس جاری کیا اللہ تعالی نے امر حق کو اوسکی زبان پر اور کہا اوسنے کہ مین قوم
غسان سے ہون پس جب سنا خالد بن الولید نے کلام اوسکا قبضہ کرلیا اوسپر اور کہا اوس سے کہ اے دشمن خدا تو عرب متنصرہ سے ہے اور تو دشمن کا
جاسوس ہے اوسنے کہا کہ مین نصرانی نہین ہون مین مسلمان ہون پس متوجہ ہوئے خالد بن الولید اوسکو لیکر بجانب ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
عنہ کے اور کہا اونسے کہ اے سردار بتحقیق متعجب کیا ہے مجکو اس شخص کی کام نے اسواسطے کہ مینے اسکو سوا اے اسدن کے اور کبھی نہین دیکھا ہے

اور یہ کہتا ہے کہ میں قوم غسان سے ہوں اور بیشک وہ عبادت کنندگان صلیب سے ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ اے ابا سلیمان آزمائش کرو تم
اس شخص کی خالد بن الولید نے کہا کہ میں کیونکر اسکی آزمائش کروں ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ آزمائش کرو اسکی ساتھ قرآن اور نماز کے
پس اگر جواب صحیح دیوے تمکو تو سچا ہے ورنہ جھوٹا ہے تب خالد بن الولید نے اوس سے کہا کہ اے برادر عربی اوٹھ کھڑا ہوا اور دو رکعت نماز کی پڑھ اور پڑھ
اونمیں قرآن شریف کو بہ آواز بلند پس سچا اوس شخص نے کیونکہ اور کیا ہے پس کہا خالد بن الولید نے اوس سے کہ تو قسم ہے خدا کی جاسوس ہے
پھر پوچھا اوسکو حال کو پس اقرار کیا اور کہا اوسنے کہ میں جاسوس ہوں تب پس کہا خالد بن الولید نے کہ تو اکیلا ہے اوسنے کہا نہیں بلکہ ہم تین شخص ہیں
میں ایک اونمیں کا ہوں اور دو شخص بھیجے گئے ہیں بجانب قلعہ کے تاکہ تمہاری خبر پہونچاویں وہ پہونچ گئے اور میں ٹھہر گیا تھا واسطے دیکھنے اوس امر کے
جو اون دونوں کے پیچھے تم میں واقع ہووے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہا کہ آگاہ کر تو مجھکو کہ دو کاموں میں سے مارے جانے یا اسلام قبول
کرنے میں سے کون کام تجھکو دوست تر ہے کہ سوای اسکے تیسرا کام تیرے واسطے نہیں ہے غسانی نے کہا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں اس امر کی
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس جب کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے بجانب حلب کے اور برابر چار یا پانچ مہینے گھیرے رہے وہ قلعہ کو اسی
حال سے نہیں گذرتا تھا اونپر کوئی دن مگر یہ کہ پہنچتے تھے مسلمان رنج اور شدت میں اور دیر کی ابو عبیدہ بن الجراح نے خط لکھنے میں امیر المومنین
حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پس لکھا حضرت عمر نے ایک خط بنام ابو عبیدہ بن الجراح کے اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
من عبد الله عمر الى عامله بالشام ابي عبيدة سلام عليك فاني احمد الله الذي لا اله الا هو واصلي على نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
يا ابا عبيدة لو علمت ما يغشني بابطاء كتابك عني وانقطاع خبرك بكثرة قلقي وضني جسدي على اخواني المسلمين
وما لي ليل ولا نهار الا وقلبي عندكم ومعكم فاذا ابطات منكم خبر ولا رسول فان عقلي طائر وفكري حائر وكان انشاء
لا انكشف لي الا بالفتح والنعمة واعلم يا ابا عبيدة وان كنت نائيا عنكم فاني داع لكم قلق عليكم كقلق المراة الحنينة على ولدها
فاذا قرات كتابي هذا فكن للاسلام والمسلمين عضدا والسلام عليك وعلى من معك من المسلمين ورحمة الله وبركاته
اور روانہ کیا خط کو بجانب ابو عبیدہ بن الجراح کے پس جب پہونچا خط اونکے پاس پڑھا اوسکو آہستہ پھر پکار سنایا مسلمانونکو بلند آواز سے کہا
اے گروہ مسلمانونکے ہرگاہ امیر المومنین تمہارے واسطے دعا کرتے ہیں اور تمہارے کاموں سے راضی ہیں پس تحقیق اللہ غالب اور بزرگ مدد کریگا
تمہاری تمہارے دشمنوں پر پھر لکھا جواب خط کا اس عبارت سے بسم اللہ الرحمن الرحیم لعبد الله امير المومنين عمر بن الخطاب
من عامله بالشام ابي عبيدة سلام عليك فاني احمد الله الذي لا اله الا هو واصلي على نبيه محمد صلى الله عليه وآله وسلم
تسليما كثيرا كثيرا واعلم يا امير المومنين ان الله عز وجل ولله الحمد قد فتح على ايدينا قنسرين وقد شتتنا الغادة
على العواصم وقد فتح الله مدينة حلب صلحا وقد عصى من في قلعتها وهم خلق كثير مع بطريقهم يوقنا وقد كادنا مرارا
وقتل منا رجالا رزقهم الله الشهادة على يديه [illegible] پھر لکھا نام مقتولین کا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
والله من ورائه بالمرصاد وقد اردنا الرحيل عن محاصرته الى البلاد التي ما بين انطاكية وحلب وانا منتظر جوابك والسلام عليك وعلى من معك
من المسلمين ورحمة الله وبركاته اور لپیٹا خط اور مہر کی اوسپر اور بھیجا اوسکو دو شخصوں کے ساتھ انمیں سے ایک تھے [illegible] عبد اللہ بن قرط الیمانی

معبود نہیں ہے اور درود بھیجتا ہوں اوسکے نبی پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جانو تم یا امیر المومنین اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالی غالب اور بزرگ نے

اور دوسرے جعدہ بن جیران الشکری تھے پس روانہ ہوئے وہ دونوں درانحالیکہ جلد چلتے تھے دن اور رات کو اور لی اونھون نے راہ عتیقہ کی اور کوشش کی بیچ سفر اپنے یہان تک کہ قطع کیا اونھون نے ارض حجاز کو حتی کہ پہنچے عرب کی نزدیک تھا کہ پس جب پہونچے وہ دونون وہان سامنے آیا اونکے ایک سوار گھوڑے پر سوار زرہ پہنے تھا اور خود اوسکا چمکتا تھا آفتاب کی روشنی مین اسکا لگی ہوئی تھی رکابین اپنی نیزہ کو باوجود کہ تھا اپنے دشمن کو مقابلہ مین پاتا تھا کسی لڑائی پر پس جب دیکھا اوسنے ان دونونکو قصد کیا اونکی طرف کہا پس کہا عبداللہ بن قرط نے جعدہ بن جیران سے کہ یہ شخص ہو تمہارے دشمن پر آتا نہین دیکھتے ہو تم اس سوار کو کہ سامنا کیا ہے اوسنے ہمارا ایسے جگہ اور ایسے عالم مین جعدہ بن جیران نے کہا کہ یہ سوار اپنے گروہ اور اونکے لوگون کو ڈراتا ہے اور نہین ہے اس شہر مین کوئی ایسا شخص جو ہمارا حسب نسب ہو اور جنگاہ ہو مگر یہ کہ وہ ہمارے ساتھ ہو شریعت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین پس جب قریب ہوا وہ سوار ان دونون سے سلام کیا اوسنے اونپر اور کہا کہ تم دونون کون شخص ہو اور کہاں سے آئے ہو اور کہاں جاتے ہو اون دونون نے کہا کہ ہم بھیجے ہوئے سردار ابوعبیدہؓ بن الجراح کے ہین بجانب امیرالمومنین عمر بن الخطابؓ کے پس تم کون شخص ہو سوار نے کہا کہ مین ہلال بن زید الطائی ہون پس کہا دونون نے کہ کیا سبب ہے جو ہم تمہیر سامان وسامان ترا دیکھتے ہین ہلال نے کہا کہ مین جاتا ہون ساتھ ایک گروہ اپنی قوم اور ایک جماعت اپنی ہمراہیون کے بجانب شام کے واسطے جہاد کے بسبب آنے خط امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمارے نام پر پس جب دیکھا مینے تم دونون کو جنگل سے بیچ سے آیا مین تمہاری طرف کو تاکہ دریافت کرون کہ تم کون ہو اور تمہارا ارادہ کیا ہے اور میرے ساتھی میرے پیچھے آتے ہین پھر سلام کیا اور روان کیا اون دونون نے اپنے اونٹون کو اور روانہ ہوئے اور اوسیوقت دکھائی دی گرد اور اونٹ آتے ہوئے اور چلے ہلال بن زید اور جا ملے اپنے ساتھیون مین اور آگاہ کیا اونکو حال دونون صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس خوش ہوئی قوم اوسکے اور روانہ ہوئے بہ ارادہ شام کے اور عبداللہ بن قرط اور جعدہ بن جیران پہونچے مدینہ طیبہ مین اور داخل ہوئے مسجد شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور سلام کیا حضرت عمرؓ اور مسلمانون پر اور دیا خط حضرت عمرؓ کو پس جب پڑھا اونھون نے خط کو خوش ہوئے اور بلند کیا دونون ہاتھون کو طرف آسمان کے اور کہا اَللّٰھُمَّ اکْفِ الْمُسْلِمِیْنَ کَثْرَۃً وَشَرَّ کُلِّ ذِیْ شَرٍّ پھر حکم کیا منادی کو کہ پکارے لوگون مین اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ پس جب یکجا ہوئے لوگ پڑھ کر سنایا اونکو حضرت عمرؓ نے خط ابوعبیدہؓ بن الجراح کا لیکن نہین پڑھ چکے تھے خط کو تا اینکہ آئے اونکے پاس کچھ لوگ حضرموت اور کچھ لوگ یمن کے وہان اور سبا اور مارب سے درانحالیکہ درخواست کرتے تھے وہ حضرت عمرؓ سے اپنے روانہ کرنے کی بجانب شام کے حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تم کتنے آدمی ہو برکت دیوے اللہ تعالی تم مین اونھون نے کہا کہ ہم سب قریب چار سو سوار کے ہین اور تین سو اونٹنیان ہین کہ اونپر دو دو آدمی سوار ہین اور کچھ لوگ ہمارے ساتھ پیدل ہین جنکے پاس سواری نہین ہے پس اگر منگا دیوین امیرالمومنین سواری اونکو تو سوار کر لیوین ہم اپنے لوگونکو تاکہ پہونچ جاوین ہم اپنے دشمنون تک پس کہا اونسے حضرت عمرؓ نے کہ وہ کتنے لوگ ہین اونھون نے کہا کہ ایکسو چالیس ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ عرب ہین یا غلام اونھون نے کہا کہ عرب ہین اور غلام بھی ہین جنکے مالکون نے اجازت دی ہے اونکو جہاد اور روانگی مین بجانب دشمن کے پس اوسیوقت بلایا حضرت عمرؓ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو اور کہا اونسے کہ جاؤ مال صدقات کی طرف پس لاؤ تم قوم کے واسطے سو سواریان تاکہ ایک کچھ

جنگل و ہنونکو اور لوٹ لیا تھا مال آبادگانونکا اور باانیہمہ نہین پائی تھی اونکو اصیل گھوڑے سے اور اہل عرب جسوقت اونکا ذکر آپس مین
کرتے تھے تو تعجب کرتے تھے اونکے دبدبہ اور شجاعت سے پس جب سنا اوس ابوالہول نے ذکر یوقنا اور اوسکے کامونکا مسلمانون کے ساتھ فریفتہ ہوگیا
کہ پارہ پارہ ہوجاوین وہ غصہ اور خشم سے اور کہا اونھون نے عبداللہ بن قرط سے کہ خوش ہوا ہے برادر عربی پس قسم ہے خدا کی کہ ہر آئینہ ایسی کوشش
کرونگا مین کہ خوار اور ذلیل کریگا اللہ تعالی اوسکو میرے ہاتھونپر پس جب سنا عبداللہ بن قرط نے کلام ابوالہول کا دیکھا اونکی طرف گوشہ
چشم سے براہ غصہ اور تکبر کے اور کہا کہ اے شیخ عورت سیاہ رنگ کے ہر آئینہ خواہش کی ہے تمہارے نفس نے ایسی امید کی کہ نہ پہونچو گے تم اوسکو اور
ایسی چیز کی کہ نہ پاؤ گے اوسکو افسوس ہے تمپر آیا نہین سنا ہے تمنے کہ شہسواران مسلمین اور دلیران موحدین سب کے سب اوسکو گھیرے ہوئے ہین اور
اوسکے ساتھ لپٹے ہوئے ہین اور باانیہمہ کوئی کچھ اوسکا نہین کرسکتا ہے تحقیق کہ اوسنے فریب کیا ہے اونسے ملوک روم سے اور غالب ہوگیا ہے زیر
کو زبردستی سے پس جب سنا اوس ابوالہول نے یہ کلام عبداللہ بن قرط کا خشمناک ہوئے وہ اور کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ اگر نہوتی وہ چیز جو لازم
ہے مجھپر تمہارے واسطے اخوت اسلام سے تو ہر آئینہ البتہ اکترا مین تمہین سے ہمیشہ اوسکی تئین اچھا جانا کرو تم لوگون کی حقیر جانتے ہو پس اگر تم دوست
رکھتے ہو میرے پہچاننے کو پس پوچھو تم میرے حال کو اون لوگونسے جو موجود ہین میرے گھر والونسے اور اوس چیز کو جو گذر گئی ہے میرے کامون سے
جنکے بیان کرنے سے حیران ہوتی ہین عقلین اور تنگ ہوتی ہین سینے کتنے لشکرونسے لڑا ہون مین اور کتنی جماعت کو متفرق کردیا ہے مینے اور کتنے گروہونکو
ہلاک کردیا ہے مینے اور کتنی جگہہ تاخت و تاراج کی ہے مینے اور ویرانی والی جگہونمین درآیا ہون مین اور بہت لوگونکو مار ڈالا ہے مینے اور بہت اونکو
لوٹ لیا ہے مینے اور بہت جنگلونکو قطع کیا ہے مینے اور کسی نے مجھسے عوض نہین پایا اور نہین پہچانا کسی نے میرے نشان قدم کا اور نہین ستم کیا مجھپر
کسی ہمسایہ نے اور نہین لاحق ہوئی مجکو کوئی ننگ و عار اللہ کی عنایت سے کسی حملہ کرنیوالے بہادر کی سے پس چھوڑا عبداللہ بن قرط نے ابوالہول کو
حالت خشم اور غصہ مین اور [illegible] روانہ ہوئے وہ آگے لوگونکے اور بعض قوم عرب نے عبداللہ بن قرط سے کہا کہ اے برادر عربی شرم کرو تم اپنے
نفس کو اسواسطے کہ قسم ہے خدا کی ایسے مرد سے کلام کرنیوالے ہو کہ دور اوس سے نزدیک اور امر سخت اوسپر آسان ہوجاتا ہے اور تحقیق
وہ شخص مضبوط ہے کہ نہین ڈراتی ہین اوسکو لوگ اور نہین خوفناک کرتی ہین اوسکو دلیر اگر وہ لڑائی مین ہوتا ہے تو ابتدا لڑائی کو پہونچتا ہے
جس جگہہ کو طلب کرتا ہے اور نہین چھوڑتا ہے اوسکو جبتک پاتا ہے پس کہا عبداللہ بن قرط نے کہ تم لوگون نے بہت طول دیا ہے تعریف اور وصف کو
اور مین امید رکھتا ہون اس امر کی کہ کرے اللہ تعالی اپنے نزدیک بہتری کو اور کشود کار واسطے مسلمانونکے بغیر کوشش کی قوم نے
چلتی رہی تا اینکہ آئی وہ ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ اوترے تھے اہل قلعہ پر گھیرے ہوئے تھے یوقنا کو اور گھیر لیا تھا مسلمانون
نے قلعہ کو ہر طرف سے پس جب قریب پہونچے سب قوم مسلمان آہستہ ہوگئے وہ اور نکال لیا اونھون نے اپنی تلوارونکو اور ظاہر کیا اپنے
ہتیارونکو اور بلند کیا اپنے نشانونکو اور تکبیر کہی اونھون نے اور درود بھیجا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور جواب دیا لشکر نے
ساتھ کلمہ اور تکبیر کے ہر طرف اور ہر جگہہ سے اور استقبال کیا اونکا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور سلام کیا اونپر اور سلام کیا اونھون نے
ابوعبیدہ بن الجراح پر اور اوترے پھر قوم اپنے مکانون اور گروہ مین اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ باانیہمہ وہ ہر دم اوسکو بھیجتا تھا مسلمانونکی طرف
اپنے لوگونکو اور لوٹتا تھا اور نہین لڑائی ہوئی اور سبب یہ تھا کہ نہین لڑتا تھا وہ مسلمانونسے دن کو اور نہین نکلتا تھا اپنے قلعہ سے مگر رات کو

اور انکا نکلنا اوسکا حالت غفلت مسلمانونمین واقع ہوتا تھا پس جب دیکھا انھون مسلمانون نے اس رات مین تو دیکھا اونھون نے قوم تجیب
اور جنس اور پنہان اور کندہ اور حضر موت کو شدت نگہبانی اور آواز تکبیر اور بڑی احتیاطامین اور متوجہ ہوئے واسطے بنی طریف کے
جنکو پاس وہ اوترے تھے اور کہا اونسے کہ تم قسم ہے خدا کی بالضرور محاصرہ کرنیوالے ہو اونھون نے کہا کہ یہ امر کیونکر ہے واسطے اسکے کہا کہ دامن
تمہارا قلعہ کی چوٹی پر ہے اور تم زمین کشادہ اور فراخ مین ہو اطمینان سے کہ نہ دشمن ہے جو ڈراوے تمکو اور نہ لشکر تمہارے سامنے ہے
جو خوفناک کرے تمکو پس یہ خوف تمہارا کس جہت سے ہے اور یہ کیا تمہاری بیقراری ہے اونھون نے کہا کہ اے ابو الہول مالک اس قلعہ کا گمان تیرا
بدفال ہے کہ امیدوار رہتا ہے ہماری غفلت اور نا آسودگی کا اور آتا ہے ہمارے کنارہ پر پس مار ڈالتا ہے جو وہ ہاتھ لگتا ہے اور آتا ہے
ہماری امن کی جگہونمین پس اوس حالت مین کہ وہ اس بات چیت کر رہے تھے اپنی قوم سے کہ اسیوقت ایک بڑا شور واقع ہوا اطراف
لشکر مسلمانونمین پس اوٹھ کھڑے ہوئے واسطے ورآنحالیکہ نکال لیا تھا اونھون نے اپنی تلوار کو اور کاندھے پر ڈال لیا اپنی سپر کو اور طلب کیا
اوس جانب کو جس طرف آواز سنی تھی تا اینکہ پہونچے وہان پس وہ ہوتا تھا یہ جمعیت پانسو سوار دلیر اور گرامی کا اور پایا تھا اونسے
غفلت کو مسلمانونسے پس جب دیکھا واسطے اونھون نے رومیونکو جاپڑے اونکے دلیرونکے بیچ مین اور وہ اشعار خبر کے پڑھتے تھے اور مارتے تھے اونکے
سرونمین اپنی تلوارکو اور اونکے ساتھ ایک گروہ بہادران اور شہسواران بنی طریف سے تھا پس جب دیکھا ابو قنانی اوس خبر کو جو
اوتری اوسپر فوراً بھاگا وہ اپنے پیچھے کو اور دو سو آدمی اوسکی لوگونسے مارے گئے اور وہ اوس حملہ کرتے تھے اور نیاوہ پیچھا کیا اونکا آخر تک
قلعہ تک اور قوم کندہ اونکے پیچھے تھی پس پکارا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ قسم ہے میری جان کی تمہیں کیا پیچھا کرتے ہو اونکا تم مین سے
کوئی تاریکی رات مین پس کہا لوگون نے کہ اے ابو الہول سردار قسم دیتے ہین تم پر اوس پر پھر کے پس پھرو تم رحمت کرے اللہ تعالی
تم پر پس پھرے واسطے اپنی قیامگاہ کی طرف اور پھری قوم اپنی اسباب اور قیامگاہونکی جانب اور قوم کندہ مبتلا ہوا اترانا فخر کا
ہوئی تھی اور لوگ خوش ہوئے رومیونکی ہلاکی اور مارے جانی اونکی جماعت کثیر سے پس جب صبح کی اونھون نے اکٹھا ہوئے واسطے
نماز کے پاس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس جب ہوچکی نماز متفرق ہوئے لوگ اور نہین باقی رہے ابو عبیدہ بن الجراح کے سامنے
مگر چند مسلمان اور رئیس اونکی پس ذکر کیا رات کی آسیب اونکے ساتھ کا پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو تحقیق دیکھا مینے
رات کیوقت قوم کندہ کو کہ مبتلاے آزمایش نیک ہوئے تھے اور دیکھی اونسے ثابت قدمی کی تھی اونکی دلیر لوگون نے اور دور کیا اونھون نے دشمنکو
ہمسی کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کہ سچ کہتے ہو تم قسم ہے خدا کی اے ابا سلیمان تحقیق یاری اور مدد دی لوگونکو قوم کندہ نے یعنی
ثابت قدمی اور جرات سے اور یہ سنا تھا اونکو کہتے تھے وہ لوگ کہ اچھی اور نیک کوشش کی واسطے ابو الہول نے اور نہین دیکھا مینے اوس
مرد کو جسکی طرف وہ اشارہ کرتے تھے پس اوٹھ کھڑا ہوا ایک شخص سرداران قوم کندہ سے سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کے جسکا نام سراقہ بن قاسم
بن مکرب الکندی تھا پس کہا اونھون نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو واسطے ابو الہول غلام بنی طریف کا ہے کہ آئے ہین وہ ساتھ
اوس گروہ کے جو کل ہمارے لشکر مین آیا ہے اور واسطے اس التّی شخص ہین کہ عاجز کر دیتے ہین لوگونکو اور ڈراتے ہین دلیرونکو اور رسوا کرتے ہین
بہادرونکو اور ذلیل کرتے ہین اپنے حریفونکو نہین ڈراتی ہے اونکو جماعت اور نہین دشوار گذرتا ہے اونپر تاخت و تاراج کرنا ابو عبیدہ

بن الجراح نے خالد بن الولید سے کہا کہ تو نے سُنا نہیں کلام سراقہ بن مرداس کا اونکی غلام داس کے باب مین پس کہا خالد بن الولید نے کہ نیک حال رکہے اللہ سپہ دار کو وہ تو نے کہا مین اپنے کلام مین اور بہ تحقیق مینے سنا ہے ذکر اونکا اور آگاہ کیا گیا ہون مین اونکی شجاعت سے اور آگاہ کیا ہے مجکو ایک مرد نے جسکا نام عمرو بن جبیر الدری ہے اس امر سے کہ داس نے تاخت کی تہی اوپر تہنا اور وہ کنارے دریا کے تہے اور داس نے ایسا مکر اور فریب کیا تہا قوم مہرہ پر کہ جنبش مین لائے تہے وہ اونکو اوس مکر سے تا اینکہ تہنا لیلیا تہا تمام ملک کو اور جو کچہ اوسمین تہا اور حلہ مین ستر آدمی قوم مہرہ سے تہے اور داس صرف طلب اونکی تہی واسطے اپنے عوض لینے کے جو قوم پر ہوتا اور قوم ڈرتی تہی اوس سے اور اونکی برائیون اور سختی سے اور وہ چلے گئے تہے مع اپنے مال اور اولاد اور جانورونکو بجانب شہرون اور کنارون دریا کے بخوف اونکے مکر کے اور داس پوچہتے تہے اونکو حال اور اخبار کو پس جب صحیح اور راست معلوم ہوا اونکو اوترنا قوم کا کنارے دریا پر پکارا داس نے اپنی قوم کو واسطے تاخت کرنے کے قوم مہرہ پر پس گرانی کی قوم نے اوپر اوسکے نہین نکلا اونمین سے کوئی شخص داس کے ساتھ اور حال یہ تہا کہ داس آگاہ تہے شہر ونکی زمین ہموار اور پہاڑون اور جنگل اور دریاؤن سے پس جب مایوس ہوئے داس اپنی قوم سے آئے وہ اپنے خیمہ کی طرف اور اوٹہالیا اپنے نیشتوارہ کو اپنے شانہ پر پس جب دیکہا قوم کے لوگون نے غلامون وغیرہ سے داس کو اس حیثیت سے کہ نکلے ہین وہ اپنے خیمہ سے اور نیشتوارہ اونکے سر پر ہے آئے کچہ لوگ قوم کے اونکے پاس اور کہا اونسے کہ کہا تک جاؤگے اے ابوالہول اور یہ کیا چیز ہے جسکو ہم تمہارے ساتھ دیکہتے ہین پس کہا ابا الہول نے اونسے کہ مین ارادہ رکہتا ہون تاخت کا اپنے شعر اپر اور لینے عوض کا اور دور کرونگا مین اپنے سے عار و ننگ کو پس کہا اونسے کہ وہ کہ تحقیق ہے لوگون نے کہ نہین دیکہا ہے ہمنے زیادہ تر تعجب مین ڈالنے والی تمہاری رای سے اور تم جانتے ہو اس امر کو کہ بنی شعر او شہرہ مین پس وہ شخص کہ ارادہ کرے تاخت کا اوپر اونکے وہ اپنے ساتھ کچہ کپڑے رکہے نہین سنا ہے ہمنے اس امر کو مگر تمسے اسوقت اور ہم جانتے ہین کہ تم جوذا کے پاس جاتے ہو اور جوذا ایک بوڑہی تہی حساس کے حضار سے اور حضرموت کے ایک گانو مین رہتی تہی جسکا نام سفلہ تہا اور داس اوسکو دوست رکہتے تہے اور جو کچہ پاتے تہے مال اور اونٹ اور گہوڑے وغیرہ سے اوسکو دیتے تہے کہ نہین شمار جاتے تہے اوس مال کثیر کو اور اوسکو واسطے تہوڑے کے راضی نہین ہوتے تہے اور نہ سیر ہوتے تہے اوسکو بہت دینے سے پس گمان کیا قوم نے کہ وہ جوذا کے پاس جاتے ہین پس کہا اونسے داس نے کہ قسم ہے خدا کی جو تم گمان کرتے ہو اور وہ جہوٹہ ہے اور قریب تر جانوگے تم کہ مین نہین کہتا ہون مگر امر حق کو اور قریب تر واقف ہوجاؤگے تم اس سے اور قوم اوسکو چہوڑ دیتا تہا اونکو اور روانہ ہوئے داس یہانتک کہ آئے چراگاہ قوم میں پس لی ایک اوٹنی اونکی اونسے اور کوچ کیا اوسپر وہ لیا اپنی تلوار اور ڈہال کو اپنے سامنے اور لپیٹ کر رکہہ لیا اپنے نیچے نیشتوارہ کو پالان اوٹنی سے اور چلے وہ ایکدن اور رات تا اینکہ جسوقت ہوئی پچہلی رات پہیر اسوار اوسکو بجانب بعض جنگل کے اور اوترے وہان اور باندہا اسباب کو اور باندہ دی اوسکی باگ اور نہین چہوڑ دیا اوسکو اور وہ بندہی ہوئی چرتی تہی پہر چہپ رہے وہ درمیان پتہرونکے اور تہے قریب قوم سے اور وہ ڈرتے تہے اس امر کو کہ دیکہے اونکو کوئی شخص پس جب گذر گیا اوپر دن اونکا اور آئی رات آئے وہ اپنی اوٹنی کے پاس پس بٹہایا اوسکو اور رکہا اوسپر پالان وغیرہ کو اور سوار ہوئے اور چلے تا اینکہ جسوقت گذری کچہ تہوڑی رات دیکہا قوم کی آگ روشن کو پس پہیرا اپنی اوٹنی کو یہانتک کہ بلند ہوئے اونچی زمین پر جو بلند تہی قوم پر اور اوس زمین مین درخت طلح

اور کنارہ کو تھم پس بٹھایا اپنی اونٹنی کو اور مضبوط باندھ دیا اون درختون مین تاکہ نہ چرے وہ پس سنی قوم آواز اوسکی خبر لی اور کھینچ نکالنی کی پس
جب باندھ دیا اوسکو گئی وہ بجانب اپنی پشتوارہ کی پس کھولا اوسکو اور نکالا اوسمین سے ازارونکو اور لیلیا درختونکی شاخونکو اور لیتی تھی ہر لکڑی کو
بقدر اپنی قد کو اور لاتی تھی لکڑیکو پس کھڑی کرتی تھی اوسکو اور مضبوط کرتی تھی اوسکو ساتھہ پتھرونکی پھر ڈالتی تھی اوسپر ازار کو اور ایسا ہی کرتی
تھی تا اینکہ کھڑی کین چالیس لکڑیان اور کی اونکی انکی صورت سامنی گھرونکی دروازون اور خیمونکی پھر لٹکایا اوسنے اور اونھون نے اپنی تلوار اور ڈالکی
اور پہن لیا ایک ازار سرخ اور جو انکو پھیرا اور تیز دوڑی وہ بلندی سی جسمین متفرق کردیا تھا پتھرونکو لکڑیون پر اور قصد کیا گروہ کا اور گھومی گرد
خیمونکی اور فکر کی اونکی کام مین کہ کیونکر مکر اور حیلہ کرین اور رات بہت گئی تھی پھر دیر کی اور مہلت دی اونکو آفتاب کی نکلنی تک پھر دوڑی
ہوئی بجانب ساحل کی اور تلوار اونکی برہنہ اور سپر اونکی ہاتھہ مین تھی پس جب نزدیک ہوئی اونسے آواز دی اونکو کہ نزدیک ہوئی بلا کی تمھاری
مین ابو الہول ہون پس تحقیق صبح کی تمنے ساتھہ سختی کی اور لیلی گئی تم خشکی اور دریا کی طرف سے پھر پکارتی تھی کہ اے آل طریف اے آل کندہ پس
جب پڑی آواز اونکی قوم کی کانون مین بھول گئی اپنی شئین مرد اونکی اور چلائین عورتین اونکی اور نکل بھاگی قوم اونکی سامنی سے ہوکر گھرونسی بجانب
پہاڑ کے اور داس اونکی پیچھی تھی پس جب تنہا دیکھا قوم نے اونکو شجاعت دلائی بعض نے بعض کو اور پھری اونکی طرف در آنحالیکہ وہ ڈرتی تھی
داس سے اور امید کی تھی اونمین بسبب اسکی کہ انکو تنہا دیکھا تھا اور اونکی پیچھے اور کسیکو نہین دیکھا پس دریے طلب اونکی ہوئی پس داس حملہ
کرتی تھی اونپر اور پیچھی پھیرتی تھی اونسے اور مار ڈالتی تھی ایک مرد کو بعد ایک مرد کی پس جب دیکھا قوم نے اونکی شدت اور جوانمردی اور سختی کو
چاہا اونھون نے کہ سبقت کر جاوین وہ داس پر بجانب بلند زمین کی تاکہ در آوین اونپر اونکی پیچھے سے پس جب دیکھا داس نے اونکی طرف کہ نزدیک ہوگئی
ہین وہ اون لکڑیونسی جنپر شلوارین اور کپڑی تھی ڈرتی اس امر کو کہ دیکھینگی قوم اونکی طرف پس امید کرینگی اونمین اور روانہ ہوجاوینگی
داس کی مکر اور فریب پر پس پھری ساتھہ کوشش کی اونکی سامنی تاکہ سبقت لیجاوین اونپر پس کوشش کی تا اینکہ سبقت لیگئی اونپر اور پھیر دیا
اونکو پھیر دیا وہ لکڑیون کی طرف در آنحالیکہ کلام کرتی تھی اونسے گویا کہ وہ کلام کرتی تھی لوگونسے اور وہ کہتی تھی اے آل طریف اے آل کندہ
تمہیر قوم نے قصد کیا ہے بتوا الگ کرو انکو پس حملہ کرو تم اونپر پس ٹہرایا قوم نے اپنی نگاہونکو وقت آواز دینی داس کو اونچی زمین کی طرف
پس دیکھا اون لکڑیونکو جنپر کپڑی تھی اور نہین شک کی اونھون نے اس امر مین کہ وہ مرد ہین پس شکست اوٹھائی اونھون نے در آنحالیکہ
پھیر دیا لوٹتی تھی بجانب دریا کی پس پکارتی تھی داس کہ اے قوم قسم دیتا ہون مین ہر مرد دلیر کو اس امر کی کہ نہ جدا ہووے اپنی جگہہ سے اور نہ
اوتری اپنی مقام سے پس مین کفایت کرونگا تمہاری واسطی شفقت قوم کو پس پھیری قوم مرد اپنی کشتیون کی طرف دوڑتی ہوئی پس گئی
اپنی پیچھی سوار کر لیا تھا اپنی زوجہ کو اور کسینی اپنی بیٹی کو اور کسینی لیلیا تھا اوسقدر اسباب اپنی گھر کا جسپر وہ قادر ہوسکا اور پیچھی ابو الہول
بجانب گروہ کی پس نہین پایا اونمین مگر غلامون اور لڑکون اور مردان زنان پر کو پس حکم کیا داس نے غلامونکو نزدیک جانی اور لینی
اونٹونکا پس ایسا ہی کیا اونھون نے اور رکھا اسباب کو اونٹونکی پشت پر پھر مشکین باندھین غلامونکی اور اوٹھالیا جو کچھ گروہ مین تھا
اور روانہ ہوئی بارادہ اپنی قوم کی پس جب آئی وہ راہ پر توقف کیا اور پیچھی رہی اون لوگونسے اور گذر گئی شل ہوائی تند کی اور
لیلیا شلوارون اور کپڑونکو پھر آئی لوگونمین اور روانہ ہوئی یہانتک کہ پہونچی اپنی قوم کی گروہ مین پس تعجب کیا عرب نے اونسے اور

اور اونکی کاسونسی نہیں جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یہ حال واس کا خالد بن الولیدؓ سے متوجہ ہوئے سراقہ بن مرداس الکندی کی طرف اور کہا اونسے کہ لاؤ تم میرے پاس اپنے غلام کو تاکہ دیکھوں اونکو اور سنوں کلام اونکا پس کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ سراقہ لائے اونکو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ تم واس ہو اونھوں نے کہا ہان نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ مینے عجیب اور غریب تمھارے حالات سنے ہین اور تم قسم ہے خدا کی کہ لائق ان کاسونکے ہو اسواسطے کہ تم سخت ہو لوگونسے اور جان لو تم اس امر کو کہ تم اور تمھاری قوم لڑتی تھی زمین نرم مین نہین پہچانتے تھے تم پہاڑون اور قلعونکو اور تحقیق در آئے تھے اور ڈالی تھی تمنے ا نکو دشمن خدا پر بڑی سختی کو پس نرمی کرو تم اپنے نفس کے ساتھ اور احتیاط رکھو اس طریق پر تو فنا سے پس کہا واس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو مینے تاخت کی ہے قوم مہرہ پر اور کتنی مرتبہ لیلیا ہے مینے اونکے مالونکو اور پہاڑ اونکے بلند اور ڈھیلے اور پتھر والے ہین اور یہ پہاڑ نہین مضبوط اور باز رکھنے والا ہے اون پہاڑونسے پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ مین تمکو گرامی دیکھتا ہون پس آیا کہتا ہے تمھارا دل تمسے اس قلعہ کی باب مین کسی امر کو پس کہا اونسے واس نے کہ نیک حال رکھے اللہ تعالی سردار کو جانو تم اس امر کو کہ جب مین آیا تھا تمھارے یہان ساتھ گروہ کے دیکھا تھا مینے اثنا راہ مین ایک خواب کہ دلالت کرتا ہے وہ بہتری پر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا اونسے ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کیا خواب تمنے دیکھا ہے واس نے کہا کہ دیکھا مینے کہ گویا مین چلنے والا ہون بیچ نشان قدم کے زمین پر در انحالیکہ مین کوشش کرنیوالا ہون طلب اپنی قوم کے اور گویا مین جدا ہو گیا ہون اونسے اور سبقت کر گئی ہین وہ مجھپر بجانب اپنے تاخت کے جسکا ارادہ کیا ہے اونھوں نے ایک قوم پر پس اوس حال مین کہ مین کوشش کرتا تھا اپنے چلنے مین پہونچ گیا مین اونکے پاس پس پایا مینے قوم کو ٹھہرے ہوئے اور وہ متحیر ہین نہ آگے بڑھتے ہین نہ پیچھے پھرتے ہین پس پکارا مینے اونکو کہ اے قوم تمھارا کیا حال ہے اور کس چیز نے باز رکھا ہے تمکو چلنے سے پس کہا اونھوں نے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس پہاڑ کو کہ کیونکر سامنے آگیا ہے ہمارے آخر اس راہ مین کہ نہین ہے ہمارے واسطے اوسمین کوئی جگہ گذرنے اور نکلنے کی پس کہا مینے کہ رہو تم اپنی روش نرم پر آیا نہین دیکھتے ہو تم اس شگاف کو اس پہاڑ مین پس کہا اونھوں نے افسوس ہے کہ نہین راہ ہے اوسمین پس کہا مینے کہ یہ کیونکر ہے اونھوں نے کہا کہ اوسمین ایک بڑا اژدھا ہے کہ نہین گذرتا ہے اوس پر کوئی مگر یہ ہلاک کرتا ہے وہ اوسکو اور بہت مردون اور دلیرون کو اوسنے مار ڈالا اور گرا دیا ہے پس کہا مینے کہ اے قوم کیون تم سب اوسے ناگہان نہین در آتے ہو پس کہا اونھوں نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی اسواسطے کہ آگ نکلتی ہے اوسکے سانس اور دم لینے سے اور کوئی راہ ہمارے واسطے اوسپر نہین ہے پس کہا مینے اونسے کہ اے قوم تلاش کرو تم کسی راہ کو اوسکی پشت کی پیچھے سے پس کہا اونھوں نے کہ ہم نہین قدرت رکھتے ہین اس امر کی بسبب بڑائی اوسکے ڈیل کے پس چھوڑا مینے اونکو اور تلاش کیا مینے اپنے واسطے کسی جگہ کو پس نہ پایا مینے مگر ایک جگہ دشوار گذار اور تنگ کو پس در آیا مین اوسمین پس نہین ہلاک ہوا مین اوسکا مگر بعد مشقت کے پس برابر مین نرمی کرتا تھا اپنے کام مین تا آنکہ آیا مین بجانب اژدھے کے اوسکی پیچھے سے پس مار ڈالا مینے اوسکو پس قریب ہوئی مجھسے قوم میری اور تبعیت کی اونھوں نے میرے نشان قدم کی پس نہین پہونچے تھے تک مگر بعد کوشش اور مشقت کے پس جب پہونچے وہ میرے پاس اور دیکھا اونھوں نے اژدھے کو مارا ہوا پس چڑھے وہ سب پہاڑ پر اور وہ

بیدار تھو اپنے دشمن سے پھر بیدار ہوا مین درانحالیکہ مین خوش تھا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہ بہتر دیکھا تمنے
اور بہتر ہوگا ای دامس اگر چاہا اللہ تعالی نے اور تعبیر تمہارے خواب کی خوشی ہے واسطے مسلمانونکے اور زیانکاری ہے واسطے ہمارے دشمنون
کی پس کہا دامس نے کہ ای سردار پیغمبر کیونکر ہے پھر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اوٹھہ کھڑے ہوئے اور پکار کر کہا اپنی بلند آواز سے
اللہ اکبر صدق اللہ ما اکثر فیہ اللہ ونصرہ حیا یا للنفیر آگاہ ہو کہ جو شخص دور ہے پس نزدیک آوے تاکہ سنے وہ اور جو شخص کہ نزدیک
ہے پس سنے وہ اسواسطے کہ بیچ بیان خواب دامس کی عبرت ہے اوسکو جو اعتبار کرے اور نصیحت ہے اوسکو جو نصیحت قبول کرے پس آئے
مسلمان دوڑتے ہوئے اونکی طرف بحالت خوشی کے اور سننے والے تھے اونکے کلام کو پس جب یکجا ہوئے مسلمان اور آئے اونکے پاس
اوٹھہ کھڑے ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور حمد اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور درود بھیجا
اونپر پھر کہا کہ ای گروہ مسلمانونکے تحقیق اللہ پاک اور برتر ہے کہ اوسکے واسطے خاص تعریف ہے وعدہ فرمایا ہے ہمسے اپنی کتاب مین غلبہ کا
ہمارے دشمنونپر اور فتحیابی کا ہمارے مطلب پر اپنے نبی کی زبان سے اور اللہ تعالی اپنے وعدہ کو اپنے انبیاؤنسے خلاف نہین کرتا ہے اور مینے
یہ نذر کی ہے کہ اگر فتح کریگا اللہ تعالی اس قلعہ کو میرے ہاتھہ پر تو نیکی اور احسان کرونگا مین لوگونکے ساتھہ جسقدر کہ استطاعت ہوگی
مجھکو اور اب گذرا ہے میرے دلمین اور در آیا ہے یہ امر کہ بتحقیق ہم فتحیاب ہونگے اس قلعہ اور اونپر جو اوسمین ہے اگر چاہا اللہ تعالی نے
اور بسبب قوت اللہ برتر اور بزرگ کے سبب سے ہے راہ بتائی ہے مجھکو اس امر پر تعبیر خواب اس غلام نے پھر لیا ابو عبیدہ بن الجراح
نے اپنے ہاتھہ سے گٹا ہاتھہ دامس کا اور کہا اوسنے رحمت کرے اللہ تعالی تمپر بیان کرو تم اپنے بھائیونسے جو دیکھا ہے تمنے خوابمین پس اوٹھہ
کھڑے ہوئے دامس ابو الہول اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ مینے یہ باتین دیکھی ہین اور بیان کیا اونسے تمام خواب اول سے آخر تک پس
جب فارغ ہوئے وہ خواب کے بیانسے متوجہ ہوئے مسلمان ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور کہا اونھون نے کہ ای سردار تحقیق سنا ہمنے
قول دامس کا پس تعبیر اوسکی کیا ہے ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ جانو تم رحمت کرے اللہ تعالی تمپر اس امر کو کہ وہ پہاڑ جسکا اونھون نے
ذکر کیا ہے کہ دیکھا اوسکو بلند اور دشوار گذار پس وہ مثال دین اور سنت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور وہ اژدہا جسکو دیکھا
اونھون نے اور ناگہان در آئے وہ اوسپر پس کوئی امر ہے کہ دوست رکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے ہونیکو اونکے دونون ہاتھونپر کہ خوش
ہونگے مسلمان اوسکے سبب سے اور جو کچھ بیان کیا ہے کہ خوش ہوئے لوگ ساتھہ تعبیر دینے ابو عبیدہ بن الجراح کے پھر کہا اونھون نے
کہ ای سردار پس تم کس چیز کا حکم دیتے ہو اونھون نے کہا کہ مین حکم دیتا ہون تمکو اللہ غالب اور بزرگ سے ڈرنے کا ہر حال پوشیدہ اور
ظاہر مین پھر اوٹھانے سختی کا واسطے دشمنان خدا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی از روے رغبت اور صبر کی جاؤ تم اپنے
اپنے مکانونکی طرف نگاہبانی مین رکھے تمکو اللہ اور درست کرو تم اپنے سامان اور ہتیار لڑائی کو کہ مین روانہ کرونگا تمکو کل صبح کو بجانب
تمہارے دشمنونکی مگر یہ کہ پیدا ہو جاوے میرے واسطے کوئی اور رائے سواے اس تجویز کے اسواسطے کہ مین نہین چھوڑتا ہون کوشش کرنیکو اپنی
اور مشورہ کرنیمین اون لوگونسے جنپر اعتماد رکھتا ہون ای گروہ سنو پس کہا مسلمانون نے کہ توفیق بہتر کی دیوے اللہ تعالی تمہاری رائے کو ای
سردار اور فتحیاب کرے تمکو تمہارے دشمنونپر وہ سننے والا دعا کا ہے پھر متفرق ہوئے وہ سب لوگ اپنے قیامگاہون کیطرف اور مصروف ہوئے اپنے کام مین پس

کوئی تیر کرتا تھا اپنی تلوار کو اور کوئی درست کرتا تھا اپنی کمان کو اور کوئی دیکھ بھال کرتا تھا اپنی زرہ کی اور ہتیار داری کرتا تھا اپنے گھوڑیکا
اور وہ باقی دن اور رات بھر برابر اسیکام مین وہ لوگ مصروف رہے پس جب صبح کی اونھون نے بولایا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
دامس کو اور کہا اونسے کہ ای بندۂ خدا کوشش کرنیوالے اس قلعہ کے بابمین تمھاری کیا رای ہے اور کون حیلہ اور فریب تمھارے نزدیک بکار آمد ہے
پس کہا دامس نے کہ یہ قلعہ ایسا بلند اور استوار ہے کہ عاجز کرتا ہے گروہونکو اور باز رکھتا ہے آنیوالے اور طلب کرنیوالیکو نہ فائدہ کریگا اوسکے
لوگونمین محاصرہ کرنا اوسکا اور نہ تنگی مین پڑینگے سنیے اونکو لڑائی سے سوای اسکے کہ مینے ایک حیلہ اور فریب تجویز کیا ہے جسکو مین کرونگا اور
مین امید اوسکے پوری ہونیکی اوپر رکھتا ہون پس ہوگی اوس حیلہ مین ہلاکی اونکی اور ملکیت مین آجاوینگی اللہ کے حکم سے زمین اور گھر
اونکے پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ ای دامس وہ کیا حیلہ اور فریب ہے پس کہا اونھون نے کہ نیک حال کرے اللہ تعالی سردار کو تم جانتے ہو
اس امر کو کہ بھید اور پوشیدہ بات کے مشہور اور رائگان کرنے مین برائی ہے اور جو شخص چھپاتا ہے اپنے بھید کو ہوتی ہے بہتری اور نکوئی
اوسکے ہاتھ مین پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تم کس امر کا مشورہ دیتے ہو اور وہ کیا تدبیر ہے جسپر تمکو اپنے کام مین اعتماد ہوگا دامس
نے کہا کہ میری رای یہ ہے کہ چلو تم مع اپنے لشکر اور سب ساتھیونکے اور اوترو تم سامنے قلعہ کے تا کہ ظاہر ہو اونپر تمھاری طرف سے ہیبت اور
خواہش لڑائیکی اور مین اوس حیلہ اور مکر کو کرونگا اور مین امید اوسکی پوری ہونیکی اللہ غالب اور بزرگ سے رکھتا ہون اگر چاہا
اللہ تعالی نے اور نہین ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے اور حکم کیا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اپنے منادیکو
کہ پکار دیوے وہ لشکر مین حکم کوچ کا پس کوچ کیا مسلمانون نے اور اوترے وہ قلعہ کے نیچے اور کلمہ اور تکبیر کہا اونھون نے اور ظاہر کیا اپنے
ہتیارونکو اور ڈرایا دشمنان خدا کو پس بلند ہوئی اوپر ایک جماعت روم کی اور دیکھا اونھون نے مسلمانونکی جماعت کو پس خوفناک کیا
اونکو اس امر نے اور ڈالدیا اللہ تعالی نے دہشت کو اونکے دلونمین یہانتک کہ گھبرائے اور مضطرب ہوئے وہ اپنے قلعہ مین اور گئے بعض اونمین سے
بعض کے پاس اور مشورہ کرتے تھے آپسمین بعض قوم نے کہا کہ ہم اونسے لڑینگے اور بعض نے کہا کہ ہم بیٹھے رہینگے اپنے قلعہ مین اسواسطے
کہ وہ لوگ نہ قدرت پاوینگے ہمپر پس متفق ہوئی رای اونکی لڑائی پر قلعہ کے اوپر سے پس چڑھ گئے وہ برجون پر اور مارتے تھے مسلمانونپر تیر
اور پتھر اونکو اور ایکدن اور رات اسیطرح لڑتے رہے پھر چھوڑ دیا لڑائیکو اور اقامت کی مسلمانون نے سامنے قلعہ کے سینتالیس دن اور
باینہمہ دامس ابوالہول سب مکر اور فریب اونکے ساتھ کرتے تھے مگر کچھ برائی اونکو نہین پہنچائی پس بعد سینتالیس دن کے آئے
دامس ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا اونسے کہ ای سردار مینے کوشش اور فکر کی ہر تدبیر اور فریب کرنے مین دشمنان
خدا پر کچھ نہین پائی مینے کوئی راہ فریب کی اور اب ایک امر مین سوچا ہون اور امید رکھتا ہون بسبب اوسکے اللہ سے فتحیابی اور غلبہ کی
اپنے دشمنونپر پس کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے کہ تمنے کیا تجویز کی ہے دامس نے کہا کہ ساتھ کرو تم میرے اپنے بہادرون سے تیس مرد اونکو اور حکم دو
اونکو میری اطاعت اور چھوڑ دینے پھیرنے خلاف اور اعتراض کرنیکا میرے حکم پر اور میرے کام اور میری رای پر ابوعبیدہ بن الجراح نے کہا کہ
قریب تر ایسا ہی کرونگا مین پھر ساتھ کیا اونکے تیس مرد اونکو شہسواران مسلمین سے تا اینکہ جب حاضر ہوئے وہ لوگ متوجہ ہوئے ابوعبیدہ
بن الجراح اور کہا اونسے کہ ای گروہ مسلمانون کے مینے سردار مقرر کیا دامس کو تمپر اور حکم دیتا ہون تمکو اونکی اطاعت کرنے اور منظور کرنے اونکے

ایک خشک سوٹی لیکر اور کہا اپنے ساتھیوں سے قسم اللہ کی دو اور اعانت طلب کرو تم اللہ تعالیٰ سے اور صبر و ساکت رہو اور چھپاؤ اپنے کام کو
اور آگے کرو تم نیکیوں کو اپنے کاموں میں اسواسطے کہ میں ارادہ اور میل کرنے والا ہوں اس قلعہ کی فتح پر اس رات میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے پس کہا
لوگوں نے کہ اے داس چلو تم ہمکو ساتھ لیکر اور نہیں ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پھر اوٹھ کھڑی ہوئی قوم درانحالیکہ وہ
جانے والی تھے اور داس اونکے آگے تھے اور بھیجا دو شخصوں کو اپنے ساتھیوں سے کہ آگاہ کریں وہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو اونکے حال سے
اور کہیں اونسے کہ بھیجو تم چار سو واسطے لشکر کے وقت نکلنے آفتاب کے پس روانہ ہوئے وہ دونوں شخص اور چلے داس مع اپنے ساتھیوں کے
درانحالیکہ وہ چھپاتے تھے اپنے کام کو نیچے تاریکی رات کے اور داس اونکے آگے تھے اور تجسس کرتے تھے اونکے واسطے اخبار کو اور چلتے تھے چار دانگ
پھر کے بھل اور کھال بکری کی پشت پر تھی پس جب کوئی چاپ اور آہٹ پاتے تھے تو توڑتے تھے سوٹی کو جیسے کتا ہڈی کو توڑتا ہے اور مسلمان اونکے
پیچھے تھے کبھی چھپ جاتے تھے اور کبھی چلتے تھے اور چھپاتے تھے پتھرونکی آڑ میں پس برابر وہ لوگ اسیطرح سے چلتے تھے تا اینکہ نزدیک ہوئے وہ قلعہ کے
پس سنی اونھوں نے آواز نگہبانوں اور لوگوں کی قلعہ کے اوپر سے اور نگہبانی سخت ہو رہی تھی پس داس مع اپنے ساتھیوں کے گرد قلعہ کے گھومتے
تھے تا اینکہ آئے وہ بعض برجوں کی طرف اور چوکیدار برج کا سوتا تھا اور دیوار قلعہ میں کوئی برج اوس برج سے چھوٹا نہ تھا پس کہا داس نے
مسلمانوں سے آیا دیکھتے ہو تم اس قلعہ کی بلندی اور مضبوطی کو اور نہیں ہو سکتا ہے کوئی حیلہ اور فریب اس قلعہ میں بسبب شدت نگہبانی اور
بیداری رومیوں کی پس کس کام کرنے کی رائے دیتے ہو تم مجھکو اور کیا تدبیر ہے تمہارے نزدیک قلعہ پر چڑھ جانے کی تاکہ پہنچ جاویں ہم قلعہ کے بیچ میں
پس کہا اونسے قوم نے کہ اے داس ہمارے سردار نے حاکم مقرر کیا ہے تمکو ہم پر اور تم بڑے مضبوط ہو دل کے اور ہم تمہارے تابع حکم اور
تمہارے سامنے ہیں پس جس امر میں تم بہتری مسلمانوں کی دیکھو گے پس نہ پھرینگے ہم اوس سے اور قسم ہے خدا کی کہ مارا جانا ہمارا آسان ہے
ہم پر پلٹ جانے بلا فائدے سے پس تمہارا کام حکم کرنا اور ہمارا کام مان لینا اور اطاعت کرنا ہے پس نہیں ہے ہم میں کوئی ایسا کہ پیچھے رہیگا
وہ اور نہ مرینگے ہم مگر نیچے سایہ تلوارونکے اللہ کی طاعت اور اپنے مسلمان بھائیوں کی رضامندی میں پس کہا داس نے کہ شکر کرے اللہ تعالیٰ
تمہارے کاموں کو اور مدد دیوے وہ تمکو تمہارے دشمنوں پر پس جب خواہش اور آرزو تمہاری یہ ہے پس طلب کرو تم دیوار قلعہ کو اور لازم پکڑو
اوس کام کو داس نے بیان کیا ہے کہ ہم سب اٹھائیس آدمی تھے پس جب گئے ہم نزدیک دیوار قلعہ کے اور ملگئے اوس سے رات میں کہا داس نے
آیا ہے کوئی تم میں ایسا جو قدرت رکھتا ہو چڑھ جانے کی اس قلعہ پر پس کہا اونھوں نے کہ اے ابو الہول کیونکر ہم اسپر چڑھ سکتے ہیں اور
کس چیز کے واسطے اسکی بلندی پر پہنچینگے پس کہا داس نے کہ ٹھہرو تم اپنی روش نرم پر پھر اختیار کیا اور لیا داس نے اونمیں سے سات
شخصوں کو جو مثل شیروں جیت کرنے والے تھے کہ تحقیق شدت اختیار کی اونھوں نے اوٹھا لینے اوس برج کی اپنے شانوں پر بسبب سختی اور برے
ہونے اس کام کے اونپر پکڑ لیا داس نے ایک شخص کو اونمیں سے اپنے شانہ پر اور وہ شخص بیٹھا تھا شانہ پر اوسکے حکم کیا اوسکو اس امر کا کہ پکڑے
وہ دیوار کو اپنے ہاتھ سے اور ڈالے اپنے بوجھ اور قوت کو داس پر پس حکم کیا دوسرے شخص کو کہ چڑھ جاوے وہ اپنے ساتھی کے شانہ پر
اور بیٹھ جاوے مثل پہلے شخص کے پھر حکم کیا اور شخص کو کہ وہ بھی ایسا ہی کرے پس برابر بیٹھتا گیا ہر شخص اپنے ساتھی کے
شانہ پر یہانتک کہ جب جانا داس نے اس امر کو کہ ساتوں آدمی ایک دوسرے کے شانوں پر بیٹھ چکے میں حکم کیا اوس شخص کو

اور واپس آئی اپنی ساتھیونکی پاس اور ہوگئی صبح پھر کہا اونھون نی کہ ای جوانمردان عرب آگاہ ہو تم کہ تحقیق ہمنی کھول دیا تمھاری واسطے
دروازونکو اور مار ڈالا ہمنی لوگونکو جو وہان تھی پس لو تم دروازونکو اور حفاظت کرو اوسکی طرف اور نگاہ رکھو اور احتیاط کرو تم اوسمین
پس تحقیق قوم کاٹی ہوئی تلوار ونکی اور تھی تمھاری خنجرونکی مین اگر چاہا اللہ تعالی نی پس اوٹھ کھڑی ہوئی قوم اور نکال لیا اونھون
نی اپنی تلوار ونکو سیانسی اور لٹکا لیا ڈھالونکو اور چھپاتی تھی وہ اپنی تیغین اور اپنی کام کو پس جب پہونچی وہ سب قلعہ کی دروازی پر
ٹھہرا ہر ایک اونمین کا اپنی جگہ پر پس دوڑی رومی اونکی طرف اور قصد کیا اونکا دلیرون نی اور آئی اونپر سردار لوگ پس چلائی رومی
اور کہا اپنی لغت مین کہ ای مسیح کیونکر ہوا یہ مکر اور فریب ہمپر اور بعض رومیون نی کہا کہ خشمناک ہوئی مسیح اور صلیب ہمپر
اور بعض نی اوسکی سوا اور کچھ کہا اور زیادہ ہوئی گفتگو اونمین اور چلایا اونکا بطریق یوقنا اور ہمراہی شہسوار اوسکی اور حملہ کیا دونون
گروہ نی اور ظاہر کیا اونھون نی معاملات عجیب کو اپنی لڑائی سی اور بلند ہوا شور اور رخنہ دار ہوگئی نیزی اور کام کیا اوسوقت تلوارون
نی اور جاری ہوئی خون بہنی والا اور کاٹی گئی ہاتھ اور شانی اور درآئین رومیونپر مصیبتین اور بلند ہوئی آواز تکبیر مسلمانونکی ابن اوس
القیشی نی بیان کیا ہی کہ لڑا تھا مین لوگونسی اور خصوصیت کی تھی اپنی بزرگونسی پس نہین دیکھا ہمنی کسی بری شدید اور سخت لڑنیوالیکو
داس سی اور بتحقیق شمار کیا تھا ہمنی اونکی بدنمین بعد جدا ہونی اپنی کی لڑائی سی ستر زخمونکو اور تھی ہم لوگ شدت لڑائی اور بڑے
رنج مین اور زخمی ہوئی تھی لوگ ہماری اور ہم قریب ہلاک پہونچ گئی تھی اور بچا ہا تھا بعض ہم مین کا بعض کو اور یقین ہوگیا تھا
ہمکو اپنی سب کی موت کا ایک ہی ساتھ اور ہم لوگ اوسدن اٹھائیس آدمی تھی پس مارڈالی گئی ہم مین سی اوس بن عامر الجرمی
اور ابو حامد بن سراقۃ الحمیری اور قارع بن مسیب التیمی اور مزارہ بن شداد الغنوی اور ربیع بن جابر العبدی قوم بنی عبد دار سی
اور ہلال بن یعرب الخثعمی اور اسید بن قادح الدارمی اور اسود بن ملاعب بن مقدام بن عروۃ الحضرمی رحمت کری اللہ تعالے
اونپر واقدی رحمہ اللہ نی بسلسلہ راویونکی عویلم بن خارج سی جو داس کی ساتھ حلب کی قلعہ مین تھی روایت کی ہی کہا عویلم نی کہ جب
مارڈالی گئی آٹھ آدمی ہماری ساتھیونسی اور باقی رہی ہم مین سی بیس آدمی اور غلبہ کیا رومیون نی ہمپر جماعت زیادہ چارہزار سپاہ نی
کا اور مایوس ہوگئی تھی ہم لوگ اپنی جانونسی کہ اوسیوقت پہونچی ہماری پاس خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بجمیعت ایکہزار سوار کی
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی اور معاملہ یہ گذرا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ انتظار کیا اونھون اور آرام تھی
ہم لوگونپر اور درپی تلاش ہماری خبرونکی تھی اور خالد بن الولید ملے تھے قریب جگہ مین ہمسی پس پہلی اونھین سی ملاقی ہوئی وہ
دونون ہمراہی ہماری جنکو داس نی خبر سنانیکو بھیجا تھا پس آگاہ کیا اون دونون نی خالد بن الولید کو ہم لوگون کی خبر سی
قلعہ پر پس متوجہ ہوئی خالد بن الولید ہماری طرف بحالت جلدی کے اور پایا اونھون نے ہمکو سخت اور شدید لڑائی مین
پس جب بلند ہوا شور خالد بن الولید کے آنیکا شور کیا آپس مین رومیون نے اور چھوڑا اونھون نے ہمکو اور چڑھ گئے وہ
قلعہ کی دیوار پر اور دیکھا اونھون نے اوس لشکر کو جسمین خالد بن الولید تھے اوسنے بیان کیا ہے کہ جب سنی ہمنے
آواز تکبیر مسلمانون کی مضبوط ہوگئی دل ہمارے اور بڑھ گئی شدت ہماری دشمن کی لڑائی پر اور مارا ہمنے اونپر ضربات رنج دہندہ

پس کہا یوقنا نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس تعجب کیا تم سب سرداران جماعت ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ان یوقنا کو کہ کیا سبب
گریستہ کو فکر اور اندیشہ کرتا تھا میں اس کام میں کہ کیونکر مدد اور غلبہ دیا گیا تم لوگوں کو ہم پر حالانکہ کوئی گروہ تم سے زیادہ ضعیف ہمارے نزدیک
نہ تھا پس سبب ولیکن میں واسطے تمہارے سوال کو تو سو گیا میں پس دیکھا میں نے ایک شخص کو روشن تر چاند سے پس پوچھی میں نے کیفیت اونکی پس کہا گیا
مجھے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پس گویا میں سوال کرتا ہوں کہ اگر یہ نبی صادق ہیں تو درخواست کریں اپنے پروردگار سے کہ آگاہ
اور تعلیم کرے تو یہی مجھکو پروردگار ساتھ زبان عربی کے پس گویا اشارہ فرماتے ہیں وہ میری طرف اور درخواست کی اپنے پروردگار سے واسطے اس امر
کے پس بیدار ہو گیا میں اور میں زبان عربی میں کلام کرتا تھا پس اوٹھ کھڑا ہوا اور گیا میں اپنے بھائی یوحنا کے گھر کی طرف پس کھولا میں نے خزانہ اونکا
کتابوں کا پس پڑھا میں نے کتابوں کو اور پایا میں نے بعض کتابوں میں صفت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور اونکے حالات کو جو واقع ہونگے اور اسلام کو
کہ زیادہ تر دشمن اونکے لوگ یہود ہونگے اور آیا یہ امر واقع ہوا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کہ سچ ہے قوم یہود بشدت اونکی طلب اور تلاش میں
یا تا سکہ مدد اور غلبہ دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر اور لیے قلعے اور شہر بنا میں اونکی اور ریاست دلائی اونکو دلیر وکلو یوقنا نے
کہا کہ یہ اونکی صفت کتابوں میں پائی ہے کہ اللہ تعالی وصیت کریگا اونکو اونکے اصحاب اور تبعیت کرنیوالوں کو واسطے اور اعانت کے یگو دہ تیسیم اور
مسکین کی آیا واقع ہوا یہ امر ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا ان حال وصیت کرنے اللہ تعالی کا اونکو واسطے اونکے اصحاب کے یہ ہے کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین اور یتیم اور مسکینوں کے حق میں فرمایا ہے الم یجدک یتیما فاوی ووجدک ضالا
فهدى ووجدك عائلا فاغنى فاما اليتيم فلا تقهر واما السائل فلا تنهر یوقنا نے کہا کہ اللہ تعالی نے اونکی نسبت صفت ضلالت
کی کیوں بیان کی حالانکہ وہ اللہ تعالی کے نزدیک بڑے مرتبہ والے تھے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے واسطے اوس کے یعنی اوسکے معنی یہ ہیں کہ
ووجدك ضالا في تيه محبتنا فهديناك الى مشاهدتنا وايضا سهلنا لك الوصول الى منازل المكاشفة ووفقناك للوقوف
في مقام المشاهدة وايضا ووجدك ضالا في بحار الطلب على مراكب الطلب فأوصلناك الى سواحل الحق وقربناك
الى اظل حقائق الصدق وايضا افكرت بقلبك على حيد الاعتبار وتهت في قيعان الانبياء بطاعتنا [illegible]
لاستتار فهديناك بساعات الوصول والتلاق ولكن ليس لك منا خير ولا معك منا التوحيد [illegible] اسألك
لو ايج الرضى كشفنا لك عن واضح الفضا اما علمت يا عبد الله انه لا كنز عند المؤمن اوفى من العلم ولا مال
ادوم من الحلم ولا حسب ارفع من الغضب ولا قرين ازين من العقل ولا رفيق اشر من الجهل ولا شرف اعز من التقى
ولا كرم اوفر من ترك الهوى ولا عمل افضل من الفكر ولا حسنة اعلى من الصبر ولا سيئة اخزى من الكبر ولا دولة

لِلَّيْنِ مِنَ الرِّفْقِ وَلَا دَاءَ اَوْجَعُ مِنَ الْخَوْفِ وَلَا رَسُوْلَ عَادِلٌ مِنَ الْحَقِّ وَلَا دَلِيْلَ يَنْصَحُ مِنَ الصِّدْقِ وَلَا فَقْرَ اَذَلُّ مِنَ الطَّمَعِ
وَلَا غِنَاءَ اَشْقٰى مِنَ الْجَمْعِ وَلَا حَيٰوةَ اَطْيَبُ مِنَ الصِّحَّةِ وَلَا مَعِيْشَةَ اَهْنَا مِنَ الْعِفَّةِ وَلَا عِبَادَةَ اَحْسَنُ مِنَ الْخُشُوْعِ وَلَا زُهْدَ
خَيْرٌ مِنَ الْقُنُوْعِ وَلَا حَارِسَ اَحْفَظُ مِنَ الصَّمْتِ وَلَا غَائِبَ اَقْرَبُ مِنَ الْمَوْتِ پس جب سنا یوقنا نے یہ کلام ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ سے چمکنے لگا چہرہ اونکا خوشی سے اور کہا کہ ایسا ہی پڑھا تھا مینے شب گزشتہ کو اپنے بھائی یوحنا کی کتابوں میں اور یوحنا نے اپنی کتابوں
ذکر کیا ہے کہ پایا اونے اس مضمون کو توریت کے حاشیہ میں اور اب مضبوطی پکڑ لی تھا سو دین نے میرے دل میں اور جان لیا مینے کہ یہی دین حق ہے
اور قریب ہے تیرا لڑونگا میں تمہارے دشمنوں سے اور دور کرونگا اپنی خطا ہاے گذشتہ کو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا سے کہ اے عبد اللہ مشورہ
دو اور راہ بتاؤ تم ہمکو اس امر کی کہ کس طرف کو جاویں ہم قصد کریں پس کہا یوقنا نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ قلعہ اعزاز کا مضبوط ہے اور
قوت دیا گیا ہے ساتھ لوگوں اور سامان اور توشہ کے اور حاکم اونکا میرے چچا کا بیٹا ہے جسکا نام دارس ہے اور وہ سخت اور مضبوط ہے
لڑائی اور شمشیر زنی میں اور اگر تم اوسکو چھوڑ دوگے اور جاؤگے نواحی انطاکیہ کو تاخت تاراج کریگا وہ حلب اور قنسرین اور ارض العواصم
کو اور تیرائی پہونچاویگا وہ لوگوں کو اور کبھی گرفتار کریگا اونکو پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کیا حیلہ اور تدبیر اوسپر کرنا چاہیے پس کہا یوقنا
نے کہ اے سردار میں نے تجویز کیا ہے ایک مکر اور فریب کو امید رکھتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ اوسکو پورا کرے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ کہو تم کہ پورا
کرے اللہ تعالیٰ تمہاری زبان کو ساتھ راستی اور بہتری کے پس کہا اونکو یوقنا نے کہ جانو تم اے سردار اس امر کو کہ میں نے تجویز کیا ہے کہ سوار ہوں میں اپنے
گھوڑے پر اور میرے ساتھ کردو تم ایک سو سوار ونکو مسلمانوں سے اور وہ لباس رومیوں کا پہنے ہوں اور میں اونکو ساتھ لیکر آگے روانہ ہوں اور پیچھے
روانہ ہوا ایک کوئی سردار سرداران عرب سے پیچھے میرے جسکے ساتھ ایکہزار سوار تیز رو گھوڑوں پر ہوں اور میرے آگے لشکر کی جمعیت ایک سو سوار کی ایک
فرسخ کی فاصلہ پر ہوں اس صورت سے کہ گویا میں تمسے بھاگنے والا ہوں اور وہ ہزار آدمی در پے طلب میرے ہیں پس جب قریب اعزاز کے ہم پہونچیں گے
تو پکارونگا اور شور کرونگا میں اور ساتھی میرے پس جب دیکھیگا ہمکو دارس حاکم وہاں کا بالضرور تو نکلیگا وہ ہمارے پاس اور لیجاویگا ہمکو پس
جب سوال کریگا وہ مجھسے حال سے تو آگاہ کرونگا میں اوسکو اور کہونگا یہ امر کہ میں مسلمان ہوا تھا بارادہ مکر کے اور نکل آیا ہوں اور یہ عرب پیچھے
طلب میرے ہیں اور جب وہ یہ حال مجھ سے سنیگا تو چڑھ جاویگا ساتھ لیکر ہمکو قلعہ پر اور جب ہو شب تو چاہئے کہ تمہارے سردار نزدیک جگہ [illegible]
کا [illegible] جسکا نام [illegible] ہے پس جب ہوگی آدھی رات تو ہم قلعہ میں اور ساتھ [illegible] اور رکھیں گے تلوار کو اوپر دشمنوں کے پس جب
ہوگا وقت نماز صبح کا ملجاوینگے تمہارے سردار ہم میں مع اپنے ہمراہیوں کے پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح نے

یہ کلام یوقنا کا مشورہ کیا اونھون نے خالد بن الولید اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے اوس معاملہ مین پس کہا اون دونون صحابی نے کہ ای دعوی امنا
یہ مضمون ہمارا ہے اور تجویز یہ ہے بشرطیکہ یہ شخص غدر اور بیوفائی نکرے اور اپنے دین کیطرف پھر جاوے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا سے کہ
کیا تو صادق ہے پس کہا یوقنا نے ہان نہین ہے یہ امر قسم ہے خدا کی نہین پھرا مین اپنے دین سے تمہارے دین کی طرف مگر یہ کہ اوگیا اور دور کر دیا اللہ تعالے
نے میرے دل سے اوس چیز کو جسکی مین تعظیم کرتا تھا تصویرون اور صلیبون سے اور نہین باقی رہی میرے دل مین سوا محبت اللہ غالب اور بزرگ کے
جسکے سوا کوئی معبود نہین ہے اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنکو مینے خواب مین دیکھا اور معجزات اونکی معاینہ کیے پس اگر تم لوگ
میرے ساتھ گمان بد کرتے ہو پس چھوڑو اور نہ مقرر کرو تم مجکو اس کام مین جو مینے بیان کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
کہ ای عبد اللہ اگر تم خیر خواہی کروگے مسلمانونکی اور غدر اور بیوفائی نکروگے پس اللہ تعالی تمہارا معین ہوگا ہر کام مین جسکا تم ارادہ کروگے پس
تبعیت کرو تم راستی کی تاکہ نجات حاصل کرو تم اوسکے سبب سے کہ بقای ہمارے دین کی راستی اور تبعیت طریقہ تمہارے ساتھ ملین تحقیق مومن
صادق کی غذا وہ ہے جو میسر ہو اور لباس اوسکا اوسقدر ہے جو چھپاوے اوسکے ستر کو اور گھر اوسکا وہ ہے جہان وہ ہو پس نہ ملول ہو اور نا امید
کرے تمکو وہ چیز جو چھوڑا ہے تمنے اپنے ملک اور زینت اور حکم اور سرداری سے اسواسطے کہ جو کچھ تمنے چھوڑا ہے وہ نیست ہونیوالا ہے اور جسکی تم درپے
طلب ہو وہ باقی اور پایدار ہے کہ نعمت دنیا جاتی رہتی ہے اور عالم آخرت نیک اور باقی ہے اور جانو تم اس امر کو کہ آجکے دن تم بری اور
بیگانہ ہو نسل اور سردی کے کہ نکلو تم اپنی جان کے سبب سے اور جانو تم اس امر کو اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَالْقَبْرُ مَضْجَعُهٗ وَالْخَلْوَةُ
مَجْلِسُهٗ وَالْاِعْتِبَارُ فِكْرُهٗ وَالْقُرْاٰنُ حَدِیْثُهٗ وَاللّٰهُ اَنِیْسُهٗ وَالذِّكْرُ رَفِیْقُهٗ وَالزُّهْدُ قَرِیْنُهٗ وَالْحُزْنُ شَانُهٗ
وَالْحَیَاءُ شِعَارُهٗ وَالْجُوْعُ اِدَامُهٗ وَالْحِكْمَةُ كَلَامُهٗ وَالتُّرَابُ فِرَاشُهٗ وَالتَّقْوٰی زَادُهٗ وَالصَّمْتُ غَنِیْمَتُهٗ وَالصَّبْرُ مُعْتَمَدُهٗ
وَالتَّوَكُّلُ حَسْبُهٗ وَالْعَقْلُ دَلِیْلُهٗ وَالْعِبَادَةُ حِرْفَتُهٗ وَالْجَنَّةُ دَارُهٗ اور جانو تم ای یوقنا کہ مسیح علیہ السلام نے کہا ہے عجبت
لِثَلٰثَةٍ غَافِلٍ لَیْسَ بِمَغْفُوْلٍ عَنْهُ وَمُؤَمِّلِ الدُّنْیَا وَالْمَوْتُ یَطْلُبُهٗ وَبَانِیْ قُصُوْرٍ وَالْقَبْرُ مَسْكَنُهٗ اور تحقیق فرمایا ہے ہمارے نبی
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ اُعْطِیَ اَرْبَعًا اُعْطِیَ اَرْبَعًا وَتَفْسِیْرُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ اُعْطِیَ الذِّكْرَ ذَكَرَهُ اللّٰهُ
لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی اُذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَمَنْ اُعْطِیَ الدُّعَاءَ اُعْطِیَ الْاِجَابَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَمَنْ اُعْطِیَ الشُّكْرَ
اُعْطِیَ الزِّیَادَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ وَمَنْ اُعْطِیَ الْاِسْتِغْفَارَ اُعْطِیَ الْمَغْفِرَةَ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ
وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا کہا واقدی رحمہ اللہ نے سلسلہ راویونکا عامر بن اوس سے روایت کی ہے کہا عامر نے کہ موجود تھا مین فتح قنسرین اور حلب مین
ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور اکثر مین اون سے صحبت رکھتا تھا جو داخل ہوئی تھی ہمارے دین مین پس نہین دیکھا مینے اونمین

کو فی الحقیقت سخت کوشش کرنیوالا اور خالص نیت والا اور پورا جہاد کرنیوالا اور جاننیوالا طریقہ لڑائی رومیوں کا یوقنا ہے قسم ہے خدا کی کہ خیرخواہی
کی تھی اونسے مسلمانوں کی اور جہاد کیا تھا شہروں میں اور راضی کیا تھا پروردگار عالمین کو اور وہ کام رومیوں نے کیا تھا جو کسی آدمی
ہنا ہے جنس نے نہیں کیا تھا رضی اللہ عنہ واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے یوقنا کو
اور فارغ ہوئے وہ نصیحت سے ساتھ کیا یوقنا کے ایک سو سوار کو مسلمانوں سے اور پہنائیں اونکو زرہیں اور کپڑے رومیوں کے اور ہر دس آدمی
اونمیں ایک قبیلہ سے تھے اور قبائل یہ تھے طی اور نہد اور خزاعہ اور عبس اور تجیب اور حضارمہ اور حمیر اور باہلہ اور مراد اور تمیم اور مقرر کیا
ہر دس آدمی پر ایک نقیب کو پس نقیب بنی طی کے حنظل بن عاصم اور نہد پر مروہ بن مزاحم اور خزاعہ پر سالم بن عدی اور عبس پر مسعود
بن نبہان اور حمیر پر ذوالکلاع اور باہلہ پر سیف بن رفاع اور تمیم پر سعید بن جبیر اور مراد پر مالک بن قناص تھے پس مرتب کیا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ نے اس ترتیب کو کہا اونھوں نے مسلمانوں سے کہ جاؤ تم رحمت کرے اللہ تم پر بھیجنے والا ہوں تمکو ساتھ اس بندہ خدا کے
جسنے ہبہ کیا ہے اپنی جانکو اللہ اور رسول کے واسطے اور تمہارے ہر گروہ پر ایک نقیب ہے جسکو میں نے سردار کیا ہے تم پس اطاعت کرو تم اس شخص کی
جب تک وہ اللہ تعالی کی رضامندی میں قائم ہے پس کہا مسلمانوں نے کہ سنا اور منظور کیا ہمنے اطاعت کو راوی نے بیان کیا پھر کہا پس
پہنا اور سوار ہوئے اور روانہ ہوئے یوقنا آگے اونکے بارادہ حاکم اعزاز کے اور یوقنا اپنا لباس پہنے تھے پس جب دور ہوئے اور پہنچے وہ ایک فرسخ
تک مقرر کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے مالک بن الحرث الاشتر النخعی کو اور ساتھ کیا اونکے ایک ہزار سوار کو اونکی قوم سے پس کہا اونسے کہ اے
ابن الحرث روانہ ہو تم پیچھے اس بندہ خدا کے اور دیکھو تم کہ کس چیز کیطرف رجوع کرتا ہے کام اوسکا پس جب پہنچو تم قریب اعزاز کے
پوشیدہ رہو تم صبح کے وقت تک پھر ظاہر ہو تم اپنے ساتھیوں کے واسطے توفیق دیوے تمکو اللہ تعالی اور راہ راست پر رکھے تمکو پس روانہ
ہوئے مالک اشتر آگے ایک ہزار سوار کے اور چلے وہ باقی تمام اوس دن اور آئی تاریکی رات کی اور وہ پہنچے ایسے گانو میں پس پایا اوسکو
خالی رہنے والوں سے پس پوشیدہ ہوئے وہاں اور یوقنا کا حال یہ تھا کہ لیا اونھوں نے شاہراہ کو اور چلے وہ بطلب اعزاز کے واقدی
رحمہ اللہ نے سلسلہ راویوں کو حنظل بن عاصم سے روایت کی ہے کہا حنظل نے کہ تھا میں گروہ یوقنا میں جسکو بھیجا تھا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح
نے ساتھ اونکے پس جب ہم قریب اعزاز کے پہونچے متوجہ ہوئے یوقنا ہماری طرف اور کہا کہ اے جوانمردان عرب ہم پہنچ گئے ہیں دشمن کے
شہروں میں پس احتیاط کرو تم اس امر کی کہ کوئی شخص تم میں کا کچھ کلام کرے اسواسطے کہ تمہاری لغت رومیوں پر پوشیدہ نہیں ہیں اور ہیں
شہر ہم تمہارا ہوں اور ہوشیار ہو تم اپنے کاموں میں پس جب دیکھو تم مجھکو کہ حملہ اور سختی کی میں نے حاکم اعزاز پر پس تیزی اور جلدی کرو تم
اللہ تعالی کا نام لیکر پھر روانہ ہوئے یوقنا ساتھ اونکے اونکو معاملہ تقدیر سے کچھ خبر نہ تھی واقدی رحمہ اللہ نے سلسلہ راویوں کا اکوع باہلی سے
روایت کی ہے کہا اکوع نے کہ تھا میں ساتھ مالک اشتر نخعی کے اونکے ایک ہزار لشکر میں جسوقت روانہ ہوئے تھے ہم پیچھے یوقنا
حلب کے تو ہم ایک پوشیدہ ہو کر ٹھہرے ہم ایسے گانو میں بانتظار صبح ہونیکے اور اوسیوقت دیکھا ہمنے اپنے پیچھے ایک لشکر کو آتے
مالک اشتر پوشیدہ تھے حال اوس لشکر کا ہم سے پس ارادہ کیا اونھوں نے لشکر کا پس ناگہان دیدہ وہ غالب رہے ہم اور نزدیک پس آئے
اور اونکے ساتھ ایک شخص عرب کا تھا پس جب لائے اوسکو گانو کی جگہ میں کہا مالک اشتر نے کہ اے جوانمردان عرب اس سے پوچھو

جو یہ شخص کہتا ہے پس کہا مسلمانون نے کہ وہ کیا کہتا ہے مالک اشتر نے کہا کہ تم اوس سے پوچھو وہ تمکو آگاہ کریگا اور پوچھا مسلمانون نے اوس سے اور کہا کہ تو کون لوگونسے ہے اوسنے کہا کہ مین غسان بنی عم جبلہ بن الایہم الغسانی سے ہون پس کہا مالک اشتر نے کہ تیرا نام کیا ہے اوسنے کہا کہ میرا نام طارق بن سنان ہے پس کہا مالک اشتر نے کہ قسم ہے مجھکو داخل ہونیکی قوم عرب مین کہ نہ پوشیدہ کر تو ہم سے کسی حال کو جو تو ہمارے دشمنو نسے جانتا ہے اوسنے کہا قسم ہے خدا کی کہ نہ چھپاؤنگا مین تم سے جس حال کو مین جانتا ہونگا ولیکن احتیاط کرو تم اپنی جانونپر چال آئی اپنے دشمن کی مالک اشتر نے کہا کہ یہ بات کیونکر ہے پس کہا طارق نے کہ تم بارادہ مکر اور فریب کے ساتھ اپنے دشمن کے آئی ہو حالانکہ تمہارے دشمن نے تمہارے ساتھ فریب کیا ہے پس کہا مالک اشتر نے کہ یہ کیا بات ہے طارق نے کہا کہ رات کو آیا تھا اوس کا جاسوس تمہارے پاس سے اور نام اوسکا عصمہ بن حنظلہ التیمی ہے پس وہ سنتا تھا جو تم اوس مشورہ کو جو مکر اور فریب یوقنا نے حاکم اعزاز کے ساتھ تجویز کیا تھا پس جب سنا جاسوس نے اوس تجویز کو لکھا اوسنے اوسیوقت ایک رقعہ اور باندھ دیا رقعہ کو ایک کبوتر کی دم مین جو اوسکے پاس تمہارے ظاہر لشکر مین تھا اور چھوڑ دیا کبوتر کو بجانب حاکم اعزاز کی اوسدن قبل تمہاری نماز ظہر کے پس جب پڑھا حاکم نے اوس رقعہ کو بھیجا اوسنے مجھکو بجانب حاکم اوسکا نام لوقا بن تیناس ہے بطلب کمک کے تمہارے اوپر اور پہنچایا مینے لوقا کو پیام اوسکا اور وہ ہمراہ آتا ہے بجماعت پانسو سوارون کے دلیران روم سے پس گویا تم اوسکے سامنے ہو پس احتیاط کرو تم اور بچا جاؤ تم مجھکو میرے کلام مین اور آمادہ ہو تم واسطے اوسکے مقابلہ کے

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ یہ تو حال مالک اشتر کا اس مقام پر تھا اور یوقنا کا حال یہ ہوا کہ وہ روانہ ہوئے یہانتک کہ پہونچے اعزاز کے قلعہ تک پس پایا اونھون نے حاکم اعزاز کو اس حال مین کہ احتیاط کی تھی اوسنے اپنے جان پر اور مضبوط کیا تھا اپنے قلعہ کو اور احتیاط کی تھی اپنے لشکر مین اور صف بندی کی تھی اونکی باہر قلعہ کے اور وہ ملعون سوار ہوا تھا بجماعت تین ہزار رومی اور ایکہزار عرب متنصرہ قوم غسان اور لخم اور جذام سے سوا اون لوگون کے جنھون نے اطراف اوسکی شہر سے اوسکے پاس پناہ لی تھی پس جب آئے یوقنا تو مین وہم دلایا اوسنے یوقنا کو اپنی کسی چیز سے بلکہ استقبال کیا یوقنا کا اور پیدل ہو گیا اپنے گھوڑے سے اور آیا یوقنا کی طرف دوڑتا ہوا اور بوسہ دیگا اونکی رکاب کو اور تھی اوسکے ہاتھ مین ایک چھوٹی چھری جو قبضہ سے زیادہ نہ تھی اور جب نزدیک ہوا وہ یوقنا سے جھکا وہ یوقنا کی رکاب پر تاکہ کھینچ لیوے رکاب کو پس کاٹ ڈالا چھری سے زین کے تنگ کو اور پکڑ لیا اوسنے یوقنا کی رکاب کو پس اوسیوقت پراگندہ ہوئے یوقنا اور گروہ مرکے بھل اور آپ سے چار ہزار سوار اور پیدل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہین مہلت دی اونکو یہانتک کہ قابض ہوگئے اونپر اور باندھ لیا اونکو پس جب ہوئے یوقنا روسیونکی قید مین تھوک مارا ملعون نے یوقنا کے منہ پر اور کہا یوقنا سے کہ بتحقیق غضب کیا تجھپر صلیب نے جسوقت چھوڑ دیا تو نے دین اوسکا اور رجوع کیا تو نے اوسکے دشمنون کی طرف پس قسم ہے حق مسیح کی کہ مین نہ چھوڑونگا تجھکو بلکہ بھیجونگا پاس بادشاہ کے پس سولی دیگا وہ تجھکو انطاکیہ کے دروازے پر بعد اسکے کہ مار لیگا وہ گردنین ان عرب کی پھر چڑھ گیا وہ اور لیا اونکو ساتھ لیکر اپنے قلعہ پر

واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک امر پورا کر دیا کام مسلمانونکا اللہ تعالی کی طرف سے یہ تھا کہ جاسوس نے اپنے رقعہ مین حال روانگی مالک اشتر نخعی کا جمعیت ایکہزار سوار کے حاکم اعزاز کو نہین لکھا تھا اور مالک اشتر کا حال یہ گذرا کہ جب سنا اونھون نے کلام طارق متنصرہ کا

احتیاط کی اونھون نے اور اونکے ساتھیون نے اپنی جانون پر اور مضبوط باندھا شتر کو اور پھر گئے وہ بہ انتظار حاکم کے اور ندان کو پس جب تھوڑی سی گذری تھی اونھون نے آواز لگامون اور آواز گھوڑون کی ساتھ ہتیار ونکی اپنے نہین کلام کیا اونھون مالک اشتر نے یہانتک کہ نزدیک ہو گیا اونکا اور او سیوقت ورآئے اوپر مالک اشتر ساتھ دلیران مسلمین او شہسواران موحدین کی اور گھیر لیا او نکو مثل گھیرنے کنگن کی کو اور گھیر لیا مسلمانون نے اونکو مثل گھیرنے سپیدی آنکھ کو اوسکی سیاہی کو اور حملہ کیا دو دو مسلمانون نے ایک ایک رومی پر پس پکڑ لیا اونکو پیچھے مضبوط باندھا اونکو اور لے لیے کپڑے اور لباس اونکے پہن لیا اون کپڑون کو اور بلند کیا اونکے نشانون اور صلیبون کو پیچھے گئے وہ ٹکی اور متوجہ ہوئے مالک اشتر اوس شتر کی طرف اور کہا اوس سے کہ آیا ہو سکتا ہے تجھسے کہ پھیر دیوے تو سیاہ خبث دین الله تعالیٰ اور بزرگ اور دین الله کی طرف اور دور کیجا دین تجھسے وہ باتین کفر کی جو گذری ہین بسبب ایمان کی اور صحیح کریگا تو ہماری ساتھ مشغول برادران اپنا پس کہا طارق نے کہ سچ اول میرا تمھارے پاس اور تمھارے دین مین ہے اور مین پہلے مسلمان ہوا تھا حضرت عمر بن الخطاب رضی الله عنہ کے ہاتھ پر ہمراہ بادشاہ جبلہ بن الایہم کی اور مینے سنا ہی کہ محمد صلی الله علیہ واله وسلم فرماتی تھی کہ جو شخص بدل ڈالے اپنے دینکو پس قتل کرو تم اوسکو پس کہا مالک اشتر نے کہ تو سچ کہتا ہی ولیکن منسوخ ہو گیا ہی یہ حکم الله تعالیٰ کے قول سے جو فرماتا ہے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا اور تحقیق قبول فرمائی تھی رسول الله صلی الله علیہ واله وسلم نے توبہ وحشی غلام جبیر کی حالانکہ اوسنے رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کے چچا حمزہ رضی الله عنہ کو قتل کیا تھا اور اوسکی حق مین آیات قرآنی نازل ہوئین تھی پس جب سنا غسانی نے یہ کلام کہا اوسنے أَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ مالک اشتر نے کہا کہ قبول کرے الله تعالیٰ توبہ تیری اور ثابت رکھے تیرے ایمان کو پھر کہا اوس سے کہ اے عبد الله مین چاہتا ہون کہ جاوے تو بجانب حاکم اعزاز کے اور بشارت دیوے اوسکو ساتھ آنے حاکم راوندان اور اوسکی مدد دینے کو پس کہا غسانی نے کہ مجکو بخوشی منظور ہے اور مین اسکام کو کرونگا اگر چاہا الله تعالیٰ نے اور اگر تمکو میرے معاملہ مین کچھ شک ہے پس بھیجو تم میرے ساتھ ایک مرد کو جسپر تمکو اعتماد ہو اور جانتا ہو وہ شخص جو مین کہونگا اسواسطے رات آ پہنچی ہے اور نگہبانی اور چوکیداری مین شدت ہے اور دروازے قلعہ کے بند ہین پس یہ کام کرونگا روبرو کنارہ خندق کی پس ساتھ کیا اوسکے مالک اشتر نے اپنے چچیرے بھائی راشد بن قیس کو اور وصیت کی اونکو ہوشیار رہنے کی اپنے کام مین اور روانہ ہوئے وہ دونون بجانب اعزاز کے پس پایا اونھون نے نگہبانی کو شدت مین اور چوکیدار بیدار اور ہوشیار رہتے اپنی دیوار و برج اور رومی سنکھ اور قرنا بجاتے تھے اور آواز بلند تھی وسط قلعہ مین پس کہا طارق نے راشد سے کہ قسم ہے حق اپنے پروردگار کی کہ نہین ہے یہ مگر آواز لڑائی کی پھر خاموش ہو رہے وہ دونون اور کان رکھی آواز پر تو معلوم ہوا کہ معاملہ وہی ہے جو طارق بن سنان نے کہا ہی واقدی رحمہ الله نے بیان کیا ہے کہ اصل معاملہ اوس آواز کا یہ تھا کہ دادرس حاکم اعزاز کا اکثر اوقات بھیجا تھا اپنے بیٹے لاون کو ساتھ تحفے اور ہدایا کے پاس یوقنا کے اور تمام دن یوقنا کے پاس قلعہ مین امین او سینے مقیم رہتا تھا اور آیا تھا لاون پاس یوقنا کے اکثر بیچ حلب مین جو اوسکے کنیسہ واقع قلعہ مین واقع ہوئی تھی اور گیا تھا یوقنا کی زوجہ کے پاس پس دیکھا تھا اوسنے یوقنا کے بیٹے کو ساتھ اوسکی لونڈیون اور پیش خدمتون کے

اور وہ آراستہ تھی لباس اور زیور اور جواہرات سے اور صورت اوسکی مثل روشن چاند کی تھی پس در آئی محبت شدید اوسکی لاون کے دل مین اور چھپایا اوسنے اس امر کو تا اینکہ واپس آیا بجانب اعزاز کی اور شکایت کی اوسنے اپنی مان سے پس کہا اوسکی مان نے کہ اے میرے بیٹے تو صبر رکھ تو اپنی آنکھونکو کہ مین تیرے باپ سے اس امر مین گفتگو کرونگی اور کہونگی اوس سے کہ پیام بھیجیگا حاکم حلب کے پاس پس بیاہ کر دیگا وہ تیرا اپنی بیٹی کے ساتھ پس خوش ہوگیا دل اوسکا جب سنا اوسنے کلام اپنی مانکا اور اوتھین دنون مین آئی عرب اور محاصرہ کیا اونھون نے قلعہ حلب کو پس مشغول ہوگئی دل اونکی پس جب آئی یوقنا اعزاز مین اور ہوا معاملہ اونکا جو ہوا اور قابض ہوگیا وہ اور پس بیٹا اونکی چچا کا اونپر اور ایک سو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پس رکھا دار پس نے اون سبکو اپنی بیٹی لاون کی گھر مین اور نگہبان مقرر کیا اوسکو اونپر اور لاون نے کہا کہ قسم ہے اپنے دین کی کہ یہ بطریق یوقنا میرے باپ سے زیادہ جانتے ہین علوم دینکو اور اگر وہ حق کو ان عرب کے ساتھ نہ دیکھتے تو اونکی تبعیت نکرتے سوا اسکی بادشاہ لوگ ساونکا مقابلہ نکرسکے اور اللہ تعالی نے مدد دی ہے اور غالب کر دیا ہے اونکو باوجود اونکے ضعیف ہونیکی اور میرے دلکو تعلق ہے یوقنا کی بیٹی سے اور مین راستی کی راہ اور ستودہ امر یہ دیکھتا ہون کہ چھوڑ دون اس قوم کو قید سے اور رجوع کرونمین اونکے دین کی طرف کہ حق وہی ہے اور پہونچونگا مین اوسکی سبب سے فوز عظیم کو ملک کریم کی طرف سے اور بیاہ کرونگا مین یوقنا کی بیٹی سے اور تسکین دونگا مین اپنی محبت دلی کو اوسکی سبب سے پس جب کہی اوسکی دل نے اوس سے یہ بات متوجہ ہوا وہ یوقنا کی بیٹی اور بیٹھا اونکے سامنے اور کہا کہ اے چچا میرے ارادہ اور میل کیا ہے تمھارے چھوڑ دینے کا قید سے اور چھوڑ دینے تمھارے ساتھیونکا اور اوسنے برگزیدہ اور اختیار کیا ہے تمکو اپنے باپ اور بادشاہ پر اور تم جانتے ہو کہ جدائی گھر بار اور یگانون کی امر دشوار ہے ولیکن ایمان زیادہ تر قوی ہے واسطے کفر سے اور میسنے جان لیا ہے اس امر کو کہ اس قوم کا دین صحیح اور عقل اونکی غالب ہے اور ذکر اونکا تہلیل اور تسبیح ہے اور مین چاہتا ہون تمھارے اور تمھارے ساتھیونکے رہا کرنیکو اس شرط پر کہ تم بیاہ اپنی بیٹی کے ساتھ کر دو اور مہر اوسکا جو تم لوگ میرے نزدیک یہی تمھارا اور تمھارے ساتھیون کا چھوڑ دینا ہے یوقنا نے کہا کہ اے میرے بیٹے اگر تیرا ارادہ اور میل بجانب اسلام کے ہی پس چاہیے یہ امر بسبب کسی غرض دنیا کے نہو بلکہ خالص واسطے اللہ تعالی کے ہو اسواسطے کہ اللہ تعالی قائم اور ثابت رکھیگا تجکو اوس کام پر جو تو کریگا اور مین ان شاء اللہ تعالی تجکو تیری مراد کو پہونچا دونگا اور حاصل ہوگی تجکو عزت دنیا اور آخرت کی پس کہا لاون نے اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد عبدہ و رسولہ پھر چھوڑ دیا اوسنے یوقنا اور اونکے ساتھیونکو اور دیدیے اونکو ہتیار اونکے اور کہا اونسے کہ چلو اور تیزی کرو تم اللہ تعالی کا نام لیکر اور آگاہ ہو کہ مین جاتا ہون اپنے باپ کے پاس اسواسطے کہ وہ سوتا ہے اور بیہوش ہے شراب سے پس مارڈالونگا مین اوسکو اللہ غالب اور بزرگ کی رضامندی مین پھر جلدی گئی لاون اپنے باپ کے گھر کیطرف پس پایا اوسنے اپنے باپ کو بدون سر کے اور پایا اپنی مان اور بہنون کو اوسکے پاس پس کہا لاون نے کہ کسنے میرے باپ کے ساتھ یہ امر کیا ہے پس کہا اوس عورت نے کہ جسنے کیا ہے پس کہا لاون نے کہ تمنے کسواسطے یہ امر کیا ہے پس کہا عورتون نے کہ ارادہ کیا ہمنے اس کام سے رضامندی اور دیدار خدا کا اور بتحقیق سنا تھا ہمنے تیری بات چیت کو یوقنا اور اوسکے ساتھیون سے پس خوش کیا ہمنے تیری جان پر اس امر کا کہ نہ پورا ہو سکے گا تیرے لیے وہ امر کہ جو تو چاہتا

اور غلبہ کریگی قوم مسلمانوں پر جماعت رومیوں کی اور پہونچے گی تیری خبر تیرے باپ تک پس مار ڈالیگا وہ تجھکو پس غصہ کیا ہمنے اور سختگیری کی اوس پر
پس تجھے سبب ونکی تیری بیری عقل اور فہم کے پس خوش ہوئی لادن اس بات سے اور کہا کہ وہ ہمارا نسب پوچھتا اور راہ کو بتاتے ہیں کر اور
آگاہ کیا اونکو حقیقت حال سے اور بلند کیا اونہوں نے آواز اپنی ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر اور پکارا اور رکھا تلواروں کو میانوں میں پس غشی میں آیا لادن اونکی تکبیر و تہلیل سے اور حیرت کی اور نکل پڑے رومی اپنی جگہوں سے
اور وہ حیران اور بھولے ہوئے تھے آپس میں ایک دوسرے کو اور واقع ہوا شور قلعہ میں اور دوڑ پڑے رومی پس اترے لوقنا اور ساتھی اوسکے
رومیوں سے اور اوسی وقت آئے طارق بن شان اور مالک اشتر کی جگہ کے بیچ پس جب چپ ہوئی اور کان لگایا اونہوں نے آواز پر
اور جانا اونہوں نے حال لڑائی کو پہر وہ دونوں پہونچے پاس مالک اشتر کے اور بیان کیا اونسے جو کچھ کہ سنا تھا دونوں نے اعزاز میں پس کہا مالک
اشتر نے اپنے ساتھیوں سے کہ دوڑاؤ تم گھوڑوں کو رات کی تاریکی میں اور نہیں ہوتی ہے قوت مگر بسبب اللہ برتر اور بزرگ کے پس اور سیدھے
چھوڑ دیں مسلمانوں نے باگیں گھوڑوں کی اور راست کر لیا نیزوں کو تا اینکہ پہونچے وہ اعزاز کے دروازہ پر اور پائی آہٹ اونکی لادن نے
اور لیس نے پس حکم کیا اوسنے اپنے غلاموں کو بعد پوشیدہ دروازے کا پس کھولا گیا غلاموں نے بعد اسکے کہ کہا تھا لادن نے اونسے
کہ جا کر اونسے ہماری مدد کو آیا ہے پس جب آئے مالک اشتر اور ہمراہی اونکے اعزاز میں اعلان کیا اونہوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے
اور درود بھیجا بشیر اور نذیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور دیکھا اہل اعزاز نے اوس سپاہ کو جو در آیا اونپر اور جانا اونہوں نے کہ ہم ہلاک
ہونگے پس پھینک دیا اونہوں نے ہتیاروں کو اور چلائی وہ اس کلمے کو لفون لفون پس اونکو لیا مالک اشتر نے اور اونکو اوپر سے
اور لیا جو کچھ اوس قلعہ میں تھا مال اور لونڈیاں اور لڑکیاں اور لڑکے اور قید لئے اور شکر ادا کیا لوقنا اور اونکے ساتھیوں کا
پس کہا لوقنا نے شکر ادا کیا اور تم اللہ تعالی کا اور اس لڑکی کا پھر بیان کیا سب حال اوسکا پس کہا مالک اشتر نے اذا اراد اللہ
امراً هيأ اسبابه واقدی رحمہ اللہ نے عبد الرحمن بن ابی سے روایت کی ہے کہا جسنے کہ پوچھا میں نے ابو لبابہ بن المنذر سے جو قوم
کی سب باتوں میں ابتدا سے انتہا تک حاضر تھے کہ سبب قتل دارلیس کا کیا تھا کہ میرا دل انکار کرتا ہے اسکے اور میں صحت اس کی
چاہتا ہوں پس کہا ابو لبابہ نے کہ جب سکند یا اہل حرب نے اپنے بوجھ اور ہتیاروں کو اور دیکھا مالک اشتر نے قیدی اور مال اور کثیر
اور ظروف اور سونے اور چاندی کو اور حکم کیا اونہوں نے اس سب کے نکالنے کا باہر اعزاز کے اور مقرر کیا اوسپر قیس بن سعید کو اور قیس بن
سعید حاضر ہوئے تھے یرموک کی لڑائی میں اور پہونچا تھا اونپر ایک تیر پس آنکھ چشم کر دیا تھا اوسنے اونکو اور یہی حال ابو لبابہ بن المنذر کا
ہوا تھا اور یہ دونوں صحابی حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جب نہ باقی رہا کوئی اعزاز میں
اوٹھ کھڑے ہوئے مالک اشتر اور ساتھ اونکے چلتے اور سپاہ پیچھے وہ قلعہ میں اور اوسکو دیکھتے جاتے تھے پس مقتول دیکھا اونہوں نے دارلیس کو
اور کہا اونہوں نے کہ کسنے قتل کیا ہے اس ملعون کو پس کہا لادن نے کہ میرے بھائی لوقنا نے اسکو قتل کیا ہے اور وہ مجھسے سن میں بڑا
اور عقل میں مجھسے زیادہ اور پورا ہے پس طلب کیا اوسکو مالک اشتر نے اور کہا اوس سے کہ تو نے کیوں اسکو قتل کیا ہے حالانکہ وہ تیرا
باپ تھا اور ہمنے نہیں سنا ہے کہ قوم روم میں کسی بیٹے نے اپنے باپ کو مار ڈالا ہو سوا تیرے لوقنا نے کہا کہ اوٹھایا

اور برانگیختہ کیا مجکو اس کام مین تمہارے دین کی محبت نے اور سبب اسکا یہ ہوا کہ اس قلعہ کے کنیسہ مین ایک قس زیادہ سن کا تہا اور ہم
اوس سے انجیل شریف پڑھتے تھے وہ تعلیم کرتا تھا ہمکو مسائل حلال اور حرام کی اور لکہہ دیتا تھا ہمکو بدون خلاصے اور مین ایکدن اوسکے نزدیک کنیسہ مین
تہا اور سواے میرے اوسکے پاس اور کوئی نتہا پس درآئی میرے دلمین یہ بات کہ سوال کرون مین اوس سے کچہ چیزون اور حالات کا پس کہا
مینے اوس سے کہ اے باپ ہمارے آیا دیکہتا ہے تو کہ ملک شام پر کیونکہ عرب غالب ہوگئے ہین اور بہت ملک شام کے وہ مالک ہوگئے ہین
اور شکست دی ہے اونہون نے ہرقل بادشاہ کے لشکر کو اور ہٹا دیا ہے فوجون کو اور ہم اس امر کا نہین گمان کرتے تھے کہ عرب اس امر پر قدرت
حاصل کرینگے اسواسطے کہ کوئی گروہ اونسے زیادہ ضعیف نتہا اور اللہ تعالی نے مدد دی اور غالب کردیا اونکو باوصف اونکے ضعیف ہونیکے پس آیا پڑہا ہے
تو نے اسحال کو کتب روم اور اونکی ملاحم یونانیون مین یا نہین پس کہا قس نے کہ اے میرے بیٹے ان نے اسحال کو پڑہا ہے اور بتحقیق آگاہ کیا تہا ہمکو
ہرقل بادشاہ نے قبل واقع ہونے اسحال کو اور قبل آنے عرب کی بجانب شام کی اس امر سے کہ عرب یا لضرور مالک ہوجاوینگے اوسکی تخت گاہ تک اور مینے
سنا ہے کہ اس قوم کی نبی نے یہ فرمایا ہے زُوِيَتْ لِيَ الْأَرْضُ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَسَيَبْلُغُ مُلْكُ أُمَّتِيْ مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا
پس کہا مینے قس سے کہ اے باپ ہمارے تو کیا کہتا ہے مسلمانونکے نبی کی بابت پس کہا اوسنے کہ اے بیٹے میرے ہماری کتابونمین یہ لکہا ہے کہ اللہ تعالی
بہیجیگا ایک نبی کو حجاز سے اور بتحقیق بشارت دی ہے اونکی مسیح نے اور مین نہین جانتا ہون کہ یہ وہی ہین یا نہین پس جانا مینے اس امر کو کہ وہ
قس چہپاتا ہے حال کو بخوف ظاہر اور پراگندہ ہونے اس خبر کے اوس سے پس چہپایا مینے اس حال کو شب گذشتہ تک پس جب دیکہا
مینے یوقنا اور اونکے ساتھی قید ہونیکو کہا مینے کہ یہی یوقنا ہین کہ جنہون نے مار ڈالا اپنے بہائی کو اور سختی کی عرب پر اور لڑے
اونسے پہر رجوع کیا اونکے دین کی طرف اور یہ امر نہین ہوا مگر اسوجہ سے کہ جانا اونہون نے حق کو ساتھ ان عرب کے پس کہا مینے
اپنے دلمین کہ مار ڈالونمین اپنے باپ کو اور چہوڑ دون یوقنا اور اونکے ساتہیونکو اور سپرد کرون بجانب دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ وہی دین حق ہے اوسمین کچہ شک نہین ہے پس جب سوگیا باپ میرا اور وہ بیہوش تہا شراب سے پس مار ڈالا مینے اوسکو اور آیا مین واسطے
چہڑانے یوقنا کے پس پایا مینے اپنے بہائی لادن کو کہ یہی کی تہی اوسنے بہی اس کام مین پس کہا اوس سے مالک اشتر نے کہ اے لڑکے
کسواسطے تو نے یہ کام کیا یوقنا نے کہا کہ بسبب محبت تمہارے دین اور تمہارے نبی کے اور مین گواہی دیتا ہون اس امر کی کہ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پس کہا اوس سے مالک اشتر نے کہ قبول کیا تجہکو اللہ تعالی
نے اور توفیق دی تجہکو پہر باہر نکلے مالک اشتر قلعہ سے اور حاکم کیا قلعہ کا سعید بن عمرو الغنوی کو اور چہوڑا اونکے ساتھ ایک سو مسلمانونکو
جنکو ابو عبیدہ بن الجراح نے یوقنا کے ساتھ بہیجا تہا واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ اعزاز
کی فتح اسی صورت سے واقع ہوئی اور جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ دادریس کی زوجہ اور اوسکی لڑکیون نے اوسکو مار ڈالا صحیح نہین
ہے پہر مالک اشتر نے بعد مقرر کرنے سعید بن عمرو الغنوی کی خدمت اعزاز پر ارادہ کوچ کا بجانب حلب کے کیا مع قیدیون
اور مال اور غنایم کے پہر شمار کیا اونہون نے قیدیان اعزاز کا پس تہے وہ ایک ہزار مرد جوان رومیون سے اور دو سو بوڑہے
مرد بڈہے اور راہب تہے اور ایکہزار عورتین اور لڑکیان کنواری وغیرہ تہین اور ایک سو اسی بیبیان تہین اور دیکہا مالک

اشتر نے ایک پتھر راہب کو خوشنما پیر تی میں تو یہ صاحب وقار تھا پس کہا اونہوں نے کہ اگر سچا ہے تو کہاں ہے بحیرا راہب پس یہ راہب وہی ہے جسکا حال اوتا
رہا ہوں لاؤن نے مجھسے بیان کیا تھا پھر بلایا مالک اشتر نے یوقنا کو اور کہا کہ آیا یہ وہی ہے جسکا حال تو نے مجھسے بیان کیا تھا یوقنا نے کہا ہاں پس کہا
مالک اشتر نے اوس پتھر سے کہ ہر گاہ ہے تو عالم اپنے دین میں پس کیوں چھپایا ہے تو نے امر حق کو اوسنے کہا کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں چھپایا میں نے
اوسکو اوسکے مستحق سے ولیکن ڈرتا تھا میں رومیوں سے اس امر کو کہ وہ مجھکو مار ڈالینگے اسواسطے کہ امر حق بھاری ہے اوپر یہودیوں کے پس کہا
اوس سے مالک اشتر نے کہ آیا پھر یگا تو ہمارے دین کی طرف پس اوس نے کہا کہ پھر ونگا میں تمہارے دین کی طرف مگر یہ کہ میں سوال کرتا ہوں تجھ
چند مسائل کا جنکو پایا ہے میں نے انجیل میں پس کہا مالک اشتر نے کہ بیان کر تو مسائل اپنے تاکہ میں سنوں اوسکو پس ہے یہاں فضل کہ تکلم کرتا
ساتھ اون مسائل کے واقع ہوئی آواز اوپر قلعہ کے پس متوجہ ہوئے مسلمان اوسکی طرف اور جلدی کی مالک اشتر نے اور نکال لیا اونہوں نے
اپنی تلوار کو میان سے تاکہ دیکھیں وہ کہ مسلمانوں کا کیا حال ہے اور گمان کیا اونہوں نے کہ رومیوں نے مسلمانوں کو ساتھ غدر اور بیوفائی کے
مجبور کیا پس اوسوقت دیکھا ایک جماعت مسلمانوں کو کہ شور کرتے ہیں وہ اور کہتے ہیں کہ احتیاط کرو تم اپنی جانوں پر اور ہوشیار رہو اسواسطے
کہ ہم دیکھتے ہیں ایک گرد کو بلند اور برانگیختہ راہ میں اور ہم نہیں جانتے ہیں کہ اوس گرد کے نیچے کیا ہے پس سوار ہوئے مالک بن اشتر اور دلیران
مسلمین ہمراہی اونکے اور متوجہ ہوئے در انحالیکہ وہ دیکھتے تھے کہ کون سخت معاملہ پیش آیا ہے اور اوسیوقت دور ہوئی گرد اور دکھائی دیے
اوسکے نیچے سے عربی گھوڑے اور چمکتے ہوئے نیزے اور عمامے اور خود اور ہندی تلواریں اور لوگ عرب کے اور اونکے آگے قیدی اور مال اور
بندھے ہوئے لوگ ہیں پس جب دیکھا مالک اشتر نے اوس لشکر کی طرف تو وہ ایک ہزار سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں کہ ہر ایک اونمیں کا دلیر نیزہ باز اور شمشیر زن جنگ آزمودہ ہیں اور بدہ لوگ ہیں قربانی ہوئے ہیں اور سردار اونکے فضل بن عباس بن عبد المطلب
ہاشم ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور بھیجا تھا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ اوس لشکر کے تاکہ ملک
تاراج کریں وہ پہنچے اور اوسکے بل اور برابر اور اوسکے سواد اور دہات کو پس واقع ہوئی تکبیر دونوں گروہ سے اور سلام کیا مالک اشتر
نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اور سلام کیا بعض مسلمانوں نے بعض پر اور پوچھا فضل بن عباس نے مالک اشتر سے حال اونکا
پس بیان کیا اونہوں نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے فتح کیا اعزاز کو اور ذلیل اور خوار کیا ہر شخص کو جو اوسمیں تھا اور بیان کیا سب
حال مسلمانوں اور یوقنا کا اور کہا اونہوں نے کہ نہیں باز رکھا مجھکو کوچ کرنے سے جانب حلب کو مگر اس قس اور راہب کے سوال نے پس کہا
فضل بن عباس نے اوس قس سے کہ تو پوچھ جو تجھکو کہنا ہے پس کہا اوسنے اَخْبِرُوْنِیْ اَیُّ شَیْءٍ خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ خَلْقِهٖ قَالَ اِنَّهٗ قَبْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ اللَّوْحُ وَالْقَلَمُ وَيُقَالُ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَيُقَالُ الْوَقْتُ وَالزَّمَانُ وَيُقَالُ الْعَوْهَرُ الخمسات وَيُقَالُ
خَلَقَ اللّٰهُ اَوَّلًا جَوْهَرًا فَصَيَّرَ مِنْهُ مَاءً ثُمَّ خَلَقَ مِنْهُ الْعَرْشَ بِقَوْلِهٖ فِيْ كِتَابِهٖ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ وَيُقَالُ خَلَقَ اللّٰهُ اَوَّلًا
الْعَقْلَ لِاَنَّهٗ اَرَادَ اَنْ يَّنْتَفِعَ بِهِ الْخَلْقُ وَقِيْلَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرًا وَظُلْمَةً ثُمَّ دَعَاهُمَا اِلَى الْاِقْرَارِ بِرُبُوْبِيَّتِهٖ فَاَنْكَرَ الظُّلْمَةُ
وَاَقَرَّ النُّوْرُ فَخَلَقَ الْجَنَّةَ مِنَ النُّوْرِ لِرِضَائِهٖ عَنْهُ وَالنَّارَ مِنَ الظُّلْمَةِ لِسَخَطِهٖ عَلَيْهَا وَخَلَقَ اَرْوَاحَ السُّعَدَاءِ مِنَ النُّوْرِ وَاَرْوَاحَ

اقرار کیا روشنی نے پس پیدا کیا اللہ تعالی نے بہشت کو روشنی سے بسبب اپنی راضی ہونیکے اوس سے اور پیدا کیا آتش دوزخ کو تاریکی سے بسبب اپنے خشم کے اوسپر اور پیدا کیا اللہ تعالی

اوسکی کنیت میں اور وہ نہایت بڑا تھا پس شہر سے وہ یہانتک کہ فراغت پائی اوسنے اپنی نماز سے اور ٹھہرایا اون سواروں نے یوقنا اور
اونہوں نے اوسکو بادشاہ کے پاس لیگئے اور سجدہ تعظیمی کیا اوسکا اور کہا اوس سے کہ یہ شخص سردار حلب کا ہے جو اس ملک کا نزدیک ہی تیرے پاس
سپاہیون ان لوگونکو اور یہ شخص کہتا ہی کہ میں سردار حلب کا ہوں پس جب سنا ہرقل نے یہ کلام متوجہ ہوا بجانب یوقنا کی اور کہا کہ
تم یوقنا ہو پس کہا اونھون نے ہان میں یوقنا ہوں بادشاہ نے کہا کس وجہ سے تم یہاں آئے ہو حالانکہ میں نے تو یہ سنا ہی کہ تم بھیگئے ہو بجانب دین
عرب کی پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو نے حق بات سنی ہی لیکن میں نہیں مسلمان ہوا تھا مگر اس ارادہ سے کہ فریب اور مکر کروں اونکے ساتھ
اور برائی پاؤں اونکی برائیوں اور اونکی زبونیوں سے تو نسے اور اونکی لوہاس سے اور میں نے اونسے کہا تھا کہ میں سپرد کر دونگا انکو اعزاز کو اور
مار ڈالونگا اونکی حاکم کو اور اپنا ساتھی ہونے عرب سے ایکسو مرد اونکی رئیسوں سے اور روانہ ہوا تھا میں اونکو لیکر اور کہا تھا میں نے مسلمانونکو سردار سے کہ بھیجا
وہ میرے پاس ایکہزار عرب کو تاکہ جسوقت پہنچین گے وہ اعزاز میں تجھی اور بلا ڈالونگا میں اونھیں یہانتک کہ اونکو ساتھ لیکر چڑھ جاونگا میں
قلعہ میں پس جب پہنچ جاوینگے وہ اعزاز میں قبضہ کر لونگا میں اونپر اور بھیجونگا میں اونکو تیرے پاس پس جلدی کی میرے ساتھ والوں نے اور
ناگاہ ہوا وہ اونکی امر سے جو میرے دل میں تھا اور اعتماد کیا اونسے اپنے جاسوسوں پر اور نہ چھپا اونسے کچھ اور گرفتار کر لیا مجھکو اور جب پہنچا
پہونچیں عرب اعزاز کو قلعہ میں مارا اور کہا اونھون نے تلوار چلا کر دیا انکو کوٹین اور یوقنا نے بادشاہ الا اپنے باپ کو اور داخل ہوئی عرب اور چھوڑ دیا اونھون
پس جب ہم کو قید سے مشغول ہوئی وہ لڑائی اور لوٹ میں بھاگا میں اور یہ چار شخص جو ہمارے دین میں ہیں تیری طرف کو اور اگر مجھکو اپنے دین سے
ساتھ محبت نہوتی تو میں اپنے بھائی یوحنا کو نہ مار ڈالتا اور نہ صبر کرتا میں عرب کی لڑائی اور اونکی محاصرہ کرنے پر اپنے تئین ایک سال تک پس
جب یوقنا نے بادشاہ کے سامنے یہ کلام کیا اساعت اور اعانت کی یوقنا کی بطارقہ اور ملوک نے اور کہا اونھون نے ہرقل بادشاہ سے کہ یوقنا
تجھ میں اور ہم میں کوئی شخص بمثل یوقنا کی اخلاص قلبی اور راستی اور عبادت اور دیانت میں نہیں ہی یوقنا نے کہا کہ اے بادشاہ قریب ہی
ظاہر ہو جاوینگے کوشش اور کام میرے اور وہ کچھ جو مسلمانون کے ساتھ میں کرونگا اور یہ کہ کیونکہ صرف کرونگا میں کوشش کو اونمیں
پس جب سنا ہرقل بادشاہ نے یہ کلام یوقنا کا خوش ہوا وہ اور خلعت دیا اونسے یوقنا کو وہ لباس بادشاہی جو پہنے تھا اور تاج اوسکا دیا
اونکو اور کہا کہ اگر حلب تجھسے لیلیا گیا ہی تو میں تجھکو انطاکیہ کا سردار کرونگا کہ تم انطاکیہ اسکندریہ اور دمشق فتح ہوجاویں اور والی ہماری ہوسکے
پس تعظیم کی اور معاد ہی اوسکو یوقنا نے اور مشہور ہوا اوسکی خدمتین پس وہ اسی حال میں تھے کہ اوسیوقت محافظ کوہ کی پل کا آیا ہرقل کے پاس
اور کہا کہ اے بادشاہ آئی ہیں ہمارے پاس دو شخص بطریق شہسواران حلب سے کہ وہ اپنے تئین ایک ہی خاندان وہ سے ہی بیان کرتے ہیں
اور وہ قرابتی اور یگانے یوقنا کے ہیں اور وہ بھاگے ہیں عرب سے پس جب سنا بادشاہ نے یہ حال کہا یوقنا سے کہ سوار ہو تو اے سکندر یہ سمعٰی
اور دیکھ اونکو اور ہم قوم ہیں پس اگر وہ تیرے قرابتی ہیں پس بیوجہ عنقریب تم پہچانوگے نہیں اور میں اونکو تمہیں ملا دونگا اور وہ تمہارے ساتھ رہینگے
اور اگر وہ تمہارے قرابتی نہیں ہیں پس لاؤ تم اونکو میرے پاس تاکہ میں اونکی بابت میں رائے زنی کروں اور اچھا سلوک کرو تم اس سے کہ وہ
بھیجے ہوئے عرب کے ہوں اور اون لوگونسے ہوں جنھوں نے رجوع کی ہی اونکی دین کی طرف اہل شیزر اور حماۃ اور رستن اور بعلبک اور دمشق اور حوران
پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ میں ایسا ہی کرونگا پھر اوسیوقت سوار ہوئے یوقنا اور دس سوار ہمراہ اونکے ساتھ ہرقل اور سے سید یہ اور بھیجے

بوجہ کے تمام ملک پس شہر کو وہ وہان اور حکم کیا اونھون نے اون دونون کو سامنے لانیکا پس جب دیکھا یوقنا نے اونکو انکار کی اونکی شناسائی سے
گویا کہ اونھون نے قبل اسکے اونکو نہین دیکھا تھا پس پوچھا یوقنا نے حال اونکا پس آگاہ کیا اونھون نے اس امر سے کہ ہم لوگ بھاگے ہوئے ہین اہل
عرب سے آئے ہین بادشاہ کے شہر مین تاکہ اقامت اختیار کرین اونہین تب مرحبا کہا یوقنا نے پس جب دیکھا اون لوگون نے حشمت اور جلالت
بادشاہ کو یوقنا پر اور پاپیادہ ہوگئے وہ یوقنا کے سامنے اور بوسہ دیا اونکی رکاب کا پس کہا یوقنا نے اونسے کہ کیونکر رہائی پائی تمنے اہل عرب کے
ہاتھ سے پس کہا اونھون نے کہ ہم لوگ نکلے تھے اونکے سردار کے ساتھ بادیہ کیطرف اور بیابان کے پس جب پہونچے ہم بادیہ میں طلب کیا ہمنے
اپنی راہ کو جانب اعزاز کی پس پایا ہمنے اعزاز کو ملکیت اہل عرب مین پس جب پلٹ ہوئی بھاگے ہم اور طلب کیا ہمنے بادشاہ کے
شہرونکو راوی نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کے مصاحب اس گفتگو کو سنتے تھے پس حکم کیا اونکو یوقنا نے سوار ہونیکا پس سوار ہوئے وہ اور
روانہ ہوئے یوقنا اونکو ساتھ لیکر اور بیان کیا بادشاہ سے اور اسکے مصاحبون سے جو سنا تھا پس خلعت دی بادشاہ نے اونکو اور اقرار اونکا ساتھ نیکی
اور بخشش نیک کے اور سدیا یوقنا کو ایک گھر اپنے قصر کے سامنے پس کہا یوقنا نے کہ اے بادشاہ تو جانتا ہے کہ اس دنیا کی نعمتین ہمیشہ نہین باقی رہتی ہین
اور مسیح نے دنیا کو ساتھ مردار کے تشبیہ دی ہے اور اسکے طالب کو بمنزلہ کتونکے بیان کیا ہے کہ کھینچتے ہین اپنی طرف اوسکو جیسا روایت کی گئی ہے کہ
بتحقیق دیکھا مسیح نے ایک چڑیا کو کہ وہ بہت خوش وضع تھی اور پر اوسکے بہت اچھے رنگ برنگ کے تھے پس دور کیا مسیح نے اوسکے پوست کو پس دیکھا اوسکو
بہت بری صورت سے پس کہا مسیح نے کہ تو کون ہے پس کہا اوسنے کہ مین دنیا ہون ظاہر میرا اچھا ہے اور باطن میرا برا ہے اور مینے مثل تجسے اسکے بیان
کی ہے کہ کوئی جسم حسد سے خالی نہین ہے پس جب متوجہ ہوئی اور آتی ہے دنیا کسی کے پاس تو بہت ہوجاتے ہین حاسد اوسکے اور مین ڈرتا ہون تیرے واسطے
حسد کرنیوالونسے اس امر کو کہ کلام کرین حاسد میرے بابمین اور دور کرین مجکو ایسے کامونکے اظہار سے جو مجسے نہوئے ہون پس اگر تیرا دل مجسے نفرت کرتا ہے
پس دور کر تو مجسے اس کام کو جسپر تونے مجکو مقرر کیا ہے اور مین تیری ہمراہی سے جدا نہونگا ہرقل نے کہا کہ اے دستق مینے نہین مقرر کیا تمکو اس کام
مگر یہ کہ میرے دلکو تمپر اعتماد ہے اور جو شخص تمہارے بابمین کچھ کلام کریگا مین اوسکو تمہارے سپرد کردونگا کہ تم اوسکے بارہ مین جو تمکو منظور ہو کرنا
پس بوسہ دیا یوقنا نے زمین کو بادشاہ کے سامنے اور ارادہ کیا نکلنے کا اپنے اوس کام پر جسپر بادشاہ نے اونکو مقرر کیا تھا اور اوسیوقت ایک
گروہ قاصدونکا ہرقل کے پاس مرعش سے آیا اور بیان کیا اونھون نے کہ ہم بادشاہ کی بیٹی کے تابعدار ہین اور وہ خوفناک ہے اہل عرب سے
اور وہ چاہتی ہے تیرے پاس آنیکو تاکہ دیکھے وہ کہ تیرا معاملہ مسلمانونسے کیا ہوتا ہے اور طلب کیا ہے اوسنے ایک لشکر تجسے تاکہ بدرقہ ہوجاوے
دل اوسکا پس جب سنا اسحال کو بادشاہ نے کہا اوسنے کہ اے دستق یوقنا سوائے تمہارے اور کوئی اس کام کا اہل نہین ہے پس بوسہ دیا یوقنا نے
بادشاہ کے ہاتھ کو اور کہا کہ تیرا حکم بخوشی و اطاعت منظور ہے اور ساتھ اونکے بادشاہ نے دو ہزار سوار کو نذحجیہ اور قیامرہ سے مقرر کیا پس
روانہ ہوا یوقنا ساتھ دو ہزار سوار اور اپنے ہمراہیونکے اور بلند کی گئی تھی صلیب اونکے سر پر اور ہمراہ تھے اونکے کوتل گھوڑے
اور پیدل لوگ جو آراستہ تھے ساتھ زیورون اور لباس حریر اور دیباج اور موتی کی لڑیون سے گندھے ہوئے شہر
تارون سے اور روانہ ہوئے وہ ساتھ کوشش اور جلدی کے تا آنکہ پہونچے وہ مرعش مین اور لیا اونھون نے زیتون دختر ہرقل کو
جو اوسکی چھوٹی بیٹی تھی اور ہرقل نے اوسکو اوس زمین اور معاقل کا حاکم اور اوسکا بیاہ نسطورس کے ساتھ کردیا تھا اور

دو چند ہوئی اوپر کوئی سوار اونکا نہیں مارا جاتا تہا مگر یہ کہ مار ڈالتا تہا وہ ہم میں سے دو تین سواروں کو اور باقی رہا سردار اونکا سب سے پیچھے
پس نہیں قدرت ہوئی ہمکو اوسپر اور نہیں پہونچتا تہا ہم میں کا کوئی اونتک پس قصد کیا ہمنے اونکے گہوڑے کا ساتھہ تیروں کے اور مار ڈالا اونکے
گہوڑے کو پس جب گر پڑا وہ شخص اپنے گہوڑے سے ناگہان دوڑ گئے ہم اوسپر اور گرفتار کر لیا ہمنے اوسکو اور جب پوچہا ہمنے نسب اونکا
تو معلوم ہوا کہ وہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بشیر و اوسی گروہ کے ضرار بن الازور طارق میں اور وہ سب مجاہد ہیں ساتہ قید او رہندی ہونے کے
سے لیے جاتے ہیں ہم اونکو بجانب بادشاہ کے پس جب سنا یوقنا نے کلام ابہم بن جبلہ غسانی کا پہر اسلام اوہ اور وہ پہرنے لگا دل اونکا لیکن صبر کیا
اونہوں نے اپنے دلکو اور ظاہر کیا اوپر ظاہر کہا خوشی اور مسرت کو اور کہا قسم ہے اپنے دین کی کہ ہمارے یہ بچانا تو ساتہ تیری بزرگی اور عزت کے سبب
گرفتار کئے اس نے ان پیغمبر کے اور جو پیش نہ آیا جو کچہ کیا ہم اونہوں نے ساتہ دلیران شام اور پہلوان روم کے پہر روانہ ہوئی قوم ہمراہ اوس
ہرقل بادشاہ کے واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا مسلمانوں نے حمص کو اور چہوڑا وہاں مالک اشتر نے سعید بن عمرو غنوی
اور باقی ہوئی وہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور پہر مسلمان مال غنیمت کے بجانب حلب اور خوش ہوا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ
سبب سلامتی لوگوں اور فتح اعزاز کے اور پوچہا حال یوقنا کا پس بیان کیا مالک اشتر نے سبیل خفا کے حال اونکا اور یہ کہ وہ روانہ ہوئے ہیں بجانب
انطاکیہ کے تاکہ فتحی اور سامان واپس ہو وہ سگ رومی پر اور راضی ہو سبب سے وہ تمہارے پاس پہر نہیں آئے کہ اونہوں نے تجویز کیا تہا ایک حیلہ اور فریب
اور نہیں پورا ہوا مطلب اونکا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اللہ تعالی اونکو مدد دیگا اور فتحیاب کریگا اونکے دشمنوں پر اور نگاہ رکہیگا اونکو
ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک خط بنام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَامِرِ ابْنِ
الْجَرَّاحِ عَامِلِهٖ بِالشَّامِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاُصَلِّيْ
عَلٰى نَبِيِّهٖ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لِلّٰهِ عَلَيْنَا مِنَّةً يَسْتَوْجِبُ بِهَا الشُّكْرَ وَالْحَمْدَ مِنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ اِذْ فَتَحَ عَلَيْنَا مَا اسْتَصْعَبَ
مِنْ قِلَاعِ الْكُفَّارِ فِيْ بِلَادِ الْاَمْصَارِ وَاَحَلَّ لَنَا مُلُوْكَهُمْ وَاَوْرَثَنَا اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَتَحَ
عَلَيْنَا قَلْعَةَ حَلَبَ وَقَدْ كُنَّا اَرَدْنَاهَا بِاِعْزَازٍ وَاِنَّ الْبِطْرِيْقَ يُوْقَنَّا اَسْلَمَ وَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ وَقَدْ رَجَعَ عَنَّا الْمُسْلِمِيْنَ اِلَى الْكَافِرِيْنَ
هٰذَا الْكِتَابُ وَنَحْنُ مُحَوِّلُوْنَ عَلَى الْمَسِيْرِ اِلٰى اَنْطَاكِيَّةَ نَقْصِدُ طَاغِيَةَ الرُّوْمِ فَمَا بَقِيَ شَيْءٌ نَعْمَلُهٗ اِلَّا عَدَا اَثْنَا وَنَحْنُ طَامِعُوْنَ بِاَخْذِ سَرِيْرِهٖ
وَكُنُوْزِهٖ لِمَا وَعَدَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُنْسِنَا بِالدُّعَاءِ فَاِنَّهٗ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ مِنْ دَارِ الْكَافِرِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ مَعَكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

پہر نکالا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے پانچویں حصے کو مال غنیمت سے اور سپرد کیا اوسکو رباح بن غانم الیشکری کے اور ساتھہ کیا اونکے
ایک سو سوار مہاجرین اور انصار کے جیسے قتادہ بن ابی عمرو اور سلمہ بن الاکوع اور عدی بن یسار اور جابر بن عبد اللہ اور مثل ان لوگوں کے تہے پس گویا
اونہوں نے مال خمس کو اور روانہ ہوئے پہر بلایا ابو عبیدہ بن الجراح نے ضرار کو اور ساتھہ کیا اونکے دو سو سوار اونکو اور حکم اونکو کیا اس امر کا
کہ قصد کریں وہ بجانب دیر شام کے اور تاخت و تاراج کریں پس سوار ہوئے ضرار بن الازور اور دو سو جرار اونکے اور روانہ ہوئے اونکے

ابن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی بحقیق کھل گئے دل ہمارے اونکی کلام سے اور حملہ کیا ہمنے منفسرہ پر اور ضرار ابن الازور بھاگ گئے تو
اور وہ بیدہ ایسا چیز کے پڑھتے تھے پھر حملہ کیا ضرار ابن الازور نے اور ہم اونکے پیچھے تھے اور خرچ کیا ہمنے اپنے تیروں اور طلواروں کو منفسرہ پر
اور پیش آئی ہمکو ایسی لڑائی جو بیان نہیں ہو سکتا ہے اور ضرار ابن الازور مثل آگ کے لکڑی میں تھے اور ہم پر جبلہ تعجب کرتا تھا [illegible]
لڑائی اور حملوں اور شمشیر زنی سے پس حکم کیا اوسنے اپنی قوم سے اس امر کا کہ قصد کریں اونکے گھوڑے کا اپنے تیروں اور نیزوں سے
پس ایسا ہی کیا اونہوں نے پس گر پڑا گھوڑا اور گر پڑے ضرار ابن الازور اوسکی پشت سے اور ہجوم کیا اونپر منفسرہ نے پس لیا اونکو اور
مشکیں باندھیں اور باقی اونکے ہمراہیوں کو بھی قید کر لیا اور روانہ ہوئے بارادہ انطاکیہ کے پس ملاقی ہوا وہ یوقنا اور بادشاہ کی
بیٹی سے جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ سفینہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضرار ابن
الازور کے ساتھ موجود تھے جبوقت وہ قید کیے گئے تھے پس جب رات ہوئی چلے اور بھاگے سفینہ باامید پہنچنے کے پاس ابو عبیدہ
ابن الجراح رضی اللہ عنہ کے پس سامنے آیا اونکے ایک بڑا شیر آمادہ راہ میں پس کہا اونہوں نے کہ اے ابا الحارث میں سفینہ غلام رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور یہ میرا حال ہے پس متوجہ ہوا شیر ایسا کہ ہلاتا تھا وہ اپنی دم کو یہانتک کہ کھڑا ہوا سفینہ کے پہلو
اور ڈکارا اور سفینہ نے بیان کیا ہے کہ چلا میں اور وہ شیر میرے پہلو میں تھا تا اینکہ آیا میں اپنی صلح کی جگہ میں پھر چھوڑا اوسنے مجکو
اور چلا گیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچے سفینہ صرف اپنی ذات سے لشکر میں اور آگاہ کیا اونہوں نے مسلمانوں کو حال قید ہونے ضرار
ابن الازور اور اونکے ہمراہیوں کے پس سخت دشوار گذرا یہ امر مسلمانوں پر اور سب سے ابو عبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما
ابن الازور کے قید ہونے پر اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور یہ خبر پہونچی ضرار کی بہن خولہ کو
پس کہا اونہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون یا ابن امی لیت شعری فی السلاسل اوثقوک ام بالحدید قیدوک پھر وہ بیان کرتی تھیں
[illegible] اور وہ اپنا اشعار میں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بیچاری عورتیں عربیہ خولہ کے گھر میں جمع ہوئیں جبکہ [illegible] ضرار ابن الازور
کے ساتھ قید ہونے کے پس وہ روتی تھیں [illegible] اور [illegible] اور وہ بڑی فصیح تھیں [illegible] زبانوں
کون سے اور وہ روتی تھیں اپنے بیٹے [illegible] پر جو قید ہو گئے تھے میں پکارتی تھیں اپنے بیٹے کا نام لیکر

اور وہ اشعار مصیبت کے پڑھتی تھیں پس جب فراغت پائی اونہوں نے گریہ اور بکا اور اشعار جو کہا اونسے سلمہ بنت سعید جو بڑی زاہدہ
اور عابدہ تھیں کہ آیا ایسے کام کا تمکو اللہ تعالی نے حکم دیا ہو نہیں حکم دیا ہے اونکو صبر کرنیکا اور صبر پر وعدہ اجر کا تمنے کیا ہو اونہیں
سنا ہو تمنے جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ
اُولٰٓئِكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور تم جانتی ہو کہ اللہ تعالے کے ثواب میں عوض ہے تمھاری مصیبتوں کا اور
جو بات دنیا کی گندہ جانے سے تمہاری نزدیک ٹھہری ہوئی ہے اوسمیں یہ معاملہ تمہارا ہی رنج اور اندوہ کا پیدا و نصیحت ہو پس
خاموش ہوئیں عورتیں اور تعزیت کی آپس میں ایک نے دوسری کی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب پہونچا مال خمس کا
ابو عبیدہ بن الجراح کا پاس امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ رباح بن غانم الیشکری کے پس جب آئے وہ مدینہ
میں شور ہوا شور اونکے آنیکا پس اکٹھا ہوئے لوگ مسجد شریف میں تاکہ سنیں وہ حال حلب اور ماجرا وہان کا محاصرہ اور لڑائی
اور فتح کا پس جب آئے رباح سلام کیا اونہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور بوسہ دیا اونکے ہاتھوں کا اور دو رکعت نماز کی پڑھی
روضہ مقدس میں اور سلام کیا قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر سامنے کیا مال خمس کو حضرت عمر کے اور سپرد کیا خط اونکو جس جب
پڑھکر سنایا خط حضرت عمر نے مسلمانوں کو شور کیا اونہوں نے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور درود بھیجا اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اور لکھا حضرت عمر نے ابو عبیدہ بن الجراح کو یہ کہ جاؤ تم انطاکیہ کو اور نہ باز رکھے تمکو کوئی چیز وہاں کے جانے سے
اور روانہ کیا جواب ساتھ رباح بن غانم کے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہو کہ جب پہنچا جواب خط کا آیا پاس ابو عبیدہ بن الجراح کے
روانہ ہوئے وہ اور سیدھے بطلب انطاکیہ کے اور حال یوقنا رحمہ اللہ اور ایہم بن جبلہ اور اونکے ساتھیوں کا یہ گذرا کہ روانہ ہوئے
وہ بجانب انطاکیہ کے اور پیشتر روانہ ہوا خوشخبری دینے والا پاس ہرقل بادشاہ کے ساتھ آنے اوسکی بیٹی اور ایہم بن جبلہ
اور یوقنا اور دو سو قیدی کے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس حکم کیا ہرقل نے کہ زینت کریں شہر اور بچھاویں
فرش بچھائے گئے اور دی خیرات اور خلعتیں امرائے روم کو اور نکلا لشکر بادشاہ کا واسطے اونکی ملاقات کے ہمراہ اونکے [illegible]
ہوئی قوم اپنے لباس اور زینت میں اور پیادہ ہوگئے بادشاہ کے لوگ سامنے دختر بادشاہ کے اور اونکے سب رنج واسطے انطاکیہ کے
اور تھا وہ دن جمع عام کا اور آئے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ بندھے ہوئے تھے اور رومی کا [illegible]
اونکو اور گرد تھے اونکے لوگ ایہم بن جبلہ کے اور گئی بادشاہ کی بیٹی اپنے باپ کے قصر میں اور داخل ہوئے لوگ بادشاہ کے پاس اور گرے
وہ بجانب زمین کے بادشاہ کے سامنے واسطے تعظیم کے پس خلعت دیا اونہوں ایہم بن جبلہ اور یوقنا اور بڑے لوگوں کو اور بلایا

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاد بیٹھے اسپنے اور وہ ریشمون مین بندہے تھے پس جب ٹھہر گئے وہ لوگ سامنے اوسکے چلا کر کہا اونکے
مصاحبون اور غلامون سے کہ زمین بوسی کرین وہ واسطے بادشاہ کی پس نہین التفات کیا صحابہ نے اونکی طرف کو اور نہین آمادہ ہوئے
اونکے کلام مین پس کہا اونسے سردار نے جو بڑا مصاحب بادشاہ کا تہا کہ کس چیز نے باز رکہا ہے تمکو اس امر سے کہ نہین تعظیم کرتے ہو تم
بادشاہ کے فرش کی ساتھ سجدہ کے اور اوسکو سلام کرتے پس کہا ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ نے کہ ہم مخلوق کا سجدہ روا نہین رکہتے ہین اور ہمارے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس امر سے منع فرمایا ہے واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب ٹھہرے اصحاب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساتھ ہرقل کے گفتگو کی اوسنے صحابہ سے بیچ ان واسطہ مترجم کے اور ارادہ کیا اوسنے اس گفتگو کی بلا واسطہ سے اس امر کا کہ بطارقہ
اور مصاحب نے اوسکی نہین سمجھین وہ باتین جو بیان کی تھین اوسنے بطارقہ سے جب فرمان بھیجا تھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو
پاس اور حال یہ گذرا تہا کہ ہرقل نے جمع کیا تہا اپنے بطارقہ اور مصاحبون کو اور کہا تہا کہ یہ وہی نبی مبعوث ہین جنکی بشارت ہمکو مسیح نے
دی ہے اور وہ حاکم وقت کی ہونگے اور امت اونکی بہترین امتون کی ہوگی کہ باقی رہیگی اس زمانہ مین اور آگاہ ہو کہ دین اونکا بدلا نجائیگا
اور ضرور دین اونکا ظاہر ہوگا یہانتک کہ پہونچیگا اوس جگہ تک کہ پہونچا تہا اونسے ہرقل نے واسطے اوسی خبر کے پس جب سنا اونہون نے
اس کلام کو گھبرائے اوسکے قول سے اور ارادہ کیا تہا اونکی مارڈالنے کا پس جانا اوسنے اونکا ارادہ اس امر کو کہ ظاہر کرے اونکو واسطے حقیقت کلام
کی اور آگاہ کرے اس امر سے سوا اصلاح اور بہتری اونکی حالون کے اور کچھ نہین چاہا تہا پس کہا اونسے کہ آج کے دن مین اونسے کلام مین
سوالات تحقیقی کا پس اشارہ کیا صحابہ نے بجانب قیس بن عامر الانصاری کے اور وہ بڑے عالم اور واقف تھے کل حالات اور معجزات رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تہی پس جب اشارہ کیا صحابہ نے بطرف قیس بن عامر کے پس کہا اونہون نے بادشاہ سے کہ جو تجکو کہنا ہو پس کہا
ہرقل نے کہ کیونکر نازل ہوتی تہی اونپر وحی ابتدا میں پس کہا قیس بن عامر نے کہ پوچھا تھا اس سوال کو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص
اہل مکہ سے جسکا نام حارث بن ہاشم تھا اور مین اوسوقت حاضر تہا پس کہا حارث نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر آپ پر وحی آتی
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کبھی آتی ہے مجہپر وحی مثل آواز گھنٹہ کی یعنی کہ اور اوسکی گرانی مجکو معلوم ہوتی ہے پھر منقطع
ہوجاتی ہے وہ آواز مجسے اور تحقیق مین یاد کرلیتا ہون جو کچھ وہ آواز کہتی ہے اور کبھی آدمی کی صورت پر فرشتہ میرے پاس آتا ہے اور مجسے کلام کرتا ہے
پس یاد کرلیتا ہون مین جو وہ کہتا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ اوترتی تہی وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاڑے کے دنون
پس منقطع ہوتی تھی وحی اونسے اور اونکی پیشانی مبارک سے پسینا جاری ہوتا تھا پھر قیس بن عامر نے کہا کہ ابتدا وحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ساتھ اچھے خوابون کے تہی وہ جو خواب دیکھتے تھے آپ کسی خواب کو مگر یہ کہ وہ ظاہر ہوتی تھی مثل سپیدی صبح کے پھر دوست کی گئی تنہائی آپ
اپنی تنہائی کو پس جاتے تھے آپ غار حرا مین اور متواتر راتین وہان گذارتے تھے پس وہ برابر اسی حالت مین تھے تا آنکہ آیا امر حق اور وہ غار
حرا مین تشریف رکھتے تھے پس آیا اونکے پاس ایک فرشتہ اور کہا اونسے کہ پڑھو تم پس فرمایا آپ نے کہ مین پڑھنے والا نہین ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر کر لیا اوس فرشتہ نے مجکو اور دبایا یہانتک کہ مجکو محنت اوسکی معلوم ہوئی
پھر چھوڑ دیا اوسنے مجکو اور کہا کہ پڑھو تم مین نے کہا کہ مین نہین پڑھنے والا ہون پس لے لیا اوسنے سہ بارہ مجکو اور دبایا مجکو پھر چھوڑ دیا

پس طلب گواہی کی آپ نے اوس سے پس کہا اوسنے اَنْتَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پھر واپس گیا وہ اپنی جگہ پر پس کہا قیس سے ہرقل نے
کہ ہم پاتے ہیں اپنے علم اور کتابوں میں اس امر کو کہ ایک مرد اونکی امت سے جسوقت ایک گناہ کریگا تو لکہا جاویگا اوسپر ایک ہی
گناہ اور جسوقت وہ ایک نیکی کریگا لکہی جاوینگی اوسکی واسطے دس نیکیاں پس کہا اوس سے قیس بن عامر نے کہ یہی صفت امت ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے واسطے اسکے کہ ہمارے قرآن میں مذکور ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰى
اِلَّا مِثْلَهَا پس کہا ہرقل بادشاہ نے کہ جانو تم اس امر کو کہ نبی جنکی بشارت عیسیٰ مسیح نے دی ہے وہ گواہ ہونگے دنیا میں اور گواہ ہونگے لوگوں پر قیامت
کے دن قیس بن عامر نے کہا کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے کہ وہ گواہ ہیں دنیا میں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ
مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا اور گواہی اونکی عالم آخرت میں پس کہا ہے ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب بزرگ میں
وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا اور گواہی اونکی امت کی پس اللہ تعالی نے فرمایا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ پس کہا ہرقل نے کہ وہ
شخص جسکا تمنے وصف بیان کیا ہے آیا حکم کیا ہے اللہ تعالی نے بندوں کو اس امر کا کہ جاویں وہ اونکی حیات میں اونکی طرف اور درود
بہیجیں اونکی حیات میں اور بعد اونکی موت کے اوپر پس کہا قیس نے ہاں اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ
عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ہرقل نے کہا کہ وہ نبی جنکا وصف عیسیٰ مسیح نے بیان کیا ہے جاوینگے آسمان
اور کلام کریگا اونسے پروردگار اونکا پس کہا قیس نے کہ یہ صفت ہمارے نبی کی ہے اللہ غالب اور بزرگ نے کہا ہے سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى
بِعَبْدِهٖ لَيْلًا قیس بن عامر نے بیان کیا ہے کہ بادشاہ کا ایک بطریق تہا اور وہ سنتا تہا ہمارے کلام کو اور وہ اصل تہا اونکے
دین میں پس کہا اوس بطریق نے کہ اے بادشاہ جس نبی کا تو نے ذکر کیا وہ بعد اسکے مبعوث ہونگے ضرار بن الازور نے کہا کہ جہوٹا ہے
تو داڑہی ناپاک تیری اے گنہگار دم سگ کے اور وہی نبی عربی قریشی اور مشہور توراۃ اور انجیل اور زبور اور فرقان میں ہیں اور وہ ہمارے نبی ہیں
مگر پردہ کفر نے بازرکہا ہے تجکو اونکے پہچاننے سے پس کہا ہرقل نے کہ تمنے اوس کی جہلک کاٹا تمنے کلام کو ہمارے دین میں پس تم کون ہو
قیس بن عامر نے کہا کہ یہ ضرار بن الازور بن طارق الحجازی ہیں صاحب رسول ہیں پس کہا بادشاہ نے کہ یہی ہیں جنکا حال
یوں سنا ہے کہ وہ کبھی پیدل لڑتے ہیں اور کبھی سوار ہوکر لڑتے ہیں اور کبھی برہنہ تن بغیر کپڑے کے لڑتے ہیں قیس نے کہا ہاں یہی ہیں واقدی
رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ مجکو روایت اس امر کی پہونچی ہے کہ جب سنا بطریق نے قطع کرنا ضرار کا اوسکی کلام کو سامنے بادشاہ
اور مصاحبین اور بطارقہ کے چہپایا اوسنے غصہ اپنے اور خشم کو اور اوٹھ کھڑا ہوا وہ بادشاہ کے سامنے سے پس خشمناک ہوئے بطارقہ اور مصاحبین بسبب
بطریق کے پس جب دیکھا ہرقل نے اون لوگوں کے خشم اور غضب کو ڈرا وہ اپنی جان پر اون لوگوں سے پس کہا اونکو کہ کاٹ ڈالو
تم ضرار کو اپنی تلواروں سے پس لپکا ضرار کی طرف تلواروں کو ہرطرف سے اور پہونچی اوسپر دار تلوار کی پس پلٹ گئے اونہوں کے چہوٹے وار
تلوار کے اور وہ کارگر نہیں ہوئے تہے بسبب اسکے کہ چاہا اللہ تعالی نے نجات ضرار کی پس جب دیکھا بطریق نے یہ حال
بیٹہا وہ اور کہا اوسنے کہ کاٹ ڈالو تم اونکی زبان کو پس جب سنا یوقنا رحمہ اللہ نے یہ کلام کہا اونہوں نے اپنے بیٹے سے جو ایک
جماعت میں تہے کہ قسم ہے خدا کی چہوڑ دونگا میں اس امر کو کہ جگہہ پکڑے وہ کسی امر پر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آگے

حمائمُ نجدٍ اسمعي قولَ مُغرمِ
ای کبوتر زمین بلند کی سن تو پیام تنہا اور بیکس کا
بانّ دموعي كالسحابِ وكالمطرِ
اس طرح پر کہ آنسو میرے جاری ہین مانند باران اور مطر کے
حمائمُ نجدٍ ان اتيتِ خيامنا
ای کبوترو زمین بلند کے اگر آؤ تم ہمارے خیمون مین
له علةٌ بين الجوانحِ والصدرِ
اسکو بیماری ہے درمیان استخوانہای پہلو اور سینہ کے
وفي خدّه خالٌ محتهُ مدامعٌ
اور اسکے رخسار پر ایک تل تھا جسکو مٹایا آنسوؤن نے ہای الی خ
فوا اسفاه ابناءُ اللئامِ على غدرِ
پس ہیہات ہجگئے اوپر لوگ ناکس اوپر بیوفائی کے
الا يا حماماتِ الحطيمِ وزمزمٍ
آگاہ ہو ای کبوتر حطیم اور زمزم کے
لقبرٍ غريبٍ لا يزارُ من الشكرِ
واسطے قبر بیکس کے کہ نہین زیارت کیجاتی ہے ہو نی اوپر دالی

غريبٍ كئيبٍ في ذلةِ الاسرِ
دور از وطن ایسا کہ نہ رویاب ہے بیچ خواری قید کے
حمائمُ نجدٍ غرّدي عند موطني
ای کبوتر زمین بلند کی خوش آوازی کرو اوپر محل وطن کے
فقولي كذلك الدهرُ عسرٌ الى يسرِ
پس کہو تو اسی طرح ہوگا زمانہ دشوار ہوگا اور آسانی کو
له من عدادِ العمرِ عشرٌ وسبعةٌ
واسطے اوسکے شمار عمر کی اٹھارہ برس ہے
خلا فقدِ اوطانٍ وكسرٍ بلا جبرِ
اور جدائی اوطان کی اور شکستگی قید کی تباہی ہے اور نہ تدارک کی
الا فادفناني بارك الله فيكما
آگاہ ہو پس دفن کرو تم دونون مجکو برکت دیوے تم دونون کے بیچ اللہ تعالی
الا فاخبري امي ودلّي على امري
خبر دو تو میری مان کو اور اطلاع کر تو میرے حال پر

وان سالت عني الاحبةُ فاخبري
اور اگر پوچھین میرے حال کو تجھ سے دوست لوگ تو کہنا
وقولي ضرارٌ قد يحنّ الى الوكرِ
اور کہہ کہ ضرار نالہ و زاری کرتا ہے بیچ آشیانہ قید کے
وقولي لهم ان الاسيرَ بحسرةٍ
اور کہنا اونسے کہ تحقیق قیدی بیچ گرمی بیقراری کی ہے
وواجدٌ لا عند الحسابِ بلا فكرِ
وقت حساب کرنے کے بدون فکر کے
مضى سائرًا يبغي الجهادَ تبرعا
راہ مین انتہا خواہش جہاد مین واسطے نیکوکاری کے
الا واكتبا هذا الغريبُ على قبري
اور لکھو تم دونون کہ یہ مسافر اور بیکس ہے میری قبر پر
عسى تنتهي الايامُ عنها بزورةٍ
شاید گذرے زمانہ اونکو ساتھ ایکبار زیارت کرنے کے

راوی نے بیان کیا ہے کہ جب لکھا یوقنا ضرار کے اشعار کو ختم کیا اونہون نے خط کو اور مہر کیا خط ایک شخص کو معاہدین سے پھر وہ اٹھا دے کہ پہونچا دیوے خط کو بجانب مسلمانون کے واقدی رحمہ اللہ نے جابر بن عمران الدوسی سے اور راوہون نے ابی ہریرہ سے روایت کی ہے کہا ابی ہریرہؓ نے کہ تھا مین ابو عبیدہؓ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے لشکر مین اور ہم لوگ اوس زمین مین تھے جسکا نام بلاآکا تھا کہ اوسی وقت آئی میمین اوس قبیلہ تنوخ سے اور چھوڑا اور مقرر کیا تھا اونکو ابو عبیدہؓ بن الجراح نے مقدمہ لشکر مین پس لاؤ وہ ایک مرد رومی کو اور کہا ابو عبیدہ بن الجراح سے کہ تو تم اوس شخص کو کہ وہ اپنے تئین ایلچی بیان کرتا ہے پس پوچھا اوس سے ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے پس کہا اوسنے کہ مین ایلچی ہون تیرے پاس ایک خط ہے تمہارے نام کا پس کہا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے کہ کسکی طرف سے ہے تو اوسنے کہا کہ تمہارے ایک قیدی کیطرف سے ہے خط کہ یہ وہین ہین اور نام اوسکا ضرارؓ بن الازور ہے پس لیا ابو عبیدہؓ بن الجراح نے خط اور پڑھکر سنایا مسلمانون کو پس روئے مسلمان اور پہونچی خبر ضرارؓ کی بہن خولہ کو پس آئین وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح کے پاس اور کہا اونسے کہ یا امین الامۃ سناؤ تم مجکو شعر میرے بھائی کی پس سنایا پڑھکر خولہ کو بعض اشعار اور نہین تمام کیا اونکو یہان تک کہ رونے لگی خولہ اور کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ لاخذن بثاري واقدی رحمہ اللہ نے بیان

کیا ہی کہ یاد کر لیا لوگون نے اشعار ضرار کے اور دست بدست پہرایا اون اشعار کو لوگون مین اور سب سے زیادہ غمگین اونپر
خالد رضی اللہ عنہ تھے **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ اہل حازم اور باوندان اور عم اور ارتاج
اور سواے انکے اور مقامات کی قلعون کو مسلمانون نے آزرو سے صلح فتح کیا اور برابر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ چلے جاتے تھے مع
مسلمانون کے تا اینکہ پہونچے اونکو لیکر لوہے کے پل تک اور پہونچی خبر ہرقل کو پس قرار پکڑا خوف نے ہرقل کے دل میں اور حکم کیا
اوسنے اپنے بطارقہ کو واسطے آمادگی لڑائی عرب کے اور کہڑے کرنے اپنے خیمے کو قریب پل لوہے کی اور کہڑا کیا ملوک نے اپنے خیمونکو
اور کہولدیا بادشاہ نے خزانہ ہتیارونکا اور تقسیم کیا ہتیارونکو اپنے لوگون اور لشکرون پر اور خلعت دیا یوقنا کو اور کہا آو تم کہ اے
دستق حاکم کیا ہے مینے تمکو اپنے اس سب لشکر پر پس بندوبست کرو تم اوسکا پہر تعریف کی اوسنے یوقنا کو ایک جماعت کے روبرو جو قسیسون کے
کلیسا مین تہی اور وہ نہین ظاہر کرتے تھے اوسکو مگر بڑے دن مین اور کہا اوسنے کہ ای دستق اپنے آگے کر لو تم اس جماعت کو
اور اعتماد کرو تم اسپر پس وہ مدد دیگی تمکو پس لیا اوسکو یوقنا نے اور سپرد کیا اپنے بیٹے کو اور حکم کیا اوسکو اوٹہانیکا سامنے اپنے پہر ہرقل
نے جب خلعت دیا یوقنا کو سوار ہوا وہ اوسی وقت بجانب کلیسا قسیسون کے اور سوار ہوے اوسکے ساتہ ملوک اور بطارقہ اور
حجاب اور راہب تا اینکہ پڑہی اونہون نے نماز موت کی پس جب پڑہ چکے وہ نماز اور بیٹہا بادشاہ اور گرد ہوے اوسکی حجاب اور
کیا اوسنے اپنے سامنے لائے جانے مقتولین اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تاکہ قربانی اونکی کریں پس پوشیدہ یوقنا نے
اوسکے ہاتہ کو اور کہا کہ ای بادشاہ نہین حکومت اور تصرف دیا تجہکو اللہ تعالی نے بندون اور شہرون پر مگر اس جہت سے کہ معلوم کیا
اللہ تعالی نے اس امر کو کہ علم اور تجربہ تیری اوٹہاویگی اس بوجہہ کو اور حکیم دیسو قورس نے کہا ہے کہ عقل با پیہ نردبان بزرگی ہوا ہے
اور صاحب عقل آگاہ اور بزرگ ہوتا ہی اسواسطے کہ عقل عزت ہی جسمون کی اور چراغ ہی خلایق کی اور جان تو ای بادشاہ اس امر کو کہ
عرب نے قصد کیا ہی ہمارا ساتہ اپنے لشکر اور سامان کے اور ضرور ہمکو اون سے لڑنا ہی اور ہم نہین جانتے ہین کہ غلبہ کسکے لیے ہے
اگر یاری ہوگا تو ان عرب کو اور پڑجاویگا کوئی شخص ہم مین کا عرب کے ہاتہون مین تو وہ نہ باقی رکہینگے اوسکو اور بہتر ہی چہوڑنا
اونکا اونکے حال پر یہان تک کہ دیکہین ہم کس جانب کو رجوع کرتا ہی کام ہمارا پس اگر گرفتار ہو جاویگا کوئی شخص ہمراہیان بادشاہ
تو معاوضہ کرینگے ہم اپنے ارباب دولت کو کہا کہ ای بادشاہ سچا ہے یہ دستق اپنے قول مین پس کلام کیا اور کہا ایک بطریق نے
کہ ای بادشاہ حکم کر تو قسیسون کے لانیکا اس کنیسے مین اسواسطے کہ یہ کنیسہ سب کنیسون سے اچہا ہی اور بہرا ہی عورتون اور لڑکیون سے
اور پیش کر تو اونسے سوال نصرانی ہونیکا اسواسطے کہ جب وہ دیکہینگے ہماری عورتون اور لڑکیون کی خوبصورتی اور اونکی پوشاک
خوش شمائل کہ جو کہ بری خال ہوکر بجانب دنیا اور اوسکی زینت اور آسایش کے اور بہرینگے وہ ہمارے دین کیطرف اور ہو وینگے باعث
خوشی اور دوستی مسلمانونکا پس حکم کیا بادشاہ نے اونکے لانیکا پس جب لائے گئے وہ کنیسہ مین بلند کیا قسیسون نے آوازونکو
ساتہ پڑہنے انجیل کے اور دہونی کی خوشبو دار چیزون کی اور ظاہر کیا اپنے بناو اور آرایش کو پس بلند کیا مسلمانون نے
اونچی آوازونکو ساتہ تہلیل اور تکبیر اور پڑہنی درود کی بشیر اور نذیر پر اور کہا اونہون نے کذب العادلون باللہ وضلوا ضلالا بعیدا

وَخَسِرُوْا خُسْرَانًا مُّبِيْنًا مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ درج تھا صحیفہ میں ایک مہر تصحیح ہیں اور انکو علما سے جو
جانتے تھے کتب حمیریہ کو اور آگاہ تھے گذری ہوئی کتابون سے اونکا نام رفاعہ بن زہیر تھا کہتی تھے وہ شعر کو اور داستہ کرتے تھے کلام کو اور اونہون نے
جب دیکھا کنیسہ اور اوسکی کافرونکو اور دیکھا اونکو کہ بزرگداشت کرتے ہیں وہ صلیبان کی اور سجدہ کرتے ہیں تصویرون کا کہا
اونہون نے اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَذَبَ
حِزْبُ الشَّيْطَانِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا الرَّحْمٰنُ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ عَدَدٍ مَّحْسُوْبٍ وَاِنَّهٗ فَرْدٌ لَا اِلٰى شَيْءٍ مَّنْسُوْبٌ
لَيْسَ لَهٗ ضِدٌّ وَّلَا نِدٌّ وَّلَا قَدٌّ وَّلَا حَدٌّ اَوْجَدَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَصَوَّرَ الْمَصْنُوْعَاتِ وَخَلَقَ الْمَخْلُوْقَاتِ وَدَبَّرَهَا كَمَا شَاءَ
اَوَّلٌ لَا افْتِتَاحَ لِوُجُوْدِهٖ وَاٰخِرٌ لَا عَدَمَ لِشُهُوْدِهٖ لَا يَمُوْتُ وَلَا يَفْنٰى وَلَا يَزُوْلُ وَلَا يَبْلٰى لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ وَلَا
صَاحِبَةَ وَّلَا مُشِيْرَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ اوسی کی بیان کیا کہ جب بیچ میں آیا کنیسہ اونکا قول
اوسپر چلے راہب لگ ساتھ اپنے عصاونکے اونکی طرف پس اشارہ کیا بادشاہ کی طرف بادشاہ نے راہبون کی طرف کہ چھوڑدو اوس شخص کو اوسکا
حال پوچھیں جدا ہوسے راہب اونسے پس کہا ہرقل نے رفاعہ بن زہیر سے کہ ای برادر عربی تمہارا کیا نام ہو رفاعہ نے کہا کہ اے
بادشاہ تو میرے نام سے کیا چاہتا ہے حالانکہ میں تمہارے جنس سے نہیں ہوں جو تجھسے تم پوچھو گے پس کہا بطریق نے
کہ ای بادشاہ یہ شخص سچ کہتا ہو کہ یہ ہمارے جنس سے نہیں ہے اور وہ علوم و مسائل حکمت سے آگاہ ہے کہ جو ہمین ہم اوسکا
بلکہ وہ بدوی ہے کہ نہیں جانتا ہے مگر سکونت جنگلون اور صحبت بادیون کی اور حکمت ہمارے شہرون میں ظاہر اور ہمارے
حکیمون میں مشہور ہوئی ہے جو ہمارا حکمت نے یونانیون سے اوسے لیا ہے اوسکو ہم یا ہیں کے سلیمون سے پس کہان
اہل عرب میں حکمت اور علوم جو پہنچا ہمین اور یہ ہمین اوسکو آپہی اس واسطے کہ بزرگیان سب ہمارے عالمون میں
اور عدالت ہماری بادشاہون میں ہے ہماری قوم سے اسکندر اور بطلیموس اور ارسطو اور جرجیل ورازیلا طالیسلاوس یہ اہرام تو
انطاکیہ کو بنایا تھا اور رومیون جو تھی اور بادشاہ تھی اور بطلیموس اور اوسنے بنایا تمہارا اونیچ کو اور بطلیموس اور یہ شخص کاہن
تھا اور خبر دی تھی اوسنے بادشاہ عہد کو کہ پیدا کیا جاویگا اسکے واسطے ایک لڑکا جو کلام کریگا اپنے پروردگار سے اور اوسکو ہوا
ایک حال اور مرتبہ بزرگ ہوگا اور ہلاک کیا جاویگا اوسکے ہاتھون پر فیلاطوس یعنی فرعون اور سنا فیلقش حکیم اور یعنی اس لفظ کے
ورلایہ ماہم ہین اور ہماری قوم سے ارشمیدس تھا جسنے بنایا تھا وہ منہ کیری اور اوسی کے نام پر اوسکا نام رکھا گیا اور ہمین لوگون
تھا بیان طلیموس اور وہی بنانیوالا اوسکا پہلی کتاب کا ہے جسمین چار ہیں زمین کی ہیں اوسنے پہاڑون اور دریاؤن اور درختون
اور جانورون کے ہیں اور بیان کیا ہے اوسنے ہر اقلیم کا حال ہیں اونکی رنگتون سے اور بیان کیا ہے اوسی نے ہر اقلیم
کی معدنیات سونا اور چاندی اور جواہرات کو اور شمار کیا ہے اوسی نے زمین کی نہرونکو اونکے نامون سے اور اسی طرح بیان
کیا ہے اوسنے زمین کے پہاڑون اور جنگلون اور گھاٹیون اور آبادیون اور اوسکے عجائبات کو واقدی رحمہ اللّٰه تعالیٰ نے بیان
کیا ہے کہ نہیں کہا بطریق نے اس کلام کو مگر سامنے ہرقل بادشاہ کے مگر بطور طعن اور طنز کے چاہتا کہ سنے جبلہ بن الایہم اس کلام کو اور

ہو رہے ہے اور ہوگا غم میرا تیری جدائی سے کہ عالم آخرت میں جبکہ سے چلے گا تو ایک راہ میں اور میں ایک راہ میں جبکہ تو جائیگا تو قید
گہر کیطرف اور اوٹھایا جائیگا تو ان راہبوں اور قسوں کے ساتھ اور ہو گا تو چہنوں میں بیٹھے آگ میں اور میں جاونگا ساتھ امت محمد صلی
علیہ وآلہ وسلم کے ایسے گہر میں جسمیں ازواج اور نعمتیں باقی ہوں گی اے بیٹے نہ طلب کر تو زندگانی دنیا کو اے بیٹے نہ اختیار کر عالم
آخرت پر خواہش نفس کو جو فنیت ہونے والی ہے افسوس ہوگا تجھپر بڑی ندامت کا تیری کاموں سے جبکہ ٹہری گا تو سامنے ذات بزرگ
اور مالک کے اے بیٹے میرے تحقیق تو نے رسوا کیا اپنے باپ کو بڑا ہے تو جبکہ کفر کیا تو نے ساتھ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے
اے بیٹے میری بہ تحقیق زیان کار ہوئی امید میری تیری بابت میں اے بیٹے میرے کیونکر خوش ہوا دل تیرا دوری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور
وہ ایسے ہیں کہ کل کے روز لوگ اونسے شفاعت طلب کرینگے پہر پڑہے ہیں ا ونہوں نے اشعار پند و نصیحت کے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ رفاعہ کے بیٹے نے اونسے کہا کہ تحقیق اے باپ ڈالا گیا ہے پردہ اور سند کیا گیا ہے وسعارہ راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم کیا بطریق
نے چھوڑنے رفاعہ کے بیٹے کا قید سے اور اوسکے ملانیکا ماں سے اور باپ سے اور کردہ قس اور شماسہ اور رہبان اونسے پایا کہ میں
اونکو خلعتیں بطارقہ اور ملوک کیطرح پہنے اور نصرانی کیا اونکو اور رہا بادشاہ نے ایک گہوڑا خاص اپنی سواری کا اور دیا ایک
عورت جوان اونکو اور کردیا اونکو ہمراہیان جبلہ بن الایہم الغسانی میں پس کہا بطریق نے صحابہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے کہ اے عرب کس چیز نے باز رکہا ہے تمکو اس امر سے کہ پہرو تم ہمارے دین کیطرف جیسا کہ تمہارے سامنے ذکر کیا ہے دراں حالیکہ
حاصل کروگے تم نعمتہای دنیا اور رضامندی ہرقل بادشاہ کو پس کہا صحابہ نے کہ باز رکہا ہے ہمکو اس امر سے صحت اور حقیقت ہمارے
دین اور پائداری ہمارے یقین نے اور ہم لوگ اون لوگوں میں نہیں ہیں کہ ایمان کو کفر سے بدل ڈالیں اگرچہ مارڈالے جاویں
ہم تلواروں سے بحالت صبر کے پس کہا بطریق نے کہ دور کیا ہے تمکو مسیح نے اپنے دروازے سے اور درگاہ سے پس کہا ضرار بن
الازور نے کہ اللہ تعالی اس امر کو خوب جانتا ہے کہ ہم میں اور تم میں سے کون راندہ گیا ہے اور تم ہو خدا کی کہ مسیح علیہ السلام بری
ہیں تم سے اور تم اونکے دشمن اور اوپر جہوٹی تہمت کرتے ہو اور وہ دشمن ہوں گے تمہارے روز قیامت میں ساتھ اللہ تعالے
اور بزرگ کے اسواسطے کہ مسیح بزرگ اور جوانمرد بندے ہیں اور بہیجا تہا اللہ تعالی نے اونکو تمہارے پاس پس مخالفت کی تم نے
اونکی اور بدل ڈالا تم نے اونکی شریعت کو اور نہیں سمجہے تم اوس چیز کو جو وہ تمہارے پاس لیکر آئے تہے اور ہوگئے تم گمراہ
ہو بسبب اپنے جہل کے اور ظلم کرتے ہو تم مسیح پر بسبب کہنے تمہارے امر خلاف واقع کے اوپر اسواسطے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے
وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ پس کہا ہرقل نے رفاعہ سے کہ کم کرو تم بات چیت کو اے شیخ اسواسطے کہ اللہ تعالی خوب آگاہ اور
آگاہ ہے اپنے بندوں کے حال سے اور کلام بہت ہے اور نہیں دوست کہتے ہیں ہم تمکو اور نہ تم ہمکو پہر کہا ہرقل نے کہ ہمکو یہ خبر پہونچی ہے کہ تمہارا
خلیفہ اور سردار کا لباس مرقع ہے حالانکہ پہونچا ہے اونکو پاس ہمارا مال اور خزانہ اوس قدر جسکا بیان نہیں ہوسکتا ہے پس کس
چیز نے باز رکہا ہے اونکو اس امر سے کہ وہ ساتہ تکلفات اور لباس شاہانہ کے رہیں رفاعہ بن زہیر نے کہا کہ باز رکہا ہے اونکو
اس امر سے خوف خدا اور عالم آخرت نے پس کہا ہرقل نے کہ اونکے دار الامارۃ کا حال کیا ہے رفاعہ نے کہا کہ وہ مٹی سے بنایا گیا ہے ہرقل

کیا ہووے میں کہا خالد بن الولید نے کہ اے امین الامۃ جانتے ہو تم اس امر کو کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا
اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ اور اب حکم کرو تم اپنے ساتھیوں کو اس امر کا کہ آمادہ
اور باسامان ہو جاویں وہ اور ظاہر کریں زینت اسلام اور قوت ایمان کو اور روانہ کرو تم ہر سردار کو ساتھ اوسکے لشکر کے اور ایکیا
ن ایک کے پیچھے ہو اور بلند کریں وہ اپنے نشانوں کو اور ظاہر کریں اپنے ہتھیاروں کو پس ایسا ہی کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اور سبکے پہلے بنایا ایک نشان واسطے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی کے اور وہ ایک شخص
ہیں منجملہ اون دس کے جنسے اللہ تعالیٰ نے اپنی رضامندی ارشاد فرمائی تھی اور ساتھ گئے اونکے تین ہزار سوار حمیر
اور انصار سے اور روانہ کیا اونکو آگے اپنے لشکر کے پھر بنایا دوسرا نشان اور سپرد کیا رافع بن عمیرۃ الطائی کے اور ساتھ
گئے اونکے دو ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے اور بھیجا اونکو پیچھے سعید بن زید کے پھر بنایا تیسرا نشان اور سپرد کیا میسرہ بن مسروق
کے اور ساتھ گئے اونکے تین ہزار سوار یمن سے اور بھیجا اونکو پیچھے رافع بن عمیرۃ الطائی کے پھر بنایا چوتھا نشان اور سپرد کیا
مالک بن اشتر نخعی کے اور ساتھ گئے اونکے تین ہزار سوار قوم نخع وغیرہ سے پھر بھیجا اونکو پیچھے میسرہ بن مسروق کے پھر بنایا
پانچواں نشان اور سپرد کیا اوسکو خالد بن الولید کو اور وہ نشان عقاب تھا جسکو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا
جبکہ بھیجا تھا اونکو جانب ایلہ کے اور روانہ ہوئے خالد بن الولید مع اپنے لشکر کے جو مشہور ہے جیش الزحف تھا پیچھے مالک اشتر کے
پس جب کچھ دور جا چکے خالد بن الولید کوچ کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ساتھ باقی لشکر کے اور اون باقیماندوں میں
عمرو بن معدی کرب الزبیدی اور ذوالکلاع الحمیری اور عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق اور عبداللہ بن عمر الخطاب اور ابان
بن عثمان بن عفان اور فضل بن عباس اور ابو سفیان صخر بن حرب اور راشد بن سعید اور رافع بن سہیل اور زید بن عامر اور
عبداللہ بن الزبیر اور صہیب بن اوس اور ابو لبابہ بن المنذر اور عوف بن ساعدہ اور عباس بن قیس اور عابد بن عتبہ اور رافع بن عتبہ اور
عبداللہ بن قرط الازدی اور واجد بن ابی الہون اور مہاجر بن اوس اور کعب بن ضمرہ اور مسعود بن عون اور مثل ان لوگوں کے تھے
رضی اللہ عنہم اور پیچھے اونکے وہ عورتیں تھیں جنکے بیگانے قید میں تھے اور اونمیں خولہ بنت الازور اور عفیرہ بنت غفار اور
مزروعہ بنت عملوق الحمیریہ اور ام ابان بنت عتبہ تھیں واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ ان سب عورتوں میں خولہ
بنت الازور زیادہ کوئی غمناک اور اندوہگین نہ تھا اور اونہوں نے اپنے بھائی کے قید کے باب میں اشعار کہے تھے واقدی نے بیان کیا ہے کہ جانا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ مع اپنے لشکر کے جیسا کہ بیان کیا ہے ہمنے پس اوسی حال میں کہ وہ اپنے پڑاو میں تھے یکایک
کہ غبار واقع ہوا اور شور عرب کے آنیکا پس سوار ہوئے رومی اپنے گھوڑوں پر اور آراستہ کیا اونہوں نے اپنی صفوں کو پس جو سبکے
پہلے دکھائی دیئے اور بلند ہوئے رومیوں پر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی تھے مع اپنے نشان کے پھر پیچھے اونکے
رافع بن عمیرۃ الطائی پھر بعد اونکے میسرہ بن مسروق العبسی تھے بعدہ مالک اشتر بعد اونکے خالد بن الولید پھر بعد اونکے ابو عبیدہ
بن الجراح مع اپنے لشکر کے تھے پس اوترا ہر سردار ساتھ اپنی قوم کے اپنی جگہ پر پس جب دیکھا ہرقل بادشاہ نے مسلمانوں کے لشکر کو

مگرچہ ایک بات ہے کہ خوش کرتی ہے دلونکو سننے کی وقت پس کر تو جس امر کا تو نے ارادہ کیا ہے پس سفر کیا جبلہ نے ایک شخص کو اپنی قوم
سے جسکا نام واثق بن مسافر غسانی تھا اور وہ بہادر اور پیش قدمی کرنیوالا تھا لڑائیمین پس کہا اوس سے جبلہ نے کہ جا تو یثرب کو پس
شاید کہ تو فریب اور مکر کرے ساتھ عمر کے اور قتل کرے تو اونکو پس اگر تو ایسا کریگا تو دونگا مین اس قدر مال اور اس سے زیادہ مالک تجکو
پس چلا واثق بن مسافر بجانب مدینہ طیبہ کے اور پہونچا وہان بوقت شام کے پس جب صبح ہوئی تھا نماز صبح کی پڑہی حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نے ساتھ لوگونکے اور دعا مانگی اور پڑہی اوس قدر جسکی اونکو اجازت تھی پہر نکلے وہ باہر مدینہ کے گرد مدینہ کے تاکہ دریافت کرین
وہ خبر مجاہدین شام کی پس متابعت کر گیا اونہر باہر جاتے ہین وہ متنصر اور بیٹھا وہ واسطے انکے ایک درخت پر جو اونکی راہ مین تھا
باغ ابی الدحداح انصاری کے تھا اور چھپایا اوسنے اپنے تئین درخت کی شاخون اور پتون سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ
ٹھہرے باہر مدینہ طیبہ کے یہانتک کہ گرم ہونے لگی زمین آفتاب کی حرارت سے پہر معاودت کی اونہون نے تنہا اور نزدیک تھے ہوا اوس درخت
اور سوئے بیچ ابی الدحداح کی باغ مین پس جب سو رہے وہ قصد کیا متنصر نے درخت سے اوترنیکا اونکی طرف اور نکال لیا اوسنے اپنے
خنجر کو کہ اوسی وقت ایک شیر آیا سامنے جنگل سے اور وہ چلتا تھا جہومتا ہوا انگڑائی کرتا تھا اپنی گرد پیش کی اور نالہ کرتا تھا
وہ مثل آرزومند کے اور زیادہ کرتا تھا اپنی لا یعقلی کو تا اینکہ آیا اور گہوما گرد حضرت عمر کے اور چاٹے اوسنے اپنی زبان سے
دونون قدم حضرت عمر کے اور نگاہبانی کرتا رہا یہانتک کہ بیدار ہوے حضرت عمر پہر چھوڑا اوس شیر نے نگاہبانی انکو اور چلا گیا
پس اوترا متنصر درخت سے اور بوسہ دیا اونکے ہاتھ کا اور کہا اون سے یا عمر عدلت وامنت فنمت وامنت
بالی فالله من الکائنات تحفظه والسباع تحرسه والملائکة تکنفه والجن تعرفه پہر بیان کیا اوس متنصر نے سب حال
اپنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور مسلمان ہوگیا واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب نصیحت کی ہرقل نے اپنی قوم کو قسیسونکو
کنیسے مین اور قسم طلب کی اونسے اس امر کی کہ نہ شکست اوٹھاوین وہ باہر جاوین وہ سب کے سب پس قسم کہائی اونہون نے
پس آیا ہرقل اپنے لشکر مین اور بلند ہوئین صلیبان اور پڑہنے لگے قس اور رہبان اور بلند ہوا شور وغل اہل کفر اور طبلیان بجے اور تیار
ہوئی وہ واسطے لڑائی کے مین اوسی وقت سوار ہوے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اور ٹھہرا ہر سردار مسلمانونکا اپنی جگہہ پر اور ظاہر
کیا نشانہائے اسلام کو اور بلند کیا مسلمانون نے اپنی آوازونکو ساتھ ذکر پادشاہ علام الغیوب کے اور کثرت سے پڑہتے تھے وہ کلمہ
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ٹھہرے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اپنے لشکر مین اور صورت اور غم حسن و ضبط
سے پہلے مین آئے تھے اور اشارہ کیا اونہون نے ربیعہ بن عامر کو اور بیا ابو عمرو بن ربیعہ شاعر اور فصیح اور زبان اون تھی کہ نہین بات کرتے
تھے مگر ساتھ کلام آراستہ کے جیسا کہ ہمنے پیشتر ذکر کیا ہے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ بلند کرو تم تیر ہائے اپنی وعظ اور نصیحت کو
بجانب لہای مسلمین کے اور رغبت دلاؤ تم مجاہدین کو جہاد دشمنان خدا مشرکین مین پس بڑہے اور آگے ربیعہ آگے صفون کے اور
پہر بلند آواز کہ سنتے تھے اونکی آواز کو نزدیک اور دور کے لوگ پس کہا اونہون نے ایها الناس الی متی هذه المهلة
فتاهبوا للحملة فهذه طلیعة الارواح قد عولت علی فراق الاشباح وقد ارتاحت الی باریها واجابت

اور در آیا تیسرا فراش بسبب اون دونون کے پس غالب ہوگئے دامس او سپر اور گر پڑا وہ شدت صدمہ سے اور مارا دامس نے
ایک فراش کو دوسری پر پس مار ڈالا اوسکو اور قصد کیا تیسرے کا پس مار ڈالا اوسکو پھر کھولا اونہون نے ایک صندوق کو جنہ دونون سے اور
دیکھا تو اوسمین بسطورس کے کپڑے تھے پس پہن لیا اونہون نے اون کپڑون کو اور سوار ہوگئے وہ ایک تیز رو گھوڑی اوسکے گھوڑون سے
اور بدل دیا اپنی وضع کو اور قصد کیا لشکر متنصرہ کا اور ٹھہرے سامنے حازم بن عبد یغوث الغسانی کے اور پیشتر کیا تھا جبلہ نے
حازم کو اپنے لشکر متنصرہ پر اور جبلہ ٹھہرا تھا مع اپنے بیٹے ایہم بن جبلہ اور اپنے مرتبے والے ایلچیون کے بائین جانب لشکر بادشاہ
کو واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ برابر ہوتی رہی لڑائی بسطورس اور ضحاک بن حسان کی بیچ مین تا اینکہ تھک گئے دونون
گھوڑے چلا اور پھرنے پھرانے سے پس نہ قدرت پائی کسیطرے اونمین سے اپنے دشمن پر پس جدا ہوگئے وہ دونون اور پھرا بسطورس
بطلب اپنے خیمے کے تا کہ آرام حاصل کرے اوسمین اوس مشقت اور محنت سے جو کہ لاحق ہوئی تھی اوسکو پس پایا اوسنے خیمہ کو پڑا ہوا
زمین پر اور فراشون کو مردہ دیکھا اور نہ پایا دامس کو پہچانا اوسنے کہ یہہ مصیبت اوسی کے ہاتھ سے پہونچی پس گیا اور آگاہ کیا اوسنے بادشاہ
کو اس حال سے اور کہا کہ قسم ہے مجکو اپنے دین کی کہ نہین ہین یہ عرب مگر شیطان اور جنبش مین آیا لشکر ابی الہول کو کام سے اور
کہا اونہون نے کہ نہین گئے ہین وہ مگر متنصرہ کے لشکر مین اسواسطے کہ وہ اونکے ہمجنس ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ دیکھا دامس
نے لشکر اور اوسکی جنبش کو پہچانا اونہون نے کہ یہ امر اونکے سبب سے ہے اور نکال لیا اونہون نے اپنی تلوار کو میانسے پر جبلہ
غفلت کے اور لیا تہا اونہون نے اوس تلوار کو بسطورس کے خیمے سے اور وہ تلوار روان تھی اور مارا اوس سے حازم بن عبد یغوث
کو پس جدا کر دیا اوسکے سر کو اوسکے دہڑ سے راوی نے بیان کیا ہے کہ گھبرا گئے متنصرہ دامس کی کام سے اور روکا اور بآواز کہا اللہ تعالی نے
غسان کے ہاتہون کو دامس سے پس حالت خوف اور دہشت قوم غسان کو چھوڑ دی اور ڈھیلی کر دی دامس نے باگ اپنے گھوڑے کی اور طلب
کیا مسلمانون کے لشکر کو جب دیکھا مسلمانون نے اونکو بلند کیا آواز تہلیل اور تکبیر کو اور ٹھہرے دامس آگے ابو عبیدہ بن الجراح کے اور
سلام کیا اونکو پس جب بیان کیا اونہون نے اپنے حال کو ساتھ قوم کے کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے بطور دعا کے کہ نہ تھکین تمہارے ہاتھ
راوی نے بیان کیا ہے کہ سنا ہرقل بادشاہ اور جبلہ نے حال مارے جانے اپنے بھتیجے حازم بن عبد یغوث کا پس خشمناک اور متوجہ ہوا جبلہ
طرف بادشاہ کے اور زمین بوسی کی اوسکے واسطے اور کہا کہ اے عظیم الروم مین نہین طاقت رکھتا ہون صبر کی اور ضرور ہے مجکو حملہ کرنا ان
عرب پر کہ تجاوز کیا اونہون نے اپنی حد اور طریق سے اور بھول گئے ہین وہ اپنے مرتبے کو پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ حکم کرے
اپنے علماؤن اور حجاب کو حملہ کرنے کا مسلمانون پر کہ دفعۃً آیا ایک گروہ گھوڑے دوڑاتا ہوا اوسکے پاس پس کہا بادشاہ نے کہ تمہارے
پیچھے کیا خبر ہے اونہون نے کہا کہ اے بادشاہ تیری کمک کو قلیطانوس حاکم رومۃ الکبریٰ کا آیا ہے اور اس شہر کا نام قلیطانوس کے
دادا کے نام پر رکھا گیا تہا راوی نے بیان کیا ہے کہ بنایا گیا تہا رومیہ الکبریٰ مین ایک مکان رسایان کا جسکا نام ابو سوفیا رکھا گیا
تہا اور بنائی گئی تھی ایک تصویر تانبے کی جسپر سونے چاندی کا کام تہا اور اوس مکان کے تین دروازے سونے کے تہے اور ہر دروازے
پر ایک منارہ تھی جسکے سر پر گھومتا تہا ایک مرد اور اوس مرد کے ہاتھ مین سات تختیان سونے کی تہین کہ ہر سال مین بلند کرتا تہا

وہ مرد ایک تختی کو اوس منارہ پر جانب آفتاب کے پس رکہتا تہا وہ ہر چیز کو جو اوس منارہ سے نظر آتی تہی اوس تختی مین نظر آتی معلوم کرتا تہا
وہ اوس چیز کو جو واقع ہوتی تہی اوس اقلیم مین جو حاصل اور متعلق تہی اوس تختی سے اور یہی حال ہر زمانہ کا تہا اور ساتون [illegible] معلوم
کر لیتے تہے رومیۃ الکبری کے لوگ اوس چیز کو جو واقع ہوتی تہی عالم مین بسبب علوم اپنے اگلے حکیمون کے اور اون مکانون کے بیچ مین ایک گنبد
ہشت پہل تانبے کے ستونون پر تہا جو سونیکا کام تہا اور اوسکو ایک دیوار گہیرے ہوئی تہی پہرا تا تہا اوس دیوار کو اوس گنبد پر [illegible] آسمان
اوسکا جیسے سر ایک صورت پتہر کی تہی کہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ وہ کیا ہے بلکہ وہ ایک پتہر سیاہ تہا پیوند کیا ہوا ساتہ سفید سے کے
پس ہوتا تہا موسم اعتدال اور بہار زیتون کا پورب اور پچہم کی زمین مین سنتے تہے لوگ اوس آسمان سے ایک آواز ڈرانیوالی کہ
قریب تہا کہ عقلین جاتی رہین اور اس آواز کے صدمہ سے پیچ جب ہوتا تہا دوسرا دن آتی تہین اوس آسمان کی طرف [illegible] جنکی چونچون اور
پاؤن مین زیتون ہوتا تہا پس ڈالتی تہین وہ چڑیان اوس زیتون کو اوس شخص کے سر پر پس وہ برابر ڈالتی جاتی تہین یہانتک کہ پر ہو جاتا تہا وہ آسمان
[illegible] بہرا تا تہا اوس دیوار کو پس نچوڑ لیتے تہے لوگ زیتون سے اوسکے روغن کو اوسقدر کہ کفایت کرتا تہا اونکو اوس سال سے دوسرے
سال تک اور تہا اندر اوس مکان بلند کے ایک مقفل گہر کہ نہین کہولا گیا تہا وہ جبسے کہ شہر رومیۃ الکبری بنایا گیا تہا اور جب قصد کیا
تہا فیلطانوس بادشاہ نے کوچ کا واسطے مدد دینے ہرقل کے ضرورت ہوئی تہی اوسکو مال کی تاکہ کہلاوے وہ اپنے لشکر کو پس آیا وہ
اوس مکان کی طرف اور قصد کیا اوسکے کہولنے کا پس کہا اوس سے علما اوس شہر کے جو اوس مکان بلند اور گنبد کا اہتمام اور پہرا دینے والا تہا
کہ اے بادشاہ اس گہر مین جبسے قفل لگایا گیا ہے اوسکو سات سو سال گذرے ہین ایک سو ستر برس پیشتر ظہور مسیح علیہ السلام سے اور نہین
تہا کوئی ایسا شخص جو قریب ہوتا تہا اہتمام اس مکان سے مگر یہ کہ وصیت کرتا تہا اس گہر پر اس امر کی کہ نہ کہولا جاوے وہ اور نہ
دور کی جاوے وہ دانائی اور حکمت کہ روشن اور بلند کیا تہا اوسکو اون لوگون نے جو تجہسے پیشتر تہے حکما اور بادشاہون سے
اور بنایا تہا اس شہر کو اور مضبوط کیا تہا ان مکانون کو تیرے دادا رومی نے اور باقی رہا وہ اپنے ملک اور سلطنت مین تین سو سال
اور وصیت کرتا تہا وہ اس گہر کی نہ کہولنے کی پہر حکومت کی فیلطانوس تیرے باپ نے تین سو ستر سال اور وصیت کی تہی اوسنے
مثل وصیت اپنے باپ کے اور اسیطرح ستو برس سے تو اس ملک مین حاکم ہے پس نہ دور کر تو اوس حکمت اور طلسم کو جسکو اون
لوگون نے بنایا تہا پس اصرار کیا فیلطانوس نے اوسکے کہولنے مین پس جب کہولا اوس گہر کو نہ پایا اوس گہر مین کسی چیز کو مگر یہ کہ
پایا ایک گہر کو جسمین تصویرین بنی تہین پس دیکہا تو معلوم ہوا کہ اوس گہر مین صورت بیت المقدس اور بلاد شام اور صفت اور شمار ملوک
شام کی ہے اور اخیر مین صورت ہرقل کی ہے اور گویا وہ دیکہتا ہے ایک تختے مین جو اوسکے سامنے ہے اور اوسمین زبان
یونانی یہ مضمون لکہا ہے کہ اے ڈہونڈہنے والے علم کے تجہپر لازم ہے بہت پڑہنا علم کا اسواسطے کہ جب بار بار ہوگا گذرنا اچہی اور
باریک باتون کا کانون مین اور پہنچین گے کان اون باتون کو تو ہوگا یہ امر محنت کرنیوالے واسطے قوت علم کو اور بڑا حکم کرنیوالا [illegible]
علم کے اس واسطے کہ سب علوم نکالے اور باہر لائے گئے ہین عقل سے اور اندازہ کرتا نہین [illegible]
علم مین اور علم زہری اور دانائی پایان کار دیکہنے کی ہے اور پایان کار دیکہنا جگہ [illegible] علم کا ہے اور [illegible] عقل کی ہے اور [illegible]

پوری کرنیوالی وصوفنون علم کی ہی اور بتحقیق مینے دیکھا ہی حکمت اور اسرار پوشیدہ میں یہ امر کہ ابر کوری اور سیاہ گمراہی کا چھو
چھا جائیگا صفحہ زمین پر تو نازل ہوگا اور ہنگی کا چراغ ہدایت کا زمین تہامہ سے بہی لیجائیگا اور دور کریگا وہ چراغ تاریکی ناواقفی
کو جو تاریک کرنیوالی حس اور ادراک کی ہے اور بولا وینیگے وہ صاحب چراغ ہدایت کے لوگون کو اپنے دین کی طرف اعلی
توحید خالق کے اور وہ صاحب شمشیر کے ہونگے ہیں دور کرینگے وہ بتون اور مالک کو اور اطاعت کریگی اونکی یمین
شہر اور پہاڑ ہیں جیسہ بلند ہوگی پاکی اونکی نورکی ہر صوالی اور زمین چہرہ اور جائیگی روح اونکی بجانب عالم روحانی سے تو تقاضو
کرینگے بعد اونکے ایک مرد لاغر جسم کہ دل اونکا روشن ہوگا ساتھ نور ایمانی کے مضبوط کرینگے یہ شخص اوسکے دین اور
شہر بعینیہ کو فتح ہوگی شام پر جب وہ آویگی وہ فتح اوپر ایک امر سیاہ دور کرنیوالی ملک قیصر سے سخت اور زبردست ہوگا
دبدبہ اور حملہ اوس مرد کا کشادہ اور فراخ ہوگی صورت اونکی صداقت کرنا صفت اونکی ہوگی اور پابندی حق کی ہی اونکا ہوگا
آرایش ویوی کی اونکو گدڑی اونکی اور تلوار اونکی درہ اونکا ہوگا اوسکے زمانہ میں دور کیجائیگی دوستیان اور بدل جائینگی اور
ہو جائینگے اکاسرہ اور دور کیے جائینگے وہ اور وقت اس حال کا وہی ہوگا کہ جب کھولا جائیگا یہ گھر جسمین تصویر حکمت
کی کھینچنیوالی نعمت کی ہی پس پاکی اور خوشی ہو جیو اوس شخص کو جسکے دل مین حکمت کو یہ مضبوطی قیام کیا ہی اور روشن ہوی ہین
چراغ حکمت کے اوسکی خالص عقل مین اور پیروی کی ہی اوسنے حق کی اور پہچانا ہی اوسکو اور کنارہ اور خلاف کیا ہی اوسنے باطل سے
راوی نے بیان کیا ہی کہ جب پڑھا فلیطانوس نے اوس چیز کو جو تختی مین تہا لاحق ہوا اوسکو تعجب اور کہا اوسنے عقلا و سائر منجمین اوس
مکان کا تہا کہ ای پیرو جہربان تو اس حکمت کو جانتا ہی کہا کہ ای بادشاہ سنین قریب ہی یہ امر کہ کلام کرین آپس
حکمت مین جسکو علما اور حکما نے بنایا اور کہا ہی اور روشن ہوا ہی علوم سے کہ اہل ادراک نے قائم کی گئی ہی ساتھ روشنی
عقل کے اور یہ تحقیق مین جانتا اور دیکھتا ہون اس امر کو کہ دولت ہر قل کی گر گئی اور سلطنت اوسکی عزت کی گر پڑی اور کہوا
گیا تہا اوسکے ملک کا زمین سوریہ سے اور گیا مالک روم کا اور پہنچ گیا استنبول یعنی قسطنطینیہ کو اور اسی حال سے آگاہ اور
خبر دی ہی پہر اس حکیم نے اپنی تصنیف کی ہوئی کتاب مین جسکا نام اوسنے اسرار و معجزات جوہر الحکمہ رکہا تہا اور بعض
کلمات حکمت کا مضمون یہی کہ جب ظاہر ہوگا نور تہامہ کا جو پاک اور صاف ہوگا فاران کو پہاڑون سے اور روشن ہونگے اوپر
تاریکیاں اوس نور کی حکمت سے اور روشن ہوگی تاریکی سمجھنے والی انسان کی ناواقفی کی بسبب حکومت اوس صاحب نور کے اور بولاو
وہ لوگون کو اللہ تعالی کیطرف ساتھ اچہی اور نرم بولانے کی اور کہینچینگے اونکو اپنی طرف ساتھ تہدید اور نرمی کے اور
چہوڑینگے اور جائینگے وہ اس حال پر یعنی ہوئی زمین [illegible] اور اونکے صحابی اور ساتھی [illegible] ساتھ خیال
[illegible] اور تاج پہننے والے ہونگے ساتھ بزرگی کے مالک فتوحات [illegible]
اونکا ہوگا اور [illegible] اونکا ہوگا اوسکے [illegible] ہو جائینگی [illegible] اور [illegible]
اور [illegible] ہو جائینگی جگہین [illegible] اور [illegible] ہوگی اونکو [illegible]

پیروی کرنے شریعت اونکی مالک اور مختار کے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا فلیطانوس نے یہ حال مہتمم مکانات ابا سوفیا سے پوشیدہ کیا اوسنے حال کو اپنے دل مین اور کہا کہ ضرور ہے مجکو دیکہنا عرب کا اور جانا واسطے مدد دہی ہرقل بادشاہ کے اور تحقیق پہونچا ہے مجکو خط بطریق اسطولس کا جو قائم اور پایدار رکہنے والا شریعت مسیح کا ہے اور اوسنے بولایا ہے مجکو بجانب مدد دہی دین کے پس اگر توقف کرونگا مین اور پیچہے رہونگا مین ناامید کریگا وہ مجکو پہر اختیار کیا اوسنے لشکر روم سے تیس ہزار کو اور وہ قوم کراجیہ تہے اور حاکم مقرر کیا اپنی جگہہ پر اپنے بیٹے اسقیلوس کو اور نکالا اوسنے بیت الحکمت سے نشان اسکندر یونانی کو جو زینت دیا گیا تہا ساتہ سونے اور چاندی اور موتیون کے اور وہ نشان وہ تہا جسکو ظاہر اور بلند کیا تہا اسکندر نے بروز فتح اجات کے ارض بابل سے اور وہ نہین ظاہر کیا جاتا تہا مگر دو دن سال مین بیچ کنیسہ ابا سوفیا کے اور وہ ایک دن عید صلیب اور ایکدن عید شعانین کا تہا اور جب بلند کیا گیا وہ نشان فلیطانوس کے سر پر روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا انطاکیہ مین اور اوترا باب دار الرہا سعنی اس لفظ کے باب فارس ہین پس جب حاکم ہوگئے عرب تو قتیل جانا اونہون نے اس کلمہ کو اور پوچہے معنی اوسکے پس کہا گیا کہ واسطے اسکے پس اونہون نے اوس دروازیکا نام باب فارس رکہا راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا ہرقل واسطے ملاقات فلیطانوس کے اور کہڑا کیا گیا خیمہ اوسکا سامنے خیمے بادشاہ کے اور خوش ہو کر رومی اور نیک شگون جانا اونہون نے واسطے مدد کے اور بجائی گئی گہنٹے اور پہونکے گئے ناقوس اور واقع ہوا شور بادشاہ کے لشکر مین اور بلند ہوئین آوازین رومیون کی انطاکیہ مین اور متحیر ہوئے مسلمان وقت سننے آوازون رومیون کی اور اسیوقت جاسوس ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو جیسا ہرکی لوگ تہے آئے اور خبر دی اسکو رومیون کو لشکر سے اور آگاہ کیا اونکو فلیطانوس ملک روم اور اوسکے ہمراہیونکو آنے سے پس بلند کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دونون ہاتہونکو اور کہا اللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ كَلِمَتَهُمْ وَدَمِّرْ جُيُوشَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاجْعَلْ بَأْسَنَا الْاَدْنٰى وَكَلِمَتَهُمْ وَانْصُرْنَا اَنْتَ وَلِيُّنَا يَا مُثَبِّتًا يَوْمَ الْاَحْزَابِ اَللّٰهُمَّ رُدَّ كَيْدَهُمْ فِي نُحُورِهِمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ اور آمین کہا مسلمانون نے اونکی دعا پر واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہے کہ جب آیا فلیطانوس مع اپنے لشکر کے تو خوف کیا مسلمانون نے مگر اللہ تعالی نے ثابت قدم رکہا اونکو اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا اور بہیجا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور اونکے ساتہ تین ہزار سوار قوم طے وغیرہ سے تہے اور کہا اونسے کہ اے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق رومی آئے ہین کنارہ دریا شام سے واسطے مدد دہی اپنے دین کے پس کوچ کرو تم اور تاخت و تاراج کرو شہرون مواقع کنارہ دریا کو اور نگاہ رکہو حرمت کو تم مسلمانون کی ورنہ لائق جاوین لوگ تمہارے سنانے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ روانہ ہوئے معاذ رضی اللہ عنہ جبلہ اور لاذقیہ پر پس گہیر لیا اونہون نے اوسکے مالونکو اور لیا اوسکے غنائم کو اور پایا اونہون نے باب جبلہ پر اوسکے حاکم غسان بن جبلہ الغسانی بن عم جبلہ بن الایہم کو اور اوسکے ساتہ ایکہزار چارپایون اور جو کہ تہے واسطے لشکر بادشاہ کے اور رکہی گئی تہی اوسنے غلے کو طرابلس اور عکا اور صور اور بلاد قیساریہ سے اور بہیجا تہا اوسکو قسطنطین بن ہرقل نے ساتہ انہیں اوسکے بجانب ہرقل کے دمشق پہونچا وہ مقابل شہر جبلہ تک سیر کیا اوسنے وہ غلہ مذکورہ کو اور داخل کیا پس جاپہنچے اونپر ساتہ بن جبلہ

اور وہ غلہ شہر کے دروازے پر تہا اور وہ لوگ راہ دیکہتے تہے بادشاہ کے لشکر کی تاکہ روانہ کرین اوسکو بجانب انطاکیہ
کو پس لے لیا اوس غلہ کو معاذ بن جبل نے اور پہرے وہ بجانب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے مع مال اور چوپایون
اور غلے کے پس بلند ہوا شور مسلمانون کا ساتہ تہلیل و تکبیر کے اور سنا بادشاہ نے شور موحدین کا پس بہیجا اوسنے
اپنے جاسوسون کو واسطے لانے خبر کے پس غائب رہے جاسوس کچہہ دیر اور لائے اوسکے پاس خبر کو پس دشوار گذرا بادشاہ پر لینا
مسلمانون کا اوس رسد کو جسپر اوسکو اپنے لشکر کیواسطے اعتماد تہا اور کہا اوسنے اپنی بطارقہ سے کہ نہین باقی رہی ہمارے واسطے
قوم سے کچہہ بجز لڑائی اور دیگا اللہ تعالی مدد اور یاری جسکو وہ چاہیگا پس حکم بہیجا اوسنے سرداران حجبا و نشان اور بطارقہ
اور ہرقلیہ و رقیاصرہ اور ارمن کو ساتہ جنگ کے اور آمادگی کا اور سوار ہوا ہرقل اور آئی اوسکی طرف فلیطانوس حاکم رومیہ اور حاکم
عموریہ اور حاکم قلعہ التکیبا برس اور حاکم طرسوس اور مصیصہ اور انطاکیہ اور وراس اور بابیہ اور قنصرین اور انتہائی قیساریہ
اور فامیہ اور مارحصہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ آگئے تو فنا ور انسی ایلکہ مرتبانے آراستہ کرتے تہے وہ صفون کو
بطور آراستگی لڑائی کے پس جب ٹہہرا بادشاہ ساتہ اپنے لشکر کے اور ہر بطریق مع اپنے ہمراہیون کے اور قصد کیا اونہون
نے حملہ اور لڑائی کا واسطے مسلمانون کے پس ارادہ کیا فلیطانوس ملک رومیہ نے نزدیکی اور تقرب حاصل کرنے کا ہرقل سے
اپنے لئے ایسا چیز سے پس جہکا وہ اپنی کو ہے زمین پر واسطے تعظیم بادشاہ کے اور کہا اوسنے کہ اے بادشاہ نہین چہوڑا اپنی
بیٹے اپنی سلطنت کو اور آیا مین تیری خدمت مین اور سوقتہ نہ سہی مگر بوجہ تیری تعظیم اور رضا جوئی مسیح کے اور جو بجا لایا اور بطارقہ
وغیرہ تیرے ساتہ ہین وہ سب لڑچکے اور کوشش کر چکے ہین اور مین چاہتا ہون کہ لڑنے کو نکلون مین آج کے دن بجانب ان عرب
کا اور ہلاک کرون دونون مین اپنے دل کو اونسے پس ارادہ کیا بادشاہ نے اس امر کا کہ خوش کرے اوسکے دل کو اور کہا اوسنے کہ ٹہہرو اور
لازم پکڑ اپنی جگہ کو اور نہ پہاڑ تو دبدبہ ملوک کو اسواسطے کہ تو مقدم ہی مجہسے سلطنت مین اور چہوڑ تو اپنے سوا دوسرے لوگون کو اسکا
کیواسطے کہ نہین پہونچا ہے حال اور مرتبہ عرب کا یہانتک کہ تو بذات خود اونکے مقابلے کو نکلے فلیطانوس نے کہا کہ کون دبدبہ ہمارا
واسطے باقی رہا ہی ساتہ ان عرب کے حالانکہ بیکار اور بیعمل کر دیا ہے اونہون نے ہمارے کام کو اور ذلیل و خوار کیا ہے اونہون نے
ہمارے بزرگان دین کو اور ہمارا واسطے چہوٹے بڑے پر فرض ہے اور بادشاہ اور بازار ہوا اوس مین یہ اسمین آیا نہین جانا تو نے اے بادشاہ
اسواسطے کہ جو شخص دیکہیگا طرف دنیا کے محبت کی آنکہ سے کہینچیگا اوسکو قصد خواہشہائے جسمانی کا بجانب تعلق محبت دنیا اور آمادگی
اوسکی ہوا و ہوس کی پس جب وہ ایسا کریگا تو آویگی بدبو گندگی اور نجاست کی دل کی اوسکے کنارہ سینہ پر پہلا رکہیگا یہ امر مطلب آخرت سے
اور جو شخص توجہ کریگا بجانب طاعت اور بندگی اپنے پروردگار کے ساتہ چہوڑ دینے تلاش خواہشہائے جسمانی کے ترقی
اور بلندی حاصل کریگا وہ طرف گہر دائرے پاک کے بیچ جگہہ نجیب کے اور جب جانے گا قدیم ازلی میلان تمہارے
دلون کا جو چہپے ہوئے پردہ ہائے غفلت سے ہین بجانب طلب اون چیزونکی جو بیت اور معدوم ہوتی ہین تسلط اور غلبہ
کریگا تم پر ضعیف تر یون گروہ کو پس دور کر دین گے وہ تمکو تمہارے ملکون اور گہرون سے اور نہین ہے یہ امر مگر تنبیہ رہنے

ہمارے نزدیک اہل حلب سے ہو داخل ہین تو ہم دار یکین اور ہمین آگاہ کرین گا اونکو ساتھ اسحال کے اور خبر دیوین گے وہ ابو عبیدہ
بن الجراح کو اسحال سے راوی نے بیان کیا ہے کہ اوسی حالمین کہ یوقنا اور فلیطانوس اور اونکے ہمراہی اسی گفتگو مین تھے رات کے پردے مین آگئے اور
قصد کیا ایک مرد پیر نے اونکی طرف پس جب نزدیک آگئے وہ مرد پیر دیکھا اونکو یوقنا نے اور وہ عمرو بن امیۃ الضمری ساعی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پس سلام کیا اونہون نے یوقنا اور اونکے ہمراہیون پر اور کہا کہ سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہین
کہ جزا دیوے خیر کی اللہ تعالی تمکو ہمارے دین کی طرف سے اور اونہون نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا اونسے حال حاکم روم کا اور اوسکی بات چیت کا اپنی قوم سے اور اوسکے قصد اور ارادے کا اور خوشخبری دی
ابو عبیدہ بن الجراح کو اس امر کی کہ کل فتح ہو جاویگا شہر انطاکیہ کا اگر چاہا اللہ تعالی نے اور روانہ ہو جاوینگے رومی اوس سے واقدی
رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویون کے بیان کیا ہے کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے دیکھا تھا شب فتح انطاکیہ مین کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سلام کرتے ہین اونپر اور ارشاد فرماتے ہین یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ اَبْشِرْ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَرَحْمَتِہٖ وَغَدًا تُفْتَحُ الْمَدِیْنَۃُ
صُلْحًا عَلٰی یَدَیْکَ وَاِنَّ صَاحِبَ رُوْمِیَّۃَ الْکُبْرٰی قَدْ جَاءَ مِنْ اَمْرِہٖ مَعَ یُوْقَنَّا کَذَا وَکَذَا وَھُمْ بِالْقُرْبِ
مِنْ جَیْشِکَ فَقَدِّمْ اِلَیْھِمْ یَتَجَاوَزَا الْاَمْرَ راوی نے بیان کیا ہے کہ بیدار ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور بیان کیا اونہون
نے اپنے خواب کو خالد بن الولید سے اور بھیجا عمرو بن امیۃ الضمری کو جیسا کہ بیان کیا ہم نے پس جب سنا فلیطانوس نے یہ حال کانپنے اور
تھرتھرانے لگا بدن اونکا اور کہا اونہون نے کہ گواہی دیتا ہون مین اس امر کی کہ یہی ہین پیارے اور برگزیدہ اور راستی پر ہین پھر اوسی وقت
کی اونہون نے اور گھومے وہ گرد لشکر بادشاہ کے گویا وہ نگاہبانی کرتے تھے لشکر کی اسی اثنا مین کہ یوقنا بدل گئے تھے مع اپنے
ساتھیون کے فلیطانوس سے اور مضبوط کیا تھا اونہون نے اپنا ارادہ کو جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اوسیوقت حاجب بادشاہ کا آیا سامنے
اونکے اور مشعلین اوسکے سامنے تھین اور نکلا تھا وہ انطاکیہ سے اور آگے اوسکے ضرار بن الازور اور رفاعہ بن زہیر اور دو سو قیدی تھے اور
میل کیا تھا بادشاہ نے اونکی قتل پر اس پس جب دیکھا اونکو یوقنا نے کہا اونہون نے حاجب سے کہ کیا کام کرنے کا ارادہ کیا ہے بادشاہ
اونکے ساتھ حاجب نے کہا کہ میل کیا ہے اوسنے اونکے قتل کا اور ڈالیگا کل اونکے سرونکو بیچ خندق مسلمانون کے پس جب سنا یوقنا نے یہ حال بدل
ہوگیا دل اونکا آنکھون مین اور کہا اونہون نے کہ اے حاجب کیا تو جانتا ہے اس امر کو کہ کل لڑائی واقع ہونے والی ہے ہمارے اور عرب کے
بیچ مین جب مار ڈالو گے تم ان لوگونکو اور پھینکو گے اونکے سرونکو عرب کی طرف پس پاوینگے وہ ہم مین سے کسیکو کہ مار ڈالینگے وہ اوسکو پس ڈرو
اللہ کو اور نہ جلدی کرو اور پھیرو بادشاہ کو اونکے معاملے مین اور چھوڑ دو تو اونکو میرے پاس یہانتک کہ دیکھو تو کس چیز کی طرف بازگشت ہوتی ہے
ہمارا اور اونکے معاملے کی پس چھوڑ دیا حاجب نے قیدیونکو نزدیک یوقنا کے اور گیا وہ بادشاہ کے پاس تنہا اور بات چیت کی اوسکے ساتھ
اونکے مقدمہ مین بادشاہ نے کہا کہ چھوڑ دو تم اونکو مستحق کرتا ہون مین پس پھر حاجب یوقنا کی پاس ساتھ پیام بادشاہ کے اور کہا کہ تم نگاہ رکھو اونکو
کہ تمہین اہتمام ہوا اونکی حفاظت کے پس لیا اونکو یوقنا نے اور لے گئے اونکو اپنے خیمے مین اور دستور گذرا اونپر کہ ان اونکا انطاکیہ سے اسواسطے
کہ یوقنا نے قصد کیا تھا اونکے سبب سے مالک ہوجانے شہر کا جیسا کہ آگئے وہ یوقنا کے نزدیک تاکہ دیا اونکو قید اور دے دئے اونکو ہتھیار لڑائی کے

اور بیان اونے حال قصد فلیطانوس کا بادشاہ پر قابض ہوجانے کو باب مین پس کہا ضرار بن الازور نے کہ قسم ہے خدا کی ہمراہ اپنے راضی کرینگو
ہم پروردگار کو کل جو قتال پر ہوتا جیسا کہ ہمکو اوسکی راہ مین اور نہین رکہا اور چہوڑا یوقنا نے اونکو اپنے خیمہ مین بلکہ متفرق اور جدا کردیا اونکو اپنے
لوگون کے پاس اور ہر مرد کے پاس دو تین سے ایک ایک کو بہیجدیا **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جنہنے حکم دیا نکالنے
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیدخانہ انطاکیہ سے وہ ہرقل نہ تہا اور ہرقل نے قید کر لیا تہا اونکو ڈال دیا تہا اونکو اپنے قیدخانہ
مین اور نہین جانا تہا یوقنا نے کہ جبلہ اوسکے بادشاہ نے اونکے ساتہ کیا معاملہ کیا اور نہین حکم کیا تہا اونکے نکالنے کا قیدخانہ سے واسطے قتل کے
مگر بالیس بن موسی غلام بادشاہ نے اور دیکہا تہا اس رات مین بادشاہ نے اپنی خواب مین یہ کہ گویا ایک شخص اترا ہے آسمان سے اور پلٹ دیا
اوس شخص نے اوسکو تخت سے اور گویا تاج اوسکا اوڑ گیا اوسکے سر سے اور گویا ایک شخص کہتا ہے کہ نزدیک ہے زوال تیرے ملک کا سو دیر ہوا اور
یہ تحقیق دور ہوئی دولت بدبختی اور دور ہوئی اور لایا اللہ تعالی مذہب اہل نفاق کو اور گویا اوس شخص نے پہونکا اوسکے لشکر مین پس روشن کردیا
اوسنے آگ کو پس بیدار ہوا ہرقل بحالت خوفناکی کے اور تعبیر بیان کی اوسنے اس خواب کی ساتہ زوال اپنے ملک کے اور یہی کیا تہا اوسنے خزانہ اور
اسباب اور ان چیزونکو جیسے وہ اچہا دیکہتا تہا اور ڈالدیا تہا اوسکو کشتیون مین قبل اترنے مسلمانون کے اوسکی طرف اور بہت جمع کیا تہا کہانا
اور سامان اور آلات لڑائی کو پیش پیش دیکہا اوسنے اس رات مین وہ معاملہ جو دیکہا اوسنے اپنی خواب مین بہیجا اوسنے اپنی بیٹی اور سب عورتونکو
بیچ کشتیونکی بحالت پوشیدگی کے اپنے ارباب دولت سے اور بولایا اوسنے اپنے گہر والونکو اور آگاہ کیا اونکو معاملہ خواب سے اور بیان کیا
اوسنے اونسے قصد اپنے فرار کا اور حکم کیا اونکو اپنے ساتہ نکلنے کا پہر بولایا اوسنے اپنے خاص غلام بالیس کو اور وہ بہت مشابہ تہا ساتہ
ہرقل کی صورت مین پس پہنایا اوسکو لباس اور ٹپکا اور تاج اپنا اور کہا اوسنے کہ تو کل میری جگہہ پر ٹہرنا اسواسطے کہ مین ارادہ مکر اور فریب کا عرب
کے ساتہ کرتا ہون اور بطور گاڑی کو بیٹہون گا مین پیچہے اونکے پہر سوار ہوا ہرقل اور نکلا وہ مع اپنے گہر والونکے بعد اسکے کہ پہنایا تہا اپنے غلام کو
لباس اپنا ٹپکا اور تاج اپنا اور چلا بجانب دریا کے اور سوار ہوا کشتی مین اور روانہ ہوگیا پس اوسوقت حکم دیا تہا بالیس نے ساتہ نکالنے اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ملاقی ہوئے تہے اوس سے یوقنا اور ہوا معاملہ اونکا وہ جو بیان کیا ہمنے **واقدی** رحمۃ اللہ نے بسلسلہ
راویونکے بیان کیا ہے کہ نہین نکلا ہرقل انطاکیہ سے مگر یہ کہ وہ مسلمان ہوگیا تہا اور سبب اوسکا یہ ہوا تہا کہ اوسنے لکہا تہا امیرالمومنین عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو بحالت پوشیدگی کے اپنی قوم سے یہ امر کہ میرے سر مین درد رہتا ہے نہین سکون ہوتا ہے اوسکو پس دوا کرو
تم میرے واسطے کسی دوا کی پس لانکی تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ پس رکہا ہرقل نے اوسکو اپنے سر پر ٹہر گیا درد اوسکا اور جب
اوتار لیا اوسنے کلاہ کو پہر لاحق ہوا وہ درد پس تعجب کیا اوسنے اس حال سے اور حکم کیا اوسکے ادہیڑنے کا اور دیکہا تو اوس مین یہ لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
پس کہا اوسنے کہ کیا اچہا اور بزرگ ہے یہ دین کہ شفا دی اللہ تعالی نے مجہکو ایک آیت سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب
ہوا دوسرا دن سوار ہوا لشکر مسلمانون کا اور آگے تہے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ مع لشکر زحف کے اور سوار ہوا بالیس لشکر
کا اور گرد اوسکے لشکر فلیطانوس کا اور سوار ہوئے یوقنا اور اونکے ساتہ اونکے عزیز اور یگانے اور دو سو صحابی رسول مقبول تہے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیما کثیرا مبارک کا فیہ اور وہ چہپائے ہوئے تہے اپنے تئین نیچے ہتیارون کے ایک جماعت مین

بیاہ کرو نہیں ساتھ یہود و بیہ حائضہ کے یہان تک کہ نہ پاک ہو نہیں کبہی ورنہ وہ ہونگی اپنے گہروں کو جمعہ کی جمع کو ورنہ کہو وہ والو نہیں کہانیں اور روزے
اور غسل کرو نہیں عیدون اور جاہو کو ورنہ عبادت کرو نہیں لاہوت کی اور انکار کرو نہیں ناموس کا ورنہ کہاو نہیں اونٹ کے گوشت کو عید
میں ورنہ روزہ رکہو نہیں رمضان کا بحالت پیاس کو ورنہ کہاو نہیں اونٹ کے گوشت کو بحالت پکڑنے کے وانت سے ورنہ نماز پڑہو میں
گرجو نہیں اور کہو نہیں کہ عیسی بنایا ہوا ہی خمر ونکے تہو اگر غدر اور بیوفائی کرو نہیں تمہاری اور تمہارے ہمراہیوں کے ساتھ اور واقع ہوا داخل ہونا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کا انطاکیہ میں اور اونکے سامنے وہ نشان تہا جو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکے واسطے بنایا تہا اور دائین جانب
اونکے خالد بن الولید اور بائین جانب ہبیرہ بن مسروق تہے اور قاری پڑہتا تہا سورۂ فتح کو اونکے سامنے اور برابر چلے جاتے تہے
تا اینکہ پہونچے وہ باب النحاس تک پس اوترے وہان اور بنایا اوسکی جگہہ پر ایک مسجد کو کہ اب تک ہے اور پہچانی جاتی ہے اور لیا اور
سولی پر چڑہایا وہان کے حاکم کو جو وہان کے والی نے صلیب کو پس مار ڈالا ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسکو ہبیرہ بن مسروق بن عمرو
الخزاعی نے بیان کیا ہے کہ دیکہا ہمنے بجانب شہر کے پاک اور صاف اور بہت پانی اور اچہی چیزون سے پس نہین تہا کوئی مسلمان
مگر یہ کہ خوش اور پاک معلوم ہوا شہر اوسکو اور دوست رکہا ہمنے اس امر کو کہ اگر ٹہرتے ہم اوسمین ایک مہینہ تو آرام حاصل کرتے
ہم اپنی مشقتون سے پس نہیں چہوڑا ہمکو ابو عبیدہ بن الجراح نے وہان ٹہرنے کو مگر تین دن پہر لکہا اونہون نے ایک خط فتح کا
بنام حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے اس عبارت سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ
سَلَامٌ عَلَيْكَ فَاِنِّيْ اَحْمَدُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلٰى مَا رَزَقَنَا مِنَ الْفَتْحِ وَالْغَنِيْمَةِ وَالنَّصْرِ اُعْلِمُكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَتَحَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ كُرْسِيَّ النَّصْرَانِيَّةِ وَمَدِيْنَةَ الطَّاغِيَةِ الْعُظْمٰى اَنْطَاكِيَةَ وَقُتِلَتْ وَالِيْهَا وَكُسِرَتْ
عَسَاكِرُهُمْ وَنَصَرَنَا اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَهَرَبَ هِرَقْلُ فِي الْبَحْرِ اِلٰى كِيْسِهِ وَاِنِّيْ لَمَّا اَقَمْتُ بِهَا لِطِيْبِهَا وَاِنِّيْ خَشِيْتُ عَلَى
الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُوَافِقَهُمْ حُسْنُ هَوَائِهَا وَاَنْ يَغْلِبَ حُبُّ الدُّنْيَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَيَقْطَعَهُمْ ذٰلِكَ عَنْ طَاعَةِ رَبِّهِمْ
وَاِنِّيْ مُعَوِّلٌ عَلَى الْمَسِيْرِ اِلٰى حَلَبَ وَاَنَا مُنْتَظِرٌ اَمْرَكَ فَاِنْ اَمَرْتَنِيْ اَنْ اَسِيْرَ اِلٰى اَرْضِ الدُّرُوْبِ فَعَلْتُ وَاِنْ اَمَرْتَنِيْ
بِالْمَقَامِ اَقَمْتُ وَاعْلَمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ الْعَرَبَ الطَّغَامَ قَدْ نَظَرُوْا اِلٰى نِسَاءِ الرُّوْمِ وَبَنَاتِهِمْ وَقَدْ تَاقَتْ
اَنْفُسُهُمْ اِلَى التَّزْوِيْجِ فَمَنَعْتُهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْهِمُ الْفِتْنَةَ اِلَّا مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ وَشَرَحَ صَدْرَهُ
فَعَجِّلْ اَمْرَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ پہر لپیٹا خط اونہون نے اور مہر کی اوسپر اور کہا
کہ ای گروہ مسلمانون کے کون شخص تم میں کا لیجاویگا اس خط کو پاس امیر المومنین کے پس جلدی کی ساتھ منظوری کے
زید بن وہب غلام عمرو بن سعید نے اور کہا اونہون نے کہ ای سردار میں پہونچا دونگا اوسکو اگر چاہا اللہ تعالی نے پس کہا
ابو عبیدہ بن الجراح رضی نے کہ اے زید تم مختار اپنے کام کے نہیں ہو بلکہ تم مملوک ہو پس ہرگاہ تمہارا ارادہ جانیکا ہو تو جاؤ
تم اپنے مالک عمرو سے کہ اجازت دیوین وہ تمکو اس امر کی پس جلد گئے زید اپنے مالک عمرو کے پاس اور جہکے اونکے سر اور بوسہ لیا
سر کا پس باز رکہا اونکو اس کام سے عمرو نے اور سبب اسکا یہ تہا کہ عمرو مرد بہتر کار تہے اور نہین مالک تہے وہ دنیا کی چیزون سے مگر ایک تلوار

پس کہا مینے کہ یہ خط تمھارے عامل ابو عبیدہ کا ہے خبر دیتے ہین وہ ہمکو اس امر کی کہ اللہ تعالی نے فتح کیا اونپر انطاکیہ کو پس جب سنا
حضرت عمر نے ذکر انطاکیہ اور اوسکی فتح کا گر پڑے وہ واسطے اللہ کے بحالت سجدہ کے اور اٹھا لیا بر گرتے تھے اپنے منھہ کو مٹی مین پھر اوٹھا
اونہون نے اپنے سر کو اور خاک آلودہ ہوگیا تھا منھہ اونکا اور ڈاڑھی اونکی اور وہ کہتے تھے اللهم لك الحمد والشكر على
نعمتك السابغة پھر کہا اونہون نے کہ لاؤ تم خط کو رحمت کرے اللہ تعالی تمپر پس سپرد کیا مینے خط اونکو پس جب پڑھا اونہون نے
مضمون خط کو روئے پس کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کس چیز سے ہے رونا تمھارا حضرت عمر نے کہا اوس چیز سے جو کیا ابو عبیدہ
نے ساتھ مسلمانون کے تحقیق نفس بڑا حکم کرنیوالا ہے برائی کا پھر دیا خط حضرت علی کو پس پڑھا اونہون نے اوسکو اور تھا اوسمین وہ جو
بیان کیا ہے پھر کہا مینے حضرت عمر کو اے امیر اسکے کہ سکون ہوا اونکو رونے سے کہ زیادہ ہوتی خوشی اونکی پھر متوجہ ہوے وہ میری
طرف اور کہا کہ اے زید اگر پھر جاؤ تم اور نفع حاصل کرو تم روغن زیتون اور انجیر اور انگور انطاکیہ کے کہا مینے پس شکر کرو تم اللہ تعالی
پس کہا مینے کہ یا امیر المومنین یہ ایام میوہ جات کے نہین ہین پھر بیٹھے حضرت عمر زمین پر اور منگایا دوات اور کاغذ کو اور خط
لکھا ابو عبیدہ بن الجراح کو اس عبارت سے بسم الله الرحمن الرحيم من عبد الله عمر الى عامله بالشام سلام
عليك فاني احمد الله الذي لا اله الا هو واصلي على نبيه واشكره على ما اوهب من النصر للمسلمين و
جعل العاقبة للمتقين ولم يزل معينا لهم واما قولك انك لم تقم بانطاكية لطيبها فان الله عز وجل
لم يحرم الطيبات على المتقين الذين يعملون الصالحات فقال في كتابه يا ايها الرسل كلوا من الطيبات
واعملوا صالحا اني بما تعملون عليم فكان يجب عليك ان تريح المسلمين من تعبهم وتدعهم يرغدون في مطعمهم
ويريحون الابدان التي نصبت في قتال من كفر بالله واما قولك انك تنتظر امري الذي امرك ان
تدخل الدروب خلف العدو فانك شاهد وانا غائب وقد يرى الشاهد ما لا يرى الغائب
وانت بحضرة عدوك وعيونك ياتونك بالاخبار في كل وقت فان رايت ان دخولك
الى الدروب بالمسلمين صواب فابعث اليهم السرايا وارحل معهم الى بلادهم و
ضيق عليهم المسالك وابعث مع السرايا من يدلهم على الطريق ممن تثق به
من المتنصرة وان طلبوا منك الصلح فصالحهم واوف لهم بما تقدم واما قولك
ان العرب ابصرت نساء الروم وبناتهم فرغبت في التزويج بهن فمن احب ذلك فدعه ان لم
يكن له اهل بالحجاز ومن اراد ان يشتري الاماء فدعه فذلك املك لفروجهم والسلام عليك
وعلى من معك ورحمة الله وبركاته اور لپیٹا خط کو اور ثبت کیا اوسپر مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
دیا زید بن وہب کو اور کہا اونہنے کہ روانہ ہو تم اسکو لیکر رحمت کرے اللہ تمپر اور بشارت دیا کرو تم عمر کو اپنی ثواب مین پس لیا مینے
مین وہ خط کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے اور قصد کیا اونہون نے چلنے کا پس متوجہ ہوے اونکی طرف حضرت عمر اور

کہا کہ تمہارا گواہی روشن ہم پر امی زید تا اینکہ توشہ دیوین تمکو عمر اپنے کہانے سے پہر حضرت عمر نے تہا یا اپنے اونٹ کو اور
نکالا اونہون نے زید کو واسطے ایک صاع خرما اور ایک صاع ستو کا اور کہا اونسے کہ لو تم اسکو اور بہنا دیا عمر کو ہوا اپنے اکہ انکی
اونکے اسکا یمین ہنا پہر بوسہ لیا حضرت عمر نے زید کے سر کا پس روئے زید اور کہا کہ یا امیر المومنین نہین پہونچا ہین اس حالکو کہ تو
لو تم میرے سر کا حالانکہ تم سردار مسلمانون کے ہو اور ساتھی اور مقرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہو اور تمہین پر ختم کیا تہا
اللہ تعالی نے اربعین کو پس روئے عمر اور کہا امید رکہتا ہون مین یہ کہ بخشے اللہ عمر کو بسبب تمہاری گواہی دینے کے واسطے عمر کے
زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا مین اپنی اونٹنی پر اور قصد کیا مینے چلنے کا پس سنا مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے
تہے اللّٰهُمَّ احْمِلْهُ عَلَيْهَا وَاطْوِ لَهُ الْبَعِيدَ وَسَهِّلْ لَهُ الْقَرِيبَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پس خوش ہوا مین حضرت عمر کی
دعا سے اسواسطے کہ اللہ تعالی میہان رو کرتا تہا حضرت عمر کی دعا کو اور چلتا تہا مین اور زمین لپٹتی جاتی تہی نیچے قدمون میری
اونٹنی کے اور تہا مین تیرہوین دن نزدیک ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے اور کوچ کیا تہا اونہون نے اپنا کیرو
اور اوترے تہے وہ جازم مین پس جب آیا مین مسلمانون کے پاس پایا مینے اونمین ایک بڑا شور جو ہوتا تہا اونمین جانب لشکر کے
اور پوچہا مینے اون سے کہ کیا سبب اس شور کا ہے پس کہا گیا مجھسے کہ یہ شور بسبب خوشی اور سرور اوس چیز کے ہے جو فتح کیا
اللہ تعالی نے مسلمانون پر اور حال اسکا یہ ہے کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ گئے تہے بجانب کنارہ ہای دریای فرات کے اور
گئی تہی اونہون نے اپنے گروہ اور لوگون سے منبج اور براعہ اور تابلس پر اور لے لیا تہا اونہون نے مال اور غنائم کو وہانکا اور
مصالحہ کیا تہا اون لوگون نے خالد بن الولید سے اس امر اور اقرار پر کہ پہیر دیوین خالد بن الولید اونکے مال اور غنائم اور لوگون کو اور پہیر دین
پہیر دیا یہ سب خالد بن الولید نے اونکو اور فتح کیا خالد بن الولید نے اون مقامات کو از روے صلح کے اور واقع ہوئی فتح
منبج اور براعہ اور تابلس اور قلعہ نجم کی اور وہ ایک پل تہا منبج کا بیچ کے عشرہ ماہ محرم سن اٹھارہ ہجری مین مصالحہ کیا تہا
وہانکے لوگون نے بعد اسکے کہ پہیر دیا تہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اونکے مالونکو ڈیڑہ لاکہ دینار پر اور چہوڑ دیا تہا خالد بن
الولید نے وہانکے حاکم جریوش کو کہ چلا جاوے وہ مع اپنے مال اور اسباب اور لونڈی غلام اور گروہ کی بجانب شہرہای روم کی اور حاکم کیا
تہا خالد بن الولید نے منبج پر عبادہ بن رافع طیبی کو اور پل پر نجم بن مفرج الفہری کو اور نام اوس پل کا اونہین کے نام سے رکہا گیا اور
حاکم کیا براعہ پر اوس بن خالد ربعی کو اور تابلس پر بابر ابن عون الحمیری کو اور بنایا اونکے واسطے ایک قلعہ اور اونہین کے نام پر اوسکا
نام رکہا گیا اور پہرے تہے خالد بن الولید مع مالون کے بروز آنے زید بن وہب کے مدینہ طیبہ سے زید بن وہب نے بیان کیا ہے کہ آیا
مین بجانب خیمہ ابو عبیدہ بن الجراح کے اور وہ بیٹہے تہے اور اونکے پہلو مین خالد بن الولید تہے اور آگے اونکے رکہا گیا تہا اونکو واسطے مال صلح
کا پس اوٹہایا مینے ہاتہ کو اور آیا مین ابو عبیدہ بن الجراح کی طرف اور سلام کیا مینے اونپر اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہما پر اور دیا
مینے ابو عبیدہ بن الجراح کو خط امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا اور آگاہ کیا مینے اونکو حضرت عمر کی کلام سے پس پڑہا
اور کہولا اونہون نے خط کو اور پڑہا اپنے دلمین پہر ارادہ کیا مسلمانون پر اوسکے پڑہنے کا اور آئی ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

بذات خود مسلمانون پر اور کہا کہ اے گروہ مسلمانون کے بتحقیق امیر المومنین نے چھوڑ دیا ہے معاملہ واضل ہونیکا ان پہاڑونکی درونکے بیچ پر اور کہا
ہے انہون نے کہ تم حاضر اور دیکھنے والے ہو اور مین پوشیدہ اور دور ہون اور مین نہین کرتا ہون کسی چیز کو مگر تمہاری رائے سے پس کیا مشورہ دیتے
ہو تم رحمت کرے اللہ تمپر پس چپ رہے مسلمان اور کچھ جواب نہین دیا اونکو پس اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح نے اپنے کلام کو اور کہا کہ اے گروہ
مسلمانون کے اس شام کا اللہ تعالی نے تمکو مالک کر دیا اور باہر کر دیا تمہارے دشمنون کو اوس سے ساتھ ذلت اور خواری کے اور وارث کر دیا
تمکو اللہ تعالی نے اونکی زمین اور گہرون اور مالونکا جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا تمسے اللہ اور اوسکے رسول نے پس کیا مشورہ دیتے ہو تم اس
مین آیا داخل ہونگے تم ان درونکے بیچ جانب اپنے دشمن کے پس سکوت کیا لوگون نے اور کچھ جواب نہین دیا پھر اعادہ کیا ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ نے اپنے کلام کو تیسرے مرتبہ اور کہا کہ یہ کیا خاموشی ہے آیا بزدلی لاحق ہوئی ہے تمکو بعد شجاعت کے یا کاہلی ہے بعد سعی کے
کو یا اکتفا کیا ہے تمنے کارہائے نیک سے آیا نہین باقی رہین تمپر برائیان اور نیکیان تمہاری بہت ہین اور نہین ہے تمپر کوئی گناہ اور برائی
پس خواہش اللہ غالب اور بزرگ کی تمپر ہے پس خواہش کرو تم اوسکی طرف اور سوال کرو تم اوس سے اس امر کا کہ اعانت کرے وہ تمہاری جہاد پر
کہ یہ امر بہتر ہے تمہارے واسطے دنیا اور اوس چیز سے جو دنیا مین ہے پس سبکے پہلے جواب دیا اونکو میسرہ بن مسروق العبسی نے اور کہا کہ اے سردار ہم
نہین چپ رہے بسبب کسی خوف کے جو لاحق ہو ہمکو یا بسبب کسی جبن کے کہ چھپا لیا ہو ہمکو بلکہ بعض ہم مین دیکھتے تھے بعض کو اور جان لو تم اے سردار
اس امر کو کہ ہمارے واسطے کوئی سوداگری نہین ہے اور نہ کوئی کام ہے سوائے جہاد کے واسطے دشمنان خدا کے اور طلب کرنا اوس چیز کو جو پاس اللہ
کے نزدیک ہے اور ہم تمہارے سامنے ہین پس جس کام کا تم حکم کرو گے ہم اوسکو کرینگے پس تمہارا کام حکم دینا ہے اور ہمارا کام اطاعت کرنا واسطے اللہ تعالی
اور واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور واسطے سردار کے ہے آیا نہیں ہے یہ امر کہ ہین نہین مالک ہم مگر اپنی جان کا پس متوجہ کرو
تم ہمکو جہان کہین چاہو پاؤ گے تم فرمانبرداری کرنیوالا جلدی کرنیوالا پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ اے گروہ مسلمانون کے جس کسی کی کوئی
رائے ہو اور موجود ہو اوسکے پاس کوئی مشورہ بیان کرے وہ اوسکو اور ظاہر کرے اوس امر کو جو اوسکے نزدیک ہے پس کہا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے کہ قسم ہے خدا کی کہ پوچھا ہے ہمارا مطلب اور تلاش تم نے ہم سے سستی اور جلد باز نہین ہمپر اور سرزنش ہے ہمارے
دین پر اور طلب اور تلاش کرنا دشمنون کا مال غنیمت اور تباہ کرنا ہے اور جس امر کا مین تمکو مشورہ دیتا ہون یہ مرد امین وہ یہ ہے کہ بہیجو تم لشکر کو
ہر گہاٹی اور درہ کیطرف ان درونکے بیچ امر باعث ضعف اور سستی دشمن کے دلکا ہوگا اور ٹہنڈے ہونگے اوسکے سبب سے آنکھین مسلمانون
کی پس جزائے خیر دیا اونکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اور کہا اونہون نے کہ اے ابا سلیمان مین یہ مناسب دیکھتا ہون کہ بناؤن مین ایک نشان واسطے
میسرہ بن مسروق العبسی کے اور روانہ کرون مین اونکو اور اونکے ساتھ ہین کے لوگ ہوئے اسواسطے کہ پہلے اونہین نے جلدی کی ہے اس رائے
مین اور منظور کیا اور مشورہ دیا ہے اونہون نے اوسکا پس آوین وہ درون مین اور غارت اور تاخت کرین وہ اون مقامون کے
جو نزدیک ہین دشمنون کے شہرون سے اور پھر آوین ہمارے پاس اگر چاہا اللہ تعالی نے ساتھ اونکے حال شہرونکے پس عمل کرینگے ہم موافق اوسکے
خالد بن الولید نے کہا کہ بتحقیق تم اچھی رائے کو پہنچے اللہ تعالی تمپر رحم کرے پس لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ایک پورا نیزہ کو اور بنایا
اوسکا ایک نشان مثل نشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے برنگ سیاہ کہ لکھا تھا اوسپر سفیدی سے لا الہ الا اللہ محمد

جو انہین مین سے تہے اور جانتے تہے بہلائی اور برائی کو اونکی اور خیر خواہی اونکے واسطے مسلمانون کی پس چنانچہ کیا ہے شہر نے اونہین مین سے
چار شخص کو اور ذمہ داری کی اونکے واسطے مرو کی اور دور کر دیا اونسے جزیہ کو اور مشورہ کیا اونسے کہ کس شہر مین ہوگا داخل ہونا مسلمانونکا
بطلب اور تلاش دشمن کے پس سب نے مشورہ دیا اونکو پیر دری کا شہر فرمانہ ہے اور کہا ہر ایک نے کہ سوا اس شہر مثل اون
شہرونکی نہین ہے جنکو تمنے فتح کیا ہے اور وہ شہر بہت بڑے پتہرون والا اور سخت جاڑے والا ہے اور وہ کہین تنگ اور گہاٹیان اور
غار اور جنگل ہین پس کہا ابن مسعود نے اگر یہ بات ہے کہ چلو تم آگے ہمارے پس تحقیق تو دیکہیگا جسکا ارادہ ہے پس اوسوقت جنبش دی میسرہ
بن مسروق نے نشان کو اپنے ہاتہ مین اور چلا وہ نشان لیکر آگے اپنی قوم کے یہانتک کہ سلام کیا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح اور مسلمانون کو
اور وہ لوگ شور کرتے تہے ساتہ تہلیل اور تکبیر اور قرآن مجید پڑہنے کے عطا بن جبیرۃ الغسانی نے بیان کیا ہے کہ چلے ہم ورآنحالیکہ ہم کوشش
کرتے تہے چلنے مین اور راہبر ہمارا آگے تہا یہانتک کہ گئے ہم بقدر چند روز اسی تک پہر چلے ہم یہانتک کہ عبور کیا نہر ساجور کو اور متوجہ ہوئے
ہم طرف قورص کے پس اوترے ہم وہان اور رات گذاری ہمنے پس جب صبح کی ہمنے اور روانہ ہوئے ہم بجانب درونکی اور برابر ہم چلتے تہے صبح
راہون کی جو والی شوار گذار اور درختون باہم درآئے ہوئے اور راستے تہے تنگ یہانتک کہ کبہو ہمکو نہین تہی اونمین سوار کو جگہ
پہرنیکی پس کہا میسرہ نے اپنے ساتہیون سے اگر دراز ہو پہر معاملہ ان جنگلونکا تو ڈرتا ہون مین مسلمانون پر اس امر سے کہ تحجاب ہو جاوے اونپر دشمن اونکا اور
چلا راہبر لوگ آگے مسلمانون کے اور لیگیا وہ مسلمانونکو اونچے اونچے پہاڑون پر پس دشوار گذار ہوا مسلمانونکو گہوڑونپر چڑہنا پہاڑونکا پس نہین
باقی تہا کوئی شخص مگر یہ کہ پیادہ ہوگیا وہ اپنے گہوڑے کو کہینچتا اوسکو اپنے پیچہے عبدالرحمن بن عبید نے بیان کیا ہے کہ تہا مین ساتہ میسرہ
بن مسروق کے اونکی سریہ مین اور بتحقیق وہ آئے اور پہاڑ اتہا اونہونکے ہمارے ساتہ درون کو پس دیکہا مینے اونچے اور موٹے پہاڑون اور
اور باہم درآئی ہوئے درختونکو اور میرے پاس اترے تہے پیس کے چمڑے سے پس جب اوترا مین گہوڑے پر سے پہن لیا مینے اوسکو اور روانہ ہوا
پس قسم ہے خدا کی کہ تہوڑے عرصہ مین تلوے اوسکے اوڑ گئے اور باقی رہے پاؤن میرے ورآنحالیکہ بہاتی تہی وہ خون کو دشواری راہ اور
اوسکی شدت سے اور برابر راہبر لوگ چلتے تہے ہمارے ساتہ اور ہم اونکے پیچہے تہے تین دن تک اور نہین تہا کوئی ایسا دن کہ چلتی
تہی ہم اوس دن مگر راہبر کہتا تہا مسلمانونکو کہ ہوشیار رہو اور احتیاط رکہو تم اپنے دشمن سے اسواسطے کہ اگر لیویگا دشمن تمپر جگہ گذرنے
والیکو تو ہلاک ہو جاؤگے تم پس جب ہوا چوتہا دن نکلے ہم ایک بلندی کشادہ کیطرف اور تہا داخل ہونا ہمارا درہ مین آغاز گرمی
مین اور نہین تہا کوئی شخص مسلمانون سے مگر یہ کہ نکالڈالا تہا اوسنے اپنے پوستین کو اپنے بدن سے پس جب نکلے ہم اوس درہ مین کیطرف پہر
پہر ہر مسلمانون سے وراثی ایکہ پہنتا تہا اوسنے اوس لباس کو جو پہنتا تہا وہ جاڑونمین اور طلب کرتا تہا گرمی کو اور ہم دیکہتے تہے طرف کو
کہ چمکتی تہی وہ ہمارے دائین اور بائین جانب سے اور داسی ابو الہول داخل ہوئے تہے ہمارے ساتہ اور تہی اونپر زرہ لڑائیکی اور پہن لیا تہا اونہون نے
اوسکے ساتہ مگر جبہ اور چادرون اور پس جب داخل ہوئے وہ زمین بلند پر پس کیا اونکو شدت جاڑے نے اور پہونچی اونکو سردی اور نہین
تہی اونکے ساتہ وہ چیز جو کفایت کرے اونکو واسطے گرم ہونیکی پس کہا اونہون نے کہ برا کرے اللہ ان کافرون بدبختون بر بدہ کا
ہوگا اس قدر سردی اونکے شہر مین گرمی کے موسم مین پس کیونکر ہوگی وہ جاڑے مین آیا نہین ہے کہ مارڈالے اون کو

اللہ تعالیٰ اس برف اور جاڑے سخت سے پھر دیکھتے تھے اور کانپتے تھے وہ پس دیکھا اونکی طرف ایک مرد نے مسلمانوں سے پس کہا اوسکو کہ ای
ابوالہول کیا ہوا ہے تجھکو کہ رونگٹے تمہارے بدن کے کھڑے ہوتے ہیں واسطے اسکے کہا کہ لاحق ہوئی ہے مجھکو سردی مسلمانوں نے کہا کہ کیا
کہ نہیں گرماتی ہو تمکو اسنے کہا کہ سوا اسکے جو پہنے ہوں میرے پاس اور کچھ نہیں ہے اور یہ مجھکو کفایت نہیں کرتا ہے پس نگاہ کیا اوس طرف میسرہ
بن مسروق کو اس حال سے پس یا میسرہ نے واسطے اسکے ایک پوستین جو وہ پہنے ہوئے تھے پس جب پہنا اسکو ابوالہول نے اور گرم ہوا بدن اونکا کہا
اونہوں نے کہ ای میسرہ پہنا وے اللہ تعالیٰ تمکو ایک قطیفہ قطیفہائے بہشت سے پس کہا اونسے میسرہ بن مسروق نے کہ یا ابا الہول بخل کیا تونے
مجھپر ساتھ حلّے کے حالانکہ حلّہ اچھا ہوتا ہے قطیفہ سے اور چلا راہبر لوگونکو ساتھ لیکر اور مسلمان اوسکے نشان قدم پر چلتے تھے اور راہبر وہ لوگ جاتے تھے شہرہائے
روم میں تا اینکہ پہونچے وہ زمین پاک بہت پانی تھوڑے درختوں والی میں پس حکم کیا میسرہ نے لشکر کو اوترنیکا اور سبب ہوا کہ نہیں دیکھا
کسی کو رومیوں میں سے اپنی راہ میں پس اوترے لوگ اوس مقام میں تا اینکہ پورا ہوا لشکر جب کہ اور ہو گئے لوگ کوچ کیا اونکے پیچھے میسرہ بن مسروق
نے اور چلے وہ آگے لشکر کے اور نشان اونکے ہاتھ میں تھا اور ہم نہیں دیکھتے تھے کسیکو راہ میں اسواسطے کہ رومیوں نے اختیار کیا تھا اختیار
اور خوف کو ہمسے سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ نہیں دیکھا ہمنے کسی کو رومیوں سے پس جب ہوا پانچواں دن اور ہم چلے
جاتے تھے کہ دفعتہ ظاہر ہوئی مسلمانونکو ایک سیاہی بیچ شگاف پہاڑ کے پس چلے آگے گروہ مسلمانوں کے جانب سیاہی کی پس جب
نزدیک ہو گئے وہ اوس سے دیکھا کہ ایک گانو ہے [illegible] اوس میں کوئی مکین
نہ مسلمانوں کو پایا [illegible] اور آواز کتونکی اور نہیں تھا کوئی اوس میں اور نہ رہنے والا پس جب دیکھا ہمنے یہ حال جانا ہمنے
کہ وہ لوگ بھاگ گئے ہیں ہمسے پس پکارا ہمکو میسرہ نے اور کہا اونہوں نے کہ ہوشیار ہو جاؤ اور احتیاط کرو اسواسطے کہ نہیں گمان کرتا ہوں میں
کہ قوم نے جانا ہے ہماری جگہہ کو پس بھاگ گئے ہیں راوی نے بیان کیا ہے کہ دوڑے لوگ بجانب گانو کی پس لیا اونہوں نے جو کچھ اونمیں
تھا غلہ اور اسباب وغیرہ کو سعید بن عامر نے بیان کیا ہے کہ دیکھا میں نے ابوالہول کو کہ وہ اوٹھاتے ہوئے تھے اپنے کاندھے پر تین
کمل اور دو چادریں پس کہا میں نے اونسے کہ یا ابوالہول یہ کیا تمہارے پاس ہے اونہوں نے کہا کہ ای سعید یہ اسواسطے ہے کہ جاڑا اس شہر
کا ہے پس کہا میں نے اونسے آیا یہ کفایت کریگا تمکو پس کہا اونہوں نے کہ [illegible] پس تحقیق ہلاک کیا ہے مجھکو اس شہر کے جاڑے
نے اور اسکو کبھی نہ بھولونگا [illegible] راوی نے بیان کیا ہے کہ لیا مسلمانوں نے جو کچھ اونکو ملا اونمیں غلہ وغیرہ تھا پھر روانہ ہوئے
میسرہ اور مسلمان اونکے ساتھ تھے تا اینکہ پہونچا [illegible] ایک مرج میں جسکو مرج القبائل کہتے تھے اور وہ مقام [illegible] بہت
لانبا اور دراز تھا پس جب پہونچے تمام مرج پر پھیل گئے گھوڑے مسلمانوں کے داہنے اور بائیں کو پس اوترے میسرہ اوس مقام میں اور وہ
مشغول [illegible] اپنے دلمیں [illegible] ابو عبیدہ بن الجراح کی اور سبب [illegible] تھا کہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا
اونکو اس امر کا کہ نہ دوڑیں وہ [illegible] اور نہ [illegible] کسی شہر میں اور ہوشیار اور احتیاط کرنیوالے ہیں پس وہ اوس حالت میں تھے
اور گھوڑے پیدل ہوئے اور لوگ بیٹھ رہے تھے ایسے دشمن سے کہ در آوے اور ہجوم کرے اونپر کہ دفعتہ آگیا ایک مرد مسلمانوں میں سے اور اونکے ساتھ
ایک گبر تھا جسکو چلاتے تھے وہ اپنے پیچھے سے مثل چوپائے کے تا اینکہ ٹھہرایا اوسکو سامنے میسرہ کے پس کہا اونسے میسرہ نے کہ اے

پہر کا کیا حال ہی اور کہان سے تم اسکو لائے ہو پس کہا اونہون نے کہ اے سردار ہمنے سبقت کی تہی اپنے ساتہیون پر چلنے مین پس دیکہا
ہمنے ایک شخص کو کہ ظاہر ہوتا تہا وہ کبہی اور چہپ جاتا تہا کبہی پس جلدی گئے ہم اوسکی طرف پس ہمنے یہی شخص تہا پس لیا ہمنے اوسکو پہر
بولا یا میسرہ بن مسروق نے ایک مرد کو معاہدین سی جو اونکے ساتہ تہے پس جب آیا وہ معاہدی کہا میسرہ نے کہ سوال کر تو اس گبر سے
خبر ہی اوسکے نزدیک خبر رومیون سی پس متوجہ ہوا معاہدی طرف اوسکے سوال کرتا تہا وہ رومی سے اور زیادہ کیا معاہدی نے اوسکی ساتہ
کلام کو اور لوگ چپ چاپ تہے پس جب طول دیا معاہدی نے گفتگو کو ساتہ رومی کے کہا اوس سے میسرہ بن مسروق نے کہ سختی ہو تجہپر
کیا کہتا ہی معاہدی نے کہا کہ اے سردار یہ کہتا ہی کہ جب بادشاہ ورے آیا اور سوار ہوا دریا مین قصد کیا اوسنے قسطنطنیہ کا مع اپنے گہر والون کے
اور قصد کیا اوسکے پاس سے بہاگے ہوئے رومی اور سوا اونکے اور روانہ ہوئے ہر جگہ سے اور خبر پہونچی بادشاہ کو یہ کہ انطاکیہ فتح
ہوگئی اوپر صلح کے اور مارا گیا حاکم اوسکا سولی پر پس سوار گذرا بادشاہ دریا پر اور رویا اور کہا اوسنے السلام علیک یا ارض
سوریہ سلام الوداع الی یوم القیامت پہر پہیرا اوسنے اپنے بطارقہ اور حجاب کو اور کہا کہ مین خوف کرتا ہون عرب سے اس امر کو کہ داخل ہوویں
وہ ہماری بلاد کو بجانب روم کی پہر تیار اور آمادہ کیا بادشاہ نے ایک لشکر تیس ہزار کا ہمراہی مین بطریق کی کہ حفاظت کرے راہون کی
اور اوسکی واسطے دروبون کے پس کہا میسرہ نے معاہدی سے کہ ہمارے اونکے بیچ مین کس قدر فاصلہ ہی معاہدی نے کہا کہ یہ رومی بیان
کرتا ہی کہ تمہارے اونکے بیچ مین دو فرسخ ہین اوسی نے بیان کیا ہی کہ جب سنا میسرہ نے یہ حال جہکا لیا اونہون نے سر کو بجانب زمین کے
دراخالیکہ نہین پہیرتے تہے وہ کسی جواب کو اور نہین آغاز کرتے تہے بات چیت کو پس کہا اون سی ایک مرد نے قوم سہم سی جنکا نام عبد اللہ
بن حذافہ سہمی تہا اور وہ دلیران اور بہادران سلطین سی تہے اور اونکے پاس ایک عمود لوہی کا تہا کہ اوٹہا نہین سکتا تہا اوسکو کوئی سوائے اوسکے
وہ ... اوسکے اور تہے وہ شرم اور مہربان لوگونمین پس کہا اونہون نے میسرہ سے کہ کیا ہوا تجہکو کہ مین دیکہتا ہون تمکو اے سردار جہکائے ہوئے
بجانب زمین کے سر کو ... گہوڑے ... حالانکہ ایک ایک ہم مین کا لڑیگا ایکہزار رومی سے پس کہا میسرہ نے کہ قسم ہی خدا کی
یا عبد اللہ کہ نہین جہکایا ہمنے سر کو واسطے خوف اور بیصبری کے ولیکن ڈرتا ہون مسلمانون پر اس امر کو کہ مبتلا ہوے بلا اور
مصیبت میں ہو وین میرے باعث نشانکے دیکہتے اور وہ پہلا نشان ہی کہ داخل ہوا ہے درون مین پس ملامت اور سرزنش کرینگے مجہپر عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ اور جو کچہ واقع ہو پوچہا گیا ہو وہ اپنی رعیت سے پس کہا مسلمانون نے کہ قسم ہی خدا کی کہ نہین پروا کرتے
ہین ہم موت کی اور نہین اندیشہ کرتے ہین ہم وطن کے اسواسطے کہ ہمنے بیچ ڈالا ہے اپنی جانونکو اللہ تعالی کے ہاتہہ مین
اور جو شخص جانتا ہی اس امر کو کہ وہ جانیوالا ہی اس دنیا کے گہر سے بجانب گہر آخرت کی پس نہین پروا کریگا وہ اوس چیز کی جو پہونچیگی
اوسکی طرف کافرون سی پہر کہا میسرہ نے کہ اے لوگو آیا مناسب دیکہتے ہو تم اس امر کو کہ ہم ملاقی ہوون اور پہرین اور سونپ دین اپنی جگہ
یا چلین ہم بجانب اونکے پس کہا مسلمانون نے کہ پوچہو تم اس گبر سے کہ اگر ہووے یہ جگہہ ہمارے لیے زیادہ کشادہ قوم کی
جگہہ سے تو ٹہرین ہم پس پوچہا معاہدی نے گبر سے پس کہا اوسنے کہ نہین ہے بعد عمورئیہ کے کوئی جگہہ زیادہ کشادہ اس
مرج سی ہے اگر قصد کیا ہی تمنے لشکر کی لڑائی کا پس ٹہرو تم اور اگر پہر جاؤگے تم اپنی پیچہے کو تو یہ بہتر ہوگا تمہارے واسطے بہ نسبت اونکے

آؤ ہم پر وہ شخص تمہارا پس عرض کیا میسرہ بن مسروق نے اوس پر اسلام کو پس انکار کیا اوس نے پس حکم کیا میسرہ نے اوسکی گردن مارنے کا او ماری گئی گردن اوسکی پس لوگ اس حال مین تھے کہ دفعۃً پلٹا ہوا اور دکھائی دیئے نشان اور صلیبان و میونکی اور تھے وہ لوگ نزدیک جگہہ مین مسلمانون سے اور تھے وہ مثل پیلی ہوئی ٹیڑی کو پس روشن کیا اونہون نے اپنی آگو نکو رات مین پس جب دوسرا دن آیا نماز صبح کی پڑہی میسرہ بن مسروق نے ساتھ لوگونکے پس جب فارغ ہوئے مسلمان نماز سے کھڑے ہوئے اونمین میسرہ بن مسروق بحالت خطبہ پڑھکر اور کہا اونہونے أيها الناس هذا يوم له ما بعده لان ما اتيتكم هذه اول راية دخلت بلاد الروم واعلموا ان جيش اخوانكم متطاول يعجلكم واعلموا ان الدنيا دار همّ والاخرة دار مستقر واسمعوا ما قال نبينا صلى الله عليه وسلم الجنة تحت ظلال السيوف فلا يخطر الى قلبكم وكثرة اعدائكم فقال عز وجل كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله والله مع الصابرين پس کہا مسلمانون نے کہ ای میسرہ سوار ہو تم ہمکو کیا ہے ساتھ انکو پھیر کر پس بتحقیق ہم امید رکھتے ہین اوپر غلبے کی اونپر اگر چاہا اللہ تعالی نے پس خوش ہوئے میسرہ اونکے کلام سے اور اوسی وقت سوار ہوئے اور اونکے سوار ہوتے سب لشکر سوار ہوا اور جدا ہوئے غلام عرب کے اور مشہور ہے نیچے نشان ابو الہول کے اور آکر جمع ہوئے مسلمان نیچے نشان میسرہ بن مسروق کے اور ہوشیار ہو گئے وہ اپنی جانون پر واسطے لڑائی اپنے دشمنونکے اور طالب مدد کی ہوئے اونہون نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون اور بہترین مددگار ہوا کرتا ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے اللہ تعالی سے جو بہترین مالکون اور بہترین مددگار ہے اور کہا میسرہ بن مسروق نے قبل لڑنے کے بطور وصیت يا ايها الناس اني اوصيكم بتقوى الله وسكوا لا الہ الا الله وكونوا اكفاء واشرف عليهم الموت فلم يجدوا منه فهيا لاحت لهم الجنة بين ايديهم وانظروا الى ما اعد الله لهم فيها فاحبوا بشرطه للدخول اليها وهذا ابا الجنة اما مكم والنار ورائكم تبشيرا للاسلام پھر ترتیب کیا میسرہ نے اور تعلیم دونون بازو مین پس مقرر کیا اونہون نے میمنہ پر عبد اللہ بن حذافہ کو اور میسرہ پر سعید بن عبد الحق کو اور آگے کیا غلامون کو اور وہ ایکہزار غلام تھے ساتھ لباس سرخ کے اور اونکے ہاتھون مین حربے اور تلواریں تھین اور ٹھہرایا اونکو گرد فوج قلب کے اور نشان ابو الہول کے ہاتھ مین تھا اور کان لگائے تھے میسرہ ابو الہول پر پس نہین سنا گیا ابو الہول سے کوئی کلمہ خاموش تھے اور کچھ نہین بولتے تھے راوی نے بیان کیا ہے کہ سوار ہوا لشکر روم کا اور بڑہایا اونہون نے اپنی صفونکو تین صف مین کہ ہر صف مین دس ہزار تھے اور آگے اونکے صلیبان اور اون لوگون کا لباس ریشمی تھا اور اچھے سامان سے تھے پس جب برابر ہوئین صفین اونکی نکلا ایک سردار رومیونکے لشکر سے جو سمجھتا تھا کلام کو زبان عربی مین اور تھا وہ منصور عجشبان مین نزدیک ہوا وہ مسلمانونکے لشکر سے اور کہا اوسنے کہ ظالم کو اوسکا ظلم ہمیشہ پھیرتا اور روکتا ہے آیا نہین کفایت کی تمکو اوس چیز نے جسکے مالک ہوگئے تم شہرون ملک شام سے تا اینکہ درآئے تم اس ہوں اور بلند پہاڑ و نمین ہمارے دیار کو نہین لیا ہی ہم نے تمکو مگر ہونا تمہاری اور یہ نیش نزد ہماری گنتی اون لوگون سے ہین جنکو قسم کہائی ہے صلیب کی اس امر پر کہ نہ شکست کہاوین گے وہ کبھی یا مارڈالے جاوینگے پس اگر چاہتے ہو تم کہ باقی رہین ہم تمکو پس گردن کہو اور منظور کرو تم قید ہو جانیکو تا کہ لیجاوین ہم تمکو بجانب ہرقل بادشاہ کے پس حکم کریگا وہ تمہاری بابت جیسا حکم کا

وہ ارادہ کیے ہین تکو بجانب وہ شخص رہ کر ابوالہول واسطے مار ڈالنے اونکے ہاتھہ مین نشان تہا کہ جنبش میں تہی اوسکو دیکہا اونہون نے کہ سچا ہے تو اپنے کلام مین کہ ظالم کو ہمیشہ یہ وکر تا ہے ظلم اوسکا اور یہ تیرا کہنا کہ ڈالین ہم لوگ اپنے ہاتہون کو تمہاری طرف تاکہ باقی کہ تم ہمکو پس اوسوقت مین تو ہی ظالم ہے بسبب اپنے کلام کے جبکہ کلام کیا تو نے وہ روح ہمارے آزمانے کے اپنی طرف ہو اور مین ایک غلام ہون غلامان عرب سے کہ نہین ہو واسطے ہتیے والون کے نزدیک کوئی مرتبہ نہین ہے پس نزدیک تو نے مجھے تاکہ ڈالدون مین تجکو زمین پر بحالت بیہوشی کے تیری خونین پہر واسطے آگے کیا اپنے نیزہ کو اور نشان اونکے ہاتھہ مین تہا اور نیزہ مارا اوسکے پس گرا دیا اوسکے گھوڑے سے بحالت مردگی کے پس جب گرا وہ مردہ ہوکر خوش ہوئے ابوالہول اپنی نیکوکاری سے اور جنبش دی اونہون نے اپنے نیزہ کو اور کہا اونہون نے اللہ اکبر اللہ اکبر فتح اللہ و نصر پہر گرا دیا اونہون نے ساتھ اپنے جہوٹے نیزہ کے اور ظاہر کیا اور جہکایا اپنے نشان کو پس دیکہا رومیون نے بجانب ابوالہول کہ مار ڈالا ہے اونہون نے اونکے ساتھی کو اور غضبناک ہوئے وہ اسحال سے پس نکلا بجانب ابوالہول کے دوسرا شخص گھبران رومیون سے پس نہین چھوڑا واسطے ابوالہول نے اوسکو کہ نزدیک آوے وہ تاانکہ نیزہ مارا اوسکے سینے مین پس مار ڈالا اوسکو پس آیا رومیونکو ابوالہول کے کام سے اور دیکہا اونہون نے ابوالہول کو اور کہا اونہون نے کہ یہ شخص ایک غلام ہے غلامان عرب سے کہ ہی ہے اوسنے ہمارے ساتہ وہ چیز جو تم دیکہتے ہو پس کیونکر ہوگا حال ہمارا ساتہ اونکے رئیسون اور بہادرونکے پس نہین دلیری کی کسی آدمی نے واسطے اوسکے مقابلے مین نکلنے کی اوسوقت حملہ کیا اونپر ابوالہول نے ساتہ نشان کے اور تہوڑے پیادے پس مار ڈالا اونہون نے ایک کو فوج ثعلب سے اور پہر گروہ پس اوسیوقت سرزنش کی بعض رومیون نے بعض کو اور قصد کیا اونہون نے حملہ کا مسلمانون پر اور مسلمانون نے تعجب کیا واسطے کام سے پس اوسیجا لمبین نے دار گروا اور تھے دونون صفونکے بیچ مین اور پکارتے تھے نزدیکی کو اور دوڑ لئے تہے اور دکاندے تہے وہ مثل شیر کے کہ دفعتہ حملہ کیا اونپر ایک جانب والے رومیون نے جسکے پیچھے دس ہزار رومی سے اور ناگہان ہجوم کیا اونہون نے واسطے بماتہ لشکر کے اور دیکہا مسلمانون نے بجانب مشرکین کے کہ حملہ کیا اونہون نے اونکے ساتھی پر پس پکارا میسرہ بن مسروق نے مسلمانون کو اور کہا الحملۃ الحملۃ پس حملہ کیا مسلمانون نے مشرکین پر اور ملگئے قوم مین میسرہ بن مسروق نے بیان کیا ہے کہ واسطے اللہ تعالی کے تہی نیکوکاری غلامون کی کہ سخت لڑائی لڑے وہ اور چھوڑ دیا اونہون نے واسطے ابوالہول کو عین ہلاکی سے اور ساتہ لیا اونہون نے واسطے بجانب لڑائی مشرکین کے اور کہتے تھے نحن عبید اللہ وضربنا مثل الحریق فی اللہ نقتل من کفر باللہ راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر جاری رہی دونون لڑائی دن اونکے لڑنے کی بلافصل کہ نہین جدا ہو بعض اونمین کا بعض سے تاانکہ ٹہہرا آفتاب بیچ میان آسمان کے اور گرم اور تیز ہوئی لڑائی اور سخت ہوئی بارزنا اور بوچلے اور مسلمان ثابت قدم رہنے والے تہے ساتہ تائید خدا کے اور کافر یقین رکہنے والے تہے ساتہ خرابی اور خواری کے اور جدا ہوئے دونو لشکر ماندگی سختی اور لڑائی سے اور مارے گئے مشرکین سے بہت لوگ اور گرفتار ہوئے مسلمانون سے دس آدمی اور وہ عامر بن طفیل اور راشد بن زہیر اور مالک بن حاتم اور سالم بن مفرج اور دارم بن جابر اور رعون بن قارب اور شعبہ بن حسان اور مفرج بن عاصم اور نبہان بن عمرو اور عدی بن شہاب تہے اور مارے گئے پچاس مرد پہنچلے لوگونکے حرث بن یربوع اور سہم بن جابر اور عبداللہ بن جاعد اور حریر بن صالح اور سعید بن ماہر اور نعمان بن جہم اور زید بن ارقم اور نضر اور بن حاتم اور رواحہ بن سہل اور مثل اون رئیسون کے تہے اور پکڑ لئے گئے رومیون سے

نو سو آدمی اور مارے گئے اونمین سے قریب گیارہ سو کے پس جب جدا ہوئے دونون لشکر تلاش کیا مسلمانون نے واسطے ضرار کے پس نہ پایا اونکو اپنے
بیچ مین پس ہوا رنج کیا مسلمانون نے اوپر اور بے آرام ہوئے لوگ بسبب اونکی پوشیدگی کے پس تلاش کیا اونکو مقتولون کے بیچ مین پس نہین
دیکھا اونکو پس رنجیدہ جانا مسلمانون نے اس امر کو اور کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اگر ابو الہول مارے گئے ہین پس تحقیق مبتلا ہو رنج اور مصیبت
مین ہوئے مسلمان اونکے سبب سے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کرتے ہین ہم جو پہونچی ہمکو ہم پر ابو الہول ضرار اس سبب سے مسلمانون
پھر کہا میسرہ بن مسروق نے کہ کون شخص تم مین سے چلے گا اور طلب کریگا وہ ہمارے واسطے خبر ابو الہول ضرار کی اور اونکے ہمراہی مسلمانون
کی جو گرفتار ہوگئے ہین پس نہین جواب دیا اونکو کسی نے اس امر مین راوی نے بیان کیا ہے کہ پھر حملہ کیا رومیون نے مسلمانون پر اور سخت لڑائی
لڑے وہ تا اینکہ ایک مرد مسلمان وس اور ایک سو آدمی تک جمع ہوگئے تھے پس مار ڈالتے تھے اونکو یا گرفتار کر لیتے تھے اور تھے میسرہ بن مسروق
بجماعت چار ہزار عرب اور غلامون کی اور رومی تیس ہزار تھے پس تحقیق جہاد اور کوشش کی مسلمانون نے اللہ تعالیٰ کی راہ مین جیسا کہ چاہیے
تھا اور میسرہ بن مسروق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے اوس میدان مین اور کہتے تھے اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا الْآخِرَةَ وَاعْلَمُوا اَنَّهَا اَقْرَبُ اِلٰى اَحَدِكُمْ
مِنْ رُجُوْعِهٖ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَقْبِلُوا الْآخِرَةَ اِسْتِقْبَالَ الْوَالِدَةِ لِوَلَدِهَا وَلَا تُدْبِرُوْا عَنْهَا وَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّى الْغَنَمُ مِنْ فَزَعِ
الْاَسَدِ فَاِنْ اَصَابَ الْقَوْمُ مِنَّا خَشِيْتُ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَهْنًا مِنَّا وَجُرْاَةً مِنْهُمْ کہا پھر پکارا میسرہ نے بلند آواز سے غَطُّوْا جُفُوْنَ
سُيُوْفِكُمْ وَاقْبِضُوْا عَلٰى نِصَالِهَا بِاَيْمَانِكُمْ فَلَا تَنْظُرُوا النَّجَاةَ زید بن ... نے بیان کیا ہے کہ نہین باقی تھا کوئی شخص مسلمانون سے
جبکہ سنا اونہون نے کلام اپنے سردار کا مگر یہ کہ ڈال دیا تھا اونہون نے میان اپنی تلوار کا پس نام رکھا گیا اوس لڑائی کا ساتھ دو نامون کے ایک نام
وقعۃ مرج القبائل اور دوسرا نام وقعۃ المطلہ سبب اسکے کہ توڑ ڈالے تھے مسلمانون نے میان اپنی تلوارونکے واقدی رحمہ اللہ نے
بیان کیا ہے کہ لڑے مسلمان تلوارون سے یہانتک کہ جانا اونہون نے کہ وہ ٹوٹین گی اور مسلمان پھر پکارتے تھے اللہ غالب زبردست
اور رومی چلاتے تھے اپنے کلمہ کفر سے اور یا ابن مریم کہتے تھے کہ غالب ہوئی صلیب اور مسلمان طلب کرتے تھے خوشنودی کا رکھوالے اوپر اور غلام
لوگ موت کی لڑائی لڑتے تھے اور مسلمانون کا شعار اس دن النصر النصر اور غلامان کا شعار یا محمد یا محمد تھا عطیہ بن ثابت نے
بیان کیا ہے کہ قسم ہے خدا کی کہ لاحق ہوا مجھکو مسلمانون پر اندوہ اور پہنچا بڑا رنج اور سختی مین تھے کہ دفعۃً سنی مین نے واسطے
رومیونکی ایک آواز ڈرانیوالی پس متوجہ ہوا مین تو وہ ایک غبار تھا پس تامل نظر سے دیکھا مین نے اوس غبار کو تو دفعۃً دور ہوا اور پراگندہ ہوگیا
وہ غبار اور ہوا وہ غبار پیچھے لشکر رومیون کے پس کہا مین نے کہ یہ کوئی لشکر ہے کہ اونکی طرف آیا ہے پس چھوڑ دی مین نے باگ اپنے گھوڑے
کی اور درآیا مین غبار مین تاکہ دریافت کرون مین کہ وہ کیا ہے اور تھے وہ رومی ٹڈی کی طرح مین ساتھ ایک گروہ کے مسلمانون سے اور
مسلمان اونکے بیچ لشکر مین تھے اور شور اونکا بلند تھا اور سنا مین نے ایک کہنے والے کو کہ وہ کہتا تھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پس کہا
مین نے کہ یہ آوازین فرشتون کی ہین پس تحقیق کی مین نے آواز کی تو وہ آواز ضرار ابو الہول کی تھی اور وہ ... تھے اپنی ...
اور گرد اونکے دس مسلمان تھے کہ بیٹھے تھے وہ اپنی رانون کے بل اور رومیون نے ہجوم کیا تھا اوپر اونکے اور ... مسلمانون کی لڑائی
اور ابو الہول جہاد اور کوشش کرتے تھے ...

لوٹی گروہ مارتے تھے ابوالہول ایک وار تلوار کا اونپر اور آدی پیش کرتے تہو اونپر اور سنا پہنے اونکو کہ اشعار جنگ پڑہتی تہی پس پکارا اسنے
کہ ای دراس تمہارے پیچہے کیا ہے اور تم کہان تھی کہ بہ تحقیق رنج اگین ہوئے ہین لوگ اور سردار میسرہ بن مسروق تمہارے سبب پس کہا اونہون نے
کہ ای بہائی نہین تہا مین مگر سخت لڑائی مین اور گرفتار ہوگیا اور ناامید ہوگیا تہا مین اپنی جان سے یہانتک کہ چہوڑایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اور یہ وقت پہنچنے کا نہین ہے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ دوڑا مین بجانب سردار میسرہ بن مسروق کی اور اونہون نے
رنگین کر دیا تہا نشان کو کفار کے خون سے پس پکارا اسنے اونکو کہ ای سردار خوشخبری ہو تجکو اونہون نے کہا کیا خوشخبری ہے تمہاری رحمت
کرے اللہ تجپر آیا آئی ہے تجکو مدد اور کمک تمہارے ساتہیونکی پاس سے پس کہا اسنے کہ نہین ہے لیکن آئی ہے ہمکو مدد اور یاری ہمارے نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی پاس سے اور بہ تحقیق رہائی پائی ہے واسطے ابو الہول اور اونکے ساتھی مسلمانون نے قید سے عطیہ بن ثابت نے بیان کیا ہے کہ اوسی حالمین کہ مین بات
جیت کرتا تہا میسرہ بن مسروق سے کہ اوسی وقت آئی ابو الہول اور ساتھی اونکی اور وہ گویا ور آتے اور تیرین تہی خونکی روبرو بین عطیہ بن
ثابت نے بیان کیا ہے کہ جدا ہوئی وہ دونون لشکر پس قسم ہے خدا کی کہ نہین مارے گئی ہم مین سے زیادہ پچاس مرد سے یا وہ کم پچاس سے اور مارے
گئے تہے مشرکین سے تین ہزار اور کچھ زیادہ سوا اونکے کہ مارڈالا تہا ابو الہول اور اونکی ساتہیونے اوس لشکر سے جنہونے گہیر لیا تہا اونکو
پس جب دیکہا ابو الہول کیطرف میسرہ بن مسروق نے قصد کیا اونہون نے پیادہ ہونیکا اپنے گہوڑے سے تاکہ سلام کرین ابوالہول پر پس قسم دلائی
اونکو ابوالہول نے اس امر کی کہ نہ کرین وہ ایسا اور آئے میسرہ اونکی طرف اور مصافحہ کیا اور بوسہ لیا اونکے ہاتہہ کا اور کہا کہ ای دوست کیونکر تہا حال
تمہارا اونسے کہا کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ رومیون نے مجکو گرفتار کیا تہا اور وہ لڑائی سے تہے وہ ہمکو جبر نہین اور ایسا ہی کیا تہا اونہون نے
میرے ہمراہیونکے ساتھ اور ناامید ہوگئے تہے ہم اپنی جانون سے پس جب چہپایا رات نے سوگیا مین پس دیکہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو اور کہا آپ یہ ارشاد فرماتے ہین لَا بَأْسَ عَلَيْكَ يَا أَمِينُ وَاعْلَمْ أَنَّ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَ اللهِ عَظِيْمٌ پہر کہینچ لیا آپ نے اپنے
بزرگ ہاتہہ سے بیڑیونکو پس کہل گئین وہ اور طوقون کو پس دور ہوگئی وہ اور ایسا ہی کیا آپنے میرے ہمراہیونکے ساتھ اور فرمایا اِبْشِرُوا
يَنْصُرُكُمُ اللهُ فَأَنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ پہر پوشیدہ ہوگئے آپ ہمسے پس لیا ہمنے اپنی تلوارونکو اور کہینچ لیا ہمنے اونکو قوم کی بیچ سے اور
حملہ کیا ہمنے قوم پر پس مدد دی ہمکو اللہ نے اوپر اور رسول اللہ نے اور یہ حال و بیان ہمارا ہے پس شور کیا مسلمانونے ساتھ تہلیل اور تکبیر کے اور
درود بہیجا بشیر اور نذیر پر **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ بطریق قوم نے جسکا نام جارس تہا جب دیکہا اوس چیز کو جو وارد آئی تہی اونکے ساتھ تو
اکٹہا کیا اوسنے اونکو اپنے پاس اور کہا کہ قسم ہے حق مسیح کی تحقیق زبان کار ہے بادشاہ اور تم اوسکی حمایت کرنیوالی ہو اور اگر نہ لڑوگے
تم ساتھ سختی قصد اوراد کے پہر آئینہ مارڈالونگا مین تمکو پیشتر اوسکے اور آگاہ کرونگا مین بادشاہ کو تمہاری حال سے پس قسم کہائی
آپس مین قوم نے اس امر کی کہ نہ شکست اوٹہاوینگے وہ کبہی یا مارڈالی جاوینگے پس جب عہد لے لیا اوسنے اون سے
حکم کیا اوسنے آگ کی روشن کرنیکا پس روشن کی آگ رات کو پہاڑون اور جا بجا بیابانون پر اور بہیجکر بلوایا اوسنے تمام اون شہرونکے
لوگون کو اور رومی آتے تہے ہر طرف اور ہر جگہہ سے مثل پہیلی ہوئی ٹڈی کے پس نہین گذرے تہے اس امر کو دو دن
تا اینکہ آگئے روفیع اور ارمن سے تین ہزار اور مسلمانون نے نہین پروا کی اونکی پس جب ہوا دوسرا دن نماز خوف کی

پڑہی میسرہ نے ساتہہ مسلمانون کو اور وہ پہلا ونکو نکی ہین جنہون نے نماز خوف پڑہی تہی اندر دورون کے اور پہلا نشان جو داخل ہوا تہا اور وہین وہ نشان میسرہ بن مسروق کا تہا پس جب فارغ ہوئے میسرہ اپنی نماز سے اوٹہہ کہڑے ہوئے وہ لوگو نمین بجانب خطبہ خوانی کے اور کہا اَیُّهَا النَّاسُ اصْبِرُوْا لِمَا نَزَلَ بِکُمْ فَاِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ نُزُوْلِ الْمَصَائِبِ وَهٰذِهٖ رَحْمَةٌ مِّنَ اللّٰهِ کُنَّا اِذْ نَحْنُ فِیْ صُدُوْرِ الْاَعْدَاءِ وَقَدْ دَارَ بِنَا جَیْشٌ عَظِیْمٌ وَنَحْنُ لَا نُقَاتِلُهُمْ اِلَّا بِنَصْرِ اللّٰهِ وَاَنَّ الْاَمِیْرَ اَبَا عُبَیْدَةَ کَانَ هٰذَا مِنِّیْ اَنْ لَّا اَبْعُدَ بِکُمْ وَبَیْنَنَا وَبَیْنَ الْجَیْشِ سَبْعَةُ اَیَّامٍ وَمَا کَانَ ظَنُّ الْاَمِیْرِ اَنَّا نَلْتَقِیْ مِثْلَ هٰذَا الْجَیْشِ الْعَرَمْرَمِ پس کہا اونسے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل العدوی نے کہ اے میسرہ کس چیز کو تم چاہتے ہو اس کلام سے اگر تم رغبت دلاتے ہو ہمکو لڑائی پر پس ہم زیادہ مشتاق ہین بجانب ملنے اللہ تعالیٰ کے سخت پیاسے سے طرف ایکبار پینے پانی کے پس کہا میسرہ نے کہ نہین ارادہ کیا مینے اپنے اس کلام سے مگر تمہارے مشورے کو اور مین مناسب سمجہتا ہون اس امر کو کہ روانہ کرون کسیکو بجانب امین الامت کی شاید کہ مدد اور یاری کرین وہ ہماری پس کہا اونسے سعید بن زید نے کہ ہان یہی امر ہے جو کہا اور مناسب سمجہا تمنے پس بلایا میسرہ نے ایک مرد کو اہل ذمہ سے اور وعدہ کیا اوس سے ہر طرح کی نیکی کا اور کہا کہ روانہ ہو بجانب سردار ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کرین اور آگاہ کر اونکو کہ گروہ دشمن کے آ ملے ہین ہم مین قلعون اور بستیون اور سب اونکی شہرون سے اور وہ تمسے ہین وہ ہمارے مقابلے ہین اور بیان کر تو حال ہمارا راوی نے بیان کیا ہے کہ پہنچا معاہد بن ذباس مونکا اور جدا ہوا مسلمانون کے لشکر سے بوقت غفلت کی اور چلا بطلب لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے اور کوشش کی ایسی اپنی جان سے چلنے مین اور نہین پہرا تہا وہ طرف کسی آرام کے تا اینکہ پہونچا لشکر مین اور وہ تہر گئے تہے ابو عبیدہ بن الجراح حلب مین پس قصد کیا اونسے سردار کے خیمے کا اور نہین بازرکہا اوسکو کسینے تا اینکہ ٹہرا اور سامنے ابو عبیدہ بن الجراح کی مثل ہوتے ہی خبر کے بسبب اسکے کہ پہونچی تہی اوسکو ماندگی اور سختی چلنے کی پس عجب کیا اوسکو ابو عبیدہ بن الجراح نے اسمامین جانا اونہون نے کہ اوسکے واسطے کوئی معاملہ ہے پس منگایا اوسکے واسطے کہانے اور پانی کو پس کہایا اور پیا اوسنے پس جب اطمینان کی اوسنے کہا اونہون نے اوس سے کہ تیرے پیچہے کیا حال ہے لئے برادر روم کی آیا ہلاک ہوا لشکر اوسنے کہا نہین قسم ہے خدا کی اور سردار ولیکن روانہ کیا اونپر دشمن نے ہر قلعے اور شہر سے لوگونکو اور گہیر لیا اونکو لشکرون نے ہر طرف سے پس آگاہ کیا اونکو اونکو حال سے جو گذرا تہا اونکے واسطے معاملہ لڑائیکا اور توڑ ڈالنا اونکا تلوارونکو میانون کو اور گرفتار ہو جانا ابو الہول کا اور کہل جانا اونکے اور اونکے ساتہیون کی قید کا اور ہونا اونکا شدت اور سختی مین پس بے آرام ہوگئے ابو عبیدہ بن الجراح وقت سننے حال کے معاہد سے اور اوٹہہ کہڑے ہوئے وہ بحالت جلدی کی تا اینکہ آئے وہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے خیمے مین پس پایا اونکو اسحالمین کہ درست کرتے اور دیکہتے سہالتے تہے وہ اپنی زرہ کو پس سلام کیا اونہون نے ابو عبیدہ بن الجراح کو اوٹہہ کہڑے ہوگئے وہ واسطے اونکی تعظیم کی اور سلام کیا اونپر اور مرحبا کہا اونکو اور کہا خیر تو ہے اے سردار پس لے لیا ابو عبیدہ بن الجراح نے ہاتہہ اونکا اور لیگئے اونکو اپنے قیامگاہ کیطرف اور کہا معاہد سے کہ اوٹہہ کہڑا ہو اور بیان کر اونسے جو کچہہ تونے دیکہا ہے پس کہڑا ہوا معاہد اور بیان کیا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے تا اینکہ تمام کیا اونسے کلام پس کہا

خالدبن الولید رضی اللہ عنہ نے اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ اَمَدَّنَا بِنَصْرِہٖ وَلَمْ یَخْذُلْنَا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ وَقَدْ اَمَرَنَا بِالصَّبْرِ عَلَی الشَّدَائِدِ فَقَالَ یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ بعد اوسکے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ اور مینے تحقیق فدیکیا ہے اپنی نفس کو اللہ کی راہ مین اور نہ بخل کرونگا مین ساتھ اپنی جان کے اللہ غالب ہے بزرگ ہے اوسکا رسول پس شاید کہ وہ دیوے مجھے تیئین اپنی بہشت کو اور شاید کہ روزی کرے مجکو شہادت اپنی راہ مین پھر جلدی گئے وہ بجانب اپنے خیمے کو اور پہن لیا اپنی زرہ کو اور ڈال لیا کلاہ مبارک کو اپنے سر پر اور گردن مین لٹکایا اپنی تلوار کو اور سوار ہوئے اپنے گھوڑے پر اور کر لیا اپنے نیزے کو رکاب مین اور بولایا ابوعبیدہ بن الجراح نے اپنے پاس لشکر کو اور واقع ہوئی آواز مسلمانون مین اور متوجہ ہوگئے وہ بحالت جلدی کے دوڑتے تھے بہت اور جگہہ سے واسطے اللہ اور رسول اللہ کے پس اگر نہ باز رکھتا اونکو ابوعبیدہ بن الجراح تو ہر آئینہ جاتے وہ سب کے سب پس منتخب کیا ابوعبیدہ بن الجراح نے اونمین سے تین ہزار سوار کو اور پیچھے اونکے مقرر کیا عیاض بن غانم کو ساتھ ایکہزار سوار کے واقدی رحمۃ اللہ نے بسلسلہ راویونکے بیان کیا ہے کہ جب چلے خالد بن الولید بجانب مدد ہی میسرہ بن مسروق العبسی کے کہا اونہون نے اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ لَنَا اِلَیْہِمْ سَبِیْلًا وَاَطْوِلْنَا الْبَعِیْدَ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ اور دوڑے وہ رومیون اور رجال میسرہ رضی اللہ عنہ کا یہ تھا کہ گھیر لیا تھا اونکو رومیون نے ہر طرف سے اور وہ ہر روز لڑتے تھے پس مین جب چھوٹتے تھے وہ رات تک تا اینکہ آجاتی تھی تاریکی مین جب حائل ہوجاتی تھی تاریکی دونو لشکرون کے بیچ مین جدا ہوتے تھے وہ لڑائی سے اور ہر روز تعداد رومیون کی بڑہتی جاتی تھی حالانکہ قبل اونمین واقع ہوا تھا گویا وہ قوم تھی کہ باز رکھی گئی تھی اونسے موت واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب روانہ ہوئے خالد بن الولید تاکہ ملجاوین وہ میسرہ سے جلد لائی کہا ابوعبیدہ بن الجراح نے اور کہا اونہون نے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ مَنْ تَسَمَّیْتَ بِاسْمِہٖ وَعَمَّہُ فَضْلُہٗ لِاَنْبِیَائِکَ وَرُسُلِکَ اِلَّا وَقَیْتَ لَہُمُ الْبَعِیْدَ وَسَہَّلْتَ عَلَیْہِمُ الصَّعْبَ الشَّدِیْدَ وَاَلْقَیْتَہُمْ بِاَصْحَابِنَا یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ راوی نے بیان کیا ہے کہ میسرہ اور ہمراہی اونکے منتظر تھے کسیشخص کے کہ آوے اونکے واسطے پاس کسی کو اور تھے او نمین عبداللہ بن الولید الانصاری ثابت بن عجلان اور اونہون نے سلیمان بن عامر الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا سلیمان نے کہ تھا مین ساتھ میسرہ بن مسروق کے مرج القبائل کے لڑائی مین اور اوس دن کہ ہمنے توڑ ڈالا تھا تلوارونکی میانون کو اور رومی آگئے تھے ہر طرف سے بجانب مسلمانون کے اور ہم صبح کو لڑتے تھے اور شام کو راحت اور آسایش حاصل کرتے تھے پس نکلا ایکدن بجانب لڑائی کے ایک بطریق بطارقہ سے اور پہنے تھا وہ دو زرہین اور اوسکی دونون کہنیون پر دو بازو لوہے کے تھے اور اوسکے سر پر ایک خود تھا گویا وہ چمکتا ہوا سونا تھا اوپر اوسکے صلیب جوہر کی تھی اور اوسکے ہاتہہ مین ایک عمود لوہے کا تھا گویا وہ اونٹ کا ہاتہہ پس گردا وا دیا اوسنے دونون صفون کے بیچ مین اور بولایا اوسنے بجانب نکلنے کے واسطے لڑائی کے اپنی رومی زبان مین اور یہ بطریق اون بطارقہ سے تھا جنکو ہرقل نے رومیون کے ساتھہ بھیجا تھا پس گردا وا دیا اوسنے اپنے گھوڑے کو اور بولاتا تھا ہمکو واسطے لڑائی کے اور تولتا تھا اپنے کلام مین میسرہ بن مسروق نے مترجم سے کہا کہ یہ کافر ملعون کیا کہتا ہے مترجم نے کہا کہ وہ اپنی بڑائی بیان کرتا ہے اور بولاتا ہے واسطے لڑائی کے اور کہتا ہے کہ نکلے میرے مقابلہ کو بہادر اور دلیر لوگ تمہارے پس کہا میسرہ بن مسروق نے کہ اے گروہ مسلمانون کے

شخص جانیگا بجانب اوسکی لڑائیکے اور کفایت کریگا اوسکی پھر کو پس جلدی کی قبول کرنے مین ایک مرد مسلمان نے قبیلہ نخع سے جو زرہ اور کپڑے
رومیون کے پہنے تھے پس جب نکلے وہ مرد مسلمان بطریق کی طرف جاتا اوسنے کہ وہ بعض متنصرہ عرب سے ہین اونہون نے کیا ہے اسلام کو اور مسلمان
ہوگئے اور نکلے ہین لڑائی کو پس کلام کرتا تھا کہ اوسکی رومی زبان ہین اور وہ جانتا تھا کہ وہ اسکو کلام کو سمجھتے ہین پس جب کہا اوسکو کہ وہ نہین سمجھتے
ہین اوس کلام کو جو وہ کہتا ہے حملہ کیا اوسپر بحالت وحشی کے اور مارا اوسپر اپنا عمود کا جو اوسکے ہاتھ مین تھا پس اپنے پیچھے کو پھرے نخعی اور پھر آیا
گھوڑا اپنے پیچھے کو پس پڑا عمود گھوڑے کے سر پر اور گر پڑا گھوڑا اوسکے سبب سے اور جست کی نخعی نے اپنی پاؤن کے بل اور قصد کیا اس امر کا کہ دراز مین وہ گر پڑے
سامنے ایک پیادہ آتا وارسکے پس پھر جانیکی بیسمین مسلمون نے اور کہا کہ آؤ میرے بھائی نخعی پھرو تم اپنے پیچھے کو اور ڈالو تم اپنے ہاتھہ کو بجانب بلاکی
کے پس ہوا پھر سے نخعی اپنے پیچھے کو اور تعاقب کیا اونکا اور نہ پہنچا اوس سے ملنے کی اور نخعی پیدل تھے اور گھوڑا تھا پاس جب قصد کیا
گھوڑے نے اونکے ہاتھ کاٹنے سے اوسکی طرف عبداللہ بن حذافۃ السہمی اور چلا کر دوڑاتا گھوڑے کو پس متحیر ہو گیا وہ اوسکے سبب سے اور متوجہ ہوا
بجانب حذافہ کے اور سلامت رہے نخعی اور داخل ہوئے وہ مسلمانون کے لشکر مین اور جا ملا عبداللہ بن حذافہ نے بطریق پر اور حملہ کیا
بطریق نے اوپر لڑائی کی میدان مین اور سخت ہوا اون دونون کے بیچ مین گرد اور عبداللہ بن حذافہ جسوقت مارتے تھے بطریق پر پہنچے
نہین کام کرتی تھی تلوار اونکی پھر مین بسبب کثرت اوسکے ہتھیارون کے اور پھر جب مارتا تھا عبداللہ بن حذافہ پر لیتے تھے وار کو
اپنی ڈھال پر تا اینکہ سست کر دیا اوسکو بوجہ غصہ ہوا اور گرانی اوسکے بازو نے اور بڑھ گئی اون دونون کے بیچ مین لڑائی اور ملاقی
ہوئے وہ دونون گھوڑون مین کہ جلدی کی اوپر عبداللہ بن حذافہ نے ساتھ وار کے پس پڑی تلوار اوسکی ٹھوڑی کے نیچے اور غائب کیا اوسکے سینے کا
سینے کو اور چل گئی اوسکی بنی ہوئی چھوٹی زرہ مین اور پہونچی اوسکی گردن تک پس اوتر گیا سر اوسکا اوسکے بدن سے اور قصد کیا گھوڑی نے کہ نکلجائے
اوسکے نیچے سے اور پھر جانیکا اوسکے سامنے بلکہ پھرنے پس دوڑے اوسکی طرف عبداللہ بن حذافہ پس لے لیا اوسکو اور اوتر کر وہ بجانب گھوڑے کا
کے اور لیا اسباب اوسکا اور پھر بجانب مسلمانون کے پس دشوار گذرا یہ امر رومیون پر عبداللہ بن حذافہ نے بیان کیا ہے کہ نکلین کہا رومیون
مار رہا ساتھ اینکے بطریق نے اور اوس بطریق کا مرتبہ بادشاہ کے نزدیک بڑا تھا راوی نے بیان کیا ہے کہ لڑنیکو نکلا دوسرا بطریق اور کہا اوسنے
کہ یہ ساتھی بادشاہ کا مارا ڈالا گیا اور ضرور ہے مجکو اوسکا بدلا لینا اور اب مین جاتا ہون اوس شخص کی طرف جسنے مار ڈالا ہے بطریق
کو پس گرفتار کر لونگا اوس شخص کو اور لیجاؤنگا مین اوسکو ہرقل بادشاہ کے پاس اور کہونگا مین اوس سے کہ یہی مار ڈالنے والا ہے تیرے بطریق
کا پس کر تو اوسکے ساتھ جو تو چاہتا ہے پھر وہ مسلح ہوا اور زرہ پہنی اور نکلا ایک بڑی ڈیل کے شہری پر اور آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا وہ بطریق
مقتول کی جگہ گرنے پر تا اینکہ لے لیا عبداللہ بن حذافہ نے اسباب اوسکا اور سر اوسکا جدا تھا اوسکے بدن سے پس پھر دیا بطریق نے پکار
بزبانی کے اوسکے واسطے اور قسم کھائی اوسنے مسیح اور صلیب اور انجیل کی اس امر پر کہ ضرور ہے اوسکو اوسکا بدلا لینا اور چلتا تھا اور
یہان تک کہ نزدیک ہوا مسلمانون کے لشکر کے اور کہا اوسنے زبان عربی فصیح مین کہ اے گروہ مسلمانون کے قریب ہے کہ اللہ غالب اور بزرگ ہلاک کریگا
تمکو بسبب تمہارے ظلم اور زیادتی کرنیکی ہمپر اور بوجہ تمہارے کامون کے ہمارے ساتھ پس نکلے میرے مقابلہ کو مار ڈالنے والا اس بطریق کا
تا کہ لون مین اوس سے عوض اوسکا اور مجھپر لازم ہے یہ امر کہ نہ باقی رکھون مین کسی کو بعد اوسکے اور اوسکے ساتھیون سے پس جب سنا عبداللہ بن حذافہ

سبھی نے کلام اوسکا قصد کیا اونھون نے نکلنے کا اوسکی طرف پس منع کیا اونکو میسرہ بن مسروق نے نکلنے سے واسطے لڑائی کی
بسبب مہربانی کے اوپر اونکے حال پر اسواسطے کہ اونھون نے ماندگی اور مشقت اوٹھائی تھی پہلے بطریق کی لڑائی سے اور قوت کیا میسرہ
بن مسروق نے اس امر کا کہ نکلین وہ اوسکی طرف اور نگاہ رکھین وہ عبد اللہ کو بسبب اپنی ذات کی پس کہا عبد اللہ بن حذافہ نے کہ اے امیر
وہ ہر گاہ بولاتا ہے مجکو میرا نام لیکر اور پیچھے جاؤن مین نکلنے سے تو مین ہونگا اس حال مین ناتوان نہ مضبوطی کر چنانچہ الامیر میسرہ بن مسروق
نے کہا کہ مین مہربانی کرتا ہون تمپر بسبب تمہاری مشقت اوٹھانیکے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا کہ اے امیر مہربانی کرتے ہو تم مجھپر مشقت اوٹھانے
سے دنیا مین اور نہین مہربانی کرتے ہو مجھپر آگ سے عالم آخرت مین اور جلتی ہوئی آگ دوزخ سے قسم ہے عیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
کی کہ نہ اونکو نکلیگا اوسکی طرف کوئی شخص سوائے میرے پھر نکلے عبد اللہ بن حذافہ اور اونکے سواری مین گھوڑا بطریق کا تھا جسکو اونھون
مار ڈالا تھا اور نہین بدلا تھا اونھون نے اپنا سامان لڑائی سے کس چیز کو اور اونکے ہاتھ مین تلوار اور ڈھال تھی پس جب نکلے وہ بجانب
بطریق کے اور دیکھا بطریق نے اپنے ساتھی کے گھوڑے کو جانا اوسنے کہ عبد اللہ بن حذافہ ہی قاتل ہین اوسکے بھائی کے پس
نہین مہلت دی اوسنے عبد اللہ کو اس امر کی کہ وہ گرد اوڑاوین تا اینکہ جست کی اوسنے ساتھ اپنے گھوڑے کے بجانب عبد اللہ کے
اور حملہ کیا اونپر گویا وہ پہاڑ تھا کہ ٹوٹ پڑا تھا اوپر سے اور چنگل مارا اونپر اور کھینچا اونکو اپنی طرف اور جدا کر لیا اونکو اونکی زین سے
گرفتار کر لیا اور لایا اونکو اپنی قوم کے پاس اور سپرد کیا اونکو اور بولا کہ یہ لوگون کو اپنی قوم سے اور کہا اونسے کہ مضبوط کرو تم اونکو ساتھ
لوہے کے اور لیجاؤ تم اونکو طرف قسطنطنیہ کے اور ٹھہرا اونکو بادشاہ کے سامنے اور آگاہ کرو اوسکو کہ یہی قاتل جلیس بن جریج
کے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ تھے ساتھ عبد اللہ کے ساتھ لوہے کے اور روانہ کیے گئے وہ ڈاک کے گھوڑے پر بجانب قسطنطنیہ کے
اور پھرا وہ بطریق اپنی لڑائی کی جگہ مین اور وہ ناز کرتا تھا اپنے کام پر اور پھر اوہ بجانب لڑائیکے پس نکلو اوسکی طرف تین شخص مسلمانون سے پس کہا
میسرہ بن مسروق نے اپنے دل سے کہ اے بیٹے مسروق کے کیا نہین شرماتے ہو تم اللہ تعالی سے اس امر کو کہ ٹھہرو تم ساتھ نشان
مسلمانون کے اور تم کشادہ ہو کر دیکھو اونکو جاتا اونکے گرفتار ہوگئے عبد اللہ بن حذافہ اور نکلے ہین اس ملعون کی طرف تین شخص مسلمانون سے
اور تم بیٹھے ہو لڑائی سے پس کیا عذر ہوگا تمہارا نزدیک اللہ غالب اور بزرگ کے روز حساب اور پرسش کے پھر بولایا اونھون نے
سعد بن [illegible] بن یقیل العدوی رضی اللہ عنہ کو اور سپرد کیا اونکو وہ نشان جو بنایا تھا اونکے واسطے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے
اور کہا سعید سے کہ لیے رہو تم اس نشان کو تاکہ جاؤن مین طرف اس ملعون کی پس اگر مار ڈالیگا وہ مجکو پس اجر میرا اللہ غالب و بزرگ پر ہے اور
اگر مار ڈالونگا مین اوسکو ہوگا وہ عوض واسطے عبد اللہ بن حذافہ کے پس لے لیا سعید نے نشان کو اور نکلے میسرہ بن مسروق
رضی اللہ عنہ بجانب بطریق کے گویا وہ شیر ڈکارنیوالے تھے پس گرد اوڑا اونھون نے بطریق پر اور اشعار پڑھتے
تھے اور حملہ کیا اونھون نے بطریق پر اور حملہ کیا بطریق نے اونپر اور گرد اوڑی دونون نے [illegible]
ہوگیا کام اون دونون کے بیچ مین پھر برابر ہوگئے دونون آپس مین اور ہیبت کی [illegible] دوسرے پر اور [illegible]
گرے اور ہر گروہ لشکر کا گردن اوٹھاتے ہوئے دیکھتا تھا اون دونون ساتھیون کی طرف اور دعا کرتا تھا اپنے ساتھی کیواسطے

مرد کی تا اینکہ ظاہر ہوئے وہ دونوں غبار کے نیچے سے حالانکہ وہ دونوں واسطے جدا ہونیکے آپس سے نزدیک تھے پس کہا کہ میرے
میسرہ بن مسروق سے کہ اے مسلم قسم ہے تمکو تمہارے دین کی کہ آگاہ کرو تم مجھکو کہ یہ کیا نشان ہے جو نکلا ہے ہماری لشکر کے بیچ
پس نہیں التفات کیا میسرہ بن مسروق نے اوسکے کلام پر اور کہا اونھون نے وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ پس کہا بطریق نے کہ
قسم ہے تجکو میرے دین کی کہ نہیں گمان ہے بیٹے تجسے مگر سچی بات پس متوجہ ہوئے میسرہ بن مسروق بسبب آرزومند ہونے انکے
اس امر پر کہ لاوے اللہ تعالی مسلمانوں پر کشود کار کو طرف دیکھنے حقیقت اوس امر کے جو بطریق نے اوس سے کہا تھا پس حملہ کیا بطریق نے
اوپر اور سہارا لیا اپنے ہاتھ کو اوپر تا کہ جدا کرے ہوا اونکو جگہہ سے کہ دفعتہً ظاہر ہوا النشان اور وہ چمکتا تھا خالد بن الولید المخزومی کو آتا
میں پس جب دیکھا اوسکی طرف مسلمانوں نے تکبیر کہی سبھون نے پس بسبب زور کی اور دبا بہ اوسکی تکبیر کی ڈھیلا ہو گیا ہاتھ بطریق کا میسرہ بن
مسروق سے اور متوجہ ہوا وہ اور اٹھا لیا کہ دیکھتا تھا وہ کہ کیا حال مسلمانوں کا ہے پس ہاتھ مارا صحابی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اور قصد کیا اونھون نے اوسکے جدا کر لینے کا اوسکی زین سے پس نہیں پائی اونھون نے کوئی راہ اس امر کی اسواسطے کہ وہ جکڑا ہوا تھا
زین میں پس کھینچے تھے وہ اپنے ہاتھ کو قصد اوسکے گرا دینے کے اور دیکھا گبر نے نشان خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو کہ نزدیک آتا تھا
اوس سے اور وہ ارادہ کرتے ہیں اوسکی طرف کا پس جانا اوسنے کہ وہ بالضرور ہلاک ہونیوالا ہے پس قصد کیا اوسنے تلوار کو مارنے کا
میسرہ بن مسروق کو پس چھوڑا اوسنے تلوار کو اپنے ہاتھ سے پس اچکی اوسنے تلوار اور پڑی اوسکے بائین ہاتھ پر اور کاٹ ڈالا اوسکو
پھر میسرہ اپنی زین کی طرف اور پھرا بطریق بجانب اپنے ساتھیوں کے حالانکہ ہاتھ اوسکا کٹا ہوا تھا اور وہ سخت نالہ کرتا تھا پس پہنچ
اور دونکے پس ... اوسکو غلام اور مصاحب اوسکے اور لا دلیا اوسکو اپنی گردنوں پر اور لائے اوسکے خیمے میں اور باندھ دیا اونھون نے
اوسکے ہاتھ کو اور خالد بن الولید ملاقی ہوئے میسرہ بن مسروق سے اور سلام کیا بعض نے بعض پر اور بیان کیا اون سے میسرہ بن
مسروق نے جو گذرا تھا اوپر رومیون کے اور حال گرفتار ہو جانے عبداللہ بن حذافہ کا پس ہاتھ مارا خالد بن الولید نے اور کہا کہ گرفتار
ہو گئے مثل عبداللہ بن حذافہ سے شخص قسم ہے خدا کی کہ نہ جدا ہونگے اوس سے خالد یا چھوڑا اونکو عبداللہ بن حذافہ کو اگر چاہا اللہ تعالی
اور توقف کیا خالد بن الولید نے باقی دن میں پس جب دوسرا دن ہوا دیکھا اونھون نے ایک بوڑھا مرد کہ نکلا ہے رومیوں کے لشکر سے اور وہ لباس
بنا ہوا سپید پہنے آیا وہ تا اینکہ ٹھہرا سامنے خالد بن الولید کے اور اشارہ کیا سجدہ کرنیکا طرف خالد بن الولید کے پس باز رکھا اونکو خالد
بن الولید نے اس امر سے اور کہا اونھون نے کہ تو کیا چاہتا ہے اوسنے کہا کہ بطریق لشکر کا قصد کرتا ہے واسطے اطاعت کے اور اونے بھیجا ہے
کہ دیکھا ہے اس لشکر کو جو آیا ہے تمہارا بطریق کو جانا ہے اوسنے اس امر کو کہ نہیں طاقت ہے اوسکو تمہارے مقابلے اور لڑائی کی اور وہ جانتا ہے کہ آیا
تمکو صلح کرنا اور چھوڑ دیوین ہم تمہارے قیدیوں کو اور دیوین ہم تمکو اوس قدر مال جو تم چاہو اور پھر جاؤ تم ہمارے شہروں اور ہماری ولایت
سے پس کہا خالد بن الولید نے کہ پھر جانا ہمارا تمسے پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے مگر تین باتوں سے فیصلہ پر اور تھا وہ قیدی کا پس یا
داخل ہو تم دین میں یا دیوے اطاعت اور فرمانبرداری تو بہتر ہے ورنہ چھوڑ دونگا تم قیدیوں اور وہ سختی اور ناپسندیدگی کی پس کہا اوس
مرد نے کہ آیا تم سردار عرب کے ہو خالد بن الولید نے کہا ہاں پس کہا اوسنے کہ اگر سنا ہے تم اس امر کو کہ توقف کرو تم لڑائی میں آج

آج کا دن اور رات یہیں کرو تم اس کام کو تاکہ فکر کریں ہم اور ہیں آپس میں اور آیا ہم پاوسے بطریق اپنے ہاتھ سے کے درپے اور آویگا تمہارے
پاس پس منظور کریگا اوس چیز کو جو تم چاہو گے خالد بن الولید نے کہا بھلے منظور کیا تمہارا اس درخواست کو پس پھر گیا وہ
بوڑھا اپنی قوم کی طرف اور کہا بطریق سے کہ اونہوں نے منظور کیا اور یہ کہدیا لڑنے والوں کی اپنے ہتھیار رکھو اور اوترے خالد
بن الولید رضی اللہ عنہ پس جب رات ہوئی حاکم کیا بطریق نے اپنے ساتھیوں کو روشن کرنے آگ کا خیموں کے دروازوں پر اور زیادتی کرنیکا اوسکے
روشن کرنے میں پس ایسا ہی کیا قوم نے اور کھولڈالا اونہوں نے اپنے بوجھ اور اسباب کو اور چھوڑدیا خیموں کو اونکی حالت پر اور آگ
شعلہ زن تھی خیموں کے دروازوں پر اور روانہ ہوئے وہ ابتداء شب میں پس جب صبح ہوئی کوئی خبر اور نشان اونکا تھا پس جب دوسرا
دن ہوا سوار ہوئے خالد بن الولید اور مسلمان اور انتظار کیا اونہوں نے اس امر کا کہ نکلے اونکی طرف کوئی شخص پس ہیوں نے
نہ دیکھا اور ہولئے کسی کو پس جانا مسلمانوں نے کہ رومی بھاگ گئے پس کاٹا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے اپنی اونگلیوں کو غصے
اور کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور ہیوں نے اونکا نکلجانا ہاتھوں سے اور قصد کیا چلنے کا اونکی جستجو میں
انکو میسرہ بن مسروق نے اس راے سے اور کہا اونہوں نے یہ شہر دشوار گذار اور دور میں مسافت میں اور بہتر یہ ہے کہ پھر چلو تم
بجانب لشکر مسلمانوں کے پس لیا مسلمانوں نے خیموں اور باقی اسباب قوم کو اور پھیرا لشکر مسلمانوں کا بحالت فتحمندی کے اور
لوگ عمامین تھے عبداللہ بن حذافہ پر اپنکہ پہونچے وہ بپاس ابو عبیدہ بن الجراح کو پاس پاس ملاقات کی ابو عبیدہ بن الجراح
اور نتیجے اور خوش ہوئے اونکی سلامتی پر اور سامنے آئے میسرہ بن مسروق اور سلام کیا اونہوں نے امین الامۃ پر
ابو عبیدہ بن الجراح نے اوسنے اور مرحبا کہی اونکو اور بیان کیا میسرہ نے حال اپنا اور جو کچھ گذرا تھا روم میں اور جسقدر مارے گئے
رومی اور مارے گئے مسلمانوں سے مگر چار آدمی پس جب سنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے حال گرفتاری
بن حذافہ کا دشوار گذرا اونپر بہت اور کہا اللہم اجعل لہ من امرہ فرجا و مخرجا پھر لکھا اونہوں نے خط امیر المومنین عمر
رضی اللہ عنہ کو پس جب حال پہونچنے لشکر کا بجانب روم اور سرگذشت مسلمانوں اور حال گرفتار ہونے عبداللہ بن حذافہ کو پس جب
پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح کا بجانب حضرت عمر کے اور پڑھا اونہوں نے خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی حال مسلمانوں
کے اور غالب ہونیکے اونکے دشمنوں پر اور اندوہناک ہوئے وہ بسبب گرفتار ہوجانے عبداللہ بن حذافہ کے پس کہا اونہوں نے
کہ قسم ہے بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی بیعت کی کہ لکھونگا میں خط ہرقل کو تا اینکہ روانہ کرے میرے پاس
بن حذافہ کو اور نہیں تو بھیجونگا میں اوسکی طرف لشکروں اور فوجوں کو پھر لکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خط بنام ہرقل کے
بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا وصلی اللہ علی نبیہ ورسولہ
محمد علیہ السلام هذا الکتاب من عمر بن الخطاب امیر المومنین اما بعد فاذا وصل الیک کتابی هذا فابعث الی
بالاسیر الذی فی اسرک وهو عبد اللہ بن حذافۃ فان فعلت ذلک فرجوت لک الهدایۃ وان ابیت بعثت
الیک رجالا لا تلهیهم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ والسلام علی من اتبع الهدی اور لپیٹا خط کو اور بھیجا اوسکو

ابو عبیدہ بن الجراح کی پاس اور حکم کیا اونکو اوسکے روانہ کرنیکا بجانب ہرقل بادشاہ روم کی پس جب پہونچا خط ابو عبیدہ بن الجراح
رضی اللہ عنہ کی پاس بھیج دیا اونہوں نے ایک مرد کو معاہدین سے اور وہ مزدور تھے اوسکے واسطے مزدوری کی اور دیا اونکو خط
اور روانہ ہوا معاہدی خط کو لیکر بجانب قسطنطنیہ کی پس جب پہونچا وہ مرد اطلاع دی گئی اوسکو حال کی بادشاہ کو اور کہا
کہ وہ ایلچی عربکا ہی پس کہا ہرقل نے کہ چھوڑ دو گذاشت کرو تم اوسکی پھر بولایا ہرقل نے عبداللہ بن حذافہ کو اپنے پاس عبداللہ بن حذافہ
نے بیان کیا ہی کہ داخل ہوا میں ہرقل کے پاس اور تاج اوسکے سر پر تھا اور بطارقہ اوسکے گرد تھے میں جب بیٹھا ایمین ساتھ اوسکی کہا
اوسنے مجھسے کہ تم کون ہو میں نے کہا کہ میں ایک مرد ہوں قبیلہ قریش سے پس کہا اوسنے کہ تم اپنے نبی کے گہرانے سے ہو میں نے کہا کہ
نہیں بلکہ میں اونکے قوم سے ہوں اوسنے کہا کہ آیا ہو سکتا ہی تجھسے کہ بیعت کرو تم ہمارے دین کی اور بیاہ دونگا میں تمہارے ساتھ
ایک بطریق کی بیٹی بطارقہ سے اور کردوں میں تمکو اپنے بڑے مصاحبوں سے پس کہا میں نے کہ میں نہیں چھوڑنیوالا اور جدا ہونیوالا ہوں
دین اسلام سے اور اوس چیز سے جسکو لائے ہیں محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس کہا بادشاہ نے کہ قبول کرو تم میرے دین کو
تاکہ دوں میں تمکو اس قدر مال سے اور منگوایا اوسنے ایک حق جواہرات کا اور کہا کہ اگر داخل ہو گئے تم میرے دین میں تو دیدونگا
میں یہ جواہرات تمکو پس کہا میں نے کہ قسم ہی خدا کی میں کبھی جدا نہونگا اپنے دین اسلام اور اہل اسلام سے اگرچہ دیوے تو مجھکو
ساری چیز جسکا تو مالک ہی کہا اوسنے کہ اگر نہ پھرو گے تم جانب میرے دین کے ہر آئینہ مار ڈالونگا میں تمکو بڑی طرح سے پس کہا میں نے کہ میں
کبھی ایسا نہ کرونگا پس کر تو جس امر کا کہنیوالا ہی پس خوش ہوا کہ ہماراوہ میرے کلام سے اور کہا اوسنے کہ ایک سجدہ کرو تم صلیب کو اور
چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ میں نہ کرونگا پس کہا اوسنے کہ کھا لو تم گوشت سور کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ قسم
ہی خدا کی میں اوسمیں نہیں ہوں کہ یہ کام کروں اوسنے کہا کہ پی لو تم ایک کاسہ شراب کا اور چھوڑ دونگا میں تمکو پس کہا میں نے کہ قسم
ہی خدا کی میں ایسا کبھی نہ کرونگا پس کہا اوسنے قسم ہی اپنے دین کی ہر آئینہ کھاوینگے تم اس گوشت کو اور پیوینگے تم اس شراب کو پھر
اوسنے اپنے غلاموں سے کہا کہ کرو تم انکو ایک گھر میں اور گرد انکے رکھدیا گوشت سور کا اور شراب اسواسطے کہ جب بھوکے ہوں کھاویں تو
کہا میں نے اوسکو اور جب پیاسے ہونگے پیوینگے وہ شراب کو راوی نے بیان کیا ہی کہ وہی امر کیا غلاموں نے جو بادشاہ نے حکم کیا تھا
اور اکیلا کر دیا اونہوں نے عبداللہ بن حذافہ کو ایک گھر میں اور اونکے ساتھ گوشت خنزیر اور شراب بھی اور بند کر لیا اونہوں نے دروازہ
اور چھوڑ دیا اونکو واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے بسلسلہ اسناد اپنے کے بیان کیا ہی کہ ہرقل پھر گیا تھا اور بہت گھبرایا [illegible]
اوسکو پھر جدائی وہیں سے تو ہے اور روایت کیا گیا ہی یہ امر کہ وہ مسلمان مرا اور جسنے یہ معاملہ عبداللہ بن حذافہ کے ساتھ کیا تھا وہ ہرقل کا
بیٹا قسطنطین تھا اور یہی ہے اوسکے باپ کے لقب سے اسکا ہرقل مقرر کیا گیا تھا پس جب ہوا چوتھا دن کہا ہرقل نے کہ کیا کام کیا قیدی نے
لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ یہ مرد بزرگ ہے اپنی قوم میں اور نہ اختیار کریگا ذلت کو اور بہتر ہے کہ تم قید کرو ساتھ مسلمانوں کے [illegible] ساتھ اوس شخص کے
جسکو گرفتار کریں گے اگر پکڑا جاویگا اونکو ہاتھ [illegible] بادشاہ کا پس بولایا اوسنے عبداللہ بن حذافہ کو اور کہا کہ کیا [illegible]
کہا کہ اے بادشاہ وہ اپنا حال یہ ہے بادشاہ نے کہا کہ کس چیز نے باز رکھا تمکو اوسکے کھانے سے عبداللہ بن حذافہ نے کہا کہ [illegible]

کہ یہ خوف نافرمانی خدا اور اوسکے رسول کے حالانکہ منع کیا ہی اللہ تعالی نے تمکو اوس سے اور حرام کیا ہی اوسکو تمپر علاوہ برین وہ حلال
ہوگیا ہی بہہ بعد تین دن کے ولیکن چھوڑ دیا مینے اوسکو تاکہ ہو وطن مسلمانون کا کہون آدمی نے بیان کیا ہی کہ جب آیا ہرقل کے
پاس خط حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پڑھا اوسنے خط کو پس دیا اوسنے عبد اللہ بن حذافہ کو بہت مال اور کپڑے اور چھوڑ دیا اوسنے
اونکی راہ کو اور دیا اونکو ایک بڑا موتی بطور ہدیہ کے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور بھیجا اوسنے ایک گروہ کو ساتھ عبد اللہ بن حذافہ
کے پہارونکے دربون تک اور پھر آئے وہ لوگ اونکی ہمراہی سے اور پہونچے عبد اللہ ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس پس خوش
ہوئے وہ اونکے آنیسے اور بھیجا اونکو مدینہ طیبہ میں پس جب آئے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور دیکھا حضرت عمر نے اونکو سجدہ شکر
کیا واسطے اللہ تعالی کے اور مبارکباد سلامتی کی دی عبد اللہ کو اور دیا عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو موتی پس جب دیکھا حضرت عمر نے
موتی کو پیش کیا اوسکو سوداگران مدینہ طیبہ پس نہین جانا اونہون نے اوسکی قیمت کو اور کہا اونہون نے کہ ہمنے ایسا موتی نہین دیکھا ہی پہر کہا اونہون نے
کہ یا امیر المومنین بتحقیق اللہ تعالی نے دیا ہی تمکو پس ہو تم اوسکو برکت دی اللہ تعالی نے تمکو اوسمین پس حکم کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگونکو یکجا ہو
اپنی جاہون میں جمع ہوگئے وہ تا اینکہ بھر گئی مسجد لوگون سے پھر چڑھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بحالت خطبہ خوانی کے اور کہا اونہون نے
یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ کَلْبَ الرُّوْمِ قَدْ وَجَّہَ اِلَیَّ بِہٰذَا اللُّؤْلُؤِ ہَدِیَّۃً وَقَدْ جَعَلَنِیَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْہَا فِیْ حِلٍّ فَمَا تَقُوْلُوْنَ
مسلمانون نے کہا کہ برکت دیوے اللہ تعالی تمکو اوسمین ای سردار مسلمانون کے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ جَعَلْتُمُوْنِیْ مِنْہَا فِیْ حِلٍّ فَکَیْفَ اَصْنَعُ بِمَنْ غَابَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَمَنْ فِی الْبُطُوْنِ
وَالْاَصْلَابِ مِنْ اَوْلَادِ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالْمُجَاہِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّا ہَا دَاقَۃَ لِعُمَرَ بِطَالِبِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ پہر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اوسکو اور کر دیا اوسکی قیمت کو مسلمانونکی بیت المال میں عمرو بن سالم سے روایت کی ہی کہ جب فتح کیا ابو عبیدہ
بن الجراح نے انطاکیہ کو اور دی صلح کو اور ہوا معاملہ میسرہ بن مسروق کا جیسا کہ بیان کیا ہی ہمنے اوپر اقامت کی اور ٹہرے ابو عبیدہ بن الجراح
حلب میں بہ انتظار اسکے کہ معاملہ عمرو بن العاص کا قیساریہ میں کیا ہوتا ہی **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہی کہ مجھکو ثقات سے روایت
امر کی پہونچی ہی کہ اہل معرات اور کفر طاب اور رقابیہ اور وہ جبل ابی قبیس جو شام میں ہی اور اوسکے نزدیک کے قلعون اور شہرونکو فتح کیا
مسلمانون نے اور دی صلح کو اور تمام وہ لوگ جو روانہ ہوئے تھے عمرو بن العاص کے ساتھ بجانب قیساریہ کی پانچ ہزار مسلمان تھے
جنمین عبادہ بن صامت اور عمرو بن ربیعہ اور بلال بن حمامہ اور ربیعہ بن عامر تھے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہی کہ تھا مین ہمراہ عمرو بن العاص کے
پس دیکھا مینے انگور کے ایک درخت کو ایک گھر میں دہات کے گھرونمین سے اور اوسمین خوشے انگور کے لٹکتے اور بڑی قسم کے تھے پس لیا مینے اوسمین سے
ایک انگور اور کھا لیا مینے اوسکو پس سردی کی اوسنے اور لاحق ہوا سخت جاڑا مجکو پس کہا مینے برا کرے اللہ تعالی ان خبیث بد کافرونکا شہر اونکا
سرد ہی اور اونکے انگور سرد ہین اور پانی اونکا سرد ہی اور ہم ڈرتے ہین ہلاک ہو جانیکو بسبب شدت سردی اونکے شہرونکے پس تھا ایک مرد
نصاری کا ایک شامی جو پہرے کا [illegible] کہا اوسنے جو ہوا وہ میری طرف کو پہر آیا [illegible] کہ حاصل کرنے کے [illegible] کلام ہی تاکہ باقی
رکھون مینے اور بنہ [illegible] اوسکو پس کہا اوسنے کہ ای برادر عربی اگر [illegible] انگور مین تمکو [illegible]

پانی نہیان کا تین اہ بتلائی اونسنے مجکو ایک بڑی مشہور چشمین پانی تہا پس پلایا مینے اور ایک جماعت ذو عربکے پانی کو اور آئی ہم
اپنے لشکر مین درانحالیکہ جہکتے تھے ہم نشے سے پس جانا اور سنا عمرو بن العاص نے ہماری خبر کو اور کہہ بہیجا اونہون نے حال انکا ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کو پس خط لکھا ابو عبیدہ نے اونکو اس عبارت سے اما بعد فمن شرب فحدوا علیہا واقیموا حدود اللہ
تعالیٰ کما امرو لا تخشوا فی اللہ لومۃ لائم پس جب پہونچا خط عمرو بن العاص کو پاس بلایا اونہون نے سبیع بن حمزہ اور اونکو
ساتھیونکو جنہون نے شراب پی تھی پس تازیانے ساٹھ کے مارے عمرو بن العاص نے اور سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ جب تازیانے لگائی
میرے عمرو بن العاص نے اور درد اگین کیا اونہون نے مجکو کہا مینے کہ قسم ہے خدا کی ہر آئینہ مارڈالونگا مین اوس کہر کو جسنے راہ
بتلائی تہی مجکو شراب پیجہانتک کہ پیا مینے اوسمین سے اور لیا مینے اپنی تلوار کو اور گیا مین اوس گانو مین اور تلاش کیا مینے کہر کو
اور پایا مینے اوسکو پس جب پڑی نگاہ میری اوسپر نکال لیا مینے تلوار کو اور قصد کیا مینے اوسکے مارڈالنے کا پس پیٹہہ پہیری
اوسنے مجہسے بحالت بہاگنے کے اور پیچہا کیا مینے اوسکا اور وہ کہتا تہا کہ مینے تمہارا کیا گناہ کیا ہے پس کہا مینے کہ تونہی ہو جسنے
کہ تونے راہ بتلائی مجکو اوس چیز پر جسپر پروردگار خشمناک ہوتا ہے پس کہا اوسنے کہ قسم ہے خدا کی کہ مینے نہین جانا تہا اس امر کو کہ وہ حرام
سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ پکارا مجکو عبادہ بن صامت نے اور کہا کہ حیلہ کرو تم اوسکے مارڈالنے مین کہ وہ داخل ہے ذمہ اری مین اور پس چہوڑ دیا مینے
اوسکو پس گیا وہ اور لایا میرے واسطے انجیر اور خوبزہ کو اور کہا اوسنے کہ کہاؤ تم اوسکو کہ سکے ساتھ کہ وہ کرم کریگا تمپس کہایا مینے اوسکو اور پایا مینے
اوسمین پاکی اور خوشبو کو پس کہا مینے اوس سے کہ برا کرے تیرا اللہ تعالیٰ کہان تہا تو ان چیزون سے ابتدای حال مین بیشتر اسکے مار کہاؤ
اور یا فوت نے سبیع بن حمزہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے کوچ کیا ہمکو لیکر تا اینکہ اوترے ہم ایک گانو مین جسکا نام نخل تہا اور پہونچی خبر
فلسطین مین چہہ ہزار قبل کو اور پناہ لی تہی اوسکے پاس اون لوگون نے جو بہاگے تہے اوسکے باپ کے لشکر سے اور تمام رومیون اور بطارقہ نے اور
پورا ہوا تہا لشکر اوسکا اسی ہزار کی تعداد مین اور بلایا اوسنے کہ ایک مرد متنصرہ کو پس کہا اوس سے کہ جا تو اور دریافت کر خبر عرب کی اور
اونکے لشکر کی کہ کس قدر ہے اور لا تو میرے پاس خبر کو پس چلا وہ جاسوس تا اینکہ داخل ہوا وہ عرب کے لشکر مین اور دیکہا اونکو اور ایک ٹکڑا
لشکر کو تا اینکہ گذرا وہ ایک قوم مین پر اور وہ آگ کو گہیرے تہی پس بیٹھ گیا اوسنے اونکی طرف اور بیٹھا اونکی بیچ مین درانحالیکہ سنتا تہا وہ اونکی باتون کو
پس جب ارادہ کیا اوسنے اوٹہنے اور کہڑے ہونیکا لٹک گیا وہ اپنے دامن کی سبب سے اور کہا اوسنے صلیب کے نام سے ایک کلمہ کہہ گذرا اور سنی اوسکی بات
پس جب سنا اہل یمن نے اوسکے قول کو جانا اونہون نے کہ وہ متنصرہ اور جاسوس روم کا ہے پس جست کی اون لوگون نے اوسکی طرف
اور مارڈالا اوسکو اور واقع ہوا شور لشکر مین تا اینکہ سنا عمرو بن العاص نے ایک شور کو پس پوچہا اونہون نے کہ کیا حال
ہے پس بیان کیا لوگون نے اون سے حال جاسوس اور اوسکے مارے جانیکا پس خشمناک ہوئے عمرو بن العاص اس بات
سے اور بلایا اونہون نے اہل یمن کو اپنے پاس اور کہا کہ ای لوگو کس چیز نے اوٹہایا تمکو جاسوس کے مارنے پر کس واسطے نہ لائے تم
اوسکو میرے پاس کہ خبر پوچہتا مین اوس سے پس کتنے ہین جاسوس اور کہہ سکتے ہین وہ واسطے ہمارے اسواسطے کہ دل لوگونکے اللہ تعالی
[illegible]

پہنچ لاوے اور اوسکو میرے پاس راوی نے بیان کیا ہے جبکہ جاسوسوں کی خبر قسطنطین پر جا نا اور سنا کہ وہ مارا گیا پس روانہ کیا
اوسنے دوسرے کو تا کہ خبر لاوے اونکے واسطے پس آیا جاسوس گانوں میں اور دیکھا اوسنے مسلمانوں کے لشکر کو اور دیکھا اور اندازہ کیا اونکا
اور پھر گیا وہ بادشاہ کے پاس اور کہا کہ ای بادشاہ قریب اور برابر ہوا میں مسلمانوں کے لشکر پر اور اندازہ کیا میں نے اونکا تو وہ پانچ ہزار سوار ہیں
وہ شیر دلیر اور گویا پہاڑ اور بزرگ ہیں کہ چاہتے اور دیکھتے ہیں وہ موت کو بجای مال غنیمت کے اور زندگی کو تاوان پس جب سنا قسطنطین نے یہ حال
کہا اوسنے کہ قسم ہے مسیح اور صلیبان اور انجیل اور رہبان کی ہر آئینہ صبح کرونگا میں اونکے لیے اپنی کوشش کو اور لڑونگا میں ساتھ
سخت ارادے کے پس پہونچونگا میں مطلب کو یا مرجاونگا میں بحالت صبر کے پھر بلا لیا اوسنے اپنے ایلچی بطارقہ اور راہب اور پادری کو اور چن لیا
اونمیں سے پانچ ہزار سوار کو کہ وہ سب پہنے تھے ریشم اور بنایا ایک نشان چاندی کا پیتل کا اور اوسکے سر پر ایک صلیب سونے کی تھی
سپرد کیا اوس نشان کو ایک بطریق کے جسکا نام مکان وکر تھا اور وہ افسر اوسکے لشکر کا تھا اور کہا کہ یہ تحقیق حاکم اور سردار کیا
بیچ اوسکو پس چلا وہ اونکے ساتھ اور قوم لیکر پہر لشکر کا پس لیا بطریق نے نشان کو اور نکلا وہ ساتھ دس ہزار سوار
اور اوسی وقت روانہ ہوا وہ پھر قسطنطین نے بنائی دوسری صلیب اور سپرد کیا اوسکو لشکر کے بطریق کو اور نام اوسکا تھا اور روانہ
کیا اوسکے ساتھ دس ہزار کو اور حکم کیا اوسکو ملنے کا پہلے بطریق سے پس جب ہوا دوسرا دن نکلا قسطنطین ساتھ باقی لشکر کو اور
چھوڑا اوسنے قیساریہ کی حفاظت پر اپنے چچا کے بیٹے نسطایل کو اور چھوڑا اوسکے نزدیک پانچ ہزار فوج کو بیان کیا ہے عون
بیان کیا ہے کہ اوسی حال میں کہ ہم منزل گانوں میں تھے کہ دفعتہ قریب اور برابر ہوا پھر پہلا بطریق ساتھ دس ہزار سوار کے پس نزدیک آ گئے
وہ پہنچے اور دیکھا ہمنے لشکر کو اور نکالا اور اندازہ کیا ہمنے اوسکا تو وہ دس ہزار تھے پس خوش ہوئے ہم اور کہا ہمنے کہ ہم پانچ ہزار سوار ہیں
اور دشمن ہمارے دس ہزار ہیں اور ہر مرد ہم میں کا لڑیگا دو مردوں سے پس ہم اوسی حال میں خوشی میں تھے کہ دفعتہ ظاہر ہوا دوسرا بطریق
اور اوسکے ساتھ دس ہزار سوار تھے پس کہا عمرو بن العاص نے اعلموا انہ من اراد اللہ تعالی والیوم الاخر فلا یرتاع
من کثرۃ العدد وقلۃ من تخاذل المدد فان الجہاد فی سبیل اللہ ... من یقتل فی صفوف الکفار ویکون
حیا ابدا یرتع فی مروج الجنۃ وینال من اللہ سابغ النعمۃ قال اللہ عز وجل ولا تحسبن الذین قتلوا فی
سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون ولو ان الجہاد ... الذی قتالہم لم یجعلوا لہ لکان قد
احبنا ... ہذہ الجیوش کثرتہا الینا ... ولکن امر اللہ عز وجل لا یغلب
پھر بلایا عمرو بن العاص نے اپنے پاس لیروفا کو اور کہا اوسنے کہ بتحقیق مناسب سمجھتا ہوں میں اس امر کو کہ بھیجوں میں امین الامۃ
ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس کہ مدد کریں وہ ہماری ساتھ لشکر کے اسواسطے کہ بڑا لشکر ہے اور کہا اوسنے لوگو کون شخص ہوا ہوگا
اور جاویگا بجانب امین الامۃ کی اور آگاہ کریگا اونکو اوس چیز سے جسمیں ہم واقع ہوئے ہیں شاید کہ وہ ہماری مدد اور یاری کریں
جیسا کہ مدد کی اونہوں نے ہمکو ساتھ یزید بن ابی سفیان کے اور وہ قنسرین کے حاضر ہیں اور اجر اوسکا اللہ غالب اور
بزرگ پر ہے کہا سعید بن عامر نے کہ اے عمرو ملاقی ہو اور پھر تم ہمکو لیکر دشمن سے اور پھر وسا کرو تم اللہ غالب اور بزرگ پر

کہ جتنے مدد دی تھی ہمکو بہت جگہون مین حالانکہ ہم تھوڑے تھے وہ قدرت رکھنے والا اس کا ہے کہ مدد دیوے اور غالب کرے ہمکو باقی کافرونپر
راوی نے بیان کیا ہے کہ فصیح قائل کیا عمرو بن العاص نے ربیعہ بن عامر کی وصیت کو اور کہا اونہون نے کہ قسم ہے خدا کی سچ کہا تمنے پھر حکم کیا
اونہون نے لوگونکو آمادہ ہونیکا واسطے ملاقی ہونے دشمن کے پس سوار ہوئے مسلمان اور بلند کیا اونہون نے اپنی آوازونکو ساتھ
تہلیل اور تکبیر کے اور درود بہیجی بشیر اور نذیر پر پس قبول کیا اور جواب دیا اونکی تہلیل اور تکبیر کا پہاڑون اور ریگون اور ٹیلون اور
درختون نے اور ساکنان زمین کی آبادیون سے اور خوفناک ہوئے مشرکین وقت سننے آواز مسلمانون کی اور گویا زمین ہلنے والی
اور جلنے والی تھی ساتھ اپنے لوگون کے اور دیکھا قسطنطین نے مسلمانون کے لشکر کو پس زیادہ مغلوب ہوا اوسکی آنکھین اور کہا
اونسے کہ قسم ہے اپنے دین کی جب آیا اور بلند ہوا تھا مین اس لشکر پر تو نہین تھے وہ زیادہ پانچہزار سے اور اب بڑھ گئی ہے تعداد اونکی اور
زیادہ ہوئی مدد اونکی اور نہین شک ہے کہ اللہ تعالی نے مدد دی ہے اونکو ساتھ فرشتونکی اور یہ باپ پہیرا دانا اور بینا تھا ان عرب کے حال کا
اور نہین ہے پہیرا لشکر زیادہ باہان ارمنی کے لشکر سے جبکہ ملاقی ہوا تھا وہ ساتھ انکے یرموک مین دس لاکھ سوار اور بہ تحقیق ندامت حاصل کی
مینے اپنی [illegible] پر اونکے مقابلے کو اور مین قریب تر تھا کہ رونگا کسی مکر اور فریب کا ان عرب پر پہیر لوٹایا اوسنے ایک بڑے مرتبے والے کو اپنے
شہریارون اور وہ شخص قیساریہ کا قس اور عالم تھا اور کہا اوس سے کہ سوار ہوکر جا تو اس قوم کی طرف اور اچھی بات چیت کر تو اور رکھ تو اونکو
کہ بادشاہ چاہتا ہے تمسے اس امر کو کہ واسطہ کرو تم بادشاہ کے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان کا اور بڑا مضبوط دل کا ہووے اور نہ ہووے
شخص فرومایگان عرب سے پس سوار ہوا وہ قس اور کپڑے دیباج سیاہ کی اور ایک کلاہ بالونکی پہنے تھا اور سوار ہوا اسپر ایک استر کے اور لی اوسنے
اپنے ہاتھ مین ایک صلیب سونے کی اور چلا آتا تھا یہانتک کہ پہونچا قریب لشکر مسلمان کے پس ٹھہرا وہ اس حیثیت سے کہ سنتے تھے مسلمان کلام اوسکا اور کہا
کہ اے گروہ عرب کے مین بھیجا گیا ہون تمہارے پاس بادشاہ [illegible] قسطنطین پسر ہرقل کی طرف سے اور وہ چاہتا ہے تمسے صلح کرنیکو اور نہین چاہتا [illegible] رکھتا ہے
تمہارے [illegible] اسواسطے کہ وہ عالم ہے اپنے دین کا اور وہ دانا بینا ہے اپنے کام مین اور نہین دوست رکھتا ہے خونریزی اور تباہ کرنے قومونکو
[illegible] ظلم اور زیادتی کرو تم ہمپر سوا اسکے ظالم مغلوب کیا جاتا ہے اور مظلوم مدد دیا جاتا ہے اور مسیح نے ہمارے واسطے یہ کہا ہے کہ نکرو تم [illegible] اوس
شخص سے جو ظلم اور زیادتی کرے اور بادشاہ تمسے یہ چاہتا ہے کہ بہیجو تم اوسکے پاس ایک شخص کو جو بڑا فصیح زبان اور مضبوط دل ہو اور نہو وہ شخص
فرومایگان عرب سے پہر سکوت کیا اوس [illegible] راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا عمرو بن العاص نے کلام اوسکا کہا اونہون نے کہ اے لوگو تحقیق سنا تمنے
جو کچھ کہا اس [illegible] پس کون شخص تم مین سے ہے وہ [illegible] مدد [illegible] اللہ اور رسول کی [illegible] اور رعایت کریگا
اوس چیز کو جو ساتھ وہی بیان کریگا پس کہا بلال بن حمامہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور تھے وہ جوان سیاہ رنگ اور دراز قد
[illegible] گردن [illegible] اور دونون آنکھین اونکی سرخ تہین مثل خون کے اور تھے وہ بلند آواز تھے پس کہا اونہون
کہ یا عمرو مین اوسکے پاس جاؤنگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے بلال تحقیق شکستہ حال کر دیا ہے تمکو تمہاری رنج نے
مفارقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علاوہ اسکے تم جنس حبش سے ہو اہل عرب سے نہین ہو اور اہل عرب کے کلام
[illegible] اور تفقہ مین پس کہا بلال رضی اللہ عنہ نے کہ قسم ہے تمکو حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس امر کی

کہ چھوڑ دو تم مجھکو کہ جاؤں میں اوسکی طرف کہ میں کہا عمرو بن العاص نے کہ تمنے بڑی اور بزرگ قسم مجھکو دلائی جاؤ تم اور اعانت طلب
کرو تم اللہ تعالی سے اور نہ ڈرو تم اوس سے کلام کرنے میں اور فصاحت بیانی کرو تم جواب میں اور بڑائی اور بزرگی ظاہر کرو تم شریعت
اسلام کی بلال نے کہا کہ قریب ہے پاؤ گے تم مجھکو اگر چاہا اللہ تعالی نے جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو پس نکلے بلال رضی اللہ عنہ
اور تھے وہ مثل برج بلند کے چوڑے تھے وہ دونو شانے اونکے گویا وہ قوم ثمود کے لوگ سے تھے اور اونکے تھے بال ڈول کی برائی سے جھکنے والے ڈرتے تھے اوس
دن وہ جبکہ پس کر لباس شام کا پہنے تھے اور سر پر اونکے عمامہ صوف کا بندھا لٹکائے ہوئے تھے ہاتھ میں تلوار اور توشہ دان کو اپنے شانے پر اور عصا
اونکا اونکے ہاتھ میں تھا پس جب نکلے وہ مسلمانوں کے لشکر سے اور دیکھا اونکی طرف مشرکوں نے تو نہ پہچانا اونہوں نے اونکو اور کہا اونہوں نے
کہ مسلمانوں کی آنکھوں میں مرتبہ ہمارا سست اور ضعیف ہے کہ [illegible] دیا سے [illegible] بلوایا ہے ہمنے اونکو کہ آپس میں بات چیت کریں تو بھیجا
اونہوں نے ہمارے پاس ایک ادنی کو اپنے غلاموں میں سے یہ سبب ہمارے اوپر [illegible] اور حقیر سمجھنے کے اونکی آنکھوں میں پس کہا اونہوں نے کہ اے غلام پھر جا
تو اور کہہ دے اپنے مالک سے کہ بادشاہ ہمارا چاہتا ہے کسی سردار کو تم میں سے تاکہ کلام کرے وہ جو ارادہ رکھتا ہے پس کہا اون سے بلال نے
کہ [illegible] میں غلام ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوں اور نہیں ہوں حاضر تمہارے سردار کی جوابدہی سے پس کہا
اونہوں نے بلال سے کہ ٹھہرو تم اپنی جگہ پر تاکہ آگاہ کریں بادشاہ کو تمہارے حال سے پھر واپس گیا وہ اور خبر دی اوسنے قسطنطین کو اور کہا کہ
اے بادشاہ تو [illegible] بھیجا ہے [illegible] ایک غلام کو اپنے غلاموں میں سے تاکہ بات چیت کرے وہ تجھ سے اور نہیں ہے یہ مگر اوسکی جہت
کہ ضعیف اور سست معلوم ہوتے ہیں ہم اونکی آنکھوں میں اور وہ غلام سیاہ رنگ ہے ضخامت بھاری ڈیل ڈول کے ہیں اور بیان کی
اونہوں نے صفت بلال بن حمامہ کی [illegible] اوس میں خوف بلال کے حال اور صفت سے پس کہا قسطنطین نے اوسکو کہ پھر جا تو اونکی طرف
اور کہہ تو اونسے کہ بھیجا تھا بادشاہ نصرانیہ کے بیٹے نے تمہارے پاس پادری وہ طلب کرتا ہے تمہارے سردار کو جس سے وہ بات چیت کرے اور تم
بھیجتے ہو اوسکے پاس ایک غلام کو اپنے غلاموں میں سے پھر آیا مترجم بلال کے پاس اور کہا کہ بادشاہ تمہیں کہتا ہے کہ ہم غلام سے بات چیت
کرنا نہیں چاہتے ہیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ تمہارے لشکر کا مالک اور تمہارا سردار ہو ہم بات چیت کریں پس پھر بلال [illegible] ایک
[illegible] تنہا اور آگاہ کیا اونہوں نے عمرو بن العاص کو [illegible] حال سے پس کہا عمرو بن العاص نے شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو کہ میں اوسکے پاس جاتا ہوں پس کہا اونسے شرحبیل بن حسنہ نے کہ اے ابا عبداللہ پھر کیا کہ تم خود جاؤ گے پس کس شخص پر
چھوڑ جاؤ گے تم مسلمانوں کو عمرو بن العاص نے کہا کہ اللہ تعالی مہربان ہے اپنے بندوں پر اور وہ [illegible] کرنیوالا ہے اپنی خلقت پر
لو تم نشان کو اور ہو تم سردار خلیفہ کو ٹھہرو تم میری جگہ پر پس اگر تم [illegible] اور بیوفائی کرینگے پس اللہ تعالی مالک اونکا خلیفہ ہے میرا
پس ٹھہرے شرحبیل بن حسنہ عمرو بن العاص کی جگہ پر اور دیا نشان کو اونکے عمرو بن العاص [illegible] اوتارا جامہ کو اور وہ زرہ کو اور
جبہ صوف کا پہنے تھے اور سر پر اونکے زرد رنگ عمامہ یمنی تھا کہ پھیر لیا تھا اوسکو اپنے سر پر پیچ پیچ کر اور لٹکا دیا تھا اوسکی پشت پر
[illegible] اور کمر میں اونکے [illegible] تھا اور لٹکا لیا تھا اونہوں نے اپنی تلوار کو اور کمر کا بند لگایا تھا [illegible] پس برابر وہ چلے گئے
تا آنکہ پہونچے وہ [illegible] پاس مترجم کے جسکو قسطنطین نے بھیجا تھا [illegible] دیکھا اوسکو مترجم نے [illegible] کہا اوسکو عمرو بن العاص نے

مگر کس چیز سے تو پہچانتا ہے اے برادر نصرانیہ نے اونسے کہا کہ تمہارے لباس اور تمہارے اوڑھنے اور لپٹنے سے ان ہتھیاروں کو کیا کام کرو گے تم اونسے
اور کیا ارادہ کرو گے تم لڑائی کا عمرو بن العاص نے کہا کہ اوڑھنا اور لپٹنا ہتھیاروں کا لباس اہل عرب کا اور یہی پہچاننا اونکا اور اوڑھنا
اونکا ہے اور نہیں لیا ہے میں نے ہتھیاروں کو ساتھ اپنے مگر واسطے طلب قوت کے اپنے دشمن پر اور شاید کہ ڈالا جاوے نزدیک تمہارے بیچ لڑائی
یا میں پہنچونگا ہتھیار جا بجا پناہ میری واسطے میرے تو دشمن سے اور بچاؤنگا میں اوسکی سبب سے اپنی جان کو کہا ترجمان نے اونسے کہ ہم لوگ ان سے خالی
اور بکر سے نہیں ہیں تم دل کو مطمئن کرو پھر پھرا ترجمان بجانب قسطنطین کے جبکہ سنا اونسے مقولہ عمرو بن العاص کا اور کہا کہ اے بادشاہ سردار عرب
کو تیرے پاس آگئے ہیں اور وہ ایسا ایسا لباس پہنے ہیں پس جب سنا بادشاہ قیس کے کلام سے اوسکا کہا اونسے کہ کہہ تو اونسے کہ آوین بیچ میرے پاس
اور داخل ہوں جیسے کہ ہیں وہ اپنے لباس میں پس پایا بادشاہ کی ساختگی کو سبب آنے عمرو بن العاص کے اوسکے پاس اور آراستہ کیا اونسے اپنے
ملک کو اور ٹہرایا بطارقہ و اونکی سجہ کو داہنے بائیں اور حجاب کو گرا دیا اور آیا ترجمان نزدیک عمرو بن العاص کے اور کہا اونسے کہ اے برادر عرب
چلو تم کہ بادشاہ نے اجازت دی ہے تمکو پس روانہ ہوئے عمرو بن العاص اپنے گھوڑے پر اور لشکر قبیلہ پر کا تعجب کرتا تھا اونکے لباس سے تا اینکہ پہنچے
وہ بادشاہ کے خیمے کے دروازے پر پھر پیادہ ہوئے وہ اور چلے بطارقہ اور حجاب آگے اونکے تا اینکہ پڑی آنکھ اونکی قسطنطین پر پس سلام
کیا اونہوں نے ساتھ دعا ہے عرب کے پس نزدیک بولایا اونکو بادشاہ نے اور مرحبا کہی اور تازہ روئی کی اونسے اور کہا کہ مرحبا اے سردار اپنی
قوم کے اور حکم کیا اونکو تخت پر بیٹھنے کا پس انکار کیا عمرو بن العاص نے اس امر سے اور کہا اونہوں نے کہ فرش اللہ تعالی کا پاک ہے تیرے فرش سے
اسواسطے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے زمین کو اور کیا اوسکو بچھونا ہمارا اور مباح کیا اوسے ہمارے واسطے اوسکو پس ہم سب اوسی پر بیٹھتے
ہیں اور میں نہیں چاہتا ہوں بیٹھنے کو مگر اوس چیز پر جو مباح کیا ہے اللہ تعالی نے ہمارے واسطے پھر بیٹھے عمرو بن العاص زمین پر
بحالت چار زانو کے اور رکھ لیا اپنے نیزے کو آگے اپنے اور اپنی تلوار کو اپنی ران پر اور کہا قسطنطین سے کہ کہہ جو چاہتا ہے اے عظیم
روم کے اور سوال کر جس چیز سے کہ تجھکو منظور ہو پس کہا اونسے قسطنطین بن ہرقل نے کہ تمہارا نام کیا ہے اونہوں نے کہا کہ میرا نام عمرو ہے میں
عرب بزرگوں اور ارباب بیت الحرم سے ہوں جسکی قوم [illegible] قسطنطین نے کہا کہ تم جوان بزرگ ہو عرب بزرگ سے اے عمرو اور اگر تم عرب
سے ہو تو ہم روم سے ہیں اور ہمارے تمہارے بیچ میں نسبت اور قرابت ہے اور ہمکو نسبت نزدیک ہے اور ہم تم نسبت میں ملتے ہیں پس ہم لوگ کہ
نسب میں متصل ہوں نہیں چاہیے کہ خونریزی کریں بعض ہمارے بعض کی پس کہا عمرو بن العاص نے کہ ہمارے نسب ملتے ہیں [illegible] ہمارا دین
اور ہمارا نسب دین اسلام کا ہے اور جب بھائی بھائی کو ساتھ ہو اور رہے دو جدا ہوں بیچ دین کے پس حلال ہے بھائی کو کہ مار ڈالے اپنے بھائی کو
اور منقطع ہو گیا نسب اون دونوں کے بیچ دین کے پس کہا کہ تیرا نسب ہم میں ملتا ہے لیکن مگر ہمارا تمہارا نسب ایک ہو سکتا ہے حالانکہ ہم قوم قریش کے
سے ہیں اور تم لوگ روم سے ہو پس اونسے کہا کہ اے عمرو آیا نہیں ہے باپ ہمارا ہے آدم پھر نوح پھر ابراہیم اور عرب نسل اسمعیل سے ہیں اور روم اولاد
روم بن العیص بن اسحاق ہیں اور وہ دونوں اولاد ابراہیم کے ہیں اور نہیں درست رکھتا ہے بھائی اپنے کو کہ زیادتی کرے اپنے بھائی
پر اور ظلم کرے اوسپر اور اوس تقسیم میں جو بانٹ دی ہے اونکے اگلے باپ نے اونکو پس کہا عمرو بن العاص نے کہا کہ تو سچا ہے اے [illegible] اس کلام میں کہ عیص و اسحاق
اور اسمعیل چچا عیص کے ہیں اور ہم ایک باپ کی اولاد ہیں اور باپ ہمارا ہے نوح علیہ الصلوۃ والسلام ہیں اور اگر نوح نے تقسیم کرو یا تمہارا

کو بھی اولاد مین لیکن اونھون نے تقسیم کیا تھا اوسکو بحالت درگذر کرنے کے جبسے جبکہ خشمناک ہوئے تھے وہ اپنے بیٹے حام پر اور جان لو
اس امر کو کہ اولاد نوح کی نہین راضی ہوئی تھی اس تقسیم پر مدت تک اور غالب ہو گئے بعض اونکے بعض پر اور نہ یہ زمین نہین ہم ہو تمہاری
نہین ہے بلکہ عمالقہ کی ہے جو تمہارے پیشتر تھے اسواسطے کہ نوح نے تقسیم کیا تھا زمین کو اپنے تینون بیٹون سام اور حام اور یافث پر پس دیا تھا
اونھون نے اپنے بیٹے سام کو شام کا ملک اور جو گرد اوسکے ہے یمن اور حضرموت سے عمان بحرین تک اور سب عرب اولاد سام سے ہین اور وہ قحطان
اور طسم وجدیس اور عملاق ابو العمالیق جہان کہین تھے شہرون مین ہین اور یہ وہی جبابرہ ہین جو شام مین تھے پس یہ عرب خالص ہین اور
دی تھی نوح نے حام کو زمین مغرب اور سواحل کی اور اوترتے تھے یافث اونکے زمین پر جو چین پورب اور پچھم کی تھی اور زمین خالص ملکیت
اللہ تعالی کی ہے وارث کرتا ہے جسکو چاہتا ہے وہ اپنے بندون سے اور نیکوئی عاقبت کی واسطے پرہیزگارون کے ہے اور ہم چاہتے ہین
کہ پھیر لیوین تم لوگ تقسیم کو اور کرتے لو اوسکو تقسیم برابری کی پس لیوین ہم وہ چیز کو جو تمہارے ہاتھو مین ہے شہرون اور محلون مضبوط اور پانی جاری
اور زمین فراخ سے اور لو تم اوس چیز کو جو ہمارے ہاتھو مین ہے درخت خاردار اور پتھرون اور ملک خالی شہرون اور آبادی سے پس جب سنا
قسطنطین نے کلام عمرو بن العاص کا جانا اوسنے کہ وہ مرد بزرگ ہین پس کہا اوسنے کہ سچ ہو تم اے عمرو اپنے کلام مین مگر یہ تقسیم تو جاری ہو چکی
اور اگر نہ راضی ہوگے تم اوسپر تو ہو گے تم ظلم کرنیوالے ہمپر اور ہم جانتے ہین اس امر کو کہ نہین برانگیختہ کیا اور اوٹھایا ہے تمکو اس امر پر اور نکالا ہے
تمکو تمہارے شہرون سے مگر بڑی کوشش نے پس کہا اوس شیخ عمرو بن العاص نے کہ اے بادشاہ یہ جو تونے گمان کیا ہے کہ کوشش نے نکالا ہے ہمکو ہمارے
شہرون سے پس ہان ایسا ہی ہے جیسا کہ تونے بیان کیا ہے اسواسطے کہ ہم کہاتے تھے مردار پیتے اور جو کی لپٹی دیکھا ہمنے تمہارا
کہانیکو اور کہایا ہمنے اوسکو اچھا جانا ہمنے اوسکو پس نہ جدا ہونگے ہم تمسے یہانتک کہ چھین لینگے ہم شہرونکو تمہارے ہاتھو سے اور بناوینگے
ہم تمکو غلام اپنا اور سایہ طلب کرینگے ہم بیچ اس درخت بلند اور خوشبو سبز پتے دار اور اچھے پہلون والی کے اس پر بیان کیا ہے کہ تم
اوس چیز کو جو چکھی ہے ہمنے تمہارے شہرون مین چیزیں خوب دنیاوالی زندگانی سے پس پیش آوینگے اور لینگے تمکو مگر وہ گروہ کہ دوست رکھتے
ہین موت اور طلب آخرت کو اور زیادہ مشتاق ہین تمہاری لڑائی کے تمہارے دوست رکھنے سے دنیا کی زندگی کو اسواسطے کہ وہ دوست
رکھتے ہین لڑائی کو جیسا کہ تم دوست رکھتے ہو زندگانی کو پس چپ ہوا اور باز رہا وہ اونکے جواب سے اور بلند کیا اوسنے اپنے سر کو
اپنی قوم کیطرف اور کہا کہ جانو تم اس امر کو کہ یہ عربی سچے ہین اپنے قول مین قسم ہے حق کنائیس اربعہ اور قربان اور مسیح اور صلیبان کی
کہ ہمارے واسطے اونکے مقابلے مین استواری اور پایداری نہین ہے عمرو بن العاص نے بیان کیا ہے کہ باکی نہ رہا اونکی نصیحت
کرنیکی اور کہا سنئے کہ جانو تم اس امر کو اے گروہ روم کے کہ اللہ غالب اور بزرگ نے نزدیک کر دیا ہے تمپر اوس چیز کو جسکو تم
طلب کرتے ہو پس اگر چاہتے ہو تم اپنے شہرون کو داخل ہو ہمارے دین مین اور تصدیق کرو تم ہمارے قول کو ساتھ مقبولات ہمارے
نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے پس کہو تم لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
عبدہ ورسولہ پس قسطنطین نے کہا کہ اے عمرو ہم نہ جدا ہونگے اپنے دین سے حالانکہ اوسی پر مرگئے ہین باپ دادے ہمارے عمرو بن العاص نے
کہا کہ اگر نہین چاہتا ہے تو اسلام کو پس دے تو ہمکو جزیہ اپنے اور اپنی قوم کیطرف سے بحالیکہ تم حقیر ہو قسطنطین نے کہا کہ نہین

پس آراستہ کیا اونہون نے مسلمانونکو اور ایک صف کی اونکی اور مقرر کیا میمنہ مین حامیان دین سے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اور اونکے ساتھ شرجیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صابر بن خارجہ اللیثی اور زکریا بن جابر تھے اور صابر بن
حنانہ تھے اور مسلمین مین فرو تھے پس اوسی حال مین کہ تقسیم کیا عمرو بن العاص نے لوگونکو اسی حیثیت سے کہ دفعۃً نکلا ایک سوار مشرکین سے
اور وہ کپڑے ریشمین اور زرہ اور جوشن پہنے تھا اور اوسکے گلے مین ایک صلیب لٹکی تھی پس حملہ کیا اوسنے تا اینکہ خط کھینچ دیا اوسنے بیچ مین
پر اپنے نیزہ سے میمنہ سے میسرہ تک اور میسرہ سے میمنہ تک پھر قلب تک اور ٹھہرا وہ مقابلے لشکر مسلمانونکے اور گاڑ دیا اوسنے اپنے نیزہ کو
سامنے اپنے اور کیا کمان کو اپنے ہاتھ مین اور بلند کیا اور چڑہایا اوسنے اوسمین تیر کو اور چلایا تیر کو ایک مرد پر میمنہ مین پس پڑا تیر اوسپر اور زخمی
کیا اوسکو اور چلایا اوسنے دوسرا تیر میسرہ مین اور مار ڈالا ایک کو پس جب دیکھا اوسکو اور اوسکے کامونکو عمرو بن العاص نے پکار کر کہا اونہون
مسلمانون سے کہ آیا نہین دیکھتے ہو تم اس کافر ملعون اور اوسکے کام کو جو اوسنے اپنی کمان سے کیا ہے پس کون شخص کفایت کریگا ہمکو اوسکے کام مین اور
پھیریگا مسلمانون سے اوسکی بدی اور برائی کو پس نکلے اوسکی طرف ایک مرد قوم ثقیف سے اور وہ میلی پوستین اور پرانا عمامہ پہنے تھے اور اونکے ہاتھ
مین ایک کمان عربی تھی کہ چڑہایا تھا اونہون نے اوسمین ایک تیر کو اور نکلے وہ بارادہ گبر کے پس دیکھا گبر نے ثقفی کو اس حال مین کہ نہین تھی
اون کے جسم پر کوئی چیز لوہے کی جو چھپاوے جسم کو مگر ایک پوستین میلی اور نہین ہے کوئی ہتھیار مگر ایک کمان پس حقیر جانا گبر نے
اونکو اور اونکے تیر کو اور چھوڑا اونکی طرف ایک تیر اپنی کمان سے پس پڑا تیر اوسکا ثقفی کے سینے مین اور در آیا تیر پوستین مین اور
کارگر ہوا اور وہ ملعون بڑا تیر انداز اپنے زمانے کا تھا نہین چلایا تھا اوسنے تیر کو کسی چیز پر مگر یہ کہ در آیا تھا تیر اوسکا اوسمین اور ہوگیا
تھا اوسپر پس خشمناک ہوا وہ اپنے تیر کے نہ کارگر ہونے سے اور قصد کیا اوسنے دوسرے تیر کے چلانے کا پس کھینچا ثقفی نے
تیر کو اور چلایا اوسکو بجانب گبر کے اور نہین دیکھا گبر نے تیر کو بسبب اوسکی چھوٹائی اور پوشیدہ ہونے جگہ اوسکی کھینچنے کی پس در آیا وہ
تیر گبر کے حلق مین اور نکلا اوسکی گردن کے پیچھے سے پس قدرت اور طاقت باقی مشرک نے بیہوش ہوکر گر پڑنے سے پس دوڑے
ثقفی اوسکے گھوڑے کیطرف اور لے لیا اوسکو اور سوار ہوے اوسکی پشت پر اور کہہ لیا اونہون نے مشرک کو خود کو اپنے پیر اور کھینچے
ہوے لائے اوسکو بجانب مسلمانون کے پس استقبال کیا ثقفی کا اونکے چچا کے بیٹے نے اور کلام کیا اوسنے پس نہین جواب دیا ثقفی نے
اونکو بسبب خوشی اور سرور کے اپنے کام سے پس کہا اونکے چچا کے بیٹے نے کہ اے بھائی میرے مین تمسے کلام کرتا ہون اور تم مجھکو
جواب نہین دیتے ہو گویا تم اولاد قیصر سے ہو پس آئے ثقفی مع ہتھیار گبر کے پاس عمرو بن العاص کے اور دیدیا ہتھیار اونکو اور دیکھا مشرکین نے
ثقفی کا کام پس خشمناک کیا اونکو اس امر نے اور نہین جانا اونہون نے کہ کیونکر مار ڈالا ثقفی نے گبر کو پس اشارہ کرتے تھے وہ بجانب
آسمان کے پس جانا مسلمانون نے اس امر کو کہ وہ کہتے ہین کہ ملائکہ نے مار ڈالا اونکے ساتھی کو اور دیکھا قسطنطین نے اس حال کو پس خشمناک ہوا وہ اور
سخت گھبرایا امر اوسپر اور کہا اوسنے بعض بطارقہ سے کہ نکلے تو ان عرب کے مقابلے کو اور حمایت کر تو صلیب کی پس نکلا ایک
بطریق اور وہ دیباج سرخ پہنے تھا اور اوسکے نیچے زرہ مضبوط اور زرہ کے نیچے جوشن استوار تھے اور اوسکی گردن مین
سونیکی صلیب جڑاؤ تھی اور اوسکے ساتھ ایک غلام اور اوسکے پیچھے ایک گھوڑا کوتل تھا اور اوسکے پاس ٹوٹا ہوا تلوار تھی پس نکلا

وہ بطریق تا اینکہ ٹھہرا وہ دونون صفونکے بیچ مین اور درخواست کرتا تہا لڑائیکی پس جب دیکہا مسلمانون نے اوسکی طرف توجہ نہ کیا وہ وہانہی اینکہ دیکہتے وہ اوسکے گرد اوسے اور حملے اور سوار کا ریکو پس کوئی اوسکے مقابلے کو نہ نکلا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اے لوگو کون شخص نکلیگا اوسکے مقابلے کو اور کفایت کریگا لوگون کیواسطے اوسکی برائی کو اور نذر کریگا اپنی جان کو واسطے اللہ غالب و بزرگ کی پس نکلا اوسکے مقابلے کو ایک مرد عرب سے اور وہ یہ کہتا تہا کہ یہ کام مین کرونگا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالی تم مین اور تمہارے ارادہ مین برکت دیوے اور اوسی وقت حملہ کیا اوس مرد مسلمان نے بطریق کیطرف بحالت غضب کی اور پیشی کی اوسکی جانب بطریق نے اور ایکساعت وہ دونون گرداوسے دیکہتے ہیں اور شمشیر زنی کرتے رہے تا اینکہ راستے ہوا اون دونون سے کہ وار پس سبقت کیا مرد مسلمان پر بطریق نے اپنی تلوار کے وار سے اور پڑی تلوار ڈہال پر اور پہاڑ ڈالا اور کردیے اوسکے ٹکڑے اور تہی وہ ڈہال چمڑے کی بغیر استر اور دوسری تہ کی اور نہین پہونچا کوئی اثر تلوار کا مرد مسلمان پر اور مارا مرد مسلمان نے ایک تلوار کا وار پیچہے اوسکے پس کاٹا اور پہاڑ ڈالا خود کو پس پلٹے پیچہے کو پہر بطریق اور نہین پہونچا اوسپر اثر تلوار کا پس جب بطریق کی جان مین جان آئی اور سکون اور آرام حاصل کیا اوسنے اوس چیز سے جو لاحق ہوئی تہی اوسکو حملہ کیا اوسنے مرد مسلمان پر اور مارا اوس مرد مسلمان پر ایک ایسا وار کہ زخمی کیا اونکو زخم نمایان پس پہرا وہ مرد مسلمان بجانب مسلمانون کی پس آواز دی انکو ایک مرد نے اونکی قوم سے اور کہا مرد مسلمان نے کہ افسوس ہے تجہپر جو شخص یہ کرتا ہے اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کی وہ پہرتا ہے اپنے دشمن کے سامنے سے پس کہا مرد مسلمان نے کہ آیا نہین کافی ہے تمکو وہ چیز جو دیکہی ہے تمنے اس تلوار کی وار سے تا اینکہ منع کرتے ہو مجہپر تحقیق اللہ تعالی نے نہین حکم دیا ہے مجکو اس امر کا کہ ڈالون مین اپنے ہاتہونکو بجانب ہلاکی کی پہر پاندہا اوسنے اپنے زخم کو اور اصلاح کی زخم کے جگہہ کو اور پہرے وہ طرف لڑائی کے اور دشوار گذرا تہا اونپر جو اونکی چچا کے بیٹے نے کہا تہا پس جب نکلے وہ واسطے لڑائی کی کہا اوسنے اونکے چچا کی بیٹے نے جنہون نے پہلے گفتگو کی تہی کہ پہر آؤ اور لو تم اس خود کو اور کہا لو تم اپنے سر کیواسطے حفاظت اور نگہبانی کے اور لے لو تم اس سپر کو پس کہا مرد مسلمان نے کہ چپ ہو تم اعتماد اور بہروسا میرا ساتہ اللہ تعالی کے بڑا ہی میرے بہروسے تمہارے لوہے پر پہر دوڑے وہ مرد مسلمان بجانب بطریق کے اور وہ اشعار رجز کو پڑہتے تہے راوی نے بیان کیا ہے کہ دعا کی مسلمانون نے اونکی واسطے مدد اور غلبے کی اور کہا اونہون نے اَللّٰھُمَّ اَعْطِهٖ مَا تَمَنّٰی اور حملہ کیا اون دونون نے مشرکین پر اور مار ڈالا لوگونکو اور برابر ایسا ہی کرتے رہے تا اینکہ مارے گئے وہ رحمت کرے اللہ تعالی اونپر عمرو بن العاص نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ اِشْتَرٰی الْجَنَّةَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِنَفْسِهٖ اَللّٰھُمَّ اَعْطِهٖ مَا تَمَنّٰی واقدی رحمہ اللہ تعالی نے بیان کیا ہے کہ ہرقل نے جب اپنے بیٹے قسطنطین کو بجانب قیساریہ کے روانہ کیا تہا تو بہیجا تہا اوسنے اوسکو ساتہ ایک بطریق کو بطارقہ سے جسکا نام قیدمون تہا اور وہ شہسوار ان روم سے تہا اور بادشاہ کا مامون تہا اور وہ لڑا تہا لشکر فارس اور ترک اور [illegible] سے اور وہ تمام لشکر پر حاکم تہا پس کہا اوسنے قسطنطین کو کہ ضرور ہے مجکو لڑنا اس عرب سے اسواسطے کہ جہاد مجہپر فرض کیا گیا پس [illegible] قسطنطین اور اوسکے لشکر نے پس نکلا قیدمون ملعون اور وہ اپنی لڑائی کی اور نکلا وہ دوڑتا ہوا پس [illegible] اوسکو مسلمانون نے

نکلا ہے بہ شکل سوار کے اور جو چیز اوسکے جسم پر تھی وہ چمکتی تھی روشنی جواہر سے شور کیا مسلمانوں نے ور اتنا لیکہ وہ کہتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس جب ٹھہرا وہ میدان میں پیش آیا وہ ور اتنا لیکہ تو تلاش کرتا تھا اپنی زبان یا طلب کرتا تھا قریب وا لیکن پس متوجہ تھے شہسواران عرب وراتنا لیکہ وہ ڈرتے تھے اوسکی جانب ہر طرف سے ہر شخص چاہتا تھا اوسکے مار ڈالنے کو بسبب اوس لباس اور اسباب کے جو اوسکے جسم پر تھا پس کہا عمرو بن العاص نے کہ اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے تمہارے واسطے اوس چیز سے جو اوسکے جسم پر ہے پس نہ نکلے کوئی شخص ور اتنا لیکہ طلب کرتا ہوا اوسکو اسباب کو پس ہوگا نکلنا اوسکا اسباب کے سبب پس اگر مار ڈالا جاویگا وہ شخص تو مارا جاویگا اوس چیز کی راہ میں جسکی طلب میں وہ نکلا ہے اور تحقیق سنا ہے میں نے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَہِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ہِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُہَا اَوِ امْرَأَۃٍ یَتَزَوَّجُہَا فَہِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ہَاجَرَ اِلَیْہِ راوی نے بیان کیا جو کہ نکلا تھا ایک جوان یمن سے اور اوسکی ماں اور بہن اوسکے ہمراہ تھیں ور اتنا لیکہ وہ سب یارادہ رکھتے تھے ملک شام کا اور بہن اوسکی اوس سے کہتی تھی کہ اے بھائی کوشش کرو تم ہمارے ساتھ رہنے میں اسلئے کہ ہم تجھین ہم بجانب شہر کے فراخ حال کرو اور کہا میں نے ہم اچھی چیزیں شام کی بسبب اچھے ہونے اوسکی کے دیکھتی ہوں کے پاس کہا تھا اوس نے اوسکے بھائی نے کہ میں نہیں جاتا ہوں میں مگر اس سبب سے کہ لڑوں میں واسطے خدا اور اوسکے رسول کے اور جہاد اور کوشش کروں میں اوسکی راہ میں شاید کہ پاؤں میں شہادت کو اور تحقیق سنا ہے میں نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو کہ کہتے تھے اِنَّ الشُّہَدَاءَ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ ؕ پس کہا اوسکی بہن نے کہ کیونکر روزی پاتے ہیں وہ حالانکہ وہ مر گئے ہیں اوسنے کہا کہ سنا ہے میں نے صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی معاذ بن جبل کو کہ وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَجْعَلُ اَرْوَاحَہُمْ فِیْ حَوَاصِلِ طَیْرٍ خُضْرٍ مِّنْ طُیُوْرِ الْجَنَّۃِ فَتَاْکُلُ تِلْکَ الطُّیُوْرُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّۃِ وَتَشْرَبُ مِنْ اَنْہَارِہَا فَتَغْذُوْا اَرْوَاحُہُمْ فِیْ حَوَاصِلِ الطُّیُوْرِ فَہُوَ الرِّزْقُ الَّذِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَہُمْ پس جب ہوا دن لڑائی لشکر قسطنطین کا قیساریہ میں نکلا وہ جوان واسطے لڑائی کی بعد اسکے رخصت کیا اوسنے اپنی ماں اور بہن کو مثل رخصت ہونے کے اور کہا اوسنے کہ ملاقات ہماری تمہاری نزدیک حوض مصطفی صلواۃ اللہ علیہ وسلامہ کے ہوگی اور نکلا وہ طرف لڑائی کی اور اوسکے ہاتھ میں ایک نیزہ جڑا ہوا گوہروں کا تھا اور اوسکی سواری میں گھوڑا کم اصل تھا پس جب نکلا وہ جوان حملہ کیا اوسنے بطریق پر اور نیزہ مارا اوسکے پس ڈالی نوک نیزہ کی بطریق کی زرہ میں پس نہ قادر ہو سکا وہ جوان اوسکے نکالنے پر بطریق کی زرہ سے تلوار ماری بطریق نے جوان کے نیزہ پر اور کاٹ ڈالا اوسکو اور حملہ کیا جوان پر اور ماری تلوار اوسکے سر پر پس دو ٹکڑے کر دیا سر کو اور گر پڑا وہ جوان مردہ ہو کر رحمت کرے اللہ تعالیٰ اوس پر اور گردا اودیا تیہ ورن اوسکو گرنے کی جگہہ پر پھر طلب کیا اوسنے لڑنے والے کو پس نکلے اوسکے مقابلے کو ابن خثعم پس مار ڈالا بطریق نے اوسکو پس جب دیکھا اس حال کو شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے خثعم کہتے تھے وہ اپنے نفس پر اور کہا اونہوں نے کہ اے نفس ... ایش اور سیر کرتا ہے مسلمانو نکے

ارشاد کیا ہی اَنْتُمْ بِهٖ تَحُوْمُوْنَ مَا قَبْلَهَا آیا نہین جانا تونے اے بیٹے خویاب کے کہ اللہ پاک اور برتر نے جب اوتارا اپنی نبی اور رسول پر
آیت کو وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ امید کی ہر شخص نے یہانتک کہ ابلیس نے پس جب اوتری یہ آیت فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ
وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم صدقہ اور زکوۃ دیتے ہین اور جب اوتری یہ آیت وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا
یُؤْمِنُوْنَ کہا یہود اور نصاری نے کہ ہم ایمان لائے ہین اوس چیز کا جو اوتارا ہی اللہ تعالی نے صحف اور توراۃ اور انجیل مین
پس چاہا اللہ تعالی نے اس امر کو کہ آگاہ کر دیوے وہ یہود اور نصاری کو کہ یہ امر خاص امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے ہی اسیوا
کلام ہی اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ آخر تک طلیحہ نے کہا قسم ہے خدا کی کہ میرے واسطے ایسا منہ نہین ہی کہ رجوع کرون بجانب اسلام
کی اور قصد کیا اوسنے چلنے کا اپنی طرف کو پس بازر کھا اوسکو شرجیل بن حسنہ نے اور کہا کہ ای طلیحہ مین نہ چھوڑونگا تجھکو یا کہ چل تو میرے ساتھ بجانب
لشکر مسلمانون کے پس کہا اوسنے کہ مین بازر کہا ہے تجھکو تمھارے ساتھ چلنے سے مگر وہ یہ خوا وسخت دل یعنی خالد بن الولید اور مین
ڈرتا ہون کہ وہ مجکو مار ڈالین گے پس کہا بیٹے اوس سے کہ ای میرے بھائی وہ ہماری ساتھ نہین ہین اور یہہ لشکر عمرو بن العاص کا
ہی شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ چلا وہ اور نہ منع کیا میرے ساتھ پس جب ہم دونون نزدیک ہوئے مسلمانونکی دوڑے لوگ
ہماری طرف کو اور کہا اونہون نے کہ ای عبد اللہ یہ کون شخص تمہاری ساتھ ہے کہ بہ تحقیق اوسنے تمہارے ساتھ نیک کام کیا ہی
شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہے کہ نہین پہچانا مسلمانون نے اوسکو اسلیئے کہ وہ ڈھانٹا باندھے تھا اپنے چہرے پر عمامہ سے
پس کہا میں نے کہ یہ طلیحہ بن خویلد الاسدی ہی مسلمانون نے کہا کہ آیا توبہ اور رجوع کی ہی اوسنے بجانب اللہ تعالی کی پس کہا اوسنے کہ مین توبہ
کر چکا ہون طرف اللہ تعالی کی اوس چیز سے جو مجھسے واقع ہوئی ہی شرجیل بن حسنہ نے بیان کیا ہی کہ لیگیا مین بجانب عمرو بن العاص کی پس
سلام کیا اوسنے اور شہادتین ادا کیا اور مرحبا کہی واقدی رحمہ اللہ نے بسلسلہ راویونکی بیان کیا ہی کہ روایت پہونچی ہی مجکو کہ جب طلیحہ نے دعوی نبوت کا
کیا تھا اور واقع ہوئی تھین اوس سے لڑائیان ساتھ خالد بن الولید کے اور سنا تھا اوسنے اوس حال کو کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ
نے مسیلمہ کذاب اور سجاح کو جنہون نے دعوی نبوت کیا تھا مار ڈالا اور اسود عنسی کو بھی مار ڈالا کہ اوسنے بھی دعوی نبوت کیا تھا
پس ڈرا طلیحہ اپنی جان پر اور بہاگا وہ رات کو مع اپنی زوجہ کے بجانب شام کو اور طلب ہمسائگی کی اوسنے ایک شخص قوم کلب سے
اور وہ شخص مسلمان تھا پس ہمسائگی مین لیا اوس مسلمان نے اور بٹھایا اوسکو نزدیک اپنے اور پوچھا اوسکے حال کو پس بیان کیا
اوس سے طلیحہ نے سب حال اپنا اور کیفیت لڑائیون کی ساتھ خالد بن الولید کے اور دعوی کرنے نبوت کا پس خشمناک ہوا
وہ مرد کلبی اوسکے کلام سے اور کہا اوسنے کہ قسم ہی خدا کی نہین کیا تو نے اس امر کو مگر بسبب بخل کے اپنے مال پر پس دور کر دیا اللہ تعالی
نے تجھسے اوس مال کو لیکن واجب ہی دولتمندون پر یہ امر کہ مواسات کرین وہ اوس چیز سے جو اونکے پاس ہی ساتھ فقرا کے کہ یہ امر بہت
اچھا ہی پھر چھوڑ دیا اوس مسلمان نے طلیحہ کو اپنی ہمسائگی سے پس اقامت کی طلیحہ نے شام مین اور توبہ کی اوسنے اپنے کام
سے پس جب سنا اوسنے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انتقال کیا کہا اوسنے کہ گیا وہ شخص جنہون نے تلوار کو برہنہ کیا تھا

پس کون شخص کارفرما ہوے ہین بعد اونکے لوگون نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اونے کہا کہ یہ بڑی بدخواہ لشکر مین
اور ڈرا وہ حضرت عمر سے اس امر کو کہ روانہ کرین وہ کسیکو اوسکی طرف اور ڈرا خالد بن الولید سے کہ دیکھین وہ اوسکو شام مین اور مار ڈالین
اوسکو پس ارادہ کیا اوسنے قیساریہ کا کہ سوار ہووے وہ کشتی مین اور ڈالے اپنے تئین بعض جزائر دریا مین پس جب دیکھا اوسنے لشکر
کے لشکر کو کہ نکلا ہے وہ بجانب لڑائی مسلمانون کی کہا اوسنے کہ جاونگا مین ساتھ اس لشکر کی پس شاید کہ ڈالون مین اس لشکر کو کسی رنج
مین اور ہو جاؤن مین اسکے سبب سے کسی قدر اپنے گناہ کو اور حاصل ہووے مجکو قرب بجانب اللہ تعالی اور مسلمانونکی پس جب دیکھا اوسنے
شرجیل بن حسنہ کو معرض ہلاکت مین کہا اوسنے کہ نہین صبر ہے مجکو اسحال مین اور نکلا اونکی طرف اور چھوڑایا اونکو جیسا کہ ہمنے
بیان کیا ہے پس جب ٹھہرا وہ سامنے عمرو بن العاص کو شکر گذاری اونہون نے اوسکے کام کی اور بشارت دی اوسکو توبہ کی پس کہا اوسنے
کہ اے عمرو مین ڈرتا ہون خالد بن الولید سے اس امر کو کہ دیکھین وہ مجکو پس مار ڈالین گے وہ میرے تئین عمرو بن العاص نے کہا
کہ مین تجکو ایک چیز کا مشورہ دیتا ہون اگر تو اوسکو اختیار کریگا تو اچھی ہوگی واسطے تیرے دنیا اور آخرت مین تو کہا کہ وہ چیز ہے عمرو بن العاص نے کہا کہ لکھتا
مین تجکو ایک دستاویز مشعر اوس کام کی جو تونے کیا ہے اور ہمین گواہی مسلمانونکی ہوگی اور لیجا تو اوسکو بجانب عمر بن الخطاب کے اور دکھا
اونکو اور ظاہر کر تو اوسے توبہ کو پس وہ قبول کرین گے تجسے توبہ کو اور قریب تر معذور کرینگے اور بھیجینگے وہ تجکو بجانب لشکر مین کے پس
مٹ جاوینگی اوسکے سبب سے گذری ہوئی گناہ تیری پس منظور کیا اس امر کو طلیحہ نے اور لکھا واسطے اوسکے عمرو بن العاص نے ایک خط بنام امیر المومنین
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مشعر اوس کام کی جو اوسنے کیا تھا اور لی اوسکے واسطے گواہی مسلمانونکی پس لیا خط کو طلیحہ نے اور روانہ ہوا اور
لیکر بجانب مدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس نہین پایا اوسنے حضرت عمر کو مدینہ منورہ مین اور کہا گیا اوس سے کہ وہ مکہ معظمہ مین ہین
پس متوجہ ہوا طلیحہ تا اینکہ پہونچا مکہ مین پس پایا اوسنے حضرت عمر کو اس حال مین کہ پکڑے ہوے تھے وہ پوشش اور پردہ کعبہ کو پس پکڑا اوسنے
پوشش کو اور کہا کہ یا امیر المومنین مین توبہ کرنے والا ہون بجانب اللہ تعالی کے اور بزرگ پروردگار اس مکان کے اوس چیز سے جو واقع ہوئی
مجسے پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہ تو کون شخص ہے اوسنے کہا کہ مین طلیحہ بن خویلد الاسدی ہون پس ہٹے اوس سے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ اور کہا کہ سختی ہو تجپر مین تو معاف کرونگا تجسے پس کیونکر اور کیا کام کرونگا مین کل کے دن سامنے اللہ تعالی کے بزرگ کے
بمقدمہ خون عکاشہ بن محصن الاسدی کے طلیحہ نے کہا کہ اے امیر المومنین عکاشہ ایک مرد تھے کہ نیک بخت کیا اونکو اللہ تعالی نے میرے ہاتھ پر
اور بدبخت ہوا مین اونکے سبب سے اور مین امید کرتا ہون اللہ تعالی سے اس امر کی کہ وہ بخشدیوے میرے اس گناہ کو بسبب اوس کام کی جو کیا ہے مینے پس
نکالا اوسنے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط عمرو بن العاص کا پس جب پڑھا اوسکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور سمجھا اوسکو مطالب کو خوش ہوے
اوسکے سبب سے اور کہا حضرت عمر نے کہ خوشی ہو تجکو واسطے کہ اللہ تعالی بخشنے والا اور مہربانی کرنیوالا ہے اور حکم کیا حضرت عمر نے اوسکو
رہنے مکہ مین تا مراجعت بجانب مدینہ منورہ کی پس ٹھہرا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ چند روز پس جب پھر آئے مدینہ طیبہ مین بھیجا اوسکو بجانب
ملک فارس کو واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ رجوع کرتے ہین ہم بجانب پہلے بیان کے یعنی جب مارا گیا قیدمون بطریق طلیحہ
کے ہاتھ سے اور نجات پائی شرجیل بن حسنہ نے اوس چیز سے جو لاحق ہوئی تھی اونکو پہونچے وہ دونون بجانب عمرو

بن العاص سے کے اور تہا سخت پانی اور بڑا جاڑا کہ بازر کہتا تھا لوگون کو لڑائی سے اور مسلمانون کو اوسکے سبب سے اذیت لاحق ہوئی اسواسطےکہ اکثر اونکے پاس خیمہ و خرگاہ نتہے پس پناہ لی اونہون نے طرف جابیہ کے اور چہپ رہے اوسکی دیوارونکی آڑمین اور ہوا رحمت اللہ تعالی سے مسلمانونکے واسطے یہ امر کہ واقع ہوئی وحشت اور کاہلی اور سستی قسطنطین کے دلمین بسبب بارش جا قید ہونے کے اور تہا وہ باعث اوسکی قوت کا پس مشورہ کیا اوسنے اپنے ساتہیون سے درباب پہیرنیکی بجانب قیساریہ کے اور کہا اوسنے کہ اگر وہ یہ دیہوینگے تم جانتے ہو اس امر کو کہ لشکر روم کی نہین ثابت قدمی کی اس قوم کے مقابلہ مین اور پہرے یا اپنے منہہ پہیرا بجانب قسطنطنیہ کے اور ڈرا اس خوف سے کہ سختی مین ڈالا جاویگا وہ اور اونکے آگے سے اور تحقیق مالک ہوگئی وہ تمام ملک شام کے اور نہین باقی رہا اونکے واسطے سوا اس ساحل کے اور مین ڈرتا ہون اس امر کو کہ سختی اور دشواری ہوگی اونکو لڑنے سے اور اگر اس سے جاوین وہ قیساریہ کے اور کوچ کرنا مناسب اور موافق ہے یہان کی مقام سے پس منظور کیا اونہون نے اس امر کو پس جب رات ہوئی کوچ کیا قوم نے اور پانی برستا تہا سعید بن جابر اوسی سے بیان کیا ہے کہ سبب اللہ تعالیٰ اور بزرگ کی مہربانی تہی ہمارے حال پر پس جب صبح ہوئی تہا اور ہوا پانی اور نکلا سورج آفتاب پس نکلے ہم لوگ جابیہ سے طلب لڑائی کو رومیون سے پس نہ دیکہا ہمنے کوئی اثر اور نشان اونکا پس قسم ہے خدا کی کہ خوشی ہماری آفتاب کے نکلنے پر زیادہ تہی قوم کے کوچ کر جانیسے پس لکہا عمرو بن العاص نے خط اس حال کا نام ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہ کے جو حلب پر تہے اور عبارت یہ تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمرو بن العاص السہمی الی امیر جیوش المسلمین بالشام ابی عبیدۃ عامر بن الجراح سلام علیک فانی احمد اللہ الذی لا الہ الا ھو واشکرہ علی ما منحنا من نصرہ وایدنا بصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فان قسطنطین بن ھرقل خرج الی لقائنا فی ثمانین الفا وکان لقاؤنا معھم علی نحل واسرنا جبیل بن حسنۃ وکان الذی اسرہ قیدمون ثم خلصہ اللہ علی ید طلیحۃ بن خویلد الاسدی وقتل قیدمون وقد وجھتہ بکتاب الی امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وقد انھزم عدو اللہ قسطنطین وانا منتظر جوابک والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین اور بہیجا خط ہمراہ جابر بن سعید الحضرمی کے پس جب پڑہا ابو عبیدہ بن الجراح نے خط کو خوش ہوئے وہ بسبب سلامتی مسلمانون اور شکست اور بہاگنے دشمن کے مسلمانون اور لکہا عمرو بن العاص کو اما بعد فقد وصلنی کتابک وقد حمدت اللہ علی سلامۃ المسلمین فاذا قرءت الکتاب فانزل علی قیساریۃ وانا فی اثر الکتاب مقبل بالمسیر الی صور وعکۃ وطرابلس والسلام پہر سپرد کیا خط جابر بن سعید کو اور حکم کیا اونکو پہر جانیکا اور قصد اور میل کیا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کوچ کرنیکا بجانب ساحل کے پس گئے اونکے پاس عبداللہ یوقنا رحمہ اللہ اور کہا اونہون نے کہ ای سردار جانو تم اس امر کو کہ اللہ تعالی نے ہلاک کیا مشرکین کو اور بلند کیا نشان موحدین کو اور مین چاہتا ہون اپنے جانے کو قبل تمہارے بجانب ساحل کی پس تہا یہ کہ ہوونگا مین تمہارے ساتہہ کسی قریب سے پس کہا ابو عبیدہ بن الجراح نے کہ ای عبداللہ اگر تم ایسا کوئی کام کروگے کہ وہ

کریگا تمکو اللہ تعالی سے بس تحقیق پاؤ گے تم اوسکو اللہ تعالی کے سامنے پس اوٹھ کھڑے ہوئے یوقنا اور لیا اونہوں نے اپنے
ہمراہیوں کو اور بلا لیا تھا اونہوں نے اپنے ساتھ اون شخصوں کو جو اونکی خدمت کرتے تھے حلب میں جب دمرداخل کرتے
اور اون سبھوں نے رجوع کیا تھا بجانب اسلام کے اور وہ لڑتے تھے ساتھ بہت اور قوی ارادے کے اور وہ چار ہزار سوار تھے اور تھی مسلمانوں
لشکر میں اور لوگ بھی ہر طرف سے جو مسلمان ہوئے تھے زیادہ تین ہزار سے سوای ہمراہیان یوقنا کی **واقدی** رحمہ اللہ نے بسلسلہ اونکی
بیان کیا ہے کہ جب شکست اوٹھا گیا قسطنطین پسر ہرقل بجانب قیساریہ کی اور پناہ لی اوسنے اوسمین کہا بھیجا اوسکی پاس اہل طرابلس
نے کہ روانہ کرے وہ اونکے پاس ایسی کمک کو کہ غلبہ حاصل کریں وہ مسلمانوں پر اوسکے سبب سے پس روانہ کیا قسطنطین نے اونکی پاس تین ہزار
سوار طرابلس کو باسامان اور مقرر کیا اونکا جرفاس کو مقرر کیا اور روانہ ہوا جرفاس طرف طرابلس کی ساتھ اپنے ساتھیوں کی پس جب
نزدیک ہوا وہ طرابلس سے اوترا وہ ایک چراگاہ میں تاکہ اونکے چارہ دیوے اپنی گھوڑوں کو اور حکم کیا اوسنے اپنی لوگوں کو مسلح ہونیکا تاکہ
ظاہر کریں وہ اپنی آرایش کو واسطے اہل طرابلس کے پس وہ لوگ اوسی حال میں تھے کہ اوسی وقت پہونچے اور ظاہر ہوئے یوقنا اور ہمراہی
اونکے روسیوں پر اور یوقنا کی ساتھ فلیطانوس حاکم روم تہ الکبری تھا اور اوسکے ہمراہی تھے جنہوں نے ارادہ اوسپر کیا تھا اونہوں نے زیارت
بیت المقدس اور مقصد شکار کا اوس مقام میں پس جب بلند ہوئے یہ لوگ چراگاہ پر حالانکہ وہ اپنے اوسی لباس میں نہیں بدلا تھا اونہوں نے اوس
لباس کسی چیز کو اور جب دیکھا اونکی طرف جرفاس نے سوار ہوا وہ بذات خود تاکہ دریافت کرے وہ اونکی حال کو پس جب قریب ہوا جرفاس اون
سلام کیا اونپر اور مرحبا کہی اونکو اور پوچھا کہ تم کون ہو پس کہا یوقنا نے کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ پناہ لی تھی ہمنے بجانب عرب کے اور طلب کفایت کی
تھی ہمنے اونکی برائی سے اور گمان کیا تھا ہمنے کہ وہ کچھ ہیں اور دیکھا تو وہ لوگ مغرور ہیں کہ نہیں دین ہے اونکی نزدیک پس بھاگ آئے دین کیطرف
ہم لوگ اور اصحاب تفسیر اور طلبہ راغواز اور علم اور تاریخ اور الفاظ کے اور ہم جاتے ہیں بادشاہ قسطنطین کے پاس تاکہ ہو جاویں ہم
اوسکے بازو کے سایہ میں پس جب سنا جرفاس نے یہ حال تو ہم سے انس حاصل کیا اوسنے اور مرحبا کہی اونکو اور کہا اونکو کہ اوترو تم ہمارے پاس
تاکہ آرام حاصل کرو ایک باعث مشقت سے کہ پہنچا ہے تم کو راہ میں چلنے اور ڈرنے میں دل تمہارے عرب سے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ کہان جاتے ہو اور
کہا کہ بھیجا ہے ہمکو قسطنطین بادشاہ نے بطور کمک کے بجانب اہل طرابلس کے پس کہا یوقنا نے کہ تم لوگ اچھی طرح سے ہوشیار رہو واسطے کہ وہ ہمراہ
عرب کے جنکا نام ابو عبیدہ کہا جاتا ہے چھوڑا ہے اونہوں نے اونکو بیچ ارادہ آنیکے بجانب ساحل کے پس کہا جرفاس نے کہ کیا چیز نفع دیگی ہمارے احتیاط کو اونکو
حالانکہ دولت ہماری معدوم ہو گئی اور ہاتھ ہمارا جاتا رہا اور نہیں دیکھتا ہوں میں صلیب کو کچھ پروا اگر وہ اپنے لوگوں کو کسی چیز سے
واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اوترے یوقنا اور ساتھی اونکے روسیوں کے نزدیک ایک ساعت اور پیش کیا روسیوں نے اونکو واسطے
اپنی زاد راہ کو پس کھایا اونہوں نے پھر جب اوٹھے اونہوں نے روسیوں کو اور سوار ہوئے وہ اور قصد کیا جرفاس اور اوسکے ساتھیوں نے سوار
ہونے کا سب نے اونکو سوار ہونے کو پس کہا یوقنا رحمہ اللہ نے کہ مشغول رہو تم اپنے ساتھیوں میں اور پہنا اونکو اچھا لباس اور ارادہ
اونکا پاس یہ واسطے کہ یہ امر ہوا اونکا دہشت اور خوف کہ تمہارے دشمنوں کے دلوں میں **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ تھے یہ داخل
ہوئے تھے یوقنا کنارہ صیدا میں تا اونکا مقصود حاصل ہو گیا تھا اونہوں نے مگر اونکو فریب اور جال کے ذریعہ گرفتار کر لیا تھا اونہوں نے اپنے

اتوارادہ کو وادی بن احمر کیطرف اور وہ مسلمانونکی صلح مین داخل تہا اورابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے چہوڑا تہا وہان حارث بن سلیم کو
مع لوگون بنی عامر کی کہ چرانی تہے وہ اپنے اونٹونکو اور وہ دو سو مرد تہے اہل عرب سے پس تاخت کی اونپر یوقنانے اور پکڑ لیا اونکو اور مشکین
باندہلین اونکی اور لیجا کر اونکو پہونچے بلاد ساحل مین پس جب ہوئی تاریکی رات کی کہا اونسے یوقنا نے اوسحالمین کہ کیا کیا تہا اونکو اپنے پاس
پوشیدگی مین کہ نہ گمان کرو تم اس امر کا کہ مین پہر گیا ہون دین اسلام سے اور یہنہین کیا ہے مینے تمہارے ساتھ اہل مرکز کے واسطے کہ تیسین رو
اور ساحل کے لوگ یہہ بات کہ ملتی فریب و مکر کیا خوب پر اور لی لیا مینے اونکو پس مطمئن ہوئے مسلمان یوقنا کے کلام سے اور کہا اونہون نے اگر تم
او قصد قائم کر سکو مین خدا کا نیک تہے پوس خدا مدد کریگا تمہاری دشمنو پر اور فتحیاب کریگا تمکو راوی نے بیان کیا ہے پہر متعرض کیا یوقنا نے لوگو کو
کہ چلاتی تہے وہ جانورونکو اور نہین مطمئن ہوا تہا جرفاس اور ساتہی اوسکے یوقنا پر مگر جبکہ دیکہا تہا اونہون نے یوقنا کے ساتہہ قیدیونکو عرب
سے اور اونٹون اور بکریون کو پس جب سوار ہوئے یوقنا اور ہمراہی اونکے دیکہا اونہون نے رومیونکو کہ وہ طلب کرتے ہین کنارہ دریا کو پہر طلب کیا
اونہون نے راہ طرابلس و عرقہ کو اور چہپا رہی وہ رات کو قوم کی راہ مین اور جرفاس نے جدا کیا اور بانٹ دیا تہا اوس مال کو جو اوسکے ساتہہ تہا
مین تہا اپنے ساتہیون پر ٹہرا وہ یہانتک کہ آئی تاریکی رات کی اور کہا یا گہوڑونے اپنے دانے چارے کو پہر برابر ہوئے وہ راہ پر پس جب برابر
ہوئے وہ گاڈی کی جگہہ مین آپڑے اونپر یوقنا اور ساتہی اونکے اور فلیطانوس اور ہمراہی اونکے اور گہیر لیا اونکو اور نہ مہلت دی اونکو
لڑائیکی اور لیلیا اونکو اور رومی غلبہ اور پکڑ لیوے کے ہاتہہ مین اور پہیل گئے گرد اوس مین تاکہ نہ نکلجاوے کوئی شخص رومیون سے پس جب آگئے
رومی اونکے قبضہ اور پنجے مضبوطی اونکے قیدکے ارادہ کیا اونہون نے چہوڑدینے حارث بن سلیم اور اونکے ساتہیونکا حارث نے کہا کہ مین تمہارے
واسطے یہہ مناسب دیکہتا ہون کہ چہوڑ دو تم ہمکو ہماری حال پر اسواسطے کہ ثواب اللہ تعالی کا نیک اور بہتر ہے اور بہیج کر تم ہمکو لیکر دشمن کے
شہرونمین پس تحقیق تم پہونچوگے کسی شہر مین شہرونکی کنارہ دریا سے مگر فتح کریگا اللہ تعالی تمہارے واسطے یوقنا نے کہا کہ اچہی رای دی
تمنے راوی نے بیان کیا ہے کہ حکم دیا یوقنا نے اپنے ساتہیونکو کہ مضبوط باندہین وہ قیدیان جرفاس اور اوسکے ساتہیونکو اور پوشیدہ
کرکے بٹہایا یوقنا نے دو ہزار کو اپنے اور فلیطانوس کے ساتہیونسے ہمراہ قیدیونکی اور وہ تین ہزار تہے اور کہا اونسے کہ جب آوے تمہارے پاس
پیام میرا پس آؤ تم پہر بہیجا یوقنا کی ہمراہیونے لباس اون اہل قیساریہ کا جنکو گرفتار کیا تہا اونہون نے اور روانہ ہوئے بجانب طرابلس
کے پس جب پہونچے وہ طرابلس مین نکلا ہر شخص شہر کا اونکی ملاقات اور دیدار کو اور پہونچا تہا خط قسطنطین کا اونکے پاس اس مضمون سے کہ
اونسے روانہ کیا اونکی طرف کو تین ہزار سوار ہمراہ جرفاس بن صلبان کے اور داخل ہوئے یوقنا مع اپنے ہمراہیونکے تا اینکہ شہر و دارالامارة
مین اور وہ لوگ منتظر تہے آنی کمک کے آراستہ ہونے والی تہے واسطے لشکر کے اپنی لشکر سے اور نہین تمسک کی اونہون نے اس مین کہ
وہ لشکر بادشاہ کا ہے پہر نہین بازرکہا اونکو کسی نے پس آئے یوقنا کے پاس بوڑہے لوگ طرابلس کے اور بطارقہ اور دولتمند لوگ اونمین سے
پس جب ٹہرے وہ یوقنا کے پاس حکم کیا اونہون نے اپنے ساتہیونکو پس قبضہ کرلیا یوقنا کے ہمراہیونے اونپر اور کہا اونہون نے کہ
اے اہل طرابلس کے بیتحقیق اللہ پاک نے مدد دی اسلام اور اہل اسلام کو اور بزرگ کیا اونسے اپنے دین کو اور غالب کیا اوسکو دینونپر
اور بتحقیق تہے ہم لوگ کہ ہاتہہ پہیر رہے تہے صلیب کو اور شریک کرنیوالی مین سجدہ کرتے تہے ہم صلیبان کا اور تعظیم کرتے تہے

ہم تصویرون اور قربانون کی اور گرداننتے تہے ہم واسطے اللہ تعالی کے توحید اور بیٹے کو تا اینکہ مقرر کیا اور بہیجا اللہ تعالی نے ہماری
واسطے اس قوم کو پس ہدایت کی اللہ تعالی نے اونکے سبب سے اور ملا دیا ہمکو اونکے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین میں اور وہ نبی امی
بہیجے گئے ہین جنکا ذکر انجیل مین ہے اور بشارت دی ہے اونکی مسیح بن مریم نے اور یہ تحقیق دین اسلام حق ہے اور قول اوسکا سچا
امر کرتے ہین وہ ساتہہ معروف کے اور باز رکہتے ہین منکر شرک سے اور پڑہتے وہ ہین نماز اور دیتے ہین زکوٰۃ کلام حق کی پیروی کرتے
کرتے ہین راستی کی اور توحید کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کی اور پاکی اوسکی بیان کرتے ہین اور لڑتے ہین ساتہہ مشرکون کے اور جہاد کرتے
ہین وہ اللہ کی راہ مین اپنے مال اور جانون سے اور یہ وہ دین ہے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے ساتہہ اوسکے اپنے انبیا اور رسولون کو پس یا پہر تم
بجانب دین اسلام کے یا ادا کرو جزیہ کو ورنہ بہیجونگا مین تمکو غلام بنا کر واسطے عرب کے اور میری پاس فوج بہی ہے والسلام راوی نے بیان
کیا ہے کہ جب قوم نے قول یوقنا کا جانا اونہون نے کہ یوقنا نے حیلہ اور مکر کیا ہے اور اونہون نے ہمراہیان بادشاہ کو راہ
مین پس کہا اون لوگون نے کہ اے سردار ہم ایسا ہی کرینگے جیسا کہ تمنے حکم دیا ہے پس بعض اونمین سے مسلمان ہو گئے اور بعض اونمین سے
ادای جزیہ پر اور پہر یوقنا اور کہلا بہیجا اونہون نے اپنے ہمراہیان پوشیدہ شہر والون کے پاس پس آئے وہ لوگ ساتہہ اون کے اور
قیدیون کو پس عرض کیا یوقنا نے اونپر اسلام کو پس انکار کیا اونہون نے پس حکم کیا یوقنا نے اونکے مار ڈالنے کا اور لکہا خط بنام ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ کی مشعر خبر اور سرگذشت کے اور بہیجا خط حارث بن سلیم کے ہاتہہ جنکو لیا تہا بن الاحمر سے اور کہا کہ ہو
واسطے سردار کی خوشخبری پہونچانیوالی ساتہہ اس فتح کے حارث نے کہا کہ ایسا ہی کرونگا مین اگر چاہا اللہ تعالی نے اور روانہ ہوئے
وہ ساتہہ خط کے تا اینکہ پہونچے ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس اور دیا خط اونکو پس جب پڑہا اونہون نے خط کو اور جانا اوسکے مطلب کو بہت
خوش ہوئے اور کہا اونہون نے حارث بن سلیم سے کہ آیا نہین حارث وہ تہے جو پہلے تہے اور تمہاری بنی عام کو جانیکی بیچ ہاتہہ کی
بن الاحمر کے اونہون نے کہا ہان ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا پس کیسے پہونچا یہ تمکو خط اور پاس میری حارث نے کہا کہ پہونچایا مجکو حکم خدا نے
اور حال یہ گذرا کہ یوقنا نے تاخت کیا ہمپر اور گرفتار کر لیا ہمکو پہر سب حال مفصل بیان کیا پس تعجب ہوئے ابو عبیدہ بن الجراح اور کہا اونہون نے
اللّٰہم تَثبیتہ وَ اَیِّدہ بِنَصرِکہ **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن العاص نے جب کہ کہل گیا پانی کوچ کیا اونہون نے جابیہ اور
اوترے وہ قیساریہ کے دروازہ پر اور یوقنا رحمہ اللہ کا حال اور قصہ یہہ ہے کہ جب مالک کیا اونکو اللہ پاک نے اور پہرتے طرابلس کے اور جاری
ہو گئے وہ اوسپر اور مضبوط کر لیا اوسکے دروازون اور شہر پناہ کو اور چہوڑا اونہون نے اپنے ہمراہیون کو دروازہ پر اور کہا اونسے کہ نہ چہوڑو تم
کسیکو کہ نکلے وہ شہر سے اور آئے نہین مقام کہاٹ مین بہت کشتیان پس لے لیا اونکو یوقنا نے اور چڑہائے اونپر ہتہیار اور جو احتیاج
کی اسباب سفر دریا سے بحالت پوشیدگی کہ اہل شہر سے تاکہ نہ جانے کوئی اہل ساحل سے اوس کام کو جو کیا اونہون نے **واقدی** رحمہ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ پہر مین بعد چند ایام کے ہشت کشتیان قریب پچاس کے پس چہوڑا اونکو یوقنا نے یہانتک کہ اوترین اکثر اونمین طرف شہر
کی اور حکم کیا یوقنا نے اونکی نسبت پس لائی گئین وہ سامنے یوقنا کے اور پوچہا یوقنا نے اونکے حال کو اور کہا کہ تم کہان سے آئے
ہو اونہون نے کہا کہ ہم جزیرۂ قبرس اور جزیرہ اقریطش سے لادن سے آتے ہین یوقنا نے کہا کہ تمہارے ساتہہ کیا چیز ہے اونہون نے

رحمہ للہ تعالی اس
واقعہ ثابت قدم رہکر
اونکو اور تابعین کو
اونکی ساتہہ اپنی
دردسر کے ۱۲

کہا ہمارے ساتھ لوگ اور ہتھیار ہین واسطے بادشاہ قسطنطین کے پہر قبل کی پس ظاہر کی یوقنا نے اونکے واسطے خوشی اور تازہ روئی کو
اور خلعت دیا اور کہا اونسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمہارے ساتھ اوسکی خدمت مین پہر حکم کیا اونکو مہمان خانے مین لیجانے کا اور
نگہبان مقرر کیا اونپر لوگونکو اپنے ساتھیون سے اور بہیجا اون لوگونکے پاس جو کشتیون مین تہے پس اوتارا اونکو ساتھ نیکی کے
اور لایا گیا اونکے واسطے کہانا رنگارنگ اور بہت تحفے پس کہایا اونہون نے پہر کہا یوقنا نے اونسے کہ مین چاہتا ہون چلنے کو تمہارے
ہمراہ ہی مین ساتھ خوشی اور دانے چارے اور سامان ہتھیار کے بجانب خدمت ملک قسطنطین کے ولیکن چاہتا ہون مین تمسے صبر کرنیکو
میرے واسطے تین دن تک پس کہا اونہون نے کہ ای بطریق ہم اپنے کام مین بہت جلدی پر ہین اور ڈرتے ہین ہم بادشاہ کی سرزنش اور
ملامت سے اپنے واسطے اور ہم اس امر پر قدرت نہین رکھتے ہین راوی نے بیان کیا ہے کہ برابر یوقنا رحمہ اللہ اونسے درخواست
کرتے رہے یہانتک کہ منظور کیا اونہون نے اس امر کو اور اقرار کیا یوقنا نے ٹھہرنیکا پس کہا یوقنا نے اونسے کہ مین چاہتا ہون اس امر کو
کہ کرو تم اپنا کام رات ہی پر اور مین چاہتا ہون کہ خوش کرے تم میرے دلکو اور میل کرو نہین بجانب تمہاری بات چیت کے اور تار و نغم
باجا نون اور مستو لونکی اور رہے مہمان میرے نزدیک شہر مین تا انیکہ روانگی کرو اپنی حاجت اور کامونکو پس منظور کیا اونہون نے
اس امر کو اور رہا دیا اونہون نے کشتیونکو شہر پناہ کی دیوار سے اور اوترا ہر شخص جو کشتیون مین تہا اور نہین باقی رہے کشتی مین
سوائے تین مردونکو جو نگہبانی کرتے تہے اونکی واقدی رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب درست ہوگئی یہ تدبیر قبضہ کیا یوقنا نے
اون سب پر جب رات ہوئی سپرد کیا طرابلس بنی اعم حارث بن سلیم اور فلیطانوس کے اور پہر کشتیون مین اپنے اسباب کو اور قصد
کیا چڑہنے کا اوسپر لیکن سحالین کہ وہ کشتیونکو چڑہنے کی نیت مین تہے وقت پہنچا آفتاب نکلا اوسیوقت آئے خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ ساتھ لشکر اسلام شکر رحمن کے پس جب دیکہا اونکو یوقنا نے سجدہ شکر خدا کا ادا کیا اور سلام کیا خالد بن الولید پر اور سپرد کیا
شہر کو اونکے اور بیان کیا ماجرا اپنا اور وہ حال جسپر قصد و میل کیا تہا اونہون نے پس کہا اون سے خالد بن الولید نے کہ اللہ تعالی مدد
اور تائید کریگا تمہاری پہر یوقنا سوار ہوئے اوسی ارتیمن اور روانہ ہوئے وہ اور ہمراہی اونکے بجانب شہر صور کی اور تہا شہر صور مین
ایک بڑا دمستق پیشرو لشکر قسطنطین کا جسکا نام ازمویل بن قسطلہ تہا اور اوسکے ساتھ چار ہزار سوار تہے پس نہین صبح کی یوقنا نے
مگر یہ کہ پہونچ گئے تہے وہ صور تک پس حکم کیا نرسنگہ پہونکنیکا پس بجا گئی وہ اور حکم کیا نشانونکا پس ظاہر ہو گئے وہ اور ٹہہرا دمستق اونکی بابت
اور چڑہ گئی شہر پناہ پر عوام الناس شہر کے پس بہیجا دمستق نے کسیکو واسطے دریافت کرنے اونکی خبر کے پس پہر آیا وہ شخص اوسکے پاس اور کہا اوسنے
کہ یہ لوگ اہل قبرس اور جزیرہ اقریطش کے ہین کہ متوجہ ہوئے ہین وہ بجانب بادشاہ کے ساتھ لوگونکے اور دانہ چارہ اور غلات کو قصد
ہین جسپر یہ کا طرف خدمت ملک قسطنطین کے پس خوش ہوئے اہل صور اس حال سے پہر حکم کیا اونکو دمستق نے اوترنیکا پس اوترے یوقنا ساتھ اپنے
ساتھیون اور بڑون لوگونکے جنکو خاص کر لیا تہا اپنی ذات کے واسطے پس بنایا اور طیار کیا دمستق نے اونکے واسطے بڑا کہانا اور بچہایا دسترخوان
مختلف الالوان کے اور دیا اونکے سردارونکو خلعت اور بزرگذشت کی اونکی اور یوقنا او دیکہتے تہے رات اور اوسکی تاریکی کی تاکہ پہیری
اور ساتھیونکو اور وہ سب جو اونکے ہمراہ تہے یوقنا کی ساتھ نوسو تہے اور چہوڑا تہا اونہون نے باقی لوگونکو اور کہا

اونکی کشتی ہو کہ اگر یہ پورا ہو جیسے قوم پر مکر اور فریب میرا جیسا کہ ہم چاہتے ہین اور نہ قرار اور قدرت پاوین ہم اوسپر پس نہ جدا ہو ظلم اوس
کشتیون سے اور روانہ کرو تم کسی کو ہمراہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے پاس اور آگاہ کرو تم اونکو سرگذشت سے **واقدی** رحمۃ اللہ
نے بیان کیا ہے کہ نہین سنا مینے زیادہ تر تعجب انگیز اس قصہ سے کہ جب آئی یوقنا اور نو سو ہمراہی اونکے شہر صور مین اور کہا یا اونہون نے کہا
دمشق کا اور جماعت روانہ کیا اونکے ہمراہ کو تو کیا اہل صور کے پاس حالت پوشیدہ گئی مین ایک مدت یعنی عم یوقنا سے جسکے دل مین کچھ اسلام
ہوگئی تہی اور گہیر لیا تہا کفر نے اوسکے جسم کو مالک کو اور سبقت کیا تہا اوسکو اوسکی بدبختی نے اوسکے بنا کی طرف ہو کہا اوسنے
کہ محمد مستنق میں ہی عم یوقنا کا ہون جنکی تعظیم اور بزرگداشت کی تو نے اور بٹہایا اونکو اپنے دسترخوان پر اور اپنے نزدیک کیا تو نے
اونکو پس نہیں کرتو اونکی طرف اور نہ قریب مین آ تو اونکی بات پر اور قریب تر ظاہر ہوگی تجکو وہ چیز جسکا اونہون نے ارادہ کیا
اور جان تو اسلام کو کہ نہین آئے ہین وہ مگر اسواسطے کہ مار ڈالین وہ تجکو اور مالک ہو جاوین وہ صور کی پس بیان کیا اوسنے حال
یوقنا کا اور وہ امر جسکا قصد کیا تہا اونہون نے مکر فریب سے اور آگاہ کیا اوسنے مستنق کو کہ یوقنا مسلمان ہین اور وہ سب
کہ ہمراہی ہین بادشاہ کے ساتھ لڑے ہین اور اونہون نے فتح کیا طرابلس کو اور گرفتار کیا ہے بطریق جبرجاس مین جلیا ابن ماہان
بادشاہ اور اوسکے ساتہیونکو **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب سنا مستنق نے یہ حال اوس نے نہین چہوڑا اور
کسی چیز کو سوائے اسکے کہ سوار ہوا اور ساتھ اپنے ہمراہیونکو اور قابض ہو گیا یوقنا اور اوسکے نو سو ہمراہیون پر اور بلند ہوئین آوازین اور
ہوا شور پس سنا اوسکو ہمراہیان یوقنا نے جو کشتیون پر تہے اور جانا اونہون نے کہ یہ شور اور آواز کا سبب اونکے ہمراہیون کی بابت ہے لگین ہو
وہ لوگ اس حال سے ڈر اور ڈرے وہ اپنی جانون پر دشمن سے کہ آوے وہ اونکی طرف کو راوی نے بیان کیا ہے کہ جب مستنق نے قید کر لیا اونکو
ادخال بن قسطنطین کا ہمیان سفر کیا اوسنے ایک ہزار سوار کو اور کہا اوسنے کہ لیجاؤ تم اونکو بادشاہ کی تاکہ کرے وہ اونکے ساتھ جو کچھ اوسکو
منظور اور بہتر معلوم ہو پہر متوجہ ہو وہ لوگ دریا کی طرف کو لیکہ پہرتے تھے یوقنا پر اور کہتے تھے اون سے کہ کیا چیز ملی تمکو عرب کے دین مین اور اسکی
تبعیت کی تمنے اونکی اور چہوڑ دیا تمنے اپنی اور اپنے باپ دادون کو تحقیق پس اندا تمکو مسیح نے اپنی درگاہ سے اور دور کردیا تمکو اپنی درگاہ سے اور
چھپایا تمکو اپنی پردے سے راوی نے بیان کیا ہے کہ جب قصد کیا اونہون نے اونکو لیکے چلنے کا واقع ہوا شور شہر کے دروازے سے اور کہا گیا
کانون والے لوگ جو دریا کے تہے صور سے سبب خوف عرب کے پس سوال کیا اہل صور نے اونسے پس کہا اونہون نے کہ ہجوم کیا اور پہنچی ہماری اور انکی
عرب پہر **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب اوتری تہی عمرو بن العاص قیساریہ پر تو بہیجا تہا یزید بن ابی سفیان کو ساتھ دو ہزار سوار
کے بجانب صور کے تاکہ محاصرہ کرین وہ اوسکا پس جب سنا دستنق نے یہ حال بند کیے اونسے شہر کے دروازے اونکو اور حکم کیا اونسے اپنے لوگونکو جنکا
شہر پناہ کی دیوار پر پس چڑھ گئے لوگ دروازہ پر اور شہر کے وہ برجون اور کہڑے اور بلند کیا اونہون نے ہتیار اور صلیبون اور بلند کیا اور حکم دیا
کو اور حکم کیا دستنق نے بہ نسبت یوقنا اور اوسکے نو سو ہمراہیون کے اس امر کا کہ لیجاوین اونکو صور کے قصر مین اور
مضبوطی سے قید کرین اون کو تاکہ پوری ہووے اوسپر اونکی ماتہون کی وہ چیز جسکو وہ نہین جانتا تہا اور زات کے برقی
قوم نے دریا کی جانب کہ وہ اونکا ہمسایہ کی کرتے تہے اور روشن کیا تہا اونہون نے آگ کو شہر پناہ کی دیوار پر پہنچتے تہے شہر کے برج پر پہنچے

نہین سو پڑا تہا اوسنے کسی خوان شہر کو مگر یہہ کہ اپنے ساتھ لیا تہا اوسنے اور باقی رہے تہے عوام اور بوڑہے اور ضعیف لوگ شہر پناہ کی
دیوار پر در انحالیکہ دیکہتے تہے وہ اس امر کو کہ انجام کار کیا ہوتا ہے اونکے اور سردار مسلمانونکا اور دیکہا یا سیل بن مینا ئیل نے شہر کو
اوسکے خالی ہونیکو لوگون سے اور مشغول ہونے شہر کے لوگونکا اوس چیز مین جو نازل ہوئی تہی اونپر اور شہر ہوا خالی ہے آدمیونسے جمع کیا اونے
اپنی رائے کو یوقنا اور اونکے ساتہیونکی چہوڑ دینے پر پیش آئے یا سیل اونکے پاس رات کو پہر متوجہ ہوئے یوقنا کیطرف اور کہا اوسنے کہ اے
بطریق بزرگ مرتبہ کیونکر چہوڑ دیا تمنے اپنے باپ دادہ کے دین کو جو بیشک تمہارے تہے اور پہر ہو تم بجانب دین ان عرب کے اور وہ کیا
چیز ہے جو دیکہی تمنے اونکے نزدیک حق سے تا اینکہ تبعیت کی تمنے اونکی حالانکہ رومی اور سلاطین اونکے تمکو اپنی قوت اور پشت پناہ
گردانتے تہے پس کہا یوقنا نے کہ اے یا سیل ظاہر ہوئی میرے واسطے امر حق سے وہ چیز جو ظاہر ہوئی پس پہچانا تمنے اوسکو اور پکار کر کہتا تہا
مجہسے غیب کا پکارنیوالا کہ بتحقیق اللہ تعالے نے ہدایت کی ہے یا سیل کو بجانب دین اسلام کے اور سب تعریف ثابت ہے واسطے اوس اللہ کے
جسنے ہدایت کی تمکو اور ہمکو اور چہوڑا اوسنے ہمکو راستی پا کی سے اور کیا اوسنے ہمکو اپنے دین کے لوگونسے اور آسان کیا اوسنے ہماری رہائی کو
تمہارے ہاتہہ پر راوی نے بیان کیا ہے کہ جب سنا یا سیل نے قول یوقنا کا زیادہ ہوا یقین اونکا اور راست اور درست ہوا ایمان اونکا
اور مضبوط ہوئی تصدیق اونکی پہر کہا اونہون نے کہ قسم ہے خدا کی اے یوقنا بتحقیق جاری کیا اللہ تعالی نے تمہاری زبان پر حق کو
اور گویا کیا اوسنے تمکو ساتہہ کلام راست کے اور اللہ تعالی نے اور اوسیکے واسطے تعریف اور شکر ہے دور کر دیا تہا پردہ غفلت کا
میرے دل سے جبکہ دیکہا تہا مینے ان عرب کے نبی کو بحیرا راہب کے دیر مین اور وہ مکہ کے قافلہ مین تہے اور دیکہا تہا مینے اونکی پہچان سے یہہ امر
کہ نہین چلتے تہے وہ زمین پر مگر یہہ کہ درخت اونکے ساتہہ چلتے تہے پہر دیکہا تہا مینے ابر کو اونکے سر پر کہ سایہ کرتا تہا اونپر آفتاب سے
اور اونہون نے تکیہ دی تہی ایک درخت خشک پر پس وہ سبز ہو گیا تہا اور پہل لایا تہا اور پختہ ہو گئی تہی پہل اوسکے اور خبر دی تہی
مجہکو بحیرا راہب نے اس امر کی کہ اوسنے پڑہا اور پایا تہا علم سابق اور کتاب ناطق مین اس امر کو کہ ایکجماعت نے انبیا سے تکیہ دیا تہا اوس
درخت پر اور بیٹہے تہے وہ اوسکے نیچے جس جگہہ بنایا تہا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اور تہے وہ ہو گئی تہین
شاخین اوسکی اور پختہ اور رسیدہ ہو گئے تہے پہل اوسکے تعجب کیا تہا مینے اس امر سے اور سنا تہا مینے بحیرا سے وہ اسیلئے کہ وہ
کہتا تہا کہ یہہ قسم ہے خدا کی وہی نبی ہے عالم مین جنکی بشارت مسیح نے دی ہے پس پاکی اور خوشی ہو اوس شخص کو جو تبعیت کریگا اونکی اور ایمان
لاویگا اونکا اور تصدیق کریگا اونکی واقدی رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہر آگاہ کیا یا سیل نے یوقنا کو اس امر کی
نہین باز رکہا تہا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم سے مگر اس امر نے کہ جب پہرے وہ زیارت بحیرا راہب سے سفر کیا اونہون نے بجانب
قسطنطنیہ کے اور وارد ہوئے دریا مین واسطے تجارت کے بجانب شہر روم کے اور کہا یا سیل نے کہ ٹہرا مین وہان جب تک چاہا اللہ تعالی نے
پہر واپس آیا قیساریہ مین اور دیکہا مینے رومیونکو مشغول فتنہ مین پس پوچہا مینے اونکے حال کو پس کہا گیا مجہسے کہ بتحقیق ظاہر ہوئے ہین نبی حجاز
مین جنکا نام محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے اور نکالا ہے اونکو اونکی قوم نے مکہ سے [illegible] جبتک یہ کہ
اللہ بتحقیق غالب کیا [illegible] اپنی قوم پر [illegible] اللہ تعالی [illegible]

اور اختیارات کو اونکے ہوا اختیار ہی پر ورنہ زیادہ دیتا ہوتا اور نہیں ہیں یعنی تاآنکہ بولایا اللہ تعالی نے اونکو اپنی طرف تھا اور اختیار کیا اللہ تعالی نے
اونکے واسطے اوس چیز کو جو اللہ کے نزدیک ہے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پہر متولی اور پہر امارت اونکے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پس وہ کہیا
اونہوں نے اپنے لشکر کو بجانب شام کو پس نہیں ٹھہرے وہ مگر تھوڑی مدت تک اور انتقال کیا اونہوں نے اس عالم سے پہر متولی ہوے بعد
اونکے پہر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ پس فتح کیا اونہوں نے ہمارے شہروں کو اور قبیل کیا ہماری بادشاہوں کو اور شکست دی ہمارے
لشکروں کو اور میں بالکل بہی ہوتا تھا اونکے آنے کی اس ساحل کی طرف تاآنکہ لایا اللہ تعالی اونکو پس کہا اونسے یوقنا نے کہ کس امر کا تم ارادہ رکہتے ہو
پس کہا باسیل نے کہ قصد کیا ہے میں نے قسم ہے خدا کی اس امر کا کہ چہوڑدونگا میں اپنے باپ دادوں کے دین کو اور بیعت کرونگا میں تمہارے ہاتھ پر حق
ظاہر ہو چکا کہولدیا باسیل نے یوقنا اور اوسکے ساتہیونکو اور سیر کیا اونکو اور اونکے سامان اور ہتیار کو اور کہا یوقنا سے کہ جانو تم اس امر کو کہ کشتیان شہر
کی میرے پاس ہیں اور لشکر سب شہر کے باہر ہے اور مشغول ہے عرب کی لڑائی میں اور نہیں ہے شہر میں کوئی ایسا شخص جسکو ڈرین ہم پس
اوٹہو تم اللہ تعالی کا نام لیکر پس کہا اون سے یوقنا نے کہ خدا جزاء خیر دیوے اللہ تعالی تمکو اے باسیل تحقیق ہدایت کی تمکو اللہ تعالی نے
بجانب دین اسلام کے اور چلایا اوسنے تمکو راہ نجات پر اور ختم کیا تمہارے واسطے نیکی کو اور روا جب ہوا تم پر اب اور ہم پر یہہ کہ قوی
ہو جاوین ہم اپنی جانون پر اور بہیجین ہم کسیکو اون لوگون کی طرف جو کشتیون میں ہین تاکہ اوتر آوین وہ ہمارے پاس پس ہو جاوین
ہم اور وہ ایک قوت اور جماعت پس باسیل نے کہا کہ میں ایسا ہی کرونگا پہر نکلے باسیل بحالت پوشیدگی کے اور کہولا اونہوں نے باب البحر
اور نکلے اوس دروازہ سے ایک مرد تھی تھم یوقنا اوسنے بیان کیا باسیل نے اوسنے حال کو اور سوار ہوے اونکے ساتھ ایک چہوٹی کشتی پر اور
جا پہونچے وہ دونون بجانب کشتیونکی اور بیان کیا اہل کشتیون سے حال کو پس متوجہ ہوئی ہر کشتی بجانب گہاٹ کے اور اوتر پڑے
وہ کشتیون سے بدون پراگندگی کے اور در آئے وہ سب شہر میں شہر پناہ کے اندر سے اور اندہا کر دیا اللہ تعالی نے ظالمین
کی آنکہون کو اونسے پس جب قصد کیا باسیل نے حملہ کا اور حکم کیا اونکو کہ تیزی اور حملہ کرین وہ لوگ شہر میں کہا یوقنا نے کہ یہہ امر میری
رائے کے موافق نہیں ہے اور میں چاہتا ہون تمسے ایسے شخص کو کہ یہہ کرے وہ اپنی جان کو واسطے اللہ تعالی کے اور چہپاوے
اپنے کام کو اور نکلے وہ باب مینا سے اور جاوے بجانب لشکر مسلمانون کے اور پہونچے سردار یزید بن ابی سفیان کی پاس اور اونکو آگاہ
کرے اس بات سے حال سے پس ہو جاوین ہم اپنے ساز اور آمادگی پر پس جب سنین گے مسلمان ہماری آواز کو نہ خوفناک کرے گا
یہہ امر اونکو پس کہا ایک مرد نے قوم سے کہ اس کام کو میں کرونگا پہر نکلا وہ بحالت تبدیل وضع کے اور بند کر لیا باسیل نے اوس
مرد کے پیچہے شہر کے دروازہ کو پس پہونچا وہ مرد یزید بن ابی سفیان تک اور بیان کیا اون سے حال یوقنا اور باسیل کا اور آگاہ
کیا اونکو اوس چیز سے جسپر عزم کیا تہا اون دونون نے پس سجدہ شکر کیا یزید بن ابی سفیان نے اور روانہ کیا اوسی وقت بجانب
مسلمانون کے ایک شخص کو تاکہ ہوشیار ہو جاوین وہ اپنی جانون پر واسطے ناگہان دراینکے قوم پر پس ایسا ہی کیا اونہوں نے اور نہ
یوقنا حملہ دنکر جب جانا اس امر کو کہ پہونچ گئی ہے خبر مسلمانون کو کہا اونہوں نے اپنے ساتہیون سے کہ ٹوٹ پڑو اور ان میں سے
ایک جماعت شہر پناہ کی دیوار پر پس شروع کرین وہ اور اون لوگون سے جو شہر میں کہا باسیل نے اور اوسنے کہ یہہ میری رائے نہیں

اسواسطے کہ وہ قوم جو دیوار شہر پناہ پر ہین اونکا اعتبار نہین ہے اور شاید کہ اللہ تعالی ہدایت کر دیوے اونکو بجانب اسلام کے
و لیکن حکم کرو تم اپنے ساتھیونکو اس امر کا کہ لازم پکڑین وہ جگہہ اوترنے اور آنے شہر پناہ کو تاکہ نہ اوترے تمپر کوئی شخص اونمین سے
یا یہ کہ وہ امان طلب کرے پس بہتر جانا یوقنا نے اونکی رائے کو اور مقرر کیا تہا اونہون نے لوگونکو شہر پناہ کے آنکی جگہہ پر پہر شور
کیا یوقنا نے جنبش و نیز والا شور ساتہہ قول لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ و اللہ اکبر کے پس جب ظاہر کیا اونہون نے
کلمہ توحید کو سنا اوسنے جو شخص شہر مین تہا اور دیوار پر تہا پس جانا اونہون نے کہ یوقنا اور اوسکے ہمراہیون نے رہائی پائی قید سے اور پہیر
اور حملہ کیا اونہون نے شہر مین پس متحیر ہوئین عقلین اونکی اور جنبش مین آئی دل اونکی اپنے مال اور اولاد اور گہر بار پر اور شہر کے وہ حیرت مین پس
جو شخص تہا اپنے گہر مین نہین قدرت پائی اوسنے نکلنے کی پہر یزید بن ابی سفیان نے جب سنا شور کو شہر مین جانا اونہون نے اس امر کو
کہ مسلمان ٹہہرے اور آراستہ ہوئے شہر مین پس تکبیر و تہلیل کہی یزید بن ابی سفیان اور مسلمانان موحدین نے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان
کیا ہے کہ سنا دمستق نے شور کو شہر سے پس جانا اوسنے کہ یوقنا اور ہمراہی اوسکے چہوٹ گئے قید سے اور یقین لوگون کو یہ امر کیا ہے پس واقع ہوا
خوف مشرکین کے دلون مین اور دیکہا اونہون نے کہ آگ شعلہ زن ہے مسلمانون کے لشکر مین اور وہ آمادہ ہوئے ہین حملہ کرنیکو پس باقی
رہا اونمین صبر اسواسطے کہ دل اونکے متعلق تہے اپنے مال اور اولاد اور گہر بار پر شہر کے اندر اور شہر قیساریہ محصور تہا اور تہی اونکی واسطے یاری
اور مددگاری قسطنطین پسر ہرقل کے ٹہیرنے سے پس پہیرا اونہون نے پیٹہونکو اور میل کیا بجانب فرار کے اور پیچہا کیا مسلمانون نے اونکا اور ہلاک کیا
اون سبکو اور ہلاک ہوگئے وہ خیمون کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب صبح کی اللہ تعالی نے کہولدیا یوقنا نے مسلمانون کیواسطے دروازہ
شہر کا پس داخل ہوئے یزید بن ابی سفیان اور ہمراہی مسلمان اونکے شہر صور مین اور گہیر لیا اونہون نے روسیونکو گالیون کو اور پکارا اون
لوگون نے جو دیوار پر تہے الغوث الغوث یعنی امان امان پس امان دی اونکو مسلمانون نے اوترے وہ دیوار سے پس کہا اون سے یزید بن
ابی سفیان نے کہ جانو تم اس امر کو کہ تحقیق اللہ تعالی نے اور اوسی کے واسطے تعریف ہے فتح کیا ہے ہمپر اس تمہارے شہر کو از روی قہر اور غلبہ کے
ساتہہ تلوار کے اور تم لوگ اب ہمارے غلام ہو پس جیسا ہم چاہین تمہارے ساتہہ اور تمپر حکم کرین و لیکن ہم وہ قوم ہین کہ جب عہد کرتے ہین تو اوسکو
پورا کرتے ہین اور جب ہم بات کہتے ہین تو سچی بات کہتے ہین اور تحقیق دی ہے تمکو امان اور ذمہ داری جانونکی و لیکن لیوینگے ہم
جزیہ اوس شخص سے جو داخل ہوگا ہمارے دین مین ہر سال مین اور جو تم مین سے مسلمان ہوگا پس ہمارا اوسکا حال یکسان
ہوگا پس منظور کیا اون لوگون نے اس امر کو اور مسلمان ہوئے اکثر اونمین کے اور پہونچی خبر قسطنطین پسر ہرقل کو اس امر کی کہ شہر صور لیلیا گیا
اور داخل ہوگئے مسلمان اوسمین پس جانا اوسنے کہ وہ نہین برابری کرسکتا ہے عرب کی پس نگاہ رکہا اوسنے فرصت کو اور لیلیا اوسنے
اپنے خزانے اور مال اور گہر والون اور مصاحبون کو اور سوار کرایا اونکو کشتیون مین اور چلا بارادہ بلجانے کے اپنے باپ کے
بجانب قسطنطینیہ کے **واقدی** رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب دیکہا اہل قیساریہ نے اوس کام کو جو قسطنطین پسر ہرقل نے
کیا تہا نکلے وہ لوگ بجانب عمرو بن العاص کے اور مصالحہ کیا اونہون نے عمرو بن العاص سے شہر قیساریہ کو سپرد کردینے پر
پس منضبط ہوئی صلح اونکے بیچ مین دو لاکہہ درم اور تمام اوس چیز پر جو چہوڑا تہا قسطنطین پسر ہرقل نے مال و اسباب

اور کپڑے اور جانور اپنے اور اوس لشکر کے جو اوسکے ساتھ کشتیون مین سوار ہوگئے تھے پس منظور کیا اون لوگون نے اس امر کو
اور لکھدی دستاویز صلح کی پس جب تمام ہوئی صلح داخل ہوے عمرو بن العاص اور مسلمان قیساریہ مین اور لین اونھون نے وہ
چیزین کہ عاجز ہوا تھا بادشاہ اوسکے اوٹھانے سے کشتی مین پھر مقرر کیا عمرو بن العاص نے اوپر جزیہ کو آیندہ سال سے ہر مرد پر چار
دینار اور اسی امر کی وصیت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بھیجا عمرو بن العاص نے بجانب شہر صور کے ایک حاکم کو ایسے جسکا نام
یاسین بن عون بن مسلمہ تھا اور وہ مرد بدویون میں سے صالح تھے حاضر ہوئے تھے ہمراہ رکاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوہ
حنین اور نضیر مین اور مارے گئے تھے بھائی اونکے حنین کے دن اور بھائی اونکے سخت لڑائی لڑے تھے پس مارا تھا اونکو مالک بن عون النضیری
نے پس بھیجا اونکو عمرو بن العاص نے بجانب صور کے اور اونکے ساتھ ایکسو سوار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھے اور حکم کیا
تھا عمرو بن العاص نے اونکو عدالت کرنیکا اون لوگون مین اور ڈرنیکا اللہ پاک اور برتر سے ہر حال پوشیدہ اور ظاہر مین **واقدی**
رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ جب فتح کیا عمرو بن العاص نے قیساریہ کو از روی صلح کی دو لاکھ درہم اور اوس چیز پر جو چھوڑا تھا بادشاہ
کے بیٹے قسطنطین نے اپنے مال اور اسباب سے داخل ہوئے وہ قیساریہ مین بدھ کے دن عشرہ اوسط شہر رجب مین اور یہ امر سن اونیس
مین ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے چار سال اور چھ مہینے زمانہ خلافت
مین واقع ہوا تھا **واقدی** رحمۃ اللہ نے بیان کیا ہے کہ پہونچی خبر اہل رملہ اور رحبہ و عکہ اور یافا اور عسقلان اور غزہ اور نابلس اور
طبریہ مین پس داخل ہوے ان مقامات کے لوگ تحت ذمے کے اور مصالحہ کیا اونھون نے مسلمانون سے اسی طرح اہل حلب
اور بیروت اور لاذقیہ کے اور مالک کر دیا اللہ غالب اور بزرگ نے مسلمانون کو کل ملک شام کا برکت رسول اللہ کے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشرف وکرم ورضی اللہ عن اصحابہ الاخیار والکلا الابرار وازواجہ الاطہار وہذا ما انتہی الینا من فتوح الشام
علی التمام والکمال نعوذ باللہ من الزیادۃ والنقصان